کئی معجزات ہیں۔ ان سب کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہیں۔

لاکھوں نشان خدا تعالے نے جو یہ فرمایا کہ تیرے پاس فوج در فوج لوگ آئیں گے۔ اس کے ماتحت ہر ایک آدمی جو آتا ہے وہ ایک نشان ہوتا ہے۔ آپ لوگ یاد رکھیں۔ کہ جو جھوٹے ہوتے ہیں۔ خدا تعالے ان کی نصرت نہیں کرتا اور اس کی نصرت جو ہمارے شامل حال رہی وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ ہمیں مخالفوں نے عدالتوں میں پھنسانا چاہا خون کے مقدمے بھی کئے مگر سب جھوٹے نکلے اور ایسی حکام نے جن کی قوم کے لوگ مدعیوں میں سے تھے۔ ہمیں کہا کہ ہمارا کوئی گناہ نہیں۔ ایک منصف مزاج حاکم جن کا نام کپتان ڈگلس ہے۔ مجھے کہا کہ ان پر آپ نالش کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے جان توڑ کر کوششیں کیں۔ اگر خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا۔ تو پکڑے جاتے۔ آجکل تین چار گواہ گذار کر پھانسی دلا سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے آٹھ گواہ گذارے۔ ان میں ایک مولوی صاحب بھی تھے۔ مگر جیسا کہ خدا نے میری معرفت پہلے خبر دی تھی۔ کہ بری ہو جاوٗنگا ویسا ہی ہوا۔ ان لوگوں نے کیا حاصل کیا۔ بجز اس کے کہ ہمارا ایک اور نشان ثابت ہو گیا

خدا سچے جھوٹے میں فرق کر دیتا ہے یاد رکھو کہ جو مکار اور مفتری ہوتے ہیں ان کا کام نہیں چلتا۔ اگر اللہ فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ کہ فلاں میرے ساتھ ہے اور فلاں کا میں مخالف۔ تو اندھیر پڑ جائے

نیک دل مسافر کے پیچھے دنیا کے کتے جو سچے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی یہی عادت اللہ ہے جس طرح مسافر کے گرد کتے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ جو اللہ سے آتا ہے اس کے پیچھے یہ لوگ کتوں کی طرح پڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ اس میں وہ مادہ فساد نہیں ہوتا۔ جو ان کے دل میں ہے۔ آخر کار یہی کتے ہلاک ہوتے ہیں۔

منافق کون ہے بہت خوش قسمت ہے وہ آدمی جو اسلام رکھتا ہے اور جو اسلام میں داخل ہے ان جو لوگ صرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور عمل نہیں کرتے اپنے اندر فرمانبرداری کا رنگ نہیں رکھتے۔ ان کا حال ان منافقوں کی طرح ہے جن کے بارے میں فرمایا۔ واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون۔

قرآن ضرورت کے وقت آیا قرآن ایسے وقت آیا ہے جب کل دنیا دار فساد میں پڑے ہوئے تھے۔ سب کے سب بد عقیدوں میں گرفتار تھے۔ سچ سچ ظھر الفساد فی البر والبحر کا وقت تھا یعنی اہل کتاب بھی بگڑ چکے تھے۔ اور دوسرے بھی نہ عملی حالت درست تھی نہ اعتقادی۔

تفسیر سورہ فاتحہ سورۃ فاتحہ میں ایسے کل عقائد اور ان کی تردید کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔ سب حمد اس اللہ کے لئے جو تمام دنیا کو پیدا کرنے والا ہے۔ اب بعض لوگ اس قسم کے ہیں جو خدا کے پیدا کرنے سے منکر ہیں جیسے آریہ جیو۔ (روح) پرکرتی (مادہ) کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ آپ سے چلے آتے ہیں۔ جیسے پرمیشر آپ سے آپ ہے ان کی کل طاقتیں بھی خود بخود ہیں۔ پرمیشر کا دخل نہیں۔ یہ وہ فرقہ تھا۔ جس کی طرف اللہ نے رب العالمین سے اشارہ کیا اور ان کی تردید بھی کی۔

الرحمٰن بغیر کسی عمل کے خود بخود عطا کرنے والا۔ ساتن دھرم والے ان میں سے ہیں۔ جو ایک رنگ میں مانتے ہیں۔ کہ پرمیشر سے سب کچھ نکلا مگر ساتھ ہی کہتے ہیں کرموں کا نتیجہ ہوتا ہے مرد بنا ہے تو کرموں کی وجہ سے عورت بنی ہے تو کرموں کے سبب غرض گدھا۔ بندر۔ بلا جو کچھ ہوا کرموں سے۔ پس یہ لوگ صفت رحمانیت کے منکر ہیں۔ وہ خدا جس نے آدمیوں سے پہلے سورج وغیرہ پیدا کیا۔ سانس کے لئے ہوا پیدا کی نیز اس لئے کہ ایک دوسرے تک آواز پہنچے۔ جب یہ سب کچھ قبل از وجود پیدا کیا ہے تو پھر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کرموں کی وجہ سے کیا ہے۔ یہ لوگ بہرے ہوئے اور کفر میں گرفتار ہیں سچی بات یہی ہے۔ کہ اللہ کا فضل ہے۔ کئی نعمتیں ایسی ہیں جن میں اعمال کا دخل نہیں اور کئی ایسی جن میں اعمال کا دخل ہے۔ جیسے عابد۔ زاہد۔ بندگی کرتے ہیں۔ اور اس کا اجر ملتا ہے۔

رحیم یعنے عملوں کی پاداش میں بدلا دینے والا۔ بعض لوگ ایسے ہیں (خود اپنی مسلمانوں میں بھی) جو اعمال کو باطل قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ نماز کیا روزہ کیا قسمت ہوئی تو بچ جائیں گے۔ یعنے جو کچھ ہونا ہے ہو جائیگا۔ ہم کیوں خواہ مخواہ تکلیف اٹھائیں۔ یہ فرقہ بڑا بگڑا ہوا ہے۔ جاہل سے جاہل کا اعتقاد یہی ہے قسمت پر تو بڑا بھروسہ ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی ولی بننا ہے۔ جو یہ ریاضتیں کریں۔ مگر خدا تعالے فرماتا ہے کہ میرا نام رحیم ہے۔ جو صالح الاعمال ہے عشق و محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اس کے مدارج بلند کرونگا جتنے اولیاء اور بڑے بڑے راستباز ہوئے ہیں ان سب نے پہلے ضرور مجاہدات کئے ہیں۔ جب جا کر ان پر یہ دروازہ کھلا۔ قرآن مجید میں ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو ڈھونڈ یا بندہ۔ جس نے مجاہدات کئے اسی نے پایا۔ پس یہ رحیم ان لوگوں کے رد میں ہے جو کہتے ہیں کہ جو ہونا ہے وہ ہو جائیگا۔ ہمیں عبادات کی کیا ضرورت ہے۔ غالباً چوروں ڈاکوؤں کا بھی یہی مذہب ہوتا ہے اور یہی خیالات وہ اندر ہی اندر رکھتے ہیں۔

مالک یوم الدین مالک ہے جزا کے دن کا۔ دہریہ اس کے مخالف ہیں جو کہتے ہیں۔ کوئی جزا سزا نہیں۔ صفت رحیمیت سے انکار کرنے والے تو پھر لاپروائی سے عمل نہیں کرتے اور یہ خدا کے وجود سے منکر ہیں۔ اس لئے عمداً اعمال صالحہ کیطرف توجہ نہیں دیتے۔

حاملان عرش یہ چار صفتوں والا خدا ہے جسکی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ کہ تم اے مسلمانو! کہو ہم اسی کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ جو فرمایا کہ چار ملائک خدا کا عرش اٹھا رہے ہیں۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ یعنی چار صفتوں کا تجلی گاہ عرش ہے اگر ان میں سے ایک نہ ہو۔ تو نقص لازم آتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کے کلام میں استعارے بہت ہوتے ہیں

حقیقت عرش عرش کوئی ایسی چیز نہیں جسے مخلوق کہہ سکیں۔ خدا تعالے کے تقدس و تنزہ کا وراء الوراء جو مقام ہے۔ اس کا نام عرش ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک تخت بچھا ہے اور اس پر اللہ بیٹھا ہے۔ جاہل نہیں سمجھتے کہ اگر قرآن میں ایک طرف الرحمن علی العرش استوی ہے۔ تو دوسری طرف یہ بھی ہے۔ کہ کوئی تین نہیں جس میں چوتھا وہ نہیں اور کوئی پانچ نہیں جس میں چھٹا وہ نہیں اور فرمایا۔ کہ جہاں کہیں تم ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں پھر یہ کہ خدا ہر شے پر محیط ہے۔ اگر اللہ کا یہ منشا ہوتا کہ واقعی ایک تخت پر بیٹھا ہے۔ تو ان سے یہ مراد ہے

کہ وہ مدار الورا رمقام جہاں مخلوقات کی انتہا ہے یعنے وہ نقطہ جہاں۔ جہاں ختم ہوتا ہے۔ ایک تنزیہ ہوتی ہے۔ ایک تشبیہ۔ جب کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اور ہر چیز پر محیط۔ تو یہ تشبیہ ہے۔ اب چونکہ تشبیہ کے مقام میں دہوکہ لگتا تھا۔ کہ خدا محدود اور مخلوقات میں ہے۔ اس لیئے فرما دیا۔ ذو العرش العظیم۔ یعنی سمجھایا۔ کہ یہ اس کے تقدس و تطہر و تنزہ کا مقام ہے نہ یہ کہ وہ کوئی چاندی یا سونے کا تخت ہے۔ قرآن میں استعارے بہت ہیں۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ۔ ظاہر آیت تو یہ ہے کہ اندہوں کے لیئے بہشت ہے وہ اندھے ہی اٹھینگے مگر کون بے وقوف ان معنوں کو پسند کرتا ہے۔ اصل مطلب دل کے اندھے ہیں۔ جو عمل نیک کریگا وہ اجر نیک پائے گا اور جو حواس خدا بینی کے یہاں سے نہ لیجائیگا۔ وہاں اندہا ہی رہے گا۔ دنیا مزرعۂ آخرت ہے۔ جو بوئیگا وہی کاٹے گا۔ جاہلانہ نفس کو دہوکہ نہ دو۔ بینائی پیدا کرو۔ جو بینائی یا بہشت یہاں سے لے جائیگا۔ وہی آگے پائیگا۔ بغیر یہاں کی بصیرۃ کے کچھہ نہ ملیگا۔

ایاک نعبد وایاک نستعین — اے خدا تو جو چار صفتوں کا مالک ہے تیری پرستش کرتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ اللہ کو چار صفتوں سے متصف مان کر صرف اقرار تک محدود نہ رکھے۔ بلکہ عملی طور سے اس بات کو ثابت کرے۔ کہ وہ واقعی اللہ کو اپنا رب مانتا ہے۔ اس کی ربوبیت کو اپنے عملوں سے ثابت کرے۔ دیکھو جو خدا کو خدا نہ مانے وہ سب کچھہ کرے گا۔ چوری زنا بھی کرے گا جب تک عملی رنگ نہ ہو۔ تو نہ مومن کہلا سکتا ہے نہ وہ فیض پاتا ہے۔ جو اگلے مقربوں اور راستبازوں پر ہوا۔ ایمان خدا کا ایک فضل ہے۔ جب آتا ہے تو وہ شخص عملی طور پر فاسقانہ کام نہیں کرتا۔ دراصل زبانی حساب انسان کو نجات نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اسلام

حقیقی اسلام — یہ نہیں۔ کہ انسان چند باتیں زبان سے مان کر ورد کرتا رہے۔ بلکہ چاہیئے کہ عملی رنگ میں اپنے تیئں اس حد تک پہونچاوے

[illegible] — کہ فیض آوے دلی جو اس سے پہلے گذری صرف اسی حد تک ان کی راستبازی نہ تھی

کہ جس طرح آج کل کے لوگ ہیں بلکہ وہ گداز ہوگئے ان کی نظر میں سب کچھہ فنا تہا۔ صرف اللہ ہی کا وجود باقی رہگیا تہا اور کسی کا وجود باقی نہ تہا۔ اسی اللہ سے ایسا تعلق تہا۔ کہ اس میں محو و گداز ہوگئے۔ جب انسان کی ایسی حالت ہوجاتی ہے۔ تو قدیم سے سنت اللہ ہے کہ اس پر انعام و اکرام ہوتے ہیں۔ ہزارہا اولیا گذرے ہیں۔ دار الکفر و الشرک میں بھی کم ایسی جگہ ہیں جہاں دو چار قبریں ایسے بزرگوں کی نہ ہوں۔ جو ولی اللہ کہلائے۔ جو چور اور ڈاکو ہو۔ لوگ خود سمجھہ لیتے ہیں۔ اس سے

فوائد محبت — بھی جو دلی محبت رکھے اگر اور کچھہ نہ کرے تو یہ تو ضرور ہوگا کہ اس کے گھر میں چوری نہ کرے گا۔ سمجھتے ہو۔ جب ڈاکوؤں اور چوروں سے فایدہ ہو جاتا ہے۔ تو کیا خدا سے نہیں ہوتا اور کیا اس کی محبت رائیگان جاسکتی ہے۔ یقیناً سمجھو کہ وہ بڑا رحیم کریم ہے فضلوں والا ہے جن لوگوں نے اس کے فضل سے انکار کیا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ راہ انہوں نے کبھی اختیار نہیں کی۔ اور اگر ان پر یقین کرنے والے بے خبر ہیں دوستی عمدہ چیز ہے۔ دوستوں میں خاص صفات ہوتی ہیں۔ جب تک آپ دوست نہ بننے کیا فایدہ اٹھائینگے دوست بننے کے یہ معنے ہیں کہ اس درجہ کی محبت خالص پیدا ہو۔ کہ اس میں کوئی فرق نہ رہے۔ پھر جب دنیا کے لوگوں کی محبت سے فایدہ اٹھایا جاتا ہے۔ تو کیا خدا کی دوستی ہی ایسی ہے کہ کسی کام نہ آوے اس جگہ پر وہ لوگ قابل الزام ہیں۔ جو خدا کو ایسے عیبناک الزاموں سے ملزم کرتے ہیں۔ جو بخیل لوگوں کا کام ہے نہ کہ خدا کا۔ مثلاً آریہ کا عقیدہ ہے۔ کہ مکتی دائمی نہیں کچھہ مدت کے بعد آدمی پھر بندر سور بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ

نجات دائمی ہونی چاہیئے — پرمیشر اگر اس سے درحقیقت بیزار ہوتا۔ تو مکتی میں داخل کیوں کرتا۔ پس خدا تعالےٰ کا کسی پر راضی ہونا یہ معنے نہیں رکہتا کہ راضی ہونے کے بعد بھی اُسے عذاب دینا چاہتا ہے۔ رضا اور عذاب یکجا جمع نہیں کر سکتے جب کوئی شخص کسی سے کہتا ہے۔ میں تجھہ پر راضی ہوگیا تو یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ گناہ بھی بخشدیا۔ یہ نہیں کہ راضی ہوگیا۔ مگر گناہ نہیں بخشے۔

عمل محدود اور نجات غیر محدود کا فلسفہ — یہ لوگ کہتے ہیں کہ عمل محدود ہے پس نجات کی مدت بھی محدود ہونی

چاہیئے۔ یہ بات بظاہر بہت خوش کن ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کیا جو شخص محب بنتا ہے وہ دو چار سال کے لیئے بنتا ہے۔ جب یہ بات نہیں تو انما الاعمال بالنیات۔ اگر ان کا کیا قصور ہوا کہ پرمیشر نے انہیں مار لیا سنو ایک شخص جو کسی سے محبت کرتا ہے۔ جب مرگیا۔ تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اب وہ دشمن ہوگیا۔ ہرگز نہیں۔ پس یہ سمجھنا نہایت درجہ کے ظلم کی بات ہے۔ جو لوگ نمازیں پڑھتے روزے رکھتے ہیں تو وہ ساتھہ ہی یہ ارادہ نہیں کر لیتے کہ دو چار سال کے بعد مرتد ہوجائیں گے بلکہ وہ تو اسی طور پر رہنا چاہتے ہیں۔ آگے خدا نے انہیں مار لیا تو یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ ان کا کچھہ قصور نہیں پس اسی لحاظ سے عمل محدود کے لیئے نجات غیر محدود غیر موزون نہیں۔

سورۃ فاتحہ میں تمام مذاہب کا رد اور اسلام کی صداقت — قصہ کوتاہ یہ چار صفتیں ہیں جو لفظی باتیں نہیں بلکہ اللہ نے تمام دنیا کا نظارہ دکھلایا ہے کہ دنیا میں کوئی خالقیت سے منکر ہے کوئی رحمانیت سے کوئی رحیمیت سے اور کوئی اس کے مالک یوم الدین ہونے سے اس قسم کا تفرقہ تمام مذاہب میں ہے مگر اسلام ہی ایسا پاک مذہب ہے جس نے سب صفات کاملہ کو جمع کردیا۔ پس یہ سورۃ جوامع الکتاب کہلاتی ہے۔ یہ پانچ وقت اسی لیئے پڑہی جاتی ہے کہ لوگ سوچیں کہ اسلام نہایت مبارک مذہب ہے اور اس کی یہ تعلیم ہے۔ اسلام کا خدا نہ تو ایسا ہے کہ کسی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کو خدا بنایا گیا ہے نہ ایسا کہ وہ پیدا نہیں کرسکتا اور مکتی اس واسطے نہیں دیتا کہ آگے پھر بنائے گا کیونکہ چند محدود روحیں ہیں جو آپ سے چلی آتی ہیں۔ انہیں کو بار بار دنیا میں لاتا ہے۔ اگر سب کو نجات دے تو پھر آگے کیا کریگا۔

اسلام میں خدا کی ایسی صفات مانی گئی ہیں۔ کہ اگر تمام دنیا کی نقص نکالے تو نقص نکال نہ سکے۔ ہم کہتے ہیں کہ جیسا یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ جب اس میں کئی ایک نقص ہیں۔ تو پھر وہ کیونکر سب کی نگہبانی کا ذمہ وار ہوسکتا ہے۔ خدا میں تو صفات کاملہ پائی جانی چاہئیں

معبود کیسا ہونا چاہیئے — اگر یہ نہ ہوں۔ تو پھر اس پر کیا امید ہوسکتی ہے اور کوئی ایسے معبود سے دعا کیا کرے ہمارا معبود تو صفات کاملہ رکہتا ہے۔ پس اس سے دعا مانگو

اہدنا الصراط المستقیم — ہمیں وہ سیدہی راہ دکہاوے۔ جو ان لوگوں کی راہ ہے۔ جن پر تونے

فضل کیا اس پر مطمئن نہ ہو رہو کہ منہ سے کلمہ پڑھ لیا اور نماز پڑھ دی۔ یہ کافی نہیں۔ ہزارہا مسلمان ایسے ہیں۔ جو رسمی طور سے نماز پڑھ کر جب باہر نکلتے ہیں تو اور کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسی نمازوں میں کچھ برکت نہیں ہوتی۔ جو فعل کیا جاتا ہے اگر اس کا نتیجہ مرتب نہیں ہوتا تو وہ فعل ہی ردی جاتا ہے تم میں سے اگر کوئی قلبہ رانی کرے اور پھر بیج بوئے اور پودہ حسب معمول نہ نکلے۔ تو یہ بات صاف ہے کہ بیج ہی ضائع گیا۔ اب ایسا ہی اگر نماز پڑھی جائے اور نماز کے نتائج مرتب نہ ہوں تو سمجھو کہ وہ نماز نماز ہی نہیں ہے۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ یہی نماز تھی جس سے لوگ قطب ہو گئے غوث ہو گئے اور تم اسی طرح تحت الثریٰ میں پڑے رہو۔ یہ بات کیا ہے اگر کوئی شخص دوا استعمال کرتا ہے۔ اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ تو اس دوا کے متعلق خوب غور کر کے دیکھنا چاہیئے کہ کیوں اثر نہیں کرتی۔ یقیناً سمجھو کہ جس حالت میں ہو اگر اس پر ہزار برس بھی کوشش کرو۔ تو کچھ زیادہ نہیں۔

خدا کریم ہے۔ بکریمان کارہا دشوار نیست سچی محبت سچے رجوع سے جو آیا وہ اس کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا وہ اپنے خاص بندوں پر ایسے ایسے فضل کرتا ہے کہ زمین و آسمان اس کے تابع کر دیتا ہے اور اسے اتنی برکتیں دیتا ہے کہ لوگ اس کے کپڑوں میں ہزاروں برکتیں پاتے ہیں۔ پس تم جو کام کرتے ہو۔ یہ مطالعہ بھی کر لو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا مرتب ہوا۔ انسان جو عمل کرتا ہے۔ اگر اس کا کچھ نتیجہ نہ ہو تو ڈرے کہ کیا ہوا۔ الغرض اللہ تعالے نے اپنی چار صفات بتلا کر تعلیم دیتا ہے کہ یوں دعا مانگو۔ ان لوگوں کی راہ دکھا جن پر تیرا انعام و اکرام ہے۔ نہ کہ جن پر تیرا غضب ہے نہ ضالین کی۔

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

یہ تقصہ کے طور پر نہیں بلکہ اللہ تعالے جانتا تھا کہ ایسا ہوگا۔ پس فرمایا۔ کہ جیسے یہود پر غضب ہوا اگر تم ایسا کرو گے تو تم پر بھی غضب ہوگا۔ یعنی تم بھی اگر خدا کی راہ میں مستقیم نہیں رہو گے تو تم پر بھی غضب آئیگا غیر المغضوب سے مفسرین یہود مراد لیتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ جو بداعمالی کرے گا پکڑا جائے گا۔ اور خدا کے غضب میں آئے گا۔ اس میں یہود کی تخصیص نہیں۔

اللہ کے غضب سے کیا مراد ہے

یاد رکھو۔ کہ اللہ کا غضب انسان کے غضب کیطرح نہیں۔ اس کے غضب سے یہ مراد ہے۔ کہ بوجہ تقدس و تطہر کے بدعملی کو پسند نہیں کرتا۔ جو بدعملی کرتا ہے اس سے دور جا پڑتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کا ایک حجرہ ہے اور اس کے چار دروازے ہیں۔ سورج کی شعاعیں چاروں طرف سے اندر پہونچتی ہیں۔ اب اگر یہ شخص اس دھوپ کو بند کر دے اور کواڑ لگا دے تو ضرور اندھیرا ہو جائے گا۔ اسی طرح انسان اگر کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ ہے۔ کہ اس پر اللہ کی طرف سے ایک فعل وارد ہو۔ کہ کوٹھڑی کے دروازہ کو بند کر دینا یہ انسان کا فعل ہے مگر اس میں اندھیرا کرنا یہ اللہ تعالے کا فعل ہے پس اسی طرح اس اندھیرا کرنے کا نام غضب ہے خدا کے صفات کا قیاس آدمی پر نہ کرو۔ مثلاً وہ سنتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ بھی آدمی کی مانند ہوا اور کانوں کا محتاج ہے۔ وہ دیکھتا ہی ہے مگر اس کی نظر ہماری نظر کی مانند نہیں۔ کہ چاند۔ سورج اور چراغ کی محتاج ہو۔ خدا کا غضب خدا کی رحمت اس کے سمع بصر کی طرح الگ ہے ایمان لانا چاہیئے اور حقیقت کو خدا کے سپرد کرنا مومن کی شان ہے۔ جاہل معترض آریہ

عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی وسعت کل شیٔ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ لوگ رحمت کے قائل نہیں ان کا عقیدہ ہے۔ کہ ان جب تک کتا اور بلی نہ بنے۔ اس کی خلاصی نہیں ہو سکتی۔ یہ سب صفات اللہ سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

یہود کو مغضوب علیہم کیوں کہا گیا

یہود ایک قوم کا نام ہے۔ جو حضرت موسےٰ کی امت کہلائی ان بدقسمتوں نے شوخیاں کی تھیں۔ سب نبیوں کو دکھ دیا۔ یہ قاعدے کی بات ہے کہ جو کسی بدی میں کمال تک پہونچتا ہے اور نامی ہو جاتا ہے تو پھر اس بدی میں اسی کا نام لیا جاتا ہے۔ ڈاکو تو کئی ہوئے۔ مگر بعض ڈاکو خصوصیت سے مشہور ہیں۔ دیکھو ہزاروں پہلوان گذرے ہیں مگر رستم کا نام ہی مشہور ہے یہ یہود چونکہ اول درجے کے شرارت کرنیوالے تھے اور نبیوں کے سامنے شوخیاں کرتے۔ اس لیے ان کا نام مغضوب علیہم ہو گیا یوں تو مغضوب علیہم اور بھی ہیں۔ اگر یہ اعتراض ہے

اعتراض اور اس کا جواب

کہ اب تو انبیاء کا سلسلہ بند ہو گیا اب کیوں ہمیں مغضوب علیہم بنایا جاتا ہے۔ جب اس امت کے لئے خاتم ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالے جانتا تھا کہ اس قوم میں بھی کئی یہودیوں کا رنگ دکھلائیں گے۔ وہ یہودی جیسے کو سولی دینا چاہتے تھے اسی طرح حدیث صحیح میں ہے۔ کہ آخر یہ بھی یہودی ہوں گے اور خدا کی طرف سے جو آئیگا اس کی تکذیب کریں گے اور اس کے قتل کے منصوبے کرنا داخل ثواب سمجھیں گے۔ خدا کی باتیں بے معنی نہیں۔ یہ عذاب کے دن ہیں یا نہیں؟ پچیس برس سے صبر کیا ان لوگوں نے تو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ میں ان کے کفرناموں میں دیکھ کر کہتے ہیں ان کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بڑھ کر ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ جو لوگ کلمہ پڑھتے ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام تعظیم سے لیتے ہیں۔ جان تک فدا کرنے کو حاضر ہیں۔ کیا وہ ان سے بدتر ہیں۔ جو ہر وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ بجز اس کے جو مسلوب الایمان ہو جائے ایسا الزام نہیں دے سکتا اگر ان میں ایمان نہیں تو کیا شرافت بھی جاتی رہی۔ اللہ تعالے نے خوب جانتا تھا کہ ایسا فرقہ ہونے والا ہے۔ جو مسیح کی تکفیر اپنا ایمان سمجھیگا۔ اسی لئے اس دعا میں اس راہ سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی۔

ضالین کون ہیں

ولا الضالین۔ ان کی راہ سے بچا جو گمراہ ہوئے یعنی سچی راہ کو چھوڑ دیا۔ اس راہ کو جسکی تعلیم انجیل میں ملی تھی کہ خدا کو واحد جانو۔ یہ تعلیم بالکل چھوڑ دی۔ دیکھو ان کو بتلایا گیا تھا کہ وہ خدا معبود ہے۔ جو حضرت عیسےٰ کا بھی خدا ہے مگر اب یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں اور یہ کہ وہی جزا سزا کے مالک ہیں۔

مغضوب علیہم پہلے کیوں فرمایا

یہ نہ سمجھو کہ مغضوب علیہم ذرا سخت ہے۔ اور ضالین نرم۔ یہ بات نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہودی لوگوں کا ان ضالین سے تھوڑا گناہ تھا وہ تورات کے پابند تھے۔ ہمنے ایک یہودی سے اس کے مذہب کی نسبت پوچھا تو اس نے کہا ہمارا خدا کی نسبت وہی عقیدہ ہے۔ جو قرآن میں ہے۔ ہم نے اب تک کسی انسان کو خدا نہیں بنایا۔ اس اعتبار سے تو یہ ضالین سے اچھے ہیں۔ مگر شوخی شرارت میں ضالین سے بڑھ کر ہیں۔ پس اس لئے کہ انہیں دنیا میں سزا ملی ان کا ذکر پہلے آیا۔ ایک تحصیلدار کے پاس مقدمہ ہو اور اس نے اسے کچھ تھوڑا جرمانہ یا قید کرنا ہو۔ تو سزا دے گا۔

اور اگر اس کی سزا اس کے اختیارات سے باہر ہو۔ تو کسی دوسری عدالت کے سپرد کرتا ہے۔ یہودیون کے اعمال ایسے تھے کہ ان کی سزا اس دنیا مین ہی ہوسکتی تھی۔ مگر ضالین کا گناہ ان سے زیادہ ہے کہ مخلوق کو خدا بنالیا پس یہ آگے چل کر سزا پائین گے یہ ایسے جرم کا ارتکاب کر رہے ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا۔ یعنے قریب ہے، کہ آسمان پھٹ جائین زمین شق ہو اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین۔ یہودیون کے بارے مین یہ نہ فرمایا۔ معمولی گناہ تھا۔ یہین سزا دیدی اور ضالین کی سزا سخت ہے، اور سزا مین تفاوت ضرور ہوا کرتا ہے۔ ایک چور معمولی ہو۔ تو اس کی سزا اور ہے اور ایک عادی مجرم چورون کا استاد ہو تو اس کی اور۔ پادریون نے اپنے بدعقیدے کو یہان تک پھیلایا ہے کہ بعض اوقات ایک ایک پرچہ پچاس پچاس ہزار نکلتا ہے۔ ایک ایسے مذہب کی تائید کے لئے جس کی بناحق کے نہائت خلاف اور ہر طرح سے مضر ہے

گورنمنٹ کسی خاص مذہب سے تعلق نہین رکھتی

مگر مین جانتا ہون کہ گورنمنٹ کو ان سے کچھ تعلق نہین۔ کئی انگریز ایسے ہین جو پادریون کی صورت دیکھنے کے بھی روادار نہین۔ مجھے ایک انگریز ملا۔ اس نے رستہ پوچھتے ہوئے مجھے کہا کہ کیا اس راہ مین کسی پادری کی کوٹھی تو نہ آئے گی۔ مین نے اس کی وجہ پوچھی تو تبلایا کہ مین ایسے رستے سے بھی نہین گذرنا چاہتا۔ جہان کسی پادری کی کوٹھی ہو۔ ایک اور انگریز تھا۔ جس کی عدالت مین ہمارا مقدمہ ہوا۔ فریق مخالف ایک جنٹلمین پادری تھا۔ آٹھ دس گواہ بھی گذارے اور یون بھی تم جانتے ہو کہ حکام کے اختیار مین سب کچھ ہوتا ہے۔ قومیت کا سوال بھی تھا مگر مین نے سنا کہ اس نے صاف کہدیا کہ مجھ سے یہ بدذاتی نہین ہوسکتی کہ کسی بے گناہ کو سزا دون۔ مجھے بلاکر کہا۔ آپ کو مبارک ہو۔ اگر یہ لوگ ان انصاف والے نہ ہوتے۔ تو ہمارے حاکم بھی نہ ہوتے۔ مسلمانون مین جب یہ حالت ہوگئی کہ ایک دوسرے کو کاٹنے دوڑتے جیسے کتون کے آگے ہڈی ڈال دین تو وہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہین۔ اور اخوت، ہمدردی کا نام ونشان نہ رہا۔ تو خدا کی حکمت بالغہ نے ان سے سلطنت لے لی۔

انگریزی حکومت کا دوسرون سے مقابلہ

ہم نے وہ زمانہ بھی دیکھا۔ کہ جب کوئی اذان دیتا۔ تو وحشی اس کے قتل کرنے کو دوڑتے۔ ابتدائی زمانے مین قادیان کا بھی یہی حال رہا۔ جب انگریزون کی عملداری ہوئی۔ تو ایک نیک و پارسا سپاہی نماز پڑھنے آیا۔ ملان کو اذان کے لئے کہا۔ تو اس نے نہائت آہستہ اذان دی۔ سپاہی نے کہا یہ بھی کوئی اذان ہے۔ تم زور سے کیون نہین بولتے اس نے کہا جان بچانا فرض ہے۔ وہ بولا بیشک زور سے اذان دو۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا اور اس نے زور سے اذان دی۔ کہ چالیس برس پہلے تک اس علاقہ مین کوئی اذان نہ دیگئی تھی۔ لوگ اکٹھے ہوگئے اور اسے پکڑ کر لے گئے۔ کاردار کو معلوم تھا کہ اب انگریزی سلطنت ہے تو اس نے کہا گھر جاکر بیٹھو۔ اب تو لاہور مین گائیان ہوتی ہین ایک حیوان کے بدلے اس قدر ظلم ہوتے رہے ہین کہ ایک سید صاحب سے وہ آرہے تھے۔ اتفاق سے ان کی برچھی کی نوک ایک گائے کو لگ گئی۔ تو اس کا ہاتھ کٹوا دیا گیا۔ غرض کوئی چھ سات ہزار مسلمان تو گائے کی وجہ سے قتل کئے یا سزا دئے گئے ہون گے۔ پس یہ راج مسلمانون کے لئے بالخصوص کیون موجب رحمت نہ ہو

اطاعت اولی الامر

حدیث مین آیا ہے۔ کہ حاکم بد ہو تو اس کی شکایت مت کرو۔ بلکہ اطاعت۔ کیونکہ دراصل بات یہ ہے۔ کہ حاکم بد نہین بلکہ تم ہی بد ہو جبھی تم پر ایسا حاکم مسلط کیا گیا۔ اور الحمدللہ کہ ہمارے انگریز حاکم بہ نہائت منصف مزاج ہین اور جو دوسری قومون کے ہین۔ ہمارے مقابلہ پر تو ان کی پیش بھی نہین جاسکتی۔ ہم پر سات سو جرمانہ بھی کردیا مگر آخر انہی ہاتھون سے واپس دینا پڑا۔ ڈوڈیٹرل جج ایک پادری کا بیٹا تھا مگر اس نے نہائت منصف مزاجی سے دن بھر ساری دلیلین سُنین۔ مخالف نے بیان کیا کہ لئیم ولدالزنا کو کہتے ہین اور کذاب بڑے جھوٹے کو جو جھوٹون کا ایک ہی جھوٹا ہو۔ خدا جانے اس تشریح کی کیا ضرورت تھی۔ کہ بڑا اُلو بھی اُلو اور چھوٹا اُلو بھی اُلو ہی ہوتا ہے۔ مگر اس نے یہ سب کچھ سُنکر کہا کہ مین آپ کو بری کرتا ہون اور فیصلہ مین لکھا کہ اگر اس سے بڑھ کر لفظ استعمال کرتے۔ تو تم کو کہنے کا حق پہونچتا تھا۔ یہ انگریزون ہی کا حوصلہ ہے ورنہ ہندو تو ایسے ہین۔ کہ اگر انہین خدا بھی طاقت دے تو بوٹی بوٹی تقسیم کرلین

تتمہ بیان

غیر تو الضالین یعنے گمراہی کے ٹھیکدارون مین سے پادری بھی ہین ان مین سے بعض تو ایسے ہین۔ جنھون نے کبھی انجیل دیکھی بھی نہوگی اور یہ محض اس لئے تبلیغ کرتے ہین کہ تنخواہ پاتے ہین اور ان کی تنخواہین ان چندون سے آتی ہین۔ جو بعض لوگ اسلام کو مغلوب کرنے کے لئے دیتے ہین۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے، جو اُن کے سینون پر بھاری ہے۔ ہندون کا مذہب ان لوگون کی راہ مین نہین۔ اس کے تو اصول ہی ایسے ہین کہ کوئی شریف آدمی انہین پسند نہین کرسکتا۔ مثلاً نیوگ اور پرمیشر کو روح و مادہ کا خالق نہ ماننا اور اسے ان کا محتاج سمجھنا۔ کچھ بھی کرین۔ اسلام کے ساتھ یہ لوگ کیا مقابلہ کرسکتے ہین کیا وہ مذہب کچھ توجہ کے قابل ہوسکتا ہے جو انسان کے بیٹے کو خدا بنائے۔ حالانکہ اس کے اور بھائی بھی تھے۔ مان بھی تھی۔ پھر خدا بھی ایسا کمزور کہ چند یہودیون نے اُسے بقول ان کے صلیب پر مار دیا میں بڑے زور سے کہتا ہون کہ ایک مسلمان کا بچہ ان لغویات کو قبول نہین کرسکتا۔ پھر اس سے بھی کمزور عقیدہ کفارہ کا ہے۔ بھلا یہ بات بھی کوئی عقلمند قبول کرسکتا ہے کہ گناہ تو زید کرے اور اس کے بدلے مین بکر کو سزا دی جائے یا سر درد ہو زید کے اور بکر اپنا سر پیٹے۔ کیا اس طرح وہ بیماری چلی جائے گی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ خود سمجھتے ہین اور گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہین ولائت کے جو سمجھدار لوگ ہین وہ خود اس بات کو چھوڑتے جلتے ہین۔ مبارک زمانہ آگیا توحید کی ہوا چل رہی ہے عنقریب تمام دنیا جان لیگی۔ کہ ہر جگہ پر اسلام کے سوا ضلالت ہے، یون تو ہندو۔ سناتنی یا آریہ یا برہمو سب ہی گمراہ ہین۔ مگر یہ اس فرقے کی خصوصیت ہے، کہ نہ صرف خود گمراہ ہین۔ بلکہ گمراہی کرنے مین بھی ناخنون تک زور لگا رہے ہین۔ حدیث مین اس کے لئے دجال کا لفظ آیا ہے۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ ہر حیلہ سے گمراہ کرنا چاہے گا۔ مگر قرآن مجید مین ضالین کا لفظ ہے۔ یہ لفظ اس لئے اختیار کیا گیا تا اشارہ ہو کہ دجال شخص واحد کا نام نہین جیسا کہ آخری زمانہ مین لوگ سمجھین گے دیکھو تورات مین صاف لکھا ہے کہ سور حرام ہے انجیل مین بھی اس کی ناپاکی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ فرما کر کہ موتی سورون کے آگے مت ڈال اور یہ سور کو حلال سمجھتے ہین۔ چونکہ یہ ہر ایک عمل و اعتقاد مین خدا کے

خدا ان پڑ... ہو گئے ہیں۔ اس سلسے یہ بڑے ضال ہیں۔

کسر صلیب و قتل خنزیر کے معنے

بخاری میں مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے۔ کہ یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔ خنزیر ایک نجاست خور جانور ہے گو وہ نہیں چھوڑتا۔ جو لوگ کتابوں کی تحریف و تبدیل کرتے ہیں۔ وہ گویا جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہیں۔ اور جھوٹ کی نجاست سے بڑھ کر ہے اس لئے اس کا نام خنزیر رکھ دیا۔ اور یکسر الصلیب میں جو کسر صلیب مسیح موعود کا کام ہے۔ اس کی نسبت سمجھنا چاہیئے۔ کہ صلیب کی بنیاد حضرت عیسے علیہ السلام کے زندہ بجسدہ العنصری ماننے پر ہے۔ یوں تو تمام انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں مگر ہم کسی کے بجسدہ زندہ اسنے کے قائل نہیں اس لئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر دیگئی۔ تو کسر صلیب از خود ہو گئی۔ خدا جانے مسلمانوں میں یہ عقیدہ کیوں پھیل گیا ہے۔ کسر صلیب سے مراد لکڑی کے صلیب کا توڑنا ہرگز نہیں اور نہ یہ مفید ہے کیونکہ اگر ایک کو توڑا جائے گا۔ تو بہت جلدی دوسری بن سکتی ہے۔

صلیب پرستی کی بنیاد کیا ہے

پس اس بنیاد کو گرانا چاہیئے جس پر صلیبی مذہب کی عمارت کھڑی کی گئی ہے۔ میں لدھیانے میں تھا یا دہلی میں۔ ایک پادری سے میں نے کہا کہ چھوٹی سی بات ہے۔ اس کے ماننے میں کیا تامل ہے وہ یہ کہ عیسے مر گیا۔ اس نے کہا کہ اگر مسیح کے زندہ ہونے کا عقیدہ نہ ہو۔ تو پھر سب یکدم مسلمان ہو جائیں ہمارے مذہب کی روح یہی بات ہے۔ جب یہ نکل تو ہم بے جان ہو جائیں گے۔ میں جب دہلی میں گیا۔ تو وہاں ایک گروہ مخالفت کے لئے آیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگوں نے مسیح کو تیرہ سو برس زندہ مان کر جو کچھ اس کا نتیجہ دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ لاکھ مسلمان مرتد ہو گئے۔ جو کلمہ پڑھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ادب سے لیتے وہ اب گالیاں دیتے ہیں اب ہمارے نسخہ کو بھی چند روز آزما دیکھو کہ مسیح کی وفات ماننے میں اسلام کی زندگی اور صلیبی مذہب کی موت ہے۔ یا نہیں۔ ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور بولا جو کچھ کہتے ہو سچ کہتے ہو۔ اسلام کی سچی خیر خواہی اسی میں ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ مسلمان اپنے منہ سے کیوں ملزم بنتے ہیں۔ خیال تو کرو۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان لیا جاوے۔ اور یہ بھی کہ نعوذ باللہ مس شیطان سے پاک نہیں دوسری طرف مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھا جائے اور مان لیا جائے کہ صرف وہی مس شیطان سے پاک ہے تو کیا اس کا نتیجہ ارتداد ہے یا نہیں۔ یہ پادری لوگ تو ایسی ایسی باتوں سے ہی سے مخلوق الٰہی کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لاہور میں ایک بشپ صاحب نے وعظ کیا اور حضرت عیسے کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مقابلہ کر کے دکھایا کہ مدینہ میں مدفون اور یہ دوسرا آسمان پر زندہ۔ ہمارے مفتی صاحب محمد صادق جو یہاں موجود ہوں گے۔ آگے بڑھے اور کہا کہ قرآن مجید میں کہاں لکھا ہے۔ وہاں تو صاف فلما توفیتنی لکھا ہے۔ یہ سنکر وہ بولا۔ شائد تم مرزائی ہو۔ میں تمہارے ساتھ گفتگو نہیں کر سکتا۔ باہر نکلکر بعض لوگوں نے کہا۔ مرزائی ہیں تو کافر مگر آج انہوں نے ہماری عزت رکھ لی یاد رکھو کہ کند ہتھیاروں سے فتح نہیں ہوتی۔ جس قوم کو خدا تعالیٰ اقبال دینا چاہتا ہے اس کے ہتھیار بھی تیز کر دیتا ہے۔ دیکھو جب انگریزوں کو سلطنت دینا منظور ہوا تو ان کو ایسے سامان دئے۔ کہ سلطان روم و شاہ کابل کو بھی اگر ضرورت ہوتی ہے تو بعض اوقات انہی سے منگواتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں روحانی ہتھیار دئے ہیں یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ جو قوم بے ہتھیار ہوتی ہے ضرور ہے کہ وہ تباہ ہو جائے یاد رہے کہ ہتھیاروں سے مراد روحانی قوتیں اور دلائل قاطعہ ہیں۔ ظاہری سامان کی مذہب کے معاملہ میں ضرورت نہیں دیکھو اگر مسیح کی وفات کا ہتھیار نہ ہوتا۔ تو تم ان کے سامنے بات بھی نہیں کر سکتے اور معلوم نہیں کہ وفات ماننے میں کیا تامل ہے جبکہ خدا نے بھی فرما دیا کہ مسیح مر چکا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی رویت سے شہادت دی

اسلام کے نادان دوست

عبدالحکیم جو مرتد ہو چکا ہے اس نے ایک کتاب المسیح الدجال بنا رکھی ہے اس کو یہ خبر نہیں اسلام پر کیا کیا حملے ہو رہے ہیں اور کتنے دجال موجود ہیں جنہوں نے لاکھوں کو مرتد کر دیا ہے اور درود پڑھنے والوں کو گالی دینے والا بنا رہے ہیں۔ اب کیا کسی دجال کی کسر باقی تھی کہ اس کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور ہر طرح سے اسلام کی خدمت و نصرت اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ دجال کہنا جزو ایمان سمجھتا ہے کیا دجال وہ ہے جو مسلمانوں کو مرتد کرنے میں ساعی اسلام کی بیخکنی میں دن رات مشغول ہے یا وہ جو صدق دل سے اسلام کا خادم ہے۔

تقویٰ سے کام لینے والے ہدایت یاب ہوتے ہیں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ذالک الکتاب لا ریب فیہ۔ ھدی للمتقین یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے بیشک سچی بات یہی ہے تقویٰ نہ ہو تو انسان اندھا ہے اور جیسے اندھا سورج سے کچھ فایدہ نہیں اٹھا سکتا اسی طرح جو متقی نہیں وہ قرآن کے نور سے کچھ روشنی نہ پا سکیگا جو تعصب سے نظر کرتا ہے۔ بات بات میں بدظنی سے کام لیتا ہے وہ بشر تو کجا اگر فرشتہ بھی ہو تو کبھی ماننے کا نہیں۔

دجال کون ہے

غرض دجال شیطان کو کہتے ہیں۔ جو بڑا بھاری مضل ہے۔ یہ شیطان کے مظاہر وا وتار ہیں۔ شیطان اپنی باتیں ان کے دل میں پھونکتا ہے شیطان کی راستبازوں کے ساتھ ابتدا سے دشمنی چلی آئی ہے اور جنگیں ہوتی رہیں سب انبیا نے خبر دی کہ ایک آخری جنگ بھی ہونے والی ہے جس میں شیطان ہلاک ہو جائیگا۔ سو وہ یہی زمانہ ہے۔

مسیح موعود کی بعثت کیوں ہوئی

اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لئے ہے ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لئے دوسرا شیطان کو مارنے کے لئے۔ اب روحانی جنگ کا ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ دیکھو جنگ واقع ہوگی۔ جبھی تو غالب مغلوب ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام تو مر چکے۔ اب شیطان کا مرنا باقی ہے۔ معلوم نہیں ابھی تک شیطان ہماری جماعت سے پورے طور سے ہٹا نہیں۔ بعض آتے ہیں بیعت کر کے واپس جاتے ہیں تو کسی مولوی کے کہے میں آ کر یا بعض دنیاوی اثرات سے متاثر ہو کر مرتد ہو جاتے ہیں۔ اب اگر ان میں شیطان کا حصہ نہ ہو۔ تو سنور کر کیوں بگڑیں۔ حالانکہ ہمارا دعوےٰ ایسا ہی نہیں بلکہ نشانات کے ساتھ ہے جنہیں سے چند حقیقۃ الوحی میں بھی درج ہیں۔

احمدی جماعت کا فرض

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ عیسے علیہ السلام کی وفات کی بجائے اب شیطان کی وفات پر توجہ کرے۔ مگر یہ ایسا مسئلہ نہیں۔ جو زبانی مان لینے کا ہو۔ بلکہ عملی طور پر دکھانا

چاہیئے کہ مرگیا۔ شیطان قال سے نہیں مرسکتا بلکہ حال سے مرتا ہے وہ بے شک مرنے والا ہے کیونکہ تمام انبیاء کا یہی وعدہ ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ہلاک ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہوچکا ہے مگر آجکل کا شیطان ایسا نہیں کہ مسلمان ہوجائے۔ پس اس کی بالکل سرے سے بیخکنی کرنی چاہیئے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے شیطان بھاگتا ہے مگر اس کے یہ معنٰی نہیں جو لوگ سمجھے ہیں۔ شیطان ایسا سادہ نہیں کہ محض لفظوں سے بھاگ جائے۔ تم سو مرتبہ لاحول کہو اپنی شیطنت سے باز نہیں آئے گا۔ ہاں اگر وجود کے ذرہ ذرہ میں لاحول رچ جائے اور ہر حال میں خدا پر توکل رکھا جائے اور اسی کا سہارا پکڑا جائے۔ اور خدا کا فیض چاہا جائے۔ تو پھر شیطان کا کچھ خوف نہیں۔ ایسے لوگ شیطان سے بچائے جائیں گے۔ یہی ہیں جن کو فلاح نصیب ہوتی ہے۔

دعا کی ضرورت اور اُسکی حقیقت

اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں اپنی صفات بتا کر سب سے پہلے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے گویا اس میں یہ اشارہ ہے۔ کہ انسان ہر حالت میں دعا کا محتاج اور ایسا کمزور ہے کہ بجز خدا کے فضل کے ایک قدم بھی نہیں رکھ سکتا۔ تم اپنے تئیں پاک مت ٹھہراؤ کیونکہ کوئی پاک نہیں۔ جب تک خدا پاک نہ کرے اور ایک حدیث میں ہے تم سب اندھے ہو مگر جسے خدا دکھائے۔ تم سب گمراہ ہو مگر جسے خدا ہدایت دے۔ تم سب مردے ہو۔ مگر جسے خدا زندہ کرے۔ انسان کے لئے طرح طرح کے اغلال ہیں۔ دنیا کی محبت بھی ایک طوق ہے۔ خدا کا فیض دعا سے شروع ہوتا ہے ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ دعا میں لگا رہے مگر دعا چند الفاظ زبان سے رٹ لینے اور یوں بک بک کرنے کا نام نہیں بلکہ دعا تو مر رہنے کا مرادف ہے۔ ایک ہندی مثل ہے۔ جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا۔ دعا میں قوت مقناطیسی ہوتی ہے جو خدا کے فضل کو انسان کی طرف جذب کراتی ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ ادعونی استجب لکم بھلا یہ بھی کوئی دعا ہے۔ کہ زبان سے اہدنا الصراط المستقیم پڑھ رہے ہیں اور دل میں ہے۔ کہ جلدی چل کر دوکان کھولیں یا کاشتکاری کا کام کریں۔ یہ دعا نہیں بلکہ اپنی عمر کو ضائع کرنا ہے۔ جب تک انسان خدا کو مقدم نہیں کرتا پورے طور سے دعا میں محو نہیں ہوجاتا۔ تو دعا کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ فرماتا ہے۔

فلاح کس نے پائی

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ یعنی نجات پا گئے فلاح پا گئے وہ لوگ جو اپنی دعا میں خشوع سے کام لیتے ہیں۔ یعنی جو گریہ زاری کرتے ہیں۔ پگھل جاتے ہیں محو ہوجاتے ہیں ان کے لئے فلاح کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ فلاح سے مراد دنیا کی محبت اور اس کے دھندوں سے رستگاری ہے۔ انسان کے دل میں دو محبتیں نہیں جمع رہنی چاہئیں ؂

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں۔ این خیال است و محال است و جنوں

جہاں دنیا کی محبت ہو وہاں خدا کی محبت بھی ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ آگے فرمایا۔

اعراض عن اللغو کا نتیجہ

والذین ھم عن اللغو معرضون۔ سب لغو ل کی ماں دنیا ہے تو مطلب یہ ہے کہ جو دنیا کی محبت سے اعراض کرتے ہیں۔ وہی فلاح پاتے ہیں۔ دنیا چھوڑنے سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ دے دکان نہ کرے دنیا کے کاروبار چھوڑ دے بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا کو مقدم کرے فرمایا۔ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی ہمارے ایسے بندے بھی ہیں۔ جو بڑے بڑے کارخانہ تجارت میں ایک دم کے لئے بھی ہم [illegible] نہیں بھولتے۔ خدا سے تعلق رکھنے والا دنیا دار نہیں کہلاتا۔ بلکہ دنیا دار وہ ہے جو خدا یاد نہ ہو پس فلاح یافتہ وہ ہے جو دنیا کی محبت سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ کی محبت جب کمال کو پہونچ جائے تو دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔

قاعدے کی بات ہے کہ ایک نیک فعل دوسرے نیک فعل کو پیدا کرتا ہے اور بدفعل سے دوسرا بدفعل پیدا ہوتا ہے۔ انسان نے جب خدا کی طرف رجوع کیا تو دنیا کے گند سے نجات پالی اور دنیا سے نجات پائی تو خدا کی طرف جھکا خدا کی سچی محبت دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرتی ہے یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ خدا کی محبت کا درجہ کمال تک پہونچانا ہے

زکوٰۃ کی توفیق کیونکر ملتی ہے

والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون اور جو خدا کے رستے میں صدقات وغیرہ دیتے ہیں۔ یہ عن اللغو معرضون کا نتیجہ ہے جب دنیا کے مال کی محبت نہ رہے۔ تو خدا کی راہ میں دینے کی توفیق ملتی ہے۔ دنیا کی محبت بخیل بنا دیتی ہے۔ آخرت کو بھلانا اور دنیا سے دل لگانا یہ سخت منع ہے۔ اگر دنیا کی محبت دل میں جاگزیں ہو تو قارون کا خزانہ بھی کفایت نہ کریگا اور اگر دنیا سے دل نہ لگایا تو پھر شرح صدر سے خدا کی راہ میں دیا جائیگا۔ جو کچھ ہوگا اسی راہ میں خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھا جائیگا۔ دیکھو ہزاروں دنیا دار ایسے ہیں جو زکوٰۃ نہیں دیتے اگر وہ دیں تو غرب قحط سے بچ رہیں۔ زکوٰۃ زیور پر بھی ہوتی ہے۔ اور دوسرے مالوں پر بھی سوائے جواہرات کے۔ خدا کا حق واجب بھی دنیا کی محبت نہیں دینے دیتی۔ ہزاروں امیر ہیں ان میں سے بعض اگر دیتے ہیں تو وہ اپنے خزانوں کے حساب سے نہیں دیتے یہ قوت زکوٰۃ دینے کی لغو سے کنارہ کشی پر حاصل ہوتی ہے۔ پس تم دنیا کی محبت کم کرو بلکہ نہ کرو۔ تا زکوٰۃ دینے کی قوت حاصل ہو اور تم فلاح پاؤ۔

زکوٰۃ دینے کا نتیجہ

اس سے آگے۔ والذین ھم لفروجھم حافظون۔ فرمایا یہ نتیجہ ہے مالوں کی زکوٰۃ دینے کا۔ جب ایک شخص خدا کا ایسا فرمانبردار ہے اور اس قدر خدا کی راہ میں فدا ہوگیا ہے۔ کہ اس کی راہ میں اپنے مال کو اپنا مال نہیں سمجھتا۔ تو پھر وہ دوسرے کے حق پر کب بے جا قبضہ کرے گا۔ سب سے بڑا حق یہ ہے کہ انسان دوسرے کی بیوی پر بدنظر ہی نہ کرے۔ پس جو شخص اپنے حقوق جائز کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ کیا وہ دوسرے کے حقوق پر خواہ مخواہ قبضہ کریگا

ایک نیک فعل سے دوسرا نیک فعل پیدا ہوتا ہے

پھر فرمایا والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون۔ دیکھو جب اول درجے کی نیکی حاصل ہوجاتی ہے۔ تو چھوٹے گناہ خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ایک نیکی سے دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ پہلے فرمایا کہ دعا کرو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لغو سے بالخصوص دنیا سے اعراض کروگے۔ جب دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوئی تو صدقات دینے کی توفیق ہوگی۔ جب سینہ ایسا منشرح ہوگیا۔ تو دوسرے کے حقوق سے بھی ڈریگا اور جب دوسرے کے حقوق میں دست اندازی نہ کی تو جو حق اس کے ذمے ہیں ان میں کب کوتاہی کریگا۔ ضرور ہے کہ ان کی پوری محافظت کریگا۔

محافظت صلوٰۃ سب نیکیوں کی جڑ ہے

آگے فرماتا والذین ھم علیٰ صلوتھم یحافظون۔ یعنی جو اپنی نمازوں کو پابندی سے گذارتے ہیں اور ان کو کسی حالت میں نہیں چھوڑتے نماز خدا کا حق ہے۔ فرمایا۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

مین سے جن وانس کو عبادت کے لیئے پیدا کیا سب حقوق کے بعد اپنا حق پیش کیا جو خدا کا حق ادا کریگا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وہ بلاؤن سے محفوظ رہیگا۔ مشکلات حل ہونگی مگر نماز سے یہ مراد نہین کہ معمولی طور سے رسم و عادت کے طور پر دو چار ٹکرین مارلیں یہ نماز نہیں بلکہ نماز وہی ہے جس سے انسان کا دل ایسا گداز ہوجائے کہ پگھل کر آستانہ الوہیت پر بہ نکلے بس اس حالت کا نام نماز ہے۔ نماز کی اللہ کو ضرورت نہین۔ واللّٰہ غنیٌ عن العالمین۔ اس مین یہی ایک راز ہے کہ اللہ جو کچھ انسان سے چاہتا ہے وہ انسان کی بھلائی کے لیئے ہے سب سے بڑی بہبودی تو خدا سے تعلق پیدا ہوجاتا ہے جب یہ ہو تو پھر خواہ تمام دنیا دشمن ہوجائے کچھ بھی اس کا بگاڑ نہین سکتی وہ خدا تعالے اس ایک کے لیئے لاکھون کو فنا کر دیتا ہے۔ خدا تعالے نے جو اسکو نماز پر فرض کیا ہے۔ تو اس مین یہ حکمت ہے۔ کہ نماز ایسی چیز ہے۔ جس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرۃ بھی سنور جاتی ہے۔ مگر جب تک انسان پختہ کار نہ ہو خطرے ہی مین ہے۔

نماز کی حقیقت

ایک حدیث ہے کہ بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہین۔ کہ قرآن ان کو لعنت کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک انسان عمل نہ کرے۔ دلی حضور نہ ہو۔ تو گویا وہ عبادت سانپ کی خاصیت رکھتی ہے۔ دیکھنے مین بہت خوبصورت اور خوش نما مگر باطن دکھ دینے والی زہر سے پُر۔ اسی لیئے فرمایا۔ فویلٌ للمصلین الذین هم عن صلوتهم ساهون۔ یعنی ان نمازیون کے لیئے بھی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز کی حقیقت سے بے خبر ہین۔ نماز کی حقیقت یہی ہے۔ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اس کی کل نافرمانیون سے بچتا رہے۔ نماز تو اسی کا نام ہے مگر یہ حالت نماز انسان کے اختیار مین نہین۔ پس دعا مین لگے رہو۔ صبح و شام دعا کیئے جاؤ۔ تا تم پر رحم کیا جاوے اور یہ حالتین میسر آئیں۔ آج کل دن بڑے ردی آتے جاتے ہین۔

خطرناک دن آنیوالے ہین

جو باتین مجھے معلوم ہین اگر تمہین معلوم ہون اور جو یقین ہے مجھے خدا تعالے کے کلام پر ہے۔ اگر تمہین ہو۔ تو مین سچ کہتا ہون کہ تم ہر وقت روتے رہو۔ ایک ہولناک زلزلہ آنیوالا ہے جو بغتۃ آئے گا اور خدا تعالے اپنی پوری تجلی دکھائیگا۔ دیکھو ابھی کل پرسون بھی ایک زلزلہ آیا ہے یہ اس بات کے واسطے کہ اللہ تعالے کی انذار کی باتین نرمی سے شروع ہوتی ہین۔ دیکھو حضرت موسےٰ کے زمانہ مین پہلے نرم نرم عذاب آئے۔ کہ حشرات الارض نکل آئے۔ خون پھیل گیا۔ قحط پڑ گیا۔ بھلا فرعون قحط کو کیا جانتا تھا وہ تماشہ سمجھتا ہوگا۔ کیونکہ قحط کا اثر تو غریبون پر پڑتا ہے۔ مگر اس کو یہ خبر نہ تھی کہ ایک دن بطش شدید کا آنے والا ہے۔ جب اس کے منہ سے بے اختیار نکلے گا۔ اٰمنت انه لا اله الا الذی اٰمنت به بنوا اسرائیل۔ ابتدائی منذرات سے ڈروگے تو نجات پاؤگے۔ جب وہ وقت آگیا تو پھر سوائے رونے اور چلانے کے کیا کر سکتے ہو طاعون بھی ہولناک ایام کی ابتدا ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ایک ایسی سخت طاعون آئے گا جو پہلے کبھی نہین آیا۔ بلکہ ایک ایسی وبا آنیوالی ہے کہ اس کا نام بھی نہین رکھا جا سکتا۔

مومن وہ ہے جو عذاب آنے سے پہلے ڈرے

دیکھو تم سب کچھ سن چکے ہو اس کی باتین سنکر نافرمان برداری کے راہون سے بچو۔ وہ سزا دینے مین دھیما ہے۔ اس کی رحمتین سمندرون سے بھی زیادہ ہین مگر وہ شدید العقاب بھی ہے اس حالت مین جب انسان اس کے احکام نہ مانے۔ اس کے عذاب سے نہ ڈرے اور جو قبل از نزول عذاب ایسا ڈرے کہ گویا اس پر آ پڑا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور وہ بچایا جاتا ہے۔ مومن کی نشانی یہی ہے۔ کہ وہ عذاب سے پہلے ڈرے جب عذاب آگیا تو اس سے ڈرنا کیا سود مند ہوسکتا ہے پھر تو ہر مذہب کا ڈرتا ہے۔ مین نہین جانتا کہ اس مجمع مین کتنے دل ہین جو ان باتون سے ڈرتے ہین۔ مین دوبارہ کہتا ہون کہ یہ دن بہت خوفناک دن ہین بدعملیون سے بچو تا بچائے جاؤ۔

مسیح کے دم سے مرنیکے کیا معنے ہین۔

انبیاء کی زبانی یہ وعدہ ہوتا آیا ہے کہ آخری زمانہ مین مسیح موعود آئے گا اور جہان تک اس کی نظر جائیگی کافر مرتے جائین گے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو خواہ مخواہ ضد کرتے ہین اور اس کی توجہ کا نشانہ بنین گے وہ مرین گے مگر اب تو تمام دنیا نشانہ بن رہی ہے۔

عذاب کیون آیا

اللہ نے تو اپنی طاعت کے لیئے پیدا کیا اور مین دیکھتا ہون۔ کہ ایک دل مین بھی خدا کی عظمت نہین رہی۔ جو کچھ طاعت کرتے ہین وہ بھی رسم یا عادت کے طور پر۔ دیکھو امرتسر۔ لاہور کے بازارون مین سے کتنے ادھر سے اُدھر اور ادھر سے اِدھر گذرتے ہون گے دوڑے جاتے ہون گے مگر سب دنیا کے لیئے۔ تم پوچھو دیکھو کسی مین اسلام کی تڑپ نہین۔ جتنی تپش ہے۔ سب دنیا کے لیئے۔ جب یہ حالت ہے تو کیون عذاب نہ آئے۔

خدا سے تعلق پیدا کرو

جب دلون مین خدا سے تعلق نہین تو جوش عبادت کیا پیدا ہو انسان بیوی کے خوش کرنے کے لیئے ہزارون ٹکرین مارتا ہے کیا کبھی خدا کے خوش کرنے کے لیئے بھی ٹکرین مارتا ہے ایک بچہ مرجاتا ہے تو کیسا روتا چلاتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہین جب خدا کے ساتھ کچھ تعلق نہین۔ تو خدا اس کے ساتھ کیا تعلق رکھے گا۔ کم از کم اتنا تعلق تو ہو کہ تمہین یقین ہو کہ وہ موجود ہے اگر کچھ بھی تعلق نہین تو خدا کو بھی کچھ تعلق نہوگا۔ ایک حدیث مین ہے کہ اسے جو میری طرف آہستہ آئے مین اس کی طرف تیز آتا ہون اور جو تیز آئے۔ مین دوڑ کر آتا ہون۔ گویا خدا اپنے بندے سے بھی سبقت کرتا ہے لیکن اگر بندہ ہی خدا سے بے پروا ہو تو پھر کیا۔

مسیح موعود ذوالقرنین ہے

مینے ایک مرتبہ ذوالقرنین کا حال قرآن مجید مین دیکھا تھا تدبر سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اس مین ہے وہ دراصل اسی زمانے کے لیئے بطور پیشگوئی ہے۔ آخر خدا تعالیٰ قصے سنانیوالا تو نہین جو قرآن مجید کو قصے سمجھے وہ میرے نزدیک مومن نہین۔ اسکی کوئی بات بھی حکمت سے خالی نہین ہوتی ذوالقرنین نے مغربی سفر کیا جہان کیچڑ مین آفتاب غروب ہوتے پایا اور مشرقی سفر کیا تو ایسی قوم کو دیکھا جہان ان پر سورج چڑھا ہوا ہے اور وہ دھوپ سے بچاؤ نہین کر سکتے۔ تیسری قوم وہ جنہون نے اسکی حمایت طلب کی اور چاہا کہ یاجوج ماجوج کے آگے ان کو سد بنا دے۔ اصل مین یہ مثالی طور پر مسیح موعود کا ذکر ہے۔ ائمہ اہل بیت سے بھی ایک نے لکھا ہے کہ ذوالقرنین سے مراد مسیح موعود ہے دیکھو ہمنے بھی دنیا کی تمام رائج صدیون مین سے دو صدیون کو پایا ہے۔ اللہ نے پیشگوئی کے رنگ مین فرما دیا۔ کہ اس کا تین قومون سے سابقہ پڑیگا۔ ایک تو مغربی جو (یعنی انگریزی قومین) اندھیرے مین ہین اور پانی صاف نہین رکھتے یعنی ہدایت کے نور سے الگ ہین اور انجیل کی وحی کا پانی صاف نہین بلکہ اب تحریف و تبدیل سے کیچڑ کے مشابہ ہوگیا ہے اور دوسری مشرقی قوم یعنی وہ جو سایہ امام کے

جاری کیا جاتا ہے۔ جب ایسی مجالس کا وجود پایا جاوے
آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

(۲) کارروائی جلاوطنی پر اظہار ناراضگی۔ (بدر) یہ بھی بالکل بے موقعہ اور فضول معلوم ہوتا ہے۔ اب تو شکریہ ادا کرنے کا موقعہ تھا۔

(۳) ٹرنسوال کے جدید ضابطہ رجسٹری اہل ایشیا کی مخالفت

(۴) ہندوستان کے لئے نوآبادی ہائے انگریزی کے نمونہ کی سیلف گورنمنٹ۔ (بدر) پہلے قابلیت پیدا کرو۔ پھر درخواست کرو۔

(۵) کونسل وزیر ہند مین ہندی اصحاب کے مقرر ہونے پر اظہار مسرت۔ ہندی عنصر کے اضافہ کی درخواست۔

(۶) جوڈیشل اور اگزکٹو اختیارات کی علیحدگی کا مطالبہ

(۷) سودیشی تحریک کی تائید (بدر) مگر موجودہ طریق قابل اصلاح ہے۔

(۸) تقسیم بنگال کی مخالفت۔ (بدر) یہ بھی بالکل بیجا ہے۔

(۹) ترقی تعلیم کی ضرورت۔

(۱۰) فوجی اخراجات کی ترمیم و تخفیف کی درخواست (بدر) بے امنی کی روح نکال ڈالو۔

بلاد اسلامی

(بدر کے کالمون کیواسطے مصری اخبارات سے ترجمہ کیا گیا)

۱۶۔ دسمبر ۱۹۰۸ء۔ ہفتہ گذشتہ مین انگریزی سفیر کو باب عالی نے دربار مین باریابی عطا فرمائی اور بہت دیر تک سلطان معظم کے حضور مین گفتگو ہوتی رہی۔ گمان کیا جاتا ہے۔ کہ مسئلہ مقدونیہ اور بعض دیگر ناشائستہ امور کی بیخکنی کے لئے کسی اچھے طریق کی بات ہوئی ہے۔

۲۹۔ دسمبر۔ آج باب عالی سے عملہ حفظان صحت بحری کو ہدایت ہوئی ہے۔ کہ مکہ معظمہ مین مرض ہیضہ کے اور کہیں بھی ہوئے تو اس سال حاجیون کو واپس ہونے کے وقت قرانتین مین کئی ایام تک ٹھہرایا جاوے۔

مصر کے مقامات جرجا و قلیوبیہ اور سیوط مین مواش مین دوبارہ طاعون پھوٹ پڑی ہے۔

جامع ازہر کی اصلاح کے متعلق المؤید کی بار بار کی یاد دلانے سے بالآخر خدیو مصر جامع ازہر کی اصلاح کے لئے بڑی توجہ مبذول فرمانے لگے ہین اور یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد فرمایا ہے۔

مقامات مقدس

غلاف کعبہ۔ المؤید کے دو پرچون مین غلاف کعبہ کے متعلق دو مبسوط مضامین شائع ہوئے ہین کہ بعض کی رائے ہے کہ کعبہ کو غلاف چڑہانا بدعت ہے اور بعض کا خیال ہے کہ بعض احادیث نبویہ سے استنباط ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ مین بھی کعبہ غلاف شدہ تھا۔ آجکل قریباً اکثر مسائل فقہ مین گڑبڑ ہو رہا ہے لہذا غالباً اس امر کے متعلق حضرت امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام سے فتویٰ پوچھ کر بدر کے کسی آئندہ نمبر مین درج کیا جاویگا۔

مرمت مسجد عمرؓ۔ باب عالی نے مسجد عمرؓ واقع بیت المقدس کے مرمت و فرش و زینت کے لئے حکم صادر فرمایا ہے مسجد کا سارا خرچ سلطان معظم اپنی جیب سے دین گے۔

حجاز ریلوے۔ حرمین شریفین مین ریلوے سڑک کے بچھانے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ گمان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ماہ ربیع الاول مین مدینہ منورہ تک ریل پہونچ جائیگی اور مولود نبوی کے دن اس امر کے متعلق ایک جلسہ ہوگا۔

مصر کا اخبار صباح لکھتا ہے۔ کہ وہ فاصلہ جس کو حاجی لوگ بائیس دنون مین طے کرتے تھے۔ اس کو اب حجاز ریلوے کی برکت سے تین دن مین طے کرتے ہین۔

باب عالی سے ڈاکٹرون کی ایک کمیٹی کو حکم صادر ہوا ہے کہ جو لوگ حجاز ریلوے پر کام کرتے ہین ان کی صحت کے متعلق بہت نگرانی رکہین۔

متفرق خبرین

کل دنیا مین ۴۴،۳۴۳ اخبارات روزانہ ہفتہ وار ماہوار ہین۔ ہندوستان کے کل اخبارات کی تعداد ۱۳۱۷ ہے اور اخبارات کے علاوہ ۷۴۰ رسالے ہین بمبئی سے ۱۵۸ اور پنجاب سے ۱۳۶ شایع ہوتی ہین۔

جدہ مین طاعون نمودار ہوا اور بندرگاہ جدہ طاعون زدہ قرار دی گئی۔

ویلیو پے ایبل کے لئے اب نئے فارم نہین گے جسمین فقط اس بات کی تصدیق ہوگی کہ فلان شے حسب فرمائش بھیجی جاتی ہے اور فرستندہ کو اتنا روپیہ ملنا چاہیئے اور بہیجندہ کی چٹھی پر وی پی کا لفظ لکھنا ہوگا اور یہ کہ کس قدر روپیہ ملنا چاہیئے۔ اور بائین کونہ پر اپنا نام و نشان۔

اضلاع پنجاب مین گھوڑون کے شمار کی کارروائی عنقریب شروع کی جائیگی تا معلوم ہو کہ پنجاب مین فوجی مطالب کے لائق کتنے گھوڑے موجود ہین۔

اپریل سے آخر نومبر گذشتہ تک ملک جاوہ سے دولاکھ ۴۲ ہزار سات سوٹن۔۔ ولایتی کہانڈ کی ہندوستان مین کھپت ہوئی۔

ہولناک تصادم پانچ بجے صبح کے قریب لدہووال اور لودیانہ کے سٹیشنون کے درمیان دو پسنجر ٹرینون مین واقع ہوا۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہین۔

ہندوستان و افغانستان کی سرحد کے اتصال پر والیٔ افغانستان سپاہیون کی تعداد مین اضافہ کرنیوالے ہین تاکہ بدمعاش اور لٹیرے سرحدی اور انگریزی علاقہ سے لوٹ مار کر کے افغانستان مین داخل نہ ہو جائین۔

لالہ لاجپت رائے نے بقول وطن سماج اور ان کے انتظامی معاملات سے تعلق رکھنے کا اعتراف کیا۔ حالانکہ آریہ ڈیپوٹیشن نے کالکا مین اس کی تردید کی تھی۔

بمبئی مین ایک وسیع مویشی خانہ کی چہت گرنے سے ۱۵۰ بھینسون سے ۲۰ بہینسین مرگئین۔

بنگال ناگپور ریلوے پر لفٹنٹ گورنر بنگال کی سپیشل ٹرین گذرنے کیوقت جو ڈائنامیٹ کا حادثہ پیش آیا تھا ۲۰۔ دسمبر کو موضع نرائن گڑھ کے چند باشندے جو اسی لائن پر قلی تھے اور پھر موقوف کئے گئے تھے گرفتار ہوئے انہون نے اقبال کر لیا کہ ہمنے ہی یہ کام کیا۔ صرف اس لئے کہ کسی ٹرین کو صدمہ پہونچے اور قلیون کو پھنسایا جاوے۔

توہم پرستی سے خدا بچائے ایک خاندان کے لوگ دس میل سے تعویذ لاکر اپنے بچے کو جب تک گہول کر نہ پلا لین دودھ نہین پلاتے۔

جاپان مین تعلیمی مصارف پانچ کروڑ روپے سالانہ ہین اور ہندوستان مین ڈیڑھ کروڑ۔

لندن مین ایک کارخانہ مین گیس سے آگ لگ گئی قریب کے کارخانون مین پہونچگئی۔ آگ جلد بجھائی گئی کئی آدمی گم ہین۔

کل ارض حجاز ہیضہ زدہ قرار دیگئی ہے۔

افغانی سرحد خوست کے سرکاری حکام متصل کے علاقہ جدران کے رہنے والون کی شرارتون سے تنگ آگئے ہین اس لئے اقوام منگال۔ جاجی اور کش وار کے لوگوں کے جرگون کو بخدمت گورنر طلب کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کو فہمائش کی جاوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

نظم

(جو نعمت اللہ صاحب گوہر سابق محرر دفتر بدر نے پہلے جلسہ تشحیذ الاذہان میں اور پھر حضرت اقدس کے حضور مسجد اقصیٰ میں پڑہی تہی -)

خوشتر آں باشد کہ دلبران ✻ گفتہ آید در حدیث دیگراں

دارالامان قادیان

اہل دین کو تہی بڑی مدت سے تیری جستجو
ڈہونڈتے پہرتے تہے شیخ و شاب تجہ کو کوبکو

صوفی و مُلا میں بہی اکثر تہی تیری گفتگو
تہی بہت مشتاق تیری دیدۂ نظارہ جو

تو وہ عنقا تہی کہ تیرا کچہہ نشان ملتا نہ تھا
تو وہ لیلیٰ تہی کہ مجنون نے تجہے دیکہا نہ تہا

تہا کوئی تجہہ کو یمن کے جنگلون میں ڈہونڈتا
کوئی روم و شام ہی مین تہا بہٹکتا پہر رہا

کوئی کہتا تہا تیری تعبیر ہے اُم القریٰ
جستجو مین الغرض تری ہر اک دیوانہ تہا

ہند کی طرف - آہ ! لیکن آنکہہ اٹہاتے ہی نہ تہے
ایسے بہٹکے تہے کہ سیدہی راہ پہ آتے ہی نہ تہے

کہائے غوطے مدتون تک جب اسی گرداب مین
ایک ہل چل مچ گئی اسوقت شیخ و شاب مین

مل گیا آخر نشان تیرا یہان پنجاب مین
ماہ کی ہو گیا منعکس تیرے آب مین

فخر موجودات عالم کی تو ہی منزل بنی
مہدی و اصحاب عیسیٰ کی تو ہی محفل بنی

وہ نبی ہاشمی کوثر کا جو مختار ہے
جملہ سرکارون سے بڑہ کر جس کی اک سرکار ہے

جس کے دم سے چشمۂ توحید اب سرشار ہے
جسکی کامل پیروی سے سب کا بیڑا پار ہے

سچ ہُوا فرمودہ اسکا مرحبا ! صلّ علےٰ !
مجہہ کو ہندوستان سے[1] ہے آرہی ٹھنڈی ہَوا

ہند مین آئیگا مہدی رمز اسمین تہی یہی
اے سلمانو ! کیا غور اسپہ بہی تم نے کبہی

پیشگوئی تہی بڑی یہ احمد مختار .. کی
سرور عالم کا صدقہ ! ضد سے باز آجاؤ بہی

یاد رکہو - ورنہ اکدن تم پہ ایسا آئے گا
تم مین کا ہر آدمی ننگ بشر کہلائے گا

بخت پر نازان ہو اپنے تو بہی او ہندوستان
آگیا آخر تیرا مہدی - مسیحائے زمان

تخت پر تیرے ہوا اترا کنہیا بن راجمان
پہر بنے گا بس کے تو انفاس سے جنت نشان

سُن صدائے بانگ جرس ہے تو بڑی مدت سے ہان
تیز چل ! آگے نکل جائیگا ورنہ کاروان

اے مثیل مکہ ! اے دارالامان اے قادیان
تیری خاطر ہے جہیلی مین ہزارون سُولیان

تیری خاطر بہ گئین آنکہون سے خون کی ندیان
تجہہ پہ قربان کر دئے ہین ہمنے سب آرام جان

سہنے برسون ہی تلک رو رو کے پایا ہے تجہے
مال و زر خویش و اقارب کہو کے پایا ہے تجہے

خون دل کہا یا کئے ہم سہ جبین برسون تلک
چرخ تہا دشمن ہمارا اور زمین برسون تلک

خونفشان آنکہین ہماری یہ رہین برسون تلک
ہمکو راتون نیند آئی ہی نہین برسون تلک

تب کہین جاکر ملی ہے تو ہمین اے قادیان
مال ہے کیا چیز ! کیون تجہہ پر فدا کر دین نہ جان

ہم کہاں اور احمد مختار کا دلبر کہاں
قادیان کے یہ سہانے دلکش منظر کہاں

مسجد اقصیٰ کہاں ؟ - محراب اور منبر کہاں
نور دین - احسن کہاں اور صادق مخبر کہاں

شکر تیرا میرے مولا ہم سے کیوں کر ہو ادا
خدمت مہدی کو تو نے آج ہم کو چن لیا

اب زمین اپنی الگ ہے آسمان سب سے الگ
بام مقصد اور ہے اور نردبان سب سے الگ

جسم اپنا ہے نرالا اور جان سب سے الگ
ہے فقیرون کا نیا بہیس اور شان سب سے الگ

راہ و رسم اہل دنیا سے نہین ہم آشنا
ہم وہ فانی ہین نہین جن کو کبہی مطلق فنا

تیرا ثانی کوئی قریہ آج دنیا مین نہین
حق تو یہ ہے آج تو اے قادیان کی سرزمین

آج ہے سکتے کے عالم مین نگاہ نکتہ بین
یثرب و مکہ سے رتبے مین ذرا بہی کم نہین

آج یورپ اور امریکہ بہی ہین تجہہ پہ فدا
محو حیرانی کہڑا ہے آج سارا ایشیا

کون واقف تہا - کہ تو پوشیدہ ہندوستان مین
جو کہ چمکیگا ستارے پر ترے اک آن مین

اور ہے وہ گوہر تاباب تیری کان مین
بیسیون جگہون پہ جس کا ذکر ہے قرآن مین

جس کے دم سے پہر پہلے پہولیگا چمنستان ہند
ڈہونڈہین گے کپڑون سے جسکی برکتین شاہان ہند

جس کے دور عدل مین تیغ غزا چلتی نہین
کالہ سر پٹکے عدو - اس کی ذرا چلتی نہین

شرک اور عیسے پرستی کی ہوا چلتی نہین
ہوگئی ہے کُند سیف چشتیا چلتی نہین

کوئی بہی خنزیر روئے ارض پہ چہوڑا نہین
ہے صلیب ایسی کہان - اُسنے جسے توڑا نہین ؟

بہائیون کی کیا کہین پر آہ ! اپنی داستان
دیکہتے ہین سینکڑون ہی اپنی آنکہون سے نشان

لکہہ نہین سکتا قلم اور کہہ نہین سکتی زبان
چہوڑتے پہر بہی نہین ہین جہل اور نادانیان

کوچۂ اسلام سے ان کو ہوا آئی نہین
ان کے آگے کچہہ حقیقت مین مسیحائی نہین

بعض اپنے زعم مین ہین خیر خواہ اسلام کے
بعض آزادی کی دھن مین ایسے متوالے ہوئے

دوست نادان بنکر ہین عداوت کر رہے
دہوکے کے کہاتے ہوئے گہر کے رہے نہ گہاٹ کے

اِن بچارون کو خبر کیا ہے ؟ چیز کیا اسلام ہے
ہے مسلمانی کہاں ؟ اسلام کا اک نام ہے

اے عزیزو ! قادیان کے یہ کرشمے دیکہہ کر
نور دین سے جبکہ ہو جائین منور بحر و بر

کیون ہُبڑی کے نشے مین ہو رہے ہو بیخبر
خود بخود مل جائیگی تمکو لبرٹی ارض پر

کام آئیگا نہ تیرے پالٹیکس اے مہربان
جب دکہائیگا خدا اپنے نئے قہری نشان

حریت

[1] حدیث مین آیا ہے - مجہے ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے ہوئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم وغیرہ اضلاع پنجاب میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر تقریباً گیارہ سال کیواسطے لڑکے کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مڈل انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم ن۔ د۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۲۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل کے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت ۱۲ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیج دینگے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال نقد سات عدد کتب میں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اس وجہ سے یہ گراں رعایت کی گئی ہے کہ اصل قیمت اصل کتاب ہی مفت ہو گئی ہے کیونکہ خریدار سوت بھی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتب میں بطور انعام پا لیتا ہے ورنہ کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں ملیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ کے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاختلاف در تشیعہ۔ سلاسل التعلیم در قرآن کریم کی دعائیں منظوم احمدی گائیں جیسی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی عہ اور کمیشن ار لگیگا کتابیں پریکٹ بہر حال ہم لگائینگے کتب میں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ نوٹ۔ یاد رہے کہ سر دست ۵۰۰ درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی۔

سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے منگوا کر خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کی طرف متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گوریکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے صرف ۵۰ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ار

غلامی و عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق سپرنٹنڈنٹ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ پر اسے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ ...

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کیلئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں وہ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر چھاپی گئی ہے

ولایتی کاغذ پر مجلد عہ

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں

قیمت ار

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا یا عارضی ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا۔ اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا۔ جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم

ممبر کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد **حبوب مقوی** کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کار و بار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر تھک جاتے ہوں ان اصحاب کو ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایک روپیہ (عہ) علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں۔ از انجملہ سرمہ عجیب ہر دو ہند۔ جالا پھولا۔ سبل۔ غارش چشم۔ دمعہ۔ آنکھوں سے پانی بہنا اور پیچ میں ضعیف کے لئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی پرانی کلمیں غار سفوف جریان ضعیف کیلئے عہ سفوف مفرح ماہم۔ دیرینہ سوزاک جس میں خارش ہوکر آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت فی بکس عہ

پتہ۔ خوشخط بعد حالات مفصل عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول رجوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیسنگھ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی بعد ذیوی اخبار للعہ

بغیر

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعرات | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین ... قادیان میں ...

قیمت از غربا و طلبا ... غیر مذاہب ...

گورنمنٹ ...

مورخہ ۱۱ ۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۶ ار جنوری سنہ ۱۹۰۸ء

جلد (۷)

نمبر (۲)

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ... چہار در قادیان بسینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب | دوا بینی شفا بینی عزم دارالامان بینی

فی پرچہ ... افریقہ ...

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... سنٹہ

عام قیمت پیشگی بعد ادراک ذیوی اخبار ...

مالعبد ... ... صہہ

عام قیمت پیشگی بغیر ادراک ذیوی اخبار ...

فی پرچہ ... ...

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں ... بحساب مالعبد لی جاویگی جو اخبار کسی وقت ... کسی پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید اخبار میں دی جاویگی علیحدہ رسید روانہ نہ ہوگی ۔ لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ۔ ہدیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بنگر اے قوم نشانہا خداوند قدیر

حدیث کا یہ مضمون اکثر مسلمانوں کو معلوم ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دم سے اس کے مخالف اس کے سامنے ہلاک ہوتے جائینگے جب سے حضرت مرزا صاحب مامور ہوئے ہم نے دیکھا تو یہی دیکھا کہ جس نے مخالفت کے لئے سر اٹھایا اسی نے نیچا دیکھا اور جو مقابل مین آیا اُسی نے شکست پائی اور جس نے آپ کا ہلاک ہونا چاہا وہ خود ہی ہلاک ہوا تعجب ہے کہ باوجود اس قدر تکبر شکن مشاہدون کے بعض لوگ ابھی تک ناحق بے جا مخالفت پر کمر بستہ ہین اور ہر طرح شوخی و شرارت سے پیش آنا یہان تک اخلاق حدود سے بھی گذر جانا موجب ثواب سمجھتے ہین - اللہ تعالے ان کو ہدایت کرے اور دوسرون کے حال سے عبرت پکڑنے کی توفیق دے -

چکوڑی ضلع گجرات مین ایک سجادہ نشین تھے - آپ پہلے تو جیسا کہ عام صوفیون کا مذہب ہے - ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اس سلسلہ عالیہ کی مخالفت مین کچھ نہ کہتے تھے مگر تقریباً ایک سال گذرا کہ کسی مصاحب کی تحریک سے آپ مخالفت کرنے لگے بلکہ ایک فتوے ابھی لکھدیا - کہ ان لوگون (احمدیوں) کے پیچھے نماز جائز نہین اور کچھ خلاف شرع الزامات بھی لگائے - کہ یہ لوگ ایسی باتون کے قائل ہیں - اس بارے مین ایک کھلی چٹھی ان کی خدمت مین بذریعہ الحکم لکھی گئی کہ آپ ان باتون کو ہماری کتابون سے نکالدیوین بلکہ کتابین دیکر ایک خاص آدمی بھی بھیجدیا - مگر آپ نے مطلق توجہ نہ کی اور اپنی بات پر اڑے رہے اس کے بعد ہم سراج الاخبار جہلم مین پڑھتے ہین - پہلے بالکل تندرست تھے کہ ۱۰ - دسمبر کو نماز عصر ادا کی اور اس کے بعد شام کا وقت ابھی اذان کا وقت نہ ہوا تھا کہ فوت ہو گئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی موت مفاجاۃً واقع ہوئی - پھر یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کا کوئی بیٹا یادگار نہ رہا - اب ان کی اتفاقات موت کو مدنظر رکھکر ہم پہلے تو انجام آتھم کو پڑھتے ہین جس مین اس گدی نشین کا نام بھی ان علماء و فقراء کی فہرست مین درج ہے جن کو مباہلہ کیلئے مدعو کیا گیا تھا پھر اسی کتاب مین یہ عبارت بھی درج پاتے ہین کہ

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ مین حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنیوالون کی مجلسون سے الگ ہو - اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو آمین -

پھر اشتہار تبصرہ مین (جسکی نسبت ارشاد ہے - کہ یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ مین چسپان کرین) یہ لکھا ہوا پڑھتے ہین "خدا کا وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آنحضرت صلعم سے کیا ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنون کا آج مونہہ دیکھتے ہو پھر نہین دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے اور ان کا نام ونشان نہین رہیگا -"

پھر یہ

"تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے اس چکی مین جو پڑیگا وہ آخر کر پیسا جاویگا - یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہ رہین گے -

تو واللہ ایک لذید ایمان حاصل ہوتا ہے -

ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین -

ضرورت

دفتر اخبار بدر کے لئے ایک خوشنویس ومحنتی کاتب کی ضرورت ہے - جس کا عربی خط بھی عمدہ ہو - درخواستین معہ نمونہ خط ونقول سندات بہت جلد بنام ایڈیٹر آنی چاہئین -

نہائت ضروری - قابل توجہ احباب

جو صاحب دفتر بدر سے اخبار کے متعلق خط وکتابت کرین وہ ضرور اپنی خریداری کا نمبر لکھین جو چٹ پر لکھا ہوتا ہے مگر اس سے مراد رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ نہین -

جو صاحب خط کا جواب چاہئین - وہ جوابی کارڈ بھیجین ورنہ شکائیت معاف - اخبار کی مالی حالت اس خرچ کو برداشت نہین کر سکتی -

۲ر جنوری کا پرچہ نہین چھپا

بعض احباب نے شکائیت کی ہے کہ ۲ر جنوری کا پرچہ نہین ملا انکی خدمت مین عرض ہے کہ ۲ر جنوری کا پرچہ بوجہ مصروفیت جلسہ حسب معمول نہین چھپا

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ 〃	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ 〃	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۳
¼ 〃	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ 〃	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے - اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعائت نہ ہوسکیگی -

۲ - مینجر کا اختیار ہے کسی اشتہار پر مناسب سمجھے - تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے -

۳ - فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے - نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے -

۴ - تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو - عہ ر فیصدی لیا جاویگا - بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ ر فی دس سیر کے حساب سے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے -

یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی -

۷ - مینجر کا اختیار ہے - کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کرے -

۸ - ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین -

۹ - ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا -

۱۰ - اشتہار صرف آخری صفحون پر دئے جاوینگے - جہان جہان مینجر مناسب سمجھے -

ڈائری

القول الطیب

۶ر جنوری ۱۹۰۸ء - ایک دوست نے اپنا خواب بیان کیا جس میں یہ آیت بہی تہی - من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً

فرمایا - ایک عالمگیر عذاب کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جس سے نجات کا ذریعہ صرف تقویٰ ہی ہے دیکہو یہ قحط جو بڑہتا جاتا ہے یہ بہی شامت اعمال ہی ہے جو اس سے بچنا چاہتے ہیں وہ اللہ کے حضور توبہ کرے مگر توبہ کے آثار نظر نہیں آتے یہ لوگ بار بار تکذیب کرتے ہیں نشان پر نشان دیکہتے ہیں اور پہر نہیں مانتے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ کیوں تکذیب و تکفیر پر کمربستہ ہیں نہ قرآن مجید ان کے ساتہہ نہ احادیث ان کے ساتہہ موجودہ حالات پکار پکار کر ایک مصلح کی ضرورت جتا رہے ہیں - غرض عقلی نقلی دونو طریق سے یہی جہوٹے ثابت ہو رہے ہیں - مگر پہر بہی باز نہیں آتے بار بار جہاد کو پیش کرتے ہیں مگر یہ نہیں سمجہتے - کہ جب کوئی گورنمنٹ مذہب کے لئے نہیں لڑتی تو وہ جو خدا کی طرف سے آیا وہ کس لئے تلوار سے جہاد کرتا - اب تو زمانہ دلائل سے جہاد کرنیکا ہے - جو ہو رہا ہے - یہ لوگ عجیب قسم کی تاریکی میں ہیں کہ انہیں کچہہ دکہائی نہیں دیتا - جو ان کے رہبر بنے ہوئے ہیں وہ عجیب قسم کے مکروں سے کام لے رہے ہیں - دنیا ہی دنیا میں ان کا مقصود ہے - اسلام میں ایک بیج بویا گیا تہا بجائے اس کے کہ اس کی آبیاری کرتے اس کو اکہاڑنے کے درپے ہیں -

۸ر جنوری ۱۹۰۸ء - فرمایا - بڑے تعجب کی بات ہے - کہ آخری زمانہ کے متعلق جس قدر نشانات تہے ان میں سے بہت پورے ہو چکے مگر پہر بہی لوگ توجہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ غنی ہے اور اس کو ان لوگوں کی پروا نہیں - جو اس سے لاپرواہی اختیار کرتے ہیں - یہ لوگ دنیا کے معمولی کاموں کے لئے کس قدر تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اس کا عشر عشیر بہی دین کی تحقیق کے لئے محنت نہیں اٹہاتے - بلکہ طرح طرح کے بیہودہ عذر کرتے ہیں حالانکہ جیسے اور معمولی کام دنیا کے کر رہے ہیں ایسا ہی اس النبا ر العظیم کی تحقیق بہی یہ کر سکتے ہیں جس پر اخروی زندگی کی بہبودی کا دارومدار ہے -

ایک شخص نے جو اکثر صوفیوں کی صحبت میں رہا ہے - عرض کیا کہ دعا کریں کہ مجہے خدا کا شوق و معرفت حاصل ہو - فرمایا - پہلے ایمان کو درست کرو - یہ ریاضتیں جو طریقہ نبوی سے باہر ہیں - یہ تو کسی کام نہ آئیں گی اور نہ منزل مقصود کو پہونچائیں گی - دیکہو بعض جوگی اس قدر ریاضتیں کرتے ہیں کہ اپنے بازو سکہا لیتے ہیں مگر اللہ کے نزدیک مقبول نہیں کیونکہ ایک تو ارشاد نبوی کے خلاف دوم ایمان ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - انما یتقبل اللہ من المتقین - یعنے اللہ ان کی عبادت قبول کرتا ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور ڈرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے منشاء کے مطابق کام کرتے ہیں اور سب سے پہلا کام تو یہ ہے - کہ اس کے مامور کو مانیں - دیکہو یہودی خدا کو مانتے ہیں اور مشرک بہی نہیں - قبلہ بہی ان کا وہی ہے جو پہلے مسلمانوں کا رہ چکا ہے مگر پہر بہی خدا کے حضور مقبول نہیں صرف اس لئے کہ اللہ کے رسول کو نہ مانا - رسولوں کو نہ ماننے سے وہی جنہیں عالمین پر فضیلت دیگئی تہی - ملعون ہوئے - کیونکہ گناہ تو اور بہی ہیں مگر سب سے بڑا گناہ مامور من اللہ کا انکار ہے غور کرکے دیکہو تو معلوم ہو جائیگا کہ سب سے بڑا گناہ یہ کیوں ہے جس قدر گناہ ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانبرداری سے پیدا ہوتے ہیں اور خدا کے احکام ماموروں کی معرفت دنیا پر ظاہر ہوتے ہیں پس جب ان احکام کے لانیوالے کو نہ مانا تو گویا اللہ کے کسی حکم کو بہی نہ مانا کیونکہ جس نے اللہ کی مرضی ظاہر کرنی تہی جب اس کا انکار کیا تو اس کی رضامندی کی راہوں کا کیونکر علم ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہودی باوجود خدا کو ماننے نماز روزہ کرنے کے بندر سور کہلائے - اس شخص نے عرض کیا حضور میں ایمان لایا - فرمایا - پہر توبہ و استغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو - منزل مقصود تک پہونچ جاؤگے - اللہ تعالیٰ کو کسی سے بخل نہیں - آخر انہی مسلمانوں میں سے وہ تہے جو قطب اور ابدال اور غوث ہوئے اب بہی اس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں قلب سلیم پیدا کرو - نماز سنوار کر پڑہو دعائیں کرتے رہو - ہماری تعلیم پر چلو ہم بہی دعا کرینگے یاد رکہو ہمارا طریق بعینہ وہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تہا - آجکل فقراء نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں یہ چلے اور ورد وظائف جو انہوں نے رائج کرلئے ہیں ہمیں ناپسند ہیں - اصل طریق اسلام قرآن مجید کو تدبر سے پڑہنا اور جو کچہہ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتہہ پڑہنا اور دعائیں توجہ و انابت الی اللہ سے کرتے رہنا - بس نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہونچا دیتی ہے - یہ ہے تو سب کچہہ ہے والسلام

۹ر جنوری ۱۹۰۸ء - فرمایا - ہم جو کتاب کو لمبا کر دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاق کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجہیں اور شاید کسی کو کوئی نکتہ دل لگ جائے اور اسی سے ہدایت پا لے اور یوں بہی اکثر دل جو طرح طرح کی غفلتوں سے بہرے ہوئے ہیں ان کو بیدار کرنے کے لئے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے -

فرمایا - عیسائیوں کی دشمنی تو اسلام سے پرانی ہی ہے جو آج دن ان کے پادری اپنے پرانے ڈہول بجا رہے ہیں - مگر یہ آریہ ابہی تازہ تازہ دشمنی سیکہتے ہیں - اس لئے زیادہ پر جوش ہیں مگر افسوس کہ ان میں طلب حق نہیں ان کے اعتراضوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے معترضوں نے صحیح طور سے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا چنانچہ یہ لکہتا ہے کہ مسلمان کہتے ہیں قرآن آسمان سے لکہا لکہایا اترا - بہلا جی وہ کس طرح اترا - دراصل مسلمان جو استعارہ کے رنگ میں کہتے ہیں - قرآن مجید آسمان سے اترا ہے - اس کے غلط معنے اس نے کرلئے - مگر یہ طریق تقوے سے بہت بعید ہے -

۱۲ر جنوری ۱۹۰۸ء - جمعہ کے دن مرنا - مرتے وقت ہوش کا قائم رہنا یا چہرہ کا رنگ اچہا ہونا ان علامات کو ہم قاعدہ کلیہ کے طور سے ایمان کا نشان نہیں کہہ سکتے - کیونکہ کئی دہریہ بہی اس دن کو مرتے ہیں - ان کا ہوش قائم اور چہرہ سفید رہتا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ بعض امراض ہی ایسے ہیں - مثلاً دق و سل - کہ ان کے مریضوں کا اخیر تک ہوش قائم رہتا ہے - بلکہ طاعون کی بعض قسمیں بہی ایسی ہی ہیں - ہم نے بعض دفعہ دیکہا کہ مریض کو کلمہ پڑہایا گیا اور یٰسین بہی سنائی - بعد ازاں وہ بچ گیا - اور پہر وہی برے کام شروع کر دئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صدق دل سے ایمان نہیں لایا - اگر سچی توبہ کرتا تو کبہی ایسا کام نہ کرتا - اصل میں اس وقت کا کلمہ پڑہنا ایمان لانا نہیں یہ تو خوف کا ایمان ہے - جو مقبول نہیں -

معذرت - بسبب عید کے ایک روز مطبع میں رخصت رہی اس واسطے اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۰ صفحہ پر شائع ہوتا ہے امید ہے کہ ناظرین معاف فرمائینگے -

لیکچر لاہور کے متعلق درخواست کنندوں کو اطلاع ہو کہ لیکچر کا تتمہ ہنوز زیر طبع ہے اور نیز اس کے متعلق درخواستیں بنام مہتمم کتب خانہ لنگر آئی چاہئیں نہ کہ دفتر بدر میں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خزینۃ العرفان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تقریر

جو کہ آپ نے دسمبر ۱۹۰۷ء کے سالانہ جلسہ پر ۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء یوم شنبہ بعد جمع نماز ظہر و عصر مسجد اقصےٰ میں کی

ابتدائے تقریر — جو کچھ کل میں نے تقریر کی تھی اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا کیونکہ بہ سبب علالت طبع تقریر ختم نہ ہو سکی اس واسطے آج پھر میں تقریر کرتا ہوں زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ جس قدر لوگ آج اس جگہ موجود ہیں معلوم نہیں ان میں سے کون سال آئندہ تک زندہ رہے گا اور کون مر جائیگا۔

زمانہ نازک ہے — ہمارا فرض ہے کہ ہر طرح سے لوگوں کو سمجھا دیں کہ یہ زمانہ بہت نازک ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس قدر بار بار مجھے آئندہ اور بھی خطرناک زمانہ کے آنے کے متعلق وحی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے اور وہ جلد آنے والی ہے جیسا کہ کل بیان کیا گیا تھا۔ طرح طرح کے بیاسوں میں موتیں وارد ہو رہی ہیں۔ طاعون ہے۔ وبائیں ہیں۔ قحط ہے زلزلے ہیں۔

صبر کس طرح حاصل ہوتا — جب ایسی مصیبتیں وارد ہوتی ہیں تو دنیا داروں کی عقل جاتی رہتی ہے اور وہ ایک سخت غم اور مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں جس سے نکلنے کا کوئی طریق ان کو نہیں سوجھتا۔ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ وترى الناس سكارى وما هم بسكارى۔ تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ نشے میں ہیں حالانکہ وہ کسی نشے میں نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ نہایت درجہ کے غم اور خوف سے ان کی عقل ماری گئی ہے اور کچھ حوصلہ باقی نہیں رہا۔ ایسے موقع پر بجز متقی کے کسی کے اندر صبر کی طاقت نہیں رہتی۔ دینی امور میں بجز تقوےٰ کے کسی کو صبر حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلا کے آنے کے وقت سوائے اس کے کون صبر کر سکتا ہے جو خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے ہوئے ہو۔ جب تک کہ پہلے ایمان پختہ نہ ہو۔ ادنیٰ نقصان سے انسان ٹھوکر کھا کر دہریہ بن جاتا ہے۔ جس کو خدا کے ساتھ تعلق نہیں اس میں مصیبت کی برداشت نہیں دنیا دار لوگ تو ایسے مصائب کے وقت وجود باری تعالےٰ کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔

مصائب کا آنا ضروری ہے — دنیا کی وجہ ہی ایسی بنی ہے کہ اس میں مصائب کا آنا ضروری ہے۔ دنیا میں جس قدر آدمی گذرے ہیں ان میں سے کون دعوےٰ کر سکتا ہے۔ کہ اس پر کبھی کوئی مصیبت وارد نہیں ہوئی کسی کی مصیبت اولاد پر وارد ہوتی ہے اور کسی کے مال پر اور کسی کی عزت پر۔ غرض ہر ایک کو کوئی نہ کوئی مصیبت اور ابتلا دیکھنا ہی پڑتا ہے۔ بغیر اس کے دنیا میں چارہ نہیں یہ دنیا کا لازمہ ہے۔ عرب کا ایک پرانا شاعر لکھتا ہے۔ ؎

سئمت تكاليف الحياة ومن يعش
ثمانين حولاً لا ابا لك يسأم

دنیا میں میں نے بڑی بڑی تکلیفیں دیکھی ہیں اور جو کوئی میری طرح اسی سال تک جئے گا وہ لامحالہ بھی کچھ دیکھیگا دنیا کے مصائب تو دراصل چند روز کے واسطے ہیں کوئی جلد ہی مرا اور کوئی دیر سے مرا آخر سب نے مرنا ہے۔

تکالیف شرعیہ — دین کے راہ میں دو قسم کی تکلیفیں ہیں ایک تکالیف شرعیہ جیسا کہ نماز ہے اور روزہ ہے اور حج ہے اور زکوٰۃ ہے۔ نماز کے واسطے انسان اپنے کاروبار کو ترک کرتا ہے اور ان کا حرج بھی کر کے مسجد میں جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں پچھلی رات اٹھتا ہے۔ ماہ رمضان میں دن بھر کی بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے۔ حج میں سفر کی صعوبتیں اٹھاتا ہے زکوٰۃ میں اپنی محنت کی کمائی دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے یہ سب تکالیف شرعیہ ہیں اور انسان کیواسطے موجب ثواب ہیں اس کا قدم خدا کی طرف بڑھاتی ہیں۔ لیکن ان سب میں انسان کو ایک وسعت دی گئی ہے اور وہ اپنے آرام کی راہ تلاش کر لیتا ہے جاڑے کے موسم میں وضو کے واسطے پانی گرم کر لیتا ہے بسبب علالت کھڑا ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لیتا ہے۔ رمضان میں سحری میں اٹھ کر خوب کھانا کھا لیتا ہے بلکہ بعض لوگ ماہ صیام میں معمول سے بھی زیادہ خرچ کھانے پینے پر کرتے ہیں غرض ان تکالیف شرعیہ میں کچھ نہ کچھ آرام کی صورت ساتھ ساتھ انسان نکالتا رہتا ہے۔ اس واسطے اس سے پورے طور پر صفائی نہیں ہوتی۔ اور منازل سلوک جلدی سے طے نہیں ہو سکتے۔

تکالیف سماوی — لیکن سماوی تکالیف جو آسمان سے اترتی ہیں ان میں انسان کا اختیار نہیں ہوتا۔ اور بہرحال برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس واسطے ان کے ذریعہ سے انسان کو خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے

ہر دو کا ذکر قرآن میں — ہر دو قسم کی تکلیف شرعی اور سماوی کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں۔ تکالیف شرعی کے متعلق پہلے سیپارہ میں فرمایا ہے الٓمٓ۔ ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين یعنی مومن وہ ہے جو خدا تعالیٰ پر غیب سے ایمان لاتے ہیں اپنی نماز کو کھڑا کرتے ہیں۔ یعنی صدہا وساوس آ کر دل کو اور طرف پھیر دیتے ہیں۔ مگر وہ بار بار خدا کی توجہ کر کے اپنی نماز کو جو بسبب وساوس کے گرتی ہے۔ بار بار کھڑا کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تکالیف شرعیہ ہیں۔ مگر ان پر پورے طور سے بہرۂ حصول ثواب کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بہت سی باتوں میں انسان غفلت کرتا ہے۔ اکثر نماز کی حقیقت اور مغز سے بے خبر ہو کر صرف پوست کو ادا کرتا ہے۔

تشریح تکالیف سماوی — اس واسطے انسانی مدارج کی ترقی کے واسطے سماوی تکالیف بھی رکھی گئی ہیں۔ ان کا ذکر بھی خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں کیا ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔ ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون۔ اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون۔ یہ وہ مصائب ہیں۔ جو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے ڈالتا ہے۔ یہ ایک آزمائش ہے جس میں کبھی تو انسان پر ایک بھارے درجہ کا ڈر لاحق ہوتا ہے وہ ہر وقت اس خوف میں ہوتا ہے کہ شاید اب معاملہ بالکل بگڑ جائے گا۔ کبھی فقر و فاقہ شامل حال ہو جاتا ہے۔ ہر ایک امر میں انسان کا گذارا بہت تنگی سے ہونے لگتا ہے کبھی مال میں نقصان نمودار ہوتا ہے۔ تجارت اور دوکانداری بگڑ جاتی ہے۔ یا چور لے جاتے ہیں کبھی ثمرات میں نقصان ہوتا ہے۔ یعنی پھل خراب ہو جاتے ہیں کھیتی ضائع جاتی ہے یا اولاد عزیز مر جاتی ہے

عزیز ہیں اولاد کو بھی ثمر سمجھتے ہیں اور اولاد کیا [illegible] ہوتا ہے اکثر لوگ بچے گھبرا کر [illegible] کہ آپ دعا کریں کہ میری اولاد ہو۔ اولاد کو [illegible] کہ بعض اوقات اولاد کے مرجانے سے [illegible] جاتے ہیں۔ بعض جگہ اولاد انسان کو [illegible] کہ وہ اس کے واسطے خدا کا ایک شریک بن جاتی ہے بعض لوگ اولاد کے سبب سے دہریہ [illegible] ایمان بن جاتے ہیں۔ بعضوں کے بیٹے عیسائی بن جاتے ہیں تو وہ [illegible] اولاد کی خاطر عیسائی ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں۔ تو وہ ماں باپ کے واسطے [illegible] ہو جاتے ہیں۔

[illegible]

[illegible] اللہ تعالے ظالم نہیں۔ جب کسی پر مصیبت ہو۔ اور وہ صبر کرے [illegible] اتنا ہی اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ خدا تعالے رحیم غفور اور [illegible] ہے۔ وہ انسان [illegible] واسطے [illegible] نہیں پہنچاتا کہ وہ تکلیف اٹھا کر [illegible] بلکہ تکالیف اس واسطے آتی ہیں کہ انسان آگے قدم بڑھائے۔ صوفیا کا قول ہے کہ ابتلاء کے وقت فاسق آدمی قدم پیچھے ہٹاتا ہے لیکن صالح آدمی اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔ ایک روایت میں لکھا ہے

انبیاء اور رُسل کس طرح بنتے

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے فوت ہوئے تھے۔ انبیاء اور رسل کو جو بڑے بڑے مقام ملتے ہیں وہ ایسی معمولی باتوں سے نہیں مل جاتے جو نرمی سے اور آسانی سے پوری ہو جائیں بلکہ ان پر بھاری ابتلاء اور امتحان وارد ہوئے۔ جن میں وہ صبر اور استقلال کے ساتھ کامیاب ہوئے۔ تب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بڑے بڑے درجات نصیب ہوئے۔ دیکھو حضرت ابراہیم پر کیسا بڑا ابتلاء آیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے اور اس چھری کو اپنے بیٹے کی گردن پر اپنی طرف سے پھیر دیا۔ مگر آگے بکرا تھا۔ ابراہیم امتحان میں پاس ہُوا اور خدا نے بیٹے کو بھی بچا لیا۔ تب خدا تعالے ابراہیم پر خوش ہُوا کہ اُس نے اپنی طرف سے کوئی فرق نہ رکھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ بیٹا بچ گیا ورنہ ابراہیم نے اس کو ذبح کر دیا تھا اس واسطے اس کو صادق کا خطاب ملا۔ اور توریت میں لکھا ہے کہ خدا تعالے نے فرمایا۔ اے ابراہیم تو آسمان کے ستاروں کی طرف نظر کر کیا تو ان کو گن سکتا ہے۔ اسی طرح تیری اولاد بھی [illegible]

[illegible] وہ قومیں بھی [illegible] ہیں [illegible] سادات [illegible] آپ کو حضرت ابراہیم کی [illegible] ہیں۔[1] غرض [illegible] کی بات تھی وہ تو ختم ہو گئی۔ اور اتنا پایا [illegible] خدا تعالیٰ کی طرف سے [illegible]

تقویٰ [illegible] پیدا ہوتا

در حقیقت انسان [illegible] تقویٰ تب محقق ہوتا ہے جبکہ اس پر کوئی مصیبت وارد ہو جب وہ [illegible] ترک کر کے خدا کے پہلو کو مقدم کرے اور آرام کی زندگی کو چھوڑ کر تلخ زندگی قبول کرے تب انسان کو حقیقی تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ انسان کی اندرونی حالت کی اصلاح [illegible] رسمی نمازوں اور روزوں سے نہیں [illegible] مصائب کا آنا ضروری ہے۔

عشق اول سرکش و خونی بود
[illegible]

اول حد عشق کا شبیر کی طرح [illegible] اور صحابہ اور صدیق گذرے [illegible] ان میں سے کسی نے معمولی امور سے ترقی نہیں پائی۔ بلکہ ان کے [illegible] کا راز اس میں تھا کہ [illegible] خدا تعالےٰ کے ساتھ موافقت تامہ کی۔ مومن کی [illegible] اور اس کے سامنے بھی [illegible] ہر حال قدم آگے بڑھاتا ہے۔

خدا وفادار دوست ہے

[illegible] اپنے پیارے دوستوں کے ساتھ وفاداری کرتا ہے۔ تو کیا [illegible] اور رحیم ہے وہ تمہارے ساتھ وفاداری نہ کرے گا۔ خدا سے ایسا پیار کرو۔ کہ اگر ہزار بچہ ایک طرف ہو اور خدا ایک طرف تو خدا کی طرف اختیار کرو۔ اور بچوں کی پرواہ نہ کرو۔

برکاتِ مصائب

مصائب تمام انبیاء پر وارد ہوتے ہیں کوئی ان سے خالی نہیں رہا۔ اسی واسطے مصائب کے برداشت کرنے والے کے لئے بڑے بڑے اجر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اپنے رسول کو خطاب کیا ہے کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدو جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ ہم کوئی

[1] انگریزوں میں بھی ایک فرقہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں۔

[illegible] ہیں۔ اور [illegible] ان مصائب کے [illegible] حاصل کر سکے [illegible] خدا تعالیٰ کی طرف سے جو خاص بشارت ملتی ہے نماز روزہ زکوٰۃ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ نماز کا مقصد اور [illegible] لیکن خدا کی طرف سے جو نشان ملتا ہے وہ سب سے زیادہ تسکین بخش ہے اور اس سے ہدایت اور رستگاری حاصل ہوتی ہے۔

[illegible]

اب اس جماعت کو غور سے سنیں اور اس بات کو سمجھیں کہ دونوں قسم کی [illegible] تمہارے واسطے رکھی ہیں۔ اول [illegible] ان کی برداشت کرو۔ دوسری تکالیف [illegible] مگر ان دوسری تکالیف کو کسی [illegible] طریقے سے ادا نہیں کر سکتے [illegible] اس میں انسان کو اختیار نہیں۔ یاد رکھو انسان کے واسطے یہی ایک عالم نہیں بلکہ اس کے بعد ایک اور عالم ہے۔ یہ تو ایک بہت ہی مختصر زندگی ہے۔ کوئی پچاس ساٹھ سال کی عمر میں مر گیا کسی نے دس بارہ سال اور گذار لئے۔ اس جگہ کی حد تو [illegible] کے ساتھ ہو جاتا ہے مگر اس عالم کا خاتمہ نہیں [illegible] اور وہ ایمان کا لازمہ ہے۔ تو اس چند روزہ زندگی کی تکالیف کا برداشت کر دینا کیا مشکل ہے۔ اس دائمی جہان کے واسطے کوشش کرنی چاہئے۔ جو شخص کوئی تکلیف ہی نہیں اٹھاتا وہ کیا [illegible] رکھتا ہے۔

مومن کی نشانی

مومن کی نشانی یہ ہے کہ صرف صبر کرنے والا نہ ہو بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ مصیبت پر راضی ہو۔ خدا کی رضاء کے ساتھ اپنی رضاء کو ملا دے۔ یہی مقام اعلیٰ ہے۔ مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کی رضاء کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ منعم کو نعمتوں پر مقدم رکھو۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو وہ شکوہ شروع کرتے ہیں۔ گویا خدا تعالے کے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں بعض عورتیں کوستی ہیں اور گالیاں دیتی ہیں۔ بعض مرد بھی ایسی حالت میں ناقص ہوتے ہیں۔

ضروری نصیحت

یہ ایک ضروری نصیحت ہے اور اس کو یاد رکھو۔ کہ اگر کوئی شخص مصیبت زدہ

ہو تو اُسے ڈرنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ اسے بڑھ کر اُسپر کوئی مُصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دار المصائب ہے۔ اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔ اکثر مصائب متنبہ کرنے کیواسطے آتے ہیں۔ ابتدا میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے انسان اس کو مُصیبت نہیں سمجھتا۔ پھر وہ بے تاب کرنیوالی مُصیبت ہو جاتی ہے دیکھو اگر کسی کو آہستگی سے دبایا جائے۔ تو اس کے بدن کو آرام پہونچتا ہے وہی ہاتھ زور سے مارا جائے تو موجب دُکھ ہو جاتا ہے۔ ایک مُصیبت سخت ہوتی ہے جو وبال جان بن جاتی ہے۔ قرآن شریف نے ہر دو مصائب کا ذکر کر دیا ہے۔ مصائب رفع درجات کیواسطے ہوتے ہیں۔

موقع خدمت کو غنیمت سمجھو

حضرت ابراہیم اس بات پر ہوتے رہتے نہ ہے۔ کہ خدا نے مجھ سے بیٹا مانگا ہے بلکہ انہوں نے اس بات پر خدا تعالےٰ کا شکر کیا کہ ایک خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ لڑکے کی ماں نے بھی رضامندی دی اور لڑکا بھی اس بات پر راضی ہوا۔ ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک مسجد کا مینار گر گیا تو شاہ وقت نے سجدہ کیا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس خدمت میں سے حصہ لینے کا موقعہ دیا ہے۔ جو بزرگ بادشاہوں نے اس مسجد کے بنا کرنے میں حاصل کی تھی۔ وقت تو بہر حال گذر جاتا ہے۔ گوشت پلاؤ کھانے والے بھی آخر مر جاتے ہیں

ایک لاکھ چوبیس ۲۴ ہزار شہادت

لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے۔ اس کو بالآخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادۃ ہے۔ کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔

آخر صبر کرنا ہی پڑتا ہے

جو لوگ خدا کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے اور نہ اجر۔ کسی عزیز کے مرنے کیوقت عورتیں سیاپہ کرتی ہیں بعض نادان مرد سر پر راکھ ڈالتے ہیں تھوڑے عرصے کے بعد خود ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت کا ذکر ہے کہ اس کا بچہ مر گیا تھا اور وہ قبر پر کھڑی سیاپہ کر رہی تھی۔ آنحضرۃ وہاں سے گذرے آپنے اُسے فرمایا تو خدا سے ڈر اور صبر کر اس کم بخت نے جواب دیا کہ تو جا۔ تجھ پر میری جیسی مصیبت نہیں پڑی۔ بدبخت نہیں جانتی تھی کہ آپ تو گیارہ بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں۔ جب اس کو بعد میں معلوم ہوا کہ اس کو نصیحت کرنے والے خود آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم تھے تو پھر آپ کے گھر میں آئی اور کہنے لگی۔ کہ یا رسول میں صبر کرتی ہوں۔ آپنے فرمایا۔ کہ الصبر عند مصیبت الاولی۔ صبر وہ ہے جو پہلے ہی مُصیبت پر کیا جائے غرض بعد میں خود وقت گذرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے صبر وہ ہے جو ابتدا ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرے خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کو بیحساب اجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صرف صبر کرنیوالوں کے واسطے ہی مُقرر ہے۔

آج ہی اپنی اصلاح کر لو

کسی کو کیا خبر ہے کہ آج کیا ہے اور کل کیا ہونیوالا ہے ابھی ہمارے پاس کئی خط راولپنڈی سے آئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ ایک ایسا زلزلہ آیا کہ لوگ چیخ اُٹھے بلکہ بعض نے کہا کہ یہ زلزلہ ۴۔ اپریل والے زلزلے کے برابر تھا دیکھو اس ایک مہینہ میں تین بار زلزلہ آ چکا ہے اور آگے ایک سخت زلزلہ کے آنے کی خبر خدا تعالےٰ دے چکا ہے وہ زلزلہ ایسا سخت ہوگا کہ لوگوں کو دیوانہ کر دیگا۔ لوگوں نے غفلت کر کے خدا کو بھلا دیا ہے اور خوشی میں بیٹھے ہیں مگر جن لوگوں نے خدا کو پالیا ہے۔ وہ تلخ زندگی کو قبول کرنے کے واسطے طیار ہیں۔ مصائب کا آنا ضروری ہے خدا کی سُنت ٹل نہیں سکتی ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ خدا سے دعا اور استغفار میں معروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے۔ ٹھوکر نہیں کھاتا۔ مال۔ اولاد۔ بیوی۔ بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ رے کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں ان کی قدر۔ عزت۔ خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔

دین کی جڑ

دین کی جڑ اس میں ہے۔ کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ در اصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے۔ تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے بعض آدمی اولاد کیوجہ سے جیل خانہ میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے۔ کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابزنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے اس کی خاطر داری کرنی چاہیئے۔ اس کی دلجوئی کرنی چاہیئے۔ مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا کی رضا ضروری ہے۔

نماز میں وساوس کیوں آتے ہیں

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب کہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گذر جاتا ہے ہرگز نہیں وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے اُس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے۔ کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔

شیطان سے بچو

شیطان انسان کا پورا دشمن ہے۔ قرآن شریف میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر وہ اسپر خوش نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈالدے یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آیا ہے وہ چاہتا ہے۔ کہ تم پر غالب آوے لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالےٰ کو مقدم رکھوگے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا۔ جب انسان خدا کے راہ میں دکھ اُٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا۔ تب اس کو ایک نور ملتا ہے۔

حقیقت ثاقب

جب کہ ایک مومن سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے۔ تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اُٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہونچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالےٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں۔ اُس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے اور اُس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو۔ اس میں حالت انسانی کیواسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے۔ جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے۔ جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ شیطان

کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب مارنے والے کو بھی کہتے ہین۔ ہر ایک مومن کیواسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے اور اُسے ہلاک کر ڈالے۔ جو لوگ روحانیت کی سائنس سے ناواقف ہین وہ ایسی باتون پر ہنسی کرتے ہین مگر دراصل وہ خود ہنسی کے لائق ہین۔ ایک قانون قدرت ظاہری ہے ایسا ہی ایک قانون قدرت باطنی بھی ہے۔ ظاہری قانون باطنی کے واسطے بطور ایک نشان کے ہے۔ اللہ تعالے نے مجھے بھی اپنی وحی مین فرمایا ہے۔ کہ انت منی بمنزلۃ الثاقب یعنے تو مجھ سے بمنزلہ ثاقب کے ہے۔ اس کے یہ معنے ہین کہ مین نے تجھے شیطان کے مارنے کے واسطے پیدا کیا ہے۔ تیرے ہاتھ سے شیطان ہلاک ہوجائے گا۔ شیطان بلند نہین جاسکتا اگر مومن بلندی پر چڑھ جائے۔ تو شیطان پھر اس پر غالب نہین آسکتا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالے سے دعا کرے کہ اس کو ایک ایسی طاقت مل جائے جس سے وہ شیطان کو ہلاک کر سکے۔ جتنے بُرے خیالات پیدا ہوتے ہین۔ ان سب کا دور کرنا شیطان کو ہلاک کرنے پر منحصر ہے۔

استقلال چاہیئے

مومن کو چاہیئے۔ کہ استقلال۔ سے کام لے ہمت نہ ہارے۔ شیطان کو مارنے کے پیچھے پڑا رہے۔ آخر وہ ایک دن کامیاب ہوجائیگا خدا تعالےٰ رحیم و کریم ہے جو لوگ اس کے راہ مین کوشش کرتے ہین وہ آخر ان کو کامیابی کا مونہہ دکھا دیتا ہے۔ بڑا درجہ انسان کا اسی مین ہے۔ کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے۔

خوابون پر ناز نہ کرو

ایسے ضروری کام کو چھوڑ کر جو مومن کا اصل منشا ہے بعض لوگ اور باتون کے پیچھے پڑ جاتے ہین۔ مثلاً کسی کو ایک خواب آجائے۔ یا چند الفاظ زبان پر جاری ہوجائین۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ مین اب ولی ہوگیا ہون۔ یہی نقطہ ہے جس پر انسان دھوکہ کھاتا ہے خواب تو چوہڑون چمارون اور کنجرون کو بھی آجاتے ہین اور سچے بھی ہوجاتے ہین۔ ایسی چیز پر فخر کرنا تو لعنت ہے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کو چند خوابین آگئی ہین اور وہ سچی بھی ہوگئی ہین مگر اس سے کیا بنتا ہے کیا سخت پیاس کے وقت ایک شخص کو دو چار قطرے پانی کے پلائے جاوین۔ تو وہ بچ جائیگا ہرگز نہین بلکہ اس کی طپش اور بھی بڑھے گی۔ ایسا ہی جب تک کہ کسی انسان کو پوری مقدار معرفت کی اپنی کیفیت اور کثرت کے ساتھ حاصل نہ ہو۔ تب تک یہ خوابین کچھ شے نہین۔

قابل تشفی حالت

انسان کی عمدہ اور قابل تشفی وہ حالت ہے کہ وہ عملی رنگ مین درست اور صاف ہو اس کی عملی حالت خود اُس پر گواہی دے۔ خدا تعالیٰ کے برکات اور زبردست خوارق اس کے ساتھ ہون اور ہر دم اس کی تائید کرتے ہون تب خدا اس کے ساتھ ہے اور وہ خدا کے ساتھ ہے

آجکل کے ملہمین

ہر ایک بات مین شیطان ایک موقع نکال لیتا ہے کہ لوگون کو کسی طرح سے بہکائے چونکہ ہم بار بار اپنی وحی اور الہام پیش کرتے ہین اس واسطے بعض لوگون کو یہ خیال ہوا کہ ہم بھی ایسا ہی کرین۔ یہ ایک ابتلاء ہے جو ان پر وارد ہوا اور اس ہلاکت کی راہ مین شیطان نے ان کی امداد کی اور ان کو شیطانی القاء اور حدیث نفس شروع ہوا۔ چراغ دین۔ الہی بخش۔ فقیر مرزا اور دوسرے بہت سے اس راہ مین ہلاک ہوگئے اور ہنوز بہت سے ایسے ہی ہین کا قدم اسی راہ پر ہے

اہل جماعت خبردار ہین

ہماری جماعت کے آدمیون کو چاہیئے کہ ایسی باتون۔ سے دل ہٹالین قیامت کے دن خدا تعالے اُن سے یہ نہین پوچھے گا کہ تم کو کس قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابین آئی تھین۔ بلکہ عمل صالح کے متعلق سوال ہوگا کہ کس قدر نیک عمل تم نے کئے ہین۔ الہام وحی تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے کوئی انسانی عمل نہین۔ خدا کے فعل پر اپنا فخر جاننا اور خوش ہونا جاہل کا کام ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ آپ بعض دفعہ رات کو اس قدر عبادت مین کھڑے ہوتے تھے۔ کہ پاؤن پر ورم ہو جاتا تھا۔ ساتھی نے عرض کی کہ آپ تو گناہون سے پاک ہین۔ اس قدر محنت بہت کرتے ہین۔ فرمایا۔ افلا اکون عبداً شکوراً کیا مین شکر گزار نہ ہوؤن۔

ناامید نہ ہو

انسان کو چاہیئے کہ مایوس نہ ہووے گناہون کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہین چاہیئے بعض لوگ کہتے ہین کہ ہم تو بڑے گنہگار ہین۔ نفس ہم پر غالب ہے ہم کیونکر نیکوکار ہو سکتے ہین ان کو سوچنا چاہیئے کہ مومن کبھی ناامید نہین ہوتا۔ خدا کی رحمت سے ناامید ہونیوالا شیطان ہے اور کوئی نہین۔ مومن کو کبھی بزدل نہین ہونا چاہیئے۔ گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالےٰ نے انسان مین ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آہی جاتا ہے۔ انسان مین گناہ سوز قوت خدا نے رکھی ہے۔ جو اس کی فطرت مین موجود ہے

ایک لطیف تمثیل

دیکھو۔ پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے۔ ایسا سخت گرم کیا جائے۔ کہ جس چیز پر ڈالین وہ چیز بھی جل جائے۔ پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجھا دیگا کیونکہ اس مین خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ مین ملوث ہو اور کیسا ہی بدکاری مین غرق ہو۔ پھر بھی اس مین یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے اگر یہ بات انسان مین نہ ہوتی تو پھر وہ مکلف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا۔ مگر دراصل فطرت انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھوک پیاس ہے۔ تو کھانا اور پینا بھی آخر میسر آجاتا ہے انسان کے واسطے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہین۔ جب کہ وہ سب مُہیا کر دئے جاتے ہین تو پھر رُوح کیواسطے جن چیزون کی ضرورت ہے وہ کیون مہیا نہ ہون گی۔ خدا تعالیٰ رحیم غفور اور ستار ہے۔ اس نے روحانی بچاؤ کے واسطے بھی تمام سامان مہیا کر دئے ہین انسان کو چاہیئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اُسے ضرور پالیگا اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اُسے ضرور دی جائیگی جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے۔ ویسا ہی باطن مین بھی قانون قدرت ہے۔ لیکن تلاش شرط ہے جو تلاش کریگا وہ ضرور پالیگا۔ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے مین جو شخص سعی کریگا خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہوجائیگا۔

آفتاب نکل آیا ہے

یہ آخری زمانہ تھا اور تاریکی سے بھرا ہوا تھا۔ اس زمانہ کے متعلق خدا تعالے کا وعدہ تھا کہ اس زمانہ مین ایک آفتاب نکلیگا۔ مولوی لوگون کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس زمانہ مین تقوے کی کیا حالت ہو رہی ہے ایک آدمی نے چار روپے کے زیور کے پیچھے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا۔ ان مولویون سے جو ہم پر کفر کا فتوے لگاتے ہین۔ کوئی یہ پوچھے کہ کیا ہم کلمہ نہین پڑھتے پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے نزدیک ہم ہندو عیسائی وغیرہ ہر ایک سے بدتر ہین۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ مولوی لوگ طمع نفسانی کے بندے ہین ایک شخص نے مجھے خوب کہا تھا کہ ان مولویون کا خاموش کرانا کیا مشکل تھا آپ ان سب کو بُلا کر دو دو روپے دیدیتے تو سب خاموش ہو جاتے اور کوئی بھی آپ کی مخالفت نہ کر سکتا۔ مینے کہا کہ ہمنے تو ان لوگون کے تقویٰ پر بھروسہ کیا تھا۔ ہمین

کیا معلوم تہا کہ ایسے نفسانی تبدسے نکلین سگے یہ تو منبرون پر کہڑے ہو کر کہا کرتے تہے۔ کہ موسیٰ کہان اور عیسیٰ کہان ہین کیا معلوم تہا کہ باوجود ایسے خطبے پڑھنے اور سنانے کے یہ وفات مسیح پر ایسے مشتعل ہون سگے کہ گویا تمام دار و مدار اسلام کا حضرت عیسیٰ کی زندگی پر ہے۔

ہلاکت شیطان کا وقت ہے، لیکن یہ لوگ جو چاہین سو کرین۔ اب تو خدا تعالےٰ کا ارادہ ہو چکا ہے کہ شیطان کو ہلاک کر دے شیطان کی یہ آخری جنگ ہے۔ اور وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ وہ ضرور قتل کیا جائیگا۔ شیطان نے ہی حیات مسیح مین پناہ لی ہے مگر وفات مسیح کے ثبوت کے ساتہہ ہی شیطان بہی ہلاک ہو جائیگا۔ شیطان نے پادریون کے ہان اور ان کے حامیون کے ہان بسیرا کیا ہے مگر خدا کے مسیح کے ساتہہ ملائک اور راستباز لوگ جمع ہو رہے ہین اور اسلام کی مخالفت مین ہرطرح کا زور دکہایا جا رہا ہے۔

ہند مجموعۃ المذاہب ہے، اول تو یہ زمانہ ہی ایسا ہے کہ بہ سبب تار۔ ڈاک ریل تمام زمین گویا ایک ہی شہر بن رہی ہے ہر وقت کی خبرین آتی ہین۔ کثرت سے لوگ اِدہر اُدہر آتے جاتے ہین۔ مگر بالخصوص ہندوستان ایسا ملک ہے۔ جس مین ہر قسم کے لوگ موجود ہین ایسے بہی ہین جو وجود باریتعالےٰ کے منکر ہین پہر بے قید لوگ بہی ہین جو کہتے ہین جو چاہو سو کرو پہر کتاب کے منکر برہمو موجود ہین انسان کے پجاری بہی ہیں پتہرون کو خدا ماننے والے بہی ہیں ایک لاکہہ سے زائد مرتد عیسائی موجود ہین سورج پرست ہیں پانی کی پوجا کرنے والے آگ کی پوجا کرنیوالے ہین۔ آتش پرستی کے بڑے مندر کو زلزلے نے گرا دیا تہا تو اب نیا بنا رہے ہین اور نہین جانتے کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے۔ آزادی اس قسم کی ہے کہ جو جس کے جی مین آتا ہے وہ کہہ گذرتا ہے کسی کی پرواہ نہین۔ غرض یہ وہی وقت ہے۔ اور بالخصوص ہند مین وہی نظارہ موجود ہے جس کیواسطے پہلے سے پیشگوئی کی گئی تہی عیسائی لوگ پچاس پچاس ہزار کتاب اسلام کے برخلاف شائع کر رہے ہین۔ آریہ سماجی کہتے ہین۔ کہ کئی ارب سال کے بعد دنیا مین ایک کتاب آتی ہے اور وہ بار بار وید ہی ہوتے ہین اور ہند مین ہی آتے ہین۔ اور سنسکرت کی ہی زبان ان کے لئے خاص ہے۔ گویا پرمیشر کو اور کسی ملک یا زبان کی خبر ہی نہین۔ نہین معلوم۔ کہ پرمیشر ہندوستان پر ایسا کیون ریجہ گیا ہے اور باوجود اس کے ہندوٗن کو ایسی ذلت مین کیون رکہا ہے اس وقت عیسائی بہی بادشاہ ہین مسلمان بہی بادشاہ ہین۔ بدھ بہی بادشاہ ہین مگر کہین آریون کی بادشاہی نہین معلوم نہین کہ پرمیشر کو کیون یہ بہت پسند آیا شاید اس وجہ سے کہ یہان نیوگی لوگ رہتے ہین جو اپنی زندگی مین اپنی بیوی کیواسطے موٹا تازہ خاوند تلاش کرتے ہین کہ اس سے ہم بستر ہو اور اس کیلئے خوبصورت بچے جنے اور یہ بہی شرط ضروری ہے کہ وہ بیرج داتا برہمن ہو پہر انسان کو ہنسی آتی ہے۔

آریون مین ابدی نجات کے واسطے کوئی راہ نہین کہ آریون کا یہ ناپاک عقیدہ ہے کہ انسان ایک مدت تک نجات یافتہ ہو کر مکتی خانہ مین رہے اور پہر ناکردہ گناہ کی وجہ سے وہان سے نکالا جاوے اور کتا سور بلّا بنایا جاوے آریہ کہتے ہین کہ پرمیشر ہر ایک انسان مین تہوڑا سا گناہ بطور بیج کے لازماً باقی رکہہ لیتا ہے۔ جو اس کو دوبارہ کہینچنے کے کام آتا ہے لیکن یہ بات سمجہہ مین نہین آتی کہ اس بقیہ گناہ کے سبب پہر سزائین ایسی مختلف کیون دی جاتی ہین کہ کوئی شیر بنایا جاوے، اور کوئی بکری کوئی بچہو اور سانپ بنایا جاوے اور کوئی گہوڑا اور ہاتہی اور کوئی کرم ناپاک بنایا جائے اور کوئی انسان پوتر۔ پہر انسانون مین کوئی مرد بنایا جائے اور کوئی عورت۔ اس تفریق کا کیا سبب ہوسکتا ہے۔

اس قدر جونین کیون نہین پہر یہ بہی آریون کا ایک عجیب مسئلہ ہے کہ مختلف گناہون کے سبب مختلف جونین بنتی ہین اس سے تو لازم آتا ہے کہ جس قدر جونین ہین اُسی قدر گناہون کی تعداد ہو اور چونکہ الہامی کتاب صرف وید ہی ہے اسلئے وہ تمام گناہ وید مین مرکوز ہونے چاہئین لیکن جب وید کے احکام کو دیکہا جاتا ہے تو ان کی گنتی آریون کے نزدیک بہی چند سو سے زائد نہ ہوگی۔ لیکن کئی ہزار قسم کے جانور تو جنگلون مین موجود ہین۔ کئی ہزار قسم کے کیڑے مکوڑے زمین پر رینگ رہے ہین۔ پہر درختون کے پرند اور سمندرون کے جانور جن کی گنتی ہی نہین یہ اتنی جونین کہان سے آگئین۔

کیا ہماری عبادت محدود ہے، آریہ لوگ کہتے ہین کہ روحون کو بہشت مین سے نکالنے کی ضرورت اس واسطے پڑے گی کہ ان کی عبادت بہت محدود زمانہ کی تہی ایسی محدود عبادت کا بدلا بہی محدود وقت کیلئے ہونا چاہیئے مگر یہ عقیدہ بہت ہی فاسد ہے آریہ لوگ ایسے محدود وقت کے خیال سے عبادت کرتے ہون گے اسلام مین تو یہ بات نہین۔ ہمارا خدا تو خدا ہے کے ساتہہ ابدی ہے، ہم کسی محدود وقت کی نیت کے ساتہہ خدا کی عبادت نہین کرتے بلکہ ایسی نیت کو کفر جانتے ہین۔ ہم نے تو ہمیشہ کے لئے خدا کی عبادت کا جوا اپنے گلے مین ڈال لیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہمین وفات دے۔ تو اس سے ہماری نیت مین کوئی فرق نہین۔ ہم اُسی عبادت کے ثواب کو ساتہہ لے کر فوت ہوتے ہین۔ ہم اس کو محدود نہین کہتے۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ قرآن شریف نے ایسا خدا پیش نہین کیا جو ایسی ناقص صفات والا ہو۔ کہ نہ وہ روحون کا مالک ہے نہ ذرات کا مالک ہے نہ ان کو نجات دے سکتا ہے نہ کسی کی توبہ قبول کر سکتا ہے بلکہ ہم قرآن شریف کے رو سے اس خدا کے بندے ہین جو ہمارا خالق ہے ہمارا مالک ہے ہمارا رازق ہے۔ رحمان ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ مومنون کیواسطے یہ شکر کا مقام ہے۔ کہ اس نے ہم کو ایسی کتاب عطا کی جو اس کے صحیح صفات کو ظاہر کرتی ہے یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے،

افسوس بے قدرون پر افسوس ہے اُن پر جنہون نے اس نعمت کی قدر نہ کی۔ ان مسلمانون پر بہی افسوس ہے۔ جن کے سامنے عمدہ کہانا اور ٹہنڈا پانی رکہا گیا ہے لیکن وہ پیٹہ دے کر بیٹہ گئے اور اس کہانے کو نہین کہاتے۔ زمانے کے مصائب سے بچانے کے واسطے ان کے لئے ایک وسیع محل طیار کیا گیا جس مین ہزارون آدمی داخل ہو سکتے ہین مگر افسوس اُن پر کہ وہ خود ہی داخل نہ ہوئے اور دوسرون کو بہی داخل ہونے سے روک دیا۔

یہ نفخ صور کا وقت ہے، کیا پہلے سے نہین کہا گیا تہا کہ آخری زمانہ مین ایک کرنا آسمان سے پہونکی جائیگی کیا وحی خدا کی آواز نہین۔ انبیاء جو آتے ہین وہ کرنا کا حکم رکہتے ہین نفخ صور سے یہی مراد تہی کہ اس وقت ایک مامور کو بہیجا جائیگا وہ سنا دیگا کہ اب تمہارا وقت آگیا ہے کون کسی کو درست کر سکتا ہے جبتک کہ خدا درست نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو ایک قوت جاذبہ عطا کرتا ہے کہ لوگون کے دل اس کی طرف مائل ہوتے چلے جاتے ہین خدا کے کام کبہی جبط نہین جاتے ایک قدرتی کشش کام کر دکہلائے گی اب وہ وقت آگیا ہے جسکی خبر تمام انبیاء ابتداء

سے دیتے چلے آئے ہین - خدا تعالے کے فیصلہ کا وقت قریب ہے اس سے ڈرو اور توبہ کرو - فقط -

(حضرت اقدس کی دوسری تقریر ختم ہوئی - اگلے ہفتہ مین انشاءاللہ دوسرے صاحبان کی تقریرین درج اخبار کی جائین گی (ایڈیٹر)

اس دہوکہ سے بچو

ولایت کے کسی سوداگر نے اپنے مال کو جلد فروخت کرنے کے لئے یہ تجویز نکالی تہی کہ جو مجھے تین روپے (مثلاً) بہیجے تو مین اسے پانچ ٹکٹ بہیجدون گا - پہر وہ اپنے دوستون مین تین تین روپے پر فروخت کرکے اپنے تین روپے واپس لے لے اور باقی مجھے بہیجدے تو مین اُسے پندرہ روپے کی گہڑی بہیجون گا - ایسا ہی دوسرے ٹکٹ لینے والے کرین کہ کارخانہ سے پانچ ٹکٹ منگوا کر دوستون مین فروخت کرلین اور جو چیز چاہین منگوالین یہ ایک ایسا طریق تہا - کہ جس سے بعض بائع و مشتری دونو فائدہ مین رہتے بلکہ بائع تو مال مفت حاصل کرتا - اس لئے یہ بات اکثر لوگون مین مقبول ہوگئی - آہستہ آہستہ ہمارے ہندوستانی اشتہاری سوداگرون نے بہی اس قماربازی سے فائدہ اُٹہانا شروع کیا اور دو دو آنے ٹکٹ کی قیمت رکہدی اور کچہہ اس طرح سے اپنے ایجنٹ مقرر کئے کہ شہر تو کجا دیہات مین بہی وبا پہیل گئی - جسے دیکہو وہ اسی دُہن مین ہے - یہان تک کہ دیہاتی عورتون نے بہی اس مین کافی حصہ لیا - جب یہ مرض ہمارے گرد نواح مین پہونچا تو ہمنے انہین بہت سمجہایا - کہ دیکہو سوداگر تو اپنا گہر پورا کر رہا ہے مگر تم لوگون کو اس مین بہت نقصان پہونچیگا - ایک تو جو مال وہ بہیجتا ہے - وہ بہی مول کے مطابق نہین - دوم جن کے ٹکٹ فروخت نہ ہوئے وہ سب اسی پر ٹ کر رہ جائین گے - افسوس بہت کم ایسے تہے جنہون نے اس وقت ہماری نصیحت کو مانا - مگر آخر جب نقصان اُٹہایا تو مانا - اس کے بعد ایک اور روحانی وبا پہیلی جس کے ذکر سے پہلے مین یہ بتلانا چاہتا ہون - کہ ولایت کے کسی سوداگر نے ایک دفعہ یون کیا کہ اپنے ایجنٹ دوسرے شہرون مین اپنی چیز کی مانگ پیدا کرنے کیلئے بہیجدئے جو بازارون مین مختلف سوداگرون سے یہ پوچہتے پہرتے کہ اجی تمہارے پاس فلانے میکر کا فلانا مال ہے اور کچہہ خرید بہی لیتے - اس طریقہ سے ان کو اس سوداگر کے مال کے منگوانے کی تحریک ہوتی - اب ہمارے بعض ہندی بہائی جائز طریق سے تو کوشش کرنے سے رہے اس اصل سے یون فائدہ اٹہایا - کہ ۱۹۰۷ء کے پیسے جو اسی سال رائج ہوئے ہین - ان کی مانگ پیدا کرنا شروع کردی - ایک شخص سوداگر یا ساہوکار بن کر گیا اور کہا کہ مجھے ۱۹۰۷ء کے پیسون کی ضرورت ہے - جتنے ہون اکٹہے کر دو اور خواہ ڈیڑہ ڈیڑہ پیسہ فی پیسہ لیتے جاؤ - یہ کہہ کر وہ خود تو چلا گیا اور پیچہے لگو پیسے فروخت ہونے - یہان تک کہ چار چار آنے پر ایک ایک پیسہ فروخت ہوا - اب کوئی پوچہتا نہین تحقیق نہین کرتا کہ آخر ان پیسون کی ضرورت کیا ہے خود ہی بیٹہے باتین بناتے ہین ان پیسون مین غلطی سے سونا مل گیا ہے وہ نکالین گے - کوئی کہتا ہے نہین صاحب کسی مہاجن نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے اور اس نے سب پیسے ہی خرچ کرنے ہین - غرض جتنے موہنہ اتنی باتین اور پیسے برابر فروخت ہو رہے ہین جب اس عیار نے سمجہا کہ اب یہان پوری مانگ پیدا ہو چکی ہے تو اپنے دوسرے ساتہی کو پیسے دیکر بہیجدیا اور چار چار آنے پانچ پانچ آنے فی پیسہ فروخت کرکے وہ تو چلتا بنا اور یہ پیچہے ہاتہ ملتے موہنہ تکتے رہ گئے افسوس ہے اس حماقت پر - یہ بات فرض نہین بلکہ کئی شہرون اور اکثر دیہات مین ایسا ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے اس لئے اپنے احمدی بہائیون کو خصوصیت سے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس دہوکہ مین نہ آئین - مذہبی طور سے بہی ایسی بیع حرام ہے - دیکہئے اسلام کے اصول کہ جو ان پر چلے وہ ان دہوکون مین آکر کیسے نقصان مایہ و دگر شماتت ہمسایہ کا مصداق ہین بنتا مین نے جب اپنے قرب و جوار مین اس وبا کو پہیلتے دیکہا - تو سختی سے منع کیا لیکن کئی لوگ جواب مین کہتے - اجی ہمین کیا ہم نے تو پیسہ دیکر دو آنے لینے ہین نقصان ہوگا تو اس سوداگر کو - یہ ناعاقبت اندیشی وحماقت و عدم ہمدردی کی انتہا ہے جو بعض انڈیا کے رہنے والون مین پائی جاتی ہے - اللہ تعالی ان کو ہدایت دے -

دیانتداری

یا تو وہ زمانہ تہا کہ دیانت وامانت ایک معمولی بات اور شریف آدمی کا فرض خیال کی جاتی یا اب یہ زمانہ ہے کہ اگر کوئی ایسی نظیر دیکہتے ہین تو اسے غیرمعمولی طور سے اخبارون مین درج کیا جاتا ہے - اخبار ایمپائر مین چہپا ہے - کہ ایک ۵۰ سالہ بنگالی بڈہا رات کے وقت پولیس سٹیشن مین گیا - اور نوٹ آنے اپنے اس بیان کے ساتہہ جمع کرائے کہ یہ نوٹ سترہ برس ہوئے - سڑک پر ایک کاغذ مین لپٹے پڑے مجھے ملے تہے - پولیس افسر حیران رہ گیا - اسکی حیرت بجا تہی اگر یہ دیانتداری کیوجہ سے ہے تو اس سے پہلے سترہ برس اس نے کیون اطلاع نہ دی -

پین اسلامک سوسائٹی

اس سوسائٹی کے متعلق بہت سی غلط فہمیان پہیلی ہوئی تہین حال مین اس کے مقاصد چہپے ہین - جو یہ ہین -

۱ - عالم اسلام اور مسلمانان عالم کی مذہبی - معاشرتی - اخلاقی اور دماغی ترقی مین ساعی ہونا -

۲ - مسلمانان عالم کے سوشیل اتحاد باہمی کیلئے ایک مرکز و ذریعہ قائم کرنا -

۳ - مسلمانون مین اخوت اسلامی کو ترقی دینا اور ان مین باہمی راہ و رسم بڑہانا -

۴ - غیر مسلمان اقوام سے اسلام اور مسلمانون کے متعلق تعصبات کا دفع کرنا -

۵ - اپنے حد امکان تک ہر مسلمان کی خواہ دنیا کے کسی حصہ مین ہو - کسی تکلیف کیوقت جائز اعانت کرنا -

۶ - غیر اسلامی مقامات پر مذہبی رسوم وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے مسلمانون کے لئے سہولت پیدا کرنا -

۷ - بذریعہ تحریر و تقریر اسلام کو مقبول عام بنانا -

بات تو ٹہیک ہے - مگر شائد اس کے ممبرون کو یہ معلوم نہین کہ اخوت و اتفاق و ہمدردی پیدا کرنے اور اظہار دین کا طریق سنت اللہ مین یہ ہے کہ یہ سب مامور من اللہ کی معرفت ہوتا ہے پس ضرور ہے کہ وہ کسی امام کی تلاش کرے جو خدا سے روح پاکر اس کام کو پورا کرے بغیر اس کے کامیابی محال بلکہ ناممکن ہے -

حجاز ریلوے

۱۰ محرم تک امید کیجاتی ہے کہ مدینہ منورہ تک ریل کی پٹڑی تیار ہوجاویگی اور شامی قافلہ انشاء اللہ اسی پر اپنے وطن کو واپس ہوگا دمشق سے العلا تک تو ریل مکمل ہو چکی اس سے آگے کام ہو رہا ہے جس کا فاصلہ قریباً پانچ منزل ہے اور مکہ معظمہ سے جدہ اور مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک یعنی دونو طرف کام شروع ہونیوالا ہے ۶ شوال کو ایک جلسہ بہی مدینہ مین اس کیمتعلق ہو چکا - جس مین اراکین شہر مع مشائخ و علماء و حکام سب شامل تہے - ہمین اس لائن کی تیاری سے ایک خاص مسرت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ایک طرف واذا العشار عطلت کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے دوسری طرف ہمارے مسیح موعود کی صداقت کا نشان مل رہا ہے -

انتخاب الاخبار

سید کرامت حسین صاحب مشہور و معروف بیرسٹر ہائیکورٹ الٰہ آباد کے قائم مقام جج مقرر ہوئے (مسلمانوں کو مبارک)

اٹل پور کے زرعی کالج کے باقاعدہ طور سے کھولے جانے کی یکم جولائی کو امید کی جاتی ہے۔ (بہت ضرورت تھی)

آجکل علماء اسلام مین یہ سوال چل رہا ہے کہ فونوگراف مین قرآن مجید کا بند کرنا کیسا ہے (فیصلہ محفوظ)

ٹرنسوال مین ہمارے اہل وطن سخت آزمایش مین بیان کئے جاتے ہین جو نہین رہنا چاہتے وہ مساجد کے اثاث کو فروخت کرنے کی فکر مین ہین۔

وقف اولاد کے جواز کا مسئلہ زیر بحث ہے۔

آجکل روسی انجینیر وسط ایشیا کی روسی ریلوے جات کو براہ کوئٹہ و چمن ہندوستان کی ریلوے لائنون سے ملا دینے کا خواب دیکھ رہے ہین۔ اور کہتے ہین کہ کلکتہ سے لندن نودن مین پہونچا جا سکیگا (انگریزی و افغانی گورنمنٹ کی اجازت کا خیال نہین)

علاقہ بابل مین ایک نیا شہر کھودا جا رہا ہے سب سے پہلے جو کتبہ برآمد ہوا اس پر ۲۷۵۰ قبل مسیح لکھا ہے (عبرت)

لاہور سے میلا اٹھانے کیلئے چھکڑے موقوف اور دستی گاڑیان جاری (اچھا ہوا)

آئے دن ریلون کے ٹکرانے اور مسافرون کے بے نام و نشان پایا جانے پر یہ تجویز پیش کی جا رہی ہے کہ ریلوے مسافرون کی اسم نویسی کا طریقہ بذریعہ پولیس جاری ہو (اچھی بات ہے پولیس کا گھسنا اور لگانا دو رسیہ بھی تو ہے)

جزیرہ ٹرینی ڈاڈ سے واپس آنیوالے ہندیون کا جو روپیہ کلکتہ مین دیا گیا اس کی تعداد (۲۰۳۶۰۷) ہے اس مین زیور اور اپنے پاس کا روپیہ شامل نہین۔ (السفر وسیلۃ الظفر)

چنسورہ (بنگال) کے ماڈریٹون نے مسٹر تلک کا پتلا بنا کر جلایا (حماقت)

کوہ پارسناتھ کے ایک حصہ پر بنگلے بننے کی تجویز اہل جین کی ناراضی کا موجب ہو رہی ہے ان کے خیال کے مطابق جوتے پہنکر جانے اور شراب و گوشت کہانے سے پہاڑ بہرشٹ ہو جائیگا۔ (توہم پرستی)

یوگانتر کے ایڈیٹر پر پھر مقدمہ بنا۔ مشہور تہا کہ روپوش ہے مگر وہ حاضر ہوگیا۔ وہ ایڈیٹر پہلے شکار کرا چکا ہے (باتون سے نہین مانتے)

اپریل تا نومبر ۱۹۰۸ء کے ریلوے آمدنی کا اندازہ ساڑھے تیس کروڑ کیا گیا ہے (تھرڈ کلاس مسافرون کے لئے آسائش کے اسباب بہم پہونچانے کے لئے توجہ طلب ہے)

صرف پنجاب سے براہ کراچی ۱۹۵۹۰۷۰ ہنڈرویٹ گندم گئی (قحط کیون نہ پڑے)

سزائے تازیانہ کے قانون کی اصلاح منظور ہوگئی ترمیمات کا مسودہ پیش ہونیوالا ہے۔ (اچھا ہوا)

صرف پانچ ڈیڈ لیٹر آفسون سے پانچ لاکھ کی مالیت کی ہنڈیان اور نوٹ اور سکے لاوارث ملے (ابنائے ملک پتہ لکھنے مین احتیاط رکھین۔

مہم تبت کے تاوان کی تیسری قسط گورنمنٹ چین ادا کرنیوالی ہے (اکڑبازی کا خمیازہ)

رہن بالقبض کی میعاد ۶۰ سال تہی اور ہے۔ مگر کفالتی وستاویزات کی میعاد بہی ہائیکورٹ الٰہ آباد کے ایک فیصلہ سے ۶۰ سال سمجھ لیگئی تہی۔ اب پریوی کونسل نے طے کر دیا کہ اس کی میعاد بارہ سال ہے (ساہوکارون مین پریشانی)

شکایت عدم رسی اخبارات ڈاک خانہ کے حکام کی پوری توجہ کو چاہتی ہے۔

ناروے والون نے بیکارون سستون کیلئے خوب قانون نکالا کہ زبردستی کام پر لگایا جاوے) افتادہ زمین کے وسیع قطعات کی موجودگی مبارک)

۹۰ سالہ بوڑہے مسٹر ایڈورڈ نے پورٹ لنڈ سے چیگاگو تک ۱۲۳۴ میل پیدل سفر کیا

۷۰ سال کی عمر مین مسٹر مارک نے ۶ ہزار میل کا سفر کیا۔ (نتیجہ ورزش)

گورنمنٹ آف انڈیا نے بعض شرابون پر بجائے ا ر کے ۲ ر فی گیلن محصول لگا دیا (پینے والے پھر بھی پئین گے)

بجائے نوے لاکھ کے قریباً ۶ لاکھ گندم کی کاشت پنجاب مین خشک سالی کا بھاری ثبوت ہے۔ (بارش مبارک)

موضع دیالپور (ڈیرہ اسمٰعیلخان) مین بڑا بھاری ڈاکہ پڑا ساہوکار اور اس کے رشتہ دارون کو قتل کر کے تیس چالیس ہزار روپے لیگئے۔ سرحد یاغستان پچاس میل ہے۔ صرف چھ میل پر سرکاری فوج کی موجودگی اور سو میل کا سفر حیرت انگیز ہے۔ (کیون نہ جواب طلب کیا جائے)

راجہ نانپارہ (ملک اودھ) مکہ مین وبائے ہیضہ سے فوت ہوئے۔ پچھلے سال نواب بہاولپور۔

مال گاڑیون مین سے مال تو چرایا ہی جاتا تہا۔ اب گارڈ وین کی بھی چوری ہونے لگی۔ ایک مال گاڑی آدھی رات کو کانپور سے روانہ ہوئی۔ کاریگ وان مین آکر گارڈ گم ہوگیا دوسرے روز اس نے بیان کیا کہ مجھے آدمی باندھ کر لیگئے تھے۔

صاحب وزیر ہند نے حکم صادر کیا کہ آیندہ ایڈیٹران اخبارات کو مقدمات فوجداری مین ہتھکڑی نہ پہنائی جاوے۔ جب تک کوئی خاص خطرہ نہو۔

مجموعہ فتاوی احمدیہ

یہ کتاب ابھی شائع ہوئی ہے۔ اس کا ریویو بدر کی اگلی اشاعت مین بطور اختصار لکھا گیا ہے۔ اس مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان ملت کے پانسو مسائل فقہ کے فتوے اخبار الحکم و بدر مین سے لیکر ترتیب وار چھاپے گئے ہین جن مین سے قریباً ساڑھے چار سو فتوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اور قریباً پچاس حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین کے اور چند فاضل امروہی کے ہین۔ احمدی جماعت کے لئے ایسی کتاب فقہ کی اشد ضرورت محسوس تہی۔ اس مین علماء کے اختلافی مسائل فقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کن فتوے درج ہین۔ اس کتاب کی تین جلدین ہین۔ پہلی جلد مین مسائل وضو و تیمم و نماز و روزہ و زکوۃ و حج وغیرہ۔ اور دوسری جلد مین مسائل نکاح و تعدد ازدواج و طلاق و رہن و تجارت وغیرہ اور تیسری جلد مین حقیقت ایمان و حقیقت پنج ارکان اسلام کا ترتیب وار ذکر ہے۔ حجم تینون جلدون کا ۳۴۳ صفحہ اور کاغذ سری رام پوری ہے۔ قیمت تینون جلدون کی ایک روپیہ دس آنے مقرر ہے اس کتاب کے سارے مضامین کی فہرست علیحدہ بھی چھپی ہے مجموعہ فتاوی احمدیہ کی تینون جلدین بصیغہ وی پی بقیمت عہ مولوی محمد فضل خان احمدی چنگوی سے۔ ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی سے مل سکتی ہین۔

مجموعہ فتاوی احمدیہ کے متعلق حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب کی رائے۔

مینے مجموعہ فتاوی کی تینون جلدون کو پڑھا ہے اس مین اختلاف تو نہین مگر کتب فقہا کے دیکھنے والے کتب احادیث کے مطالعہ والے جانتے ہین کہ خفیف جزوی۔ اختلاف کیا وجہ و رکھتا ہے۔ بہر حال کتاب قابل ملاحظہ ہے۔

نور الدین

ترکیب بند

(جو ابو یوسف مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے دردناک آواز سے حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پڑھا)

در مدح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بند اوّل

اے مہدیٔ زمان و مسیحِ پیمبرم
لقدِ دلم بگیر کہ عشقِ تو مے خرم

ہست آرزوئے دل کہ بعشقِ تو جان دہد
مقصودِ جاں ہمیں کہ براہت رود سرم

حقاکہ با عقوبتِ دوزخ برابر است
مہجوریٔ تو اے شہِ والا بخاطرم

استادہ ام بعذرِ گناہِ مفارقت
افتادہ بہرِ عفو عطائے تو بر درم

تاریکیٔ ضلال درونم سیاہ کند
پروانہ وش بشمعِ رخِ انورت پرم

جانم گداخت از غم و اندیشۂ معاد
باشد کہ گل شود زنسیمِ تو اخگرم

باشد کہ یک نظر بسوئے زار بنگری
باشد کہ ساعتے رخِ پاکِ تو بنگرم

من ہدیۂ سلامِ پیمبر رسانمت
تو سایۂ عطوفت و شفقت بگسترم

اے مقتدائے امتِ احمد شفیعِ خلق
اے شہسوارِ دینِ متین منورم

دامانِ تو گرفتہ بدستِ تو دادہ دست
گویم بصدقِ دل کہ غلامِ تو کمترم

آوارہ بودم و در دولت شناختم
مقصودِ جان و قبلۂ حاجات ساختم

بند دوم

دیوانہ وار سوئے سرائے تو آمدم
اے دلربا بہ من بہوائے تو آمدم

از فرطِ ہجر و طولِ زمانِ مفارقت
شرمندہ دل بشوقِ لقائے تو آمدم

درماندہ و نزار و مریضِ شکستہ دل
باصد امید بہرِ دوائے تو آمدم

چوں طالبِ رضائے خداوند عالمی
زیں رو بجستجوئے رضائے تو آمدم

رائت فرازِ عسکرِ احمد توئی شہا
بہرِ پناہ زیرِ لوائے تو آمدم

چشمم چو سرمہ سائے سوادِ رقیم است
پروانہ وش بشمعِ ضیائے تو آمدم

چون آفتابِ صدق و ذکائے رسالتی
چوں ذرہ پیشِ مہرِ عطائے تو آمدم

تو پیشوائے امتِ احمد رسیدۂ
لبیک بر زبان بصدائے تو آمدم

ختم الرسل جنابِ محمدؐ مدیح تست
من کیستم کہ بہرِ ثنائے تو آمدم

برلب ثنا و در دلِ مضطر صد آرزو
با چشمِ تر حریصِ دعائے تو آمدم

اے ماہمن بچشمِ عنایت ببین مرا
بہرِ دعائے خیر بخلوت نشین مرا

بند سوم

تو پاسبانِ امتِ احمد رسیدۂ
در گلستانِ صدق گلِ نو دمیدۂ

تو مہبطِ کلام و زبانت شفائے دل
شہدِ علوم و حیِ نبوت چشیدۂ

حیران طیورِ قدس ز بالا پریدنت
بر ذروۂ سمائے رسالت پریدۂ

با تو مسابقت چہ مجالِ دلاوران
ہمراہ گذاشتی تو چہ چابک دویدۂ

آنکس کہ دستِ جور بفرقان دراز کرد
باصد عتاب دست و زبانش بریدۂ

آنکس کہ ہرزہ گفت بشانِ رسولِ پاک
آں را ہزار پردۂ عصمت دریدۂ

ہموارہ آشیانِ تقدس مقامِ تو
پیوستہ بوئے عطرِ طہارت شمیدۂ

آیاتِ صدقِ تست بر ارض و سما پدید
آوازۂ ظفر ز ملائک شنیدۂ

روحِ تو شرحِ حسن و جمالِ محمد است
کز غرفۂ بروزِ نبی سر کشیدۂ

ہمو ارہ ہمرکابِ تو صد نصرتِ خدا است
دشمن بپا ستادہ مقابل ندیدۂ

فتح و ظفر بہ پیشِ تو چاکر ستادہ اند
گردنکشان بپا سرِ طاعت نہادہ اند

بند چہارم

برتر ز عقل و فہم بلندیِ شانِ تست
عرشِ عظیمِ حضرتِ ایزد مکانِ تست

تو فاتحِ خزائنِ اسرارِ مصحفی
مفتاحِ صد علومِ حقیقت بیانِ تست

تو شہسوارِ دینِ متینِ محمدی
فتح و ظفر ز لشکرِ چابک عنانِ تست

افنارِ منکران و ہلاکِ معاندان
برہانِ راستی و ظہورِ نشانِ تست

آمادہ بہرِ جنگِ عدوئے پیمبری
حکمِ قضا، غزیفۂ سیفِ زبانِ تست

انفاسِ پاکِ تست حیاتِ خدائیاں
بدتر ز مرگِ تلخ پئے دشمنانِ تست

اصلاحِ قوم و نصحتِ اسلام و عونِ خلق
تکریمِ مصطفیٰ ہمہ مقصودِ جانِ تست

کشفِ رموزِ حکمت و علمِ کتابِ حق
اعجازِ انبیا ہمہ نعمائے خوانِ تست

صد گوہرِ نکات بہ بزمی بیک سخن
حقاکہ کانِ لعل و جواہر دہانِ تست

تبلیغِ امرِ ایزد و توحیدِ ذاتِ حق
پیشِ شہنشہانِ جہان ارمغانِ تست

حق گو و حق نما و شجاع و جری توئی
معصوم و متقی و امین و بری توئی

بند پنجم

اے راحت و قرارِ دلِ عاشقانِ زار
استادہ پیشِ روئے تو صد جان جان نثار

در گلستانِ احمدِ مختار آں گل
گلہا فدائے رنگ و بہارت ہزار وار

شرمندہ از جمالِ جہانتاب تو چمن
شوریدہ از بہارِ تو گلہائے نوبہار

مقصودِ جانِ خستۂ عشاقِ احمدی
قربانِ روئے تست دل و جانِ ہر نگار

حبِ تو ہست رونقِ ایمان و معرفت
ہست از دیارِ کفر و ضلالت بنو نفار

مقبولِ بارگاہِ خدائے رحیم تست
ہر کس کہ شد بطاعتِ فرمانت استوار

حق بین و حق پسند شناسد مقامِ تو
صدقِ تو از جبینِ ہمایونت آشکار

شمس و قمر گواہِ صداقت ستادہ اند
این پاسبانِ شب شد آں چاکرِ نہار

اے شاہِ دین جنابِ رسالتمآبِ تو
شد ملجاؤ پناہِ حزینانِ دل فگار

اسلامیان بغیرِ قدومِ مبارکت
بودند خوار و خستہ پریشان و بے قرار

ہموارہ باد فیضِ عنایاتِ وجودِ تو
پیوستہ باد ظلِ مبارکِ وجودِ تو

بند ششم

اے بندہ پرورم شہِ عالی سخن توئی
باغ و بہارِ احمد و سروِ چمن توئی

اے رونقِ ریاضِ رسالت بباغِ دین
نسرین و لالہ نسترن و یاسمن توئی

ڈائری

القول الطیب

نکات معرفت | ۳؍جنوری ۱۹۰۸ء سیر میں فرمایا۔ قرآن مجید میں آتا ہے کہ کفار کہیں گے۔ لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تدبر کے سوا ایمان صحیح نہیں ہوتا۔ سورہ تکویر میں سب نشانات آخری زمانے کے ہیں۔ انہی میں سے ایک نشان ہے واذا العشار عطلت۔ یعنی جب اونٹنیاں بیکار چھوڑی جائینگی اسی کی تفسیر میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود بھی اسی زمانہ میں ہوگا۔ بلکہ اس کے ابتدائی زمانے کے یہ نشان ہیں۔

پھر فرمایا۔ واذا النفوس زوجت۔ یعنی ایسے اسباب سفر مہیا ہو جائیں گے۔ کہ قومیں باوجود اتنی دور ہونے کے آپس میں مل جائیں گی۔ حتے کہ نئی دنیا پرانی دنیا سے تعلقات پیدا کرے گی یاجوج ماجوج کا آنا۔ دجال کا نکلنا اور صلیب کا غلبہ۔ یہ بھی اسی زمانے کے نشان ہیں۔ ان کے متعلق لوگوں نے غلط فہمی سے تناقض پیدا کر لیا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب الگ الگ ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ تمام روئے زمین پر محیط ہو جائیں گے۔ پس اگر یاجوج ماجوج محیط ہو گئے تو پھر دجال کہاں احاطہ کرے گا اور صلیب کا غلبہ کس جگہ ہوگا۔ سوا یہ کہنے کے کچھ چارہ نہیں کہ یہ سب ایک ہی قوم کے مختلف افراد ہیں اور اگر ان کو ایک بنا دیں۔ تو پھر کوئی مشکل نہ رہے گی۔ خدا تعالیٰ نے ان کی نسبت فرمایا ہے۔ وترکنا بعضہم یومئذ یموج فی بعض ونفخ فی الصور فجمعنٰہم جمعاً۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ نہایت درجہ کا اختلاف پیدا ہو جائیگا اور سب مذاہب ایک دنگل میں ہو کر نکلیں گے۔ "ترکنا" کا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آزادی کا زمانہ ہوگا اور یہ آزادی کمال تک پہونچ جائیگی۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ اپنے مامور کی معرفت ان کو جمع کرنیکا ارادہ کریگا۔ پہلے دیکھو جمعنٰہم فرمایا۔ اور ابتدائے عالم کیلئے خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالاً کثیراً ونساء۔ فرمایا۔ لفظ بث اور جمع آپس میں پورا تناقض رکھتے ہیں گویا دائرہ پورا ہو کر پھر وہی زمانہ ہو جائیگا۔ پہلے تو وحدۃ شخصی تھی۔ اب اخیر میں وحدت نوعی ہو جائے گی اس سے آگے فرماتا ہے۔ وعرضنا جہنم یومئذ للکٰفرین عرضا۔ یہ مسیح موعود کے زمانے کا ایک اور نشان تبلایا کہ اس دن جہنم پیش کیا جاویگا۔ ان کافرون پر یہ قیامت کا ذکر نہیں کیونکہ اس دن جہنم کا پیش کیا کرنا ہے۔ اس روز تو اس میں کفار داخل ہونگے جہنم سے مراد طاعون ہے۔ چنانچہ ہمارے الہامات میں کئی بار طاعون کو جہنم فرمایا گیا ہے۔ یأتی علی جہنم زمان لیس فیہا احد بھی ایک الہام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو زنوں کا ذکر فرمادیا۔ ایک تو وہ سعید جنہوں نے مسیح کو قبول کیا۔ دوسرے وہ شقی جو مسیح کا کفر کرنیوالے ہوں گے۔ ان کے لئے فرمایا۔ کہ ہم طاعون بطور جہنم بھیجیں گے اور نفخ فی الصور سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ وحی کے ذریعہ ان میں آواز دی جاتی ہے اور پھر آواز ان کی معرفت تمام جہان میں پہونچتی ہے۔ پھر ان میں ایک ایسی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ لوگ باوجود اختلاف خیالات وطبائع وحالات کے اس کی آواز پر جمع ہونے لگتے ہیں۔ اور آخر کار وہ زمانہ آجاتا ہے۔ کہ " ایک ہی گلہ اور ایک ہی گلہ بان ہو" خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے خود ہی ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں کہ جس سے تمام سعید روحیں ایک دین پر جمع ہو سکیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا تھا۔ یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا۔ ایک طرف یہ جمیعًا دوسری طرف جمعنٰہم جمعاً ایک خاص علاقہ رکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتدائی کارروائی اس جمع کی تو اسی زمانہ نبوی میں شروع ہو گئی تھی۔ مگر اسباب کا نتیجہ کمال پر اس زمانہ میں پہونچا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سفر کی تمام راہیں نہ کھلی تھیں۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ کہ بعض ایسے مقامات بھی ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت نہیں پہونچی۔ مگر اب تو ڈاک۔ تار۔ ریل سے زمین کے اس سرے سے اس سرے تک خبر پہونچ سکتی ہے یہ حجاز ریلوے جو بن رہی ہے۔ یہ بھی اسی پیشگوئی کے ماتحت ہے۔ عرب کے کئی لوگ کہنے لگ گئے ہیں کہ اذا العشار عطلت کا زمانہ آگیا۔ عشار (گیابھن اونٹنیاں) کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ یہ سب قیامت سے پہلے ہوگا۔ کیونکہ اس دن کی نسبت تو لکھا ہے کہ ہر حمل والی اپنی حمل گرا دے گی اور پھر اس دن تو ہر چیز معطل ہو جائے گی۔ اونٹنیوں کی خصوصیت کیے ہے مطلب یہ تھا کہ اب تجارت کا دار ومدار اونٹنیوں پر کم پھر ریل پر ہوگا اور چونکہ حدیث میں بھی زمانہ مسیح موعود کا لکھا ہے۔ اسلئے اب عرب والوں کو مسیح موعود کی تلاش کرنی چاہئے دیکھو اب تو ان کے گھر میں ریل بن رہی ہے۔ اور خود ہمارے دشمن اس میں سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں یہ بھی ایک نشان ہے۔ کہ ہمارے دشمنوں کو خدا نے ہمارے کام میں لگا دیا ہے چندہ تو دے رہے ہیں وہ اور صداقت ہماری ثابت ہوگی افسوس ہے کہ یہ لوگ ہمارے بغض کیوجہ سے آنحضرت کی پیشگوئیوں کی تکذیب بھی کر دیتے ہیں مگر کس کس نشان کی یہ تکذیب کریں گے خدا نے ہمارے لئے طاعون بھیجا زلزلہ بھی آیا یاجوج ماجوج دجال کا خروج ہو چکا کسوف خسوف ماہ رمضان میں غیر معمولی طور سے ہو چکا کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب واقع ہو گئی تو اب راویوں پر جرح فضول ہے جب کوئی امر واقعہ ہو جائے تو بڑا ہی بیوقوف ہے وہ شخص جو پھر بھی کہے کہ فلاں راوی ایسا اور فلاں ایسا۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ بعض حدیثیں صحیح عجب نہیں اگر موضوع ثابت ہوں اور کئی ایسی حدیثیں جنہیں موضوع کہتے ہیں صحیح واقعات نے صحیح ثابت کیں۔ ان لوگوں میں ذرا بھی ایمان ہو تو مان لیں دیکھو حدیث وقرآن وحالات موجودہ کا آپس میں کیا تطابق ہوا ہے۔ یہ ہمیں مفتری کہتے ہیں۔ اچھا الہام بنالئے پر تو ہمارا اختیار ہو گیا آسمان پر بھی ہمارا اختیار تھا کہ ہم ماہ رمضان آگئے۔ کیا ریل ہماری کوشش سے بن رہی ہے اصل بات وہی ہے جو خدا نے عرضنا جہنم للکٰفرین عرضاً سے آگے فرمایا۔ الذین کانت اعینہم فی غطاء عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعاً۔ ذکر سے مراد یہ ہے کہ جن نے ان کو اپنے مامور کی معرفت یاد کیا خدا کا یاد کرنا یہی ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے ایک مصلح کو بھیجا سو اس مامور سے وہ غفلت میں رہے۔ ان کی آنکھوں کے آگے طرح طرح کے شبہات کے حجاب چھائے رہے اور حق کا نور نظر نہ آیا۔ یہ کیوں کہ جوش تعصب سے ان کی ایسی حالت ہو گئی جو وہ اس مامور کی بات کو سن ہی نہیں سکتے۔ (وکانوا لا یستطیعون سمعاً) اب ان لوگوں کی حالت یہی تو رہی ہے۔ اور اس کی سزا بھی وہی مل رہی ہے۔ جو قرآن مجید میں ہے۔ کہ عرضنا جہنم یومئذ للکٰفرین عرضاً۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۱۸ - ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

یکم جنوری ۱۹۰۸ء۔ "دبدبۂ خسروی ام شد بلند"
زلزلہ در گور نظامی فگند۔

۲ - اِنّی معک اینما تذھب تسیر۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو جائے اور سیر کرے۔

۲ - جنوری ۱۹۰۸ء - اِنّی معک و مع اھلک

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کیساتھ ہوں۔

۲ - اِنّی معک فی کلّ حالٍ - وعند کل مقال۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر ایک گفتگو میں۔

۳ - اِنّی معک فی کل موطنٍ - نصرٌ من اللہ و فتحٌ قریب۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں ہر ایک میدان میں - اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح قریب ہے۔

۴ - وھم من بعد غلبہم سیغلبون۔

ترجمہ - اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہوں گے۔

۵ - واِمّا نرینّک بعض الّذی نعدھم او نتوفینّک

ترجمہ - اور یا تو ہم تجھے بعض وہ باتیں دکھا دیں گے جو وعدہ کیگئی ہیں یا تجھے وفات دینگے۔

۶ - نصرکم اللہ نصراً مؤزّرا۔

ترجمہ - مدد کی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مؤیدانہ مدد۔

۷ - اِنّی معک یا ابراھیم۔

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم

۱۸ - جنوری ۱۹۰۸ء - یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔

وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں۔

۱۹ - جنوری ۱۹۰۸ء - اِنّی معک و مع اھلک ھذا

ترجمہ - میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کیساتھ ہوں - جو یہ ہے

۵ - جنوری ۱۹۰۸ء - مرحوم امیر خان کی بیوہ جسدن اس کا خاوند فوت ہوا میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے میں نے وہ مٹا دیا اور اسکی جگہ اسکی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھدیا ہے۔

۲۱ - جنوری ۱۹۰۸ء - ملعونین اینما ثقفوا اخذوا۔

وہ ملعون ہیں جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائینگے۔

۲ - ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ۔

ترجمہ تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

مبارک

منشی محمد علی خان صاحب احمدی شاہجہانپوری کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے خدا مبارک کرے اور بچے کو نیک تندرست اور لمبی عمر عطا فرماوے۔ حضرت نے اس مولود مسعود کا نام احمد علی خان رکھا ہے۔ خان صاحب موصوف نے اس کی خوشی میں ایک اخبار بدر کسی غریب کے نام مفت جاری کرنے کیواسطے لکھا ہے۔ درخواستیں آنی چاہئیں۔ جو سب سے زیادہ مستحق معلوم ہوگا اس کے نام جاری کر دیا جاوے گا۔

ایسا ہی جناب حکیم مرزا خدا بخش صاحب ساکن جھنگ حال وارد لاہور لنگی منڈی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ایک اور لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حمید الرحمن رکھا گیا ہے۔ مرزا صاحب موصوف اطلاع دیتے ہیں کہ یہ لڑکا بروز جمعۃ المبارک ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء کی صبح کو پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے نیک بناوے اور صحت کے ساتھ عمر دراز عطا فرماوے۔ آمین

اخبار بدر ایک ہی طرز کا رہیگا

پہلے اس خیال سے کہ بہت دوست اخبار میں دنیوی حصہ کو لینا پسند نہ فرماویں گے۔ یہ تجویز کی گئی تھی کہ جو صاحب چاہیں پہلے کی طرح صرف بارہ صفحوں کا اخبار لیں۔ لیکن خلاف امید بہت ہی تھوڑے دوست ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس امر کو پسند کیا ہے اور ان کی تعداد پچاس کے قریب ہوگی پس ایسی تھوڑی تعداد کے واسطے جدا انتظام کرنا مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ اس واسطے یہی تجویز قرار پائی ہے۔ کہ اخبار ہر ایک دوست کو ایک ہی رنگ میں بھیجا جاوے۔ علاوہ ازیں دنیوی خبروں سے بھی واقف رہنا فی زمانہ ایک ضروری امر ہے۔ جن دوستوں کیطرف سے تھوڑی قیمت وصول ہوئی ہے۔ وہ رفتہ رفتہ باقی قیمت ارسال فرما سکتے ہیں۔ کوئی ایسی جلدی نہیں۔ کہ اس وجہ سے کسی کو تشویش ہو۔ ہم اپنے دوستوں پر ہر طرح سے اعتبار رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہم کو نقصان نہ دیں گے اور جلدی سے یا دیر سے بہرحال وہ قیمت بھیج ہی دیں گے۔

والسلام۔ مینجر اخبار بدر

مدینۃ المسیح

جب سے بارش ہوئی ہے۔ آسمان کے تیور کچھ ایسے بدلے ہیں۔ کہ غبار آلود رہتا ہے۔ کہر ایسی پڑتی ہے کہ دو چار گز سے کے فاصلہ پر کچھ بھی صاف نظر نہیں آتا اور آہستہ آہستہ کچھ بوندا باندی رہتی ہے۔ آج ۱۲ جنوری کو بھی سردی اور ٹھنڈی ہوا کیوجہ سے سنا جمع ہوئی۔

علامہ نور الدین کی طبیعت اس ہفتہ بوجہ ضعف و اسہال کچھ علیل رہی۔ مگر یہ مبارک وجود اپنے فرائض کو اسی تن دہی سے ادا کئے جاتا ہے اور عسر و یسر میں یکساں خوش رہتا ہے یہ بات دیکھنے کے متعلق ہے مولانا احسن (اللہ تعالیٰ انہیں عمر دراز بخشے) جمعہ کے خطبہ کو خاص جوش و اخلاص کے ساتھ سنتے ہیں۔ ۱۰ جنوری کو آپ نے سورۃ الفجر پر وعظ فرمایا۔ اور منجملہ نکات یہ لطیف نکتہ بھی بیان کیا کہ الفجر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ خیر القرون تک تین سو برس ہوئے اور دس راتوں سے مراد دس صدیاں ہیں۔ تو کل ۱۳۰۰ ہوئے۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ والشفع والوتر میں تیرھویں اور چودھویں صدی کی طرف اشارہ فرماتا ہوا واللیل اذا یسر کی خبر دیتا ہے یعنے۔ پھر چودھویں میں آفتاب نبوت طلوع کریگا اگر اس نبی کی اطاعت نہ کریں گے۔ تو وہی ہوگا۔ جو عادیوں اور فرعونیوں کے ساتھ ہوا۔ یہاں ایک شخص علاقہ ہزارہ سے آیا۔ بیعت کی بعد ازاں بیمار ہو گیا اور اسی بیعت مبرور کی حالت میں راہئی ملک بقا ہوا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مقبرہ بہشتی کی نسبت پہلے مخالفوں اور بدظنی سے کام لینے والوں نے یہی سمجھا تھا۔ کہ یہاں وہی دفن ہوں گے جن کے پاس دولت ہوگی یا جو قادیان اور اس کے قریب ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ ایسے لوگوں کا خیال بالکل غلط اور یہ تجویز وحی الٰہی سے تھی۔ اب تک جتنے اس میں داخل ہوئے ہیں تقریباً سب ہی غریب و مخلص لوگ تھے اور پھر دور کے رہنے والوں کیلئے کیسا عمدہ سبب بن جاتا ہے۔

ضروری اطلاع

لیکچر جلسہ آریہ لاہور کے متعلق جس قدر درخواستیں موصول دفتر کتب خانہ میں ہوئی ہیں وہ محفوظ رکھی گئی ہیں۔ اور آئندہ جس قدر درخواستیں ملیں گی۔ اون کو بحفاظت رکھا جاویگا۔ لیکن یہ امر ظاہر کر دینا واجبی اور ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیکچر کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی شائع ہوگا جو کہ ابھی مکمل نہیں ہوا اور جو سو صفحہ سے زائد چھپ چکا ہے جس کی قیمت معہ لیکچر کے۔ بعد طیاری مقرر ہوگی۔ اور لیکچر ضمیمہ سے الگ شائع نہ ہوگی۔ پس قیمت کا اعلان بذریعہ اخبارات دیا جاوے گا۔ جس صاحب کو قیمت مشتہرہ پر لیکچر کا خریدنا پسند نہ ہو اس کو لازم ہے۔ کہ فوراً مہتمم کتب خانہ کو اپنی مرضی سے مطلع کرے ورنہ ایک ہفتہ کے بعد لیکچر معہ ضمیمہ وی پی کر کے روانہ کر دیا جاویگا اور واپسی کا عذر نامعقول ہوگا۔ والسلام

مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس ؑ

رسید زر

۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء

۳۲۹ - کرم داد صاحب ۸ر
۱۳۴۶ کریم الدین صاحب عار
۸۴۵ - محمد عبد الرحمان صاحب عہ
۲۴ دسمبر ۱۹۰۷ء
۹۳۰ - عمر الدین صاحب صہ
۱۱۴ میر قاسم علی صاحب ہے
۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء
۱۳۴۴ - ماسٹر ہدایت اللہ صاحب صہ
۱۸۴۶ - کرم الٰہی صاحب عار
۱۸۷۷ محمد رمضان صاحب عار
۹۰۳ - امیر محمد صاحب ہے
۱۲۵۹ - اللہ بخش صاحب عار
۱۸۱۹ - محمد بخش صاحب عار
۶۲۰ جلال الدین صاحب ۱۲
۱۳۳۶ نظام الدین صاحب ۱۲
۱۰۹۱ نظام الدین صاحب ۱۲
۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء
۱۴۸ - فضل الٰہی صاحب عہ
۱۶۷۶ - عزیز الدین صاحب للعہ
۳۰۱ - غلام نبی صاحب ۱۲
۱۱۰۸ محمد بخش صاحب عار
۱۱۰۶ - غلام محمد صاحب للعہ
۶۷۴ - محمد بخش صاحب ۸

۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

۸۲۳ - نور الدین صاحب سعہ
۱۵۳۵ - ظفر حسین صاحب للعہ
۱۹۶۱ - فیروز الدین صاحب ۸ر
۳۱ - دسمبر ۱۹۰۷ء
۹۰۳ - محمد شریف صاحب ۱۲
۱۱۵۶ - محمد سعید اللہ صاحب عار
۲۹۱ میراں بخش صاحب ہے
۱۸۶ - احمد الدین صاحب عار
۱۱۲۰ - فتح محمد صاحب ہے
۱۹۹۵ رحیم بخش صاحب عہ
۲۵ سید ناصر شاہ صاحب للعہ
۲۹۴ مولا بخش صاحب للعہ
۲۷ - رحمان بخش صاحب للعہ
۱۴۶۶ - احمد خان صاحب ۱۲
۱۴۵۶ - حاجی محمد تصور صاحب للعہ
۱۶۶۷ عبد الرزاق صاحب ہے
۹۴۸ - غلام محمد صاحب ہے
۹۷۵ - سید جعفر علی صاحب عہ
۱۵۱۱ - غلام جیلانی صاحب ہے
۱۲۶۹ - محمد الدین صاحب ہے
۱۳۲۹ - مولا بخش صاحب عہ
۱۲۳۲ - حامد شاہ صاحب للعہ
۱۲۰۶ - امام الدین صاحب ہے

انتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر ریویو

(از سید صادق حسین صادق۔ مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں ایک کتاب اتمام البرہان نام مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی۔ آجکل اتفاق سے میرے ہاتھ آگئی۔ چونکہ اس کتاب کے اخیر پر ایڈیٹر شحنہ ہند کی لکھی ہوئی تقریظ بھی چھپی ہے اسلئے مین نے خیال کیا کہ متذکرہ بالا کتاب کم سے کم اہل علم کی توجہ کے قابل تو ضرور ہوگی۔ مگر جب مین نے اس کتاب کو بالاستیعاب دیکھا۔ تو ثابت ہوا کہ ایڈیٹر صاحب کی تقریظ محض زد طلبی اور دین فروشی کی بنا پر ہے اور چونکہ اس کتاب کا طرز تحریر ضمیمہ شحنہ ہند کے طرز تحریر سے اکثر مقامات پر بالکل مشابہ معلوم ہوتا ہے اور یہ کتاب خاص شوکت المطابع میرٹھ مین با ہتمام ایڈیٹر مذکور طبع ہوئی ہے۔ اس سے بخوبی ثابت ہے کہ ایڈیٹر صاحب کو تقریظ لکھنے کے لئے کچھ ایسے ہی وجوہ محرک پیش آ گئے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین۔ علاوہ برین ایک قطعی دلیل ہماری رائے کی تائید کرتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ مصنف کتاب حنفی مذہب چشتی مشرب غیر مقلدین کا تیغ دشمن جبو و علے التقلید کا ایک زبردست آرگن ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب کے پہلے ہی صفحہ مین مقلدین آئمہ اربعہ کے سوا باقی تمام مسلمانون کو خارج از اسلام ٹہراتا ہے مگر یہ نام کے اہلحدیث بندہ شکم عبد الدرہم اس کی تعریف مین بالفاظ ذیل نغمہ سرائی فرماتے اور مثل جس کا کہائیے اسی کا گائیے اصل کر دکہلاتے ہین۔ ”فمرحبا لك ایها الموحد المتورع المتبع للکتاب والسنۃ اخی المکرم الحاج الحرمین الشریفین الملقب باحمد حسین صانك الله عن الشین فی الدارین“

ہماری رائے یہ ہے۔ کہ اگر مصنف البرہان باوجود عقیدہ فاسدہ مذکورہ بالا فی الحقیقت متبع کتاب و سنت کے، تو پہر غیر مقلدین کے ضال و مضل ہونے مین کچھہ شبہ نہین خیر ہم اس بات کو طول دینا نہین چاہتے اور اس بحث کا فیصلہ خود ناظرین ... کتاب کی حقیقۃ ناظرین پر ظاہر کر دینا چاہتے ہین۔

پس واضح ہو کہ اس کتاب کا مصنف کوئی ذیعلم ومتین و مہذب آدمی معلوم نہین ہوتا اور کتاب مذکور کا پہلا صفحہ پڑھتے ہی پڑھنے والے کے دل پر یہ بات نہایت صفائی کے ساتہ کہل جاتی ہے کہ مصنف کو خیر تیسے اردو نویسی کا سلیقہ بہی نہین اور جس بحث پر آپ نے قلم اوٹھایا ہے اسکی قابلیت تو آپ مین کہان۔ موٹے موٹے اور مشہور مشہور مسائل اسلامیہ و اہم واقعات تاریخیہ سے بہی آپ سخت ناآشنا محض اجنبی و بیخبر نظر آتے ہین۔ چنانچہ ناظرین کو اس ریویو سے ان تمام امور کی تصدیق ہو جاوے گی۔

مصنف موصوف صفحہ ۲ کتاب مذکور مین آیۃ کریمہ فان حزب الله هم الغالبون سے استدلال کر کے اپنی جماعت کو حزب اللہ قرار دیتے ہین مگر یہ ان کا خام خیال ہے۔ اول تو مصنف نے جو مطلب اس آیۃ کا سمجہا ہے اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ بعض اوقات جو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو بمقابلہ کفار شکست ہوئی یا حجاج و یزید کو اپنے مشہور حریفون پر غلبہ حاصل ہوا یا ایک عرصہ سے جو کفار کا غلبہ مسلمانون پر چلا آیا ہے تو کیا معاذ اللہ کفار گذشتہ و موجودہ و حجاج و یزید حزب اللہ مین داخل ہین۔

ثانیاً آیۃ کریمہ زیر بحث مین جس غلبہ کا ذکر ہے وہ ان امتیازی نشانون مین سے ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کو منجانب اللہ بطور فرقان عطا ہوتے ہین اور مصنف اس بات سے انکار نہین کر سکتا کہ غیبی امور پر اطلاع پانا۔ مستجاب الدعوات ہونا۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف سے لدنی طور پر بہرہ یاب ہونا یہ اولیاء الرحمٰن یا حزب اللہ کی علامات ہین۔ ان علامات حزب اللہ مین مقابلہ کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تمام مشہور علماء و مشائخ وقت کو رجسٹری شدہ خطوط وغیرہ کے ذریعہ سے بلایا جیسا کہ انجام آتہم وغیرہ کتب حضرت اقدس مین اس کا ذکر صراحت کے ساتہ موجود ہے مگر ان علماء و مشائخ پر حق کا ایسا رعب چہایا کہ سب کے سب مقابلہ سے عاجز آ کر اپنی مغلوبیت کی مہر لگا چکے۔ پس صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت اقدس میرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام حزب اللہ مین داخل اور الغالبون مین شامل ہین اور ان کے مخالف مغلوب و منکوب۔ اگر شیخصاحب کو شک ہو تو علامات المقربین مندرجہ بالا مین مقابلہ کیلئے خود میدان مین آئین یا اپنے کسی حمایتی کو بلائین ورنہ اولیاء الرحمٰن و حزب اللہ کی مخالفت سے باز آجائین۔

پہر لائق مصنف نے اسی صفحہ مین صادق و کاذب کی شناخت کے لئے آیۃ کریمہ ان اولیاءہ الا المتقون ولکن اکثرهم لا یعلمون کو معیار ٹہرایا ہے۔ اس معیار کے متعلق اس وقت ہم اپنی طرف سے کچھہ کہنا نہین چاہتے۔ بلکہ شیخصاحب کے سلسلہ کی ایک کتاب البراہین القاطعہ مصنفہ مولوی خلیل اللہ صاحب انبیٹہوی سے جو بامر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مطبع ہاشمی مین چہپی ہے۔ ایک ضروری اقتباس درج ذیل کرتے ہین۔ شاید شیخصاحب اس کو پڑہکر اپنے دل مین کچھہ شرمائین اور انصاف کو کام فرماوین۔ مگر اس اقتباس کو درج کرنے سے پیشتر ہم مزید تشریح کے لئے ناظرین کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہین۔ کہ مولوی عبد السمیع صاحب رامپوری نے علمائے دیوبند پر اسی آیت کریمہ ان اولیاءہ الا المتقون کی بنا پر وہی اعتراض کیا تہا۔ جو شیخصاحب نے سلسلہ احمدیہ پر کیا ہے۔ اس اعتراض کا جواب مولوی خلیل اللہ صاحب نے البراہین القاطعہ کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ مین یہ لکہا ہے۔

”سنو! کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے عمرہ کیواسطے نہ جانے دیا اور لوگون نے انکو ملامت کیا تو جواب دیتے تہے۔ کہ ہم متولی اور خدمتگار بیت اللہ و مسجد حرام کے ہین جسکو چاہین آنے دین جسکو چاہین نہ آنے دین ہم مختار ہین۔ تو اس کو حق تعالیٰ نے رد فرمایا۔ کہ وہ ہرگز مستحق ولائیت بیت اللہ کے نہین کیونکہ ظالم ہین۔ مشرک ہین۔ اور مستحق ولائیت بیت اللہ کے مؤمن موحد ہوتے ہین اور نیز بیت اللہ کی خدمتگاری خدا تعالیٰ کا گہر ہونے کیوجہ سے وہی کرتا ہے کہ جو حق تعالیٰ کا بندہ مومن موحد ہو۔ مشرک کہ دشمن مخالف حق تعالیٰ کا ہے۔ حق تعالیٰ کے بیت کا کب متولی ہو سکتا ہے بلکہ وہ تو اپنی دنیا کیوجہ سے اور اپنی معیشت کی وجہ سے اسکی کارگذاری کرتا ہے پس استحقاق ولائیت بیت اللہ مشرکین کو ہونا محض غلط ہے اور علیٰ ہذا خدام ہونا بیت اللہ کا بوجہ حق تعالیٰ کے بیت ہونے کے دعوے کرنا ان کا بالکل لغو ہے۔ استحقاق اس کا مومنین ہی کو ہے اور خدا تعالیٰ کے بیت ہونیکی وجہ سے سوائے مومنین موحدین کے کوئی ولی بیت کا نہین ہو سکتا ہے۔ یہ مطلب آیۃ کا تہا۔ جناب مؤلف صاحب نے ایک طبع زاد معنے پیدا کئے کہ جو ولی بیت ہوتا ہو وہ مومن متقی ہی ہوتا ہے۔ غیر متقی ولی خادم بیت کا ہوتا ہی نہین۔ پس جسکو خادم بیت دیکہو جان لو کہ حسب وعدہ حق تعالیٰ کے وہ متقی ہے۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مکالمہ مابین مولوی غلام حسین و سید غلام حسن شاہ صاحب

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کی خدمت میں وہ مکالمہ برائے اشاعت ارسال کرتا ہوں۔ جو حضرۃ مولوی غلام حسن خان صاحب سب رجسٹرار پشاور اور مولوی سید غلام حسین شاہ صاحب ساکن موضع خوشحال تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ کے مابین مولویصاحب کے مکان پر ہوا۔ درج اخبار فرما کر ممنون فرماویں گے۔

وھو ھذا

سید غلام حسن شاہ صاحب ـ مولانا ـ مجھے حضرت میرزا صاحب پر حُسن ظن ہے صرف میں اپنے اس شک کو جو مجھے بروزی رسالت کے متعلق ہے وہ دور کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارے نزدیک ہر قسم کی رسالت و نبوت حضرۃ مولانا و سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ انصاف سے کام لیویں گے۔

مولوی غلام حسن صاحب ـ نہایت اچھی بات ہے میں آپکو انشاء اللہ تعالےٰ ابھی سمجھا دیتا ہوں مگر قبل اس گفتگو کے مجھے یہ تو بتا دیں کہ آپ مذہب اسلام میں سلسلہ مجددین کے قائل ہیں یا نہ۔

سید صاحب ـ ہاں احادیث کے روسے تو قائل ہیں۔

مولویصاحب ـ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید سے ہی قائل کرا سکتے ہیں ـ پھر جب آپ قائل ہیں تو کچھ ضرورت نہیں کہ سلسلہ کلام کو طول دیا جاوے ـ اچھا یہ تو بتاویں کہ جس شخص نے مجدد ہونا ہوتا ہے وہ کس طرح مُجدد ہو جاتا ہے آیا اس کو لوگ منتخب کرتے ہیں ـ یا اللہ تعالیٰ اس کو چن لیا کرتا ہے۔

سید صاحب ـ اللہ تعالیٰ اس کو منتخب کرتا ہے۔

مولویصاحب ـ بہت اچھا ـ تو وہ شخص جس نے مجدد ہونا ہوتا ہے کس طرح معلوم کر لیتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کیلئے انتخاب فرمایا۔

سید صاحب ـ اس کو اللہ تعالیٰ غیب سے بذریعہ الہام اطلاع دیتا ہے۔

مولویصاحب ـ بہت خوب ـ قرآن کریم نے ایسے شخص کو جسکو غیب سے اطلاع ملی یا الہام اور وحی ہو ... ... اپنی اصطلاح میں رسول بیان فرمایا ہے جیسا کہ سورہ جن رکوع دو کی آیتہ میں فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسولٍ ـ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ـ یعنے اس کے پوشیدہ امور کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے مگر جسکو وہ چاہے اطلاع دیتا ہے۔

سید صاحب ـ میں اولیاء پر الہام کا قائل ہوں مگر وحی انبیاء کو ہوتی ہے اور میں حضرت اکرم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نزول وحی کا قائل نہیں ہوں۔

مولویصاحب ! بہت اچھا ـ تو الہام اور وحی میں قرآن کریم کے رُو سے کوئی فرق بتا سکتے ہیں۔

سید صاحب ! قرآن کریم کے رُو سے اگرچہ کوئی فرق نہیں بتا سکتا ہوں مگر علماء نے بہت کتابوں میں فرق بیان کیا ہے۔

مولویصاحب ! خیر ہمیں بہر حال دینی امور میں قرآن کریم کو سب سے زیادہ ترجیح دینی چاہیئے کیونکہ کتاب اللہ ہے اور اس کے آگے زید و بکر کا قول ہیچ ہے اور آپ خود ہی قرآن شریف پر زیادہ زور دیتے ہیں

نوٹ ـ یہاں مولویصاحب کے سامنے سید صاحب خاموش ہو گئے اور پھر سلسلۂ کلام یوں شروع کیا۔

سید صاحب ! آپکے اس بیان سے تو سب مجدد رسُول ٹھہرے ـ تو اس میں میرزا صاحب کی خصوصیت کیا باقی رہی۔

مولویصاحب ! ہمیں کب انکار ہے کہ اور مجدد کمالات رسالت یا بروزی رسالت سے عاری تھے۔

سید صاحب ! مولویصاحب آپنے ایک تمہید رکھ کر گفتگو شروع کی اور میرزا صاحب کی رسالت کو ثابت کرنا چاہا ہے ـ مہربانی فرما کر ہمکو قرآن مجید سے کوئی صاف آیتہ بتا دیں جس سے بلا تاویل ثابت ہو کہ اسلام میں رسول آویں گے اور اپنے کلام کو پایہ ثبوت تک پہونچا دیں اور انصاف سے کام لاویں۔

مولویصاحب ! ایسی صاف آیتہ ہی بتا دیدیتے ہیں ـ اب آپ انصاف سے کام لیں ـ اور ذرا یاد رکھیں جو ادیں وہ آیت یہ ہے یٰبنی آدم اما یاتینکم رسلٌ منکم یقصون علیکم ایاتی الخ سورہ رکوع

ترجمہ اے آدم کے فرزندو جب تمہارے پاس تم میں سے رسُول آوینگے اور وہ میری آیتیں تمکو پڑھ سناویں گے۔

سید صاحب ـ اس آیتہ میں جو رسول مراد ہیں وہ اسلام کے قبل کے رسول ہیں

مولویصاحب ـ سید صاحب آپ قرآن کھولکر یہ موقع نکالکر دیکھ لیویں یہاں گذشتہ رسولوں کا کوئی قصہ نہیں بلکہ سیاق و سباق صاف بتلا رہا ہے کہ اصحاب رسول یہاں مخاطب ہیں اور رسول وہ رسول ہیں جو نبی کے بعد اسلام میں آنیوالے ہیں ـ یاتینکم کا لفظ خود ہمارے قول کا شاہد ہے

سید صاحب ! اس آیت میں لفظ اما وارد ہے اور وہ حرف شرط ہے اور اسطرح آپکے معنے ٹھیک نہیں بلکہ صحیح معنے یوں ہوئے ہیں کہ اے آدم کے فرزندو ! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئے تم پر ہماری آیتیں پڑھ سنائیں پس جب یہ جملہ شرطیہ ٹھہرا ـ تو اس کا تحقق وقوع لازم نہیں اور یہاں ضرور کسی کا آنا ثابت نہیں آ سکتا۔

مولویصاحب ! جو معنے ہمنے کئے ہیں قرآن کریم کے رُو سے بالکل ٹھیک ہیں اور ایسا حرف شرط قرآن کریم نے تحقق وقوع پر اکثر جگہ بیان کیا ہے اور اگر وہاں آپکے معنے لئے جاویں تو سراسر غلط ٹھہرتے ہیں جیسا کہ پہلے ہی پارہ میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ـ فاما یاتینکم منی ھدیً فمن تبع ھدای فلا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون ـ سورۃ البقرہ ـ یہاں لفظ اما جو شرط ہے آیا ہے ـ اور تحقق وقوع پر آیا ہے اور اس کے صحیح معنے یوں ہو سکتے ہیں کہ جب آوے گی میری طرف سے ہدایت ـ پس جس نے اس ہدایت کی تابعداری کی تو انپر نہ خوف ہے ، نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہ ظاہر ہے کہ آدم کے بعد ہدایت اور رسول کس کثرت سے آئے۔

سید صاحب ! اگر ہم تسلیم کریں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسول آئے تو جیسا اور اولوالعزم انبیاء کے وقت جن تابع اور مددگار رسُول تھے جیسا حضرت ابراہیم کے وقت میں لوط حضرۃ بطور امداد رسول نہ ہوا۔

مولویصاحب ! اور انبیاء کو مددگاروں کی ضرورت تھی اور انہوں نے مددگاروں کیلئے درخواست کی جیسا کہ حضرت موسیٰ کی زبانی درخواست سورہ طٰہٰ میں مذکور ہے ـ ربّ اشرح لی صدری ویسّر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیراً من اھلی ھارون اخی اشدد بہٖ ازری واشرکہ فی امری ـ الخ ہارون کو وزیر و مشیر گردانا ـ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی خواہش مددگار کی ظاہر نہ کی تابعدار اصحاب ان کو ملے تھے ـ وہ انبیاء جو بنی اسرائیل میں موسیٰ کے بعد و قفینا من بعدہٖ بالرسل سے ظاہر ہے کم نہ تھے ـ ان کو اللہ تعالےٰ نے آیت استخلاف میں خلفاء کے نام سے موسوم کیا جو اس لفظ رسُل کے ہم معنے ہے

سید صاحب ! نہیں ـ آیتہ استخلاف میں جو خلفاء مذکور ہیں اس سے عام سلاطین مراد ہیں۔

مولویصاحب ! افسوس وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم ـ اولٰئک ھم الفاسقون ـ میں ان خلفاء کے لیئے ایمان اور عمل صالح قرار ٹھہرایا اور ان خلفاء کا منکر کافر و فاسق گردانا گیا ہے اگر عوام سلاطین مراد ہیں تو کیا واجد علیشاہ اور یزید جو سلاطین تھے ، ان کے منکر فاسق و کافر تھے۔

مولویصاحب نے اب جب سید صاحب کو لاجواب پایا تو ان کو مہلت دی کہ جب چاہیں جواب دے سکتے ہیں۔

میں نے اس مضمون کو دلچسپ خیال کر کے اپنی عبارت میں ادا کیا اس خیال سے کہ شاید کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھائے ـ اور موجب اجر عظیم ہو ـ والسلام

خاکسار

قاضی محمد یوسف از پشاور

خطبہ عید

(جو عید اضحیٰ پر حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے

۱۵- جنوری ۱۹۰۸ء کو قریباً گیارہ بجے جو خطبہ پڑھا تھا وہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ عید کے دن بہت گھر چھائی ہوئی تھی اور اس میں سے نم ٹپک رہی تھی۔ اسواسطے مسجد مبارک میں عید پڑھی گئی۔ ضرورتاً ایک جماعت احباب کی مسجد کے نیچے کے کمرہ میں اور ایک دوسری چھت پر اور ایک درمیان چھت پر نماز عید کے واسطے کھڑی ہوئی۔ بعض قریب کے مکانات کی چھت پر تھے مکبرین جو اس کام کے واسطے مقرر کیے گئے تھے بلند آواز سے تکبیر کہتے جاتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب بسبب اسہال علیل تھے۔ بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں عرض بھی کی کہ وہ نہ آسکینگے۔ مگر حضرت نے فرمایا کہ میں نے ابھی انکو ایک دوائی بھیجی تھی۔ بلا دُنو سہی دوائی کیا تھی حضرت کی دعا کا اثر تھا کہ مولوی صاحب نے باوجود اسقدر علالت اور ضعف کے جو چہرے سے نمایاں تھا قریباً ایک گھنٹہ تک ایک نہایت لطیف خطبہ تقویٰ اور دعا اور قربانی پر بیان فرمایا جو کہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ نماز کی پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ سات تکبیریں ہوئیں اور دوسری میں قبل از قرأت پانچ تکبیریں ہوئیں۔ خطبہ کے شروع میں حضرت مولویصاحب نے تین دفعہ تکبیر پڑھی پھر کلمہ شہادت پڑھا پھر مفصلہ ذیل آیت قرآنی پڑھکر وعظ شروع کیا۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ۔

ہمارا پیارا کون ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تقویٰ بہت پسند ہے۔ اگر انسان اللہ کے ساتھ سچا معاملہ نہ کرے تو اس کے ظاہری اعمال کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ کوئی اس کا پیارا ہو جو ہر صفت سے موصوف ہو۔ سو اللہ سے بڑھکر ایسا کوئی نہیں ہوسکتا۔ یہ پیارے تو آخر جدا ہونگے۔ ان کا تعلق ایک دن قطع ہونے والا ہے۔ مگر اللہ کا تعلق ابد الآباد تک رہنے والا ہے۔ دنیا کی فانی چیزیں محبت کے قابل نہیں۔ کیونکہ یہ سب فنا پذیر ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی چیز ہے جو بقا رکھتی ہو ہرگز نہیں پس اسکی رحمت اور اس کے فضل کا سہارا پکڑو اور اسی کو اپنا پیارا بناؤ کہ وہ باقی ہے۔ متقی کے لیے

خدا کے پیارے ہم کسطرح بن سکتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان اللہ یحب المتقین۔ جب ایک ادنیٰ سا ہوکار یا معمولی حاکم کسی سے محبت کرے تو انسان جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ جب تقویٰ کے سبب اللہ جلشانہ محبت کرتا ہے۔ تو تقویٰ کیسی عظیم الشان چیز ہے جو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ یقیناً سمجھو کہ سب ذرات عالم اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں جس سے وہ پیار کرتا ہے تمام ذروں کو اس کے تابع کر دیتا ہے۔

حقیقت معجزات جو معجزات کے منکر ہیں وہ مانتے ہیں کہ سب ذرے اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ پس سارے معجزوں کا دارومدار اللہ کی قدرت سے وابستہ ہے جب وہ کسی سے پیار کرے تو ضرور ہے کہ اس کے لیے اپنی قدرت نمائیاں طرح طرح کے عجائبات کے رنگ میں کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔

رزق کی چابی۔ انسان کو بہت ضرورت ہے اس بات کی کہ کھائے پیئے پہنے اللہ تعالیٰ متقی کے لیے فرماتا ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب انسان جب متقی بنجائے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا پس اگر کوئی رزق کا طالب ہے تو اسپر واضح ہو کہ رزق کے حصول کا ذریعہ بھی تقویٰ ہے۔

مصائب سے نجات (۱) انسان جب مصیبت میں حوادث زمانہ سے پھنس جاتا ہے۔ اور اس کی بے علمی اسے آگاہ نہیں ہونے دیتی کہ کس سبب سے تمسک کرکے نجات حاصل کرے تو وہ خبیر جو ذرہ ذرہ کا آگاہ ہے فرماتا ہے متقی کو ہم تنگی سے بچائیں گے۔

حصول آرام (۳) یسر کو بھی انسان بہت پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا گویا سکھ بھی متقی ہی کا حصہ ہے۔ تاریخ کے صفحوں کو الٹ جاؤ اور دیکھو کہ متقیوں کے مقابلہ میں بڑے بڑے بادشاہ باریک در باریک تدبیریں کرنیوالے مال خرچ کرنیوالے

متقی کی مثال جتھوں والے آئے مگر وہ بھی ان متقیوں کے سامنے ذلیل وخوار ہوئے فرعون کی نسبت قرآن مجید میں مفصل ذکر ہے حضرت موسیٰؑ کے بارہ میں کہا وھو مھین ولا یکاد یبین ایک ذلیل (اور ہینا) آدمی ہے۔ میرے سامنے بات بھی نہیں کرسکتا اور اسکی قوم کو غلام بنا رکھا۔ مگر دیکھو آخر اس طاقتوں والے شان وشوکت والے جاہ وجلال والے فرعون کا کیا حال ہوا۔

اغرقنا اٰل فرعون وانتم تنظرون۔ تنظرون میں ایک خاص لذت ہے۔ دشمن کو ہلاک تو کیا مگر آنکھوں کے سامنے دشمن تو مرا ہی کرتے ہیں مگر آنکھوں کے سامنے کسی دشمن کا ہلاک ہونا ایک لذیذ نظارہ ہے جو آخر اس متقی کو نصیب ہوا۔

فتح کی مفتاح (۴) اسی طرح متقی کو عجیب در عجیب حواس ملتے ہیں اور ذات پاک سے اس کے خاص تعلقات ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اولئک ھم المفلحون بھی متقیوں کے لیے آیا ہے یعنی اگر مظفر منصور فتحمند ہونا ہو تو بھی متقی بنو۔

ایک اور متقی کی مثال یہ دن بھی ایک عظیم الشان متقی کی یادگار ہیں اس کا نام ابراہیم تھا اس کے پاس بہت سے مویشی تھے۔ بہت سے غلام تھے اور بڑھاپے کا ایک ہی بیٹا تھا۔ فلما بلغ معہ السعی قال یا بنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ۔ سو برس کے قریب کا بڈھا۔ ایک ہی بیٹا۔ اپنی ساری عزت ناموری مال جاہ وجلال اور امیدیں اسی کے ساتھ وابستہ۔ دیکھو متقی کا کیا کام ہے اس اچھے چلتے پھرتے جوان لڑکے سے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کروں۔ بیٹا بھی کیسا فرمانبردار بیٹا ہے قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین۔ اباجی وہ کام ضرور کرو جس کا حکم جناب الٰہی سے ہوا میں بفضلہ صبر کے ساتھ اسی برداشت کرونگا۔ یہ ہے تقویٰ کی حقیقت۔ یہ ہے قربانی۔ قربانی بھی کیسی قربانی کہ اس ایک ہی قربانی میں سب ناموس امیدوں ناموریوں کی قربانی آگئی۔

ایک قربانی کا بدلہ

جو اللہ کے لیے انشراح صدر سے ایسی قربانیاں کرتے ہیں اللہ بھی انکو اجر کو ضایع نہیں کرتا۔ اس کے بدلے ابراہیمؑ کو اتنی اولاد دیگئی کہ مردم شماریاں ہوتی ہیں مگر پھر بھی ابراہیمؑ کی اولاد صحیح تعداد کی دریافت سے مستثنیٰ ہے۔ کیا کیا برکتیں اس مسلم پر ہوئیں کیا کیا انعام الٰہی اسپر ہوئے کہ گننے میں نہیں آسکتے۔ ہماری سرکار خاتم الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی ابراہیم کی اولاد سے ہوئے۔

پھر اس کے دین کی حفاظت کے لیے خلفاء کا وعدہ کیا کہ انہیں طاقتیں بخشیگا اور ان کو مشکلات اور خوفوں میں امن عطا کریگا۔ یہ کہانی کے طور پر نہیں۔ یہ زمانہ موجود یہ مکان موجود تم موجود قادیان کی بستی موجود ملک کی

اسوقت کے ایک متقی کی مثال

حالت موجود ہے کس چیز نے ایسی سردی میں تمھیں دور دور سے یہاں اس مسجد میں جمع کر دیا۔ سنو! اسی دست قدرت نے جو متقیوں کو اعزاز دینے والا ہاتھ ہے۔ اس سے پہلے پچیس برس پر نگاہ کرو تم سمجھ سکتے ہو کہ کون ایسی سخت سردیوں میں اس گاؤں کیطرف سفر کرنیکے لیے تیار تھا۔ پس تم میں سے ہر فرد بشر اس کی قدرت نمائی کا ایک نمونہ ہے ایک ثبوت ہے۔ کہ وہ متقی کے لیے وہ کچھ کرتا ہے جو کسی کے سان گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ یہ باتیں ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتیں یہ قربانیوں پر موقوف ہیں۔ انسان عجیب عجیب خوابیں اور کشوف دیکھ لیتا ہے۔ الہام بھی ہو جاتے ہیں مگر یہ نصرت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس آدمی کی یہ حالت ہو وہ خوب غور کرکے دیکھے کہ اسکی عملی زندگی کس قسم کی تھی۔ آیا وہ ان انعامات کے قابل ہے یا نہیں یہ (مبارک وجود) نمونہ موجود ہے اسے جو کچھ ملا۔ ان قربانیوں کا نتیجہ ہے جو اس نے خداوند کے حضور گذاریں۔ جو شخص قربانی نہیں کرتا جیسی کہ ابراہیم نے کی۔ اور جو شخص اپنی خواہشوں کو خدا کی رضا کے لیے نہیں چھوڑتا۔ تو خدا بھی اس کے لیے پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے حضرت نبی کریم صلعم کے مقابلہ میں کیسے دشمن موجود تھے۔ مگر وہ خدا جس نے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا فرمایا۔ اس نے سب پر فتح دی صلح حدیبیہ میں ایک شخص نے آکر کہا تم اپنے بھائیوں کا جتھا نہ چھوڑو ایک ہی حملہ میں یہ سب تمھارے پاس بیٹھنے والے بھاگ جائینگے اسپر صحابہؓ سے ایک خطرناک آواز سنی اور وہ ہکابکا رہ گیا یہ حضرت نبی کریمؐ کے اللہ کے حضور بار بار جان قربان کا نتیجہ تھا کہ ایسے جاں نثار مریدے۔ آخر وہ جو باپ بنتے تھے۔ جو تجربہ کار تھے ہر طرح کی تدبیریں جانتے ان سب کے منصوبے غلط ہو گئے۔

آنحضرتؐ کی کامیابی

اور وہ خدا کے حضور قربانی کرنیوالا متقی نہ صرف خود کامیاب ہوا بلکہ اپنے خلفاء راشدین کے لیے بھی یہی وعدہ لے لیا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم اٰمنا۔ دنیا میں کئی نبی جن میں بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ اپنے ساتھ خارق عادۃ نشان لے کر دنیا میں آئے۔ مگر ان محسنوں ان ہادیوں کے لیے کوئی دعا نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں معبود سمجھکر دعا کا محتاج ہی نہیں سمجھتے یہ شرف صرف ہمارے نبی کریم صلعم کے لیے ہے کہ رات دن کا کوئی وقت نہیں گذرتا جس میں مومنوں

کس نبی پر دعائیں ہوتی ہیں

کی ایک جماعت درود دل سے اللّٰھم صل علٰی محمد نہ پڑھ رہی ہو۔ زمین گول ہے اس لیے مغرب وعشا ظہر وعصر کا وقت یکے بعد دیگرے دن رات کے کسی نہ کسی حصہ میں کسی نہ کسی ملک پر ضرور رہتا ہے۔ اور مسلمان سچے دل سے خاص رحمتوں کا نزول اپنے ہادی برحق کے لیے مانگتے ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ آپکے مدارج میں ہر آن ترقی دیتا ہے آپکو جو کتاب بخشی وہ کیسی محفوظ پھر آپکا دین کیسا محفوظ پھر دین کا عملدرآمد کیسا محفوظ پھر اس حفاظت کا طریق کیسا محفوظ ہے کہ ہر صدی کے سر پہ یہ عام سنت جماعت کا مذہب ہے بعض کے نزدیک ہر پچاس بلکہ پچیس برس کے بعد اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو سچی راہوں کی طرف کھینچنے والے بھیجتا رہتا ہے تاکہ تم مخلص متقی بنو اسلام دنیا سے اُٹھ جائیگا اس بات کا مجھے کبھی خطرہ نہیں ہوا کیونکہ اس دین کا بھیجنے والا سلام ہے پھر کہ دارالسلام پھر مدینہ دارالسلام (فتنہ دجال سے) نبی کریمؐ کے لیے بھی بعصمت من الناس آچکا ہے اس دین کا نتیجہ بھی دارالسلام پس اسلام ہر طرح سلامت رہیگا فکر ہے تو یہ کہ ہم لوگوں میں سے نکل کر اوروں میں نہ چلا جائے۔

اس کا طریق کونوا مع الصادقین ہے یعنی راستبازوں کے حضور میں رہنا۔ متقیوں کی جماعت میں شامل ہونا۔ پھر سال میں دیکھنا کہ جیسے

قربانی کے نظارہ سے فایدہ

ہم ایک جانور پر جو ہمارے ملک اور قبضہ میں ہے جزوی مالکیت کے دعویٰ سے چھری چلاتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی اپنے مولیٰ کے حضور جو ہمارا سچا خالق ہے اور ہم پر پوری اور حقیقی مالکیت رکھتا ہے۔ اپنی تمام نفسانی خواہشوں کو اس کے فرمانوں کے نیچے ذبح کر دینا چاہیئے۔

قربانی کرنیسے یہ مراد نہیں۔ کہ اس کا گوشت اللہ تعالےٰ کو پہنچتا ہے۔ بلکہ اس سے ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کی فرمانبرداری کا نظارہ مقصود ہے تا تم بھی قربانی کے وقت اس بات کو مدنظر رکھو کہ تمھیں بھی اپنی تمام ضرورتوں اعزازوں ناموریوں اور خواہشوں کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔ جسطرح ان جانوروں کا خون کرتے ہو ایسا ہی تم بھی خدا کی فرمانبرداری میں اپنے خون تک سے دریغ نہ کرو۔ انسان جب ایسا کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں اُٹھاتا۔ دیکھو ابراہیم واسمٰعیلؑ کا نام دنیا سے نہیں اُٹھا ان کی عزت واکرام میں فرق نہیں آیا۔ پس تمھاری سچی قربانی کا نتیجہ بھی بد نہیں نکلیگا۔ ولکن ینالہ التقوٰی تقوٰی خدا کو لے لیتا ہے۔ جب خدا مل گیا تو پھر سب کچھ اسی کا ہو گیا معجزوں کی حقیقت بھی یہی ہے جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو اسکو تمام ذرات عالم پر ایک تصرف ملتا ہے اسکی صحبت میں ایک برکت

صحبت صلح

رکھی جاتی ہے اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک انسان کے اخلاق کا اثر دوسرے کے اخلاق پر پڑتا ہے بعض طبایع ایسی بھی ہیں جو نیکوں کی صحبت میں نیک اور بدوں کی صحبت میں بد ہو جاتی ہیں قرآن کریم میں ایسی فطرتوں کا ذکر آیا ہے سماعون للکذب

سماعون لقوم آخرین۔ بعض لوگ اس قسم کے ہین کہ ہمارے پاس بیٹھ کر ہماری باتون کو پسند کرتے ہین جب دوسرون کے پاس جا بیٹھتے ہین تو پھر ان کی باتین قبول کرتے ہین ایسے لوگون کے لئے ضروری ہے کہ وہ متقیون کی صحبت مین رہین اور وہ وقت نہ ملے تو استغفار۔ لاحول اور دُعا کرین دعا کی حقیقت سے لوگ کیسے بے خبر ہین۔

مولویون کی حالت افسوس ہے مین تمہین کیا سناؤن سچ فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان ثریا پر چلا جاوے گا۔ دو مولویون کا ذکر سناتا ہون ایک مولوی میرے پاس بڑے اخلاص و محبت سے بہت دن رہا۔ آخر ایک دن مجھے کہا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے پاس کوئی تسخیر کا عمل ہے جو آسائش کی تمام راہین آپ کے لئے کھلی ہین اور اتنی مخلوق خدا آپ کے پاس آتی ہے مین نے کہا۔ عمل تسخیر کیا ہوتا ہے۔ خدا نے تو فرما دیا کہ سخرلکم مافی السموات ومافی الارض۔ سارا جہان تمہارے لئے مسخر۔ اس سے بڑھکر اور کیا تسخیر ہو سکتی ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ دعا کرے۔ دعا کی عادت ڈالے اس سے کامیابیون کی تمام راہین کھل جائین گی۔ میری یہ بات سنکر وہ ہنس دیا اور کہا یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے ہین کوئی عمل تسخیر بتلاؤ۔ ایک اور مولوی تہا اس نے مجھ سے مباحثہ کیا۔ مین نے اسے سمجھایا تم لوگون کی تعلیم ابتدا ہی سے ایسی ہوئی ہے کہ ایک عبارت پڑہی اور پھر اسپر اعتراض پھر اس اعتراض پر اعتراض۔ اسی طرح ایک لمبا سلسلہ چلا جاتا ہے اس سے تم کو اس قسم کی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ کسی کے سمجہانے سے کچھ نہین سمجھتے۔ مین تمہین ایک راہ بتاتا ہون بڑے اضطراب سے خدا تعالے کے حضور دعا کرو۔ اس نے بہی یہی کہا کہ یہ تو ہم جانتے ہین۔

دُعا غرض دُعا سے لوگ غافل ہین حالانکہ دعا ہی تمام کامیابیون کی جڑ ہے۔ دیکھو قرآن شریف کی ابتدا بہی دعا ہی سے ہوئی ہے۔ انسان بہت دعائین کرنے سے منعم علیہ بن جاتا ہے بیمار ہے۔ تو شفا ہو جاتی ہے۔ غریب ہے تو دولتمند۔ مقدمات مین گرفتار ہے تو کامیاب۔ بے اولاد ہے تو اولاد والا ہو جاتا ہے۔ نماز روزہ سے غافل ہو تو اسے الہام دیا جاتا ہے کہ خدا کی محبت مین مستغرق رہے۔ اگر کسل ہے تو اسے وہ ہمت دی جاتی ہے جس سے بلند پروازی کر سکے۔ کاہلی سستی ہے تو اس سے یہ بہی دور ہو جاتی ہے غرض ہر مرض کی دوا ہر مشکل کی مشکلکشا یہی دعا ہے اسباب کو مہیا کر سکنا یہ مجرب ہے اور مہیا شدہ اسباب سے کام نہ لینا یہ کسل ہے اسکے لئے دعا سکہلائی گئی۔ اللّٰھم انی اعوذبک من العجز والکسل۔ جب انسان منعم بن جاوے اور اسے آسودگی ملے بلحاظ اپنے مال کے اپنی قوت کے اپنی اولاد کے اپنی عزت و جبروت کے اپنے علم و معرفت کے تو پہر کبہی کبہی اعمال بد کا نتیجہ یہ ہو جاتا ہے کہ غضب آ جاتا ہے وہ اپنی آسودگی کو اپنی تدابیر کا نتیجہ سمجھکر اپنی تدابیر کو معبود بنا لیتا ہے اور بُرے عملون مین پڑ جاتا ہے اسلئے دعا سکہائی گئی۔ کہ غیر المغضوب علیھم ولاالضالین۔ مین منعم علیہ بن کر تیرا مغضوب نہ بنون۔ مغضوب کے دو علامات ہین۔ علم ہو عمل نہ کرے۔ (۲) کسی سے بے جا عداوت رکھے ضالین وہ بہولا بہٹکا انسان جو کسی سے بے جا محبت کرے اور سچے علوم سے بیخبر ہو۔ پس انسان کو چاہیئے یہ دعا کرے۔ اپنا منعم علیہ بنالے مگر انعام کئے گیون سے کہ جن پر تیرا غضب کیا گیا ہو نہ وہ بہولے بھٹکے قرآن کی انتہا دعا پر ہے قل اعوذ برب الناس۔ اول البشر آدم نے بہی دعا کی۔ ربنا ظلمنا انفسنا۔ ہمارے آخری نبی کا آخری کلام بہی دعا ہی ہے اللّٰھم الحقنی بالرفیق الاعلی۔ جو لوگ دعا کے ہتہیار سے کام نہین لیتے۔ وہ بدقسمت ہین۔ امام کی معرفت سے جو لوگ محروم ہین وہ بہی دراصل دعاؤن سے بے خبر ہین۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ سے پتہ ملتا ہے کہ اگر یہ لوگ اضطراب سے تڑپ سے حق طلبی کی نیت سے تقوی کے ساتھ دعائین کرتے کہ الٰہی اس زمانہ مین کون شخص تیرا مامور ہے تو مین یقین نہین کر سکتا کہ انہین خدا تعالےٰ ضائع کرتا۔ مین کبہی کسی مسئلہ و اختلاف سے نہین گہبرایا کہ میرے پاس دعا کا ہتہیار موجود ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اور حدیث اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ سچا تقوی حاصل کرنے کے لئے بہی دعا ہی ایک عمدہ راہ ہے پہر قرآن کریم کا مطالعہ۔ اس مین متقیون کے صفات اور راستبازون کے صفات موجود ہین۔ اللہ تعالی عمل کی توفیق بخشے۔ فہم و فراست بخشے۔ یاد رکہو کہ پاک اخلاق ایک نعمت ہے اس سے انسان کا اپنا دل خوش رہتا ہے۔ بی بی نیک ملے تو سارے گہر مین خوشی رہتی ہے اولاد نیک ہو تو پیچہے بہی آرام رہتا ہے۔ یہ سب دعا سے ملتا ہے قوم مین اخلاص و محبت سے پیش آؤ۔ حسن ظن سے کام لو۔ امر بالمعروف اور ناہی عن المنکر بنو۔ دعا کرو کہ خدا راستبازون کے ساتھ زندہ رکھے انہی کے ساتھ ہمارا حشر کرے۔ اللہ تعالی نے ہمپر جو اپنا انعام کیا (مسیح موعود) اسکی اتباع فرمانبرداری اسکی موجودگی نعمت سمجھو بہت سی مخلوق آئیگی جو پچہتائیگی کہ ہم کیون اس کے زمانے مین اس کے فرمانبردار نہ ہوئے۔ اخلاص و محبت سے زندگی بسر کرو۔ اور دعا کرتے رہو۔ یہ دعا کا ہتہیار دنیا کی تمام قومون سے چہین لیا گیا ہے یہ ہتہیار تمہارے قبضے مین ہے اس سے مسلح ہو جاؤ۔ دوسرے سب اس سے محروم ہین دنیا چندروزہ جگہ ہے۔ ہمیشہ ساتھ نہین رہیگی۔ دنیا کی صحت دنیا کی نعمت دنیا کی عزت اس کے دشمن اور دوست سب یہین رہ جائین گے صرف اللہ کی رضامندی اور عمل صالح تمہارے ساتھ جائین گے۔

قربانی کے بکرے قربانی کے لئے نبی کریم کو وہ نر بکرے پسند تھے جن کے منہ اور پاؤن مین سیاہی ہو۔ والا خصی کا ذبح بہی شرعاً جائز ہے جسکا پیدائشی سینگ نہ ہو وہ بہی جائز ہے ان جس کا سینگ آدہے سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہو یا کان چیرا ہوا ہو وہ ممنوع ہے۔ علماء کا اختلاف ہے کہ دو برس سے کم کا بکرا اور ایک برس سے کم کا دنبہ جائز ہے یا نہین۔ اہل حدیث تو اسے جائز نہین رکہتے۔ مگر فقہاء کہتے ہین کہ ۲ برس سے کم ایک برس کا بکرا بہی جائز ہے اور دنبہ چہہ ماہ کا بہی۔

(بہیڑ اور دنبہ کا ایک حکم ہرگز نہین یہ ہمارے بعض فقہا کی غلطی ہے بدر)

مومن اس اختلاف سے فائدہ اٹہا سکتا ہے۔ ضروری بات تو یہ ہے۔ کہ انسان ان سب باتون مین تقوی کو مدنظر رکہے۔ اور قربانی کی حقیقت سیکہے۔ دو چار روپے کا جانور ذبح کر دینا قربانی نہین قربانی تو یہ ہے۔ کہ خود اپنے نفس کی اونٹنی کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے ذبح کرے۔

(نوٹ۔ آپنے جمعہ کے خطبہ کی طرح درمیان مین جلسہ نہین کیا اور بعد ازان دعا کی گئی)

حکمت کے موتی درختون پر ہر موسم بہار مین جوانی آتی ہے لیکن انسان پر جوانی صرف ایک ہی بار آتی ہے۔

وہ دولت جمع کرنی چاہیئے جسے نہ بادشاہ لے سکے اور نہ چور چرا سکے بلکہ جو مرنے کے بعد بہی ساتھ ہی رہے یعنی نیکی۔

صبر مسرت کی کنجی ہے توبہ معافی کی اور انکساری اطمینان کی۔

دعا ایمان کے لئے ستون ہے۔

میٹھی بات دل کو مقید کر لیتی ہے۔

ہیرا اگر کیچڑ مین گر پڑے تو بہی ہیرا ہے۔

صنعت و حرفت

ایک شخص نے بہت عمدہ تحریک کی ہے کہ ہمارے ملک
مین دریاؤن۔ تالابون ندی نالون سے سیپ بکثرت دستیاب ہو
سکتے ہین۔ اگر کوئی شخص ان کے بٹن بنانے کا کارخانہ کہولدے
تو بہت نفع حاصل کرے۔ وہ صاحب لکھتے مین کہ صرف ان
ہتھیارون کی ضرورت ہے۔ آری تراشنے کی۔ چہوٹی قسم کا تیشہ
چھیلنے کو۔ سوہان یعنی رندہ صاف کرنے کو۔ سوراخ نکالنے
کے لئے ایک تیز برما۔ بعد از ان بٹنون کو کوئیلون پر سینک
کر انڈے کی سفیدی اور نمک مین دو تین بار بجھا لیا جائے۔
جس سے چمک اور جلا ہو جائیگی۔

(مدیر) کام تو کرنے کو بہت ہین ہمت چاہیئے ہمارے
ملک مین یہ نقص بہت ہے۔ کہ اپنے پیشے کو ترقی دینا نہین
جانتے جو جس کام مین لگا بس اسی مین لگا رہے گا اور اس مین
کچھ تغیر و تبدل کرنا کفر سمجھے گا۔

بعض پیشون کو اپنی ذات کے خلاف سمجھا جاتا ہے یہ عجب
حماقت ہے۔ مفصلہ ذیل اشعار مؤثر ثابت ہون گے۔

کپڑون کے کارخانے بنیون نے کہولڈالے۔
بنیون کے دال آٹے دھنیون نے تول ڈالے
درزی کی استری نے کپڑون مین جہول ڈالے
پھرتے ہین خاندانی گردن مین ڈہول ڈالے
نقال بہاند کھتک تاجر بنے ہوئے ہین۔
گوار کے دھنی گاجر بنے ہوئے ہین۔
واسن چمار بن کر لاکھون کما رہا ہے۔
جوزف لہار بن کر لاکھون کما رہا ہے
نتھو کمہار بنکر لاکھون کما رہا ہے
چھجو سنار بن کر لاکھون کما رہا ہے۔
تیلی ہے راک فیلر مٹی کے تیل والا۔
ریلی نہین ہے کوئی بنیا کھنڈیل والا
بابو بنے جولاہے لالہ بنے ٹھٹھیرے
صرّاف ہین تنبولی زرباف مین کبیرے۔
تعلیم و تربیت کے ہین جال مین بچھیرے
پیشے نہین رہین گے دنیا مین میرے تیرے
ذاتون کا فرق سارا اٹھ جائیگا جہان سے
لایلے ہے چھوت جانے ہندوستان کہان سے

جو کہتے ہین وہ کرتے نہین

اب چونکہ اکسٹریمسٹ اور
موڈریٹ گروہون کے
بعض اخبارون مین چل رہی ہے اسلئے نکتہ چینی کرکے ایک دوسر
کو خوب رسوا کر رہے ہین سوال اٹھایا گیا ہے کہ اکسٹریمسٹ
اخبار کیسری مرہٹہ اور بندے ماترم جو سودیشی کی حمایت مین اجنبی
گورنمنٹ سے بھی بے زار ہین۔ ولایتی کاغذ پر کیون چھپتے ہین اسی
بنا پر یہ بھی پوچھا گیا ہے۔ کہ ہندوستان اور پنجابی کس کاغذ پر چھپتے
ہین۔ غرض یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ یقولون مالا
یفعلون کے مصداق ہین ہم کہتے ہین کاغذ تو پھر ایک بڑی
چیز ہے۔ چہوٹی سے چہوٹی چیز بھی ولایت کی استعمال کیجاتی
ہے۔ اور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کل دنیا ہمارا ملک ہے اور سب
انسان آپس مین بھائی بھائی ہین۔ جو چیز عمدہ اور سستی ہو اُسے
بے تشک خرید و برتو۔ اور اگر ہمت ہو تو ویسی بنالو یہ کیا عقلمندی
ہے کہ خود بھی کچھ نہ کرنا اور دوسرون سے فائدہ اٹھانے
سے بھی منع کرنا۔

"ملک نائجیریا کے حالات"

"ملک نائجیریا کے حالات روزانہ پیسہ اخبار مین چھپے ہین۔
مفصلہ ذیل اقتباس موجب دلچسپی ناظرین ہوگا۔"

عمرین اس قدر بڑی رکھتے ہین۔ کہ سو برس کی عمر تو عام ہے
لوگ سو برس سے ہمارے چالیس برس والے سے تگڑے۔
چالیس برس والا ۲۲ برس کا جوان نظر آتا ہے۔ چہرہ پر بچپن برستا
ہے مونچھ تو خدا کا فضل ہے کہ چالیس برس والے کی ایسی دکھائی
دیتی ہے جیسے پندرہ سال والے لڑکے کی اور داڑھی تو
پچاس ساٹھ برس والے کی اگتی ہے یہ لوگ اول تو بیمار دیکھے نہین
گئے اور اگر ہون تو سردی سے فوراً ہو جاتے ہین سردی
برداشت نہین کر سکتے اور دوائیان اپنی جڑی بوٹی سے کرتے
ہین۔ جو ہمکو معلوم نہین۔

چکی یہان نہین ہے سلن پر آٹا پیسا جاتا ہے اور پھر
پانی گرم کرکے آٹے کو پکاکر (لئی) کی طرح بنالیتے ہین اور اس کو
سالن کے ساتھ کہاتے ہین روٹی پکانا جانتے نہین اور ہمارے
کہانے سے ان کا پیٹ نہین بہرتا پسند تو کرتے ہین مگر تسلی
نہین ہوتی اور ایک قسم کا درخت ہے روغن پیدا ہوتا ہے
اس سے مٹی کے چراغ جلاتے ہین اور گھی اتنا پسند کرتے
عورتین ہاتھون پیرون مین مہندی لگاتی ہین مگر ہاتہون مین
اکثر دیکھا ہے۔ کہ بجائے ہماری عورتون کے کپڑے اور
پتون سے ہاتھون سے باندھنے کے ایک لمبا سا تو بنا
لیا اور اس مین مہندی ڈالکر ہاتہ پر چڑہا لیا اور پیرون کو کپڑون
سے بازار ہاٹ کر لیتی ہین۔ عورتون کے سر پر رومال بندھا کر
سر کے بال بھیڑ کیطرح گھنے اور چھوٹے اور کنڈل دار ہوتے
ہین ان کو گوندھ لیتی ہین۔ مگر سر گوندھوانے کے لئے سارا
دن چاہیئے۔ اور پھر یہ نہین کہ جس طرح ہمارے ملک کی عورتین
آگے پیچھے بیٹھ کر سر گوندھین۔ نہین۔ جس کا سر گوندھنا ہے وہ
زمین پر لیٹ جاتی ہے اور مشاطہ سرہانے بیٹھ کر سر گوندہے
ذرا ذرا سی بال کنڈی یا کمے سے سمیٹ کر وہ گوندہے جاتی ہو۔
کنگھی ایسے بالون کے واسطے مختلف ہوتی ہے۔ ماتہا اور
زلفون والی جگہ عورتین منڈاتی ہین۔ بلکہ مونہہ پر بھی اُسترا پھیر
جاتی ہین اور سر پر مغز کے اوپر گوندکر نہایت خوبصورت سی
قبر بنالیتی ہین۔ جس مین دو تین چوٹی کے برابر چوٹیان یہان
رائج ہین اکثر بطور شوہر کے سر مین رکھتی ہین۔ پھر ایک کاجل
کی لکیر آنکھہ سے لیکر تہوڑی تک ادہر اور دوسری ادہر دونون
طرف کھینچتی ہین اور ناک مین ایک پتلی انگل بھر لمبی اونٹ کی
نکیل کیطرح سرخ رنگ کی جو مونگا سا ہوتا ہے۔ ڈالتی ہین
اور گلے مین عقیق کے ہار پر کوئی چالیس چالیس سیاہ سمون
یا ایک قسم پتون پر کہا نہ پہتی ہین۔

ریویو

ٹکیہ عطر

انبالہ سے ایک ٹکیہ عطر برائے ریویو آئی ہے
جو کپڑون پر ملنے سے خوشبو دیتی ہے
اور سونگھنے کیواسطے خوب ہو۔ اسکی حفاظت آسان ہے ایک روپیہ
مین ۱۴ ٹکیان مل سکتی ہین۔ پتہ۔ مولا بخش معرفت چودہری رحم علی
کسٹ انسپکٹر انبالہ۔

فتح المیزان المعروف بہ ثبوت واجب الوجود

یہ رسالہ منشی حسین بخش
صاحب اپیل نویس
بٹالہ نے کسی پنڈت مست رام کے رسالہ بنام مذہب کے جواب
مین لکھا ہے مست رام کوئی دہریہ ہے جس نے ہستی باریتعالی
کے برخلاف کتاب لکھی ہے اور اپنی کتاب مین نعوذ لفظ اس کثرت
سے استعمال کیا ہے اگر اسکا مست رام لغو رکھدیا جاوے تو بہت
موزون ہوگا منشی صاحب نے بہت عمدہ فلسفیانہ دلائل کیساتھ
خود مصنف کے الفاظ سے ہی اسکی تردید کی ہے امید ہے۔ کہ اس رسالہ
کے پڑھنے سے پنڈت کی مستی دور ہوکر کچھ ہوش آجائیگی منشی صاحب
نے منطقی دلائل کو عمدہ تمثیلون کیساتھ عام فہم بھی کردیا ہے

عجائبات قدرت

چین کا سب سے پرانا اخبار تسنگ پاؤ پکن سے شائع ہوتا ہے۔ سنہ ۹۵۰ء کے قریب جاری ہوا۔

بعض ایسے پودے بھی دیکھے گئے جنکی ایک شاخ پر سرخ رنگ کے پھول دوسری پر زرد رنگ کے تیسری پر نیلگون اور ایسے بھی جن کے پھول آج زرد کل سرخ پرسوں بنفشی بعض پھول دن مین تین دفعہ رنگ بدلتے ہین۔ (ما یعلم جنود ربک الا ھو)

مرگی کا مرض عمدہ عینک کے استعمال سے جاتا رہتا ہے (خوب)

ایک آلہ ایجاد ہوا جس سے مچھلیان پانی کے باہر زندہ رہ سکین۔

عجائبات عالم

بندرگاہ کو صبح کیوقت خواہ کیسے ہی احتیاط سے جہاڑ دیا جائے دن کو خواہ کتنا کم کام ہو پھر بھی شام کیوقت بندر پر گرد کے انبار ہوتے ہین (یہ گرد کہان سے آتی ہے؟)

ایک نامور ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ وہ نوزائیدہ بچون کو باتین کرنیکے قابل بنا سکتا ہے: بچہ مان کے پیٹ سے نکلتے ہی امان ابا کہہ سکیگا۔ اور پانچوین سال مین ہوشیار ہوکر پالٹیکس مذہب اخلاق دیگر علوم و فنون پر بحث کریگا۔

آگرہ مین ایک کہاری کے بچہ پیدا ہوا ہے: بچہ کے چار ہاتھ دو سر تھے۔ مرگیا۔

دلچسپ باتین

چین کی آبادی ۴۵ کروڑ۔ ہندوستان کی ۳۰ کروڑ کل دنیا کی ایک ارب ۵۲ کروڑ۔ اس لحاظ سے فغفور چین اور ویسرائے ہند کی ماتحت دنیا کی نصف آبادی ہے۔

ملک فرانس مین ہر سال ۳۰ ہزار گھوڑے کھائے جاتے ہین چارلس ساڑھے بائیس ہزار گوشت ہر ایک گھوڑے سے نکلتا ہے جرمنی مین بھی اس کے گوشت کو شوق سے کھاتے مین

یورپ کا ڈاکٹر ہربرن سانپ کو بطور غذا کے پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے سامنے چوزہ اور ہرن کا گوشت بھی کچھ حقیقت نہین رکھتا اس قدر لذیذ اور ذائقہ دار اور بامزہ ہوکہ بس ایک دفعہ کھاؤ عمر بہر اور گوشت سونہہ نہ لگاؤ (کیا اس کے یہ معنے تو نہین کہ مرجاؤ)

انسداد طاعون کے خیال سے رنگون مین ایک لاکھ ستائیس ہزار دوسو دو چوہے مارے جاچکے ہین۔ ایران مین تمام آتش پرستون نے کام بند کردیا۔ کیونکہ ان کا افسر اعظم جو ایک با اثر ساہوکار تھا قتل کردیا گیا۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے وفادار قوم سکھ کے لئے دو خاص تہوارون کی سرکاری تعطیل منظور فرمائی۔ ایک گورو گوبند سنگہ جی کے جنم کی اور دوسری ہولہ کی۔ پہلی ۱۰ جنوری کو ہوا کرے گی اور دوسری ۱۸ مارچ کو۔ فی الحال یہ تعطیلین صرف انبالہ۔ لودیانہ۔ جالندہر۔ ہوشیارپور۔ سیالکوٹ گجرانوالہ لائلپور مین ہوا کریں گی۔

آئے دن کے ریلوے تصادم کو روکنے کے لئے یہ تجویز بہت عمدہ پیش کیگئی ہے۔ کہ برقی تختیون کا بندوبست کرین جس سے اس کا کلی انسداد ہوجائیگا۔ ایسٹ انڈیا ریلوے مین اس کا انتظام شروع ہوگیا۔

شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر نے دعوے پیش کیا ہے کہ دس برس تک اگر بچون کو کپڑے نہ پہنائے جاوین۔ تو بہت تندرست و تنومند ہوجائین گے۔ (پنجاب کے دیہات مین اسپر بلا اس کے کہنے کے عمل ہوتا ہے) کئی متمول آدمیون نے اس تھیوری کو عملی صورت مین لانے کیلئے ساڑھے تین لاکہہ ڈالر کے خرچ سے ایک بستی قائم کرنی چاہی ہے۔

حوادث زمانہ

نوشہرہ چھاونی کو مردان اور مالاکنڈ ملانے کے لئے ایک پل کشتیون کا ہے یہ بوقت ضرورت کھولا جاتا ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو آدمی اس پل پر بطور تماشہ جمع تھے اس قدر بوجہ پل سنبھال نہ سکا۔ وہ ٹکڑا جس پر لوگ جھکے ہوئے تھے اور تماشہ دیکھ رہے تھے ٹوٹ کر دریا مین گر پڑا۔ کم وبیش ایک سو آدمی غرق ہوا۔

احمد آباد مین آگ لگنے سے دس مکانات جل گئے۔ آٹھ لاکھ روپیے کا نقصان۔ ایک مہاجن مع اپنی بیوی اور آٹھ سالہ بچے کے غائب ہے۔

لکھنؤ سے افسوسناک خبر آتشزدگی کی آئی موضع نگوا پردا جمعہ کی شب کو بالکل خاکستر ہوگیا۔ (بے خانمان)

لندن مین شاہی محل بکنگہم کے رسوئی خانہ مین آگ لگی ۱۳ انجن پہونچ گئے۔ خیر گذری۔

سینٹوگراف کا تماشہ لندن کے بارنسلی پبلک ہال مین تھا۔ بچے جس گیلری مین تھے وہ تنگ تھی انہین دوسری گیلری کی طرف بلایا گیا یکبارگی جو دوڑے ۱۶ کچل کر مرگئے کوئی چہہ چہہ سال کی عمر کے تھے۔

حجاز مین ۱۳ دسمبر تا ۱۲ جنوری ہیضہ کے ۲۲۰۶ کیس ہوئے ۱۶۹۰ موتین۔ قسطنطنیہ مین بھی جا پہونچا۔ خاص مکہ معظمہ مین ۵ تا ۹ جنوری ۷۱۴ کیس اور ۶۰۲ اموات رہین۔

ایسٹ انڈین ریلوے لائن جہا جہا اور گدہو کے درمیان مسافر اور مال گاڑیون مین تصادم۔ تہرڈ کلاس گاڑیان پاش پاش ہوگئین۔

قحط

پارسال کے اخبار بمبئی کا ایڈیٹر ہزار روپیہ جرمانہ ادا نہین کر سکا۔ پریس بھی ضبط۔

ہندوستان مین دو لاکھ ۲۳ ہزار آدمی قحط زدہ ہے۔ ۹۰ ہزار وسط ہند کی دیسی ریاستون مین۔

ہندی افواج کے چودہ یورپین افسر ممالک وسطی مین خیراتی کامون کے انتظام کے لئے بھیجے گئے

صوبجات متحدہ مین قحط کے خیراتی کامون پر ایک لاکھ ۶۹ ہزار آدمی ہین۔ وسط ہند مین ۵۰ ہزار اور ترقی۔

امن مین خلل

موضع دیال (ڈیرہ اسمٰعیل خان) مین حکیما نمبردار قتل ہوا۔ لاکھ روپیہ لوٹ لے گئے۔

آبی سینیا مین اہل اٹالین کے لوٹے جلانے پر ڈوما مین سخت گھبراہٹ ہے۔

میمن سنگہ مین باشندون کی خانہ تلاشیان ہو رہی ہین۔ وجہ نامعلوم

بابو درگا چرن کو چلتی ٹرین مین یورپین افسرون پر حملہ کرنے کے جرم مین دو سال قید ہوئی۔

قلعہ ڈبلن کے شاہی زیورات کی چوری کا اب تک پتہ نہین ملا۔ زیورات کا محافظ بحکم گورنمنٹ علیحدہ کیا گیا۔

چینی صوبہ چکیانگ مین متصل وانتنگ سخت بلوہ ہوا۔

پراشنٹ کا گرجہ دسکول بھی پہونکدیا۔ کوتزالی کا مکان بھی جلا دیا۔

کوچن چاینا کے قریب علاقہ تانکینگ مین وہان کی دیسی فوج بگڑ گئی تمام فوج بیدل ہوگئی۔

۹ رجنوری کو لندن کے کیکسٹن ال مین ایک بھاری جلسہ ٹرنسوال کے مظلوم ہندیون کی ہمدردی مین کیا گیا۔

آئے دن جو سرحد پر ڈاکے پڑتے رہتے ہین ان کے انسداد کے لئے یہ تجویز پیش کیگئی ہے کہ اول تو محسود وزیریوں کا ناک مین دم لائین اور انہین سزا دین اور جسقدر مالی نقصان ہوا ہے ان سے پورا کرلین۔ دوم سرحدی صوبے مین جو خاندان متمول ہین سب کو بلالیسنس کے اسلحہ رکہنے کی اجازت دین سوم یہ کہ جب ایسی ڈکیتی کی واردات ہو۔ تو مجرمون کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کرین۔

بلاد اسلامی

(دبدبہ کیلئے ترجمہ کیا گیا)

المویٔد فاس کے ایک فاضل نامہ نگار کی معرفت لکھتا ہے کہ آجکل فاس مین بجز سلطان عبد الحفیظ اور اس کی اس طاقت اور توفیق آلہی کے اور کچھہ ذکر نہین ہوتا جو کہ مغرب کو فرانس کے پنجہ سے بچانے کے لئے ملی ہے اور وہ یہ خیال کرتے ہین کہ جب فرانس سلطان عبد العزیز کی حمایت کا اعلان کریگا تو سلطان عبد الحفیظ کے پہونچنے مین کوئی روک نہوگی اور پھر فرانس کے لئے اچھا انجام نہ ہوگا اس لئے کہ دو لاکھ لشکر کے اخراجات کم از کم ایک سال تک برداشت کرنے پڑین گے اور پھر فرانس اور سب مغرب کے باشندون مین سخت جنگ چھڑ جائیگا اور اس وجہ سے سلطان عبد العزیز کے حکم کا نفاذ رعیت پر توکیا اپنے اتباع پر بھی نہ رہے گا اور اسپر بڑی شہادت اس بات سے ملتی ہے۔ کہ جب سلطان عبد العزیز نے فرانس اور ہسپانیہ سے تحایف قبول کئے تو رعیت سخت متنفر ہوگئی تھی حالانکہ اس وقت ان کے لشکرون کے داخل ہونے کی قبولیت کی تصریح نہ کیگئی تھی سلطان عبد الحفیظ کا قصہ یون ہے کہ جب فرانس کی فوج پہلے سوائے کسی مقابلہ کے وجدہ اور پھر دار البیضار مین داخل ہوئی تو ملکی لوگ سخت پریشان ہوئے اور مراکش اور اس کا گرد نواح بھڑک اٹھا اور ماہ رجب کی چھٹی تاریخ جمعہ کے دن سب رؤسا اور علمار دار المخزن مین جمع ہوئے اور عوام ٹڈی دل کیطرح منتشر تھے۔ تو رؤسا نے سلطان عبد الحفیظ کو بات چیت کرنیکے لئے بلایا۔ تو وہ معمولی لباس سوا عمامہ کے ٹوپی پہنے ہوئے تشریف لائے تو شریف محمد بن الرشید اٹھا اور خطبہ پڑھا اور ظاہر کیا کہ مغرب سخت خطرہ مین پڑا ہوا ہے اور اس کا باعث سلطان عبد العزیز کا تساہل اور غفلت ہے۔ اور کہ وہ رعیت کی پرواہ نہین کرتا اور وزرار پر بہت ہی اعتبار کرتا ہے حالانکہ وہ بجز اپنے ذاتی منافع کے اور کسی امر کی پرواہ نہین کرتے یہان تک کہ اغیار نے مغرب کی طمع کرلی کیونکہ وہ جانتے ہین۔ کہ انتظام ملکی اور جنگی تیاری سے بالکل غافل ہین حتے کہ فرانس پہلے وجدہ مین اور دار البیضار مین اتر گیا اور ابھی تم دیکھو گے کہ شہر مراکش مین فرانس کی فوج داخل ہوچکی ہے تو اب بجز کسی عقلمند دور اندیش ہوشیار مناسبت وقت کو جاننے والے سلطان کے سوا کبھی کام نہین چل سکتا۔ پس اگر ابھی سے سلطان عبد العزیز کی معزولی سے تدارک نہ کرین گے تو ہم اپنے لئے وہ کچھہ لائین گے جس کا انجام اچھا نہوگا۔

اور اس وقت ایسا سلطان بجز عبد الحفیظ کے نظر نہین آتا۔ جو کہ عالم فاضل متقی ہو اور اس کی صلاحیت پر اس کے خلافت کیوقت کے امور شہادت دیتے ہون پس اے اللہ کے بندو! تم اس کو خلافت پر مجبور کرو تاکہ تمہارے معاملات ٹہیک ٹہاک ہوجاوین اور ملک کو بچالو۔ تو سب نے اس رائے کی تحسین کی اور سب نے سلطان عبد العزیز کے معزول کرنے اور اس کے بھائی سلطان عبد الحفیظ کی بعیت کرنیکا اتفاق کرلیا اور اسی وقت بعیت نامہ لکھا گیا اور بڑی شان وشوکت سے بعیت ہونے لگی اور پھر بڑے شان وشوکت کے ساتھہ سلطان عبد الحفیظ مسجد مین گئے اور عام بعیت ہوگئی۔ اس کے بعد نئے سلطان نے نہایت سرگرمی سے ملکی اصلاح شروع کی اور سب سے پہلے قیدیون کو رہا کیا اور پھر قوم کے چیدہ بزرگون کو بڑے بڑے عہدون پر مقرر کیا گیا اور لشکر کو مرتب کیا اور رعیت جوق جوق لشکر مین داخل ہونے لگی اور اس نے ان کو عمدہ لباس اور عمدہ اسلحہ دئے اور تحایف کے طور پر بہت مال ہاتھہ آیا۔

ملک مصر مین نیشنل کانگریس کی تجویز

یہہ کانگریس مصر کے سیاسی قانون کی دفعہ ۵ کیمطابق ہوئی ہے۔ جس کا منشا یہ ہے کہ ہر ایک مصری شخص کو جسکی عمر ۲۰ سال کی ہو حقوق تمدن کی اصلاح مین رائے دینے اور اس اصلاح سے متمتع ہونیکا اختیار ہے۔ ۸ باتین درج کردی گئی ہین۔ جن پر کہ کانگریس کا کلی دارومدار ہوگا۔ اول سلطنت خدیویہ کی دائمی استقامت کی تائید جیسا کہ فرمان شاہی یعنی منجانب سلطنت ترکی صادر شدہ ہے دوم ان وعدون اور شرائط پر بھروسہ رکھنا جو کہ سلطنت برطانیہ نے بروقت قبضہ مصر کئے ہوئے ہین نیز ان شرطون اور وعدون کے پورا کئے جانیکا مطالبہ کرنا۔ سوم مصر مین پارلیمنٹ کے قائم کئے جانیکا مطالبہ کرنا جس سے ہر ایک امر کی اصلاح بموجب خیال مصریون کے ہوسکے چہارم ابتدائی تعلیم عام اور ضروری کئے جانے پر زور دینا۔ پنجم تمام مصری مدارس مین عربی زبان کا مستقل طور پر رواج دینا گویا عربی زبان لازمی طور پر پڑہائی جاوے۔ ششم مصری اصلاحون کے ضمن مین وسیون کو وظائف بکثرت دئے جانا کیونکہ ان کا حق ہے بمقابل مصریون کے دوسرے لوگون کو وظائف بہت کم دئے جائین۔ تاکہ مصری لوگ تعلیم حاصل کرکے اپنے ملک کا انتظام خود کرنے کے قابل ہوجائین (دوسرے معنون مین سوراجیہ کا شوق) ہفتم اجنبی باشندون کے مقدمات عدالت مختلفہ کے جج فیصلہ کیا کرین جیسا کہ موجودہ حالت مین وہ لوگ تجاریہ اور مدنیہ حقوق کے لحاظ سے اپنے مقدمات علیحدہ حاکم کے پاس فیصل کراتے ہین رفتہ رفتہ اس موجودہ حالت کی اس قدر مخالفت کیجاوے کہ دیسی اور اجنبی ایک ہی عدالت مین مساوی طور پر انصاف پاوین۔

—— بیت المقدس کی جامع مسجد کی مرمت کا کام حسب حکم سلطانی شروع ہوا ہے۔

—— روس مین مسجدون کے ساتھہ وقف کی اجازت نہین۔ (چندے کی محتاج)

—— طہران مین دو دکاندار سپاہیون کے ہاتھہ سے ہلاک ہوئے۔ رعایا نے خون بہا چاہا حکومت نے باقاعدہ تحقیقات کا وعدہ کیا۔ جوش فرو نہین ہوا۔

—— ایران کے اخبارات کی عام رائے یہ ہے کہ قومی نامون کے انتخاب کا موجودہ طریقہ اصلاح طلب ہے۔ سیاسی معاملات سے ناواقف۔ اپنے مطلب کی باتین منظور کراتے ہین نہ ہون تو خوف سٹرائک۔

—— انجمن حمایت الاسلام کو ۵ ایڈیٹرون نے نوٹس دیا کہ حساب کتاب دکھایا جائے۔ انجمن کے بعض منتظمین نے حساب دکھانے سے انکار کیا۔

—— ندوۃ العلمار کے طلبار کی ایک خاص وردی بنائی گئی ہے لمبا کرتہ۔ صدری۔ شرعی پاجامہ۔ دلی کی جوتی الیسی ٹوپی جبہ بہ عمامہ بندہ

خبرین

۱۴؍ جنوری کو سہ پہر چار بجے کوئیٹہ مین سخت زلزلہ آیا سٹیشن شریگ مسار مقام نیچ بھی محسوس ہوا۔ نقصان ہوا۔

اخبار جگا نتر کے پرنٹر کو دو سال قید سخت ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ۱۱؍ جو ہیپہ بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے تمام کاریگرون نے اتفاق سے کام بند کر دیا ہے۔ آئی پی ریلوے کے بہورگھاٹ ٹنل مین ایک ٹرین پٹری سے اُتری۔ دو خادمین ہلاک ہوئے۔

امریکن صوبہ پنسلوینیہ کے مقام بوئرٹون کے تھیٹر مین آگ لگی ڈیڑہ سو لاشین نکالی گئین ۵۰ اشخاص مجروح (ماتم)

رابرٹ چپلے کمپنی نے ۴۵ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔

فیض مین مولائے حفیظ بطور سلطان مراکو اعلان کئے گئے۔ یہ اصلی سلطان عبد العزیز کے رقیب ہین۔

ایم ٹاکا ہیرا صاحب امریکن دربار واشنگٹن مین دولت جاپان کے سفیر مقرر ہوئے۔

مسٹر ایچ اے بی۔ ریٹگن صاحب نے اجلاس چیف کورٹ مین آ کر جہان سے عرض کی کہ گورنمنٹ آف انڈیا چاہتی ہے کہ مقدمہ راولپنڈی کے ابتدائی فیصلہ مین وہ تمام فقرے محو کئے جاوین جو وہان کی پولیس کی شان و عزت کے خلاف پائے جاتے ہین۔

انہار نو آباد ہائے پنجاب کی کمیٹی نے لائلپور مین ایک حصہ کام تحقیقات کا ختم کر کے اب ضلع ملتان کا راستہ لیا اور ۱۸؍ جنوری کو پھر لائل پور بقیہ کارروائی ختم ہو گی۔

پنجابی لکھتا ہے کہ لائل پور کے زمیندار موجودہ طرز عمل پر خوش نہین ایک عام جلسہ کیا جاوے اور وہان زمینداران کے قائمقامون کو موقعہ دیا جائے۔ کہ اپنی شکائتین سب کے سامنے پیش کرین۔

لندن مین ہندوستان کے جدید قرضہ کے لئے پانچ گونہ زیادہ پیش کیا گیا۔

تجویز ہے کہ انٹرنس کا امتحان بھی مڈل سکول کیطرح موقوف کیا جائے۔

میونسپلٹی شملہ کا جدید انتظام ہوا۔ ہر سات ممبر نامزد شدہ کافی سمجھے گئے۔

کل ہندی ریلوے کی آمدنی ہفتہ مختتمہ ۱۴؍ دسمبر مین ۵۹ لاکھ ۶۰ ہزار چہ سو اوسط فی میل ۱۳۰۳۔ شروع اپریل سے ۱۴؍ دسمبر تک مجموعی آمدنی ۳۳ کروڑ ۱۷ لاکھ ۱۱ ہزار نو سو تھی جو اگلے سال سے دو کروڑ زیادہ ہے۔

نیل کی کل پیداوار ۱۳ لاکھ ۸۰ ہزار ۹ سیر اندازہ کی جاتی ہے۔

پراونشل مسلم لیگ (لاہور) مین یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ جن محکمون مین مسلمانون پر سختی ہو اور ان کے حقوق پامال ہوتے ہون۔ ان محکمون کے افسرون کی خدمت مین ڈیپوٹیشن جا کر مسلمانون کے حقوق کیطرف متوجہ کرین۔

لفٹنٹ عمر حیات خان صاحب دربار کابل مین آئیندہ برٹش کے سفیر ہون گے۔ دو سال تک تو نہین (عجیب ا) نہین اگر حضور لارڈ منٹو اپنی بڑی دختر کی شادی کی تقریب پر چند ہفتون کیلئے ولائیت جائین مگر یہ بھی کہتے ہین کہ کوئی وایسرائے یا کمانڈر انچیف رخصت پر نہین جا سکتا۔

ملک برما مین شوئیبو کی چہاونی فضول سمجھی گئی تجویز ہو رہی ہے۔

سرگودہ کی وسط مین دکان بیع دلحم البقر بحکم لاٹ صاحب بند ہوئی۔

نیویارک مین سنگر کی نئی عمارت ۴۱ منزلہ ۶۵۰ فٹ اُونچی ہے۔

گورنمنٹ نیپال نے ہندوستان کے اندر غلہ کی درآمد بند کر دی۔

عباس بیگ ہیڈ کنسٹبل درجہ اول ستیا رام صاحب رخصتی کے قائمقام سب انسپکٹر ہو کر ضلع گجرات مین آئے۔

جودکنی جوتا کانگریس کے پنڈال مین سرینڈرو ناتھ جی پر پڑا اس کو اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا کرین اسے شیشے کے اندر لگا کر رکہون گا۔ یہ میری تیس سالہ خدمت کا صلہ ہے

بورڈرون کے لئے کمرون اور طالب علمون کے واسطے پروفیسرون کی کمی۔ علیگڈہ کالج کے منتظمین کی توجہ چاہتی ہے۔

پنجاب مین جس طرح مڈل کا امتحان موقوف کیا گیا ہے اس طرح تجویز ہے۔ کہ انٹرنس کے امتحان کی سند ہی ہیڈماسٹرون کی سفارش کے مطابق دی جائے۔ جو اپنے لڑکون کی قابلیت کو خوب سمجھتے ہین۔ اس سے اس گستاخی کی بھی اصلاح ہوئی اغلب ہے۔ جو سکولون کے بعض طلباء اپنے معلمین سے کہتے ہین۔

برلن مین مفسدان فرقہ سوشلسٹ گرفتار کئے گئے

پرتگال کے بازاری فساد مین تیس آدمی مجروح۔

اٹلی نے اپنے مقتولون کے نقصان کا معاوضہ چاہا۔ شاہ ابی سینیہ متاسف اور معاوضہ دلانے پر تیار ہین۔

متصل مظفر پور ایک مال گاڑی مسافر ٹرین سے ٹکرائی دیسی فائرمین مرگیا۔

تاوان تبت ملنے پر وادی چمبی تو خالی ہوگئی۔ مگر گیانٹسی مین دستہ فوج رکھنا لازم۔

شہزادہ فرمان فرمائے سلی جالک نے اطلاع دی کہ بیس ہزار نفوس قبائل نے مجھے گہیر لیا۔ کمک روپیہ ذخائر مطلوب۔

ترکی کردون نے پرنس کا کیمپ گہیر لیا۔ ۴۲ لاکھ کا خزانہ عظیم تعداد رولون کی چھین لی۔

سر ڈنزل ایبسن لفٹنٹ گورنر پنجاب اسی مرض سوزش حلق ولب کے عود کرنے سے جو تمباکو نوشی کا نتیجہ تبلائی جاتی ہے مجبور ہو کر باقی چار سالہ ملازمت کو چہوڑ کر آخر کنارہ کش ہو گئے ۲۳ ماہ حال کو چلے جائین گے۔

کانگڑہ کی دیوی کے مندر کی مرمت پر چار لاکھ روپیہ صرف کا تخمینہ ہے۔ چونکہ پانی نزدیک نہین اس لئے سنوئی دریا سے جسکا سرچشمہ مندر کی سطح سے ۲۳۶ فیٹ اونچا ہے۔ دو انچ سوراخ دار نالی سے ۲۷۰۰ من دن بھر مین پانی لانے کا خیال ہے ۱۲ میل کا فاصلہ ۱۵ ہزار خرچ۔

رسالہ ویسٹ اینڈ ایسٹ مین ذکر ہے کہ ایک اسلامی کانفرنس مکہ معظمہ مین منعقد ہوئی۔ جس نے قرار دیا کہ اسلام مر رہا ہے اور سخت توجہ کا محتاج ہے (بیشک اسی لئے اسے زندہ کرنیوالا مسیح آیا مبارک وہ جو اُسے قبول کرتے ہین)

ڈاکٹر ڈینز نے ایسی لاگ تیار کی ہے جو چوہون کی ہلاکت کیواسطے نہائت کارآمد ہے۔ یہ لاگ جب ایک چوہے مین داخل کر دین تو سب چوہون مین مرض پھیل جاتا ہے اور وہ ان کو باہر ہوا مین آنے پر مجبور کر دیتی ہے (چوہون کی شامت)

عالمگیر بارش ہوئی۔ بلوچستان سرحدی صوبہ گجرات مغربی مشرقی پنجاب مشرقی راجپوتانہ وسط ہند صوبجات متحدہ۔ بنگال۔ بہار۔ پشاور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ دہلی راولپنڈی انبالہ۔ خوشاب۔ لودیانہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ منٹگمری۔ سرسہ ملتان۔ سندہ۔ لکہنؤ۔ بہرائچ۔ جہانسی۔ آگرہ سب شہرون سے بارش کی خبرین آئی ہین۔ دار الامان مین نمازین ۹ و ۱۰ و ۱۱ کو بہر ۱۴ جنوری اور ۱۵ ار کو ظہر و عصر کی نماز جمع ہوئی۔

مقدس شاعری

(ایام جلسہ میں ۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء کو یہ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں منشی نعمت اللہ صاحب مضطر نے قبل از نماز ظہر پڑھکر چھوٹی مسجد میں سنایا)

خدا کے کام ہوتے ہیں عیاں آہستہ آہستہ
دکھاتا ہے وہ قدرت کے نشاں آہستہ آہستہ

درستی کر رہا ہے باغبان آہستہ آہستہ
چمن ہوجائیگا باغ جناں آہستہ آہستہ

تر و تازہ نظر آئیگا پھر اسلام کا گلشن
پھلے پھولے گا شل بوستان آہستہ آہستہ

کھلینگے ہر روش گل سبزہ نو لہلہائیگا
بہیگا باغ میں آب رواں آہستہ آہستہ

کسی جا بلبلان نغمہ خوان کے چہچہے ہونگے
کہیں گلگشت خوباں جہاں آہستہ آہستہ

بہار آئیگی عیش و کامرانی کے دن آئیں گے
جئیں گے از سر نو نیم جاں آہستہ آہستہ

عمل ہونگے درست اور روح وحدت ہم میں آئیگی
خدا ہی ہمیشہ ہوگا مہرباں آہستہ آہستہ

یونہیں ابواب افضال الٰہی ہمیشہ وا ہونگے
یونہیں آئیگی ہم مردوں میں جاں آہستہ آہستہ

مسیحائے زماں تم نے اوڑائیں خوب ہی آکر
خیال باطلہ کی دھجیاں آہستہ آہستہ

بچایا شرک و بدعت سے چھوڑایا قید عصیاں سے
اوتاریں رسم بد کی بیڑیاں آہستہ آہستہ

تو بیشک رحمۃ للعالمیں ہے تیرے آنے سے
زمانہ میں ہوئی امن و اماں آہستہ آہستہ

ملا دہ نور ایماں پھر دوبارہ تیرے صدقہ میں
جو غفلت میں ہوا تھا رائیگاں آہستہ آہستہ

تُو ہے وہ مظہر خوبی کہ تجھ سے سارے عالم میں
ہوئیں پیدا ہزاروں نیکیاں آہستہ آہستہ

مرض سے تیری شانہ ہمارے خانۂ تن میں
ہوئے ہیں زہد و تقوی نہاں آہستہ آہستہ

تیری تعلیم نے ہمکو چلن وحدت کا سکھلایا
مٹایا کفر و ظلمت کا نشاں آہستہ آہستہ

ہزاروں بلکہ لاکھوں تک تیری تائید میں کیا کیا
دکھلائے حق تعالی نے نشاں آہستہ آہستہ

عدو ہرگز ہمارے کامیابی پا نہیں سکتے
ہمیں ہوں گے آخر کو کامراں آہستہ آہستہ

تحمل صبر و استقلال کامل چاہیئے اپنا
فنا ہوجائیں گے ایذا رساں آہستہ آہستہ

جو سب و شتم سے ہمکو ستمگر یاد کرتے ہیں
وہ غارت ہو گئے سب بدزباں آہستہ آہستہ

ہماری دشمنوں کو ذلت و خواری ہوئی حاصل
کیا ہمکو خدا نے شادماں آہستہ آہستہ

ہمارے واسطے جو لعنتیں تجویز کرتے ہیں
ہوئیں وہ سب نصیب دشمناں آہستہ آہستہ

مزے رہ رہ کے آخر منکرو! تمکو چکھائیگی
تمہارے اپنے من کی شوخیاں آہستہ آہستہ

خدا تفریق کرکے ایکدن سب کو دکھا دیگا
ہمارے اور تمہارے درمیاں آہستہ آہستہ

مسیح وقت کی برکت سے گو چھوٹا سا قصبہ ہے
بنے گا شہر اعظم قادیاں آہستہ آہستہ

جو فرمایا تھا خالق نے وہ پورا کرکے دکھلایا
چلے آتے ہیں پیر و نوجواں آہستہ آہستہ

ہمارے نام جینا احمدی ہرگز نہ پہل دیگا
خدا لیگا ہر اک کا امتحاں آہستہ آہستہ

نہ غفلت میں گذارو دن بس اب ہشیار ہو جاؤ
نہ ہو آخر کہیں عمر رواں آہستہ آہستہ

بحکم احمد مرسل ہمارے احمدی بھائی
کریں اعمال میں تبدیلیاں آہستہ آہستہ

خدا کے ہم جو ہو جائیں خدا بھی مہرباں ہوکر
بڑھا دیگا ہماری عز و شاں آہستہ آہستہ

امام وقت کے الطاف سے امید کامل ہے
ہمیں دے گے ہمکو بیحد خوبیاں آہستہ آہستہ

کبھی وہ ناتوانوں کو توانا کر دکھاتا ہے
توانا ؤں کو گاہے ناتواں آہستہ آہستہ

خدایا بخت بیداری کے دن ہی ہمکو دکھلادے
بہت جھیلیں ہیں ہمنے سختیاں آہستہ آہستہ

نہیں سے کام بگڑے سب لطیف مہدی دوران
ترا ہے مضطر فدا کرا دے سر جان آہستہ آہستہ

بدر خواتین

سلسلہ خواتین اسلام مرتبہ ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی۔

سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی کی دختر نیک اختر تھیں اور ہجرة سے پانچسال پہلے پیدا ہوئی تھیں سنہ ۔۔۔ میں جبکہ آپ کی عمر سات سال اور آٹھ سال کے درمیان تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ پھر چار سو درم مقرر کیا گیا اور ۹ سال کی عمر میں آپکے گھر میں آئیں۔ آپ اول درجہ کی عالمہ فاضلہ فقیہہ اور فصیحہ تھیں۔ چونکہ آپ ہمیشہ آنحضرت صلعم کے ساتھ رہیں۔ اس لئے بے شمار صحابہ اور تابعین نے آپسے حدیث کی روائت کی ہے۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد اول درجہ کے فاضل صحابہ مشکلات علمیہ کو آپسے آکر حل کروایا کرتے تھے تقریباً ۲۲۱۰ حدیثیں آپسے مروی ہیں۔ سنہ ۵ھ میں غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کیوقت منافقوں نے آنحضرت صلعم کی عداوت کیوجہ سے آپ پر بہتان لگایا تھا۔ جسکا وہ کچھ ثبوت نہ دے سکے اور سزایاب ہوئے۔ اس بہتان کا ذکر سورہ نور میں مذکور ہے۔ آپکی خصوصیات میں سے یہ ہیں۔

(۱) آپ رسول اللہ کو سب ازواج سے پیاری تھیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضور سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ پیارا آپ کو کون ہے۔ فرمایا۔ عائشہ رض۔ عرض کیا گیا۔ مردوں میں سے۔ فرمایا۔ عائشہ کا باپ۔

(۲) سوا ان کے آنحضرت نے کسی باکرہ سے نکاح نہیں کیا۔

(۳) نبی حضرت عائشہ رض کے لحاف میں ہوتے تھے کہ نزول وحی الٰہی ہوجاتا۔ یہ بات کسی اور بیوی کو حاصل نہ تھی

(۴) جب خدا تعالی نے آپ کو آیت تخییر نازل فرمائی۔ تو آنحضرت نے سب سے اول انہی سے دریافت کیا اور والدین سے مشورہ لینے کے لئے فرمایا۔ آپنے فرمایا۔ کیا میں اس بارہ میں بھی والدین سے مشورہ کرونگی۔ "نہیں میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کو پسند کرتی ہوں یہ جواب باقی ازواج کیلئے بھی سنت ہوگیا اور سبھوں نے یہی جوابدیا۔

(۵) اہل افک کے الزام سے اللہ تعالی نے بذریعہ وحی الٰہی بریت کی۔

(۶) اکابر صحابہ مشکل دینی مسائل ان سے دریافت کرتے اور اس کا علم ان کے پاس ضرور ہوتا۔

(۷) آنحضرت صلعم کا انتقال اُن کے گھر میں اُن کی نوبت کے دن اُنکی گود میں ہوا اور اُنہیں کے گھر میں حضور مدفون ہوئے۔

(۸) لوگ آنحضور کا قرب حاصل کرنے کیلئے حضرت صدیقہ رض کی نوبت کے دن تحفہ تحائف دیا کرتے تھے تاکہ پسندیدہ تحفہ حضور کو محبوب ترین ازواج کے گھر میں ملے آپ کی کنیت ام عبد اللہ ہے آپ اول درجہ کی سخی تھیں۔ حدیث میں وارد ہے۔ کہ دو تہائی دین اپنا عائشہ سے حاصل کرو۔ آپ کو اشعار کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ علاوہ اشعار عرب کے یاد ہونے کے آپنے آنحضرت صلعم کی مدح میں کئی شعر تصنیف کئے تھے۔

آنحضرت صلعم کے انتقال کیوقت آپ کی عمر ۱۸ سال کی تھی اور ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۵۸ھ میں ۶۶ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ اور حسب وصیت حضرت ابوہریرہ رض نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور رات کے وقت جنۃ البقیع میں دفن کی گئیں۔

لڑکی کے پیدا ہونے پر خوشی برادر عبد الغنی صاحب ساکن گنجاہ لڑکی پیدا ہونے پر اپنی بیوی کو لکھتے ہیں۔ وہ جب انکا خط مجھے ملا تو میں نے اس قدر خدا کی حمد و ثنا کی اور اس قدر خوش ہوا۔ کہ جیسے کوئی عمدہ چیز ملتی ہے۔ تب ہی بعد غسل اس شکریہ میں نماز پڑھو انکو زیادہ خوش ہونا چاہیئے کیونکہ لڑکی آنکی ہمجنس ہے لڑکی لڑکے ہمارے رازق نہیں کہ ہم ان میں فرق کریں" یہ خط ان کی بیوی نے ہمکو بھیجا ہے۔

آپ قادیان کیون آئے

مخدومی جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین مندرجہ ذیل سوال ناظرین بدر کی شیخ آزمائی اور دیگر اصحاب جو جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ان کی دلچسپی کی خاطر پیش کرتا ہون۔ اور امید کرتا ہون کہ وہ اپنے اپنے روشن خیالات سے بندہ کو سرفراز فرمادین گے۔

اے احمدی قوم۔ تجھ پر خدا کی رحمت شامل حال رہے تجھ کو کس شخص کی تحریک نے قادیان مین بلایا اور کس صنم کے برسے تو نے دور دراز کی تکلیفین اپنے سر پر برداشت کین۔ کس شخص نے روحانی طاقت تیرے بدن مین پھونک دی۔ تیرا امام پاک ابد تک تیرے ساتھ ہے اور تو اس کے سایہ کے نیچے پھلے پھولے تجھ کو کب تک موقعے ملتے رہین گے۔

غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو۔ جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

بقلم خود عبد المجید طالب علم سنڈ ہنگ سنڈیلو تہ تان

ایک مامور من اللہ کی شناخت کے معیار

وہ پہلو لقا چہین احمد ویلکے سے

نہین رخصت ہوتا جب تک کہ اپنا کام وہ نہ کر لے جس کے لئے خدا نے اس کو مبعوث کیا ہوتا ہے۔ وہ ضرورت حقہ کے وقت مبعوث ہوتا ہے۔ لوگون کے غلط خیالات اور اعتقادات کی کامل اصلاح کرتا۔ اور ایک پاک جماعت قائم کرکے دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ یعنے ایسا شخص جو خدا پر جھوٹ باندہتا ہے۔ یعنے یہ کہتا ہے۔ کہ مین خدا کی طرف سے ہون اور مجھے خدا کی طرف سے یہ الہام ہوئے ہین یا ہوتے ہین حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہ ہو اور وہ الہام من جانب اللہ نہ ہون بلکہ اس کے خود ساختہ ہون۔ تو ایسا شخص قرآن کریم کے رو سے جلد خاسر و خائب اور ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اسکا کارخانہ جلد درہم برہم ہو کر ملیا میٹ ہو جاتا ہے اور اس کا کذب دنیا پر روز روشن کی طرح کھل جاتا ہے۔ قرآن شریف مین اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افترىٰ على الله كذباً یعنے اس سے بڑہکر کون ظالم ہے۔ جو خدا پر افترا کرتا ہے اور ایک دوسری جگہ فرمایا۔ وقد خاب من افترىٰ۔ یعنے وہ تحقیق تباہ اور ہلاک ہوا جو افترا کرتا ہے۔ پھر ایک اور آیت ہے جسمین اللہ تعالیٰ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ ولو تقول علينا بعض الاقاويل لاخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين۔ یعنے اگر تو ہم پہ کوئی بات بنا دے اور کہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے یعنے افترا کرے تو ہم تمہارا دہنا ہاتھ پکڑ لین اور تیری رگ جان کاٹ ڈالین۔ پس ان آیات سے ثابت ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت ہرگز ہرگز گوارا نہین کر سکتی کہ کوئی اس پر افترا کرے یعنے جھوٹی باتین بنا کر کہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہین اور پھر خدا اسے مہلت دے اور اس کو تباہ نہ کرے اور اسکو روز بروز ترقی دے اور اس کے سلسلہ کو دن بدن دنیا مین پھیلا دے۔ اب کوئی شخص جو مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے قرآن کریم کی ان آیات سے کیونکر انکار کر سکتا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ ہم دین کے خیالات کو الگ رکھ کر بھی ہم دیکھتے ہین کہ یہ مضمون جو قرآن کریم کی آیات بالا سے واضح ہوتا ہے۔ مین حق اور بالکل ایک یقینی صداقت ہے۔ مثلاً ایک ملازم خواہ کیسا ادنیٰ یا اعلیٰ ہو۔ اگر وہ اپنے افسر بالادست پر جسکے ماتحت وہ کام کرتا ہے کوئی بات بنا دے یعنے لوگون سے کہے کہ میرے حاکم نے مجھے یہ حکم دیا ہے حالانکہ وہ حکم حاکم کی طرف سے نہو۔ تو اگر حاکم کو اس کا علم ہو جاوے کہ ہمنے یہ حکم نہین دیا۔ اور خواہ مخواہ اس کو ہماری طرف منسوب کرتا ہے تو اب بتلاؤ۔ حاکم اس جھوٹ بولنے والے کے ساتھ کیا سلوک کریگا۔ ضرور اُسپر سخت ناراض ہو گا۔ اور اس کو عبرتناک سزا دیگا تاکہ اور کوئی ایسا کرنیکی جرأت نہ کرے۔ اب جبکہ دنیا کے حکام گوارا نہین کر سکتے کہ کوئی شخص ان پر افترا کرکے فساد پھیلا وے تو خدا جو علیم بذات الصدور ہے کب گوارا کر سکتا ہے کہ اسکی بادشاہت مین فساد کرنیوالا اکبرا نہ جاوے اور ذلیل و خوار نہ کیا جاوے اور اس کا کذب دنیا پر نہ کھلے۔ نادان اور سنت اللہ سے بیخبر ہین وہ لوگ جو ایسا خیال کرین کہ مفتری علی اللہ بھی سرسبز ہو سکتا اور اس کا سلسلہ ترقی کر سکتا ہے اور وہ دنیا مین پلمراد ہو سکتا ہے محض قرآن کریم کی ناواقفی کی وجہ سے ایسے خیالات پیدا ہوتے ہین ورنہ اگر یہ بات ہو کہ جھوٹے کی بھی اللہ تعالیٰ نصرت اور تائید کیا کرتا ہے۔ تو سچے اور جھوٹے مین مابہ الامتیاز کیا ہوا پھر تو گڑ بڑ اور اندہیر مچ گیا کوئی مومن ایک لمحے کے لئے بھی ایسا ہرگز گوارا نہین کر سکتا۔ ہم روز مرہ دنیا کے معاملات مین اس کا ثبوت مشاہدہ کرتے ہین کہ کوئی انسان خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ جاہل ہو یا عالم رند مشرب ہو یا صوفی مزاج ہو غرض کیسا ہی ہو ہرگز گوارا نہین کر سکتا۔ کہ کوئی اُسپر جھوٹ بناوے اور پھر وہ ایسے جھوٹ بنانیوالے سے خوش ہو۔ راہ راست سے بھٹکنے والو سوچو اور غور کرو۔

ایک شخص جو یہان رہتا ہے اور اپنے آپکو علامہ دوران تصور کرتا ہے اور بڑے زور سے کہتا ہے۔ کہ کوئی احمدی میرے مقابل پر کھڑا نہین ہو سکتا۔ اس کے ساتھ اتفاقیہ میری گفتگو ہوئی۔ (میرے ہمراہ ایک اور احمدی بھائی بھی تھا) اثنائے گفتگو مین اس نے کہا کہ یہ کوئی صداقت کی دلیل نہین۔ ایک شخص کی طرف دن بدن لوگ کثرت سے رجوع کرین اور اس کا سلسلہ ترقی کرے اور عالمگیر ہو جاوے کیونکہ عیسائیون نے بھی ترقی کی ساریان اور بدھ مذہب والون کی بھی بڑی بڑی تعداد ہے اور سو کے شاہیون (تمسخر سے) کی بھی ایک بڑی بھاری جماعت ہے اور ہزار دن آدمی ان کے پاس جاتے ہین اور ان کے پیرو ہین تو پھر یہ کیا سبب حق پر ہین۔ ایسا شخص کو جو سنت اللہ سے محض ناواقف ہے یہ معلوم نہین کہ قرآن کریم سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچی ہے کہ مفتری علی اللہ یعنے خدا پر جھوٹ تھوپنے والا جلد تباہ اور ہلاک ہوتا ہے اور خدا سے اتنی مہلت نہین پاتا کہ اپنے جھوٹے دعاوی سے دنیا کو گمراہ کر سکے۔ اب سو کے شاہ کا کوئی دعوےٰ نہ تھا کہ مین خدا کی طرف سے ہون اور فلان فلان اصلاح کے لئے دنیا مین آیا ہون تو ایسے شخص کی مثال دینا بالکل جہالت اور حماقت ہے ہمکو نظیر ایسے شخص کی چاہیئے جس نے دعویٰ ماموریت کا کیا ہو اور اپنے خود تراشیدہ الہام شائع کئے ہون اور پھر وہ پہلا پھولا ہو اسکی تعلیم اور سلسلہ دنیا مین پہیل گیا اور لمبی مہلت پاکر دنیا مین اپنا کام پورا کرکے جہان سے رخصت ہوا ہو۔ (باقی آیندہ انشاء اللہ العزیز)

خاکسار ہدایت اللہ گوجرات

ایک عمدہ مثال

منشی عبد الرشید صاحب تاجر میرٹھ نے حسب ذیل کتب مفت بک ڈپو یعنے صدر انجمن احمدیہ کے کتب خانہ مین عنایت فرمائی ہین۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ہم تہ دل سے ان کا شکریہ انجمن اور تمام احمدی جماعت کی طرف سے کرتے ہین اور امید کرتے ہین۔ کہ دیگر صاحبان جن کو خدا نے ایسا موقع دیا ہے۔ اسی طرح پر انجمن کی مدد کرنے سے دریغ نہ فرمادین گے۔ فہرست کتب مع تعداد مندرجہ حسب ذیل ہے

ضرورت امام ۴۴۷ - مجموعہ خطبات و مکتوبات محمدیہ ۳۴۲
برکات الدعا ۳۴۳

مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

پوادر منظور نہیا

منشی حسن سنا صاحب محمڈن مشنری بمبئی سے اطلاع دیتے ہین کہ انہون نے وہان کے پادریان کو چیلنج کیا تھا کہ تم جو تسے دن اعتراض کرتے ہو کہ اسلام تلوار سے پہیلا ہے۔ اس کے متعلق مباحثہ کرلو یا ایسا ناپاک اعتراض چھوڑ دو مگر مکان ثالث کا ہو۔ جواب مین پادری صاحبان نے بھی اس کے سوائے کچھ نہ کہا کہ ہمارے مکان پر آکر تحقیق کرلو اور بس۔ ہر دو خطوط کی نقل مشرحسن نے ہمارے پاس بھیجی ہے۔

حکیم قاضی آل محمد صاحب جو امروہہ مین مخالفون کے ہاتھ سے دکھ اٹھا کر آجکل یہان آئے ہوئے ہین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین اور نیز خواہش رکھتے ہین کہ اگر انکو دوست باہر طبابت کے واسطے بلائین تو وہ اس خدمت کی ادائگی کیواسطے طیار ہین کیونکہ بالکل فارغ ہین اور نیز صاحب ضرورت۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت للعہ

آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعرات

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

قیمت از غرباء و طلباء وغیرمذاہب ہے

گورنمنٹ طاعنے

نمبر (۴)

ازلقہ للعہ

مورخہ ۳۰ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۳۰ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

از معاونین

قادیان مین ہے

جلد (۷)

فی پرچہ ۲ر

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی

چہ گویم با تو گرآئی چہا در قادیان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسبات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے اداکرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت وبلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس کر موہنہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون مین اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہراو باشیر شد اندر بدن | جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیرالرسل خیرالانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرآب ہر کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکرش مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیایش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است وخسران وتباب

شرح قیمت اخبار بدر

دیان ریاست ۔ للعہ

عام قیمت پیشگی بعد اوراق ذیوی اخبار للعہ

مابعد ۔۔۔۔ صر

فی پرچہ ۔۔۔۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب مابعد صر لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے ۔ بعد مین نہین مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار مین دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دین ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

مینجر

وہ الفاظ جن مین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہ ۔ تین بار ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار رہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک کہ میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ تین بار ۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین

اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین ۔

(کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

(۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

موت

(تقریر بابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

لفظ موت مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ نیند سکون۔ کفر و عصیان۔ ذلت وغیرہ وغیرہ اور عرفی معنے موت کے یہ لئے جاتے ہیں کہ حیوانات پر ایک وقت میں ایسی حالت وارد ہوتی ہے کہ وہ چلنے پھرنے۔ غور و فکر کرنے غرضیکہ کل اندرونی اور بیرونی طاقتوں کے کام میں لانے سے عاجز ہو جاتے ہیں اور محض ایک شکل رہ جاتے ہیں جن سے وہ طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں غور کیا جائے تو بحکم کل من علیہا فان ہر شے معرض انتقال میں ہے۔ اور ہم ایک حالت سے کسی دوچیز کے دوسری حالت میں انتقال ہونے کو اس کی سابقہ حالت پر موت کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ایک پتھر کی حالت ایسی بدلی ہوئی ہے۔ کہ اس کو مردہ سنگ کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھی تاثیر سے خالی نہیں اور ایسا ہی ایک درخت کے خشک ہو جانے کو جب وہ بار آور ہونے سے عاری ہو جائے مردہ کہہ سکتے ہیں مگر ہمارا مطلب موت سے حیوانی زندگی کا خاتمہ ہے اور حیوانات میں سے انسان مدنظر ہے۔ چنانچہ میرا مضمون انسانی موت تک محدود ہو گا۔

موت کے متعلق عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انسان میں ایک روح ہے۔ جس کے خارج ہو جانے سے اس پر موت وارد ہو جاتی ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں جب تک خون کا دورہ جاری رہتا ہے اور موافق غذا کے ساتھ سب حصے اس کے اپنا فرض معینہ ادا کرتے رہتے ہیں۔ تب تک وہ تندرست اور زندہ رہتا ہے۔ مگر جب اس میں کچھ نقص واقع ہو جاتا ہے اور وہ اصلاح پذیر نہیں ہوتے تو آہستہ آہستہ وہ مر جاتا ہے مگر جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے۔ کہ اصل میں تو کل جسم بمعہ اس کے مختلف حصوں کے معدہ۔ دل۔ جگر محض ایک مشین ہے پس وہ کیا طاقت ہے جس کے ذریعہ وہ حرکت کرتے ہیں اور غذا کو کہ وہ بھی ایک مشین ہے۔ مختلف حالتوں فضلہ۔ پیشاب۔ خون میں بدل دیتے ہیں اور اس طرح زندگی کے قائم رکھنے میں وہ مدد دیتے ہیں تو لا ریب ماننا پڑتا ہے کہ وہ ضرور کوئی خارجی چیز ہے جس کی ماتحت وہ مختلف فرائض ادا کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ ضروری نہیں کہ انسان پر موت ایسی حالت میں وارد ہو۔ جب اس کو کوئی بیماری لاحق ہو جس کے باعث اس کے اعضاء اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر ہو جاویں۔ بلکہ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے اور طبیب اس امر کے شاہد ہیں کہ محض بڑھاپے سے اور عمر رسیدہ ہونے سے بھی۔ حالانکہ اس کو کوئی بیماری دامنگیر نہیں ہوتی انسان مر جاتا ہے اس کی غذا معمولی ہے۔ اور طبیعت کے موافق کھاتا ہے اسے کوئی مرض نہیں ہوتا اور اس کے اعضاء سب صحیح سالم ہیں مگر پھر بھی ایک وقت آتا ہے کہ وہ کمزور ہو جاتا ہے کل اعضاء اس کے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ وہ شکار اجل ہو جاتا ہے۔ ان مشاہدات اور تجارب سے لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ کوئی خارجی طاقت ضرور ہے جس کے زور سے وہ اجل مسمیٰ تک زندہ رہتا ہے اور جب وہ طاقت الگ ہو جاتی ہے تو وہ مر جاتا ہے۔

آجکل سائنس اور فلسفہ کا زور ہے اور ہر شاخ علم میں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے۔ گو اس ترقی پر بھی بڑے بڑے سائنس دان اور فلسفی اقرار کرتے ہیں کہ حقیقت میں ان معلومات کے مقابلہ میں جو ان کی نظر میں درجہ کمال ہے۔ کچھ بھی ترقی نہیں مگر جہاں تک تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ ازمنہ سابقہ کا موجودہ وقت سے مقابلہ کیا جائے تو نہایت اعلیٰ درجہ کی ترقی معلوم ہوتی ہے۔ مجھے اس موقعہ پر یہ بتلانا ضروری نہیں کہ کن کن علوم میں کیا کیا ترقی ہو کر جدید معلومات کے بیشمار نمونے ہمارے پیش نظر ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو ہماری نظر اور ہمارے علم سے پوشیدہ ہیں مگر مختصر طور پر میں مضمون زیر بحث کے ضمن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ فی زمانہ اہل یورپ اور امریکہ نے دیگر کل علوم میں دسترس حاصل کی ہے ویسا ہی موت کے متعلق بھی ان کی جستجو جاری ہے بہت سے لوگ ہیں جو اس امر کے درپے رہتے ہیں تاکسی طرح یہ معلوم ہو جائے۔ کہ موت کیا چیز ہے زندگی یا روح کیا چیز ہے اور موت انسان پر کیوں وارد ہو جاتی ہے۔ پیشتر محض یہ خیال تھا کہ زندگی روح کے سہارے سے قائم رہتی ہے اور اس کے الگ ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ مگر جب دہریت نے زور پکڑا تو یہ تصور کیا گیا۔ کہ روح کوئی چیز نہیں۔ میٹھا ہی جان ہے یا ایک طاقت ہے اور یہ جسم کے مختلف اجزاء کے ایک خاص ترکیب سے ملنے سے زندگی قائم ہو جاتی ہے۔ مگر علم سائیکولوجی کے تجارب سے یہ خیال کمزور ہوتا جاتا ہے چنانچہ کچھ عرصہ گذرا کہ ڈاکٹر نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ انسان کی منی میں موت اور حیات کے کیڑے ہوتے ہیں اور شروع ہی سے ان میں کشمکش رہتی ہے۔ جو غالب رہتا ہے اسی کے مطابق انسان کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب تک حیات کا کیڑا غالب رہتا ہے یا موت کا کیڑا اس قابل نہیں ہوتا کہ یکدم اس کو دبائے تب تک حیات قائم رہتی ہے۔ مگر جب موت کے کیڑے کا غلبہ شروع ہوتا ہے تو انسان میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ حیات کے کیڑے کو بالکل دبا دیتا ہے اور انسان مر جاتا ہے۔ ڈاکٹر مذکور کا خیال تھا کہ اگر منی سے موت کے کیڑے کو نکال دیا جاوے تو انسان یقیناً زندہ رہ سکتا ہے چنانچہ وہ ایسی کوشش میں لگا رہا ہے کہ کسی طرح سے یہ معلوم کرے کہ منی میں موت اور حیات کے کیڑے کون سے ہیں اور موت کے کیڑے کو نکال کر منی کو کسی عورت کے رحم میں ڈال کر بچہ پیدا کرے مگر تا حال وہ کامیاب نہیں ہوا۔

میں نے ریویو آف ریویوز بابت نومبر ۱۹۰۷ء میں ایک ڈاکٹر بنام ولٹز ساکن سکنڈی علاقہ کنساس کا واقعہ پڑھا ہے جس کا بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا۔ وہ ۱۸۸۹ء کے موسم گرما میں ٹائیفوئڈ بخار سے مر گیا تھا۔ اور چار گھنٹہ تک پڑا رہا۔ اس کی نبض نہیں تھی اور وہ بالکل مردہ معلوم ہوتا تھا ڈاکٹر نے ایک سوئی اس کی ٹانگ میں پاؤں سے لیکر چوتڑوں تک چبھوئی مگر اسے کچھ محسوس نہ ہوا۔ چار گھنٹہ کے بعد وہ یکایک زندہ ہو گیا اور آخر شفایاب ہوا۔ ستمبر ۱۹۰۷ء کے ہند و سپرچوال میگزین میں اس کے چار گھنٹہ کی مردہ حالت کا یہ قصہ بیان کیا ہے

ایک لمحہ بالکل بے خبری کی حالت کے بعد میں ہوش کی حالت میں آیا اور میں نے دیکھا کہ میں ابھی جسم میں ہی ہوں۔ مگر جسم کا اور میرا باہمی مشترکہ رشتہ نہیں۔ میں نے خیال کیا کہ میں مر گیا ہوں مگر تاہم میں ایسا ہی انسان ہوں جیسا پیشتر تھا۔ میں اب جسم سے الگ ہونیوالا ہوں۔ میں نے غور سے روح کے جسم سے علیحدہ ہونے کی حالت کو دیکھا۔ ایک طاقت کے ذریعہ جو ظاہرہ میری نہیں تھی۔ میں ہنڈولے کی طرح ادھر ادھر ہلنے لگا اور اس روح کا تعلق جسم سے علیحدہ ہوتا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جھولنے کی حالت بند ہو گئی اور مجھے معلوم ہوا اور میں نے سنا کہ پیروں کے تلوؤں سے انگوٹھے سے شروع ہو کر ایڑیوں تک بیشمار چھوٹی نسیں تڑخنے لگیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۲۵ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ ۱ ۔ حرّقهما الله

۲ ۔ فتلهما الله

۳ ۔ میری فتح ہوئی

۴ ۔ انّا رادّوه اليك ۔

۵ ۔ انت منّی بمنزلة سمعی

فرمایا ۔ آج رات کو ہمارے گھر میں بھی خواب دیکھا ہے کہ ہمارا ایک پالتو شیر ہے اس کے سامنے ایک کتا آیا ہے اس نے کتے کو پکڑ کر لٹا دیا اور کہا چپ ۔

۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء ۔ ۱ ۔ انّی معك يا ابراهيم

۲ ۔ از خدا یا بندہ مردان خدا ۔

حقیقۃ الوحی ہر احمدی کے گھر میں ہونی چاہیئے

حضرت اقدس کی سب سے آخری شائع شدہ تصنیف حقیقۃ الوحی ہے ۔ جو دربارہ دلائل حقیت اسلام و حقیت نبوت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم و حقیت دعاوی حضرت مسیح موعود بمنزلہ ایک مخزن کے ہے ۔ کہ اس میں ہر ایک قسم کے دلائل اور پیشگوئیاں اور معارف اور حقائق حضرت حجۃ اللہ نے باوجود اس ضعف اور بیماری کے جو آپ کے لاحق حال رہتی ہے ۔ بڑی محنت سے طالبان حق کیلئے ایک جگہ جمع کر دئے ہیں ۔ جو مخالف نظر حق جو سے اس کو ایک دوبار اول سے آخر تک پڑھیگا ممکن نہیں کہ وہ پھر مخالف رہے سوائے اس کے کہ وہ شقی ازلی ہو ۔ اور جو موافق اس کو ایک بار دیکھتا ہے اس کا ایمان ترقی کرتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ کے عجائبات نشانات کو دیکھ کر وہ آستانہ الٰہی پر سربسجود ہوتا ہے اگرچہ کتاب کی قیمت بہ سبب ضخامت اور اخراجات کثیرہ کے للعہ مجلد کی رکھنی پڑی ہے ۔ تاہم یہ کوئی بڑی قیمت نہیں ۔ جب کہ ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ دنیوی ضروریات کی کتابیں اس سے بہت زیادہ قیمت کی سینکڑوں ہزاروں میں چھپتی اور شائع ہوتی اور فروخت ہو جاتی ہیں ۔ ہاں اس کتاب کا خریدکرنا ان لوگوں کا کام ہے ۔ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوں ۔ حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر ایک احمدی جو استطاعت رکھتا ہے ۔ اس کتاب کو ضرور خریدے چونکہ حضور علیہ السلام ایک اور کتاب لکھ رہے ہیں جسکے واسطے بھی سرمایہ کی ضرورت ہے اس واسطے اس کتاب کا جلد خرید کرنا احباب کے واسطے کئی طرح سے فوائد اور ثواب کا موجب ہوگا ۔ کتاب ملنے کا پتہ یہ ہے ۔

مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

قادیان ضلع گورداسپور

انا للہ وانا الیہ راجعون

ایک صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء یوم جمعہ ۴ بجکر ۵۱ منٹ صبح پر برخوردار عبد العزیز احمدی خلف اکبر بابو عبد الرحمٰن صاحب احمدی (جو ہنوز افریقہ میں ہیں) نے بعمر ۱۶ سال اور ۷ ماہ بمرض نمونیا صرف ۹ دن بیمار رہکر بڑے آرام کی حالت میں جان دی ۔ غریب اور سعید بچہ نے قبر کے تنگ و تاریک گوشہ میں ہمیشہ کے لئے بسیرا اختیار کیا کل حاضرین جنازہ بلا امتیاز دوست و دشمن مرحوم کی اس جوانا مرگی پر چشم تر تھے ۔ بعد غسل میت مرحوم فوٹو لیا گیا ۔ جنازہ کے ہمراہ ہجوم کثیر تھا ۔ مرحوم نہائت وجیہ ۔ خوش اخلاق و سرو قد نوجوان تھا اور ہائی کلاس میں تعلیم پاتا تھا ۔ افسوس مرحوم اپنے والدین کو اس ضعیفی میں ہمیشہ کے لیے داغ مفارقت دیگیا امر ربی سے ہر فرد بشر مجبور ہے انسان کو ہر حالت میں اپنی برضائے الٰہی ہونا چاہیئے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے ۔ حضرت کے حکم سے بابو صاحب کو تعزیت کا خط لکھا گیا ہے ۔

معذرت

حکیم انوار حسین خان صاحب کا مضمون جو آج کے اخبار میں شائع ہوتا ہے ۔ وہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء کے پہلے ہفتے دفتر میں پہونچگیا تھا مگر بہ عدم گنجائش درج نہ ہو سکا ۔

بیمار کو شفا

میاں محمد دین ساکن علی چک (گجرات) جو نہائت ضعیف و غریب مزاج صالح بزرگ ہیں جلسہ دسمبر پر دار الامان میں آئے ہوئے تھے یہاں آکر سخت بیمار ہو گئے ۔ جب حضور کو معلوم ہوا کہ مہمان خانہ میں کوئی مہمان علیل ہے تو اس کی عیادت کو تشریف لائے نہائت مہربانی سے استفسار حال کیا ۔ اور دست مبارک سے پکڑ کر فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اچھے ہو جائیں گے ۔ میاں صاحب کی حالت ظاہر میں نہائت ردی نظر آتی تھی ۔ مگر خدا کے فضل سے اس کے بعد طبیعت رو بصحت ہوگئی ۔ یہاں تک کہ پورے تندرست ہو کر گھر چلے گئے ۔

ڈائری

۱۳ جنوری ظہر ۔ فرمایا ۔ گویا ان کے نزدیک اپنی ہی قوم میں دجال اپنی ہی میں کافر ۔ اپنی ہی میں سب ہیں باہر نظر نہیں جاتی ۔ تا دیکھیں کہ دجالیت کس فرقے میں ہے اور کفار کون ہیں ۔

۱۸ جنوری ۔ جو الہام یا خواب ہمارے مقابل پیش کئے جائیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پیش از وقت دعوے کے ساتھ شائع کئے گئے ہوں اور پھر پورے ہوں یوں تو ہر ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ میں نے ایسا خواب دیکھا جو پورا ہوگیا ۔

۹ جنوری اگر ہم ہی "المسیح الدجال" ہیں اور یہ بات کسی صحیح واقعہ پر مبنی ہے ۔ تو پھر احادیث میں تو اس کے ساتھ ہی مسیح موعود کا ذکر بھی ہے ۔ پس بتائیں کہ وہ سچا مسیح کہاں ہے ۔ اور کب آسمان سے اترا ۔

کیا انبیاء عالم الغیب ہوتے ہیں

اس مسئلہ کے متعلق ایک شخص نے فتویٰ طلب کیا ہے اصل فتوے کے بعد جواب مرقومہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب درج کیا جاتا ہے۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین محمدیہ و مفتیان شرع احمدیہ اندرین مسئلہ کہ مولوی پیرجی علاؤالدین صاحب کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جملہ مغیبات کے عالم تھے۔ یعنے جمیع علوم مغیبات جانتے تھے۔ ہر شے کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے قطعاً و یقیناً جو اس سے انکار کریگا وہ مکذب قرآن ہے اور مکذب قرآن کا فر دلیل اثبات کی یہ ہے۔ آیت اوّل و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ آیۃ ۲۔ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول آیت سوم۔ وانزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم آیت چہارم۔ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیٔ و ھو کتابہ المکنون وخطابہ المصنون یخبر عما کان و ما یکون من کل حد و کل علم قال ابی عثمان المغربی فی الکتاب بتیانا کل شیٔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین لتبیان الکتاب۔ کذا فی تفسیر عرائس البیان۔ اور تفسیر حقائق میں ہے۔ وعلمک مالم تکن تعلم ای علم ما کان و ما یکون است کہ حق سبحانہ در شب اسریٰ بداں حضرۃ صلعم عطا فرمود۔ چنانچہ در حدیث معراجیہ آمدہ است فعلمت ما کان و ما سیکون اور فتوی انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفی میں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ونزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شیٔ و ھدیً و بشریٰ للمومنین۔ اور آیۃ شریف و کل شیٔ احصینٰہ فی کتاب مبین۔ ترجمہ۔ یعنے ہر شئے ہم نے ایک روشن پیشوا میں یعنی قرآن میں جمع فرمادی ہے اور سنت والجماعت کے مذہب میں ہر شئے ہر موجود کو کہتے ہیں۔ تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ بھی ہے تو بالضرورت یہ بیانات محیط اس کے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئی اب یہ بھی قرآن مجید سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ کل صغیر و کبیر مستطر۔ چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ میں۔ اور آں حضرت صلعم تمام قرآن کے عالم و مبین ہیں۔ ان آیات قطعیہ سے ہر شئے کا علم آنحضرت صلعم کو ثابت ہے اور کتاب طبرانی و معجم کبیر و نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ راوی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیانا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین من قبلہ۔ یعنے بیشک اللہ عزّ و جلّ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں اور اس روشنی کے سبب کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کیلئے روشن فرمائی جیسے مجھ سے پہلے انبیاء کیلئے روشن کی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس حدیث سے بھی روشن ہوا کہ السموات والارض اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا ان سب کا علم اگلے انبیاء علیہم السلام کو اور آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ نے علم ما کان و ما یکون عطا کیا اور مدارج نبوت میں شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ وے صلی اللہ علیہ وسلم دانا است بر ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام و صفات حق و اسمائے و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ است و مصداق فوق کل ذی علم علیم شدہ۔ اور تکملہ مدارج میں مرقوم ہے۔ و ھو صلی اللہ علیہ وسلم ھو الاول والاخر والظاہر والباطن و ھو بکل شیٔ علیم۔ اور کتب مذکورہ ذیل میں سنت والجماعت اثبات علم غیب آنحضرت میں بجواب دندان شکن بلا گردن زدن موجود میں دیکھ لے جسکو دیکھنا ہو وہ یہ ہیں۔ تنبیہ العقول عن علم غیب الرسول السیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول الکوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ۔ انباء الحبیب بعلوم الغیب واللولو المکنون فی علم البشیر ما کان و ما یکون ومنتقدات و منیر الدین وغیرہ وغیرہ بہت کتابیں ہیں کہ جن سے علم غیب آنحضرت کو ہونا ثابت ہے بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ علیہم کو۔ دیگر آنکہ در ہیچ مسجد کا حکم میں مسجد کے داخل ہو یا نہیں اور دیگر دو در راست و چپ کی جانب رہ بھی اور محراب میں امام کا کھڑا ہونا اور بیچ کے در میں امام کا ایستادہ ہونا کس دلیل سے مکروہ ہے یا مکروہ نہیں ہے۔ بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر الجزیل۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آیت و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب الایہ کے سمجھنے میں بڑی غلطی کی گئی ہے کیونکہ سیاق و سباق آیت کو ملاحظہ نہیں کیا سباق آیت کا یہ ہے ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ یہ اول آیت کا منافقوں کے اس قول کے جواب میں ارشاد ہوا ہے۔ جو وہ کہتے تھے کہ اگر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو منافقوں کو نام بنام بتادیں کہ فلاں فلاں شخص اپنے دل میں نفاق رکھتا ہے اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔ کہ جماعت مومنین کو جو منافقوں کے ساتھ خلط ملط ہو رہی ہے۔ بغیر تمیز کرنے کے خبیث منافق کو مومن طیب سے تم کو اسی حالت مشتبہ میں چھوڑ دیوے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بوقت نزول اس آیت کے علم و تمیز کا بیچ بین المسلم والمنافق کسیکو حاصل نہیں تھا آگے فرماتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تم کو غیب کی باتیں بتا دیوے ہاں اپنے رسول میں سے جسکو چاہتا ہے برگزیدہ فرمالیتا ہے یعنے بقدر ضرورت کے۔ جو علم رسول کیلئے ضروری ہوتا ہے وہ علم اس کو دیدیتا ہے چنانچہ ایسا ہی کچھ واقع ہوا کہ بعض منافقوں کے نام اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو بتا دیئے اور بعض سے ایسی حرکات صادر ہوئیں جن کی وجہ سے ان کا نفاق کھل گیا۔ علاوہ اس کے اسی آیت میں لفظ من رسلہ من یشاء صاف بتا رہا ہے کہ بحیثیت رسول ہونے کے جس علم کی ضرورت رسول کو مصلحت الٰہی میں ہوتی ہے اس کا علم خواہ بذریعہ وحی یا دیگر قرائن اور دلائل سے یا فراست صادقہ سے رسول کو عنایت فرمادیتا ہے نہ جملہ علوم غیب کے۔

آیت دوم۔ الا من ارتضیٰ من رسول الایۃ میں بھی یہی علم مراد ہے جو متعلق رسالت کے ہو نہ وہ علم جو خدائی کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ سیاق آیت میں ارشاد ہے۔ لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ کیونکہ متعلق رسالات کے جو علوم ہوں اس کا رسول میں موجود ہونا ضروریات سے ہے ورنہ رسالت ناقص رہی۔ اسلئے اس سے مراد الٰہی وہی علم ہے جو متعلق رسالت کے ہے۔

آیت سوم میں بھی علم کتاب اللہ اور اس کی حکمت کا رسول کیلئے ضروری ہے جو دیا جاتا ہے اور علمک مالم تکن تعلم سے ان امور دینی کا علم مراد ہے جو کتاب اللہ اور اسکی حکمت کے علاوہ ہیں کیونکہ دین اسلام میں ہزاروں مسائل ایسے ہیں جو بہ تصریح کتاب اللہ میں مذکور نہیں ہوئے ہیں اور وحی غیر متلو اللہ نور رنبوۃ سے ان کا علم رسول کریم کو دیا گیا ہے۔ ورنہ دین اسلام ناقص رہتا حالانکہ فرمایا گیا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ اور ایسا ہی کچھ واقع ہوا ہے۔ دیکھو دواوین حدیث کو کہ ہزاروں مسائل جو بہ تصریح قرآن مجید میں مذکور نہیں ہوئے۔ وہ دواوین

حدیث مندرج میں۔ ہاں البتہ ہزاروں اون کائنات گذشتہ وآئندہ کا علم بھی دیا گیا تھا۔ جو متعلق نبوت اور رسالت کے تھے نہ وہ تمام علوم غیب جو متعلق خدائی کے ہیں۔ وہ کسی رسول کو بھی نہیں دیئے گئے۔

آیت چہارم۔ میں بھی صریح قرینہ ہدی و بشری کا موجود ہے یعنی کل اوس شئے کا علم جو متعلق ہدایت اور بشارت کے ہے اور علاوہ اس قرینہ مبینہ کے لفظ کل شیٔ پر غور کرنا چاہیئے کہ شئے جو مصدر ہے وہ بمعنی مفعول کے ہے جیسا کہ خلق مصدر بمعنی مخلوق کے ہے یعنی قرآن مجید میں کل اس شئے کا بیان کیا گیا ہے جسکو ہمنے چاہا ہے یعنی ہماری مشیٔ اور مراد ہے۔ واضح ہو کہ بعض مصالح کیوجہ سے بعض احکام کو قرآن مجید میں کھولکر بیان نہیں کیا گیا ہاں واسطے اعزاز و اکرام اپنے رسول کے اس کو ان کا علم دیا گیا۔ اگرچہ قرآن مجید میں بھی ایک خفا کے ساتھ وہ احکام موجود ہیں اگر وہ کل احکام جو قرآن مجید میں مصرح طور پر مذکور نہیں مصرح کر دیئے جاتے تو پھر رسول کریم کی تنویر قلب اور صفائی ذہن عالی کا حال لوگوں پر کیوں کر ثابت ہوتا اور پھر تشحیذ اذہان مومنین کی کیا سبیل ہوتی لہذا رسول کریم کو علاوہ قرآن مجید کے بذریعہ تنویر قلب کے اس کا علم دیا گیا تاکہ مومنین کی ہدایت کامل طور پر فرماویں اور ان کے اعمال صالحہ کی ان کو بشارت دیویں اس لئے فرمایا گیا۔ کہ هدی و بشری للمومنین۔ اس آیت میں ہرگز یہ مذکور نہیں کہ ہر ایک شئے کا علم جزئی و کلی رسول کریم کو دیا گیا ہے حاشا و کلا۔

آیت پنجم۔ یعنی و کل شیٔ احصیناہ فی امام مبین کے سمجھنے میں بھی سخت غلطی کی گئی ہے۔ کیونکہ اول تو آیۃ مذکورہ میں لفظ فی کتاب مبین نہیں ہے بلکہ فی امام مبین ہے اور لفظ امام مبین سے مراد لوح محفوظ یا دفتر غیب ہے جس میں بندوں کے اعمال جزئیہ و کلیہ محفوظ رہتے ہیں۔ تاکہ جزا و سزا ان کو ان پر دی جائے یا مراد اس سے علم الٰہی ہے آیت مذکورہ کا سباق یعنی اول فقرا اس مراد پر صریح دلیل بیّن ہے کما قال اللہ تعالے۔ و نکتب ما قدموا و آثارهم آگے اس کے فرمایا۔ و کل شیٔ احصیناہ فی امام مبین اور پھر ضمیر جمع متکلم جو احصیناہ میں ہے اللہ تعالیٰ کیواسطے ہے نہ آن حضرت صلعم کے لئے اور اس میں کیا شک ہے کہ اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے۔ پس اس آیت میں کسی پیغمبر یا آنحضرت کے علم غیب کا بیان کہاں ہے ایسی صفات مختصہ الٰہیہ میں کوئی بشر خواہ رسول و نبی ہو یا ولی اللہ تعالیٰ کا شریک کیونکر ہوسکتا ہے۔

۶۔ علیٰ ہذا القیاس کل صغیر و کبیر مستطر میں مراد الٰہی سباق سیاق سے صریح یہی ہے کہ ہر ایک فعل چھوٹا ہو یا بڑا نامۂ اعمال یا لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کیونکہ پہلا ٹکڑا آیت کا یہ ہے۔ کہ کل شیٔ فعلوه فی الزبر۔ اس کے آگے فرمایا۔ و کل صغیر و کبیر مستطر یعنی ہر ایک فعل صغیر ہو یا کبیر وہ زبر یعنی صحائف اعمال میں لکھا ہوا ہے۔ جس کا بدلہ ملنے والا ہے۔ سائل سے دریافت کیا جائے۔ کہ اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا بیان کہاں ہے۔ سائل کا فہم ان آیات کی تفقہ کی نسبت عجیب در عجیب ہے نہ سباق دیکھتا ہے اور نہ سیاق پر نظر ہے۔ اٹکل پچو آیات کو لکھ کر تحریف معنوی کرتے چلے جاتا ہے۔ و نعوذ باللہ من ذلک۔

۷۔ اور جو حدیث بلا اسناد کے لکھی گئی ہے اول تو حدیث کا بلا اسناد و رواۃ ثقہ و عدل و ضابط وغیرہ کے کیا اعتبار ہے پھر ایک عقیدہ کو قائم کیا جاوے۔ دوسرے نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ بڑی صراحت کے ساتھ اس کے مناقض اور متضاد ہیں اور دلالت کر رہے ہیں کہ کسی بشر کو علم غیب ہر ایک شئے کا نہیں حاصل ہوتا ہے۔ یہ صفت خدائی خاصہ ذات اوسی علام الغیوب کا ہے جو ہر ایک شئے کے جملہ احوال جزئیہ و کلیہ سے ہر لحظہ و ہر آن میں علیم و خبیر ہے۔ ہاں جس قدر وہی علام الغیوب بحکم ضرورۃ و مصلحت کے کسی کو علم کسی شئے کا جزئی و کلی عنایت فرما دیوے تو اس کا انکار نہیں۔ قال اللہ تعالے۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما مسنی السوء ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یومنون ہاں البتہ اس سے بھی اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ جو علم متعلق انذار یا بشارت کے ہو۔ اس کا علم بشیر و نذیر رسول کریم کو حاصل ہونا ضروری ہے۔ بلکہ کسی بشر کو خواہ وہ کیسا ہی مقرب ہو اپنی بعث و نشر تک کا احوال بھی نہیں معلوم والذین تدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً و هم یخلقون اموات غیر احیاء و لا یشعرون ایان یبعثون و هم عن دعائهم غافلون۔ پھر قصہ افک حضرت عائشہ پر نظر کرو جو قرآن مجید اور دواوین احادیث میں مذکور ہے۔ یہ قصہ افک کا بوضاحت تمام بتلا رہا ہے کہ علم غیب ہر ایک شئے کا کسی بشر مقرب کو حاصل نہیں۔ ایضاً فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے و لا یحیطون بشیٔ من علمه الا بما شاء وغیرہ وغیرہ۔ ایضاً۔ قال اللہ تعالیٰ۔ و ما ادری ما یفعل بی و لا بکم۔ یعنی بغیر وحی الٰہی کے تمام احوال با تفصیل جزئی و کلی مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ صدہا آیات بینات قرآن مجید میں موجود ہیں جو نفی علم غیب کی بندگان مقربین سے کر رہی ہیں۔ ان چند سطور میں وہ صدہا آیات و احادیث کیونکر لکھی جا سکتی ہیں جنہیں نفی علم غیب کی انبیاء و رسل سے بصراحت تمام ارشاد فرمائی گئی ہے پس یہ روایات ضعیفہ یا موضوعہ یا اقوال اہل بدعت و اہوا کے ان کا مقابلہ کیونکر کرسکتی ہیں۔ اور مومن بالقرآن و سنت ان کو بینات قرآنیہ پر کیوں کر ترجیح دے سکتا ہے۔ علاوہ اس کے ان روایات میں قضیہ محصورہ کلیہ کہاں ہے جس سے مدعائی سائل حاصل ہو بلکہ قضایا مہملہ ہیں جو قوت جزئیہ میں ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ اس امر کا بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ بہت سے امور ما کان اور ما یکون کی خبر جن کی علم دینی کی ضرورت رسول کو مصلحت الٰہی میں تھی۔ ان کا علم انبیاء اور رسل کو البتہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ متعلق اس زمانہ آخری مسیح موعود کے صدہا علامات اور اشراط کی خبر جو مخبر صادق نے باعلام علام الغیوب دی تھی۔ وہ سب اس زمانہ میں واقع ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور ہوویں گی۔ پس یہ روایات تو انہیں امور کے علم دینی پر محمول کی جاویں گی نہ جیسا کہ سائل کا عقیدہ ہے جو شرک فی الصفات مخصوصہ ہے و نعوذ باللہ منہ اور چنانچہ حضرۃ مسیح موعود کو بھی ہزاروں کائنات آئندہ کی خبر دی گئی تھی۔ جو اس ۲۵ سال اور حال میں واقع ہوئی اور ہونگی۔ مگر یہ علم اسی قدر مامور من اللہ کو دیا جاتا ہے جسکے لئے ضرورت نبوت اور رسالت کو ہوتی ہے نہ وہ علم غیب جو خدائی کیلئے مخصوص ہے سے

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم۔ گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

کا حال ہے۔ جو سورہ یوسف میں حضرت یعقوب کے قصہ میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے اور مدارج النبوۃ سے جو قول نقل کیا ہے۔ وہ تو صرف احکام اور صفات اور افعال الٰہی کی نسبت ہے۔ جن کا علم رسالت اور نبوۃ کے لئے ضروری ہے ہاں اس میں شک نہیں ہے کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین ان علوم میں تمام دیگر انبیاء سے فائق ہیں اور بالضرور مصداق فوق کل ذی علم علیم کے ہیں اور آیت هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و هو بکل شیٔ علیم خاص صفت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کیونکہ اول یا دوم آیۃ کا یہ ہے۔ له ملک السموات و الارض یحیی و یمیت و هو علی کل شیٔ قدیر۔

اِس کے آگے ارشاد ہے - هو الاوّل والاخر الایہ
پس یہ آیت خاص اُسی ذات پاک کا وصف ہے جس کی صفت
له ملك السموات والارض ہے اور جس کی صفت
یحیی ویمیت ہے - اور جس کی صفت علی کل شیٔ قدیر ہے
پس اُسی کی صفت ہوالاول والآخر الایہ ہے - اگر کسی
شخص نے اس آیت کو بحق رسول کریم لکھا ہو تو اس کی
نادانی محض ہے اور سیف سلول وغیرہ رسالے مردودؔ
بمقابلہ نصوص مبینہ قرآنیہ وحدیثیہ کے ہمارے نزدیک
پرپشہ کے برابر بھی نہین ہین۔

جواب مسئلہ دوم

بیچ کا در مسجد کا اور دونو در دائین بائین اسکے سب مسجد کے
ہی حکم مین ہین - مگر صف جماعت کا اس شان سے قائم کرنا
جس مین ستون ور دن کی صفوف کے بیچ مین رہین کسی قدر
مکروہ ہے - وقد رخص قوم من اہل العلم فی ذالك
دیکھو صحیح ترمذی کو -

جواب مسئلہ سوم

امام کے محراب مین کھڑے ہونکی ممانعت یا بیچ کے در مین
کھڑے ہونے کا عدم جواز مجھ کو معلوم نہین کرکس دلیل سے
ہے حالانکہ حدیث مین وارد ہے - صلی رسول الله صلعم
فی حجرته والناس یاتمون به من وراء الحجرة - رواہ
ابو داؤد - مشکوۃ -

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۹ جنوری ۱۹۰۸ء

جماعت کو نصیحت

(اقتباس از رسالہ جہاد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اور مَین اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص
طور پر سمجھاتا ہون کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتون سے پرہیز کرین
مجھے خدا نے جو مسیح موعود کرکے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم
کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اسلئے مین نصیحت کرتا ہون کہ شر سے
پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ اپنے
دلون کو بغضون اور کینون سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم
فرشتون کیطرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک مذہب ہے
جس مین انسان کی ہمدردی نہین اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے
جو نفسانی بغض کے کانٹون سے بھرا ہے سو تم جو میرے
ساتھ ہو - ایسے مت ہو تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے
کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہین بلکہ مذہب اس
زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا مین ہے اور وہ
زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئیندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی
صفات انسان کے اندر داخل ہو جائین خدا کے لئے سب پر رحم
کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو - آؤ مین تمہین ایک ایسی راہ
سکھاتا ہون جس سے تمہارا نور تمام نورون پر غالب رہے اور وہ یہ ہے
کہ تم تمام سفلی کینون اور حسدون کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان
ہو جاؤ اور خدا مین کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی
صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتین صادر ہوتی
ہین اور دعائین قبول ہوتی ہین اور فرشتے مدد کیلئے اترتے ہین
مگر یہ ایک دن کا کام نہین ترقی کرو ترقی کرو - اس دھوبی سے سبق سیکھو جو
کپڑون کو اول بھٹی مین جوش دیتا ہے اور دئے جاتا ہے یہان
تک کہ آخر آگ کی تاثیرین تمام میل اور چرک کو کپڑون سے علیحدہ کر
دیتی ہین - تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی
مین کپڑون کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھرون پر ملتا ہے - تب
وہ میل جو کپڑون کے اندر تھی اور اُن کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ
سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی مین دھوبی کے بازو سے مار
کھا کر یکدفعہ جدا ہو جانی شروع ہو جاتی ہے یہان تک کہ کپڑے
ایسے سفید ہو جاتے ہین جیسے ابتدا مین تھے یہی نفسانی نفس
کے سفید ہونیکی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی
پر موقوف ہے یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے
قد افلح من زکّٰها یعنے وہ نفس نجات پا گیا ہے جو طرح
طرح کی میلون اور چرکون سے پاک کیا گیا دیکھو مین ایک حکم
لیکر آپ لوگون کے پاس آیا ہون - وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار
کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسون کے پاک کرنیکا جہاد باقی
ہے اور یہ بات مین نے اپنی طرف سے نہین کہی بلکہ خدا کا یہی
ارادہ ہے - صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہان مسیح موعود کی
تعریف مین لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنے مسیح جب آئیگا تو دینی
جنگون کا خاتمہ کر دیگا سو مین حکم دیتا ہون کہ جو میری فوج مین
داخل ہین وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائین
دلونکو پاک کرین اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دین اور دردمندون
کے ساتھ ہمدرد بنین زمین پر صلح پھیلاوین کہ اسی سے اُس کا
دین پھیلیگا اور اس سے تعجب مت کرین کہ ایسا کیونکر ہوگا
کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب جسمانی ضرورتون
کیلئے حال کی نئی ایجادون مین زمین کے عناصر اور زمین کی
تمام چیزون سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیون کو گھوڑون سے
بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے ایسا ہی وہ اب روحانی ضرورتون
کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھون کے آسمان کے فرشتون سے
کام لیگا بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہون گے اور بہت سی
چمکین پیدا ہون گی جن سے بہت سی آنکھین کھل جائین گی تب
آخر مین لوگ سمجھ جائین گے کہ جو خدا کے سوا انسانون اور دوسری
چیزون کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیان تھین سو تم صبر سے دیکھتے
رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرتمند ہے اور دعا
مین لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانون مین لکھے جاؤ - اے حق کے
بھوکو اور پیاسو سُن لو کہ یہ وہ دن ہین جن کا ابتدا سے وعدہ تھا
خدا ان قصون کو بہت لمبا نہین کریگا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ
جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اسکی
روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی
چمکتی ہے - تو سب طرفین ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہین ایسا ہی ان
دنون مین ہوگا کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کیلئے
کہ مسیح کی منادی بجلی کیطرح دنیا مین پھر جائے گی یا بلند مینار کے
چراغ کیطرح دنیا کے چار گوشہ مین پھیلے گی زمین پر ہر ایک
سامان مہیا کر دیا ہے اور ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک کے
احسن انتظامون اور سیر و سیاحت کے سہل طریقون کو کامل طور پر
جاری فرما دیا ہے - سو یہ سب کچھ پیدا کیا گیا تا وہ بات پوری ہو
کہ مسیح موعود کی دعوت بجلی کیطرح ہر ایک کنارہ کو روشن کریگی
اور مسیح کا منارہ جس کا حدیثون مین ذکر ہے - دراصل اس کی بھی
یہی حقیقت ہے کہ مسیح کی ندا اور روشنی ایسی جلد دنیا مین پھیلیگی
جیسے اونچے منارہ پر سے آواز اور روشنی دور تک جاتی ہے
اسلئے ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک اور تمام اسباب سہولت
تبلیغ اور سہولت سفر مسیح کے زمانہ کی ایک خاص علامت ہے جسکو
اکثر نبیون نے ذکر کیا ہے -

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ″	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۳
½ ″	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
⅓ ″	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
¼ ″	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱

بدر منورہ

مورخہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ قریش

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۵۲ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء)

اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اوّل سے خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کیطرح اس کی روانی ہے جسمین کوئی رکاوٹ نہین بشر کے کلام کا اس مین کوئی حصہ نہین اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تہا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیسا کہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی ہین۔ اس واسطے اس مین شان نزول ساتہہ ساتہہ نہ لکہے گئے بلکہ خدا تعالےٰ نے یہی چاہا کہ اسبات کی حفاظت بہی پورے طور سے نہ ہوئی کہ یہ آئتین کب اور کس کے حق مین اوّل نازل ہوئی تہین۔ یہان تک کہ ترتیب نزولی بہی خدا تعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے دریان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکہا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بہاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانوں کے واسطے اور سب قوموں کے واسطے خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔

نام اس سورۂ شریف کا نام سورۂ قریش ہے۔ کیونکہ اس مین قریش کا خاص ذکر ہے اور اس سورت کو اس کے پہلے لفظ کے سبب لِایلٰف بھی کہتے ہین۔

ربط ماقبل اور مابعد کے ساتھہ اس سورۃ کے ماقبل قرآن شریف مین سورۃ الفیل ہے۔ جس مین یہ ذکر ہے کہ یمن کا بادشاہ ابرہہ جب بہت سے ہاتہی لے کر خانہ کعبہ کو گرانے کیواسطے مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کے لشکر کو ہلاک کرکے اس گھر کی حفاظت کی۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک انعام تہا۔ جو بالخصوص قریش پر ہوا۔ کیونکہ قریش یمن اور شام کی طرف تجارۃ کے واسطے جایا کرتے تہے اور ابرہہ کی اس ہلاکت سے تمام قومون پر خانہ کعبہ کی عظمت کا رعب چہا گیا اور وہ لوگ قریش کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکہنے لگے اللہ تعالیٰ اسی انعام کو یاد دلاکر قریش کو اپنی عبادت کیطرف متوجہ کرتا ہے سورۃ الفیل اور سورۃ القریش کا ربط باہم ایسا ہے کہ اُبی بن کعب اور ایسا ہی بعض دیگر بزرگ بہی ان دونون سورتون کے درمیان بسم اللہ نہین لکہتے تہے گویا یہ دونون ملاکر ایک ہی سورۃ ہے۔ دو جدا سورتین نہین ہین۔ سورہ مابعد یعنی سورۃ الماعون کے ساتہہ اسکا یہ ربط ہے۔ کہ جب اس سورہ شریف مین اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنے انعام یاد دلاکر اپنی عبادت کیطرف متوجہ کیا ہے تو سورہ الماعون مین ان رذائل سے بچنے کیطرف توجہ دلائی ہے جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

تشریح و معانی الفاظ

قریش قریش کا لفظ قرش سے نکلا ہے۔ قرش ایک سمندر کے جانور کا نام ہے جسکے متعلق مشہور ہے کہ وہ دوسرے جانورون کو کہا جاتا ہے مگر اُسے کوئی نہین کہاتا یعنے بہت طاقتور جانور ہے سب پر غالب رہتا ہے اسی سبب سے اس قوم کا نام قریش رکہا گیا تہا۔ عرب کا ایک شعر ہے۔

وقریش ھی التی تسکن البحر
بھا سمیت قریش قریشا

ترجمہ۔ قریش وہ ہے۔ جو سمندر مین رہتا ہے۔ اُسی کے سبب سے قوم قریش کا یہ نام رکہا گیا ہے۔

قرش کے معنے کسب کے بہی ہین چونکہ قریش اپنی تجارت مین کسب اور محنت کے ساتہہ اپنی روٹی کماتے تہے اس واسطے بہی ان کا یہ نام ہوا۔

لیث کا قول ہے۔ کہ تقرش جمع ہونے کو کہتے ہین پہلے یہ قوم مختلف مقامات پر پراگندہ پہرتی تہی۔ پہر قصی بن کلاب نے ان سب کو حرم مین جمع کیا اور ایک جگہ اکہٹے ہو کر رہنے لگے اسواسطے ان کا نام قریش رکہا گیا چنانچہ اس پر ایک شاعر نے کہا ہے۔

ابوکم قصی کان یدعی مجمعا
بہ جمع اللہ القبائل من فھر

تمہارے باپ قصی کا نام ہی ہو گیا تہا کہ وہ جمع کرنیوالا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے فہر کے قبائل کو ایک جگہ جمع کر دیا تہا۔

قبیلۂ قریش قریش۔ فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کا دوسرا نام تہا۔ قبیلۂ قریش حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم علیہما السلام والبرکات کی اولاد مین سے تہا اور اسی قبیلہ کو یہ فخر حاصل ہوا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ان مین سے پیدا ہوئے جنہون نے تمام جہان کو اپنے نور سے منور کیا اور بنی آدم کیواسطے رُوحانی کمالات کے دروازے کہولدئے اور تمام دنیا کی متفرق قومون کو اور ان کے متفرق قومی مذاہب کو ایک ہی قوم اور ایک ہی مذہب مین جمع کرکے ایک ایسی توحید تامہ کی کہ چار دانگ عالم مین

لا الٰہ الا اللہ

کا نعرہ گونج اُٹہا۔ یہہ توحید اس قلبی تعلق کا نتیجہ تہی۔ جو آنحضرۃ صلعم کو اپنے رب اور خالق اور مالک کے ساتہہ تہا۔ اگر محمدؐ دنیا مین نہوتا تو انسانی رُوح کس تنزل کے گڑہے مین اب تک گری ہوئی ہوتی۔ اسیواسطے وہ فخر عالم و عالمیان ہے اور اگر روحون کا خدا کیساتہہ تعلق اپنی ترقی کے انتہائی نقطہ مین اس کمال تک پہونچنے والا نہ ہوتا جو اس پیارے نبی نے پہونچایا تو پہر دنیا کی حالت رذالت اس قابل رہی نہ تہی کہ خدا تعالیٰ اُسے خلق کرتا اسیواسطے لولاک لما خلقت الافلاک کا خطاب آپکو عطا ہوا۔

نسب نامہ اب مین قریش کا نسب نامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے لیکر حضرت خاتم النبیین تک اس جگہ درج کرتا ہون۔ اس جگہ اسبات کا ذکر فائدہ سے خالی نہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انساب عدنان تک بیان کئے ہین اور اس سے اُوپر بیان نہین فرمائے۔ جس سے بعض لوگون کو (جنمین سر سید احمد خان صاحب بہی شامل ہین) یہ غلطی لگی ہے کہ آنحضرت کو اس کے اُوپر انساب کا نام نہ آتا تہا۔ یا اس سے اُوپر کا سلسلہ قابل اعتبار نہین ہے۔ یہ بات صحیح نہین۔ کہ یہود چونکہ اہل کتاب تہے اور لکہنے پڑہنے کا رواج ان مین عام تہا۔ وہ جہان حضرت اسحٰق کا نسب نامہ محفوظ رکہتے تہے وہان حضرت اسمٰعیل کا بہی بہ سبب قرب رشتہ داری کے محفوظ رکہا کرتے تہے۔ لیکن کچہہ زمانہ کے بعد جب کہ قومون کی جدائی اور اختلاف بڑہ گیا تو یہودی علماء نے عدنان سے نیچے کا نسب نامہ لکہنا اور اسکی حفاظت کرنا چہوڑ دیا تہا۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عدنان تک خود بیان کر دیا۔ اور اس کے اوپر جو یہود کے پاس تہا وہ بہرحال محفوظ تہا۔ اس واسطے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہ سمجہی۔

مین یہ نسب نامہ ایک پرانی قلمی کتاب سے نقل کرتا ہون جسکے نسخے ہمارے خاندان مین محفوظ چلے آتے ہین اور سر سید احمد خان صاحب نے جو نسب نامہ اپنے خطبات مین عدنان تک لکہا ہے۔ اس کے ساتہہ مقابلہ کر لیا گیا ہے وہان تک ہر دو ایک ہی ہین۔ یہ نسب نامہ ہمارے خاندان مین اس واسطے محفوظ چلا آتا ہے۔ کہ عاجز بہی قریش مین سے ہے اس واسطے اس کے ساتہہ ہی مینے اپنا نسب نامہ بہی نقل کر دیا ہے۔ جو کہ بوساطت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
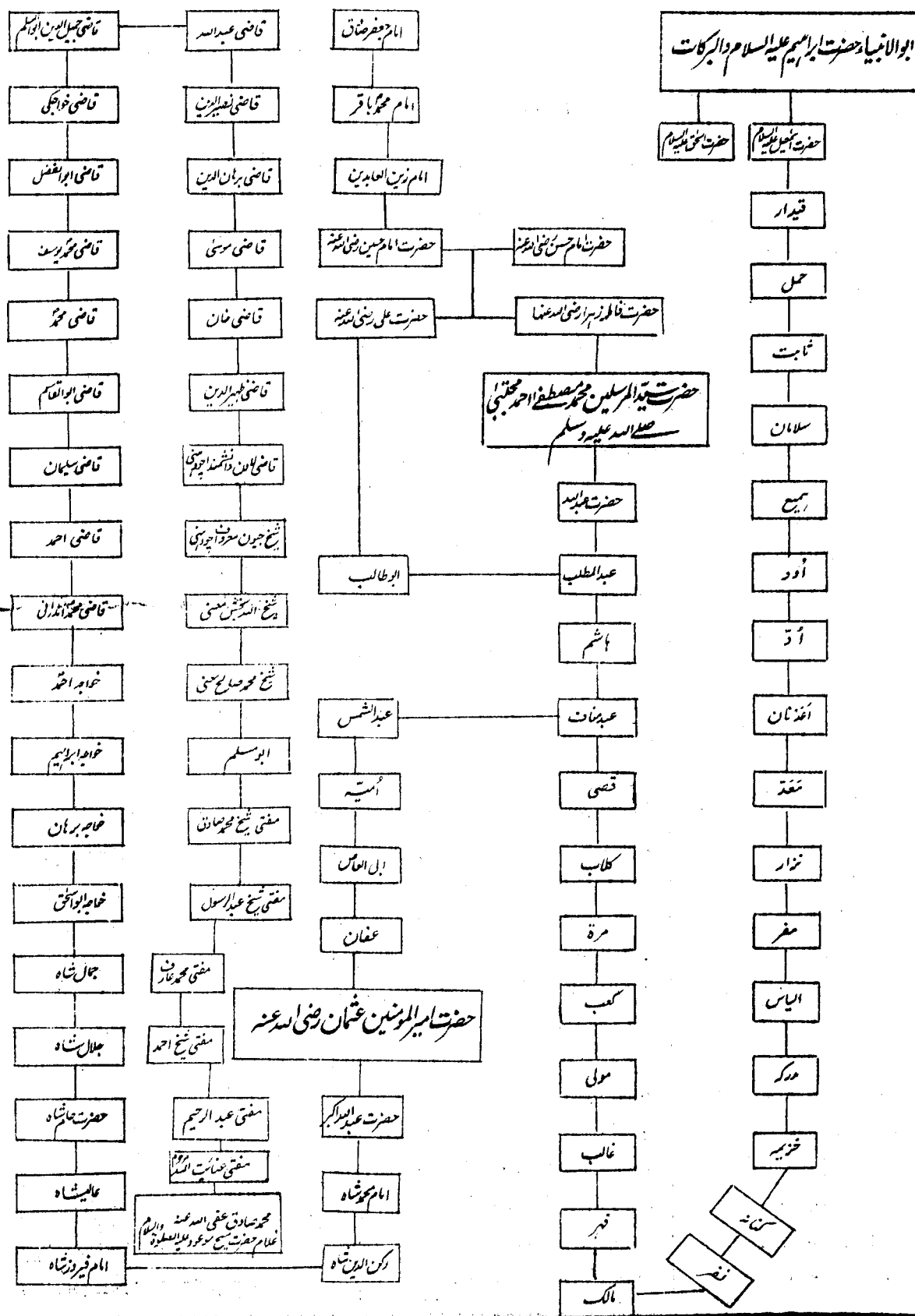
عبدمناف کے جا ملتاہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چند سوالون کے جواب

الحمد للہ۔ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃً واکمل دینہ علی الادیان کلہ الی یوم القیامۃ۔

اما بعد۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خان بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی احمدی۔ خدمت مین ارباب بصیرت و اصحاب خبرت کے عرض پرداز ہے کہ واقعہ ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء ایک پرچہ مسمی بواجب الاستفسار مطبوعہ رفیق پنج پریس مراد آباد بذریعہ ڈاک میرے نام آیا۔ جو مملو بہ مضامین لایعنی و سوالات بے معنی تہا اور اس مین مختلف پیراؤن سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم حق پسندی چاہتے ہین اور ہمنے مختلف اوقات مین رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت عالی مین بہیجے مگر جواب نہ ملا۔ اور اس تحریر کو مایۂ نازو افتخار قرار دیا ہے۔ اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو دیکہا تو وہ اسی قابل تہے کہ نظر انداز کئے جاتے اور بجز خموشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تہا مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت مین مستفسر کا فخر و مباہات زیادہ تر قابل اعتماد و استناد عوام کالانعام ہو جاویگا جواب دینے کیطرف عنان شبدیز قلم کو منعطف کر کے جوابات نمبروار ذیل مین درج کئے۔ وما توفیقی الا باللہ

العارض۔ انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ۵ دسمبر ۱۹۰۶ء

جواب ۱۔ ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت ہے اسی طرح درجہ ہے۔ رہا یہ کہ کون افضل اور کون انقص ہے اس کے متعلق ہم مصرعہ زبان چہ رسد کہ نداشت سپیدہ کافی سمجہتے ہین۔ اگرچہ اس کا متصف کوئی ہو اور ان کی فضیلت کی بابت اس سے قبل جواب ہو چکا ہے۔ اور اقوال و افعال تمام کتب سیر و احادیث مین موجود ہے۔ اس مختصر تحریر مین گنجائش نہین لہذا بمجبوری اس کا ترک مناسب ہے۔ اور ان کی فضیلت تمام امت پر ان کی کارگذاری کے موافق ہے باقی رہا اس کا جواب۔ کہ ہمکو کیا عقیدہ رکہنا چاہیئے اس کی بابت کچہ نہین کہا جا سکتا۔ اس زمانہ مین ہر ایک اپنے فعل اور اعتقاد کا مختار ہے۔ یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا ہے۔ لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے۔

جواب ۲۔ اس سوال کا جواب عاقل کیواسطے نمبر ا مین ہو چکا ہے۔ لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہین رہی العاقل تکفیہ الاشارہ۔ والغافل لا تجد بہ الف عبارۃ۔

جواب نمبر ۳۔ حضرت علی و حضرت معاویہ و عائشہ صدیقہ رض کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیئے ایسی باتون مین پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہین۔ فریقین کی طرف اجل صحابہ تہے جن مین سے عشرہ مبشرہ بہی تہے البتہ حضرت علی رض سابقین بالایمان مین سے تہے۔ اور مہاجر بہی تہے۔ یہ بات حضرت امیر معاویہ رض مین نہ تہی اور ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قول خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا کافی و وافی ہے۔ کہ خدا نے ہمارے ہاتہون کو اس کے خونون سے بچا لیا ہے۔ اب ہم امید کرتے ہین کہ ہماری زبان بہی خدا محفوظ رکہے گا۔

جواب نمبر ۴۔ محدثین مین سے امام بخاری کی احادیث اکثر یہ حالت مین تمام کتب احادیث مین ارفع و اعلیٰ ہین اور وہ سب احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہون واجب العمل ہین خواہ کسی کتاب حدیث مین ہون۔ بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح نہون۔

جواب نمبر ۵۔ حضرت امام حسن و امام حسین کے انجام کار کا علم خدا کو ہے کہ بعد ممات کیا حالت ہوئی۔ مگر یہ ہر دو صاحبزادے متورع اور باخدا و مظلوم تہے اور صبر و استقامت کو خدا کی راہ مین دکہلا کر جان بحق تسلیم ہوئے۔ حضرت امام حسن رض کی وفات کا باعث بذریعہ اکثر روایات کے زہر بتلایا جاتا ہے اور امام حسین رض کا واقعہ کربلا مین تیر و سنان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی کی حالت مین جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث ہر دو صاحبان کے جنتی ہونے پر ناطق ہے۔ الحسن و الحسین سید ا شباب اھل الجنۃ۔ ان کی اولاد مین جو لوگ باخدا ہوئے۔ وہ سب واجب التعظیم ہو گئے ہین۔ ان کی حالت انجام کار کی عالم خدائے علیم کو ہے۔ لعن یزید پر فرض و واجب نہین۔ اگر ابلیس پر بہی کوئی شخص تمام عمر مین لعنت نہ کرے۔ تب بہی مواخذہ نہین۔

جواب نمبر ۶۔ ائمہ دین جو حضرت ابو حنیفہ و شافعی و احمد حنبل و مالک رح کہلاتے ہین۔ ان کے مسائل جلیلہ سے بہت بڑا فائدہ دوسرون کو ہوا ہے ان کی تقلید اوس قدر ضروری ہے۔ جسقدر کتاب اللہ و کتاب الرسول کے موافق ہے۔ ذاتی رائے کا (اگر کچہ ہو) تسلیم کرنا جائز نہین۔

جواب نمبر ۷۔ مسائل فقہی اوسیقدر قابل تسلیم ہین جس قدر کتاب اللہ و کتاب الرسول کے مطابق ہین۔ باقی ناواجب التسلیم۔

جواب نمبر ۸۔ طریقت کے معنے ہین چلنا۔ رہی یہ عبارت۔ کہ جن کو پاک پیشوا کہتے ہین مثل حسن بصری وغیرہم رض۔ اور اپنے شجرہ قائم کر کے بیعت کرتے ہین یہ سوال تو انہین سے ہونا چاہیئے۔ کہ جو لوگ ایسا فعل کرتے ہین۔ اور چونکہ عبارت "یہ لوگ" مین مشار الیہ کا پتہ نہین۔ لہذا اس کا جواب بہی بے پتہ یا محذوف ہونا چاہیئے۔ ان کی ولایت یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ حضرات مذکورین یا جو صاحب کہ حکم خدا و رسول کے پابند و عامل ہون اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن شریف مین فرمائی ہے ثابت کر دین یا ان مین پائی جاوے۔ وہ بموجب آیۂ شریفہ اللہ ولی الذین آمنوا کے ولی ہون گے اور ان کی بزرگی بہی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول و محبوب ہون گے۔ اسی پیمانہ کے مطابق جو صاحب ہون ان کی تحریر یا تصنیف بہی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے۔ جسقدر ان کے حالات موافق کتاب اللہ و کتاب الرسول کے ہون۔ باقی رہا انجام و مآل اور حق و ناحق کا علم خدا کو ہے۔ ولا یحیطون بشیءٍ من علمہ الا بما شاء۔ یعنے اللہ کے علم پر احاطہ نہین کر سکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علمھا عند ربی ہو۔ تو پہر کسی دوسرے کو کیا حق ہے۔ کہ ایسے سوال کا جواب دے سکے ہمین ان کی نسبت یہی کہنا چاہیئے۔ تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون۔

جواب نمبر ۹۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری اسرائیلی کی وفات آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ ۔۔۔۔ سے ثابت ہے۔ آیت فلما توفیتنی الخ۔ وقد خلت من قبلہ الرسل و حدیث انہ یجاء برجال من امتی الخ ملاحظہ طلب۔ اور جسم خاکی کا آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محالات عقلی مین سے ہے۔ رہا یہ سوال کہ اگر کہان صلیب دیگئی وغیرہ وغیرہ۔ اس کا تذکرہ اناجیل مین موجود ہے۔ فمن شاء فلیطلب۔

جواب نمبر ۱۰ - حضرت امام مہدی صاحب و دجال وغیرہ کے متعلق مستفسر صاحب کتب احادیث کی سیر فرماوین - اگرچہ کم وقت طلب اور متعسر معلوم ہو - تو حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ مین اختلاف روایات کو ملاحظہ کرین اور اگر تحقیقات ملحوظ خاطر ہے - تو عسل مصفیٰ مطبوعہ مطبع اسلامیہ لاہور ۱۹۰۱ء تمام وکمال معائنہ فرماوین اگر یہ قیمت سے خرید نے مین اپنا نقصان خیال فرماوین تو مجھے طلب کرلین - کیونکہ اس مختصر سوال کے متعلق بڑی بڑی ضخیم کتابین طبع ہوچکی ہین اور اسکی تحقیقات کے واسطے گویا بحر ذخار مین غوطہ زنی ضروری ہے - بوجہ تطویل کے ترک لازم آیا -

جواب نمبر ۱۱ - لاریب و بیشک حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان امام اللہ فیوضہ علی العالمین مہدی معہود و مسیح موعود ہین - اور تمام علامات احادیث و نشانات ان کی ذات بابرکات مین اظہر من الشمس و ابین من الامس ہین اور جناب ممدوح کے اقرار و دلائل کا اظہار تمام کتب جناب ممدوح مین موجود ہے - اس مختصر مین گنجائش نہین - اس کے واسطے بہت بڑا دفتر درکار ہے - اس وجہ سے بجز اجمال کے اور کوئی چارہ نہین - مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب و مولوی اسمٰعیل صاحب و سید احمد صاحب کی صلاحیت و حقانیت ان کی تحریرات سے ثابت ہے - انجام کار کی خبر خدا کو ہے -

جواب نمبر ۱۲ - حضرت سرور کائنات کو معراج بارہا ہوئی ہے - جیسا کہ کتب احادیث سے پایا جاتا ہے اور قرآن شریف سے رات کے وقت معراج کا ہونا ثابت ہوتا ہے - جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات عقلی سے ہے - اور خلاف قانون قدرت کے ہے - لہذا معراج جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بجسم نورانی عین حالت بیداری مین ہوئی - یہ سوال کہ جسم نورانی کے وقت دوسرا جسم کہان تھا - یہ اہل کشف خوب سمجھتا ہے جو اس کوچہ سے نابلد ہو اسے کیا سمجھائین مختصر مثال یہ ہے کہ خواب کے وقت جو جسم دور دور تک ہو آتا ہے وہ بھی ہوتا ہے اور یہ موجودہ جسم خاکی بھی - رہا یہ سوال کہ اس کا جواب مدلل بدلائل شرعیہ ہو - وہ دلائل تمام کتب اہل اسلام مین موجود ہین - لہذا اس سے اعراض کیا جاتا ہے - کیونکہ وہ مختصر الفاظ مین ادا نہین ہوسکتے - اس وجہ سے ترک مناسب معلوم ہوا -

جواب نمبر ۱۳ - اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے برگزیدہ کرے - يفعل الله ما يشاء ويحكم ما يريد جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے حکم کرتا ہے اور ان الله على كل شئ قدير - اللہ تعالیٰ ہر کام پر قادر ہے - البتہ یہ نہین ہوسکتا - کہ بغیر اتباع کتاب اللہ و کتاب الرسول اور بجز بقید اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علیحدہ شریعت قائم کرسکے یا کتاب اللہ مین کسی قسم کی کمی و بیشی کرسکے - بروزی حالت مین ہوسکتا ہے آیت وآخرين منهم لما يلحقوا بهم و حدیث ذیل خیال طلب ہے -

حدثنا عن ابو الواصل عن الحميد عن ابي صديق عن الحسن بن يزيد السعدى عن ابي السعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج رجلاً من امتى يقول بسنتى ينزل الله عز وجل القطر من السماء ويخرج الارض بركتها وتملاء الارض منه قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً يملك سبع سنين - رواہ ابو داؤد وکذا فی المشکوۃ - یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اُمت مین سے ایک شخص برآمد ہوگا - جو میرے فضل کا ذکر کریگا - اور اللہ تعالیٰ اس کی خاطر سے مینہہ برسائیگا - اور زمین اپنی برکت نکالیگی - اور اس سے زمین عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی - سات سال تک مالک ہوگا - روایت کیا ابو داؤد نے اور مشکوۃ مین بھی یہ حدیث درج ہے -

جواب نمبر ۱۴ - سید احمد خان علیگڈھی کا عقیدہ - ان کی کتابون مین لکھا ہوا ہے - اس کو ان کی تالیفات مین دیکھنا چاہیئے انکی تحریرات مین جسقدر موافق کتاب اللہ کے ہو (اگر کچھ ہو) اُسی قدر مان لینے کے لائق ہے - ورنہ نہین -

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

العارض

حکیم مولوی انوار حسین خان - احمدی شاہ آباد ضلع ہردوئی - مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

بیعت مستری چراغدین صاحب ساکن نظام آباد نے حضرت اقدس کی بیعت بذریعہ خط کی ہے

ایک معزز دوست کی فرمائش پر نام خصوصیت سے یہان لکھا گیا۔

انجمن احمدیہ کوئٹہ برادر محمد حیات صاحب اطلاع دیتے ہین کہ کوئٹہ کی انجمن احمدیہ کا تمام بلوچستان کیواسطے انجمن ضلع ہونا صدر مقام سے منظور ہوگیا ہے اس لئے تمام احمدی جو حدود بلوچستان مین رہتے ہون اس معاملہ مین عالم شیر خان صاحب سارجنٹ پولیس واسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ کے ساتھ خط و کتابت کرین۔

ضرورت

مطبع بدر مین ایک خوشنویس کاتب کی ضرورت ہے جو عربی اور فارسی ہر دو لکھہ سکتا ہو۔ درخواست کے ساتھ نمونہ خط لکھا ہوا اور چھپا ہوا آنا چاہیئے۔

رسید زر

۳۱ - دسمبر ۱۹۰۷ء

۱۸۱۳ مفتی گلزار محمد صاحب عہ
۱۸۸۶ - مولا بخش صاحب للعہ
علی شیر سپاہی گوجرات عہ
حکیم احمد الدین صاحب شاہدرہ عہ
۱۳۲۳ - بابو غلام غوث صاحب للعہ
۱۰۹۳ - رحیم بخش صاحب سے
۱۸۵۹ - فضل داد صاحب للعہ
۱۲۹۴ - محمد علی صاحب للعہ
۱۳۱۶ - عبدالعزیز صاحب ہے
۱۴۵۶ - ڈاکٹر محمد رمضان للعہ
۸۲۵ - امام الدین صاحب للعہ
۱۸۶۳ - محبوب علی صہ
۱۸۷۳ - مستری محمد دین صاحب سے
۲۸۱ - ڈاکٹر یعقوب خان صاحب سے
۱۲۱۵ - عمر الدین صاحب للعہ
۱۹۸ - شیخ احمد صاحب ہے
۱۵۳۶ - نبی شاہ صاحب سے
۱۱۶۹ - شیخ خدا بخش صاحب عہ
۲۶۷ - نواب دین صاحب للعہ

۱۱۲۳ - حافظ فضل احمد صاحب للعہ
۲۱۵ - حکیم خادم علی صاحب سے
۱۵۰۵ - غلام محمد صاحب للعہ
۱۰۰۶ مولوی غلام حسین صاحب للعہ
۱۲۶۹ سید مدثر شاہ صاحب للعہ
۱۲۱۶ سلطان ابراہیم صاحب للعہ
۵۱۳ - ڈاکٹر محمد حسین صاحب صہ

۲ - جنوری ۱۹۰۸ء

۱۱۴۰ - محمد علی صاحب سے

۳ و ۴ جنوری ۱۹۰۸ء

۴۸۹ محمد یعقوب صاحب سے
۵۲۷ عبدالرحمن صاحب للعہ
۹۵۳ - محمد عبدالرشید صاحب عہ
۱۸۹۵ محمد حسین صاحب للعہ
۱۶۶ - چودہری کرم الٰہی للعہ

۵ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۲۱۹ جان محمد صاحب ہے
۲۹۸ - حکیم فضلدین صاحب ہے

۶ جنوری ۱۹۰۸ء

۱۲۹۴ فضل کریم صاحب عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چند سوالون کے جواب

الحمد للّٰہ ۔ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ واشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃً واکمل دینہ علی الادیان کلہ الیٰ یوم القیامۃ ۔

امّا بعد ۔ بندہ راجی الغفران انوار حسین خان بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہردوئی احمدی ۔ خدمت مین ارباب بصیرت واصحاب خبرت کے عرض پرداز ہے کہ واقعہ ۲ ر دسمبر ۱۹۰۷ء ایک پرچہ مسمی بواجب الاستفسار مطبوعہ رفیق ہند پریس مراد آباد بذریعہ ڈاک میرے نام آیا جو مملو بہ مضامین لایعنی و سوالات بے معنی تہا اور اس مین مختلف پیراؤن سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہم حق پسندی چاہتے ہین اور ہمنے مختلف اوقات مین رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت عالی مین بہیجے مگر جواب نہ ملا ۔ اور اس تحریر کو مایہ ناز و افتخار قرار دیا ہے ۔ اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو دیکہا تو وہ اسی قابل ہتے کہ نظر انداز کئے جاتے اور بجز خموشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تہا مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت مین مستفسر کا فخر ومباہات زیادہ تر قابل اعتماد و استناد عوام کالانعام ہو جاویگا جواب دینے کیطرف عنان شبدیز قلم کو منعطف کرکے جوابات نمبروار ذیل مین درج کئے ۔ وما توفیقی الا باللّٰہ

العارض ۔ انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ ۵ ر دسمبر ۱۹۰۷ء

جواب ۱ ۔ ہر چہار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت ہے اسی طرح درجہ ہے ۔ رہا یہ کہ کون افضل اور کون ناقص ہے اس کے متعلق ہم مصرعہ زاں چار ہیکے نداشت عیبے کافی سمجہتے ہین ۔ اگرچہ اس کا تصفیہ کوئی ہوا اور ان کی فضیلت کی بابت اس سے قبل جواب ہو چکا ہے ۔ اور اقوال و افعال تمام کتب سیر واحادیث مین موجود ہے ۔ اس مختصر تحریر مین گنجائش نہین لہذا بمجبوری اس کا ترک مناسب ہے ۔ اور ان کی فضیلت تمام امت پر ان کی کارگزاری کے موافق ہے باقی رہا اس کا جواب ۔ کہ ہمکو کیا عقیدہ رکہنا چاہیئے اس کی بابت کچہ نہین کہا جا سکتا ۔ اس زمانہ مین ہر ایک اپنے فعل اور اعتقاد کا مختار ہے ۔ یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا ہے ۔ لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے ۔

جواب ۲ ۔ اس سوال کا جواب عاقل کیواسطے نمبر ا مین ہو چکا ہے ۔ لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہین رہی العاقل تکفیہ الاشارہ ۔ والغافل لا تجد بہ الف عبارۃ ۔

جواب نمبر ۳ ۔ حضرت علی و حضرت معاویہ و عائشہ صدیقہ رض کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیئے ایسی باتون مین پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہین ۔ فریقین کی طرف اجل صحابہ ہتے جن مین سے عشرہ مبشرہ بہی ہتے البتہ حضرت علی رض سابقین بالایمان مین سے ہتے ۔ اور مہاجر بہی ہتے ۔ یہ بات حضرت امیر معاویہ رض مین نہ تہی اور ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قول خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا کافی ووافی ہے ۔ کہ خدا نے ہمارے ہاتہون کو اس کے خونون سے بچا لیا ہے ۔ اب ہم امید کرتے ہین کہ ہماری زبان بہی خدا محفوظ رکہیگا ۔

جواب نمبر ۴ ۔ محدثین مین سے امام بخاری کی احادیث اکثر یہ حالت مین تمام کتب احادیث مین اعلیٰ وارفع ہین اور وہ سب احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہون واجب العمل ہین خواہ کسی کتاب حدیث مین ہون ۔ بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح نہون ۔

جواب نمبر ۵ ۔ حضرت امام حسن و امام حسین کے انجام کار کا علم خدا کو ہے کہ بعد ممات کیا حالت ہوئی ۔ مگر وہ ہر دو صاحبزادے متورع اور باخدا و مظلوم ہتے اور صبر و استقامت کو خدا کی راہ مین دکہلا کر جان بحق تسلیم ہوئے ۔ حضرت امام حسن رض کی وفات کا باعث بذریعہ اکثر روایات کے زہر بتلایا جاتا ہے اور امام حسین رض کا واقعہ کربلا مین تیر وسنان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی کی حالت مین جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث ہر دو صاحبان کے جنتی ہونے پر ناطق ہے ۔ الحسن والحسین سید ا شباب اہل الجنۃ ۔ ان کی اولاد مین جو لوگ باخدا ہوئے ۔ وہ سب واجب التعظیم ہوگئے ہین ۔ ان کی حالت انجام کار کی حالت خدائے علیم کو ہے ۔ لعن یزید فرض و واجب نہین ۔ اگر ابلیس پر بہی کوئی شخص تمام عمر مین لعنت نہ کرے ۔ تب بہی مواخذہ نہین ۔

جواب نمبر ۶ ۔ ائمہ دین جو حضرت ابو حنیفہ و شافعی و احمد حنبل و مالک رح کہلاتے ہین ۔ ان کے مساعی جلیلہ سے بہت بڑا فائدہ دوسرون کو ہوا ہے ان کی تقلید اوس قدر ضروری ہے ۔ جسقدر کتاب اللہ و کتاب الرسول کے موافق ہے ۔ ذاتی رائے کا (اگر کچہ ہو) تسلیم کرنا جائز نہین ۔

جواب نمبر ۷ ۔ مسائل فقہی اوسیقدر قابل تسلیم ہین جس قدر کتاب اللہ وکتاب الرسول کے مطابق ہین ۔ باقی ناواجب التسلیم ۔

جواب نمبر ۸ ۔ طریقت کے معنے ہین چلنا ۔ رہی یہ عبارت ۔ کہ جن کو پاک پیشوا کہتے ہین مثل حسن بصری وغیرہم ۔ اور اپنے شجرہ قائم کرکے بیعت کرتے ہین یہ سوال تو انہین سے ہونا چاہیئے ۔ کہ جو لوگ ایسا فعل کرتے ہین ۔ اور چونکہ عبارت "یہ لوگ مین" مشار الیہ کا پتہ نہین ۔ لہذا اس کا جواب بہی بے پتہ یا محذوف ہونا چاہیئے ۔ ان کی ولایت یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ حضرات مذکورین یا جو صاحب کہ حکم خدا و رسول کے پابند وعامل ہون اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن شریف مین فرمائی ہے ثابت کردین یا ان مین پائی جاوے ۔ وہ بموجب آیتہ شریفہ اللّٰہ ولی الذین آمنوا کے ولی ہون گے اور ان کی بزرگی بہی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول ومحبوب ہون گے ۔ اسی پیمانہ کے مطابق جو صاحب ہون ان کی تحریر یا تصنیف بہی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے ۔ جسقدر ان کے حالات موافق کتاب اللہ وکتاب الرسول کے ہون ۔ باقی رہا انجام ومآل اور حق وناحق کا علم خدا کو ہے ۔ ولا یحیطون بشیءٍ من علمہ الا بما شاء ۔ یعنے اللہ کے علم پر احاطہ نہین کرسکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علمہا عند ربی ہو ۔ تو پہر کسی دوسرے کو کیا حق ہے ۔ کہ ایسے سوال کا جواب دیسکے ۔ ہمین ان کی نسبت یہی کہنا چاہیئے ۔ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون ۔

جواب نمبر ۹ ۔ حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری اسرائیلی کی وفات آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ . . . سے ثابت ہے ۔ آیت فلما توفیتنی الخ و قد خلت من قبلہ الرسل وحدیث انہ یجاء برجال من امتی الخ ملاحظہ طلب ۔ اور جسم خاکی کا آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محالات عقلی مین سے ہے ۔ رہا یہ سوال کہ اکثر کہان صلیب ترنگی وغیرہ وغیرہ ۔ اس کا تذکرہ اناجیل مین موجود ہے ۔ فمن شاء فلیطلب ۔

سلطنت ایران کی نازک حالت

شاہ مظفرالدین قاچار شاہ ایران نے اپنی ملک کی پولیٹکل حالت کے متعلق جو قواعد نافذ فرمائے تھے شاہ حال پارلیمنٹ سے چند شرائط اور بڑھائی ہیں جن میں سے بعض کو ہم یہاں لکھتے ہیں۔

چونکہ ایران کا مذہب شیعہ ہے لہذا ضروری ہے کہ تخت ایران کا فرمانروا شیعہ ہو۔ اور شیعہ مذہب کی ترقی دینے والا ہو۔ نیز اگر کوئی شاہ ایران شیعہ مذہب کے خلاف ہو تو اس کو تخت سے برطرف کیا جائے (تعصب)

ایرانی جھنڈے یا نشان کا رنگ سبز سُرخ اور سفید ہوگا۔ جس پر آفتاب اور شیر ببر کی تصویریں ہوں گی۔ .... کوئی خاص راز بھی پوشیدہ نہ رکھا جائیگا۔ بلکہ پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائیگا۔ ...... قانون کی نظر میں سب ایرانی مساوی الدرجہ ہوں گے اور کسی ایک کو کسی دوسرے پر کسی قسم کی فوقیت نہ ہوگی۔ ..... غیر منقولہ جائیداد محفوظ رکھی جائیگی اور کسی کو جبراً کسی کے گھر گھسنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ...... بغیر قیمت دینے کسی شخص کو کوئی چیز خریدنے کا کوئی استحقاق نہ ہوگا ..... کوئی ایرانی بغیر خاص سرکاری حکم کے جلاوطن نکیا جاوے۔ ...... ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ تعلیم صنعت و حرفت حاصل کرے۔ .... سوائے اسلام کی مخالف کتابوں کے ہر قسم کی کتابیں شائع ہو سکتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی کتاب خلاف قانون شائع ہوگی۔ تو چھپوانے اور چھاپنے والوں کو سزائیں دی جائینگی۔ .. .. تخت ایران نسلاً بعد نسلاً جلالتمآب محمد علی اور ان کی اولاد کے قبضہ میں رہیگا۔ ...... جب تک کوئی شاہ پارلیمنٹ کے دونو ہوسوں اور جلسہ وزراء کے سامنے آکر یہ قسم نہ کہائے کہ میں خداوند عالمین کو گواہ کر کے قرآن مجید اور تمام تبرکات کی قسم کہاتا ہوں کہ استحکام سلطنت ایران پر میں اپنے تئیں مستقل رکھوں گا اور پولیٹیکل قوانین کی حفاظت کرونگا اور شرائط کی پابندی کے ساتھ جو کچھ کرونگا۔ اس میں خداوند عالمین کو حاضر و ناظر سمجھونگا اور کوئی ایسی بات نہ کروں گا جس میں ایران کی بھلائی نہ ہو۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اصلاح ایران میں میری مدد کرے اور تمام اولیاء اللہ میرے حامی و مددگار ہوں میں کوشش کرکے مذہب شیعہ کو فروغ دونگا۔ اس کے بعد وہ تخت نشین کیا جائے گا۔ ...... بادشاہ بذات خود اپنے کسی فعل کے جواب دہ نہ ہوں گے۔ لیکن ان کے وزراء پارلیمنٹ کے دونو ہوسوں میں جواب دہ ہیں۔ ..... جو شخص مسلمان نہو اور ایران میں پیدا و پرورش نہ ہوا ہو۔ اور نیز ایرانی رعایا نہ ہو۔ وہ کبھی وزیر اعظم نہیں ہو سکتا ...... کوئی جج یا مجسٹریٹ بلا اپنی مرضی کے دوسرے مقام پر منتقل نہ کیا جاوے۔ ..... غیر ملک کا کوئی آدمی فوج میں بھرتی نہ ہوگا۔ جب تک جائز اجازت نہ پالے۔ اس وقت تک کوئی غیر ملک کی فوج نہ تو اس ملک میں رہنے پائیگی اور نہ ہی اندرون ملک سے گذرنے پائے گی۔

باوجود اس کے دوسری طرف ہم یہ پڑھتے ہیں۔ کہ شاہزادہ امجد الملک نے شاہی مسجد طہران میں بعد از نماز ظہر ۵ ہزار آدمیوں کے مجمع میں مفصلہ ذیل تقریر کی۔

ہمارے صوبے بغاوت پر آمادہ ہیں۔ ملک میں کوئی حکمران طاقت نہیں ہے اور جہاں کہیں ہے وہاں بھی اس کا عمل درآمد رعایا اور امن عامہ خلائق کے خلاف ہو رہا ہے دشمن ہمیں ہر دو جانب سے دبا رہا ہے ملک کو غارت و برباد کرنے کے علاوہ ہمارے بھائیوں کا خون بہا رہے ہیں اور ہمارے سرسبز و شاداب قصبوں کو اوجاڑ رہے ہیں۔ روسی سازشیں خاص پایہ تخت اور دربار شاہی میں دن بدن بڑھتی جاتی ہیں۔ کیا تم ان سب کا سبب جانتے ہو؟ اور نیز یہ کہ وہی اسباب کیوں کسی ملک کی ترقی کا باعث ہوتے ہیں جن کا اثر یہاں برعکس ہے؟ اگر تم خود اس کا سبب نہیں سمجھ سکتے تو مجھے اس کے بیان کرنے کی اجازت دو۔

"میں کہہ سکتا ہوں کہ اس سب کا باعث تمہارا موجودہ شاہ ہے اور جو سازش کا بانی مبانی ہے یہ تمہارا شریک حال نہیں ہے اور نہ اس کی یہ تمنا ہے کہ تم آزاد اور سرسبز و شاداب ہو وہ تمہاری پارلیمنٹ کی راہ میں ہر قسم کی رکاوٹ جبکہ اس کے امکان میں ہے پیدا کر دیتا ہے اس لئے کہ عوام کی جو امیدیں اس کے ساتھ وابستہ ہیں منقطع ہو جائیں"

جب کہ اسپیچ مذکور ختم ہو گئی تو چند سو آدمی جنکی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اپنی جگہ سے اوٹھے اور چیز ظاہر کرنے کیلئے وعدے کئے کہ وہ شاہزادہ کی پیروی کرنے کو اور موجودہ شاہ کو تخت سے اُتار کر ملک کو اس نازک حالت سے نجات دلانے کیلئے تیار ہیں۔

دونو عبارتوں کے پڑھ لینے سے یہ امر ظاہر ہو جائیگا کہ اہل سنت و جماعت کے خلاف شیعیت کی رگ کس قدر جوش پر ہے اور پھر باوجود اس کے بد امنی کس درجہ پر ہے۔

ہمارے نئے لفٹنٹ گورنر بالقابہ

واضح ہو کہ سر لوئیس ڈین صاحب امتحان سول سروس پاس کر کے ماہ نومبر ۱۸۷۶ء کو ہندوستان میں تشریف لائے اور سب سے پہلے آپ بطور اسسٹنٹ کمشنر کے اسی پنجاب میں تعینات کئے گئے تھے اور آپ ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء میں سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر کئے گئے تھے اور موسم بہار ۱۸۸۲ء تک جبکہ سر رابرٹ صاحب موصوف ریٹائر ہو گئے تھے اس عہدہ کا کام انجام دیا اس کے بعد آپ لاہور میں سپیشل ڈیوٹی پر مقرر کئے گئے تھے۔ پھر چند سال تک چیف کورٹ پنجاب میں بطور قائم مقام رجسٹرار کے کام کیا اور ۱۸۸۸ء میں ضلع گوجرانوالہ کے افسر بندوبست تھے اور ۱۸۹۲ء میں پشاور کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے چھ سال بعد ۱۸۹۸ء میں گورنمنٹ پنجاب کے چیف سکرٹری مقرر ہوئے جبکہ فرلو کی لمبی رخصت پر ولایت تشریف لے گئے تھے اور ۱۹۰۱ء میں ولایت سے واپس آنے پر رزیڈنٹ کشمیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۲ء کے موسم بہار میں جبکہ سر ہیو بارنس صاحب بہادر نے ملک برہما کی لفٹنٹ گورنری حاصل کی تب ان کی جگہ پر آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے سررشتہ فارن کے سکرٹری مقرر کئے گئے اور جب سے اسی عہدہ جلیلہ پر کام کر رہے ہیں ۱۹۰۴ء کے ماہ اکتوبر میں جو خاص سفارت گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے بھیجی گئی تھی آپ اس کے انچارج افسر تھے اور ۱۹۰۵ء کے موسم بہار میں کابل سے واپس آنے پر پھر فارن سکرٹری کا عہدہ پر کیا اور انہیں خاص خدمات کے صلہ میں آپ کو خطاب کے سی آئی ای کا عطا کیا گیا تھا۔ اور اس سے پہلے ۱۸۹۶ء میں آپ سی ایس آئی کا خطاب حاصل کئے ہوئے تھے۔

عبرت

حیدرآباد دکن میں موسیٰ ندی کے کنارے ایک فیل خانہ ہے جس میں ایک مست ہاتھی ہے۔ اس نے اپنے پاس سے گذرنے والی ایک لڑکی کی کمر میں سونڈ ڈال کر اُٹھا لیا اور چکر دے کر زمین پر دے مارا۔ پھر لڑکی کی ٹانگ پر پاؤں رکھ کر سونڈ سے دوسری ٹانگ پکڑی اور چیر ڈالا دونو ہاتھ شانوں سے الگ کر دئے۔ کھوپری کے کئی حصے کر دئے۔ اور لاش کے ٹکڑے نیچے لیکر بیٹھ رہا۔ بڑی کوشش کی گئی مگر وہ ٹکڑے نہ دیتا تھا۔ آخر دس برچھیاں اس کی سونڈ میں چبھو کر سونڈ آسمان کی طرف کی گئی اور قریباً سو سوار بہالدار وں نے ہاتھی کے تمام جسم پر برچھیاں چبھوئیں اور کئی چرسے اس کی دم پکڑ کر تانے رہے جب جاکے خاص مہاوت نے گوشت کے چند ٹکڑے نکالے ہم نے اس موت کی مفصل کیفیت اس خیال سے لکھی ہے کہ انسان اپنی ضعیف ہستی پر نظر کرے اور تکبر وغرور رنخوت طول امل خدا سے بے پرواہی چھوڑ دے

دلچسپ باتین

شاہ لیوپولڈ عرصہ سے بیوی کی تلاش مین سرگردان تہے آخرکار پیرس کی ایک لیڈی جو کسی لارڈ کی بیوی تہی شادی کرنیپر رضامند کرلیگئی۔ سیر کا بہانہ کرکے وہان پہونچے اور پیرس مین پہونچکر شاہ موصوف نے کسی گاؤن کے چہوٹے سے گرجے مین نکاح کرلیا۔ کچہہ عرصہ بعد جب بچہ پیدا ہوا تو راز کہلا پارلیمینٹ بادشاہ کی اس حرکت سے ناراض۔ ان کو کاروبار سے علیحدہ کردیا ہے۔

آرام پسندی یہان تک ترقی کرگئی ہے کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے کمرے مین سے اگر کوئی چیز دور پڑی ہو تو اس کو لینے کے لئے اٹھنا نہ پڑے ایک ایسی ایجاد کیگئی ہے جس سے کرسی کی نشست ایک کمانی کے دبانے سے چل سکتی اور رک سکتی ہے۔ پس جب چاہین ایک سرے سے دوسرے تک جاسکتے ہین۔

سنہری مچہلی کی دم مین پیوند لگانے کی صنعت کو جاپانیون نے کہان تک پہونچا دیا ہے۔ یہ مچہلی بچہ ہوتی ہے تو اس کا گوشت ایسا شفاف ہوتا ہے کہ جسم کے کل اعضا صاف صاف نظر آتے ہین ایسے وقت مین مشاق جاپانی اور تجربہ کار جاپانی اپنی آنکہون پر خوردبین کا آئینہ لگا کر چہوٹے چہوٹے اوزار ساتہہ لیکر پانی کی تہ مین چلا جاتا ہے اور مچہلی کی دم تراش کر ۳ و ۴ دم مین لگا دیتا ہے اور پٹی باندہ دیتا ہے اس طرح عجب گچہے دار دم نکلتی ہے۔ جو ۲۰۰ پونڈ تک قیمت پاتی ہے۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے مظفرگڑھ کے فرقہ ارائیان کو بہی زراعت پیشہ اقوام مین داخل کرنا منظور فرمایا ہے اب تک زراعت پیشہ نہ سمجہے جاتے تھے۔ خاص عائت مین شامل ہونا مبارک!

آسٹریلیا کی خبر ہے کہ وہان سخت گرمی ہے۔ سایہ تلے بہی پارہ سو ڈگری سے اوپر ہے یہان کے صوبہ وکٹوریہ مین گرمی کی شدت سے تین درجن آدمی مرگئے۔

شراب نہ پینے کی وجہ ایک پادری نے خوبیان کی۔ کہ مین ۱ لرس سوسائٹی کا ممبر مین ہون۔ ۲- ابہی گرجے مین جارہا ہون ۳- مین ابہی ایک جام چڑہا کر آیا ہون (خوب!)

دلچسپ باعی

بنیون نے یارب خدائی لوٹ لی۔
لوٹ لی تیری دہائی لوٹ لی۔
چٹکی بہر آٹے مین مٹہی کو مروڑ
بنیون نے ایک ایک پائی لوٹ لی
ہاتہا چہانٹی اس قدر کی ہے کہ اب
اگلی پچہلی سب کمائی لوٹ لی۔

سینگدار عورت

ملک کناڈا سے ڈاکٹر آر سی لارینس لکہتے ہین جسکی تصدیق شہر ہلٹن کے کئی ڈاکٹرون نے بہی کی ہے۔ کہ ایک عورت کے ۵۵ سال کی عمر مین پیشانی پر ایک سینگ نکلنا شروع ہوا وہ کہوپری سے ملحق تہا اور بڑہکر دو انچہ ہوگیا۔ کوئی دو سال ہوئے کہ عورت کا سر دروازہ مین لگنے سے یہ سینگ بقدر ایک انچہ کے ٹوٹ گیا۔ مگر بڑہ کر پہر پانچ انچہ ہوگیا تلے مین اس کا قطر ایک انچہ تہا۔ اور اوپر کا حصہ نوکیلا تہا۔ ڈاکٹر لارینس نے عمل جراحی کے ذریعہ سے اسی کاٹ ڈالا۔ وہ مینڈہے کے سینگ کے مشابہ تہا۔

مہاتما۔ انکہہ بچی اور پرایا مال اپنا۔

لڑکے۔ جو کسی کی پرواہ نہ کرین۔ باپ کی لاج نہ ماں کا ڈر

دوست۔ سوائے مصیبت اور سب وقت حاضر

نوکر۔ تنخواہ کے وقت حاضر اور کام کے وقت غیر حاضر

برادر۔ دل مین کہپٹ اور ظاہر مین جہپٹ۔

حکیم۔ ڈاکٹر۔ وید۔ موقع بنے تو مریض کو سیدہا عدم آباد کو روانہ کردین۔

پنڈت۔ ملا۔ پیٹ کے واسطے عوام کو چاہ جہالت مین دہکا دیکر گمراہ کرین۔

لیڈر جس ہانڈی مین کہائین اسی مین چہید کرین

بعض حاکم۔ مٹہی گرم طبیعت نرم

عالم۔ خود را فضیحت دیگران نصیحت۔

اعداد و شمار

ماہ نومبر مین پنجاب مین ۸۲۷۸۹ بچے پیدا ہوئے۔ اور فوتیدگی ۶۵۰۲۹ ہوئی۔ (افزائش مبارک)

سندھ کی مصری کپاس گیارہ سو اکاسی من چودہ روپیہ اڑہائی آنے نرخ تک سب جاپانیون نے خریدلی۔

پچہلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۲۰۲۳ اموات ہوئین

کل تعداد اس ہرجانہ کی جو چین نے غیر طاقتون کو دینا ہے چہہ کروڑ چالیس لکہہ ہے ۱۹۴۱ء تک۔

امریکن گورنمنٹ چاندی خرید رہی ہے۔ جمعرات کو دو لاکہہ اونس

کیپ گورنمنٹ کی طرف سے دس لاکہہ بیس ہزار سات سو پونڈ کا قرضہ لنڈن مین شائع ہوا۔ ۳½ فیصدی۔

لاہور و حصار مین پیداوار فصل کی بقدر ۴ر
گوڑگانون۔ کرنال۔ کانگڑہ فیروزپور
منٹگمری و گوجرانوالہ ۶ر
جالندہر۔ گورداسپور سیالکوٹ اٹک
میانوالی۔ ملتان۔ جہنگ مظفرگڑھ مین ۸ر
انبالہ۔ امرتسر۔ ڈیرہ غازیخان ۱۰ر
ہوشیارپور۔ گوجرات۔ راولپنڈی ۱۲ر

پنجاب کی اندرونی تجارت کی رپورٹ مین مذکور ہے کہ ۱۹۰۶ء سے ۱۹۰۸ء تک پنجاب کی تجارت درآمد کی اوسط ۲۹۱۲۱۵۰۷ من اور قیمت ۲۰۶۲۲۷۴۷۹ اور برآمد کی ۴۱۴۲۲۰۴۵۰ من اور قیمت ۱۹۶۳۳۲۵۳۵ روپے نکلتی ہے۔ یکم اپریل سے ۳۰ نومبر تک ۱۷½ کروڑ پونڈ چاہیئے تمام ہندوستان سے بذریعہ جہاز

اب تک طاعون سے ہندوستان کے اندر ۶۰ لاکہہ موتین ہوچکی ہین ۱۹۰۷ء مین تقریباً گیارہ لاکہہ فوتیدگیان ہوئین۔

گورنمنٹ ہند بمبئی مین انسداد طاعون پر ۲۵ لاکہہ صرف کرچکی ہے

ضلع پشاور مین بروے گذشتہ مردم شماری کے سوا پانچ لاکہہ آبادی ہے ۱۹۰۳ء مین ایک لاکہہ ۳۳ ہزار گائین بہینسین اور اٹہارہ ہزار اونٹ۔

محصول نمک کی شرح مین کمی کرنے کے سبب گذشتہ ۹ ماہ مین ۲۷۰۶۰۱۹ من زیادہ نمک خرچ ہوا۔ جن سے محاصل مین ۱۳۱۳۴۴۶۰۵ روپے کی کمی ہوئی۔

گذشتہ ہفتہ کے اندر کل ہندوستان مین ۳ لاکہہ چودہ ہزار امدادی کامون پر تھے۔ ہفتہ ماسبق سے ۸۳ ہزار زیادہ۔

صوبجات متحدہ مین ۳۱ مارچ تک قحط زدگان کی پرورش پر پچاس لاکہہ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔

امرتسر پٹی کی شاخ ریلوے ۴۸ میل تک ہوگی جس کمپنی کے مشترکہ سرمایہ سے بن رہی ہے اس کا صدر مقام بمبئی ہے۔ اسکے حصون کی قیمت بجائے سو کے ایک سو دو ہوگئی۔ اوسط آمدنی فی میل ۱۲۵ روپے فی ہفتہ ہوچکی ہے۔ (حیرت)

پونا کے لوگون مین پنچایتی فیصلے ہونے شروع ہوئے انہون نے ۱۳ ہزار مقدمات کا فیصلہ کیا۔ ۸۰۳ لاکہہ روپیہ مستحقین کو دلوایا جسپر خرچ قریباً ۶ ہزار ہوا۔ ۴½ لاکہہ کی بچت۔

عام طور سے خیال کیا جاتا ہے کہ شہر لاہور مین ۲۰ لاکہہ گیلن پانی ہر روز خرچ ہوتا ہے جس سے ۵ لاکہہ ضائع جاتا ہے۔

ہندوستان کی تجارت ترقی پر ہے سال رواں کے ابتدائی آٹہہ ماہ

مین درآمد کی مقدار ایک کروڑ ۱۲ لاکھ فیصد برآمد کی ایک کروڑ، ۲ لاکھ ہے۔

ٹرنسوال کے ایک موسولہ ہندیون نے جو جنگی سپاہی رہ چکے ہین۔ ..

لارڈ ایلجن کو دردناک مضمون کی لکھی ہے کہ شاہی گورنمنٹ اگر دقت دخواری سے ہماری حفاظت نہین کرسکتی تو سب کو سیدان مین کھڑا کرکے توپون سے اُڑا دے ہم جان دین گے اور اُف تک نہ کرین گے۔ (قابل رحم حالت ہے)

جودھ پور بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے کاریگرون نے شکائتون کی عدم شنوائی سے تنگ آکر کام بند کردیا۔

ایک شکایت اُنکی یہ ہے ہم سے نو گھنٹہ روز کام لیتے مین ایک گھنٹہ کم ہو۔ اگر کام کرائین تو اُوَرٹائم دین۔ دوسری یہ کہ سالانہ ترقی بند ہے۔

کلکتہ مین ٹریموے کمپنی کا ایک ملازم ایک پوشاک چُرانے کے جرم مین ملزم تہا۔ جسکی قیمت دس روپے ہے وہ خود اُسے پہنے ہوئے تہا۔

فرینچ سپاہ پچاس میل کا فاصلہ بعجلت طے کرکے کاسابلینکا مین پہونچی اور مولاے حفیظ کے لشکر سے جنگ شروع کردی جسے اُس نے کچھ عرصہ کے بعد مغلوب کرلیا۔

اِدہر مراکش کے قبائل نے جہاد کا اعلان کردیا ہے۔

برانڈرتھ روڈ جسے کیلون والی سڑک بہی کہتے ہین وہان ایک معزز شخص صبح کیوقت جارہا تہا۔ قضاء حاجت کے لئے ایک جگہ بیٹھ گیا۔ ایک بدمعاش نے کیلون سے نکلکر اُنکو لات ماری اِستنے مین دو اور شخص بہی نکل آئے اور حملہ آور ہوئے بیچارے کی جیب سے ایک سو نو روپے نکال لئے۔

حوادث زمانہ

آتش زدگی سے نوشکی (ضلع کوئٹہ) کی تحصیل کا دفتر جل گیا تمام سرکاری کاغذات بہی تلف ہوگئے (افسوس)

راولپنڈی کے بڑے بازار مین آتش زدگی ہوئی ایک دوکاندار نے دس بارہ ہزار کا نقصان اُٹھایا کہتے ہین کہ نقب لگاکر چورون نے آگ لگادی۔

ترہٹ سٹیٹ ریلوے کے سٹیشن مظفرپور دکانتی کے درمیان ایک اپ گوڈس ٹرین ۲۰ ڈون مکس ٹرین گاڑی سے ٹکرا گئی جسکا ڈرائیور زخمی فایرمین ہلاک ہوا۔

کلکتہ کے متصل ایک سن کے کارخانہ مین آگ لگی۔ ۱۷ سترہ ہزار کا نقصان ہوا۔

پیگو مولمین ریلوے سیکشن .. پر گاڑی پٹری سے اُتر گئی۔ کیونکہ سڑک پر ایک بھینسا چڑھ آیا۔ کئی گاڑیان پٹری سے اُتر گئین۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔

۱۲ر جنوری کو جس وقت زلزلہ بلوچستان مین آیا۔ اُسی وقت پانیر سیبی مین بہی آیا۔ شریع مین دو جھٹکے آئے مناری اور ویرانائی مین۔ بہی شام کے وقت زلزلہ آیا۔

حضور لاٹ صاحب بنگالہ کو پاؤن پھسلنے سے کلائی مین چوٹ آئی۔ جلسہ سٹیٹ بال مین شریک نہ ہوسکے (افسوس)

حاجیان مجاز مین وباے ہیضہ بہت تباہی ڈہارہی ہے ہر روز بروئے اوسط دو سو مرتے ہین۔ (عبرت)

اکرہ (غرب افریقہ) مین طاعون پہوٹا۔ سنگلوار، ۱۸ر جنوری کی صبح کو ۱۲ بجے کابل مین زلزلہ محسوس ہوا۔

جنوبی ہند مین نیلگری ریلوے کی سڑک پر دو جگہ پہر ٹیلے آپڑے۔ آمد و رفت مسدود۔

سری نگر کشمیر مین ۱۵ر جنوری کی رات بوقت دو بجے شب حلوائی کی دوکان مین آگ لگی۔ تین سو مکانات جل گئے۔ ۱۶ تاریخ کو پہر نمودار ہوئی۔ لیکن صرف ایک ہی دوکان جلا۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ تک۔ (وقنا عذاب النار)

کرمان شاہ مین تہوڑی دیر کے لئے غدر ہوگیا۔ رعایا نے سرکاری خزانہ لوٹ لئے اور حاکم کے محل پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔

کیمبل پور سے ایک آتش زدگی کی خبر آئی۔ قریباً ۴۰۔ ۵۰ ہزار کا نقصان۔

جمعہ گذشتہ کو لندن مین مجلس وزارت کمیٹی نے کی مدد کی خواہشمند عورتون کی بھیڑ نے حملہ کیا۔ پانچ عورتین گرفتار ہوئین۔ نیک چلنی کی ضمانت دینے سے انکار کرنے پر ۳ ہفتہ سزاے قید دیگئی۔

ہنگامہ میمن سنگہ کے الزام مین پچاس آدمی پکڑے گئے تہے چار پر مقدمہ چلایا گیا۔

سٹیشن چنگری پاتہ پر حملہ کرکے جو گروہ سات سو روپیہ لے گیا تہا اُس کے متعلق دو بنگالی گرفتار ہوئے۔

ٹریموے کی دو مسافرون پر دو بنگالیون نے شدید حملہ کیا۔

کیا ہونیوالا ہے؟

سنہ ۱۹۱۰ء مین بمقام برسلز ایک عالمگیر قومی نمائش ہوگی۔

ٹرنسوال کے ہندیون پر جو مظالم روا رکھے جاتے ہین اس کے متعلق بمبئی مین ایک عظیم الشان جلسہ ہونیوالا ہے۔ مولوین نے اپنے مقتدیون کو اور ہندؤن نے اپنی برادریون کو ٹاؤن ہال کے اعتراضی جلسہ مین جمع ہونے کی تاکید کی ہے۔

ایک نئی شاخ ریلوے کی توسیع منظور ہوئی ہے جو دھپور کے سٹیشن میرپور سے مقام جھودو تک ، ۴ میل فاصلہ۔

ایک امتداد ریلوے سیخو دہ گھاٹ تک بڑہائی جائیگی۔ برہم پتر کے جنوبی کنارہ پر فاصلہ ساڑہے آٹھ میل۔ بمبئی کیطرف ایک اور شاخ ریلوے تنگ پٹری بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ کویا دگنج تک ہوگی۔ پھر براہ مالپور کے اس کو مقام سنگھم ج تک لے جائین گے۔ اور اُسی ریلوے کی ایک شاخ نالپور سے براہ زونا وادہ مقام گودر تک بڑہائین گے کل فاصلہ ۱۱۲ میل

ضعیف الاعتقادی

پونا کا ایک مشہور سربرآوردہ مالدار شخص مع اپنی بیوی کے آرام سے زندگی بسر کرتا تہا۔ دونو میان بیوی جادوگرون کے چنگل مین پہنس گئے۔ انہون نے میان بیوی کو یقین دلایا۔ کہ اگر ہم پوجا کرین گے۔ تو ضرور تمہارے ہان لڑکا پیدا ہوگا۔ اس مالدار سے چندروز تک تو دو جادوگر اپنی بھینٹ لیتے رہے۔ مگر آخرکار ایک روز وہی شخص جو ذات کے بڑھئی تھے اور جن کا نام کاشی رام اور دیتھوبا تھا۔ مالدار سے کہنے لگے۔ کہ آج ہم تمہارے مکان مین پوجا کرین گے۔ تم دونو جُدا جُدا کمرون مین خوشبویات جلاکر سوجاؤ اور نیز اپنے گھر کے ملازمون کو ایک رات کے لئے گھر سے جُدا کردو۔ ان کی ایسی باتین سُن کر میان بیوی تیار ہوگئے اور انہون نے ایسا ہی کیا۔ دونو جُدا جُدا کمرون مین سوگئے اور جادوگرون نے پوجا شروع کی۔ آدھی رات گذرنے پر کاشی رام نے ایک چھُرا اُٹھایا اور دونو میان بیوی کو یکے بعد دیگرے قتل کیا وہ بیچارے خواب غفلت مین پڑے تھے تو مین ان عیار قاتلون نے تمام گھر کا مال اسباب بیباکی سے بٹورا۔ دو چار روز تک مکان بند پڑا رہا اور کسی کو خبر نہ ہوئی مگر لاشون کی سڑاند سے محلے والونکو شک گذرا اور انہون نے پولیس مین رپورٹ کی پولیس نے تحقیقات شروع کی اور کاشی رام دیتھوبا کو گرفتار کیا عدالت ماتحت نے دونو پر جرم ثابت پاکر سشن سپرد کردیا۔ سشن جج کے

خبرین

کیسی عبرتناک موتین ہین

ایک صاحب اپنی حالت لکھتے ہین والد صاحب فوت ہوئے دوسرے روز والدہ صاحبہ دفن کرکے واپس آئے تو برادر حقیقی اس سے دوسرے روز دوسرا بہائی اسی شب کو میری خالہ اس سے دوسرے روز خالو تیسرے روز خالہ زاد بہائی رات کو دوسرا خالہ زاد بہائی (لدوا للموت وابنوا للخراب)

ضلع جہلم کے موضع ادہروال مین سکہون کی دہرم سالہ جلانے کا جو مقدمہ جہلم مین دائر تہا۔ اس کے تمام ملزم بوجہ عدم ثبوت رہا ہوئے۔

طاعون کے ایام مین باشندے نکل گئے تہے۔ پیچہے سے کسی نے یہ کارروائی کی تہی۔

برما ریلوے کے ملازم سندر سنگہ پر الزام تہا۔ چلتی ریل گاڑی مین ایک یورپین لیڈی پر شہ حملہ کرنے کا چار سال قید ہوئی اب اس سے جواب طلب کیا گیا ہے کہ کیون نہ اس پر سخت تر جرم کا مقدمہ چلایا جائے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۱ جنوری مین طاعون سے ۱۹۰ موتین ہوئین اس سے پہلے ہفتے ۲۲۵

گورنمنٹ ہند نے منع کر دیا ہے کہ بلوچستان ایجنسی کی تحصیل نصیر آباد مین باہر سے کسی قسم کا نمک نہ لایا جائے۔

سنگیان و برنام مین ملاوا ڈو کے کارخانے مین آگ لگی۔ یہان ۶ لاکہ روپے کی کپاس جمع تہی۔

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب راول پنڈی سے روجہان ضلع ڈیرہ غازی خان کو تبدیل کئے گئے ہین اس علاقہ کے واسطے خاص خوش قسمتی ہے کہ ایک لائق اور تجربہ کار ڈاکٹر ان کیواسطے جاتا ہے۔

سرحد ایران پر ترکی فوجین عظیم جنگ کی تیاریان کر رہی ہین ذخیرہ فوج طلب کیگئی حالت نازک ہے۔

وہ خبر جو پچہلے ہفتے رائگن کے متعلق چہپی تہی اس کی آپنے تردید کی ہے کہ نہ مجہے گورنمنٹ سے ہدایت ہوئی نہ مینے چیف کورٹ سے درخواست کی کہ وہ ان فقرات کو مسٹر مارٹی نیو کے فیصلہ سے نکالدے۔ جو پولیس کے خلاف تہے۔

اصل بات یہ ہے مسٹر رائگن نے چیف کورٹ کی توجہ اس جانب کہینچی تہی کہ مسٹر مارٹی نیو نے خاص سرکولر کے خلاف جواب طلب کرنے سے پیشتر پولیس پر اپنے فیصلہ مین حملے کئے ہین۔

بلوہ راول پنڈی مین جن ملزمون کو سزا ہوئی تہی ان کی اپیل چیف کورٹ سے خارج ہوئی۔

"اگنی" (تصنیف دہرم پال) کے متعلق دیو سماج نے جو استغاثہ دائر کیا تہا۔ اس کے متعلق تمام کاغذات پولیس نے ڈپٹی کمشنر کے پاس روانہ کر دئے ہین۔

قسطنطنیہ مین حکم دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی مسلمان شرابخانے مین جاتا ہوا ملے یا نکلتا ہوا ملے۔ تو فوراً گرفتار کرلیا جائے (بہت مناسب)

ریلوے میل سروس کے ایک ہندو سارٹر کو رجسٹری شدہ لفافہ مین سے سو روپے کا نوٹ نکال لینے کے جرم مین سشن جج الہ آباد کی عدالت سے چار سال قید سخت کی سزا ملی۔

سب انسپکٹر ریلوے پولیس ایک ہندو کنسٹبل کی عورت سے آشنائی رکہنے کی وجہ سے اس کے گہر سے رات کو پکڑا گیا۔ اور برخاست کیا گیا۔

یہ خبر تہذیب کی سفید چادر پر کیسا بدنما دہبہ لگانے والی ہے کہ ایک عدالت مین اظہار دیتے ہوئے ایک انجینیر نے بیرسٹر کو ایک تہپڑ دے مارا بیرسٹر نے فوراً انجینیر کو پکڑ کر زمین پر دے مارا یہ سب کچہ عدالت کے سامنے ہوا۔ اخلاق کا سنوارنا بڑی بات ہے۔

گذشتہ ہفتہ سے مدراس مین بوجہ شدت سرما کثرۃ سے بچے ہلاک ہو رہے ہین۔

۵ سے ۹ جنوری تک مکہ معظمہ مین ۳۷۶ اشخاص سیضہ سے مرے۔

اٹلی کے مصیبت زدون کو جو زلزلہ سے بے خانمان ہوگئے تہے سلطان المعظم نے چالیس ہزار لاکہ مرحمت کئے۔

بے تار کے برقی پیغامات کی تازہ ایجاد مین یہ نقص ہے کہ جو پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ بہیجا جاتا ہے وہ بیچ کے اور نیز سلسلہ کے تمام دیگر مقامات مین ظاہر ہو جاتا ہے جنگ کے موقعون پر اس نقص سے بہت سے نقصان متصور ہین۔

مہاراجہ دربہنگہ نے اڑہائی لاکہ کی گران قدر رقم اپنے سالگرہ کے دن ولی عہد پیدا ہونے کی خوشی مین لفٹنٹ گورنر بنگالہ کو عنایت فرمائے۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے ایک شاندار عمارت لائبریری کی تعمیر کی جائے۔

لوئر بازار شملہ مین آگ لگ گئی۔ دو دکانین اور ایک گہر جلکر خاک ہوگیا۔ آریہ سماج کی پرانی عمارت بہی جل گئی۔

گورنر صاحب بمبئی نے احاطہ بمبئی کے تمام ایڈیٹرون سے درخواست کی کہ وہ طاعون ٹیکہ کا مادہ تیار ہوتا اپنی آنکہون سے دیکہین۔ جس پر ۵۰ ایڈیٹر ۲ جنوری کو جمع ہوئے۔ گورنر صاحب نے کہا کہ جس قدر گہری احتیاط سے کام لیا جاتا ہے وہ آپ لوگ ملاحظہ کرین۔ ٹیکے کی نسبت عام طور سے توجہ دلائین۔ مسٹر تلک نے تمام ایڈیٹرون کی طرف سے شکریہ ادا کیا کہا جاتا ہے کہ ہماری امداد چاہی گئی ہے۔ یہ عزت افزائی ہے۔ اس کے نتائج خوشگوار ہین۔

شرقی بنگالہ کی خرابی

روزمرہ کے مسلسل حالات سے ظاہر ہے کہ کلکتہ مین مولوی لیاقت حسین کے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۴ جنوری کو قرار پائی جبکہ استغاثہ کے گواہون پر ڈیفنس کیطرف سے جرح کیجاویگی۔ الزام یہ ہے کہ مجسٹریٹ صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کرکے ایک جلوس بندے ماترم کا نکالا تہا۔ کہ جس جلوس کے لوگون نے منتشر کئے جانے پر پولیس کا مقابلہ کیا اور اس پر پتہر برسائے اور اسی کے جوش سے کلکتہ مین وہ بلوہ ہوا تہا کہ جس مین پولیس سارجنٹ والش صاحب کا ہاتہ کلائی سے کٹ گیا تہا۔

ہفتہ گذشتہ مین پنجاب مین طاعون کی ۳۰۱ کیس اور ۲۲۱ اموات وقوع مین آئین سب سے زیادہ شکائیت قسمت دہلی مین ہے جہان چہ اضلاع آلودہ ہین۔ قسمت جالندہر مین دو۔ قسمت لاہور مین پانچ۔ قسمت راول پنڈی مین دو قسمت ملتان مین ایک اور دیسی ریاستون مین چار آلودہ ہین۔

مرحوم نواب محسن الملک کے بے شمار دوستون اور عقیدتمندون کو یہ دریافت کرکے مسرت ہوگی۔ کہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو حال کے خطابات و اعزاز سال نو مین انہین۔ کے سی۔ آئی ای کا خطاب ملنے کی سفارش کی جاتی۔

سنتے ہین۔ کہ کانگریس سورت کے بعض انتہائی پسند حضرات گورنمنٹ عالیہ سے خاص رعائتون کے خواہان ہین۔ اور یہ رعائیتین جن خدمتگذاری کے صلہ مین چاہی جاتی ہین۔ وہ یہ ہے کہ انہون نے کانگریس کو توڑ کر رکہدیا ہے۔ کہ جس کوشش مین خود گورنمنٹ ابتک کامیاب نہین ہوسکی ہے۔

برلن مین بیکار لوگون کے ایک ہی روز مین ۹ جلسے ہوئے جسمین ۱۲ ہزار آدمی شریک تہے پہر جلوس بناکر شاہی محل کیطرف روانہ ہوئے مگر پولیس نے

استمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر

ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت وسکریٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سو اگرچہ کافر یا فاسق دلی بیت کا ہو وہ بھی متقی ہی ہوگا۔

سبحان اللہ! کیا ذہن رسا ہے اول تو بداہتہً معلوم ہے کہ مشرکین خادم بیت رہے ہیں تکذیب قرآن کی حسب تفسیر مؤلف کے اس کو لازم آتی ہے۔ پھر یہ کہ خادم اگرچہ فسق و فجور میں مبتلا ہو پھر بھی رد متقی رہے گا۔ یہہ تمام آیات واحادیث واجماع کے خلاف ہے۔ فساق خدام بیت کو اگر مؤلف فاسق نہیں جانتا تو اپنے ایمان کی فکر کرے کہ کفر کو ایمان اور فسق کو تقوے سے بتلاتا ہے"

صفحہ ۳-۴- میں شیخصاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ دراسلام دین میں سوائے تحقیقات بزرگان دین وائمہ اربع کے کہ اسلام ان کی تحقیقات میں دائر ہے اور اوپر اتفاق اجماع بھی ہے کسی اور کے اقوال پر چلنا اور یقین کرنا محض اور ضلالت اور گمراہی ہے۔" اور اسی صفحہ میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"میرا زمانہ (زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) خیر کا ہے بعد اس کے صحابہ اور بعد ازین تابعین کا۔ اور دوسری حدیث میں تبع تابعین کا۔ بعد اس کے جھوٹ فریب کا زمانہ شامل ہو جاویگا ..... پس جسقدر طریقے و فرقے برخلاف اسلام و دین ایجاد ہو گئے ہیں۔ عاقلون کے نزدیک باطل ہیں"

اس مختصر تحریر میں شیخصاحب نے علاوہ کمالات انشا پردازی کے جو تاریخی اور مذہبی غلطیاں کی ہیں ان کے اظہار کے لئے ہم پہلے اپنی طرف سے کچھ لکھنا نہیں چاہتے بلکہ ان کے ایک حنفی بھائی یعنے مولانا محمد شکر اللہ صاحب پروفیسر عربی فارسی کالج بریلی کی کتاب ہدایت الشفیق الی سواء الطریق مطبوعہ مطبع قیصری بریلی کی عبارت کا اقتباس درج ذیل کرتے ہیں

نمبر ۱۴- قول سدید میں ہے کہ ملا فروخ حنفی کی نے کہا کہ جان تو اے مخاطب بیشک نہیں تکلیف دی خدا تعالیٰ نے بندوں میں سے کسی کو اسبات کی کہ حنفی ہو یا مالکی ہو یا شافعی ہو یا حنبلی ہو بلکہ واجب کیا اون پر تصدیق کرنا اس چیز کا جس کے ساتھ بھیجے گئے سردار ہمارے درود بھیجے اللہ اوپر اسلام۔

نمبر ۶- کہا ملا علی قاری حنفی نے عین العلم کی شرح میں کہ خدائے پاک و برتر نے نہیں تکلیف دی کسی کو حنفی ہونے کی اور شافعی ہونے کی اور مالکی ہونے کی اور حنبلی ہونے کی بلکہ تکلیف دی اسکو اسبات کی کہ اگر عالم ہیں تو عمل کریں موافق سنت کے اور اگر جاہل ہیں تو تقلید کریں کسی عالم کی۔

نمبر ۱۹- فرمایا۔ شیخ ولی اللہ محدث نے حجۃ اللہ البالغہ میں جان تو اے مخاطب بیشک تمام آدمی چوتھی صدی سے پہلے ایک مذہب معین کی تقلید خالص پر اجماع نہیں کرتے تھے۔

نمبر ۲۲- فرمایا۔ صوفیوں کے شیخ محی الدین ابن العربی میں فتوحات مکیہ میں کہ جسوقت حدیث کی صحت ہو جاوے اور مقابلہ اس حدیث کا کرے کسی صحابی یا مجتہد کی بات تو نہیں ہے۔ کوئی راہ حدیث سے عدول کرنے کی اور چھوڑ دیا جاوے قول اس صحابی اور مجتہد کا حدیث شریف کی وجہ سے اور نہیں جائز ہے چھوڑنا کسی آیت یا حدیث کا بہ سبب قول کسی صحابی یا کسی مجتہد کے اور جس نے ایسا کیا بے شک گمراہ ہوا بڑی گمراہی کرکے اور نکل گیا اللہ تعالے کے دین سے۔

نمبر ۲۶- کہا شرح تحریر میں کہ تمام مجتہدین جنکی خوبی سے اتباع کیگئی ہر ایک صلاحیت تقلید میں برابر ہیں پہر اگر سفیان ابن عیینہ یا مالک ابن دینار کا فتوے ملے تو جائز ہے اس کا لینا جیسے کہ جائز ہے چارون مجتہدون کا فتوے لینا مگر یہ بات ہے کہ دوسرے مجتہدون کی نقل صحیح بہت کم رہگئی ہے اسی وجہ سے ان کی تقلید سے منع کیا منع کرنے والے نے۔ پھر اگر ان کے کسی مسئلہ میں نقل صحیح مل جائے۔ تو عمل کرنا اُسپر اور چارون مجتہدین کے فتوے پر برابر ہے۔ (ہدایت الشفیق صفحہ ۳۷-۴۰)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے۔ بعد اس کے اسی صفحہ میں انصاف سے لکہا۔ اعلم ان الناس کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید لمذھب واحد بعینہ وبعد المائتین ظھر فیھم التمذھب بالمجتھدین باعیانھم وقل من کان لایعتمد علی مذھب مجتھد بعینہ وکان ھذا ھو الواجب فی ذالک الزمان۔ یعنی پہلی اور دوسری صدی میں مذہب معین پر اجتماع نہ تہا۔ بعد دو صدی کے مسلمانوں میں ظاہر ہوا راہ اختیار کرنا مجتہدین کی مقرر کرکے۔ اور کم تھے وے لوگ جو مجتہد معین کے مذہب پر بھروسہ نہ رکھتے اور یہ بات اس زمانہ میں واجب ہوگئی تہی۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولانا بعد دو صدی کے مسلمانوں کے حال پر متاسف ہوکر بدنظمی اہل اسلام کا وقائع بیان فرماتے ہیں کہ خیر القرون بلکہ دو سو برس تک جب حضرات مجتہدین موجود تھے اس مسئلہ کا کچھ ذکر ہی نہ تھا ثم یفشو الکذب (یعنے قرون ثلثہ کے بعد ظاہر ہوگا کذب) کے زمانہ والون نے باہم کی کش کشی آپس کی ایجاتانی سے ایسا کیا کہ ایک ایک رستہ علیحدہ علیحدہ بن گیا۔ یہان تک اپنی اپنی ٹہری کہ یہی امر جدید اس وقت میں ضروری ٹہرا اور جناب مولوی محمد احسن صاحب حنفی نانوتوی اپنی کتاب تنبیہ الرفیق کے صفحہ ۰ سطر ۲ و ۳ میں تفسیر مظہری کو نقل کرتے ہیں۔ فان اھل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاھب۔

ترجمہ۔ بے شک اہل سنت وجماعت بعد تین یا چار سو برس کے چار مذہبوں پر پہوٹ پہاٹ ہو گئے۔

یہ تحفہ جو شیخصاحب کی خدمت میں اُن کے دو معزز بھائیوں کیطرف سے پیش کیا گیا ہے ہماری رائے میں اس قابل ہے کہ شیخصاحب اسے ضرور قبول فرمادیں اور اگر ان میں حیا اور انصاف کا مادہ ہے تو اُمید ہے کہ وہ ضرور ایسا ہی کریں گے مگر چونکہ شیخ نجدی بہی اس موقع پر آپکے ہمصفیر ہو گئے ہیں اس لئے کسی قدر ان کی خدمت بہی ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

پس واضح ہو کہ نواب صدیق حسن صاحب مرحوم اپنی کتاب حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۸۶ میں لکھتے ہیں۔

در کتب تاریخ گواہی دیتی ہیں کہ جس طرح بطفیل سلطنت مذہب حنفی مالکی نے عامہ مردم میں رواج پایا اُسیطرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن میں ایک جماعت اہل حدیث کی کسی نہ کسی قطر میں بہی موجود تہی بلکہ ابتداء اسلام سے تا زمانہ قوت اسلام سنہ چہ سو پچاس ہجری تک اس طرح کی کثرت دراست حدیث رہی کہ بعض مجالس محدثین میں ستر ستر ہزار نفر واسطے سماعت حدیث و اطلاع سنن کی گویا ایک

بہی حدیث نہ یون ہو۔ قلم دوات لیکر حاضر ہوتے تھے۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔ جب سلطنت بغداد زائل ہوگئی۔ اہل علم حدیث وغیرہ ہاتہہ سے شرار تاتار کے بسبب اغواء علقمی وزیر مستعصم باللہ و نصیر الدین طوسی رافضی مارے گئے ان کے کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا۔ جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا پڑ گیا اس وقت زیادہ تر جمہور عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہوگیا ورنہ پہلے اس واقعہ سے ہر چند بعض علماء منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تہے۔ لیکن ان کو تعصب اس مذہب کا نہ تہا۔ برائے نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تہے۔ علم حدیث اور محدثین کا حفظ مراتب کما حقہ ملحوظ رکہتے تہے کمال ادب سے کسی حدیث کے مقابل مین کسی فقیہ کی رائے و قیاس کو پیش نہ کرتے تھے۔ ان کو اہل علم اصول اور آپ کو اہل علم فروع سمجہکر تقدیم اصول کے فروع پر قائل تھے۔ چنانچہ کتب طبقات فقہاء اس کے شاہد ہین اس اُمت مین ہزارون فقیہ گذرے۔ کچہ فقہ ان چار امامون مین منحصر نہین ہے۔ نسبت دیگر فقہاء کے ان کا اشتغال علم فقہ سے زیادہ تہا۔ اس لئے ان کی شہرت ہوگئی وہ بہی سلاطین کے ذریعہ سے نہ یہ کہ ان سے بہتر کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تہا۔ سینکڑون مجتہد ان کے سوا بہی تھے۔ بلکہ ہر قرن مین مجتہد مطلق پائے گئے جن کا علم ان سے زیادہ تہا۔ حصر کرنا اجتہاد مطلق کا ان چارون مجتہدین مین یا حصر کرنا علم رسول خدا کا ان چارون مذہبین مین دلیل جہل قائل ہے۔ کوئی سند اسپر نہین ...... غضب خدا کا ہے۔ کہ دنیا مین قرآن کریم موجود ہو صحاح ستہ وغیرہ مین احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلۃ السند تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدون ہون ان کے جامعین باتفاق موافق و مخالف متہم ...... نہ ہون کسی سے ان کے اہل تقویٰ و دیانت ہونے مین شک نکیا ہو ان کو کسی بادشاہ سے تعلق رزق کا نمایانہ رہا ہو۔ عالم ہو کر طالب کسی جاہ و عہدہ کے کسی والئے ملک یا خلیفہ یا امام سے نہ ہوئے ہون۔ جس طرح فقہاء نے بڑے بڑے عہدے نزدیک ملوک کے حاصل کرکے جاہ و عزت حاصل کی۔ پہر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان مین چہوڑا جاوے ان کتب سنت صحیحہ مرفوعہ سے منہ پہیر کر کتب رائے و قیاس و اساطیر قیل قال احادات پر جان دی جائے۔ خدا وند یوم الدین کو اس کا کیا جواب دیا جائیگا۔ یہ کیا مسلمانی ہے کہ رسول خدا کی بات مانی نہ جائے زید۔ عمر کی کہانی سنی جاوے۔ ؎ مومن تم اور عشق بتان اے پیر و مرشد خیر ہے۔ یہ ذکر اور منہ آپ کا صاحب خدا کا نام لو“

اور اسی کتاب کے صفحہ ۶ مین لکہا ہے۔

مسجد الحرام کے اندر سنہ نوسو ہجری زمانہ فرج بن برقوق چرکسی سے جو کئی عمارتین بنالی ہین۔ جیسے چار مصلے گہڑی کا حجرہ کتاب خانے کا حجرہ۔ عمارت مقام ابراہیم عمارت بالائے زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہین۔ پانسو برس سے پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی نہ تہی کاش یہ نری بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہے کہ برخلاف ارشاد شارع ہے۔ حدیث مین آیا ہے نہین نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اس کے ایک سنت دنیا سے اٹہہ جاتی ہے۔ سو اس جگہ ان چارون مصلون کا ہونا صاف تفریق جماعت ہے۔ اس جماعت کا بنانا وبال آخرت“

پس شیخصاحب کو چاہیئے۔ کہ پہلے اپنے گہر مین فیصلہ کرلین پہر ہم لوگون کے مقابلہ مین آئین۔

شیخصاحب نے اپنی کتاب مین اجماع پر بڑا زور دیا ہے اور جابجا یہ لکہا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ خارق اجماع ہے۔ لہذا ہم مناسب سمجہتے ہین۔ کہ اجماع کی حقیقت مختصر طور پر ناظرین کے گوش گذار کردین۔

توضیح مین لکہا ہے۔ ”ہو اتفاق المجتہدین من اُمت محمد صلعم فی عصر علیٰ حکم شرعی“ یعنے کسی حکم شرعی پر ایک زمانہ کے تمام مجتہدین امت محمدیہ کا اتفاق اجماع کہلاتا ہے (باقی آئندہ انشاء اللہ)

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تہا۔ طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تہا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجہے یہ بہی شک ہوگیا تہا کہ میری بائین طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے گئے مگر بہت کم فائدہ ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میننے کیا اور اس وقت بہی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون۔ ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین۔ میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہین آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مینے۔ مین حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہون کہ انہون نے مجہے ایسی دوائی دی

راقم۔ محبوب عالم ممبر ہال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

(سابق پرنسپل سسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور)

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کے ایک معزز افسر

اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیان تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکہتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر اُمور متعلقہ غوص و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہون اور تہوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہون انکے واسطے ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گہنٹون کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی ہی کی حالت کے ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایکروپیہ (عہ) علاوہ برین اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہائت مجرب اور مفید ادویہ ملسکتی ہین از انجملہ سرمہ عجیب واسطے دہند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ رتد آنکہون سے پانی جاری رہنا تیج پن اور ضعیف ہونے کے لئے بینظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی تریاق فیبکس عار سفوف جریان و دہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح باضم۔ دیرینہ فتور ہضم جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل رہتی ہو اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور منہ معدہ مین گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچہی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ قیمت فی بکس عہ پتہ خوش خط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاک خانہ درج ہون۔ محصول و جوابی کٹ بذمہ خریدار

المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیہ سنگہ گوجرانوالہ

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنے کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ مین عربی ہوگی اور اُسکے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت عہ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بہیجدین گے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دو نقد سات عدد کتابین مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ کی قیمت کی ہین بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتی کہ محصولڈاک بہی خریدار کے ذمہ نہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کی طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اسوجہ سے یہ گران قدر رعائت گوارہ کی گئی ہے کہ اسصورت مین اصل کتاب ہی مفت ہاتہہ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ قیمت کی سات عدد کتابین بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہر پر ملیگی۔ سات عدد کتابین جو فی الحال انعام ایک روپیہ آنے پر روانہ کی جائین گی وہ یہ ہین۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی دعائیں۔ احمدی کامن۔ چہٹی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو صاحب چاہین یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہین وی پی پر ۱ر کمیشن لگیگا کتاب بذریعہ کٹ بہر حال ہم رکہائین گے کتابین مفت ہونگی البتہ ایکروپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ نوٹ۔ یاد رہے کہ سو درخواست آنے پر یہ رعائت بند ہو جائیگی۔ المشتہر۔ سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان دارالامان مین
میان معراج الدین عمر کیلئے چہاپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR

قادیان ضلع گورداسپور

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان | جسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ بروز جمعرات | آں مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

قیمت از طلباء وغرباء وطیر مذاہب

مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۶ - فروری ۱۹۰۸ء

جلد ۷ | نمبر ۵

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ - اسسٹنٹ ایڈیٹر | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایام الصلح

اے لوگو! خدا سے ڈرو۔ اور بدحقیقت اس سے صلح کر لو۔ اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے۔ وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے۔ وہ مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادہ سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے۔ مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں ان ہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں۔ جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اس کے آستانے پر گرتے ہیں۔ اور اس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے۔ صاف ہو جاتے ہیں۔ اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں۔ تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے۔ اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ ان کا متولی اور متعہد ہو جاتا ہے۔ وہ ان مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آسکتا ان کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کی فوجیں اس کی حمایت کے لئے آتی ہیں۔ کس قدر تشکر کا مقام ہے۔ کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے۔ پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دوگے؟ کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑ دوگے۔ ہمارے لئے اس کی ... ... رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے۔

قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے۔ کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کیلئے حصن حصین ہے۔

حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے

کہ اس حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکہ نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہوں۔ قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ شرک سے بیزار ہوں۔ نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا ہوں کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا۔ جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا ہے جو انسان کے مونہہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالے کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے؟ وہی خداداد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پُرامن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو۔ تمام اعمال صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اس صورت میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ بجز اس مرتبہ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے۔ جس کو یقین دیا گیا ہے۔ وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے۔ خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے۔ مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ۔ یہ شربت کیا ہی شیریں ہے۔ کہ حلق سے اترتے ہی تمام بدن کو شیریں بنا دیتا ہے۔ اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے۔ کہ ایک دم میں تمام نعمتوں سے فارغ اور لاپرواہ کر دیتا ہے۔ مگر ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے۔ جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کی جاتی ہیں۔ اور کسی دوسرے کے خون سے نہیں۔ بلکہ اپنی ہی قربانی سے حاصل ہوتا ہے کیسا مشکل کام ہے۔ آہ صد آہ!

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

"موت"

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جب یہ ہو چکا تو میں پاؤں سے سر کی جانب سکڑنے لگا۔ جیسا کہ ربڑ کی تار سکڑتی ہے اور وہ مجھے یاد ہے۔ کہ یہ حالت چند لحظوں تک واقع ہوئی اور مینے خیال کیا کہ اب چوتڑوں کے نیچے کوئی جان نہیں۔ مجھے پیٹ اور سینے سے گذرنے کی حالت یاد نہیں۔ مگر مجھے یہ بخوبی یاد ہے کہ مَیں تمام کا تمام سر میں آ جمع ہوا اور مینے خیال کیا کہ اب سارا سر میں ہوں اور جلدی رہا ہو جاؤں گا۔ میں دماغ کے گرد گھوما گویا میں بالکل خالی تھا اور آہستہ آہستہ اس کو چاروں طرف سے مرکز کی جانب دبایا۔ اور کھوپری کی نسوں سے باہر کو جھانکا اور نکلا۔ مجھے بخوبی یاد ہے۔ کہ میں شکل اور رنگت میں جلی مچھلی کیطرح معلوم ہوتا تھا۔ جب میں نکلا تو مینے اپنے سرہانے دو عورتوں کو دیکھا جب میں سر سے نکلا تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں بلبلے کیطرح اس کے ساتھ لگا ہوا ہوں اور جھوم رہا ہوں۔ آخر میں جسم سے الگ ہو کر آہستہ سے فرش پر گر پڑا۔ جہاں سے مَیں آہستہ سے اٹھا اور پورے قد کا انسان ہو گیا۔ میں عورتوں اور دیگر لوگوں سے جو آس پاس کھڑے تھے بچنے کے لئے دروازہ کی طرف دوڑا۔ مگر وہاں جا کر میں نے معلوم کیا کہ میرے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ لہذا میں واپس آیا۔ لوگوں کو دیکھا اور اپنے مردہ جسم کو بھی دیکھا۔

مینے بہت سے لوگوں کو جسم کے گرد بیٹھے اور کھڑے دیکھا اور ان دو عورتوں کو بھی دیکھا جو بائیں طرف دو زانو ہو کر بیٹھی تھیں اور وہ وہی تھیں۔ اب مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ میری بیوی اور بہن تھیں مگر اسوقت مجھے شخصیت کا علم نہ تھا۔ بیوی بہن یا دوست میرے لئے مساوی تھے مجھے رشتہ کا تعلق یاد نہ تھا۔ میں عورت کو مرد سے تمیز کر سکتا تھا۔ مگر اس سے زیادہ نہیں۔

مَیں نے کوشش کی کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کروں تا اُن کو تسلی دوں اور بتلاؤں۔ کہ وہ بھی ہمیشہ رہنے والے نہیں۔ میں نے ان کو دائیں ہاتھ سے سلام کیا اور ان میں پھرتا رہا۔ مگر کسی نے میری طرف توجہ نہ کی مجھے یہ حالت تمسخر انگیز معلوم ہوئی اور میں ہنس پڑا۔

میں دروازہ سے گذر گیا گلی میں گیا تب میں نے دیکھا کہ میں جتنا زمینی زندگی میں تھا اس سے بڑا ہوں میں نے خیال کیا کہ میں اب کیسا تندرست ہوں چند لمحے ہوئے کہ میں بیمار تھا اور مصیبت میں تھا پھر مجھ پر موت وارد ہوئی وہ وقت گذر گیا اور اب میں زندہ اور ذی ہوش انسان ہوں۔ اب میں کبھی بیمار نہیں ہوں گا اور نہ مروں گا۔

اچانک میں نے دیکھا کہ میں اپنی پشت کو دیکھ رہا ہوں۔ میں حیران ہوا۔ چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو آنکھیں اپنی اصلی جگہ میں پائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ میں نے ابھی جسم کو چھوڑا ہے۔ میں اس کی آنکھیں استعمال میں لا سکتا ہوں میں نے مڑ کر کھلے دروازے کیطرف دیکھا اور سر کو اپنے مقابل پایا۔ مَیں نے لکڑی کے جالے کیطرح ایک نس دیکھی جو شانے سے جسم کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور سامنے گردن کے نیچے لگی ہوئی تھی۔ اب مجھے تسلی ہو گئی۔ کہ اس نس کے ذریعہ میں اپنے جسم کی آنکھ استعمال میں لا رہا تھا اور لوٹ کر گلی میں چلا گیا۔

اس کے آگے لکھا ہے کہ کس طرح ڈاکٹر مذکور ملک بقا کی حد تک پہونچ گیا۔ اور اس کو عبور کرنے کی کوشش کی۔

میں نے بائیاں پاؤں لائن کے پار نکالا۔ جب میں نے ایسا کیا تو ایک چھوٹا سا سیاہ بادل میرے سامنے نمودار ہوا اور میرے چہرے کیطرف آیا۔ مینے جانا کہ میں روکا جاؤں گا بعد ازاں مجھے معلوم ہوا کہ ہلنے جلنے اور فکر کرنے کی طاقت مجھ سے سلب ہو رہی ہے۔ میرے ہاتھ ناطاقت ہو کر پہلوؤں کیطرف گر پڑے۔ میرے شانے اور سر آگے کو جھک گئے۔ بادل نے میرے چہرے کو مس کیا اور مجھ کچھ ہوش نہ رہی۔

بغیر کسی خیال اور کوشش کے میری آنکھیں کھل گئیں میں نے اپنے ہاتھوں کیطرف دیکھا اور پھر سفید چارپائی کی طرف جس پر پڑا ہوا تھا اور یہ معلوم کر کے کہ میں جسم میں ہوں میں حیرانی اور مایوسی سے چلایا کہ میرے ساتھ یہ کیا واقعہ پیش آیا۔ کیا میں پھر مروں گا۔

ڈاکٹر مذکور نے شفایاب ہو کر یہ واقعہ اکثر لوگوں کو سنایا جن میں ڈاکٹر ماجن بھی شامل ہیں جو اب فوت ہو گئے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ میرے ہی گھر میں ایک موت کا واقعہ گذر چکا ہے اور چند روز ہوئے کہ میری لڑکی بہ قضائے الٰہی فوت ہو گئی۔ اسی وجہ سے جب گذشتہ ایجوکیشنل کمیٹی میں مضمون موت تجویز کیا گیا تو میں نے اس مضمون کو اپنے ذمہ لیا وہ واقعہ میری آنکھوں کے سامنے ہے کیونکہ میں دو دن اور دو رات تک برابر اس کے سرہانے بیٹھا رہا یہ باتیں تو اکثر مسلمانوں میں مشہور ہیں کہ فوت شدہ انسان سمجھتا ہے کہ میں اب شفایاب ہو گیا ہوں اور مجھے کچھ تکلیف نہیں اور وہ رونے دھونے والے لوگوں کیطرف دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ مگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ان کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی یہ قصے ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ مرزا عبد اللہ بیگ صاحب نے حالت سکر میں عجیب و غریب حالات موت کے بعد کے دیکھے اور اکثر لوگوں کو سنائے ہیں یا جیسا ہمارے چودہری وزیر حسین صاحب نے جب پچھلے دنوں میں بیمار ہو گئے تھے تو موت کے فرشتہ کو دیکھا تھا اور اسکا دفتر لگا ہوا دیکھا تھا اور انہیں معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ اب اس جہان سے کوچ کرنیوالے ہیں مگر یہ قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا کہ روح یا جان جب ایک مرتبہ جسم سے خارج ہو جائے۔ اور دل و دماغ اور جمیع قوٰے سے اس کا کوئی تعلق نہ رہے تو پھر وہ کچھ دیر بعد اس میں آن داخل ہو اور جسم کو زندہ کر دے البتہ بعض بیماریاں تو حکمار اور اطبا نے ایسی لکھی ہیں۔ مثلاً سکتہ۔ کہ اس میں ظاہرہ آثار حیات کے محسوس نہیں ہوتے۔ اور فی الحقیقت جان خارج نہیں ہوتی۔ ظاہرہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان مر گیا ہے۔ مگر جان اس میں باقی ہوتی ہے اور وہ کچھ دیر بعد حرکت کرنے لگتا ہے اور جی پڑتا ہے۔ اس بے ہوشی کی حالت میں دماغ کے خیالات اشکال اختیار کرتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے۔ کہ اس نے موت کے بعد کے حالات مشاہدہ کئے ہیں۔

قصہ مذکور سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روح دماغ کی جانب سے خارج ہوتی ہے مگر میرا خیال ہے کہ وہ دل سے مونہہ کیطرف ہو کر نکلتی ہے۔ کیونکہ پہلے ہاتھ پاؤں اور سر اور پیشانی ٹھنڈی ہوتے ہیں۔ جو گویا ان مقامات سے جان کے خارج ہونیکی علامت ہے۔ دل کی حرکت تا دم آخر جاری رہتی ہے اور انجام کار آخری دم مونہہ سے خارج ہوتا ہے اور موت وارد ہو جاتی ہے روح کا آخری مرکز گویا دل ہوتا ہے

خالصہ ایڈووکیٹ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۰۷ء میں سائنٹفک کیریر مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۷ء سے اقتباس کر کے روح کے متعلق ایک عجیب ڈسکوری چھپی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ ایک مونٹ بورن کے فلاسفر کے بیان کے مطابق انسانی جسم میں روح کے قیام کا مقام اور اس کی ماہیت کا پتہ لگ گیا ہے

[illegible] ہے [illegible] ہے۔ [illegible] انسانی روح ملائم بھی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سکے [illegible] سے [illegible] کے نیچے اور عورت میں اس سے [illegible] کی [illegible] کی نوبت [illegible] ہے اور موت [illegible] سے [illegible] سے [illegible] کی طرح [illegible] فرشتہ سمجھا جاتا ہے [illegible] یا ایک مادی چیز ہے اور عکسی شیشے کے ذریعہ اس کی تصویر لی جاسکتی ہے۔ فلاسفر مذکور نے حکام سے درخواست کی ہے کہ اس کو ہسپتال میں مرنے انسانوں پر تجربہ کرنے کی اجازت دی جائے۔

اخبار لکھتا ہے کہ پیشتر سال گذرے۔ تو سائنس دان [illegible] سے دعوے کرتے تھے کہ روح کوئی چیز نہیں مگر اب ان کی [illegible] اور جلسے سکوت معلوم ہوگئی ہے [illegible] ہمین اس خبر کے سننے کے منتظر رہنا چاہیئے [illegible] اور [illegible] وغیرہ وغیرہ۔

غرض انسانی روح اور انسان کے مرنے کے متعلق بہت خوب چھان بین ہو رہی ہے اور آئے دن نئی نئی معلومات سننے میں آتی ہین ایک سطحی خیال سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے ان معلومات میں ترقی ہو رہی ہے اور جس درجہ تک معلومات ہو چکی ہین۔ اسکے آگے واقعی روح کی کیفیت ظاہر ہو جانی چاہیئے کیونکہ ترقی ابھی بند نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے اور [illegible] کی کوششون کا نتیجہ [illegible] یہ ہونا چاہیئے کہ روح کی حقیقت کھل جائے اور بخوبی منکشف ہو جائے۔ کہ موت کس [illegible] سے اور کس طرح اس کو روکا جاسکتا ہے۔ مگر یہ بات [illegible] کہ [illegible] جو موت یا روح کے متعلق قائم کی جاتی ہے۔ [illegible] زور سے اس کی تائید کی جاتی ہے اور [illegible] عرصہ بعد وہ غلط ثابت ہوتی ہے اور دوسرا خیال قائم کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں اس جدید بیان کو بھی محض ایک تھیوری سمجھنا چاہیئے کیونکہ فلاسفر مذکور نے مزید تجربے کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو تاحال اپنی رائے پر یقین کامل نہیں۔

یہاں تک میں نے عام خیالات جو موت کے متعلق ہیں بیان کئے ہیں اور خاصکر سائنس دانون اور فلاسفرون کی رائون اور معلومات کا ذکر کیا ہے۔ اس سے اور نہیں تو اتنا پتہ تو چلتا ہے۔ وہ نہیں اپنے علم پر کیسا گھمنڈ ہے اور ایک گونہ خدائی کامون میں دست اندازی کرنا چاہتے ہیں۔ گویا خدائی کا دعوے بزبان حال کر رہے ہیں اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو لفظاً اور معناً پورا کر رہے ہیں کہ آخری زمانہ میں قوم دجال اپنی صنعتون اور معلومات میں اس قدر بڑھ جائے گی کہ وہ خدائی کا دعویٰ کرین گے۔ چنانچہ بعض ڈاکٹرون نے یہاں تک سعی کی ہے کہ بعض قسم کے تازہ مُردون میں خون بھر کر چند منٹون کے لئے ان میں حرکت پیدا کر دی ہے اور اس سے وہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ اسی طرح اپنی کوششون کو جاری رکھین تو غالباً مُردون کو زندہ کرنے میں کامیاب ہو جائین اور اگر موت کا کیڑا اسی سے خارج کر سکین یا روح کی کیفیت سمجھ لین تو غالباً وہ موت سے رہائی پالین گے۔ یہی خدائی دعوے ہین پس غور کرو کہ کیا یہ وہی وقت نہین۔ جسکی نسبت سرور کائنات نے پیشگوئی کی تھی اور اس کی خرابیون سے ڈرایا تھا۔ مگر ساتھ ہی ایک خوشخبری بھی دی تھی کہ اس وقت فتنہ دجالیت سے بچانے کے لئے اور لوگون کے دلون میں ایمان باللہ قائم کرنے کے لئے ایک شخص اللہ تعالیٰ کیطرف سے اُمتِ محمدیہ میں مبعوث ہوگا کیونکہ یہ خیر الامم ہے اور یہی اس لائق ہے کہ اس سے ایسا شخص پیدا ہو جو اس فتنہ عظیم سے رہائی دلا سکے۔ یہ فتنہ عیسائی قوم کے ذریعہ برپا ہوا ہے اسلئے اس کے دفعیہ کا نام کسر صلیب رکھا گیا ہے۔ بحکم رب زدنی علما علم حاصل کرنا اور معلومات اور ایجادات میں ترقی کرنا معیوب نہین مگر ان سے اس طرح کے نتائج اخذ کرنا جس سے ایمان باللہ زائل ہو۔ باعث خسران فی الدنیا والآخرۃ ہے چنانچہ غور سے دیکھو تو معلوم ہوگا۔ کہ فی زمانہ سائنس اور فلسفہ کے خیالات نے ایمان اس قدر کمزور کر دیا ہے کہ وہ گویا ثریا پر چلا گیا ہے اور یہی وہ زمانہ ہے۔ جس کے لئے مقدر تھا۔ کہ ایک فارسی الاصل شخص پیدا ہو اور وہ اسے کھینچ کر لائے اور زمین پر قائم کرے۔ زمانہ اس شخص کی آمد کے وقت کی شہادت دیتا ہے۔ پس اب حضرت مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

مین اصل مضمون کی طرف عود کرکے پھر عرض کرتا ہون کہ یہان تک مینے موت کے متعلق مختصراً عام خیالات کو ظاہر کیا ہے اور زیادہ تر یہ بتایا ہے۔ کہ سائنس اور فلسفہ نے کہان تک جستجو کی ہے۔ اب مین مناسب سمجھتا ہون کہ [illegible] کی شہادت بھی پیش کر دی جائے چنانچہ سورہ العنکبوت کے چھٹے رکوع میں اللہ جلشانہٗ نے فرمایا ہے۔ کلُّ نفسٍ ذائقۃ الموتِ۔ ثُمَّ الینا ترجعونَ۔ [illegible] موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر تم ہماری طرف لوٹو گے۔ پس کوئی شخص موت سے نہیں بچ سکتا۔ اب تک کی انسانی کوششون نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ موت کو روک نہیں سکتے۔ آئیندہ ناممکن ہے کہ وہ کامیاب ہو سکین [illegible] نے ظواہر سے اپنی کلام کی صداقت کا ثبوت دیا ہے [illegible] برگزیدون کے ساتھ جو اس نے اس دنیا کے متعلق حتمی وعدے کئے وہ سب پورے کئے پس کسی آئیندہ زمانہ میں اس کی کلام کا غلط ہو جانا ناممکن ہے۔ اور جو شخص یہ دعوے کرے وہ خود ہی خیال کرے کہ کہان تک وہ عقل سلیم رکھنے کا مدعی ہو سکتا ہے۔

قُل یتوفاکم مَلَکُ الموتِ الّذی وکّل بکم ثُمّ الیٰ ربّکم ترجعُونَ ۔ السجدہ۔

ان کو کہہ دے۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے وفات دیتا ہے [illegible] تم اپنے رب کیطرف لوٹائے جاؤ گے۔ [illegible] ملک الموت ایک بیرونی وجود ہے اور وہ جان قبض کرنے [illegible] بشر کے پاس بھاگا پھرتا ہے بلکہ وہ تو ایسی [illegible] انسان کے ساتھ مقرر ہے اور وقت پر اس کی [illegible] قبض کر لیتا ہے۔ وہ کوئی ایسا وجود نہین کہ محسوس ہو سکے اور انسان اپنی زندگی کی حقیقت اور موت کی حقیقت کو سمجھ لے اور اس کو اپنے تصرف مین کر لے۔

رُوح کو زندگی قائم رکھنے والی سمجھا جاتا ہے۔ [illegible] حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ جواب ملا۔ قل الروح من امر ربی۔ ان کو کہدے کہ روح اللہ کے حکم سے ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوال تو یہ تھا کہ روح کیا چیز ہے۔ آیا اس سے زندگی قائم رہتی ہے اور وہ کس طرح جسم میں داخل ہوتی اور اس سے خارج ہوتی ہے۔ مگر جواب ملا کہ روح اللہ کے حکم سے ایک ایسی چیز ہے جس کو انسان سمجھ نہیں سکتا یا وہ محض اللہ کا حکم ہے اور اسی سے انسانی زندگی کا سہارا ہے [illegible] روح کا سوال انسانی تفہیم سے باہر ہے۔ جب آپ کو جو افضل الرسل اور خیر البشر ہین یہ کیفیت نہین بتائی گئی تو دوسرا انسان ہزار سائنس دان اور فلسفی ہو محض اپنی کوشش سے کب اسکی حقیقت کو پا سکتا ہے۔ (باقی آئیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

اس ہفتہ اچھی بارش ہوگئی اور روحانی بارش تو ہر وقت یہاں ہوتی رہتی ہے۔ مبارک وہ جو اس چشمہ آب حیات سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں اور جام معرفت بھر بھر کر پیتے اور پلاتے ہیں سید الاولیار خاتم الخلفار کی طبیعت بہ نسبت پچھلے ہفتے کے بحال رہی۔ فاضل جلیل مولانا امروہی نے بڑی مسجد میں ۲۹ جنوری کو جمعہ پڑھایا۔ خطبہ میں وعظ اس آیۃ پر ایک گھنٹہ تک فرمایا واذا اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتٰبٍ وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمننّ بہ ولتنصرنّہ۔ اس میں یہ نکتہ دلچسپ تھا۔ کہ عہد نامہ کے رسول حضرت خاتم النبیینؐ پر ایمان لانے اور ان کی نصرت کرنیکا تمام انبیار سے عہد لیا گیا تھا۔ اب انبیار علیہم السلام تو فوت ہو چکے۔ بس ایک ہی جری اللہ فی حلل انبیار آگیا۔ جو موسیٰ بھی عیسیٰ بھی ہے۔ آدم بھی ہے نوح بھی ہے ابراہیم بھی ہے یوسف بھی ہے۔ وہ اس مبارک ذات پر ایمان لایا اور اس کی نصرت کر رہا ہے اور اس طرح اس آیت کے معانی میں کوئی اختلاف نہیں رہتا۔ علامہ نور الدین نے ۳۱ جنوری کو جمعہ پڑھایا۔ تو اس میں وما انزلنا علیک الکتٰب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ پر وعظ فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ مخلوقات آپس میں اختلافات رکھتی ہیں۔ اس میں بعض ایسے اختلافات ہیں جو لابدی ہیں۔ مثلاً غذا۔ آب و ہوا۔ شکل۔ رنگ وغیرہ۔ اور بعض ایسے جو مٹ سکتے ہیں اور ان کے مٹانے کا حکم ہے۔ وہ ہیں انسان کے عقائد۔ اعمال۔ اخلاق۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کلام مجید کے ذریعہ ان اختلافات کو مٹایا۔ صحابہ کرام کا نمونہ موجود ہے۔ مگر اب مسلمانوں میں باوجود ایک خدا ایک نبی ایک کتاب بلکہ ایک امام کے ماننے کے کیسا اختلاف ہے۔ اس کے لئے مجھے باوجود بڑی غور کے کوئی تدبیر نہیں آتی بجز اس کے دعا کی جائے۔ کیونکہ خدا کے فضل ہی سے یہ اتفاق ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاصبحتم بنعمتہ اخواناً اور فرمایا لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبہم ولکن اللہ الف بینہم۔

مقبرہ بہشتی کی تجویز خدا تعالےٰ کی طرف سے ہونے کے متعلق آئے دن جب ہم خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت دیکھتے ہیں۔ تو سر تسلیم اس کے حضور میں جھک جاتا ہے میں پہلے بھی ایک بار لکھ چکا ہوں کہ کئی نادان مخالفوں کا اعتراض ہے۔ کہ یہ مقبرہ دولتمندوں کے لئے ہے۔ مگر دیکھو اس میں جس قدر اب تک داخل ہوئے وہ قریباً سب ہی مفلس و نادار تھے اور محض اخلاص و ایمان کے سبب اس مبارک مقام میں پہونچے۔

بہشتی مقبرہ میں سب سے پہلے جانیوالا مسلمانوں کا لیڈر مخدوم الملۃ مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ تھا۔ اب باہر کے اصحاب میں سے سب سے اوّل آنیوالا مولوی غلام حسین امام مسجد گٹی بازار لاہور ہے۔ جس کی لاش ۳ فروری کی شام کو قادیان میں پہونچی۔ ۴ فروری کو ۱/۲ ۸ بجے حضرت اقدس آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا اور مطابق سنۃ النبی اوٹھایا بھی۔ مرحوم قدیمی وضع کا اپنے اخلاق و عادات میں بے نظیر ایک بزرگ تھا۔ حضور خود فرماتے تھے۔ کہ اس بڑھاپے میں ایمان لاکر باوجود اتنی مخالفتوں کے ایسا استقلال و اخلاص دکھانے والے بہی کم ہی ہوتے ہیں۔ مرحوم نہائت ہی بیغرض آدمی تھا اور اس کے عالم و فاضل ہونے کے تو مخالفین بھی مقر ہیں۔ علوم عقلیہ نقلیہ میں پوری دسترس تھی (اللھم اغفر لہ وارحمہ) جماعت لاہور کی ہمت قابل تعریف ہے نعش کو یہاں تک لانے کے اخراجات للّٰہ برداشت کئے۔ جنازہ پڑھنے کے متعلق اس امر کا اظہار بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ جوتیوں سمیت پڑھ لیا جاتا ہے اور صرف چار تکبیریں ہوتی ہیں پھر جنازہ پڑھکر حنفیوں کی طرح کوئی دعا وغیرہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ جنازہ خود دعا ہے۔ جنازہ اٹھانے کے لئے خاص آدمی نہیں ہوتے ہر ایک اپنے بھائی کا باری باری حق ادا کرتا ہے اور اٹھانیوالے کچھ پڑھتے نہیں جاتے دفن کرکے گھر آتے اور پھر کوئی صف ماتم نہیں بچھتی۔ دل سے اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہ رَاجِعُون کہنے والی قوم کا یہی طرز عمل ہوتا ہے۔

ظہور المسیح

یہ کتاب ۱۵۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور حضرت مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے۔ جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

برادر عزیز قاضی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ طبیعت کے ضعف اور کسی قدر کسل کی وجہ سے جواب میں توقف ہوا۔ دماغی امراض میں ایسے واقعات بہت ہوتے ہیں۔ یہ چند سطریں امید ہے۔ کافی ہونگی۔ انہیں مولوی صاحب (نور الدین) اور میری طرف سے یکساں سمجھنا چاہیئے سچ بات تو یہ ہے کہ آپکا حق خدمت ان سطروں سے ادا نہیں ہوا اور زیادہ لکھنے سے مجھے خوف پیدا ہوا۔ کہ کوئی شخص مبالغہ نہ سمجھے اور یار فروشی پر حمل نہ کرے کتاب کے چھپ جانے پر اگر خدا تعالیٰ نے زندہ رکھا تو زیادہ لکھدونگا۔ شاید اسوقت زیادہ مفید اور موثر ہوگا۔ والسلام۔ خاکسار عبد الکریم

میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری میں جمع کرنیکی ممکن نہیں بہت سے مضامین نئے بھی ہیں جو مولف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہیں میرے نزدیک ہمارے بھائیوں کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع پہنچیگا میری دلی آرزو ہے کہ یہ کتاب حلیۂ انطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بینظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر اور مرد آزما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ناظرین کو سال نو مبارک

سنہ ۱۳۲۶ھ

اس قوم کے لئے جو ہر روز پانچ اوقات اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑی ہو کر کم از کم بتیس بار الحمد للہ کہتی ہے وہ نئے سال کے چڑھنے پر بھی الحمد للہ ہی کہیگی۔ یہ نہین کہ پچھلے سال کے الم انگیز واقعات کو دُہرا کر صف ماتم بچھاوے اور اوّل تو اس جماعت کے لئے جو خدا تعالےٰ کی خاص جماعت اور اس کے فضلون کی مورد ہو۔ ایسے واقعات پیش ہی کم آتے ہین کیونکہ کامل مؤمن ایک ہی روز سب فیصلہ کر دیتا ہے کہ یہ سب کچھ میرا نہین خدا کا ہے۔ پس اس کے بعد اس پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اوسے کسی شے کی جدائی غم مین نہین ڈالتی۔

نئے سال کے چڑھنے پر فطرۃً دلون مین نئے جذبات اُٹھتے ہین اور خاص جوش خاص سرور کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ سو ان سے ہم بھی خالی نہین۔ گو ان کا اظہار کسی وجہ سے دوسرے وقت پر ملتوی رکھنا پڑا ہو مگر تاہم دو ایک باتین ایسی ہین جنھین لکھ دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے ایک تو یہ کہ مسلمانون کی قومیت سے یہان تک تنزل کیا ہے کہ وہ دوسری اقوام کے رسوم مین فنا ہو گئے۔ یہان تک کہ اپنا سن اپنی تاریخ بھی بھول گئے۔ غور کر کے دیکھو کہ کتنے اسلامی اخبار ہین جو ہجری سن کے چڑھنے پر وہ مضمون لکھتے ہون جو عیسوی سن کے چڑھنے پر لکھتے ہین۔ اسلام نے چاند پر جو تاریخون کا مدار رکھا تھا تو اس مین بہت سی حکمتین تھین مگر افسوس ہم نے اس سے کچھ فایدہ نہ اوٹھایا اور غفلت و خود فراموشی نے یہان تک ترقی کی کہ کئی مسلمانون کو یہ بھی معلوم نہین ہوتا کہ اب کونسا ہجری سن ہے بلکہ مَین بعض ایسے مسلمان حضرات سے بھی ملا ہون جو جانتے ہی نہین کہ ہمارا اپنا بھی کوئی سن ہے اگر کسی نے رونا تھا تو ایسی باتون پر روتا۔ مرثیے پڑھنے تھے تو اس قومی ماتم پر پڑھتا مگر افسوس کہ ہم مین ایک ایسی قوم ہے۔ جو دوسری قومون کے طرز عمل کے خلاف بجائے خوشی کے سال چڑھتے ہی ماتم کرتی ہے۔ یہ ماتم۔ یہ گریہ و زاری یہ سینہ کوبی کس بات پر ہے کیا؟ صرف اس پر کہ ایون [illegible] جناب رسول الثقلین سید الکونین کے [illegible] کو درجہ شہادت ملا۔ اگر اپنے آقا اپنے سید اپنے مولیٰ کی سچی محبت تھی تو وہ خوش ہوتے کہ سبط النبی نے وہ علی مقام پایا جسکی تعریف قرآن مجید مین وارد ہوئی۔ لیکن ”نہین“ وہ اس پر جزع و فزع کرتے ہین کسی شریف کی بے آبروئی کا کوئی واقعہ گذرے تو وہ حتے الوسع اسے چھپانا چاہتا ہے۔ مگر یہ اہل بیت کی عفت مآب مستورات کی بے حجابی کو مبالغون کے ساتھ اس درجہ تک پہونچا دیتے ہین کہ بجائے اکرام کے توہین ہوتی ہے۔ معلوم نہین کہ اس واقعہ کو جو الٰہی مرضی کی ماتحت ہوا کیون اس قدر اہمیت دی جاتی ہے جبکہ شہیدان کربلا سے افضل حضرت علی المرتضیٰ پھر حضرت عمرؓ فاروق پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی نہائت مظلومی کے ساتھ شہید ہوئے ان حضرات کی اسلامی خدمات ظاہر ہین اور یقین کیا جاسکتا ہے کہ اگر کچھ مُدت اور رہتے تو اسلام تمام دنیا مین پھیل جاتا ان کی شہادت پر خون کے آنسوؤن سے بھی کوئی روتا تو ہم اسے معذور سمجھتے۔ لیکن ان کو تو لوگ بھولے سے بھی یاد نہین کرتے اور روتے ہین تو انہین۔ جن کی بڑی اسلامی خدمت ہی ایک یہی ہے جو اتنے اجر جزیل کا موجب ہوئی۔ اچھا یہ تو خلیفے تھے خود ہماری سرکار وہ فخر موجودات سرور کائنات جو اگر پیدا نہ ہوتا تو جہان ہی نہ ہوتا۔ وہ سید المعصومین خاتم النبیین اس جہان سے اُٹھ گیا۔ اس مبارک وجود کی جدائی مین رونے والے عمر بھر روئے مگر حرام ہے جو کبھی ان کا ایک آنسو بھی گرا ہو۔ پھر یہ اگر سچی محبت تھی اور ہے وہ یزید و شمر کے طرز عمل سے قطعی متنفر اور ان پر لعنت بھیجنے والے ہین تو وہ خود اس مبارک وجود کی قدر کرتے جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ دیکھو تم مین ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ ہان تم مین وہ ہے۔ جو صد حسین است در گریبانم۔ کہتا ہے۔ پس اے مسلم اور حُر ... ... در رحمۃ اللہ علیہم کے نثار خوانو! آگے بڑھو اور اس امام مظلوم کی نصرت مین جانین قربان کرو جو حق پر ہے اور حق کی بیعت لیتا ہے۔ اس کے مبارک قدم چومو! اور اپنے ان جذبات اور دلی ارمانون کو دل کھول کر نکالو جو شہید کربلا (علیہ التحیۃ والثناء) کے لئے تم اپنے جی مین رکھتے ہو۔

پس اے دوستو! مین تمہین سچ کہتا ہون کہ یہ باتین کسی [illegible] سے [illegible] نہین بلکہ دردمند دل کی صدا ہے جو اس مضمون کے [illegible] مین نکلی۔ مبارک وہ جو اس آواز پر اپنے مذہبی تعصبات سے الگ ہو کر غور کرتے ہین شیعہ تو اس [illegible] مین [illegible] تھے ہی۔ ہمارے سُنی بھائی بھی کچھ اس رنگ مین رنگین ہوتے جاتے ہین اور محرم کے دنون مین مرثیہ خوانی کی مجلسون مین شریک ہوتے تعزیے بناتے ہین اور پھر کچھ شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہین۔ اس کے متعلق امام الائمہ حجۃ اللہ خلیفۃ اللہ علی الارض کا فتوےٰ نقل کر دیا جاتا ہے کہ کم از کم ہمارے احمدی بھائی ہی اس سے الگ رہین۔

نیازمند اکمل نے سوال کیا کہ محرم کی دسوین کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہین اگر یہ للّٰہ بہ نیّت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے (اماموں کے نام پر دینا تو حسب آیت وما اھل بہ لغیر اللّٰہ حرام ہے)

فرمایا۔ ایسے کامون کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمین شرک کی طرف لیجاتی ہین پس اس سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ ایسی رسمون کا انجام اچھا نہین۔ ابتدا مین اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اسلئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہین۔ جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو۔ عقائد باطلہ دور نہین ہوتے۔

المفتی

تحریم سود ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھ پر بڑا قرض ہے دعا کیجئے۔

فرمایا۔ توبہ و استغفار کرتے رہو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے۔ اسے رزق مین کشائش دیتا ہے۔

پھر پوچھا۔ کہ اتنا قرض کس طرح چڑھ گیا۔ اُس نے کہا بہت سا حصہ سود ہی ہے۔

فرمایا۔ بس پھر تو یہ شامت اعمال ہے۔ جو شخص اللہ کے حکم کو توڑتا ہے۔ اسے سزا ملتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے

پیش فرمایا۔ کہ اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے تو لڑائی کا اعلان ہے۔ خدا کی لڑائی یہی ہے کہ ایسے لوگوں پر عذاب بھیج دیتا ہے۔ پس یہ مفلسی بطور عذاب اور سیاپے کے کا انجام ہے۔

اس شخص نے کہا۔ کیا کریں مجبوری سے سودی قرضہ لیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے خدا اس کا کوئی سبب پردۂ غیب سے بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقعہ نہیں بناتا کہ وہ سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ یاد رکھو جیسے اور گناہوں میں مثلاً زنا۔ چوری۔ ویسے ہی یہ سود دینا اور لینا ہے کس قدر نقصان دہ یہ بات ہے۔ کہ مال بھی گیا حیثیت بھی گئی اور ایمان بھی گیا۔ معمولی زندگی میں ایسا کوئی امر ہی نہیں کہ جس پر اتنا خرچ ہو جو انسان سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ مثلاً نکاح ہے۔ اس میں کوئی خرچ نہیں طرفین نے قبول کیا اور نکاح ہو گیا۔ بعد اس ولیمہ سنت ہے۔ سو اگر اس کی استطاعۃ نہیں تو یہ بھی معاف ہے۔ انسان اگر کفائیت شعاری سے کام لے تو اس کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لئے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں جو ان کی تباہی کا موجب ہے۔ دیکھو! سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں۔ سور کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ یعنی جو شخص باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے۔ تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا اعلان ہے ہمارا تو یہ مذہب ہے۔ کہ جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اسے حاجت ہی نہیں پڑتی۔ مسلمان اگر اس [illegible] مبتلا ہیں تو یہ ان کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے۔ [illegible] گناہ کر تے ہیں تو [illegible] ہو جاتے ہیں۔ مسلمان یہ گناہ کرتے ہیں تو تباہ ہو جاتے ہیں۔ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق۔ پس کیا ضروری نہیں۔ کہ مسلمان اس سے باز آئیں۔

انسان کو چاہیئے کہ اپنے معاش سے خرچ میں پہلے ہی کفائیت شعاری مد نظر رکھے۔ تاکہ سودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے جس سے سود اصل سے بڑھ جاتا ہے۔ ابھی کل ایک شخص کا خط آیا تھا کہ ہزار روپیہ دے چکا ہوں ابھی پانچ چھ سو باقی ہے پھر مصیبت یہ ہے کہ عدالتیں بھی ڈگری دیدیتی ہیں۔ مگر اس میں عدالتوں کا کیا گناہ۔ جب اس کا اقرار موجود ہے تو گویا اس کے یہ معنے ہیں کہ سود دینے پر راضی ہے۔ پس وہاں سے ڈگری جاری ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ بہتر تھا کہ مسلمان اتفاق کرتے اور کوئی فنڈ جمع کر کے تجارتی طور سے اسے فروغ دیتے تاکہ کسی بھائی کو سود پر قرضہ لینے کی حاجت نہ ہوتی بلکہ اسی مجلس سے ہر صاحب ضرورت اپنی حاجت روائی کرتا اور میعاد مقررہ پر واپس دے دیتا۔ (احمدی متمول احباب توجہ کریں)

حکیم فضلدین صاحب نے سنایا کہ علامہ نور الدین بھیرہ میں حدیث پڑھا رہے تھے۔ باب الربوا تھا۔ ایک سود خوار ساہوکار آکر پاس بیٹھ گیا۔ جب سود کی ممانعت سنی تو کہا اچھا مولوی صاحب آپ کو نکاح کی ضرورت ہو تو پھر کیا کریں۔ انہوں نے کہا بس ایجاب قبول کر لیا جائے پوچھا اگر رات کو گھر میں کھانا نہ ہو تو پھر [illegible] لکڑیوں کا گٹھا باہر سے لاؤں۔ روز بیچ کر کھاؤں۔ اس پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ کہنے لگا۔ آپ کو دس ہزار تک اگر ضرورت ہو تو مجھ سے بلا سود لے لیں۔

فرمایا۔ دیکھو جو حرام پر جلدی نہیں دوڑتا بلکہ اس سے بچتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کے لئے حلال کا ذریعہ نکال دیتا ہے۔ من يتق الله يجعل له مخرجا۔ جو سود دینے اور لینے سے حرام کاموں سے بچے۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے کوئی سبیل بنا دیگا۔ ایک کی نیکی اور نیک خیال کا اثر دوسرے پر بھی پڑتا ہے۔ کوئی اپنی جگہ پر استقلال رکھے تو سود خوار بھی مفت دینے پر راضی ہو جاتے ہیں۔

اخبار کے متعلق ایک مشورہ

اخویم صادق الامۃ مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے کئی دن سے قادیان کے حالات معلوم نہ ہوتے تھے۔ اس لئے میں بدر کی تلاش و انتظار میں تھا۔ کہ کل رات کے نو بجے محمد حسین صاحب احمدی نے آکر کہا کہ بدر شام کو آگیا تھا۔ مگر افسوس کہ وہ کہاں ہے یہ معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ وہ دکان کتنی دور ہے۔ کہا کہ دو میل۔ میں نے کہا کہ اٹھو چلیں۔ غرض ہم دونوں گئے اور چار میل کی مسافت طے کر کے اخبار لے آئے اور گئے دیکھے بدر دیکھتے دیکھتے بدر نکل آیا۔ جب آرام کیا۔

میری رائے میں ایک بات آئی ہے۔ اس کو پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور وہ یہ کہ بدر سے دنیاوی خبروں کے صفحے علیحدہ کرنا اور ان کے خواہشمند سے ایک روپیہ کا اضافہ لینا اور اگر ایک بار ہو سے تو اس سے علیحدہ لینا۔ موزوں نہیں۔ گو اس سے ایڈیٹر صاحب کی نیک نیتی و درد دلی جو ان کی ودیعت میں رکھی ہوئی ہے ظاہر ہوتی ہے مگر اس سے کام کی کثرت ہو جائیگی اور رجسٹر علیحدہ رکھنے پڑیں گے اور تعجب نہیں کہ ایک دو کلرک کی ضرورت محسوس ہو اور قلت روپیہ کے باعث اس کو مشکل و صعب نظر آئے۔ علاوہ [illegible] مساوی فائدہ نہ اٹھا سکے گی جو نہایت نامناسب ہے۔ [illegible] تو ہمنے گوارا کر لیا لیکن دنیوی پرچہ نہ لینے والے [illegible] کی تعداد ایسی کم نکلی کہ یہ تجویز مجبوراً منسوخ کرنی پڑی۔ چالیس پچاس خریداروں کے واسطے تمام انتظام کو بدلنا مناسب نہ تھا اس واسطے اب سب خریداروں کو ایک ہی طرز کا اخبار روانہ کیا جاتا ہے (ایڈیٹر) اس سب کی بجائے ہفتہ میں دو بار صحیح معنوں میں ہو یعنی دن مقرر کیا جائے اور تاریخ نہ کی جائے۔ اور اگر اس میں اخراجات زیادہ معلوم ہوتے ہوں تو ایک اور صورت ہے وہ یہ کہ قیمت مبلغ صہ روپیہ ہو۔ اور اخبار مہینہ میں آٹھ بار شائع ہو اس صورت کو ہفتہ وار نہ کہا سکیگا مگر اس کے قریب ہوگا اور سال تمام میں نو پرچے بچ جائیں گے۔ جس سے کئی سو روپے کا فائدہ اخبار کو پہنچ جائیگا اور پبلک کو چنداں محسوس ہی نہ ہوگا۔ اگر ہفتہ میں دو بار ہو تو [illegible] ورنہ سال بھر۔ از روئے حساب ۹۶ اور ایک ہفتہ رخصت سالانہ نکالکر ۹۵ پرچے مبلغ صہ کے عوض ملے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ۲۵ خریدار مبلغ صہ والے دونگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

ابوسعید عربی۔ کلکتہ۔

ہم نے تو یہ تجویز کی تھی کہ آپ کی مقرر فرمودہ قیمت پر اخبار ہفتہ میں دوبار کر دیا جائے۔ مگر بعض بزرگ دوستوں کے مشورہ سے قرار پایا۔ کہ سردست اخبار بدر ہفتہ وار ہی رہے۔ بہرحال آپکے وعدہ امداد متعلق ۲۵ خریداروں کا شکریہ ہے۔ جو امید ہے۔ کہ آپ موجودہ صورت میں بھی پورا فرماوینگے۔ ایڈیٹر

المفتی

۱۲۴ معاملات تجارت مین سود | ایک صاحب کا ایک خط حضرت کی خدمت مین پہونچا۔ کہ جب بنکون کے سُود کے متعلق حضور نے اجازت دی ہے کہ موجودہ زمانہ اور اسلام کی حالات کو مدنظر رکھ کر اضطرار کا اعتبار کیا جائے سو اضطرار کا اصول چونکہ وسعت پذیر ہے اس لئے ذاتی قومی۔ ملکی۔ تجارتی وغیرہ اضطرارات بھی پیدا ہو کر سُود کا لین دین جاری ہوسکتا ہے یا نہین۔

فرمایا۔ اِس طرح سے لوگ حرام خوری کا دروازہ کہولنا چاہتے ہین۔ کہ جو جی چاہے کرتے پھرین۔ ہمنے یہ نہین کہا کہ بنک کا سود بہ سبب اضطرار کے کسی انسان کو لینا اور کہانا جائیز ہے۔ بلکہ اشاعت اسلام مین اور دینی ضروریات مین اسکا خرچ جائیز ہونا تبلایا گیا ہے۔ وہ بہی اس وقت تک کہ امداد دین کیواسطے روپیہ مل نہین سکتا اور دین غریب ہو رہا ہے۔ کیونکہ کوئی شے خدا کیواسطے تو حرام نہین۔ باقی رہی اپنی ذاتی اور ملکی اور قومی اور تجارتی ضروریات سو ان کیواسطے اور ایسی باتون کے واسطے سود بالکل حرام ہے۔ وہ جواز جو ہمنے تبلایا ہے۔ وہ اس قسم کا ہے۔ کہ مثلاً کسی جاندار کو آگ مین جلانا شرعاً منع ہے۔ لیکن ایک مسلمان کیواسطے جائیز ہے۔ کہ اس زمانہ مین اگر کہین جنگ پیش آوے۔ تو توپ بندوق کا استعمال کرے۔ کیونکہ دشمن بہی اسکا استعمال کر رہا ہے۔

۱۲۵ تراویح کی رکعات | تراویح کے متعلق عرض ہُوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔

فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھہ رکعات ہے اور آپ تہجد کیوقت ہی پڑہا کرتے تہے اور یہی افضل ہے۔ مگر پہلی رات بہی پڑھ لینا جائیز ہے ایک روائیت مین ہے۔ کہ آپنے رات کے اوّل حصّے مین اسے پڑہا۔ بیس رکعات بعد مین پڑہی گئین۔ مگر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تہی جو پہلے بیان ہوئی۔

تعزیت کا خط

وطن سے دُور اور اپنے عزیز سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہمارے مکرم دوست السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا آپکے ساتھہ ہو اور آپ پر اپنی رحمتین نازل فرمائے۔ عزیز کی وفات کی خبر آپ کو پہونچ چکی ہوگی۔ ایسے وقت مین کن الفاظ کے ساتہہ مین آپکے پاس پہونچ سکتا ہون جن سے آپکے دل مین طمانیت ہو لیکن حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مین جب یہ جانکاہ خبر پہونچی ہے تو حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان کیطرف سے مین آپ کو خط لکھون جس سے آپکے دل کو اطمینان اور آرام حاصل ہو۔ ایسے جوان خوبصورت ہونہار فرزند کی جدائی ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور اس کا برداشت کرلینا ہر ایک شخص کا کام نہین لیکن ایک تازہ واقعہ اسی قسم کا یہان بہی ہو چکا ہے۔ اور وہ آپکے امام اور رہبر کے گھر مین ہُوا ہے مین دیکھتا تہا کہ حضرت اقدس کو میان مبارک احمدؐ کے ساتہہ جسقدر محبت تہی۔ آپ کو خود معلوم ہوگا اور اس کی وفات ایک سخت صدمہ تہا لیکن حضرت نے کیا خود بیوی صاحبہ نے اس صبر کے ساتہہ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ فرمایا۔ جب خدا کی اس مین رضا ہے۔ تو مین خدا کو راضی رکہنا چاہتی ہون۔ خواہ ہزار مبارک احمدؐ وہ لے لے سو میرے پیارے آپ کا عزیز آپ کو بہت عزیز تہا یہ خدا نے اس کو لیا اور آپ کی پیاری چیز اس نے لے لی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ جب تک کہ تم اپنی پیاری چیزین خدا کے راہ مین نہ دو۔ تم بہلائی کو پا نہین سکتے۔ خدا بڑا قادر اور حکیم ہے۔ اس نے آپ پر ایک ابتلاء وارد کیا ہے اور اس کا فضل خالی از حکمت نہین اور ابتلاء ایک بڑے انعام کو اپنے ساتہہ لاتا ہے۔ ابتلاء گذشتہ گناہون کو بخشواتا ہے۔ اور آئیندہ کیواسطے نعمتون کا دروازہ کھولتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام کے دو جنون بیٹے ہلاک ہوئے پر اس نے صبر کے ساتہہ سب کچھ پایا۔ اور پہلے سے بہی بڑہکر پایا خدا تعالے نے آپ کو ایک بڑا موقعہ دیا ہے کہ آپ اس کی رضا کو حاصل کرین۔ کیونکہ دنیا مین سب سے پیاری شے جو آپ کی تہی وہ اُس نے لے لی اور آپ سے مانگے بغیر لے لی۔ کیونکہ وہ مالک ہے پس آپ اپنے مالک کو خوش کرین اگر وہ خوش ہوگیا تو پھر کوئی غم نہین۔ بلکہ خوشی ہی خوشی ہے۔

میرے خیال مین بہتر ہوگا کہ اب آپ تین ماہ کی رخصت حاصل کرکے وطن کو آجاوین۔ آپ کو گئے ہوئے بہی بہت عرصہ ہوگیا ہے۔ خدا آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

آپکا خادم محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔

۲۹ر جنوری سنہ ۶ء

اِس خط کو لکہ کر مین نے حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کیا کہ حضور اپنے دست مبارک سے بہی چند سطرین لکہدین۔ تاکہ بابو صاحب کے مُردہ دل کیواسطے موجب زندگی ہون۔ جسپر حضور نے مفصلہ ذیل چند سطور ارقام فرمائین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سُنّت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ جب کسی پر مُصیبت نازل کرتا ہے تو بعد مین اُس کیلئے کوئی آرام اور خوشی کا بہی سامان کر دیتا ہے سو مناسب ہے کہ پوری استقامت کے ساتہہ خدا تعالے پر توکل کرین خدا تعالیٰ اور اولاد دیدیگا اِن مُصیبتون سے دنیا مین کوئی خالی نہین۔ آخر ہر ایک شخص صبر ہی کرتا ہے لیکن صبر وہی خدا تعالے کے نزدیک قبول ہوتا اور قابل اجر ہوتا ہے جو تازہ مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مبارک وہ لوگ کہ جو اس کی قضاء و قدر کی تلخی پر صبر کرتے ہین۔ والسّلام

میرزا غلام احمدؐ۔

مباہلہ | پیارے اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل مضمون کو اخبار گوہر بار مین شائع فرماکر ممنون فرماوین۔ والسلام

خادم۔ ماسٹر عبد العزیز احمدی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاونی

آج واقعہ ۵ر جنوری سنہ ۰۸ء کو تین بجے (ظہر اور عصر کے درمیان) فیمابین بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظ محمد ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی نسبت مسجد کلان واقعہ توپخانہ بازار مین مباہلہ ہُوا۔

حاضرین بابو عطاء اللہ صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ انبالہ اور خادم از جماعت احمدیہ۔ غیر احمدی جماعت مین سے علاوہ ایک کثیر اژدہام کے مرزا سجاد حسین صاحب بابو عبد الغنی صاحب اور اللہ دیا ٹھیکیدار موجود تہے۔

بابو محمدؐ یوسف صاحب نے حضرت اقدس کے دعاوی مہدویت اور عیسویت کی تصدیق فرماکر دعا کی کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ احمدی اللہ تعالیٰ کیطرف سے نہین ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ مجھہ کو فریق ثانی کے عین حیات مین ہلاک کردے جماعت احمدیہ کے ممبرون نے آمین کہی۔

حافظ محمدؐ ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ مین مرزا کو ان کے تمام دعوون مین مفتری اور کاذب سمجھتا ہون اور میرا ایمان ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جو اس وقت عنصری وجود کے ساتہہ آسمان پر زندہ ہے اُتریگا

تفسیر القرآن

خدا تعالیٰ کے ان مبارک لوگون سے جنھین قرآن مجید مین تدبر کرنے کی توفیق دی جاتی ہے اور جنھین فرقان حمید کے معانی سمجھنے کے لئے فہم سلیم دیا جاتا ہے ۔ میرے مخدوم و مکرم مولوی سرور شاہ صاحب بھی ہین ۔ آپ نے ایک تفسیر لکھنی شروع کی ہے جو حقائق و معارف کی پیاسی قوم کے لئے انشاء اللہ آب حیات کا کام دینے والی ہے ۔ یہ تفسیر ریویو کے ساتھ ماہوار اور اب سہ ماہی شائع ہوا کرے گی ۔ اگرچہ مولانا موصوف کی یہ تفسیر سراپا نور علیٰ نور ہے ۔ مگر زمانہ حال کی ضرورتون کے موافق دو باتون کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ایک تو یہ کہ یون تو سب مسلمان کہا کرتے ہین قرآن مجید فصیح بلیغ ہے ۔ مگر بہت کم مفسرین ہین جنہون نے اسے ہر آیت مین ثابت کیا ہے اور یہ بتایا ہے ۔ کہ اس آیۃ مین یہ یہ لفظ اختیار کئے گئے ہین اور مراد اظہار کیلئے یہ اسلوب کلام جو رکھا گیا ہے ۔ تو اس مین یہ حکمتین اور یہ خوبیان ہین ۔ مولانا مکرم نے اس بات کو بہت مدنظر رکھا ہے جسے پڑھ کر ایک خاص لذت حاصل ہوتی ہے ۔ دوم عام طور سے یہ بات آجکل جنٹلمین پارٹی مین اور دیگر مذاہب کے نادان معترضون مین پھیلی ہوئی ہے ۔ کہ قرآن ایک مربوط کلام نہین ۔ پہلی آیۃ کو دوسری سے کوئی علاقہ نہین ہوتا ۔ مولویصاحب نے اس اعتراض کو عملی رنگ مین اٹھایا ہے اور ثابت کردیا ہے ۔ کہ پہلی آیت دوسری آیت سے اور پہلا رکوع دوسرے رکوع سے ضرور ربط رکھتا ہے ۔ اس کے علاوہ بعض آیات کے معانی کے بیان مین وہ زور طبیعت دکھلایا ہے ۔ کہ پڑھنے والا عش عش کر اٹھتا ہے ۔ اور بے اختیار مونہہ سے نکلتا ہے ۔ کہ بس یہی معنے تھے ۔ جو اس مرد خدا نے بیان کردئے ۔ مین اورون کی نہین کہتا اپنی کہتا ہون ۔ کہ بعض نکات پر دل کے تواجد و تراقص کو ضبط نہین کر سکتا ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ۔ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا کی طبیعت نہائت آزاد (آجکل کی آزادی نہ سمجھی جائے) واقع ہوئی ہے وہ پہلے حضرت علامہ نور الدین صاحب یا دیگر مفسرین کے اقوال لکھتے ہین پھر اپنی رائے اگر اس کے خلاف ہو تو بلا تامل لکھدیتے ہین ۔ واقعی یہ ایک ایسا جوہر ہے جو بہت کم لوگون مین ہوتا ہے ۔ اسلام کے تنزل کے اسباب مین سے ایک یہ بھی ہے ۔ کہ اس کے علماء مین تقلید کا مادہ پیدا ہوگیا ۔ اور جب سے یہ ست بجنی بہوت ہم مین گھس آیا ہمین نہ دین کا رکھا نہ دنیا کا ۔ صرف ایک مامور من اللہ ہی ہے جسکا حق ہے کہ اس کے آگے اپنی رائے کے ہتھیار کو رکھدیا جاوے باقی کسی کے لئے یہ حق محفوظ نہین ۔ سخت افسوس ہے کہ باوجود ان خوبیون کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوئی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ بعض اصحاب کو ابھی یہ خبر ہی نہین کہ کوئی ایسی تفسیر شائع ہو رہی ہے ۔ اب مین دیکھتا ہون کہ بدر کے خریدارون مین سے کتنے اصحاب اس روحانی فائدہ کو لینے کے لئے بڑھتے ہین ۔ تفسیر کے متعلق یہ عرض کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ کہ موجودہ حجم اشاعت لوگون کو مایوس کرنیوالا ہے اسطرح تفسیر کسی کی زندگی مین ختم نہین ہوسکیگی اگر مولوی سرور شاہ صاحب ایک ترجمہ قرآن مختصر نوٹون کے ساتھ پہلے لکھدین ۔ جس مین ان کے معلومات بالاجمال آجاوین اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ اپنے طور پر اس سے بھی زیادہ شرح و بسط کے ساتھ چلی جائے ۔ تو بہت خوب ہو ۔ کس قدر افسوس کی بات ہے ۔ کہ قادیان سے جو اسلام کا مرکز ہے ابتک ایک مترجم قرآن مجید بھی شائع نہ ہوسکے ۔ ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب بڑے باہمت آدمی ہین مگر وہ بھی اب ہمت ہارتے جاتے ہین ۔ شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ شائع کردینا کوئی بڑی بات نہین ۔ چودہوین صدی تک ترقی

خیر الامور اوسطہا

ہر امر مین اعتدال نہایت ضروری ہے جیسے دن بھر چارپائی پر لیٹے رہنا جسمانی صحت کے لئے مضر ہے ایسے ہی سارا دن کھیلتے رہنا بھی ضرر رسان ہے بہت کھیلنے سے مزاج مین آوارہ گردی پیدا ہوتی ہے اور ذہنی ترقی بالکل مسدود ہوجاتی ہے ۔ انسان کی زندگی کا یہ منشا نہین کہ وہ بہائم کیطرح کھانے پینے سونے سے کام رکھے اور پھر ان کامون سے جو وقت بچے وہ سب کھیلنے مین لگادے اس خیال سے کہ میرا جسم موٹا ہوجائے ۔ کیونکہ موٹا ہونا کوئی فخر کی بات نہین اگر موٹاپے کو افضلیت مین دخل ہوتا ۔ تو ہاتھی گینڈا بجائے انسان کے اشرف المخلوقات ہوتے پھر یہ بھی یاد رہے کہ بہت کھیلنے سے انسان کا جسم مضبوط نہین ہوتا ۔ جن لوگون نے سینڈو کی ہدایات کو پڑھا ہے وہ جانتے ہین کہ ریاضت کو اگر خاص وقت خاص طریقہ سے کیا جائے اور آہستہ آہستہ بڑھایا جائے ۔ تو جسم کے حق مین بہت مفید ہے ۔ پس صبح اٹھتے ہی کھیل مین مشغول ہو جانا اور پھر اسی بے ہودہ دھن مین شام کردینا سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین دیتا کہ مزاج مین وحشت پیدا ہو جائے ۔ پھر کسی علمی کام مین طبیعت نہین لگتی جو لوگ اپنی پوزیشن کو سمجھتے ہین کہ ہم آنے والے زمانے مین کسی قوم کے لئے نمونہ بننے والے ہین وہ اپنی روحانی و علمی ترقی کا زیادہ خیال رکھتے ہین ۔ واللہ الہادی

(اکمل)

مسجد مبارک مین ایک کلاک کی ضرورت

زمانہ موجودہ مین جو ایجادین ہوئی ہین اگر انہین دین کی خادم بنالیا جائے ۔ تو میرے خیال مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہوسکتی ۔ کون مسلمان نہین جانتا کہ قرآن مجید مین ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتاباً موقوتاً وارد ہے یعنی نمازون کیلئے خاص اوقات مقرر ہین اس سے وقت کی پابندی کا سبق بھی ملتا ہے کیا اچھا ہو کہ مسجد مبارک مین ایک خوش نما صحیح چلنے والا کلاک لگا دیا جائے ۔ جس سے وقت کی دریافت مین مدد ملتی رہیگی ۔ ضرورت تو بہت ہے ۔ اب دیکھا جاتا ہے کہ یہ سعادت کس کے حصہ مین آتی ہے اور کون صاحب استطاعت سابق بالخیرات اس کار خیر مین سب سے پہلے حصہ لیکر ثواب لیتا ہے ۔ تاکہ ان کی یاد دلانے والا انکے نمازیون کے پیش نظر رہ کر دعا کی تحریک کرتا رہے ۔ (اکمل)

نلکہ کی ضرورت

پچھلے دنون مسافر خانہ مین ایک نلکہ کی ضرورت پیش ہوگئی تھی ۔ واقعی صبح کیوقت سرد پانی کی تکلیف اٹھانیوالے اس تجویز کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہین ۔ مہمانون کیلئے اسکی بہت ضرورت ہے ۔ انتظار ہے کہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جاتی ہے (اکمل)

شرمناک غلطیان

مسلمانون نے جب سے اپنی مذہبی زبان کی طرف توجہ چھوڑی ان سے مذہب بھی جاتا رہا بعض ایسی ایسی فاش غلطیان اسلامی اخبار اور بعض معزز مسلمان کرتے ہین کہ دیکھ کر طبیعت مکدر ہو جاتی ہے ۔ اور دل ہی دل مین کہا جاتا ہے کہ الٰہی مسلمانون پر کبھی یہ زمانہ بھی آنا تھا جو معمولی الفاظ کو صحیح نہ لکھ سکین گے ۔ عید اضحےٰ کو کئی ایسے اخبارون مین جو اسلامی کہلاتے ہین یا جن کے اڈیٹر مسلمان ہین ناظرین نے عید الضحےٰ لکھا ہوا دیکھا ہوگا ۔ ایسا ہی محمد رسول اللہ کو حماقت سے محمد الرسول اللہ اور السلام علیکم کو السلام و علیکم لکھتے ہین معلوم ہوتا ہے ۔ کسی عربی خط مین میم کی پیش نے واؤ

المفتی

۱۲۴ معاملات تجارت مین سود | ایک صاحب کا ایک خط حضرت کی خدمت مین پہونچا۔ کہ جب بنکون کے سُود کے متعلق حضور نے اجازت دی ہے کہ موجودہ زمانہ اور اسلام کی حالات کو مدّنظر رکھکر اضطرار کا اعتبار کیا جائے سو اضطرار کا اصول چونکہ وسعت پذیر ہے اس لئے ذاتی قومی۔ ملکی۔ تجارتی وغیرہ اضطرارات بھی پیدا ہوکر سُود کا لین دین جاری ہو سکتا ہے یا نہین۔

فرمایا۔ اِس طرح سے لوگ حرام خوری کا دروازہ کہولنا چاہتے ہین۔ کہ جو جی چاہے کرتے پھرین۔ ہمنے یہ نہین کہا کہ بنک کا سود بہ سبب اضطرار کے کسی انسان کو لینا اور کہانا جائیز ہے۔ بلکہ اشاعت اسلام مین اور دینی ضرویات مین اسکا خرچ جائیز ہونا تبلایا گیا ہے۔ وہ بہی اس وقت تک کہ امداد دین کیواسطے روپیہ مل نہین سکتا اور دین غریب ہو رہا ہے۔ کیونکہ کوئی شے خدا کیواسطے تو حرام نہین۔ باقی رہی اپنی ذاتی اور ملکی اور قومی اور تجارتی ضروریات سو ان کیواسطے اور ایسی باتون کے واسطے سود بالکل حرام ہے۔ وہ جواز جو ہمنے تبلایا ہے۔ وہ اس قسم کا ہے۔ کہ مثلاً کسی جاندار کو آگ مین جلانا شرعاً منع ہے۔ لیکن ایک مسلمان کیواسطے جائیز ہے۔ کہ اس زمانہ مین اگر کہین جنگ پیش آوے۔ تو توپ بندوقون کا استعمال کرے۔ کیونکہ دشمن بہی اس کا استعمال کر رہا ہے۔

۱۲۵ تراویح کی رکعات | تراویح کے متعلق عرض ہُوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔

فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھہ رکعات ہے۔ اور آپ تہجد کیوقت ہی پڑہا کرتے تہے اور یہی افضل ہے۔ مگر پہلی رات بہی پڑھ لینا جائیز ہے ایک روایت مین ہے۔ کہ آپنے رات کے اوّل حصّے مین اسے پڑہا۔ بیس رکعات بعد مین پڑہی گئیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تہی جو پہلے بیان ہوئی۔

تعزیت کا خط | وطن سے دُور اور اپنے عزیز سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہمارے مکرم دوست السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ خدا آپکے ساتھ ہو اور آپ پر اپنی رحمتین نازل فرمائے۔ عزیز کی وفات کی خبر آپ کو پہونچ چکی ہوگی۔ ایسے وقت مین کن الفاظ کے ساتھہ مین آپکے پاس پہونچ سکتا ہون جن سے آپکے دل مین طمانیت ہو لیکن حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مین جب یہ جانکاہ خبر پہونچی ہے تو حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان کیطرف سے مین آپ کو خط لکھون جس سے آپکے دل کو اطمینان اور آرام حاصل ہو۔ ایسے جوان خوبصورت ہونہار فرزند کی جدائی ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور اس کا برداشت کر لینا ہر ایک شخص کا کام نہین لیکن ایک تازہ واقعہ اسی قسم کا یہان بہی ہو چکا ہے۔ اور وہ آپکے امام اور پیر کے گھر مین ہُوا ہے مین دیکھتا تہا کہ حضرت اقدس کو میان مبارک احمدؑ کے ساتھہ جسقدر محبت تہی۔ آپ کو خود معلوم ہوگا اور اس کی وفات ایک سخت صدمہ تہا لیکن حضرت نے کیا خود بیوی صاحبہ نے اس صبر کے ساتھہ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ فرمایا۔ جب خدا کی اس مین رضا ہے۔ تو مین خدا کو راضی رکھنا چاہتی ہون۔ خواہ ہزار مبارک احمدؑ وہ لے لے سو میرے پیارے آپ کا عزیز آپ کو بہت عزیز تہا پر خدا نے اس کو لیا اور آپ کی پیاری چیز اس نے لے لی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ جب تک کہ تم اپنی پیاری چیزین خدا کے راہ مین نہ دو۔ تم بھلائی کو پا نہین سکتے۔ خدا بڑا قادر اور حکیم ہے۔ اس نے آپ پر ایک ابتلاء وارد کیا ہے اور اس کا فضل خالی از حکمت نہین اور ابتلاء ایک بڑے انعام کو اپنے ساتھہ لاتا ہے۔ ابتلاء گذشتہ گناہون کو بخشواتا ہے۔ اور آئندہ کیواسطے نعمتون کا دروازہ کھولتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام کے وہ جنون بیٹے ہلاک ہوئے پر اس نے صبر کے ساتھہ سب کچھ پا لیا۔ اور پہلے سے بہی بڑھکر پایا خدا تعالےٰ نے آپ کو ایک بڑا موقعہ دیا ہے کہ آپ اس کی رضا کو حاصل کرین۔ کیونکہ دنیا مین سب سے پیاری شے جو آپ کی تہی وہ اُس نے لے لی اور آپ سے مانگے بغیر لے لی۔ کیونکہ وہ مالک ہے پس آپ اپنے مالک کو خوش کرین اگر وہ خوش ہو گیا تو پھر کوئی غم نہین۔ بلکہ خوشی ہی خوشی ہے۔

میرے خیال مین بہتر ہوگا کہ اب آپ تین ماہ کی رخصت حاصل کر کے وطن کو آجاوین۔ آپ کو گئے ہوئے بہی بہت عرصہ ہو گیا ہے۔ خدا آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

آپکا خادم محمدؐ صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔

۲۹ جنوری ۶ء

اس خط کو لکھکر مین نے حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کیا کہ حضور اپنے دست مبارک سے بہی چند سطرین لکھدین۔ تاکہ بابو صاحب کے مُردہ دل کیواسطے موجب زندگی ہون۔ جسپر حضور نے مفصلہ ذیل چند سطور ارقام فرمائین۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ سُنّت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ جب کسی پر مصیبت نازل کرتا ہے تو بعد مین اُس کیلئے کوئی آرام اور خوشی کا بہی سامان کر دیتا ہے سو مناسب ہے کہ پوری استقامت کے ساتھہ خدا تعالےٰ پر توکل کرین خدا تعالیٰ اور اولاد دیدیگا ان مُصیبتون سے دنیا مین کوئی خالی نہین۔ آخر ہر ایک شخص صبر ہی کرتا ہے لیکن صبر وہی خدا تعالےٰ کے نزدیک قبول ہوتا اور قابل اجر ہوتا ہے جو تازہ مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مبارک وہ لوگ کہ جو اس کی قضاء و قدر کی تلخی پر صبر کرتے ہین۔ والسّلام

میرزا غلام احمدؐ۔

مباہلہ | پیارے اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل مضمون کو اخبار گوہر بار مین شائع فرماکر ممنون فرماوین۔ والسلام

خادم۔ ماسٹر عبد العزیز احمدی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاؤنی

آج واقعہ ۵ جنوری ۱۹۰۸ء کو (تین بجے ظہر اور عصر کے درمیان) فیمابین بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظ محمد ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی نسبت مسجد کلان واقعہ توپخانہ بازار مین مباہلہ ہُوا۔

حاضرین بابو عطاء اللہ صاحب ویٹرزی اسسٹنٹ ٹرنسپورٹ انبالہ اور خادم از جماعت احمدیہ۔ غیر احمدی جماعت مین سے علاوہ ایک کثیر اژدہام کے مرزا سجاد حسین صاحب بابو عبد الغنی صاحب اور اللہ دیا ٹھیکیدار موجود تہے۔

بابو محمدؐ یوسف صاحب نے حضرت اقدس کے دعاوی مہدویت اور عیسویت کی تصدیق فرماکر دعا کی کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ احمدی اللہ تعالیٰ کیطرف سے نہین ہے تو اللہ تبارک و تعالےٰ مجھکو فریق ثانی کے عین حیات مین ہلاک کر دے جماعت احمدیہ کے ممبرون نے آمین کہی۔

حافظ محمدؐ ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ مین مرزا کو ان کے تمام دعوون مین مفتری اور کاذب سمجھتا ہون اور میرا ایمان ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جو اس وقت عنصری وجود کے ساتھہ آسمان پر زندہ ہے اُتریگا

تفسیر القرآن

خدا تعالیٰ کے ان مبارک لوگون سے جنہین قرآن مجید مین تدبر کرنے کی توفیق دی جاتی ہے اور جنہین فرقان حمید کے معانی سمجھنے کے لئے فہم سلیم دیا جاتا ہے۔ میرے مخدوم و مکرم مولوی سرور شاہ صاحب بھی ہین۔ آپ نے ایک تفسیر لکھنی شروع کی ہے جو حقائق و معارف کی پیاسی قوم کے لئے انشاء اللہ آب حیات کا کام دینے والی ہے۔ یہ تفسیر ریویو کے ساتھ ماہوار اور اب سہ ماہی شائع ہوا کرے گی۔ اگرچہ مولانا موصوف کی یہ تفسیر سراپا نورٌ علیٰ نور ہے۔ مگر زمانہ حال کی ضرورتون کے موافق دو باتون کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ایک تو یہ کہ یون تو سب مسلمان کہا کرتے ہین قرآن مجید فصیح بلیغ ہے۔ مگر بہت کم مفسرین ہین جنہون نے اسے ہر آئیت مین ثابت کیا ہے اور یہ بتایا ہے۔ کہ اس آئیۃ مین جو یہ لفظ اختیار کئے گئے ہین اور مراد کے اظہار کیلئے یہ اسلوب کلام جو رکھا گیا ہے۔ تو اس مین یہ حکمتین اور یہ خوبیان ہین۔ مولانا مکرم نے اس بات کو بہت مدّنظر رکھا ہے جسے پڑھ کر ایک خاص لذّت حاصل ہوتی ہے۔ دوم عام طور سے یہ بات آجکل جنٹلمین پارٹی مین اور دیگر مذاہب کے نادان معترضون مین پھیلی ہوئی ہے۔ کہ قرآن ایک مربوط کلام نہین۔ پہلی آیۃ کو دوسری سے کوئی علاقہ نہین ہوتا۔ مولویصاحب نے اس اعتراض کو عملی رنگ مین اُٹھایا ہے اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ پہلی آئیت دوسری آئیت سے اور پہلا رکوع دوسرے رکوع سے ضرور ربط رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض آیات کے معانی کے بیان مین وہ زور طبیعت دکھلایا ہے۔ کہ پڑھنے والا عش عش کر اٹھتا ہے۔ اور بے اختیار مونہہ سے نکلتا ہے۔ کہ بس یہی معنے تھے۔ جو اس مرد خدا نے بیان کر دئے۔ مین اورون کی نہین کہتا اپنی کہتا ہون۔ کہ بعض نکات پر دل کے تواجد و تراقص کو ضبط نہین کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا کی طبیعت نہائیت آزاد (آجکل کی آزادی نہ سمجھی جائے) واقع ہوئی ہے وہ پہلے حضرت علامہ نورالدین صاحب یا دیگر مفسرین کے اقوال لکھتے ہین پھر اپنی رائے اگر اس کے خلاف ہو تو بلا تامّل لکھدیتے ہین۔ واقعی یہ ایک ایسا جوہر ہے جو بہت کم لوگون مین ہوتا ہے۔ اسلام کے تنزل کے اسباب مین سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس کے علماء مین تقلید کا مادہ پیدا ہو گیا۔ اور جب سے یہ ست بچنی بھوت ہم مین گھس آیا ہمین نہ دین کا رکھا نہ دنیا کا۔ صرف ایک مامور من اللہ ہی ہے جسکا حق ہے کہ اس کے آگے اپنی رائے کے ہتھیار کو رکھدیا جاوے باقی کسی کے لئے یہ حق محفوظ نہین۔ سخت افسوس ہے کہ باوجود ان خوبیون کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے۔ بعض اصحاب کو ابھی یہ خبر ہی نہین کہ کوئی ایسی تفسیر شائع ہو رہی ہے۔ اب مین دیکھتا ہون کہ ریویو کے خریدارون مین سے کتنے اصحاب اس روحانی فائدہ کو لینے کے لئے بڑھتے ہین۔ تفسیر کے متعلق یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ حجم اشاعت لوگون کو مایوس کرنیوالا ہے اسطرح تفسیر کسی کی زندگی مین ختم نہین ہو سکیگی اگر مولوی سرور شاہ صاحب ایک ترجمہ قرآن مختصر نوٹون کے ساتھ پہلے لکھدین۔ جس مین ان کے معلومات بالاجمال آجاوین اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ اپنے طور پر اس سے بھی زیادہ شرح و بسط کے ساتھ چلی جائے۔ تو بہت خوب ہو۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ قادیان سے جو اسلام کا مرکز ہے ابتک ایک مترجم قرآن مجید بھی شائع نہ ہو سکے ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب بڑے باہمت آدمی ہین مگر وہ بھی اب ہمت ہارتے جاتے ہین۔ شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ شائع کر دینا کوئی بڑی بات نہین۔ چودہوین صدی تک ترقی

خیر الامور اوسطہا

ہر امر مین اعتدال نہائیت ضروری ہے جیسے دن بھر چارپائی پر لیٹے رہنا جسمانی صحت کے لئے مضر ہے ایسے ہی سارا دن کھیلتے رہنا بھی ضرر رسان ہے بہت کھیلنے سے مزاج مین آوارہ گردی پیدا ہوتی ہے اور ذہنی ترقی بالکل مسدود ہو جاتی ہے۔ انسان کی زندگی کا یہ منشا نہین کہ وہ بہائم کیطرح کھانے پینے سونے سے کام رکھے اور پھر ان کامون سے جو وقت بچے وہ سب کھیلنے مین لگا دے اس خیال سے کہ میرا جسم موٹا ہو جائے۔ کیونکہ موٹا ہونا کوئی فخر کی بات نہین اگر موٹاپے کو افضلیت مین دخل ہوتا۔ تو ہاتھی گینڈا ہجائے انسان کے اشرف المخلوقات ہوتے پھر یہ بھی یاد رہے کہ بہت کھیلنے سے انسان کا جسم مضبوط نہین ہوتا۔ جن لوگون نے سینڈو کی ہدایات کو پڑھا ہے وہ جانتے ہین کہ ریاضت کو اگر خاص وقت خاص طریقہ سے کیا جائے اور آہستہ آہستہ بڑھایا جائے۔ تو جسم کے حق مین بہت مفید ہے۔ پس صبح اُٹھتے ہی کھیل مین مشغول ہو جانا اور پھر اسی بے ہودہ دھن مین شام کر دینا سوائے اس کے کچھ فائدہ نہین دیتا کہ مزاج مین وحشت پیدا ہو جائے۔ پھر کسی علمی فکر مین طبیعت نہین لگتی جو لوگ اپنی پوزیشن کو سمجھتے ہین کہ ہم آنے والے زمانے مین کسی قوم کے لئے نمونہ بننے والے ہین وہ اپنی رُوحانی و علمی ترقی کا زیادہ خیال رکھتے ہین۔ واللہ الہادی

(اکمل)

مسجد مبارک مین ایک کلاک کی ضرورت

زمانہ موجودہ مین جو ایجادین ہوئی ہین اگر انہین دین کی خادم بنا لیا جائے۔ تو میرے خیال مین اس سے بہتر کوئی بات نہین ہو سکتی۔ کون مسلمان نہین جانتا کہ قرآن مجید مین ان الصّلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً وارد ہے یعنی نمازون کیلئے خاص اوقات مُقرّر ہین اس سے وقت کی پابندی کا سبق بھی ملتا ہے کیا اچھا ہو کہ مسجد مبارک مین ایک خوش نما صحیح چلنے والا کلاک لگا دیا جائے جس سے وقت کی دریافت مین مدد ملتی رہیگی۔ ضرورت تو بہت ہے اب دیکھا جاتا ہے کہ یہ سعادت کس کے حصّہ مین آتی ہے اور کون صاحب استطاعۃ سابق بالخیرات اس کار خیر مین سب سے پہلے حصّہ لیکر ثواب لیتا ہے۔ تاکہ ان کی یاد دلانے والا نشان نمازیون کے پیش نظر رہ کر دعا کی تحریک کرتا رہے۔ (اکمل)

نلکہ کی ضرورت

پچھلے دنون مسافر خانہ مین ایک نلکہ کی ضرورت پیش کیگئی تھی۔ واقعی صبح کیوقت سرد پانی کی تکلیف اُٹھانیوالے اس تجویز کی اہمیّت کو خوب سمجھتے ہین۔ مہمانون کیلئے اسکی بہت ضرورت ہے۔ انتظار ہے کہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جاتی ہے (اکمل)

شرمناک غلطیان

مسلمانون نے جب سے اپنی مذہبی زبان کی طرف توجہ چھوڑی ان سے مذہب بھی جاتا رہا بعض ایسی ایسی فاش غلطیان اسلامی اخبار اور بعض معزز مسلمان کرتے ہین کہ دیکھ کر طبیعت مکدّر ہو جاتی ہے۔ اور دل ہی دل مین کہا جاتا ہے کہ الٰہی مسلمانون پر کبھی یہ زمانہ بھی آنا تھا جو معمولی الفاظ کو صحیح نہ لکھ سکین گے۔ عید اضحےٰ کو کئی ایسے اخبارون مین جو اسلامی کہلاتے ہین یا جن کے اڈیٹر مسلمان ہین ناظرین نے عید الضحےٰ لکھا ہُوا دیکھا ہو گا۔ ایسا ہی محمد رسول اللہ کو حماقت سے محمد الرسول اللہ اور السلام علیکم کو السلام و علیکم لکھتے ہین معلوم ہوتا ہے۔ کسی عربی خط مین میم کی پیش نے واؤ

کا دہوکہ دیا ہے۔ اب انگریزی یہان تک گھر کر گئی ہے۔ کہ محمدن کالج کو بہی محاڈن کالج لکہتے ہین۔ شرم! یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ ذالک مبلغہم من العلم ادنے خادم الخلفاء سید الاولیاء سے مقابلہ کرنے کو تیار۔ ع

ایاز قدر خود بشناس (اکمل)

آجکل کے صوفیون کے راز

صوفیانہ ذکر مین یہ شرائط ہین کہ مضغہ قلب کیطرف توجہ رکہین اور اس کی حرکت سے لفظ اللہ سمجہین اور حبس نفس یا کم سے کم حصر نفس کی ضرورت ہے ساتہہ ہی تصور شیخ یا صورت مکتوبی زرین اسم الذات بہی ہو اور ہیئات نشست مربع باین شرط کہ انگوٹہا شریان زانو پر رہے۔ آنکھین بند اور اس طرح بہی قلب مین حرارت محرکہ نہ پیدا ہو۔ تو پاس انفاس کیا جائے بلکہ ذکر جہر کا الٰہ الا اللہ بشرائط تصور پیر و تخیل نفی ماسوا اور ضرب الا اللہ علی القلب وغیرہ وغیرہ پہلے پہل باتعداد تسبیح پر ہونا چاہیئے۔ پہر صرف "الا اللہ" بالمضاعفہ۔ پہر محض اللہ اللہ گو کلام غیر مفید یا بے معنی ہوتا جائے۔

یہ کوئی سنت احمدیہ اور اتباع نبی کریم نہین ہے اور نہ آثار صحابہ مین ان اذکار اور وظائف اور اشغال کا نام و نشان ہے۔ یہ قواعد ہین علم یوگ یا مسمریزم و علم قوائے روحانیہ کے جو قدیم سے رائج ہین اور انہی سے مستنبط ہین۔ یہ شرائط ہی راز کی باتین ہین جن کے ساتہہ ذکر لگا کر یہ دہوکہ دیا گیا ہے۔ کہ گویا قلب کا جاری ہونا اور معمول اور میڈیم یعنی مرید کا متاثر ہونا پیر و مرشد کی کرامات ہے۔ حالانکہ مسمریزم میں یہ عام رواج ہو رہا ہے۔ اور صوفیون کی کرامات طشت از بام ہو چکی ہین۔ جن لوگون پر یہ راز منکشف ہو گیا ہے وہ ان لوگون سے برگشتہ ہوئے۔ یہ کوئی بڑی بات نہین غضب ہے تو یہ ہے کہ جہان کے معتقد ہین۔ وہ اعمال صالحہ مسنونہ صوم وصلوۃ اور قرآن تدبر سے پڑھنے اور ہر کام مین اتباع النبی الکریم کرنے کو لغو جانتے ہین۔ بعض تو شریعت کو ایک لعنت سمجہ کر تارک الصوم والصلوۃ ہو گئے اور ربقہ شرع سے باہر نکل گئے اور بعض بلحاظ اسلام وسلمین حضرت خاتم النبین کے باندہے ہوئے قانون سے باہر نکلنا موجب عار جانتے ہین یا اعتقادی رنگ مین باعث عذاب و عتاب آخرت مانتے ہین۔ لیکن ان اعمال مسنونہ کو وصل باللہ یا لقاء الٰہیہ کا موصل ہرگز نہین جانتے یہی سبب ہے۔ کہ نمازون کو سنوار سنوار کر اور قرآن کریم تدبر سے نہین پڑہتے اور وظائف کو بہی بلحاظ ترجمہ و مضامین نہین پڑہتے۔ صرف ان کا یہی مذہب ہے۔ کہ فنا فی الشیخ کے لئے اس کا تصور اور اس کا فرمودہ وظیفہ کرتے رہنا چاہیئے۔ حتے کہ اپنے آپ کو عین مرشد یا اس کا مظہر جان کر اس کے اعمال سے متلبس ہو جائے اور بے تکلف یہ کیفیت اس کے دل مین سما جائے۔ بعینہ جیسے بت پرست کرتے ہین۔ چونکہ یکسوئی خیال سے کچہ صفائی بہی انہین حاصل ہو جاتی ہے اور کچہ خوابین دیکہہ لیتے ہین پہر آگے ترقی کرتے ہین اور فنا فی الرسول کی منزل یون طے کر لیتے ہین کہ صورت پیر کو مظہر محمدؐ جانتے ہین اور اس کو بجائے رسول بنا کر اس کا تصور بہی ٹھہرا کرتے ہین۔ اور خاتم النبوت کے صفات کا خیال اور تصور ... اپنے آپ پر جماتے ہین۔ حتی کہ انا محمدؐ کی حالت ان پر طاری ہو جاتی ہے پہر فنا فی اللہ انہیں آسان ہے کیونکہ مطابق مذہب وحدت وجودیون کے بشکل انسان مین خدا تہا۔ مجہے معلوم نہ تہا۔ انا احمد بلا میم انا عرب بلا عین۔ اور ایسی ملحدانہ باتون کا تصور اور پے درپے تفکر کر کے اپنے آپ کو عین اللہ جاننے لگ جاتے ہین۔ پس اپنے وجود کی نفی یون کر لی۔ کہ یہ وجود دوسری ہستی نہین بلکہ خدا ہی کی ہے بلکہ سارا جہان عین ذات ہے۔ معاذ اللہ من ہذہ العقیدہ پس ان وجودیون اور دہریون مین چندان فرق نہین وہ بہی کائنات کو ہی اپنی ذات کا خدا مانتے ہین۔ کہ یہ سب صفات اور خاصیات مادہ ہی کی ہین یعنی قدرت اور صنعت الٰہی سے جو عجائبات صنائع ان ذرات یا مادہ کی ذات مین ظاہر ہین سب ان کے اپنے ہی خواص ہین۔ روحانی جسمانی قوے اور خاصیات کا منبع یہی وجود ہے۔ جو اصل اس کائنات کا ہے ایسا ہی وجودی بہی کہتے ہین کہ خدا کوئی الگ چیز نہین ہے اس عالم کا اصل ایک ہستی ہے جو اطلاق سے بہی مطلق ہے یعنے یہ نہین کہ تعینات کا اصل جو کہ ان قیود و افراد سے مطلق ہے۔ وہ خدا ہے اور یہ تعینات خدا نہین بلکہ اطلاق اور قیود و تعینات سے مطلق ہے یعنی اشکال مختلفہ مین بہی اور ہیولانی حالت مین بہی خدا ہی خدا ہے اسی بناء پر ہمہ اوست کا مذہب مبنی ہے بعض کہتے ہین۔ کہ اصل سب کا وہ ہے مگر ان کا اصل "ہمہ اوست" اس طرح ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ جب تعینات کی قید اور اطلاق کی قید سے باہر ہوا تو وہ صرف تصوری ہستی ہوئی نہ کہ موجود غرض یہ صوفی اسلام کا لباس پہنے ہون یا غیر اسلامی ہون ان سے جو منافع یا مضار یا مکاشفے ظاہر ہوتے ہین۔ سب قواعد یوگ پر مبنی ہین۔ یکسوئی خیالات اور تصور جمانا اور عقد ہمت اور ارادہ اور ایسے اور کئی امور ان کا راز ہین۔ کفر و اسلام سے کوئی غرض نہین۔ دہریہ ہو کر کوئی ان قواعد پر چلے تو ایسی کامیابی کا سونہ دیکہہ سکتا ہے مگر ان باتون سے اللہ تعالیٰ جو وجودیون اور مشرکون کے عقائد کے خلاف ایک الگ ہستی اور اعلیٰ وجود ہے راضی نہین ہوتا۔ اسکی رضامندی کی علامات دنیا مین اجابت دعوات اور پیشگوئیون کے وقوعات اور نصرۃ اور برکت جاریہ سار یہ ہین اور وہ خوارق عادات جو کہ عادت اللہ منصوصہ کی حد کے اندر ہون جو وجودیون سے کبہی سرزد نہین ہوتے خصوصاً بمقابلہ احباء اللہ و اولیاء اللہ ائمہ و خلفائے دین متین جن کی مشق اور ہمت بجز اتباع النبی اور تسنن بالسنۃ النبویہ کے اور کچہ نہین ہوتی۔

فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ (اگولیکی)

ایڈیٹر کی ذمہ داری

ایک ایڈیٹر کی حالت کس قدر نازک ہوتی ہے یہ امر ایڈیٹری کی میز پر بیٹہ کر ہی معلوم ہوتا ہے۔ ایک ہی ڈاک مین کئی خطوط اس کو موصول ہوتے ہین ایک طرف سے تو ایک صاحب کوئی مضمون اپنے مذاق کے موافق پا کر اس کی تعریف مین زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہین دوسری طرف ایک اور حضرت ہین جو یہ کہہ کر کہ اخبار بالکل ردی ہے اسکی تمام محنت پر پانی پہیر دیتے ہین اور نہین سمجہتے کہ ہزار دو ہزار اصحاب کے مذاق کے موافق ایک اکیلی جان کیا کر سکتی ہے اس کشمکش سے نکلنے کے لئے کیا ہی عمدہ اصل ہے جو ہمین اپنے امام ہمام کی معرفت ہاتہ آیا ہے کہ سب کام اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کرنے چاہیئن۔ واقعی جو لوگ یہ کہتے ہین وہ مزے مین رہتے ہین نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پرواہ۔ نہ سہی اگر میرے مضمون مین لذت نہ سہی ایک خط اٹاوہ سے آج کی ڈاک مین آیا ہے ہم ایسے خطوط کے اندراج سے ہمیشہ پہلو تہی کیا کرتے ہین مگر چونکہ یہ ایسے شخص کی رائے ہے جو خود ایڈیٹر ہے اسلئے درج کر دیتے ہین۔

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار بدر نمبر ۳ ... آج موصول ہوا اس پرچہ کو دیکھنے سے طبیعت نہایت خوش ہوئی خدا کرے اس حالت سے جو اب اخبار کو حاصل ہوئی ہے یہ اخبار تنزل نکرے بلکہ روز افزون ترقی پکڑے مجہ کو تو اخبار بدر والحکم سے ایسی دلچسپی ہو کہ ارادہ ہے یہ اخبار نکلتے ہین اور اس مین ہمارے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات وکلمات طیبات ہوتے ہین جس لئے اگر ہفتہ مین ایک دفعہ بہی ان اخبارون کا نکلے تو بہی ہم اس کو سر آنکہون پر رکہکر خدا کا شکر ادا کرین گے اور جو قیمت ہم سے ہو سکیگی بطیب خاطر ادا کرین گے مگر غیر احمدیون کیلئے دل چاہتا تہا کہ اخبار کی حالت مین ترقی ہو سو خدا کا شکر ہے کہ اب ہم اخبار کو واقعی اخبار کہہ سکتے ہین اور فخر کے ساتہہ غیر احمدیون کو دکہلا سکتے ہین۔ مفصل پہر۔ والسلام۔ راقم صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ۔

مقدس شاعری

(نظم منظومہ میاں محمود احمد صاحب)

محمد پر ہماری جان فدا ہے
مرا دل اُس نے روشن کر دیا ہے
نہیں لے سیحا درد دل کی
دل آفت زدہ کا دیکھ کر حال
کسی کو بھی نہیں مذہب کی پروا
بھنور میں پھنس رہی ہر کشتی دین
سروں پر چھا رہے ہیں ابر ظلمت
خدایا اک نظر اس تفتہ دل پہ
غم اسلام میں جان لب بہ ہوں
ہمارے حال پر ہنستی ہے گو قوم
مسیحا کو نہیں خوف و خطر کچھ
ہوئے ہیں لوگ دشمن امر حق کے
حیات جاودان ملتی ہے اس سے
مرّم عیسیٰ سے مردے جی اُٹھے ہیں
ذرا آنکھیں تو کھولو سونیوالو!
زمین و آسمان ہیں اُسپہ شاہد
مرا ہر ذرہ ہو قربان احمدؐ
اُسی کے عشق میں نکلے مری جان
مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
سنو اے دشمنان دین احمدؐ
زبان کو اک نظر دیکھو خدارا
نہیں لگتے کبھی کیکر کو انگور
لگیں گو سینکڑوں تلوار کے زخم
شفا پا جاتے ہیں وہ رفتہ رفتہ
خزاں آتی نہیں زخم زبان پہ
ہمارے انبیا کو گالیاں دو
گریبانوں میں اپنے مونہہ تو ڈالو
ہماری صلح تم سے ہو گی کیونکر
محمدؐ کو بُرا کہتے ہو تم لوگ
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے

کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
انہیں سے گھر کا میرے وہ دیا ہے
تیرے بیمار کا دم گھٹ رہا ہے
مرا زخم جگر بھی ہنس رہا ہے
ہر اک دُنیا کا ہی شیدا ہوا ہے
تلاطم بحر ہستی میں بپا ہے
اُسی سے جنگ ہے جو نا خدا ہے
کہ یہ بھی تیرے در کا اک گدا ہے
کلیجہ میرا مُنہہ کو آ رہا ہے
ہمیں پر اُسپہ رونا آ رہا ہے
حمایت پر تلا اس کی خدا ہے
اسی کا نام کیا صدق و صفا ہے؟
کلام پاک ہی آب بقا ہے
جو اندھے تھے انہیں اب سوجھتا ہے
تمہارے سر پہ سُورج آ گیا ہے
جہان میں ہر طرف پھیلی وبا ہے
مرے دل کا یہی اک مدعا ہے
کہ یاد یار میں بھی اک مزا ہے
مرا معشوق محبوب خدا ہے
نتیجہ بد زبانی کا بُرا ہے
جو بوتا ہے اُسی کو کاٹتا ہے
نہ حنظل میں کبھی خرما لگا ہے
زبان کا ایک زخم اُن سے بُرا ہے
کہ آخر ہر مرض کی اک دوا ہے
یہ رہتا آخری دم تک ہرا ہے
پھر اس کے ساتھ دعویٰ صلح کا ہے
ذرا سوچو اگر کچھ بھی حیا ہے
تمہارے دل میں جو ہے یہ کچھ بھرا ہے
ہماری جان و دل جسپر فدا ہے
محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے

ہو اُس کے نام پہ قربان سب کچھ
اُسی سے میرا دل پاتا ہے تسکین
خدا کو اس سے مل کر ہمنے پایا
پس اس کی شان میں جو کچھ ہو کہتے
مزا دو بار پہلے چکھ چکے ہو
خدا کا قہر اب تم پر پڑیگا
چکھائے گی تمہیں غیرت خدا کی
ابھی طاعون نے چھوڑا نہیں ملک
شرارت اور بدی سے باز آؤ
بزرگوں کو ادب سے یاد کرنا

کہ وہ شاہنشہ ہر دو سرا ہے
وہی آرام میری رُوح کا ہے
وہی اک راہ دین کا رہنما ہے
ہمارے دل جگر کو چھیدتا ہے
مگر پھر بھی وہی طرز و ادا ہے
کہ ہونا تھا جو کچھ اب ہو چکا ہے
جو کچھ اس بدزبانی کا مزا ہے
نئی اور آنے والی اک وبا ہے
دلوں میں کچھ بھی گر خوف خدا ہے
یہی اکسیر ہے اور کیمیا ہے

سخن معقول از حامد سیالکوٹی

اگر حق را تو داری اعتبارے
تو قائل شو بمرگ ابن مریم
نہ رفتہ بر فلک نہ انساں کہ گوئی
یقین ست اینکہ او مرفوع بحق شد
فنا شد جسم او در خدمت یار
مقام رفعتش چرخ چہارم
مقامے ہست مردان خدا را
اگر فہمی تو شان انبیا را
نہ مخصوص ست رفعت با مسیحا
شدہ بر فلک ہشتم رفع موسیٰ
بہ یحییٰ بین کہ بنشستہ بہ عیسیٰ
یقین آری اگر بر موت یحییٰ
کہ جسم عنصری یا جسم روحی
بہ بین بگذشت زین نہ گنبد فلاک
مقام رفعتش عرش معلےٰ
رسید آنجا کہ نرسیدہ نبی ہیچ
بود عرش ہمیدش متکائے
بظاہر مرقدش خاک مدینہ
گواہ آمد برین آن دخت صدیق
ہمین ست اے فلان سخن معقول

بگویم با تو سخن استوارے
رہا کن جان خود از انتظارے
نہ باز آید بہ این ملک و دیارے
نہ از جسمے مگر بُد جانسپارے
پرید او روح او سوئے نگارے
بکشمیرش خدا کردہ مزارے
بہ نزدیک خدا عزت و قارے
بہ بینی رفع ہر والا تبارے
نبیان را ہمین باشد شعارے
ہمین شد رفعت او را مدارے
بہ چارم چرخ بر دو را قرارے
بگو بر مرگ عیسیٰ آرے آرے
نہ ہم صحبت شود نے دوستدارے
ابوالقاسم محمدؐ کامگارے
رسانیدش کجا پروردگارے
چہ عبدے عاشق آن کردگارے
شدہ یک راں براقے راسوارے
بباطن مرکزش شد عرش بارے
کہ بود او را انیس و غمگسارے
بگفتم گر تو ہستی ہوشیارے

پناہ درکار ہے مجھ کو خدا کی — نہ شیطان الرجیم بے حیا کی
بھروسہ ہے فقط نام خدا کا — بڑا جو مہربان ہے رحم والا

سورۂ فاتحہ

[illegible] ہے سب الحمد
بجا اس کو [illegible] وہ ذات یکتا
صفات [illegible] کہ رب العالمین ہے
صفت اک [illegible] بالاترین ہے
ہر اک مخلوق سے [illegible]
پھر اک رحمان پیارا نام اس کا
پھر اک [illegible] کام اس کا
ہمیشہ مہربان مخلصین کے
رحیم [illegible] نہیں ہو
[illegible] روز جزا کا
وہی مالک ہے رب روز جزا کا
[illegible] بادشاہ کا
کریگا فیصلہ [illegible]
تجھے [illegible] بندگی [illegible]
تجھی سے تسکین [illegible]
[illegible] رب اعلیٰ
مدد کر تو ہماری [illegible]
تو خود کر دے [illegible]
چلا ہم کو براہ راست رحمان
عطا کر تو ہمیں فضل فراوان
[illegible] جو مخلص ہیں [illegible]
عنایت جن پہ ہے تیری کریما
انہیں [illegible] منعم علیہم [illegible] ملانا
انہیں کی راہ پہ ہم کو چلانا
[illegible] غضب [illegible] مالک آیا
ترا جن پر [illegible]
ضلالت اور ہلاکت میں پھنسایا
[illegible] گمراہ [illegible]
سبھی [illegible] راہ صفا کو
[illegible]
[illegible] آنکھوں کی روشنی سے [illegible]
نہ ان کی راہ پہ ہمکو چلانا

خاکسار حامد سیالکوٹی

زلزلہ بخارا

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا وقائع نگار سینٹ پیٹرزبرگ ناقل ہے۔ کاراتاغ اور دیگر حصص بخارا سے یہاں زلزلہ حال کے بعض نہائیت ہی خوفناک تفصیلی حالات سننے مین آئے ہین چونکہ یہ بیانات اُن چند لوگون کے ہین جو زلزلہ کے بعد زندہ باقی رہ گئے اس وجہ سے نہائیت اعتبار کے قابل ہین اور ان کو سُن کر سخت اضطراب اور بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ کسی مہذب جماعت پر اس سے زیادہ خوفناک مُصیبت اور کیا پڑ سکتی ہے لوگ زندہ درگور ہو گئے۔ جل کر مر گئے ان کے ہاتھ پانؤن کٹ گئے اور اسی حالت مین ہلاک ہوئے یا بھوکون مر گئے یا اس بات کیلئے زندہ بچ گئے کہ انواع اور اقسام کی درد و تکلیف اور ایذا برداشت کرنے کے بعد ہلاک ہو جائین۔ ایسی دہشت انگیز وحشت خیز حالت اب تک کسی کے دیکھنے مین نہ آئی ہوگی۔ مصنف کتاب جہنم نے جو تخیلات اپنی کتاب مین درج کئے ہین وہ پیش نظر ہو گئے۔

کاراتاغ ملک بخارا مین وسط ایشیاء کا نہائیت آباد اور خوشحال شہر ہے یا کسی زمانہ مین تھا وہ ایک ریاست کا صدر مقام تھا جو روس کی خراجگذار تھی۔ آمو دریا کی شاخ جو دریائے سرخان کے نام سے مشہور ہے۔ اسی کے کنارے یہ شہر واقع تھا اور جس طرح اہل اسپین کی بہادری ظاہر ہونے کے قبل ٹولیڈو کی حالت تھی۔ اسی طرح یہ مقام بھی فولادی تلوارون کے لئے مشہور تھا۔ کاراتاغ کا بنا ہوا خنجر۔ چھُرا یا تلوار بادشاہون اور رئیسون کو تحفہ کے طور پر دیا جاتا تھا۔ ریشمی سوتی اور اُونی کپڑا بھی یہان کثرت سے تیار ہوتا تھا۔ ایک خاص قسم کا کپڑا الایچہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو صرف حسین عورتین اور بہادر سپاہی پہنتے تھے۔ یہ مقام سطح سمندر سے تین ہزار فیٹ کی بلندی پر ہے اس وجہ سے خاص صدر مقام ریاست یعنی حصار سے یہان کی آب و ہوا بہت اچھی ہے حصار کے امرا اور رؤسا گرمی کے زمانہ مین جا کر وہان قیام کرتے ہین ابھی تک مقام مذکور مین بخار کی شدت ہوا کرتی ہے اس حادثہ کے واقع ہونے کے قبل وہان بارہ سو مکانات پائے جاتے تھے سب تو کاراتاغ ایک بہت بڑا قبرستان ہو گیا ہے جہان چار ہزار کے قریب وہ آدمی مدفون پڑے ہین جو آج کے چند روز پیشتر زندہ تھے اور کاروبار کرتے تھے اور بیان کیا جاتا ہے کہ آس پاس کے دوسرے قصبات اور دیہات کے گیارہ ہزار آدمی تلف ہو گئے۔ (ت ح)

اسرار حسن و صحت

یہ ایک رسالہ جناب محمد عمر صاحب جذب لکھنوی نے تالیف فرمایا ہے جس مین حسن پیدا کرنے کے طریقے درج ہین۔ مولف صاحب نے اخیر مین تبلا دیا ہے کہ اس کا بہت کچھ حصہ ترجمہ ہے اور ترجمہ بھی ولائت کے نامور پروفیسر بوائیڈلین باٹ کی تصنیف کا مگر اس مین بہت سے امور زائد کئے گئے ہین۔ ترجمہ کرنے مین اگر کوئی خوبی ہے تو یہ ہے کہ پڑھنے والا صرف عبارت سے یہ معلوم نہ کر سکے۔ کہ یہ کسی کتاب کا ترجمہ ہے۔ ہم اپنے مہربان کو مبارکباد دیتے ہین۔ کہ وہ اس مین کامیاب ہوئے ہین سب سے زیادہ مُسرت مجھے جس بات سے اس کتاب کو پڑھ کر ہوئی وہ یہ ہے۔ کہ جہان کوئی حفظ صحت کا اصل آپ نے لکھا ہے۔ جو متفق علیہ ہے تو ساتھ ہی یہ بھی جتا دیا ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو برس پہلے یہی فرما چکے ہین۔ واقعی متمدن و مہذب قومون مین اشاعت اسلام کا ایک یہ طرز بھی ہے۔ ایسی باتون سے بعض طبائع بہت متاثر ہوتی ہین۔ کتاب کا حجم ۱۰۴ صفحہ کاغذ چکنا۔ چھپوائی اچھی۔ قیمت ۸ر۔ غالباً محمد نثار حسین صاحب مہتمم قومی پریس و پیام یار لکھنو سے ملسکتی ہے۔

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

آل انڈیا سودیشی کانفرنس مین لالہ لاجپت رائے کا یہ فقرہ غالباً بعض آریہ مہاشون کو جو محض مسلمانون کو متہم کرتے تھے۔ نادم کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

سب سے پہلے گذشتہ چھ ماہ کی مُصیبت کے متعلق مین یہ ماننے پر آمادہ نہین۔ کہ مسلمان ہی اس کے موجد تھے ہندو مخبر اور خفیہ پولیس والے بھی اس نام نہاد سیری کے یقیناً تائید کرنے اور اس کو امداد دینے والے تھے۔

ضرورت

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک ایسے مدرس عربی کی ضرورت ہے۔ جو کہ عربی دینیات اور فارسی مین اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ مڈل اور ہائی کلاسون کو تعلیم دے سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستین ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بعہ سندات کے آنی چاہئین۔ والسلام

ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

سرکار عالیہ گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ و مزید گذارش

خدا کرے۔ کہ یہ عادل رحم دل گورنمنٹ ہمیشہ ہمارے سر پر عدل اور رحم کا سایہ رکھے۔ دو تین فصلون کے تلف ہونے پر رحم دل گورنمنٹ نے خراب شدہ دیہات کی وصولی معاملہ مین التوا کر دیا اور اکثر کو اُمید معافی کی ہے۔ ورنہ بارانی کاشت مالکان کی سخت ابتر حالت تھی۔ معاملہ کہان سے ادا کرتے۔ اس واسطے سرکار کی دست گیری کا شکریہ ہے پانچ چھہ سال سے زمین و آسمان کا رنگ بدل گیا معلوم ہوتا ہے۔ دھوپ کم ہو گئی ہے اور سردی معمل سے زیادہ پڑنے لگ گئی ہے۔ کئی سال سے زراعت موٹھ اور تل جب ثمر پر آتی ہے۔ تو سردی سے پھل نہین لاتی۔ کماد مارے جاتے ہین۔ باغات کو خصوصاً انب کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ بعض ترکاریان تلف ہو جاتی ہین بعض اخبارات مین لکھا گیا ہے۔ کہ سورج مین بہت بڑا داغ پڑ گیا ہے جو بڑھتا جاتا ہے اور زمین رفتہ رفتہ سرد ہوتی جاویگی جسکا ثبوت پہاڑ کے متصلہ علاقہ مثلاً ضلع گورداسپور مین ظاہر ہوتا جاتا ہے۔ ہزارہا مویشی تلف ہو گئے اور اناج کی جگہ بھوکون کے پیٹ مین چلے گئے۔ طاعون سے مردم شماری بہت کم ہو گئی ہے۔ کاشتکاران کو فراہمی فصل کی اُجرت بہت دینی پڑتی ہے۔ بارانی کاشتکار بجائے منافع کے خسارہ مین رہتے ہین۔ عادل گورنمنٹ اندرونی کمزوریان رعایا پر باریک نظر سے غور کر کے دست شفقت سے اونکی دست گیری کرے۔

خیرخواہ کار و رعایا بندہ نیاز بیگ زمیندار ضلع گورداسپور

العزیز

یہ رسالہ قاضی غلام محی الدین صاحب اخگر کی ایڈیٹری مین بٹالہ سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ ۱۲ عمر حجم ۴۲ صفحہ۔ قاضی صاحب نے مختلف قسم کے مضامین مثلاً فضائل ماہ صیام۔ سوانح حضرت سرمد۔ تصوف کے خیالات حاکم و محکوم کے ......

بوسنہ اور ہرسک کی نسبت کچھ تاریخی حالات

(عربی اخبار سے بدر کے کالمون کیلئے ترجمہ کیا گیا)

دولت آسٹریا اور ہونگاریا (ہنگری) بوسنہ اور ہرسک مین برلن کے معاہدہ کے مطابق اس طور پر داخل ہوئی ہین کہ یہ دونون ملک باب عالی کی قلمرو مین رہین گے۔

لیکن اس مین شک نہین کہ بلاد عثمانیہ کا جو انجام دول خارجیہ کے عمل مین آکر ہوا ہے اس سے سخت اندیشہ ہے۔

ان ملکون مین سلطنت عثمانیہ کا وہ طرز عمل کہ جس سے یہ نوبت پہونچی ہے یا بلفظ دیگر وہ اسباب کہ جن سے یہ کچھ پیش آیا ہے وہ یہ ہین۔

بوسنہ اور ہرسک علاوہ ان قدرتی اور طبعی فضائل اور خوبیون کے کہ جن کے لحاظ سے مغربی دول کی نظرون مین اہمیت عظیم رکھتے تھے اور ہین۔ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے بہی بڑے وسیع ملک ہین۔ اور پچھلے زمانہ کے سلاطین عثمانیہ اگرچہ جغرافیہ سے ان کی اہمیت کو نہ جانتے تھے لیکن باوجود اس کے پھر ان کی اہمیت ان کے دلون مین جاگزین تھی اور ان کی نظر مین اسپر لگی ہوئی تھین کہ وہ اس کے مالک ہوجائین اور اپنے ان جنگون کا اس کو مرکز قرار دین جو کہ وسط یورپ کے ساتھ ہونیوالے تھے۔ اور پہلا سلطان جو یورپ مین داخل ہوا وہ سلطان مراد اول تھا اس نے جب ادرنہ کو فتح کیا تو بروسہ سے نقل کرکے ادرنہ کو پایۂ تخت قرار دیا اور پھر بوسنہ ہرسک کو فتح کیا اور اس وقت بوسنہ اور ہرسک دونون ہونگاریا کے بادشاہ کے زیر حکم تھے لیکن اس وقت یہ ملک پورا پورا فتح نہ ہوا تھا بلکہ سلطان محمد فاتح نے ۱۴۶۳ء مین پورا پورا فتح کیا اور ۱۸۲۵ء تک زیر جزیہ رہا اور بعد ازان ولایات عثمانیہ کے ساتھ ملحق ہوگیا۔

جب بوسنہ اور ہرسک دونون پورے پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کیطرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہان پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق منجملہ تنسیقات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ یہ تھا کہ جو ملک نیا فتح ہوتا تھا۔ اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسرون کو خدمات کے صلہ مین یا ان کے امتیاز کے لیئے دے دیا جاتا ہے جسکو فی زمانہ تیمار کہتے ہین۔

اور ایسی اراضی والون پر فقط یہ فرض ہوتا ہے کہ راستون کی حمایت اور نگرانی کرین یا وقت پر کچھ سپاہیون کی امداد کرین اور ابتدا ایسی اراضی والے لوگ بہت کم تھے اور علاوہ برین یہ عطیہ شخصی ہوا کرتا تھا۔ اور وراثت اس مین جاری نہ ہوا کرتی تھی لیکن بعد ازان رفتہ رفتہ اس کی بہت ہی کثرت ہوگئی اور کثرت کے علاوہ اس مین وراثت شروع ہوگئی یہان تک بوسنہ اور ہرسک مین غیر متناہی تیمار اور جاگیرین ہوگئین اور اس کے علاوہ ان جاگیر دارون کو اپنی رعیت اور مزارعون پر اس قدر وسیع اختیارات حاصل تھے کہ مزارعون کے مال و جان وغیرہ سب پر وہ حکمران ہوگئے غرضیکہ تیمار والون کا حال ہرسک اور بوسنہ مین بعینہ ویسا ہی تھا جیسا کہ فرانس مین شورش عامہ سے پہلے اشرافون کے لیے تھا یا آیرلینڈ مین لارڈون کا تھا۔ یا کوہ لبنان مین مشائخ و امراء کے لئے گذشتہ زمانہ مین حاصل تھا اور اس انتظام سے ابتدائی زمانہ مین دولت عثمانیہ کو جنگون مین بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا تھا۔ کیونکہ اس انتظام سے جنگون کے وقت پر عظیم الشان باقاعدہ مسلح جرار لشکر سوائے کسی تکلیف اور مزید خرچ اور محنت کے مہیا ہو جاتا تھا اور تیمار کی طرح لشکریون سے بڑے بڑے کام کرا دیتی تھی اور تیمار دار والے اپنے ملک سے دشمن کو اس طرح نہ روکا کرتے تھے جیسا کہ ایک فوجی افسر روکا کرتا ہے۔ بلکہ ایسا روکتے تھے جیسے کہ مالک لوگ اپنے ملک سے یا عیالدار شخص اپنے عیال سے روکا کرتا ہے۔ و غیر ذالک۔ لیکن اخیر مین جاکر یہ انتظام بڑے عظیم الشان نقصان کا موجب ٹھہرا۔ اور اس کا باعث یہ ہوا۔ کہ جاگیردار لوگ رعیت پر قابو یافتہ ہونے کے باعث بہت ہی ظلم و تعدی کرنے لگے جس سے رعایا مین سخت نفرت اور نفاق پیدا ہوگیا اور اس سے اراضی کی آبادی مین بہی فرق آگیا۔ اور باشون سے رعیت کی متواتر سرکشی اور بغاوت نے سلطنت عالیہ کی مقامی طاقت اور حشمت مین بہت کچھ ضعف اور خلل ڈالدیا اور تیمارون کے انتظام کے ساتھ ساتھ سلطنت کا یہ بھی طریق تھا۔ کہ ہر ایک ملک کی حکومت کسی پاشہ کو کسی معین مقدار مال بالاقساط ادا کرنے پر دی جاتی تھی اور وہ خودمختار حاکم وہان کے قرار پاتے تھے اور وہ اپنے ذاتی فائدہ کے لئے رعیت پر بے حد گرانباری ڈالدیتے تھے اور چونکہ بہت سا لشکر بھی ان کو باقاعدہ رکھنا پڑتا تھا اور مال بھی بے شمار ان کے پاس جمع ہوجاتا تھا اور سرکشی کے بواعث ہوا کرتے ہین۔ لہذا اکثر اوقات وہ بغاوت اور سرکشی کرتے رہتے تھے۔ تو اس انتظام سے جیسا رعیت کو نقصان پہونچتا تھا۔ دولت عالیہ کو بہی سخت صدمہ لاحق ہوتا تھا۔ تو جب ایک کچھ سرکشی کرکے اپنے ارادون مین کامیاب ہوجاتا تھا یا کم از کم دولت عالیہ سرکشوں کے روکنے کے خیال سے کچھ نرمی کا برتاؤ کرتی۔ یا کسی کو باوجود سرکش ہونے کے پھر بہی اس منصب پر اس کو قائم رکھتی تو اس سے دوسرون کو بہی اس طریق کو عمل مین لانیکا شوق پیدا ہوتا اور نیا ایک دوسرا فساد برپا ہوجاتا تھا پس یہ اسباب تھے جن سے بوسنہ اور ہرسک کی حالت بہت ہی خراب ہوگئی تھی اور باب عالی پر اسکی اصلاح بالکل مشکل نہ تھی۔ تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ پوری پوری اصلاح ہوجاتی لیکن اعداء اور رقیبون نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر مداخلت شروع کرکے اصلاح کی کوئی سبیل باقی نہ رہنے دی۔ روس جب کہ بلقان مین اپنی دست اندازی کرنی چاہتا تھا تو اس نے بوسنہ اور ہرسک کی زمین کو اپنے بیج کے لیے بہت مناسب اور تیار پایا اور پوشیدہ پوشیدہ تخم ریزی کرنے لگا جو کہ بہت جلد اُگا اور نشو و نما پاگیا۔ جسکا پہل وہ عام بغاوت اور شورش ہوئی جس کو نہ کوئی اصلاح درست کرسکتی تھی اور نہ کوئی رئیس اور نہ کوئی اسلحہ۔

فریاد معلم

معلمون کی قلیل تنخواہ اور اخراجات کی کثرت کا فوٹو ان اشعار مین خوب کھینچا گیا ہے۔

باپ کہتا ہے کہ بیٹا مین ہون بہو کا رات کا
پیٹ کا ساماں کرون یا پاس تیری بات کا
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے

چاہیئے گھر مین بچھونے پائجامے کرتیان
دال آٹا گھی مصالح برتن ایندھن روٹیان
ایک والدا ایک ماں جن پر ضعیفی کے نشان
ایک بیوی ایک مین دو چار لڑکے لڑکیان
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے

دیکھ لے بیٹا تو اپنے باپ کا حال زبون
اس پہ امید ترقی بہی قریبا ہے جنون
تذکرہ پنشن کا چھڑجائے تو بیٹھون سرنگون
پرسش تنخواہ پر بس وائے قسمت کیا کہون
مول میرا دس روپے اوقات میری دس روپے

عجیب وغریب سیاح

یکم جنوری کو ایک شخص لندن سے دنیا کی پیادہ پا سیاحت کو روانہ ہوا ہے اس کے بشرہ پر آہنی چہرہ ہے اور وہ بچون کی چھوٹی گاڑی ہاتھ سے دھکیلتا ہوا لے جائیگا۔ اسے اس سفر کے اختتام پر تین لاکھ روپیہ انعام ملے گا۔ جو امریکہ کا ایک ورتی دیگا۔ شرائط یہ ہین۔ کہ وہ اپنی اصلیت کسی آدمی کو نہین بتائیگا برطانیہ اور آئرلینڈ کے تمام اضلاع سے گذریگا اور دنیا کے بیس ممالک سے بھی گذرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جس شہر سے گذریگا وہان سے وہ ڈاک کا ٹکٹ خریدیگا۔ اثنائے مسافت مین اپنی بیوی تلاش کرے گا۔ جن شہرون سے گذریگا اور جتنے میل پیدل چلیگا۔ اس کی کیفیت کسی شہر کے حاکم یا دیگر ذمہ وار آدمی سے دستخط کرا کے روانہ کرتا رہے گا۔ اس آدمی نے بیان کیا۔ میرے پاس اس وقت پھوٹی کوڑی بھی نہین ہے اثنائے مسافت مین رسالے اور تصاویر فروخت کرتا ہونگا شروع مین مجھے رسالون اور تصویرون پر ایک پونڈ خرچ کرنے کی اجازت دیگئی ہے اسی پر میرا گذارہ رہیگا۔ چہرہ ہمیشہ لوہے کا چہرہ چڑھا رہیگا۔ اور "آئرن ماسک" کے نام سے مشہور ہوگا۔

ایڈیٹرون کو نصیحت

ہز ایکسیلنسی گورنر بمبئی نے ایڈیٹرون کے روبرو تقریر فرماتے ہوئے یہ بھی ارشاد کیا کہ مین تم سے استدعا کی جسارت کرتا ہون کہ کسی واقعہ کی خبر درج اخبار کرنے سے قبل اس کے حالات کو بخوبی تحقیقات کر لیا کرو۔ سچ ہمیشہ خوشگوار و قابل ہضم تو نہین ہوا کرتا مگر پائیدار ضرور ہوتا ہے اور اپنے ناظرین سے تم جس قدر سچ کہوگے اُتنا ہی انکو فائدہ پہونچیگا۔ برخلاف ازین اندیشہ ہے۔ کہ کسی خلاف واقعہ امر سے اس کے قبول کرنیوالون کو دیرپا نقصان پہونچے اور اس کے پھیلانیوالے بھی ذلیل ہون۔ پس جب تم کو واقعات کی صداقت کا ہر طرح اطمینان ہوجائے۔ اس اور صرف اسی حالت مین تم خوب نکتہ چینی کرو۔ تمام گورنمنٹون سے غلطیان سرزد ہوتی ہین اور نیک نیتی سے جو نکتہ چینی کی جائے۔ اس سے افراد کی طرح گورنمنٹون کو بھی فائدہ پہونچتا ہے ایک ہوشیار و صحیح الرائے پریس اعلیٰ طریق حکمرانی کے حاصل کرنے مین بہت کچھ مددگار ہوسکتا ہے مجھے اعتماد ہے کہ تم میری ان باتونکو کسی ناصح کے بیان پر محمول نہ کروگے بلکہ محض دوستانہ اظہار رائے سمجھوگے۔

امریکہ مین چاندی کے سکون پر یہ عبارت کندہ ہوئی تھی In God we trust (ہم خدا پر توکل کرتے ہین) پریسیڈنٹ نے نئے سکون سے نکال ڈالی۔ کہ یہ بالکل مہمل اور بے معنی ہے۔ سکون کو مذہبی خیالات سے کیا تعلق (الحاد کا زور۔ خدا ناوجود کی ضرورت) اگر خدا سے مراد یسوع ہے تو خوب ہوا۔ کہ خدا کے ایسے غلط تصور سے دہریت اچھی ہے۔ کسر صلیب کے اسباب خود بخود پیدا ہورہے ہین۔ امریکہ مین میلاد مسیح کے موقع پر تمام مدارس مین ایک گیت گایا جاتا ہے۔ یہودیون نے کوشش کی ہے کہ یہ گیت منسوخ ہو۔ کیونکہ جو ان کے ہمخیال نہین وہ کیون خواہ مخواہ اس کے سننے پر مجبور کئے جاوین۔ سررشتہ تعلیم کے افسرون نے تو اس کو پسند کیا مگر پادریون مین جوش پھیل گیا۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ تجویز منظور کرلی کہ کمشنران قسمت کے اختیارات مین توسیع کی جائے اور اس امر کی اجازت دی جائے کہ تنخواہ اور سروس کی مدت کی نوعیت کے متعلق چند باتونکو چھوڑکر وہ عارضی عملہ کے نوکر رکھے جانے کی منظوری دے سکین۔ نائب تحصیلدارون کو کسی کار خاص پر تین ماہ کے لئے لگا سکین۔

پرکاش لکھتا ہے یہ خبر اطمینان سے پڑھی جاویگی کہ ملک پلیگ کی مصیبت سے بچتا نظر آتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جو اپنے مامور کو خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ آگے سے بڑھکر وبار آنیوالی ہے گو اس سال نہ ہو۔

میمن سنگھ کے مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ ہر ایک گاؤن کے نمبردار کا فرض ہوگا اگر اس کے گاؤن مین کسی قسم کی اشیاء کی خرید و فروخت کے متعلق کوئی جھگڑا ہو یا پولٹیکل جلسہ ہو تو اسکی اطلاع تھانہ مین دے۔

ولایت کے ساتھ بھی وی پی سسٹم اجرا ہونیکی تجویز ہو یہان کے انگریز تجار اس کے خلاف ہین کیونکہ پھر براہ راست لوگ چیزین منگوالیا کرین گے۔

تجویز ہے کہ ایڈیٹر بھی مجسٹریٹ کے سامنے فارم پر کیا کرین اور ساتھ ہی ایک معقول ضمانت دین تاکہ نام نہاد ڈیٹر عدالت مین پیش نہ ہوا کرین اور حقیقی ایڈیٹر چھپے نہ رہین یہ بھی تجویز ہے کہ پولیس کو مزید اختیار دئے جاوین تاکہ وہ ان مطابع کو جو مغویانہ مضامین شائع کرین۔ قرق اور ضبط کرلین

پنجاب اور کشمیر کے درمیان تجارت روبہ تنزل ہوتی جاتی ہے۔ ایک کروڑ ۶ الاکھ سے ۹۰ لاکھ رہ گئی۔ میوہ جات کشمیر سے پہلے ۸۰ لاکھ کے آتے مگر اب سوا لاکھ کے۔ گھی بجائے اٹھارہ کے ۹ ½ لاکھ کا آیا ہے۔ ادہر پنجاب سے بھی سوتی پارچہ بجائے سوا ستائیس لاکھ کے ساڑھے بیس لاکھ کا تھا۔

بمبئی مین بڑی بڑی سڑکون پر مٹی کا تیل گرد دبانے کے لئے چھڑکنے کا تجربہ کیا گیا جو مفید ثابت ہوا۔

ضلع لائلپور کے ایک صاحب نے اپنے گاؤن مین ہر نماز پڑھنے والے کو ۸ روپیہ ماہوار دینے کا اعلان کیا۔ دیکھ ایسے نمازیون کے لئے جو ایک پیسہ کے لئے پانچ نمازین پڑھین۔ یہ مسلمانون کا حال ہے۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال نے بذریعہ ایک جدید حکم کے ہدایت فرمائی۔ کہ محکمہ جات پولیس جنگلات ڈاکخانہ جیل کے خاص خاص افسر بنگال گورنمنٹ کے محکومہ و محروسہ علاقون مین ملازم و مقیم ہونے کی حالت مین قانون اسلحہ کی ان بندشون کے عملدرآمد سے جو دفعات ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶ مین مذکور ہین۔ مستثنیٰ و آزاد سمجھے جائیں۔

توقع کی جاتی ہے۔ کہ یکم ستمبر ۸ء تک مدینہ منورہ تک لین ریلوے بالکل مکمل ہوجائیگی۔

گورنمنٹ ڈانس ۸۲ سالہ سید محسن زکریا کو بوجہ پولٹیکل سازش گرفتار کرلیا۔

دمشق سے محمل اور خزانہ حرمین معارف حمیدیہ حجاز ریلوے پر روانہ ہوا۔

امن کے متعلق

ضلع لاہور کے موضع گنگا پر تعزیری پولیس قائم ہے بوجہ بدعنوانی باشندگان میعاد مین اور اضافہ ہوا

ٹرنسوال مین برٹش انڈیا کے دو باشندے جیلخانہ مین ہین۔ ۱۲۰ کو حکم ملک بدر ہونے کا ملا ہے اور ۷۰ کو تاکید ہے کہ عدالت مین پیش ہون۔

۳ چینی جیلخانے مین اور ۲۷ چینیون کو ملک بدر ہونیکا حکم ہے۔ ہانسبرگ کے جو لوگ گرفتار ہین انکی جائداد کی مالیت ۲۴ لاکھ روپیہ کم ازکم ہے۔

ان مین ایسے تاجر بھی ہین۔ کہ جنگ مین نقصان اوٹھا کر مدد کی۔

شنگھائی سے متصل تین دخانی کشتیان ڈاکوون نے لوٹین ۱۳ چینی مجروح۔ آمد و رفت خطرناک۔

ساحل کاسربلانکہ کے متصل تین اقوام نے فرینچ فوج پر حملہ کیا لیکن پسپا کی گئین۔ ۲ گھنٹہ لڑے ۲ فرینچ زخمی ہو گئے

لزبن مین انقلاب پسندون نے فوجون کے بگاڑنے مین ناکامی اٹھائی۔ بہت ناجائز اسلحہ ضبط کیا گیا۔

جمعہ کی شب کو زکا خیل لوٹیرون نے درۂ خیبر کے شیشن گڑہی پر چھاپہ مارا۔ چوکیدار ہلاک۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹیشن وحن بید پر حال مین ایک سخت ڈاکہ پڑا۔ خزانہ گہر مین دو صندوق تھے ایک دیسی ساخت کا جسمین ۲۰ ہزار روپیہ تہا اور دوسرا ولائت کی ساخت کا اسمین ۲۲ ہزار روپیہ تہا۔ پہرہ دار قضائے حاجت کو گیا۔ پیچھے شمالی ہند کے آٹھ قوی ہیکل آدمی اندر گھسے۔ صندوق توڑ ڈالا اور نقدی لے کر رفو چکر ہوئے۔ اتنے مین پہرہ دار بھی پہنچ گیا تہا۔ مگر انہون نے اس کی مشکین کس دین۔

مدراس ایک بڑا مشہور چور ہے۔ رائے بریلی کے ایک دکان مین تہا۔ پولیس کو خبر ہوئی۔ اوہر اسے بھی اطلاع پہونچگئی۔ مکان کو آگ لگادی اور مع اپنے بھائی کے جلکر راکھ ہو گیا۔

لکھنو مین یکم سے ۱۵ ر فروری تک انگریزی کی باہم گھوڑ دوڑ بازی کا کھیل ہونیوالا ہے۔

مسلمانان روس کی جملہ تعداد پورے تیس ملین ہے ۲۹ ملین سنی مین اور ایک ملین شیعہ (ملین دس لاکھ کا ہوتا ہے)

یورپ کے روسی اور کاکسی صوبجات مین چار شیخ الاسلام مین۔ تین سنیون کے لیئے اور ایک اہل تشیع کیواسطے۔ ہر محکمہ شیخ الاسلام مین تین قاضی اور کچھ مذہبی عہدے دار ہوتے ہین ان کے متعلق مذہبی معاملات کی دیکھ بہال ہوتی جیسے نکاح۔ طلاق تقسیم میراث ورثہ کا قائم کرنا۔

چند معلومات

گائے ایک من دس سیر چارہ کہا جاتی ہے۔

۲۰۰۰۰ ریشمی کیڑے ایک پونڈ ریشم بناتے ہین۔

چھاتی کا اوسط ناپ مردون مین ۳۴ انچ ہے۔

جوان آدمی کے دل کے حرکون کی تعداد ۶۵ سے ۷۵ تک ہے۔

پھیپھڑے مین ۶ کروڑ خانے پائے جاتے ہین۔

کراچی سے فاصلہ ۷۰ میل پر قلمرو ریاست لس بیلہ مین ایک قیمتی کان ابرق کی دریافت ہوئی۔

لاہور مین ایک عجیب آدمی آیا ۳۵ برس عمر ۱۳ سیر وزن ۳۲ انچ قد۔ سکنہ اٹاری

مہاراجہ کپور تہلہ نے ایک فرنگی سپین کی لیڈی سے شادی کی۔ ویسی رسم سے پانی گرہن کیا۔

چینی سفیر نے کلکتہ فارن آفس مین آکر تاوان تبت کی تیسری و آخری قسط دے دی۔

پونا مین سخت آتشزدگی سے ایک مرد ایک عورت اور ۲ سالہ بچہ بھی جل گئے۔

مولوی لیاقت حسین کو زیر دفعہ ۱۲۴ ۳ سال قید سخت اور زیر دفعہ ۱۵۳ ۱۰ ماہ سخت۔ یہ سزائین ایک ہی وقت سے شمار ہونگی۔

ڈاکٹر عبد الغفور کو اپنی جرمون مین ایک سال اور چھ ماہ کی قید سخت کا حکم سنایا گیا۔ (اپیل دائر ہوگی)

گیا مین گئو رکھشا کے متعلق آریون نے ایک خاص جلسہ کیا اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ موضع بیلا مین ایک فساد ہو گیا

پچھلے دنون مین جو ضلع اٹک کے شہر کیمل پور کے صدر بازار مین آتشزدگی ہوئی۔ اس کے متعلق ایک نامہ نگار عام کی شکائت ہے۔ کہ آٹے کی بوریان۔ گھی کے ٹین۔ کپڑون کی بوریان اور جیب گھڑیان اور دیگر قیمتی سامان پیٹ بہر کر لوٹا گیا۔

کانٹھ گڑہ (مراد آباد) رام گنگا کے پل ریلوے پر محصول گذر یکم فروری سے معاف ہے۔

پورٹ سعید کے ساحل پر سخت طوفان باد آیا بہت نقصان ہوا۔ تا ہم شکستہ نہر سویز کی راہ بند ہو گئی۔

بعض چوہون کے پیٹون کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ دس دس بارہ بارہ خراب کپاس اور ناشگفتہ پہل برآمد ہوئے۔

باندہ سرحد کوہاٹ سے چند لوٹیرے تین آدمیون کو پکڑ کر لے گئے۔ ان مین ایک نوجوان لڑکا ایک معزز ٹھیکیدار کا بھائی ہو گرفتار ہوئے دو ماہ گذر چکے اب معلوم ہوا کہ وہ زندہ ہین اور اس کے عوض مین اڑہائی ہزار کا مطالبہ کیا جا رہا ہے (دہلی۔ قابل انسداد)

آریہ سماج کا مندر بنیں پچیس ہزار کی لاگت کا تہا جو شملہ مین جل گیا۔

گورنمنٹ ہوس لکھنو مین قحط زدگان کی امداد کے لیئے ایک لاکھ ۴ ہزار

جمع کیا گیا۔

میونسپلٹی لاہور ۱۴ لاکھ ۵۶ ہزار کی مقروض ہے۔

کلکتہ مین ایک جونپوری دس ہزار روپیہ لیکر بھاگ گیا۔

نواب مرزا کیان بخش پسر شاہ اودہ مرحوم پر کلکتہ مین ایک عورت کے چرانے کا مقدمہ دائر ہے۔

باب عالی نے حکم دیا ہے کہ ایک لاکھ پونڈ کے گیہون خرید کر کاشتکارون مین تقسیم کئے جائین۔ ستر ہزار پونڈ خرچ ہو چکے ہین۔

چونکہ حجاز مین ہیضہ ہے اسلئے جو اشیاء حجاج لائینگے وہ اگر ڈس انفکٹ نہ ہو سکے گی تو تلف کردی جائینگی۔

بحر شمالی انگلستان کے گرد نواح مین چھ لاکھ مربع میل کے رقبہ مین اس قدر کہر پڑ رہا ہے۔ کہ اس سے پہلے آج تک کبھی نہ پڑا تہا۔ اس وجہ سے بعض جہازات اور ریل گاڑیان آپس مین ٹکرا گئین۔ آمد و رفت بند ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۸ ر جنوری مین ۳۱۵۰ طاعونی اموات ہوئین

پنجاب یونیورسٹی نے لاہور کے کالجون مین ۷۲ ہزار تقسیم کیا۔ اسلامیہ کالج لاہور کو آٹھ ہزار ملا ہے۔

امیر کابل ۹ ر جنوری کو جلال آباد پہونچے۔

جنوری کے اول گیارہ روز مین کل آمدنی ریلوے ہند کی ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ۶۲ ہزار اوسط فی میل ۷۲ ۶ روپیہ۔

گورنمنٹ بنگالہ نے ۳۰ روپے تک تنخواہ ماہوار پانیوالے ملازمون کیلئے تین ماہ تک قحط الاونس منظور کیا

ماہ فروری مین ملک معظم اور ملکہ معظمہ ڈنمارک اور ناروے کی سیاحت فرمائینگے۔

تہوڑے عرصہ مین اوڈیسہ مین آسٹریا مین ترکی اور یونانی ریلو کا اتصال ہو جائیگا اس سے ہندوستان۔ مصر اور وسط یورپ کا سفر بہت سہل ہو جائے گا۔

سائبیریا کی ریلوے لائن دوہری بنائی جانے کی تجویز ہے ۱۵۷۳۲۰۰۰ پونڈ منظور ہوئے ہین۔ سال ۱۹۱۱ء تک تیار ہوگا۔

پنجاب کے ڈسٹرکٹ بورڈ کی رپورٹ مین ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض لوگون کو طریقہ انتخاب سے دلچسپی نہین حالانکہ یہ عدم دلچسپی اس وجہ سے ہے کہ لوگ تعلیم یافتہ نہین۔ اپنی حقوق اور لوکل سیلف گورنمنٹ کے فوائد کو نہین سمجھتے۔

ایرانی شاہزادہ فرمان مرزا کردون کے مقابلہ سے تنگ آکر مقام سجبولاق سے ہٹ آئے اور ترک اسپر قابض ہو گئے مگر ترک اسے مداخلت بیجا نہین سمجھتے وہ اس مقام کو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

الٰہ دین صاحب حجام ۔ بدو لی ضلع سیالکوٹ
کریم بخش صاحب 〃 〃 〃
عبداللہ صاحب 〃 〃 〃
امام الدین صاحب 〃 〃 〃
رحیم بخش صاحب تلوارہ 〃 〃 〃
محمد حسین صاحب 〃 〃 〃
میاں الٰہ دین صاحب 〃 〃 〃
امام الدین صاحب 〃 〃 〃
فیض بخش صاحب کٹھالیاں 〃 〃 〃
احمد یار صاحب 〃 〃 〃
مولا داد صاحب 〃 〃 〃
حکم دین صاحب 〃 〃 〃
حیدر صاحب 〃 〃 〃
امام الدین صاحب 〃 〃 〃
جلال صاحب 〃 〃 〃
شیخ مولا بخش صاحب سیٹ ایجنٹ چھاونی سیالکوٹ
محمد علی صاحب کٹھالیاں ضلع سیالکوٹ
غلام قادر صاحب 〃 〃 〃
عمر الدین صاحب 〃 〃 〃
رحیم بخش صاحب 〃 〃 〃
شہاب صاحب 〃 〃 〃
نظام الدین صاحب 〃 〃 〃
محمد طفیل صاحب 〃 〃 〃
محمد خان صاحب سکنہ چک نمبر ۹۹
میاں خان صاحب 〃 〃 〃
محمد حسین صاحب ڈوالہ سندھواں سیالکوٹ
میاں اللہ دتہ صاحب وانہ زیدکا 〃 〃
میاں محمد یار صاحب کٹھالیاں 〃 〃
محمد علی صاحب ولد غلام احمد صاحب سکنہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور
امیر علی صاحب ولد محمد بخش صاحب سکنہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور
سید محمد شاہ ولد عالم شاہ سکنہ معین الدین پورہ ضلع گوجرات حال وارد راولپنڈی

رشید احمد ولد غلام حسین صاحب پٹواری سکنہ کافی جعفرآباد تحصیل عیتہ ضلع سیالکوٹ،
محمد دین ولد خدا بخش صاحب سکنہ دولووالی ضلع سیالکوٹ۔
روشن دین صاحب ولد عمر الدین صاحب سکنہ دولووالی ۔ ضلع سیالکوٹ
شاہ ولی خان صاحب مدرس مدرسہ داتہ ۔ ہزارہ
سید احمد صاحب دوکاندار 〃 〃 〃
میاں عبد الغنی خان صاحب ۔ سرہند ۔ بسی
نور شاہ ولد شمس الدین صاحب مقصود پور ریاست کپورتھلہ
عظمت اللہ ولد عنایت چھاچھی ضلع کیمبل پور
امیر الدین صاحب ۔ آس نور ۔ کشمیر
گلزار محمد ولد عطا محمد صاحب چنیوٹ
بشیر احمد صاحب ۔ نابھہ ریاست
منصب علی صاحب ولد فوجدار خان صاحب مالیر کوٹلہ
میاں غلام حسین صاحب پشاور
شکر اللہ خان صاحب 〃 〃
احمد دین صاحب 〃 〃
سید احمد صاحب جرام پور ۔ رکنگ
واحد علی صاحب 〃 〃
مستری امام الدین صاحب جہلم
میاں بہادر علی صاحب موضع نتھا ضلع راولپنڈی ۔
میاں اکبر حسین صاحب سورجگڑھ مونگھیر
اہلیہ محمد مبارک علی صاحب لاہور
چوہدری نتھو خان صاحب نمبردار چک ۹۹ شاہ پور
حسن محمد صاحب 〃 〃 〃
میاں اللہ رکھا صاحب 〃 〃 〃
غلام علی صاحب 〃 〃 〃
محمد حسین صاحب ۔ یادگیر حیدرآباد دکن
اہلیہ میاں عبد اللہ صاحب موضع متر ضلع سیالکوٹ
میاں غلام حسین صاحب کلریاں والہ
میاں الٰہ بخش صاحب موضع پوسی گڑھ شنکر

رسید زر

۶ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۹۸ ۔ حسین علی صاحب ــے ر
نمبر ۱۰۳ ۔ سید ستار شاہ صاحب ــے ر

۷ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۱۸۹۸ ۔ فقیر محمد صاحب ع ر

۸ و ۹ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۱۹۰۰ ۔ میرزا سراج الدین صاحب للعہ ر
نمبر ۔ محمد بخش صاحب گرداور قانگوی للعہ ر
نمبر ۱۵۸۰ ۔ عبد المجید صاحب للعہ ر
نمبر ۱۶۸۶ ۔ نصر اللہ خان صاحب ــے ر
نمبر ۲۸۸ ۔ ماسٹر شیر محمد صاحب ــے ر

۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۔ نور احمد ۔ سلطان احمد از جونہ ــے ر

۱۱ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۹۴۷ ۔ بابو وزیر خان صاحب ــے ر

۱۳ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۔ عبد اللہ صاحب للعہ ر
نمبر ۱۹۱۶ ۔ فضل دین صاحب عا ر
نمبر ۱۴۴۰ ۔ چوہدری محمد جان صاحب للعہ ر
نمبر ۹۰ ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ــے
نمبر ۵۴۴ ۔ بابو محمد ابراہیم صاحب عا ر
نمبر ۳۴۵ ۔ محمد سعید صاحب للعہ ر
نمبر ۱۴۰۴ ۔ عمر الدین صاحب للعہ ر
نمبر ۱۱۱ ۔ بابو عطاء الٰہی صاحب صہ ر
نمبر ۱۷۶ ۔ محمد جان صاحب للعہ ر
نمبر ۹۲۴ ۔ محمد حسین صاحب للعہ ر
نمبر ۲۲۷ ۔ منشی رستم علی صاحب صہ ر
نمبر ۱۹۱۷ ۔ ڈاکٹر چراغ دین صاحب عا ر
نمبر ۱۲۵۰ ۔ میاں محمد دین صاحب عا ر
نمبر ۶۵ ۔ میاں الٰہی بخش صاحب عا ر
نمبر ۲۱۲ ۔ جلال الدین صاحب زرگر عا ر
نمبر ۔ عبد الحکیم صاحب اکونٹنٹ پورینہ پچہ ر
نمبر ۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب ۴ ر

۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۲۲ ۔ شیخ محمد مبارک صاحب للعہ ر
نمبر ۱۲۹۱ ۔ چوہدری فیروز خان صاحب للعہ ر
نمبر ۸۸ ۔ حکیم سید محمد صاحب عا ر

۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء

نمبر ۵۲ ۔ بابو جمال الدین صاحب صہ ر
نمبر ۱۰۲ ۔ میاں غلام محمد صاحب صہ ر
نمبر ۹۹ ۔ منشی رحیم بخش صاحب عا ر
نمبر ۷۰ ۔ منشی حمز اللہ خان صاحب عا ر
نمبر ۱۱۰۷ ۔ میاں نعمت خان صاحب عا ر
نمبر ۱۲۹ ۔ بابو روشن الدین صاحب للعہ ر
نمبر ۱۲۷ ۔ محمد حسین صاحب صہ ر
نمبر ۹۶ ۔ محمد ابراہیم صاحب ــے ر
نمبر ۱۴۰ ۔ منشی کرم علی صاحب للعہ ر
نمبر ۱۵۳ ۔ میر احمد شاہ صاحب صہ ر
نمبر ۱۶۱ ۔ عنایت اللہ صاحب عا ر
نمبر ۱۵۶ ۔ بابو وزیر محمد صاحب عا ر
نمبر ۱۷ ۔ میاں محمد بخش صاحب صہ ر
نمبر ۱۴۸ ۔ مستری شہاب الدین صاحب للعہ ر
نمبر ۹۴ ۔ سلطان جہان خان صاحب عا ر
نمبر ۲۲ ۔ چوہدری محمود خان صاحب للعہ ر
نمبر ۳۷۵ ۔ محمد سلطان صاحب عا ر
نمبر ۔ مرزا عبد الرحمان صاحب للعہ ر
نمبر ۱۰ ۔ مستری محمد دین صاحب للعہ ر
نمبر ۱۷۳ ۔ منشی غلام حیدر صاحب صہ ر
نمبر ۱۳۱ ۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب للعہ ر
نمبر ۱۲۱ ۔ خواجہ جمال الدین صاحب صہ ر
نمبر ۲۱۳ ۔ محمد قاسم علی صاحب للعہ ر
نمبر ۱۸۱ ۔ منشی عبد الرحمٰن صاحب عا ر
نمبر ۔ محمد منظور الٰہی صاحب للعہ ر
نمبر ۱۹ ۔ شیخ محمد حسین صاحب صہ ر
نمبر ۲۹۸ ۔ مرزا رحم علی صاحب للعہ ر
نمبر ۱۰۷ ۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب صہ ر
نمبر ۲۸۶ ۔ میر جمال الدین صاحب للعہ ر
نمبر ۴۲۱ ۔ منصب علی صاحب عا ر
نمبر ۷۳۶ ۔ مرزا حسین خان صاحب للعہ ر
نمبر ۴۵ ۔ عزیز بخش صاحب صہ ر
نمبر ۵۳ ۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب عا ر

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر

ریویو

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گذشتہ سے پیوستہ

ساتھ ہی اصول کی کتابوں میں اس بات کی بھی صراحت کر دگئی ہے۔ کہ خلاف الواحد مانع یعنے اگر ایک مجتہد بھی اہل اتفاق کا مخالف ہو تو اجماع متحقق نہ ہوگا۔

مولانا شکر اللہ صاحب ہدایت الشفیق کے صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں۔

"یہ امر اصول کی کتابوں میں مبرہن ہے کہ صحابہ کا اجماع منسوخ نہیں ہوتا کسی اجماع سے مسلم الثبوت میں ہے (اقول دانت تعلم ان اجماع الصحابۃ لا یحتمل النسخ ب اجماع آخر)۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ اجماع صحابہ کا منکر کافر ہوتا ہے اور اجماع تابعین و تبع تابعین کا منکر گمراہ توضیح میں ہے۔ ثم الاجماع علی مراتب اجماع الصحابۃ ثم اجماع من بعدہم فیما لم یروفیہ خلاف الصحابۃ۔

اسی قول کے بحث میں صاحب تلویح نے لکھا۔

فالاولی بمنزلۃ الایۃ والخبر المتواتر یکفر جاحدہ والثانیۃ بمنزلۃ الخبر المشہور یضل جاحدہ

ایہا الناظرین! اجماع کے بارہ میں حنفی بھائیوں کی تحقیق تو آپ سن چکے۔ اب اہل حدیث صاحبان کے ایڈووکیٹ رئیس المکفرین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی تدقیق جو اس بارہ میں ہے وہ بھی سن لیجئے۔ مولوی صاحب موصوف ریویو براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۳۰ میں اجماع کی نسبت لکھتے ہیں کہ اجماع اتفاقی دلیل نہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "اجماع میں اولاً یہ اختلاف ہے کہ یہ ممکن یعنی ہو بھی سکتا ہے یا نہیں بعضے اس کے امکان کو ہی نہیں مانتے۔ پھر ماننے والوں کا اس میں اختلاف ہے کہ اس کا علم ہو سکتا ہے۔ یا نہیں ایک جماعت لوگ امکان علم کے بھی منکر ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے کتاب محصول میں یہ اختلاف بیان کرکے فرمایا کہ انصاف یہی ہے۔ کہ بجز اجماع زمانہ صحابہ جبکہ مومنین اہل اجماع بہت تھوڑے تھے اور ان سب کی معرفت تفصیلی ممکن تھی اور زمانہ کے اجماعوں کے حصول علم کی کوئی سبیل نہیں"۔

اسی کے مطابق کتاب حصول المامول میں ہے جو کتاب ارشاد الفحول شوکانی سے ملخص ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ "جو یہ دعوےٰ کرے کہ ناقل اجماع ان سب علماء دنیا کی جو اجماع میں معتبر ہیں معرفت پر قادر ہے۔ وہ اپنا دعوے میں حد سے نکل گیا اور جو کچھ اس نے کہا الکل سے کہا خدا امام احمد حنبل پر رحم کرے کہ انہوں نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ جو دعوے اجماع کا مدعی ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ فقط"۔

اب اجماع کے متعلق اس مختصر ریویو میں ہم اور کچھ لکھنا نہیں چاہتے شیخ صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۸ میں جو یہ عبارت لکھی ہے "کہ از روئے اسلام یہ بات صحیح ہے۔ کہ واقعی مخالف کلام اللہ نہ کسی محدث کا قول معتبر ہے اور نہ کسی مفسر کا بلکہ خود حدیث مخالف کلام اللہ ہو۔ تو موضوع سمجھی جاوے گی"۔ اس عبارت کو ہم بھی صحیح و درست سمجھتے ہیں اور حق و باطل میں تمیز کے لئے جو معیار شیخ صاحب نے اس عبارت میں پیش کیا ہے اسی معیار پر ہم فریقین کے دلائل کو جو ان مسائل کے متعلق ہیں۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ و مخالفین سلسلہ کے متعلق زیر بحث چلے آتے ہیں کس کر دیکھیں گے اور بفضلہ تعالےٰ روز روشن کی طرح ثابت کر دکھائیں گے۔ کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ حق کو چھوڑ کر باطل کی پیروی کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ۔ انشاءاللہ تعالےٰ)

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔
قیمت ۲/

غلامی و عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۲/

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمۃ ۱/

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ ... صاحب ... حضرت ... قیمۃ ...

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمۃ ۱/

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۲۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اسکے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت ۱۲/ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدینگے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی ذمہ خریدار نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی تھی اس وجہ سے یہ گران قدر رعایت گوارا کی گئی ہے۔ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سر دست ہی ایک روپیہ کی قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی ۱۲ پر پڑیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آنے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو ۶/ - الاستخلاف ۳/ - رد شیعہ - سلاسل التعلیم ۲/ - قرآن کریم کی دعائیں منظوم ۲/ - احمدی کا من عیسٰی مسیح - عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی ۴/ کمیشن لگیگا۔ کتابوں پر ٹکٹ بہرحال ہم لگائیں گے کتابیں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔

نوٹ۔ یاد رہے کہ سر دست ۲۰۰ درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جائیگی

سید محمد عبد الحیی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی

اے جہان منتظر خوش باش کآمد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۷

مورخہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء

نمبر ۶

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

مہتمم محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی عافاہ اللہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایماے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکران مستحق لعنت است

معجزات انبیاء سابقین
منکر آن مورد لعن خدا است

آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
معجزات او ہمہ حق اند و راست

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست سنہ
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ضمیمی اخبار للعہ
مابعد … … للعہ
فی پرچہ … … ہ

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار پیشگی نہ بھیجیں گے ان سے بحساب مابعد لی جاوے گی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید ندا اخبار میں چھپ جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجا دیگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں اور جنہیں آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علےٰ رسولہِ الکریمؐ

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۰ ۔ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۹ ۔ فروری ۱۹۰۸ء ۔ ۱ ۔ انت امامٌ مبارکٌ

ترجمہ ۔ تو امامِ مبارک ہے ۔

۲ ۔ لعنۃ اللہ علےٰ من کفر ۔

ترجمہ ۔ اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا

۳ ۔ اِنّی معک فی السماء و الارض ۔

ترجمہ ۔ مین تیرے ساتھ ہون ۔ آسمان اور زمین میں

۴ ۔ اِنّی معک فی الدنیا و الاخرۃ

ترجمہ ۔ مین دنیا اور آخرت مین تیرے ساتھ ہون ۔

۵ ۔ انّ اللہ مع الذین اتّقوا و الّذین ہم محسنون

ترجمہ ۔ اللہ ساتھ ہے ان کے جو تقوی اختیار کرین اور جو نیکو کار ہین

۶ ۔ اینما ثقفوا اُخِذوا و قتّلوا تقتیلاً ۔

ترجمہ ۔ جہان کہین پائے گئے پکڑے جائینگے اور ہلاک کیے جاوینگے

۷ ۔ لا تقتلوا زینب ۔

ترجمہ ۔ زینب کو قتل نہ کرو

۸ ۔ " آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا "

۱۱ ۔ فروری ۔ یا مسیح اللہ عدوا لنا ۔ ترجمہ اے اللہ کے مسیح ہماری

مدینۃ الامام

حضور خاتم الخلفاء کی صحت مژدۂ راحت افزا ہے جناب رسالتمآب لاہور والے لیکچر کے ضمیمے کی تصنیف مین مصروف ہین ۔ انشاء اللہ یہ کتاب مخالفین اسلام کے اعتراضون کا دندان شکن جواب ہوگی ۔

علامہ نورالدین کے ہان اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے ۔ چونکہ اس عمر مین جبکہ وھن العظم منّی واشتعل الراس شیباً کا مضمون صادق آتا ہو ۔ اولاد کا ہونا خاص موہبت الٰہی ہے ۔ اس لئے میرے سیّد و مولیٰ نے اس بچے کا نام "عبدالوہاب" رکھا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اسے سعید کرے اور دین کا خادم بنائے ۔ اپنے آباء کے لئے ذرّیۃ طیبہ کہلائے اور باقیات صالحات سے ہو جائے ۔ آمین

جمعہ کے روز دو نکاح ہوئے ۔ خطبہ مین علامہ موصوف نے کہا کہ نکاح مین لوگ مال و دولت و حُسن ۔ ذات کو دیکھتے ہین ۔ مگر اس کی اصل غرض جو تقویٰ ہے ۔ اسکی طرف کچھ توجہ نہین کرتے ۔ وجہ یہ کہ خطبہ کو بطور جنتر منتر سمجھتے ہین ۔ اور اس کے معانی کیطرف غور نہین کرتے ۔ (واقعی علامہ صاحب نے ٹھیک فرمایا ۔ ہمارے دیہات کے ملّان خطبہ لڑکے کے بالمقابل بیٹھ کر آہستہ آہستہ پڑھتے ہین ۔ گویا کچھ دم کر رہے ہین ۔ حالانکہ فرض منصبی یہ تھا ۔ کہ اُٹھ کر نکاح کے اغراض بیان کرتے ۔ اور بتلاتے کہ میان بیوی کے کیا کیا فرائض ہین ۔ ہمارے احمدی بھائی اس سنت کو خصوصیت سے جاری کرین ۔ نکاح کرنے مین جلدی نہین چاہیئے ۔ بلکہ بہت سی لمبی دعاؤن اور استخارون کے بعد اس تعلق کو پیدا کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ اس پر عمر بھر کی خوشی کا دار و مدار ہے ۔

مخدومی سیّد محمد احسن صاحب نے جمعہ کا خطبہ ما کان محمّد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیینؐ ۔ پر پڑھا ۔ اور فرمایا ۔ کہ اس سے پہلے جو الّذین یبلغون رسٰلٰت اللہ ۔ وارد تنزیل ہے اسین یبلّغون سے جو استقبال کو بھی شامل ہو یہ امر ظاہر ہے کہ وحی و الہام کا سلسلہ خاتم النبیین کے بعد بھی جاری رہیگا اور ابلغکم رسالات ربّی کی بہت سی مثالین دیکر بیان فرمایا کہ تبلیغ رسالات رسل کیلئے مخصوص ہو پس آنحضرت صلعم کے بعد کسی رسول کا آنا ان کے ختم نبوت کے منافی نہین کیونکہ اسکے معنے یہ ہین کہ تمام کمالات و مراتب نبوت اس ذات مبارک پر ختم ہو گئے ۔ اب کوئی درجہ باقی نہین جو کسی اور کو دیا جائیگا اور اونکو نہین دیا گیا ۔ مشکوٰۃ مین بھی ایک حدیث ہو کہ ثم تکون الخلافۃ علےٰ منہاج نبوۃ جسمین صاف اشارہ ہے کہ خلیفہ آخری نبی ہوگا ۔ پھر اسکے بعد سکوت فرمایا ۔ آپنے لقد جاءکم یوسف من قبل بالبیّنٰت فما زلتم فی شکٍ ممّا جاءکم بہٖ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولاً پڑھکر یہ سمجھایا کہ اس مین پیشگوئی تھی کہ اُمت محمدیہ بھی ایک وقت ایسا ہی کہیگی کہ اب تیرے بعد کوئی رسول نہ ہوگا حالانکہ حق بات وہی ہے جو حضرت عائشہ کا مذہب ہے ۔ کہ قولوا انّہ خاتم النبیین ولا تقولوا انّہ لا نبی بعدہٗ ۔ (یہ تو کہو کہ وہ خاتم النبیین ہے مگر اس سے یہ مراد نہین کہ اسکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا) پھر فرمایا ۔ کہ قرآن مجید مین ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین ۔ اب اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت سے ...

کلام اللہ

(سب سے پہلی وحی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی)

اقرا باسم ربک الذی خلق۔ خلق الانسان من علق اقرا و ربک الاکرم۔ الذی علم بالقلم۔ علم الانسان مالم یعلم۔

یعنے اپنے خالق رب کے نام کی تبلیغ دنیا مین کر وہ خالق رب جس نے ایک حقیر جونک جیسے کیڑے سے جو منی مین پیدا ہوتا ہے۔ الانسان بنایا۔ ہان پڑھ اور تبلیغ کر اور خوف نہ کر اور تیرا رب اکرم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم کی اشاعت کی۔ اور الانسان کو وہ کچھ تعلیم کیا۔ جو وہ نہ جانتا تھا۔

اس کلام الٰہی مین پانچ پیشگوئیان ہین۔ اول۔ ربک الذی خلق۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ربوبیت الٰہی نے جو تیری خاص پرورش فرمائی ہے اور اپنے اندازہ سے خاص قویٰ مرحمت کئے اور خاص کام کے لئے تجھے منتخب کیا ہے اور اپنے ہاتھ سے تیرا پیڑ لگایا ہے اور تیرے مبارک پھلون کے انتظار مین بیٹھی ہے وہ تجھے ضرور کامیاب اور سرسبز کرے گی اور تیرے نونہال کو اعداء کے تبر اور مخالف جھونکون سے محفوظ رکھے گی۔

دوسری پیشگوئی خلق الانسان من علق۔ یعنی اس منی کے کیڑے یا جونک کی طرف دھیان کرو۔ کہ وہ کیسا حقیر اور ذلیل تھا۔ جس کا ایسا خوبصورت اور باکمال انسان بنا ہے۔ جب ہماری ربوبیت نے نظر عنایت سے ایک کیڑے کو آ۔۔ تشکل و صورت تک پہونچایا ہے اور ایک مقصد اور غائیت کے لئے جو ربوبیت کا اصلی تقاضا ہے۔ یہ خلعت کمال مرحمت فرمایا ہے تو کیا اب ہماری ربوبیت اس کا ساتھ چھوڑ دے گی ہم اپنی ربوبیت کا سایۂ عاطفت اس پر رکھین گے۔ جب تک وہ انسان اپنی خلقت کی علت غائی کو پہونچ نہ جائے۔

قرآن کریم مین تدبر کرنے والے جانتے ہین کہ نبوت کی تربیت اور اسے کمال مطلوب تک پہنچانا خدا تعالےٰ کے اسم رب کا خاصہ ہے اور جہان جہان خدا تعالےٰ نے ضرورت نبوت کی قرآن کریم مین بحث چھیڑی ہے۔ دلیل مین اپنے اسم رب کو مذکور فرمایا ہے اس لئے کہ جیسے اس کی ربوبیت نے انسان کے عالم اجسام کے لئے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی اشیاء کو مسخر کیا اور خدمت مین لگا دیا ہے۔ ویسے ہی اس کی ربوبیت نے تقاضا کیا کہ انسان کی روح کی تربیت کے لئے جو اصلی مقصود اور ابدی غیر فانی شے ہے اسکی تربیت کے مناسب حال سامان مہیا کرے سو اس کے لئے اس نے نبوت کا سلسلہ اس جہان مین قائم کیا اور جہان نبوت کے اعدا اور مخالفین کو مقابلہ سے ڈرانا چاہا اور ان کے بارے مین خوفناک وعید بیان کرنے چاہے ہین وہان نبوت کی حمایت و وفائع مین اسم اللّٰہ کو جو جامع جمیع صفات کاملہ ہے۔ پیش کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نبوت کا اصلی مقصد توحید الوہیت کا قائم کرنا اور آ۔۔ باطلہ اور ہر قسم کے طواغیت کا ابطال کر کے خداوند تعالیٰ کے معبودیت اور الوہیت کا یگانہ استحقاق اور لاشریک منصب مخصوص کرنا ہوتا ہے۔ تو جب عداوت اور خلاف اپنے ہتھیار پہن کر اس کا استیصال کرنے پر آمادہ ہون غیرت اور جوش بھی اسی کو آنا چاہیئے جس کی خدمت کے لئے نبوۃ میدان مین نکلی ہے۔ بہرحال اس علق اور الانسان کے لفظ مین بڑی بھاری پیشگوئی ہے۔

تیسری پیشگوئی اقرء و ربک الاکرم۔ اس مین اشارہ یہ ہے۔ کہ اس سلسلہ تبلیغ مین تیری سخت مخالفت ہوگی۔ اور ایک عالم تجھے ذلیل و خوار کرنے پر آمادہ ہوگا۔ اور حکمت الٰہیہ کے اقتضا سے کچھ عرصہ تک بظاہر ایسا ہوگا کہ تو مغلوب اور شکستہ نظر آئیگا اور کفر و شرک اپنی جیت پر ناز کریگا۔ مگر آخر کار غلبہ اور فتح تیرے حصہ مین آئے گی۔ اور تو اکرم اور عزیز ہوگا۔ اس لئے کہ تیرا رب جس نے تجھے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے پرورش کیا ہے۔ وہ اکرم ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کا مربوب بھی بطور ظل کے اکرم ہو۔

چوتھی پیشگوئی الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کتاب عجیب مین جو تجھے دی جاتی ہے۔ اور جو بظاہر انسانی قلم سے لکھی جاتی ہے۔ وہ وہ علوم عالیہ ہونگے کہ کل بنی آدم کے معلومات اس کے مقابلہ سے عاجز آ جائین گے۔ الانسان سے مالم یعلم ملا کر یہ اشارہ فرمایا ہے۔ کہ فطرتاً اور اکتساباً انسان کی بساط مین اور اس کے قوا کی رسائی مین وہ علوم عالیہ آ ہی نہین سکتے۔ جن پر قرآن مشتمل ہے۔ لہٰذا یہ علوم لاریب خداوند علیم خالق انسان کی طرف سے ہین اور اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ کہ ذہینون کے ذہن عقیلون کی عقلین اور عالمون کے علم اور محررون کی قلمین ان سماوی علوم کے مقابلہ مین ٹوٹ جاوین گی۔

پانچوین پیشگوئی۔ کلا لئن لم ینتہ لنسفعاً بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ فلیدع نادیہ سندع الزبانیۃ کلا لا تطعہ واسجد واقترب۔ دشمن کی عداوت کی پیشرفت نہ جائیگی اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی جھوٹی خطاکار چوٹی کو پکڑ کر زور سے کھینچین گے۔ اور یون ذلت سے گھسیٹ کر ہاویہ مین گرائین گے۔ پھر وہ اپنی مجلس کو جن کے بل بوتے پر اسے ناز تھا بلائے اور ان کی دہائی دے۔ ہم بھی سیاست کے پیادون کو بلائین گے وہ ہرگز اپنے منصوبون مین کامیاب نہ ہوگا۔ تو اپنے کام مین لگا رہ اور اون کے خلاف کی ذرا بھی پروا نہ کر اور کبھی ان کے ہان مین ہان نہ ملا اس لئے کہ ان کے ہاتھ مین تیرا کوئی نفع اور ضرر نہین اور ہماری فرمانبرداری مین لگا رہ اور جس قدر تو ہمارا فرمانبردار ہوگا۔ ہماری جناب مین تیرا قرب اور درجہ اتنا بڑھے گا

ایک مادہ پرست ایک برہمو ایک دہریہ غرض ہر ایک شخص جو الہام اور ضرورت الہام اور خدا تعالےٰ کی ہستی کو نہین مانتا۔ ان الفاظ کی شوکت اور قوت مین غور کرے اور اس انسان کا مطالعہ کرے۔ جس کے مونہہ سے یہ نکلے اور اس وقت کی تاریخ کو پڑھے جب یہ بلند دعوے ایک پورے بے سامان اور ناتوان اور اعداء کے نرغے مین گھرے ہوئے انسان سے سرزد ہوئے اور پھر انجام کو دیکھے۔ کہ یہ دعوے کس شان سے پورے ہوئے۔ اور نبوت کے بدخواہ ٹھیک اسی طرح ہلاک ہوئے۔ جیسے ان سچے دعوون کا منشا تھا۔

قابل توجہ خریداران بدر

جملہ خریدار خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کا نمبر خریداری ضرور لکھا کرین۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکائیت معاف

کلام المسیح

کسی نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ گجرات مین انجیر ہوتی ہے۔ اس کا شربت بنوا کر پیؤ۔ فرمایا۔ خواب تعبیر طلب بھی ہوتی ہے۔ انجیر گرمی سے بچاتی ہے۔ قرآن شریف مین بھی "تین" کا ذکر ہے مگر وہان اور اشارات ہین۔ اس سے ثبوت نبوت دیا گیا ہے۔

علم طبابت ظنی ہے۔ کسی کو کوئی دوا پسند کسی کو کوئی ایک دوا ایک شخص کے لئے مضر ہوتی ہے۔ دوسرے کے لئے وہی دوا نافع۔ دوائیون کا راز اور شفا دینا خدا کے ہاتھ مین ہے۔ کسی کو یہ علم نہین۔

کل ایک دوائی مین استعمال کرنے لگا تو الہام ہؤا۔ "خطرناک"

دوامین اندازہ کرنے پر مطمئن نہین ہونا چاہیئے بلکہ ضرور تول لینا چاہیئے۔

آریہ اگر یہ گند نہ بولتے تو ہمارے لئے تحریک نہ ہوتی حقائق و معارف کے لئے ان کے اعتراضات بہانہ ہو گئے

غیر قومون کو اپنے قومی مذہبی کامون مین چندہ دینے کا جوش ہے۔ وہ مسلمانون مین نہین۔ شاید اس لئے کہ کریمان را بدست اندر درم نیست۔ مگر مسلمانون مین بھی کئی نواب ہین کئی امراء و دولتمند۔ ہر مسلمان کا یہ مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ سچائی پھیل جائے۔ مسلمانون پر پہلے بھی جب اقبال کا زمانہ آیا۔ تو دینی رنگ مین ترقی کرنے سے اب بھی اگر وہ پہلا زمانہ دیکھنا چاہتے ہین۔ تو دین کی طرف توجہ کرین۔ ان لوگون کی تقلید سچے مسلمانون کے لئے کوئی نتیجہ نہین دے سکتی۔ مسلمانون مین جو آج کل مصلح بنے ہین وہ بجائے اس کے کہ اپنی حالت درست کرین۔ نماز روزہ کے احکام مین ترمیم کرنا چاہتے ہین۔ اس مین قوم کی ترقی سمجھتے ہین خدا تعالےٰ تو دین کے ذریعہ ترقی چاہتا ہے اور یہ لوگ بے دین ہونے سے ترقی طلب کرتے ہین جس مین کبھی کامیابی نہین ہو گی

اسلام ہی خدا کو واحد لاشریک مانتا ہے اگر یہ سلمان بھی اس توحید سے الگ ہو گئے۔ تو ان کے حق مین اچھا نہین ہو گا

دوسری قومون کی تقلید ان کے لئے مبارک نہین ہو سکتی

دوسرون کو اگر بے دینی سے کامیابی بھی ہوتی ہے تو یہ بطور ابتلاء ہے۔ ہر شخص سے خدا تعالےٰ کا معاملہ علیحدہ ہے عیسائی قومین ناپسند کرین۔ شراب خوری۔ قمار بازی کرین تو یہ ان کے لئے مفید ہو سکتے ہین لیکن اگر مسلمان ایسے کام کرین تو ان پر ضرور عذاب نازل ہو گا۔ دیکھو ظاہری سلطنت کا بھی یہی قاعدہ ہے۔ کہ اگر ملازم کسی شورش کے جلسے مین شامل ہو تو اس کو عبرت ناک سزا دیجاتی ہے۔ پس اسی طرح جو کلمہ پڑھنے والے ہین۔ یہ خدا کے خاص بندے ہین اگر یہ لوگ گستاخی کرین اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کرین تو ضرور گرفتار ہون گے۔ یہ الہام جو ہم کو ہؤا۔ وہ وعدہ ٹلیگا نہین جب تک خون کی ندیان چارون طرف سے بہ نہ جائین۔ تو اس مین اشارہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نہین چاہتا۔ کہ اس کی توحید دنیا سے گم ہو جب مسلمان ہی کفر و شرک کو پسند کرنے لگین۔ تو پھر دوسری قومون کا کیا گلا ہو سکتا ہے۔ پہلے گھر صاف ہو۔ تو پھر دوسرے لوگون کی اصلاح ہو سکتی ہے تمام قومون مین دہریت بڑہتی جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ اپنی ہستی ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اور اول خویشان بعد درویشان کے مطابق ہمارا فرض ہے۔ کہ پہلے اپنی قوم کی اصلاح کرین۔ جب مسلمانون ہی مین ہزارون گند ہون۔ تو دوسرون کو کیا کہا جا سکتا ہے۔ جہاد جہاد پکارتے ہین۔ مگر مین کہتا ہون کہ اگر ہمین جہاد کرنے کا حکم ہوتا تو سب سے پہلے انہی سے کیا جانا چاہیئے تھا۔ یہ عادت اللہ ہے۔ کہ جس قوم کے اندر کتاب ہو۔ پہلے اُسے درست کیا جاتا ہے پھر دوسری قومون کیطرف توجہ ہوتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ موجود ہے سب سے پہلے قریش کی اصلاح کی۔ پھر یہود و نصاریٰ کیطرف متوجہ ہوئے۔ (یہان سے یہ اعتراض بھی دور ہو گیا جو کہا کرتے ہین کہ مرزا صاحب مسلمانون کو ہی کہتے ہین۔ تم ایسے تم ایسے دوسری قومون مین سے کتنے مسلمان کئے) مسلمانون مین دو قسم کے لوگ ہین۔ ایک جو پورا کلمہ بھی پڑہنا نہین جانتے جن مین سے وہ بھی ہین۔ جن کی نسبت آریہ مشہور کرتے رہتے ہین کہ ہم نے اتنے مسلمانون کو آریہ کر لیا۔ پہاڑ مین ایسے آدمی ہم نے بہت دیکھے جن کو اسلام کی کچھ خبر ہی نہین دوسرے وہ جو مہذب تعلیم یافتہ کہلاتے ہین۔ یہ اسلام کو کراہت کی نظر سے دیکھتے ہین۔ نماز کے ارکان پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہین اور کہتے ہین یہ نماز روزہ وحشیانہ زمانے کی باتین ہین یہ احکام آجکل کے زمانہ مین مناسب نہین پس ان دونون گروہون کی اصلاح سب سے اول ضروری ہے۔ مگر ہم کیا اصلاح کر سکتے ہین جب تک آسمان ہی سے نہ ہو۔ جس کے کان سننے کے ہون اسے ہم بخوشی سناتے ہین بعض ایسے ہین کہ بیان کردہ سنین گے ہی نہین۔ یا بات کو دوسری طرف لے جائین گے۔

بے دینی کی ایک زہرناک ہوا چل رہی ہے۔ جس نے کسی کو ہلاک کر دیا کسی کو اندہا کسی کو سست۔ وہ جو خدا سے تعلق پیدا کرنے والے ہین بہت تھوڑے رہ گئے ہین۔ خدا کی ہستی ثابت کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ فسق تو بہت ہو گئے تھے مگر دہریت سب سے زیادہ ہین۔ عظمت الٰہی مطلق نہین رہی عظمت کیا ہو جبکہ خدا کے وجود پر ہی پورا یقین نہین رہا۔

ہر نبی کے زمانہ مین کچھ نہ کچھ خونریزی ہوئی۔ ما کان لنبی ان یکون له اسریٰ حتی یثخن فی الارض۔

انسانون کے ہاتھون پر جو امور مقدر تھے۔ وہ تو ختم ہو چکے اب خدا نے ایسے کل امور کو اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ یہ طاعون زلزلے طرح طرح کے امراض مصائب سب خدا کی تلوارین ہین تعجب ہے۔ کہ حادثے پر حادثے آتے ہین مصیبت پر مصیبت آتی ہے۔ مگر ہماری جماعت کے سوا دوسرا کوئی ان سے متاثر نہین ہوتا۔ حالانکہ یہ سب بلائین اس لئے ہین کہ لوگون کی غفلت دور ہو۔ وہ تضرع اختیار کرین اور سمجھین کہ خدا ہے۔ دیکھو ہر پہلو سے حادثے واقع ہو رہے ہین اور ابھی کیا معلوم کہ آگے آگے کیا ہونیوالا ہے۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ اب جو کچھ کرے گا خدا ہی کریگا جراحی آخری علاج ہے اور علاج تو سب ہو چکے۔ پس یہ آخری علاج ہے اب یا بیمار مر جائے گا یا صحتیاب ہو گا۔

کئی لاکھ انسان مر چکا ہے۔ مگر عملی حالت دکھاتی ہے کہ ابھی کچھ بھی نہین ہوا۔ نیکی کی طرف سے بہت دور ہین اور بدی کی جانب قریب ہین۔ استغفار کرنا چاہیئے۔ آگے قاعدہ تھا۔ کہ مسلمان بادشاہ عام طور پر دباؤن کے وقت انابت الی اللہ اور دعا و صدقہ و خیرات کیطرف توجہ دلاتے رہتے۔ اب یہ بھی نہین بلکہ خدا کا نام لینا بھی خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔

سلطان المعظم نے وزرا سے ایک امر کی نسبت مشورہ کیا۔ اور اس کے متعلق تجویزین پوچھین۔ جب سب تجویزین بیان ہو چکین تو کہا اور تو سب کچھ کہا مگر یہ کسی نے نہ کہا کہ دُعا بھی کرو۔ آخر مسلمان کا بچہ تھا۔ کچھ نہ کچھ خدا پرستی تو تھی۔ سلطان المعظم جمعہ کی نماز کو بھی جاتا ہے۔ فقرا سے بھی نیاز رکھتا ہے۔ اس لئے اچھا ہے۔

خدا تعالےٰ نے ابتدا زمانہ مین بولا کہ مین تیرا خدا ہون

ایسا ہی اخیر زمانہ میں بھی۔ اس نے فرمایا کہ انا الموجود۔ یاد رکھو کہ وہ "ہادی" ہے۔ اگر چھوڑ دے تو سب دہریہ بن جائیں پس وہ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا رہتا ہے اور یہ زمانہ تو بالخصوص اس بات کا محتاج ہے۔ جس چیز کی حکومت ہو اس کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ آجکل اگر صالح آدمی جس نے حق پالیا ہے۔ خیال پر اثر نہیں ڈال سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ ضلالت کی حکومت ابھی باقی ہے۔ جب ایسی ہوا چلتی ہے۔ تو سب اس کے اثر سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ مومن اگرچہ بچا رہتا ہے۔ مگر دوسروں پر اثر نہیں ڈال سکتا۔ ضلالت کے رعب کا یہ حال ہے۔ کہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ ہیں۔ ان سے مذہب کی نسبت کوئی کچھ نہیں کہتا۔ کہ شاید یہ ناراض ہو جائیں یا مجھ سے ہنسی ٹھٹھا ہو۔ مگر صحابہ کرام کی طرف دیکھنا چاہئے کہ اسلام کے ضعف کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام شاہوں کو خط لکھدیا۔ اس وقت ایسا مہذب یا نہ زمانہ بھی نہیں تھا۔ نہ یہ امن کی صورت۔ صحابہ نے ان خطوط کو پہونچایا۔ اور بر سر دربار اپنے عقائد کو کھول کر بیان کیا۔ ایک عیسائی بادشاہ کو جب اسلام کا پیغام پہونچا اور اس نے صحابہ سے کلام الٰہی سنا۔ تو وہ بول اٹھا۔ یہ اس کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ جس نے تورات نازل کی اور کہا۔ اگر اس نبی کے پاس میں جا سکتا۔ تو اس کے قدم چومتا پادریوں کو بلا کر کہا دیکھو اسلام کیسا عمدہ مذہب ہے۔ کیا تم اسے پسند کرتے ہو۔ جب ان سے مخالفت محسوس کی۔ تو کہدیا کہ میں تو تمہیں آزماتا تھا۔ یہ کمزوری دنیا کی حرص کا نتیجہ تھی۔ جن میں دنیا پرستی نہیں وہ حق کہنے اور حق کا اعلان کرنے سے نہیں ڈرتے۔ اور ان کی خدا امداد کرتا ہے۔

ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر طبقہ کے انسانوں کو مناسب کرحال دعوت کرنے کا طریق سیکھے۔

بعض کو باتوں کا ایسا ڈہنگ ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ کہہ دیتے ہیں اور اس سے ناراضی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ بعض ظاہر میں خبیث معلوم ہوتے ہیں جن سے نا امیدی ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول کر لیتے ہیں اور بعض غریب طبع دکھائی دیتے ہیں اور ان پر بہت کچھ امید ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول نہیں کرتے۔ اس لئے قول موجہ کی دجلیل یا دلائل جو اپنے ساتھ روشنی رکھنے والا ہو) ضرورت ہے۔ جس سے آخر کار فتح ہوتی ہے۔

دہلی میں سخت مخالفت ہوئی۔ ایک غریب مینے کہا۔ کہ ۰۰ ۱۳ برس وہ نسخہ (حیات مسیح) آزمایا۔ اس کا نتیجہ دیکھا کہ کئی مرتد ہو گئے۔ اب یہ نسخہ (وفات مسیح) آزما دیکھو دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک شخص بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا اور کہا حق وہی ہے۔ جو آپ فرماتے ہیں۔ غرض قول موجہ بڑی نعمت ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ اہیرہ سیگی کیمیا جو کوئی جانے بول۔ ہر ایک کو ایسی بات کرنی نہیں آتی۔ پس چاہیئے۔ کہ جب کلام کرے۔ تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا۔ جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر سہی۔ غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہیں۔ کیونکہ آجکل خدا کی محبت اور اس کے ساتھ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہیں۔ اگر صحابہ اس زمانے میں ہوتے۔ تو لوگ انہیں سودائی کہتے اور وہ انہیں کافر کہتے۔ دن رات بیہودہ باتوں اور طرح طرح کی غفلتوں اور دنیاوی فکروں سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔ ایک شخص علیگڈہ ہی غالباً تحصیلدار تھا۔ میں نے اسے کچھ نصیحت کی۔ وہ مجھ پر ٹھٹھا کرنے لگا۔ میں نے دل میں کہا۔ میں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا آخر باتیں کرتے کرتے اس پر وہ وقت آگیا۔ کہ وہ یا تو مجھ پر تمسخر کر رہا تھا۔ یا چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ بعض وقت سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے شقی ہو یاد رکھو۔ ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤں کی نسبت میں نے ابھی کہا۔ کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے مفید ہے۔ ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرایہ میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنیوالے کو چاہیئے۔ کہ کسی کے بُرا کہنے کو بُرا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔ انہیں کسی موقعہ پر کسی پیرایہ میں نہایت نرمی سے نصیحت کرجانا چاہیئے۔

ثبوت ہستی باریتعالےٰ

کسی چیز کی ہستی اس کے آثار سے ثابت ہوتی ہے۔ سو خدا تعالےٰ کی ہستی کے آثار یہ عالم اور اس کا انتظام اس کے صنائع بدائع قدرتی۔ اور اس کے افراد عجیبہ و عجیبہ اور کائنات غریبہ ہیں۔ جن سے خالق العالمین کے افعال اور صفات ظاہر باہر ہیں کیونکہ ہر ایک فعل کا فاعل ضروری اور ہر ترکیب کا ترکیب و ترتیب باہم مل جائیں۔ جسکی صنعت کاری دیکھ کر بڑے بڑے صانعین کی عقل حیران رہ جائے۔ آسمانی اجرام کی ترتیب اور حرکات اور آثار کی تحقیقات و تدقیقات جن لوگوں نے بڑے غور سے کی ہے۔ وہ یقیناً سمجھ گئے۔ کہ ایک اعلیٰ ہستی ہے۔ جو اس کائنات اور ممکنات کی خالق اور متصرف ہے۔ ہاں فرقہ ناستک (دہریہ) خالق کا انکار کرکے کہتا ہے۔ کہ اتفاقاً ہی ذرات جو قدیم سے ہیں اپنے خواص سے یہ صورتیں اور شکلیں باترتیب اور بے ترتیب بناتے ہیں اور پھر مدتہائے معینہ اور ازمنہ متعینہ کے بعد بگاڑتے ہیں۔ اور کون و فساد ان ذرات میں سدا سے ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔ مگر ان تغیرات اور تبدلات اور رنگ برنگ کے ادل بدل سے پتہ لگتا ہے۔ خاص حرکات سے کہ سکون ان ذرات کا سب حرکات لازمہ تغیرات سے اوّل اوّل ہے۔ پس پہلے پہل اس سکون سے ان کی حرکت کا محرک کوئی ضرور چاہیئے۔ اور محرک اگر کوئی ان کی اپنی ہی خاصیت ہے۔ تو وہ سکون کے بعد ہی کیوں پیدا ہوئی۔ اور اسی خاص وقت میں کیوں ظہور کیا۔ اگر کہا جاوے۔ کہ کچھ مدت کے بعد وہ حرکت جو بالقوہ اور استعداد کے طور پر ان ذرات میں موجود ہے۔ بالفعل ظاہر ہو جاتی ہے پھر سکون جیسے مانز پرلے یا آخرت کہتے ہیں ہو جاتا ہے و علیٰ ہذا یوں ہی ہوتا رہتا ہے۔ پس بجز خواص ذرات کوئی الگ خالق نہیں ہے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ جب حرکت کے پہلے سکون کا ہونا لازمی ہے۔ تو ثابت ہوا کہ سکون انادی اور قدیم ہے اور حرکت نو پیدا اور حادث ہے۔ پس نو پیدا حرکت کو اس ظہور حرکت سے پہلے کس چیز نے روکا ہوا تھا اور کس سے

اس وقت مین ظاہر کیا۔ اس حرکت کا ظاہر کرنیوالا ہی خدا ہے اور وہی خالق۔ ترکیب دینے اور تغیر و تبدل و صورت بنانے کو تحریکات لازم ہین۔

علاوہ ان دلائل اور علل کے جو مذاہب بیان کرتے ہین۔ ضمیر کی شہادت بھی یہی ہے۔ کہ اس جہان کا خالق باصفات کاملہ موجود ہے۔ انسان مین بجز قوائے عقلیہ کے جو دماغ سے متعلق ہین قوائے روحانیہ بھی ہین جن کے آثار محبت غضب رشک۔ حسد۔ کینہ۔ میلان نفرت وغیرہ ہین۔ انہین قوائے روحانیہ کو ضمیر یا کانشنس .. یا قلب ... کہا جاتا ہے۔ جیسے قوائے عقلیہ کو عقل اور قوت استدلال اور تعلیل اور قوت بیان اور نطق بولتے ہین۔

ایمان اور مذہب کا تعلق قوائے روحانیہ سے اولاً بالذات ہے اور قوائے عقلیہ سے ثانیا اور بالعرض یعنی اثبات مسائل مذہبیہ اور استدلال قوائے عقلیہ سے ہوتا ہے ملاء اعلے انبیاء اور اولیاء و اصفیا کی روحانیت ہی اور لوگون سے بڑھکر ہوتی ہے۔ اور مہبط وحی بھی وہی قلب و روح اور اس کے قوائے روحانیہ ہوتے ہین۔

پس تسلی بخش اور تصدیق (سچ جاننا) سے علاوہ ایمان دینے والی دلیل جو اللہ تعالیٰ رب العالمین کا ثبوت دیتی ہے۔ وہ قوائے روحانیہ یا قلب کے ذریعہ اور وحی و الہام کے وسیلے ہمین ملی ہے وہ ہستی اعلیٰ کا ایک اثر ہے۔ پہلے اثر کو جو مذکور ہوا فعل یا کام کہتے ہین اور اس اثر کو کلام جو وحی الہام کے نام سے موسوم ہو کر انبیاء کے زبانی ظاہر ہوتا ہے اور جیسے قدرتی افعال مصنوعی اعمال سے ممتاز بااعلیٰ امتیاز ہوتے ہین ویسے ہی بلکہ اس سے بھی اعلیٰ درجہ پر الٰہی کلام وحی و الہام اپنے خواص سے مختص ہو کر مخلوق کے کلام سے پرلے درجہ پر بحیثیت عالیہ سرفراز ہوتا ہے۔ مثلاً کلام الٰہی مین انبائے غیب اور پیشگوئیان ہوتی ہین۔ جن کا مقابلہ اور مساوات نجوم اور سائنس اور جفر و رمل وغیرہ علوم مظنون کیا کر سکتے ہین کیونکہ سائنس و نجوم کی بعض پیشگوئیون کی بنا سلسلہ علت و معلول پر مبنی ہوتی ہے۔ سو اول تو علت و معلول کا سلسلہ ہی یقینی طور پر نہین ہوتا۔ اور اگر ہو بھی تو وجود علت یا معلول ہی ظنی طریقہ سے ہوتا ہے۔ جس سے وہ پیشین گوئیان مشتبہ ہو جاتی ہین۔ اور اتفاقی باتون کا تو ٹھکانا ہی کوئی نہین ہوتا۔ مثلاً فلان سیارہ فلان برج فلان منزل اور فلان ستارہ فلان مقام پر ہو تو یون ہوگا۔ کیونکہ اکثر اوقات اس غرض دیکھا گیا۔ ایسا ہی قانون رملون کا حال ہے۔ سب اتفاقی باتین ہین۔ ہان علم جفر جسکی بنا حروف سوال کے اول بدل کرنے اور ان کے اعداد ابجدی سے اور پھر اپنے حروف بنانے پر ہے۔ گو یہ بھی کوئی پختہ قاعدہ قانون نہین ہوتا۔ اور رمل جو چند اشکال اور ان کے درجات ابیات پر مبنی ہے۔ اور عرفی نجوم وغیرہ فال ان سب کو اگر کسی نبی نے بوحی و الہام .. استعمال کیا اور کوئی امر غیب دریافت کیا یا پیشگوئی کی تو وہ کلام من ورا الحجاب ہے۔ اور انبیاء و رسل کے بغیر اگر کسی نے یہ بطور قواعد علوم کے استعمال کیا تو واہیات مزخرفات اور بیہودہ گوئی مین داخل ہے۔ اور اسلام مین یہ گناہ کبیرہ بلکہ شرک و کفر کہلاتا ہے۔ اور عقل سلیم بھی اسے دھکے دیتی ہے پس کلام الٰہی جو بذریعہ نبوت پیغمبران خدا اور اولیاء اللہ بطور وحی و الہام نازل ہوتا ہے۔ اور اس مین پیش گوئی متضمن امور موجبہ ہدایت انذار و بشارت اہل ایمان و اہل شرارت ہو۔ اس مین بلاشبہ اثبات ہستی اعلیٰ باریتعالیٰ ہوتا ہے کیونکہ جو امور کسی آئندہ زمانہ مین ہونے ہون اور ان کے اسباب و علامات موجود نہ ہون یا معلوم بعلوم متعارفہ نہ ہون۔ ان کی خبر دینا حیطہ قدرت انسان و احاطہ ادراک عالمیان سے باہر ہے پس یہ کلام متضمن پیشگوئی اپنے متکلم خداوند عالم قادر علیم حکیم سمیع و بصیر مالک نعیم و جحیم پر ایک بیّن دلیل اور بیّن استدلال ہے اور نیز اس مہبط کلام و وحی و الہام کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ کہ مخبر صادق ہے کیونکہ ایسے وحی و کلام مین یہ باتین ہوتی ہین۔ کہ اس مخبر صادق کے متبعین پر میری رحمتین اور نعمتین اس دنیا مین بھی نازل ہونگی اور یہ تابعین دنیاوی عزت بھی پائین گے اور جاہ و جلال کے اسانک پر بٹھلائے جائین گے اور اس کے اعدا ذلت اٹھائین گے اور ہم اس کے مومنین کے جنتی ہونے پر دنیاوی نصرت سے اور کافرین اور اس کے مکفرین مکذبین کے جہنمی بننے پر دنیوی ذلت اور خواری سے مہر لگائینگے۔

اتفاقیہ طور سے کسی قسم کا عزت پانا اور جاہ جلال کے نشان دکھانا یا کسی قوم کا ذلیل ہونا یا قدیمی عزت کا کھونا کوئی ثبوت حق باطل نہین بن سکتا۔ مگر پیشگوئی کے موافق ایسا واقعہ ظاہر ہونا بیشک و شبہ حق باطل کا امتیازی نشان ہے۔ اور مخبر مدعی کے صدق کا صاف بیان ہے۔

یاد رہے کہ بعض خوابون کا سچا ہونا یا غیبی آواز پانا یا غنودگی کی حالت مین بعض مکاشفات کا صحیح ہو جانا صاحب خواب یا کشف کی کلی صدق .. یعنی اس کے ہر ایک دعوے کی سچائی پر گواہ نہین بن سکتا۔ کیونکہ عموماً بعض فاسقون فاجرون کے قوانین اور بعض کاہنون دیوانون مستانون کی باتین اور بعض وطائف خوانون یا مرتاضون کے مکاشفے درست نکلتے ہین چنانچہ اس زمانہ مین میڈم اور مسمرائز وغیرہ ایسے امور عجیبہ دکھاتے ہین۔ مگر ان مین سے اکثرون کی خبرین دروغ بیفروغ ہوتی ہین اور بعض میڈم اور معمول ہمنشین یا صحبتیون کے خیالات سے متاثر ہو کر ایسی خبرین دیدیتے ہین اقتداری پیشگوئیون کا ایسے مذکورین مین کہین نام و نشان نہین ہوتا ایک اور امتیاز بھی ان پیشگوئیون مین ہے کہ نبی کی پیشگوئی کی بنا ایمان و کفر کے متعلق ہوتی ہے اور دوسری پیشگوئیان دنیاوی مطالب کے متعلق مثلاً اگر قحط سالی کی پیشگوئی نجومی کرے تو اس کا تعلق کفر و ایمان سے نہین ہے اور اگر نبی یا خلیفہ نبی کرے تو اس مین یہ ہوتا ہے کہ اگر منکرین شرارت سے باز نہ آئے تو ان پر قحط کا عذاب آئیگا ہان اگر توبہ کرین تو پھر قحط نہ آئیگا اور فلان شریر اگر شرارت سے باز نہ آیا تو موت یا کسی سخت بلا مین گرفتار ہوگا بصورت توبہ و رجوع اس کو کوئی گرفت نہ ہوگی۔ نجومی وغیرہ مثلاً طبیب تو صرف یہ پیشگوئی کر سکتا ہے کہ یہ شخص فلان بیماری مین مبتلا ہونیوالا ہے یا چند روز کو مرنیوالا لیکن نبی یا ولی اس کے ابتلا یا نجات پانیکو اسکی شرارت یا ایمان پر موقوف رکھیگا پس نبی کی پیشگوئی اقتداری ہوگی نہ اور لوگون کی۔ اور اکثر خوابون کا درست نکلنا بھی انبیاء و اصفیا کی تصدیق پر شاہد ہے کیونکہ وہ اپنی روحانی قوت سے اخبار غیبی کے واقف ہو کر اس نبی کی بھی تصدیق کرین گے کہ جیسے ہمین سچی خوابین آتی ہین یا سچی آواز غیبی سنتے ہین۔ یا سچے خیالات اور مکاشفہ ہمین ہو جاتے ہین ایسے ہی ان لوگون کو ہو جاتے ہین فرق یہ ہے کہ انبیاء کو بکثرت ایسے اخبار غیبی معلوم ہوتے ہین اور اقتداری بھی ہوتے ہین مگر ان بدمون معمولون کے بعض اور وہ بھی غیر اقتداری یعنی جو بلائین ان کو کسی پر یا اپنے پر آتی نظر آئین تو وہ ٹلتی نہین برخلاف انبیاء کے کہ ان کی دعا سے اکثر بلیات ٹل جاتی ہین پس اجابت دعوات بھی نبی کے صدق نشانات سے ہے نیز یاد رہے کہ نبی یا خلیفہ نبی کی ہر ایک پیشگوئی پوری ہو کر رہتی ہے ہان کثرت و توہمات سے بعض امور ایمان بالغیب کے لحاظ سے قابل تاویل رکھے جاتے ہین تاکہ ایمان کی نعمت ایسی بے قدر نہ ہو کہ کوشش بھی نہ کرنی پڑے ظاہر ہے کہ آفتاب یا کسی اور اظہر من الشمس اور ابرز من الامس چیز پر ایمان لانا کسی انعام کے لائق نہین۔ انعام تو جب ہی ہے کہ طالب ذرا مشکل سوال یا مسئلہ لاینحل کا حل اور انحلال کر سکے یعنے جیسے مسائل علمیہ ذرا غیب مین ہوتے ہین اور قوی عقلی سے حل کئے جاتے ہین تو حل کنندہ کو شاباش یا انعام ملتا ہے ایسا ہی امور غیبیہ ایمانیہ کو اگر کوئی شخص دریافت کرے یعنے اللہ تعالیٰ کی ہستی علیٰ باصفات علیہ کا عرفان اس کے دلائل سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

"موت"

(تقریر بابو برکت علی صاحب احمدی بمقام شملہ)
گذشتہ اشاعت سے آگے

این خیال است و محال است و جنون - قرآن مجید مین روح اور ملائکہ کا لفظ متعدد مقامون پر استعمال ہوا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کی کیفیت کچھ ملائکہ سے مشابہ ہے - مگر بعض مقامات مین روح کے معنے مختص کلام الہی کے معلوم ہوتے ہین مگر مین نے اپنی روزانہ تلاوت مین اکثر اس بات کا خیال رکھا ہے کہ کہین موت کے وار د ہونے کو اخراج روح سے تعبیر کیا ہو - مگر مجھے تا حال کوئی ایسا موقعہ نہین ملا - بلکہ جہان جہان موت کا ذکر ہے اس کو لفظ وفات اور اس کے مشتقات سے ادا کیا ہے اگر یہ صحیح ہے کہ روح کوئی ایسی چیز نہین جو جسم مین جاگزین ہو اور اس کے خارج ہونے سے موت ہوتی ہو تو میرا یہ خیال ہے کہ قائم زندگی محض امر رب سے ہے اور جب حیات کی حد ہو چکتی ہے - تو ملک الموت جو انسان کے ساتھ شامل ہے - جان قبض کر لیتا ہے -

این ما تکونوا یدرککم الموت - ولو کنتم فی بروج مشیدۃ - (النساء - رکوع ۱۱) - جہان کہین تم ہو - موت تم کو آئیگی خواہ تم بلند برجون مین ہی کیون نہ ہو - یعنی تو الم نجعل الارض کفاتاً - احیاءً و امواتاً - (المرسلات رکوع اول) کے حکم سے ہر زندہ اور مردہ کے لئے یہی زمین کافی ہے مگر پھر بھی عوام الناس کے محاورہ کو مد نظر رکھکر یہ بتایا ہے کہ خواہ انسان کہین ہو اور اپنی طرف سے کیسی محفوظ جگہ اختیار کرے وہ موت سے بچ نہین سکتا - جان قبض کرنے کے لئے کوئی ایسا مجسم اور ٹھوس وجود باہر سے نہین آتا کہ وہ بند دروازون مین یا قلعہ کی دیوارون مین نہ گھس سکے وہ تو وہین ہے جہان انسان ہے اور اجل مسمی کے ختم ہونے پر وہین اس کو قبض کر لیتا ہے -

فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت - اللہ تعالے جس نفس پر موت کا حکم دیدیتا ہے - اس کو واپس نہین آنے دیتا - لقد سبق القول منی - حرام علیٰ قریۃ اہلکناہا انہم لا یرجعون - اللہ تعالے فرماتا ہے - مجھ سے یہ قول ہو چکا ہے جس قریہ کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے اس پر حرام ہے - تحقیق وہ واپس دنیا مین نہین آتے قیاساً بھی یہ بات لغو معلوم ہوتی ہے - کہ جس نفس پر موت وارد ہو چکی وہ پھر واپس آ جائے وہ تو مُردہ ہو چکا - اس مین جان باقی نہین - جب تک جان باقی ہے تب تک اس کے زندہ ہونے کی اُمید ہے اور کوئی شخص کسی ترکیب سے جو وہ بھی حکم الٰہی سے ہے اس کو زندہ کر سکتا ہے - ایک لحظہ کے لئے یا زیادہ مدت کے لئے مگر جب موت ہو چکی تو پھر اس کا زندہ ہونا ناممکن ہے - موت کے بعد ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون" یوم حشر تک برزخ کی حالت رہیگی - وہ ایک پردہ ہے - انسان کو اس کی مدت محسوس نہین ہو سکتی - اسی لئے جب وہ قیامت کو اُٹھایا جائے گا تو اُسے معلوم ہو گا کہ وہ گویا نیند سے اُٹھا ہے - اس برزخ کی حالت سے وہ پھر عالم ہوش مین نہین آ سکتا - پس یہ قصے کہانیاں کہ کسی شخص نے موت کے بعد کے حالات کو دیکھا ہے یا وہ مر کر واپس آ گیا ہے محض دھوکہ ہے - ان کی وہی حقیقت ہے، جو مین نے پیشتر بیان کی ہے - اللہ تعالے اور اس کے فرشتے ایسا وجود نہین - ان کی ایسی ہستی نہین کہ وہ بھول جائین - بھول کر کسی ایسے شخص کو موت دیدین - جس کا وقت معینہ ختم نہین ہوا اور بعد ازان معلوم ہونے پر اس کو پھر دنیا مین بھیجدین - اگر اللہ تعالے اور اس کے فرشتے بھی غلطی کر سکتے ہین - تو پھر اللہ تعالے کی سبحانیت پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے - ملائکہ کی نسبت قرآن مجید مین لکھا ہے کہ وہ جس کام پر مامور ہین ہرگز اس کے بجالانے سے چوک نہین سکتے - دنیا اور ما فیہا کی طرف دیکھو اور کل کائنات کے وجود اور اس کے انتظام پر غور کرو - کیا وہ خدا جس نے یہ کارخانہ رچایا ہے اور ایسا عظیم الشان کارخانہ ہے کہ اس کی انتہا انسانی عقل و فکر سے باہر ہے کبھی غلطی کر سکتا ہے - اسکی نسبت ایسا گمان کرنا میرے خیال مین معصیت مین داخل ہے - یہ جہالت کے خیالات ہین - کہ فرشتہ غلطی کر سکتا ہے - بحکم ربی اس کی شان سے بعید ہے کہ وہ غلطی کرے -

وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتاباً موجلاً (آل عمران - رکوع ۱۵) کوئی نفس اللہ کے حکم کے بغیر نہین مر سکتا - وہ ایک وقت ہے، جو مقرر ہو چکا ہے - انسانی تدابیر کوشش مین لگی رہتی ہین مگر وہ تبھی تک کامیاب ہوتی ہین - جب تک - موت کا وقت نہین پہونچتا - بچے جوان بڈھے اپنے اپنے وقت پر اس جہان فانی سے گزرتے جاتے ہین عام دنیا دار بھی - ڈاکٹر اور حکیم بھی اور برگزیدگان خدا - ہر شخص اپنے فہم اور ادراک کے مطابق علاج کرتا ہے - مگر ہمیشہ تو کامیاب نہین ہوتا - اللہ تعالے جس طرح اور جن اسباب کے ذریعہ چاہتا ہے موت دیدیتا ہے - کوئی گر کر مرتا ہے - کوئی چوٹ سے کوئی ڈوب کر - کوئی لڑائی مین - کوئی بیمار ہو کر - غرضیکہ ہزارہا طریق سے انسان پر موت وارد ہوتی ہے ہزار کوشش کرو کوئی پیش نہین جاتی - اور کبھی عقل اور دانش چھین لیتا ہے اور مناسب تدبیر سے روکے رکھتا ہے مجھے پھر اپنی لڑکی کی موت یاد آ گئی اور اس کے تجربہ سے میرا ایمان اور پختہ ہو گیا ہے کہ سب کچھ حکم رب سے ہوتا ہے اور واقعی وقت موت مقرر ہوتا ہے - موت کے قریب انسان کی عادات مین عموماً کچھ تغیر واقع ہو جاتا ہے اور اس سے غیر معمولی حرکتین سرزد ہوتی ہین - وہ اور دیکھنے والے اس سے بے خبر ہوتے ہین مگر موت کے نشانات اس کو مل جاتے ہین - میری لڑکی کے لئے گھر مین قریب ایک ماہ سے یہ تجویز ہو رہی تہی - کہ اس کو ارنڈ کے بیج کا جلاب دیدیا جاوے - مگر مجھے یہ نہین سوجھی - کہ کسی اور واقفکار یا ڈاکٹر سے مشورہ لے لون تو پھر بھی ایک وقت تک عقل پر پردہ پڑا رہا کہ حالت نازک ہو گئی ہے - اور مین کسی تجربہ کار ڈاکٹر کو بلاؤن - حال پُرسان اور دیکھنے والون نے کوئی تجویز پیش نہین کی کہ جلدی یہ یا وہ تدبیر کرنی چاہیئے حتے کہ زہر اس کے معدہ مین اثر کر گیا اور سب تدبیرین اور علاج او ہورے رہے اور موت نے اس کو آخر آن لیا کسی وقت خیال آتا ہے - کہ حالت قابل علاج تھی - مگر غلطیون اور لاعلمی کی وجہ سے نوبت باین رسید - مگر جب غور کیا جاتا ہے کہ آخر کیا باعث ہوا کہ غلطی ہوئی اور بعد ازان کوئی تدبیر بہتری کی نہ سوجھی تو مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کی عمر ہو چکی تھی - ورنہ ضرور کوئی سبب اس کے بچنے کا پیدا ہو جاتا - کیا ڈاکٹرون اور حکیمون کے بچے نہین مرتے - مرتے ہین - پس ہماری غلطیان اور نا واقفی موت کا محض بہانا تہا - اس کے ضمن مین مجھے ایک اور بات یاد آ گئی ہے - وہ یہ کہ موت سے قدرے پہلے اس کو مین سنائی دی تھی اور وہ ایسی دھیمی آواز سے بلکہ بالکل منہ مین پڑھی گئی تہی - کہ دیگر پاس بیٹھے ہوئے

لوگوں کو سنائی نہیں دیتی تھی۔ اس سے پیشتر ہی اس کے قوت سمع اور بصر میں کمی واقع ہو گئی تھی۔ ہماری آواز کو وہ سن نہیں سکتی تھی اور اس کا جواب دیتی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے قدرے طاقت کی حالت میں وہ کہہ چکی تھی کہ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا آتا جاتا ہے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ ایسی حالت میں جب یٰسین پڑھی جا رہی تھی تو واللہ اعلم۔ وہ کون سا موقع تھا کہ وہ منہ کی طرف دھیان کر کے مسکراتی۔ خدا جانے کہ وہ مسکرانا کس وجہ سے تھا مگر اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موت کے نزدیک انسان کو وہ وقت یاد ہوتا ہے اور ضرور وہ کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شخصی موتوں میں سے ایک موت کسی کامل برگزیدہ خدا کی بد دعا سے ہوتی ہے اور ایک مباہلہ میں اس کے مقابلہ پر آنے سے۔ قرآن شریف میں اسی قسم کی اموات کا بھی ذکر ہے مگر اسلام وہ دین ہے کہ وہ اور مذاہب کی طرح یہ نہیں کہ قصہ کہانی رہ گیا ہو بلکہ وہ ایک زندہ مذہب ہے اور اسکی صداقت کے نمونے ہر زمانے میں موجود ہوتے ہیں فی زمانہ بھی ایک شخص انبیاء اور مرسلین کی صفات والا موجود ہے۔ اور اس کی ذات سے اس قسم کی موتیں واقع ہوئی ہیں۔ مثلاً لیکھرام آریہ۔ عبد اللہ آتھم عیسائی۔ مولوی اسمٰعیل علی گڑھی۔ مولوی غلام دستگیر قصوری وغیرہم۔ اس کی بد دعا سے اور اس کے ساتھ مباہلہ کرنے سے مرنے کی یادگار ہیں۔ معترض کہتا ہے۔ کہ جب موت مقدر ہے۔ تو کسی کا مرنا دوسرے کی صداقت کی دلیل کیوں کر ٹھہر سکتا ہے اس میں شک نہیں کہ موت سب کے لئے مقدر ہے اور کوئی اس سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ وہ شخص خود بھی آخر مرنے والا ہے مگر جب ہم متواتر دیکھتے ہیں۔ کہ مباہلہ میں آنیوالا ضرور ہلاک ہوتا ہے اور اس کی بد دعا خالی نہیں جاتی۔ تو لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے۔ کہ اس کی بد دعا کا کبھی خالی نہ جانا اور ہر شخص کا جو مباہلہ میں اس کے مقابل آ کے ہلاک ہونا محض اتفاق نہیں ہو سکتا۔ اتفاق تو اُسے کہتے ہیں کہ گاہے ایک واقعہ پیش آئے اور گاہے نہ آئے۔ مگر جب کوئی وار خالی نہ جائے۔ تو اسکو اتفاق نہیں کہہ سکتے بلکہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں صادق ہے اور جو مرتا ہے وہ ضرور غلطی کی حالت میں مرتا ہے

شخصی و قومی اموات میں سے ایک کفر اور شرک کی حالت میں مرنا ہوتا ہے۔ اور ایک فی سبیل اللہ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتاباً موجلا۔ ومن یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا۔ ومن یرد ثواب الآخرۃ نؤتہ منہا وسنجزی الشاکرین۔ ج (آل عمران۔ رکوع ۱۵) کوئی شخص بلا اذن الٰہی نہیں مرتا اور وہ ایک وقت مقرر ہے اور جو ثواب دنیا چاہتا ہے ہم اس کو وہی دیتے ہیں اور جو ثواب آخرت چاہتا ہے اس کو وہ دیتے ہیں اور ہم جلدی شکر گزاروں کو بدلا دینے والے ہیں۔ پھر اس سے یہ بات ثابت ہے کہ موت تو مقدر ہے مگر باذن الٰہی انسان زندگی کی حالت میں ثواب دنیا یا ثواب آخرت کا وارث ہو جاتا ہے۔ کوئی کسی حالت میں مرتا ہے اور کوئی کسی حالت میں۔ زندگی کی حالت میں اختیار خدا داد سے وہ نیکی یا بدی کا ذمہ وار ہوتا ہے اور اسی حالت میں اس کی موت ہوتی ہے۔ مگر ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔ البقرہ۔ رکوع ۱۵۔ ان لوگوں کو جو اللہ کے رستہ میں قتل ہو جائیں۔ مردہ مت کہو۔ بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ لیکن تم شعور نہیں کرتے۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون۔ الخ آل عمران۔ رکوع ۱۷۔ ان لوگوں کو جو اللہ کے رستہ میں قتل ہو جائیں مردہ مت گمان کرو۔ بل اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی زندہ ہیں ان کو رزق ملتا ہے۔ ان آیات سے بخوبی واضح ہے کہ موت فی سبیل اللہ حقیقی زندگی ہے کیونکہ یہ ایسی موت ہے کہ اس کے نیک ثمرات قائم رہتے ہیں اور جیسا انسان یہاں خوش و خورم ہوتا ہے وہی حالت خوشی اور خورمی کی اس کے ساتھ قائم رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سے اس کو اور انعامات ملتے ہیں۔ اس موت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے یہ ضروری نہیں کہ انسان جہاد میں مارا جائے بلکہ خواہ کسی طرح مارا جائے یا مرے۔ موت اس کی فی سبیل اللہ ہو یعنے اسلام کی حالت میں ہو یہی شہادت ہے۔ بیماری سے مرے۔ وبا کے جھونکے میں آ کر مرے۔ کسی کے مارنے سے مرے۔ مگر ایمانی حالت میں مرے۔ پس یہی شہادت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے۔ والذین امنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم الخ۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے۔ وہی صدیق ہیں اور وہی اللہ کے نزدیک شہید ہیں۔ پس مرتبہ شہادت حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ موت کا کوئی ایسا وسیلہ تلاش کیا جائے کہ کسی کافر یا مشرک کے ہاتھ سے قتل ہو بلکہ اپنے ہر عقیدہ میں اور ہر فعل میں رضائے مولا کو مدنظر رکھے اور اسی کے مطابق اپنا عقیدہ اور عمل کرے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو۔ تو وہ اس کے لئے شہادت ہے یہ خیال جہالت کا خیال ہے۔ کہ حضرت خاتم النبین علیہ الصلوۃ والسلام واللہ یعصمک من الناس کے وعدہ کے مطابق طبعی موت سے فوت ہوں اور آپ کی نسبت یہ گمان کیا جائے کہ اور سب مراتب تو آپ کو ملے مگر شہادت کا مرتبہ نہ ملا اور اس کے لئے آپکے نواسے کو شہید قائم کر کے وہ شہادت آپ کی طرف منسوب کی جائے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ لاریب شہید ہوئے۔ مگر حضور سرور کائنات کا خاتمہ بھی تو لا الہ الا اللہ کی شہادت پر ہوا۔ بلکہ ایسی شہادت تو کسی فرد بشر نے قائم کر کے نہیں دکھائی اور نہ ممکن ہے۔ کیونکہ سب فضیلت کے مدارج آپ کی ذات میں کمال پر پہونچ چکے اور شہادت کا مرتبہ بھی اب صرف آپ ہی کی اتباع سے مل سکتا ہے۔ پس آپ کی نسبت یہ گمان کرنا کہ انہیں شہادت کا مرتبہ نہیں ملا سخت جہالت ہے بلکہ میں تو کہونگا کفر ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے عقیدہ سے بچائے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر ایمانی موت کو شہادت قرار دیا ہے اسی لئے حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی ہے۔ کہ ایماندار شخص جو وبا کے جھونکے میں آ کر مر جاتا ہے وہ بھی شہید ہے وبا ایک عذابی موت ہوتی ہے پس جس طرح جہاد کی لڑائیوں میں مر کر جو کفار کے لئے عذاب کے رنگ میں پیش آتی تھیں مومن شہید کہلائے اسی طرح جو مومن وبا سے مرے شہید ہے۔ ایمانی حالت پیدا کرو۔ پھر خواہ موت کسی طرح سے واقع ہو وہ شہادت ہے۔ البتہ یہ حالت پیدا کرنا بھی کچھ اپنے بس کی بات نہیں اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر زمانہ میں ایسے وسائل رکھ دیئے ہیں کہ ایمان آزمایا جاتا ہے۔ ایک ہم کم نصیب ہیں کہ اپنے اخلاق تک درست نہیں کر سکتے اور ایک ایسے بھی ہیں جنہوں نے ایمان پر جان قربان کر دی۔ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کا واقعہ کابل میں۔ وہ حضرت امام علیہ السلام سے وعدہ کرتے جاتے ہیں کہ میں حتے الوسعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ وطن جاتے ہیں تو ان کو اس عقیدہ کے باعث کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مانتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرتے ہیں اور جہاد کو اب حرام سمجھتے ہیں۔ کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے اور ان کو سنگساری سے قتل کئے جانے کا حکم دیا جاتا ہے قتل سے پیشتر ان کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان عقائد سے باز آ جاویں تو ان کو بڑے اعزاز سے رہا کر دیا جائیگا۔ مگر وہ دین کے مقابلہ میں کسی قسم کی موت سے ہراساں نہیں ہوتے اور سنگسار ہونے کو قبول کرتے ہیں۔ کیا یہ شہادت نہیں حقیقی شہادت یہی ہے اگر یہ شہادت نہیں تو اور کوئی شہادت ہو ہی نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم ایمان میں ثابت قدم رہیں۔ آمین۔

قومی اموات کئی طرح سے واقع ہوتی ہیں۔ وبا سے

زلزلے۔ سیمنہ اندہیری سے وغیرہ وغیرہ۔ قرآن شریف نے شہادت دی ہے۔ کہ قومی اموات عموماً فسق و فجور کے باعث عذابی رنگ مین ہوتی ہین اور خصوصاً اس وقت جبکہ کوئی منذر من اللہ قوم کی اصلاح کے لئے مامور ہوا اور لوگ اس کی تکذیب کرین۔ کتاب اللہ مین قوم نوح۔ قوم عاد و ثمود کا ذکر اور بعض دیگر اقوام کا ذکر پڑہو۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ مرسلین کی تکذیب کے باعث قوم پر عذاب ضرور آتا ہے اور وبا سے۔ زلزلے سے یا سینہ اندہیری سے ہلاک کردئے جاتے ہین۔ اس زمانہ مین بھی دیکھو۔ ایک شخص نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت کے لئے مامور ہونے کا دعوےٰ کیا ہے بعد از تبلیغ اس نے انذار سنا دیا۔ لوگون نے تکذیب کی۔ آخر عذاب قومی مختلف رنگون مین ظہور پذیر ہوا۔ طاعون۔ زلزلہ قحط۔ سب عذاب کے نشانات ہین۔ یہ سب اس کے دعوے کے بعد اور اس کے انذار سنانے کے بعد ظاہر ہوئے۔ پس ضرور ہے کہ اس کی تکذیب کے باعث ہین۔ طاعون۔ زلزلہ۔ قحط ہمیشہ سے دنیا مین آتے رہتے ہین۔ مگر جن انبیاء و مرسلین کا ذکر قرآن شریف مین ہے۔ کیا ان سے پہلے یہ حادثے نہین ہوئے تھے ضرور ہوئے تھے۔ پس جن وجوہات سے اس وقت ان کو عذاب قرار دیا گیا اور ان کی تکذیب کا باعث ٹھیرایا گیا۔ انہی وجوہات سے یہ سب عذاب مین داخل ہین اور حضرت میرزا صاحب کی تکذیب کے باعث ہین۔ وہ کہتا ہے اور بڑے زور سے منادی کرتا ہے کہ اب بھی اگر لوگ فسق و فجور سے باز آجاوین اور میری تکذیب نہ کرین۔ استہزاء اور مذاق چھوڑ دین اور دشنام دہی سے پرہیز کرین تو یہ عذاب ٹل سکتے ہین۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک مین فرمایا ہے کہ اگر لوگ اپنے اعمال کو درست کرلین تو مجھے کیا پڑی کہ مین ان کو عذاب مین گرفتار کرون۔ پس اگر لوگون کو یہ یقین نہین آتا کہ یہ عذاب ان کی تکذیب کے باعث ہین۔ تو وہ نہین سے نسخہ پر عمل کرکے دیکھ لین۔ ان کا تو کچھ بگڑتا نہین بلکہ ان کا فائدہ ہے اور ان پر حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ وماکنا معذّبین حتی نبعث رسولا ارشاد خداوندی ہے۔ یہ غلط نہین ہوسکتا پس جب یہ ارشاد خداوندی ہے اور ایک مرسل من اللہ بھی موجود ہو تو اب کیونکر شک ہوسکتا ہے۔ کہ وہ کاذب ہے۔ دنیا نے طاعون زلزلون اور قحط کو عذاب تسلیم کیا ہے اور قرآن شریف نے بھی یہی شہادت دی ہے۔ کہ اس قسم کی قومی موتین عذاب ہوتی ہین۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے کہا ہے۔ کہ جب تک ہم اپنے کسی بندہ کے ذریعہ حجت قائم نہ کرین۔ ہم عذاب نہین بھیجا کرتے۔ تو پس اس وقت جب ایک شخص دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ مین اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہوا ہون اور عذاب بھی نازل ہو چکا ہے تو اب

اس کی صداقت مین ہرگز شک نہین ہوسکتا۔ اس مسئلہ پر مختلف پہلوؤن سے آئے دن بحث رہتی ہے۔ اس لئے اس پر زیادہ خامہ فرسائی کرنا محض مضمون کو طول دینا ہے۔

اب ایک بات یہ سوچنے کے قابل رہ گئی کہ اللہ تعالےٰ نے موت انسان کے ساتھ کیون لگا دی ہے۔ مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ نے ایک دفعہ یہ فلسفیانہ جواب دیا تھا۔ کہ ہر ایک چیز چاہتی ہے۔ کہ چونکہ میرا خالق لا انتہا ہے اسی طرح مین بھی لا انتہا بن جاؤن۔ پھر جب وہ بڑہنا چاہتی ہے اور اپنی حد سے بڑہنے لگتی ہے تو اس کی زیادتی کو نابود کیا جاتا ہے اور اس کے صرف وہی اجزا باقی رکھے جاتے ہین۔ جو اس کی تخم ریزی کے لئے باقی رہ سکین۔ تاکہ اس کا نام و نشان دنیا سے نابود نہ ہو جائے۔ یہ جواب عجیب اور قابل قدر جواب ہے۔ مگر قرآن شریف نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کُلُّ نفسٍ ذائقۃ الموت ط ونبلوکم بالشرّ والخیر فتنۃ ط والینا ترجعُونَ۔ (الانبیاء۔ رکوع ۳)

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ اور ہم تمہین (تمہاری) شر اور خیر سے جو ایک فتنہ ہے۔ آزمائین گے اور تم نے ہماری جانب ہی رجوع کرنا ہے۔ مین نے تمہاری شر اور خیر اس واسطے کہا کہ اللہ تعالےٰ تو پاک اور قدوس ہے اور عین خیر ہی خیر ہے۔ اس کے لئے کوئی شر نہین ہوسکتی۔ پس خیر و شر ہمارے ہی واسطے ہے اور اس مین ایک آزمائش مقصود ہے اللہ تعالیٰ کو ایسی باتون کی ضرورت نہین۔ کیونکہ وہ احتیاج سے بری ہے۔ مگر اس نے اپنی مرضی سے ایسا قانون رکھا ہے اس مین کسی کو چون و چرا کہنے کا حق نہین۔ بچے جوان بوڑھے مرتے ہین۔ انسان اس سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ دوسرے کی موت کو دیکھ کر اپنے لئے سبق حاصل کرتا ہے۔ اس کو ہمدردی۔ محبت۔ الفت دکھانے کا موقعہ ملتا ہے اور دنیا کی ناپائداری کیطرف غور کرکے اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کا فکر ہوتا ہے۔ اس کے قریبی رشتہ دارون کو ان مشترکہ فوائد کے علاوہ صبر کا سبق ملتا ہے اور دوستون ہمسایون کی ہمدردی کے موازنہ کا موقعہ ملتا ہے اور اس سے وہ اپنے لئے کئی نوع کے سبق حاصل کرسکتے ہین۔ جو شخص دوسرے کی موت کو دیکھ کر کوئی عبرت نہین پکڑتا اور اس سے کوئی سبق نہین سیکھتا وہ خسارہ اٹھانے والا ہے۔

دوسرا جواب قرآن شریف نے یہ دیا ہے۔ خلق الموۃ والحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً۔ اس نے (اللہ تعالےٰ) موت اور حیات اس لئے لگا دی ہے۔ تا دیکھے کہ تم مین سے نیک اعمال کون کرتا ہے۔ پہلے جواب مین بچون جوانون بوڑہون سب کی موت آجاتی ہے۔ مگر اس جواب مین صرف ان کی موت مدنظر ہے۔ جو ذی عقل اور ہوش سنبھال گئے ہین وہ نیک و بد مین تمیز کرنے کا مادہ رکھتے ہین۔ ان مین نیک و بد تمیز کرنے کی قوت کا ہونا اس امر واقعی کی شہادت ہے۔ کہ وہ اس کے ذمہ دار ہین۔ دنیا آزمائش کی جگہ ہے۔ گو سوشیل انتظام قائم رکھنے کے لئے یہان بھی قانون بنے ہوئے ہین اور ان کی خلاف ورزی سے سزائین ملتی ہین اور ان پر عمل کرنے سے بہت اوقات انعامات بھی ملتے ہین مگر اس کا فیصلہ کون کر سکتا ہے کہ وہ قانون حقیقی ہین اور وہ سزائین حقیقی ہین اور پھر جو درپردہ بدیان اور شرارتین ہوتی ہین۔ ان کا انسداد کچھ نہین وہ واضعان قانون کے علم مین نہین آتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دنیا تو ایک فریب کی ٹٹی ہے اور حقیقت ضرور کسی اور وقت کھلے گی اور وہ موت کے بعد کا وقت ہے پس ضرور یہان کے افعال کی پرسش موت کے بعد ہوگی اور ان کے مطابق انسان جزا اور سزا بھگتے گا اور یہ سچ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حیات اور موت اسی لئے پیدا کی ہے تاکہ دیکھے کہ نیک اعمال کون بجالاتا ہے۔

مینے پیشتر بیان کیا ہے۔ کہ ایک موت ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندگی ہے۔ پس عقلمند انسان کو بھی موت حاصل کرنی چاہیئے۔ وہ شہادت کی موت ہے۔ یعنے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر موت ہو۔ یاایھا الذین اٰمنوا استجیبُو للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو۔ اللہ اور اس کے رسُول کی بات سنو جب وہ تمہین اس امر کی طرف بلاتا ہے جو تمہین زندگی بخشے۔ یہ روحانی زندگی ہے۔ اس مین جب تم مر بھی جاؤ گے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک زندہ ہوگے۔ ثواب پاؤ گے طرح طرح کی نعمتین پاؤ گے۔ خوش و خورم رہوگے اور کبھی بھی اس حالت سے نہین گرو گے۔ وہ رسول جس کو یہ خطاب کیا گیا ہے۔ دنیا مین بجسم عنصری موجود نہین۔ مگر وہ زندہ رسول ہے۔ کیونکہ اس کے انوار و برکات قیامت تک قائم رہنے والے ہین۔ اس کی تعلیم پر چل کر جو اللہ تعالیٰ سے حاصل کرکے اس نے دنیا مین قائم کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کے خلیفے مبعوث ہوتے رہین گے۔ وہ اس کا بروز ہین اور اسی تعلیم کو پھیلانیوالے ہین اور ایک معنون مین ان کی تعلیم اس رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے اس وقت بھی ایسا ہی ایک خلیفہ موجود ہے۔ جو بروز

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس کی تعلیم گویا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔ پس اگر حیات ابدی چاہتے ہو۔ وہ حیات چاہتے ہو۔ کہ جس میں خیر ہی خیر ہے اور شر کا نام نہیں۔ وہ حیات چاہتے ہو۔ جو کبھی منقطع ہونے والی نہیں۔ تو اس حکم خداوندی کے ماتحت ہو جاؤ۔ اس کی آواز کو سنو اسکی تعلیم پر کاربند ہو جاؤ۔ باقی سب رستے نجات کے بند ہیں۔

میرا مضمون ختم ہو چکا اور میں امید کرتا ہوں کہ مختصر اً میں نے موت کے سب پہلوؤں پر بحث کر دی ہے۔ مگر ایک بات اور عرض کرنی چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ مضمون نویسی اور اس کے سننے سے صرف یہ مدعا مد نظر نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ایک نے سنا یا اور دوسرے نے سن لیا اور بس۔ بلکہ اپنے خیالات میں اور اعمال میں ترقی کرنی چاہیئے۔ ہر بات قدم آگے بڑھانا چاہیئے۔ محض یہ خیال کرنا اور کہدینا کافی نہیں۔ کہ میں جس لائق ہوں۔ وہ کر رہا ہوں۔ بلکہ ہمیشہ زیادہ لائق بننے اور زیادت لیاقت کے کام کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ یہ کوئی شخص خیال نہیں کر سکتا۔ کہ اب سعی کی حد اس کے واسطے ہو چکی۔ بلکہ جو شخص نیکی کے پہلو کو اختیار کرے۔ اس کو لازم ہے کہ نظر اوپر کی جانب رکھے اور ترقی میں کوشاں رہے۔

نتیجہ اس ساری بحث کا یہ ہے۔ ولا تدع مع اللہ الٰھاً اٰخر۔ لا الٰہ الا ھو کل شیءٍ ھالکٌ الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون۔ القصص۔ رکوع ۹۔

اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کر۔ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات کے سوا سب چیزیں ہلاک ہونیوالی ہیں۔ حکم اسی کا ہے۔ اور اسی کی طرف تم نے لوٹنا ہے۔ عبادت کے لائق وہی ذات پاک ہے۔ اس کے سوائے سب چیزیں ہلاک ہونے والی ہیں۔ اس لئے وہ عبادت کے لائق نہیں پس اور کسی پر بھروسہ نہ کرو۔ اپنی خواہشات کو چھوڑ دو اور ہر حالت میں اسکی رضا کو مقدم کرو۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی رضا پر چلنے والے ہوں۔

مرثیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

محرم کا مہینہ ہے اور مرثیے بہت پڑھے جا رہے ہیں
یہ مرثیہ بھی سو جب دل چسپی ناظرین ہوگا۔

جب حضرت عیسیٰ نے کیا کوچ جہان سے
اور داخل جنت ہوئے وہ عزت و شان سے
ممتاز ہوئے رحمت و انعام نہاں سے
جاری تھی یہ آواز فرشتوں کی زبان سے
حق اپنی رسالت کا ادا کر گئے عیسیٰ
تبلیغ کو پورا کیا اور مر گئے عیسیٰ

مریم کا پسر عیسیٰ نبی صاحب انجیل
مامور خدا راہ نما مہبط جبریل
مشغول شب و روز بہ تسبیح و بہ تہلیل
مبعوث ہوئے حق سے پئے قوم اسرائیل
افسوس کہ اس قوم سے دو فرقے بنے
از حد ہوئی رنج اس کہ عدوان احد نے

توریت میں لکھا ہے جو لکڑی پہ مریگا
ملعون ہے فاسق وہ جہنم میں گریگا
اور جھوٹا نبی قتل کی تکلیف سہیگا۔
اللہ اسے داخل جنت نہ کریگا
ملعون کو فاسق کو کبھی رنج نہ ہوگا
دوزخ کا عذاب اس سے کبھی دفع نہ ہوگا

کم بختوں نے اس زعم سے عیسیٰ کو ستایا
مظلوم پہ الزام بغاوت کا لگایا
منصوبے سے گئے رنج دے قید کرایا
مظلوم بصد عجز سخن لب پہ یہ لایا
مولا تو مجھے موت صلیبی سے بچانا
نبیوں کی طرح اپنی طرف مجھ کو اٹھانا

آئی یہ ندا اے میرے پیارے میرے عیسیٰ
انی متوفیک نہ کر فکر تو اصلا
یعنے تو نہ مردودوں کے ہاتھ سے مریگا
ہم خود طبعی موت سے ماریں تو ہے زیبا
پر تجھ سے ابھی کام بہت لیں گے پیارے
جب ماریں گے تب رفع تجھے دیں گے پیارے

جب کان میں آئی یہ ندا دلکش و پیاری
بس سنتے ہی خوش ہو گیا وہ عاشق باری
اور عجز سے سجدہ میں جھکا وہ [illegible] باری
یاں [illegible] جمع ہوئے [illegible] فرقہ ناری
جس وقت کہ مظلوم کو زندان سے نکالا
وہ ظلم کئے جس سے زمیں تھی تہ و بالا

مردودوں نے مظلوم کو بیکس کو ستایا
ملعون کہا جبر کیا رحم نہ کھایا
پہلے ہر دو دن نے بیرحمی سے لکڑی پہ چڑھایا
خالق نے مگر موت صلیبی سے بچایا
گو سمجھے تھے کفار کہ وہ ختم ہو گیا تھا
رحمٰن نے مگر قتل سے معذور کیا تھا

القصہ بفضل و کرم خالق یکتا
کفار کے حملوں سے بچے حضرت عیسیٰ
زخموں پہ لگایا جو گیا مرہم عیسیٰ
اچھے ہوئے سب زخم تو پھر حکم یہ پہنچا
کشمیر میں اب جاؤ کہ ہے حکم خدا کا
اس فرقہ کی وہاں راہ تیری تکتے ہیں پیارے
تم جاؤ کہ وہ یاں نہیں آسکتے ہیں پیارے

یہ سنتے ہی باندھی کمر ہمت مرداں
ہمراہ لیا ماں کو کیا سفر کا ساماں
اللہ کی عنایات سے باعزت و باشان
کشمیر میں آئے پئے تبلیغ نمایاں
پہنچا دئے احکام خدا خرقہ دس تک
زندہ رہے بس ایک سو بیس برس تک

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

المفتی

۱۲۶ عقیقہ کی نسبت سوال ہوا۔ کہ کس دن کرنا چاہیئے۔ فرمایا۔ ساتویں دن۔ اگر نہ ہو سکے تو پھر جب خدا توفیق دے۔ ایک روایت میں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ چالیس سال کی عمر میں کیا تھا۔ ایسی روایات کو نیک ظن سے دیکھنا چاہیئے جب تک قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہوں

۱۲۷ پل پایوں کے بیچ میں کھڑے ہونے کا ذکر تھا۔ کہ بعض احباب ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا اضطراری حالت میں تو سب جائز ہے۔ ایسی باتوں کا چنداں خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ خدا کی رضا مندی کے موافق خلوص دل کے ساتھ اس کی عبادت کی جائے۔ ان باتوں کی طرف کوئی خیال نہیں کرتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمدی قوم کی خاص توجہ کے قابل

(وتعاونوا علی البر والتقویٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

مکرم بندہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدرسہ کی عمارت کے لئے سنہ ۔۔ء کے جلسہ سالانہ اور پھر سنہ ۔۔ء کے سالانہ جلسہ میں تحریک کی گئی مگر اثنائے سال گذشتہ میں کوئی تحریک منجانب منتظمین بعض وجوہات کے سبب سے نہیں ہو سکی جس میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ تعمیر مسجد کا کام مقدم تھا جو احباب گذشتہ جلسہ میں کانفرنس انجمن ہائے احمدیہ میں تشریف رکھتے تھے [illegible] وضاحت کے ساتھ یہ ضرورت ظاہر کی گئی تھی کہ اب [illegible] کا جلدی باہر شروع ہو جانا از بس ضروری ہے چنانچہ سب احباب نے اس ضرورت کو محسوس کیا تھا کیونکہ بہت سی احمدی انجمنوں کے پریزیڈنٹ و سکرٹری صاحبان اس کانفرنس میں شامل [illegible] لہذا ان وجوہات کے اس جگہ اعادہ کی ضرورت نہیں [illegible] کر دینا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مجلس معتمدین نے انہی وجوہات کی بنا پر اس امر کو ضروری کہا ہے۔ کہ عمارت کا کام مارچ میں شروع ہو جانا چاہیئے اور مجھے یہ ہدائیت کی ہے کہ میں مجلس کی طرف سے جناب کی خدمت میں چندہ کے لئے چند تجاویز پیش کروں اور اسی مجلس کی طرف سے جس کو حضرت مسیح موعود نے اپنے ہاتھ سے ان کاموں کے سرانجام دینے کے لئے مقرر کیا ہے یہ عرض کروں کہ آپ اپنی پوری ہمت اور مستعدی سے ان امور پر خود توجہ کریں اور اپنے احباب کو توجہ دلائیں اور ان کو بہت جلد عمل میں لانے کی کوشش کریں۔

بذریعہ بجٹ اخراجات یہ بات جناب کے علم میں آ چکی ہے کہ اس سال کے لئے مجلس معتمدین نے پینتیس ہزار روپیہ عمارت مدرسہ بورڈنگ ہوس پر خرچ کرنا منظور کیا ہے۔ اور اس قدر میں اب عرض کر دیتا ہوں۔ کہ اس پینتیس ہزار میں سے مجلس کے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں ہے بلکہ یہ ساری رقم جمع کرنی ہے اور اس کے لئے مجلس خدا کے فضل پر بھروسہ کرتی ہے اور آپ صاحبان کی ہمت اور دین کے لئے جوش اور سرگرمی کو دیکھ کر یقین واثق رکھتی ہے۔ کہ اس رقم کا جمع ہو جانا کچھ بھی مشکل امر نہیں ہے۔ اگر انجمنوں کا پورا انتظام ہوا ہوتا اور کل ممبران کے نام باقاعدہ رجسٹرات میں آ گئے ہوتے۔ تو میں اس وقت پنجاب میں ہی پینتیس ہزار نہیں بلکہ [illegible] کے لئے تحریک کرتا مگر چونکہ ابھی تک یہ انتظام ناقص ہے اس لئے ابھی تک یہی چند احباب تک یہ تجاویز محدود رہینگی۔ جن کا ہمیں علم ہے مگر جہاں تک میرا تجربہ بتاتا ہے ایسے احباب کی تعداد بھی تھوڑی نہیں اور اسی تعداد کو مدنظر رکھ کر میں ساری جماعت میں چالیس ہزار روپیہ چندہ کے لئے تحریک کرتا ہوں اور ان تمام دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں جنکو اس سلسلہ سے تعلق ہے یہ اپیل کرتا ہوں کہ میری ان تجاویز پر پوری توجہ فرما کر اس روپیہ کو اختتام سال سے پہلے پہلے بلکہ ششماہی کے اندر فراہم کر دیں۔

[illegible] اگر یہ تجویز پیش کرتا کہ ہمارے تمام احباب ایک ایک [illegible] آمد یا تنخواہ اس چندہ میں دیدیں تو مناسب نہ ہوتا [illegible] ان [illegible] میں بھی جو محض قومیت کے لئے اور دنیوی بہبودی اور اغراض کو مدنظر رکھ کر بعض کام کرتے ہیں۔ اس قسم کے مطالبات [illegible] سے کئے جاتے ہیں اور وہ پورے بھی ہوتے [illegible] یہ مطالبہ اس قوم سے کیا جاوے جس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور جو اپنے مولیٰ کی رضا اور اپنی [illegible] خوشنودی کے لئے مال ہی نہیں بلکہ جان بھی قربان کرنے کو تیار ہے مگر میں جانتا ہوں۔ کہ اکثر حصہ اس جماعت کا جیسا کہ الٰہی سلسلوں میں ہمیشہ سے چلا آیا ہے غرباء میں سے ہے اور علاوہ بریں مستقل طور پر جس قدر چندہ خدمت دین کے مختلف پہلوؤں میں ہماری قوم دیتی ہے اسکی نظیر دوسری قوموں میں کم ہے اور چونکہ یہ بھی ضروری ہے کہ مستقل [illegible] چندوں میں کسی قسم کا فرق نہ آوے اسلئے بھی میں اس مطالبہ کو کسی قدر ہلکا کر کے پیش کرتا ہوں۔ میری درخواست جس کو میں آپ صاحبان کی خدمت میں غور کے لئے اور عمل میں لانے کے لئے پیش کرنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ جو احباب پچاس روپے ماہوار یا اس سے زیادہ آمد رکھتے ہیں وہ اپنی ماہوار آمد کا نصف اور جو اس سے کم آمد رکھتے ہیں وہ اپنی ماہوار آمد کی ایک تہائی تعمیر مدرسہ کے لئے دیں اور اس رقم کو بھی اس طرح ہلکا کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو احباب کافی گنجائش یا وسعت نہیں رکھتے وہ اس رقم کو دو قسطوں میں یا تین قسطوں یا زیادہ سے زیادہ چار قسطوں میں ادا کر دیں اور اس طرح اگر پہلی قسط فروری کے اخیر یا مارچ کے شروع میں وصول ہو جائے۔ تو کل روپیہ جون تک یعنی پہلی ششماہی کے اندر اندر وصول ہو سکتا ہے میں نے یہ اندازہ کیا ہے کہ کم از کم بارہ ہزار آدمی ہمارے اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ آمد کا ذریعہ رکھنے والا [illegible] ہیں جن تک ہماری یہ تحریک پہنچ سکتی ہے اور اگر ان بارہ ہزار آدمیوں کی اوسط آمد دس روپے ماہوار بھی لی جاوے اور یقیناً اس سے کم اوسط نہیں ہو سکتی تو کل آمد کی ایک تہائی چالیس ہزار روپیہ ہوتی ہے اسی بنا پر میں نے چالیس ہزار روپے کے لئے تحریک کی ہے گو میں امید رکھتا ہوں کہ اگر اس تحریک پر پورا عمل ہو تو اس سے بہت زیادہ روپیہ آ سکتا ہے جو نہ صرف [illegible] بلکہ کالج کی عمارت اور کالج کے اخراجات کے چلانے کے لئے بھی کافی ہو۔

اس تجویز کے علاوہ ایک اور تجویز میں بھی پیش کرنی چاہتا ہوں۔ جسکی غرض یہ ہے کہ اس وقت جس قدر زیادہ چندہ وصول ہو سکے اسی قدر سہولت اور کم خرچی عمارت کے بنانے میں ہوگی وہ تجویز یہ ہے۔ کہ جو احباب اپنا کچھ روپیہ جمع رکھتے ہیں وہ مدرسہ کی زمین پر اپنے اپنے خرچ سے ایک یا ایک سے زیادہ جیسی استطاعت ہو کمرہ بنوائیں اور یہ تمام کمرے مدرسہ کے پاس کرایہ پر رہیں پھر جب خدا تعالیٰ اس قدر روپیہ اس فنڈ میں بہم پہنچا دے کہ اصل لاگت ان کمروں کی مالکوں کو واپس دے دیجاوے اسوقت مدرسہ کی ملکیت میں آ جاویں۔ اس کے لئے میں اس وقت کوئی صحیح تخمینہ نہیں کر سکتا کہ کس قدر خرچ ایک کمرہ پر ہوگا مگر غالباً چھوٹے کمروں پر فی کمرہ بارہ سو روپیہ اور بڑے کمروں پر فی کمرہ ایک ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ جن کا کرایہ علی الترتیب چھ روپیہ اور دس روپیہ ماہوار ہوگا۔ اگر خرچ کم یا زیادہ ہوا تو اسی نسبت سے کرایہ بھی کم یا زیادہ ہوگا۔ جو احباب چاہیں [illegible] کہ دو یا تین دوست ملکر ایک کمرہ بنوا دیں چونکہ یہ انجمن ایک رجسٹرڈ [illegible] ہے اس لئے ہر قسم کا باقاعدہ معاہدہ ایسے معاملات میں ہو سکتا ہے اور جو احباب اسطرح روپیہ صرف کریں گے انکو علاوہ منفعت حاصل ہونیکے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک دینی کام میں مدد ہوگی اور وہ مستحق ثواب ہونگے اور ان کا روپیہ ایک محفوظ جگہ جمع بھی پڑا رہیگا جسکو انشاء اللہ تعالیٰ کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے جو احباب ایسے طور پر اپنے سرمایہ کو لگانا چاہیں وہ [illegible] خط و کتابت کریں اور اگر کوئی شرائط اپنی طرف سے پیش کرنی چاہیں۔ تو وہ بھی تحریر فرماویں مجلس ایسی شرائط پر ہر طرح غور کرنے کو اور اس تجویز سے فائدہ اٹھانے اور اپنے احباب کو فائدہ پہنچانے کو طیار ہے۔

اس تحریک سے پہلے بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ جماعت غریب اور کمزور ہے اس لئے زیادہ روپیہ کی تحریک نہیں ہونی چاہیئے اور دوسری طرف قحط بھی ہے۔ میں نے اس تحریک کے کرنے میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھا ہے

اس لئے ایک طرف اس بات کو مدنظر رکھ کر کہ جن احباب کی معاش زمینداره پر ہے وہ شائد فی الفور کچھ نہ دیں لیکن یہ تجویز کی ہے کہ ادائگی اقساط سے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اور جون تک بہرحال فصل نکل آئیگی دوسری طرف جماعت کی عام غربت اور مالی کمزوری کو مدنظر رکھ کر یہ تجویز پیش کی ہے کہ تھوڑی آمدنی والوں سے صرف ماہوار آمد کی ایک تہائی لی جاوے جو سال کی آمد کا قریباً چالیسواں حصہ ہوتی ہے اور یہ بوجھ ایک ایسی قوم کے لئے جس نے دین کو دُنیا پر مُقدم کرنے کا عہد کیا ہے کچھ زیادہ نہیں ہے مثلاً ایک شخص اگر تیس روپے ماہوار آمد رکھتا ہے تو اس نے صرف دس روپے ادا کرنے ہیں اور وہ بھی اسے اختیار ہو کہ دو یا تین ماہوار قسطوں میں ادا کر دے۔ میں نہیں کہتا کہ کوئی شخص بلا تکلیف اُٹھانے کے یہ کام کر سکتا ہے مگر کیا آپ لوگ خیال کرتے ہیں کہ دین کے کام بغیر تکلیف اُٹھانے کے ہو جایا کرتے ہیں جس دین نے کامیابی حاصل کی ہے وہ اپنے پیرو وں کی تکالیف سے حاصل کی ہے کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کی راہ میں اپنے پیارے وطن اور گھر نہیں چھوڑے تھے؟ املاک اور جائداد کو الوداع نہیں کہا تھا؟ دوستوں اور رشتہ داروں سے الگ نہیں ہو گئے تھے؟ اور سب سے بڑھکر اپنی جانیں اس راہ میں قربان نہیں کر دی تھیں؟ پھر کیا ایک قوم کے لئے جو "آخرین منہم" کا مصداق اپنے آپکو یقین کرتی ہے یہ شرم کا مقام نہ ہوگا کہ ادنیٰ سی مالی خدمت سے بھی جھجکے؟ جس طرح اللہ تعالےٰ کا صحابہؓ سے وعدہ تھا کہ میں تم کو غالب کرونگا اسی طرح یہاں بھی وعدہ ہے کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ پس جس طرح اُن مقدسوں نے دین کی راہ میں تکالیف اُٹھائیں تا کہ خدا کا وعدہ پورا ہو کیا اسی طرح اس قوم کو تکالیف اُٹھانی ضروری نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرے؟ اس میں شک نہیں کہ تلوار کے جہاد کو موقوف کیا گیا ہے۔ مگر محض جہاد وجہد دین کی راہ میں کوشش کا نام ہے قیامت تک رہیگا کیا یہ افسوس کا مقام نہیں ہوگا کہ دوسری قومیں تو دنیا کے لئے بڑے بڑے جہاد کریں اور ہماری قوم دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کے بعد دین میں اس قدر کوشش بھی نہ کرے؟ میرے دوستو! اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپکا دین لوگوں کی دُنیا پر غالب آوے تو اپنے دین کے لئے اس سے بڑھکر کوشش کرو جس قدر لوگ دُنیا کے لئے کر رہے ہیں آپ تھوڑے ہیں اور کمزور ہیں مگر خدا کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کی تھوڑی ہی کوشش میں اس قدر برکت ڈالیگا۔ کہ آپکے دین کو دُنیا پر پھیلا دیگا۔ مگر پھر وہ تھوڑی کوشش بھی تو ہونی چاہیئے۔

میں نے جو مطالبہ آپ سے کیا ہے میں یہ کہنے کے لئے تیار ہوں۔ کہ وہ کچھ بھی نہیں اور شائد اللہ تعالیٰ کے علم میں ایسا وقت بھی ہو۔ جب آپ سے اس سے بڑھ بڑھ کر مطالبے کئے جاویں کیونکہ دین کا پھیلنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ مگر یہ تھوڑی خدمت آپ کو بڑی بڑی خدمات کے لئے تیار کر دیگی ایک مہینہ کی آمدنی کا تیسرا یا نصف حصہ۔ وہ بھی اقساط سے کیا چیز ہے؟ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا گذارہ اس طرح نہیں چلیگا؟ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے بہت سی مُصیبتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اور انسان ان کو چار و ناچار طوعاً و کرہاً برداشت کرتا ہی ہے قحط پڑتا ہے بیماریاں آتی ہیں۔ انسان مقدموں میں مبتلا ہو جاتا ہے ان سب حالات کے نیچے آخر گذارہ چلتا ہی ہے۔ پھر اگر تھوڑی سی مُصیبت کو خدا کے لئے اپنے اوپر آپ وارد کر لیا جاوے تو کونسی مشکل ہے۔ ہاں اگر مشکل ہے تو اس بات کا سمجھ میں آنا مشکل ہے کہ خدا کے لئے کوئی کام کس طرح کیا جا سکتا ہے سو خدا کے فضل سے میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدی قوم نے اس کو سمجھ لیا ہے اور مجھے اس بات پر زور دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے صرف میں اتنا عرض کرونگا۔ کہ جب خدا کی بھیجی ہوئی ہزارہا تکالیف انسان کو برداشت کرنی پڑتی ہیں اور جب انسان انکو صبر سے برداشت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور علیھم صلوٰۃ من ربھم و رحمۃ کا وعدہ دیتا ہے۔ تو یہ کس قدر اس کی خوشنودی کا موجب ہوگا کہ ایک اس کا بندہ اس پر ایمان رکھتا ہوا اور اس کے وعدوں کو سچا جانتا ہوا ایک تکلیف کو اپنے اوپر محض اس لئے وارد کرے کہ وہ اسی کی راہ میں ہے یہی فعل تو صحابہؓ کا تھا جس پر انکو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی پاک سند عطا ہوئی ورنہ کیا لڑائیوں میں ہزاروں انسان مارے نہیں جاتے؟ گھروں سے نکالے نہیں جاتے ایک دوسرے کے ہاتھ سے دُکھ اور ایذائیں نہیں اُٹھاتے؟ یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر خوش قسمت ہے وہ جو خدا کی راہ میں خود تکالیف کو برداشت کرے اور محض اس لئے کہ خدا کا جلال دُنیا پر ظاہر ہو دیکھو بعض وقت انسان محض اپنی خوشی کے لئے ہی یا اپنے چند دوستوں کی خوشی کیلئے بھی بہت سا روپیہ خرچ کر دیتا ہے جیسے بیاہ شادی یا اور خوشی کے موقعوں پر پھر کیا خدا کی خوشنودی کیلئے یہ تھوڑا سا مال خرچ کرنے میں دریغ کرو گے؟ میں ہرگز ایسا خیال نہیں کرتا۔ انسان اپنی دنیا کے لئے اپنی اولاد کے لئے اپنے رشتہ داروں کے لئے کچھ نہ کچھ بچاتا ہے۔ پس کیا تم اپنی عاقبت کے لئے ایک چھوٹی سی رقم بچانے کے لئے تیار نہ ہو گے؟ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ سب لوگ تیار ہوں گے۔ اور اس کام کو اولوالعزمی اور ہمت سے کر دکھائیں گے انسان اپنی رہائش کے لئے یا اپنی اولاد یا بیوی کی آسائش کے لئے کتنا روپیہ مکانوں پر خرچ کر دیتا ہے اور پاس نہ ہو تو قرض لے کر بھی خرچ کر دیتا ہے بلکہ بعض وقت اپنے آپ کو مضطر قرار دیکر سود پر روپیہ لے کر بھی خرچ کر دیتا ہے مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا دین کے لئے ابھی مضطر ہونے کا وقت نہیں آیا؟ اور اگر یہ وقت امامؑ کی موجودگی میں نہ آیا تو کب آئیگا؟ میں نہیں کہتا کہ تم اس قدر مضطر ہو جاؤ کہ سود پر روپیہ لیکر دو مگر یہ ضرور کہوں گا کہ اس قدر مضطر ہونا ضروری ہے کہ اپنے اوپر تھوڑی سی تکلیف وارد کرکے اور اپنی آمد میں سے ایک حصہ بچا کر خدا کی راہ میں کچھ دیں۔

ایک بات میں اور کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ شائد کسی دوست کے دل میں یہ خیال آوے۔ کہ مدرسہ کی عمارت کا بنوانا کوئی دینی امر نہیں۔ سو اے میرے دوستو! اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدائے تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اپنے دین کی اشاعت کے ذریعے پیدا کر دیتا ہے۔ ہمارا مدرسہ ایک ایسی چیز ہے۔ جس کی تحریک خود بخود ہمارے پاک امام کے دل میں پیدا ہوئی اور اسی نے اس مدرسہ کو اپنے سلسلہ کی ایک بڑی بھاری اور ضروری شاخ قرار دیا اس سے بڑھکر آپ لوگوں کو کسی دلیل کی حاجت نہیں ہو سکتی کہ واقعی جو کچھ مدرسہ پر خرچ ہو رہا ہے یا ہو گا۔ یہ بھی منشائے الٰہی اسی کے دین کی اشاعت کے لئے ہے۔ خدا نے اس وقت انہی ذرائع کو پسند کیا ہے سو من انصاری الی اللّٰہ کی ندا کے جواب میں تم ان راہوں میں مدد کرتے جاؤ۔ جو خدا کے ماموروں نے تمہارے لئے تجویز کی ہیں اور اس بات پر یقین رکھو۔ کہ یہی ذرائع اس سلسلہ کے پھیلنے کے ہو جاویں گے۔ علاوہ بریں ہر ایک دانشمند اس بات کو سمجھ سکتا ہے۔ کہ بڑی چیز جو انسان کی زندگی پر اثر ڈالنے والی ہے وہ اس کی ابتدائی تربیت ہے۔ پس یہ مدرسہ جو تمہارے بچوں کو دین اور دنیا دونوں کے لئے تیار کرتا ہے اس سلسلہ کیلئے اس کا قیام اور اس کی ترقی نہائت ضروری امور ہو گئے ہیں توسیع مکان کی ضرورت کو آپ سب صاحبان محسوس کر چکے ہیں۔ اور خود وحی الٰہی وسع مکانک اسی کی متقاضی ہے مدرسہ کے باہر بن جانے سے موجودہ مکانات مدرسہ مہمانوں

کی ضروریات کے لئے فارغ ہو جائیگا۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہون ۔ کہ منتظمین نے ہر طرح سے سخت ضرورتوں کو محسوس کر کر آخر یہ اپیل آپ صاحبان کی خدمت مین پیش کی ہے۔

بالآخر مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ جہان کہین یہ درخواست انجمنون کی خدمت مین پہونچے وہان ذمہ وار عہدہ داران فی الفور نہائیت ضروری طور پر اپنی اپنی انجمنون کو ایسے وقت اور موقعہ پر جمع کرین ۔ جہان حتے الوسع سب احباب شامل ہو سکین اور خاص طور پر سب احباب کی خدمت مین شمولیت کے لئے عرض کرین اور اس تجویز کو پڑھ کر سنا دین اور اولوالعزم احباب خود بھی تحریک کرین اور نمونہ قائم کرین تاکہ دوسرے احباب مین بھی دینے کے لئے وہی ہمت اور جوش پیدا ہو۔ اور اس کام کو اس قدر ضبط کے ساتھ اور پابندی سے کرین اور آخر تک نبھائین کہ دوبارہ یاددہانی کی ضرورت نہ ہو۔ جہان انجمنین نہ ہون وہان جس دوست کی خدمت مین یہ تحریک پہونچے ۔ وہ دوسرے دوستونکو اکٹھا کرین اور ان تجاویز کو عمل مین لانے کی کوشش کرین سب انجمنین اور دوست خوب غور کرین اور جو تجاویز ان کی رائے مین اس رقم کے فراہم کرنے کے لئے ضروری ہون اُنپر عمل کرین ۔ اور اگر کوئی نئی تجویز کسی انجمن یا کسی دوست کی رائے مین مفید ہو تو اس سے خاکسار راقم کو بھی مطلع کرین تاکہ اس کا عام اعلان کر کے دیگر احباب اور انجمنون کو بھی اطلاع دیجاوے۔

مین مکرر عرض کرتا ہون کہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس کام کو بہت جلدی شروع کیا جاوے اور کوشش کی جاوے ۔ کہ آخر فروری یا شروع مارچ مین پہلی قسط چندہ کی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام پہنچ جاوے ۔ میری یہ دعا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے مخلصین کے دلون مین وہ سچا جوش اور ہمدردی پیدا کرے جو برکت کا موجب ہو۔ اور اون کے دلون مین اسبات کو ڈالے کہ سلسلہ کو جو تکلیف ہے ۔ وہ اسی طرح رفع ہو سکتی ہے کہ اس سلسلہ کے افراد اس تکلیف کو بحصہ رسدی اپنے اُوپر بانٹ لین ۔

خاکسار محمد علی از قادیان ۔ ۱۳ جنوری ۱۹۰۸ء

بحری سیر و سفر انڈیا کے گرد

بہتر ہوگا کہ انڈیا کا ایک بڑا نقشہ اپنے سامنے رکھ کر ایک خیالی بحری سفر انڈیا کا اس طرح کا کرو کہ باسٹھوین نصف النہار سے اپنا سفر شروع کرو اور تقریباً چار سو میل بلوچستان کے یکستانی مکران کے کنارہ پر سفر کر کے دریائے سندھ کے دہانے پر آئینگے ۔ تو ہم برٹش انڈیا کی سرحد پر پہونچین گے اور کیپ مونز ردس سے گذر کر ہم کراچی کے محاذی رہینگے ۔ جو ملک سندھ کا بندرگاہ ہے اور یہین سے یورپ کو پنجاب کا بہت غلہ جاتا ہے ۔ دریائے سندھ کے دہانون کو چھوڑ کر کچھ اور کاٹھیاوار کے جزیرہ نمائیون کے گرد ہوتے ہوئے خلیج کمبی کے دہانہ پر پہونچین گے اور انڈیا کی بڑی چوکھٹ پر آئین گے یعنی بمبئی کے شاہانہ شہر مین ساحل پر بہت سی چھوٹی چھوٹی خلیجین لین گی ۔ اب ٹھیک جنوب کیطرف پھرین گے اور گوا مین پرتگیزون کا پھریرا پھرتے ہوئے دیکھین گے جو اب تک انڈیا مین ایک پرگنہ کے برابر حکمرانی کرتے ہین پھر یہان سے ہمارا سفر ساحل مالابار پر شروع ہوگا جسکے والے ابھی تھوڑا زمانہ گذرا کہ بحری قزاقون کی سمندر اور بحر عرب مین کمین گاہ تھے ۔ ساحل ٹراونکور پر سے گذر کر جو ایک ہندوستانی ریاست ہے راس کوزس مین پہونچینگے یہ انڈیا کا منتہا جنوب ہے ۔ اب ہم خط استوا سے ۹ درجہ کے اندر ہین اور جب سے سفر شروع کیا ہے ۱۶ درجہ عرض بلد کے طے کئے ہین اب شمال مشرق کیطرف خلیج منار مین چلتے ہین اور لنکا (سیلون) یا سراندیپ چھوڑ جاتے ہین اور اکساؤ پاک سے بحر ہند مین داخل ہوتے ہین اور ساحل کورومنڈل پر اپنا سفر شروع کرتے ہین ۔ پوندچیری سے جہان اب تک ڈیوپلے کی یادگارین موجود ہین مدراس مین آتے ہین جو ایشیا مین اہل یورپ کی سلطنت کی پرورش گاہ ہے ۔ پھر کسلی پٹم کے مقابل خلیج بنگالہ مین داخل ہوتے ہین اور مدراس کی پریسیڈنسی کو چھوڑتے ہین اور گنگا کے دہانون مین داخل ہوتے ہین ۔ جہان سے کلکتہ مین آتے ہین جو انگریزون کی ایک تعجب خیز تجارتگاہ اور حیرت انگیز دارالسلطنت ہے

یہ بیان تو خاص انڈیا کا یعنے ہندوستان کا ہوا جسکی حدود ابوالفضل کی لکھی ہوئی اوپر بیان ہوئی ہین ۔ اب ہم پھر جہاز مین بیٹھ کر جنوب مشرق کی جانب خلیج اراکان سے گذرتے ہوئے راس نگرس تک چلے ۔ اور گوشہ مشرق سے گذر کر خلیج مرتبان مین داخل ہوئے اور نیچے تناسرم کے کنارہ پر چلکر پوائنٹ وکٹوریا تک پہونچے ۔ پس یہان ہمارا بحری سفر ختم ہوا۔ اس سفر مین ہمنے ساحل بحری ۵ ہزار میل طے کیا ہم منطقہ حارہ سے باہر سفر شروع کیا اور خط استوا کے حلقہ مین پہونچے اور شمال کیطرف چلکر پھر منطقہ حارہ کی سرحد بوسی کرنے لگے ۔ اور خط استوا کے جنوب مین دس درجہ سفر کیا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے ۔ کہ یہ بحری سفر سے کل انڈین ایمپائر یعنی انڈیا کی سلطنت عظیم کا ہے بلکہ یہ سفر مکران سے پوائنٹ وکٹوریا تک برٹش ایمپائر کا نصف طواف ہے۔

بری سرحد

اب بری سرحد پر سفر کرو ۔ پہلے بحری لمبا سفر منطقہ حارہ کے عرض بلد پر محدود تھا ۔ یہ بری سفر منطقہ استوا کے کنارہ سے منطقہ معتدلہ مین خط استوا کے شمالی دس درجون سے شروع ہوگا اگر نہائیت جنوب سے بری سرحد کے نشانون پر تناسرم کے مقام سے چلین تو ہم کو معلوم ہوگا ۔ کہ سیام کے متصل سات سو میل سفر کرین تو ایک ہار انبگا جو شان کی ریاستون کے گلے مین پڑا ہوا ہے ۔ اور فرنچ انڈو چین (فرانسیسی انڈیا چینی) کی سرحد سے ملتا ہے ۔ اور برہما کو چینی اضلاع یون ٹن سے جدا کرتا ہے اور زراہدون کی ریاست تبت کی سرحدون پر پھرتا ہے اور چھوٹی سی پہاڑی ریاست سکم کے گرد چکر لگاتا ہے ۔ اور نیپال کی جنوبی مغربی سرحد متعین کرتا ہے ۔ اب یہان سے پہاڑ پر چڑھ کر کوہستان ہمالیہ مین داخل ہو اور کشمیر کے شمالی مشرقی گوشہ سے نکل کر شمالی مغربی سرحد مین داخل ہو پس یہان انڈیا کی سرحد ختم ہوتی ہے ۔ اس شمال مغربی سرحد کے بہت سے واقعات تاریخون مین مندرج ہین اور اخبارون مین ان کا ذکر اکثر ہوتا ہے ۔ اور اس کا ایک نیا صوبہ بنا ہے اس کا حال اب تم کو سناتے ہین ۔

شمالی مغربی سرحد

اس کو کشمیر کے شمال سے دیکھنا شروع کرو ۔ تو ایک بیقاعدہ مستطیل مجمع کے گرد کھینچنا پڑیگا ۔ یہ کشمیر کا نہائیت دور کا مقام ہے ۔ ٹھیک اس کے مغرب مین چترال ۱۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے یہ دو مقام ایسے ہین جہان سے ہندوکش کے درون کی نگرانی ہوتی ہے ۔ آگے جنوب مین مالاکنڈ اور چکدرہ ہین یہ دونو مقام شمالی مغربی سرحد کے بڑے محافظ ہین جہان سے وادی سوات کی قومون کو انگریز ڈراتے اور دھمکاتے رہتے ہین ۔ اس سرحد مین درہ خیبر داخل ہے ۔ جو بذریعہ ریل کلکتہ سے ملتا ہے ۔ جمرود اس ریل کا سرا ہے ۔ اور وادی قرم اور گومل بھی دو بڑے مقام لب کار آمد ہین جہان سے افغانستان مین رسائی ہو سکتی ہے یہ بھی انگریزون کے قبضے مین ہین ۔ گومل سے

جنوب کی طرف سرحد بل کہاتی ہوئی دریائے سندھ کے تقریباً متوازی چل کر بحر عرب سے جا ملتی ہے یہ انڈیا شمال مغربی سرحد کے نشانات غایت کشمیر سے بحر عرب تک ہیں۔ اب اس کے آگے مغرب میں ایک اور سرحد ہے اس میں کوہستان ہیں جن میں وحشی قومیں آباد ہیں جسکو ہم شمالی مغربی سرحد کہتے ہیں۔

منطقہ سرحد

یہ سرحد کوئی خط نہیں ہے کہ نقشہ میں کھینچا ہوا ہو وہ ایک منطقہ ہے جسمیں قومیں آباد ہیں۔ درہ خیبر کے طول پر بلوچستان کے گرد اس کا عرض بدلتا جاتا ہے یہ بیرونی سرحد انڈیا کی چترو افغانستان سے ہندوکش سے لے کر برٹش بلوچستان تک لگی ہوئی ہے اور خیبر اور قرم اور گومل پر قبضہ انگریزوں کے سے جو سرحدی انتہاؤں کو قدیمی سرحدوں پر جکڑے ہوئے ہیں۔ برٹش بلوچستان ایک جزیرہ کی مانند ہے کہ تین طرف سے جنگی اقوام کے ملکوں سے گھرا ہوا ہے جس پر انگریزوں کا قبضہ ہے اور چوتھی طرف قندھار ضلع افغانستان ہے جسکی طرف سکھر کی ریل جاتی ہے۔

انڈیا کا اندرونی جغرافیہ

ہم نے انڈیا کے توابع عدن اور جزائر انڈمان کو چھوڑ کر برٹش انڈیا کی سرحدوں کا پورا بیان لکھ دیا ہے اس کو بحری سفر میں مکران سے بحر ہند کے اندر تک اور بری سفر میں تنا سرم کے نخلستان سے تمام دنیا کی برتیں دروں تک بیان کیا ہے۔ خود انڈیا بھی ایک عجیب سلطنت ہے اگر کوئی شخص بیلون میں بیٹھ کر بلندی پر چڑھے تو وہ انڈیا میں ساری چیزیں دیکھیگا جو ساری دنیا میں دیکھ سکتا ہے اسمیں وہ بلند پہاڑ نظر آئیں گے جو جیسے دنیا میں نہیں اس میں وہ دریا بہتے ہوئے نظر آئیں گے جن سے بڑے دریا دنیا میں کمتر ہوں گے کوئی حصہ ایسا نظر آئیگا کہ اس میں صدہا دیہات تاڑ اور کھوپرے اور کھجور کے درختوں میں ایسے چھپے ہوں گے کہ دکھائی نہ دیں گے کہیں ریگستان ایسے معلوم ہوں گے جن میں سبزے کا پتہ نہ ہوگا کسی حصہ میں سردی ایسی ہوگی کہ بدن کانپتا ہی ہوگا کسی حصہ میں گرمی ایسی ہے کہ بدن پھکا جاتا ہے۔ نباتات و جمادات اور حیوانات اس میں سب قسم کے موجود ہوں گے۔ اس کے قدرتی تین حصے ہیں اول کوہستان ہمالیہ کا خطہ ہے جو شمال مغرب سے آسام کی سرحد سے ہندوکش تک پھیلتا ہے دوم کالی ہندکی میدان ہیں جن کے اندر مغرب میں دریائے سندھ اور اس کے معاون ہیں اور مشرق میں گنگا اور اس کے معاون بہتے ہیں تیسرا حصہ جنوب میں جزیرہ نما ہے جسکو پہلے ہندوکش کہتے تھے مگر اب دکن کا اطلاق اس جزیرہ نما کے وسطی مرتفع زمینوں پر ہوتا ہے میں جانتا ہوں۔ کہ میرے ہموطن تھوڑے سے ہی ایسے ہوں گے جن کو اس مضمون کا پڑھنا اور سمجھنا اور سوچنا پسند ہوگا اس لئے میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ ذکاء اللہ دہلوی۔ (المجدد)

برقی طاقت کے کرشمے

فرانس میں ایک ماہر علم برق نے حال میں ایک عالیشان مکان اس قسم کا بنایا ہے۔ جس میں گھر کے تمام کام بغیر خدمتگاروں کے برقی آلات سے لے جاتے ہیں انہیں ایام میں امریکہ کا ایک اخبار نویس اس مکان کے دیکھنے کو گیا اس نے اس مکان کی سیر کا حال ایک انگریزی اخبار میں یوں لکھا ہے۔

شام کا وقت تھا جب ہم اس مکان کے دروازے پر پہونچے گھنٹی کے بٹن کو دبایا۔ اس کو ہاتھ لگاتے ہی ایک سوراخ میں سے چمکدار روشنی نکلی وہ تیز ہوتی گئی۔ مکان کے اندر سے آواز آئی۔ ٹھیرئیے۔ میں آپ کو دیکھ لیا ہے ابھی دروازہ کھولتی ہوں۔

یہ گھر کی بی بی کی آواز تھی۔ وہ مکان کے کسی دوسرے کمرے میں بیٹھی تھی اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے ایک بٹن کو دبایا بٹن کا دبانا تھا۔ کہ پھٹ سے دروازہ خود بخود کھل گیا۔ میں دروازے سے گذر کر دو چار ہی قدم گیا تھا۔ کہ میرے پاؤں کے نیچے کوئی چیز رگڑ کھاتی معلوم ہوئی۔ یہ بوٹ صاف کرنے کا برش تھا۔ یہ بالکل زمین کے ہموار تھا اور پاؤں رکھتے ہی خود بخود برقی طاقت سے بوٹ کے تلے کو صاف کرنے لگا۔

کھانے کی میز خوب سجی ہوئی تھی۔ کئی کرسیاں اس کے گرد لگی ہوئی تھیں۔ ہر کرسی کے سامنے میز پر ایک گلاس اور ایک دھات کا بیلن رکھا ہوا تھا۔ نشست کے قریب داہنے ہاتھ کی طرف چند مختلف رنگ کے بٹن لگے تھے۔ ایک بٹن کو ہاتھ لگاتے ہی رنگ برنگ کی شعاعیں میز پر پھیل گئیں۔ اور میز کا سامان جگمگا اٹھا بیلن سے کمرہ گرم کیا جاتا تھا۔ اس کے متعلق اس قسم کا سامان تھا۔ کہ فرش پر پاؤں کو گرم کرتے تک کے آلات موجود تھے۔ ایک فیتہ لگا ہوا تھا۔ اس کو دبانے سے گرمی کم یا زیادہ ہو سکتی تھی۔ میں کھانے کی میز کے پاس بیٹھ گیا۔ چند منٹ بعد میزبان کے سامنے خود بخود میز کا ایک خانہ کھلا اور اس میں سے گرما گرم ایک شوربے کی رکابی نکلی اور وہ خانہ گھومتا ہوا میزبان اور ان کی بی بی کے سامنے گیا سب کے سامنے اسی طرح رکابیاں رکھی گئیں سب نے شوربا پیا۔ پھر جب رکابیاں خالی ہوئیں تو خالی خانے میں رکھدی گئیں۔ اسی طرح قسم قسم کے کھانے باری باری سے ہمارے سامنے آتے تھے۔ کوئی خدمتگار یا خانساماں وہاں نظر نہ آتا تھا۔

اس مکان میں سب سے زیادہ قابل دید چیز اس کا باورچی خانہ تھا سب برتن ایلومنیم دھات کے تھے۔ ہر ایک کھانے کے تیار ہونیکا وقت معلوم کرنے کیلئے باورچی خانہ میں ایک آلہ لگا ہوا تھا باورچی برقی مشین کی سوئی کو ہلا دیتا تھا۔ کھانا خود بخود پکنے لگتا۔ جب اس کا مقررہ وقت ختم ہو جاتا تو ایک گھنٹی بجتی جو اس بات کی اطلاع ہوتی۔ کہ کھانا تیار ہو گیا ہے۔

برقی قوت سے ہی برتن دھلتے تھے ایک منٹ میں سوکھائی وہل کر خشک ہو جاتی تھیں۔

"بدر ٹھیک وقت پر نکالا جاتا ہے"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے "بدر" کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ گنے انتخابات کر کے بھی وقت پر شائع کیا جاتا ہے اور اس کے ٹھیک تاریخ پر نکل جانے کا یقین اس درجہ تک پہونچ چکا ہے۔ کہ اگر ایک دن کبھی خریداروں کو دیر سے پہونچے۔ تو دفتر میں بہت سے خطوط شکایت کے پہونچ جاتے ہیں۔ شروع سال سے ٹھیک وقت پر شائع کرنے کے متعلق ہم نے تو کوئی تساہل نہیں کیا مگر بعض واقعات ویسے پیش آئے ہیں کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ کہنا پڑا ہے ایک دن ایسا ہوا کہ ہمنے ڈاک خانہ میں ڈاک کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے اخبار پہونچا دیا مگر یہاں سے روانہ نہ کیا گیا۔ عذر یہ تھا کہ ہم چھاپ نہیں سکے۔ اس کے بعد پچھلے پرچے کی نسبت یہ بات ہمارے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ اخبار جمعرات شام کی گاڑی میں روانہ نہیں ہوا بلکہ حالانکہ تیار ہو چکا تھا وجہ یہ کہ تھیلہ والا وقت پر ڈاک نہ لایا اور اس کے قبل بھی چند بار ایسا ہوا ہے یہ باتیں محکمہ ڈاک کے افسروں اور تھیکہ کے ٹھیکیدار کی توجہ کے قابل ہیں جنکے متعلق اگر یہی حال رہا تو ہمیں تفصیل سے لکھنا پڑیگا کیونکہ اس سے کارخانے کو بہت بھاری نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے علاوہ ازیں کچھ قصہ نہیں۔

انتخاب الاخبار

دو نظیر اخبار ... ؟

۱ ۔ شاہ پرتگال معہ ولیعہد قتل کیا گیا ۔ قتل شاہ کی تفصیلات نہایت جگر خراش ہین جس کھلی گاڑی پر سوار تھے اس کے ساتھ اردل کی حفاظت تھی ۔ عین چوک مین گاڑی گذرتی تھی ۔ جبکہ ایک جوان دفعتاً لپکا ۔ پشت گاڑی کے پائدان پر چڑھ کر فیر کیا ۔ اس شخص نے ریوالور اس طرح سر کی کر شاہ ڈان کارلو کے پہلو مین گولی لگی ۔ ملکہ کھڑی ہو کر چیخ پڑین ۔ ملکہ کے ہاتھ مین گلدستہ تھا وہی قاتل کے چہرے پر دے مارا ۔ ولیعہد نے بھی ہاتھ کی چھڑی سے ضرب لگائی ۔ لیکن قاتل باز نہ آیا ۔ غضب کا ہٹ دھرم نکلا ۔ اس نے شاہ کی پشت مین ایک اور فیر ریوالور کا کر دیا ۔ تب بازاری تماشائیون نے اس ملعون قاتل کو کھینچکر نیچے اتار لیا ۔ ایک پولیسمین نے بندوق سے مار ڈالا ۔ ادھر ایک اور آدمی نکلا ۔ باران کوٹ مین کر متواتر فیر کرنے والی قرابین نکال کر علی التواتر دو فیر کئے یہ دونون فیر بلاتحاشا ولی عہد کی طرف تھے ۔ وہ تیسرا فیر بھی کرنا چاہتا تھا ۔ کہ ایک افسر نے تلوار سے کاٹ ڈالا ۔ اس وقت غریب ملکہ کی حالت دردناک تھی ۔ کبھی خاوند کو دیکھتی کبھی وارث کو ۔ دیوانہ وار چیخین مارین ۔ ملکہ رات بھر بیٹھی رہین ایک طرف خاوند مردہ تھا ۔ ایک طرف لخت جگر جان توڑتا تھا غضب مجسم ۔

شاہ کا ایک قاتل لزبن کے مدرسہ کا ایک ٹیچر تھا رسالہ مین سارجنٹ بھی رہ چکا تھا ۔ قتل کیا گیا ۔ ہمارے حضور شاہ قیصر نے اور نیز شاہ اٹلی نے ایک ایک ماہ ماتم رکھنے کا حکم دیدیا ہے بطور ہمدردی قیصر جرمن نے تین ہفتہ کے لئے درباری ماتم کا حکم دیا ۔ پرتگال مین نیا انتظام زیر تکمیل ہے ۔

۲ ۔ انبوہ بیکاران نے لارڈ ٹیبر کو پکڑ کر ایک ستون سے باندھدیا اور خوب بید مارے ۔

۳ ۔ جنوب کے ساحل رامیشورم سے سیلون تک جہازی نہر بنانا گورنمنٹ انڈیا نے منظور نہین کیا ۔

۴ ۔ ناسک مین ترمبوک دروازہ کے متصل سخت آتش زدگی سے کئی دکانین جل گئین ۔ ۲۵ ۔ ۳۰ ہزار نقصان

۵ ۔ ولایت مین سانپون کا زہر بڑے شوق سے خریدا جاتا ہے ۔ جو زندہ اور زہریلے ناگون سے بمشکل نکالا جاتا ہے ۔ ڈیڑھ رتی کے لئے بیس روپے قیمت لی جاتی ہے ۔

۶ ۔ لاہور میونسپلٹی نے ہوس ٹیکس کی تجویز تو منسوخ کی مگر اس کی بجائے ایک عجیب تجویز پیش کی گئی ۔ وہ یہ کہ جتنے مسافر لاہور سے ریل سے سفر کرین ۔ ان پر ۴ر ۔ ۳ر ۔ ۲ر ۔ ۱ر ٹیکس لگایا جاویگا ۔ وہ کیون ؟ کہ وہ بھی عمدہ پانی سڑکون نفیس بازارون صاف روشنی ۔ مصفا پانی اور ایسے فوائد سے متمتع ہون گے ؟ (اچھی مہمان نوازی ہے)

۷ ۔ جو مقدمے ٹرنسوال مین ہندیون پر چلائے گئے تھے ان سے گورنمنٹ دست بردار ہو گئی ہے اور جن ہندیون نے نام درج رجسٹر کرانے سے انکار کیا تھا انہین تین ماہ کی مہلت دیگئی ہے ۔ پہلے سب کا انگوٹھے کا نشان لگایا جاتا تھا مگر اب خواندہ آدمی اس سے مستثنی کئے گئے (مسٹر گاندھی ۔ عبدالغنی کی کوشش مبارک ہولی)

۸ ۔ مسٹر فورنیز کی رائے مین ہر ایک ذرہ ایک مکمل نظام ہے ۔ جس پر ہزارہا بستیان بہت ہی چھوٹے جاندارون کی آباد ہین ۔ ہمارا سکنڈ ذرہ کی دنیا کے لئے ۰۰ سال کے برابر ہے ۔ سچ ہے ۔ ؎

اہل بینش چو بچشم دل بینا بینند
مہر از ذرہ و از قطرۂ دریا بینند

۹ ۔ کابل مین سخت چیچک اور خسرہ نمودار ہوا ۔ سردار نصر اللہ خان کے تین بچے ضائع ہو گئے ۔

۱۰ ۔ پارلیمنٹ کھلنے پر حضور ملک معظم بالقابہ نے فرمایا نہایت افسوس کا مقام ہے ۔ کہ اکثر حصص ہندوستان مین پچھلے سال بارش نہ ہونے کیوجہ سے قحط اور بیماری عام طور پر پھیل رہی ہے ۔ مناسب امداد کی تدابیر بعد غور و خوض کے تجویز کی گئی ہین ۔ رعایا اور حکام مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے ہین ۔

۱۱ ۔ ۲۰ جنوری کی شب کو پشاور مین نہایت معرکہ کا ڈاکہ پڑا ۔ ڈاکو شب کی تاریکی مین شہر کے اندر گھس آئے ایک متمول ساہوکار کے مکان کو توڑ کر ۲ لاکھ کا زر و جواہر لیکر چمپت ہوئے ۔ مکان پر پہرہ کے لئے جو آدمی متعین تھے ۔ انہین سے دو نشانہ بندوق اور دو مجروح ہوئے پولیس کے دو سپاہی بھی ہلاک ہوئے ۔

۱۲ ۔ اب کے سال غیر معمولی جاڑون سے لہریا سرائے دربھنگہ مین بیشمار پرندے درختون پر ہی مر گئے ۔

۱۳ ۔ انجمن حمایت اسلام پر مختلف اعتراض ہو رہے ہین ۔ یہ اعتراض خصوصیت سے قابل ذکر ہے ۔ کہ ہر ممبر کے لئے لازم ہے کہ چار آنے چندہ ادا کرے ۔ مگر کئی ممبر ایسے ہین جنکے ذمے سالہا سال کا بقایا ہے ۔ پس انجمن کی کارروائیان خلاف قانون ہین ۔ کہ ہر ایک اجلاس مین جو ممبران شریک ہوتے رہے وہ قانون کے مطابق ممبر شمار ہونے یا رائے دینے کے حقدار نہ تھے ۔

۱۴ ۔ چندوی (جہلم) مین ایک شخص نے تین آدمیون کو چھری سے زخم لگا کر ہلاک کر دیا ۔

۱۵ ۔ ۱۷ جنوری ایرنپورہ (چھاونی) دس بجے کے قریب روشنی دکھائی دی ۔ جیسے کسی جگہ آگ لگ گئی ۔ پرندے بھڑک کر اڑنے لگے ۔ اڑہائی منٹ تک یہ نظارہ رہا (شہاب ثاقب)

۱۶ ۔ تم کیا مانگتا ۔ یہ دو لفظ دو انسپکٹرون نے ایک لڑکے سے کہے ۔ ہتک کی وجہ سے ۱۵۰ روپے جرمانہ ہوا ۔ ڈیفنس کیطرف سے کہا گیا کہ کہنے والے کا مطلب یہ تہا ۔ تمہین کیا مطلوب ہے (ذرا آج کل کے جنٹلمین جو اپنی زبان بگاڑ کر بولتے ہین ۔ وہ بھی محتاط رہین)

۱۷ ۔ یکم مارچ سے ریاست اندور مین ڈاک کا انتظام برٹش محکمہ ڈاک کی تحت مین لایا گیا ۔

۱۸ ۔ مہاراجہ سر جو تیندر و موہن ٹیگور کی جدی جائداد کا مالک جسکی آمدنی ۵ لاکھ سالانہ ہے انگریز ہوا وجہ یہ کہ مہاراجہ کا بھائی عیسائی تہا ۔ میم سے شادی کی ۔ اولاد نہ ہوئی ۔ ایک انگریز کو بیتنی بنایا ۔

۱۹ ۔ شاہ کابل کے جلال آباد آتے سٹر تیلک کا پتلا جلایا جانے ناگر باری کے دخانی جہاز کے الٹ جانے کی خبرین غلط ہین

۲۰ ۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر ۳۰ ۔ مارچ شملہ مین کھلینگے ۔

۲۱ ۔ ہند مین قحط زدون کی تعداد ۵ لاکھ ۷۶ ہزار تک پہونچگئی ہے ۔

۲۲ ۔ آئندہ ڈاک کے پارسل کی تعداد بجائے پچیس کے دس سیر کرنے کی تجویز ہے

۲۳ ۔ ایک کل ایجاد ہوئی ہے جسکے ذریعہ ۵۵ فیٹ گہرے کنوئین مین سے ایک بیل ۲۳۲ چاٹیان (جھلاری ٹینڈین) بآسانی نکال سکتا ہے ۔ ایک سو روپیہ قیمت ۔

۲۴ ۔ ایک نقشہ پیش کیا گیا ہے جنمین مسلمانو کی تعطیلین صرف آٹھ بتائی گئی ہین ۔ ہندؤن کی بیس ۔ اور پھر راقم نے عرض کیا ہے کہ عید و محرم کی تعطیلین دو چند کر دی جاوین ۔ عید کے متعلق جو صلاح دیگئی ہے وہ نہایت عمدہ ہے ۔ مگر کیا مسلمانون کو جمعہ کی تعطیل کی ضرورت نہین ۔ خواہ دو دن ہی کیون نہ ہو ۔

مفصلۂ ذیل کتب دفتر بدر یہ الحکم سے خریدو

درثمین | مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور لیسٹ طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ غیر مجلد ۶

طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزہ کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں۔
قیمت فی جلد ا

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور تا بلد ہے۔ قیمت ۸

الوصیت | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور سیلسلہ کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں ... قیمت ا

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متعلق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ – عصمت انبیاء ۸

سرالشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے ملکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ا

البرہان الصحیح فی تائید المسیح

حیرت کی حیرانی | مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ۹

نظم ... | مستملات کے بھرپور۔ قیمت ۸

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۸

کاسر احمدی | مصنفہ غلام رسول پنجابی نظم۔ قیمت ۸

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ا

کاسر احمدی | الاوادواسے۔ قیمت ۸

سراج الحق | مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید۔ امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت سی لطیف لکھی ہیں قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ا

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے

یعنی کتاب بول چال عربی ترتیب ۱۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت ۱۲ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجیں گے ان سے صرف ایکروپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال درم نقدہ سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی جتے کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کی طبع کیلئے روپیہ کی کمی تھی اسلئے یہ گراں رعایت گوارا کی گئی ہے اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ کی قیمت کی کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ۱۲ میں ملیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو آپکو ایکروپیہ لینے پر روانہ کیجاوینگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل التعلیم۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف۔ قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احمدی کاسر۔ چٹھی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی ۲ اور کمیشن ا لگیگا۔ کتابوں پر ٹکٹ ہرحال ہم لگائیں گے۔ کتابیں مفت روانہ ہونگی ایکروپیہ ان کا بطور پیشگی جمع رہیگا۔ نٹ نوٹ۔ یاد رہے کہ سردست دو سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاوے گی۔

المشتہر۔ سید محمد عبدالحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں نکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ پر یہی شک ہوگیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کروائے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا۔ یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک میں بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ اونہوں نے مجھے ایسی دوائی دی

الراقم۔ محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک راجپوتانہ سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی تمام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہوں انشاءاللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاویگی۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے

قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ۔ بیس گولی ۱۲ – علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجربہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازانجملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ دھوپ آنکھوں سے پانی جاری رہنا اور پیچ ہیں اور ضعیف بصارت کیلئے بینظیر ہے۔ فی تولہ ۱۲ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فی بکس ۲ سفوف جریان و دیغتہ کیلئے ۱۲ سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ دستور ہضم جسمیں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور قم معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی بکس ۱۲

پتہ۔ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر و نام اور دوائی نہ درج ہوں ... محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر۔ حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیسہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ظفرکم اللہ ظفراً مبینا

مبارک ۱۷۔ فروری ۱۹۰۸ء۔ بروز سہ شنبہ بعد از نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بڑی صاحبزادی مبارکہ بیگم کا عقد نکاح حضرت نواب محمد علی خان کے ساتھ ہوا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ پڑھا۔ جس میں آپ نے اول عربی زبان میں حمد الٰہی کے بعد چند آیات قرآنی پڑھیں اور پھر عربی زبان کی ضرورت اور خوبیوں پر مختصر ریمارکس کرتے ہوئے عربی عبارت کی تفسیر اور تشریح کی۔ اور نکاح کی ضرورت اور اس کے فوائد پر بحث کی۔ اور اخیر میں حق مہر کے متعلق فرمایا۔ کہ ہر ایک کا مہر اس کے حالات اور اسکی قوم اور ملک کے حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ ایک غریب شخص کا نکاح صرف اتنے پر ہوا کہ اس نے اپنی بیوی کو چند آیات قرآنی پڑھا دیں (قادیان میں ہی ایک نکاح اس قسم کا ہوا تھا۔ اس واسطے نواب صاحب کے خاندان کی رسم کے مطابق تو حق مہر کئی کئی لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔ مگر حضرت نے اس کو پسند نہ فرمایا۔ چونکہ اخبار کا اکثر حصہ طیار ہو چکا تھا اس واسطے خطبہ انشاء اللہ آئندہ درج ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس تعلق کو جانبین کے واسطے اپنی رحمتوں اور برکتوں کا موجب کرے۔ آمین

ضرورت مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے ایک ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو کہ عربی دینیات اور فارسی میں اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ ہائی اور مڈل کی جماعتوں کو تعلیم دے سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستیں بمعہ سندات بنام ہیڈ ماسٹر صاحب آنی چاہئیں۔

شیر علی عفی عنہ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

شکریہ مسجد مبارک میں ایک کلاک کیواسطے جو تحریک اخبار بدر میں کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں محبی ابو سعید عرب صاحب رنگون سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مسجد کے لئے ایک کلاک وہاں سے روانہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عرب صاحب کو بصحت و عافیت رکھے اور نیک ارادوں میں برکت دے اور ان کو اور جماعت رنگون کو جزائے خیر دے۔ جنھوں نے اس کار خیر میں حصہ لینے میں ایسی سبقت کی۔

حقیقۃ الوحی کتاب حقیقۃ الوحی کی خریداری کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ حضرت اقدس کی جامع معارف کتاب ہے۔ اور اس میں دو سو آٹھ نشان مفصل درج ہیں اور اسکی جلد فروخت ہونے سے دیگر تصانیف کے لئے سرمایہ بہم پہنچیگا۔

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	۳۰
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق دنیوی اخبار	للعہ
مابعد	صہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجائے گی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکے گا۔ رسید اخبار میں دی جائے گی۔ علیحدہ رسید روانہ ہوگی۔ لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراجدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو خط و کتابت کے واسطے جوابی ٹکٹ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل سے معذور سمجھا جاوے۔ خریدار اپنے خط میں اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ اور نام اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

مینیجر

تمہید

ہمارے شاعر نازک خیال خواجہ کمال (پلیڈر چیف کورٹ لاہور) بھی ہیں جنہوں نے آج ۱۰ فروری کو مدینۃ الامام میں آتے ہوئے حضور پرنور کی ایک نظم کو اردو کا لباس پہنایا ہے یہ جدت اور پھر یہ طلاقت۔ ع ۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ۔

بده از چشم خود آبے درختان محبت را
مگر روزے دہندت میوہ ہائے پر حلاوت را

مسلمان در باطن حقیقتہا ہے دارد
کجا باشد خبر زاں سر گرفتاران صورت را

من از یار آمدم تا خلق را این ماه بنمایم
گر امروزم نے بینی - بہ بینی روز حسرت را

گر از چشم تو پنہان ست شانم دم مزن بارے
که بد پرہیز بیمارے نہ بیند روئے صحت را

چه چشم حق شناس و نور عرفانت نہ بخشیدند
نہادی نام کافر لاجرم عشاق ملت را

کجا از آستان مصطفٰے اے ابله بگریزیم
نمی یابیم در جائے دگر این جاه و دولت را

بحمد اللہ که خود قطع تعلق کرد این قومے
خدا از رحمت و احسان میسر کرد خلوت را

چه دوزخہا که میدیدم بدیدار چنین روہا
بنازم دلبر خود را که بازم داد جنت را

چه میسوزی ازان قربے که با دلدار میدارم
اگر زوریست در دستت بگرداں رزق قسمت را

بہ نخوتہا نے آید بدست آن دامن پاکش
کسے عزت از و یابد که سوزد رخت عزت را

اگر خواہی ره مولیٰ ز لاف علم خالی شو
که ره نہ دہند در کویش اسیر کبر و نخوت را

منه دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی
که میخواہد نگار من تہیدستان عشرت را

مصفا قطرۂ باید که تا گوہر شود پیدا
کجا بیند دل ناپاک روئے پاک حضرت را

نمی یابد مرا یک ذره عزتہائے این دنیا
منه از بہر ما کرسی که ماموریم خدمت را

ہمه خلق و جہان خواہد برائے نفس خود عزت
خلاف من که میخواہم براه یار ذلت را

ہمه در دور این عالم امان و عافیت خواہند
چه افتاد این سرما را که میخواہد مصیبت را

مرا ہر جا که میبینم رخ جاناں نظر آید
درخشد در خور و در ماه بنماید ملاحت را

مریض غربت و عجزم ازاں روئے که دانستم
که جا در خاطرش باشد دل مجروح غربت را

من آن شاخ خودی و خودروی از بیخ برکندم
که می آرد ز ناپاکی بر نفرین و لعنت را

مگر از روضۂ جان و دل من پرده بردارند
بہ بینی اندراں آن دلبر پاکیزه طلعت را

فروغ نور عشق او ز بام و قصر ما روشن
مگر بیند کسے آنرا که میدارد بصیرت را

نگاه رحمت جاناں عنایتہا بمن کرد است
وگرنہ چوں منے کے یابد آن رشد و سعادت را

نظربازان عالم ظاہر اندر علم خود نازند
ز دست خود فگنده معنی و مغز و حقیقت را

ہمه فہم و نظر در پرده ہائے کبر پوشیدند
چنان خواہند این خمرے که پاکان جام قربت را

خدا خود قصۂ شیطان بیان کرد است تا دانند
که این نخوت کند ابلیس ہر اہل عبادت را

بلفاظی بسر کردند عمر خود بلا حاصل
دمے از بہر معنی ہا نمی یابند فرصت را

گزاف و لاف شان در ظاہر شرع ست ہم باطل
که غافل از حقائق کے نکو دانند شریعت را

مسیح ناصری را تا قیامت زنده مے فہمند
مگر مدفون یثرب را ندادند این فضیلت را

ز بوئے نافۂ عرفان چه محروم ازل بودند
پسندیدند در شان شہ خلق این مذلت را

ہمه درہائے قرآن را چو خاشاکے بیفگندند
ز علم ناتمام شان چہا گم گشت ملت را

ہمه عیسائیان را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

درین ہنگام پر آتش بخواب خوش چسان خسپیم
زماں فریاد میدارد که بشتابید نصرت را

شب تاریک و بیم دزد و قوم ما چنین غافل
کجا زین غم روم یارب نما خود دست قدرت را

سخاک انگیزی شان بر ضیائے خود نمی ترسم
نہاں کے ماند آن نورے که حق بخشید فطرت را

کجا غوغائے شان بر خاطر من وحشتے آرد
که صادق بزدلے نبود وگر بیند قیامت را

دیا کر آنکھ سے پانی درختان محبت کو
کہ تا اک دن تو پاوے میوئے پُر حلاوت کو

مسلمان باطن میں عجب رکھتا حقیقت ہے
خبر اس چاند کی کیا ہو گرفتاران صورت کو

میں آیا یار سے تا خلق کو وہ چاند دکھلاؤں
نہ دیکھا مجھکو جس نے آج وہ دیکھے گا حسرت کو

تری آنکھوں سے گر پنہاں ہے میری شان - تعجب کیا
کہ بد پرہیز جو ہوگا نہ دیکھے گا وہ صحت کو

ملیں آنکھیں نہ تم کو حق شناسی کی نہ عرفاں ہو
تو آخر تم نے کافر کہدیا عشاق ملت کو

کہاں میں آستان مصطفٰے سے جاؤں اے احمق
کسی جا پر نہیں پاتا میں جب اس جاہ و دولت کو

بحمد اللہ کیا قطع تعلق قوم نے خود ہی
خدا نے رحمت و احساں سے یوں بخشا ہے خلوت کو

مجھے تو ان کی صورت دیکھنا از قسم دوزخ تھا
مجھے ہے ناز دلبر پر دیا پھر جس نے جنت کو

تو کیوں جلتا ہے میرے قرب سے جو مجھکو حق سے ہے
اگر کچھ زور ہے تیرا بدل دے رزق قسمت کو

کہاں نخوت سے ہاتھ آتا ہے دامن پاک مولا کا
ملے عزت اسکو جو جلائے رخت عزت کو

تو لاف علم سے باز آ اگر چاہے رہ مولا
کہ اس کوچہ میں راہ ملتا نہیں پابند نخوت کو

خدا کو چاہتا ہے تو تنعم سے ہٹا دل کو
کہ دلبر چاہتا ہے بس تہیدستان عشرت کو

مصفا قطرہ چاہئے ہو تو گوہر اس سے پیدا ہو
کہاں دیکھے دل ناپاک روئے پاک حضرت کو

میں اک ذرہ بھی اس دنیا کی عزت کا نہیں خواہاں
نہ رکھ کرسی مری خاطر میں ہوں مامور خدمت کو

سبھی مخلوق اپنے واسطے عزت کی خواہاں ہے
مگر میں ہوں رہ حق میں طلب کرتا ہوں ذلت کو

ہر اک اس دور عالم میں امان و عافیت چاہے
مرے سر کو ہوا کیا چاہتا ہے جو مصیبت کو

جدھر میں دیکھتا ہوں روئے جاناں ہی نظر آتا
چمکتا مہر میں - ہر مہ میں دکھلاتا ملاحت کو

میں طالب عجز و غربت کا ہوا اسدن سے جب سمجھا
کہ میرا یار چاہتا ہے دل مجروح غربت کو

خودی و خودروی کی شاخ جڑ سے کاٹ دی میں نے
کہ اس ناپاک کو پیدا کیا بڑھاے لعنت کو

اٹھائے گر کوئی پردہ ہمارے روضۂ دل سے
تو دیکھیگا وہاں اوس دلربا پاکیزہ طلعت کو

ہوا ہے نور عشق اسکا ہمارے بام سے روشن
مگر دیکھے وہی اس کو جو رکھتا ہو بصیرت کو

یہ اس کی چشم رحمت ہے جو کرتی یوں عنایت ہے
وگرنہ مجھ سا پا سکتا ہے کب اس رشد و سعادت کو

ہیں اپنے علم پر نازاں یہ علم ظاہری والے
مگر پھینکا ہے اپنے ہاتھ سے مغز و حقیقت کو

.. ..

خدا نے قصہ شیطان بیان کرکے یہ سمجھایا
بنا تا کبر ہے ابلیس ہر اہل عبادت کو

یوں ہی لفاظیوں میں عمر اپنی کر کیا ضائع
مگر معنی کی خاطر یہ نہیں پاتے ہیں فرصت کو

جو علم ظاہری میں لاف تھی انکو وہ تھی باطل
جو غافل ہو حقیقت سے وہ کب جانے شریعت کو

مسیح ناصری کو تا قیامت زندہ یہ سمجھیں
مگر مدفون یثرب کا نہ پائے اس فضیلت کو

ازل سے ہی جو تھے محروم عرفاں سے تو ان سب نے
روا رکھا ہے شان مصطفٰے میں اس مذلت کو

جو تھے قرآن کے موتی سمجھ کر خاک سب پھینکے
اور اپنے علم ناقص سے کیا گم دین و ملت کو

مدد دی اپنے ہی اقوال سے عیسیٰ پرستوں کو
ہوئی جرأت عجب ان سے پرستاران میت کو

میں اس ہنگام پر آتش میں میٹھی نیند کیا سوؤں
زمانہ کہہ رہا ہے اٹھو پاؤ جلد نصرت کو

اندھیری رات خطرہ چور کا اور قوم یوں غافل
کہاں جاؤں میں اس غم سے دکھا یارب تو قدرت کو

مجھے کیا ڈر ہے گر نور پہ ہیں ڈالتے مٹی
[illegible] وہ روشنی کیسے جو حق نے بخشی فطرت کو

مرے دل پر ہو کیا وحشت تمہارے شور و غوغا
کہ صادق کب ہو بزدل دیکھنے گر چہ قیامت کو

کلام المہدی

۲۶ ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ حضور نے اپنی تقریر جلسہ ماہ دسمبر میں فرمایا تھا۔ کہ قیامت آنیوالی ہے اور اس کا وقت قریب ہے۔ کیا اس سے یہ مراد ہے کہ کچھ سالوں کی بات ہے فرمایا کہ قرآن میں بھی ہے۔ اقتربت الساعۃ اور ایسی دیگر آیات پس سمجھ سکتے ہو کہ قریب کے کیا معنے ہیں۔ قرب الساعۃ کے جو نشانات تھے۔ وہ تو ظاہر ہو چکے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ آخری زمانہ ہے آنحضرت صلعم جب کوئی ہولناک واقعہ پیش آتا۔ تو فرماتے کہ قیامت آگئی (۲) ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضور کا الہام تھا ستائیس کو خوشیاں منائینگے۔ سو ۲۷ ماہ لوہ کو بارش ہوگئی اور لوگوں نے خوشیاں منائیں۔ فرمایا یہ تکلفات ہیں جو ہم نہیں چاہتے خدا کا وہ نشان ہوتا ہے۔ جو دل بول اٹھیں کہ دشمن بھی کہدیں کہ یہ بات ہوگئی گو دشمن کا اقرار زبان سے محال ہے۔ مگر تاہم نشان وہ ہوتا ہے جو اپنی عظمت سے رعب ڈال دے

فرمایا۔ جو خط آتا ہے۔ میں اُسے پڑھکر اُس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا۔ جبتک دعا نہ کرلوں کہ شاید موقع نہ ملے۔ یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم ہے۔ جو اس کوچہ میں داخل ہو وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی ایک شدت توجہ سے اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز و قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اسکے لئے خود ہی دعا کرنیکو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے۔ اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں۔ مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کیلئے میسر نہیں آتی یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

فرمایا جب انسان مکر کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ خدا بھی مکر کرتا ہے۔ مکر کا مقابلہ مکر کرے جب ہی بات بنتی ہے۔ نادان مکر کے لفظ پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ اس میں کوئی بری بات نہیں مکر اس باریک تدبیر کو کہتے ہیں۔ جو خبیث آدمی کے دفع کیلئے کی جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام خیر الماکرین رکھا۔

دعا دو قسم ہے ایک تو معمولی طور سے دوم وہ جب انسان اسے انتہا تک پہونچا دیتا ہے۔ بس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرتا رہا جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے۔ کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو۔ تو اس اثر وقت میں کام آتی ہے؛

جب لوگ حد سے زیادہ دنیا میں دل لگاتے ہیں خدا سے بے پروائی اختیار کرتے ہیں تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ دیکھو طاعون کیسی تباہی ڈال رہی ہے۔ ایک کو دفن کرکے آتے ہیں۔ تو دوسرا جنازہ تیار ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ بت پرستی انسان پرستی۔ مخلوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے۔ مگر شوخیوں بدمعاشیوں ظلم و تعدی۔ غفلت اور اہل حق کو ستانے و دکھ دینے کی سزا اسی دنیا میں دیجاتی ہے۔ نوح کے وقت جو عذاب آیا اگر خدا کے رسول کو نہ ستاتے۔ تو وہ عذاب نہ آتا۔ یہ شوخی پر اس سے لئے عذاب آتا ہے۔ کہ " ایک چور دوسرا چتر" دنیا دار المکافات نہیں۔ اس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بدمعاشی کرے۔ جو شرافت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو۔ تو اس کی سزا آخرت میں ہے۔ اب جو دنیا میں عذاب آیا۔ تو اسی لئے کہ دلیری شوخی شرارت حد سے بڑھ گئی۔ ایسی کہ گویا خدا ہے ہی نہیں۔ طاعون نے اس قدر سخت بربادی کی۔ مگر ابھی ان کے دلوں نے کچھ محسوس نہیں کیا۔ پوچھو تو ہنسی ٹھٹھے میں گذار دیتے ہیں بعض کہتے ہیں۔ معمولی بیماری ہے۔ گویا خدا کے قضاء و قدر سے منکر ہیں۔ بے شک یہ بیماری ہے۔ مگر انہی بیماریوں سے عذاب آیا کرتا ہے۔ یہودیوں پر جب یہ وبا پڑی تو خدا نے اسے عذاب فرمایا۔ یاد رکھو کہ جب خدا چاہتا ہے۔ انہی بیماریوں کو شدت و کثرت میں بڑھا کر ہلاک کر دیتا ہے۔ ان لوگوں کی بے یقینی کی یہ علامت ہے۔ کہ عذاب کو عذاب نہیں سمجھتے۔ خدا رحیم ہے۔ سزا دینے میں دھیما ہے۔ مگر یہ لوگ یاد رکھیں۔ کہ جب تک وہ وقت نہ آئے گا۔ کہ پکار اٹھیں "اب ہم سمجھے" یہ عذاب ہٹنے کا نہیں۔ اس کا علاج وہی ہے۔ جو ہم بارہا دفعہ بتا چکے ہیں یعنے تضرع و انابت الی اللہ

۳ فروری ۱۹۰۶ء۔ خدا کے مامور پر ایمان لانے کے ساتھ ابتلا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا و ہم لا یفتنون۔ (کیا لوگوں نے سمجھا کہ چھوڑے جائیں گے یہ کہنے کہ ہم ایمان لائے اور آزمائے نہ جائیں گے۔

گویا ایمان کی شرط ہے آزمایا جانا۔ صحابہ کرام کیسے آزمائے گئے۔ ان کی قوم نے طرح طرح کے عذاب دیئے ان کے اموال پر بھی ابتلا آئے۔ جانوں پر بھی۔ خویش و اقارب پر بھی۔ اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو اندیشہ کرنا چاہیئے۔ کہ میرا ایمان صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ سنۃ اللہ کے خلاف ہے۔ کہ مومن پر ابتلا نہ آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کوئی نہیں ہوسکتا۔ وہ جب اپنی رسالت پر ایمان لائے۔ تو اسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ عزیزوں سے جدا ہوئے۔ میل ملاپ بند کیا گیا ملک سے نکالے گئے۔ دشمنوں نے زہر تک دیدیا۔ تلواروں کے سامنے زخم کھائے۔ اخیر عمر تک یہی حال رہا۔ پس جب ہمارے مقتدا و پیشوا کے ساتھ ایسا ہوا تو پھر اس پر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے رہیں۔ ایسے ابتلا جب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ ابتلا اسی واسطے آتے ہیں۔ کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ خدا رحیم ہے۔ مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت سے ساتھ مدد نہ دے۔ تو خدا کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔

بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مرگیا یا بیوی مرگئی یا رزق کی تنگی ہوگئی حالانکہ یہ ایک ابتلا تھا۔ جس میں پورے نکلتے۔ تو انہیں ان سے بڑھ کر دیا جاتا۔ اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن متقی کا کام شیوہ نہیں۔ یہ جو پراگندہ روزی پراگندہ دل کہتے ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ جو پراگندہ دل ہو وہ پراگندہ روزی رہتا ہے۔ اور اول تو صادقوں کے سوانح دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے خود اپنے تئیں پراگندہ روزی بنالیا۔ دیکھو حضرت ابوبکر تاجر تھے بڑے معزز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر سب کو دشمن بنالیا۔ کاروبار میں بھی فرق آگیا یہاں تک کہ اپنے شہر سے بھی نکلے یہ بات خوب یاد رکھو کہ یہی تقوےٰ ایسی چیز ہے۔ جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور کل پراگندگیوں سے نجات ملتی ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو خدا تعالےٰ پر تہمتیں دیتے ہیں۔ تمام انبیاء و راستبازوں کی گواہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے زیادہ رحیم و کریم کوئی نہیں۔ انسان جو حد سے زیادہ تنگ ہو جاتا ہے تو یہ اس کی اپنی ہی غلطی کا نتیجہ ہے۔ توکل میں کمی ہوتی ہے صدق قدم نہیں ہوتا۔ صحیح طور سے مومن معلوم کرنا مشکل ہے۔

[illegible] کہہ سکتا ہے۔ مین صالح ہون زاہد ہون مگر خدا کے
نزدیک [illegible] رہوتا ہے۔ ایسے ہی بعض ایسے بندے بھی
[illegible] لوگون مین بُرے سمجھتے ہین۔ مگر خدا کے نزدیک
[illegible] ہوا ہو جن سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
[illegible] سمجھا۔ مگر اللہ کے نزدیک آپ سرور کائنات تھے
[illegible] نے یہ یقین تھا۔ کہ اس نے مباہلہ
[illegible] کہا۔ اللھم من کان افسد للقوم
[illegible]

[illegible] ہے۔ اسے پکا یقین تھا جبھی تو یہ کلمات
[illegible] ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے فعلی رنگ
[illegible] کر دیا کہ صادق اور پاکباز کون ہے اور کاذب اور
[illegible]

[illegible] فرماتا ہے۔ لو کنا نسمع او نعقل
[illegible] السعیر۔ علم صحیح اور عقل سلیم یہی
[illegible] جس مین شقاوت ہو۔ اسکی مت
[illegible] وہ نیک کو بد اور بد کو نیک سمجھتا ہے

[illegible] بدر کی خدمتین

[illegible] سراج الدین عمر پرپرائٹر کی ایک درخواست

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جن
[illegible] اور نقصانات کا اخبار بدر سے مجھے
[illegible] میرے مکرم احباب سے پوشیدہ نہین
[illegible] تمام نقصانون کو آجتک ثابت قدمی اور
[illegible] ہے۔ اگرچہ عام تجارتی
[illegible] کہ جہان نقصان ہوتا دیکھا جائے۔
[illegible] تھوڑے سے نقصان
[illegible] تجارتون
[illegible] بات تو یہ ہے [illegible]
سے اور اس کے قیام سے دنیا گون خدمات اسلام
[illegible] جو اس کے وجود سے [illegible]

ہو رہی ہین اور جن کا اعتراف ہر ایک صاحب نظر کو ہے اور دوسری بات یہ کہ اس کا مالی معاملہ ایک ایسی شاکر اور قدرشناس قوم کے ساتھ تھا اور ہے جو آج دنیا بھر کی قومون مین سے منتخب حق شناس قوم ہے مین ہمیشہ یہی سمجھتا رہا ہون۔ کہ جب کبھی میری قوم اس طرف توجہ کریگی اوسیوقت ان سارے نقصانات کی تلافی ہو جائے گی۔ اور مین یقین رکھتا ہون۔ کہ میرا یہ سمجھنا غلط ثابت نہین ہوگا۔ آج سے پہلے مین نے کبھی اپنی پیاری قوم کو اسطرف متوجہ کرنے کیلئے جرأت نہین کی۔ کیونکہ یہ خیال میرے دل مین پختہ طور پر متمکن ہے۔ کہ میرے احباب خود ہی اس کے فکر مین ہون گے اور آپ ہی اس طرف متوجہ ہون گے۔ جو خدمتگار وفاداری اور عمدگی کے ساتھ خدمت بجالاتا رہتا ہے۔ ضرور ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک دن آقا کی نظر لطف اوس کی طرف پڑتی ہے اور وہ آپ ہی اس کی قدرافزائی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اوسوقت بھی میرا ارادہ نہ تھا۔ کہ مین اس بارے مین کچھ لکھون اور اپنے بھائیون کو کہون کہ وہ اب بدر کی اعانت کے لئے ذرا اپنی کوششون کے دائرہ کو وسیع کرین۔ کیونکہ بدر کی اخلاص سے بھری خدمتین اس کے لئے قبولیت کے دروازے کھول رہی ہین اور خدا کے فضل سے اور برکتون کو جذب کر رہی ہین لیکن چونکہ کثیر التعداد احباب کے استفسارون اور درخواستون نے مجھے مجبور کیا ہے۔ اس لئے مین یہ چند سطرین اپنے بھائیون کی خدمت مین لکھتا ہون اور اُمید رکھتا ہون کہ میری گذارش قبولیت سے دیکھی جائے گی۔ اور ثمر لائے گی۔

تھوڑے دن گذرے ہین کہ مجھے برادرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر و مینجر بدر کی ایک چٹھی موصول ہوئی۔ جس مین اونہون نے "بدر" کا نتیجہ لکھا اس مین اونہون نے دکھایا ہے۔ گویا للعہ۸۴ کا سال ۱۹۰۸ء مین نقصان ہے۔ اس کے علاوہ کئی [illegible] گذشتہ سالون مین میری کتابون کی فروخت سے [illegible] وصول ہوا جو وہ بھی خرچ ہوگیا اور مجھے ایک پیسہ بھی نہین دیا گیا۔ اس حساب سے قریب کئی ہزار روپیہ کا نقصان سال ۱۹۰۷ء تک بدر کو ہوا۔ میرے مکرم احباب اس سے واقف ہین۔ کہ گذشتہ سالون کی [illegible] سال ۱۹۰۷ء بدر کے لئے بہت اچھا اور معقول فتوحات کا سال گذرا ہے۔ اس سال مین جب کہ یہ حال رہا ہے۔ تو سالہائے گذشتہ کا اندازہ آپ ہی لگ سکتا ہے۔

مین اپنے بھائیون کا شکوہ نہین کرتا۔ بلکہ مین صدق دل سے اپنی جماعت کا شکر گذار ہون۔ کہ اونہون نے بدر کو قبولیت کا شرف بخشا۔ بے شمار حمد اور تعریف اوس خدا کی ہے۔ جس نے بدر کو ایسی عزت عطا کی ہے۔ کہ آج وہ اوس کے پیارے امام اور اس کے بزرگ صحابیون کی نگاہ مین ایک خاص امتیاز اور قبولیت رکھتا ہے۔ دراصل میرے لئے اس سے بڑھکر خوشی کا مقام اور کیا ہو سکتا ہے مین دل سے خدا کے فضلون کا معترف اور ہزار جان سے اسپر قربان ہون۔

بعض بھائیون نے مجھے پوچھا ہے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ بدر کی اتنی بڑی ہوئی خریداری ہوتی ہے اور قیمت بھی اس کی زیادہ ہوگئی ہے۔ تو پھر بھی آپ کو نقصان ہوتا ہے۔ نقصان کی وجہ تو یہ ہے۔ کہ خرچ زیادہ ہوتا ہے اور آمدنی ابھی خرچ کے مقابلہ مین کم ہے۔ اسلئے لازمی نتیجہ نقصان ہوتا ہے۔ خرچ کی زیادتی کی وجہ سے کوئی اسراف اور تبذیر نہین۔ جہان تک منتظمان کی سمجھ ہے خرچ کرنے مین احتیاط سے کام لیتے ہین۔

چونکہ بدر کے لئے یہ اصول ہمیشہ مدنظر رکھا جاتا ہے کہ اپنی قوم کے ارادہ اور خیالات کے سانچے مین اپنے آپکو ڈہالنا چاہیئے۔ اور اُن کے لئے مفید بننا چاہیئے اس لئے حساب کتاب کے پہلو مین بدر طیار ہے کہ ہمارے احباب مین سے جو صاحب چاہین ملاحظہ فرمائین اور آمد و خرچ کے متعلق جو نیک تجاویز پیش کرین اون پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہین۔

بدر کی قیمت کی زیادتی کبھی ہم اپنے خیال و قیاس سے نہین کرتے۔ بدر کی پالیسی کو اپنے احباب کی اقتضائے رائے پر رکھا ہوا ہے۔ جو امر احباب کثرت رائے یا اتفاق سے اس کیلئے تجویز کرتے ہین۔ اوسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حال مین جب ایک کثیر التعداد جماعت نے یہ درخواست کی۔ کہ دنیاوی خبرون کے صفحات بدر مین بڑہا دئے جاوین۔ تو وہ بڑہا دئے گئے اور ایک جزو قیمت زائد کی گئی۔ لیکن اس ایزادی قیمت کا فائدہ تو جماعت کو پہونچا ہے نہ کہ کارخانہ کو۔ کیونکہ کارخانہ نے قیمت بقدر اپنے اخراجات کے بڑہائی ہے۔ مین اس بات کو زیادہ لمبا نہین کرنا چاہتا اپنی اوس

گذارش کی طرف آپ کی توجہ کو مبذول کرنا چاہتا ہون جسکے لئے مین نے یہ سطرین لکھی ہین اور وہ یہ ہے :۔

مین آپ لوگون کا ایک ناچیز بھائی ہون ۔ آج تک مینے بہت نقصان خاموشی سے برداشت کیا ہے ۔ اب معاملہ برداشت کی حد سے تجاوز کر رہا ہے ۔ اس لئے آپ سب احباب اس قومی کام مین میرا ہاتھ بٹائین ۔ مین آپ سے نہ تو کوئی چندہ طلب کرتا ہون اور نہ قرض کا خواستگار ہون ۔ ایک بات چاہتا ہون ۔ کہ آپ تمام خریداران بدر کم از کم ایک ایک خریدار بہت جلد بہم پہونچا دین ۔ اور اون کی قیمتین بھجوا دین ۔ اگرچہ مین جانتا ہون کہ بعض احباب ایسے صاحب اثر ہین کہ اون کی ذراسی کوشش سے بیس بیس خریدارون کا بھی بہم پہونچنا مشکل نہین اور امید رکھتا ہون ۔ کہ ایسے با اثر بزرگ ضرور اپنی ہمت و کوشش کے دائرہ کو وسیع کر کے صرف ایک ہی خریدار دینے پر قناعت نہ کرین گے ۔ بلکہ جہان تک اون سے ہو سکیگا دریغ نہ کرین گے ۔ لیکن سیتنے کم از کم حد اعانت الیی رکھی ہے جو ہر ایک طبقہ کا بزرگ آسانی سے کر سکتا ہے ۔

میرے مولا ! میرے مکرم احباب کو ہمت عطا کر کہ وہ میری اس عرضداشت کی طرف توجہ فرماوین ۔ اور میری گذارش کو قبول کرین ۔ آمین ۔ والسلام

خاکسار معراج الدین

محررہ بالا سطور مخدومی مکرمی محسنی میان معراج الدین صاحب (معراج منزل ۔ لاہور) نے دفتر بدر مین تشریف لاکر بعد معائینہ حساب کتاب تحریر فرمائی ہین ۔ واقعی اُن کی اپیل اس قابل ہے ۔ کہ قوم اس کیطرف غیر معمولی توجہ کرے اخراجات کے متعلق مین اپنی ذاتی واقفیت سے (کیونکہ مین خود اس دفتر مین ڈیڑھ سال سے کام کر رہا ہون) یہ شہادت دے سکتا ہون ۔ کہ وہ آمدنی سے بہت زیادہ ہین ۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ اول تو ایڈیٹر صاحب ایک معقول تنخواہ پر تھے ۔ پھر اب اخبار کے حجم کے بڑھنے اور دیگر وجوہات سے ایک اسسٹنٹ کو رکھنا پڑا ۔ پھر اخبار کی کثرت اشاعت نے مجبور کیا ۔ کہ ہم ایک اور پریس کام لین ۔ جسکے اخراجات تقریباً ۔۔۔ ماہوار بڑھ گئے علاوہ ازین ایک اور کاتب کی خدمات بھی لی گئین ہین یہان تک ہی نہین بلکہ اخبار چونکہ بدھ کی شام تک ہی تیار ہو سکتا ہے اور اس سے پہلے اس کی کاپیون کا لکھا جانا بوجہ تازہ وحی و تازہ خبرون کے مناسب نہین اسلئے اخبار کی شکل اُٹھانے اور اس کو باندھنے اور ٹکٹ لگانے کا کام ڈبل اُجرت دیکر رات ہی کو کرانا پڑتا ہے تاکہ صبح ٹھیک وقت پر روانہ ہو سکے ۔ ٹھیک تاریخ پر نکالنے کے لئے بعض اوقات ہمین ناجائز امور سے بعض دفعہ کام لینا پڑتا ہے ۔ ایسے حالات مین آپ اس نتیجہ پر پہونچ سکتے ہین ۔ کہ "بدر" کیون ہمیشہ نقصان پر نقصان اٹھا رہا ہے ۔ اگر جملہ خریداران بدر ہمت کر کے ایک ایک نیا پیشگی قیمت دینے والا مہیا کر دین ۔ تو بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے ۔ بلکہ میرا خیال ہے ۔ کہ آئندہ سال قیمت سالانہ مین بھی تخفیف ہو سکیگی ۔ (اکمل)

بدر کے قلمی معاونون کی خدمت مین ایک ضروری گذارش

بعض دوست ہمارے پاس ایک ایسا مضمون چھپنے کیلئے ارسال کرتے ہین جو اونہون نے دوسرے اخبار مین بھی ارسال کر دیا ہوتا ہے یہ ایک ایسی کارروائی ہے کہ جسے خریداران اخبار عموماً ناپسند کرتے ہین جو مضمون ایک دفعہ ایک اخبار مین شائع ہو جاتا ہے وہی اگر دوسرے اخبار مین چھپے تو اس کا پڑھنا ناظرین پر دوبھر ہو جاتا ہے اور اکثر احباب دو دو اخبارون کے مشترک خریدار ہین اسلئے نامہ نگارون کو مطلع کیا جاتا ہے جیسا کہ پہلے بھی کیا جا چکا ہے ۔ کہ آئندہ وہ ایسے مضامین ہمارے ہان ارسال نہ کرین جسکو وہ دوسرے اخبار مین بھی ارسال کر چکے ہون یا کرینگے ارادہ رکھتی ہون ہم آئندہ صرف اون مضمون کو چھاپنے کیلئے منظور کرینگے جسکے نیچے مضمون نگار صاحب راقم نے صفائی سے لکھدیا ہو یہ مضمون خاص بدر کیلئے لکھا گیا ہے اور اس کو کسی دوسرے اخبار مین نہین بھیجا اور نہ بھیجنے کا ارادہ رکھتا [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت

ہمارا قرآن

احمد پاک پر اترا ہے ہمارا قرآن
سینکڑون سال کے مُردون کو کیا ہے زندہ
ظلمتین کفر کی سب دُور ہوئین عالم سے
نقص و ایمان مین نقصان کیا ہے اس نے
اختلافات رہین تو بالکل ہی نہین ہے ممکن
جبکہ فیہا کتب قیمۃ صاف آیا ہے
اگلی پچھلی سبھی باتین ہین نمایان اس مین
نقد جان دے کے بھی گر ہاتھ ہمارے آئے
سامنے اس کے نہین جچتا عصائے موسےٰ
پڑھیے جون جون اسے کچھ اور ہی ملتا ہے مزا
دل کی آنکھون پہ تدبر کی چڑھا لو عینک
آؤ بخشونگا شفا مین ہو شفاء الناس
انبیاء کی جو شریعت تھی ہوئی اس پر ختم
دل سے کیون سینے سے لگائے نہ کہین ہم کیونکر

مُنہ سے اللہ کے نکلا ہے ہمارا قرآن
اس مین کیا شک کہ مسیحا ہے ہمارا قرآن
رشک صد نیر بیضا ہے ہمارا قرآن
ایک تفسیر فتحنا کی ہے ہمارا قرآن
افق وحی سے چمکا ہے ہمارا قرآن
سب کتابون کا خلاصہ ہے ہمارا قرآن
لوح محفوظ کا نقشہ ہے ہمارا قرآن
ہم تو جانینگے کہ سستا ہے ہمارا قرآن
غیرت صد ید بیضا ہے ہمارا قرآن
سننے والے سنین کیسا ہے ہمارا قرآن
اوج معنیٰ مین ثریا ہے ہمارا قرآن
کل مریضون کو بلاتا ہے ہمارا قرآن
خاتم ادیان خدا کا ہے ہمارا قرآن
جب ہمارا ہے ہمارا ہے ہمارا قرآن

جو ضروری تھا وہ سب اس مین مہیا پایا !
اس کے فیضان سے ہم سب نے یہ پایا پایا !

مست الست مجھ کو ساقی بنا رہا ہے ⁂ کیف شراب اُلفت آنکھون مین آرہا ہے
چمن چمن کے نورسکا پھیلا ہے سب جہان مین ⁂ پردہ مین بیٹھ کر وہ جلوہ دکھا رہا ہے
ہر رنگ مین نہان اور ہر شکل مین عیان ہے ⁂ آنکھون مین بس رہا ہے دل مین سما رہا ہے (عرفانی)

مسیح موعودؑ پر ایمان خواب کے ذریعہ

حدیث میں آیا ہے۔ کہ مہدی کیلئے خدائی آسمانی آئے گی۔ کہ یہ خلیفۃ اللہ مہدی ہے۔ نادانوں نے اس کا مطلب نہیں سمجھا اور یہی خیال کرتے رہے کہ بادل میں سے کوئی ایسی آواز دیگا۔ حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ خواب میں ملائکہ سعید روحوں کو ہدائت کریں گے۔ چنانچہ اس کی تازہ مثال یہ خط ہے۔ جو جناب رسالتمآب میں پہونچا ہے۔ واقعی جو شخص خدا ترسی کو کام میں لیکر اللہ کے حضور حق و باطل کے امتیاز کی دعا کرتا ہے۔ وہ کبھی محروم نہیں رہتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب مرشدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ راقم عاجز موضع دوالمیال ضلع جہلم کا باشندہ ہے۔ جہاں ایک شخص فقیر مرزا نام حضور سے مباہلہ کرکے طاعون سے ہلاک ہو چکا۔ ہمارے گاؤں میں بہت مدت سے جناب کے دعویٰ کی نسبت بحث تکرار شروع ہے۔ راقم عاجز بھی اس بارہ میں مولوی کرم داد اور حافظ شہباز صاحب احمدی سے جھگڑتا رہا کہ پہلے تم لوگوں نے دوسرے مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی سمجھ کر ہمیں اہل حدیث کے زمرہ میں داخل کیا جس سے ہمارے خویش اقارب میں ہل چل پڑ گئی تھی ہم اس لڑائی جھگڑائی سے اچھی طرح فارغ بھی نہیں ہو چکے تھے جو آپ نے گاؤں میں ایک اور فساد کھڑا کر دیا اور اب اہلحدیث کو بھی شرک میں مبتلا کہہ کر مرزائی ہو گئے چونکہ عاجز اکثر اوقات احمدی بھائیوں کی مجلس میں شریک ہو کر حضور کی تصانیف کو سنتا رہا۔ اس لئے خاکسار کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جھوٹے شخص کے کلام میں ایسی تاثیر نہیں ہوتی۔ اور نہ جناب مولوی نورالدین صاحب جیسے متقی انسان کا جھوٹے سلسلہ میں داخل ہونا ممکن ہے۔ مگر جب کتاب احوال الآخرۃ وغیرہ کو پڑھتا۔ تو شک میں پڑ جاتا۔ کہ مہدی تو عرب میں پیدا ہوگا۔ الغرض اسی حالت میں میں نے رات کو اٹھ کر نماز تہجد میں دعائیں مانگنی شروع کیں کہ یاالٰہی تو بڑا ہی رحیم و کریم ہے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز پر حق ظاہر فرما۔ اگر مرزا صاحب تیری طرف سے مامور ہو کر آئے ہیں۔ تو مجھ گنہگار کو اپنے امام برحق کی بیعت میں شامل فرما۔ ایسا نہ ہو کہ میں تیرے فرستادہ کی مخالفت کرکے ہلاک ہو جاؤں۔ جہاں تک ہو سکا۔ میں نہائت عاجزی اور خشوع کے ساتھ سجدہ میں پڑھ کر یہ دعا مانگتا رہا۔ جب اسی طرح کئی روز گذر چکے اور دل سے ملال کی قلق و اضطراب بڑھتا گیا۔ تو آخر ۲ فروری ۰۶ء کی رات کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے میری دعا قبول فرمائی اور خواب یعنی رؤیا کے ذریعہ سے حضور کی صداقت اس عاجز پر کھولی گئی۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ جناب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ میں سچ سچ لکھتا ہوں۔ میں نے ایک حرف بھی اپنی طرف سے نہیں ملایا۔ میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک چھوٹا سا تالاب ہے جو لبالب پانی سے بھرا ہے۔ میں نے اس میں بیٹھکر وضو کیا۔ جب وضو کر کے اٹھا تو جنوب کیطرف سفید رنگ کا بادل نظر آیا۔ میں اس خیال میں کہ بادل برسنے شروع ہو جاویں وہاں سے چل پڑا اور اپنے آپ کو ایک ایسی سڑک پر پایا۔ جسکی دونوں طرف بید کے درخت ہیں۔ اور وہ بہت ہی گھنے اور جھکے ہوئے ہیں۔ اس سڑک کی ایک طرف میں اور دوسری طرف مولوی کرمداد صاحب اور حاجی غلام محمد احمدی جا رہے ہیں اور سامنے ایک شہر کا دروازہ نظر آ رہا ہے۔ اور سڑک کے درمیان اس دروازہ کیطرف سے بہت سی اونٹوں کی قطاریں نکل کر چل رہی ہیں۔ جن پر سفید رنگ کی بوریاں لدی ہوئی ہیں۔ مجھے کوئی چیز جو دکھائی نہیں دیتی سڑک پر چلنے سے روکتی اور پیچھے ہٹاتی ہے اور میں بڑی مشکل سے قدم اٹھاتا ہوں۔ جیسے کہ زور کے جھکڑ میں چلا نہیں جاتا۔

جب ہم دروازے کے قریب پہونچے۔ تو حاجی غلام محمد بھی میری طرف آگیا اور ہم دونوں بڑے زور سے سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتے ہوئے دروازہ سے شہر میں داخل ہوئے جس بازار میں ہم جا رہے تھے۔ اس کی دونوں طرف تین پاٹیاں ہیں اور ان کے اوپر بڑے خوش نما پھول رکھے ہیں۔ جہاں بازار ختم ہوا وہاں ایک زرد رنگ کا اونچا مینار ہے۔ جس کے اوپر ہم نے چڑھنا ہے۔ جب میں مینار کے نیچے جا کر کھڑا ہوا۔ تو دل میں سوچنے لگا۔ کہ بغیر زینہ کو ہم کیونکر اوپر چڑھ سکتے ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مینار کے ساتھ پاؤں رکھنے کی ایک جگہ بن گئی ہے میں نے اس میں اپنا پاؤں رکھا۔ پھر دوسرے پاؤں کے لئے اوپر جگہ بن گئی۔ اسی طرح ادہر سے میں قدم اٹھاتا ادہر ساتھ ساتھ جگہ بنتی جاتی تھی۔ مولوی کرمداد صاحب بھی میرے ساتھ بغیر کسی سہارے کے ہوا میں چڑھتے گئے جنکو دیکھ کر میں حیران ہوا۔ جب ہم مینار کے اوپر پہونچے۔ تو وہاں ایک مکان دکھائی دیا۔ جس میں حضور سوئے پڑے ہیں اور حاجی غلام محمد پاس کھڑا کہہ رہا ہے کہ ادہر حضرت صاحب کو دھوپ آگئی اور اب تک کسی نے ان کو جگایا نہیں۔ میں نے حاجی صاحب کو پوچھا نہیں دیکھا۔ کہ وہ آپکے پاس کیونکر پہونچے اتنے میں حضور نے مولوی صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ مولوی جی کیوں اس غریب کو میرے لئے مار لائے یا مار کر لائے ان لفظوں میں مجھے شک ہے۔ اس کے بعد میں نے آپکے ہاتھ چومنے شروع کئے جن سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو آتی تھی بلکہ صبح کیوقت بیداری کی حالت میں بھی مجھے یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ خوشبو آرہی ہے۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا حضرت میرے لئے دعا فرمائیں آپ دیر تک دعا مانگتے رہے اور حضور کے سر مبارک سے مثل شعاع آفتاب کے چمکار نکلتے تھے۔ بعد دعا کے آپ نے شمال کی طرف ہاتھ مبارک پھیلایا تو ادہر سے آواز آئی۔ کہ اس شخص کیواسطے اور بھی دعا فرمایئے۔ آپ نے پھر دعا مانگی اور اپنے دونوں پاؤں مبارک میری جھولی میں دراز فرما دئیے۔ میں مٹھی بھرنے لگا اور مجھے جناب کے قدام مثل روئی کے نرم معلوم ہوتے تھے۔ اسی حالت میں خاکسار بیدار ہو کر بیٹھ گیا اس وقت میرے سینہ سے یہ آواز نکل رہی تھی "یہی ہے مدینہ یہی ہے مدینہ"۔

اس حالت کو دیکھ کر میرا دل کانپ گیا۔ میں اپنے کلمات ناروا اور الزامات بیجا کو یاد کرکے بہت ہی شرمندہ ہوں۔ اے خدا کے برگزیدہ رسول جو کچھ اس ناکارہ اور نالائق نے بوجہ غلطی کے حضور کے حق میں بیہودہ گوئی کی ہے۔ معاف فرما دیں۔ اب میں سچے دل سے آپ پر ایمان لایا۔ میری بیعت منظور فرمائی جاوے اور پوری توجہ سے مجھ گنہگار کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ میری طبیعت کو استقامت بخشے۔ اور میں شکوک و شبہات سے محفوظ رہوں۔ میرے اس خط کو اخبار میں بھی درج فرمایا جاوے۔ شائد کوئی سعید روح اس سے فائدہ حاصل کرے۔

الراقم

حاجی کریم بخش از دوالمیال ضلع جہلم

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

شیخصاحب صفحہ ۵ - اتمام البرہان میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا۔ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام میں یعنی ہمارے دین اور شریعت میں جو اوس میں نہیں سو وہ نئی بات یا اس کا نکالنے والا مردود ہے۔ یعنی دین میں وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع میں کچھ اصل نہیں کھلی نہ چھپی۔ سو وہ نہایت گمراہی ہے۔ اور اس کا نام بدعت ہے۔"

شیخصاحب کی اس تحریر سے ہم کو بکلی اتفاق ہے۔ مگر ساتھ ہی ہم اس قدر عرض کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم میں کوئی ایسی بات نہیں دکھلا سکے نہ آئندہ دکھلا سکتے ہیں جسکی نسبت یہ کہنا جائز ہو کہ شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں نہ کھلی نہ چھپی۔ پس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم کے متعلق جو کچھ انہوں نے بدزبانی اور گندہ دہانی کے جوہر دکھا کر اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا ہے۔ اس کی زد حقیقت میں شریعت محمدیہ پر پڑتی ہے۔ اور یہ ایک ایسا افسوسناک امر ہے کہ کوئی مومن اسکو روا نہیں رکھ سکتا۔

صفحہ ۹ میں شیخصاحب نے آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے استدلال کرکے یہ اعتراض کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ٹھہرے۔ تو پھر آئندہ نبی یا مثیل نبی کی امید کیوں کر جبکہ اصل نبوت کا ہی خاتمہ ہوچکا۔ تو مثیل نبی کس غرض اور کس مذہب سے برآمد ہوا کیا خاتم نبی کا کام انجام نہیں ہوا جو ایسا دعویٰ سنتے۔ کہ یہ ثبوت بجز لن ترانی یا گھڑی ہوئی کہانی ہے۔ قرآن میں تو کہیں اس کا پتہ و نشان نہیں۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ایک یاوہ گو بیلت الطبع مقلد پیشہ کو قرآن دانی سے کیا تعلق۔ جناب شیخصاحب جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے آئندہ نبی یا مثیل نبی کی امید نہیں ہوسکتی تو حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد کی امید کیونکر ہوسکتی ہے۔ جو کچھ آپ نے اس کا جواب سوچا ہو

وہی ہماری طرف سے سمجھ لیں۔ خاتم النبیین کی بحث پر عرصہ ہوا کہ ہم نے ایک مضمون لکھا تھا۔ مناسب مقام سمجھ کر ہم اس کا خلاصہ یہاں درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہے:۔

خاتم النبیین

مسلمانوں کا یہ عقیدہ بلا اختلاف چلا آتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر خاتم النبیین سے کیا مراد ہے اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں اور اسی وجہ سے اس مراد کے سمجھنے میں اختلاف چلا آتا ہے لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہ چند سطور پیش کروں۔ پس واضح ہو کہ:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جب صاحبزادے فوت ہوگئے تو کافروں نے آپ کو ابتر کہنا شروع کیا۔ عرب کے محاورہ میں ابتر اس کو کہتے ہیں جسکی نسل ذکور کا سلسلہ منقطع ہوجائے۔ خداوند جلشانہ نے اپنے حبیب پاک کیطرف سے کفار کو دو جواب دئے۔ ایک تو ان شانئک هو الابتر۔ یعنے اے پیغمبر تیرا دشمن ہی ابتر ہے اور دوسرا جواب یہ دیا کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین۔ یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں یعنی آپ کا کوئی جسمانی بیٹا موجود نہیں۔ مگر کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ وہ روحانی بیٹوں کا باپ یعنی رسول اللہ ہے۔ اور رسول اللہ بھی کیسا خاتم النبیین یعنی تمام اگلے پچھلے نبیوں کا خاتم ہے۔ واضح ہو کہ لفظ خاتم اس آیت میں فتح تاء یا زبر تا نیب کے ساتھ آیا ہے۔ اور خاتم کے معنے ہیں۔ مُہر اور النبیین میں الف لام استغراق کا ہے اور مقصود لفظ خاتم النبیین سے کفار کو ایسا جواب دینا ہے جس سے ان کا یہ اعتراض دفع ہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسل ذکور منقطع ہوگیا ہے اور آپ معاذ اللہ ابتر ہیں۔ پس ان وجوہ پر نظر ڈال کر خاتم النبیین کے ایسے معنے کرنے لازم ہونگے جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسل روحانی کا سلسلہ آئندہ تا قیامت جاری رہنا ثابت ہو۔ ورنہ آپ کو صرف گذشتہ نبیوں کا خاتم ماننے سے کفار کے اس طعن کا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتر ہیں کیونکہ ان کی نسل ذکور کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ کچھ بھی جواب نہیں ہوتا۔ بلکہ تردید کی بجائے کفار کے طعن کی اور الٹی تائید ہوتی ہے۔

اس قرآنی استدلال کے جواب میں بعض لوگ ایک حدیث پیش کرتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں لا نبی بعدی یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس حدیث پر بھروسہ کرکے کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ پس اگر اس حدیث کے یہی معنی لئے جاویں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مطلقا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو اول تو یہ حدیث آیہ کریمہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین کے معارض ہوگی۔ اس لئے پایۂ اعتبار سے ساقط ہوجائیگی۔ ثانیاً احادیث ذیل بھی اس کے معارض ہوں گی اور وہ احادیث یہ ہیں۔ (۱) بخاری وغیرہ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میری اُمت میں محدثین اور مکلمین ہوں گے اور محدث بفتح دال من وجہ نبی ہوتا ہے۔ کیونکہ فرشتے اوس سے ہمکلام ہوتے اور وحی اس پر نازل ہوتی ہے۔ بلکہ اوسکی وحی بھی نبیوں کی وحی کی طرح دخل شیطانی سے محفوظ رکھی جاتی ہے (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لم یبق من النبوة الا المبشرات یعنے جنس نبوت سے ایک نوع مبشرات کی باقی ہے اور اس نوع میں مبشرات اور منذرات اور امور غیبیہ اور لطائف قرآنیہ اور علوم لدنیہ داخل ہیں۔ پس جب مبشرات جزو نبوت تامہ ہوئے۔ تو صاحب مبشرات صاحب نبوت جزوی ٹھیرا۔ چونکہ اس کلام میں نفی نبوت کے بعد مبشرات کا استثنا کیا گیا ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور من تبعیضیہ ہے۔ پس بموجب ان صحیح قواعد کے مبشرات کا جزو نبوت ہونا صریح منطوق کلام نبوی سے ثابت ہوا۔ اور جب نبوت جزوی کا باقی رہنا ثابت ہوگیا۔ تو جزوی نبی کا آنا بھی ثابت ہوگیا۔ اس لئے حدیث لا نبی بعدی کی تعمیم غلط قرار پائی اور یہ معنے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہونے کا شرف حاصل نہ ہوا۔ نہ کوئی ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو صاحب شریعت جدیدہ یا صاحب نبوت تامہ ہو۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ رویا المومن ستة واربعین جزء من اجزاء النبوة یعنی مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا۔ وہ جزوی نبی ہوا۔ پس حدیث لا نبی بعدی کا عموم ہرگز قائم نہیں رہا۔

۴ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بھی یہی مذہب ہے

کرتے ہیں ۔ اسی طرح آپ بھی شرعی اور عباداتی اور دینی طرز و طریق کو چھوڑ چھاڑ کر صرف ایسی ایک بات پہ زور دیتے رہیں ۔ کہ حضرت امام حسینؓ کے غم و الم میں رونے پیٹنے سے گناہ سب کے سب بخشے جاتے ہیں اور انہوں نے اپنا سر مبارک محض اپنے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے بخشوانے کیواسطے کٹوایا ہے اور بس ۔ بھلا جن چھوٹے چھوٹے بچوں یا عمر رسیدہ جاہلوں کو سال بسال یا ہمیشہ ہمیشہ مجلسوں محفلوں میں جمع کرکے بار بار یہی اور صرف یہی سنایا اور سمجھایا جاوے تو وہ تقوےٰ و طہارت کی کٹھن منزلوں کے طے کرنے کی تکلیف کیوں گوارا کرنے لگے ۔ میرے پیارے بھائیو پچھلے بزرگوں کے لئے غم و الم کرنے کی جگہ دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ ان کے رتبے اور مرتبے زیادہ سے زیادہ بڑھائے ۔ اور ان کی تعلیموں اور تلقینوں کو جو افراط تفریط سے بالکل پاک و صاف ہیں حاصل کرنے کی سعی کرو اور اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاؤ ۔ کہ اُسی نے آپ کے اس زمانہ کو بھی خالی نہیں چھوڑا ۔ بلکہ ایک ہی بزرگ انسان کو اپنے الہام و وحی و مکالمہ و مخاطبہ سے مستفیض اور مستفید فرما کر محض اصلاح خلق اللہ کے لئے مبعوث فرمایا ۔ شیعہ ہو کر بھی اس امام مہدی کی ناقدری کرو تو قابل افسوس ہے ۔ اس بزرگ ہادی کی تعلیم و تلقین کا خلاصہ دس شرائط بیعت میں بدرکے پہلے ہی صفحہ پر آپ کو دیکھیگا انپر عمل درآمد کرکے بھی اگر آپ کو پورا پورا اطمینان قلب اور سکینت دل حاصل نہ ہو جاوے تو اس عاجز کے حق میں جو کچھ بھی چاہیں کہہ لیں ۔

گلاب الدین احمدی رہتاسی

الجهاد ماض الی یوم القیامة

پہلے درجے کی حماقت ہے ۔ اگر اس کے یہ معنے سمجھ لئے جائیں ۔ کہ بس قیامت تک زبردستی دین منوانے کے لئے تلوار مارتے ہو ۔ اس کا صحیح مطلب تو یہ ہے ۔ کہ دین کے لئے مناسب وقت و حالات جد و جہد تو قیامت تک چلی جائے گی ۔ ایک وہ وقت تھا ۔ جب اسلام کا مقابلہ تلوار سے ہوتا تھا تو اس وقت بطور مدافعت و خود حفاظتی ضروری تھا کہ مسلمان بھی تلوار اٹھاویں ۔ اب یہ وقت ہے ۔ کہ دین کے لئے کوئی جنگ نہیں کرتا ۔ پس کوئی ضرورت نہیں ۔ کہ اس کے لئے تلوار اٹھائی جاوے ۔ ہاں قلم و زبان کے زور سے مذہب اسلام پر بہت حملے ہو رہے ہیں ۔ پس اس کے جواب میں ہماریطرف سے بھی قلم ہی سے باطل کا قلع قمع ہونا چاہیئے ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نمونہ موجود ہے ۔ کہ جب ان کے زمانہ میں تلوار کا جہاد تھا ۔ تو انہوں نے کس طرح اپنے سر کٹوا دئے اور اُف تک نہ کی اور ان میں سے ہر ایک بچے سے لیکر بوڑھے تک یہی سمجھتا کہ یہ حکم خاص مجھی پر اترا ہے ۔ اسی لئے ہر ایک اپنا فرض سمجھ کر نہ کسی پر احسان رکھکر یہ کام کرتا ۔ بس اسی طرح ہماری جماعت کو سمجھ لینا چاہیئے ۔ کہ ہم بھی آخرین منہم لما یلحقوا بہم کے مطابق اہی صحابیوں کا آخری گروہ ہیں ۔ ہمارے لئے بھی ایک جہاد ہے ۔ بدقسمتی سے جہاد کا لفظ کچھ ایسے یک طرفہ معنوں میں لیا گیا ہے ۔ کہ جب لکھا جاوے تو اس کے ساتھ تشریح کرنی پڑتی ہے ۔ کہ ہماری مراد صرف دین کے لئے مناسب وقت و حالات جائز ذرائع سے ۔ جد و جہد کرتا ہے) وہ کیا جو کچھ خدا تعالیٰ نے دیا ہے ۔ اس میں سے خدا کی راہ میں دین کی اشاعت میں خرچ کرنا ۔ پس جن کو اللہ نے مال دیا ہے ۔ اور اپنی اس نعمت سے متمتع کیا ہے ۔ وہ اس سے خدا کا حصہ نکالیں اور جنھیں قلم و زبان کی زبان شمشیر دی ہو وہ انہیں باطل کے لئے مناسب طور سے چلائیں ۔

الغرض کہ دلے درمے سخنے قدمے ہر ایک طرح دین اللہ کی اشاعت میں اپنی ہستی کو مٹا دیں یہاں تک کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا ۔ غرض ہر ایک قول و فعل حرکت و سکون محض اللہ تعالےٰ کے جلال و عظمت کے اظہار کے لئے وقف نہ ہو جائے اور یہ خیال نہ کریں کہ فلاں جو یہ کام کر رہا ہے ۔ اس کے پاکر چکا ہے اب ہمیں کیا ضرورت ہے ۔ کیونکہ ہر ایک شخص اپنے نفس کی نسبت سوال کیا جائیگا ۔

نیک نمونہ

سب بھائیوں کے لئے یہ نیک نمونہ قابل تقلید ہے ۔ کہ گوئیکی ضلع گجرات میں احمدی جماعت کے ممبر نماز فجر کے بعد پہلے تو ایک رکوع قرآن مجید کا سنتے ہیں اور حسب آیت ان قران الفجر کان مشہودا ۔ تمام فجر قرآن کے سننے میں گذارتے ہیں ۔ پھر صحیح بخاری سنتے ہیں واقعی ہر مومن کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو موجب فلاح دارین سمجھتا ہے ۔ قرآن کریم اور صحیح بخاری کا پڑھنا یا سننا نہایت ضروری ہے ۔ اللہ تعالیٰ مخدومی مولوی امام الدین صاحب کو سلامت باکرامت رکھے ۔ جن کے ذریعے سے دین کی یہ خدمت ہو رہی ہے ۔

نشان

ناظرین بدر ۔ جو خبروں کے صفحات کو بغور پڑھتے رہے ہیں یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ ارض حجاز میں ہیضہ کی اموات پانسو روزانہ تک پہنچیں ۔ اور اس تعداد کی کئی اخباروں نے تصدیق بھی کی اس واقعہ کے ساتھ جب ہم یکم اگست ۱۹۰۷ء کے الہام ہیضہ کی آمد ہونیوالی ہے ۔ پڑھتے ہیں ۔ تو بے اختیار منہ سے نکلتا ہے ۔ فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول ۔ اور یہ بھی بعید نہیں ۔ کہ خود اسی ملک میں بھی معترضین کو یہ نظارہ نظر آجاوے اصل میں خاتم الخلفاء کے زیر تبلیغ تمام جہان ہے اور جہاں جہاں اس کی دعوت پہونچ چکی ہے ۔ وہاں اگر کوئی عذاب آتا ہے تو وہ غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ہے ۔ یا بطور سزا ۔ مبارک وہ ۔ جو تضرع اختیار کرتے ہیں اور خدا کے رسول پر ایمان لاتے ہیں (اکمل)

کونوا انصار اللہ

برادرم منشی فضل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ ہماری انجمن کا اجلاس زیر صدارت چودہری رستم علی صاحب ۲ فروری کو ہوا ۔ اور مولانا محمد علی صاحب کی چٹھی سنائی گئی ۔ اور ساتھ ہی میگزین کے لئے امداد کی درخواست کی گئی ۔ یہ تجویز مقبول ہوئی کہ للعامہ ادا کرنے کے وعدے ہوئے اور ۲۶ رسالوں کی قیمت ۔ یہ کارروائی نہایت قابل تعریف ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ۔

وداع حبیب

برادرم علی احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی اطلاع دیتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن یہاں دو تین مہینے رہے ہم لوگوں سے ایسی نیک خلقی سے پیش آئے کہ سب کے دل میں ان کا گھر ہو گیا ۔ تبدیلی کی خبر سن کر انہیں ایک ریونگ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب الاخبار

بہت سے معزز ناظرین بدر کی تحریک اور اکثر احباب کی منظوری سے دنیوی اخبار کے دو ورق ایزاد کئے گئے تھے اور اسکے معاوضہ مین صرف ایک روپیہ قیمت مین ضرورةً اضافہ کیا گیا۔ جو ان مصارف کے مقابلہ مین کچھ بھی نہیں۔ جو ان دو ورقون کی تیاری مین کرنے پڑتے ہین۔

چنانچہ اس ایزادی کیلئے بعض اخبارات کو قیمتاً منگوانا عملہ بدر بڑھانا اور اخبار کو وقت پر نکالنے کیلئے۔ اب بجائے ایک پریس کے دو پریسون کی خدمات سے فائدہ اٹھانا پڑا۔ پھر جو کچھ ان دو ورقون مین ہوتا ہے وہ آپکے پیش نظر ہے۔ تاہم اتنا جتادینا خلاف موقعہ نہ ہوگا۔ کہ پچاس ساٹھ اردو اخبارات اور مصر کے عربی اخبار اور بعض انگریزی اخبارون کو صرف اسی لئے نہایت غور سے پڑہا جاتا ہے اور جو بات انمین دلچسپ اور قابل ذکر ہوتی ہے اسکو نوٹ کرلیا جاتا ہے۔ اس محنت وجگرکاری ودماغ سوزی سے یہ مجموعہ تیار ہوتا ہے جسکو ایک خاص ترتیب سے مختلف عنوانون کی ماتحت ایڈیٹوریل نوٹ کے ساتھ شایع کیا جاتا ہے گویا ناظرین کو جو باتین قریباً دو سو روپیہ سالانہ خرچ کرنے سے حاصل ہوسکتی ہین وہ صرف ایک روپیہ مین دیجاتی ہین اور دقت ودماغی محنت سے بچانا رہے وہ الگ۔ اسپر بھی اگر ناظرین بدر اسے ناپسند فرمائین تو ہم اس سلسلہ کو بند کر دینے پر بھی تیار ہین لیکن جو لوگ یہ کہین کہ ہمین دنیوی خبرون کی ضرورت نہین۔ ان کی خدمتمین یہ عرض ہے کہ دنیامیں تو رہتے ہین مگر دنیاوی خبرون کی ضرورت نہین۔ یہ کیا بات ہوئی۔ اسلام نے تو دین و دنیا دونون کو لیا ہے پس ایک جانب سے کنارہ کشی اسلامی اصول کے خلاف ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مومن اپنی دنیا کو بھی دین کے رنگ مین کرلیتا ہے۔ ہم انتخاب ایسے طریقے سے دیتے ہین کہ ایک طرف خدا کی قدرتون کا نقشہ پیش نظر ہوتا ہے۔ دوسری طرف حوادث زمانہ سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ امید ہے ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمائینگے اگر وہ کچھ تبدیلی چاہتے ہین تو وہ بھی فرما دین۔

اشتہار بازی بھی ایک فن ہوگیا

کسی شخص نے ایک اشتہار دیا۔ ایک روپیہ آنیپر لاکھہ روپیہ کمانیکا طریقہ بتایا جائیگا۔ ایک لاکھہ درخواست آچکی تو سب کو جواب لکھہ دیا بس اسی طرح (۲) دوسرا اشتہار دیتا ہے۔ دولت دوچند کس طرح ہوسکتی ہے ایک روپیہ فیس لیکر بتایا جائیگا۔ بہت سا روپیہ جمع کرکے سب کو جواب دیا۔ اپنے زر نقد کے نوٹ خرید کر دہرے کرلو بس دوچند (۳) ایک اشتہار چھپا۔ اتنے روپئے مین بارہ ایسی چیزین دیجائینگی جو امیر غریب کے یکسان کام آئین۔ وی پی وصول ہوا تو بارہ سوئیان نکلین۔ (۴) اشتہار دیا گیا بلا سیاہی وقلم کے کیونکر لکھہ سکتے ہین۔ یہ بتایا جائیگا اگر اتنے روپے دو۔ روپیہ ادا کرنے پر جواب ملا کہ ریل پنسل سے لکھو (۵) ایک تاجر نے ہم گھڑی کا اشتہار دیا کئی سادہ لوحون نے منگوائی کہولنے پر معلوم ہوا کہ وہ گھڑی جھوٹی ہے جواب طلب کیا گیا تو مشتہر نے لکھہ بھیجا کہ مین نے کب کہا تہا وہ گھڑی چلتی بھی ہے۔

غرض اشتہارون کی عبارت سے دہوکہ مین نہ آو۔

ہمارے ہمعصر جیون تت دہرم اخبار مین خدا کے رحیم ہونیپر اعتراض کئے گئے ہین۔ اور اللہ کے حضور نہایت بے ادبی وگستاخی کیگئی ہے (بس صاحب ابھی اسکے رحیم ہونے کا ثبوت ہے کہ تم سے شوخ اپنا اخبار نکال رہے ہین)۔

وکیل کے لیڈر مین لکھا ہے۔ دیانتدار ہاکوئی گھر محفوظ نہین۔ امراض زدید بدہپہ ہنری بدسنو ہباری۔ طبیب مفقود مریض ازالہ مرض سے غافل۔ (حضرت طبیب تو مفقود نہین وہ آپکے سرپر مگر مریضون نے اسکی قدر نہ کی)

کمرہ گرم کرنیکی آسان ترکیب ایک چراغ کو جلا کر اسپر تاند الٹی کرکے رکہہ دین۔ تھوڑی دیر مین وہ ناند گرم ہوکر تمام کمرے کو گرم کردیگی۔ اور سردی کی شکایت دور ہوجائیگی۔ (کاجل مفت مین)

وَانکِحُوا الاَیَامیٰ مِنکُم ایک سادہو کے مفصلذیل حالات چھپے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اسلام کے اصول خود بخود لوگون کے دلون میں گھر کرین اور وہ ان پر چلنے پر زمانہ کی روش سے مجبور ہون۔

"ہری سنگھ تمہاری کیا غرض ہے۔ ہری سنگھ نے کہا کہ مجھکو خدا کیطرف سے یہ حکم ہے کہ دنیا سے اس گناہ کو مٹانیکی کوشش کرون۔ جو بیوہ عورتون کے نکاح نہ کرنیسے آئے دن وقوع مین آرہے ہیں۔ بیوہ عورتین مجبور ہوکر غیر مردون سے منہ کالا کرکے اپنے خاندان کی عزت برباد کرتی ہین۔ اور حمل حرام کرائے جاتے ہین۔ اور ولد الحرام بچے ہلاک کئے جاتے ہین۔ صاحب بہادر مسکراکر۔ ہری سنگھ ہم کیا کرین سادہو آپ بادشاہ ہین۔ اور بادشاہ کا فرض ہے کہ دنیا سے ایسے گناہ کو مٹادے۔ صاحب بہادر۔ کیا بادشاہ کسی کے مذہب مین مداخلت کرسکتا ہے۔ سادہو۔ مذہب تو راستی کا نام ہے جب ظاہر ہے کہ بیوہ عورتون کا نکاح نہ کرنا انکی قباحتون کا باعث ہوتا ہے۔ تو بیوگان کے نکاح کا مانع مذہب نہین ہوسکتا۔ صاحب بہادر ہم عورتون کے منشا کے خلاف ان کو مجبور نہین کرسکتے۔ تم یہ بتاؤ کہ اگر عورتین تمہارا کہنا نہ مانین تو کیا یہ سچ ہے۔ کہ تم بلم بہاکن کو جلکر مرجاؤگے سادہو۔ جی ہان مجھے خدا کا حکم ہے کہ اگر لوگ یہ حکم خدا نہ مانین۔ تو ایسے پاپیون مین تمہین نہیں رہنا چاہیے بلکہ تمہین بلم بہاکن کو ضرور مرجانا چاہئے۔ صاحب بہادر تم جانتے ہو کہ خودکشی جرم ہے۔ سادہو۔ جرم تو ہے مگر جب تک اس امر کا انتظام نہ ہو مین مرنے سے باز نہین آونگا۔ صاحب بہادر تمہین جیلخانہ مین جانا پڑیگا۔ سادہو بہت بہتر۔ (خودکشی کرنے پر تیار ہوجانا حد درجہ کا زنانہ پن ہے۔ اور اہل حق کا یہ کام نہین ہوتا۔ بدر)

جرائم پیشہ قومون کے حالات

مارواڑ کے شمال مشرق اور اجمیر مین مینا لوگ ڈاکے ڈالتے اور لوٹ مار کرتے ہین ۔ اکتوبر سے جون تک مارواڑ اور رہزنی کا کام کرتے ہین عموماً ۵ ۔ ۵ ۔ آدمیون کی ٹولیان بناکر ادہر ادہر پہرتے رہتے ہین ۔ ان کے ساتہہ عورتین اور بچے نہین ہوتے ہین ۔ یہ لوگ تمام ہندوستان مین خانہ بدوشی کرتے پہرتے ہین ۔ ممالک متوسط اور احاطہ بمبئی ان لوگون کے مسکن ہین ۔ یہ لوگ چاند کے گھٹاؤ بڑھاؤ کے مطابق اپنی راتونکو " نصف روشن حصہ " اور " نصف تاریک حصہ " مین تقسیم کرتے ہین ۔ چاندنی راتون کو یہ لوگ آسودہ حال لوگون کے ہان بہیک مانگتے پہرتے ہین ۔ روٹی اور دیگر چیزین مانگ لاتے ہین ۔ اس طرح متمول گہرانے دیکھہ بہال لیتے ہین ۔ جب اندہیری راتین شروع ہوتی ہین ۔ تو لوٹ مار شروع کرتے ہین ۔ چاندنی راتون مین چالیس ۔ ۴۰ ۔ ۵۰ میل تک چلتے ہین ۔ اور لوٹ مار کرکے اندہیرے حصہ مین واپس آتے ہین ۔ روز روشن مین بہی مینا لوگ لوگون کو لوٹ لیتے ہین ۔ موسم گرما مین بہت غضب ڈہاتے ہین ۔ کیونکہ لوگ مکانون کے باہر سوتے ہین مال مسروقہ جو فروخت نہین کیا جاتا ہے ۔ اپنے قیام گاہ سے ایک میل آگے گاڑ دیتے ہین ۔ ایک آدمی ان کی نگہبانی کرتا ہے ۔ یہ شخص عموماً نہانے یا کہانا پکانے مین مصروف رہتا ہے ۔ تاکہ کسی کو اس پر شبہ نہ ہو مینا چور کئی قسم کے رنگ بدلتے ہین ۔ مگر سب سے مقبول پسند جاتریون کا بہیس ہے کبہی برہمن بن جاتے ہین جب بہت مال ہاتہہ لگ جاتا ہے ۔ تو وہ مارواڑی بنجاتے ہین چرائی ہوئے زیورات پہن لیتے ہین ۔ متمول ہندوستانی مینا لوگون سے چوکیداری کا کام لیتے ہین اپنے آقاؤن کی وفاداری اور ایمانداری سے خدمت کرتے ہین ۔ اپنے قوم کے لٹیرون کو اپنے آقا کا مال و دولت لوٹنے سے باز رکہتے ہین ۔ جیسا کہ مدراس پریسیڈنسی کے جنوبی اضلاع کے کلار لوگ کرتے ہین ۔

ایک اور گروہ باؤریا لوگون کا ہے ۔ جو کئی چہوٹے قبیلون مین منقسم ہے ۔ یہ لوگ کبہی شکار پیشہ ہوتے تھے ۔ مگر لوٹ مار کرتے جعلی سکے بناتے اور نقب لگاتے ہین ۔ وہ اس بات پر فخر کرتے ہین کہ ان کا سلسلہ نسب پرانا ہے ۔ اور یہ کہتے ہین کہ بادشاہ ہم سے جلادی کا کام لیتے ہین ان کا یہ دعوی صحیح معلوم ہوتا ہے ۔ یہ لوگ جوبی منکون کی مالا پہنتے ہین ۔ بعض قبائل اپنے سامنے کے دانتون مین سونے کی سوئی لگا لیتے ہین ۔ باؤریا لوگون کی سات جماعتین گگلوٹ ۔ پرواره اور راہٹور نامون سے مشہور ہین یہ لوگ جعلی سکے بنانے مین کمال رکہتے ہین ۔ ان کے آلات بہت ہی نفیس اور عمدہ قسم کے ہوتے ہین ۔ جب راستہ سے کوئی قبیلہ گزرتا ہے ۔ درختون پر عجیب قسم کے نشان لگا دیتے ہین ۔ یا پتہرون کا ڈہیر عجیب طریقہ سے لگا دیتے ہین تاکہ ان کے ہمراہی اس سے ہدایت پذیر ہو سکین ۔ بدک قبیلہ باؤریون کی ایک شاخ ہے ۔ ان کے رسم و رواج و اطوار ان سے بہت ملتے جلتے ہین ۔

بدک لوگ بیراگیون اور کنجرون کا بہیس بدل کر پہرتے ہین ۔ مگر سخت ضرورت کے وقت اور بہیس بہی بدلتے ہین ۔ اور ٹولیون مین منقسم ہو کر کام کرتے ہین ۔ کبہی پرندے فروخت کرتے ہین کبہی رمال بن جاتے ہین ۔ اپنے بزرگون کی روحون کو اپنی امداد کیلئے عجیب طریقہ سے بلاتے ہین ۔ یہ عمل بہت تکلیف دہ ہوتا ہے ۔ بدک لوگ نقب لگانے اور سرقہ کے فن مین ماہر ہوتے ہین ۔ روپیہ یا زیورات یا قیمتی چیزین چراتے ہین جو باسانی اٹہائی جا سکتی ہین ان کی بائین کلائی پر تین نشان ہوتے ہین ۔ جو بچپن مین گرم لوہے سے لگائے جاتے ہین ۔ بدک لوگون کا یہی نشان ہے ۔ اسی شناخت سے وہ بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہین ۔ تیار شدہ خاصکر کہبون بہی ریل وغیرہ کی غرض سے اپنے پاس رکہتے ہین ۔ جب ہی یہ لوگ پہچانے جاتے ہین ۔ بدک لوگ مسروقہ مال کو چہپانے مین بہت ہوشیار ہوتے ہین طلائی زیورات اور جواہرات اپنے حلقون کے اندر رکہ لیتے ہین ۔ کبہی اپنے لڑکون کو اندر رکہ لیتے ہین ۔ کبہی کہو کہلے بانس کی لاٹہیون مین بہر لیتے ہین جس وہ ہاتہہ مین لیکر ادہر ادہر پہرتے ہین ۔

کاپی نویس ہو

آج کل ہمارا مطبوعون کا اتفاق اس بات کی بہت کچہہ ضرورت ثابت کر رہا ہے کہ خوشخط لکہنے والے کاتب ہون ۔ افسوس کہ مسلمانون کو اس فن کی طرف بہت کم توجہ ہے جو لوگ عمر کا بہت بڑا قیمتی حصہ صرف و نحو و منطق کی معمولی کتابون مین خرچ کر دیتے ہین ۔ اور پہر اس منزل مقصود تک ہی نہین پہنچتے جس کے لئے یہ محنت کیجاتی ہے ۔ ہم نے بہت کم سنا ہو کہ کسی طالب علم نے اپنے صرف و نحو پڑہنے کا یہ مقصد قرار دیا ہو کہ ہم قرآن و حدیث کو صحیح پڑہ سکین ۔ پس کیا یہ ضروری نہین ۔ کہ بعض طالب علم فن کتابت مین کمال پیدا کرین ۔ پچہلے دنون ہمین ایک کاتب کی ضرورت تہی ۔ اور یہ معلوم کرکر کہ کسی احمدی بہائی کی درخواست نہین آئی بہت افسوس ہوا ۔ کہ ایسے شریف فن کی طرف بہت کم خیال ہے جو ایک معمولی توجہ سے حاصل ہو سکتا ہے ۔

اڈیٹر زمیندار

نے مفصلہ ذیل سطور درد دل سے لکہی ہین اور خوب لکہی ہین ۔

بیوگان کے ازدواج ثانی کی ممانعت ستی کا رواج گوسالہ پرستی درختون کی پرستش ۔ پیر پرستی ۔ قبر پرستی اور تعزیہ داری ۔ وید قرآن مجید ۔ اور گرنتہہ صاحب کی تعلیم مین داخل نہین ۔ مگر ہم نے ان سب کو اور ایسی بہت سی باتون کو شامل مذہب کر لیا ہے ۔ مذہب کے فرائض ترک ہو جائین خدا یا پیغمبر کا انکار کر لیا جائے جہوٹ بولا جائے زناکاری کا ارتکاب ہو ہوگا و حقوق غصب کئے جائین اور رشوتین لیجائین کوئی نہین پوچہتا لیکن ان جدید الاشاعت و رخارج از مذہب رسوم کا مخالف ایسا مجرم ہے کہ کبہی قابل معافی نہین ہو سکتا ۔

تقویم کبیٔ

یہ ایک جنتری ہے جو نہایت نفیس و عمدہ کاغذ پر چہپی ہوئی ہماری پاس پہنچی ہے ۔ اسمین سلامی تاریخ دوسری تاریخون سے پہلے لکہنے کا التزام کیا گیا ہے جو نہایت عمدہ بات ہے ۔ علاوہ ازین ہر تاریخ کے سامنے کسی نہ کسی سلامی واقعہ کا ذکر ہے اور بہت سی معلومات ناظرین کیلئے

ضرورت مصلح

مسٹر میر شرف الحق ایم - اے - ایل - ایس نے منفصلہ ذیل اشعار بیسوین صدی کی حالت کے بارے مین لکھے ہین اور پھر جس نتیجہ پر پہونچے وہ بالکل صحیح ہے - ہم میر صاحب کو مبارکباد دیتے ہین - کہ وہ جس مسیحا کو بلاتے ہین وہ نازل ہو چکا ہے - اب آپ کا فرض ہے - کہ اس کے انصار مین داخل ہون -

سدا یہ ہی جاتی صدی بیسوین ہے ۔ مگر قوم اپنی جہان تھی وہین ہے
اسی طرح دو صدیان سر سے گذرین ۔ ابھی خواب غفلت سے چونکی نہین ہے
وہ یون متفق گویا شیری کا دل تھی ۔ پر اب منفرق کچھ کہین کچھ کہین ہے
ہے کچھ زیر فرمان روس و فرنگی ۔ بہت تحت انگریز و محکوم چین ہے
شیعہ سنی دونون کا دل ایک دین ایک ۔ پر آپس مین بیفائدہ ضد و کین ہے
بہت چھن گیا اب بھی جو کچھ ہے باقی ۔ تو اس کے لئے دشمن اندکین ہے
تمہین ناامیدی اُسے کامیابی ۔ تمہاری نظر اُس سے کم بیش بین ہے
پڑے ہین کھنڈر کے کھنڈر لاکھون ایسے ۔ جہان وحشی شہباز و شیر کمین ہے
محل اور مساجد مین ایک ہو کا عالم ۔ نہ آواز دُون اور نہ اذکار دین ہے
جو اسلام پوچھو تو پاؤ کتب مین ۔ مسلمان کو ڈھونڈو تو زیر زمین ہے
نہ تیمور و بابر نہ اکبر نہ نادر ۔ نہ سبکتگین ہے نہ البتگین ہے
مگر اب انہین یاد کرنے سے حاصل ۔ کہ خود اُن کے پوتون کی گت بدترین ہے
نہ پلے ٹکا اور نہ آمد کی صورت ۔ نہ اُن پاس کوئی لباس زرین ہے
دل ناندکو ہے جلا کی ضرورت ۔ نظر آتا بے روپ عکس حسین ہے
چمن مین خزان آئی بلبل سے بالکل ۔ گئی چھٹ نواسنج اور بہردین ہے
بشرہ سا دل ہم بھی رکھتے ہین لیکن ۔ کروڑون کا خوش ہے پر اپنا حزین ہے
ہوئی حد تنزل کی اس سد سے گذرو ۔ کہ آخر ہی ایک منزل اولین ہے
چلا آیا ہوتا ازل سے زمانہ ۔ بدلتا سدا گہ چنان گہ چنین ہے
زمانہ کی رفتار پہ تم بھی ہو لو ۔ کہ اب تو یہی مصلحت کے قرین ہے
کوئی کام دنیا مین مشکل سے مشکل ۔ اگر دل لگاؤ تو آسان ترین ہے
اگر کچھ کرو گے تو تم دیکھ لو گے ۔ کہ اس کی جزا یہین ہے یہین ہے

مدد اے مسیحا دکھا اپنی صورت
کہ اسلام کا بس دم واپسین ہے

ضروری گذارش

جملہ خریداران خط و کتابت کرتے وقت اگر جواب منگوانا چاہین - تو جوابی کارڈ تحریر کرنا چاہیے یا ٹکٹ ساتھ بھیجنا چاہیے اور نیز نمبر خریداری بھی -

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - برادرم مکرم و محترم جناب مفتی صاحب سلمہ ربکم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - افسوس کہ آپنے بدر خواتین کے کالم کو جلد ہی بند کر دیا اور اس غریب فرقہ پر نظر عنایت نہ رکھی - مین بھی چند در چند مجبوریون کے باعث مضمون لکھنے سے معذور رہی ہون جسکی معافی چاہتی ہون -

کل ۵ - دسمبر کو چار بجے رات کے سخت زلزلہ آیا - جو چار اپریل والے زلزلے سے شاید ہی کچھ کم ہو گا ان دلون دنیا مین عجیب اندھیر مچا ہوا ہے اور خدا کے پیارے سچے مسیح کی صداقت کی شہادت زمین و آسمان بڑے زور و شور سے دے رہے ہین - قحط سالی نے تباہ برباد کر دیا ہے - لوگ گھرون سے بیخانمان ہو کر نکل گئے ہین - ہزارون آدمی بھوکون مر رہے ہین - کوئی پرسان حال نہین - اس بے دردی کی یہ شدت کہ الامان شان ایزدی کہ قحط ایسے وقت مین پڑا - کہ نہ لوگون کو پیٹ بھرنے کو روٹی ملتی ہے نہ تن ڈھکنے کو کپڑا - سال کا عرصہ گذر گیا کہ بارش کی بوند نہین گری - زمین جل گئی چارہ نایاب ہو گیا - مواشی سخت تنگ ہو رہے ہین - حضرت اقدس کے ثلج والے الہام کو اس قحط نے اچھی طرح منور و روشن کر دیا - ثلج کے دونون معنے کیسے پورے ہوئے - اے مخالفو آؤ اور آنکھین کھولو اور دیکھو کہ اس برگزیدہ کی باتین کس طرح خدا پوری کرتا ہے - بہت سی خلقت کو طاعون نے نوش جان کیا اب جو باقی بچی - اوسے قحط نگل رہا ہے - پھر کل والے زلزلے نے خداوند عز و جل کی ہیبت جبروت اور جلالت کا نقشہ پیش نظر کر دیا - اور بتلا دیا کہ مین ایسا غنی اور بے پرواہ ہون - اگر چاہون تو دنیا کو ایک پل مین نیست و نابود کر دون ان عذابون کا آنا ہی اس وقت ضروری تھا - کیونکہ دنیا کو گناہ نے سیاہ کر دیا اور مسلمانون کا پیارا اسلام تو صرف زبانون تک ہی محدود رہ گیا - بے تحاشا سود کو جائز قرار دے لیا - بر سر عام نمازون مین تخفیف مانگی شراب کو جب تک نشہ نہ دے حلال تصور کر لیا - عہد شکنی عام ہو گئی - دغا مکر فریب اور رشوت ستانی سے روپیہ اکٹھا ہونے لگا - بھائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے اس پر طرہ یہ کہ سب باتین تہذیب اور شائستگی خیال کی جانے لگین - اے لوگو! انصاف سے کہدو کہ اب اس ملک کی حالت عرب کی اس حالت سے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر تھی - کچھ بھی کم ہے؟ اگر اس پر آشوب زمانہ مین مسیح نہ آتا - تو پھر کونسا وقت اس کے آنے کا تھا - اسلام کی نازک حالت کا مولانا حالی نے اس طرح خاکہ کھینچا ہے - ؎

جہان زہر کا کام کرتا ہے باران ۔ جہان آکے رو دیتا ہے ابر نیسان
نہین تازگی کا کہین نام جس پر ۔ ہری ٹہنیان جھڑ گئیں جسکی جل کر
نہین پھول پھل جسمین آنے کے قابل ۔ ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل
یہ آواز پیہم وہان آ رہی ہے ۔ کہ اسلام کا باغ ویران یہی ہے

یہ قاعدہ کلیہ ہے - کہ جب موسم خزان بوٹون کو جلا دیتی ہے - تو پھر جلدی ہی موسم بہار کو ان کے سرسبز کرنے کا حکم ہو جاتا ہے - جو کہ ان مین از سر نو روح پھونک دیتی ہے -

جبکہ خدا کا پیارا دین ایسی نزع کی حالت پہ تھا تو ضروری تھا کہ غیرت خداوندی کا دریائے رحمت جوش مارتا - اور کسی اپنے نیک بندہ کے ذریعے اس کی دستگیری کرتا - جیسا کہ وہ ہمیشہ مذہبون کو کفر شرک اور نافرمانی کی گندگیون اور آلائشون سے پاک کرتا آیا ہے -

غور کا مقام ہے - کہ اگر مولانا حالی صاحب کو یہ خبر ہوتی - کہ سرسید احمد خان صاحب بنجی ہین - تو کبھی اُن کی قلم سے ایسے دردناک الفاظ نہ نکلتے - کیونکہ جب انہین قطعاً مایوسی ہوئی تو یہ کہا کہ ؎

نہین کھیل پھل جسمین آنے کے قابل ۔ ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل

مگر چونکہ سید احمد خان مرسل نہین تھے - اور نہ ان کے ساتھ تائید ربانی تھی وہ دنیا کی بہتری

ی ہی جو یہیں لئے رہے ہے۔ اور ساری عمر میں ایک بھی ایسا سچا جاں نثار دین کا خادم نہ تیار کر سکے جیسا کہ اس فرستادہ خدا نے تھوڑے ہی عرصہ میں چار لاکھ بنا دیا ہے۔ ان خانقاہوں کے سجادہ نشینوں پر جو کہ لاکھوں ہندوؤں اور مسلمانوں کا مرکز گنی جا سکتی ہیں۔ مورخہ ۲۱۔ دسمبر کے وکیل میں کسی منصف مزاج نے کچھ ریمارک کئے ہیں جن کا یہیں درج کرنا ضروری جانتی ہوں

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ ہندوستان میں زیادہ فیوض پھیلانے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیں۔ جن کی روحانیت اور حقانیت کا جھنڈا سب سے پہلے ہندوستان میں آیا۔ آج ان کی اولاد کو دیکھئے۔ اپنے جد بزرگوار کے فرائض سے کوسوں دور بلکہ برعکس اعمال ظاہر کرتی ہیں اولادیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک روحانی اور ایک جسمانی جسمانی اولاد کا یہ عالم ہے۔ کہ سجادہ نشین صاحب کو شاید ہی خبر ہوگی۔ کہ ہمارے دادا صاحب وضو کیوں کر کرتے تھے۔ اشغال خاص کا تو کیا ذکر بیچارے رات دن اس میں گاؤں کی آمدنی جلدی سے خرچ کر ڈالنے کی فکر میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر ان کو کم از کم صرف فقرا اور مشائخ کی حالت درست کرنی آتی۔ تو بہت مفید کام کر سکتے تھے اب رہے متولی صاحب اور خدام وہ سب سے زیادہ فوراً علے نور ہیں۔ متولی صاحب کی خانگی پیچیدگیاں اور خدام کی ذاتی خواہشیں اس حد تک ناگوار ہو گئی ہیں۔ کہ ایک ہندو مینجر مقرر ہو گیا گیا۔

یہ وہ خانقاہیں ہیں جو کہ کعبہ ہند کہی جا سکتی ہیں۔

یہ تو جسمانی اولاد کا حال ہوا۔ اب روحانی اولاد کو لیجئے حضرت خواجہ کے جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ہوئے۔ ان کی درگاہ جائیے اور خدام کی حالت ملاحظہ فرمائیے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس بزرگ کے خادم ہیں۔ جو کہ صبر اور توکل میں اعلےٰ درجہ رکھتے تھے۔ ممکن نہیں کہ کوئی زائر صحیح سالم زیارت کر سکے۔ خواجہ قطب کے جانشین حضرت بابا فرید الدین گنج شکر جن کا مزار پاک پٹن میں ہے۔ خانقاہ میں گاؤں جاگیر سب کچھ ہے۔ مگر اس لئے کہ نہیں کہ مسلمانوں یا فقرا کی دینی یا دنیاوی ضرورتوں میں کام آوے بلکہ غالباً اس لئے وقف کی گئی ہے۔ کہ سجادہ نشین بہت سے گھوڑے پالیں بندوقیں خریدیں۔ غریب جانوروں کا روز شکار کریں۔ حضرت بابا صاحب تو جنگل کی گھاس پر گذارہ کرتے تھے۔ اولاد جنگل کے پیارے پیارے جانوروں کو فنا کر کے دل خوش کرتی ہے۔

بابا صاحب کے تین خلیفے بڑے مشہور ہوئے حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی۔ حضرت قطب جلال الدین ہنسوی۔ حضرت علاؤ الدین صابر کلیری

اول بزرگ کی درگاہ پر جائیے۔ پس وہی عالم ترک درویشی کا نظر آئے گا۔ میاں حسن نظامی نے کچھ پڑھ لکھ لیا ہے۔ وہ تو رات دن علی گڈھ پارٹی میں مستغرق ہیں۔ جو کام ان کے کرنے کا تھا اُس سے کوسوں دُور۔

دوسری درگاہ ہانسی میں ہے۔ سجادہ نشین عبدالحکیم صاحب سب جاگیر ہندوؤں کو عنایت فرما چکے۔ اب بیچارے خود حیران اور پریشان ہیں مسلمانوں کی کیا خاک خدمت کریں گے۔

تیسرے صابر صاحب ہیں۔ اُن کے جانشین دُنیا سے نرالی طبیعت رکھتے ہیں۔ اپنے مشائخ پر اگر اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔ تو یہ کہ سب ہمارے نذر گذار بن جاویں۔ اور بس۔ ایسے عظیم الشان فرض کی تکمیل میں مجبور ہیں۔ کہ اسلامی خدمت کی فرصت نہیں ملتی حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کے نظامیہ سلسلہ کو آخر تک دیکھ جائیے۔ اس وقت اتنی گدیاں صرف پنجاب میں ہیں۔ جو بہت مشہور ہیں۔ مہاراں علاقہ بہاولپور۔ تونسہ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان۔ چاچڑاں علاقہ بہاولپور۔ گولڑہ ضلع راولپنڈی۔ سیال ضلع شاہ پور۔

تونسہ کا یہ عالم ہے۔ کہ چچا بھتیجے میں صرف اسی بات پر لڑائی ہے۔ کہ مصلے پر کون بیٹھے اور نماز پہلے کون پڑھے۔ کچہریاں گرمائی جاتی ہیں اور حضور قدوۃ السالکین مولانا شاہ ... ڈپٹی کمشنر صاحب اور صاحب کمشنر بہادر اور لفٹنٹ گورنر صاحب سے داد طلب کی جاتی ہے۔ اگر ان آستانوں سے کچھ فیض ملا۔ تو عجب نہیں۔ کہ مسلمانوں کو بھی کچھ دیا جاوے۔ چاچڑاں میں ایک لاکھ کی جاگیر ہے اور محمد بخش صاحب سجادہ نشین ہیں۔ یاد الٰہی میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں۔

سُنا ہے کہ سولہ آدمی کھانا یہاں سے کھاتے ہیں [illegible]
اس پر بھی کم بخت رات کاٹے نہیں کٹتی۔ [illegible]

صورت کا قوال زادہ حسین خزانہ کا داتا ہے۔ اس کو سوجھ آگئی۔ تو شاید مسلمانوں کا بیڑا پار ہو جاوے

مہاراں کے صاحب سجادہ محمد یوسف البتہ نیک ہیں

گولڑہ والے پیر مہر علی شاہ بھی بہت لائق بہت مفید اور بہت سی کارآمد ہیں۔ ایک محدود دائرہ میں چلتے ہیں تاہم کچھ کرتے ہیں۔ رہ گئے سیال والے میاں محمد الدین صاحب سو وہ بیچارے چپ چاپ آدمی ہیں۔ پھر ہیں قابل تقلید۔ کاش! اپنے سینکڑوں عالم مریدین کو خدمت اسلام کے لئے مقرر کریں۔

صابریہ سلسلہ کے صوفی بڑے نعیم تمیم پیر ہیں۔ سنتے ہیں لاکھوں روپیہ جمع ہے اور ہوتا جاتا ہے۔ مگر نہ دین کے لئے نہ دنیا کے لئے۔ بلکہ اپنا جی خوش کرنے کے لئے۔

بریلی میں نظامیہ سلسلہ کے پیر نیتے میاں صاحب ہیں جو حقیقت میں علوم ظاہر باطن میں لاثانی ہیں۔ مگر نام کا اثر کبھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو سیر و شکار میں اوقات بسری ہوتی ہے۔

سلول میں بھی نظامیہ خاندان کی مشہور خانقاہ ہے اور دستور زمانہ کے مطابق مقدمہ بازی کی بلا میں سب گرفتار ہیں۔

اورنگ آباد دکن میں نظامیوں کی ایک مشہور خانقاہ ہے۔ ہزارہا روپے کی جاگیر ہے۔ مگر خانقاہ میں خاک اُڑتی ہے مسجد میں کتے لوٹتے ہیں اور غلیظ کرتے ہیں۔ خاص درگاہ کی پر رونق کر دیکھئے۔ تو نفرت آتی ہے مگر پیرزادہ صاحب کی رنڈی کی قبر پر نہایت تکلف ساز و سامان ہیں اور وہ محض اس لئے کہ رنڈی نے شاہ صاحب کی بڑی دلداری کی تھی۔ درگاہ و مسجد سے کیا فائدہ ان کو پہونچا جو ان کی خدمت کرتے صرف اتنا احسان ہے کہ اس کی طفیل چند ہزار روپے سالانہ مل جاتے ہیں۔

انہی حضرات کا ذکر ہے۔ کہ ایک بار پنجاب میں تشریف لے گئے۔ رنڈیاں ہمراہ تھیں۔ مریدین کو حکم ہوا کہ ان کی ڈولیاں کندھوں پر اٹھاؤ۔ بیچارے عقیدت کے مارے مُرید حکم بجا لائے۔ اور پیر جی نے رنڈیوں کو اپنی عظمت کا اثر دکھایا۔

(باقی آئندہ [illegible])

مفصلہ ذیل کُتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۵۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد الدین امنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کیجاتی ہے۔

میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا ہے مجھے خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری میں جمع کرنیکی ممکن نہیں۔ بہت سے مضامین نئے بھی ہیں جو مولف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہیں۔ میرے نزدیک ہمارے بھائیوں کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع پہونچیگا۔ میری دل آرزو ہے کہ یہ کتاب حلیہ الطباع سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کیلئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے۔ قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بینظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر اور ضروری زاد سفر لون کیلئے کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام۔ خاکسار عبد الکریم۔

نوٹ۔ میرے مخدوم و محسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہیں۔ عبد الکریم۔

یہ کتاب ۸ رقیمت علاوہ محصولڈاک پر دفتر بدر سے ملسکتی ہے۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی اب تک کی نظمیں اس میں منتج ہیں اور اسی طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ ہو سکیں گی۔

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام اعتقادات و نماز روزہ و دیگر مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۵ جلدیں باقی ہیں قیمت فی جلد ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ... امام ... حضرت قرآن مجید سے ... عیسائی مذہب کا ابطال کیا ... قابل دید ہے

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین اور مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب نقشہ نویس سابق سب نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر رفاہ عام کیلئے برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ ر عصمت انبیاء ۲ ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یسین سے پیشگوئی کر کے اس میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابل کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپیہ کو بھی گران نہیں۔ قیمت ار

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ ... قیمت ...

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود کی تائید میں قیمت ہر دو جلد ۹ ر

نظم مستورات مستورات کے لئے ہے قیمت ار

شام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ ار

کاسر احمدی مصنفہ غلام رسول پنجابی نظم قیمت ار

آنہ ڈکشنری طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

کاسر احمدی اللہ داد والے قیمت ار

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت سی لطیف لکھی ہیں۔ قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۳ ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب ملوی اُن نشانات کا ذکر جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳ ر

رسید زر

نمبر ۴۶ ۱۱ منشی عبد الحی خانصاحب .... عہ
نمبر ۷ ۱۵۵ منشی عبد الحمید خانصاحب عہ
نمبر ۲۶ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب للعہ
منشی محمد اروڑا سے
ڈاکٹر فیض قادر صاحب بحساب فضل قادر عہ
نمبر ۶۱۶ منشی ولی محمد صاحب عہ
نمبر ۴۰ شیخ محمد اسمعیل صاحب صہ
نمبر ۱۱ ۳ منشی عبد الرحیم محمد اسمعیل صاحب للعہ
نمبر ۵۸۴ چودہری نذر محمد صاحب للعہ
نمبر ۱۵۷۵ ملک غلام محمد صاحب عہ
نمبر ۷ ۹ بابو برکت علی صاحب للعہ
نمبر ۲۲ مولوی محمد فضل صاحب عہ
نمبر ۱۵ ۱۳ اکبر علیخان صاحب عہ
نمبر ۱۳ ۱۲ مولوی عبد العزیز خانصاحب عہ
نمبر ۱۵۶ عمر الدین صاحب کمپونڈر عہ
نمبر ۸ ۱۲۸ حیدر علی صاحب عہ
نمبر ۴ ۲۷ کلن خانصاحب للعہ
نمبر ۱۳ ۱۴ منشی عبد المجید صاحب للعہ
نمبر ۱۹۰ مولوی فضل احمد صاحب للعہ
نمبر ۲۶ ۱۱ احمد علی خانصاحب عہ
نمبر ۹۶۴ شیخ عبد المجید صاحب عہ
نمبر ۱۸۶۴ سید وارث شاہ صاحب عہ
نمبر ۲ ۱۸۷ شمش الدین صاحب عہ
نمبر ۱۶۰۹ عبد الحق صاحب للعہ
نمبر ۴ ۰۸ ۱ ڈاکٹر محمد الدین صاحب عہ
نمبر ۱۸۱۴ مولوی کرمدین صاحب عہ
نمبر ۴۹۶ عمر الدین وغیرہ عہ
نمبر سید محمد عمر صاحب عہ
نمبر ۱۴ سید احمد شاہ صاحب عہ
نمبر ۳ ۱۰۷ حکیم مفتی محمد بخش صاحب عہ
نمبر ۴ ۳ ۱۷ منشی محمد الدین صاحب عہ
نمبر ۳ ۱۷۶ میران بخش صاحب عہ
نمبر ۵ ۳ ۵ میاں ... خانصاحب عہ
نمبر ۱۰۲ عطاء اللہ صاحب للہ
نمبر ۱۷۸۶ محمد ابراہیم صاحب عہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھپکر شایع ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بروز جمعرات

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ـ مطابق ۲۷ ـ فروری ۱۹۰۸ء

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

پبلشر میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر

اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی عفا اللہ عنہ

ملتا ہے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد ۷

نمبر ۸

قیمت از معاونین

قادیان میں

فی پرچہ

قیمت از طلباء و غربا وغیرہ

گورنمنٹ

افریقہ

ضروری اطلاع

ناظرین ـ اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کیواسطے پروپرائیٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے ـ کہ یکم مارچ ۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمون کو جدا کر دیا جائے اب تک تو یہ تھا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی مین ہی تھا ـ یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھیں جسکو مین محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا ـ لیکن دو طرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کیطرف زیادہ توجہ کی تو انتظام مین نقص آگیا اور اگر انتظام کیطرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری میں حرج واقعہ ہونے لگا ـ **الحمد للہ** اب یہ نقص دور ہو جائیگا اور اسوقت سردست پروپرائیٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بامداد ایک اسسٹنٹ مینیجر کے وہ تمام انتظام اخبار کا کرینگے ـ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑہا دیگا جو شاید سردست مناسب ہو لیکن تاہم پروپرائیٹر صاحب نے اصلاح اخبار کے لحاظ سے جہاں اور بہت سے خرچ اوٹہائے ہیں بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر ـ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور کر لیا ہے اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آئندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق ــ ایڈیٹر کے) نام نہین ہونی چاہیئے

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ **مینیجر بدر** لکھنے چاہئین ـ ہاں جو مضامین اخبار میں چھاپنے کیلئے ہون وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئین ـ لیکن ایسے خطوں پر بھی میرا یا کسی کا نام نہین ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئین بنام **ایڈیٹر بدر** ـ

امید ہے ـ کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائینگے ـ تاکہ آئندہ انتظام مین سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے ـ

محمد صادق عفی اللہ عنہ

ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

مُبارک

گذشتہ ہفتہ مین مختصراً نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا نکاح صاحبزادی مبارکہ بیگم کے ساتھ ۱۷ فروری کو ہونا ذکر کیا گیا تہا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ نکاح مین کیا خوب فرمایا تھا کہ ایک وقت تھا۔ جبکہ حضرت نواب صاحب موصوف کے ایک مورث اعلیٰ صدر جہان کو ایک بادشاہ نے اپنی لڑکی نکاح مین دی تہی اور وہ بزرگ بہت ہی خوش قسمت تھا مگر ہمارے دوست نواب محمد علی خان صاحب اس سے زیادہ خوش قسمتی مین۔ کہ اون کے نکاح مین ایک **نبی اللہ** کی لڑکی آئی ہے۔ نواب صاحب موصوف کے خاندان مین حق مہر کے متعلق دستور ہوتا ہے کہ کئی کئی لاکھ روپے مقرر کیا جاتا ہے اور انہون نے اپنی قومی رسم کے مطابق اب بہی یہی کہا تہا مگر حضرت اقدس نے پسند نہ فرمایا۔ تاہم نواب صاحب کی وجاہت اور ریاست کے لحاظ سے

چھپن ہزار روپے حق مہر موجل

مقرر ہوا۔ جسپر ایجاب وقبول مسجد اقصےٰ مین ہوا۔ یہ تعلق نواب صاحب کے واسطے بہت ہی خوش قسمتی کا موجب ہوا۔ اس تعلق سے نواب صاحب موصوف خدا تعالےٰ کے مسیح کی دعاؤن سے بیش از بیش فیض اٹھائین گے اور خدا تعالیٰ کے ان انعام واکرام سے حصہ لین گے جو مبارکہ بیگم کی ذات بابرکات کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے موعود ومامور کے ذریعہ سے وعدہ فرمائے ہوئے ہین کیونکہ مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے ایسے الہام ہوئے تہے جو اخبارون مین شائع نہین ہوئے۔ انمین سے صرف سنہ ۱۹۰۱ء مین ایک الہام اس بارے مین اخبار الحکم مین شائع ہوا تھا جبکہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تہی۔ اور نواب محمد علی خانصاحب کی پہلی بیوی صحیح وسالم اون کے گہر مین آباد تہی۔ اور وہ الہام یہ ہے۔ **نواب — مبارکہ بیگم** - یہ الہام دو الگ الگ فقرے ہین۔ ایک (**نواب**) دوسرا فقرہ (**مبارکہ بیگم**) اس الہام مین دونون فقرون کو ایک جگہ بالمقابل لکھ کر یہ پیشگوئی کی گئی تہی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان مین بیاہی جائیگی اس الہام کو شائع کئے چار برس ہو گئے اور یہ پیشگوئی نہائیت صاف اور واضح ہے اور دونون نام بالمقابل بیان کرنے سے جو اشارہ کیا گیا ہے وہ ایسا اشارہ ہے۔ جو اس سے بڑھکر باوجود اجمال کے طریق کے توضیح اور زیادہ نہین ہوسکتا۔

مبارکہ بیگم کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ان الہامات کو حضرت نے اپنی ایک نظم مین بہی اشارہ فرمایا تھا۔ جو کہ سنہ ۱۹۰۱ء مین چھپی تہی چنانچہ اون مین سے چند اشعار اسجگہ نقل کئے جاتے ہین۔

خدایا۔ اے میرے پیارے خدایا ۔۔۔ یہ کیسے ہین تیرے مجھ پر عطایا
کہ تونے پھر مجھے یہ دن دکھایا ۔۔۔ کہ بیٹا دوسرا بہی پڑھ کے آیا
بشیر احمد جسے تونے پڑھایا ۔۔۔ شفا دی آنکھ کو بینا بنایا
شریف احمد کو بہی یہ پھل کھلایا ۔۔۔ کہ اوس کو تو نے خود فرقان سکھایا
یہ چھوٹی عمر پر جب آزمایا ۔۔۔ کلام حق کو ہے فر فر سنایا
برس مین ساتوین جب پیر آیا ۔۔۔ تو سر پر تاج قرآں کا سجایا
ترے احسان ہین اے رب البرایا ۔۔۔ مبارک کو بہی تونے پھر جلایا
جب اپنے پاس اک لڑکا بلایا ۔۔۔ تو دے کر چار جلدی سے ہنسایا
غمون کا ایک دن اور چار شادی ۔۔۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی
اور ان کے ساتھ کی ہے ایک دختر ۔۔۔ ہے کچھ کم پانچ کی وہ نیک اختر
کلام اللہ کو پڑھتی ہے فر فر ۔۔۔ خدا کا فضل اور رحمت سراسر
ہوا اک خواب مین مجھ پر یہ اظہر ۔۔۔ کہ اس کو بھی ملیگا بخت برتر
لقب عزت کا پاوے وہ مقرر ۔۔۔ یہی روز ازل سے ہے مقدر
خدا نے چار لڑکے اور یہ دختر ۔۔۔ عطا کی پس یہ احساں ہے سراسر

اس تقریب سعید کی شمولیت کے لئے لاہور سے معزز دوست شیخ رحمت اللہ صاحب خواجہ کمال الدین صاحب۔ خلیفہ رجب الدین صاحب۔ میان چراغدین صاحب۔ (ناظر محاسبہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ)۔ ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب۔ مستری محمد موسیٰ صاحب وغیرہم بھی تشریف لائے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دو خطوں کے جواب

(مرقومہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب)

حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں دو خط آئے تھے جن میں کچھ استفسار تھے حضرت مولوی صاحب نے ان کے جواب لکھے ہیں جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں ۔ چونکہ خط لکھنے والے صاحبان کے ایڈریس محفوظ نہیں رہنے اس واسطے گذارش ہے کہ وہ صاحبان بھی اخبار میں ہی جواب پڑھ لیویں ۔ ایڈیٹر

پہلا خط آج آپ کا کرنامے کر بیٹھا ہوں اِرب۔ (زونی علماء) یریدُ اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس کی آیت کریمہ میں ماقبل اور مابعد سے معلوم ہوتا ہے کہ آیۃ کریمہ میں سب بیبیاں مراد ہیں ۔ سو بعض بیبیاں تو پہلے بیوہ تھیں جیسے حضرت صفیہ رضؓ اور بعض مسیحی تھیں جیسے حضرت ماریہ رضؓ اور بعض مشرکہ تھیں ۔ جیسے جویریہ رضؓ اس پر ظاہری کفر کی نجاست دور ہوگئی اور وہ اللہ کے فضل سے امہات المومنین بن گئیں ۔

اور روایات صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جناب علی مرتضٰے ۔ اور بتول زہرا اور حسنین بھی داخل ہیں سوان کا ازالہ رجس اور تطہیر مع حضرات امہات المومنین کے اس طرح ہوا ۔ جو تہمتیں اور برائیاں ان کی نسبت روافض اور خوارج نے اور جو کچھ مورخوں اور قصہ خوانوں نے تہمتیں لگائیں ۔ مثلاً شیعہ نے تہمت لگائی ۔ کہ مولیٰ علی خلافت چاہتے تھے ۔ اور امام حسین خلافت کے لئے لڑے ۔ عائشہ و حفصہ بُری عورتیں (معاذ اللہ و حاشا للہ) سو اللہ تعالیٰ نے سب کے الزام قرآن و نبی کریم کی زبان سے دور کرادئے اور ہمیشہ مجددوں اور ائمہ اور اولیاء کے ذرائع سے وہ برائیاں دور کردیں ۔ اس آیۃ کریمہ کو حضرت مسیح علیہ السلام کے مقدمہ نے کھولدیا ہے ۔ جہاں فرمایا ۔ ومطھرک من الذین کفروا ۔ حضرت مسیح کو شریروں سیکاروں نے ولد الزنا کہا ۔ لعنۃ اللہ علیہم اور مریم صدیقہ کو بہتان لگائے ۔ اللہ تعالیٰ نے وہ الزام حضرت نبی کریم کے ذریعہ اور خود مسیح علیہ السلام کے اعجازوں سے دور کروئے ۔ چونکہ بی بیوں کے باعث ان کے رشتہ دار بھی اکثر اسلام کے گرویدہ ہوگئے اور اہل کا لفظ عموم کو شامل ہے ۔ اس لئے کُن کا لفظ استعمال نہیں فرمایا ہے ۔

۲ میرے علم میں یہی ہے ۔ کہ جس جنت میں آدم ؑ تھے ۔ وہ جنت دنیا میں ہی تھا ۔

۳ اونٹ کی گردن مشکل سے ذبح کی جاتی ہے اور کھڑے کھڑے اس کے نحر میں گھونپ دیں ۔ تو جلدی اور آسانی سے جانور کی جان نکل جاتی ہے ۔ تیز سیدھی تلوار یا برچھی نحر میں چبھو دیتے ہیں

۴ پاؤں قبلہ کی طرف کرکے سونا تعظیم قبلہ کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ومن یعظم شعائرُ اللّٰہ فانھا من تقوی القلوب ۔ اور تعامل اسلام میں ہم کسی کو نہیں پاتے ۔ کہ قبلہ کی طرف پاؤں کرے ۔

۵ میرا اپنا اعتقاد یہ ہے ۔ کہ حضرت فاطمہ الزہرا بتول نے یہ دعویٰ صرف امتحان ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے کیا تھا ۔ کہ میرے والد کے قائم مقام ہوکر لحاظداری کرتا ہے یا نہیں ۔ جب اپنے لحاظ نہ کیا تو غضب کرکے ڈرایا ۔ جب اپ پکے رہے ۔ تو دعویٰ کا ذکر ہی ترک کردیا ۔

۶ مذاہب اربعہ عقائد میں قریباً سب کے سب ایک ہی ہیں ۔ سب اللہ پر اللہ کے صفات پر اللہ کے افعال پر ایمان میں متحد ہیں ۔ اللہ کے عبادات اور صفات میں شریک نہ کرنے پر متفق ہیں ۔

۷ نمازیں پانچ ان کے رکعات اور سنن میں اتفاق روزوں ۔ زکوٰۃ اور حج کے ضروری امور میں ان کا اتحاد ہے ۔ بہت تھوڑا اختلاف ائمہ میں ہے ۔ سو وہ بھی دو قسم کا ہے ۔ یا تو ایسے مسائل کہ اس میں نص نہیں ۔ اس واسطے ہر مجتہد مصیب اور اجر پانے والا ہے یا نص کے معانی میں دو پہلو ہیں اور دونوں صحیح معلوم ہوتے ہیں اس واسطے ہر مجتہد ماجور ہے ۔ البتہ ایسے مسائل بھی ہیں ۔ جن میں نص بعض ائمہ کے پاس ہوتی ہے اور دوسرا صرف ضرورۃً پر قیاس کرتا ہے ایسی صورت میں ہم کو اگر نص صحیح مل جاوے تو نص پر عمل کریں اور اس مجتہد کا قول چھوڑ دیں ۔ اور اس مجتہد کو معذور یقین کریں کہ یا اسے نص نہیں پہونچی یا صحیح طریق سے نہیں پہونچی ۔ پھر جس ملک میں علماء کی کتب صحیحہ آسانی سے مل جاویں ۔ اوس کو غنیمت سمجھیں ۔

۸ امام ابوحنیفہ امام مالک ۔ امام ابویوسف ۔ امام محمدؒ امام شافعی ۔ امام احمدؒ ۔ یہ بڑے عظیم الشان لوگ ہیں ان کو کسی بادشاہ نے امام نہیں بنایا اور نہ کسی وقت کسی نے کہا کہ ان کے مذاہب پر چلو ۔ قدرت اللہ تعالےٰ نے خود ایسے اسباب مہیّا کردیے ۔ کہ ان کے مذاہب مشہور ہوگئے ۔ اسحٰق بن راہویہ ۔ داؤد الظاہری ۔ ابن جریر اوزاعی وغیرہ امام بھی ہوئے ۔ مگر اُن کے مذہب آہستہ آہستہ گم ہوگئے ۔ پھر بعض مسائل میں حق دائرہ ہے اور بعض میں سب حق پر ہیں ۔ چار صدی ہجرت کے بعد کچھ ایسے مقدمات ہوئے جن سے چار مصلوں کی بنا پڑی

۹ لا اراکم فاعلین ۔ اس لئے فرمایا ۔ کہ آپ کو معلوم تھا ۔ کہ علی رضؓ کی خلافت ظاہراً بلافصل نہ ہوگی ۔

الذبح بین الحلق واللبۃ کی حدیث مجھے ہرگز نہیں ملی ۔ آپ نے کہاں دیکھی ہے ۔

۱۰ قال قلت یا رسول اللّٰہ اما تکون الذکاۃ الّا فی الحلق واللبۃ ۔ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزأ عنک ۔ قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورۃ قال ابو عیسٰے ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حماد بن سلمۃ ۔ ولا نعرف لابی العشراء عن ابیہ غیر ھذا الحدیث

صفحہ ۲۸۰ ترمذی طبع مصر

نورالدین

دوسرا خط جناب من ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بجواب استفسار عرض ہے ۔ (دیکھی شیعوں کی)

احمد بن الحسن عن الحسین عن فضالہ عن العلاء عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان ابی ینادی فی بیتہ بالصلوۃ خیر من النوم (تہذیب الاحکام)

اور ابوبکر الحضرمی وکلیب الاسدی عن ابی عبداللہ علیہ السلام حی علےٰ خیر العمل کی روائت کے بعد لکھا ہے ۔

الصلوۃ خیر من النوم کو تقیہ پر محمول کیا ہے (من لا یحضرہ الفقیہ) کلینی میں کوئی تفصیل نہیں

بہرحال اگر امام حسین یا علے بن حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عمر سے حی علےٰ خیر العمل ثابت ہے ۔ تو آپ اس روائت کا ہمیں پتہ دیں ۔ اگر اسناد نہ ملے

یا اسناد صحیح نہ ہو۔ تو کیوں کر قبول کیا جاوے۔

ہم نے کتب اربعہ شیعہ کافی۔ استبصار۔ تہذیب۔ من لا یحضرہ الفقیہ میں دیکھا ہے۔ ہمیں کوئی روایت مرفوع متصل صحیح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملی۔ جب تک کوئی روایت نہ ملے۔ حی علی خیر العمل کے جواز کا فتویٰ کیوں کر دیں۔ کتب اربعہ میں ایسی روایات موجود ہیں۔

ان علیا ولی اللہ ان علیا امیر المومنین حقا اور ان محمد و آلہ صلوٰۃ اللہ خیر البریہ بھی مفوضہ نے اذان میں بڑھا دیا ہے۔ اور وہ لوگ ملعون ہیں۔ لانھم زادوا ونقصوا فی الاذان

پس ایسے خطرات میں کیوں پڑیں۔ عبد اللہ بن عمر اور علی بن الحسین رضوان اللہ علیہما بے ریب ثقہ ہیں مگر ان سے کس نے روایت کیا۔ اور انہوں نے حضرت نبی کریم سے کس طرح روایت کیا کیونکہ یہ خود تو شارع نہیں ہیں۔

ایک تعجب انگیز امر شیعہ میں ہے کہ پوری روایت پر اول تو توجہ نہیں کرتے۔ اور ان کے یہاں روایت کا عجیب حال ہے۔

ان کے نزدیک گروہ عظیم تو ظالمون۔ عاصیون۔ کافرون مرتدون اور منافقون کا ہے۔ ان کی روایت کیوں معتبر ہونے لگی۔ اور دوسرا گروہ ایسا ہے۔ کہ اگر ان کی روایت موافق مل گئی بہتر۔ ورنہ کہدیا یہ تقیہ کے باعث فرمایا ہے۔ غور کرو اب روایت سے کیا فائدہ ہوا۔ قرآن کریم خود امام غائب کے پاس ہے

اب دوسرے مسالہ پر عرض ہے۔ قیام رمضان کا چونکہ تاکیدی حکم ہے اور تہجد ہمیشہ پڑھی جاتی ہے اسلئے بعض صحابہ کرام کا اجتہاد ہوا۔ کہ اکتالیس رکعت تراویح ہو اور بعض کا اجتہاد بیس کا۔ ہم لوگ گیارہ ہی پڑھتے ہیں خدا بہ کیوقت دو رکعت نماز پڑھنا ہم لوگوں میں مروج ہے اور اس کو مسنون یقین کرتے ہیں۔ نورالدین

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق۔ مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

شیخ صاحب اتمام البرہان کے صفحہ ۹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا کہ سلسلہ اسلام وہی ان سے مستحکم ہو جاوے۔ ان کی خبر قرآن میں صاف دیکھ قولہ تعالیٰ۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون۔ یعنے وعدہ کیا اللہ تعالےٰ نے بعضے اون لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کئے۔ اسبات کا کہ اون کو زمین کا خلیفہ اور بادشاہ بنا دے گا۔ جیسا ان سے پہلوں کو اور ان کے لئے اس دین کو جو اون کے لئے چھانٹ رکھا ہے۔ اور پسند کر رکھا ہے۔ خوب جما دیگا اور ان کو بعد اس کے کہ اندیشہ و خوف رہا کرتا تھا۔ امن دیگا۔ کہ وہ پھر میری عبادت ہی کیا کریں گے اور کسی کو ذرہ برابر عبادت میں میرا شریک نہ کریں گے۔ اور جو لوگ بعد اس نعمت کے کفران نعمت نہ کریں یعنی صحابہ سے کیونکہ الذین کے بعد منکم بھی بڑھایا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہوا کہ یہ اونہیں سے وعدہ ہے۔ کہ تمہارے زمانہ کے پچھلے مومنین کو اس لفظ کے ذکر کرنے سے اس وعدہ سے علیحدہ کر دیا ہے۔ پس جب اللہ تعالےٰ نے جو دین چھانٹ رکھا تھا اور پسند کر رکھا تھا۔ اس کو اوس پر خوب جما دیا۔ جو آجتک برابر چلا جاتا ہے۔ اب کوئی شخص نبی یا مثل نبی بن کر خلاف اون کے ایک جدی راہ نکالے۔ تو تم ہی کہو کہ وہ مردود ہے یا نہیں کیونکہ وہ اس آیۃ کا منکر ہے گویا اس کے نزدیک ابھی تک وہ دین ہی نہیں جمایا گیا۔ یہ کسی عاقل کی سمجھ میں آسکتا ہے ہرگز نہیں"

اس تحریر پر شیخ صاحب کو بڑا ناز ہے اور یہ ناز اون کا بجائے خود ہے کیونکہ اونہوں نے جو یہ قاعدہ ایجاد فرمایا ہے۔ کہ اس آیۃ میں چونکہ الذین کے بعد منکم موجود ہے اسلئے اس آیۃ کے مخاطب صرف صحابہ ہیں۔ اور کوئی مومن وعدہ مندرجہ آیۃ الاستخلاف کا مخاطب نہیں ہوسکتا۔ یہ ایسا قاعدہ ہے کہ کسی تھوڑی سی تدبر کرنے والا بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا کو ہرگز نہیں سوجھا کیونکہ اس قاعدہ کے استعمال سے کلام اللہ شریف کا بہت بڑا حصہ بیکار ہوا جاتا ہے۔ پس اگر یہ قاعدہ خدا کو معلوم ہوتا۔ تو اپنی خلاف ورزی سے اپنے کلام کے بڑے حصہ کو بیکار نہ بنا لیتا۔ چنانچہ ہم نمونہ کے طور پر چند آیات ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

(۱) یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاماً معدودات۔ فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ الایہ۔ سورہ بقر

(۲) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشراً۔ فاذا بلغن اجلھن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھن بالمعروف واللہ بما تعملون خبیر۔ الایہ سورہ بقر۔

(۳) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً وصیۃ لازواجھم متاعاً الی الحول غیر اخراج الایہ۔ سورہ بقر

(۴) یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً وکنتم علی شفا حفرۃ من النار۔ فانقذکم منھا کذلک یبین اللہ لکم ایاتہ لعلکم تھتدون۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون۔ سورہ آل عمران

(۵) ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولھا بین الناس۔ ولیعلم اللہ الذین اٰمنوا ویتخذ منکم شھداء واللہ لا یحب الظلمین ولیمحص اللہ الذین اٰمنوا ویمحق الکفرین۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصبرین۔ آل عمران

(۶) یاایھا الذین اٰمنوا۔۔ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم سورہ النساء۔

(۲) یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات - سورہ مجادلہ

اب چونکہ (نعوذ باللہ منہا) خدا تعالیٰ کو یہ قاعدہ معلوم نہ تھا جو شیخ صاحب نے تحریر فرمایا ۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں سے معلوم ہو سکتا تھا ۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کو صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص فرمایا ۔ بلکہ صحابہ کے بعد بھی خلافت کے سلسلے کے جاری رہنے کی مختلف پیرایوں میں صراحت فرمادی ۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا - رواہ ابو داؤد ھکذا فی المشکوٰۃ فی الکتاب العلم و رواہ الحاکم فی المستدرک ۔

کہ تحقیق اللہ بھیجتا ہے اس اُمت کے انتفاع کے لئے ہر ایک صدی کے سر پر ایسے شخص کو کہ تازہ کر دیتا ہے اس کے لئے اس کے دین اسلام کو ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے اسی طرح ہے ۔ مشکوٰۃ شریف میں ۔ بیچ کتاب العلم کے اور روایت کیا اس کو حاکم نے مستدرک میں ۔

مگر غالباً اس وجہ سے کہ کوئی غبی آدمی ان مجددین اُمت کو خلافت راشدہ سے خارج سمجھے اور خلافت راشدہ کو صرف صحابہ میں محدود سمجھے ۔ اسلئے آپ نے اپنی صدی کو چھوڑ کر آئندہ بارہ صدیوں کے بارہ مجددین کی جلالت شان ظاہر کرنے کیلئے فرمایا ۔ کہ میری اُمت میں بارہ خلیفے قریشی پیدا ہوں گے ۔ چنانچہ بخاری اور مسلم نے بالاتفاق جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزاً - الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش متفق علیہ ۔ کہ سنا کہتے ہوئے سنا ہے ۔ کہ اسلام بارہ خلفاء تک جو قریش سے ہوں گے غالب رہیگا ۔

اور چونکہ بارہ صدیوں کے بعد قریش سے روحانی حکومت سلب ہو کر ایک نیا روحانی دور شروع ہونے والا تھا ۔ اسلئے فرمایا ۔ یسلب الملک من قریش ۔ یعنی تیرہویں صدی میں قریش کی ۔ ۔ حکومت ختم ہو جائے گی ۔

جب تیرہ صدیوں کے خلفاء کا اس طرح ذکر ہو چکا تو اس خیال سے کہ کوئی نادان خلافت راشدہ کو مذکورہ بالا خلفاء میں محدود نہ سمجھ کر چودھویں صدی کے عظیم الشان مسیح دوران مہدی زمان مجدد یعنے خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ مثیل خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ مصداق کامل کما استخلف الذین من قبلھم کے علو مرتبت سے انکار نہ کر بیٹھے اسلئے اس مجدد اعظم محدث اکمل کا خصوصیت کے ساتھ جداگانہ ذکر فرمایا ۔

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون فی اٰخر اُمتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم

حضرت جابر سے روایت ہے ۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ۔ ہوویگا آخر زمانہ میں خلیفہ کہ تقسیم کریگا مال کو اور شمار نہ کرے گا یعنی حساب کتاب نہ رکھے گا اور دوسری روایت میں ہے ۔ ہوگا میری اُمت کے اخیر میں ایک خلیفہ جو مال کو مٹھی بھر بھر کر دیگا اور شمار نہ کریگا اس کو حساب کتاب کر کے روایت کیا اسکو مسلم نے ۔

مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۱۶ میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے جو حدیث مندرجہ بالا کی گویا مفسر ہے اسلئے ذیل میں نقل کیجاتی ہے ۔

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم یکون ملکاً عاضاً فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکا جبریۃ فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ثم سکت کذا فی المشکوٰۃ

اس حدیث کا ترجمہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۲۷۶ ، ۲۷۷ میں اس طرح لکھا ہے " رہیگی نبوت درمیان تمہارے جب تک خدا چاہے پھر اٹھا لیگا اوس کو اللہ تعالیٰ پھر ہوگی خلافت نبوۃ کی راہ پر جبتک خدا چاہے پھر اس کو بھی اوٹھا لیگا پھر ہوگا ملک کاٹنے والا ۔ جب تک خدا چاہے پھر اس کو بھی اُٹھا لیگا پھر ہوگی جبر کی حکومت ۔ جب تک خدا چاہے پھر اوس کو اٹھا لیگا پھر ہوگی خلافت منہاج نبوت پر پھر خاموش ہو گئے ۔

باوجود ان تصریحات کے پھر اس خوف سے کہ ان تمام خلفاء بالخصوص خلیفہ قرآن آخر الزمان مسیح دوران کے اولوالامر و واجب الاطاعت و ہادی و مہدی ہونے سے انکار کر کے کوئی زاہد خشک یا سطحی ملا کافر نعمت بنکر فاولٰئک ہم الفاسقون کا مصداق نہ ہو جائے تاکیداً فرمایا کہ

علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین

یعنی اے مومنو! تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کی پیروی لازم ہے ۔

پھر اس خیال سے کہ شاید مسیح موعود کو بھی کوئی شخص مطابق حدیث علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین ۔ مہدی مانے اور یہی عقیدہ رکھے ۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں امام مہدی علیحدہ ہوں گے کہ جنکی ماتحتی میں مسیح موعود کام کرینگے اسلئے کئی پہلو اس عقدہ کو بھی حل فرما دیا ۔

اولاً ۔ فرمایا ۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم (بخاری) اور کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم منکم (مسلم)

یعنے اے مسلمانو! اخیر زمانہ میں جو ابن مریم ہونیوالا ہے وہ تمہارا ایک امام تمہیں میں سے ہوگا ۔ بنی اسرائیل میں سے نہیں اور اخیر زمانہ میں وہی امام ہوگا ۔ کوئی اور نہیں ۔

ثانیاً فرمایا ۔ لن تھلک اُمۃ انا فی اولھا و عیسیٰ ابن مریم فی اٰخرھا والمھدی فی اوسطھا رواہ ابو نعیم فی اخبار المھدی عن ابن عباس و الحاکم فی تاریخہ و ابن عساکر عن ابن عباس ۔

ترجمہ ۔ ابو نعیم اخبار مہدی میں اور حاکم اپنی تاریخ میں اور ابن عساکر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ یہ اُمت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جسکی ابتدا میں میں خود ہوں اور آخر زمانہ میں عیسےٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہے ۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۷ ۔

واضح ہو کہ فقرہ والمھدی فی اوسطھا کے لفظ المہدی کی وحدت از قسم وحدت صنفی ہے ۔ اس وجہ سے لفظ المہدی میں بارہ صدیوں کے تمام مہدی قریشی داخل ہیں ۔ خواہ وہ بنی فاطمہ ہوں یا غیر بنی فاطمہ ۔

ثالثاً ۔ فرمایا ۔ لا المھدی الا عیسیٰ بن مریم ۔ رواہ

ابن ماجہ والحاکم۔ حاشیہ ابن ماجہ مین اس حدیث کے یہ معنے لکھے ہین کہ ایسا مہدی کامل جسکو پورا حق مہدویت حاصل ہو وہ سوائے عیسے ابن مریم موعود کے اور کوئی نہین ہے۔ مگر مین کہتا ہون کہ معنی مندرجہ حاشیہ ابن ماجہ کو مسلّم رکھکر اس حدیث کے یہ معنی بھی ہین۔ کہ عیسیٰ بن مریم امام موعود کے زمانہ مین کوئی اور امام مہدی علیحدہ نہین ہونگے اور مکذبین مسیح موعود کا منہ بند کرنے کے لئے اس حدیث مین لفظ مہدی سے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم موعود کے زمانہ مین ان کے سوائے کوئی اور شخص مہدی نہ ہوگا۔ کیونکہ لوگ اوس وقت یا تو مسیح موعود کے مصدق ہونگے یا مکذب۔ مصدق تو مسیح موعود کے وجود مین داخل ہوکر مہدی ہوئے۔ مکذب مہدی ہو نہین سکتے۔

اسلئے یہ بات صاف ظاہر ہوگئی۔ کہ عیسیٰ بن مریم موعود کے سوائے زمانہ موعود مین کوئی اور مہدی نہ ہوگا۔ اور مسیح موعود کو بہ نسبت اور مہدیون کے مہدویت کا درجہ علے وجہ الکمال حاصل ہوگا جیساکہ حاشیہ ابن ماجہ سے معلوم ہوا۔ کیونکہ چودہوین صدی کا مجدد عیسویت و مہدویت دونون شانون کا جامع اور دراصل بروز محمدی ہے۔

پھر اون لوگون کی تنبیہ کے لیے جو محض استخوان فروشی و ظاہر پرستی کو لب شریعت سمجھکر قرآن کریم و احادیث نبی رؤف و رحیم کو معارف و لطائف خفیہ و دقائق و حقائق نامتناہیہ سے محروم قرار دیکر امام الزمان کی ضرورت سے انکار کر بیٹھین اور شیخصاحب کیطرح اسکی آمد کو لغو اور فضول سمجھین فرمایا۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ جس نے اپنے وقت کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت یعنی کفر کی موت سے مرا۔

دلائل مندرجہ بالا پر غور کرنیکے بعد ناظرین پر بخوبی ظاہر ہو جائیگا۔ کہ میرٹھی شیخصاحب نے ایک قاعدہ جدیدہ وخود تراشیدہ کی بنا پر جو یہ خیال ظاہر فرمایا تھا کہ آیت الاستخلاف کے مخاطب صرف صحابہ ہوسکتے ہین۔ اور کوئی نہین۔ یہ خیال ان کا نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے مخالف ہے۔ لیکن شیخصاحب کی تسلی مین ابھی کچھ کسر رہ گئی ہو۔ اسلئے ہم ایک دوسرے پہلو سے ان کی مزید تسلی و تشفی کیلئے دلائل مذکرہ بالا پر کچھ اور اضافہ کرنا چاہتے ہین۔

خداوند جلشانہ اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون پارہ ۲۸ سورہ الصف

ترجمہ۔ چاہتے ہین۔ کہ بجھادین اللہ کی روشنی اپنے منہ سے اور اللہ پوری کرنیوالا ہے اپنی روشنی اگرچہ برا مانتے رہین کافر۔ اللہ وہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ اس کو تمام دینون پر غالب کرے خواہ یہ بات مشرکون کو کیسی ہی بری کیون نہ معلوم ہو۔

اس آیۃ کے متعلق مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب منصب امامت مین تحریر فرماتے ہین۔

"و ازان جملہ ایفائے بعض مواعید است کہ حق جل و علا رسول خدا خود را بآن موعود فرمودہ بعضے ازان را بدست پیغمبر بمرتبہ ایفا رسانیدہ و بعضے دیگر را از دست نائبان او تمام گردانیدہ۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی الایہ۔ و ظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین در زمان پیغمبر علیہ السلام بوقوع آمدہ و اتمام آن از دست حضرت مہدی واقع خواہد گردید۔"

ترجمہ۔ اور ازان جملہ بعض وعدون کا پورا کرنا ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک رسول سے فرمائے ہین بعض کو ان مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر پورا کیا اور بعض کو آپکے نائبون کے ہاتھ سے پورا کیا جیساکہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ الایہ مین اور ظاہر ہے۔ کہ ابتدا ظہور دین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہوا اور اتمام اس کا حضرت مہدی کے ہاتھ سے ہوگا۔

اس آیۃ کی تفسیر مین تفسیر کبیر و تفسیر حسینی وغیرہ مین بھی وہی لکھا ہے۔ جو مولانا اسمٰعیل صاحب نے لکھا ہے بلکہ مفسرین نے اس آیۃ کی تفسیر ایک حدیث سے بھی کی ہے۔ جو ابو داؤد مین حضرت ابوہریرہؓ سے بہ این الفاظ مروی ہے۔ ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک المسیح الدجال ثم یمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون۔ ترجمہ۔ اور ہلاک کریگا اللہ تعالےٰ اس کے زمانہ مین تمام ملتون کو سوا اسلام کے اور ہلاک کریگا مسیح دجال کو۔ پھر ٹھہریگا۔ مسیح بن مریم زمین مین چالیس برس تک۔ پھر وفات پائیگا اور نماز جنازہ پڑھینگے اسپر مسلمان۔

پس آیت و حدیث و تحقیق علمائے اسلام سے ثابت ہوا کہ دین اسلام کا غلبہ ادیان باطلہ پر صدر اسلام سے شروع ہوکر حضرت مہدی آخر الزمان مسیح دوران کے زمانہ مین کمال کو پہنچ جائیگا مگر میرٹھی شیخصاحب کی تحریر محولہ بالا و نیز تحریرات مندرجہ صفحہ ۱۵۔۲۹ اتمام البرہان کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ ہونا تھا وہ صحابہ کے زمانہ مین ہوچکا آیندہ کچھ ہونا نہین۔ اس لئے شیخصاحب کی تحریر آیت و حدیث و تحقیق علمائے اسلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل تسلیم نہین بلکہ قطعی غیر مقبول و مردود ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ شیخصاحب کو تکمیل ہدایت و تکمیل اشاعت کا فرق معلوم نہین اسلئے وہ دہوکا دیتے یا دہوکا کھاتے ہین اس مین کچھ شک نہین کہ تکمیل ہدایت اسی وقت ہوچکی جب آیۃ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی نازل ہوئی۔ مگر اس کامل دین کی اشاعت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ کیلئے مقدر تھی۔ چنانچہ وہ اب بفضلہ تعالےٰ وقوع مین آرہی ہے۔ فللّٰہ الحمد

شیخصاحب کے قاعدہ جدیدہ کا ابطال ہم دو طرح پر تو دکھلا چکے۔ اب تیسری طرح پر دکھلا کر اس بحث کو ختم کرتے ہین اللہ تعالےٰ اپنے پاک کلام کی سورہ الجمعہ مین فرماتا ہے۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین۔ واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ ترجمہ۔ وہی ہے جس نے اٹھایا ان پڑھون مین ایک رسول انہین مین کا پڑھتا ان پاس اوس کی آیتین اور ان کو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے پڑے تھے صریح بھلاوے مین اور ایک اورون کے واسطے انہین مین سے جو ابھی نہین ملے ان مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔

پس یہ آیت صاف بتلا رہی ہے۔ کہ وقت نزول آیۃ مذکورہ جو صحابہ موجود تھے ان کے علاوہ آخر اور لوگ بھی ایسے پیدا ہونگے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پاکر اصحاب رسول صلعم مین ملحق ہوجائینگے اور یہ بات خدا تعالےٰ سے بعید نہین۔ کیونکہ وہ عزت والا ہے جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور وہ حکیم ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین۔

بخاری نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ کہ

کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورہ جمعہ اور آیۃ واخرین منہم لما یلحقوا بہم اتری۔ تو میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں اس کا جواب نہ دیا یہانتک کہ تین چار بار عرض کیا گیا۔ اور اس وقت ہم میں سلمان فارسی موجود تھے۔ رسول نے ان کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھکر کہا کہ اگر ایمان ثریا تک بھی چلا گیا ہوگا تو ان میں سے بعض شخص یا ایک شخص اُتار کر لائیگا۔ دیکھو بخاری مطبوعہ احمدی پریس صفحہ ۲۷۔

ایہاالناظرین! شیخصاحب کا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ آیۃ الاستخلاف میں خلافت کا وعدہ صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر خدا اور رسول کے کلام سے ثابت ہوا۔ کہ اخیر زمانہ میں بھی صحابہ موجود ہونگے۔ پس شیخصاحب کے قاعدہ کے مطابق ہی اخیر زمانہ میں خلافت موعود ثابت و متحقق ہوگئی اور کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ اب شیخصاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا اور رسول کی مخالفت سے توبہ کرکے اپنی ضد سے باز آجاویں۔ ورنہ وہ یاد رکھیں کہ ہم الفاسقون کو مصداق نہ بنیں فرمائیں۔

(باقی آیندہ انشاءاللہ تعالےٰ)

بدر خواتین

گذشتہ اشاعت سے آگے

جب ہمارے پیران کو یہ عیش نصیب ہیں تو ان کو کیا پرواہ کہ وہ مسلمانوں کی ڈوبتی ناؤ سنبھالیں یا اندیشہ کریں۔ آہ غریب آفت کے ستائے مسلمانو! صبر کرو۔ خدا کے قہر کی تجلی ان بدنام کنندہ ہستیوں کو عنقریب فنا کرنے والی ہے اور ان کے بسے رحمت کا خاص ظہور ہونیوالا ہے۔

خدائے برحق کو حاضر ناظر سمجھ کر اور حضور سرورکائنات کی روح کو صاحب اور اک مان کر محض سچے دل سے یہ نامہ لکھا گیا ہے۔ اگر ناحق سے کے حامیتی حق کا مقابلہ کرینگے۔ تو سوائے خدا کے ان کو کوئی جواب نہ دیگا۔ اس لئے بجائے اس دوسری کے مناسب یہ ہے۔ کہ یہ مشائخ اپنے حالات کی اصلاح کریں۔ اور دیکھیں کہ ان بزرگوں نے جو دولت سینکڑوں برس کی محنت سے اسلام کے خزانہ میں جمع کی تھی اب غیر اس کو لوٹ رہے ہیں ؎

فریاد اے کشتی امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

انصاف پسند نامہ نگار نے ان لوگوں کی اصل حالت کا فوٹو کھینچا ہے۔ جو کہ اپنے تئیں مزکی۔ مصلح۔ رہبر اور پیشرو کہلانے کے مستحق سمجھتے ہیں۔ بتلاؤ جب پیروں کی یہ حالت ہوئی۔ تو مُریدوں کا اللہ بیلی۔ کیا وہ وقت نہیں آگیا کہ مسیح موعود دنیا کو قعر ضلالت سے نکالکر انسانوں کو باخدا انسان بنا دے۔ تو پھر جب دنیا نے اُسے قبول نہ کیا تو پھر اس کی تائید میں طرح طرح کے عذابوں نے آگھیرا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی کے وقت آتے رہے ہیں مثلاً حضرت نوح کی قوم پر طوفان۔ حضرت ہود کی قوم پر قحط اور جھکڑ۔ حضرت لوط کی قوم پر ژالہ باری۔ حضرت شعیب کی قوم پر شدید زلزلہ۔ اسی طرح اس برگزیدہ خدا کی انکار کی بدولت پے در پے عذاب آرہے ہیں اور آتے رہینگے۔ خطوں کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ترکستان کے علاقہ سمرقند اور بخارا میں اگلے دن ایک شدید زلزلہ آیا۔ جس سے قریب سات ہزار کے آدمی مر گئے اکثر مکانات گر گئے۔ لوگوں کے اوسان خطا ہو رہے ہیں۔ کیا اب بھی علم ہیئت کے ماہر کہہ سکیں گے۔ کہ خدائی قانون کو ہم نے بدل دیا۔ اور زلزلے آنے ہی موقوف ہوگئے۔

اے متعصب قوم! اب بھی آنکھوں سے جہالت کی پٹی کھولدے اور دیکھ کہ اس فرستادہ خدا کے الہامات کس سرعت سے پورے ہو رہے ہیں اور وہ گمنام آدمی جسکو کبھی دفعہ قتل کی دھمکیاں دیگئیں اور خون کے مقدمے بنائے گئے۔ اس وقت اس کا بجز خدا کوئی حامی تھا نہ مددگار نہ پاس مال نہ دولت صرف محبوب ازلی کا آسرا تھا۔ جس نے قرآن کریم کی یہ آیت القا کی۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستہم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب" یعنے کیا گمان کیا تم نے کہ تم داخل ہو بہشت میں اور ابھی نہیں تمکو حالت ان لوگوں کی جو گذرے پہلے تم سے پہنچی ان کو فقیری اور بیماری اور ہلائے گئے یہانتک کہ بول اُٹھے پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے کب ہوگی مدد اللہ تعالےٰ کی خبردار ہو تحقیق مدد اللہ تعالیٰ کی قریب ہے۔" پھر جب خدا کی مدد آن پہونچی۔ تو تمام دنیا میں اس کی صداقت اور مسیحیت کا ڈنکا بجگیا یورپ اور امریکہ

تک خبریں پہونچ گئیں۔ دُکھ دینے والے خود بخود سرنگوں اور ہلاک ہوئے جنھوں نے نہ صرف مشن کو بند کرنے کے واسطے جان توڑ کوششیں کیں بلکہ ان کی تخریب اور استیصال میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تن من دھن سب کچھ اس کا رخیر میں لگا دیا۔

یہ سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ جب کوئی خلیفہ مامور ہوا تو شیطانی لشکر بھی اس کے ساتھ ہی اُٹھ کھڑا ہوا جہانتک ہوسکا۔ اس خلیفہ برحق کی مخالفت اور معاندت میں سعی کی۔ مگر وہ اللہ تعالےٰ کے نور ہوتے ہیں کوئی ان کو بجھا نہیں سکتا۔ چونکہ خدا کی قوت سے معمور ہوتے ہیں کسی کے ہٹانے سے ہٹ نہیں سکتے بلکہ دن بدن برابر چمکتے چلے جاتے ہیں اور آخرکار اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت سے اعلیٰ درجہ کی عزت اور رفعت کے تخت پر جلوہ افروز ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ خاصان خدا کو ابتلا پیش آتے رہے ہمیشہ ان کی قوم ہی نے ان کی مخالفت کی اور ان کی مخالفت میں یہ سر ہوتا ہے کہ اہل بصیرت کو معلوم ہو جائے۔ کہ وہ کسی زمینی بھروسے سے کامیاب نہیں ہوئے بلکہ صرف الٰہی تائید اور آسمانی ہتھیاروں سے۔

زمین والوں نے بہتیری ان کی ہلاکت اور استیصال میں سعی کی۔ بہتیرا زور لگایا۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ تو پھر اس صادق نے بھی پہلے صادقوں کی مانند کہدیا۔ کہ کیدونی جمیعا ثم لا تنظرون۔ تم سب کے سب مل کر ہماری مخالفت کرو۔ پھر ایک دم بھی ہمیں مہلت نہ لینے دو لیکن چونکہ مرسلوں کے ساتھ امداد ربانی ہوتی ہے۔ اور ملائکہ آسمانی اور قوائے طبعی ان کی تائید میں ہوتے ہیں اسلئے آخرکار ان کو اللہ تعالےٰ کامیاب کرتا ہے۔ خدا کی رضامندی کا تاج پہن کر عزت اور رفعت کے تخت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور دشمن حسد کی آگ میں جل بھن کر گم ہو جاتے ہیں۔

سنئے اے مخالفو! تم نے کہانتک مخالفت کی لیکھرام کے غیبی قتل کو سازش قرار دیا اور قاتل کو ڈھونڈنے کے واسطے بہترین ٹکریں ماریں۔ اب بتلاؤ ڈوئی کی موت امریکہ میں پادری آتہم کی موت۔ چراغ الدین اور سعد اللہ کے خاتمے نے یہ ظاہر نہیں کردیا۔ کہ فرستادہ خدا کے پاس دعا کا ایک ہتھیار ہے۔ کہ جو ہزاروں تیغوں سے تیز اور برّان ہے اور واصل جہنم کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔

دشمنوں کیواسطے بیایک ... بھاری پتھر کم پتھر ہے۔ کہ جو اس کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ مگر و چکنا چور ہو جاتا ہے دوستون کے واسطے ایسا آئینہ ہے کہ جو اس کے ساتھ چھوتا ہے سونا ہو جاتا ہے۔ افسوس اے دشمنو تم نے چشم بصیرت کبھی نہ کیا اور ہمیشہ نکتہ چینی اور عیب جوئی پر ہی نظر رکھی جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ حیا تر مشقور ہو گئے۔ اے نادان دشمنو ابھی وقت ہے کہ تم ہنر و رآ... ورنہ کہنے لگو گے۔ کہ آگے تو مرزا صاحب آدمیوں سے سازش کرتا تھا مگر اب اس نے خدا سے بھی سازش کر دی ہے جو کہ اس کے الہام اور پیشگوئیاں پوری کر دیتا ہے اور جس سے ہمیں ہمیشہ شرمندہ اور رسوا ہونا پڑتا ہے۔

اے مخالفو آؤ اور دیکھو کہ اسی بے کس اور بے بس مرزا صاحب کے ساتھ قریباً چار لاکھ ایسا جان نثار ہے جو کہ اپنی عزیز سے عزیز چیز کو اس پر قربان کرنے کو حاضر اور طیار ہے۔ اور وہ وقت بھی انشاء اللہ قریب آنے والا ہے کہ جب اس کے دامن سے بادشاہ برکت ڈھونڈینگے مبارک ہیں وہ آدمی جو اس بدر کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔ اور خوش نصیب ہیں وہ روحیں جو اس کی سایہ عاطفت میں پرورش پا رہی ہیں۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس قیمتی وقت کو رائیگاں کھو رہے ہیں۔ وہ اس وقت کو یاد کر کے ضرور پچھتائیں گے اور سر پیٹیں گے۔

کھیتوں کو دے لو پانی اب بہ رہی ہے گنگا
کچھ کر لو نوجوانو اٹھتی جوانیاں ہیں

اے قوم! اے غافل قوم! اب اٹھ بیٹھ! سو چکی نیند سے آنکھیں کھول اور دیکھ کہ اس خدائی آفتاب کی کرنیں دنیا کے ہر ایک گوشہ میں پہونچ چکی ہیں اور نیند کے متوالے اٹھ رہے ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مذہب از سر نو زندہ کیا گیا۔ تمام جھوٹے مذہب شمشیر قلم سے کاٹ ڈالے۔ یہ وہی خدا کا پہلوان چودھویں (صدی) کا چاند ہے جس کا انتظار کرتے کرتے ایک دنیا کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ آؤ اس کو نبوت کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھ لو۔ ورنہ ضرور پشیمان ہو گے۔ مثل مشہور ہے کہ

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

آخر میں دعا ہے۔ کہ اے خداوند ارض وسما سب کو اس امام برحق کی شناخت عطا فرما اور راہ مستقیم پر چلا والسلام۔

اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۳ فروری سنہ ۶

(۲) تائید ایزدی اور نصرت الٰہیہ ہر وقت اور ہر حال میں اس کے شامل حال ہوتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا۔ اور اہل بصیرت کے لئے اس کی شناخت کا یہ ایک بڑا معیار ہوتا ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو دل کے اندھے ہوتے ہیں۔ یہ گویا کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔ جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا بلکہ اس سے بھی بدتر یعنے جو شخص حق کے پانے سے اس جہان میں محروم رہا۔ اور جہالت اور دل کے اندھاپن کی ہی اس جہان سے گذر گیا وہ عاقبت میں بھی محروم ہی رہیگا۔ بلکہ پہلے سے بھی بدتر حالت میں ہوگا۔ پھر آخرت میں اس کے لئے سوائے حسرت اور عذاب جہنم کے اور کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے جناب رسالتمآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کریگا وہ جہالت کی موت مریگا یعنے وہ حق اور صداقت کے پانے سے محروم رہا اور اسی آیت من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ کا مصداق بنکر دنیا سے بحالت نامرادی چلا گیا۔ اب یہ نہایت درجہ ڈرنے اور غور کا مقام تھا مگر بہت سے لوگوں نے جنکو اپنے علوم پر بڑا ناز اور گھمنڈ اور اپنی نادانی وجاہت پر بڑا فخر تھا۔ ان وعید کے امور کیطرف کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور بوجہ اپنی خود بینی۔ تکبر۔ حُبّ دنیا اور فخر خاندانی ایسی اہم اور ضروری صداقت کے پانے سے بکلی محروم رہے اور جو لوگ سیدھے سادے پاک باطن نیک طینت اور خود بینی اور تکبر سے خالی تھے وہ اس صداقت حقہ کو پا کر فائز المرام ہو گئے اور سابقوں میں داخل ہو گئے۔ گویا خود خدا تعالیٰ نے ان کو صاف باطن اور عجز و نیاز سے پُر دیکھ کر ان کی دستگیری کی اور اپنے کنار عاطفت میں لیکر ان کو زندگی کے آب حیات تک جو وجود امام پاک ہے۔ پہونچا دیا۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ انکار اور تکبر دو ایسے امراض ہیں۔ کہ وہ بالضرور انسان کی روحانی موت کا باعث ہو جاتے ہیں۔ شیطان بھی اپنی دو باتوں کی وجہ سے راندہ درگاہ الٰہی ہوا۔ اور جو شخص ان دو شیطانی اوصاف سے متصف ہوگا۔ اس کا بھی وہی حال ہوگا جو اس ملعون کا ہوا۔ سو ہر ایک مومن کو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ یہ دو شیطانی اوصاف اس میں پیدا نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

پھر میں اپنے اصل مضمون کیطرف رجوع کر کے کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرستادہ کی ہر امر میں تائید کرتا ہے۔ اور ہر میدان اور ہر مقابلہ میں اپنی نصرت اس کے شامل حال کرتا ہے۔ یہ ایک قدرتی اور بدیہی بات ہے۔ کہ جو شخص کسی کا کسی غرض کے سرانجام کیلئے بھیجا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اس کی بڑی تائید اور نصرت و امداد کرتا اور نہیں چاہتا۔ کہ وہ بے عزت کیا جاوے۔ یا اس کام کے سرانجام میں ناکام رہے۔ جس کے لئے وہ بھیجا گیا ہو کیونکہ اس کی تذلیل اور ناکامی میں خود بھیجنے والے کی ذلت اور ناکامی ہوتی ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین اور قادر مطلق توانا اور حی و قیوم خدا ہے۔ جسکی قہاری اور جباری کے آگے کسی کو چون وچرا کرنے یا دم مارنے کی جگہ نہیں۔ جب چاہے۔ تو ایک آن واحد میں سب کو فنا کر دے اور ایک پل میں نئی دنیا پیدا کر دے وہ کب گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اس کا مامور جس کو اپنی مرضی فی الارض پورا کرنے کے لئے اور محض اپنی رحمانیت کے تقاضا سے اپنی مخلوق کو راہ راست پر لانے اور ان کو کفر و شرک اور ہر ایک قسم کی بدراہی اور معصیت سے بچانے کے لئے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے نجات دائمی حاصل کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے ذلیل کیا جاوے۔ یا اپنی رسالت کے کام کی تکمیل میں ناکام رہے۔ نہیں بلکہ ہر جگہ عزت اور سرخروئی اس کو بخشتا ہے۔ اور ہر امر اور ہر مقابلہ اس کو فتح نمایاں ہوتی ہے گو بظاہر ایسی باتیں گاہ بگاہ واقع ہوتی ہیں۔ جو عوام الناس کی نظر میں بسبب انہیں کی کوتاہ نظری کے اس کی ناکامی کی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انہیں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی ترقی اور قبولیت عامہ کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اور پھر وہ باتیں اہل بصیرت کیلئے آیات اللہ ہوتی ہیں۔ جن سے مامورین اللہ

کی شناخت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی ایسا شخص جو خدا کی طرف سے نہ ہو اور ایسے مصائب اور دل شکن امور میں مبتلا ہو تو وہ ہرگز انہیں اٹھا نہیں سکے گا۔ اور ان کے نیچے کچل کر حالت یاس میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیگا جیسا کہ بہت دفعہ ایسے لوگوں کی حالت میں دیکھا جاتا ہے۔ جو معرفت الٰہی میں کچے اور قوت ایمانیہ کے درجہ سے گرے ہوئے ہوتے ہیں مگر مامورین اللہ کو ہر طرح کا استقلال صبر شجاعت اور دنیا وما فیہا سے کلی استغنا وغیرہ صفات کاملہ بخشی جاتی ہیں اور ایک نہیں ہزاروں مصائب کے پہاڑ ان پر گریں تو وہ بفضلہ تعالیٰ گھبراتے نہیں اور صحیح سلامت بامراد ان سے باہر آتے ہیں۔ سچے مدعیوں اور جھوٹے ریفارمروں میں ایک یہ امر بھی مابہ الامتیاز ہوتا ہے کہ سچے ریفارمر کسی صورت میں بھی ہمت نہیں ہارتے اور نہ مایوس ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بناوٹی اور جھوٹے ہوتے ہیں۔ ان میں وہ کامل استقلال ہرگز نہیں ہوتا۔ وہ ذرا ذرا ناکامیوں کے آنے سے ہمت ہار دیتے ہیں اور تھک کر رہ جاتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر ہی دیکھئے۔ ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں بدطرح اور بدقسمت لوگوں نے از راہ حسد و عداوت کس قدر زور لگایا۔ مقدمات بنائے۔ حکام میں ان کے پھنسانے کے لئے ان کے برخلاف ترکیبیں کیں۔ لوگوں کو ان کے پاس آنے سے روکا۔ گالیاں دیں۔ لوگوں میں جھوٹی باتیں ان کی نسبت کیں۔ غرض طرح طرح کے حیلے اور مکر کئے۔ تاکہ وہ ذلیل اور بدنام ہوں اور ان کی ترقی بند ہو اور دنیا میں (نعوذ باللہ) وہ جھوٹے ثابت ہوں۔ غرض شیطنت نے اپنا پورا زور لگایا۔ مگر کیا وہ لوگ اپنے ایسے ارادوں میں کامیاب ہوئے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک مخالفت کے منصوبہ میں دشمنوں کو ناکام اور نامراد رکھا اور حضرت امام الوقت کی ایسی تائید کی کہ سوائے صادقوں کے کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔ خداوند تعالیٰ نے روز بروز ان کی جماعت میں ترقی دی۔ یہاں تک کہ آج لاکھوں تک آپ کے مریدین کی تعداد پہونچ گئی ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ کیا کسی کاذب کو یہ خارق عادت ترقی نصیب ہو سکتی ہے۔ انگریزی میں بھی ایک مثل ہے۔

A lie has no legs یعنی جھوٹ کے پاؤں نہیں۔ کیا سچ ہے کہ جھوٹ سرسبز نہیں ہو سکتا۔ یعنے جھوٹے کا جھوٹ جلدی طشت از بام ہو جاتا ہے اور اس کو فروغ نہیں ہو سکتا۔ پھر دیکھئے کہ زمین اور آسمان نے حضرت امام الوقت کی تائید میں بہت سے نشانات دکھائے مثلاً ایک ہی رمضان میں بموجب پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسوف خسوف کا ہونا۔ امام الوقت کی بعثت کے وقت جس کو تقریباً پچیس سال کا عرصہ ہوا ہوگا۔ آسمان پر کثرت سے شہاب ثاقب گرنا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ملکوت السموات میں ایک مسرت اور خوشی ہو رہی تھی بہرحال ایسا نشانات میں عجیب و غریب شہاب کا گرنا اور گولوں کا چلنا وغیرہ۔ پھر زمینی نشانات کا جن کا ذکر قرآن و احادیث میں بطور نشان کے آتا۔ مثلاً طاعون اور ریل و موٹر کار کا زور شور سے زمین پر چلنا۔ ملک عرب میں ریل کا بننا اور اس وجہ سے اونٹوں کا بیکار رہنا اور دیگر اور بہت سے نشانات جن سب کا بیان کرنا موجب طوالت ہوگا ظہور میں آئے۔ مگر افسوس مخالفوں نے اون سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور روحانی اندھا پن کا پورا ثبوت دیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

خادم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
ہدایت اللہ احمدی گجرات

حالت زمانہ بالطبع ایک مصلح ربانی کو چاہتی ہے

شان ایزدی ہے۔ کہ آجکل دنیا تقلید کی مسلمانوں پر گویا پڑ رہی ہے۔ جو اہل اسلام ہیں محض ناواقفیت میں مسلمان کی نماز روزہ و دیگر احکام شریعت صرف رسم کے رنگ میں رہ گئے ہیں اور بہت سے مسلمان تو ایسے ہیں۔ جو احکام شریعت کی فرمانبرداری ظاہری اور رسمی طور پر بھی کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور اون کی تعداد کے مقابلہ میں صرف ایک قلیل تعداد ان لوگوں کی ہے جو صرف تقلیدی طور پر نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے کے عادی ہیں اور اون میں سے بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو قرآن شریف ہرگز پڑھ نہیں سکتے اور معدودے چند جو قرآن شریف پڑھتے بھی ہیں وہ اس کے معانی سے بالکل بے خبر اور گویا طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اور کبھی اون کو یہ خیال نہیں کہ اس کلام پاک کا مطلب سمجھیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں بعض سادہ لوح مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ قرآن شریف کے معانی سمجھنے کی عوام الناس کو کچھ ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس سے دلیں شبہات اٹھتے ہیں اور عام مسلمانوں کی نماز کا یہ حال ہے۔ کہ جھٹ پٹ وضو کیا اور چند منٹوں میں ٹھونگیں مار کر نماز ادا کر لی۔ گویا یہ ایک بوجھ ہے جو سر پر سے فوراً پھینک دیا جاتا ہے اگر کہا جاوے کہ آہستہ سے تعدیل ارکان کے ساتھ خشوع اور خضوع اور حضور دل سے معانی پر نظر رکھ کر نماز ادا کرو۔ تو یہ اون کے لئے سخت مشکل کام ہے جس سے عہدہ برآ ہونا اون کے لئے تقریباً محال ہے اون کا ایسی جلدی سے نماز ادا کرنا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں اون کو کوئی لذت نہیں اور خشوع خضوع پیدا نہیں ہوتا صرف یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس احکم الحاکمین جسکی وہ نماز پڑھتے اور رکوع اور سجدہ کرتے ہیں۔ کوئی عظمت اون کے دل میں نہیں ورنہ اگر یقین ہو کہ وہ سمیع بصیر اور علیم ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اون کے دل پر اوس کا جلال اور عظمت مستولی نہ ہو ایک مومن کے واسطے سب سے ضروری بات یہی ہے۔ کہ وہ نماز پنجگانہ خشوع خضوع اور حضور دل سے ادا کرے۔ اور ایسے ادا کرے کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور جب اسکی نماز ایسی ہوگی۔ تو پھر اس سے تمام بدعملیاں۔ جھوٹ بولنا۔ غیبت کرنا۔ بددیانتی اور بدنظری وغیرہ دور ہو جاویں اور کامل مومنین کی سی صفات اس میں جلوہ گر ہو جاویں گی۔ کیونکہ حقیقی نماز کا یہی خاصہ ہے۔ کہ انسان کو پاک کر دیتی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ انّ الصّلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر اور اگر ایک شخص باوجود نماز ادا کرنے کے نیک نہیں بنتا تو اوسکی نماز نماز نہیں وہ صرف ٹکریں ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نمازیوں پر افسوس کرتا ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہیں یعنے اصل مفہوم نماز سے نابلد ہیں اور حضور دل سے ادا نہیں کرتے۔ صرف زبان ہلاتے ہیں اور دل غفلت کے پردوں میں ہے جیسے کہ فرمایا۔ فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ سو ہر ایک مومن کو اپنی نماز ایسی بنانی چاہیئے جس سے وہ مطلب حاصل ہو جو نماز کا اصل مدعا ہے

پھر عام طور پر اون لوگوں نے جو علمائے کرام اور مشائخ عظام

کہلاتے ہین اپنے اصلی کام یعنی امر معروف اور نہی عن المنکر کو بالکل ترک کر دیا ہے وہ دنیائے دون کی محبت مین گرفتار ہو گئے ایک شخص ہزار بدعات اور خلاف شریعت رسومات کرے انکو اُسے منع کرنے سے کوئی غرض نہین انکی خوشی صرف اسی مین ہے کہ انکی آمدنی مین فرق نہ آوے بلکہ بعض علماء تو مین نے ایسے دیکہے ہین کہ دنیاوی لالچ کی خاطر جہوٹے نکاح پڑہنے سے دریغ نہین کرتے اور جہوٹی گواہیان دینے سے بہی خدا سے نہین ڈرتے۔ درس تدریس علماء کا کام تہا مگر وہ بہی ان لوگون نے ترک کر دیا۔ سوا دینی تعلیم کی بجائے مدارس مین صرف دنیاوی تعلیم دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے غرض مسلمانی صرف برائے نام رکہی۔ بعض مسلمان ایسے ہین کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک صحیح پڑہنا نہین جانتے۔ اور پہر انکے خیالات معاملات وغیرہ ایسے ہین کہ مومنون کی شان سے بہت ہی بعید ہین۔ اور عام طور پر لوگ دنیاوی معاملات اور کاروبار مین ایسے منہمک اور محو ہین کہ گویا دنیا پرستی اور دنیا طلبی ہی انکا اصل مدعا ہے اور جانتے بہی نہیں کہ دین کیا ہے اور زبان حال سے بتلا رہے ہین کہ آخرت پر انکا ایمان نہین ورنہ وہ دین سے ایسے لاپرواہ اور خدا سے ایسے بیخوف کیون ہوتے۔ کچہ عرصہ کا ذکر ہے کہ مین ایک سوداگر کی دوکان پر گیا۔ اثنائے گفتگو مین مینے اس سے پوچہا کہ آپ نماز بہی پڑہا کرتے ہین تو اُسنے کہا پڑہتا ہون۔ مگر پانچوقت نہین۔ مینے کہا کہ پانچ وقت کیون نہین پڑہتے اُسنے کہا کہ دوکان کا اس قدر کام ہوتا ہے کہ بالکل فرصت نہین ہوتی اور نہ وقت ہی ملتا ہے۔ سو یہ حال ہے عام مسلمانون کا۔ اور باوجود ایسا دنیا پرست اور دنیا کا کیڑا ہو نیکے پاک لوگون پر بہی لوگ طعنہ زنی کرتے ہین اور انکی بدزبانی کی کوئی حد نہین رہتی۔ میرے ایک احمدی بہائی نے ذکر کیا کہ اسکے بہائی سے (جو ابہی احمدی نہین مگر خیالات نیک رکہتا ہے) ایک مخالف نے کہا کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ کاذب ہے۔ اسنے جواب مین کہا کہ کاذب کس کو کہتے ہین اسنے کہا۔ جو جہوٹا ہو اور حق کو چہپاوے اسنے کہا اچہا مین تم سے چند ایک سوال کرتا ہون سنو اور انکا جواب دو۔ اول یہ بتاؤ کہ جب کوئی شخص شادی پر ناچ کراوے تو کیا تمہارے علماء اسکو اس فعل سے منع کرتے ہین اور اگر وہ باز نہ آوے تو کیا اس سے اظہار خفگی کرتے ہین؟ اس نے جواب مین کہا نہین پہر اُسنے کہا کہ شادیون پر جو خلاف شرع امور مثلاً گانا باندہنا وغیرہ کئے جاتے ہین تو کیا تمہارے علماء ان لوگون کو ایسے ممنوعات سے روکتے ہین اور اگر وہ نہ رکین تو کیا ان سے بیزاری ظاہر کر کے کہتے ہین کہ ہم تم سے تعلق قطع کر دینگے؟ اور تمہارے گہر کا کہانا پینا چہوڑ دینگے؟ اُسنے کہا نہین۔ پہر اسنے کہا کہ کیا وہ بے نمازون۔ زانیون۔ شرابیون کو کہتے ہین۔ کہ بدکرداریان ترک کر کے نماز پڑہا کرو۔ ورنہ ہم تمہارا جنازہ نہین پڑہینگے۔ اسنے کہا نہین پہر اسنے کہا کہ اب حضرت مرزا صاحب کا حال سنیے۔ وہ فرماتے ہین کہ جو نماز نہین ادا کرتا وہ ہماری جماعت مین نہین جو فسق و فجور نہین چہوڑتا اس سے ہم بیزار ہین۔ جو دنیاوی رسومات مین مبتلا ہے وہ ہم سے علیحدہ ہو جائے۔ جو بری صحبت ترک نہین کرتا اور خیانت اور رشوت کہاتا ہے غرض جو کسی قسم کا فساد اپنی طبیعت مین رکہتا ہے اور خدا اور رسول کے حکمون پر کاربند ہو کر پورا مومن نہین اور پاک تبدیلی اپنے وجود مین پیدا نہین کرتا وہ ہم مین سے نہین ایسے شخص سے خواہ وہ ہمارا کیسا ہی قریبی رشتہ دار ہو ہمارا کوئی تعلق نہین اور نہ ہمکو اسکے روپیہ کی کچہ پرواہ ہے۔ ہماری جماعت مین صرف وہی داخل ہے جو خدا اور رسول کا پورا فرمانبردار ہے اور تبلیغ اسلام اور اسلامی غیرت کا پورا جوش اپنے اندر رکہتا ہے۔ اب بتلاؤ کہ کاذب اور حق کو چہپانیوالا کون ہے۔ آیا مرزا صاحب یا تمہارے علماء۔ واقعی تمہارے علماء کاذب اور حضرت مرزا صاحب صادق ہین۔

الغرض دنیا کے مسلمانون پر نگاہ غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انمین پرلے درجہ کی گمراہی پہیل گئی اسلام کے اصلی مفہوم سے جاہل مطلق ہو گئے اور دنیا طلبی اور زر پرستی مین غرق ہو گئے۔ تو گویا کہہ سکتے ہین کہ قرآن شریف جہان سے اوٹہہ گیا اور ایمان ثریا پر چلا گیا۔ تو اب بتلائیے کہ جب زمانہ کی ایسی حالت ہو جاوے۔ یعنے ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ قایم ہو گیا ہو سنت اللہ کے موافق کوئی شخص خدا کی طرف سے ایسا مبعوث نہین ہونا چاہئے جو گم گشتہ ایمان کو از سر نو تازہ کرے۔ اور اسلام کا حامی ہو کر اسکو دنیا مین از سر نو قایم کرے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس نگہبان خود اللہ تعالی ہے اور وہ نہین چاہتا کہ اسکا نام و نشان دنیا سے مٹ جاوے اور شرک اور کفر اسکی جگہہ پہیل جاوے اور کوئی خدائے واحد لاشریک کا پرستار نہ رہے۔ اسکی غیرت ہرگز یہ تقاضا نہین کر سکتی۔ وہ غیور خدا ہے۔ بڑی طاقت اور حکمت والا۔ آپ دیکہتے ہین کہ اللہ تعالے نے عالم اسباب مین بہی یہ ظاہری قانون رکہا ہوا ہے کہ جیسا ملک باران ہو کر بانہایت درجہ کو گرمی پہنچکر زمین کی روئیدگی جلجاتی ہے تو آخر اسکی رحمت جوش مار کر مردہ زمین کو از سر نو زندہ اور تازہ کرنیکے لئے بارش بہیجتی ہے۔ ایسے ہی جب روحانیت لوگون مین نہین رہتی اور لوگ دین الٰہی پر عمل کرنا چہوڑ کر طرح طرح کی گمراہیون اور شرارتون اور نہایت درجہ کی بددینی مین پڑکر دولت ایمان کو بکلی ہاتہ سے کہو بیٹہتے ہین، تو اللہ تعالی اُسی اپنے قدیم قانون کے مطابق دنیا مین ایک مصلح کو اپنی طرف سے بہیجتا ہے۔ (باقی آیندہ)

خادم حضرت حجۃ اللہ فی الارض ہدایت اللہ او گجرات

مبارک

برادر فخر الدین صاحب ساکن میانی حال ملازم چہاونی لاہور کے ہان خدا تعالے نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جسکا نام برادر موصوف نے بشارت اللہ کے مطابق محمد یعقوب رکہا ہے۔ اللہ تعالے مولود مسعود کو نیک بناوے اور لمبی عمر صحت و عافیت کے ساتہ عطا کرے۔

آمین

ضرورت چپراسیان

محکمہ ہذا مین دو چپراسیون کی ضرورت ہے تنخواہ آٹہہ روپیہ ماہوار ملیگی فی الحال۔ محنتی اور دیانتدار ہونیپر منشی کے درجہ تک ترقی بہی ہو سکتی ہے۔ الا اُس شخص کو ترجیح دیجاویگی جو کسی اعلے رکن احمدی کی تحریری سفارش کو پیش کریگا۔ ذیل کے پتہ پر درخواستین بہیجدی جاوین۔

"غلام محمد پہلوری بچارج لنگر منڈی شاہپور کنڈی ضلع گورداسپور"

مسلمان یہہ کہتے ہین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہم صل علی محمد وال محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

قولہ تعالیٰ - اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط

بخدمت مخدومی و مکرمی حضرت مفتی صاحب مدظلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صاحب الرئیس اخبار عام کے ایک سوال کے جواب مین مینے یہ مضمون لکہا تہا جسکو صاف بہی نہین کیا گیا اگر پسند خاطر ہو اور اس قابل ہو کہ مقدس اخبار بدر مین میرے بیان کو جگہہ مل سکے تو اسکو درست فرما کر جگہہ دیوین۔

پرچہ اخبار عام مطبوعہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء جسمین یہ سرخی بطور استفسار دیکر " مسلمان کیا کہتے ہین " مضمون ذیل درج ہے " مولانا لیاقت حسین پر جو جو پائیال مین مقدمہ دایر ہے وہ اسلئے ہے کہ انہون نے قرآن مجید کی آیتیں جمع کرکے ایک اشتہار چہاپکر تقسیم کیا تہا جس سے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا سمجہا گیا ہے۔ انہین متنازعہ آیتون کی نسبت بمبی کے ایک روزانہ اسلامی صحیفہ سلطان الاخبار کے ایڈیٹر مولوی عبد المجید صاحب فرخ نے بیان کیا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے جو ترجمہ کیا ہے وہ بالکل ٹہیک ہے اور اشتہار قرآن شریف کے مطابق ہے " پیشتر اس سے کہ صاحب ایڈیٹر اخبار عام کے اس سوال کا جواب دیا جائے " مسلمان کیا کہتے ہین " یہ سوال اہل ہنود سے قابل دریافت معلوم ہوتا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے قرآن کی آیتین جمع کرکے اونکی بناء پر اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا چاہا لیکن برخلاف اونکی اس کوشش کے اہل اسلام تو اونکے ورغلانے مین نہ آئے۔ مگر ہنود انکے ورغلانے مین کسطرح آئے۔ کیونکہ واقعات ظاہر کر رہے ہیں۔ کسی مسلمان کو مولوی لیاقت حسین کے ساتھہ اسوجہ سے کہ وہ اسکے خیالات باغیانہ کو گورنمنٹ کے برخلاف تصور کرکے اسکو باغی اور خدا و رسول کے فرمودہ کے برخلاف سمجہتے اور یقین کرتے ہین۔ ہمدردی نہین ہے۔ مگر یہ سمجہہ مین نہین آتا کہ اہل ہنود کو اُسکے ساتھہ اسقدر ہمدردی کیون ہے کہ وہی اسکے ..ات مین پیروی کرتے اور وہی اپنی ضمانتون پر اُسکو چہوڑاتے ہین رکیا ہندؤن کیطرف سے یہ جوش ہمدردی بجز بعض نام کے ایسے مسلمانون کے جنہون نے قرآن شریف و حدیث کی تعلیم کے خلاف شورش موجودہ مین حصہ لیا ہے کسی اور مسلمان کے ساتھہ بہی دکہلایا ہے۔ اس بارہ مین (ہندو کیا کہتے ہین) اور یہ بہی معلوم نہین ہوا کہ جبکہ مولانا لیاقت حسین پر پارلیال مین مقدمہ اس بناء پر دایر ہوا ہے کہ اُسنے قرآن مجید کی آیتون سے بذریعہ ایک اشتہار مطبوعہ کے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا چاہا تو پہر مولوی عبد المجید فرخ جنہون نے اُس اشتہار کو قرآن شریف کے مطابق بیان کرکے اُس سے کم حصہ مسلمانون کے ورغلانے اور جوش دلانے مین نہین لیا وہ کیون گورنمنٹ کی گرفت سے بچا ہوا ہے بلکہ آپکا بہ جرم مین دونون برابر ہین۔ خیر اس سے تو ہمین کچہہ غرض نہین جو کریگا وہ بہریگا مثل مشہور ہے چونکہ صاحب اڈیٹر اخبار عام اسپر خوشی سے بغلین بجا کر اور مولانا لیاقت حسین کی ان آیات جمع کردہ قرآن شریف کو جنمین گویا گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف ہونیکا اہل اسلام کو حکم دیا گیا ہے اور جنکے ترجمہ کے صحیح اور راست ہونیکے لئے مولوی عبد المجید صاحب فرخ کی تصدیق بہی درج کی ہے۔ اپنے نزدیک یہ لاجواب سوال کیا ہے، کہ " مسلمان کیا کہتے ہین " سو اسکے جواب مین عرض ہے کہ مسلمان یہ کہتے ہین کہ اگر وہ آیات کریمہ قرآن کریم کی آپ اپنے مضمون مین درج کر دیتے تو پہر دکہلایا جاتا کہ مولانا لیاقت حسین نے اپنی عدم لیاقت سے محض شکم پروری کی خاطر آپ لوگون کو خوش کرنیکے لئے ایک دجل اختیار کیا ہے۔ نیز مسلمان یہ کہتے ہین کہ قرآن کریم مین اللہ جلشانہ نے اونکو یہ تعلیم دی ہے کہ یہود اور مشرکین یعنی بت پرست اہل ہنود وغیرہ تمہارے دشمن ہین، مگر انگریز لوگ تمہارے دوست ہین پس تم انگریزون کو اپنے دل سے دوست رکہنا چاہئے قرآن کریم کی یہ آیہ کریمہ اسپر بصراحت دلالت کرتی ہے۔ قرآن کریم۔

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین اٰمنوا الیہود والذین اشرکوا ولتجدن اقربہم مودۃ للذین اٰمنوا الذین قالوا انا نصٰرٰی ذالک بان منہم قسیسین ورہبانا وانہم لا یستکبرون

سورۃ مائدہ رکوع ۱۴ پارہ ۷ - یعنی (اے پیغمبر) مسلمانون کے ساتہہ دشمنی کے اعتبار سے یہود اور مشرکین (یعنی ہندو) کو تم سب لوگون مین بڑا سخت پاؤگے اور مسلمانون کے ساتہہ دوستی کے اعتبار سے سب لوگون مین اونکو قریب تر پاؤگے جو کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ ہین اور نصاریٰ کا اتنا میلان اس سبب سے ہے کہ اُنمین علماء اور مشائخ ہین اور نیز یہ کہ یہ لوگ تکبر نہین کرتے۔

اب اس حکم خداوندی سے یہ بخوبی ہو پایا ہے کہ انگریز چونکہ باعلم ہین جسکا نتیجہ ہے کہ وہ متعصب اور متکبر نہین۔ کیونکہ تعصب اور عداوت اور تکبر نتیجہ جہل کا ہے۔ اسلئے مشرکین یعنی بت پرست اپنی جہل کیوجہ سے تکبر اختیار کرتے ہین جیسا کہ ہنود اہل اسلام اور انگریزون کو خواہ وہ کیسا ہی شرافت اور وجاہت خاندانی رکہتا ہو۔ مگر پہر بہی اپنے سوا سبکو ہیچ کہتے ہیں اور یہ شرفا ہین باوجود یکہ نیوگ جیسے ناپاک حیا سوز اور شرافت کش مسئلہ کے عامل اور قائل ہین لیکن پہر بہی اس سخت بیحیائی کے اختیار کرنے سے جو کمینہ سے کمینہ قوم چوہڑے تک بہی یہہ روا نہین رکہتی کہ اونکی بیاہتا بیوی اونکے سد بر و اولاد حاصل کرنیکے واسطے کسی غیر سے ہمبستری کرے پہر بہی نہ انکی شرافت جائے نہ حیا و عزت پر داغ لگے حالانکہ ملیچہ قوم وہی ہو سکتی ہے جس سے کہلی بیحیائی سرزد ہو اور اپنے مالک حقیقی سے جسنے اوسکو پیدا کیا رزق دیا اور اسکی پرورش کی پہر اپنی بدطینتی اور محسن کشی کی راہ سے اسکا احسان نہ مانے اور اسکا شریک ٹہرائے۔ اسیواسطے قرآن کریم نے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فرما کر ان ملیچون سے نفرت دلائی ہے پس ایسے نام کے مسلمان جو ایسے لوگون کے ساتھہ جن کو نجس بتلایا گیا ہے ہان مین ہان ملا کر اور تعلیم خداوندی کو پس پشت ڈالکر جو انکا ساتہہ اختیار کرتے ہین۔ وہ کوئی مولوی ہو یا ملا وہ ہرگز مسلمان نہین کہلا سکتا۔ حضرت حفیکہ مسلمانون کو خداوند کریم نے اپنے پاک کلام قرآن مجید مین یہی ہدایت فرمائی ہے کہ تمہارے انگریز ہی ہے جو تمکو دوست رکہیگی اور بت پرست

تمہارے سخت دشمن ہین چنانچہ واقعات نے اس امر کی شہادت
دیدی ہے۔ کہ مسلمانون کی عزت و آبرو اور جان و مال
کے محافظ انگریز ہی ہین۔ جن کے پُر امن ظل حمایت مین
اہل اسلام نہائیت آزادی سے اپنے فرائض مذہبی کو
سرانجام دیتے ہین اور ہندو مسلمانون کے خون کے پیاسے
ہین۔ خداوند کریم کا اہل اسلام پر یہ ایک خاص فضل ہے
جو اوس نے ان لوگون کو حکومت نہین دی ورنہ ابھی
تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے۔ زمانہ سکہا شاہی مین جب
اون کو ثروت۔ اور حکومت حاصل تھی۔ تو مسلمانون پر
کس قدر جور و ستم کئے گئے تھے۔ نماز کے لئے
اذان دینے پر مسلمانون کو سخت سخت سزائین دی جاتی
تھین۔ اگر کسی سے مادہ گاؤ کے کوئی ضرب اتفاقیہ
اور نادانستہ بھی لگ جاتی تہی۔ تو پہر کیا ان بیچارون کو
قتل کیا جاتا تھا۔ اب بھی اس پُر امن حکومت مین جس
صیغہ مین ہندو افسر ہین اور مسلمان ماتحت جو کچھ اون کا
حال اُن افسران ہنود کے ہاتہون سے ہوتا ہے
وہ اخباری دنیا پر پوشیدہ نہین ہے پس جبکہ انگریز
مسلمانون کو دوست رکھتے ہین۔ بموجب فرمودہ
قرآن کریم کے۔ توپھر کیا مسلمانون کا فرض نہین ہے
کہ اون کو دوست رکھین اور پہر جبکہ خوش قسمتی سے
بھی انگریز شہنشاہ ہون۔ توپھر اون کی اطاعت اور
محبت اور بھی مسلمانون پر فرض ہوئی۔ اور قرآن کریم
مین یہی تعلیم دیگئی ہے۔ کہ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان
یعنے بدلہ احسان کا احسان ہی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ
جو انسان کا شکرگذار نہین وہ خدا کا بھی شکر ادا نہین کر
سکتا۔ یہ تو ایڈیٹر صاحب کے سوال کا جواب ہے جو قرآن کریم
نے خود اون کو دیا ہے۔ اور نہ قرآن کریم نے قومیت
کے بیہودہ فخر و تعلق کو مٹایا ہے اور حکم دیا ہے
کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنے تم مین قابل
عزت و فخر و بلالحاظ قوم و وجاہت خاندانی کے وہ ہے
جو اللہ جل شانہ کے نزدیک پرہیزگار ہے اور قرآن کریم
نے ہی منجملہ سخت گناہون کے سخت تر گناہ جو خدا کے
غضب کو بہڑکانیوالا ہے بغاوت قرار دیا ہے بغاوت
خواہ خدا کے ساتھ اختیار کی جاوے یا بادشاہ وقت
کے ساتھ۔ کیونکہ بادشاہ وقت کو ظل اللہ بناکر اس کی
اطاعت اور فرمان برداری کا حکم دیا ہے۔ اور جس
طرح خدا اور رسول کی اطاعت کا حکم ہے امور دینی

مین بادشاہ وقت کی اطاعت کو منجملہ فرائض مذہبی ایک
فرض اہل اسلام کے لئے قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم
مین ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم۔ یعنے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔
اور اپنے حاکمون کی جو تم مین ہون۔ غرض کہ قرآن کریم
ہی ایک ایسی متمم اور مکمل اور خاتم الکتب منجانب اللہ
کتاب ہے۔ جو انسان کی تمام ضروریات زندگی کے لئے
خواہ دینی ہون یا دنیاوی۔ سب پر حاوی اور سب کی
متکفل ہے۔ دنیا مین اور کوئی مذہب ایسا نہین ہے
اور وید تو اس بارہ مین بالکل ناقص اور عاجز ہے۔
مسلمانون کو جہان اور تعلیم خدادانی اور پاکیزگی نفس اور
ہمدردی عام بنی نوع و نوع کی یعنی حق اللہ اور حق العباد
کی رعائیت رکھنی کی دی ہے۔ وہان پولٹیکل تعلیم بھی
ایسی دی ہے۔ کہ اگر وہ اس پر چلین۔ تو کبھی کسی نوع
کا نقصان نہین اوٹھا سکتے۔ وید مین تو حق اللہ اور
حق العباد کی تعلیم تو کیا پہلے انہین حقوق پر جس پر
انسان کی فلاح و بہبودی دنیوی و اخروی موقوف ہے
ہاتھ صاف کیا گیا ہے۔ حق اللہ سے روگردانی اور انکار
تو اس سے ظاہر ہی ہے۔ کہ اوس خالق الکل رب العلمین
کو اپنے ذرہ ذرہ وجود کی خالقیت سے جواب دیا گیا ہے
کہ وہ ہمارا خالق ہی نہین۔ اور حق العباد کی حق تلفی کے
لئے نیوگ جیسا مسئلہ رکھا گیا ہے۔ پس جو قوم اپنے
خالق اور رب کو جو احکم الحاکمین ہے۔ اپنے وجود کا خالق
نہ سمجھے۔ اور جیسی کہ وہ ہستی قدیم سے ہے۔ اپنے
آپ کو بھی اس کی مانند قدیم سے ہی جانے۔ پھر وہ اپنی
بڑی احسان فراموشی اختیار کرکے بادشاہ وقت کے
احسانات اور مربیانہ شفقتون کے کب دلدادہ ہوسکتی
ہے۔ وہ کسی قدر معذور بھی ہین۔ کیونکہ اون کو مذہبی
تعلیم ایسی نہین دی گئی جو حق اللہ اور حق العباد کی رعائیت
کو روا رکھین۔ ہر ایک مذہب مین بجز اسلام کے
واقعات آیندہ کے بتلانے اور ان مہمات پر جو کسی
زمانہ مین آیندہ پیش آنے والے ہون۔ اس مین اُس
طریق کے بتلانے مین جس سے کہ اون پیش آمدہ
مصیبتون کا نشانہ نہ بنے۔ اور خوشحالی کے ساتھ
پر امن زندگی بسر کرے۔ ایسی تعلیم ہرگز ہرگز نہین ہے
بلکہ ایسے تمام مذاہب جو اسلام کے خلاف ہین اس میں عاجز
ہے اور بالکل ساکت ہین جس سے وہ ایک مردہ

بے جان کی مانند ہین اور قابل اس کی ہین۔ کہ اون کو زمین
مین دفن کیا جائے۔ کیونکہ مُردہ نعش جس مین زندگی کی روح
نہ ہو وہ بنی نوع انسان کو کیا فایدہ اور فیض بخش سکتی ہے
ہان اسلام ہی اور بے شک اسلام ہی ایک ایسا پاک و
صاف اور کامل و مکمل و سچا مذہب ہے۔ جو زندگی روح اپنے
اندر رکھتا ہے۔ جس مین ہر زمانہ کے لئے ہدایات اور اوس
کے مفاسد اور خرابیون کا اظہار کرکے اس کے نجات یابی
کا قانون بتلایا گیا ہے۔ اس لئے مین ضروری سمجھتا ہون
کہ کتاب ترمذی شریف سے جو احادیث رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک معتبر کتاب ہے۔ ایک دو حدیث ابواب الفتن
سے نقل کرکے دکھلاؤن کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کس طرح آخر زمانہ مین اوس شورش موجودہ کی خبر دیکر مسلمانون
کو اس سے باز رہنے کے لئے ہدائیت فرمائی ہے۔
چنانچہ وہ احادیث شریفہ یہ ہین۔

حدیث شریف

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم
سترون بعدی اثرۃ وامورا تنکرونھا قالوا
فما تامرنا قال أدّوا الیھم حقھم واسالوا اللہ
الذی لکم۔
یعنی روائیت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے
کام کہ جنہین تم برا جانوگے پوچھا صحابہ نے پھر کیا حکم فرماتے
ہین۔ آپ ہم کو اس وقت مین فرمایا۔ آپنے دو تم حق اون کا
(حاکمون کا) اون کے تئین اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے
قولہ۔ دو تم حق اون کا یعنے حکام کا جو حق ہے مطلب یہ کہ
اون سے کسی حال مین سرکشی نہ کرنا۔ اگرچہ وہ تمہارا حق تم کو نہ
بھی دین پھر بھی ان کی اطاعت کرنا اور اپنے حقوق کے
لئے اون سے جھگڑا نہ کرنا۔ بلکہ صبر کرنا اور اللہ سے مانگنا۔

حدیث شریف

عن وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ورجل یسالہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیھم ماحملوا
وعلیکم ماحملتم۔ یعنی روایت ہے وائل بن حجر سے۔ کہ کہا
اونہون نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور ایک مرد آپ سے پوچھتا ہون۔ پہر کہا اوس سائل نے خبر
دیجئے مجھے اگر ہوین ہم پر ایسے حاکم۔ کہ نہ دیوین ہمارا حق
اور طلب کرین ہم سے اپنا حق تو مین کیا کرون۔ فرمایا آپنے

سنو تم اون کی بات اور اطاعت کرو ان کی کہ اُن پر ہے جو کچھ اونہون نے اٹھایا یعنے جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اوٹھایا۔ غرض یہ ہے۔ کہ اگر وہ تمہارا حق بھی نہ دین۔ تو اس حالت مین بھی تم اون کی اطاعت کرنا اور ان پر خروج مت کرو۔

علاوہ اس کے جیسا کہ اس پُرفتن زمانہ مین عام طور پر رویہ اکثر ہندو اخبارات کا ہے کہ گورنمنٹ کے برخلاف ایسی حالتون مین (جبکہ باغیون کو سزائین دی جاتی ہین اور ان کی ایسی بیجا درخواستون کو جو یہ لوگ اپنی نادانی اور جہالت سے کرتے ہین بمقتضائے مصلحت و حکمت رد کیا جاتا ہے) تو وہ زبان لعن طعن کی کہولتے اور توہین آمیز فقرات کا استعمال کرتے ہین۔ مگر مسلمانون کو اون کے ہادی کامل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب جنکی سبوں پر حکمت جاری ہے یہ تعلیم دی ہے کہ جس نے بادشاہ وقت، کی توہین کی اللہ اس کو ذلیل کریگا دیکھو یہ ہے راہ سلامتی اور نجات کی۔ چنانچہ فرمایا حدیث شریف

عن زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرۃ تحت منبر ابن عامر وھو یخطب علیہ ثیاب رقاق فقال ابو ھلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ۔ یعنے روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے۔ کہا کہ تہا مین ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑہتا تہا اور اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے۔ سو کہا ابو ہلال نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے لباس فاسقون کا۔ سو کہا ابوبکرہ نے چپ رہ کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین مین ذلیل کریگا اللہ اُوسکو۔ چنانچہ اہل اسلام مین اس پر ہمیشہ عملدرآمد رکہنے کے لئے آٹھوین دن ہر جمعہ کے خطبہ مین مسلمانون کو یہ سنایا جاتا ہے۔ کہ جو بادشاہ وقت کی توہین کریگا گویا کہ اوس نے خدا کی توہین کی اور خدا اوس کو ذلیل کریگا۔ پس مولوی لیاقت حسین ہو یا حیدر رضا وغیرہ۔ جو اس حکم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کریگا اور گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف (جو ہماری محسن اور مربی ہے اور جسکی نسبت اللہ جل شانہ نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہے کردہ مسلمانون کو دوست رکہتی ہے۔) زبان لعن طعن کی کہولتا ہے وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہین ہے۔ کیونکہ قرآن کریم مین اللہ جلشانہ فرمایا ہے۔ کہ جو خلاف کریگا اللہ کے رسول کا وہ جہنمی ہے اور جہنمی کافر کو کہا گیا ہے اور وہ آیۃ کریمہ یہ ہے۔ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ و نصلہ جھنم وساءت مصیرا

اب جو لوگ مسلمانون مین سے خدا کے رسول کی ہدائت کے خلاف دوسرا راہ مشرکین کا اختیار کرتے ہین۔ وہ مسلمان نہین ہین۔ اور یہ بھی قرآن کریم مین آیا ہے۔ کہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کریگا خدا اوس کو سختی مین ڈالدیگا۔

اب حاصل کلام یہ ہے۔ کہ یہ احادیث جو اوپر ذکر کی گئی ہے ہین۔ احادیث کی کتابون مین ابواب الفتن مین درج ہوئی ہین۔ جن مین آخر زمانہ کے متعلق پہلے سے خبر دی گئی ہے کہ ایسا ایسا وقوع مین آئیگا اور اوس وقت یہ راہ نجات کا ہے کہ نہ ایسی شورش مین شامل ہو۔ جو گورنمنٹ وقت کے برخلاف ہو اور نہ اون لوگون کے ساتہہ شامل ہونا جو گورنمنٹ کی توہین روا رکہین۔ کیونکہ قانون آلہی ہے کہ ایسے لوگون کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے۔ دیکھو یہ پیشگوئیان اس زمانہ مین کیسی کھلی کھلی واقعہ ہوئی ہین اور جن لوگون نے توہین گورنمنٹ کی راہ اختیار کی اون کو خدا نے کیسا ذلیل کیا ہے۔ چونکہ یہ واقعہ آخر زمانہ مین پیش ہونے والا تہا اس لئے مسلمانون کو ایسے امور سے جو اون کی ذلت اور تباہی کا باعث ہو پہلے سے بتلا کر روکا گیا ہے۔

اب جمیع مسلمانون کی خدمت میں (احادیث رسول مقبول صلعم کی سنا کر جو اون کے لئے مدار ایمان نجات ہے) عرض کرتا ہون۔ کہ فرقہ احمدیہ یعنی خادمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اپنے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم سے ایسے ہر ایک جلسہ سے خواہ کانگریس کے ہون یا کانفرنس کے یا حقوق طلبی کے سخت متنفر ہین اور ایسا کوئی احمدی نہین جو کسی جلسہ مین شمولیت رکہتا ہو۔ اور دیگر مسلمانان ہند بھی خدا کے فضل سے ایسے جلسون مین جو بغاوت کا رنگ اپنے اندر رکہتے ہین۔ جب سے کہ سر سید مرحوم نے مسلمانون کو اون کے لیسے مضامین پر (جنہین حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کو گلیڈسٹون وغیرہ کے نام سے نامزد کرکے اسی بنا پر ان کو گالیان دی گئی تہین۔ کہ یہ شخص گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور محبت کو سلطان روم پر فضیلت دیتا ہے) تنبیہ کرکے رہبری کی تہی کہ اس بارہ مین تمام مسلمانونکو حضرت مرزا صاحب کی پیروی اختیار کرنی چاہیئے۔ ایسی شمولیت روا نہین رکھتے ہین لیکن بہت سے مسلمان ابھی ایسے ہین کہ وہ اپنے حقوق کے لئے گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے رہتے ہین اور ایسے جلسے کرتے ہین جس مین بغاوت کو تو بالکل راہ نہین ہے بلکہ عجز اور انکساری سے اپنے مقاصد اور حقوق کی طرف گورنمنٹ کو مائل کرنا مد نظر ہوتا ہے۔

اس لئے پھر بھی مین اون کی خدمت مین نہائت ادب سے ملتمس ہون۔ کہ جبکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے حکام سے کہ جو صرف اپنا ہی حق ہر حالت مین لین اور رعایا کا نہ دین روکا ہے۔ کہ ان سے اپنے حقوق طلب نہ کرو اور اون کا حق دو۔ اور ہر حال مین اون کی اطاعت کرو۔ تو پہر ایسی مہربان گورنمنٹ سے جو ہر طرح سے ہمارے حقوق کی حفاظت کرتی ہے اور ہماری فلاح و بہبودی کے لئے ہم کو ہر قسم کی آزادی دی رکہی ہے اور محض اہل ہند کے مفاد کے لئے دیکر زر کثیر سے تعلیم گاہین مقرر کی ہین۔ اور ہر ایک علم کے حاصل کرنے مین ہم کو کوئی روک نہین ہے۔ بلکہ گورنمنٹ اپنی جیب خاص سے وظائف تک حصول علوم کے لئے دینے مین کوتاہی نہین کرتی ہے تو پہر ایسی مربی و محسن گورنمنٹ برطانیہ سے حقوق طلبی کے لئے صدائین بلند کیون ہون۔ ہمکو وہ لیاقت اور قابلیت اختیار کرنی چاہیئے۔ جو گورنمنٹ کی توجہ کو خود اپنی طرف جذب کرے۔ جب تک یہ نہین۔ تو پہر چیخنا چلانا بالکل بے سود اور ایک بے ادبی کا طریق ہے۔ جس سے ہم کو ہمارے ہادی کامل نے روکا ہے۔

نہائت ہی افسوس اور درد بہرے دل سے یہ ظاہر کئے بغیر نہین رہا جاتا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے جو اپنی فیاضی اور مراحم خسروانہ اور نہائت مہربانی سے جو آزادی اہل ہند کو اون کی بہبودی اور فلاح کے لئے عطا فرمائی تہی وہ اہل ہند کو ہضم نہ ہو سکی۔ کیون ہضم نہ ہو سکی ہا واقعات نے اس پر شہادت دی ہے۔ کہ ابھی وہ اوس کے اہل نہ تھے۔ کیونکہ ان مین وہ تمیز اور قابلیت پیدا نہین ہوئی تہی۔ کہ اوس کو کسی موقعہ اور محل پر استعمال کرین۔

سچ ہے نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے
آہ آہ ہماری ہندو بہائیون کو اہل ہند بہبودی کیلئے جو جوش طوفان کی صورت مین اونکے دماغون مین موجزن ہوا تو اس صورت مین کہ جس سے کشتی قوم کو ایک ہی ہوا ہی طمانچہ سے غرق آب کر دیا اور اب بہی اس غرق شدہ کشتی کے نکالنے کا فکر نہین ہے بلکہ اسکے ساتہ ہمدردی کی راہ سوجہی ہے تو ایسی کہ جو باقیماندہ قوم ہے وہ بہی اس گرداب بے تمیزی مین پڑکر قعر دریا مین جا پڑے کیونکہ اسطرح غرق شدہ قوم سے ملنا تو نصیب ہو جائیگا۔ پس اگر ان بہی خواہان قوم کی یہی توجہ مبذول رہی تو آج نہین کل یہ ساری کا سارا بیڑا الغرق ہونیکو ہے۔ کاش یہ لوگ سوچین اور ملک پر رحم کرین۔
پہلا رسبارہ مین اسہند و کیا کہتے ہین؟ کہ الیسی پاک تعلیم جسپر چلکر انسان بے لوث زندگی ہر زمانہ مین امن اور چین کے ساتہ بسر کر سکے اور نکو انکے مذہب نے دی ہے۔ اگر وہی ہے تو پہر یہ کانگریس کا فضول جہگڑہ جو ایسی پاک تعلیم کے مخالف ہے۔ قابل احتراز و اجتناب کیون نہین سمجہا جاتا۔ جسمین قوم کا لکہو کہا روپیہ بہی برباد جا رہا ہے اور اب تک باوجود بربادی قوم کے روپیہ کا اسکا مفاد قوم کیلئے اس سے زیادہ ثابت نہین ہوا کہ اسنے ملک مین مختلف صورتون اور لباسون مین بغاوت کی آگ کو بہڑکا کر اہل ہند اور حکام وقت کو دقتون مین ڈالدیا ہے اور اس پر امن و امان ملک مین بدامنی کو پہیلا دیا ہے۔ حکام وقت سے عجز اور انکساری کے ساتہ ایک حد تک اپنے حقوق مانگنے بیجا نہ تہے لیکن ان حقوق کو نمزد وادہ طور پر دہمکیان دیکر اور سرکشی اختیار کرکے امید حصول کی رکہنا یہ اہل کانگریس کا ہی کام اور فہم وذکا ہے۔ ہان اسوقت صاحب ایڈیٹر اخبار عام سے ایک سوال کرینگے اور جرأت ہوئی ہے۔ اسبارہ مین وہ ہندو کیا کہتے ہین" کہ یہ شورش موجودہ اور اس قسم کے خیالات جو گورنمنٹ برطانیہ کیلئے پسندیدہ خاطر نہین ہین بلکہ انکے دفع کرنیکے لئے گورنمنٹ برطانیہ کو ایک فکر دامنگیر ہو گیا ہے انکا وجود اس کانگریس بننے سے پہلے بہی اس ملک مین موجود تہا یا اس کانگریس کے بعد ہی (جو ملک ہند کے بہبودی اور فلاح کیلئے قایم ہوئی ہے) اسکا وجود ظہور پذیر ہوا ہے

اور ہندو کیا کہتے ہین۔ جبکہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کو ایسے خیرخواہ اور فرمانبردار مین تو پہر ان باغیون کی سزا پر جنکو بعد ثبوت سزائین دیجاتی ہین (بجائے خوشی کے کہ ایسے شریر لوگ سزائین پاکر دوسرے اس قسم کے خیالات رکہنے والون کیلئے موجب عبرت ہون تاکہ وہ ان خیالات سے باز آجائین تو ملک مین پہر دوبارہ امن قایم ہو) اور رنجیدہ ہو کر گورنمنٹ کے مظالم کا ذکر اور باغیون کی اس مردانہ روش کیلئے جلسہ کیون کرتے ہین اور اونکی امداد مین کوئی دقیقہ فروگذاشت کا بہی نہین کیا جاتا۔ اس سے کیا مقصد ہے۔ کیا یہی ہے۔ کہ جو لوگ ایسے شر انگیز خیالات رکہتے ہین اور ابہی کسقدر پردہ مین مخفی ہین وہ بہی مردمیدان بنکر ظاہر ہون تاکہ یہ عزت کا تاج انکے سر پر بہی مزین فرمایا جاوے۔
ہندو کیا کہتے ہین؟ جن باغیون کو بعد تحقیقات کامل حکام ملک نے عبرتناک سزائین دی تہین اور پہر بنظر ترحم خسروانہ بموقعہ سالگرہ مبارک شہنشاہ بر جیسا کہ قدیم سے دستور ہے کہ کچہہ قیدی رہا کئے جاتے ہین۔ اور یہ رہائی اونکی مجرمیت کے دہبہ کو نہین دہو تی ہے تو پہر اس قسم کے رہاشدہ قیدیون اگر اہل کانگریس نے جو تاج رکہا ہے وہ کن حسن خدمات کے عوض مین ہے کیا یہی خدمت ہے کہ انہون نے گورنمنٹ کا خوب مقابلہ کیا ہے۔ کیونکہ شکست و فتح نصیبون سے ہے۔
وے لے سے میر مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا۔
خاکسار ایک احمدی

رسید زر

نمبر ۳۴۲۸ شیخ محمد الدین صاحب	عہ
نمبر ۲۴۲۳ بابو عبد العزیز صاحب	للعہ
نمبر ۲۴۹۱ بابو حید رعلی صاحب	صہ
نمبر ۱۲۸ منشی مہر الدین صاحب	عہ
نمبر ۷۶ ۲ میان عنوان الدین صاحب	عہ
نمبر ۱۵۶ میان فضل الدین صاحب	للعہ
نمبر ۱۵۲۳ چوہدری حسن علی صاحب	عہ
نمبر ۲۵۵ بابو شاہ دین صاحب	صہ
نمبر ۲۵۵ میر اکبر صاحب	صہ
نمبر ۵۶ پیر بخش صاحب	للعہ
نمبر ۱۱۵۱ چوہدری غلام سرور صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۴ نصیر خان صاحب	للعہ
نمبر ۲۰۳ امرزا غلام حسین صاحب	للعہ
نمبر ۸۶ ۱۴ راجہ شیر محمد صاحب	للعہ
نمبر ۷۰ منشی احمد علی صاحب	عہ
نمبر ۵۸۹ منشی محمد الدین	عہ
نمبر ۲۲ ۱۸ بابو علی حسن صاحب	عمر
نمبر ۸ ۹۰ مولوی امام علی خانصاحب	عہ
نمبر ۱۶ ۹ شیخ محمد افضل صاحب	عہ
نمبر ۱۰۷۹ شیخ نیاز محمد صاحب	عہ
نمبر ۵۹۱ صالح محمد صاحب	للعہ
نمبر ۱۴ ۱۵ ابو محمد عبد اللہ صاحب	عہ
نمبر ۸۷ ۱۶ قاضی ناصر دین صاحب	عہ
نمبر ۷۶۰ شیخ سخاوت علی صاحب	عہ
نمبر ۱۵۵ مولوی محمد ابراہیم صاحب	للعہ
نمبر ۱۷۰ حکیم غلام محی الدین صاحب	للعہ
نمبر ۵ ۲۰ منشی محمد عثمان صاحب	عہ
نمبر ۱۳۵۰ غلام مرتضی خانصاحب	للعہ
نمبر ۱۱۶۹ غلام رسول صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب	للعہ
نمبر ۱۰۵۵ منشی عبد الرحیم صاحب	۸ عہر
نمبر ۱۳۲۴ عبد العزیز صاحب	للعہ
نمبر ۱۹۰۷ میان اللہ دتا صاحب	للعہ
نمبر ۱۷۸۵ بابو غلام رسول صاحب	عہ
نمبر ۷۶۷ حافظ عبد الکریم صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۲۷ چوہدری محمد حسین صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۹۸ برکت علی صاحب	للعہ
نمبر ۲۹۰ وزیر محمد صاحب	للعہ
نمبر ۱۱۱۱ منشی غلام رسول صاحب	عہ
نمبر ۳۹ میان حبیب الرحمن صاحب	صہ
نمبر ۸۲۲ عبد الرحمن صاحب	للعہ
نمبر ۲۴۴ منشی فیاض علی صاحب	عہ
نمبر ۷۰۵ منشی عبد العزیز صاحب	عہ
نمبر ۱۵۲۴ حبیب اللہ صاحب	عہ
نمبر ۱۹۱۲ محمد دین طفیل صاحب خیمہ دوز	

پہلا احمدیہ وفد

صدر مقام سلسلہ احمدیہ کی اہم بڑہتی ہوئی ذمہ واریوں اور ضرورتوں میں سے مدرسہ کے واسطے نئی خرید کردہ زمین پر ایک عمارت بنانے کے لئے چندہ کی تحریک حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنی چٹھی میں کر چکے ہیں - جو کہ ۱۳ ، فروری ۱۹۱۰ء کے اخبار بدر میں شائع ہوئی تھی - اس کے جواب میں سب سے اوّل جماعت احمدیہ انبالہ اور پھر جماعتہائے فیروزپور کپورتھلہ نے بڑی مستعدی کے ساتھ فوراً چندہ کی فہرست کھولی انبالہ کی جماعت کے افراد نے ایک ایک ماہ کی آمدنی اس مد میں دی ہے سوائے ایک دوست کے جس نے نصف دیا ہے - یہ ایک بہت ہی قابل قدر نمونہ ہے - لاہور کی جماعت نے بھی قریب دو ہزار روپے کے چندہ جمع کر لیا ہے اور ہنوز ساری جماعت میں چندہ کی فہرست نہیں پھری اُمید ہے - کہ اسی طرح دوسری جماعتیں بھی اس اہم قومی ضرورۃ کے واسطے روپے جمع کرنے میں مصروف ہوں گی -
لیکن جس قدر کثیر روپیہ عمارت کے واسطے درکار ہے اوسکو مدنظر رکھ کر قوم کے بعض بزرگ دوستوں نے یہ تجویز کی ہے - کہ چند ایک دوست ایک ڈیپوٹیشن کی صورت میں باہر نکلیں اور چندہ جمع کریں اس ڈیپوٹیشن کیواسطے جو نام تجویز کئے گئے ہیں وہ خود ایسے ہیں کہ قوم اون کے واسطے کیا کچھ کرنے کو طیار ہے یا ہو سکتی ہے - اس کے لکھنے کی مجھے ضرورت نہیں - وہ اسماء مبارک یہ ہیں -

مولوی محمد علی صاحب ایم - اے - ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز
خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ - وکیل قوم
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب " "
میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور
میاں معراج الدین صاحب عمر رئیس لاہور

اس وفد کا پروگرام سردست یہ تجویز ہوا

پروگرام

یہ وفد ۲۸ ، فروری ۱۹۱۰ء کی شام کو سات بجے امرتسر پہونچیگا - اور ۲۹ ، فروری کی دوپہر کو روانہ ہو کر کرتارپور سٹیشن سے ۲۹ ، ہی کو کپورتھلہ پہونچکر کام کریگا - یکم مارچ تک وہاں قیام ہوگا - یکم کو وہاں سے واپس ہوگا
۸ - مارچ ۱۹۱۰ء کو لائل پور - ۱۴ - مارچ کی شام کو گجرانوالہ - ۱۵ - مارچ کی صبح کو راولپنڈی - راولپنڈی سے اُسی روز شام کو روانہ ہو کر ۱۶ مارچ صبح مردان اور پھر اسی رات کو پشاور پہونچیگا -

---

درخواست دُعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مکرمی مفتی صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مدرسہ تعلیم الاسلام کے انٹرنس کے طلباء احمدی جماعت سے درخواست کرتے ہیں - کہ وہ اُن کیلئے دُعا کرے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے فضل وکرم سے امتحان میں کامیاب کرے - اور ایسے ہی دین کے امتحان میں بھی اپنی رحمانیت سے مُفلح کرے - اور دین کا سچا خادم وحامی بنا دے - والسّلام

طلباء کے نام یہ ہیں

فضل الدین - عبدالرحمن خواجہ - ولی اللہ شاہ - گوہرالدین عبدالعلی - فیض احمد - عبدالحق - عبدالحمید فخرالدین - غلام حسین - محمد امجد حسین - محمد صادق عبدالرحمان امرتسری - عطاء محمد - عبدالرحمن بھیروی محمد جمیل -

طلباء مدرسہ

تلاش فرزند

محمد مسعود ولد مستری حسن الدین ساکن سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ گھر سے بھاگ گیا ہے عمر ۱۰ برس - گندمی رنگ - ناک لمبی - قد آور جوان جو صاحب پائیں مستری کو آگاہ کریں - اوس کی والدہ سخت پریشان ہے -

---

طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے

جناب مفتی صاحب -
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں آپ کے سکول تعلیم الاسلام کے طلباء فسٹ سیکنڈ اور تھرڈ مڈل سے التجاء کرتا ہوں کہ وہ اس شعر پر اپنے اپنے جواب مضمون لکھکر میری طرف ارسال فرماویں جس طالب علم کا مضمون اچھا ہوگا اور اتفاق رائے سے دلچسپ ہوگا میں اوسکو ایک نفیس کتاب اور ایک روپیہ نقد انعام دونگا - شعر یہ ہے - ؎

لکھا ہے بوعلی سینا نے زر سے -
کہ سونے سے مسافر کو خطر ہے

عبدالمجید احمدی - سٹونگ روڈ - بلوچستان

ایڈیٹر مرقع

مطلع رہیں - کہ فروری کے مرقع متعلق حل چیستان کا جواب تشحیذ نمبر ۲ میں چھپا ہے - ذرا صبر کریں - ؎

ستعلم لیلی ای دین تداینت -
وای غریم فی التقاضی غریمہا -

بشارت احمد

اخویم جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چند سطور اپنے گوہر بے بہا اخبار بدر میں درج فرما کر مشکور فرماویں -
ہمارے شہر میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تشریف آوری پر اس قدر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ تمام جماعت احمدی ایک جگہ جمعہ پڑہتی ہے اور جمعہ مسجد معماران میں پڑہایا جاتا ہے - یعنے حضرت حکیم الامۃ کی مسجد میں - اور نماز میں تین چار صفوں سے زیادہ احمدی بھائی ہوتے ہیں اور ایک ایک صف میں بیس پچیس آدمی آتے ہیں کوئی قریباً ایک صد کے آدمی آکر نماز پڑہتے ہیں اور خدا کے فضل وکرم سے ایک بڑی رونق ہے - جو آج تک کبھی بھی اس مسجد میں اس قدر آدمی نماز جمعہ میں شامل نہیں ہوئے اور جمعہ ڈاکٹر صاحب پڑہاتے ہیں - جو عجیب معارف قرآنکریم کے بیان فرماتے ہیں - نیز کئی دفعہ سے بھی زیادہ جلسے احمدی جماعت کے ہو چکے ہیں جس میں سوائے احمدی جماعت کے غیر احمدی بھی کچھ نہ کچھ شامل تھے پس اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر صاحب کو ہمارے بھیرہ کی جماعت کیواسطے بشارت ہی کرکے بھیجا ہے اور واقعی ہماری جماعت احمدی بھیرہ کیواسطے بشارت احمد ہوئے - غرضکہ اسم بامسمی ہوئے میں ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سچے دل سے ان کیواسطے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اون کو دین و دنیا میں مالا مال کرے اور دن بدن اون کی عزت افزائی ہو - یہ بھی عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں - کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے تشریف لانے پر مریضوں کی تعداد پہلے سے قریباً دوگنی شفاخانہ میں ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک مریض کیساتھ بہت نرمی سے پیش آتے ہیں اور مرض کی بہت اچھی طرح سے تفتیش کرتے ہیں بلکہ مریضوں کیواسطے بھی بشارت ہے دن بدن مریضوں کا رجوع بڑھ رہا ہے اور ڈاکٹر صاحب کے اخلاص و محبت اور مرضی کی تفتیش کرنے میں ہر ایک آدمی اون کا ثنا خوان ہے خدا نے ہمارے شہر کی بہبودی کے لئے ہر ایک طرح سے بشارت کرکے بھیجا ہے خدا تعالیٰ اونکو ہمیشہ اسم بامسمیٰ رکھے اور دین و دنیا

مفصلہ ذیل کتب قیمتاً و مرید بذریعہ ایجنسی سے خرید یا وین

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۵۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابون مثل سیف چشتیائی کے رد ورائی کو زیر نظر رکھا گیا ہے۔ اور بطور ضمیمہ وعد الذین آمنوا منکم " پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس مین سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ یہ کتاب جسکے حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کیجاتی ہے کہ مینے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے پڑھتے پڑھتے مل کے توا جد اور تراقیض کو ضبط نہیں کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابون کے مضامین کو اس نے عمدہ ہے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظ کی الماری مین جمع کرنے کی ممکن نہ۔ بہت سے مضامین نئے بھی ہین۔ جو مؤلف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہین میرے نزدیک ہمارے بہائیون کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہوکر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالی ہمارے عزیزالقدر قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرۂ کافی عطا فرمائے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر تحفہ سے مرہون منت کیا ہے۔ بلکہ اپنی ناگزیر اور مرد آزما منزلون کے لئے کافی زاد جمع کر لیا ہے۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم

نوٹ۔ میرے مخدوم و محسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہین۔ عبد الکریم

یہ کتاب ۸ر قیمت علاوہ محصولڈاک پر دفتر بدر سے ملسکتی ہے

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین مندرج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمین طبع ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکین۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے

کے مسائل کا بادلائل ذکر ہے۔ صرف دو جلدین باقی ہین۔ قیمت فی جلد ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۲ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات پر روپیہ کو بھی گران نہین۔ قیمت ار

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت فی جلد ار

نظم مستوراۃ مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

جہام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی الاؤ دوالے۔ قیمت ۱ر

آئنہ وکشنری طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

کامن احمدی غلام رسول والے۔ قیمت ۱ر

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دل بہت کم اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا طبیعت مین تکان معلوم ہوتا اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بہن طرف کے کم ہوتے جاتے ہین۔ انگریزی اور یونانی علاج مختلف اشتہار کے کئے گئے ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون۔ ان گولیون سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین میرے تجربہ مین از زیادہ مقوی اور دیر پا نہین آئی۔ میری تحریک پر بہت سے لوگون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مینے منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہون کہ انہون نے مجھے ایسی [illegible]

راقم۔ محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے۔ یہ گولیان تمام نظام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہون۔ انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کے لئے گھنٹون کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہوجاوے گی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت باکمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ بیس گولی عہر علاوہ ہین اور کبھی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہین۔ از انجملہ سرمہ عجیب۔ و ہند سبالا [illegible] رتد۔ آنکھون سے پانی جاری رہنا اور بیچ پن اور خفیف [illegible] بے نظیر ہے۔ فی تولہ ۸ر دوائی صرف ڈاک کہنہ یعنی [illegible]

سفوف ہریان دو ہفتہ کے لئے عہر۔ سفوف مفرح [illegible] جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل اور بھین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو۔ اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

پتہ۔ خط بمعہ حالات مفصل و عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہون محصولڈاک و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی

متصل ڈاکخانہ دیسنگہ۔ گجرانوالہ

بدر پریس قادیان مین میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کیلئے چھاپا گیا ×

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

اے مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸

اے جہان منتظر خوش باش کا مدِ لستان

قیمت از نرخ اخبار وغیرہ

قیمت از معدن

گورنمنٹ عنہ

قادیان میں

والسلام مطابق ۵ - مارچ ۱۹۰۸ء

ایڈیٹر - محمد صادق عفی اللہ عنہ

مورخہ

سنہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ

نمبر ۹

جلد ۷

مینیجر - میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر

دار الامان ہمارا جنستان ہمارا

اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

ضروری اطلاع دوبارہ

ناظرین - اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کیواسطے پروپرائیٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے - کہ کم مارچ ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمون کو جدا کر دیا جاوے - اب تک تو یہ تہا - کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجری بھی میرے ہی تھا یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط وکتابت سب میرے سپرد تہین جسکو مین محرر کی امداد سے پورا کرتا تہا لیکن دو طرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کی طرف زیادہ توجہ کی تو انتظام مین نقص آگیا اور اگر انتظام کیطرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری مین حرج واقع ہونے لگا الحمد للہ اب یہ نقص دور ہو جائیگا اور اس وقت سردست پروپرائیٹر صاحب میان معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بامداد ایک اسسٹنٹ مینیجر کے وہ تمام کام انتظام اخبار کا کرین گے اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑہا دیگا جو شاید سردست مناسب نہ ہو لیکن تاہم پروپرائیٹر صاحب نے اخبار کی اصلاح کی خاطر جہان اور بہت سے خرچ اوٹہائے ہوئے ہین بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر - اس خرچ کو برداشت کرنا منظور فرمایا ہے اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آئندہ کوئی رسید زر یا خط وکتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق — ایڈیٹر کے) نام نہین ہونی چاہیئے۔

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط وکتابت پر صرف الفاظ **مینیجر بدر** لکھنے چاہئین - ہان جو مضمون اخبار مین چھاپنے کیلئے ہون وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئین لیکن ایسے خطون پر بھی میرا نام نہین ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئین - بنام **ایڈیٹر بدر**

امید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائین گے تاکہ انتظام مین سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی ہو سکے - **محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان**

ڈائری

القول الطیّب

ایک مخلص بھائی نے اپنا قصہ سنایا۔ کہ ایک نواب ریاست نے جو شیعہ ہے ان سے آپکے بارے مین چند سوال کئے اور ان سے مین نے یہ جواب دئے۔

مرزا صاحب کا آل نبی کے بارہ مین کیا عقیدہ ہے ہم سنتے ہین کہ وہ اون کی توہین کرتے ہین۔

اونہون نے جواب دیا۔ کہ اون کا ایک شعر ہے ؂

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

دوم یہ کہ یزید کے بارے مین اون کی کیا رائے ہے اونہون نے یہ شعر پڑھا ؂

ہر طرف کفر است جوشان ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

جب اس طرح کوئی اعتراض کا موقعہ نہ پایا۔ تو پوچھا۔ کہ تم ان کے ماننے والون کو کیا سمجھتے ہو اونہون نے کہا کہ جو مہدی موعود کے مخالفین کو سمجھنا چاہیے اور جو کچھ اہل سنت و شیعہ سمجھتے ہین پوچھا کہ رسالت کے مدعی ہین۔ اونہون نے کہا کہ ان کا ایک شعر ہے۔ ؂

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہان ملہم است و ز خداوند منذرم

اسپر دوسرے روز فرمایا۔ کہ اس کی تشریح کر دینا تہا۔ کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔ جو صاحب کتاب ہو دیکہو جو امور سماوی ہوتے ہین اون کے بیان کرنے مین ڈرنا نہین چاہیئے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہین صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو وہ بادشاہون کے دربارون مین گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تہا وہ صاف صاف کہدیا اور حق کہنے سے ذرا نہین جھجکے جبھی تو لایخافون لومۃ لائم کے مصداق ہوئے ہمارا دعوٰے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہین۔ اصل مین یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے۔ کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسرون سے بہت بڑھ کر ہو اور اس مین پیشگوئیان بہی کثرت سے ہون اوسے نبی کہتے ہین اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہین۔ ان یہ نبوت تشریعی نہین۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہین۔ بنی اسرائیل مین کئی ایسے نبی ہوئے ہین جن پر کوئی کتاب نازل نہین ہوئی۔ صرف خدا کیطرف سے پیشگوئیان کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو پس وہ نبی کہلائے یہی حال اس سلسلہ مین ہے بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائین تو اوس کے لیے اور کونسا امتیازی لفظ ہے۔ جو دوسرے ملہمون سے ممتاز کرے دیکھو اور لوگون کو بہی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہین بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بہی زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ جو سچ نکل آتا ہے یہ اسلئے تا ان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہ سکین کہ ہم کو یہ حواس نہین دئے گئے۔ پس ہم سمجھ نہین سکتے کہ یہ کس بات کا دعوے کرتے ہین۔

آپکو سمجھانا تو یہ چاہیئے تہا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہین۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جس دین مین نبوۃ کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیون عیسائیون۔ ہندؤن کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہین تو اسی لئے کہ ان مین اب کوئی نبی نہین ہوتا۔ اگر اسلام کا بہی یہی حال ہوتا۔ تو پہر ہم بہی قصہ گو ٹہرے کس لئے اس کو دوسرے دینون سے بڑھ کر کہتے ہین۔ آخر کوئی امتیاز بہی ہونا چاہیئے۔ صرف سچے خوابون کا آنا تو کافی نہین۔ کہ یہ تو چوہڑے چمارون کو بہی آجاتے ہین۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہیئے اور وہ بہی ایسا کہ جس مین پیشگوئیان ہون اور بلحاظ کمیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرع تو شاعر نہین ہو سکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابون یا الہامون سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جہوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالون سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہین اسی لئے ہم نبی ہین۔ امر حق کے پہونچانے مین کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیئے۔

فرمایا۔ آریہ اعتراض کرتے ہین۔ کہ آنحضرت صلعم کی زندگی پوتر نہین تہی۔ یہ اون لوگون کی سخت غلطی ہے کیونکہ پاک ناپاک ہونا بہت کچھ دل سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا حال سوائے اللہ کے اور کسی کو معلوم نہین۔ پس پاک وہ ہے جس کے پاک ہونے پر خدا گواہی دے۔ دیکہو ابوجہل نے مباہلہ کیا تہا۔ کہ جو ہم مین افسد للقوم اور اقطع للرحم ہو۔ اوسے ہلاک کر۔ وہ اسی روز ہلاک ہو گیا ایسا ہی خسرو پرویز۔ وہ تو خدا کی بات ہے خود اوس کے گہر مین ایک شخص نے آنحضرت صلعم کے ایک غلام سے مباہلہ کیا۔ مدت مقررہ کے اندر مر کر گواہی دے گیا۔

پہر اوسی آریہ نے لکھا ہے۔ کہ الہامی کتاب وہ ہے جس سے اللہ کے اعلیٰ درجہ کے اخلاق ظاہر ہون۔

فرمایا۔ یہ سچ ہے اور اس مین بہی اسلام ہی کی فتح ہے یہ آریہ اللہ کے رحیم و غفور ہونے کے قائل ہین۔ حالانکہ ان مین سے کوئی مقدمہ مین پہنس جائے۔ تو یہ دل سے چاہتا ہے کہ خواہ مینے قصور کیا مجہے حاکم بخشدے جس کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کی فطرت چاہتی ہے۔ کہ اس کا حاکم غفور رحیم ہے پہر باوجود اس کے اسکی اسی صفت سے انکار ایک ہٹ دہرمی ہے۔

مدینۃ المہدی

یہ بات اب مسلم ہو چکی ہے۔ کہ دنیا مین اگر کوئی مقام دارالامان کہلانے کا مستحق ہے تو وہ میرے سید و مولیٰ مسیح مطاع ورافت کا مکان ہے جہان خدا کی رحمت کے فرشتے ہر وقت نازل ہوتے رہتے ہین۔ پس اس کے متعلق جو خبر ہو گی وہ بہت اثر ہوگی۔

مخدومی مولانا احسن امروہہ مین ایک ماہ کے لئے تشریف لے گئے ہین امید ہے وہان بہی مولویصاحب تبلیغ و اشاعت دین متین مین مصروف ہون گے۔

اس ہفتہ حاجی فضل حسین صاحب شاہ جہان پوری جو یہان قریباً دس سال سے مقیم تہے۔ وفات پا گئے۔ اچہے صالح بزرگ تہے مقبرہ بہشتی مین جگہ پائی۔

۳۔ مارچ بوقت عصر فرمایا۔ کوئی تحریری بیعت کرے یا ہاتہ پر۔ اس مین چندان فرق نہین۔ بلکہ اکثر حصہ ہماری جماعت کا وہی ہے جس نے تحریر کے ذریعے بیعت کی ہے مطلب تو یہ ہے۔ کہ جو اقرار کیا ہے۔ اس پر ثابت قدم رہین صاحبزادہ عبداللطیف کابلی کی مثال موجود ہے۔ کہ جان دیدی۔ مگر اپنی بات کے پکے رہے دوسری طرف بعض ملان مین جو ہمین لکہتے ہین۔ کہ ہماری مسجد چہینی جاتی ہے حالانکہ یہ ایک معمولی بات ہے۔ ارض اللہ واسعۃ اللہ تعالیٰ کو رزاق سمجہین۔ تو پہر کوئی مشکل نہین پیش آتی۔

خطبۂ نکاح

(رقم زدہ ایڈیٹر صاحب الحکم)

جو حضرت حکیم الامت نے صاحبزادی صاحبہ مبارکہ بیگم کے نکاح کی تقریب پر جو ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء کو ۵۶ ہزار مہر پر نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ سے ہوا مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔

الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیّئات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ

و

اشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

(خطبہ مسنونہ کی آیات پڑھیں)

نکاح ۔ نام ہے اوس تقریب کا جب کسی عورت یا لڑکی کو کسی مرد کے ساتھ رشتہ یا عقد کیا جاتا ہے اس میں اوّلاً اللہ تعالیٰ کی رضامندی دیکھ لی جاتی ہے ۔ کہ اوس میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے اجازت ہے یا نہیں ؟ پھر یہ دیکھ لیا جاتا ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضابطہ اور عملدرآمد کے موافق ہے یا نہیں ؟ پھر لڑکیوں کے ولی کی رضامندی ضروری ہے اگر ولی رضامند نہوں اور پھر کوئی نکاح ہو تو ایسے نکاح بدیوں میں ان بستے ہیں اور اون کے نتائج خراب اور ناگوار ہوتے ہیں ایسا ہی لڑکوں اور لڑکیوں کی رضامندی بھی ضروری ہے ان پانچ رضامندیوں کے بعد گویا نکاح ہوتا ہے اور اگر ان میں کسی ایک کی بھی نارضامندی اور مخالفت ہو تو پھر اوس میں مشکلات پیدا ہوتے رہتے ہیں ۔ یہ پانچ رضامندیاں کیا ہیں گویا حق سبحانہ تعالیٰ کی اجازت ۔ دیکھئے ان رشتوں میں نہ ہونیکی ممانعت کی گئی ہے ۔ آپکے مہبط وحی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل درآمد والعیون اور طرفین کی رضامندی کے بعد جب ایک فریق منظور کرتا ہے اور دوسرا اوس کو قبول کرتا ہے تو یہ نکاح ہوتا ہے۔

قسم قسم کی بدیوں اور شرارتوں کو روکنے کے لیے اعلان اور خطبہ نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی اعلان نکاح میں دوست دشمن کو خبر ہو جاتی ہے اور اوس سے جہاں ایک دوسرے کی غلطیوں سے آگاہی ہو جاتی ہے وہاں رشتوں اور جائداد وں کے جھگڑوں میں کوئی دقت پیدا نہیں ہوتی ۔ اور خطبہ کے کئی اغراض ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے ۔ کہ عربی زبان کی حفاظت ہو یہ زبان ایسی زبان ہے ۔ جس کے ساتھ دین اور رسول اور قوم رسول کا تعلق ہے ۔ خدا تعالیٰ کی کتاب اسی زبان میں ہے ۔ اس کتاب کی حفاظت کے مختلف سامان اور ذریعے ہیں ان میں سے ایک اس زبان کی حفاظت بھی ہے اسلئے ہر ایک مسلمانوں کے تمام عظیم الشان کاموں سے تعلق ہے اون کے دینی تعلیم اذان نماز ۔ اقرار باللسان حج ۔ روزہ ۔ زکوٰۃ میں رشتوں معاملات میں نکاح سب سے بڑا کام ہے ۔ تمدنی امور میں تجارت اور زراعت بھی اعلیٰ کام ہیں ۔ ان سب امور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ صحابہ ۔ تابعین ۔ تبع تابعین ۔ ائمہ دین اور اولیاء امت ۔ سلف صالحین اور حضرت امام الزمان نے کچھ نہ کچھ الفاظ عربی زبان کے لازمی قرار دئے ہیں مثلاً اقرار باللسان میں لا الٰہ الّا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔

امام صاحب جب بیعت لیتے ہیں تو بہت سے عربی الفاظ بیان فرماتے اور معاہدہ لیتے ہیں ۔ عربی کے الفاظ کی سنت متوارثہ کو مجدد الوقت نے بیعت کے الفاظ اور معاہدات میں لازم رکھا ہے ۔ عورتوں کی بیعت میں بھی میں نے سنا ہے ایسا ہی کرتے ہیں اور مردوں کی بیعت میں تو دیکھا ہے ۔ اقرار باللسان کے بعد اعلیٰ شان کی چیز نماز ہے ۔ اگر کسی نے ضائع کی تو اوس نے اپنا دین ضائع کیا اور سچ تو یہ ہے ۔ کہ کفر اور اسلام کا تفرقہ اسی میں واقع ہوا ہے اس کا سارا ہی حصہ دیکھ لو سوائے اس حصہ کے جو انسانی ضرورتوں اور حاجتوں اور مشکلات کے لیے دعاؤں کا ہے اس کے لئے امام نے اجازت دی ہے کہ اپنی زبان میں دعائیں مانگ لو اور اوس سے پہلے امام **ابو حنیفہ** نے بھی اجازت دی ہے گو کچھ بھی اگرچہ ضرورتاً اپنی زبان میں دعاؤں کی اجازت تو دی ہے لیکن مسنون دعاؤں کے ساتھ عربی کو منسوخ نہیں ۔ یہ اجازت نہیں دی کہ

نماز اپنی زبان میں پڑھو

ایسا ہی حج میں لبیک اللّٰھم لبیک ۔ لا شریک لک وغیرہ کلمات عربی میں ہیں ۔ جمعہ کے خطبے علیدین کے خطبے تم نے سنے ہیں ۔ ایک حصہ عربی میں ہوتا ہے ۔ اسی طرح وفات کے متعلق جو دعائیں ہیں وہ عربی میں ہیں اسی طرح ہر ایک کام میں یہاں تک کہ بول و براز کے وقت کے لئے بھی ایک حصہ عربی کا رکھا ہے ۔ ایسا ہی خطبہ نکاح جو جوانوں اور بڈھوں کے لئے لازمی ہے اوس میں بھی عربی کا ایک حصہ رکھا ہے ۔ بنو امیہ نے عربی زبان کی وسعت اور حفاظت میں بڑی کوشش کی کہ اونہوں نے اپنی سلطنت میں اس کو مادری زبان بنا دیا ۔ یہاں تک الجزائر ۔ مراکش اور فاس میں اس کو مادری زبان ہی بنا دیا ۔ مشرق میں البتہ یہ نقص رہ گیا کہ دربار کی زبان فارسی کو بڑھاتے بڑھاتے اصل زبان کو درس تدریس مشرق سے مفقود ہو گیا ۔ میں نے بارہا کوشش کی ہے کہ اگر عام مسلمان اور خاص کر ہماری امام کی جماعت روزمرہ کے کاموں کے عربی الفاظ کو یاد کرے ۔ تو اوسے قرآن شریف کا ایک حصہ یاد ہو جاوے ۔ لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کہ اس طرف بہت کم توجہ ہے اور جو یہاں رہتے ہیں وہ بھی پوری توجہ نہیں کرتے ۔ **لغات القرآن** جو یہاں چھپی ہے ایک مفید اور عمدہ کتاب ہے جو بڑی محنت سے لکھی گئی ہے اور میں نے دیکھا ہے ۔ کہ حضرت امام نے بھی اوس کی تعریف کی ہے لیکن اوس کی طرف توجہ نہیں کی گئی اس کتاب سے فائدہ اٹھایا جاوے تو قرآن شریف کے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے ۔

غرض

قرآن مجید کی حفاظت کا ایک ذریعہ عربی زبان کی حفاظت بھی ہے اور اس کیطرف مسلمانوں کو توجہ کرنی چاہیئے اور خصوصاً ہماری جماعت کو بہت متوجہ ہونا چاہیئے ۔

میں نے اس نکاح کی تقریب پر اسی سنت متوارثہ پر عمل کرنے کے لئے عربی زبان میں خطبہ پڑھا ہے مگر دو قریق ہی ایسے ہیں کہ نہ خطبہ سننے کی ضرورت ۔ نہ کہنے کا موقعہ ۔ ایک طرف حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اون کو ہم سنانے نہیں آئے بلکہ

ان سے سننے آئے ہیں

پس اگر میں تصیح کروں تو میرا نفس مجھے ملامت کرتا ہے ان جو کچھ میں عرض کروں گا یا کہہ سکا ہے یعنی

حضرت امام کے حکم کی تعمیل ہے

عربی زبان کی تائید میں اس لئے کہا ہے کہ اس متوارث سنت کو تمہارے کانوں تک پہنچاؤں جس سے رسول کی زبان

اور خصوصاً سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے دائیں بائیں
آگے پیچھے ہزاروں ہزار ملائکہ حفاظت کیلئے ہوتے ہیں آپکو
کافی ہے تو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اور دنیا میں مقتدا اور
[illegible] کہ جب وہ اللہ تعالیٰ
ہی کیلئے ہوا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نیچے ہوا اسکو
چند آیتیں پڑھی ہیں اون میں عام لوگوں کو نصیحت ہے کہ
نکاح کیوں ہوتے ہیں اور نکاح کرنیوالوں کو کن امور کا لحاظ رکھنا چاہئے
مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے معدوم سے بنایا ہے اور یہ شان
ربوبیت ہے نکاح بھی ربوبیت کا ایک مظہر ہے اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ
یہ آیت [illegible] کا ابتدا ہے اس سورۃ میں معاشرت کے اصولوں اور
میاں بیوی کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے [illegible] نکاح کے خطبوں میں
پڑھی جاتی ہیں اور غرض یہی ہوتی ہے کہ تا ان حقوق کو مدنظر رکھا
جاوے اس سورۃ کو اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الناس سے شروع کیا ہے
الناس جو انس سے تعلق رکھتا ہے تو میاں بیوی کا تعلق اور نکاح کا
تعلق بھی ایک انس ہی کو چاہتا ہے تاکہ وہ ایک ہی وجود متحد فی الارادۃ
ہو جائیں غرض فرمایا۔ لوگو! تقویٰ اختیار کرو۔ اپنے رب سے ڈرو
وہ رب جس نے تم کو ایک جی سے بنایا ہے اور اسی جنس سے تمہاری بیوی
بنائی اور پھر دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں۔
خلق منہا زوجہا سے یہ مراد ہے کہ اسی جنس کی بیوی بنائی اس آیت میں
اتقوا ربکم جو فرمایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کی اصل غرض
تقویٰ ہونی چاہئے اور قرآن مجید سے یہی بات ثابت ہے کہ نکاح تقویٰ کیلئے
ہے کہ انسان احصان اور عفت کے برکات کو حاصل کرے مگر عام
طور پر لوگ اس غرض کو مدنظر نہیں رکھتے بلکہ وہ دولتمندی حسن
وجمال اور جاہ وجلال کو دیکھتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ علیک بذات الدین بہت سے لوگ خط وخال میں
محو ہوتے ہیں جن میں جلد تر تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کے
قول کے موافق تو سات سال کے بعد وہ گوشت پوست ہی
نہیں رہتا مگر عام طور پر لوگ جانتے ہیں کہ عمر اور حوادث کے ماتحت خط و
خال میں تغیر ہوتا رہتا ہے اسلئے یہ ایسی چیز نہیں جس پر انسان محو
ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی اصل غرض تقویٰ
بیان فرمائی ہے۔ دیندار ماں باپ کی اولاد ہو دیندار ہو پس تقویٰ
کرو اور رحم کے فرائض کو پورا کرو۔ میں تمہارے لئے نصیحتیں کرتا ہوں
یہ تعلق بڑی ذمہ داری کا تعلق ہے میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے نکاح جو
اغراض حسب پر ہوتے ہیں ان سے جو اولاد ہوتی ہے وہ ایسی
نیک نہیں ہوتی جو اس کی روح اور زندگی کو بہشت کر کے دکھلائے
ان ساری خوشیوں کے حصول کی جڑ تقویٰ ہے اور تقویٰ [illegible]
دیکھتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رقیب ہونے پر ایمان ہو
چنانچہ فرمایا۔ ان اللہ کان علیکم رقیبا۔ جب تم یہ یاد رکھو گے
کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حالات کا نگران ہے تو ہر قسم کی بے حیائی و بدکاری
کی راہ سے جو تقویٰ کی راہ سے دور پھینک دیتی ہے بچو گے۔
دوسری آیت یہ ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا
قولا سدیدا۔ [illegible] اس میں بھی اللہ تعالیٰ تقویٰ [illegible]
ہے اور ساتھ ہی حکم دیتا ہے کہ پکی باتیں کرو [illegible]
بھی ایک عجیب چیز ہے جو کام بھی مومن اور مسلمان کا [illegible]
معتبر بھی بنا دیتی ہے اور سب اعتبار بھی کر دیتی ہے اسلئے حکم ہوتا ہے
کہ اپنے قول کو مضبوطی سے نکالو خصوصاً نکاحوں کے معاملہ میں
اس معاملہ میں پوری سچ چاہئے اور راستبازوں کا کام ہوا پھر مضبوطی کر
اسے عمل میں لاؤ جب تم پوری کوشش کرو گے تو اس کا نتیجہ یہ
ہوگا۔ یصلح لکم اعمالکم۔ تمہارے سارے کام اصلاح پذیر
ہو جائیں گے تمہاری غلطی کو جناب الٰہی معاف کر دیں گے کیونکہ جب
تقویٰ ہو تو اعمال کی اصلاح کا ذمہ وار اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے اور اگر
نافرمانی ہو تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ ان معاملات نکاح میں
عجیب عجیب کہانیاں سنائی جاتی ہیں اور دھوکہ دیا جاتا ہے
خدا تعالیٰ ہی کا فضل ہو تو کچھ آرام ملتا ہے ورنہ چالاکی سے کام کیا ہو
اور دنیا میں بہشت نہ ہو۔ پھر فرمایا ہے بہت لوگ [illegible]
کے لئے تڑپتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ اصل بات تو یہ ہے کہ جو اللہ اور
رسول کا مطیع ہوتا ہے وہ [illegible] حقیقی [illegible]
پھر اس معاملہ میں تیسری آیت ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ
ولتنظر نفس ما قدمت لغد [illegible] اس آیت میں بھی تقویٰ
کی تاکید ہے کہ تقویٰ اللہ اختیار کرو اور ہر ایک جی کو چاہئے کہ بڑی
توجہ سے دیکھے کہ کل کیلئے کیا کیا۔ جو کام ہم کرتے ہیں ان کے
نتائج ہماری مقدرت سے باہر چلے جاتے ہیں اسلئے جو کام اللہ کیلئے
نہ ہوگا تو وہ سخت نقصان کا باعث ہوگا لیکن جو اللہ کیلئے ہے تو
وہ ہمہ قدرت اور غیب دان خدا جو ہر قسم کی طاقت اور قدرت رکھتا
ہے اسکو مفید اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دیتا ہے یہ سب باتیں تقویٰ
سے حاصل ہوتی ہیں اسوقت جو مجمع ہے میں اس کی خوشی کا اظہار
کروں تو بعض نادان بدظنی کرینگے مگر بدظنیاں تو ہوتی ہیں ہمارے مجوزان
کی پروا نہیں اور میں کسی رنگ میں مخلوق کی پروا کرنا اپنے ایمان کے
خلاف یقین کرتا ہوں یہ امر اخلاص و اسلام کے خلاف ہے پس
میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ اس تقریب کیوجہ سے مجھے بہت ہی
خوشی ہے اور کئی رنگوں میں خوشی ہے نواب محمد علی خان میرے
دوست ہیں یہ نہ سمجھو کہ اس وجہ سے دوست ہیں کہ وہ خان صاحب یا
نواب صاحب یا رئیس ہیں میرا کسی دنیوی غرض کیلئے ایک تنکہ
[illegible] کبھی [illegible] کہ وہ خوب جانتے ہیں اور موجود ہیں مجھ
[illegible] کبھی بھی ظاہری طور پر
[illegible] ایک زمانہ گزرا [illegible]
[illegible] اور اب کوئی غرض
[illegible] کا تعلق
[illegible] سعادت اور فخر انکی خوش قسمتی اور
[illegible] انکو ایک بزرگ شیخ [illegible] (علیہ الرحمۃ) ایک
[illegible] کے فضل کا
نتیجہ [illegible] ہے کہ آج محمد علی خان کو سلطان دین نے
اپنی لڑکی دی ہے یہ اس بزرگ [illegible] زیادہ خوش قسمت ہیں۔ میرا
علم میرا دین اور ایمان بتاتا ہے کہ وہ حضرت سعد جہاں سے زیادہ خوش
قسمت ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کون قوم سے ہے مگر میرا علم بتاتا ہے
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد ہوں حضرت عمر بڑے بڑے مہروں
کو پسند نہیں کرتے تھے مگر ایک مرتبہ جب ایک عورت نے کہا قنطارا المقنطرہ
بھی ہو تو خدا نہیں روکتا تو عمر کون روکنے والا ہے اسپر حضرت عمر نے
فرمایا کہ عمر سے تو مدینہ کی عورتیں بھی افقہ ہیں۔ پس ایک فاروقی کے منہ کر
اس وقت ۵ ہزار کے مہر کو خفیف سمجھنا ضرور قابل غور ہے کیا میرے
جیسے آدمی کا مہر اتنا باندھا جا سکتا ہے جس نے آیا تو کھا لیا کپڑا مل گیا تو
پہن لیا۔ مہر اسی حیثیت کا ہو جیسا کہ آنحضرت صلعم نے ایک موقعہ پر ایک
صحابی کو کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے اسنے جواب دیا نہیں پھر آپنے فرمایا کہ
[illegible] انگوٹھی ہی سے آجیب اس نے اس سے بھی انکار کیا اور کہا کہ
صرف [illegible] تو اس کا مہر بما معک من القرآن۔ فرمایا۔ فقہاء
نے اس پر اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تیری
قرآن دانی کے بدلے اور بعض کہتے ہیں قرآن کی تعلیم دینے کیلئے
بہرحال مہروں کا اندازہ انسان کے حالات پر ہوتا ہے۔ چار سو درہم
یا دو سو درہم یا پانسو ٹکا سلطانی یہ کوئی شرعی حدود یا قیود نہیں ہیں
پس جو لوگ کل کی بات کو غور سے سوچتے ہیں اون کو اللہ ہی مشکلات
ہوتے ہیں۔ بہرحال حضرت صاحب نے تمام امور کو مدنظر رکھ کر
۵ ہزار مہر تجویز فرمایا ہے۔ اور میری اپنی سمجھ میں یہ مہر ان
حالات کے ماتحت جو خوانین کے ہاں پیش آتے ہیں کچھ بھی
نہیں اور بہت تھوڑی رقم ہے تاہم حضرت صاحب نے بڑی
رضامندی سے اس مہر پر مبارکہ بیگم کا نکاح کر دیا قبول
فرمایا۔ اس سے یہ اجتہاد نہیں ہو سکتا کہ نور دین جیسے کا بھی
یہی مہر ہو۔ مہر حالات کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد
ایجاب و قبول ہوا اور حضرت اقدس نے دعا فرمائی۔

مسجدین ہی ناپاک ہو گئی ہیں؟

اسد تعالےٰ نے کسی ملک اور قوم کو اس نعمت سے خالی نہین چھوڑا۔ کہ اس مین اوس کا کوئی رسول آیا ہوا ور اوس نے اپنا پیغام توحید پہونچایا ہو۔ لیکن انسان کی عادت ہی کچھ ایسی ہے کہ جب ایک فرستادہ خدا کو بہت زمانہ گذر جاتا ہے تو اوس سے ہدایت یافتہ قوم رفتہ رفتہ اس ہدایت سے دور جاتی ہوئی راہ مستقیم سے بالکل الگ ہو کر خود اپنے ہادی کی تصویر بھی ایسی بُری کھینچنے لگتی ہے۔ کہ دوسرون کے واسطے بجائے رغبت کے تنفر کا موجب ہو۔ یہ حال اہل ہنود کا اس وقت تھا۔ جب کہ ہدایت کا سورج اور نوروں کا نور سرزمین عرب مین چمکا اور اپنی ہدایت کی پر زور کرنون سے تمام جہان کو روشن کر دیا۔ اوس وقت ہندوستان کا ملک ایک بت خانہ تھا۔ یا بُت خانون کا عجائب گھر تھا جدہر جاؤ۔ اور جس شہر مین نظر ڈالو۔ کوئی جگہ عبادت الٰہی کے واسطے نظر نہ آتی تھی۔ ہر طرف پتھرون کے بُت اور ان کے پجاری نظر آتے تھے۔ غانہائے بتان نے ایسا ہجوم کیا کہ خانہ خدا کے واسطے کوئی جگہ ہی خالی نہ رہی تھی۔ اور اہل ہند کے دل و دماغ مین بتون کی تعظیم اس درجہ تک گھر کر گئی تھی۔ کہ مصلحان زمانہ نے سوائے بت شکنی اور بت خانون کے مسمار کرنے کے ان کی درستگی کا کوئی اور علاج نہ دیکھا۔ بُت پرست ایک موحد کے سامنے بول ہی کیا سکتا ہے۔ اور اگر بولے۔ تو پہلے ہی قدم مین اس کے واسطے شکست فاش ہے۔ اس بات کو دیکھ کر ہند کے پجاریون نے یہ سوچا۔ کہ اگر ہماری قوم نے مسلمانون کے ساتھ خلط ملط کیا۔ تو ہمارا کام سب خراب ہو جائیگا۔ توحید کے دلائل قوی اور زبردست ہین اون کے سامنے ٹھہرنا مشکل۔ برہمنون اور پوجا پاٹھ کرانے والون کی روزی بند ہو جائے گی بھوکے مرین گے۔ مشرکون کے خیالات ایسے ہی ناقص ہوتے ہین۔ خدا پر توکل کہان لگے تدابیر کرنے کہ جس طرح سے ہو ہندؤن کو مسلمانون کے ساتھ میل جول سے اور مذہبی بات چیت کرنے سے ہٹاؤ۔ ایسی تجاویز کرو۔ کہ مسلمانون کو معلوم ہی نہ ہونے پائے۔ کہ ہم کیا عبادت کرتے ہین اور کس طرح کرتے ہین یہ سوچ سمجھ کر انہون نے چھوت چھات کا۔ مسئلہ بنایا۔ مسلمان کے کپڑے سے کپڑا نہ لگنے پائے ورنہ تمام کپڑے ناپاک اور اشنان واجب مسلمان جس کھانے کو ہاتھ لگائے وہ کھانا حرام۔ بت خانے کے صحن مین مسلمان کا قدم پڑے تو تمام زمین اور مکان بھرشٹ۔ اگر کوئی برہمن کسی مسلمان کے سامنے وید کو پڑھے تو وہ سیدھا نرگ کو جائے غرض ہر طرح سے اپنے مذہب کو اور مذہبی خیالات کو پوشیدہ رکھنے کی تدابیر کی گئین تاکہ نہ اون پر کوئی روشنی پڑے اور نہ اون کی بدشکلی کا دوسرون پر اظہار ہو باوجود اس کوشش کے ہزارون لاکھون۔ ہندو مسلمان ہوئے۔ اور اب تک ہو رہے ہین۔ اور دن بدن اسلام ترقی پر ہے۔ اور ہندو مذہب تنزل مین ہے۔

یہ حالت صرف اہل ہنود پر واقع نہین ہوئی۔ بلکہ ہر ایک قوم جب کہ وہ خراب حالت مین پڑتی ہے اور اوسکو تنزل شروع ہوتا ہے۔ تو اوسے ایسی ہی باتون پر سہارا لینا پڑتا ہے۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ مگر تنکا کیا خاک سہارا دیگا۔ جس نے تنکے کا سہارا لیا وہ خود بھی ڈوبا۔ اور بیچارے تنکے کو بھی ساتھ لے ڈوبا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بعد خلقت نے دین عیسوی کی طرف رجوع کیا تو اوسوقت یہودیون کے علمار نے بھی یہی چال اختیار کی تھی۔ کہ کوئی عیسیٰ کے پاس نہ جائے کوئی عیسائیون سے ملاقات نہ کرے۔ عیسائیون کو اپنے عبادت خانون مین نہ آنے دو۔ یہ کرو۔ وہ کرو۔ نتیجہ کیا ہوا۔ یہودی دن بدن ذلیل و خوار ہوتے گئے اور عیسائی دن بدن ترقی کرتے گئے۔ یہان تک کہ عیسائیون کی تعداد کروڑون تک پہونچ گئی اور یہود تھوڑے سے ذلیل اور پست حالت مین رہ گئے جیسا کہ آج تک دکھائی دیتے ہین۔

آج اس زمانہ مین جبکہ پھر حکمت الٰہیہ کا تقاضا ہوا کہ نور توحید زور سے زمین پر چمکے اور سب طرف خدا کے بندے اس کی عبادت مین مصروف ہون اور خدا تعالیٰ نے انوار احمدیہ کا سورج سرزمین پنجاب سے چڑھایا۔ اور اس کی شعاعین نہایت تیزی کے ساتھ ہر چہار طرف پھیلین تو قسما قسم کے مشرکین کو اپنے آبار و اجداد کیطرح پیٹ کی فکر پڑی۔ اور مسلمانون کے علمار نے بھی ہنود اور یہود کی پیروی کے سوائے کسی اور بات مین اپنے لئے راہ نجات نہین دیکھی۔ جب اونہون نے دیکھا کہ احمدیون کے دلائل ایسے سچے اور زبردست ہین کہ جب انسان سنتا ہے تو اوسے ضرور ماننے ہی پڑتے ہین اور اس طرح سے تو سب لوگ احمدی بن جائینگے پھر ہماری بیہودہ باتون کو کون سنیگا تو پہلے احمدیون پر کفر کا فتویٰ لگایا جب دیکھا کہ اس سے بھی کام نہین چلتا۔ اور احمدی جماعت دن بدن بڑہتی جاتی ہے اور غیر احمدی کم ہوتے چلے جاتے ہین تو اب گھبرا کر اور جھنجھلا کر یہ تجویز قرار پائی ہے کہ احمدیون کو اپنی مسجد مین نہ آنے دو۔ ان کو یہان نماز نہ پڑھنے دو۔ یہ کافر ہین اور کافر بھی ایسے زبردست کہ اگر ان کا پاؤن مسجد مین پڑ جائے تو مسجد کی صفین بھی کافر ہو جاتی ہین اور جلانے کے قابل ہو جاتی ہین اور اگر اون کا ہاتھ لوٹے کو لگ جائے تو لوٹا بھی کافر ہو جاتا ہے اور توڑ دینے کے قابل ہو جاتا ہے کیا زبردست کُفر ہے اور کیسا طاقتور ہے اور کیسی تاثیر اسکو عطا کی گئی ہے۔ کہ جہان ہمیشہ سے مسلمان نماز پڑھتے تھے اور صدہا سال سے جو مسجد مسلمانون کے مبارک قدوم سے متبرک ہو رہی تھی اوس سارے تبرک کو ایک کافر نے اپنا پاؤن چھوکر مٹا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ عیسائی آئے تھے بطور مہمان۔ آپنے ان کو اپنے ہان جگہ دی کھانا کھلایا۔ ہر طرح سے اون کی خاطر کی۔ اور لوازمات میزبانی کے بجا لائے۔ جب اون کا گرجا کرنے کا دن آیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم ہماری مسجد مین گرجا کرو۔ اسی جگہ اپنی عبادت بجا لاؤ۔ ایک وقت تو وہ تھا کہ عیسائی مسلمانون کی مسجد مین۔ اور مسجد بھی نبوی اپنی عبادت کرے تو مسجد کا کچھ بگڑتا نہین اور ایک وقت یہ ہے۔ کہ اگر کوئی احمدی جو کلمہ گو ہے قبلہ کیطرف مونہہ کرکے نماز پڑہتا ہے۔ نماز بھی وہی پڑہتا ہے جو باقی سب مسلمان پڑھتے ہین دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت مین مصروف ہے۔ مسلمانون کے سردار احمدؐ کیطرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔ اگر وہ اون کی مسجد مین داخل ہو جائے۔ تو مسجد ناپاک ہو جاتی ہے۔ ؎

ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

مگر بات یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کا دین پختہ تھا۔ عیسائی کیا عیسائی کا بابا بھی ہوتا تو آنحضرت صلعم کے سامنے مسلمان ہو جاتے اور محمدی احمدی بننے کا سوائے اوس کو چارہ نہ تھا۔ چہ جائیکہ وہ مسلمانون پر کچھ اپنا اثر ڈال سکتا۔ لیکن اب ان مسلمانون کے پاس وہ پُر نور اسلام نہین بلکہ کچھ بھی نہین۔ ہندوؤن کی طرح ان کا مذہب بھی اب ایک کچا تاگا رہ گیا ہے۔ جو کہ احمدی کی شکل دیکھنے سے ٹوٹ

ڈہٹ جاتا ہے۔

حال میں ہمارے عزیز دوست داروغہ عبدالمجید خان صاحب انسپکٹر مظفر نگر معہ اپنے رفقاء مولوی عبدالخالق ... بگلن خان صاحب و محمد سلیمان صاحب بحضرت ... زیارت کے واسطے تشریف لاتے ہوئے راستہ میں ... بٹالہ میں ٹھہرے تھے۔ وہ وہان کا واقعہ سناتے ہین ... کہ ... سے کے پاس جو مسجد میں نماز کے واسطے گئے۔ تو وہان کے ملان یا اس کے جانشین ... ہمکو کہتا ... فرمایا کہ تم مسجد کے لوٹے ... کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ وہ باہر بورڈ لگا ہے۔ قادیان جانیوالوں کو یہان نماز پڑھنے کی اجازت نہین ... دوستون نے وہان نماز نہ پڑھی کسی اور ... پڑھ لی۔ اس تذکرہ مین داروغہ صاحب نے کیا خوب فرمایا ... احمدی لوگ ان لوگون کے نزدیک کافر ہین تعجب ... ایک کافر نماز پڑھنے کو آتا ہے۔ تو وہ اسے ... کہتے ہین کہ تو نماز نہ پڑھ۔ کافر اگر مسجد کیطرف ... اور نماز پڑھنا چاہے۔ تو مسلمانون کیواسطے ایک خوشی کا مقام ہونا چاہیئے۔ کہ کافر ہو کر نماز پڑھتا ہے خدا کے آگے سجدہ کرتا ہے نہ کہ اوس کے ساتھ لڑنے کو آمادہ ہو جائین۔ کہ تو وضو کیون کرتا ہے۔ نماز کیون پڑھتا ہے۔ مسجد کے اندر کیون آتا ہے۔ ہمارے پانی کے برتن کو کیون ہاتھ لگاتا ہے۔ حیف ہے اون لوگون کی حالت پر جو حضرت امام مسیح موعود کی مخالفت کے خیال سے خود اسلام کو ترک کر رہے ہین۔

سنا کرتے تھے۔ کہ ولی اللہ کا دشمن رفتہ رفتہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اب اس کی حقیقت بھی معلوم ہو گئی۔ کہ وہ خارج ہو ناکس طرح سے ہے ظاہر بات یہ ہے۔ کہ ولی اللہ کی تمام باتین صدق اور راستی پر مبنی ہوتی ہین اور اوس کے مخالف مخالفت کے غلو مین اوس کی ہر ایک بات مین اوس کے برخلاف کرتے ہین اور کچھ نہین سوچتے۔ کہ یہ بات اچھی ہے یا بری۔ جو بات ولی اللہ نے کہی اوسی کے مخالف ہو گئے ... اس طرح ... حق کی مخالفت کی عادت ہو کر تمام راستی کی باتین ... چلی جاتی ہین۔ اور بالآخر ایمان سلب ہو جاتا ہے

کوئی پندرہ سال کی بات ہے ... اسلامیہ ... مین ایک عربی کے مدرس تھے۔ اور سلسلہ حقہ کے مخالف۔ وہان ایک طالب علم احمدی تھا اوس نے اپنے ان عربی کے اُستاد صاحب کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود کے تازہ الہامات جو زبان عربی مین تھے سنانے شروع کئے جب اوس طالب علم نے ایک الہام سنایا۔ تو مدرس صاحب جھٹ بول پڑے۔ کہ عربی غلط ہے تب اوس نے دوسرا الہام سنایا۔ اوس پر مدرس صاحب بول اُٹھے۔ کہ عربی غلط ہے۔ پھر طالب علم نے حضرت کا تیسرا الہام سُنایا۔ اور وہ بھی عربی مین تہا۔ اس پر بھی مدرس صاحب فوراً بول اُٹھے۔ کہ عربی غلط ہے۔ اتفاق حسنہ سے وہ تیسرا فقرہ الہامی قرآن شریف کی ایک آیت تھی۔ اور سنانے والا طالب علم حافظ قرآن تھا۔ اوس نے بادب عرض کی۔ استاد صاحب آپ کیا فرماتے ہین یہ تو قرآن شریف مین بھی اسی طرح سے آیا ہے۔ تب مدرس صاحب بہت جھکائے۔ اور کھسیانے سے ہو کر فرمانے لگے کہ پھر قرآن مین کچھ سیاق وسباق اور ہوگا۔ بندۂ خدا وہان سباق سباق اور ہوگا۔ تو یہان بھی آپ پوچھ لیتے کہ سیاق وسباق کیا ہے۔ الغرض ان لوگون کا یہ حال ہے کہ خواہ مخواہ ہر امر مین مرزا صاحب اور اون کے مریدین کی مخالفت کرنا اون کے واسطے فرض ہو گیا ہے خواہ وہ بات حق کی ہو اور خواہ عین اسلام ہو مگر چونکہ ایک احمدی کے موںہہ سے نکلی ہے یا اوس کے طریق عمل مین آئی ہے۔ اس واسطے یہ اون کی مخالفت کرین گے اور ضرور کرین گے۔ ہماری تو سمجھ مین نہین آتا۔ کہ مرزا صاحب سے یہ ایسے کیون بگڑے وہ کون سی بُری بات ہے جو مرزا صاحب ان کو کہتے ہین۔ مرزا صاحب تو یہی کہتے ہین۔ کہ شریعت اسلام کی پیروی کرو۔ مطابق قرآن وحدیث اپنے اعمال بجالاؤ۔ نماز پڑھو۔ روزہ رکھو خدا کی عبادت کرو۔ اسلام کی اشاعت کرو۔ ہان وہ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے اور قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے اور خدا کی شہادت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو شب معراج مین مُردون کے درمیان دیکھا انجیل گواہ ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے۔ خواہ مخواہ حضرت عیسیٰ کو زندہ ماننے سے عیسیٰ پرست عیسائیون کے شرک کو امداد ملتی ہے بس اتنی پر ... ہوئے اور لگے کفر کے فتوے دینے اور اینٹ روڑا پھینکنے۔ افسوس ان مسلمانون کی تو وہ حالت ہے۔ کہ کوئی شخص قاضی کے پاس فریاد لے کر گیا تہا کہ فلان شخص مجھے کہتا ہے۔ کہ گوہ کھوز قاضی نے کہا وہ یونہی کہتا ہے تم اس کی پرواہ نہ کرو اور بے شک کھاؤ۔ سو اگر ہمارے مسلمان بھائی نہین ملتے تو وہ خواہ مخواہ ناراض نہ ہون۔ عیسیٰ پرستی کی امداد ہی اون کو پسند خاطر ہے۔ تو بے شک کرین اور اوس کا مزا چکھین۔ اگلے مشرکین اور اون کے معاونین کے ساتھ جو گذری وہ یہ بھی دیکھ لین گے۔ ہم نے خیرخواہی سے بات کہدی ہے۔ ماننا نہ ماننا اون کا اختیار۔

مکتوب حسن

ایک عرب کا خط حضرت کی خدمت مین آیا تہا جس مین حضور مسیح موعود سے دعاوی کے دلائل طلب کئے تہے اس خط کا جواب حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے عربی مین تحریر فرمایا تھا اور عربی خط کے مضمون کو فائدہ عام کیواسطے حضرت مولوی صاحب موصوف نے اُردو مین بھی تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ فائدہ عام کے واسطے عربی خط اور اوس کا اُردو مضمون ہر دو درج اخبار کئے جاتے ہین۔ ایڈیٹر۔

عربی خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایّہا الحبیب قد بلغ کتابك الی الحضرۃ الاقدس والجناب المقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء المسیح الموعود والمہدی المسعود۔ وہو یشتہی ان یکتب الکتاب فی العربی فامرنی ان اجیب کما ہویت ایہا الحبیب مرحبتك محمد یوسف وغیرہ من احبابك ان یطالع الرسائل التی صنفہا الامام الہمام فی العربی المبین وبلغ فیہا ما امرہ اللہ ان یبلغ تبلیغاً للعالمین لان فیہا شفاءٌ لما فی الصدور ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خساراً ولا یسع ہذا القرطاس المختصر ان اکتب فیہ مضامینہا اللطیفۃ ونحو دیہا الشریفۃ ولکن بحکم المثل المشہور اعنی ما لا یدرك کلہ لا یترك کلہ اکتب لك بعضاً منہا کالنقطۃ من البحور انظر الی ما قال اللہ تعالیٰ فی اٰیۃ الاستخلاف وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم الاٰیۃ

دلت هذه الاية الشريفة على ان الاستخلاف فى الامة المحمدية يكون كالاستخلاف الذى مضى فى بنى اسرائيل ويكون الخليفة منكم لا من اليهود والنصارى فانظر الى اول السلسلة الموسوية انه بقى الدين الموسوى على الحالة الاصلية الى القرن الثالث كذلك الدين المحمدى بقى على حالة الاصلية وما فشى الكذب فيه كما اخبر به المخبر الصادق المصدوق خير القرون قرنى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم وقال ثم يفشو الكذب. وهكذا انظر الى اخر السلسلة الموسوية جاء المسيح بن مريم فى القرن الرابع بعد الالف وهو خاتم سلسلة الموسوية فكذلك يجب ان ياتى خاتم الخلفاء السلسلة المحمدية ويكون يماثل السلسلتان كما هو مقتضى لفظ كما۔ وهو يكون المسيح من الامة المحمدية كما يقتضى لفظ منكم فى الاية والحديث الصحيح اماكم منكم ويجيئ فى وقت يقارب الوقت الذى جاء فيه عيسى بن مريم ليتم المشابهة التى يقتضيها لفظ كما ثم انظر الى تطابق مضمون الاية للواقعات لان المسيح الموعودؑ ادعى على راس القرن الرابع بعد الالف وبرهن على دعواه بالايات البينات التى ظهرة فى الافاق من الارضيات والسماويات ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

والبضاظهرت الايات الكثيرة على يديه كما تدل الكتب المصنفة عليه۔ فتصديق دعواه تصديق لاية الاستخلاف وتكذيبها تكذيب لاية الاستخلاف كما يكذب بها فرقة الروافض والخوارج من اول السلسلة الى اخرها۔ ومن الايات الارضية الطاعون والزلازل وغيرهما۔ كما جاءت فى علامات المسيح الموعودؑ ومن الايات السماوية الخسوف والكسوف انظر كيف جمع بها الله فى شهر رمضان ۱۳۱۲ھ هجرية كما فى حديث الدارقطنى وغيره القاظر من كتب الحديث ان لمهدينا ايتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض تنخسف القمر فى اول ليلة من رمضان ۔ يعنى فى اول ليلة من الليالى التى يكون فيها الخسوف وتنكسف الشمس فى النصف منه يعنى فى نصف الايام التى تنكسف الشمس فيها وما يوردها المخالفون على هذا الحديث من ايرادات فهى باطلة۔ بعضهم يقولون ان اسناد هذا الحديث ضعيف ولا يفهمون اصطلاح اصول الحديث ان من ضعف الاسناد لا يلزم عدم صحة مضمون الحديث لان الحديث وان كان من حيث الاسناد ضعيفا ولكن ان صححه الواقعات او التجارب الصحيحة او الالهامات الصادقة او الكشوف المصدقة فيكون صحيحا قويا۔ بل يكون اصح من الاقوى احاديث الصحيحة التى صحت بحسب الاسناد فهذا الحديث شهد له صدقه الشمس والقمر بجريانهما والسموات السبع بدورانها فاين المفر۔ وبعضهم يعترض عليه ان اجتماع الخسوف والكسوف ليس مختصا بزمان المسيح الموعودؑ۔ بل كان فى الازمنة السابقة ايضا مرارا كثيرة ولا يفهم هذا الجاهل ان ضمير لم تكونا يرجع الى الايتين من حيث انهما تكونا ايتين لصدق دعواه الصادقة فليبين المعترض الجاهل ان الخسوف والكسوف باجتماعهما فى رمضان ۱۳۱۲ھ بالحيثية الكذائية التى اشتهرت فى الاخبار المعتبرة المشهورة الانگليزية متى وقعا اى شخص ادعى انهما ايتان لصدق دعواى واما اجتماع الخسوف والكسوف فى رمضان ۱۳۱۲ھ فقد وقعا بالحيثية الكذائية التى اندرجت فى الحديث المذكور وادعى المهدى الموعود انهما ايتان لصدق دعواى لم يدع احد من المامورين السابقين انهما ايتان لدعواهما و ان وقعا فى زمانهم فصدق المخبر الصادق انهما لم تكونا منذ خلق السموات والارض بالحيثية الكذائية ولولا الاعتبارات لبطلت الحكمة ۔ الحديث۔ فتصديق دعواه عين تصديق الحديث وتكذيبها تكذيب كلام النبوة۔ ايضا قال الله تعالى۔ واذا العشار عطلت وفسر هذه الاية فى حديث مسلم اورده فى ذكر المسيح الموعود ويترك القلاص فلا يسعى عليها۔ فانظروا الى تعطل العشار والقلاص فى هذا الزمان باجراء البوابير البرية فى سكك الحديد حتى اجراها فى ملك الحجاز ايضا وستتم فتمت كلمة ربك صدقا وعدلا فانظروا كيف يسعى فى اجرائه ملك الروم وجملة اهل الاسلام۔ فان يعتذر احد من المخالفين فليسمع لا نسلم ذلك لان اجراءه موجب لتعطيل المستلزم للاشتراك فى الكلمة الصادقة مرتب على تصديق دعواه كما اخبر به المخبر الصادق المصدوق فالخلاصة ان تكذيب دعواه تكذيب الكتاب والسنة واوضحت دلائل الشرعية على دعواه لتجاوز عددها من الالف نعظكم بمطالعة الكتب والرسائل التى طبعت واشيعت فى الافاق كتبه محمد احسن خادم المسيح الموعود والمهدى المعهود عليه الصلوة من الرب الودود الذى اظهر شان الرحمانية للدين المحمدية فى زمن هذه الفتن واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

۹۔ فروری ۱۹۰۸ء

عربی خط کا مضمون اُردو میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اے میرے حبیب آپکا خط محبت نمط حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود ومہدی معہود کی خدمت بابرکت میں پہونچا ہے آپنے چاہا ہے۔ کہ خط اگر عربی میں لکھا جاوے۔ تو بہتر ہے۔ کہ یہاں کے احباب کی زبان تامل ہے ان عربی زبان کو بھی باسانی سمجھ سکتے ہیں۔ لہذا حضرت اقدس نے خاکسار سے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ آپکو خط عربی میں لکھوں تو آپ کی خدمت میں واضح ہو۔ کہ ایک مختصر خط میں مطالب کا آنا اور پھر اوس کے جملہ دلائل کا بیان ہونا کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس لئے آپ اپنے دوست محمد یوسف وغیرہ سے فرمایئے کہ کتب اور رسائل مصنفہ حضرت امام ہمام علیہ السلام کا مطالعہ ضرور کریں۔ جو عربی فصیح میں متحدیانہ بکثرت تصنیف کی گئی ہیں۔ جیسا کہ حمامۃ البشرے اعجاز المسیح فتوے سندھ حقیقۃ الوحی وغیرہ وغیرہ ان کتابوں میں حضرت ماموریں اللہ نے وہ حقائق ومعارف اور مطالب اور اون کے دلائل اور دیگر نشانات ارضی و سماوی تحریر فرمائے ہیں۔ جو دلوں کی بیماریوں کے لئے شفاء کامل ہیں اور مومن کے لئے عین رحمۃ الہی ہیں ان نا انصاف ظالم لوگوں کے لئے تو بجز خسارہ اور ضرر کے اور کیا متصور ہو سکتا ہے ؎

اگر صد باب حکمت پیش نادان
بخوانند آیدش بازیچہ درگوش

اسلئے یہ کاغذ مختصر اًاون اون مضامین لطیفہ اور مطالب شریفہ کے

منہوج ہونے کی کب گنجائش رکھتا ہے۔ مگر بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے بمنزلہ ایک قطرہ کی دریاء زخار سے لکھتا ہوں۔ اول آیۃ استخلاف پر ہی غور کرو جو سورہ نور میں موجود ہے جس کا حاصل ترجمہ تفسیری یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے۔ ان مومنوں سے جو تم میں سے ہیں یعنی امت محمدیہ میں سے اور نیکو کار بھی ہیں۔ کہ آئندہ بعد حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے ان کے جانشین پیدا کرتا رہے گا۔ جس طرح سے کہ پہلے ان کے یعنے بنی اسرائیل میں حضرت موسےٰ کے بعد جانشین اور خلفاء بناتا رہا ہے۔ آخر تک اس آیت اور اوس کے ترجمہ کو آخر تک خوب غور سے دیکھو۔ بعد تھوڑے سے غور کے تم کو معلوم ہوگا۔ کہ یہ وعدہ الاستخلاف کا امت محمدیہ میں جو بعد نبی کریمؐ کے آئندہ زمانوں میں واقع ہوگا وہ دو صورتوں میں ہوگا۔ اول صورت تو یہ کہ جانشین نبی کریمؐ کے اسی امت محمدیہ میں سے ہوں گے۔ بنی اسرائیل یعنے یہود و نصاریٰ میں سے کوئی شخص جانشین ہمارے نبی کریمؐ کا نہیں آویگا۔ خواہ کوئی پیغمبر ہو یا غیر پیغمبر دوسری قید یہ ہے کہ البتہ یہ سلسلہ استخلاف کا مانند سلسلہ استخلاف حضرت موسیٰ ہی کے ہوگا۔ گویا سلسلہ استخلاف حضرت موسیٰ کا بمنزلہ ایک توطیہ اور تمہید کے تھا واسطے سلسلہ استخلاف محمدی کے اب ہم دونوں سلسلوں کی اول اور آخر پر غور کرتے ہیں اور درمیانی سلسلوں کو کتب مطولات کے حوالہ پر چھوڑتے ہیں تو ہم تواریخ بائبل سے پاتے ہیں۔ کہ سلسلہ استخلاف موسوی تین قرنوں تک بہ لحاظ دین موسوی کے بحالت اصل باقی رہا۔ اور کسی طرح کی تحریف و تبدیل دین موسوی میں واقع نہیں ہوئی۔ جو کچھ بدعات اور تحریفات واقع ہوئیں وہ بعد تین قرنوں کے ہی واقع ہوئیں۔ پھر جو ہم دین اسلام کے اوائل پر نظر کرتے ہیں۔ تو بہ تواتر پاتے ہیں۔ کہ تین قرنوں تک دین اسلام بھی اپنی حالت اصلی پھر بڑے زور و شور کے ساتھ ترقی پذیر رہا۔ اور جو کچھ دینی خرابیاں اور بدعات جاری ہوئیں وہ بھی تین صدی کے بعد ہی واقع ہوئیں۔ جیسا کہ دین موسوی میں واقع ہوئی تھیں۔ اور مخبر صادق کی وہ پیشگوئی بھی کامل طور پر پوری ہوئی۔ جو کلام نبوت میں وارد ہوئی تھی۔ کہ سب قرنوں سے افضل قرن تو میرا قرن ہے اور اوس کے بعد جو قرن اوس کے قریب ہوگا۔ اور پھر اوس کے بعد جو قرن اوس کے قریب ہوگا اور پھر اس کے بعد کذب یعنے بدعات اور خرابیاں دین اسلام میں شائع ہو جاویگی اور ایسا ہی واقع ہوا۔ فصدق رسولہ الکریم۔

اب ہم دونوں سلسلوں کی آخر پر بھی نظر کرتے ہیں تو پاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے بعد قریباً چودہویں صدی میں جبکہ تحریفات اور بدعات کا زمانہ بڑے زور و شور پر تھا۔ حضرت عیسے ابن مریم واسطے اصلاح امت موسوی کے مبعوث ہوئے اور وہی خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ کے بھی ہوئے ہیں۔ پس حسب مقتضاء لفظ کما کے ضروری ہوا کہ خاتم خلفاء سلسلہ محمدیہ کا بھی بنام مسیح ابن مریم تقریباً چودہوں صدی ہجریہ میں امت محمدیہ میں سے ہی مبعوث ہوئے تاکہ دونوں سلسلوں میں تماثل اور تشابہ پیدا ہو جاوے اور لفظ کما کا نعوذ باللہ عبث اور لغو نہ ہو۔ الحمد للہ کہ ایسا ہی واقع ہوا اور واقعات نے شہادت دیدی ہے کہ دونوں سلسلوں میں ایسا ہی تطابق ہے جیسا کہ لفظ کما کا مقتضا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے راس صدی چہاردہم ہی پر دعوی مجددیت و مسیحائی و مہدویت دنیا میں شائع کیا اور اون کے اس دعوے پر علاوہ ادلہ شرعیہ کتاب و سنت کے نشانات آسمانی و زمینی سے ہی منجانب اللہ شہادت حاصل ہو گی۔ جو تمام دنیا میں شہرۂ آفاق ہے ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

الحاصل تصدیق آپکے دعوے کی تصدیق آیات آلہیہ کی ہے۔ اور تکذیب آپکے دعوے کی تکذیب آیات آلہیہ کی ہے۔ خواہ آیات قرآنیہ ہوں یا نصوص حدیثیہ یا نشانات آسمانی ہوں یا نشانات زمینی۔ جن کی پیشگوئی آنحضرت صلعم مخبر صادق نے کی تھی اور وہ اوس حدیث میں موجود ہیں اب فرمائیے کہ ایسے ادلہ متناسبہ کون کودن تسلیم نہ کرے گا جن کا تناسب واقعات نے ثابت کر دیا۔ مثلاً نشانات ارضیہ میں سے طاعون اور زلازل ہیں جو احادیث میں ذیل علامات مسیح موعود میں مذکور کی گئی ہیں۔ اور پھر بڑے زور و شور کے ساتھ زمانہ مسیح موعود میں وہ واقع ہو چکی۔ اور آیات سماویہ میں سے کسوف و خسوف ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ و ۱۳۱۲ ہجریہ جمع فرمایا۔ الفاظ حدیث یہ ہیں۔ جو دارقطنی وغیرہ کتب معتبرہ حدیث میں مذکور ہے۔

ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض تنخسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان یعنے فی اول لیلۃ من اللیالی التی یقع فیھا الخسوف و تنکسف الشمس فی النصف منہ یعنے فی نصف الایام التی تنکسف الشمس فیھا انتھیٰ۔

بعض جہلا اس حدیث پر چند اعتراض کرتے ہیں حالانکہ وہ سب اعتراض بالکل باطل اور لغو و فاسد ہیں ایک اعتراض یہ ہے۔ کہ یہ حدیث من حیث الاسناد ضعیف ہے۔ یہ معترض اصول حدیث کے قاعدہ کو بھی بالکل نہیں سمجھتا۔ جو ایسا واہی اعتراض کرتا ہے۔ کیونکہ سلمنا کہ اسناد ضعیف ہے۔ مگر قاعدہ اصول ہے کہ اگر کوئی حدیث من حیث الاسناد ضعیف ہو۔ جو ایک اصطلاح حدیث کی ہے۔ تو ضعف اسناد سے لازم نہیں آتا۔ کہ وہ حدیث بھی غلط ہو جاوے۔ مثلاً اگر واقعات اوس کی تصحیح کر دیویں۔ تو پھر وہ حدیث تو اس حدیث سے بھی اصح اور قوی ہو جاوے گی جو من حیث الاسناد تو صحیح ہوں۔ لیکن واقعات اوس کے مصدق نہ ہوئے ہوں اس لئے یہ حدیث تو نہایت درجہ پر صحیح اور قوی ہے کیونکہ اوس کی صحت اور قوت پر زمین و آسمان نے منجانب اللہ شہادت دے دی ہے۔ فصار الاعتراض ھباءً منثورا۔ اور بعض کم فہم یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ زمانہ سابقہ میں بھی چند بار ایسا اجتماع کسوف اور خسوف کا واقع ہوا ہے۔ یہ جاہل معترض نہیں سمجھتا۔ کہ ضمیر لم تکونا کی طرف راجع ہے۔ جو بمعنی دو نشانوں کے ہے اور ظاہر ہے۔ کہ کسی شخص نے زمانہ سابقہ میں کسوف اور خسوف کا اپنے دعوے کی تصدیق کے لئے نشان ہونے کا دعوے ہرگز ہرگز نہیں کیا بخلاف ما نحن فیہ کے کہ حضرت مسیح موعود نے ہزار ہا رسائل اور کتب اور اشتہارات میں اون کے نشان ہونے کا دعوے تمام دنیا میں شائع کیا ہے۔ پس مخبر صادق کی پیشگوئی تو یہ تھی۔ کہ یہ اجتماع کسوف و خسوف ہمارے سچے مہدی کے لئے دو نشان ہووینگے۔ سو یہ پیشگوئی واقع ہو گئی۔ اب پھر یہ کہنا کہ ایسے واقعات تو ہمیشہ ہی ہوا کرتے ہیں کیسی حماقت ہے۔ جس سے تمام نشانہائے مندرجہ قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے۔ کیونکہ جملہ انبیاء کے لئے جو نشانات من جانب اللہ دئے گئے ہیں۔ وہ دنیا میں واقع تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ پس معترض پر اون سب کی تکذیب

لازم آویگی جیسے کہ فرعون اور آل فرعون کا غرق ہونا ہی کوئی نشان صداقت موسوی کے لئے نہیں ہو سکے گا کیونکہ اکثر جہاز و در کشتیاں غرق ہوتی رہتی ہیں۔ الحاصل دار و مدار کسی واقعہ کے نشان صداقت مامور من اللہ کے لئے ہونے کا پیشگوئی ہوا کرتی ہے۔ جو ویسے ہی واقع ہو جیسا کہ مامور من اللہ نے اوسکی خبر دی ہے۔ یہ اجتماع خسوف و کسوف دو نشان تصدیق مسیح موعود کے لئے ایسے ہی واقع ہوئے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے اور قیامت تک آپکا نشان ہونا زبان خلق پر جاری رہیگا۔ فصدق المخبر الصادق فی اخبارہ انہما لم تکونا منذ خلق السموات والارض۔ پس تصدیق آپکے دعوے کی عین تصدیق کلام نبوت کی ہے اور تکذیب اوس کی عین تکذیب کلام نبوۃ کی ایضاً فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو اس وقت کو کہ اونٹنیاں معطل کی جاوینگی۔ اس آیۃ کی تفسیر خود کلام نبوۃ میں مذکور ہے۔ جو صحیح مسلم میں باب مسیح بن مریم میں مندرج ہے۔ کہ یترک القلاص فلا یسعیٰ علیہا۔ کہ جوان اونٹنیاں متروک کی جاوینگی۔ اور اون پر دوڑ نہ کیجاوے گی۔ یعنے سواری نہ کی جاوے گی۔ اب دیکھو کہ ہندوستان میں عرصہ سے اونٹنیوں کی سواری بمقابلہ ریل کے متروک ہو ہی گئی ہے۔ لیکن عرب میں بھی حجاز ریلوے کے سبب سواری اونٹنیوں کی متروک ہوتی جاتی ہے۔ اور قریب تر بالکل مسافات بعیدہ تک متروک ہو جاوے گی۔ اب غور کرو کہ اس نشان کے پورا کرنے کے لئے اول تو گورنمنٹ انگلشیہ نے کیسی جان توڑ کوششیں کی ہیں اور لاکھوں روپیہ اوس کی طیاری میں صرف کیا اور الحال گورنمنٹ رومیہ معہ جملہ اہل اسلام کے حجاز ریلوے وغیرہ کی طیاری میں کیسی مساعی جمیلہ عمل میں لا رہے ہیں۔ اب ہمارے مخالفین کو چاہیئے کہ اس نشان الٰہی کو جسکی خبر قرآن مجید اور حدیث صحیح دونوں میں موجود ہے پورا نہ ہونے دیوین تاکہ اونٹنیاں معطل اور بیکار نہ ہو وین جس سے تصدیق مسیح موعود کی لازم آتی ہے۔ اور اس ریل کی سواری کی خبر متعدد جگہ پر قرآن مجید میں موجود ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ و یخلق ما لا تعلمون۔ وحملنا ذریتہم فی الفلک المشحون وخلقنا لہم من مثلہ ما یرکبون۔ اب فرمائیے۔ کہ ما لا تعلمون سے بجز سواری ریلوے کے اور کیا مراد ہو سکتی ہے۔ پس لفظ ما سے مراد بقرینہ سباق آیۃ والخیل والبغال والحمیر کے بجز سواری کے اور کیا ہوگی اور مثل جہاز کے جو دریائی سواری ہے بجز ریلوے کے جو بری سواری ہے اور کیا ہے۔

اگر اس مختصر خط میں نشانات اور دلائل شرح بسط کی تفصیر کیجائے تو براہین کا شمار عدد ہزار سے بھی متجاوز ہو جاوے۔ اسلئے آپ صاحبوں کو لازم ہے کہ کتب مصنفہ اور رسائل حضرۃ صاحب کو مطالعہ کرو۔ وبس۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء

حضرت جنید بغدادی

اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کل یا پرسوں رات کو یعنی ۲۵ فروری ۱۹۰۸ء کے اس پاس ایک عجیب نکتہ معلوم ہوا۔ میں ایک وقت معمول تک پڑہا کرتا ہوں۔ اتفاق سے کتاب ختم ہو گئی اور پانچ منٹ باقی رہ گئے۔ میں نے کہا۔ کہ اور کوئی اور کتاب بھی پڑھ ڈالو۔ تو ایک کتاب متعلق جنید بغدادی کی ہاتھ میں آگئی اور جو صفحہ کہ کہولا تو وہ ۸۸ نکلا۔ نظر زیادہ تر صفحہ کے شروع پر ہی پڑا کرتی ہے۔ مگر میری نظر متن کے بالکل وسط میں پڑی۔ تو یہ عبارت تہی۔ "کسی نے پوچھا (جنید بغدادی سے) اوس شخص کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔ جو ہدایت کر رہا ہے۔ مگر گانا سن کر اوس کی حالت متغیر ہو گی۔ فرمایا۔ مخلوق سے عہد اولین لیتے وقت جب اللہ جل شانہ نے فرمایا تہا الست بربکم۔ اوس وقت اس کلام کی شیرینی نے روحوں کو ایک چوٹ لگا دی تہی جب گانا سنتے ہیں تو وہی چوٹ پہر یاد آ جاتی ہے۔ نیز فرمایا۔ کرتے تہے۔ تصوف کی بنیاد آٹھہ خصلتوں پر ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کے ساتہہ مخصوص تھیں۔ (۱) سخاوت جو حضرت ابراہیم کا حصہ تہی (۲) رضا جو حضرت اسحٰق کے ساتہہ مخصوص تھی" (۳) صبر جس کا حق حضرت ایوب نے ادا کیا (۴) اشارہ جو حضرت ذکریا کے لئے خاص تہا (۵) غریب الوطنی جو حضرت یحییٰ کے لئے تہی (۷) سیاحی جو حضرت عیسیٰ کے خصائص میں سے تہی۔ (۸) یہ نقل مطابق اصل اوس کتاب کی ہے اس میں نمبر ۶ غائب ہے۔ شاید وہ خصلت اب دنیا میں نہیں ہے مگر کسی فلک پر ہو۔ اور ان باتوں کا ماخذ طبقات اکبری ہے۔

ہمارے لئے اس میں بہت سے امور بڑے عبرت ہیں مگر یہ ساتویں خصلت جو حضرت عیسیٰ کے ہے۔ یہ قابل غور ہے۔ غیر احمدی مسلمان مصر ہیں کہ نہیں حضرت عیسیٰؑ بجسد عنصری آسمان پر تشریف لے گئے اور اس حساب سے ان کی عمر صرف تینتیس برس کی رہ جاتی ہے جس میں نبی زمانہ نبوت محض تین برس کا رہ جاتا ہے۔ اس مدت میں اونہوں نے کونسا عظیم الشان سفر کیا جس سے سیاحی کی صفت کے وہ مرکز بن گئے۔

یوں تو ہم بھی لکھنؤ اور جے پور آتے جاتے ہیں مگر سیاح نہ کہلائے۔ پنجاب میں ایک آدمی ہے۔ عبد الرحمن مصر ہو آیا ہے۔ اوس کو لوگ سیاح کہتے ہیں۔ لفظ سیاح کے ساتھ ایک چھپے ہوئے معنے بھی ہیں۔ کہ بیدل سفر کیا ہو۔ ابن بطوطہ سیاح کہلاتا۔ وہ چلا افریقہ سے۔ اور نہ معلوم کہاں کہاں گیا مگر وہ شخص کس طرح سیاح ہو گیا۔ جو ناصرہ سے بیت المقدس گیا یا بڑا تیر مارا ہوگا۔ تو ملک شام کے دو چار شہر اور دیکھ لئے ہوں گے۔ جس سے زیادہ شہر میں نے ہندوستان کے دیکھے ہوں گے۔ لہذا غیر احمدی مسلمان جواب دیں کہ جنید نے حضرت مسیح کو سیاح کیونکر بنا دیا۔ لازمی طور سے انہوں نے کوئی بڑا سفر کیا اور شام سے کشمیر تک۔ واقعی ایک لمبا سفر ہے۔ اور اکیسو بیس یا اکیسو چھبیس برس کی عمر ایسی ہے۔ جس میں انسان اوس زمانہ میں شناخت کر سکتا تہا۔ اور لاکھوں آدمی اوس کی سیاحی کے گواہ ہو سکتے تہے اور ہوتے تہے اور ہوئے۔

پس حضرت جنید بغدادی کا احسان ہے۔ کہ حضرت کو ایک صفت سے موسوم کر کے ہمارے لئے ایک شہادت پیدا کر دی اور مولوی شرر نے پبلک میں پیش کر کے ہم تک یہ بات پہونچا دی۔ پہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اون کی قبر کا پتہ بذریعہ الہام یا خواب ہوا۔ کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہام یا خواب یا مراقبہ غلط سمجھا جاوے۔ اور محمد شمس الدین قدس سرہٗ کے مکاشفے دربارہ قبر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کالوحی من السماء سمجھا جائے۔ (یہ وہ بزرگ ہیں جو یزید کے ہمراہ بزمانہ حضرت معاویہ قسطنطنیہ فتح کرنے گئے تھے۔ اور صلح ہو گی۔ مگر لشکر ہنوز واپس نہیں ہوا تھا کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ یہ لشکر ۴۶ھ مطابق ۶۶۵ عیسوی

(سیا معا) ہان ایک بات رہ گئی - وہی مردہ پرستی کا مادہ شمس الدین اب دنیا مین نہین بلکہ اونہون سے وفات پائی (نعوذ) ست ہین - مین لکھنے والا تھا کہ مر گئے - مگر بے ادبی ہوتی تھی - مگر لفظ وفات سے بھی - ڈرتا ہون - کہ کہین لوگ نہ سمجھ جاوین - کہ وہ آسمان پر چلے گئے خیال رہے کہ فلان مر گیا - اسی کا مہذب طریقہ کہنے کا یہ ہے - کہ فلان نے وفات پائی - اِنّی متوفیک مین متوفیک وفات کے عزیزون مین سے ہین - اور اون سے مراد بھی مرنا ہے -

محمد عمر جذب - لکھنوی مقیم حال لاہور

یہ حسن ظنی بھی ایک بدظنی ہے

جب سے عربی زبان کا علم مسلمانون سے اُٹھ گیا ہے - وہ حسن اخلاق حسن ظن کے معنے بالکل نہین سمجھتے - عام طور سے جو میٹھی زبان مین گفتگو کرے ہر ایک سے جا و بے جا بہ لطف و مدارات پیش آئے اسے کہتے ہین - یہ صاحب حسن اخلاق ہے حالانکہ یہ سخت غلطی ہے - خدا تعالے کے دئے ہوئے قوی کو مناسب محل و موقعہ پر استعمال کرنے کا نام حسن اخلاق ہے پس اگر کوئی شخص نرمی کے موقعہ پر سختی یا سختی کے محل پر نرمی کرتا ہے - تو اوسے کبھی صاحب حسن اخلاق نہ کہنا چاہیئے ایسا ہی جب کہا جاتا ہے - کہ حسن ظن سے کام لو - تو اوس کے یہ معنے نہین - کہ سب کو نیک ہی سمجھو - حتے کہ چور اور کیسہ بر کو بھی بھلا آدمی ہی باور کرتے رہو بلکہ ظن کو مناسب موقعہ و محل اور ایسے طور سے استعمال کرنے کا نام (جس سے نیک نتیجہ مرتب ہو) حسن ظن ہے - مین امید کرتا ہون - کہ اس نکتہ کو میرے بھائی یاد رکھین گے - ورنہ حسن ظن جن عام معنون مین لیا جاتا ہے - اس اعتبار سے تو یہ حسن ظن بھی ایک بدظنی ہے یعنی ظن کا بُرے رنگ مین استعمال ہوا (کمل)

مجمع الاخوان

۲۳ - فروری کو راجہ دہیان سنگہ کی حویلی مین احمدی طلبار کا جلسہ ہوا جس مین مرزا یعقوب بیگ صاحب کا مضمون بہت دلچسپی سے سنا گیا - وہ قریباً ۲½ گھنٹہ تک ہوتا رہا - اس قدر دلچسپ اور پُر حقائق تھا - کہ حاضرین نے تو گھبراہٹ دکھائی اور نہ کسی قسم کی بے چینی بڑے آرام سے سنتے رہے ایسا ہی مولوی صدر الدین صاحب کا مضمون تھا اپنے حضرت محمد صلعم کی کامیابی اور حضرت یوسف کی کامیابی کو بیان کرتے کرتے حضور کی کامیابی کا موازنہ کیا اور ناظرین پر خوب روشن کر دیا کہ اس قدر کامیابی خدا ہی کی طرف سے ہو سکتی ہے - بغیر اس کے ناممکن ہے

طلبار پر اس قدر اثر ہوا کہ بعض ایک ہندو لڑکے سے جو گورنمنٹ کالج مین بی - اے کلاس مین پڑھتا ہے پوچھا کہ تم نے جلسہ سے کیا فائدہ حاصل کیا اوس نے جوابدیا - کہ مین پیشتر اس کے مذہب کو فضول خیال کرتا تھا اب مجھے کچھ سمجھ آگئی - کہ مذہب بھی ایک خوش کن چیز ہے - حاضرین کی تعداد کا آٹھ نو سو تک تخمینہ کیا جاتا ہے -

ایک اور زلزلہ

برادرم غلام دستگیر صاحب اسپیشل اسسٹنٹ لمائین ہنگ پوسٹ سے اطلاع دیتے ہین - کہ یہان ۹ اور ۱۰ فروری کی درمیانی شب کو بوقت ½ ۱۲ بجے اچھا خاصہ زلزلہ آیا - سپاہیون کی پٹیان جو دیوارون کے ساتھ لٹکائی ہوئی تھین - گر پڑین - اور جو کوئی جاگتا تھا - بہت گھبرا گیا - اللہ تعالے اپنا رحم کرے -

زلزلے پر زلزلہ آ رہا ہے - مگر غافل خواب غفلت سے بیدار نہین ہوتے - اتر - دکن - پورب - پچھم کے رہنے والے کان کھول کر سن رکھین - کہ خدا تعالے اپنی قہری تجلیون سے اپنی ہستی منوا کے چھوڑیگا (اکمل)

دونون مین سے ایک بات ضرور ہو

یا تو عمل بالاسلام کا گم شدہ ہیرا پھر ہمین مل جائے اور یا ہم مین سے وہ پوری نسل ہلاک ہو جاوے جسکی شرمناک حرکتین اسلام کے لئے مایۂ ذلت ہین - مایوسی اور حسرت کا اس سے بھی بڑھکر کوئی ہولناک سین ہو سکتا ہے - جو آج پیروان اسلام کو گھیرے ہوئے ہے - وہ قوم کیسے سدھرے گی جس مین لاکھون کی تعداد سے زیادہ انسان جہل و وحشت کے کامل پتلے ہین - وہ جماعت کیونکر

شائستگی سے قریب ہو گی جس کے دو ثلث سے زیادہ افراد اب تک سیاہی اور سفیدی مین فرق کرنا سیکھے ہین ؟ محرم کی ابتدائی تاریخون مین اسلام کی کیا صورت نظر آتی ہے ؟ یہ کہ مُل ایجز کا ایک مذہب جو تمام توہم پرستی اور جہل و نادانی کا مجموعہ ہے جسمین روشنی نام کو نہین جسے شائستگی اور آدمیت سے مس نہین جو بالکل اس سے مجبور ہے کہ اپنے دوستون مین کوئی عمدہ خصلت پیدا کرے - جو بیسوین صدی مین جہالت کا ایک نمونہ دیکھے - مناظا قتور کہ نئے تمدن سے بھی تربیت نہ کیا سکا وہ ایک ایسا گروہ ہے پیدا کرنے کے سوا کچھ نہین کر سکتا - جو پتھر کی جگہ کپڑون' کاغذون' اور کھپچیون کے غیر حیوانی شکل کے بُت بنا کر پوجے اور فرضی جنازہ اور جلوس نکال کر ایک مضحکہ انگیز تماشہ دکھلا دیا کرے - بس اب ہمارے لئے اسکے سوا اور کیا کام باقی رہ گیا ہے - کہ جہان تک ہوش و حواس کام دیں روئین اور جہان تک ساتھ دے در و دیوار سے سر ٹکرائین - (وکیل)

فرعون کی لاش

جو لوگ مصر کی قدیمی چیزون کا سراغ لگانے مین مصروف رہتے ہین - ان کو فرعون کی لاش بھی مل گئی ہے - جو حنوط کی ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس کی شکل نہائیت مکروہ تھی - جسم فربہ تھا - قد پانچ فٹ ساڑھے آٹھ انچ کا تھا سر پر بال کم تھے ناک پتلی تھی - دانتون کی قطار مین دو داڑھین کھوکھلی تھین جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے - کہ کھانے پینے کے وقت فرعون کے دانتون مین سخت درد ہوتا تھا - اور درد کی شدت سے وہ بالکل دیوانہ ہو جاتا تھا - اسی دیوانگی حالت مین وہ بنی اسرائیل کی نسبت نہائیت سخت ظالمانہ احکام جاری کرتا تھا ان ظلمون کا خاتمہ بحر احمر کی موجون نے کیا جن مین وہ غرق ہوا - پھر اوس کی لاش نکال کر حنوط کی گئی

یہودی اس ظلم کے پنجے سے نجات پانے کی عید منانے مین جس کو عید فصح کہتے ہین - ایک ظریف کہتا ہے کہ اگر فرعون کے زمانے مین دانتون کا علاج کرنیوالے طبیب مصر مین موجود ہوتے تو یہودیون کو عید فصح منانے کا کبھی موقعہ نہ ملتا

سرحدیون کی شرارت

پشاور سے خبر آئی ہے کہ ۱۰ تاریخ کی شب کو پشاور اور جمرود کے درمیان ایک ٹرین کو پٹڑی سے اتارنے

کی کوشش کی گئی۔ سڑک پر بڑے بڑے پتھر اور شہتیر رکھدیئے گئے۔ مگر ٹرین کو کوئی نقصان نہ پہونچا۔ صرف انجن کو نقصان پہونچا ہے۔ یہ شرارت یقیناً ڈکاخیلیوں کی ہے اور ممکن ہے۔ وہ پہر بہی ایسی شرارتیں کریں۔

تازہ ایجاد ایک امریکن موجد مسٹر تیسلہ نے بغیر تار کے برقی لہروں کو حیرت انگیز فاصلہ تک بھیجنے کی تجویز نکالی ہے۔ اس ترکیب سے مسٹر موصوف کو ۱۰ کروڑ گہوڑوں کی طاقت حاصل ہوجائے گی۔ اس کو یقین ہے کہ اب مریخ کے باشندے اس کی باتوں کا جو برقی لہروں کے ذریعہ سے کی جائیں گی۔ آسانی کے ساتھ جواب دے سکیں گے۔ اس کا یہ بہی خیال ہے۔ کہ اہل مریخ اعلیٰ درجہ کے روشن خیال اور ذہین لوگ ہیں۔ امریکہ کے مشہور ہیئت دانوں کی ایک جماعت کا بہی یہی خیال ہے اور گذشتہ چند سالوں سے سائنس دانوں کو اس انکشاف کے متعلق بہت کچھ نئی شہادت مل چکی ہے۔ پروفیسر جی سی سلیپر متعلق فلگ شاف ابزرویٹری ایری زونا بیان کرتا ہے۔ کہ مریخ کے متعلق میرے جدید مشاہدات کے نتائج پروفیسر لول کی تھیوری سے بالکل مطابق ہیں۔ مریخ میں جو نہریں پہلے دریافت ہوچکی ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور نہریں دریافت ہوئی ہیں۔ بہت سی دوسری نہریں نظر آئی ہیں۔ جن کی تعمیر اور استعمال سے وہاں کے باشندوں کی ذہنت کا پتہ ملتا ہے۔

ملک فرانس میں گہوڑوں اور گدہوں کا گوشت بڑی رغبت سے کہایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہر سال تین ہزار گہوڑے وہاں کے باشندوں کی شکم پروری کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں۔ یہی حال جرمنی میں ہے حال میں ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے۔ جس کے ذریعہ سے مچہلیاں بغیر پانی کے زندہ رہ سکتی ہیں چونکہ مچہلیوں کی زندگی کے لئے آکسیجن ضروری ہے اس لئے آلہ سے آکسیجن پہونچانے کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔

چوری لاہور کے کوچہ بابیان میں رات کے آٹھہ نو بجے ایک واقعہ ہوا۔ جسے چوری۔ اور سینہ زوری اور قتل سب کچھہ کہنا بجا ہے رات کے نو بجے کے قریب ایک شخص مشتبہ شکل کا بغل میں کچھہ دبائے ہوئے گلی سے نکل رہا تہا کہ کسی نے اس پر دیکھہ کر اُس پر شک کیا اس سے پوچھا گیا کہ کون ہے اور کہاں سے آتا ہے۔ کچھہ جواب دیکر وہ تیز چل پڑا اور دوسرے شخص نے چور چور پکارنا شروع کیا اور اس کے پیچھے دوڑا۔ چور اپنی ٹوپی اور کچھہ اور چیز پہینک کر بہاگ گیا۔ تہوڑی دیر تک اس کا تعاقب ہوا۔ لیکن پیچھا کرنیوالے ٹھہر گئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے ایک گہر میں گہس کر جہاں ایک عورت اور دو ننھے بچے رہتے تہے۔ عورت کے کئی زخم لگائے اور اس کا منہ بند کرکے سب مال و اسباب لوٹ لیا۔ لاہور جیسے شہر کے ایک کوچہ میں آٹھہ نو بجے ایسا واقعہ ہوجانا افسوس اور شرم کی بات ہے۔
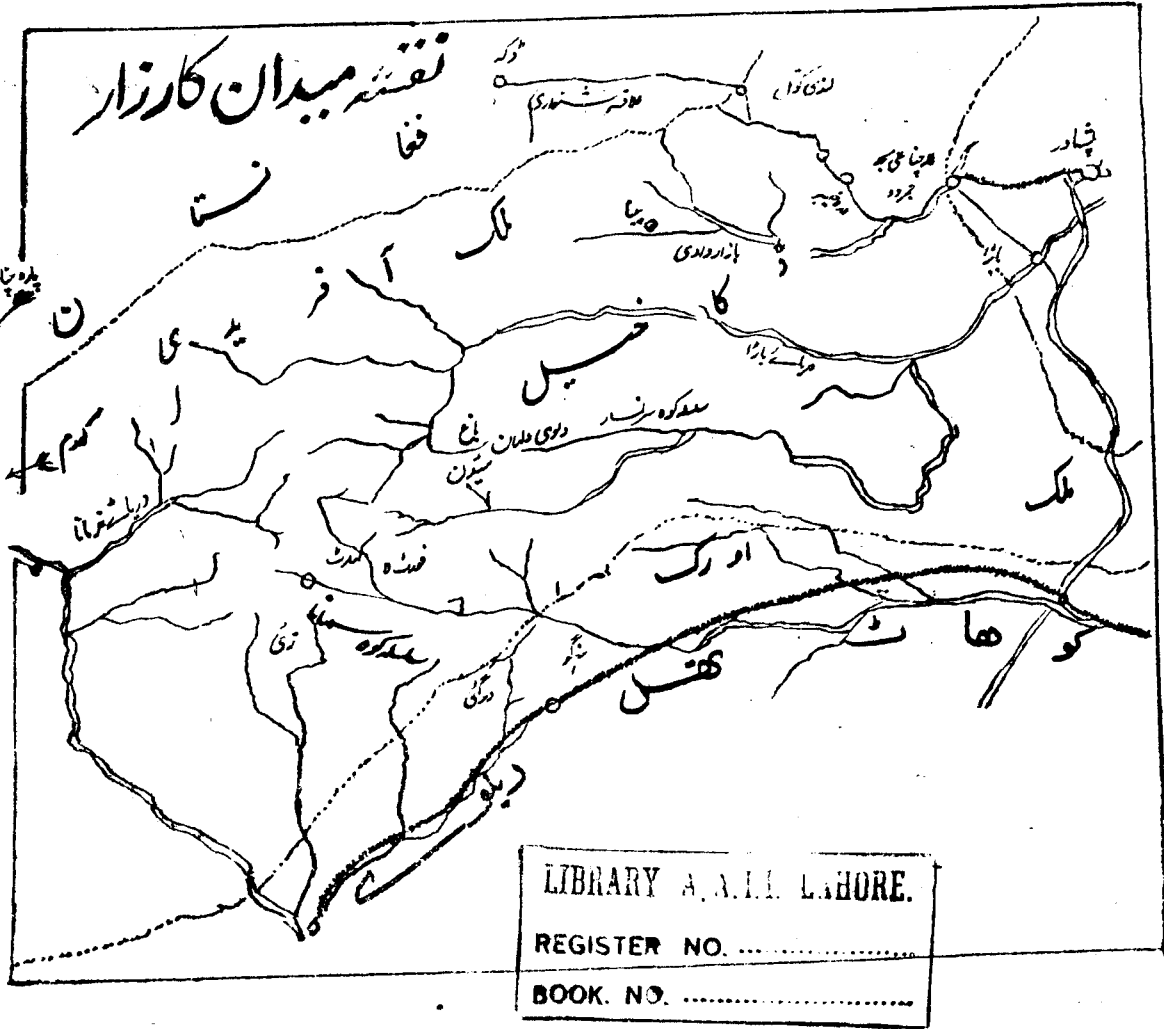
قابل توجہ صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل

اس وقت اگر کسی محکمہ میں پبلک ڈپیپین کی کچھہ پرواہ کی جاتی ہے تو وہ ڈاک خانہ ہے اور اسی امید پر اگر ہم پبلک کی تکلیفات کا اظہار کرین۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

نئے دی پی سسٹم کے برخلاف اس وقت چارون طرف سے آواز اٹھہ رہی ہے۔ تاجر بیوپاری اخبارون کے مینجر اور دیگر ایجنسیون کے کلرک سب اپنی اپنی جگہ پر نالان ہین جب تک یہ نیا سسٹم جاری نہ ہوا تھا۔ امید کی جاتی تہی کہ اس نئے طریق سے بہت سی تکالیف رفع ہوجاوین گی لیکن اس کے اجرا پر سب امیدون پر پانی پہر گیا بلکہ یہ الٹا وبال جان ثابت ہوا۔ ڈاک خانہ والون نے اپنے خیال مین کام ہلکا کیا لیکن برخلاف اس کے کام دوچند بلکہ سہ چند بڑھ گیا۔ جب دی پی وصول ہوکر آتے ہین اس وقت سخت مشکل کا سامنا پیش آتا ہے۔ منی آرڈر کے کوپن پر نہ تو صاف حروف مین نام ہی لکھا ہوتا ہے نہ مفصل پتہ اور نہ ہی بھیجنے والے کے رجسٹر کا نمبر اور بعض کوپنون پر تو تعداد روپیہ بہی درج نہین ہوتی۔ ایسی حالت مین یہ کس طرح پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ یہ کس کا روپیہ آیا ہے اور کس مد مین روپیہ آیا ہے جن لوگون کے تہوڑے دی پی جاتے ہین۔ اون کے لئے تو شاید نیا سسٹم اس قدر تکلیف دہ نہین ہوگا۔ جس قدر اون کارخانون کے لئے جن کے ایک ہی جگہ سے کئی قسم کے روپیہ کی وصولی کے لئے دی پی کئے جاتے ہین۔ رقم وصول ہونے پر کچھہ پتہ نہین لگتا ہے کہ کس مد کا روپیہ وصول ہوکر آیا ہے۔ یہ تو ہین بیوپاری لوگون کی تکلیفات۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نئے سسٹم سے ڈاک خانہ کے سٹاف یا ڈاک خانہ کو کسی قسم کا فائدہ ہوا۔ واقعات کی بنا پر اس کا جواب بھی نفی مین ملتا ہے ڈاک خانہ کے کلرکون کا کام دگنا ہوگیا ہے۔ فارمون کی چھپوائی کا خرچ بڑھ گیا ہے۔ پھر سمجھہ مین نہین آتا۔ کہ کس مصلحت پر یہ سسٹم جاری کیا گیا ہے۔

ہم بڑے ادب سے گزارش کے ساتھہ پوسٹ ماسٹر جنرل کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ وہ اس طریقہ پر پھر غور فرماویں اور اگر وہ اس سے بہتر کوئی فارم مرتب نہ کر سکتے ہون۔ تو وہی پرانا فارم اجراء کر کے پبلک کو اس عذاب سے رہائی دیکر مشکور فرماوین۔ ۱ پرکاش

سڈیشن کا انسداد سندھیا کے پرنٹر اور پبلشر کو دو سال کی قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور اگر جرمانہ ادا نہ ہو۔ تو ۶ ماہ کی مزید قید۔ نوشکتی اخبار کے پرنٹر اور پبلشر مسٹر منوہن گھوش کو ۶ ماہ قید سخت اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا آپنے تجویز کی۔ دونون مجرمون نے وکیل کے ذریعہ درخواست کی کہ آئیندہ کے لئے ان کو اخبارون کا پرنٹر اور پبلشر نہ سمجہا جاوے۔ مراد یہ تھی کہ دوسرے آدمی ان کی جگہ لے سکین۔

روسی جرنیل روسی جرنیل نے پورٹ آرتھر کا قلعہ بہادر جاپانیون کے سپرد کر دیا تہا اس کا نام سٹوئسل تھا۔ ناظرین حیران ہون گے کہ ایسے بودے آدمی کو ہم نے بہادر کا خطاب کیون دیا۔ اس کی وجہ بہی ہم بتائے دیتے ہین۔ یہ خبر ست بہت دیر ہوئی کہ درج اخبار ہوچکی ہے۔ کہ سٹوئسل کے جرم کی سزا تجویز کرنے کو روسی گورنمنٹ نے ایک کورٹ مارشل بٹھایا تہا۔ جنرل سٹوئسل نے کورٹ مارشل کے سامنے آخری تقریر کرتے ہوئے پورٹ آرتہر کے جاپانیون کے حوالہ کر دینے کی ساری ذمہ واری اپنے سر پر لے لی اور کہا کہ اگر اس جرم کی تلافی میرے خون سے ہوسکتی ہے۔ تو مین پھانسی چڑھ جانے کو تیار ہون۔

ملا ہدی کی کشتی لندن سے خبر آئی ہے۔ کہ ملا ہدا برٹش کے خلاف جہاد کرنے پر آمادہ ہے چنانچہ اس نے اپنی طرف سے کھلم کھلا جہاد کی تلقین کی۔ مگر دیگر سرحدی قومین اس کی تقریرون کی پرواہ نہین کرتین انہون نے صاف کہدیا ہے۔ کہ ہم بادشاہ کے حکم سے جہاد کرینگے۔ نہ کہ تم ایسے ایک ملا کے کہنے سے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

احاطہ ڈاک خانہ ملتان کے اندر ایک کنواں ہے، اوس مین سے قریب ایکسو چٹھیون کا بنڈل نکالا گیا۔ جو مختلف لوگون کے نام کی باہر سے آئی تہین اور بلا تقسیم کرنے کے چاہ مین ڈالی گئی تہین ڈاک خانہ کے ملازم کہتے ہین۔ کہ اونہون نے یہہ چٹھیان ہرکارہ ڈاک کے حوالہ کی تہین۔ اوسی نے کام کے بچنے کے خیال سے ڈال دی ہون گی۔ لیکن ہرکارہ ڈاک کان کو ہاتھہ لگا کر کہتا ہے۔ کہ ہرگز یہ چٹھیان اس کو نہین ملین ورنہ کیون ڈاکخانہ کے کنوئین مین ڈالدیتا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

محکمہ جنگلات سال زیر رپورٹ مین محکمہ جنگلات کی آمدنی ۱۵۶۵۰۰۰ روپے ہوئی۔ جس مین ۲۱ فیصدی کی کمی نمایان ہے یہ کمی زیادہ تر قلت پیداوار کے باعث واقع ہوئی۔ اور اس کے ساتھہ خرچ بہی گذشتہ سال سے ۹ فیصدی گھٹ کر صرف ۱۱۵۷۴۲۹ روپے رہا۔ تاہم منافع صرف ۴۰۷۵۰۰ روپے یعنی ۱۹۰۵ء کے مقابلہ مین ۱۳۱۳۱۰ روپے کم ہوا۔ صاحب کنسرویٹر کا خیال ہے۔ کہ ابہی اور چند سال تک چوب عمارتی کی فروخت سے آمدنی کم ہوگی۔ کیونکہ آسٹریلیا کی لکڑی سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور ادنےٰ قسم کی لکڑی بے ایمانی سے دیودار بنا کر بیچی جارہی ہے۔ لیکن اس موقع پر یہ سوال بے اختیار پیدا ہوتا ہے۔ کہ آسٹریلیا ہزارہا میل کے فاصلہ سے لکڑی روانہ کرنے اور جہاز و ریلوے کا محصول دینے کے باوجود اگر اپنی عمارتی لکڑی ارزان فروخت کرسکتا ہے۔ تو محکمہ جنگلات پنجاب خاص موقع پر موجود اور جہاز و ریل کے خرچ سے بری ہونے پر کیون کرایسا نہین کرسکتا۔ اور جو ادنےٰ قسم کی لکڑی دیوار مین مل جاتی ہے۔ اس کی پیداوار کیا صرف آسٹریلیا کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے ساتھہ ہی لوگون کو بہی متنبہ رہنا چاہیئے۔ کہ آسٹریلیا کی ادنےٰ قسم کی لکڑی کو دیودار سمجہہ کر نہ خریدین۔ اور ارزان بعلت وگران بحکمت کے اصول پر نظر رکھہ کر اپنی دیسی لکڑی کی قدر کرین۔

دلچسپ رباعی

مردست تمام آنکہ نگفت و بکرد
آن کہ بگفت و بکند نیم مرد
وان کہ بگفت و نکند زن بود
نیم زن است آنکہ نگفت و نہ کرد

مراکو مولائے حفیظ نے الجزیرہ کانفرنس کے معاہدے پر دستخط کرنے والی یورپین حکومتون کو لکھا ہے۔ کہ اب میرے سلطان ہونے کو تسلیم کرو۔ فرانس انگلستان اور سپین کو تو یہ پیام قبول کرنے مین تامل ہے۔ مگر ساتھہ ہی یہ خوف بہی ہے۔ کہ انکار کرین تو جرمنی کب انکار کرنے دیگی۔ کیونکہ اوس نے مولائے حفیظ کا پیام مان لیا۔ تو نئی مشکلات پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

مقدمہ گاؤکشی۔ جوائنٹ مجسٹریٹ الہ آباد کی عدالت مین دس ہندو اس جرم مین ماخوذ ہین کہ بقرعید کے موقعہ پر انہون نے گاؤکشی کی ممانعت کے لئے ایک شریف مسلمان کے گہر پر حملہ کیا۔

انجمن حمایت اسلام لاہور

لاہور کی انجمن حمایت اسلام کے متعلق بعض اخبارون
مین اور بالخصوص پیسہ اخبار مین بہت کچھہ شور مچ رہا ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ انجمن کی موجودہ کل چار پانچ آدمیون کے ہاتھہ مین ہے جو خود غرض ہین اور اسلامی پبلک کا مال جوان کے ہاتھہ مین ہے اس کو ناجائز طور پر استعمال کرتے ہین۔ یا اوس سے ناجائز ذاتی فائدہ اوٹھایا جاتا ہے اور اگر ایسا نہین تو انجمن اپنا حساب کتاب دکھلائے معترض پارٹی کے سرگرم ممبر پیسہ اخبار والے صاحبان۔ میان محمد شفیع صاحب اور اون کے ہم مشرب ہین۔ اس مین شک نہین۔ کہ انجمن کے موجودہ کارکن اس کی بناد کے ایام سے یا اس کے قریب سے اس کی خدمت مین مصروف ہین اور آج تک اونہون نے جو کچھہ کام کیا ہے۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ اس وقت پنجاب مین ایک **اسلامیہ کالج** موجود ہے اور یہ سب کچھہ انہین کی محنت کا نتیجہ ہے۔ جسکی داد ضرور دینی چاہیئے۔ گو اس وقت ہمارے واسطے یہ دونون فریق برابر ہین۔ کیونکہ سلسلہ احمدیہ کے ساتھہ فریق ثانی معترض کا یا انجمن کے کارکنان کا جو سلوک ہے وہ عیان ہے۔ تاہم بقول حضرت مسیح موعود۔ ع۔

کاخر کنند دعوے حب پیمبرم

ہم پسند نہین کر سکتے۔ کہ کوئی ایسی کارروائی ہو۔ جس سے کالج کو اور انجمن کے دیگر کاروبار کو نقصان پہونچے۔ اور اس مین بہی شک نہین۔ کہ انجمن کے ممبر معترضین کی نسبت شعار اسلام کے زیادہ پابند ہین اور اس مخالفت مین معترضین کا رویہ کسی صورت مین پسندیدہ نہین کہا جا سکتا ہان انجمن کے کارکنون کیواسطے موجودہ حالت مین یہ مناسب ہوگا کہ وہ باقاعدہ حساب کتاب کی پڑتال کرنے دین صبح شام دو دو گھنٹون کے واسطے کتابون کو کسی نمائش کے واسطے رکھن اور اس کے واسطے ایک نیا کلرک ملازم رکھنا جو نہ کچھہ سمجھا سکے اور نہ کسی کا شبہ دور کر سکے معترضین کے نزدیک انجمن کو صفائی حساب کا سارٹیفکیٹ نہین دلا سکیگا۔ کیونکہ حساب کی پڑتال ہر شخص کا کام نہین۔ نہ اس کا انتظام بہتر یہی ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے لوگون مین کو جو انجمن یا معترضین کے ساتھہ خاص تعلق طرف داری کا نہ رکھتے ہون۔ چار آڈیٹر مقرر کئے جائین یا ایسا ہو کہ انجمن دو آڈیٹر جو حساب کے کام سے واقف ہون اپنی طرف سے دے۔ اور دو فریق مخالف کے پیش کردہ آدمیون مین سے دے وہ چار دن مل کر کتابون کی پڑتال کر کے ایک رپورٹ پبلک کے سامنے پیش کر دین۔ اس سے بہتر تشفی آمیز کوئی طریقہ سر دست نہین۔ البتہ پڑتال حساب کے متعلق اتنا کہدینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ بڑے بڑے سرکاری حسابون کی پڑتال مین بہی کچھہ نہ کچھہ غلطیان نکل ہی آتی ہین اور اتنے بڑے کام مین جو انجمن کے سپرد ہے ممکن ہے بلکہ ضرور ہے۔ کہ کوئی انتظامی غلطی بہی ہو یا ضروریات وقت نے کبہی کوئی بظاہر اسراف کرایا ہو یا کسی عامل کی لغزش پر چشم پوشی کرائی ہو۔ سو ایسی باتین اخذ کرنے کے قابل نہین ہوتین۔ بلکہ وسعت حوصلہ کے ساتھہ اس اہم ذمہ واری کی طرف نگاہ کر کے جو انجمن کے سر پر ہے ایسی باتون سے پڑتال کنندون کو بہی چشم پوشی کرنی چاہیئے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اس انجمن نے کس قدر خدمت قوم کی ادا کی ہے۔ اور اس کے بالمقابل ایسی غلطیان قابل فروگذاشت ہین یا نہین۔ ہان کوئی بات حد سے بڑہتی ہو۔ تو اس کا نوٹس لینا ضروری ہے۔

انجمن کے اراکین پر ان اخبارات مین کچھہ ذاتی حملے بہی کئے گئے ہین۔ ہم ان اراکین کے ذاتی حالات سے اچھی طرح واقف نہین اس واسطے ان کے متعلق کچھہ بہت رائے زنی نہین کر سکتے۔ سوا اس کے کہ انجمن کے سابق فنانشل سکرٹری منشی نظام الدین صاحب (حال ملازم پنچھہ) کے ساتھہ بہت عرصہ تک ایک دفتر مین کام کرنے کا ہم کو اتفاق ہوا ہے۔ جس تندہی نیک نیتی اور دیانتداری سے منشی صاحب موصوف کو انجمن کا کام کرتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے۔ وہ بہت ہی قابل تعریف ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ موجودہ ابتلا سے خدا تعالے نے منشی صاحب موصوف کو باہر رکھا ہے۔ دوسرا ہم کسی قدر انجمن کے سکرٹری حاجی شمس الدین صاحب کو جانتے ہین۔ حاجی صاحب انجمن کے سچے دلدادہ ہین۔ انہون نے انجمن کی خاطر اپنی ملازمت چہوڑی تہی۔ اور اس طرح ایک بڑا مالی نقصان اوٹہایا اور صرف یہی نہین۔ بلکہ انجمن کی خاطر اونہون نے اپنے معتقدات پر بہی بہت کچھہ از خود الا اور خالص انجمن کے ہو رہے اور اب اگر انجمن سے ذرا کچھہ تنخواہ بحیثیت واعظ پاتے ہین۔ تو اوس کے عوض مین بہت سا روپیہ انجمن کے واسطے جمع بہی کرتے ہین۔ حاجی صاحب کے علاوہ ہم کو ایک دفعہ اتفاقاً ایک مین مولوی کریم بخش مالک مطبع اسلامیہ کو دیکھنے کا بہی اتفاق ہوا تہا۔ آگے پیچھے کی تو خبر نہین۔ مگر اس وقت وہ یقیناً متانت سے گرا ہوا اور سنجیدگی سے کوسون دور ایک انسان تہا اور ہمین آج تک تعجب ہے کہ وہ بہی حمایت اسلام کا ایک کارکن بلکہ جائنٹ سکرٹری ہے اس شخص کے متعلق یہ بہی الزام شائع ہوا ہے۔ کہ اس نے انجمن کی کتابون کے چہاپنے مین زیادہ چارج لگایا ہے۔ ہمارے خیال مین اس کا علاج آسان ہے۔ کہ اس کے بل دیکھہ کر عام نرخ سے مقابلہ کر لیا جاوے اور آیندہ کیواسطے یہ قانون بنایا جاوے۔ کہ انجمن کا چہپائی کا کام اس سے نہ کرایا جایا کرے۔

ایسی خرابیون کے روکنے کا یہی سب سے عمدہ ذریعہ ہے اور کریم بخش کے حامئی اسلام ہونیکا ثبوت تو اس سے بہی ملتا ہے۔ کہ اس نے چند پیسون کی لالچ پر اس زمانہ کے مدعی خدائی کسی یحیی کی کوئی ۸۰۰ صفحہ کی کتاب فرمان کو اپنے مطبع مین چہاپا تہا۔ اگر یہ ایک آدہ کو انجمن کے اراکین خود ہی خارج کر دین۔ اور معترضین ضد سے بڑہی ہوئی نکتہ چینی کو چہوڑ دین۔ تو ممکن ہے۔ کہ باہم صفائی ہو کر معاملہ رفع دفع ہو جائے۔ ورنہ انجام تو ظاہر ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت مین جس کسی نے کچھہ حصہ لیا ہے۔ وہ اپنے حصہ رسدی کے مطابق آخر ایک دن " یخربون بیوتہم بایدیہم کے مصداق ہو کر رہین گے۔ (اگر ضرورت سمجھی گئی تو باقی آیندہ)

خبرین

نارتھہ ویسٹرن ریلوے لاہور کے ایک کارخانہ کی نو تعمیر عمارت کی دیوار گرنے سے ۹-۱۰ آدمی دب مرے۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے پانچہزار ۲۰۱۵ آدمی ہلاک ہوئے واردات ۶۸۴۲ ہین۔

پنجاب مین طاعون سے پچھلے ہفتے ۸۰۰ مرے صوبجات متحدہ مین ۱۲۴۶۔ راجپوتانہ مین ۴۶۰

کلکتہ کے جگن ناتھہ گہاٹ پر ایک کشتی مال کی ہنگی جسپر ۱۵ ہزار من جوٹ اور ۳۰۰ من کپاس لدی ہوئی تہی۔

قیمت اشتہارات …
لے جہاں منتظر خوش ہر کہ سوئے قادیان
ہجری نمبر ۲۸۵ بروز جمعرات
آگیا موعود جس کا تھا بصدی آخر زمان
قیمت از طلبہ … غیر …
جلد ۷
نمبر ۱۰
مورخہ ۹ صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء
سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا
منیجر میاں معراج الدین عمر
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے یہ … ضروری … کہ انتظامی اور ایڈیٹوریل ہر دو محکموں کو جدا کر دیا جاوے … اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی میں ہی تھا۔ اپنے مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھی جس کو میں محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا لیکن … تمام … کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کی طرف زیادہ توجہ کی تو انتظام میں نقص آگیا اور اگر انتظام کی طرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری اپنے درجہ سے ناقص ہونے لگا۔ الحمد للہ۔ یہ نقص دور ہو جائیگا اور اس وقت سرپرست و پروپرائٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود بطور مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بامداد ایک اسسٹنٹ مینیجر کے وہ انتظام اخبار کا کریں گے۔ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑھا دیگا … [illegible] … اصلاح اخبار کی خاطر جہاں اور بہت سے خرچ اٹھائے ہیں۔ بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور کر لیا ہے اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو اطلاع دیجاتی ہے کہ

آئندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق ایڈیٹر کے) نام نہیں ہونی چاہئے۔

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ مینیجر بدر لکھنے چاہئیں۔ ان جو مضامین اخبار میں چھپنے کے لئے ہوں وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئیں لیکن ایسے خطوط پر بھی میرا یا کسی کا نام نہیں ہونا چاہئے بلکہ یہ صرف الفاظ ہونے چاہئیں بنام **ایڈیٹر بدر**

امید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائیں گے تاکہ آئندہ انتظام میں سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

خدا کی تازہ وحی

۷ مارچ ۱۹۰۸ء ۔ ماتم کدہ

فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے

پھر غنودگی میں دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے

مدینۃ المہدی

حضور رسالتمآب کی صحت اچھی ہے آپ صبح و شام سیر کو تشریف لیجاتے ہیں مسجد مبارک میں سید سرور شاہ صاحب نے جمعہ کی نماز پڑھائی ۔ آپ نے فرمایا کہ نبی ایسے وقت آتے ہیں جب قوم کے علماء و امراء و اہل قلم اور دین کے محتاج ہو جاتے ہیں اور بوجہ دنیا پرستی کے نہ حق ظاہر کر سکتے ہیں نہ حق کی مدد ۔ بلکہ اپنی عزت قائم رکھنے کیلئے مخالفت میں حصہ لیتے ہیں پہلے معمولی نشان دکھائے جاتے ہیں جب نہیں مانتے تو پھر قہری نشانوں کے ذریعہ متنبہ کیا جاتا ہے ۔ آخر ہلاک کئے جاتے ہیں ۔ علامہ نور الدین صاحب نے اپنے وعظ میں اذان کی فلاسفی بتائی کہ دوسری قوموں کے سب معنی ... اذان کے ... اس میں کیا کیا حکمتیں ہیں ۔ پھر الحمد للہ کے متعلق ... فرمایا کہ مصائب میں بھی بوجہ کفارہ ذنوب و اجر آخرت ... صلوات ... مومن الحمد للہ کہتا ہے ۔

رسید زر

۱۸ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

- ۳۹۵ ۔ قاضی رکن الدین صاحب عما
- ۱۰۲۲ ۔ منشی فضل دین صاحب للعہ
- ۲۵۱ ۔ چودہری غلام حیدر صاحب عہ
- ۴۹ ۔ میاں نور بخش صاحب للعہ
- ۱۲۲۵ ۔ میاں محمد دین صاحب للعہ
- ۱۸۴۱ ۔ چودہری سرفراز خان صاحب سے
- ۸۱۳ ۔ شاہ محمد صاحب عا
- ۳۴۶ ۔ میاں اعظم صاحب للعہ
- ۷۲۸ ۔ مظفر الدین صاحب للعہ
- ۱۷۷۵ ۔ جان محمد صاحب عا
- ۱۰۵ ۔ مرزا محمود بیگ صاحب عا
- ۳۴۳ ۔ نواب خان صاحب تحصیلدار صہ
- ۱۷۱۸ ۔ مولوی حیدر الدین صاحب للعہ
- ۱۰۷۹ ۔ مہربان علی صاحب عا

۲۰ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

- ۳۱۲ ۔ خلیفہ رشید الدین صاحب معہ
- ۱۴۲۱ ۔ مفتی فضل احمد صاحب عہ
- ۱۳۵۲ ۔ محمد سلیمان صاحب عہ
- ۱۸۵۱ ۔ ملک محمد مبارک صاحب للعہ
- ۱۵۵۱ ۔ بابو نور محمد صاحب للعہ
- ۱۶۰ ۔ بابو عطاء محمد صاحب للعہ
- ۸۸۵ ۔ عبد الحکیم خانصاحب للعہ
- ۱۱۱۹ ۔ محمد رشید صاحب للعہ
- ۴۲ ۔ احمد علی صاحب للعہ
- ۷۹۳ ۔ فضل الدین صاحب للعہ
- ۱۴۱۷ ۔ سید امیر علی شاہ صاحب للعہ
- ۸۵۳ ۔ قربان علی صاحب للعہ
- ۱۴۴۸ ۔ سردار امام بخش صاحب للعہ
- ۸۶۷ ۔ ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب للعہ
- ۳۶۵ ۔ [illegible] للعہ
- ۱۴۲۹ ۔ نبی بخش صاحب للعہ
- ۳۶۶ ۔ میاں عبد اللہ صاحب للعہ
- ۱۴۱۱ ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب للعہ
- ۲۱ ۔ حکیم شاہ نواز صاحب صہ
- ۶۲ ۔ بابو فخر الدین صاحب صہ
- ۳۶۳ ۔ حافظ غلام یٰسین صاحب عا
- ۹۱۵ ۔ غلام رسول صاحب عا
- ۶۶۳ ۔ حسین بخش صاحب للعہ
- ۷۰۶ ۔ شیخ خدا بخش صاحب صہ
- ۸۲۴ ۔ قاضی محبوب عالم صاحب صہ
- ۱۲۶ ۔ مولوی مظفر احمد صاحب عا
- ۱۱۱۹ ۔ بابو الٰہی بخش صاحب عا
- ۱۱۷۹ ۔ چودہری خان محمد صاحب عا
- ۹۶ ۔ مستری الٰہی بخش صاحب عا
- ۱۱۷۱ ۔ محمد شاہ صاحب عا
- ۱۳۲۶ ۔ مولوی احمد علی شاہ صاحب عا
- ۳۶۰ ۔ میاں غلام محمد صاحب عا
- ۱۵۴۹ ۔ قاضی میر حسین صاحب للعہ
- ۱۳۹۷ ۔ اخوندزادہ عطا محمد صاحب عا
- ۱۶۵۳ ۔ خداداد صاحب عا
- ۵۸۶ ۔ محمد دین درزی صاحب للعہ
- ۱۲۸۰ ۔ مرزا محمود بیگ صاحب عا
- ۱۰۳۲ ۔ محمد اشرف صاحب عا
- ۱۹۲۲ ۔ محمد دین صاحب عا
- ۱۱۶۱ ۔ مصری خان صاحب عا
- ۱۷۶۴ ۔ محمد افضل خانصاحب عا
- ۵۲ ۔ سید شاہ نواز صاحب عا
- ۵۴۳ ۔ میاں عبد اللہ صاحب عا
- ۹۲۳ ۔ محمد حیات خانصاحب عا
- ۱۱۰۰ ۔ عطاء الٰہی صاحب عا
- ۱۴۵۱ ۔ بلند خان صاحب عا
- ۱۲۹۴ ۔ دولت خان صاحب عا
- ۷۶۹ ۔ ولی محمد صاحب عا
- ۲۳۵ ۔ شیخ خدا بخش صاحب عا
- ۱۶۱۰ ۔ سیٹھ ہارون محمد صاحب عا
- ۱۶۹۰ ۔ مسٹر عبد الغنی صاحب عا
- ۱۴۸۳ ۔ اقبال علی صاحب عا
- ۱۶۸۴ ۔ اللہ رکھا صاحب عا
- ۱۶۲۳ ۔ برکت علی بیگ صاحب عا
- ۳۶۶ ۔ مولوی عمر الدین صاحب عا
- ۱۱۳۳ ۔ سید ارشاد علی صاحب عا
- ۲۰۲۰ ۔ منشی کالو خان صاحب عا
- ۹۶۹ ۔ احمد علی صاحب للعہ
- ۔ غلام حسین صاحب للعہ

۲۱ ۔ جنوری ۱۹۰۸ء

- ۱۷۵۹ ۔ میاں احمد نور صاحب عا
- ۵۴۸ ۔ مرزا غلام حیدر بیگ صاحب عا
- ۱۹۴ ۔ منشی فضل الٰہی صاحب عا
- ۱۳۰۴ ۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب للعہ
- ۶۴ ۔ حافظ نور احمد صاحب صہ
- ۴۱۴ ۔ سیٹھ عبد الرحمان صاحب صہ
- ۶۱۵ ۔ منشی عبد الخالق صاحب للعہ
- ۱۷۳۰ ۔ غلام محی الدین صاحب عا
- ۱۲۸ ۔ مولوی عبد الحمید صاحب للعہ
- ۱۳۰۹ ۔ محمد افضل صاحب للعہ
- ۹۵۷ ۔ محمد اشفاق صاحب للعہ
- ۸۶۵ ۔ محمد مقبول صاحب عا
- ۶۶۲ ۔ مولوی غلام رسول صاحب عا
- ۱۴۱۲ ۔ منشی شمس الدین صاحب للعہ
- ۳۴۷ ۔ منشی صدر الدین صاحب للعہ
- ۱۳۴۱ ۔ جان محمد صاحب عا
- ۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب للعہ
- ۔ حکیم الطاف حسین صاحب عا
- ۔ نبی بخش صاحب رفوگر للعہ

۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء

- ۱۳۳۰ ۔ بو صاحبہ از مکان نواب سکندر علی خان صاحب مرحوم سے
- ۷۴۶ ۔ بوٹے خانصاحب عا
- ۲۷۲ ۔ مولوی محمد احسن صاحب للعہ
- ۱۶۸۲ ۔ محمد بخش صاحب عا
- ۸۳۹ ۔ حافظ نور محمد صاحب للعہ
- ۳۰۲ ۔ شیخ محمد حسین صاحب للعہ
- ۱۷۴۱ ۔ علی محمد خانصاحب عا
- ۱۵۲۴ ۔ چودہری غلام حسین صاحب للعہ
- ۳۱۳ ۔ راجہ شیر محمد صاحب صہ
- ۱۰۵۷ ۔ منشی عبد الغفور صاحب للعہ

ہم ذکر اللہ سے منع نہیں کرتے

سراج الاخبار میں ہم پر افتراء کیا گیا ہے۔ کہ ہم اللہ کے ذکر سے منع کرتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔ ہم ذکر اللہ تو فرض جانتے ہیں۔ ہاں اس ذکر کے جو قواعد نقشبندی وغیرہ فرقوں میں رائج ہیں۔ اون کی سند ہم مانگتے ہیں کہ ہمیں بتلائیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کب اپنے صحابہ کو اس طریق سے ذکر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ ہمارا مطالبہ تھا۔ جو ہم دفعہ کرچکے ہیں۔ اس کا جواب تا حال ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ اور نہ کوئی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ بدعتی طریقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرنا ایک افتراء ہے۔ جس کی کوئی مسلمان جرأت نہیں کر سکتا۔ اپنی تائید میں جو آیات پیش کی جاتی ہیں۔ معترض اون کے معنے ہی نہیں سمجھتا۔ ہمیں اس بات کا ثبوت ملنا چاہیئے۔ کہ جب حضور رسالتمآب کو یہ ارشاد باری تعالےٰ ہوا۔

واذکر اسم ربک

تو آپ نے اس کی تعمیل کس طرح فرمائی۔ کیا اس طرح جیسے نقشبندی کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری آیات کے متعلق ہمارا جواب ہے مثلاً

فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً

اب اس سے یہ تخصیص کہاں سے ثابت ہے کہ اس سے مراد زبان یا دل کے ساتھ صرف اللہ اللہ کرنا ہے جس کا کچھ ماحصل معلوم نہیں ہوتا۔ کیا مصری مصری کہنے سے منہ میٹھا ہو جایا کرتا ہے۔ اجی اس کا تو مطلب یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت و فعل و سکون میں خیال کرو۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں پھر ذکر اللہ میں داخل ہے نماز۔ تلاوت قرآن اور ہر ایک ایسی بات جس میں خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ذکر ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد اور اولیاء اللہ کے حالات سب ذکر اللہ میں داخل ہیں۔

پس یہ بہت سخت غلطی ہے کہ ہمیں ذکر اللہ کا مخالف سمجھا جاوے۔ ہاں ان جوگیانہ طریقوں کے مخالف ہیں۔ جو خصوص خاص فرقوں میں رائج ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ ہماری اس تحریر کا جواب کوئی صاحب [illegible] یہ نہیں کہتا کہ ہم نے [illegible] تک وہ جواب نہیں دیکھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ وہ رسالہ مل جاوے۔ چنانچہ صاحبزادہ عبدالرسول سائیں اللہ اس کی شہادت دینگے۔ کہ میں نے اون سے بھی اس رسالہ کا مطالبہ کیا تھا۔ وی پی کے لئے بھی کہا گیا۔ مگر مصنف صاحب نہیں بھیجتے ہم بذریعہ اس اخبار کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ نامہ نگار جو بزدلی سے اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرتا۔ ہمیں وہ کتاب بذریعہ وی۔ پی بھجوا دے تو ہم جواب دینگے۔ (اکمل)

ردّ المردود

ہمارے دوست مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں مرقع کے اعتراضات کا رد کر چکے ہیں اب خصم کی مزید مخاصمت پر آپ نے پھر اس کا رد لکھا ہے۔ دوسرا یہ ہم نے رسالہ رد المردود اعتراض یہ تھا۔ کہ میرے آقا نے لکھا ہے کہ آدم سے لیکر آنحضرت صلعم کے زمانہ بعثت تک ۴۷۳۹ برس گذرے اور مسیح موعود نے ہزار ششم میں پیدا ہونا تھا۔ اب معترض زمانہ بعثت کا مطلب نبوت کا ابتدائی سال سمجھ کر ہزار ششم کو ۱۲۷۴ میں ختم کر دیتا ہے حالانکہ حضور کی پیدائش ۱۲۵۰ میں ہوئی۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے نہایت عمدہ طرز اختیار کی ہے۔ کہ تحفہ گولڑویہ کی صحیح عبارت پیش کر دی جو یہ ہے۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے آیات کشف کے ذریعہ سے اطلاع دی۔ کہ سورۃ العصر کے اعداد سے بحساب ابجد معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ کے مبارک عصر تک جو عہد نبوت ہے یعنے تیئس برس کا تمام و کمال زمانہ یہ کل مدت گذشتہ زمانہ کے ساتھ ملا کر ۴۷۳۹ برس ابتدا دنیا سے آنحضرت کے روز وفات تک قمری حساب سے ہیں۔ اب

تاویل القول بما لا یرضی بہ قائلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے معترض کا کوئی حق نہیں کہ ازالہ اوہام کی عبارت پر اعتراض کرے کیونکہ اسی مجمل اور مختصر ذو محمل عبارت کی تفسیر خود مصنف علیہ الصلوۃ والسلام نے دوسرے مقام پر کر دی۔ پھر اسی کے متعلق خطبہ الہامیہ کی عبارت معترض نے پیش کی ہے کہ وہ ہزار ششم میں مبعوث ہوگا جس کا مولوی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ وہ تیرہویں صدی کا نصف کر جس کے معنے خود معترض نے پیدائش کے تسلیم کر لئے ہیں اس سے یہ اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بھی بتایا ہے۔ کہ دراصل حضور کا ہزار ششم میں پیدا ہونا جو حضرت مصنف نے ظاہر کیا ہے اسی لئے

کذالک بعثت فی آخر الالف السادس

رقم فرمایا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ تھا کہ آپ سنہ ۱۳۲۰ھ میں اپنا مامور ہو کر آنا لکھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ چودہویں صدی سے سر پر اس کے جواب میں وہ عبارت نقل کر کر بتا دیا گیا کہ یہ محض مغالطہ ہے آپ تو

وانا علی ذھاب بہ لقادرون

کے اعداد کو وہ زمانہ قرار دیتے ہیں جب علم قرآن زمین سے اوٹھ جائیگا۔ اور یہ زمانہ اسلامی چاند پر ساتویں کی راتوں سے مشابہ ہے پس اس میں بدر کا طلوع سمجھنا سخت غلطی ہے۔

تیسرا انقلاب معترض نے یہ دکھلانے کی کوشش کی تھی۔ کہ ازالہ صفحہ ۱۹۲ کی عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود سنہ ۱۳۰۰ھ میں آنا چاہیئے۔ مولوی صاحب نے اصل عبارت پیش کی ہے۔ جس میں صاف لکھا ہے کہ "یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسےٰ کے وقت اسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا۔ جو حضرت موسیٰ اور عیسےٰ کے درمیان میں زمانہ تھا۔" اس پر یہ اعتراض باوجود اس تسلیم کے کہ اگر انیس کی نسبت کہا جائے۔ کہ قریب قریب بیس کے ہے۔ تو یہ کلام صحیح ہے۔ پیچ پیچ حماقت ہے۔ کیونکہ جب تیرہ۔ چودہ۔ اٹھارہ۔ بیس وغیرہ قریب قریب ہیں۔ تو تیرہ چودہ سو صدیوں میں کیوں قریب قریب نہ سمجھے جاویں۔ [illegible] نے [illegible] عام فہم مقامات سے خلاصہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان جوابوں کے ضمن میں کئی دلچسپ علمی بحثیں ہیں۔ ناظرین تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۲ بابت ماہ فروری و مارچ منگا کر پڑھیں۔ اللہ اس کی مفید اشاعت کریں۔ تاکہ فریق مخالف کی اہلیت کا اندازہ ہوسکے۔

ڈائری

القول الطیب

۱۰ فروری ۱۹۰۸ء - ظہر

فرمایا شیعوں نے مبالغہ کی حد کر دی۔ ایک شیعہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ تمام انبیاء حتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی امام حسین کی شفاعت کے محتاج ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ حضرت علی پر وحی آئی تھی مگر جبرئیل بھول گیا اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آنحضرت جب معراج کو گئے۔ تو آگے علی موجود تھے۔ اور ایک شخص حضرت علی کو خدا کہتا تو کہا کہ اچھا لاکھوں کروڑوں بندے خدا کے اور ایک بندہ تو میرا ہی سہی۔ گویا حضرت علی کو خدا بنا دیا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ علی آسمان پر تو خدا ہے مگر زمین پر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک صحابی ہے۔ جو معمولی خلافت کو بھی نہ سنبھال سکا۔ معلوم نہیں۔ کہ لوگ شیعہ میں کون سا اسلام پاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ کو سوائے دو چار کے یہ مرتد کہتے ہیں۔ امہات المومنین پر سخت اعتراض کرتے ہیں۔ قرآن کو بیاض عثمانی قرار دیتے ہیں۔ جس قوم کے پاس کتاب اللہ نہیں اس کا مذہب ہی کیا ہوا۔ کیا گالیاں دینا اور گھر بیٹھ کر دوسروں پر اور مرے ہوؤں پر تبرے بھیجتے رہنا یہ بھی کوئی مذہب ہے؟ پھر تقیہ جس سے بُری کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ یعنے جس سے دب گئے۔ یا جہاں کوئی اپنا مطلب جاتا دیکھا وہاں اپنے عقیدہ سے انکار کر دیا۔ پھر بتائیں۔ کہ ان کی کوئی عمدہ تفسیر بھی ہے جس سے معلوم ہو کہ یہ لوگ کلام الٰہیہ کے واقف ہیں۔ ہم نے تو جو تفسیر دیکھی اس میں ہر ایک آیۃ کے یہی معنے دیکھے۔ کہ یہ علی کے حق میں ہے۔ مقطعات میں بھی یہی خبط رہا ہے۔ کھیعص۔ ک سے مراد کربلا ہے۔ پھر توحید جو مذہب اسلام کی رُوح ہے۔ اس کا یہ حال کہ آریہ باوجود سخت معاند اسلام ہونے کے ان سے اچھے ہیں۔ جو ہزارہا بتوں کی پرستش سے نفرت رکھتے ہیں۔ اور ان لوگوں نے بُت پرستی کو از سر نو جاری کر دیا۔ ابھی کوئی پتھر پرست یا درخت پرست یا انسان پرست ہو۔ ایک ہی بات ہے۔

یہ امام حسین کے فضائل بیشک بیان کریں۔ ہم منع نہیں کرتے اور جس حد تک انبیاء کرام کی تکذیب لازم نہ آئے۔ اور راستبازوں کی ہتک نہ ہو ہم ماننے کو طیار ہیں۔ مگر یہ تو نہیں۔ کہ انہیں خدا بنا لیں۔ اگر واقعی ان کو امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت ہے۔ تو ان کی پیروی کریں۔ جس سے انسان کو محبت ہو وہ اس کے رنگ سے رنگین ہونا چاہتا ہے۔ اور اس سے کام کرنا اپنا دین و ایمان سمجھتا ہے۔ اتنے پیغمبر گذرے ہیں۔ کیا کبھی کسی نے کہا ہے۔ کہ میری بندگی کرو۔ اصل بات تو یہ ہے کہ دور دور سے گمراہوں کا جو اسلام میں ہو کر اس درجہ تک پہونچے۔ ہدایت پانا نسبتاً مشکل ہے۔ امام حسین کو میں نے دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ ادھر سے ایک شخص چلا آ رہا ہے۔ اور میری زبان سے یہ لفظ نکلا ابو عبد اللہ الحسین۔ پھر دوبارہ دیکھا۔

ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ اور یہی مومن کا طریق ہونا چاہیئے۔ کہ بات کرے۔ تو پوری کرے ورنہ چپ رہے۔ جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے۔ تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ۔ تاکہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو۔ دو باتیں ہیں۔ یا اعتراض یا چپ رہنا۔ یہ تیسرا طریقہ نفاق ہے۔ کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے خفا کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا۔

نظم کامل

”ہماری بخاری“

دکھاتی ہے راہ ہدایت بخاری
سکھاتی ہے طرز عبادت بخاری

نبی کے جو شیدا ہیں دیکھیں اسے وہ
کہ بتاتی ہے اصل سُنت بخاری

جو سُنت ہو اوسکو تو کرتی ہے رائج
اُٹھاتی ہے دنیا سے بدعت بخاری

صحابہ کا طرز عمل تو بتائے
جو حق ہے وہ کرتی ہے ثابت بخاری

میں واللہ باللہ یہ سچ کہہ رہا ہوں
کہ ہے بس کلام نبوت بخاری

مسلمان ہیں لیکن فقط نام کے ہیں
جو کرتے ہیں تیری اہانت بخاری

تو میرے نبی پیارے کی پیاری باتیں
سنائے تو آتی ہے لذت بخاری

کلام الٰہی کے پڑھنے کے پیچھے
مجھے ہے تمہاری محبت بخاری

خدا جانتا ہے میں کس شوق دل سے
کروں روز تیری زیارت بخاری

جو تیرے مخالف ہیں شیطان ہیں وہ
ہوئی آخران سب کو ذلت بخاری

کوئی ہے کسی کا کوئی ہے کسی کا
نبی کا جو ہے وہ ہے حضرت بخاری

خدا آپ ہو جائیگا اجر اس کا
اٹھائی جو تو نے مصیبت بخاری

جو حق ہو وہ کہنے سے رکتا نہیں ہر
عجب تو نے پائی ہے جرأت بخاری

یہی آجکل ہے وظیفہ ہمارا
ہو اللہ کی تجھ پہ رحمت بخاری

عقیدہ مرا پوچھتے ہو جو کمل
تو ہے راہ دار جنت بخاری

وہ سر ہے کہ یک میں وہ گل ہوں میں بلبل
ہیں پروانہ شمع رسالت بخاری

انسان کو چاہیئے۔ کہ نیکی میں کوشش کرے اور ہر وقت دعا میں لگا رہے یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور ان کے غیر میں اگر کوئی مابہ الامتیاز ہی نہیں ہے تو پھر خدا کو کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ان کو عزت دے اور ہر طرح حفاظت میں رکھے۔ اور ان کو ذلت دے اور عذاب میں گرفتار کرے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین۔ متقی وہی ہیں۔ کہ خدا سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں۔ جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا مافیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں۔ ایمان کا پتہ مقابلے کے وقت لگتا ہے۔

بدرِ منورؔ

۸ - صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۲ - مارچ ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۴ - ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء)

تشریح و معانی الفاظ

لِاِیلٰف - اُلفت دلانے کے لئے
اس گھر کے رب کے ساتھ اُلفت دلانے کے لئے
اصحاب الفیل کو اس واسطے قتل کیا گیا اور شکست دیکر
اور خائب و خاسر واپس کیا گیا ہے۔ کہ قریش اور اہل عرب کا
یقین تازہ ہو کر اس گھر کی حفاظت اللہ تعالےٰ خود کرتا ہے
اس طرح وہ خدا تعالیٰ کی خالص عبادت میں مشغول ہوں۔ اور
قریش جو موسم سرما و گرما میں سفر پر جاتے تھے اور تمام بلاد کے
بادشاہ اور تجار ان کی عزت کرتے تھے۔ اس تجارت اور سفر
مین فرق نہ آوے بلکہ اون کی عزت اور بھی زیادہ ہو۔
الٰفھم - انکو اُلفت دلانے کے لئے۔
رحلۃ الشتاء و الصیف - سردی اور گرمی کے سفر مین
قریش تجارت کے واسطے ہر سال دو سفر کرتے تھے
موسم سرما مین افریقہ - ہندوستان کیطرف جاتے تھے۔ اور موسم
گرما مین شام ایران کیطرف جاتے تھے۔ ہر دو طرف کے لوگ ان
کی بہت ہی عزت اور تکریم کرتے تھے اور ہدیئے اور تحفے
دیتے تھے اگر خدانخواستہ اصحاب الفیل کو فتح ہو جاتی تو ان
کی یہ تمام عزت جاتی رہتی اور امن اُٹھ جاتا۔ لیکن اصحب فیل
کو تباہ کر کے اللہ تعالےٰ نے ان کی عزت کو اور بھی بڑھایا اور
پہلے سے بھی زیادہ لوگ قریش کی تعظیم کرنے لگے۔ اور وہ
سفر ان کے واسطے اور بھی زیادہ آسان اور بابرکت ہو گئے
فلیعبدوا - پس چاہیئے کہ عبادت کرین۔
رب ھذا البیت - اس گھر کے پروردگار کی۔
الذی - جس نے
اطعمھم - ان کو کھانا کھلایا۔
من جوع - بھوک سے۔
وٰامنھم - اور ان کو دیا۔
من خوف - خوف سے۔

مسلمان ہر وقت اور ہر جگہ خدا کی عبادت کر رہے ہین

بعض جاہل آریہ اور عیسائی اعتراض کیا کرتے ہین کہ مسلمان چونکہ عبادت کے وقت خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرتے ہین اس واسطے یہ بھی ایک شرک ہے اور اس گھر کی عبادت کی جاتی ہے۔ اس سورہ شریف مین اللہ تعالےٰ نے اس بات کا رد کر دیا ہے - فلیعبدوا ربّ ھذا البیت - عبادت اس گھر کے رب کی کی جاتی ہے - نہ کہ اس گھر کی - اور یہ گھر بطور ایک نشان کے ہے - جو خدا تعالےٰ کی برتر اور قادر اور عالم الغیب ہستی کا ثبوت دیتا ہے - کیونکہ دنیا مین بڑے بڑے گھر لوگون نے بنائے - اور بڑی بڑی قومین ان کی امداد مین کھڑی ہوئین لیکن وہ تباہ ہو گئے اور اون کا نام و نشان مٹ گیا - اور یہ گھر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق قائم ہے - اور اس کے اردگرد رہنے والے ہر طرح کے خطرات سے محفوظ ہین - عبادت کے وقت آخر کسی نہ کسی طرف تو انسان مونہہ کرتا ہے - وحدت کے واسطے سب نے ایکطرف مونہہ کیا - اور ایک ایسی طرف مونہہ کیا - جسطرف سے خدا تعالیٰ کا پاک کلام اون تک پہونچا - اور اون کے واسطے موجب ہدایت ہوا - علاوہ اس کے اس مین ایک اور حکمت ہے اور وہ یہ ہے - کہ جیساکہ زمین کے گول ہونے کے سبب ذرات کے ہر ایک حصہ مین مسلمان خدا تعالیٰ کی عبادت مین مصروف ہوتے ہین کیونکہ ایک ہی سیکنڈ مین کہین عصر ہے کہین مغرب کہین عشاء کہین فجر اور کہین ظہر - ان کے علاوہ تہجد اور اشراق اور دوسری نمازین جدا ہین - غرض کوئی بھی ایسا وقت نہین ہوتا جسمین روئے زمین پر کسی نہ کسی جگہ مسلمان خدا کی عبادت نہ کر رہے ہون - گویا مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے - جسپر خدا تعالےٰ کی عبادت کے انوار کا سورج کبھی غروب نہین ہوتا - ایسا ہی عبادت کے وقت ایک خاص سمت کا مقرر کرنا ایک عجیب حکمت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے - کہ خانہ کعبہ کیطرف مونہہ کرنے کے سبب اہل ہند کا مونہہ عبادت کیوقت مغرب کیطرف ہوتا ہے - اہل شام کا جنوب کیطرف اور اہل یمن کا شمال کیطرف - اہل مشرق کا مشرق کیطرف ہوتا ہے اور ان سمتوں کے درمیان مین جو مقام ہے - ان کا مونہہ کم و بیش درجات کے ساتھ ان سمتوں کے درمیان مین ہوتا ہے - الغرض کیا اس کا کوئی ایسا طرف نہین جسطرف مونہہ کرکے مسلمان خدا کی عبادت نہین کرتے - گویا تمام روئے زمین پر اسلامی توحید کی شہادت کی لکیرین اس کثرت کے ساتھ ہر سمت کو گذرتی ہین اور ہر وقت گذرتی ہین کہ تمام روئے زمین ہر وقت مسلمانون کیطرف سے خدا تعالےٰ کی توحید اور تحمید اور تسبیح سے پر رہتی ہے - کوئی اور مذہب دنیا مین ہے - جو اس قدر خدا کی عبادت کرنیوالا ہو؟

خانہ کعبہ کا جائے امن ہونا ایک نشان

خدا کے کام ہی عجیب ہین کسی کو اپنا برگزیدہ بندہ بنانا چاہتا ہے - تو ایک غریب کو لیتا ہے - جو غیر مشہور ہو اور ظاہری علوم سے دنیا کی نظر مین ناواقف ہو - اور کچھ طاقت نہ رکھتا ہو - نہ کوئی جتھا اس کے ساتھ ہو - پھر اسے امام بنا دیتا ہے - چار دانگ عالم مین اس کی قبولیت پھیلا دیتا ہے - تمام عالمون سے بڑھ کر اُسے عالم بنا دیتا ہے - اسے طاقتور بنا دیتا ہے - اور اس کو ایک بڑی قوم کا امام بنا دیتا ہے -

ایسا ہی اس نے جب ایک گھر کو اپنی طاقتور ہستی کے ثبوت مین نشان بنانا چاہا - تو کہاں بنایا - عرب کے میدان مین جہان پانی نہ ملے نہ چارہ نہ خوراک نہ سبزی - نہ کوئی بستی نہ کوئی آبادی نہ کوئی حفاظت کی جگہ - پھر اسے آباد کیا تو ایسا کہ ساری دنیا اس کی طرف دوڑی چلی جاتی ہے - تمام جہان کی دولت وہان پہونچتی ہے - ہر ملک و ملت کا آدمی وہان پایا جاتا ہے - ہر زبان وہان سمجھی جاتی ہے - حفاظت کا یہ حال ہے - کہ فوجی لحاظ سے کوئی حفاظت کا سامان نہین - پھر بھی سکندر رومی یونان سے نکلا - ہند تک فتح کیا - واپسی پر عرب کی فتح کا ارادہ تھا - راستہ مین ہی ہلاک ہو گیا - خود اس زمانہ مین دجال یورپ سے نکلا اور ہند تک پہونچ گیا - مگر وہی بیت اللہ اسی سے محفوظ رہا - نبی کریم نے دجال کو دیکھا تھا کہ

خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے وہ طواف بھی ایک تو یون ہوگیا کہ بحیرہ قلزم، بحیرہ عرب، عدن سے ہو کر خلیج فارس مین وہان گھوم رہا ہے اور اس سے آگے جو ہوگا وہ بھی ظاہر ہو جائیگا۔

اصبحت حمالة النساء (۱) چونکہ اہل عرب کے واسطے مقدر تھا کہ جب نور محمدی اون کے درمیان سے طلوع کرے تو وہ اس سے منور ہو کر مشرق و مغرب مین پھیلین۔ قیصر و کسریٰ کی سلطنتون کے وارث بنین ایران اور شام کو فتح کرین۔ مصر، الجیریا، مراکو کو مسلمان بناتے ہوئے اسپانیہ مین جا گھسین۔ دوسری طرف ترکستان افغانستان ہند کے ملک فتح کرین۔ چین کے لوگون کو جا کر مسلمان بنائین اس واسطے پہلے سے اللہ تعالیٰ نے اون کے طبائع ایسے بنائے تھے کہ وہ سفر کو پسند کرتے تھے اور کیا گرمی اور کیا سردی ہر دو موسمون مین سفر کیا کرتے تھے پھر اس مین ایک پیشگوئی بھی مخفی ہے۔ کہ اے قریش خدا تعالیٰ نے تمہارے واسطے بڑے بڑے سفر مقدر رکھے ہین وہ سفر ایسے نہ ہونگے کہ تم جس موسم مین جاؤ۔ اوسی مین تم واپس آسکو بلکہ وہ لمبے سفر ہون گے۔ جنمین تمکو سردیان بھی گذارنی پڑینگی اور گرمیان بھی گذارنی ہون گی۔

خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کیا وسیع ہے۔ کہ اوس نے عرب کی قوم کو جو ان اوس پتھر کو جسے معمارون نے رد کر دیا تھا۔ کہ یہ کام کا نہین اوسے ہی کونے پر لگایا۔ وہی قوم تمام دنیا کی سردار بنتی ہے وہی قوم تمام یورپ کو مہذب بنانے والی ہوئی۔ مغرب و مشرق مین اوس نے علوم کا چراغ روشن کر دیا۔ آج تک تمام اسلئے علوم اونہین کی کتابون سے اخذ کئے جاتے ہین ایک ایک مسلمان نے وہ شاندار کتاب لکھی ہے جسکے برابر آج بڑی بڑی جماعتین لگ کر اور لاکھون کروڑون روپے خرچ کر کے نہین لکھ سکتین۔ کیسی ہی طاقتور قادر و توانا آیندہ کی خبرون سے واقف خدا اوس گھر کا ہے۔ جو تیرا ان سو سال سے اس کی عزت پا رہا ہے۔ وہ گھر جسے ابراہیم علیہ السلام والبرکات نے جنگل مین بنایا۔ جنگل بھی وہ جس کے گرد و نواح مین دور تک کوئی آبادی نہ تھی اس گھر مین خدا کی عبادت کے واسطے اپنی بیوی اور بچے کو تنہا چھوڑ دیا۔ اللہ اللہ کیسا وہ ایمان تھا جو حضرت ابراہیم کے سینہ و دل مین تھا۔ کیسا ہی توکل اور ایمان والی وہ بیوی تھی جس سے اپنے خاوند کو کہا کہ جب خدا کا حکم ہے تو اب تو جا۔ تیری اور تیرے کسی اور کی ہمکو پروا نہیں ہے۔ کیا ہی پیارا وہ بچہ تھا۔ جس کی خاطر جنگل بیابان مین چشمہ جاری ہوا اور ایسا جاری ہوا کہ آج تک تمام جہان کے لوگ اوس کا پانی پیتے ہین خدا کی ہزارون ہزار رحمتین اور برکتین ہون تجھ پر اے خدا کے خلیل اے نبیون کے باپ ابراہیم اور ہزارون ہزار برکتین اور رحمتین تجھ پر ہون اے عورتون مین بے نظیر ایک عورت مصر کی شاہزادی اور ابراہیم کی بیوی اور اسمٰعیل کی ماں۔ کیسا ہی خدا رسیدہ تیرا دل تھا۔ کہ تو نے خدا کے حکم کی تابعداری مین اپنے بڑے بھاری امتحان کو اپنے سر پر قبول کیا کہ اگر وہ امتحان پہاڑ پر پڑتا تو پہاڑ اوس کے بوجھ سے شق ہو جاتا۔ بے شک تو ہی اس قابل تھی کہ تیری اولاد مین سے نبیون کا سردار محمد ﷺ پیدا ہو تا تیری اضطرابانہ دوڑ کی یادگار مین آجتک لاکھون انسان مختلف بلاد سے آکر تیرے قدم بقدم دوڑتے اور خدا کی حمد کرتے ہین۔ ایک ابراہیم کے اس گھرانے کی تاریخ خدا تعالیٰ کے دلدادہ اور مقبول بندون کی مثال مین ایسی پر درد ہے۔ کہ دلون کی کثافت کو دور کرتی اور انسان کو خدا کے نزدیک لا دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے راہ مین اس طرح کی قربانی کرنیوالے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے

چون شود بخشائیش حق بر کسے
دل بہشتہ ماند بدنیائیش بسے
خوشتر ش آید بیابان تپان
تا درو نالد زہجر دلستان
پیش از مردن بمیرد حق شناس
زانکہ محکم نیست دنیا را اساس
ہوش کن این جائیگہ جائے فناست
بندہ اے باش چون آخر خداست
زہر قاتل گر بدست خود خوری
من چسان دانم کہ تو دانشوری
بین کہ این عبد اللطیف پاک مرد
چون پئے حق خویشتن برباد کرد
جان بصدق آن دلستان را دادہ است
تاکنون در سنگہا افتادہ است
این بود رسم رہ صدق و وفا
این بود مردان حق را انتہا
از پئے آن زندہ از خود فانی اند
جان فشان بر مسلک ربانی اند
فارغ افتادہ ز نام و عزت و جاہ
دل ز کف وز فرق افتادہ کلاہ
دور تر از خود بہ یار آمیختہ
آبرو از بہر روئے ریختہ
ذکر شان ہم مے دہد یاد از خدا
صدق ورزان در جناب کبریا
گر بجوئی این چنین ایمان بود
کار بر جویندگان آسان بود
لیک تو افتادہ در دنیا اسیر
تا نمیری کے رہی زین دار و گیر
تا نمیری اے سگ دنیا پرست
دامن آن یار کے آید بدست
نیست شو تا بر تو فیضانے رسد
جان بیفشان تا دگر جانے رسد
تو گذاری عمر خود را کبر و کین
چشم بستہ اندرہ صدق و یقین
نیک دل با نیکوان دارد سرے
بر گہر تف مے زند بد گوہرے
ہست دین تخم فنا را کاشتن
واز سر ہستی قدم برداشتن
چون بیفتی با دو صد درد و نفیر
کس ہمے خیزد کہ گردد دستگیر
باخبر را دل تپد بر بے خبر
رحم بر کورے کند اہل بصر
ہمچنین قانون قدرت اوفتاد
مر ضعیفان را قوی آرد بیاد

(باقی آیندہ)

تحریف بائبل

غریب دیسی عیسائی

غریب دیسی عیسائی ۔ بیچارے دیسی عیسائی ۔ قابل رحم دیسی عیسائی مظلوم دیسی عیسائی ۔ مین کن الفاظ مین دیسی عیسائیون کی اس ذلیل اور پست اور تاریک حالت کا اظہار کرون جو گورے پادریون نے اس ملک مین کر رکہی ہے ۔ ملکی معاملات مین جو کچہہ سبقت یا فوقیت انگریزون کی قوم ہم پر چاہتی ہے یا چاہے وہ سب اس کے واسطے جائز اور بجا ہے ۔ کیونکہ وہ فاتح قوم ہے اور فاتح اور مفتوح یکسان نہین ہوسکتے ۔ اس معاملہ مین دیسی اخبارات کی شورش کوئی مفید نتیجہ نہین نکال سکتی اور نہ اس طرز اور رویہ کو اختیار کرنا ان کے واسطے جائز ہوسکتا ہے لیکن مین نہین سمجہہ سکتا ۔ کہ ولائیتی اور امریکن پادریون کو سرکار کیطرف سے کوئی ایسے حقوق دیئے گئے ہون ۔ کہ وہ ہند کے باشندون کو عیسائی بنائین اور عیسائی بہی نہائت تنگ خیال اور محدود علم کا ۔ یورپ امریکہ کے بڑے بڑے فاضل اور محقق پادری لاکھون روپے کے اخراجات اور ہزارہا میل کے سفر سے جو باتین انجیل اور دیگر صحائف کے متعلق پیدا کر رہے ہین اور اپنے گرجون مین وعظ کر رہے ہین وہ باتین دیسی عیسائیون سے کیون پوشیدہ رکہی جاتی ہین اور ان بیچارون کو ان باتون سے کیون بے خبر چھوڑا جاتا ہے ۔ کیا کوئی پادری صاحب اس کے جواب شافی سے مشکور فرماوینگے؟

ولائیت کے محقق کیا فرماتے ہین

جرمنی ۔ فرانس ۔ انگلستان یونائیٹڈ اسٹیٹس ودیگر ممالک یورپ

امریکہ کے محقق رات دن اس تحقیقات مین لگے ہوئے ہین کہ موجودہ بائبل کی اصلیت کیا ہے اور یہ بات اونہون نے بپایہ ثبوت پہونچادی ہے ۔ کہ موجودہ بائبل کی کوئی کتاب ان نبیون یا حواریون کی لکھی ہوئی نہین جن کی طرف وہ منسوب کی جاتی ہین اور یہ امر بھی یقینی طور پر ثابت ہوگیا ہے ۔ کہ ابتدا مین جس طرح یہ کتابین لکھی گئی تھین ۔ اون الفاظ مین اور اس صورت و حالت مین قائم نہین رہین بلکہ ان مین بہت کچہہ تغیر تبدل ہوگیا ہے ۔ ان امور کو جو صاحبان بالتفصیل پڑھنا چاہین ۔ وہ مفصلہ ذیل کتب کو مطالعہ فرماوین ۔

انسکلو پیڈیا برٹانیکا
انسکلو پیڈیا ببلی کا
جیوش انسکلو پیڈیا
ببلی کل دکشنری ۔ ہیسٹنگز

خلاصہ ان تمام تحقیقاتون کا یہ ہے ۔ کہ حضرت عیسٰی نے کبھی کوئی کتاب نہین لکھی نہ لکھائی نہ آپ کے زمانہ مین کوئی کتاب لکھی گئی ۔ بلکہ متی ۔ مرقس ۔ لوقا یوحنا کی طرف بہی جو انجیلین منسوب ہین وہ متی ۔ مرقس اور لوقا و یوحنا نے نہ لکھین اور نہ لکھائین ۔ بلکہ اون کے بعد کسی اور شخص نے لکہین اور اون کیطرف منسوب کین ۔ اگر وہ تمام انجیلیں جمع کی جائین جو اجتک دستیاب ہوئی ہین یا جنکا ذکر عیسائی کتب مین موجود ہے تو اون کی تعداد ایک سو تک پہنچتی ہے اون مین سے یہ چند جن کو بعض کی تحقیقات کے مطابق بطور قرعہ اندازی کے الگ کرکے یہ چند کتابین بائبل مین شامل کرلی گئی ہین ۔ پھر ان مین سے بعض ایسی ہین ۔ کہ بعض عیسائی فرقے اون کو نہین مانتے اور بعض عیسائی فرقے ایسے ہین ۔ کہ اون کے سوا اور بہی چند ایک کتابون کو شامل کرتے ہین یہی حال پرانے عہدنامہ کی کتابون کا ہے اور اس حیثیت سے جمع ہوئی تمام کتابون کو جب ایک مجلد مین جلد کرا لیا جائے تو اس کا نام بائبل ہے ۔

دیسی عیسائی آنکھین کھولین

باوجود اس پراگندگی اور بے اعتباری کے جو بائبل کے لاحق حال ہے ہمارے دیسی عیسائی اپنے اسلامی آبا و اجداد یا ہم وطنون (کیونکہ دیسی عیسائی یا تو اسلام سے مرتد ہین یا ہندو ازم سے نکلنے والے ہین اور ہندو مسلمانون کے ہم وطن ہونے کے سبب ان کے عقائد سے آگاہ ہین) سے سُنے ہوئے عقائد کے مطابق یہ یقین اور ایمان رکھتے ہین ۔ کہ بائبل لفظاً خدا کا کلام ہے ۔ کیونکہ اونہون نے مسلمانون سے سنا ہوتا ہے ۔ کہ توریت خدا کا کلام ہے اور انجیل خدا کا کلام ہے اور توریت حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی ۔ اور انجیل کا نزول حضرت عیسٰی پر ہوا تھا ۔ وہی پرانا عقیدہ مسلمانون والا ساتھ ہے کہ وہ عیسائی بنتے ہین اور یہ نہین سوچتے ۔ کہ خود عیسائی عقیدہ کے مطابق توریت اور انجیل کیا شے ہین ۔ اور یہ بہی نہین سوچتے کہ موجودہ کتابین جو پادری صاحب نے ہمارے ہاتھہ مین دی ہین آیا یہ وہی توریت اور انجیل ہین جن کا ذکر اسلامی واعظین سے سنا تھا یا کہ یہ کوئی اور شے ہین ۔ پادری صاحبان بھی ہمارے دیسیون کو تاریکیون کے بحر ظلمات مین غوطے کہانے کے لئے چھوڑ دیتے ہین اور اون کو اس امر سے باخبر نہین کرتے کہ خود اون کے اپنے عقاید ان کتابون کے متعلق جو ان کے ہاتھہ مین ہین ۔ کیا ہین ۔ عیسائیون کا ماہوار رسالہ تجلی جب کہ پہلے پہل نکلنا شروع ہوا تھا ۔ تو اوس وقت بائبل کی حقیقت کو کسی قدر کہولنے کی کوشش کی گئی تہی ۔ اور صاف لفظون مین اظہار کیا گیا تہا ۔ کہ ہم بائبل کو لفظاً کلام الٰہی نہین مانتے اور اس مین تغیر و تبدل کے قائل ہین ۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت جلد اس سلسلہ کو بند کر دیا گیا ۔ غالباً پادری صاحبان نے تجلی کے ان مضامین کو اردو مین لکھنے والے یا لکھنے کی تحریک کرنے والے (مسٹر فضل) پر خفگی کا اظہار کیا ہوگا ۔ جو وہ جلدی دب گیا ۔ اور بیٹھ گیا بلکہ بیچارہ مر ہی گیا ۔

آسان فیصلہ

موجودہ بائبل کا فیصلہ تو آسان ہے اگر عیسائی صاحبان ذرا بہی غور کرین تو کبھی اس بات کا نام نہ لین ۔ کہ یہ انجیل اور توریت وہی انجیل اور توریت ہے جسکو اسلامی دنیا مانتی ہے بات بہت مختصر اور آسان ہے ۔

اسلامی عقائد کے مطابق توریت خدا کا کلام ہے جو حضرت موسےٰ پر نازل ہوا تہا اس وقت جو توریت عیسائی پیش کرتے ہین اوس مین لکھا ہے کہ پھر موسیٰ مر گیا اور مواب کی وادی مین گاڑا گیا ۔ پھر آج کے دن تک کوئی اوسکی قبر کو نہین جانتا ...... اور اب تک بنی اسرائیل مین موسےٰ کی مانند کوئی نبی نہین اُٹھا (الفاظ "آج کے دن تک" اور "اب تک" قابل غور ہین ۔ کیا یہ سب موسیٰ پر نازل ہوئے تھے !!!) ایسا ہی اسلامی عقائد کے مطابق انجیل جو کچہہ بہی تھی اوس کا نزول حضرت عیسٰی پر ہوا تھا ۔ حضرت عیسٰی کے متعلق عیسائی عقیدہ ہے کہ وہ خود خدا

تھا اسپر کیا نازل ہونا تھا اور یہ انجیل جو پیش کی جاتی ہے یہ نہ حضرت عیسیٰ نے لکھی نہ لکھائی اور نہ اون کے زمانہ مین لکھی گئی خود اوس کے سر پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ متی کی انجیل اور مرقس کی انجیل وغیرہ۔

پس فیصلہ بہت آسان ہے۔ کہ خود عیسائی عقائد کے مطابق بھی۔ یہ انجیل اور توریت جو بائبل کے بھیس مین عیسائی مناد کے ہاتھ مین ہے یہ وہ کتب ہین جنکو اسلامی عقائد نے خدا کا کلام مانا ہے۔

نورافشان صاحب توجہ کرین

باوجود اس وضاحت کے عیسائی اخبار ہمیشہ وہی بے سُرا راگ گائے چلے جاتے ہین۔ کہ مسلمانون کے عقائد کے مطابق توریت انجیل محرف مبدل نہین ہوئی دیکھو قرآن کریم مین لکھا ہے لا تبديل بكلمات الله الله کی باتین نہین بدلتین۔ پھر توریت انجیل کے الفاظ کیون کر بدل گئے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ توریت انجیل اپنی اصلی حالت مین موجود ہے اور رہی ہے۔ جو پادریصاحبان کے ہاتھ مین ہے۔ حال مین عیسائی اخبار نورافشان نے نئے سر سے اس مضمون کو چھیڑا ہے اور ۲۰ فروری کے پرچے مین کسی قدر نورافشانی کر کے باقی کو آئندہ پر رکھا ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ بروقت اون کو کچھ سمجھایا جاوے۔

عیسائیون کو احتیاط کرنی چاہیئے

سب سے اول عیسائی صاحبان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ باوجود عربی زبان سے ناواقف ہونے کے اور اسلامی مسائل سے بےخبر ہونے کے قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر کرنے بیٹھ جانا اون کے واسطے مناسب نہ تھا۔ کوئی عقلمند آدمی قرآن شریف کی آیتہ لا تبديل بكلمات الله کے یہ معنے نہین کر سکتا۔ کہ کلام الٰہی کے الفاظ مین کوئی تغیر و تبدل یا اس کے لکھنے مین عمداً یا سہواً کوئی غلطی انسان کر ہی نہین سکتا۔ اگر ہم قرآن شریف چھاپے پر چھپتے ہین۔ ... ہین کاتب کی غلطیان اور مطبع والون کی غلطیان صاف دکھائی دیتی ہین۔ اور بائبل کا تو جو حال ہم اوپر بیان کر آئے ہین۔ اوس کو چھوڑ کر بھی اس وقت جو بائبلین مختلف فرقہائے عیسویت و یہودیت کے پاس ہین ان مین بہت سے الفاظ بلکہ فقرات بلکہ صفحوں کے صفحون کا فرق نمایان ظاہر ہے۔ پس سمجھنا چاہیئے کہ اس آیتہ شریف کے یہ معنے نہین جو عیسائی صاحبان نے خیال کئے ہین۔ بلکہ ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے جو کلمہ نازل ہوتا ہے۔ خواہ وہ کوئی حکم ہو یا پیشگوئی ہو۔ وہ بہر حال صحیح اور پوری ہونیوالی ہے اوس کو کوئی طاقت روک نہین سکتی اور نہ اس مین کوئی شخص کچھ تبدیلی کر سکتا ہے۔ کہ یہ حکم اس طرح نہین اس طرح ہونا چاہیئے یا یہ پیشگوئی اس طرح پوری نہین ہوگی۔ بلکہ اس طرح ہوگی۔ مثلاً قرآن شریف مین خدا تعالیٰ کا ایک کلمہ نازل ہوا تھا جس کا یہ مطلب تھا۔ کہ مسلمان دجلہ فرات اور سیحون جیحون سے سیراب ہونیوالی زمینون کے فاتح ہون گے۔ اور یہ کلمہ ایسے وقت مین نازل ہوا تھا جب کہ مسلمان بہت ہی کمزور تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے وطن سے بھی ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اور موعودہ ممالک بڑی زبردست سلطنتون کے قبضے مین تھے۔ مگر خدا کا یہ کلمہ پورا ہو کر رہا اور کسی قیصر یا کسریٰ یا فوج کی مخالفت اس کلمہ کو بدل نہ سکی۔ یا مثلاً خدا تعالےٰ کا ایک کلمہ قرآن شریف مین ہے جسکا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور اس کے ساتھی ہمیشہ اپنے مخالفون پر غالب آتے ہین۔ سو اس کلمہ کو کوئی بدل نہین سکتا ہمیشہ سے ایسا ہوا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ہمیشہ ایسا ہوتا رہیگا بالفاظ دیگر یہ آیت قرآن شریف کی ایک دوسری آیتہ کے ہم معنے ہے جو اس طرح سے ہے۔ کہ لن تجد لسنة الله تبديلا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت مین کوئی تبدیلی نہین۔

حفاظت قرآنی

الغرض اس آیتہ شریف کے یہ معنے نہین۔ جو عیسائیون زبان عربی سے ناواقف ہونے کے سبب سمجھے ہین اور اس سے ہرگز یہ ثابت نہین ہو سکتا۔ کہ توریت انجیل مین کوئی تحریف تبدیل نہین ہوئی یا نہین ہو سکتی ہان قرآن شریف مین ایک اور کلمہ ہے۔ جو حفاظت کلام الٰہی کے متعلق ہے مگر وہ صرف قرآن شریف کی حفاظت کے متعلق ہے اور اس کے متعلق انشاء اللہ اگلے اخبار مین لکھا جائیگا۔

استفسار اور اس کے جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مجھے مولانا المکرم مولویصاحب نے بنابر جواب لکھنے کے دیا ہے۔ ہر ایک سوال نمبر وار لکھ کر جواب عرض ہے۔ بحول الله وقوته ولا حول ولا قوة الا بالله۔ لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه

سوال نمبر ۱۔ خدا پاک کا ارشاد ہے۔ کہ ہم بےخبر کو معذب نہین کرتے۔ اور ارسال رسل بعد منحرف کو پکڑتے ہین۔ اور لا يكلف الله نفسا الا وسعها۔ طاقت پر بوجھ ہے پھر ایک مسئلہ مین کتنے ہی نصوص وارد ہو کر کہان تک نوبت پہونچی۔ کفر وغیرہ کے فتوے ظہور پا رہے ہین۔

جواب۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بےخبر کو سزا نہین دیتا اور نہ طاقت سے زیادہ مکلف کرتا ہے۔ مگر آپ کا یہ کہنا کہ ایک مسئلہ مین نصوص متخالفہ وارد ہین۔ اس کی کوئی نظیر آپنے نہین دی۔ آپ یقین کرین۔ کہ نصوص متخالفہ ہرگز نہین ہوتے۔ فتوے کفر تخالف نصوص سے نہین بلکہ نادانی اور نفس پرستی سے ہوتا ہے

سوال نمبر ۲۔ ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا فيكسر الصليب و يقتل الخنزير۔

جواب۔ یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ مگر اس پر آپکا کیا سوال ہے۔ آپنے بیان نہین فرمایا۔

سوال نمبر ۳۔ وان من اهل الكتاب الا ليومنن به قبل موته۔

جواب۔ اس آیتہ شریف کے معنے ہین۔ تمام اہل کتاب حضرۃ مسیح کے قتل کر دینے پر قبل اپنی اپنی موت کے یقین رکھتے ہین اور یہی سچ ہے۔ کیونکہ فی الواقعہ تمام یہود کہتے ہین۔ کہ ہمنے قتل کیا اور تمام مسیحی کہتے ہین۔ کہ ہان مسیح قتل ہوئے اللہ تعالیٰ دونون کی تکذیب کرتا ہے

سوال نمبر ۴۔ وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامه۔

جواب۔ اس پیشگوئی کو ہم نے بچشم خود پہلے مسیح کے تابعین کے حق مین پورا ہوتے دیکھ لیا ہے۔ کہ مسلمان و عیسائی دونون یہود پر جو منکر ہین۔ غالب و فوق ہین دوسرا مسیح بھی آگیا ہے۔ اس کا انجام دنیا دیکھ لیگی۔

سوال نمبر ۵۔ اور کشف ملکین پر شرقی منارہ دمشق پر اُترکر امامت مین گفتگو کرنا۔

جواب۔ نزول تو کشف ملکین پر ہُوا مگر ملائک عام طور پر نظر نہین آیا کرتے۔ منارہ قادیان ٹھیک شرقی جانب دمشق واقعہ ہے جہان نزول مسیح ہُوا۔ پھر کیا اعتراض ہُوا۔ امامت مین گفتگو کرنا کسی صحیح حدیث مین نہین آیا۔

سوال نمبر ۶۔ اور بعد وفات کے رسول خدا کی قبر کے پاس قبر کا ہونا۔

جواب۔ یہ سوال قبل از وقت ہے۔ ابھی مسیح اسوقت زندہ ہے۔

سوال نمبر ۷۔ یہ سب نصوص بعث رسول کا ظہور ہے۔ پھر کفر کا فتوے لگانے والون کو من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ۔ کیا جواب دیتا ہے۔

جواب۔ اصل سوال آپ کا سمجھ مین نہین آیا۔ نصوص کا جواب دیا گیا کہ متخالف نہین ہوتے۔ فتوے کفر لگانے والون پر کفر کا فتوے بے شک عائد ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۸۔ اور عدم الصلوٰۃ خلف الآخر کے مدعی کو صلوا خلف کل بر وفاجر کیا ارشاد سناتا ہے۔

جواب۔ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فتوے کفر لگا کر حسب حدیث محولہ سوال نمبر ۷ لوگون نے خود اپنے اُوپر کفر کا فتوے دیا۔ تو خود اون کے پیچھے نماز جائز نہ رہی۔ اور حدیث مین خلف کل کا فقرہ نہین آیا۔

سوال نمبر ۹۔ اور انما المومنون اخوۃ الآیۃ اور لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کیون بھول گیا۔

جواب۔ ہرگز نہین بھولا بلکہ وہ خود حضرت امام پر فتوی کفر لگا کر اپنے مونہہ سے برادری کا رشتہ توڑ بیٹھے۔ تو بھائی بھی نہ رہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر سے کیا میسر ہوا۔

جواب۔ قرآن مجید احکام توحید نماز روزہ حج زکوٰۃ اخلاق کے بیان کرنے مین بہت ہی آسان ہے۔ دوسرا ہر ایک درجہ کی مومن کے لئے اس کے علمی مذاق کے انداز پر ہی آسان ہے۔

سوال نمبر ۱۱۔ پھر ہم سواد اعظم مامور ہین۔

جواب۔ عوام کالانعام سواد اعظم نہین بلکہ سواد اعظم اعلیٰ درجہ کا متقی گروہ ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ درجہ کے ایک متقی کو بھی گروہ فرماتا ہے۔ دیکھو ان ابراہیم کان امۃ [۱۶/۱۲۱] (ابراہیم ہی ایک گروہ تھا) تمام انبیاء و رسل مامور اپنے اپنے زمانہ مین پہلے پہل اکیلے ہی ہوتے ہین اور عوام ان کے مقابل پر بکثرت۔ تو اللہ تعالیٰ اون کو ہی گروہ فرما دیتا ہے اور بالآخر گروہ بنا کر دکھا بھی دیتا ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ پس قالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ کو قل اتخذتم عند اللہ عھدا کیا جواب دیتا ہے۔

جواب۔ بعینہٖ یہی حال آجکل بھی ہو رہا ہے۔ حضرت امام پر کفر کا فتوے لگانے والون کا۔ کہ وہ ایک مامور کی مخالفت مین اپنے آپ کو جنتی اور مامور اور اس کے اتباع کو کافر جہنمی قرار دیتے ہین۔ یہ ہی معنی لن تمسنا النار ہین۔

سوال نمبر ۱۳۔ پھر موسےٰ کو انک لن تستطیع معی صبرا کیا ارشاد کرتا ہے۔

جواب۔ موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی نے جب اتباع اپنے معلم کا (جسکو اللہ تعالیٰ نے علمناہ من لدنا علما فرمایا تھا) نہ کیا۔ تو سزا اسے ہذا فراق بینی و بینک سے خالی نہ رہا۔ تو دوسرون کو اس واقعہ سے ضرور عبرت پکڑنی چاہئیے ورنہ وہ بھی سزا سے نہین بچین گے۔

سوال نمبر ۱۴۔ پس جب ارسال رسل سے ورثۃ الانبیاء کو یہ رہنمائی ہوئی۔ کہ ایکدوسرے پر کفر کے فتوے لگانے لگے۔ تو کون سا معیار ہے۔ کہ ہم کو حق معلوم ہو۔

جواب۔ فتویٰ کفر ورثۃ الانبیاء کا کام نہین بلکہ ایک نفس پرست کا کام ہے۔ ہان حق پہنچاننے کے لئے چند معیار مین لکھتا ہون۔ جس سے سچا جھوٹے سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ اول اللہ تعالیٰ سے مومن کامل کو اکثر بشارتین ملتی ہین۔ کیا معنے پیش از وقوع خوشخبریان جو اس کے مرادات یا اس کے دوستون کے مطلوبات ہین اس کو تبلائے جاتے ہین۔ دوم یہ کہ مومن کامل پر ایسے امور غیبیہ کھولے جاتے ہین۔ جو نہ صرف اس کی ذات یا اس کے واسطہ دارون کے متعلق ہون بلکہ جو کچھ دنیا مین قضا و قدر نازل ہونے والے ہین یا بعض دنیا کے افراد مشہورہ پر کچھ تغیرات آنیوالے ہین ان سے برگزیدہ مومن کو اکثر اوقات خبر دی جاتی ہے۔ سوم یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائین قبول ہوتی ہین اور اکثر ان دعاؤن کی قبولیت کی پیش از وقوع اطلاع بھی دی جاتی ہے۔ چہارم یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے دقائق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہین۔ سوائے اس کے اور بھی بہت معیار قرآن مجید مین مذکور ہین۔

سوال نمبر ۱۵۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء عوام الناس کسی پر کفر کی جرأت نہین کرسکتے۔ یہ ورثۃ الانبیاء نے ہی اپنا ورثہ کرلیا ہے۔

جواب۔ علماء کا لفظ فی الواقع انہین بزرگان دین پر بولا جاتا ہے۔ جن کو خشیت الٰہی ہو اور وہ اکثر کسی کی تکفیر پر دلیر نہین ہوتے۔

سوال نمبر ۱۶۔ اگر فرض کرلیا جاوے کہ اس وقت کے علماء جان کر کجرو ہو گئے تو دیدہ و دانستہ کون دوزخ اختیار کرتا ہے۔

جواب۔ ہر ایک نبی رسل مامور کے مقابل پر مخالفین دیدہ و دانستہ شرارت کیا کرتے ہین۔ دیکھو وجحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم ظلما وعلوا [۱۹/۱۷] وان فریقا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون [۲/۱] ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون [۱/۵] یہ اللہ تعالیٰ کی شہادتین بہ نسبت علمائے اہل کتاب کے ہین۔

سوال نمبر ۱۷۔ اگر بہت نصوص ظاہر سے ماؤل ہین تو ولقد یسرنا القرآن سے کیا میسر ہُوا۔

جواب۔ فصیح کلام مین استعارات و تشبیہات بکثرت ہوتے ہین مگر وہ تیسر سے کلام کو نہین روکتے۔ مثلاً من کان فی ہذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ [۱۵/۸] صم بکم عمی [۱/۲] کون نہین جانتا کہ ان الفاظ سے ظاہری اعضا کے اندھے بہرے گونگے مراد نہین۔ کیا اس سے تیسر مین کچھ فرق آگیا کچھ نہین۔ ایک معمولی خواندہ آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ محاورہ ہے۔

سوال نمبر ۱۸۔ اگر لن تستطیع معی صبرا ہی مآل ہے۔ تو ظاہر نصوص سے چشم پوشی کرنی پڑیگی اور حتی نبعث رسولا کا غایۃ مغیا کیون کر ہوگا۔

جواب۔ یہ بالکل صاف بات ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا [۱۵/۲]۔ ہم کسی کو عذاب نہین کرتے جب تک رسول نہ بھیجین اور رسول کا ادب اور عزت یہ ہے کہ اس کی فرمان برداری اور عزت کی جاوے اور اوسکے قول و فعل کو صبر کے ساتھ دیکھا جاوے۔ موسےٰ جیسے اولوالعزم نے بھی جب صبر اپنے معلم کا نہ کیا تو ہذا فراق بینی و بینک کا مزہ چکھنا پڑا۔ تو دوسرون کو

ــــے اور ہی نظام درست... کیونکہ امام مرسل اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر بتلاتا ہے۔ لہٰذا وہ حکماً عدلاً ہوتا ہے۔ اور حکم عدل کی بات ماننی ضروری ہے۔

سوال نمبر ۱۹۔ ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ میں ہٰذا کا مشارٌ الیہ کون ہُوا

جواب۔ ابتدائے رکوع میں ہے۔ قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم ۔۔ (کہہ آؤ۔ پڑھ سناؤں میں جو واجب کیا ہے تمہارے ربّ نے تم پر) ما حرم اس کا مشارٌ الیہ ہے گویا جتنے ان واجبات پر عمل کرنا صراط مستقیم ہے

سوال نمبر ۲۰۔ کلّھم فی النار الا فرقۃ واحدۃ کون فرقہ ہوا۔

جواب اسی حدیث میں ہے صحابہ نے سوال پر فرمایا ما انا علیہ واصحابی۔

سوال نمبر ۲۱۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ الخ ۔۔ ہر دو ملکر ۔ ۔ ۔ ۔ رسول پر القائے شیطانی کے مدعی ہوکر قطعیت نصوص میں کلام کر رہے ہیں۔

جواب۔ مابعد اس آیۃ کا یہ ہے۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایٰتہ ساری آیۃ شریف کے یہ معنے ہیں۔ تجھ سے پہلے جس قدر رسل وانبیاء آئے۔ شیطان اون کے ارادوں میں اپنا دخل دیتا رہا۔ اور اس سلسلہ کی مخالفت کرتا رہا تاکہ یہ سلسلہ نیست ونابود ہوجاوے۔ سو اللہ تعالےٰ القائے شیطان کو دور کر دیتا اور اپنے احکام کو ثابت کردیتا اور یہ ہر زمانہ میں ہوتا رہتا ہے۔ جیسے موسےٰ کے وقت فرعون مسیح کے وقت یافا کاہن اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیوقت ابوجہل اور آجکل مسیح موعود کیوقت آپ کے مخالف ڈوئی۔ چراغ الدین جمونی وغیرہ ان کی رکاوٹیں کہہ تعالےٰ نے دور کردیں۔ اور یہ سلسلہ روز افزون ترقی کر رہا ہے۔

سوال نمبر ۲۲۔ ایک عالم نے لن یجعل اللہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا سے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جو لوگ نیاز غیر اللہ دیتے اور قبر پرستی کرتے ہیں ان سب کا مال چوری کھانا حلال ہے

جواب۔ کسی کے مال کھانے کی نسبت حکم ہے ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض (کسی نبی کو بھی جائز نہیں۔ کہ سوائے خونریزی کے کسی کو قید کرے۔ جب نبی بھی سوائے جنگ کے کسی کا مال نہیں لے سکتا۔ تو دوسرے کو کب جائز ہے اور وہ جنگ اس وقت تک جائز نہیں جب تک ساری شرائط جنگ پوری نہ ہوجاویں۔ جیسے امام کا ہونا یا کسی کا ابتدا ابتدا بجنگ کرنا یا امام پر چڑھائی کر گرانا وغیرہ۔ چوری کی نسبت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاءً بما کسبا نکالاً من اللہ ۔ (چور مرد ہو یا عورت اون کے ہاتھ چوری کی سزا میں کاٹ ڈالو) یہاں مذہب کا ذکر نہیں کہ صاحب مال کس مذہب کا ہو۔ پھر فرمایا۔ لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ۵/۲ (کسی کا مال باطل طریق سے نہ کھاؤ مگر تجارۃ کے طور پر مگر اس میں بھی رضامندی فریقین شرط ہے) جب تجارت میں بھی بلا رضامندی مال لینا جائز نہیں۔ تو چوری کس طرح جائز ہے اور تجارت میں بھی مذہب کی شرط نہیں لگائی۔ پھر فرمایا۔ ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ۔ ۔ ۔ ۔ فبشرھم بعذاب الیم ۱۰/۱۱ اہل کتاب کے مولوی اور درویش لوگوں کا مال باطل طریق سے کھاتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سو اون کو عذاب الیم کی خبر دیدی۔ غرض کسی کا مال چوری زوری کسی طرح بھی سوائے جائز طریقوں کے جائز نہیں۔ سخت حرام اور ظلم ہے

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

فضل دین حکیم از قادیان

آریہ گزٹ پنجاب لاہور

کی ایک تازہ اشاعت میں بیچارے سادہ لوح اڈیٹر نے ایک ایسا ہی بے تکا مضمون لکھا ہے جیسا کہ آریہ گزٹ لاہور کا بے ڈھنگم نام۔ اس مضمون کے پہلے حصہ کا بہتر سے بہتر الفاظ میں یہ خلاصہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ طاعون خدا کا قہر ہے اور گناہوں کے سبب سے ملک مبتلائے طاعون ہوا ہے۔ جب تک لوگ گناہ نہ چھوڑیں گے۔ طاعون سے نجات نہ پائیں گے اگر مرزا صاحب کا یہ قول صحیح ہے۔ تو دس پندرہ برس پہلے کیا گنہگار لوگ ہندوستان میں نہیں تھے۔ اور پھر اب بھی امیر لوگ جو قواعد حفظ صحت کی پابندی کا خیال رکھتے ہیں۔ محفوظ رہتے ہیں۔ اور غریب لوگ زیادہ مبتلا ہوتے ہیں طاعون کا سبب گناہ نہیں۔ بلکہ چوہے ہیں" آریہ دوستوں کی یہ ادا گھائل کئے دیتی ہے۔ کہ وہ ایک بات کا جواب ہزار بار سنکر بھی خاموش نہیں ہوتے۔ میں تو یہی سمجھتا تھا۔ کہ ہمارے ملک کے پوری کچوری بیچنے والے دھوتی پرشاد حلوائیوں سے بڑھ کر بےعقلی پن کی کوئی مثال نہیں ملسکتی۔ مگر اب تجربہ سے معلوم ہُوا۔ کہ ہمارے آریہ بھائی کئی نمبر بڑھے ہوئے ہیں کیونکہ کسی کے منہ کے چبائے ہوئے لقمہ کو خود بار بار چبانا ایک ایسی گھنونی بات ہے کہ جسکے تصور سے جی متلاتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس اعتراض کا جواب متعدد مرتبہ مل چکا ہو۔ اوسی کو دیدہ دلیری سے پھر پیش کرنا کسی کے موںہہ کا لقمہ چبانے سے بھی زیادہ گھنونا کام ہے۔ میں سخت حیران ہوں کہ کیا تمام زمانہ کی پاک بے حیائی ان آریوں ہی کے حصہ میں آگئی ہے۔ پادری فنڈر۔ اور اندرمن وغیرہ کے باسی اور سڑے ہوئے پرانے اعتراضات آجتک سینکڑوں طریقوں اور سینکڑوں کتابوں واخباروں کے ذریعہ سے پیش کرتے۔ اور پانچویں سواروں میں داخل ہوکر ہم بھی ڈنگرے نیست بنتے ہیں۔ بھلا کوئی ان سورماؤں سے اتنا تو پوچھے۔ کہ تم نے ان اعتراضوں کے وہ تمام جوابات جو صدہا مرتبہ پہلے اسلام کی جانب سے کافی وشافی دیئے جاچکے ہیں۔ دیکھ لئے ہیں یا نہیں۔ اور اب اہل اسلام کے جوابات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اعتراضات لکھتے ہو یا ویسے ہی انگلی کاٹ کر شہیدوں میں داخل ہونے کا شوق ہے۔ مثلاً مخنون آریہ نے ترک اسلام میں سینکڑوں اعتراضات جھک مار کر لکھ مارے لیکن میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اگر وہ صرف مولوی محمد قاسم صاحب کی تصانیف ہی (جو اندرمن وغیرہ کے جواب میں لکھی گئی ہے) دیکھ لیتا۔ تو اوسکو اپنے اعتراضات کا بہت بڑا حصہ کم کر دینا پڑتا اور اندرمن کے آگے کی بچی ہوئی ہڈیاں نہ چچوڑنی پڑتیں پھر جب اس مخنون آریہ کے زینت دیئے ہوئے باطل کا سر کچلنے کے لئے ہمارے مقتدا نور الدین رضی اللہ عنہ کا رسالہ نکلا۔ اور اوس نے دہریاں یا بیٹ بال وغیرہ کے خرمن ضلالت پر بجلی کا کام کیا اور نور اسلام سے ظلمت کفر کو کافور کردیا۔ تو اب غیرت ومردمی کا مقتضا یہ تھا کہ اوسی طرز سے صبر وسکون کے ساتھ جب تک نور الدین کے تمام وکمال جواب الجواب سے سبکدوش ہوجاتے

اس وقت تک ہمارے سامنے آنکھ نہ اُٹھاتے یا تصدیق براہین احمدیہ کے جد تکذیب کا نام بھی زبان پر نہ للتے۔ مگر ہمارے باحمیّت آریہ دوست تکذیب ترک اسلام وغیرہ کتابوں کا نام لے لے کر برابر فخر کئے جاتے اور مونچھوں کو تاؤ دیئے جاتے ہیں۔ اس آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے بہادر ایڈیٹر نے اپنی قومی و جبلّی عادت کے موافق اسی قسم کا یہ مضمون لکھا ہے۔ میرا جہاں تک خیال ہے اور رسالوں کو چھوڑ کر صرف اخبار الحکم اور بدر ہی میں ہمارے امام علیہ السلام کے کلمات طیبات کے ذیل میں سینکڑوں نہیں تو بیسیوں مرتبہ اس خدشہ یا مغالطہ کا جواب چھپ چکا ہے۔ باغیرت اور باحمیت ایڈیٹر کے مضمون کا دوسرا حصّہ آواگون کے متعلق ہے (یعنی دس بارہ ہی برس سے ایسے گنہگاروں کا نمبر آگیا ہے جن کو پرمیشر طاعون کی سزا دیتا ہے۔ اخّاہ۔ ہوں نہ ہوں یہ سب جنگ کریمیا کے روسی مقتول ہیں جنہوں نے اتفاق کر کے یہاں ہندوستان میں جنم لیا ہے اور طاعون کی سزا بھگت رہے ہیں لیکن یہ تو صرف قیاس ہی قیاس ہے۔ پرمیشر صاحب کی عادت ہے کہ وہ سزا پانے والے کو اُس کی خطا کبھی نہیں بتایا کرتے کہ مبادا وہ پھر اس خطا کو چھوڑ نہ دے اور اس طرح آواگون کا سلسلہ ہی منقطع نہ ہو جائے) اگر ایڈیٹر صاحب ایک مرتبہ رسالہ رد تناسخ دیکھ لیتے تو پھر شائد اس حصّہ مضمون کے لکھنے کی بے شرمی ہرگز گوارا نہ فرماتے۔

میں اپنی طرف سے جواباً ایک لفظ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر صرف اس خیال سے کہ شائد کسی سعید فطرت کو کچھ فائدہ پہونچ جائے اور اس طرح سے مجھکو کچھ ثواب حاصل ہو جائے آریہ ایڈیٹر کے مضمون کے حصّہ اول کے متعلق ذیل میں اپنے ایک سرسری خیال کو درج کرتا ہوں:—

طاعون کا آنا نتیجہ ہے اور مامور من اللہ کا انکار سبب۔ یہ بات کہ طاعون کس کس کو پکڑے اور کس کس کو چھوڑ دے۔ ایک جداگانہ امر ہے۔ طاعون کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ منکروں اور گنہگاروں اور گستاخوں کو سزا دیتا ہے اور بعض مومنوں کی لغزشوں کا کفارہ بنا کر طاعون کو اُن کے لئے موجب نجات بناتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے کہ وہ ہر ایک مامور کے زمانہ میں اُس مامور کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت اور اس کے منکروں کے سزادہی کے لئے ایک عذاب بھیجتا ہے اور اس عذاب کو اپنے مامور کی کامیابی اور منکروں کی تباہی کا سبب بناتا ہے۔ دیکھو نوح علیہ السلام کے منکر طعمۂ نہنگ طوفان ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام کے منکر لقمۂ اژدہائے رود نیل ہوئے۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین ہیزم آتش شمشیر بنے۔ مخالفین نوحؑ کا آج دُنیا میں کوئی نام لیوا ہے نہ پانی دیوا۔ مخالفین ابراہیم علیہ السلام کا دُنیا میں کہیں اتا پتا بھی باقی نہیں۔ مخالفین لوط علیہ السلام کا آج سوائے ڈیڈ سی (بحیرہ مردار) کے اور کوئی نشان نہیں باقی۔ انہیں کے لئے فرمایا گیا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا۔ مخالفین موسیٰ علیہ السلام کا صرف نام اور نام کے ساتھ لعنت باقی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ مخالفین عیسیٰ کی ذلت۔ ادبار اور تباہی کے سوا کچھ بھی باقی نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) کے مخالفین کے نام کے سوا دُنیا میں نشان تک بھی باقی نہیں۔ بھلا کوئی ہے جو دُنیا میں ابوجہل اور ابولہب کی نسل کا پتہ و نشان بتا دے؟ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

ہمارے آریہ مہربان ان عبرت خیز باتوں کو اچھی طرح نہ سمجھ سکیں۔ تو وہ اپنے ملک یعنی آریہ ورت کے پیغمبروں کے حال پر ہی غور کریں۔ دیکھو حضرت کرشن علیہ السلام کے احکام سے سرتابی کرنے والوں اور اُن کی جماعت سے . . . . مخالفت کرنے والوں نے کیا پھل پایا؟ آج تک کرشن علیہ السلام اور اُن کی جماعت یعنے پانڈوں کا وقار ہندوستان میں قائم ہے۔ لیکن کوروں کی نسل میں کسی ایک شخص کو بھی تلاش کرنا چاہو تو نہ ملیگا۔ ہاں! اُن کے خون سے رنگین کرکشتر کی سُرخ خاک جا کر دیکھ لو۔ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ۔ جناب رامچندر رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کی جماعت کے کارنامے آجتک آسمان عزت کے ستارے بنے ہوئے چمک رہے ہیں۔ لیکن راون اور اُس کے معاونین کو لعنت کے ساتھ ہی یاد کیا جاتا ہے اور اُن منکران سراندیپ کی اولاد میں ایک چوہے کا بچہ بھی شائد ڈھونڈے سے نہ ملے۔ پس جس طرح مخالفین کرشن علیہ السلام کی وجہ سے میدانِ کرکشتر کی آب تیغ کا طوفان اور منکرین رامچندر کی سرکوبی کے لئے جزیرۂ سراندیپ میں آتش جنگ کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفوں کی کرتوتوں اور ناشدنی کوتکوں کے باعث طاعون کی شکل میں عذاب الٰہی نازل ہوا ہے جس طرح مشرکین عرب کے ساتھ کسیقدر مسلمان اور منکرین کرشن علیہ السلام کے ساتھ کسیقدر موئدین کرشن اور سنگلدیپ کے راکھشسوں اور دیسوؤں کے ساتھ کسیقدر سرشٹ یعنے رام چندر کی جماعت والے بھی مارے گئے۔ اسی طرح طاعون میں منکرین مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کوئی اِکا دُکا مومن بھی فوت ہو جاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ بعض منکرین ابھی تک زندہ کیوں ہیں اور طاعون سے اُن کو کیوں نہیں پکڑا۔ یہ ایک سخت احمقانہ اعتراض ہے۔ ابھی طاعون اور دیگر بلیات کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ صبر کرو۔ اور نتیجہ کے منتظر رہو فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ۔ مرد آخر بین مبارک بندہ است وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ

طاعون مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کے وجہ سے آئی ہے اور سوائے اس کے اور کوئی سبب اس کے آنے کا نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں یہی بیان کر دینا کافی ہے۔ کہ آج کوئی شخص دُنیا میں اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ اور اُس کا گھر طاعون کی دستبرد سے محفوظ رہیگا۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اس بات کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اور جو اُن کے گھر میں ہیں۔ طاعون سے محفوظ رہینگے اور اس تحدی کو اس بات کا نشان ٹھہرایا ہے کہ طاعون اُن کی مخالفت اور انکار کے سبب سے آئی ہے۔ اب اگر کسی مخالف میں کچھ غیرت اور حمیت کا ذرا بھی مادہ ہے تو اُس کو چاہیئے کہ وہ طاعون کے کیڑے کسی ترکیب سے مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پھیلا دے۔ یا اگر یہ کام دشوار معلوم ہو۔ تو ہمارے آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر صرف اس بات کا دعویٰ اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا۔ پھر دُنیا دیکھ لیگی۔ کہ آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر کی گردن طاعون جان ہی کے ہاتھ سے مروڑی جاتی ہے یا نہیں۔ اس آریہ اڈیٹر کو چونکہ (بقول اس کے) طاعون کے اسباب و علاج وغیرہ سے خوب واقفیت ہے۔ اور وہ چوہوں وغیرہ کا خوب بند و بست کر سکتا ہے لہٰذا اُس کو چاہیئے کہ وہ چوہوں کا بندوبست کر کے مسیح موعود علیہ السلام کی طرح طاعون سے محفوظ رہنے کا دعویٰ شائع کر دے۔ اور اپنے پیشرو لیکھرام کی طرح اسلام کی صداقت کی ایک دوسری مہر لگا دے۔

راقم

اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی

اطلاع:— چونکہ مجھے بغرض فراہمی چندہ تعمیر بہت دن باہر رہنا پڑا ہے اس لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنس انگریزی وقت پر پورا نہیں ہو سکا۔ ... مارچ و اپریل کا نمبر اکٹھا

اسحق

اسحق نے اپنی تعلیم کے ابتدائی زمانہ مین کوئی خاص امتیاز حاصل نہین کیا۔ وہ صرف چیزون کے بنانے مین مشہور تھا۔ اوس نے نجاری اور کاریگری کے اوزار و ہتھیار اپنے پاس ہتھیار رکھے رہتے اور مختلف پیمانون کے آرے خود اپنے ہاتھ سے تیار کئے تھے جن کی مدد سے اوس نے بہت سی عجیب وغریب چیزیز بنائین۔ ان چیزون کو اوس کے ہمسایون نے بڑی حیرت وتعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اوس کی دادی اپنے لڑکے کی ہنرمندی دیکھ کر ایسی باغ باغ تھی کہ ہر آئے گئے سے اوس کی صناعی کا ذکر کرتے ہوئے تھکتی ہی نہ تھی۔ وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ اسحق ایک نہ ایک دن کوئی بڑا صناع ہوگا۔ اور دنیا مین اچھی طرح بسر کریگا اور بڑا متمول آدمی ہو گزریگا۔

اسحق کی آیندہ زندگی کے متعلق اس کی والدی اور اوس کے ہمسایون کے خیالات کچھ عجیب اختلاف رکھتے تھے۔ کوئی کہتا تھا۔ کہ وہ عمدہ قسم کی لکڑیون کا خوبصورت فرنیچر تیار کرنے مین ماہر ہوگا۔ جس کو دولتمند اپنے محلات آراستہ کرنے کے لئے بڑے شوق سے خریدین گے۔ کسی کا خیال تھا کہ وہ ایک باکمال معمار ہوگا جس کے دست ہنر سے ایسے عالیشان مکان اور سربفلک چرچ بنین گے۔ جو انگلستان مین کبھی نہین دیکھے گئے۔

اوس کی دادی کے چند دوستون نے یہ بھی رائے دی تھی۔ کہ اسحق کو گھڑیال سازی کی تعلیم دیجائے کیونکہ کمال صناعی کے علاوہ اس کی طبیعت کو فن ریاضی سے ایک خاص مناسبت ہے، جو اس ہنر کے لئے نہایت مفید اور بکار آمد ہے۔

چنانچہ اسحق نے بعد مین اسی فن کو اختیار کیا اور بہت سی نادر ونایاب گھڑیان بنائین یہ گھڑیان بعینہ ان گھڑیون کی سی تھین جن مین گھنٹے بجنے کے وقت ڈائل پلیٹ پر ناچتی ہوئی پتلیاں نمودار ہوتی تھین یا اون گھڑیون سے مشابہ تھین جن کے چہرہ پر جوں جوں رقاص (گھڑی کا پنڈلم) حرکت کرتا جاتا ہے۔ ایک جہاز دریا کی لہرون پر تیرتا اچھلتا نظر آتا ہے۔

اسحق کی قوت ایجاد نے کچھ دنون بعد ایک ایسی نایاب گھڑی اختراع کی جو پہلے کبھی نہ دیکھی گئی تھی۔ یہ گھڑیال چکر اور وزن سے نہین بلکہ صرف پانی کے قطرون کے گرنے سے چلنے لگتی تھی۔ یہ ایک ایسا اعجوبہ تھا جس نے تمام لوگون کو ششدر کردیا کیونکہ کسی کے حاشیہ خیال مین بھی نہ تھا کہ پانی کے ایک ظرف سے وقت بتلایا جاسکیگا

پانی کی گھڑی کے علاوہ اسحق نے ایک دھوپ گھڑی بھی ایجاد کی اور اس طرح سایہ مین پانی کی گھڑی اور دھوپ مین دھوپ گھڑی سے بہ آسانی وقت معلوم ہو جاسکتا تھا کہا جاتا ہے۔ کہ دھوپ گھڑی والستھارپ مین آج تک اسحق کے گھر کے بار موجود ہے۔ اگر ایسا ہے تو ضرور اس گھڑی نے اس کے زمانہ طفلی کے اوقات کو اوس کی زندگی کے مشہور گھنٹون کو اور حتی کہ اس کی ساعت وفات کو بھی بتلایا ہوگا۔ جب سے کہ اسحق نے اوسکو قائم کیا تھا۔ ابتک وہ ایک ہی حالت مین ہے اور ٹھیک وقت دے جاتی ہے۔ تاہم یہ نہین کہا جاسکتا کہ یہ گھڑیال اپنے صناع سے زیادہ عرصہ تک باقی رہیگی بلکہ اوس کے بعد بھی زمانہ دراز تک اسحق نیوٹن رہیگا

خدا سے اسحق کو ایک خاص عطیہ یہ ملا تھا۔ کہ وہ مشکل سی مشکل چیزون کو سیدھے سادھے طریقون سے بہ آسانی دریافت کر لیا کرتا تھا۔ مثلاً ہوا کی قوت کا اندازہ معمولی سمجھ کا آدمی شاید ہی کر سکے لیکن اسحق نے جس خوبی سے اس کا اندازہ لگایا ہے اور اس دشوار مسئلہ کو جس خوبی سے حل کیا ہے اس سے زیادہ آسان طریقہ ہو نہین سکتا۔ وہ ہوا کے مقابلہ مین کودا اور اپنی جست کے فاصلہ سے اُس نے تیز اور دھیمی ہوا کی قوتون کا حساب لگالیا وہ اپنے بچپن کے کھیل کود مین بھی اسیطرح فطرت کے راز اور خدا کی قدرت کے اسرار دریافت کیا کرتا تھا۔

اس کی دادی کے مکان کے قریب ایک ہوائی چکی جدید اسلوب پر قائم ہوئی تھی۔ اسحق ہمیشہ وہاں جایا کرتا۔ اور اوس کے حیرت خیز حصون کا مشاہدہ کیا کرتا تھا۔ جبکہ چکی بند رہتی تو وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کیونکر بنی اور اس کی اندرونی ترکیب کیسی ہے۔ جب چکی کے بڑے بڑے پنکھے ہوا کے ذریعہ سے چلنے لگتے تھے تو وہ ان کو غور سے دیکھا کرتا اور سوچتا تھا کہ وہ کیا طریقہ ہے جس سے چکی کے پنکھے اطراف پھرتے اور اناج کو جو اس مین ڈالا جاتا ہے پیس کر آٹا کر دیتے ہین بعد ازین وہ اپنے ہتھیار و اوزار کے ساتھ غیر معمولی طور پر مصروف دیکھا گیا۔

کچھ دن نہ گزرے تھے کہ اس نے اپنی دادی اور تمام ہمسایون کے سامنے اپنی صناعی کا ایک اور تازہ ثبوت پیش کیا۔ جس سے انہین معلوم ہو گیا کہ اسحق کس لئے اس قدر گہرے انہماک مین تھا۔ اس نے ہوا کی چکی کا ایک چھوٹا سا نمونہ تیار کیا تھا۔ چکی کا ایک ایک حصہ اور تمام کل پرزے کامل طور سے اس مین پائے جاتے تھے

اس کے چھوٹے چھوٹے پنکھے کمال کاریگری سے بنائے گئے تھے اور اس کے اندر نہایت صفائی سے استرکاری کی گئی تھی۔ جب چکی کے اس چھوٹے نمونہ کو ہوا مین رکھدیا جاتا۔ تو اس کے پنکھے تیزی سے ہلنے لگتے تھے اور جس وقت مٹھی بھر اناج اس مین ڈالا جاتا تو نہایت خوشنمائی سے پس پسا کر سفید آٹا بن جاتا۔

اسحق کے ہمعصر ساتھیون اور دوستون نے ہوائی اس نئی چکی کو دیکھ کر بے حد خوشی ظاہر کی۔ اور انہین یقین تھا۔ کہ دنیا بھر مین اس سے بڑھکر خوش نما اور عجیب چیز نہین ہے اس کے دوستون مین سے ایک نے کہا کہ اسحق! ایک چیز تم بھول گئے، جو چکی مین ضرور ہونی چاہئے۔ اسحق نے حیران ہو کر پوچھا۔ "وہ کیا" ہے کیونکہ وہ چکی کی ذری ذری سی چیز کو غور سے دیکھ چکا تھا اور کسی شئے کو صفحۂ خاطر سے محو نہین کیا تھا۔

اوس کے دوستون نے کہا۔ "بھلا یہ" بتاؤ مالک کارخانہ کہان ہے؟

اسحق نے کہا "ہان بھئی یہ تو ٹھیک کہتے ہو" دیکھو مین اوس کو بھی پیدا کئے دیتا ہون اور غور کرنے لگا کہ اس کسر کو کس طرح پورا کرے

وہ ایک مصنوعی آدمی کی شکل بہ آسانی تیار کر لیتا مگر اس مین جان کیون کر بھرتا اور حرکت کیسے پیدا کرتا جسکی ایک مالک کارخانہ کو اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے سخت ضرورت تھی۔ بہرکیف جب کوئی اور صورت نظر نہ آئی تو چوہیدان مین ایک چوہا پکڑا گیا۔ اور اس کو مالک کارخانہ کا عہدہ دیا گیا۔ مسٹر ماؤس (موش) اپنے گہرے خاکی رنگ کے کوٹ مین ایک معزز مالک کارخانہ بنے ہوئے پھدکتے پھرتے تھے لیکن وہ صفت دیانت سے بالکل عاری تھے۔ جب اناج پسنے کے لئے اس چھوٹی چکی مین ڈالا جاتا۔ تو وہ کبھی کبھی اس مین سے چرالیا کرتے تھے۔

جون جون اسحٰق سن رسیدہ ہوتا گیا اوس کو اس امر کا احساس ہونے لگا کہ وہ ان امور کی انجام دہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ جو ہوا کی گرنی اور کہلونوں کے بنانے سے زیادہ اہم اور قابل اعتنا ہیں تنہائی میں وہ سارا دن یا تو مختلف خیالات میں غرق دیکہا جاتا یا مفید کتابون کے مطالعہ میں مصروف نظر آتا تہا۔

اسحٰق کا یہ قصہ بہت مشہور ہے۔ کہ وہ ایک سیب کے درخت کے نیچے بیٹھا کتاب پڑہ رہا تھا۔ حسن اتفاق سے ایک سیب ٹوٹ کر اس کے سر پر گرا۔ اس کے گرتے ہی دفعۃً اسحٰق کی طبیعت لڑ گئی اور وہ اس قوت کو پا گیا۔ جس نے اجرام سماوی کو اپنے اپنے مرکز پر برقرار رکہا ہے۔ اس اصول کو معلوم کرنے کے بعد اس کو اس وقت تک چین نہ آیا۔ جب تک اوس نے فطرت کے اس قانون کو دریافت نہ کر لیا۔ جس پر ستارون کا دارومدار ہے۔ اس قانون کی اس نے اس عمدگی سے تحقیق کی ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ خود آسمان پر جا کر انہیں اپنی آنکہون سے دیکہ آیا ہے۔ وہ لڑکا جس نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہوا کی گرنی کیون کر بنتی ہے۔ اب اپنے بنی نوع کو عالم کے کل پرزون کے اسرار سے واقف کرتا ہے۔

اسحٰق اور اوس کے چھوٹے کتے ڈائمنڈ کی کہانی سننے کے قابل ہے۔ اس نے بیس سال تک ایک مشکل مسئلہ پر محنت کی تہی۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ وہ کسی ضرورت سے اپنے کمرہ کے باہر گیا اور اپنے کتے کو آتش دان کے پاس سوتا چھوڑ تا گیا۔ حجرے کے اندر میز پر کاغذات کا تودہ پڑا ہوا تھا۔ جن میں وہ تمام تحقیقات اور تجربات درج تہے جن کو نیوٹن نے اس بیس سال کے عرصہ میں فراہم کیا تہا۔ کتا اپنے مالک کے چلے جانے کے بعد اٹھا اور میز پر اچہل کر شمع کو جو اس پر رکہی جل رہی تہی۔ گرا دیا۔ اوس کا گرنا تہا کہ چشم زدن میں تمام کاغذات کو آگ لگ گئی۔

جب وہ جل کر خاکستر ہو گئے۔ تو نیوٹن نے کمرہ کا دروازہ کھولا۔ اور اپنی بست سالہ محنت کو صرف راکھ کا ڈھیر پایا۔ ایک کونے میں ڈائمنڈ بہی کہڑا تھا۔ کوئی اور شخص ہوتا۔ تو اس کتے کو مار ہی ڈالتا۔ مگر نیوٹن کا صبر و تحمل دیکھو کہ اس نے اپنی معتاد مہربانی سے اسکے سر کو تھپکا اور باوجودیکہ شدت حزن و کرب سے اس کا دل پھٹ رہا تھا صرف اس قدر کہا:۔

"ڈائمنڈ۔ تم نہیں جانتے۔ کہ تم نے کیسی بہاری خطا کی۔"

اس مصیبت سے اس کی صحت کو صدمہ پہونچا اور چند دنوں کے لئے اس کی فرحت و بشاشت خاک میں مل گئی باایں ہمہ کتے کے ساتہ اس کا جو سلوک تھا اس سے اوس کی شیرین خلقی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ہم نے یہ حالات نیوٹن صحیفۂ اہلحدیث سے درج اخبار کئے ہیں۔ تا ہمارے بھائی دیکھیں۔ کہ ہونہار لڑکے کس طرح کھیل ہی کھیل میں علمی دریافتیں کرتے اور آخر ایک بڑے آدمی بن جاتے ہیں ایک ہم مسلمانون کے بچے ہیں۔ کہ سارے جہان کی آوارہ گردی اور دنیا کی تمام بے مصرف کھیلیں اور بے ہودہ مشاغل ان کے حصے میں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم کرے

(دائکمل)

جاہلیت کی انسانیت

عرب کے مشہور شاعر اور رئیس امرالقیس کا باپ جب قتل کیا گیا تو امرالقیس شاہ روم سے مدد طلب کرنے کے لئے نکلا تو راستے میں مقام تیما پر اوس کا گذر ہوا جہان سموال کا قلعہ موسوم بہ ابلق واقعہ تہا۔ سموال کا ایفائے عہد عرب میں ضرب المثل ہے امرالقیس نے سموال کے پاس چند ہتھیار اور چند زرہیں امانت رکہین اور وہان سے راہی ہوا۔ حارث ابن ظالم کو اوس کی خبر لگی اور وہ انہیں چھیننے کے لئے آیا سموال نے دینے سے انکار کیا اور قلعہ بند ہو گیا۔ سموال کا بیٹا باہر شکار کیلئے گیا ہوا تہا۔ حارث نے اوسے پکڑ لیا اور سموال کو اسے دکہا کر کہا:۔ یا تو زرہیں حوالے کرو اور بیٹے کی جان بچاؤ یا اوس سے ہاتہ دہو لو۔ سموال نے بیٹے کی پروا نہ کی اور زرہیں دینے سے صاف انکار کیا حارث نے اس لڑکے کو اس کی آنکہون کے سامنے قتل کر دیا اور چلا گیا۔ امرالقیس تیما کو واپس نہ لوٹ سکا۔ اور مر گیا۔ لیکن سموال نے اپنی زندگی بہر ان زرہون کو اپنے پاس حفاظت سے رکہا

پاسبان پرندہ

امریکہ میں مرغی کے برابر ایک پرندہ ہوتا ہے جس کا نام اجامی ہے۔ پاؤں اور گردن مرغی سے ذرا لمبے ہوتے ہیں۔ پر و بال کالے لیکن سینہ کا حصہ گہرا نیلگون اور زرد ہوتا ہے جو دہوپ میں ایسا چمکتا ہے جیسے کہ مصقلہ کیا ہوا سونا جگمگاتا ہے۔

اجامی بڑا مانوس پرندہ ہے وہ اپنے مالک کا بڑا خیال رکہتا ہے اور کسی دوسرے جانور کو اس کے پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ حق حفاظت پورا ادا کرتا ہے۔ صبح و شام وہ بطخوں کو ہانکتے اور مرغیون کو چراتے دیکہا جاتا ہے اگر کوئی مرغی اپنے منڈے سے الگ ہو کر ادہر اودہر جانا چاہتی ہے تو وہ اوسے ٹہونگیں مار مار کر واپس لوٹا دیتا ہے جب مرغیاں باڑے میں آتی ہیں تو تب بہی وہ ان کی نگہبانی کرتا ہے اور حفاظت میں کتے سے کم نہیں اگر گلہ کے سامنے کوئی درندہ ظاہر ہوتا ہے۔ تو اجامی اس کے مقابلہ کو آگے بڑہتا ہے اور لڑ بھڑ کر اور چیخ پکار اور اپنی تیز ٹہونگیں مار مار کر بہگا دیتا ہے۔ درندہ کو سوائے بہاگنے کچھ بن نہیں پڑتا۔

خالی اوقات میں وہ کہانے کے کمرہ میں بیٹھتا ہے اور اپنے مالک کے کہانا کہانے تک پاسبان کا حق ادا کرتا ہے۔ کتے اور بلیاں جو وہاں آنا چاہتے ہیں انہیں مار نکالتا ہے بعد ازاں باہر چلا جاتا ہے۔ (صحیفہ)

قسطنطنیہ

امریکن اخبار الزمان لکھتا ہے۔ کہ قسطنطنیہ میں ایک لاکہ ۷۶ ہزار آٹہ سو ۶۶ عمارتیں ہیں جن میں ۴۷ ہزار محل سرائیں ہیں اور بلڈنگ ہیں۔ ۴۴ ہزار ۱۹۶ بنک اور ایجنسیاں اور کارخانون کے گودام ہیں ۴۲۷ مہمان سرائیں۔ ۱۷۵ حمام ہیں۔ ۹۴ ایوان وغیرہ ہیں۔ ۱۷۸ عمارتیں وزارت اور گورنمنٹ کے محکموں کی ہیں ۱۹۰ چہاونیاں ہیں اور فوجی گارد ہیں ۴۷۶ جامع مسجدیں ہیں ۵۱۹ اسلامی مدارس اور ۲۴۶ عیسائیوں کے مدرسے ہیں۔ ۶۵ کتبخانے ہیں ۲۴۲ راہب خانے ہیں اور ۲۷ شفاخانے اور ۹ گرجا گھر ہیں۔ (البیان)

انتخاب الاخبار

آخر صلح ہوگئی۔ جنرل ولکاکس اور جنرل وس کیمپ کم مارچ کو پشاور میں پہنچ گئے۔ شرائط صلح یہ ہیں۔ آفریدی قبائل کے (۳۲۲) سرغنوں نے جن میں ذکہ خیل کے سردار بھی شامل ہیں اپنے دستخطوں کے ساتھ ایک عرضی جنرل ولکاکس کی خدمت میں پیش کی کہ جس میں ظاہر کیا تھا کہ ہم خود کو گورنمنٹ کے رحم کے سپرد کئے دیتے ہیں۔ جرگہ نے اس بات کی ذمہ داری بھی اوٹھائی۔ کہ وہ سرغناؤں کو سزا دیں گے ساتھ ہی بیس ہزار روپے کی بندوقیں بھی ضمانت کے طور پر داخل کیں اور وہ اوس وقت تک واپس نہ دی جاویں گی جب تک درۂ خیبر کے پولیٹکل ایجنٹ کو اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ چوروں کو کافی سزا دی گئی ہے۔ یہ شرائط ۲۸ کو ایک عام دربار میں پیش ہوئی تہی۔ اور جنرل ولکاکس نے انہیں منظور کر کے ہم کو منتشر ہو جانے کا حکم دیدیا۔

قحط کی سختی سے لوگ بہوکے مر رہے ہیں۔ ۱۲ فروری کو ایک مرد اور اس کی عورت اور تین بچے مرزاپور سے بنارس میں پیٹ بھرنے کی خاطر آ رہے تھے۔ کہ اون کا ایک بچہ بہوک سے بلبلا کر راستہ ہی میں مرگیا۔ یہاں پہونچکر اس نے اپنی عورت اور دو بچوں کو دہرمسالہ میں رکھا اور خود اپنے لخت جگر کو گنگا میں بہانے گیا۔ اور آتی دفعہ کسی دوکان سے کچہ چنے مانگ لایا۔ اور انہیں اوکھلی میں باریک کوٹ کر انہیں کھلانے کو دئیے اور خود بہوکا ہی پڑا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صبح کو وہ بیچارہ بھی مرگیا۔

۶ مارچ کی شام کو بلب سڑک میانمیر ایک کوٹھی اور کچہ دکانوں پر ایک بھاری ڈاکہ پڑا۔ سنا گیا ہے۔ کہ تقریباً پندرہ ہزار روپے کا نقصان اور ایک جان تلف ہوئی ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ ابھی کچہ پتہ نہیں چلا۔

آفریدیوں کی دست درازیاں راولپنڈی تک بڑھ آئی ہیں۔ پچہلے دنوں میں کچہ آفریدیوں نے مہمان بن کر اپنے میزبان امدادی کے عیال و اطفال کو قتل کیا۔

سب سے بڑی شاہی ٹرین۔ دنیا میں سب سے بڑی شاہی ٹرین قیصر جرمنی کی ہے۔ جو دو سال میں دو لاکہ پونڈ کی لاگت سے تیار ہوئی ہے۔ اس کے بارہ شاندار

نفیس کمرے ہیں۔ جس میں بچوں کی پرورش، دفتر، ناچ رنگ اور نشست گاہ کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے بنے ہیں۔ خزانہ کے کمرہ میں دو آہنی صندوق ہیں۔ جن کی ساخت اس قسم کی ہے کہ چور ان پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔

مسٹر الیفرڈ سندی بیرسٹر سابق ایڈیٹر اخبار ٹریبون چیفکورٹ پنجاب میں بطور ایڈوکیٹ داخل کئے گئے

بلوچستان کے مقام شیرنگ میں جمعرات اور جمعہ گذشتہ کی درمیانی شب کو سخت زلزلہ وقوع میں آیا۔ آٹھ گھنٹے کے عرصہ میں تیرہ دھکے محسوس ہوئے کئی مکانات گر گئے۔ عمارات ریلوے کو بھی نقصان پہونچا۔

اس زلزلے کا اثر مقامات درگئی اور خورست تک نمودار ہوا۔ نقصان کا اندازہ بہت زیادہ خیال کیا جاتا ہے

پنجاب گورنمنٹ نے غلہ کاٹنے کی پچاس مشینوں کے لئے حکم دیدیا ہے۔ زیادہ پیداوار والی فصلوں پر استعمال کریں گے۔

کلکتہ کی فلور ملز اپر سرکلر روڈ مملوکہ میسرز نہانند داس وکیشب لال داس آگ سے بالکل جل گئی۔ دو لاکہ کے نقصان کا اندازہ ہے۔ آگ مشین کے باہم پرزوں کے رگڑنے سے لگی تہی۔

یکم جنوری تا ۶ فروری ۱۹۰۸ء۔ ہندی ریلویز کی مجموعی آمدنی بہ نسبت اسی ہفتہ سال گذشتہ ۴۵ لاکہ کم ہے۔

ہمارے حضور شاہ قیصر ایڈورڈ ہفتم آجکل شہر پیرس میں مقیم ہیں۔

سرحد پر ایک اور گاؤں لوٹا گیا۔ آج ایک اور تار خبر موصول ہوئی ہے۔ جو کہ عجیب وحشت دلا رہی ہے گورنمنٹ تو بہتیرا انتظام کرتی پہرتی ہے مگر یہ قوم ہی ایسی نامراد ہے کہ باوجود اس قدر سخت برتاؤ کے جو ان لوگوں کے ساتہ کیا جاتا ہے مگر پہر بھی اون کو خیال نہیں آتا۔ آج پشاور میں خبر پہونچی ہے۔ کہ بیرونی مہمندوں میں کچہ بے چینی پہیل رہی ہے اور اونہوں نے ۲ مارچ کی رات کو شیلیگرام لوٹ لیا۔ جو کہ قلعہ شبقدر سے پانچ چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ سنا ہے کہ سرکار نے ۵۷ ویں رائفل کی ایک کمپنی روانہ کی ہے کہ اونکو کچہ سبق دیوے۔

(پنجاب سماچار)

دلچسپ

اخبار سائنس سفٹنگز رقمطراز ہے کہ مسٹر ولیم سنیٹ نے ایک کبوتر ایک ریل کے ہمراہ جو ساٹھ میل کا سفر کرنے والی تہی۔ ۱۱ بجکر ۱۲ منٹ پر چھوڑا۔ ریل منزل مقصود پر ۱ بجے پہونچی۔ مگر کبوتر اس سے پیشتر یعنی ایک بجکر ۴۳ منٹ پر۔ اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر کی رفتار پرواز ریل سے بھی زیادہ ہے۔

ہوائی جہاز۔ ایک اطالین انجنیر سگنر فورانینی نے ایک فولادی جہاز مچھر کی شکل کا بنایا ہے۔ اس میں مچھر کی سی ٹانگیں اور بازو ہیں۔ جو ہوا میں اس قدر جلد جلد حرکت کرتے ہیں کہ نظر نہیں آتے۔ اس میں ۵۰ گہوڑوں کی طاقت ہے، اور یہ ۴۳ میل فی گہنٹہ کی رفتار سے چلتا ہے۔

میرے ایک دوست کی چٹھی

شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سفر کو گئے تہے تو آپ نے مجھے اپنے لمبے خطوں سے ممتاز فرمایا تہا۔ اسواسطے میرا بھی جی چاہا کہ میں بھی آپکو ایک خط لکہوں۔ مگر اب لکہوں کیا۔ آپ تو اپنے وعظ اور تبلیغ کے عجیب و غریب ذکر لکہتے تہے۔ میں نہ واعظ اور نہ مبلغ ہو کر یہاں آیا بلکہ ایک مقدمہ میں بلایا ہوا آیا ہوں۔ کوشش میں ہوں کہ جہگڑا والوں میں صلح کرلیں۔ تو میرا دامن خلاص ہو جاوے۔ آج صبح ایک کتے نے مجھے کاٹ کہایا۔ کتے سے مراد کوئی ملاں نہیں۔ بلکہ سچ مچ کا کتا۔ الحمدللہ کہ دیوانہ نہ تہا لیکن سیانہ بھی نہ تہا ورنہ بے تعلق مجھے کیوں کاٹتا۔ خیر زخم خفیف سا ہوا اوپر سے ڈاکٹر صاحب نے کاسٹک جلایا جس سے اور بھی درد ہوا۔ مگر پہلا درد کتے کے دانت کا جب برداشت ہو چکا تہا تو یہ درد تو خود دوست کے ہاتہ سے تہا اسواسطے بجائے رنج کے موجب مسرت ہوا۔ ہاں میں واعظ تو ہو کر نہیں آیا مگر رات کو سب دوست ایک دعوت میں جمع ہو گئے میں بھی مدعو تہا۔ پچاس ساٹہ آدمی تہے اور سب احمدی ایک تقریر کرنے کا فرمایا مجہ پر پڑا اور تو کیا مجہے آتا تہا بسم اللہ کرکے بسم اللہ کا وعظ لیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر میں جو منہ پر آیا۔ کہدیا۔ وعظ میں لوگوں کے سر ہلتے تہے اور میرا دل ہنستا تہا اور اندر ہی اندر میرا نفس ملامت کرتا تہا کہ ہمیں بھی تو اصلاح نہیں ہوئی اور وعظ

صفحہ ۳ کالم ۲ کا سے ابراہیم کے آدھے پڑہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین ... قادیان میں ... فی پرچہ ۲

ای جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان

۱۵ صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

جلد ۷

رجسٹرڈ ایل ۲۰۸

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

مینیجر میان معراج الدین عمر پروپرائٹر

اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل

آگیا موعود ہے مہدیٔ آخر زمان

مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

قیمت از غرباء و طلباء و غیر مذاہب ...

گورنمنٹ ...

افریقہ ...

نمبر ۱۱

ہمارا مذہب

ہمنے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں ہے۔ اسلئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہین۔ کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہین جس طرح ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہین۔ کہ خدا تعالے اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اوس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے خدا تعالے نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے۔ جیسا کہ اوس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کرین یا کوئی شر اپنے ارادہ مین رکھین تو ہم نے خدا تعالے کا شکر ادا نہین کیا کیونکہ خدا تعالے کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالے اپنے بندون کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ درحقیقت یہ دونون ایک ہی چیز ہین۔ اور ایک دوسری سے وابستہ ہین اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے کا چھوٹنا لازم آجاتا ہے بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہین۔ کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہین؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جسکے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اوس سے جہاد کیسا مین سچ سچ کہتا ہون کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے سو میرا مذہب جسکو مین بار بار ظاہر کرتا ہون یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہین ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرین۔ دوسری اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالمون کے ہاتھ سے اپنے سایہ مین ہمین پناہ دی ہو۔ وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔

خدا تعالیٰ نے ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کیلئے بھیجدیا ہے پھر کس قدر بدذاتی ہو گی کہ ہم اس نعمت کا شکر بجا نہ لاوین اس نعمت کی عظمت تو ہمارے دل اور جان اور رگ و جان مین منقوش ہے اور ہمارے بزرگ ہمیشہ اس راہ مین اپنی جان دینے کیلئے طیار رہے۔ (مسیح موعودؑ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

مدینۃ الامام

اس ہفتے کوئی الہام نہین - حضور کی صحت اچھی ہے

علامہ نور الدین علاوہ معمولی مشاغل کے ترجمہ قرآن مین مصروف - اور فاضل امروہی کے مراجعت از وطن کا انتظار ہے۔

سید سرور نے و نعلم ما توسوس بہ نفسہ پر ایک نامکمل خطبہ پڑہا - علامہ نورالدین نے التحیات کی تفسیر کی - جس مین بتایا کہ عبادت فرمان برداری اور تعظیم کا نام ہے - جب یہ تعظیم الفاظ کے ساتھہ ادا کی جائے اور اپنے مولا کی تعریف مدح ستائش کی جائے - تو اس کا نام ہے - تحیۃ - جسے قولی عبادت سے تعبیر کیا گیا ہے صلوٰۃ ان تعظیمات کا نام ہے - جن مین زبان - دل اور اعضاء سب کی شرکت لازمی ہے - یہ بدنی عبادت ہے - پھر اس سے جوش ترقی کرتا کرتا جب مال کے خرچ کرنے تک پہونچ جائے - تو وہ طیبات ملی عبادۃ ہے - پھر جس کے ذریعے یہ پاک تعلیم پہونچی اوس کیلئے سلامتی اور خاص رحمتوں اور برکتوں کے نزول کی دعا ہے - کلمہ شہادت مین توحید کا اقرار اور اوس کی پوری حقیقت واضح کی گئی ہے - دنیا کے اوتارون کی ان کی قومون نے پرستش کی اس لئے لا الٰہ الا اللہ کے ساتھہ محمد عبدہ و رسولہ ایزاد کیا گیا تا عبودیت محمدیہ کا ہر نماز مین اقرار ہوتا رہے - اور توحید کا سبق پختہ ہو - کوثر عربی مین تالاب کو کہتے ہین - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے چشمہ کی التجا کی گئی ہے جس سے اون کی اُمّت کے تشنہ کام ہمیشہ سیراب ہوتے رہین چنانچہ اسی دعا کی قبولیت سے ہر صدی مین خدا سے وحی پانے والے لیستخلفنہم کے وعدے کے موافق آتے رہتے ہین۔

تازہ ڈائری

۱۷ مارچ ۱۹۰۸ء - فرمایا - شیعہ کہتے ہین - قرآن مجید مین کچھہ کمی بیشی ہے اس اعتراض کی زد مین سب سے پہلے وہی آتے ہین - حضرت علی اسی لئے خلیفہ نہین ہوئے تھے کہ معاویہ کے ساتھہ جنگ کرین بلکہ اون کا فرض تھا کہ قرآن کی حفاظت کرین جو اصل الاصول دین ہے - پس وہ اپنی خلافت کے زمانے مین اصل قرآن کو شائع کر جاتے - کیا جس قرآن مجید کی اشاعت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہزارون مخالف و موافق لوگون مین ہوتی رہی اس مین کچھہ تغیر ممکن تھا یہ کیسی لغو بات ہے - پھر ہم پوچھتے ہین - کہ انہی خلفاء کے پیچھے حضرت علی نماز پڑہتے رہے اگر ان کے غاصب ظالم ہونے کا یقین تھا تو ایسا کیون کیا دیکھو ہمارے مرید ہین وہ دوسرون کے پیچھے نماز نہ پڑہین گے تو کیا حضرت علی اون سے بھی ایمانی حالت مین کمزور تھے جو تقیہ کرتے رہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی زمین وسیع ہے ایسی بات ہو تو ہجرت کر جاؤ آپ نے یہ بھی نہ کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ خلفاء ثلاثہ کو اپنا مقتدا تسلیم کرتے تھے۔

فرمایا - نعم الفقراء علے باب الامراء یہ لوگ (اولیاء - انبیاء) اللہ تعالےٰ سے بہتری پاتے ہین - پس انہین امراء کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے امراء ان کے بہت کچھہ محتاج ہین۔

فرمایا - لوگ دین حق اختیار کرکے داعی الی اللہ پر احسان رکھتے ہین اللہ تعالےٰ نے کہا یہ تو میرا احسان ہے کہ تمہین ہلاکت سے بچا لیا تم بجائے احسان جتانے کے نبی کا شکریہ ادا کرو۔

انتخاب الاخبار

سرکل ٹورنیمنٹ امرتسر مین ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم فٹ بال مین جیتی - انعام مبارک۔

رنگون کے ایک محرر عبد اللہ کو چار سو اونس کوکین برآمد ہونے پر تین ماہ سخت قید - ۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔

برما کے مقام منڈلے کی خبر کہ وہان سخت زلزلہ کئی سکینڈ تک اس کے دھکے محسوس ہوتے رہے۔

ریلوے سٹیشن کوٹ لکھپت پر جس ڈرائیور کی غفلت سے حادثہ ٹکر ہوا تھا - چھہ ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا

بمبئی کی خبر کہ سر لارنس جنکنس صاحب چیف جسٹس کو گاڑی کی ٹکر سے پیشانی اور چہرہ پر چوٹین آئین۔

لندن سے خبر آئی - کہ حضور لیڈی منٹو صاحبہ بخیریت تمام واپس پہونچ گئین۔

لندن سے خبر آئی کہ کرکٹ کے ایک شوقین اور ماہر نے اس کھیل کا نیا طریق ایجاد کیا۔

اس مین بجائے دو کے تین طرف وکٹین گاڑ کر کھیلنا ہو گا - بالکل عجیب ہے۔

لندن کے قدیم شاعر شیلی کی تین یادداشت کی کتابین حال مین ۴۵ ہزار روپیہ نیلام کی گئی ہین۔

تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ۱۹۰۶ء مین تمام ہندوستان مین ۴۵ لاکھہ آدمی فوت ہوئے - وجہ بخار

ندوۃ العلماء کے دار العلوم کی عمارت کے لئے بیگم صاحبہ بھوپال نے پچاس ہزار روپیہ دیا۔

نواب بیگم صاحبہ بھوپال کی دادی ہین - ان عطیہ سے عربی تعلیم کو ترقی دینگے - لکھنؤ مین۔

دہلی کے خزانہ مین دو ہزار پونڈ کی دو تھیلیان گم ہو گئین - مالیتی تیس ہزار روپیہ۔

چوری کے شبہ مین ایک چور پکڑا گیا جس نے نوکری چھوڑ دی تھی - عند التلاشی ۲۳ ہزار نقد برآمد ہوا

لندن سے خبر آئی کہ ہمارے حضور شاہ قیصر ہند بذاتِ خود ایک خط قیصر جرمن کو لکھا ہے۔

لندن سے خبر آئی - کہ سر ایڈورڈ گرے نے تمام غیر طاقتون کی خدمت مین ایک تجویز ارسال کی ہے۔

ایک موٹر کار کی ٹکر سے ایک پولیس مین اور دو آدمی مر گئے اور علاوہ اس کے ۱۴ - آدمی زخمی ہوئے۔

دارالامان کے حالات آج سے آٹھ سال پہلے

معزز ناظرین! یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (ایڈیٹر بدر) اپنے محبوب کے عشق میں سرگردان تھا وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بیتابی سے ادہر ادہر پھرتا اور آخر پھر اس میں آکر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے وہ اس بچہ کی مانند تھا۔ جو بدر کامل کو دیکھ کر ہمک ہمک اوپر اُٹھتا اور اس تک پہنچنے میں مقدور بھر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ ہی کیا ہی پُرلذت زمانہ تھا۔ جب ہمارا دوست جب کوئی موقعہ پاتا تو دیوانہ وار اُٹھ دوڑتا نہ رات دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ سمندر میں آکر مل گیا یا یوں کہئے کہ جس لڑی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔ اس پچھلے زمانے کی باتیں بہت پیاری لگتی ہیں اور پھر اس پر نظر کرنے سے خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ پیر برکت علی صاحب کی عنائت سے مجھے ایک پرانا مسودہ مل گیا ہے جو آج پیشکش کیا جاتا ہے ناظرین مطلع رہیں کہ سب سے پہلے ڈائری لکھنے والا میرا صادق بھائی ہے۔ یہ مبارک رسم اسی پر صدق ہاتھوں سے پڑی ہے۔

مکرمی و مخدومی اخویم ڈاکٹر رحمت علی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہمیشہ آپ کے ساتھ اور آپ کی جماعت افریقہ کے ساتھ ہو۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جس کو لگتی ہے وہی جانتا ہے اور دوسرا کیا جانے۔ امام پاک کے قدموں سے دوری کے سبب جو کچھ آپ کے دل کا حال ہے اوس کو میں خوب سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ ایسی اشیاء کے اندازہ کیواسطے میرا دل ہی ایک پیمانہ ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی مضبوط ہو اور وہ ایسے صدموں کو کم فیل کرے اور کوئی میرے جیسا کمزور ہو اور وہ ذرا سی بات پر سرگردان ہو جاوے۔ مگر وہ شارٹ سائٹ کے چشموں کیطرح ہر ایک شارٹ سائیٹڈ دوسرے شارٹ سائیٹڈ کے چشمے کو دیکھتے ہی فوراً تاڑ جاتا ہے کہ بیشک اس چشمہ میں میرا ہی ساتھی ہے یہ سوکیا ہوا کہ ہم آپ کے [illegible] مدت تک آپ کی ملاقات اور زیارت سے کوئی فارغ وقت نہیں ملا۔ پھر حال [illegible] اور [illegible] احباب افریقہ کے خدمت میں

سے کے قلوب کس جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک افریقہ نے ہمارے بہت سے عزیزوں کو ہم سے جدا کیا ہے اور آئے سال ہمارے جگر کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا اور ایسا ٹکڑا وہاں کھینچا جاتا ہے۔ کہ ہماری آنکھیں بھی اوس کے پیچھے پیچھے کھینچی ہوئی افریقہ کو چلی جاتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ ہماری جماعت کی رونق اور میرا مخلص دوست میاں نبی بخش ہم سے افریقہ کی خاطر جُدا ہوا اور اب پھر ایک صدمہ کے اُٹھانے کیواسطے ہمیں طیاری کر لینے کی صدا آگئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جرنیل عبدالرحمٰن فدا اوس کو اوس کے نام کی طرح عبدالرحمٰن بنائے ہم سے جدا ہونیوالا ہے ہمارا دل اس مکرم دوست کے واسطے دردمند ہوتا ہے اور سچے دل سے اوس کیواسطے دعا کرتا ہے کہ خدا اوس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے حسنات اوسے عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ اس افریقہ کی خاطر ہمیں اور کس کس سے جدا ہونا پڑیگا شاید کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے افریقہ رکھا گیا تھا کہ یہ ہمارے لئے فراق کا موجب ہوا بارے فرق اور تفریق اور فراق اس کے نام اور اس کی ہجر میں پایا جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ میں کیا لکھنے بیٹھا تھا اور میں کدھر نکل گیا۔ مگر جب یہ بات درمیان میں آگئی ہے۔ تو میں اس بات کے کہے بغیر رک نہیں سکتا کہ ہماری جانیں قربان ہو جاویں اوس پیارے کے نام پر جو احمدؑ کا غلام پر ہمارا سید اور آقا ہے کہ اوس کی جوتیوں کی غلامی کی طفیل ہمارے سارے دکھ مبدل بہ راحت ہو گئے اور ہمارے سارے غم مبدل بہ خوشی ہو گئے ہمارا ماں اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ اور ہمارا سفر اور ہمارا حضر سب دین کیلئے بن گیا اور ہم خدا کی محبت کے قلعہ میں ایسے آگئے۔ کہ شیطان کا کوئی تیر ہم تک نہیں پہونچ سکتا کہ ہم کو ہم و غم میں ڈالے۔ خیر تو گذشتہ دو دنوں کے واسطے مجھے توفیق عطا ہوئی تھی کہ میں تھوڑی دیر کے واسطے اوس پاک زمین کی آب و ہوا کے ذریعہ سے اپنی بیماریوں کے دفعیت کے لئے سعی کروں۔ تو آج واپس آکر میں نے سوچ کر تھوڑے سے اس جگہ کے حالات بیان کروں اس کے ساتھ اپنے پیارے بھائیوں کی دعوت کروں تاکہ کسی کی [illegible] کے واسطے [illegible] کا موجب ہو جاوے

لیکن انہی دنوں مکرمی مخدومی میاں محمد شاہ صاحب حامدؔ کا ایک عنایت نامہ جو میرے نام آیا تھا اس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ دارالامان کے تازہ حالات سے کچھ ہمیں اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں اون کی ملاقات کرتا ہوا آپ کے پاس پہنچوں اور مجھے اُمید ہے کہ وہ اس عریضہ کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کی خدمت میں ارسال فرمائیں گے

تین سال کے اندر طاعون والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اوس کو لیکر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے اسٹیشن پر اُتر کر دارالامان کو روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ چراغ علی صاحب جو کہ شیخ حامد علی صاحب کے چچا ہیں نہائت مہربانی سے میرے ساتھ ہو لئے اور میرا بوجھ اوٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور ہم دارالامان میں پہونچے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

نماز فجر کیوقت حضور اقدس کی زیارت مسجد میں ہوئی۔ جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر آپ نے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں نے سنایا۔ اور اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر ۹ بجے کے قریب سیر کیواسطے تشریف لائے۔ ملتے ہی فرمایا آپ نے اس کام میں خوب ہمت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہم نے انگریزی نہیں پڑھی۔ کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑھے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اوس کے بھی دو چار صفحے ہر روز ہم لکھ دیا کرتے۔ مگر وہ خدا نے چاہا کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جاوے۔

میں نے عرض کی کہ یہ ہمت اور ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کا ہی ہے۔ فرمایا کہ عالمگیر کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے ہوئے بادشاہ سلامت کے پاس پہونچے اور عرض کی کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر وہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کونسا وقت شکر گذاری کا ہے۔ کہ خانۂ خدا کو آگ لگ گئی ہے۔ اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا

کہ مین مدت سے سوچتا تھا۔ اور آہ سرد بھرتا تھا۔ کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنا ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کاش کہ کبھی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کار خیر مین کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چارون طرف سے مین اوس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تہا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا کہ اس مین میرا ثواب کس طرح ہو جاوے۔ سو آج خدا نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکالدی۔ واللہ السمیع العلیم۔

پھر لیکھرام کے متعلق دیر تک باتین ہوتی رہین۔

فرمایا۔ اسلام پر حملہ کرنے مین اور مسلمانون کا بے جا دل دکھانے مین آریون کے درمیان ایک طرح کی ترمورتی ہی تہی۔ جن مین سے سب سے بڑھ کر لیکھرام تہا اور اس کے بعد اندرمن اور الکھدہاری تھے۔

فرمایا کہ دیانند بھی تہا۔ مگر اوس کو ایسا موقع نہین ملا کہ اور نہ وہ اس طرح سے کتابین لکہتا تہا۔

فرمایا ان تینون نے اور خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیان حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی تہین۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے۔ کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اوس کے برخلاف حد سے بڑھ کر چلایا اس واسطے خدا نے اوس کو چھری سے سزا دی۔

فرمایا۔ لیکھرام کے معاملہ مین غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف دکھائی دیتا ہے۔

اس شخص کا شدھ ہونے کے لئے اوس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہان تک کہ اپنے گھر مین بلاتکلف اوسکو لیجانا۔ شام کے وقت دیگر ملاقاتیون کا چلا جانا ان کا اکیلا رہ جانا عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ لیکھرام کا کتاب لکھتے لکھتے کھڑے ہو کر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے رکھنا اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے وقت دم تک اس کی زبان کو خدا نے ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش کے اور اس علم کے کہ ہم نے اوس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار ہی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اوس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا۔ یہ سب خدا کے فعل ہین۔ جو ہیبت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہین۔

فرمایا۔ کہ لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تہا اور اس کو

بعد ایسا پیدا نہین ہوا۔ کیونکہ اذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ اب اللہ تعالیٰ زمین کو ویسے سے پاک رکھے گا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسیٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکھلائے۔ جیسا کہ سوٹے سے رسی کا بنانا یہ سب شبہ مین ڈالنے والی باتین ہین۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیان مداری لوگ کرتے ہین کہ انسان کی سمجھ مین ہرگز نہین آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسی ایسی کرتوت شعبدہ بازی کے دکھلاتے ہین کہ مرا ہوا آدمی واپس آجاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزین ثابت دکھائی دیتی ہین۔ جیسا کہ آئین اکبری مین بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگون کے سامنے چڑھ گیا اور اوپر سے اوس کے اعضا ایک ایک ہو کر گرے اور اوس کی بیوی ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے پہر اتر آیا اور اوس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک وزیر پر شبہ کیا کہ اوس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اوس پر عاشق ہے اور پہر اس کی تلاشی کی اجازت بادشاہ سے لیکر اوسی کی بغل سے نکال لی۔

فرمایا ایسی صورتون مین جو ہوا ہے اس کے اور کچھ بات باقی نہین رہتی ہے کہ انسان ایمان سے کام لے اور انبیاء کے کامون کو خدا کی طرف سے سمجھے اور شعبدہ بازون کے کامون کو دہوکا اور فریب خیال کرے اور اس طرح سے یہ معاملہ بہت نازک ہو جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت اور فصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہین سکتا۔ اور ایسا ہی معجزہ غیب کی خبرون اور پیشگوئیون کا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شعبدہ بازی مین استاد ہرگز ایسا کرنے کا دعوےٰ نہین کرتا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تا کسی شخص کو شبہ شعبدہ بازی کا نہ رہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کھول کھول کر دکھائے ہین۔ جنمین کوئی شک و شبہ اپنا دخل نہین پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تہا۔ کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو آپ مروا ڈالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جہوٹ بات ہے۔ مگر ان لوگون کو یہ تو خیال کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع اور کعب کو کیونکر قتل کروایا تہا۔

فرمایا۔ ہماری پیشگوئیان سب اقتداری پیشگوئیان ہین اور یہ نشان ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہین۔

فرمایا۔ لوگون کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس مین سوائے قافیہ بندی کے اور کچھ نہین ہوتا جیسے ایک عرب نے لکہا ہے۔ کہ سافرت الی روم دانا شاکی مالم۔ مین روم کو روانہ ہوا اور مین ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تہا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہین۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے۔ کہ اس مین سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہین اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہین کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہین رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہین جا سکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہین۔

ایک شخص نے کسی صوفی گدی نشین کی تعریف کی۔ کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اوس کو سمجھایا جاوے تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جاوے اور عرض کی کہ میرا اوس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خط اون کے نام لکھدین تو مین لے جاؤن اور امید ہے کہ اون کو فائدہ ہو۔ فرمایا۔ آپ وہ چند دن اور یہان ٹھہرین۔ مین انتظار کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ خود بخود استقامت کے ساتھ کوئی بات دل مین ڈالدے تو مین لکھدون۔

پھر فرمایا کہ جب تک ان لوگون کو استقامت حسن نیت کے ساتھ چند دن کی صحبت نصیب نہ ہو جاوے۔ تب تک مشکل ہے۔ چاہیئے کہ کسی کے واسطے دل جوش مارے اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے دل ترسان ہو۔

اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگون کو اکثر یہ حجاب بھی ہوتا ہے۔ کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جاوین۔ فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل نہین ہوتے اور سچے دل سے اس کلمہ کو زبان سے نکالنے والے نہین ہوتے۔ فرمایا جب زید و بکر کا خوف درمیان مین ہے۔ تب تک لا الہ الا اللہ کا نقش دل مین نہین جم سکتا۔

فرمایا۔ یہ جرات دن مسلمانون کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے

دارالامان کے حالات آج سے آٹھ سال پہلے

معزز ناظرین! یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (ایڈیٹر بدر) اپنے محبوب کے عشق میں سرگردان تھا وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بے تابی سے ادہر اُدہر پھرتا اور آخر پھر اس میں آکر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے وہ اس بچہ کی مانند تھا۔ جو بدر کامل کو دیکھ کر ٹکٹک اوپر اُٹھتا اور اس تک پہونچنے میں مقدور بہر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ بھی کیا ہی پُر لذت زمانہ تھا۔ جب ہمارا دوست جب کوئی موقعہ پاتا تو دیوانہ وار اُٹھ دوڑتا نہ رات دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ سمندر میں آکر مل گیا یا یوں کہئے کہ جس لڑی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔ اس پچھلے زمانے کی باتیں بہت پیاری لگتی ہیں اور پھر اس پر نظر کرنے سے خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ بھیر برکت علی صاحب کی عنائت سے مجھے ایک پرانا مسودہ مل گیا ہے جو آج پیشکش کیا جاتا ہے ناظرین مطلع رہیں کہ سب سے پہلے ڈائری لکھنے والا میرا صادق بھائی ہے۔ یہ مبارک رسم اسی پر صدق ہاتھوں سے پڑی ہے۔

مکرمی و مخدومی اخویم ڈاکٹر رحمت علی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہمیشہ آپکے ساتھ اور آپکی جماعت افریقہ کے ساتھ ہو۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جس کو لگتی ہے وہی جانتا ہے اور دوسرا کیا جانے۔ امام پاک کے قدموں سے دوری کے سبب جو کچھ آپکے دل کا حال ہے اوس کو میں خوب سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ ایسی اشیاء کے اندازہ کیواسطے میرا دل بھی ایک پیمانہ ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی مضبوط ہو اور وہ ایسے صدموں کو کم فیل کرے اور کوئی میرے جیسا کمزور ہو اور وہ ذراسی بات پر سرگردان ہو جاوے مگر وہ شارٹ سائٹ کے چشموں کیطرح ہر ایک شارٹ سائیڈ دوسرے شارٹ سائیڈ کے چشمے کو دیکھتے ہی فوراً تاڑ جاتا ہے کہ یہ بھی اس مرض میں میرا ہی ساتھی ہے۔ سو کیا ہوا کہ ہم آپسے جسمانی طور پر دور ہیں ... آپ کی ملاقات اور زیارت سے کوئی ... نہیں ملا۔ بہرحال دل ... اور ... ہوں کہ احباب افریقہ کے ... کے قلوب کس جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک افریقہ نے ہمارے بہت سے عزیزوں کو ہم سے جدا کیا ہے اور آئے سال ہمارے جگر کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا اور ایسا ٹکڑا وہاں کھینچا جاتا ہے۔ کہ ہماری آنکھیں بھی اوس کے پیچھے پیچھے کھچی ہوئی افریقہ کو چلی جاتی ہیں ابھی کل کی بات ہے ہماری جماعت کی رونق اور میرا مخلص دوست میاں نبی بخش ہم سے افریقہ کی خاطر جدا ہوا اور اب پھر ایک صدمہ کے اٹھانے کیواسطے ہمیں طیاری کرنیکی صدا دیگئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جرنیل عبدالرحمٰن فدا اوس کو اوس کے نام کی طرح عبدالرحمٰن بنائے ہم سے جدا ہونیوالا ہے بار بار دل اس مکرم دوست کے واسطے دردمند ہوتا ہے اور سچے دل سے اوس کیواسطے دعا نکلتی ہے کہ خدا اوس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے ... اوسے عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ اس افریقہ کی خاطر میں اور کس کس سے جدا ہونا پڑیگا شاید کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے افریقہ رکھا گیا تھا کہ یہ ہمارے لئے فراق کا موجب ہوا بارے فرق اور تفریق اور فراق اس کے نام اور اس کی ہجے میں پایا جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ میں کیا لکھنے بیٹھا تھا اور میں کدہر نکل گیا۔ مگر جب یہ بات درمیان میں آگئی ہے۔ تو میں اس بات کے کہے بغیر رک نہیں سکتا کہ ہماری جانیں قربان ہوجاویں اوس پیارے کے نام پر جو احمدی غلام پر ہمارا سید اور آقا ہے کہ اوس کی جوتیوں کے غلامی کی طفیل ہمارے سارے دکھ مبدل براحت ہو گئے اور ہمارے سارے غم مبدل بخوشی ہو گئے ہمارا ملنا اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ اور ہمارا سفر اور ہمارا حضر سب دین کیلئے بن گیا اور ہم خدا کی محبت کے قلعہ میں ایسے آگئے۔ کہ شیطان کا کوئی تیر ہم تک نہیں پہونچ سکتا کہ ہم کو ہم و غم میں ڈالے خیر تو گذشتہ دو دنوں کے واسطے مجھے توفیق عطا ہوئی تھی کہ میں تھوڑی دیر کے واسطے اوس پاک سرزمین کی آب و ہوا کے ذریعہ سے اپنی بیماریوں کے ... کے لئے ... - تو آج واپس آکر میں نے سوچ کر ... اس جا کے ... ان کے ... کی دعوت کروں تاکہ کسی کی ... کا موجب ہوجائے

لیکن اپنی دونوں مکرمی مخدومی میر ... شاہ صاحب حامد کا ایک عنایت نامہ جو میرے نام آیا تھا اس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ دارالامان کے تازہ حالات سے کچھ ہمیں اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں اون کی ملاقات کرتا ہوا آپکے پاس پہنچوں اور مجھے اُمید ہے کہ وہ اس عریضہ کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کی خدمت میں ارسال فرمائیں گے

تین سال کے اندر طلب نشان والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اوس کو لیکر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے اسٹیشن پر اُتر کر دارالامان کو روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ چراغ علی صاحب جو کہ شیخ حامد علی صاحب کے چچا ہیں نہائیت مہربانی سے میرے ساتھ ہوئے اور میرا بوجھ اوٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور ہم دارالامان میں پہونچے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

نماز فجر کیوقت حضور اقدس کی زیارت نصیب ہوئی جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر آپنے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں نے سنایا۔ اور اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر ۹ بجے کے قریب سیر کیواسطے تشریف لائے۔ ملتے ہی فرمایا آپنے اس کام میں خوب ہمت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہمنے انگریزی نہیں پڑہی۔ کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑہے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اوس کے بھی دو چار صفحے ہر روز ہم لکھ دیا کرتے۔ مگر وہ خدا ... چاہا کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جاوے۔

میں نے عرض کی کہ یہ ہمت اور ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کا ہی ہے۔ فرمایا کہ ... کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو ... بڑے بڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہونچے اور بعض نے کہا کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر ... فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کون وقت شکرگذاری کا ہے کہ خانۂ خدا کو آگ لگ گئی ہے اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا

کہ مین مدت سے سوچتا تھا۔ اور آہ سرد بھرتا تہا۔ کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کار خیر مین کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چاروں طرف سے مین اوس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تہا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا کہ اس مین میرا ثواب کس طرح ہو جاوے۔ سو آج خدا نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکالدی۔ واللہ السمیع العلیم۔

پھر لیکھرام کے متعلق دیر تک باتین ہوتی رہین۔

فرمایا۔ اسلام پر حملہ کرنے مین اور مسلمانون کا بے جا ملامت کہانے مین آریون کے درمیان ایک طرح کی ترمورتی تہی جن مین سے سب سے بڑھ کر لیکھرام تہا اور اس کے بعد اندرمن اور الکہدہاری تہے۔

فرمایا کہ دیانند بہی تہا۔ مگر اوس کو ایسا موقع نہین ملا کہ اور نہ وہ اس طرح سے کتابین لکہتا تہا۔

فرمایا ان تینون سے اور خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیان حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی تہین۔ اللہ تعالی کا طریق ہے۔ کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اوس کے برخلاف حد سے بڑھ کر چلایا اس واسطے خدا نے اوس کو چھری سے سزا دی۔

فرمایا۔ لیکھرام کے معاملہ مین غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف دکھائی دیتا ہے۔ اس شخص کا شدھ ہونے کے لئے اوس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہانتک کہ اپنے گھر مین بلا تکلف اوسکو لیجانا۔ شام کے وقت دیگر ملاقاتیون کا چلا جانا ان کا اکیلا رہ جانا عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ لیکھرام کا لکہتے لکہتے کہڑے ہو کر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے رکہنا اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے دم تک اس کی زبان کو خدا نے ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش کے اور اس علم کے کہ ہم نے اوس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار بہی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اوس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا یہ سب خدا کے فعل ہین۔ جو ہیبت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہین۔

فرمایا۔ کہ لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تہا اور اس کے بعد ایسا پیدا نہین ہوا۔ کیونکہ اذا ہلک کسری فلا کسری بعدہ اب اللہ تعالے اس زمین کو ایسے سے پاک رکھے گا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسیٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکہلائے۔ جیسا کہ سوٹے سے رسی کا بنانا یہ سب شبہ مین ڈالنے والی باتین ہین خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیان مداری لوگ کہلاتے ہین کہ انسان کی سمجھ مین ہرگز نہین آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسی ایسی کرتوت شعبدہ بازی کے دکہلاتے ہین کہ مرا ہوا آدمی واپس آجاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزین ثابت دکہائی دیتی ہین۔ جیسا کہ آئین اکبری مین بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگون کے سامنے چڑھ گیا اور اوپر سے اوس کے اعضاء ایک ایک ہو کر گرے اور اوس کی بیوی ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے پہر اتر آیا اور اوس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک وزیر پر شبہ کیا کہ اوس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اوس پر عاشق ہے اور پہر اس کی تلاشی کی اجازت بادشاہ سے لیکر اوسی کی بغل سے نکال لی۔

فرمایا۔ ایسی صورتون مین پہر سوائے اس کے اور کچھ بات باقی نہین رہتی ہے کہ انسان ایمان سے کام لے اور انبیاء کے کامون کو خدا کی طرف سے سمجھے اور شعبدہ بازون کے کامون کو دہوکا اور فریب خیال کرے اور اس طرح سے یہ معاملہ بہت نازک ہو جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالے نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت اور فصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہین سکتا۔ اور ایسا ہی معجزہ غیب کی خبرون اور پیشگوئیون کا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شعبدہ بازی مین استاد ہرگز ایسا کرنے کا دعوےٰ نہین کرتا اور اس طرح اللہ تعالے نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تا کسی شخص کو شعبدہ بازی کا شبہ نہ رہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کہول کہول کر دکہلائے ہین جنمین کوئی شک و شبہ اپنا دخل نہین پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تہا کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو آپ مروا ڈالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جہوٹ بات ہے۔ مگر ان لوگون کو یہ تو خیال کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع اور کعب کو کیون قتل کروایا تہا۔

فرمایا۔ ہماری پیشگوئیان سب اقتداری پیشگوئیان ہین اور یہ نشان ہے کہ وہ اللہ تعالے کی طرف سے ہوتی ہین۔

فرمایا۔ لوگون کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس مین سوائے قافیہ بندی کے اور کچھ نہین ہوتا جیسے ایک عرب نے لکہا ہے۔ کہ ساختہ الی دہم دانا علی عالم۔ مین ردم کو روانہ ہوا اور مین ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تہا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہین۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے کہ اس مین سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہین اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہین کہ کوئی ایک جگہ سے اٹہا کر دوسری جگہ نہین رکہا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہین جا سکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہین۔

ایک شخص نے کسی صوفی گدی نشین کی تعریف کی کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اوس کو سمجہایا جاوے تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جاوے اور عرض کی کہ میرا اوس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خط اون کے نام لکہدین تو مین لے جاؤن اور امید ہے کہ اون کو فائدہ ہو۔ فرمایا۔ آپ دو چار دن اور یہان ٹھہرین۔ مین استغفار کرتا ہون کہ اللہ تعالے خود بخود استقامت کے ساتھ کوئی بات دل مین ڈالدے تو مین لکھ دون۔

پھر فرمایا کہ جب تک ان لوگون کو استقامت حسن نیت سے ساتھ چند دن کی صحبت کا حاصل نہ ہو جاوے۔ تب تک مشکل ہے۔ چاہیئے کہ نیکی کے واسطے دل جوش مارے اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے دل ترسان ہو۔

اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگون کو اکثر یہ حجاب بہی ہوتا ہے۔ کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جاوین۔ فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل نہین ہوتے اور سچے دل کر اس کلمہ کو زبان سے نکالنے والے نہین ہوتے۔ فرمایا جب زید و بکر کا خوف درمیان مین ہے۔ تب تک لا الہ الا اللہ کا نقش دل مین نہین جم سکتا۔

فرمایا۔ یہ جرات دین مسلمانون کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے

کہ بغیر اس کے کوئی شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب آدمی لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ تو تمام انسانوں اور چیزوں اور حاکموں اور افسروں اور دشمنوں اور دوستوں کی قوت اور طاقت ہیچ ہو کر انسان صرف اللہ کو دیکھتا ہے اور اس کے سوا سب کے سب اس کی نظروں میں ہیچ ہو جاتے ہیں پس وہ شجاعت اور بہادری کے ساتھ کام کرتا ہے اور کوئی ڈرانے والا اس کو ڈرا نہیں سکتا۔

فرمایا۔ فراست بھی ایک چیز ہے جیسا کہ اس یہودی نے دیکھتے ہی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہدیا کہ میں ان میں نبوت کے نشان پاتا ہوں۔

اور ایسا ہی مباہلہ کے وقت عیسائی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ آسکے کیونکہ ان کے [illegible] نے ان کو کہدیا تھا کہ میں ایسے منہ دیکھتا ہوں کہ اگر وہ کہیں پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے ٹل جا تو وہ ٹل جائیگا۔

فرمایا۔ اگر کسی کے باطن میں کوئی حصہ روحانیت کا ہے تو وہ مجھ کو قبول کریگا۔

فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ایک کتاب تعلیم کی لکھوں اور مولوی محمد علی صاحب اس کا ترجمہ کریں۔ اس کتاب کے تین حصے ہوں گے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالے کے حضور میں ہمارے کیا فرائض ہیں اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے کیا کیا حقوق ہم پر ہیں اور تیسرے یہ کہ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔

فرمایا۔ زمانہ نبوت تو نور علی نور تھا اور ایک آفتاب تھا لیکن اس کے بعد کے اولیاؤں کے جو خوارق و کرامات بتلائے جاتے ہیں وہ اپنے ساتھ انکشاف نہیں رکھتے اور ان کی تاریخ کا صحیح پتہ نہیں لگ سکتا چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے کرامات ان سے دو سو سال بعد لکھے گئے اور علاوہ اس کے ان لوگوں کو ایسے مقابلہ دشمن کا نہیں ملا اور نہ ان کو ایسا فتنہ درپیش آیا جیسا کہ ہم کو۔

ایسی ہی باتوں میں سیر کا وقت ختم ہوا اور روحوں کو ایک تازگی حاصل ہوئی۔

اس کے بعد میں مولوی محمد علی صاحب کی اردل میں اشتہارات انگریزی کے بند کرنے اور ان پر ایڈریس لکھنے میں مصروف ہوا حضرت اقدس پھر ظہر کے وقت تشریف لائے تو گویا حضرت رسول کریم کی مجلس کا نمونہ کہ جس طرح کی باتیں شروع ہوگئیں ہوتی رہیں۔ خانوں کی نفس پرستیوں اور [illegible] منحوس رسم کے متعلق

گفتگو ہوتی رہی اور علماء کے زمانہ پر افسوس ہوتا رہا اور مولوی برہان الدین صاحب نے ان بدیوں کے ذکر میں اپنے [illegible] کا تذکرہ کیا جس کو جماعت شوق سے سنتی رہی۔ اس کے بعد حضور اقدس نے ظہر و عصر کی نمازیں ہمارے ساتھ شامل ہو کر ادا کیں اور مغرب سے عشاء تک [illegible] باہر تشریف فرما رہے اور مغرب کے بعد [illegible] ایک شخص کا ایک خط سنا اور دو اخبار سنیں ایک تو سیالکوٹ کی جس میں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے اور اس کو سن کر بہت محظوظ ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ لکھنے والے کا اجر قائم ہو گیا خصوصاً ڈاکٹر لوقا کے لفظ پر بہت خوش ہوئے اور اس کے ڈاکٹر ہونے کے متعلق زیادہ تحقیقات کرنے کے واسطے اس عاجز کو ارشاد صادر فرمایا۔ اور دوسرا اخبار [illegible] آریوں کی [illegible] پر ایک ایڈیٹوریل ہندو ایڈیٹر کا لکھا ہوا تھا۔ غالباً یہ دونوں مضمون الحکم میں بھی نکل جائیں گے۔ ناظرین ان کو ملاحظہ فرمائیں گے ہر دو قابل پڑھنے کے ہیں۔

اسی وقت حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی ایک نظم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھی جو [illegible] اپنے خط میں لکھی تھی اور اس کے ساتھ ایک عزیز کیواسطے دعا کے لئے التماس تھی۔ نظم کو سن کر حضرت اقدس بعد جماعت بہت خوش ہوئے اور حضرت نے فرمایا کہ اس کو کہیں چھپوا دینا چاہیئے۔ لہذا وہ الحکم میں چھپنے کے لئے دے دی گئی امید ہے [illegible] بہت خوش ہونگے اس کے دو تین شعر میں بھی آپ کو سنا دیتا ہوں۔

ڈنکا بجے جہان میں مسیح کے نام کا
خادم ہے دین پاک رسول انام کا
بٹتا ہے قادیان میں زر روال احمدی
لنگر لگا ہوا ہے وہاں فیض عام کا
نور محمدی سے چمکتا ہے وہ مکان
کچھ رنگ ہی جدا ہے وہاں صبح و شام کا

عشاء کی نماز کے بعد حضور اقدس اندر تشریف لے گئے اور میں نے مولوی محمد علی صاحب کی اسسٹنس میں تھوڑی دیر اشتہاروں کا کام کر کے انہیں کے زیر سایہ بیت السلام میں رات کاٹی۔

نماز فجر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور نماز کے بعد اندر تشریف لے گئے اور اس کے بعد ۹ بجے کے قریب سیر کے واسطے تشریف لائے اور احباب ہمرکاب ہو کر

ساتھ ہو لئے وہی رات والے مضمون ڈاکٹر لوقا کا ذکر درمیان آیا۔ میاں اللہ دیا صاحب لدھیانوی بھی اتفاق ساتھ تھے انہوں نے بھی تصدیق کی کہ لوقا ڈاکٹر تھا مگر یہ ثابت نہیں ہوتا تھا کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں تھا۔ اس کیواسطے زیادہ تحقیقات کیلئے میاں اللہ دیا کو بھی ارشاد ہوا۔ اسی پر بہت دیر تک گفتگو ہوتی چلی گئی۔ حضرت نے فرمایا عربی میں لق مینی کو کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ انگریزی میں لق چانس کو کہتے ہیں۔ فرمایا چانس تک تو بات پہنچ گئی ہے امید ہے کہ مرہم تک بھی بات نکل آوے۔ فرمایا کہ انگریزی کتابوں اور تاریخ کلیسا سے اس کے حالات کے متعلق تحقیقات کرنی چاہیئے۔ یہ ایک نئی بات نکلی ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ یہ کچھ مشکل امر نہیں ہے اگر ہم چاہیں تو لوقا پر توجہ کریں اور اس سے سب حال دریافت کریں مگر ہماری طبیعت اس امر سے کراہت کرتی ہے کہ ہم اللہ کے سوائے کسی اور کیطرف توجہ کریں۔ خدا تعالیٰ آپ ہمارے سب کام بناتا ہے پھر فرمایا کہ یہ لوگ جو کشف قبور کے مدعی ہیں یہ سب جھوٹ اور لغو اور بیہودہ باتیں ہیں اور شرک ہیں سنا ہے کہ اسطرف ایک شخص پھرتا ہے اور اس کو بڑا دعویٰ کشف قبور کا ہے اگر اس کا علم سچا ہے۔ تو چاہیئے کہ وہ ہمارے پاس آوے اور ہم اس کو ایسی قبروں پر لے جائینگے جن سے ہم خوب واقف ہیں۔ مگر یہ سب بیہودہ باتیں ہیں اور ان کے پیچھے پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ سعید آدمی کو چاہیئے کہ ایسے خیالات میں اپنے اوقات کو خراب نہ کرے۔ اور اس طریق کو اختیار کرے جو اللہ اور اس کے رسول اور اس کے صحابہ نے اختیار کیا

اس کے بعد صاحبزادہ سراج الحق صاحب نے ایک اشتہار پڑھا جو کہ ان کے بھائی صاحب نے اپنے سلسلہ کے عرس کیواسطے مریدوں کو دیا ہے۔ اس میں ہر قسم کے کھانوں اور ہر قسم کے کھیل تماشوں اور ناچ رنگوں اور آتشبازیوں کا نقشہ بڑی مقفیٰ عبارتوں اور رنگین فقروں میں کھچا ہوا تھا۔ اس پر گدی نشینوں کے حالات پر افسوس ہوتا رہا اور مولوی برہان الدین صاحب نے اپنے مشاہدہ کی چند گدیوں اور ان کی مجلسوں کا نقشہ کھینچکر احباب کو خوش کیا چونکہ اس میں سرود سے حظ اٹھانے اور [illegible] پینے کا ذکر تھا اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان میں ایک [illegible] حظ کا ہوتا ہے [illegible] سرود سے حظ اٹھاتا ہے اور اس کے نفس کو دھوکہ لگتا ہے۔ کو میں

اس مضمون سے سرور پا رہا ہوں مگر دراصل نفس کو صرف حظ دینا ہوتا ہے خواہ اس میں شیطان کی تعریف ہو یا خدا کی جب یہ لوگ اس میں گرفتار ہو کر فنا ہو جاتے ہیں تو ان کے واسطے شیطان کی تعریف یا خدا کی سب برابر ہو جاتے ہیں۔

اسیر ج کا سیر ختم ہوا لیکن کل کے سیر میں سے ایک بات رہ گئی تھی جسکو اب میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابھی ہمارے مخالفوں میں سے بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کا ہماری جماعت میں داخل ہونا مقدر ہے۔ وہ مخالفت کرتے ہیں پر فرشتے ان کو دیکھ کر ہنستے ہیں کہ تم بالآخر انہی لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے وہ ہماری مخفی جماعت ہے جو کہ ہمارے ساتھ ایک دن ملجائیگی۔

پھر کھانے کے وقت حضور اقدس تشریف لائے اور روٹی کھانے کے بعد حضور اقدسؑ نے ایک تقریر فرمائی جو دلوں کے واسطے نور اور ہدایت کے حاصل کرنے کا موجب ہوئی جو کچھ اس میں سے میں ضبط کر سکا وہ ناظرین کو سناتا ہوں۔ آپ توجہ سے سنیں اس زمانہ کے فتنہ و فساد کا ذکر تھا۔ فرمایا۔

ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے اس کے دور کرنے میں کچھ حصہ لیوے بڑی عبادت یہی ہے کہ اس فتنہ کے دور کرنے میں ہر ایک حصہ لے اسوقت جو بدیاں اور گستاخیاں پھیلی ہوئی ہیں چاہیئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ساتھ اور ہر ایک قوت کے ساتھ جو اسکو دی گئی ہے مخلصانہ کوشش کے ساتھ ان باتوں کو دنیا سے اٹھا دے اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت مل گئی تو کیا فائدہ اگر دنیا میں ہی اجر پا لیا تو کیا حاصل۔ عقبے کا ثواب لو جس کی انتہا نہیں ہر ایک کو خدا کی توحید و تفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہیئے جیسا خود خدا کو اپنی توحید کا جوش ہے غور کرو کہ دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملیگا۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپ کی طرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھ رہیں اگر اس وقت میں کوئی کھڑا نہیں ہوتا اور حق کی گواہی نہیں دیتا اور جھوٹے کو منہ بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ کافر بے حیائی سے ہمارے نبی پر اتہام لگائے جائے اور لوگوں کو گمراہ کرتا جائے تو یاد رکھو کہ وہ بے شک بڑی بازپرس کے نیچے ہے۔ چاہیئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تم کو حاصل ہے۔ وہ اس راہ میں خرچ کرو اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث سے ثابت ہے کہ اگر تم دجال کو نہ مارو تب بھی وہ تو مر ہی جائیگا۔ مثل مشہور ہے ہر کمالے را زوالے

تیرھویں صدی سے یہ فتنیں شروع ہوئیں اور اب وقت قریب ہے کہ اس کا خاتمہ ہو جاوے ہر ایک کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔

خدا کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی ہے جسکو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلی کہا جاتا ہے وہ بھی خدا کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنا ہے خدا کی ایسی عظمت ہو کہ اس کی نظیر نہ ہو۔ نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ خدا نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھاوے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شئے مجھ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے جو اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی موید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں جو خدا کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے واسطے جوش نہیں رکھتے ان کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بیکار ہیں جب تک خدا کیلئے جوش نہ ہو یہ سجدے صرف منتر جنتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ خدا کو قربانی کے گوشت نہیں پہونچتے ایسے تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کیلئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے چلتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں جا سکتا جب تک کیفیت نہ ہو۔ انسان ترقی نہیں کر سکتا گویا خدا نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اوس کے لئے جوش نہ ہو۔ کوئی لذت نہیں دیگا ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے پر دوست نہیں بن سکتا جب تک ساری تمناؤں پر خدا کی عظمت کو مقدم نہ کر لے ولی قریب اور دوست کو کہتے ہیں جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے

ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

چاہیئے کہ یہ خدا کے لئے جوش رکھے پھر یہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائیگا۔ خدا کے مقرب لوگوں میں سے بنجائے گا۔ مردوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ

کے منہ میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے اسی طرح شقاوت کے وقت کوئی چیز اچھی ہو اندر نہیں جاتی یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں جب تک کہ اللہ تعالے کیلئے جوش نہ ہو ذاتی جوش نہ ہو جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو ایسا ہو کہ خود ہی بن جائے کہ یہ جوش میرے میں کیوں ہے بہت ضرورت ہے کہ ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں۔ مگر سوائے خدا کے ارادہ کے کچھ ہو نہیں سکتا اور جو لوگ اس طرح دینی خدمات میں مصروف ہوئے ہیں وہ یاد رکھیں۔ کہ وہ خدا پر کوئی احسان نہیں کرتے جیسا کہ ہر ایک فصل کے کاٹنے کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی مفاسد کے دور کرنے کا اب وقت آگیا ہے۔ تثلیث پرستی حد کو پہنچ گئی ہے۔ صادق کی توہین و گستاخی انتہا تک کی گئی ہے رسول اللہ کا قدر کبھی اور زنبور جتنا نہیں کیا گیا زنبور سے بھی آدمی ڈرتا ہے اور چیونٹی سے بھی اندیشہ کرتا ہے مگر حضرت رسول کریم کو برا کہنے میں کوئی نہیں جھجکا۔ کذبوا بآیتنا کے مصداق ہو رہے ہیں جتنا منہ ان کا کھل سکتا ہے انہوں نے کھولا اور منہ پھاڑ پھاڑ کر سب و شتم کیا ہے اب وہ وقت واقعی آگیا کہ خدا انکا تدارک کرے ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ وہ ایسے آدمی کو پیدا کرتا ہے جو اس کی عظمت و جلال کیلئے بہت ہی جوش رکھتا ہو باطنی مدد کا اس آدمی کو سہارا ہوتا ہے دراصل سب کچھ خدا تعالے آپ کرتا ہے۔ مگر اس کا پیدا کرنا صرف ایک سنت کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ اب وقت آگیا ہے خدا نے عیسائیوں کو قرآن کریم میں نصیحت کی تھی کہ اپنے دین میں غلو نہ کریں پر انہوں نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا اور پہلے وہ صرف ضالین تھے پر اب مضلین بھی بن گئے خدا کے صحف قدرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب بات حد سے گذر جاتی ہے تو آسمان پر طیاری کی جاتی ہے یہی اس کا نشان ہے کہ یہ طیاری کا وقت آگیا ہے یہی رسول مجدد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آوے ضرورت کیوقت آوے۔ لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر کوئی طیاری ہو۔ مگر یاد رکھو یہ خدا سب کچھ آپ کرتا ہے ہم اور ہماری جماعت اگر سب کے سب حجروں میں بیٹھ جاویں تب بھی کام ہو جاویگا اور دجال کو زوال آویگا تلک الایام نداولہا اس کا کمال بتاتا ہے کہ اب اس کے زوال کا وقت ہے اس کا ارتفاع ظاہر کرتا ہے کہ اب وہ نیچا دیکھیگا۔ [illegible] کا نشان ہیں ان ٹھنڈی ہوا چلتی ہے خدا کے کام آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔

ناظرین ہمارے پاس کوئی [illegible] تصویریں سلسلہ [illegible]

صاحبزادہ سراج الحق صاحب نے ایک لطیفہ سنایا کہ میں [illegible] کے مسئلہ کا قائل تھا اور شیعوں کا سخت مخالف۔ جب میں پہلے پہلے حضرت اقدس سے ملا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایڈیٹوریل

افکار ابکار

(نوشتہ اکمل آف گولیکی)

ایک صوفی بزرگ نے اذا الموءدۃ سئلت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ افکار ابکار بھی اس میں داخل ہیں۔ ہر ایک مومن کو حسب استعداد فطری تنہائی میں کوئی نہ کوئی نکتہ سوجھتا ہے پس اگر وہ اسے ضائع کر دے تو بائی ذنب قتلت کا جواب وہ دہی ہوگا۔ اس لحاظ سے جو کچھ دل میں کبھی آیا اس کا اظہار ضروری ہے۔ دنیا میں سب لوگ من فرمن وہ اللہ کیطرف سے آئے اور اوسی کیطرف جارہے ہیں۔ منہ المبدء و الیہ المعاد ہر ایک انسان آخرت کی طرف طوعاً و کرہاً حرکت کر رہا ہے گو یہ حرکت نہ معلوم ہو جیسے زمین کی حرکت مگر آثار سے ظاہر ہے کہ ایسا ضرور ہو رہا ہے۔ اس سفر کے لئے لوگوں نے اپنے اپنے مذاق یا حالات کے مطابق رستے اختیار کر لئے۔ بس انہیں مذاہب کہئیے۔ مگر ان سب میں سے بآرام وہ ہیں اور رہیں گے اور وہی جلد منزل مقصود کو پہونچیں گے۔ جنہوں نے سیدہی راہ ان وہ شاہراہ اختیار کی جسمیں کوئی خطر نہیں اور جو خاص سرکاری انتظام سے بنوائی گئی ہے۔ بس اسی سیدہی صاف اور کھلی راہ کا نام "سچا مذہب" ہے۔ اس راہ میں میلوں کے نشان لگے ہیں دم لینے کے لئے سایہ دار درخت اور پانی پینے کے لئے کنوئیں موجود۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اوٹھائیں۔ روشنی کے لئے لالٹینیں بھی ہیں ہم دوسرے لفظوں میں اونہیں انبیاء خلفاء اور اولیاء اللہ اور ان کے نشانات کہہ سکتے ہیں۔ وہ ہمیں پتہ دیتے ہیں کہ واقعی ہم سیدہی شاہراہ پر چل رہے ہیں اور یہ بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ اب تک کتنا سفر کر چکے ہیں۔ اور اب ہم کس مقام پر ہیں۔ قرآن شریف کی ایک ایک آیت بمنزلہ اس نشان کے ہے جو سڑک پر آجکل لگے ہوتے ہیں۔ ہم ان سے اپنے سفر اور اپنی حالتوں کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ ہم کہاں ہیں اور کدہر جا رہے ہیں اور کہاں تک آئے ہیں اور کتنا سفر باقی ہے۔ پھر جیسے عام رستوں میں ڈاکے پڑتے ہیں۔ ایسا ہی ذریت شیطانی اس منزل ہستی کے مسافروں پر حملے کرتی ہے اور انہیں رستہ بہلا کر کسی جنگل میں مار دینے کی فکر میں ہے جو ہوشیار ہیں وہ اس کے دہوکہ میں نہ آئیں۔ اور سیدہے اپنی راہ پہ چلے جائیں۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ بعض مسافروں کو غیبی آوازیں آتی ہیں اور بعض کچھ دیکھ بھی لیتے ہیں جنہیں وہ نہایت جوش سے تعبیر کرتے ہیں۔ گو وہ ان کے خیالات ہی کی مجسم تصویر ہو یا کسی جد یا جادوگر کی کارستانی ہو۔ ایسا ہی بعض شاہراہ سے الگ ہو کر چلنے والوں کو غیبی آوازیں آتی اور کشوف ہوتے ہیں۔ مگر وہ متنبہ رہیں۔ کہ یہ شیطانی دہوکے ہیں شیطان انہیں صراط مستقیم سے ہٹا کر بادیہ ضلالت میں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ پھر جیسے دنیا میں مسافروں کی چال اور ذریعہ سفر میں فرق ہے ایسے ہی اس روحانی سڑک کا حال ہے۔ کوئی ریل پر کوئی موٹر کار پر کوئی بگھی پر کوئی گھوڑے پر۔ کوئی پا پیادہ کوئی لنگڑاتے ہوئے کوئی کسی کے کندہوں پر سب اپنے اپنے وقت پر منزل مقصود تک پہونچ جائیں گے۔ انہی مسافروں سے وہ حضرات بھی ہیں۔ جو ایک جگہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور کاہلی و سستی سے آنکھیں بند کر کے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم وہاں پہونچ گئے اور اسی خیال میں سرمست ہیں۔ حالانکہ ایک قدم بھی آگے نہیں چلے۔ ناظرین سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ میرا اشارہ ان آجکل کے فقراء کیطرف ہے جو کپڑا اوپر اوڑھ کر زانوؤں میں سر دے کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں۔ کہ آج ہم عرش تک پہونچ گئے۔ آج ہماری منزل فلاں مقام پر ہے کل فلاں پر۔ حالانکہ ان کی عملی حالت یہ بتاتی ہے۔ کہ وہ ایک انچ بھی آگے نہیں سرکے۔ کوئی کہتا ہے میں فنافی الرسول کی منزل پر ہوں کوئی دعوے کرتا ہے۔ کہ میں فنافی اللہ میں ہوں۔ لیکن بدعات میں گرفتاری اور دنیا پرستی صاف بتلاتی ہے۔ کہ وہ کولہو کے بیل کیطرح ایک ہی دائرہ میں گردش کر رہے ہیں۔

پل صراط کیا ہے

یہی مذہب جو خدا کیطرف سے ہے اور جسے صراط مستقیم کہہ سکتے ہیں آخرت میں متشکل ہو کر پل صراط بن جائے گا اس کے بال سے باریک ہونے میں یہ اشارہ ہے۔ کہ بڑا نازک مقام ہے۔ اگر ذرا بھی ادہر ادہر توجہ کی۔ تو فوراً ہاویہ میں گر پڑو گے۔ بازیگر کو آپنے دیکھا ہوگا کہ وہ پاؤں سے سینگ باندھ کر رستے پر کس خوبی سے چلتا ہے۔ اس کے نہ گرنے کا راز کیا ہے۔ وہ ادہر نہیں ہلتا۔ اس کی آنکھیں ایک خاص نشان پر لگی رہتی ہیں۔ کسی دوسرے کیطرف نہیں دیکھتا۔ اسی طرح پر مومن مسلم دنیا میں اسی حبل اللہ کے ذریعہ سے سفر کرتا ہے۔ اگر وہ لغزش سے نیچے گر جانے سے بچنا چاہتا ہے۔ تو اسے چاہئیے کہ سر کو عبودیت الٰہی سے نہ ہٹائے۔ نفسانی ہوا کے تھپیڑے اور خود اس کی اپنی کمزوری اسے ادہر ادہر حرکت دے اور وہ خود ہی اپنا مرکز قائم کرنے کے لئے ایسا کرے۔ مگر وہ اپنے سر تسلیم کو اپنی آنکھوں کو نہ ہلائے نہ ہٹائے۔ غالباً اسی حالت کا نام ہے ما زاغ البصر وما طغی۔ جب انسان کا مقصود اس کا مطلوب اس کا محبوب ایک اللہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ نہیں گرتا۔

خودپسندی سبئیات

میں یہ خیال کسی پچھلے پرچہ میں ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ ہر ایک قوت جو خدا تعالےٰ نے انسان کو دی ہے۔ حد مناسب تک اس کا استعمال برا نہیں۔ اور ہر ایک ایسی طاقت میں جو بظاہر بری ہی سمجھی جاتی ہو۔ کوئی نہ کوئی صفت ضرور ہے۔ خودپسندی کو بہت مکروہ خیال کیا جاتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ اگر انسان میں یہ بات نہ ہوتی تو وہ کبھی کا غم سے ہلاک ہو گیا ہوتا۔ ہر ایک شخص اپنے تئیں خوبصورت خیال کرتا ہے۔ اپنی رائے کو ایک خاص وقعت دیتا ہے اور اسے ایک وقت تک صحیح سمجھتا ہے۔ اگر یہ مادہ نہ ہو اور ایک بدصورت انسان اپنی بہونڈی شکل کا کماحقہ احساس کر سکے تو وہ اس غم سے ہلاک ہو جائے یہ دیکھ کر اللہ تعالےٰ کی حکمت بالغہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ خودپسندی کو حد اعتدال تک استعمال کرنے کا نام ہم خودداری یا سیلف ریسپکٹ رکھیں گے۔ جو ہر مومن میں ہونی چاہئیے۔

یہ حسن کیا چیز ہے

دنیا میں جنگوں نے بہی بہت خون کئے ہوں گے۔ مگر اس حسن کے خیال نے بھی کم خونریزی نہیں کی۔ میں پوچھتا ہوں

کونسا ہی حسن پر مرتے ہیں حسن اگر کسی ایک چیز کا نام ہے تو ہر ایک شاعر کا معشوق ہے جسکی شکل اشعار کے لحاظ سے ایک زندہ دل نے بنائی تھی۔ تو وہ ایک بہت بُرا نظر آتا تھا اور واقعی جس کے چہرے پر بجائے آبرون کے دو خنجر ہوں سینہ اور کمر ندارد ہو اور بال پاؤن سے بھی نیچے گر رہے ہیں اسے ڈائن نہ کہیں۔ تو اور کیا کہیں پھر حسن کا معیار بھی کوئی نہیں۔ ایک جگہ اگر سفید دانت خوبصورتی کی علامت ہیں۔ تو دوسرے مقام پر انہیں خوبصورتی کے لئے سیاہ کیا جاتا ہے کہیں گورا رنگ دلربا ہے۔ تو دوسری جگہ سیاہ مسرت افزا ہے ایک حبشی کے مذاق کے موافق موٹے ہونٹ ہی حسن کی روح ہیں۔ غرض ہر ایک کا قبلہ حسن جدا ہے جس کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس حسن پر لوگ مرتے ہیں وہ ایک وہمی چیز ہے۔ کیونکہ خدا محبوب لم یزلی سے دل لگایا جائے جسکا حسن بے مثال اور لازوال ہے۔

وجعلوا القرآن عضین | قرآن مجید کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

ایک مطلب تو یہ ہے۔ کہ لیس کمثلہ شئ پر ایمان رکھتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی مانا جائے۔ کہ کوئی انسان بھی ایک حالت پر لایزال ولایحول۔ زندہ آسمان پر موجود ہے وہ عالم الغیب ہے۔ اور مردون کو زندہ کرنے والا۔ دوم یہ جو مین نے ایک کتب فروشی کی دوکان پر چند گھنٹے بیٹھ کر دیکھا یا سنا۔ ایک شخص آیا جو ملّان تھا اس نے بغل سے ایک قرآن نکالا اور اوس کی قیمت پر جھگڑا شروع کیا۔ یہ ایک معمولی بات تھی۔ آخری مشتری کے مونہہ سے نکلا۔ ابھی یہ ہے ہی تو اسقاطی قرآن یہ فقرہ سُن کر مین چونکا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ لوگ اسقاط کرانے کے لئے اسی دکان سے قرآن مجید لے جاتے ہیں۔ اور پھر ملّان لوگ آکر اسے نصف یا تہائی قیمت پر فروخت کر جاتے ہیں۔ اور ایسے قرآن کا نام اسقاطی قرآن ہے۔ مسلمانون کی اس گری ہوئی حالت کو دیکھ کر مین دیر تک سر پکڑا اور بیٹھا رہا کہ پہلے اسقاط کو دیکھو جو سراسر وہم ہے اور پھر یہ کہ جس سے اس علیم بذات الصدور ہدایت ہے۔ پھر یہ قرآن کی فروخت کا حال دیکھو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قوم کا مذاق | پھر مینے کئی گھنٹے قوم کا مذاق دریافت کرنے کے لئے دیکھا

کہ کس قسم کی کتابیں خریدتے ہیں۔ بس ایک آیا۔ تو اوس نے کہا مجھے جم جم شاہ کا قصہ چاہیئے۔ دوسرا آیا۔ تو کہا کہ مجھے سوہنی مہینوال دے دو۔ تیسرا آیا تو کہا کہ بڈہی مائی کی مدح چاہیئے غرض پیر پرستی اور بے ہودہ قصون اور کہانیون کی مانگ تھی۔ صرف دن بھر مین دو شخصون نے قرآن کا سودا کیا۔ وہ بھی اسقاط کرانے کے لئے۔ مسلمانون کی الٹی چال پر رہ رہ کے افسوس آتا ہے جو کسی کا ملازم ہو۔ اور اس کی بیٹی کو اغوا کر لیجائے یا لے جانا چاہیئے یا برات آچکی ہو اور دلھن کو نکال لینے کا مرتکب ہو تو وہ چھٹا ہوا بدمعاش اور شہدا سمجھا جاتا ہے۔ مگر ہم مین سے وہ ہین جو ایسے لوگون کو ولی مانتے اون کی قبرون پر سے چڑہاتے (؟) اور اونہین مائی (مان) کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ ع

ایک ہی رونا نہیں جو خون رلوائے مجھے

گناہ موجب نجات | اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ثم ننجی الذین اتقوا نجات

کی شرط تقویٰ ہے۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ پر جو عنوان مین نے لکھا ہے یہ بھی میری تشریح کے مطابق انبیاء کی ذات کو مستثنےٰ کر کے غلط نہیں۔ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو دعاؤن مین یہ سوز یہ تڑپ یہ گداز پیدا ہو ہی نہ سکتا ہر ایک مومن اپنے نفس کی حالت پر غور کر کے کہہ سکتا ہے۔ کہ جب کوئی گناہ ہو جاتا ہے اور پھر اس پر نادم ہو کر انسان اپنے مولا کریم سے معافی مانگتا ہے۔ تو اس مین کیا لذت آتی ہے کیسی انابت حاصل ہوتی ہے کیا تبتّل تام ملتا ہے۔

دل من داند و من دانم داند دل من۔

اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو انسان متکبر ہو جاتا۔ تضرع و انکسار اس مین پیدا نہ ہوتا جو ایمان کی رُوح ہے نہ استغفار کی تحریک ہوتی۔ اس اعتبار سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ گناہ بھی موجب نجات ہے۔

مومن کون ہے | یون تو جس کلمہ گو سے لو وہ کہنے کو تیار ہے۔ مین مومن ہون۔ مین مومن

ہون۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ خدا کی کتاب کس کو مومن ٹھہراتی ہے۔ فرماتا ہے۔ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم ایاتہ زادتہم ایماناً وّ علیٰ ربہم یتوکلون الذین یقیمون الصلوٰۃ وممارزقنٰہم ینفقون۔ یعنی زبانی جمع خرچ کرنیوالون کو مومن نہیں کہا جائیگا جیسے گورنمنٹ انگلشیہ کے ملک مین ہو کر کوئی حضور ملک معظم کو تو مانے مگر نہ مالگذاری ادا کرے اور نہ قوانین حکومت کی پروا کرے نہ اس کے مقرر کردہ نائبون کی مانے تو اسے باغی کہا جائیگا۔ اور اس حیلہ سے معذور سمجھا جائیگا کہ مین ملک معظم کو مانتا ہون بلکہ اگر معمولی گوشمالی سے وہ سیدھا نہ ہو۔ تو آخر ملک بدر کیا جائیگا۔ اسی طرح کلمہ پڑھنے سے محمدی روحانی گورنمنٹ مین داخل تو ہو گئے لیکن اگر اس کے قوانین کی خلاف ورزی ہوگی تو ضرور بازپرس کیجائیگی۔ پھر اس کے خلفاء کی روحانی حکومت کا جُوا اپنے کندہون پر نہ لیگا تو بھی سرکش ہی سمجھا جائیگا اگر اسکی مخالفت کریگا تو پھر ہلاک ہوگا یا کم از کم اس روحانی مبارک کشور سے نکال دیا جائیگا۔

منافق کون ہے | مسلمانون مین قرآن پڑھنے والون کی بھی کئی قسمیں ہیں ایک تو وہ حضرات ہیں۔

جنہون نے ایک پارہ یا ایک منزل روز پڑھنے کی قسم کھائی ہوتی ہے اور ان کا فخر اسی بات پر ہوتا ہے۔ کہ دیکھو ہم اتنی جلدی اتنا قرآن شریف پڑھ لیا ایک وہ جو کسی خاص دنیوی غرض سے پڑھتے ہیں چنانچہ اس مطلب کے لئے خاص سورتیں منتخب کر رکھی ہیں ایک وہ بھی ہیں جو عمر بھر مسلمان کہلاتے رہے مگر قرآن شریف اگر اٹھایا ہے تو قسم کے لئے رکھا ہے تو نیچے سے سویٹی گذارنے کے لئے کھولا ہے تو فال دیکھنے کیلئے کسی کو دیا ہے تو اسقاط کیلئے۔ ایک وہ جو قرآن مجید پڑہتے ہیں اور پھر بامعنی پڑھتے ہیں مگر جب کسی کافر یا منافق کا ذکر آیا تو اس کا مصداق عرب کے رہنے والے مشرکین یا یہود و نصاریٰ کو سمجھ لیا پھر ایک خدا کے وہ پاک بندے بھی ہیں۔ جو ہر آیۃ کو پڑھتے ہوئے تدبر کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ کہیں مین ہی تو اس کا مصداق نہیں۔ سورہ توبہ مین ایک آیۃ ہے۔ ولا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالیٰ۔ ولا ینفقون الا وھم کارھون ○ دوسری جگہ فرمایا۔ واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلاً۔ یعنی بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اس بات کا علم رکھتے ہوئے کہ نماز کا وقت ہو گیا دیدہ و دانستہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

احباب و اخوان احمدیہ کیخدمت میں

ایک عرض

(از حضرت حکیم الامت رضی اللہ عنہ)

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ میں ایک رات اپنی عمر اور بہت بڑی عمر جو عمر امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری حد پر پہنچنے کو ہے ۔ سوچتے سوچتے بہت گھبرا گیا ۔ بعد المدت نتائج پر غور کرتا ہوا التحیات کے اسرار کیطرف [illegible] سے ٹوٹنے والی کمانی کی طرف جا پہنچا ۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک [illegible] نے اپنے تاجر کو [illegible] اسلام پہنچا دیا تو [illegible] اس قید سے نجات [illegible] طوطوں سے [illegible] وہ ایک قسم کی [illegible] اور پر [illegible] ہے ۔

میں [illegible] شہداء اللہ کی طرف جو جو [illegible] عرش سے متعلق ہیں انتقال کر گیا اور السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین پر تدبر کرتے کرتے جوش سے [illegible] الٰہی کو تاجر بنایا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ ۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں و اموال خرید لئے ہیں اور اس کے بدلہ میں ان کو جنت دینے کا وعدہ دیا ۔ پس اسی لئے ہر ایک مومن کو چاہیئے ۔ کہ وہ اپنی جان اور مال کو بجز رضاء الٰہی کے خرچ نہ کیا کرے کیونکہ اس نے تو اپنی جان اور مال کو خدا کے ہاتھ بیچ دیا ہے ۔ اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا نام مشتری تاجر کہا ہے ۔ اس سلسلہ میں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و برکات و سلام پڑھنے شروع کئے ۔ آخر اس شغل کے بعد مجھے خیال پیدا ہوا ۔ کہ میں اپنے اصحاب بناؤں کہ نسبح اللہ کثیرا و نذکرہ کثیرا ۔ اور ان کے لئے کوئی امتیازی نشان قائم کروں ۔ والحمد للہ کہ شرک و بدعت سے متنفر اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے والوں میں سچے اور پکے سنۃ جماعت فرقہ احمدیہ جو سنت متوارثہ پر عمل کرنے کے سبب اور امام کے ماتحت ہو کر جماعت ہیں ۔ ان میں سے میں نے حسن ظن ۔ استقلال صحیح و مرنجان حالت والے دعاؤں کے قائل لوگوں کو بقدر اپنے فہم و تعہد و معاملہ کے دوست بنایا اس میں چند اغراض تھے ۔ اول کم سے کم یہ میرے لئے میرے ایمان کے شہداء اللہ فی الارض ہوں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صحابہ جسکی نسبت اچھی گواہی دیں وہ جنتی ہوتا ہے ۔ اور جسکی نسبت بری گواہی دیں وہ ناری اور دوزخی ہوتا ہے ۔ [illegible] شہداء اللہ فی الارض کی شہادت سے میں انشاء اللہ [illegible] باہم تعاون علی البر و التقویٰ کے مصداق بنجاویں اور [illegible]

سوم [illegible] فضل الٰہی ہوتے ہیں جو [illegible] اتفاق اور اتحاد [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] ایک مجمع احباب بنایا ہے تاکہ باہمی دوستانہ تعلقات سے کوئی فیضان الٰہی خاص طور پر نازل ہو جس سے [illegible] اور میں خادم اسلام و مسلمین [illegible]

چہارم ۔ حدیث شریف میں آیا ہے ۔ کہ قیامت کے دن سبعۃ یظلھم اللہ یوم لا ظل الا ظلہ ۔ سات قسم کے لوگ ہونگے ۔ جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہونگے ۔ منجملہ ان کے دو ایسے آدمی بھی ہونگے ۔ جو اللہ ہی کے لئے محبت کا رشتہ باندھتے ہیں ۔ جب وہ ملتے ہیں ۔ تو اسی پر ملتے ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں ۔ تو اسی محبت الٰہیہ پر الگ ہوتے ہیں سو میں نے چاہا کہ متحابین فی اللہ والے لوگوں میں شامل ہو کر ہم سایۂ عرش عظیم کے نیچے آسودگی حاصل کریں ۔ عرش کا سایہ اس جہان اور اس جہان ۔ دنیا و آخرت ہر دو جگہ میں ظہور پا سکتا ہے ۔

پنجم ۔ کوئی تدبیر ایسی نکل آوے کہ عربی زبان باہم خصوصاً احمدیوں میں اور عام طور سے تمام مسلمانوں میں رائج ہو جاوے ۔ کیونکہ صرف یہی ذریعہ ہے جس سے تمام دنیا کے مسلمان خواہ وہ کسی ملک کے باشندے ہوں باہم سلسلہ اتحاد اور اتفاق کو ترقی دے سکتے ہیں ۔ دوسرے صرف عربی ہی سے فہم قرآنی اور احادیث رسول ربانی مخصوص ہے اس کی خاص صورت میں ملکہ پیدا ہو جاوے ۔ جس طرح جاپانی لوگوں نے سکۃ الحدید کے ذریعہ طی الارض کیا ہے اور وہ مانند لہ الا بقدر [illegible] سے صاف واضح ہوتا ہے ۔

ششم ۔ جہاں احباب احمدیہ میں باہمی رنج و کدورت ہو یہ احباب صلح کا موجب ہوں ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصلحوا ذات بینکم اور اصلحوا بین اخویکم والصلح خیر ۔

ہفتم ۔ ہر عسر و یسر میں باہمی مشوروں اور دعاؤں سے کام لیں ۔ مگر مسلمانوں کی کاہلی ہے کہ اب تک قادیان کے احباب نے بھی جن امور میں کسی قدر کسل سے کام لیا ہے اور دور والوں پر کیا شکائت ہو سکتی ہے جو اعتراض مجمع پر ہوتے ہیں ان کے جوابات کی نقل جہاں جہاں بھیجی گئی تھی ان میں سے صرف سیالکوٹ اور پشاور نے ہی اپنے مفید مشورہ سے امداد دی ہے ۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ لاہور سے کوئی جواب نہیں آیا ۔

اس کے علاوہ میں نے دور دور کے اہل الرائے کو خطوط لکھے ہیں ۔ کہ کس طرح عربی تعلیم اور ارشاد کیا جنے و عملدرآمد کرنے اور تقریر و تحریر کرنے میں ترقی حاصل کر سکتے ہیں ۔ اسکندریہ اور مصر تک خط بھیجے ہیں کہ ایسے نیک مشوروں سے کوئی کام نکل آوے ۔ نیز کوشش کی جاوے کہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ جن میں تائید اسلام کی جاوے اور ان اعتراضوں کا جواب دیا جاوے ۔ جو جماعت پر غیر مذاہب کی طرف سے کئے جاتے ہیں اور جس سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض سے کسی قدر سبکدوش ہوں ۔ اور سوء ظن کے آفات سے احباب کو آگاہ کیا جاوے اور یہ تحریک سردست الحکم ۔ بدر [illegible] اور تشحیذ الاذہان میں شائع کی جاتی ہے ۔ احباب اور اخوان احمدی اپنے پاک مشوروں سے ہماری نصرت کے لئے کوشش کریں

ضروری گذارش

۱ ۔ ہر خریدار خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری لکھے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ۔

۲ ۔ مضمون بنام ایڈیٹر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر کے نام

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت، سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

مہدی آخر الزمان

گذشتہ بحث میں ہم دکھلا چکے ہیں۔ کہ چودہویں صدی کا مجدد مسیح دوران و مہدی زمان ہوگا اور اوس کی خلافت منہاج نبوت پر ہوگی مگر اس بحث کی تکمیل کے لئے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں کوئی اور امام مہدی نہ ہوں گے۔ ذیل کا مضمون خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہے۔ لفظ مہدی کے معنے ہیں ہدایت یافتہ۔ حدیث میں آیا ہے۔ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اے لوگو تم پر میری سنّت کی پیروی اور جو میرے خلفاء مہدی اور راشد ہوں۔ اون کی سنت کی پیروی لازم ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے خلیفہ راشد پیدا ہوں گے اور وہ سب کے سب مہدی ہوں گے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ امت محمدیہ میں بہت سے مہدی پیدا ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مہدی سے مراد نیک اور صالح آدمی ہے۔ چنانچہ اس لفظ کے معنے بھی خود اس بات پر دلالت کرتے ہیں اور روایت مندرجہ ذیل بھی اسی امر کی موید ہے۔ ابو نعیم حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ

قال لمحمد بن الحنیفہ المہدی من یہدی الیصلح بہ الناس کما یقال الرجل الصالح اذا کان الرجل صالحاً قیل لہ المہدی۔

انہوں نے محمد بن حنیفہ کو کہا کہ مہدی وہ ہے جو ہدائیت یافتہ ہو اور لوگوں کی اوس سے اصلاح ہوتی ہو جیسے کہ کسی نیک آدمی کی نسبت جبکہ وہ فی الحقیقت صالح ہو۔ مہدی کہا جاتا ہے۔

پس ایسے لوگ جو خدا کی نظر میں نیک اور صالح ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق مہدی ہیں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے بہت سے نیک اور صالح آدمیوں کا جن کے ہاتھ سے کوئی دینی خدمت خاص طور پر انجام پانے والی تھی۔ بطور پیشگوئی ذکر فرمایا ہے۔ مگر چونکہ ان صالح اور نیک آدمیوں کو بعض اوقات مہدی کے خطاب سے بھی یاد فرمایا ہے۔ اِسلئے بعض لوگوں نے جو احادیث نبوی کا صحیح مطلب نہ سمجھنے کیوجہ سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اُمت محمدیہ میں صرف ایک مہدی اخیر زمانہ میں پیدا ہونے والا ہے اون تمام احادیث کو جنمیں مختلف مہدیوں اور اون کے مختلف واقعات کا ذکر ہے ایک مہدی اور ایک ہی زمانہ کے متعلق قرار دے کر دین اسلام میں عجیب گڑبڑ ڈال رکھی ہے۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہُوا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صفات کے لحاظ سے ایک ہی شخص کو کئی خطابوں سے یاد فرمایا ہے۔ مگر بعض لوگوں نے اون مختلف خطابوں کیوجہ سے پیشگوئی کا مصداق بجائے ایک شخص کے کئی شخصوں کو سمجھ لیا ہے۔ اس وجہ سے بھی مسلمانوں میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔

بہت سے راویوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے مفہوم کو روائت بالمعنی کے طور پر اپنے لفظوں میں ادا کیا ہے۔ اور اصل مفہوم کے ادا کرنے میں اون سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے احادیث میں باہم اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

یہ بھی ہُوا ہے کہ مسلمانوں کے بعض پولیٹکل جرگوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کو مدنظر رکھکر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے جھوٹی حدیثیں بھی بنائی ہیں۔

پس ان تمام خرابیوں کے موجود ہوتے ہوئے ایک سمجھدار آدمی کو چاہیئے۔ کہ تمام احادیث پر مجموعی نظر ڈال کر صحیح و موضوع و قوی و ضعیف میں تمیز کر کے ایک صحیح رائے قائم کرے۔

ابو داؤد اور مسلم میں ایک مہدی کا ذکر اس طرح پر آیا ہے۔

المھدی من عترتی من ولد فاطمہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مہدی میری عزت یعنے فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔

اس حدیث کا مطلب بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ اخیر زمانہ یعنے مسیح موعود کے زمانہ میں ایک امام اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا اور مسیح موعود اوس کی ماتحتی میں کام کریں گے۔ مگر حدیث کے الفاظ سے یہ بات نہیں نکلتی۔ اس لئے اس حدیث کا مطلب صرف اوسی قدر سمجھنا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ فاطمہ کی اولاد سے بھی ایک عظیم الشان صالح آدمی پیدا ہوگا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی وسط کے زمانہ میں پوری بھی ہو گئی سیدنا عبد القادر جیلانی رح کا وجود باجود اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایک کے سوائے کوئی اور مہدی اولاد فاطمہ سے یا کسی اور قوم سے پیدا نہ ہوگا۔ چنانچہ حدیث مندرجہ ذیل ہمارے بیان کی تائید کرتی ہے۔

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لہ ..... ثم قال یا عم اما شعرت ان المہدی من ولدک

حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۶

ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا .... پھر فرمایا۔ کہ اے چچا کیا تم نہیں جانتے۔ کہ مہدی تمہاری اولاد سے پیدا ہوگا۔

اب اگر پہلی حدیث کے یہ معنے لئے جاویں۔ کہ مہدی صرف اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا۔ تو یہ دوسری حدیث جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے چچا مہدی تیری اولاد سے ہوگا۔ موضوع حدیث قرار پاتی ہے۔ علاوہ بریں حدیث " علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین کی صحت میں کچھ کلام نہیں۔

پس حدیث المہدی من عترتی من ولد فاطمہ کے وہی معنے صحیح ہیں جو ہمنے بیان کئے۔ اور جو معنے ہم نے بیان کئے ہیں۔ اون کے لحاظ سے

یہ مینون حدیثین صحیح قرار پاتی ہین اور وقوع کے لحاظ سے بھی ان کی صحت یقین کے درجہ کو پہونچ جاتی ہے۔

پھر جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلفائے راشدین اور مہدیین ہونے مین کسی سنی کو شک نہین ہو سکتا پس سنی و شیعہ دونون کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہوگئی۔ کہ مہدی ہونا صرف اولاد فاطمہ رض مین منحصر نہین۔

بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیثون سے ثابت ہے کہ اخیر زمانہ مین مسیح موعود خود امام ہون گے۔ ان کے زمانہ مین کسی اور شخص کا مہدی ہونا کسی متفق علیہ حدیث سے پایا نہین جاتا۔ اخیر زمانہ کے مصلح و ہادی کیلئے جو اور مذاہب مثلاً عیسائی یہودی اور ہنود کی مذاہب مین جو پیشگوئیان مشہور چلی آتی ہین ان سے بھی اخیر زمانہ مین ایک ہی مصلح و ہادی کا آنا ثابت ہوتا ہے اسلئے یہ خیال کہ اخیر زمانہ مین مسیح موعود کے علاوہ ایک امام مہدی علیحدہ ہون گے محض لغو و بیہودہ خیال ہے۔

مسیح موعود کے ہدایت یافتہ یعنے مہدی ہونے سے کسی مسلمان کو انکار نہین ہو سکتا۔ پس یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ مسیح موعود ہی مہدی آخر الزمان ہونگے اب مسیح موعود کی نسبت جمہور اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ بنی فاطمہ سے نہ ہونگے پس نتیجہ یہ نکلا کہ مہدی آخر الزمان بنی فاطمہ سے نہ ہون گے۔

مسیح موعود کا امام مہدی ہونا ذیل کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

طبرانی معجم کبیر مین اور بیہقی شعب الایمان مین مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یلبث الدجال فیکم ماشاء الله ثم ینزل عیسے بن مریم مصدقا بمحمد صلے الله علیه وسلم علے ملته اماما مهدیا وحکما عدلا فیقتل الدجال

پس مسیح موعود کو امام مہدی مان لینے مین اب کسی مسلمان کو انکار نہین ہو سکتا

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

قوم کیلئے مژدہ

یہ خبر اطمینان سے پڑھی جاویگی کہ ترجمہ قرآن کیطرف جسکی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس ہو رہی ہے اور جس کیلئے ناچیز اکمل کئی دفعہ کئی رنگ مین اخبار مین اور پرائیویٹ طور سے کوشش کر چکا ہے اور کر رہا تھا۔ علامہ نور الدین نے غیر معمولی توجہ فرمائی ہے کیونکہ میرے آقا (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے بھی مفصلہ ذیل خط آپ کیطرف لکھا ہے۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ اور زندگی کا اعتبار نہین اور درحقیقت یہ ضرورت ہے اگر آپ سے انجام پذیر ہو تو بہت ثواب کا کام ہے بلکہ میرے نزدیک ایسی خدمت سے عمر بھی بڑہتی ہے جب حدیث کے خادمون کی طول عمر کی نسبت بہت کچھ ثابت ہوتا ہے تو پھر قرآن شریف کے خادم کے بارے مین قوی یقین ہے کہ خدا اس کی عمر مین برکت دیگا۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد

اس ترجمہ کا ایک پارہ نمونۃً شائع بھی ہو چکا ہے اس پر بعض لوگون نے کچھ اعتراض بھی کئے تھے۔ مثلاً یہ کہ آپ نے وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا ط

پر حاشیہ نہین دیا اس کے جواب مین علامہ موصوف نے کیا اچھا فرمایا کہ سارے قرآن مجید کی تفسیر تو خود اللہ تعالےٰ نے خود بھی نہ روح الامین جبرئیل نے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حضرت ابوبکر صدیق نے۔ نہ حضرت عثمان نے نہ ائمہ اربعہ مین سے کسی نے نہ امام بخاری و مسلم نے نہ سید عبدالقادر و خواجہ معین الدین چشتی نے۔ اس مین حکمت یہ تھی کہ اگر یہ بزرگ تفسیر کر دیتے تو پھر تدبر کا دروازہ بند ہو جاتا۔ پھر یہ نہایت تقویٰ کی بات ہے کہ جس تفسیر پر شرح صدر ہو اسے پبلک پر ظاہر کرکے انہین ابتلاء مین نہ ڈالا جاوے۔ ایسا ہی بعض جگہ آپ نے ترجمہ کو ذو محمل رکھا ہے یہ بھی اسلئے کہ عربی زبان اپنی وسعت کے لحاظ سے ایک مراد کو معین کرنے کے خلاف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

یہ نظم میرے والد بزرگوار مولوی امام الدین صاحب فیض رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مہینے ہوئے مہدوی تھی مگر میری غفلت سے چھپ سکی۔

چو دور خسروی آغاز کردند — مسلمان را مسلمان باز کردند
شہ ما آمد از ابنائے فارس — بنام خسروش ممتاز کردند
سلیمانے است کز سلمانیان است — پئے اسلام سرافراز کردند
درخشان آفتابے ظل احمد — بہ انوار نبوت ساز کردند
چو بد پوشیدہ اسلام حقیقی — بنور چہرہ اش ابراز کردند
چو باز آورد قرآن از ثریا — بایمان معرفت ہمراز کردند
خدا ناترس ترسایان بہ تثلیث — مسیحا را بحق انباز کردند
پئے کسر صلیب و قتل خنزیر — مسیح احمدی ممتاز کردند
مسیحے از یسوع ناصرت بہ — بکار ملت و اعجاز کردند
بحجت قتل دجال شقی کرد — مسیح ما چہ قدر انداز کردند
ملائک بہر تعریفش زبا من — بگوش عارفان آواز کردند
ندائے غیب چون حسنش عیان کرد — بدیدارش دل و جان آز کردند
رخ پر نور او عشاق دیدہ — بہ پروانہ سوئیش پرواز کردند
بروحانیت اسے روح قدسی — کمالات ہمہ [illegible] احراز کردند
ہی بارنگ و بوئے ہر گلے — بتاج اخوت اعزاز کردند
گلستان نبوت در وجودت — پس از ختم الرسل ایجاز کردند
منم آن بلبل گلزار فیضت — کہ در راز عشق بروے باز کردند
منم خواہان اسلامے کہ بایدے — مسلمان را مسلمان باز کردند
بگلستان احمد بر لب جو — ترا پروردہ سرو ناز کردند
مراچون تو کوکو نوازے — بمدحت گوئیت شہناز کردند
بخوان الحمد اکمل پیش مہدی — کہ پابوست چو پا افراز کردند

ایڈیٹوریل از خاکسار اکمل

ہم تجارت مین کیون کامیاب نہین ہوتے

ایک وہ زمانہ تھا جب دنیا کی تجارت کا ایک عظیم حصہ مسلمانون کے قبضے مین تھا۔ چنانچہ انسٹیوٹ گزٹ مین اس کے متعلق ایک مضمون چھپا ہے۔ جسمین عباسیون کے زمانہ مین ممالک اسلامیہ کی تجارت کا نقشہ دکھایا گیا ہے وہ لکھتا ہے۔

"بغداد اور بصرہ اور ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے شہرون مین بہت سی تجارتی کوٹھیان پائی جاتی تھین دار الخلافہ مین جو تجارتی چیزین مختلف ملکون اور شہرون سے لائی جاتی ہین۔ ان کی کسی قدر تفصیل حسب ذیل ہے۔

یاقوت اور ہیرے ہندوستان سے۔ موتی بحرین سے۔ عقیق اور ہاتھی دانت حبش سے۔ تیل اور عطر نیشاپور سے۔ کتان کے کپڑے شنیز سے ہلکے اونی کپڑے اور منقش ریشمی پردے فسا سے۔ فرش اور جانمازین جہرم سے۔ نرم وگرم گدّے رشت سے اعلٰے درجہ کے گدّے جو قرمزی رنگ کی اون سے بنائے جاتے ہین کھتے آرمینیا سے۔ نرم و نازک کپڑے اصفہان سے۔ چمکدار کپڑے خراسان سے۔ عمدہ ریشم کے لچھے اور لکڑی کے برتن طبرستان سے اور نیشاپور سے۔ پوستین اور سمور روس سے۔ خاص قسم کے کپڑے بلخ سے۔ کاغذ اور نوشادر اور سمور اور سنجاب ماوراء النہر سے۔ مشک تبت سے۔ اونی جانمازین اور پشمینے کے کپڑے بخارا سے۔ مصری ریشمی کپڑے تنیس اور دمیاط سے۔ مصری فرش اور پردے بہنسا سے۔ اعلیٰ درجہ کے طیلسانین کرمان سے۔ کاغذ مصر سے۔ قیمتی منقش سندیل تونس سے۔ (ایک ایک سندیل کی قیمت دو دو ہزار درم تک ہوتی تھی) ریشمی نقاب اور برقعے جرجان اور سوس سے۔ چمکدار چادرین اور منقش کنگھے خراسان سے۔ جرابین قزوین سے۔ موزے ہمدان سے۔ شیشے اور مٹی کے برتن بصرہ سے۔ چٹائیاں عبادان سے۔ بورئے تستر سے۔ رنگا ہوا چمڑا حبش سے۔ مشک اور کافور اور عود چین سے۔

خشکی پر تاجرون کے قافلے اونٹون پر آیا کرتے تھے۔ اور سمندر مین تجارتی کشتیاں اور جہاز اس غرض کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ مسلمانون کے علاوہ اس زمانہ مین یہودی بھی تجارت مین بہت سرگرم تھے۔ اور وہ مختلف زبانون سے واقف تھے۔ بحری تجارت مین سیراف کے باشندے بہت مشہور تھے۔ جو جواہرات ہاتھی دانت۔ آبنوس۔ فلفل۔ صندل۔ عود۔ عنبر۔ کافور اور ہر قسم کی خوشبودار چیزین اور دوائین ہندوستان۔ چین۔ سواحل افریقہ یمن اور بحر ہند کے جزائر سے اول بصرہ مین لاتے تھے اور پھر بغداد پہنچاتے تھے" انتہی کلامہ

یا اب یہ زمانہ ہے۔ کہ ایک مسلمان معمولی دوکان کو بھی فروغ نہین دے سکتا۔ بہت کم ایسی دکانین پیش کی جاسکتی ہین۔ جو کامیابی کے ساتھ چل رہی ہین۔ یہ بہت غور کی ہے۔ کہ اس بات کا کیا سبب ہے۔ کہ مسلمانون کی تجارت ایسی گری ہوئی حالت مین ہے۔ معمولی دوکانداری (جسے تجارت کہنا بھی ایک قسم کی غلطی ہے) مین زیادہ تر معمولی دوکانداری کو پیش نظر رکھکر گفتگو کرونگا۔ اس لئے نہین چلتی۔ اول تو ہم مین استقلال نہین۔ اور استقلال کامیابی کی روح ہے۔ بڑے شوق سے ایک دوکان کھول جاتی ہے۔ لیکن پندرہ سولہ دن بھی گذرنے نہین پاتے۔ کہ ہمارا تاجر بھائی ہمت ہار بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مین تو کچھ نفع نہین۔ حالانکہ کم از کم دوسال تو اپنا اعتبار و وقار قائم کرنے کے چاہئین پھر دوسری بات یہ ہے۔ کہ ہم مسلمانون کا ایک دوسرے پر اعتبار نہین۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ جسے دیکھکر رونا آتا ہے۔ مینے اکثر اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اگر کوئی چیز لینا چاہین گے۔ تو اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر ہندو دوکاندار سے لین گے۔ اس مین مین کسی ایک فریق کو قصوروار نہین ٹھہراتا۔ بلکہ ایک طرف قدر دانی کی ضرورت ہے۔ تو دوسری طرف چیز کو عمدہ وسپلائی کرنے کی۔ تیسری بات یہ ہے۔ جو مین خصوصیت سے عرض کرنا چاہتا ہون اور وہ یہ ہے نہ یادہ نفع کی امید پر گران فروشی کی جاتی ہے۔ حالانکہ زیادہ نفع لینے کا یہ طریق نہین ہے اور ہرگز نہین ہے۔ بلکہ مال کو مناسب نفع کے ساتھ سستا لگانا اور چیز کا عمدہ ہونا کامیابی کا راز ہے۔

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ ہم مین تقلید کا مادہ بہت زیادہ ہے۔ اسی نامراد اندھا دھند تقلید نے ہمارے دین کا ستیاناس کیا اور پھر اسی نے ہمارے دنیادی حالات مین بھی خسارہ پہونچایا۔ دکان کھولتے وقت ضرورت اور اپنے مذاق طبع کو نہین دیکھا جاتا۔ بلکہ اگر ہم دیکھتے ہین۔ کہ فلان شخص نے فلان قسم کی تجارت شروع کی ہے۔ اور اس مین قدرے قلیل نفع حاصل کیا ہے۔ تو ہم بھی دہی دکان کھول دیتے ہین۔ حالانکہ صورت حالات یہ ہے۔ کہ ابھی اس موقعہ و مقام پر ایک دکان کی گنجائش بھی مشکل ہوتی ہے۔ اسی طرح پر نہ صرف خود خسارہ مین رہتے ہین بلکہ دوسرے کا بھی نقصان کرتے ہین۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ پہلے دیکھے کہ آجکل کس چیز کی یہان مانگ ہے۔ اور پھر یہ دیکھے۔ کہ آیا کوئی اور کارخانہ یا دکان تو نہین۔ جو کافی طور سے ان ضرورتون کو مہیا کر رہا ہے۔ پھر یہ سوچے۔ کہ آیا مجھ مین یہ کام کرنے کی قابلیت ہے یا نہین۔ جب تمام مرحلے طے ہو جاوین۔ تو پھر استخارہ کرکے اس کام کو استقلال کے ساتھ بسم اللہ کرکے شروع کردے۔ اپنا اعتبار اپنی خوش معاملگی اور عمدہ مال کو ارزان فروخت کرنے سے جمائے۔ ہر ایک مفید مشورہ پر عمل کرنے کے لئے طیار رہے۔ اور اپنے نقصون کی اصلاح کرنا اپنا فرض خیال کرے۔

ایک مفید مشورہ

پیسہ اخبار مین بہاری پورتی نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس مین مسلمانون کو تجارت کی طرف توجہ دلائی ہے اور ان حضرات کو جو مسلمانون کی حالت کے درست ہونے کا انحصار سود لینے پر کرتے ہین۔ حساب دکھا کر نادم کیا ہے۔ کہ ہماری تجارت کا بہت سا حصہ فریق مخالف کے ہاتھون مین ہے اس کی فکر نہین اور ایک جائز ذریعے کو ہاتھ سے دینے کا کچھ ملال نہین اور ایک ناجائز ذریعہ آمد کو (جس کا انجام سوائے خسر الدنیا والآخرۃ کے کچھ بھی نہین) عملدرآمد مین لانے کے لئے یہ زور وشور۔ ان لکم ولما تعلمون

مسلمانون کے نقصان کا تخمینہ حسب ذیل ہے۔

پہلے تخمینہ سود مین مسلمانان ہند کے اعلےٰ طبقہ کی اوّل درجہ کی آمدنی کا اوسط ۶۰۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دیگئی ہے جس سے ۴۹ لاکھ کی آمدنی ۲۹ ارب ۴۰ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اگر دوسرے درجہ کی آمدنی کا اوسط ۳۰۰ روپیہ ماہوار اور ۳۶۰۰ روپیہ سالانہ اور تیسرے درجہ کی ۱۲۵ روپیہ ماہوار یا ۱۵۰۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دی جائے اور دوسرے طبقہ کی فی کس ۵۰ روپیہ ماہوار سالانہ رکھی جائے۔

تو ۶۰۰ × ۳ × ۲۷ × ۵ لاکھ = ۲ ارب ۷ اکروڑ روپیہ سالانہ – ۱۵۰۰ اا ایک کروڑ ۵ لاکھ = ۱۵۔ ارب ۷۵ کروڑ روپیہ – ۶۰۰ × ۲۲ کروڑ ۰ الاکھ = ۱۲۔ ارب ۰ ۲ کروڑ روپیہ ۔ اور تیسرے طبقے کی ۰۰ ا روپیہ سالانہ فی کس کے حساب سے ۲ کروڑ ۰ ۸ لاکھ کی ۲۔ ارب ۰ ۸ کروڑ ہوتی ہے ۔ لہذا کل رقم آمدنی ۳۰۔ ارب ۱۷ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اس مین سے ۲۔ ارب اکروڑ روپیہ بچت نکال دیا جاوے ۔ تو باقی ۲۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہو جاتے ہین ۔ جو ہنود کی جیبون مین بوجہ تجارت پیشہ ہونے کے جا پڑتی ہے ۔ اور اس قدر مسلمانون کا نقصان سمجھنا چاہیئے جو ہنود کی طرح اون سے پرہیز نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

اس ۲۸ ارب ۱۶ کروڑ کے مقابلہ مین ۲۔ ارب ۰ اکروڑ روپیہ کی رقم جسپر مسلمان مسلمانون سے سود لے سکتے ہین ۔ کچھ حقیقت نہین ۔ چہ جائے کہ اوس کا سود جو کلہم ۶ کروڑ ۰ ۳ لاکھ روپیہ ہوتا ہے ۔ افسوس اس ۲۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ کا افسوس کبھی لیڈران قوم نے نہین کیا ۔ نہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے ۔ بلکہ دوسرون کے کہنے اور سعی کی درخواست کرنے پر بھی شاید اس بارہ مین سعی کرنا منظور نہ کرین ۔ ہنود کے لحاظ و ناراضی کے خوف سے جو بڑی قابل افسوس اور لائق شرم بات ہے۔

ان ۲۸۔ ارب ۱۶ کروڑ کے آگے ان چند کروڑ یا زیادہ سے زیادہ ایک ارب روپیہ کی بھی کچھ حیثیت نہین جو جواز سود کے خواہشمند و ساعی لوگون نے زیادہ سے زیادہ تعداد رقم مسلمانون کے ہاتھ سے نکلکر ہنود کی جیبون مین سود کے ذریعہ جانے والی بتائی ہے ۔ البتہ یہ ایک ارب کی رقم سود ۔ اوس رقم سود سے زیادہ اور بہت زیادہ ہے جو مسلمان مسلمانون سے لے سکتے ہین ۔ جسکی کل تعداد ۶ کروڑ ۰ ۳ لاکھ روپیہ ہے ۔ اس لئے اسی نسبت سے لیڈران قوم کو بہ نسبت مسلمانون سے سود لینے کی سعی کے مسلمانون کو سود کا لین دین بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ مسلمانون کا ایک ارب روپیہ جو سود کے ذریعہ ہنود کو ہر سال نذر کرنا پڑتا ہے ۔ خود مسلمانون کے پاس رہے۔

اس کوشش چھوڑ کر خود مسلمانون سے سود لینے کی سعی کرنا سخت غلطی اور سراسر نادانی ہے ۔ اس حالت مین ۶ کروڑ ۰ ۳ لاکھ چھوڑ کر ۳۰ کروڑ ۰ ۷ لاکھ روپیہ مسلمانون کو پھر بھی ہنود کی بھینٹ چڑھانا پڑیگا ۔ جو بڑی مضرت کا سبب ہے ۔ اصل سود کے عام رواج کی کوشش کرنا مسلمانون کی کامل تباہی کا موجب ہے ۔ اس کو مفید اور ترقی قومی قرار دینا بڑی غلطی ہے ۔ ؏

بریں عقل و دانش بباید گریست

سود کو چھوڑ کر چھوٹ کی سعی کرنی چاہیئے اور سرگرمی اور مستعدی ۔ ثابت قدمی ۔ ہمت اور کامل توجہ و احتیاط کے ساتھ متفقہ اور پوری کوشش کرنی چاہیئے ۔ تا کہ ... ... ۲۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ مسلمانون کا مسلمانون کے پاس رہے ۔ ہنود کے پاس نہ جانے پائے ۔ غریب مسلمان اس سے اپنی کار برآری کرین عسرت سے نکل کر ثروت حاصل کرین اور رفتہ رفتہ مسلمان بھی ہنود کی طرح آباد و خوش آباد و خوشحال ہو جائین ۔ اگر درد قوم اور خیر خواہی مسلمانون کی ہے تو اس ضروری و مفید ترین کام کی سعی کرنی چاہیئے ۔ ورنہ درد قوم کا نام نہ لینا چاہیئے ۔ یہی بے احتیاطی و بدپرہیزی مسلمانان ہند کی قومی تباہی و ذلت کا باعث ہے ۔ یہی تنزل و ادبار کا ذریعہ ہے ۔ جس مفلس قوم سے ہر سال ۲۸ ۔ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ نکل جائے ۔ وہ نادار و محتاج کیون کر نہ ہو ۔ جس قوم کے پاس اپنی کمائی کے علاوہ دوسری قوم کی کمائی کا ۲۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ ہر سال آتا ہے ۔ وہ کیون نہ مالدار اور فارغ البال ہو

صنعتی تعلیم

اللہ اکبر وہ دن بھی تھے جب کسی نئی ایجاد کا تصور آتے ہی ساتھ ہی یہ خیال بھی آجاتا ضرور تھا کہ یہ کسی مسلمان کی ذہانت کا نتیجہ ہوگا ۔ یا اب یہ دن ہیں کہ ایک معمولی سی معمولی چیز کے لئے بھی ہمارے بھائی .. ... فریق ثانی کے دست نگر ہیں ہر چند کہ حمیت و غیرت کا یہ تقاضا نہیں ہونا چاہیے کہ معمولی کھانے کی چیز اور ہم اس کے لینے کیلئے ایسی دکان پر جائیں ۔ جو کتے کو تو اپنے پاس بٹھائے ہوئے ہو ۔ اور مسلمان کو دو تین گز کے فاصلہ پر کھڑا ہونا پڑے ۔ کیونکہ مس کرنے سے ان سب اشیاء کے بھرشٹ ہو جانے کا وہم ہے ۔ جسے اپنے گاڑھے خون کی کمائی دے کر خریدنے کے لئے وہان اس ذلت کے ساتھ کھڑے ہونا پڑے نظر برین حالات مین دوسرے مسلمانون کو چھوڑ کر صرف اپنی احمدی قوم کو اس بات کیطرف توجہ دلاتا ہون ۔ کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے ۔ کہ ہم بھی ایک قوم کہلائین ۔ اور قوم بھی متمدن ۔ ہماری تمدنی ضرورتین روز بروز بڑھ رہی ہین ۔ یہ ضروری نہین ۔ کہ سب ہی دینی علوم کے معراج کمال تک پہونچین ۔ جیساکہ قرآن مجید مین لکھا ہے ۔ تو یہ کب ضروری ہے یا مناسب ہے ۔ کہ سارے ہی مدرسہ مین تعلیم پائین ۔ بلکہ چاہیئے کہ ہمارے نوجوان دنیا کے ہر شعبہ مین اپنے اپنے رحجان طبیعت کے موافق دخل دین ۔ اگر بعض پڑھتے ہین ۔ تو بعض تجارت کرنا سیکھین ۔ جس کے لئے میرے خیال مین باقاعدہ تعلیم پانے کی ضرورت ہے اور بعض کوئی صنعت کاری سیکھین ۔ تاکہ کم از کم قوم کی تمدنی ضرورتون کو پورا کر سکین ۔ اب وہ وقت آگیا ہے ۔ کہ اس بات کی زور سے اپیل کی جائے ۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ساتھ ایک کلاس صنعت کے متعلق کھولی جائے ۔ اور اس مین ہونہار نوجوانون کو کام سکھایا جاوے ۔ ایک مستری خانہ جو آج کل معمولی کام کر رہا ہے ۔ ایک بنیاد ہے ایسے سکول کی ۔ پس اس کو ذرا وسیع پیمانہ مین کر دیا جائے ۔ امید ہے ۔ کہ ہماری گذارش قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی ۔

نو نیکیان کونسی ہین

اس کا جواب ایک چینی مصلح نے یہ دیا ہے ۔

۱ ۔ مروت وقار کے ساتھ ملی ہوئی ۔
۲ ۔ حلم استقلال کے ساتھ ملا ہوا
۳ ۔ ترقی ذہنی ادب کے ساتھ ملی ہوئی
۴ ۔ حکمرانی کی قابلیت تکریم کے ساتھ ملی ہوئی
۵ ۔ تربیت پذیری شجاعت کے ساتھ ملی ہوئی
۶ ۔ راستبازی شرافت کے ساتھ ملی ہوئی ۔
۷ ۔ تن آسانی تمیز کے ساتھ ملی ہوئی ۔
۸ ۔ طاقت صداقت کے ساتھ ملی ہوئی ۔
۹ ۔ دلیری نیکوکاری کے ساتھ ملی ہوئی ۔

انعام | مندرجہ ذیل شعر پر عمدہ جواب مضمون لکھنے والے صاحب علم کے لئے ایک بھائی نے ایک بیش بہا اور نفیس کتاب انعام دینے کو ہمیں بھیجا ہے۔ شعر

لکھا ہے بوعلی سینا نے زر سے
کہ سونے سے ہے ساز کو خطرہ ہے۔

جو طالب علم چاہے اپنا مضمون لکھ کر ہمارے پاس بھیجے بعد انتخاب انعام دیا جائیگا۔

توجہ کے ساتھ پڑھکر عمل کرنیوالی بات | اگر آپ کوئی مضمون بھیجیں یا کسی مضمون کی نسبت کچھ کہیں تو اس پتہ پر بھیجیں ایڈیٹر بدر قادیان

اور اگر خریداری یا بند کرانے یا پرچہ نہ پہونچنے کی شکایت یا حساب چندہ کے متعلق کچھ ارشاد کرنا ہو تو یہ پتہ لکھیں۔ مینیجر بدر قادیان۔ ہرگز کسی خاص شخص کا نام نہ لکھا جائے اسی طرح ترسیل زر بنام ایڈیٹر و مینیجر چاہیئے۔ کیونکہ خاص شخص کا نام لکھنے سے تعمیل میں حرج ہوتا ہے۔ دیکھئے مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایک ضرورت سے وطن تشریف لے گئے ہوئے ہیں اب جس قدر لفافے ان کے نام آئے ہیں ان کی تعمیل ان کے آنے پر موقوف ہے کیونکہ کسی کا خط کھولنا یا پڑھنا شرعاً و عرفاً منع ہے۔

رسید زر | بعض احباب نے شکایت کی ہے کہ ہمارے مرسلہ مبلغات کی رسید تا حال نہیں چھپی جواب میں عرض ہے کہ آہستہ آہستہ سب بھیجنے والوں کے نام شائع ہو جاویں گے۔ گھبرائیے نہیں۔

سونے والو! جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے | مرزا رحیم بیگ صاحب دہرم سالہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ آج ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء قریباً ۱½ بجے رات کے شدید زلزلہ ہوا جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد کے تمام زلزلوں سے شدید تھا۔ نقصان کچھ نہیں ہوا۔ خداوند کریم کا فضل رہا۔ پھر قریباً ۲ بجے صبح کے دوبارہ زلزلہ ہوا۔ اور پھر صبح ۷½ کے قریب تیسری دفعہ زلزلہ ہوا۔ اس سے پہلے ۱ تین دفعہ زلزلہ ہو چکا تھا۔ گویا ماہ مارچ میں ۱۰ تاریخ تک چھ دفعہ زلزلہ ہو چکا ہے۔

اور برادرم عامل شاہ صاحب ترنگ زئی سے تحریر فرماتے ہیں کہ آج رات کو شب جمعہ ۱۳ ماہ حال کو ایک سخت جھٹکا زلزلے کا محسوس ہوا۔ جو نہایت زور سے تھا صدق اللہ۔ ہم کہتے ہیں یہ ہماری شامت اعمال اور مسیح موعود کی صداقت۔

اور سول اینڈ ملٹری گزٹ رقمطراز ہے۔ ۵-۶ مارچ کی درمیانی شب کے نو سے ۵ بجے تک شارع بلوچستان میں زلزلے کے سخت جھٹکے محسوس ہوئے بازار کے بہت سے مکانات گر پڑے اور ریلوے عمارات کو بھی مزید صدمہ پہونچا جھٹکے درگئی اور خوست میں بھی محسوس ہوئے۔

اور آریہ گزٹ میں مسطور ہے۔ ۱۳ ماہ حال کو درگئی اور خوست ملک بلوچستان میں سب سے بڑا سخت بھونچال آیا کئی مکانات اور عالیشان عمارتیں گر کر مسمار ہو گئیں اور ریلوے اسٹیشن پر بھی بہت نقصان ہوا۔

(ربنا فلا تجعلنا فی القوم الظالمین)

جنگ اور جان و مال کا نقصان

نام جنگ	سنہ	نقصان جان
کریمیا	۱۸۵۴-۵۵ء	۷۵۰۰۰
امریکہ کا سول وار	۱۸۶۱-۶۵ء	۸۰۰۰۰۰
فرانس و جرمنی	۱۸۷۰-۷۱ء	۲۲۵۰۰۰
آسٹریا، اٹلی اور پرشیا	۱۸۶۶ء	۵۰۰۰۰
فرانس اور اٹلی		۴۰۰۰۰
میکسیکو، کوچین وغیرہ کے جنگوں میں		۷۰۰۰۰
بلگیریا اور آرمینیا کے کشت و خون ۱۸۷۶-۷۷ء		۱۹۵۰۰۰

گویا کہ ایک ربع صدی کے جنگوں میں قریباً ۲۰ لاکھ آدمی یا بالفاظ دیگر شہر لندن کی نصف آبادی کے برابر بندگان خدا طعمہ نہنگ اجل ہوئے۔

نام جنگ	اخراجات
جنگ کریمیا	۳۴ کروڑ پونڈ
فرانس و اٹلی	۶۰ کروڑ پونڈ
آسٹریا و پرشیا کی جنگ	۶ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ
امریکہ کا سول وار	۴۰ لاکھ پونڈ
" شمالی	۴۹ کروڑ پونڈ
" جنوبی	۴۲ کروڑ پونڈ
فرانس و جرمنی کا جنگ	۵۰ کروڑ پونڈ
میکسیکو وغیرہ کے جنگ	۴۱ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ
میزان	۱۴۱ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ

غارتگری کی وارداتیں بند کرنے اور حفظ و امن قائم رکھنے کے لئے اگر تدابیر ذیل عمل میں لائی جائیں تو کامیابی دست بستہ حاضر ہو جائے اور یاغستان بھر میں ایسا شاہانہ رعب چھا جائے کہ دشمن اپنے افعال ناشائستہ پر پشیمان ہوں اور فرار واقعی حلقہ بگوش ہو جاویں (۱) وادی بازارے سے لیکر درہ خیبر تک پختہ فوجی سڑک بنادی جائے (۲) درہ خیبر کے علاوہ تمام چھوٹی چھوٹی رہگذریں اور پگڈنڈیاں جہاں سے آدمی کا گذرنا ممکن ہو۔ فوجی چوکیوں سے محفوظ کردی جائیں (۳) پشاور میں فوجی پولیس بڑھائی جائے اور شہر کے چاروں طرف قریب قریب چوکیاں قائم کرکے تمام چھوٹے بڑے راستے جہاں سے شہر میں داخل ہونا ممکن ہو محفوظ اور سرحد پار والوں کیلئے بند کردئے جاویں (۴) کوئی بھی یاغستان کا رہنے والا خواہ کسی فرقہ سے ہو۔ انگریزی سرحد میں داخل نہ ہونے پائے (۵) داخلہ صرف پاس یا سارٹیفکیٹ کے ذریعہ سے ہو تو گذرنیوالے کو لازم ہے کہ انگریزی سرحد قدم رکھنے سے پیشتر افسر ضلع سے حاصل کرے اور افسر چوکی کے سامنے پیش کرے (۶) گورنمنٹ کے آفریدی دوست ملک اور پنشن خوار لوگ جو سرحد باہر کے رہنے والے ہیں وہ بھی پاس سے مستثنےٰ نہ کئے جاویں اور تمام ملازم اور تاجر اور کاروباری لوگ جنکو انگریزی سرحد میں داخل ہونے کی ضرورت ہو۔ پہلے اپنی نیک چلنی اور خوش معاشی کا ثبوت داخل کرکے پاس حاصل کریں (۷) پاس افسران ضلع سے صرف ان لوگوں کو عطا کئے جاویں جو اپنی ضرورت اور نیک چلنی کی شہادت یا ضمانت داخل کرسکیں اور داخلہ صرف روز روشن میں ہو۔ بعد از شام کوئی آنے جانے نہ پائے (۸) جو یاغستانی پشاور میں یا اس کے گرد و نواح میں مستقل سکونت رکھتے ہیں ان کی خاص نگرانی عمل میں لائی جائے کیونکہ یہ اور وہ سب ایک ہیں کیا تعجب ہے کہ وہی لوگ جو دن میں ہم کو شریف اور وضعدار معلوم ہوتے ہیں۔ رات کے وقت ڈاکوؤں کے مددگار۔ معاون مخبر یا خود ڈاکو بن جاتے ہوں جنکی تمیز مشکل سے ہو سکتی ہے (۹) اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے ڈپلومیٹ مقرر کئے جاویں جو سرحد والوں کی حرکات و سکنات کو ہمیشہ زیر نظر رکھیں۔ صرف یہی تدابیر ہیں جنکو عملی صورت دکھانے سے سرحدی پیچیدگیوں کا مسئلہ ہمیشہ کیلئے حل ہو سکتا ہے۔ (عام)

بدر مین اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارتون کو فروغ دینے کے لئے اپنے اشتہارات اسباب تجارت کے متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کرین جو واجبی اجرت پر شائع کئے جا سکین گے۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایڈیٹری مین شائع ہوتا ہے۔ قیمت عہ سالانہ عوام سے اور طلباء سے ۱؎ لی جاتی ہے

المشتہر

مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان

رسید زر

.. بدری ۱۹۰۸ء	نمبر ۱۲	محمد الدین صاحب	عا/
یکم فروری ۱۹۰۸ء	نمبر ۱۹۱۶	غلام احمد صاحب	عا/
" " "	نمبر ۲۴	غلام محی الدین صاحب	للعہ/
" " "	نمبر ۱۵۰۱	پیر بخش صاحب انسپکٹر	للعہ/
" " "	نمبر ۱۹۰۲	اللہ دتہ صاحب ولد کریم بخش صاحب	عاہ/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس مین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابون میں ... پیشگوئی ... زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ ... وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس مین سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملت مولانا مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے ہے وہ نقل کی جاتی ہے۔

مینے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراوض کو ضبط نہین کر سکتا۔ اور ہمارے سلسلہ کی کتابون کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا گیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری مین جمع کرنے کی ممکن نہیں۔ بہت سے مضامین نئے بھی ہین۔ جو مولف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہین۔ میرے نزدیک ہمارے بھائیون کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے۔ کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہوکر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالے ہمارے عزیز اور قابل فخر درست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرماوے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر مرد آزما منزلون کے لئے کافی زاد جمع کر لیا ہے والسلام۔ خاکسار عبد الکریم

نوٹ۔ میرے مخدوم ومحسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہین۔ عبد الکریم

دفتر بدر سے طلب کرو۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین مندرج ہین۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین طبع ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف ۲۵ جلدین باقی ہین۔ قیمت فی جلد ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ اور ... کردین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین بلا نے فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر۔ غلامی اور عصمت انبیاء ۲ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہین۔ قیمت ار

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ۳ر مجلد

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

آئینہ کشتی طالب علمون کیلئے نہایت مفید۔ قیمت ار

کامن احمدی غلام رسول والے۔ قیمت ۲ر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین کے اہتمام سے چھپا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین صہ ۔ قادیان میں ہے

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰

آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان

قیمت از غربا و طلبا و غیر مذاہب

جلد ۷

۲۲ صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیة والسلام مطابق ۲۶ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

نمبر ۱۲

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ ۔ افریقہ صہ

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائٹر (میان معراجدین عمر صاحب) نے یہ تجویز پاس کی ہے ۔ کہ یکم مارچ ۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمون کو جدا کر دیا جاوے اب تک تو یہ تہا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بہی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بہی میں ہی تہا ۔ لیکن اس وقت سر دست پروپرائٹر صاحب میان معراجدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینیجر (قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل) کے وہ انتظام اخبار کا کرین گے ۔ اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے

آیندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت انتظامی ایڈیٹر کے نام نہین ہونی چاہیئے

اور ترسیل زر ہمیشہ بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے ۔ اور خط و کتابت پر صرف الفاظ مینیجر بدر لکہنے چاہئین ۔ ہان جو مضامین اخبار مین چھاپنے کے لئے ہون وہ ایڈیٹر کے نام آنے چاہئین ۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے موہنہ نہ پھیرے گا ۔ بلکہ قدم آگے بڑہائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوة مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون مین اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب بھیرہ ضلعدار و رئیس)

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ تاریخ کافر و دیندار کا

جب جمال بی بی نے حیات ممات مسیح پر گفتگو کرنیکا از حد اشتیاق ظاہر کیا اور پیام پر پیام آنے لگے میں نے بھی اس موقع کو غنیمت جانا اور اپنے سید و مولا کے حکم کے بموجب تبلیغ کا حق ادا کرنیکا اہتمام بحث کو چل پڑی خدا شاہد ہے کہ میں بحث مباحثہ کو ہرگز پسند نہیں کرتی اور نہ مجھے شہرت حاصل کرنیکی خواہش تھی خیال تھا تو صرف یہ تھا کہ شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہونچ جاوے الغرض میں میں ماہ مئی کو جمال بی بی کے ہاں پہنچی جہان کہ مستورات کا مجمع کثیر اور جم غفیر تھا جا پہونچی مخالفت اور جہالت کا یہ عالم تھا کہ کوئی حق اور تحقیق کی پیاسی نظر نہیں آتی تھی ہر ایک کے دل میں صرف ایک ہی دھن لگی ہوئی تھی کہ کسی طرح بیوی کو زچ ہو کوئی اس کے منہ پہ چھو کرتی کوئی اس کی پیٹھ پہ دم کرتی اور پھونکیں مارتی ۔ غرض ایک حشر معنٰی کا میدان نظر آتا تھا۔

میں نے سب سے اول اس سحر کو توڑنے کیلئے بسم اللہ الرحمن الرحیم اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ پڑھا اور بعد ازاں حضرت اقدس کی نظم ۔

ابن مریم مرگیا حق کی قسم ۔ داخل جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقان سر بسر ۔ اسکے مرجانے کی دیتا ہے خبر
کوئی نہیں رہا باہر اموات سے ۔ ہوگیا ثابت یہ تیس آیات سے

با آواز بلند پڑھی (سوال) بیوی سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ تصور کرتی ہو یا مرا ہوا (جواب) زندہ ۔ (سوال) کوئی آیت دکھاؤ (جواب الجواب) میں نے کہا بہن اسکو غور سے پڑھو اور تدبر کرو ۔ اس سے تو عیسیٰ علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر جانا ثابت نہیں ہوتا ۔ بلکہ اس سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ اللہ تعالے نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے اس الزام سے کہ وہ قتل کیا گیا اور پھانسی دیا گیا اور لعنتی موت مرا بری کیا ہے درحقیقت یہودیوں نے مسیح ابن مریم کو قتل نہیں کیا اور نہ پھانسی دیا بلکہ یہ خیال اون کے دل میں شبہ کے طور پر ہے اور اون کے پاس کوئی یقینی اور قطعی دلیل نہیں صرف ایک ظن کی پیروی کر رہے ہیں ۔ یقینی امر یہ ہے کہ وہ فوت ہوگئے اور اپنی طبعی موت سے مرے ۔ اور خدا تعالےٰ نے اون کو اپنے راستباز بندوں کیطرح اپنی طرف اوٹھا لیا ۔ پھر میں نے عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب دیا جانا اور اس سے خدا کے حکم کے ساتھ زندہ سلامت اتارا جانا ۔ حواریوں کا اوٹھا لے جانا مرہم عیسیٰ بنانا اور اون کے زخموں پر لگانا ۔ اپنی والدہ کو ساتھ لے کر کشمیر کی جانب ہجرت کرنا وہاں جا کر بنی اسرائیل کی بکھری ہوئی بھیڑوں کو پیغام الٰہی پہونچانا ۔ اپنے تئیں یوز آسف یا شہزادہ نبی کے نام سے مشہور کرنا اور بعد ازاں وہاں ہی وفات پا جانا اور اپنی قبر کو بھی اسرائیل کی قبروں کیطرح بنوانے کی ہدایت کر جانا سب مفصل بیان کیا ۔ سنتے ہی بیوی کا رنگ زرد ہو گیا ہونٹ خشک ہونے لگے پانی مانگنا شروع کیا مگر مجھ عاجزہ کی طبیعت میں سچائی کا وہ جوش تھا کہ الامان اگر مجھے ہار جیت کی ضرورت ہوتی تو میں پہلی دلیل میں ہی میدان جیت چکی تھی اور وہ سخت شرمندہ اور نادم ہو رہی تھی ۔ میں نے کہا گھبراؤ نہیں مجھے خواہ آٹھ دن تقریر کرنی پڑے ۔ میں تیری زبان سے تجھے وفات مسیح کی قائل کراؤنگی ۔ اور نیز یہ آیت یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک ۔ اے عیسیٰ پہلے تجھے موت دونگا اور بعد ازاں رفع دونگا یعنی اپنی طرف اوٹھاؤنگا ۔ گویا کہ متوفیک رافعک کی پہلی شرط ہے اگر وہ پوری ہو تب ہی دوسری پوری ہو سکتی ہے جیسے کہ کوئی اعلےٰ حاکم کسی کو کہے ۔ کہ اگر تم بی ۔ اے پاس کروگے تو تمہیں تحصیلداری دی جاوے گی ۔ تو پھر جب اسے تحصیلداری کے عہدہ پر دیکھیں ۔ تو ضرور ماننا پڑیگا ۔ کہ اس نے بی ۔ اے کی ڈگری حاصل کرلی ہے تو بعد ازاں یہ عہدہ ملا ہے ۔ لطف یہ کہ بل رفعہ اللہ چھیویں سیپارہ میں ہے اور متوفیک تیسرے میں تو اس سے صاف ظاہر ہوگیا ۔ کہ پہلے وہ فوت ہوئے اور بعد ازاں رفع دیگئی رفع ہمیشہ روحانی ہوتی ہے ۔ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رفعنی والی دعا پڑھا کرتے تھے ۔ اگر رفع کے معنٰی بجسد عنصری اٹھایا جانا ہوتا تو وہ بھی ضرور اٹھائے جاتے مگر رفع کے معنے ہی میں جسم کو بیکار چھوڑ دینا اور روح کو اٹھا لینا (جواب) چپ ۔ (سوال) میں نے حاضرین کی جانب مخاطب ہو کر کہا کہ اے میری بزرگو! تمام نبیوں سے کس کا رتبہ بڑا ہے (جواب) سب نے متفق ہو کر کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ۔ (جواب الجواب) میں نے کہا کہ پھر کیوں آپ کی آنکھوں پر جہل کی پٹی بندھی ہوئی ہے ۔ جو تمہیں دکھائی سمجھائی نہیں دیتا ۔ کہ وہ خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمین زیر زمین جا گزیں ہوں اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل ذرہ ... کا مصداق ہیں ۔ خدا کے پاس ... کے سن ۱۹... برس تک جیتے رہیں لطف یہ کہ ان کی عمر میں بھی فرق نہ آوے ۔ پھر آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ انہوں نے مردے بھی زندہ کئے کوڑھی چنگے بہروں کا اچھا کیا ۔ پرندوں کو پیدا کیا ۔ تو پھر اون کو خدا کا شریک ہونے میں کون سی کسر رہ گئی ۔ تو پھر کیا وجہ کہ انہیں خدا یا خدا کا بیٹا نہ مانا جائے ۔ جبکہ وہ خدا لایزال کی طرح حی قیوم اور سب سے بڑھکر یہ کہ خالق بھی ہیں ۔ اے لوگو! خدا کے غضب سے ڈرو ۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء یا تا ... سر پر کھڑا ہے ۔ بتحقیق اللہ تعالےٰ نہیں بخشیگا جو کوئی شرک کرے سوائے اس کے بخشدیگا جسکو چاہیگا دیکھو خداوند کریم کو شرک کیا نامنظور ہے آپ لوگوں نے تو پھر کمال ہی کیا کہ خداوند عزّ و علا کی تمام صفتیں ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو دیدیں ۔ بیوی کو کہا کہ آپ ان باتوں کا مفہوم سمجھا دیجئے ۔ کہ یہ کہاں ہیں بیوی نے جھٹ مترجم قرآن مجید نکالا اور کہا کہ یہ دیکھو عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی کی چڑیاں بنائیں اور ان میں پھونک ماری تو وہ زندہ ہوگئیں ۔ میں نے کہا کہ تم عیسےٰ علیہ السلام کی اور خداوند کریم کی چڑیوں میں امتیاز کرسکتی ہو اس نے کہا کہ نہیں ۔ میں نے کہا کہ میں ان کا جواب علیحدہ علیحدہ دونگی ۔ (سوال) کیا انہوں نے مردے زندہ کئے (جواب) کہا ہاں (سوال) کوئی ثبوت (جواب) کوئی نہیں ۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

استفسار اور اُن کے جواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے سوالات کے جواب بطور قول کے (بالترتیب) ذیل میں عرض ہیں۔ بحول اللہ وقوتہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

قولہ سماع موتی کا مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ ابتداء کا نہ ابتداء سے کسی قدر زیادہ عرصہ کا۔ میں نے جو الحکم نمبر ۱۳ جلد ۱ میں حضرت عائشہ صدیقہ کا قول پیش کیا تھا اوس کا ماحصل یہی تھا۔ کہ حضرت صدیقہ فرماتے ہیں۔ کہ راوی نے مطلب غلط ظاہر کیا ہے۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو مخاطب نہ کیا تھا بلکہ زندوں کی نصیحت کے لئے یہ کلام کی تھی۔

اقول۔ حدیث قلیب بدر میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے سائل ایک عظیم الشان فقیہ آدمی ہے۔ معمولی آدمی نہیں یعنے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خود موقعہ پر موجود ہے۔ حضرت صدیقہ بدر میں موجود نہ تھیں اور پھر یہ روایت متفق علیہ امام بخاری ومسلم کی ہے۔ رویت کی شہادت کے مقابل صرف سماع یا قیاس کیا کام دیسکتا ہے۔ میں اس حدیث کو دوبارہ احتیاطاً لکھتا ہوں۔ آپ دوبارہ غور کریں۔

فی الصحیحین ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما ظہر علی اھل بدر اقام ھناک ثلاثا ثم امر براحلتہ فشدت بعد ثلاث من اخر اللیل فرکبھا۔ ثم سار حتی وقف علی القلیب قلیب بدر فجعل یقول یا اباجہل بن ھشام یا عتبۃ بن ربیعۃ یا شیبۃ بن ربیعۃ۔ بخاری میں ہے۔ ینادیھم باسمائھم واسماء آبائھم۔ یا فلان بن فلان یا فلان بن فلان۔ ھل وجدتم ما وعد ربکم حقا فانی قد وجدت ما وعدنی ربی حقا فقال لہ عمر یا رسول اللہ ما تکلم من اقوام قد جیفوا۔ بخاری میں ہے۔ من اجساد لا ارواح لھا اور در منثور میں ہے۔ الیسوا امواتاً یا رسول اللہ فقال انہم یسمعون کما تسمعون فقال والذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم ولکن لا یجیبون۔ وفی السیرۃ انہ علیہ السلام قال بئس عشیرۃ النبی کنتم لنبیکم کذبتمونی وصدقنی الناس واخرجتمونی واوانی الناس وقاتلتمونی ونصرنی الناس فبئس عشیرۃ النبی کنتم لنبیکم ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۱۷

اس حدیث سے صاف انکی طرح کی اطلاع قسم کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول موکد بقسم کے مقابل حضرت صدیقہ یا کسی دوسرے کا قیاس کیا وقعت رکھتا ہے۔ پھر حدیث بھی اعلے طبقہ کی ہے۔ جسپر امام بخاری ومسلم کا اتفاق ہے بلکہ اس حدیث سے بڑھکر خود قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔ اول قال یقوم لقد ابلغتکم رسالۃ ربی ونصحت لکم ولکن لا تحبون النٰصحین پ ۸ دوم قال یقوم لقد ابلغتکم رسالٰت ربی ونصحت لکم فکیف اٰسی علی قوم کٰفرین۔ پ ۹۔ ان دونوں آیات کی تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ کہ ہلاک شدہ قوم کی توبیخ وتقریع کے لئے حضرت صالح وحضرت شعیب نے فرمایا۔ آپ ان آیات واحادیث پر غور کریں کیسا صریح ثبوت اس بات کا ہے۔ کہ مخاطب موتی ہی تھے۔

۱۔ ابوجہل وغیرہ کو ان کے اور ان کے آبا کے نام لے لے کر پکارا۔

۲۔ ما وعد ربکم ان کی شکست اور بعد اس کے عذاب کا پانا مقصود ہے۔ جو ہلاک شدہ کفار پا چکے اور زندہ فتحیاب تھے اور ما وعد ربی سے اپنی کامیابی بیان فرمائی۔

۳۔ پھر سوال حضرت عمر جیسے عظیم الشان فقیہ کا جو اپنے کان سے سن کر سوال کر رہا ہے اور حقیقی سماع سمجھ کر سوال کرتا ہے۔ کیا ایسا عظیم الشان فقیہ انسان بشرہ اور لہجہ سے سمجھ نہیں سکتا تھا کہ مقصود بالذات تو ہم ہی ہیں۔ موتی نہیں ہیں۔

۴۔ جب حضرت عمر نے سوال کیا اور سوال کو قد جیفوا (گل سڑ گئے) اور اجساد لا ارواح لھا اور الیسوا امواتاً سے موکد بھی کیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کیساتھ موکد کرکر فرمایا۔ کہ وہ تمہاری طرح سنتے ہیں۔

۵۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ کیا اوس وقت زندے بھی جواب نہیں دیسکتے تھے۔

۶۔ بئس عشیرۃ النبی کا خطاب زندوں کو نہ تھا مردوں کو تھا

۷۔ کذبتمونی اخرجتمونی قاتلتمونی کے تین خطاب بھی مردوں کے لئے ہی تھے جو رشتہ دار اور قبیلہ کے لوگ تھے۔

۸۔ پہلی آیت میں حضرت صالح ہلاک شدہ قوم کو فرماتے ہیں ولکن لا تحبون النٰصحین۔ تم خیرخواہوں کے دوست نہیں بنا کرتے۔ کیا موجودہ زندے نجات یافتہ مومن اس کے مصداق ہوسکتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو تحبون النٰصحین ... تھے۔

۹۔ دوسری آیت میں حضرت شعیب نے اپنی ہلاک شدہ قوم کو فرمایا۔ فکیف اٰسی علی قوم کٰفرین۔ میں اب تمہاری ہلاکت پر کس طرح غم کروں کیا یہ غم زندوں کے لئے تھا۔ ہرگز نہیں

۱۰۔ علی قوم کٰفرین نے تو قطعاً فیصلہ کر دیا۔ کہ کافر قوم ہلاک شدہ ہے۔ مخاطب بھی زندہ نجات یافتہ مومن مراد نہیں۔ حضرت صالح وحضرت شعیب کے اس خطاب قوم ہلاک شدہ کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے مومن قوم کا موجود ہونا (بیان) نہیں فرمایا۔ کہ زندوں کو سنانے کا شک بھی نہ ہووے بلکہ پایا جاتا ہے۔ کہ صرف حضرت صالح وحضرت شعیب ہی اکیلے تشریف لے گئے تھے

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن فیھدا ھم اقتدہ کی تعمیل فرماکر مقتول کفار کو مخاطب فرمایا۔

۱۲۔ اگر وہ سنتے نہ تھے تو یہ فعل انبیاء کا بھی نعوذ باللہ لغو ثابت ہوگا۔ جو معمولی مومن کو بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ اگر وہ سنتے نہ تھے۔ تو حضرت اتقی الاتقیا اصفی الاصفیا خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا قلیب بدر پر تشریف لیجانا بھی نعوذ باللہ لغو ثابت ہوگا۔ اب ان تمام آیات واحادیث سے صاف اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ یہی ہلاک شدہ کفار مخاطب تھے اور سنتے تھے۔

قولہ۔ ہاں یہ بات تو ماننے کے قابل ہوسکتی ہے۔ کہ اصل میں قلیب بدر والے مر گئے ہوں کسی قدر اون میں جان ہو اور اس حالت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو خطاب کیا ہو یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زندے دکھائی دیتے ہوں اور دوسروں کا گمان اون کے مرنے پر ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطاب کرنے پر اور پھر اون کے سوال کرنے پر آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ظاہر کیا ہو۔ کہ ابھی کسی قدر ان

ہین جان سہیہ۔ یعنے ان الوہانہ کا کہ وہ تمہاری طرح سنتے ہین یہ مطلب ہو تو زین قیاس ہو سکتا ہے جو قرآن سے کے مطابق ہو۔

اقول۔ عجیب قیاس ہے۔ قرآن مجید سے کے خلاف احادیث سے کے خلاف۔ عقل سے کے خلاف واقعات کے خلاف۔

۱۔ بخاری کتاب المغازی مین ہے عن عبد اللّٰہ بن مسعود قال استقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ فدعا علی نفر من قریش علی شیبۃ بن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ و ابی جہل بن ہشام فاشہد باللہ لقد رایتہم صرعی قد غیرتہم الشمس وکان یوماً حاراً

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین۔ کہ شیبہ عتبہ ولید ابوجہل پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مین بددعا کی تہی۔ سو مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون۔ کہ مین نے اون کو پڑے ہوئے دیکہا۔ جو بہ سبب گرمی دہوپ موسم گرما کے گل سڑ گئے تہے۔

۲۔ قد جیفوا اجساد لا ارواح لہا الیسوا امواتاً مین حضرت عمر کا خصوصاً یہی تعجب تہا۔ کہ کیا مرے ہوئے گلے سڑے ہوئے بہی سنتے ہین کیونکہ اون کو خیال ہوا کہ سماع تو روح مع الجسم کا کام ہے۔ اب یہ صرف جسم ہے وہ بہی گلا سڑا۔ کیونکہ جب تک روح جسم مین ہو۔ وہ سڑتا نہین اور وہ مردے سڑنے کے بعد پہینکے گئے تہے جیسے حدیث عبد اللہ بن مسعود سے ہی ثابت ہے۔ بلکہ گہسیٹ کر پہینکے گئے جس سے اون کے بعض اعضا علیحدہ بہی ہو گئے تہے۔

۳۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تین روز بعد فتح تشریف لیگئے جس سے اون کا جیفہ ہونا ثابت ہے۔ خصوصاً جبکہ اون پر مٹی بہی ڈالی گئی ہو

۴۔ کوئی زندہ آدمی مٹی مین دفن کرنے سے تین روز کیا تین منٹ بہی زندہ نہین رہ سکتا۔

۵۔ زندہ کافر کو زندہ گاڑنے کا حکم نہین۔ دیکہو و اذا الموءدۃ سئلت۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ مستوجب سزائے قتل تہے تو قتل کیا جاتا ہے۔

۶۔ ان مردون مین اول المخاطبین ابوجہل عتبہ شیبہ ولید ہین جن کا گل سڑ جانا قسم کے ساتہ عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہین۔ اور عبد اللہ بن مسعود وہ ہے جس نے خود ابوجہل کا سر الگ کیا تہا۔

قرآن مجید مین جو حضرت صالح و شعیب نے جس طرح ہلاک شدہ قوم کو پکارا۔ اوس کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ کان لم یغنوا فیہا ۞ و پلا۔ یعنے عذاب ملیامیٹ ہونے۔ کہ گویا وہان تہے ہی نہین اور اس کے بعد آتا ہے۔ قال یٰقوم لقد ابلغتکم۔ تو یہ پکار اون کے ملیامیٹ ہونے کے بعد تہی جس سے اون کا مردہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پس قرآن مجید حدیث عقل و نقل واقعات سے ہلاک شدہ قوم کا مرجانا ثابت ہوتا ہے نہ یہ کہ وہ اس وقت زندہ تہے۔

قولہ۔ آپ نے میرے مطلب و منشا کو خبط کر دیا ہے۔

اقول۔ مینے آپ کے مطلب کو خبط نہین کیا بلکہ آپ نے آیات قرآنی و احادیث صحیحہ پر پانی پہیر دیا ہے

قولہ۔ ۔۔۔۔ آپ سماع موتی کے بارہ مین ارشاد فرماتے ہین۔ کہ سنتے ہین اور جنابہ صدیقہ قرآن کے مطابق اس کی نفی کرتی ہین اور تجربہ صحیحہ بہی حضرت صدیقہ کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مین صاف ہے وما انت بمسمع من فی القبور و انک لا تسمع الموتی۔ جس کا مطلب بالکل صاف ہے کہ نہ تو قبر مین مرے ہوئے مردے سنتے ہین اور نہ باہر پڑے ہوئے۔ اور دوسری طرف ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا پس بتلایئے کہ ہم سماع موتی کے کیسے قائل ہو سکتے ہین

اقول۔ تجربہ صحیحہ کی تو آپ نے کوئی نظیر نہین دی۔ دوسرا آپ کو قائل کرنا میرا کام نہین۔ اللہ تعالے کے اختیار مین ہے۔ صرف سچ کا بیان کر دینا میرا کام ہے۔ تیسرا قرآن کریم سے چند جگہ صحیح الفاظ سماع موتے ثابت ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کی تفسیر اپنے قول و فعل سے بقسم موکد ہی کردین۔ پہر چند جگہ انکار سماع موتی بہی قرآن مجید مین ہی پایا جاوے۔ یہ ہرگز ہرگز ممکن نہین بلکہ قرآن مجید کی من عند اللہ ہونے کا ایک بڑا ثبوت عدم اختلاف بہی ہے۔ پہر کیونکر اختلاف ممکن ہے۔ بلکہ آیت شریف جس سے آپ عدم سماع موتی ثابت کرتے ہین اس طرح ہے۔ ان اللہ یسمع من یشاء وما انت بمسمع من فی القبور ان انت الا نذیر ۞

سماع دو طرح ہوتا ہے۔ ایک ظاہری کان سے سننا دوسرا قبول کرنا یا دوسرے لفظون مین ظاہری و باطنی جیسے دیگر حواس کے متعلق بہی یہی حال قرآن مجید مین بیان ہے۔ چنانچہ من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی۔ ۞ ان تدعوہم الی الہدی لا یسمعوا وتریہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون ۞ صم بکم عمی ۞ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وہم لا یسمعون ۔۔۔۔۔۔ ولو علم اللہ فیہم خیرا لاسمعہم ولو اسمعہم لتولوا وہم معرضون ۞ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم ۞ غرض تمام قرآن مجید مین جہان جہان کفار کی نسبت سمع بصر کے نقصان یا بطلان کا ذکر ہے۔ اس سے عموماً یہی باطنی آنکہہ کان مراد ہین نہ ظاہری۔ اسی طرح یہان بہی وہی قبولیت والے سمع یا دوسرے لفظون مین باطنی سمع مراد ہے۔ اور اسی آیت شریف کا مطلع ان اللہ یسمع من یشاء اور اسی آیت کا مقطع ان انت الا نذیر میرے اس بیان کے دو گواہ ہین کیا ظاہری بات انسان انسان کو نہین سنا سکتا یعنے اس کے کان تک آواز نہین پہونچا سکتا ضرور سنا سکتا ہے۔ ان نذیر کا بہی صرف سنا دینا تبلیغ کرنا ہی کام ہے کسی کا ۔۔۔ قائل کر دینا نذیر کا کام نہین۔

اب قرآن مجید مین دیکہہ لین نذیر کے مقابل پر احیا۔ اموات۔ صم بکم عمی کے کیا معنے ہوتے ہین۔ اگر آپ اس جگہ ظاہری سماع کان کا سماع مراد لین۔ تو آپ کو کیا عذر ہے کہ اذ تخرج الموتی باذنی ۞ واحی الموتی باذن اللہ ۞ اذا دعاکم لما یحییکم ۞ او من کان میتا فاحییناہ ۞ فقال لہم اللہ موتوا ثم احیاہم ۞ وغیرہ ہم تمام آیات مین بہی ظاہری معنے نہ لین۔ مگر وہان ظاہری معنے لینے سے بہروہی اختلاف فی القرآن لازم آتا ہے جیسے یہان آتا ہے۔ کیونکہ کوئی مردہ زندہ ہو کر اس دنیا مین نہین آسکتا اور یہ قرآن مجید مین بہت سی آیات سے ثابت ہے۔ دوسری آیت محولہ جناب پوری اس طرح ہے۔ انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین وما انت بہادی العمی عن ضلالتہم ان تسمع الا من یومن بایٰتنا ۞ اس آیت شریف مین بہی دو گواہ میرے بیان کے موجود ہین۔ جو اخیر آیت مین بطور تفسیر مطلع آیت کے واقع ہوئے ہین۔ اول وما انت بہادی العمی کیا مطلب یہان اندہا ظاہری آنکہون کا مراد نہین بلکہ باطنی ہی مراد ہے۔ دوم۔ ان تسمع الا من یومن اس گواہ نے تو حد ہی کر دی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا ۔۔۔ مومنون کے کسی کو قرآن نہین سنایا کرتے ۔۔۔ ور ۔۔۔ تہے۔ جس پر وہ شرارتین بہی کیا کرتے۔ یہ آیت شریف بعینہ اسی طرح ہے۔ جیسے اللہ تعالٰی فرماتا ہے

انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من
یشاء نے حالانکہ اوس کے مقابل پر انک لتھدی الی
صراط مستقیم بھی موجود ہے۔ غرض پہلی آیت
سے قبولیت ہدایت وایصال الی المطلوب مراد ہے
اور دوسری آیت میں صرف راستہ دکھا دینا بتلا دینا مراد ہے
حالانکہ لفظ ایک ہی ہے۔ غرض سماع موتے سے بھی
ان آیات میں قبولیت وعظ وہدایت ہے۔ نہ کانوں کا
سننا اور من فی القبور اور موتی سے مراد جن کے
دل مر گئے ہیں۔

قولہ۔ اس کے علاوہ جو لوگ اولیاء اللہ کی قبروں
پر جاتے ہیں ان میں ایسے حضرات بھی پائے گئے ہیں
کہ وہ صرف [illegible] کے لئے عرض معروض کرتے
ہیں تو جب سماع موتی درست ہے۔ تو اس طرح کی عرض
معروض اپنے اولیاء اللہ سے کہ جن کا ر[illegible] اس جہان
فانی سے گذر چکا ہے۔ کرنا [illegible] ہرگز بے جا نہ ہوگا۔
مگر قرآن مجید ایسے فعل کرنے کی ہرگز ہدایت نہیں کرتا
اور دھم عن دعاءھم غافلون کا فیصلہ کرتا ہے۔

اقول۔ [illegible] قرآن مجید سے ثابت
نہ حدیث سے [illegible] ہے۔ بلکہ قرآن مجید سے
منع [illegible] کئے جاتے ہیں۔ مگر چونکہ آپ اس منع
دعا کو خود مانتے ہیں اس لئے اس پر زیادہ لکھنے کی
ضرورت نہیں۔ ہاں آپ نے میرے پہلے خط کے جواب
میں یہ بھی لکھا تھا۔ کہ میری سمجھ میں یہ نہیں آیا۔ کہ موتی ابتدا
سنتے ہیں۔ اس لئے عرض ہے۔ کہ ان تدعوھم
لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم پ ۲۲ ع ۱۴
میں اللہ تعالیٰ نے موتے کے متعلق دو وقت
بیان فرمائے ہیں۔ ایک سننے کا اور ایک نہ سننے کا
جس میں وہ لوگوں کی پکار سے غافل اور بے خبر ہوتے
ہیں جیسے دوسری جگہ فرمایا۔ دھم عن دعاءھم
غافلون۔ سننے کے زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے
حضرت صالح وحضرت شعیب کے پکارنے والی آیتوں
میں جنکو میں نے جواب اول میں لکھا ہے۔ اور حضرت
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث قلیب بدر
والی میں اپنے قول اور فعل سے بیان فرمایا ہے۔ بلکہ
لکن لا یجیبون فرما کر اس آیت شریف کا حوالہ بھی دیدیا
ہے جس میں ما استجابوا لکم کا لفظ موجود ہے تو
اب صاف ثابت ہوگیا۔ کہ موتے کا ایک زمانہ وہ
ہے جس میں وہ سنتے تو ہیں۔ مگر جواب نہیں دیسکتے
دوسرا زمانہ وہ ہے جس میں نہیں سنتے اور پکارنے
والی کی آواز سے غافل اور بیخبر ہوتے ہیں۔ ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ ولا نعبد الا ایاہ

فضل دین حکیم از قادیان

رسید بدر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء	۱۲۰۱	منشی فضل کریم صاحب	عما
۳۱ " "	۱۸۴۲	عمر حیات صاحب	۸/
۳۱ " "	۱۳۶۶	زمان شاہ صاحب	للعہ/
۳۱ " "	۹۳۷	محمد امیر صاحب	للعہ/
۳۱ " "	۱۶۹۴	محمد حسین صاحب	عا/
۳۱ " "	۱۴۶۰	حکیم ناظم حسین صاحب	عا/
۳۱ " "	۱۴۹۵	عبد القادر صاحب	صر/
۳۱ " "	۱۱۲۶	غلام محی الدین صاحب	عا/
۳۱ " "	۱۶۹۳	غلام محمد صاحب	عا/
۳۱ " "	۵۵۵	رحیم بخش صاحب	عہ/
۳۱ " "	۱۹۰۹	منشی سمیع اللہ صاحب	عہ/
۳۱ " "	۱۶۹۳	بہادر خان صاحب	عا/
۳۱ " "	۱۳۵۳	محمد عجب خان صاحب	عہ
۳۱ " "	۱۶۱۷	ترکی شاہ صاحب	عہر
۳۱ " "	۹۹۴	محمد دین صاحب	عا/
۳۱ " "	۱۳۹۹	پیر محمد صاحب	عہ/
یکم فروری ۱۹۰۸ء	۸۰۱	غلام رسول صاحب	عا/
" "	۱۲۹۶	عبد اللہ صاحب	عا/
" "	۱۱۹۱	سید یاسین صاحب	عا/
" "	۳۸۶	قطب الدین صاحب	للعہ/
" "	۱۹۱۲	مولوی غلام سرور صاحب	عا/
" "	۱۰۱۰	میاں ودکا صاحب	للعہ/
" "	۱۰۲۹	چودھری سلطان علی صاحب	للعہ/
۳ " "	۳۲۵	چراغ دین صاحب	عہ/
۳ " "	۶۴۳	عبد العظیم صاحب	عا/
۳ " "	۵۵۸	محمد عبد اللہ صاحب	عا/
۳ " "	۱۲۴۲	شیخ شبراتی صاحب	عا/
۳ " "	۸۸۹۶	ڈاکٹر علم الدین صاحب	صمہ/

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ "	۲۶	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی
بہت ہی کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں
اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بیفائدہ خط وکتابت
کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے
تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ
منیجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ
مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع
میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک
پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے
یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو
ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی
مزدوری فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت
کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے
سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔
درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج
کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے
کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے
واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن
پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ
وہی مضمون رہیگا۔

وطن مین ایک بے وطن

ملک سلیمان از حبِّ وطن خوشتر

ایک مثل مشہور ہے۔ کہ حُبِّ وطن از ملک سلیمان خوشتر وطن کے دلدادون کے واسطے یہ مثل سونے پر سہاگے کا کام دیتی ہے لیکن اگر حضرت سلیمان پیغمبر ہتے اور ضرور ہتے۔ اور اگر کوئی قوم ان کے اصحاب مین داخل ہو کر دور و نزدیک سے سفر کرکے ان کے پاس سکونت پذیر ہو رہی تھی اور ضرور ایسی قوم تہی کیونکہ ہر نبی کے ساتھ کچھ مہاجر ہوتے ہین اور کچھ انصار تو ضرور یہ مثل ان کی روحون کو تکلیف دہ ہوگی۔ کیونکہ نبی کے ساتھی مہاجرین اپنے وطن کو ترک کرکے جبکہ اپنے معشوق کے کوچہ مین جا ڈیرے لگاتے ہین تو پہر ان کو اس گلی سے اچھی کوئی جگہ دنیا مین نظر نہین آتی اور وہ حضرت اکمل کی طرح راتدن یہی گیت گاتے ہین۔ ع

پیارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

دنیا اور اس کے دنیادار اس بات کو سمجہین یا نہ سمجہین پر مین جو یہ بات کہہ رہا ہون تو صاحبان حال کو دیکھہ کر کہہ رہا ہون جو میرے مشاہدہ کی بات ہے اور نہ صرف مشاہدے کی ہے بلکہ تجربہ کی ہے کیونکہ اس وقت بہی ایک سلمان[1] دنیا مین موجود ہے اور اپنے پیارے وطنون کو خیرباد کہہ کر اوس کے قرب وجوار مین اپنے ڈیرے لگانیوالے بہی اس وقت موجود ہین جن کو اپنے سلمان کی مجلس کی حاشیہ نشینی ایسی محبوب ہے۔ کہ ان کی حالتِ عشق مذکورہ بالا مثل کے موجد پر کاہلی کا مقدمہ دائر کردے۔ تو کچھ تعجب نہین۔

میری مسافرت کا سبب

اوس پر تو مقدمہ ہوگا یا نہ ہوگا پر اس وقت مجھ پر ایک مقدمہ بن گیا اور آج (۱۰۔ مارچ ۱۹۰۶ء) جو بات مجھ سے یہ مضمون لکھوا رہی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک دنیادار نے جو میرے قدیمی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور کا رہنے والا ہے جہان بیٹھ کر مین نے یہ مضمون لکھنا شروع کیا ہے۔ مجھ پر بسبب ایک بدظنی کے جو دنیادارون کا خاصہ ہے ایک دعوے دیوانی دائر کیا تہا۔ جس کا سمن مجھے اپنے عزیز وطن قادیان دارالامان سے نکال کر کھینچ کھانچ یہان لایا ہے جہان میرا مولد ہے۔ لوگ کہتے ہین کہ یہ تیرا وطن ہے تیرا گھر ہے۔ تیرے باپ دادے کی جگہ ہے یہان رہنا چاہئے اور کچھ عرصہ رہنا چاہئے وہ تو یہ کہتے ہین۔ اور محبت بھرے دل سے کہتے ہین۔ پر مین حیران وسرگردان ہون کہ یا الٰہی مین کہان آگیا یہ کس گناہ کی شامت ہے۔ جو مین چند روز کیواسطے مسیح کے قدمون سے دور پھینکا گیا ہون۔ اے خدا میرے گناہ بخش اور مجھ پر رحم فرما کہ تو غفور الرحیم ہے اور تیرے سوائے کوئی نہین۔ جو گناہون کو بخشے۔

مقدمہ مین میرا کچھ بہت حصہ نہ تہا مگر میرے ساتھ اصلی مدعی علیہ ایک اور صاحب ہین اور فریقین کے درمیان مصالحت کی خاطر مجھے تاریخ مقدمہ سے کچھ پہلے آنا پڑا اور کچھ پیچھے ٹھہرنا پڑا۔ اور اس طرح چند روز کیواسطے مین بالکل مسافر بن گیا۔

نیکون کی باتین

دنیا مین نیکون کی باتین ہی نرالی ہین۔ دنیادار ان کو کیا سمجہین لکھا ہے۔ کہ جب ملک مصر مسلمانون نے فتح کیا اور مصر اون کے قبضہ مین آگیا۔ تو خلیفہ وقت نے ایک گورنر مصر کے واسطے مقرر کیا۔ وہ صاحب مصریون کے حال پر بہت مہربانی کرتے۔ یہان تک کہ اہل مصر بہت سی ناشائستہ حرکات بہی کرتے تب بہی وہ اون سے درگذر کرتے اور اون کے ساتھ نرمی کا سلوک کرتے جس پر کسی نے اون سے دریافت کیا کہ ایسے شریرون کے ساتھ اس قدر نیک سلوک کا کیا مطلب تو انہون نے فرمایا۔ کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت کی پیروی کا اثر ہے جو اونہون نے فرمایا تہا کہ جب تم مصر کے فاتح بنوگے تو اہل مصر کے ساتھ نیک سلوک کرنا کیونکہ وہ میرے رشتہ دار ہین۔ میری مان ہاجرہ حضرت ابراہیم کی بیوی مصر کی شاہزادی تہین اللہ اللہ ہزارہا سالون کی گذری ہوئی بات کو یاد رکھنے والے اور اس قدر دور کی رشتہ داری کا لحاظ کرنے والے اور اس قدر نیک سلوک کی تاکید کرنیوالے مقدس وجود سچ ہے اگر کوئی دنیا مین سید ولد آدم بننے کے لائق انسان ہوسکتا ہے تو وہ محمدؐ ہی تہا۔ صلے اللہ علیہ وسلم کیا کوئی تہا یا ہے یا ہوگا۔ جس کے اخلاق ایسے ہی وسیع ہون ہان اوس کے طفیل ایسے اعلے اخلاق ہین رکھنے والے اب بہی ہین اور ہمیشہ موجود رہینگے اور [illegible] بزرگ کا مین ذکر کرنا چاہتا ہون وہ میرے حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب ہین جو خلق [illegible] منور ہو کر آج اسلام کے نور کے واسطے ایک نمونہ [illegible] زندگی ہین اور اون کی دینی خدمات [illegible] اور اس وقت جس اعلیٰ دینی خدمت مین وہ مصروف ہین اس کی انجام دہی مین اپنی خاص نصرت اور تائید کے ساتھ اون کی دستگیری کرے۔ تاکہ نور قرآن نور دین کے ذریعہ سے دنیا پر چمک کر تمام جہان کو منور کرے۔ آمین ثم آمین

جب مین قادیان سے بھیرہ کی طرف چلا اور چلنے سے بعد حصول اجازت از حضرت امام علیہ السلام حضرت ابی الحکم مولوی صاحب موصوف کی خدمت مین عرض کی۔ کہ مین بھیرہ جاتا ہون۔ تو آپ نے مجھے چند ایک یادداشتین لکھ کر دین جن مین سے سب سے پہلی یادداشت یہ تہی کہ ڈاکٹر بشارت احمد سے کہنا کہ اہل بھیرہ کے ساتھ خاص توجہ اور مہربانی کا سلوک کرین کیونکہ وہ میرا مولد ہے۔ سبحان اللہ اس سلوک کے واسطے آپنے کوئی شرط نہین لگائی۔ کہ یہ توجہ خاص احمدیون پر ہو یا مسلمانون پر ہو یا اون لوگون پر ہو جو آپ کے رشتہ دار ہین یا اون پر ہو جو آپ کے واقف ہون بلکہ اوس کو عام کیا اس ہر ایک کے واسطے جو بھیرہ مین رہتا ہے کیونکہ یہ آپ کا مولد ہے خدا رسیدہ لوگون کے من جانب اللہ ہونے کا یہ بہی ایک ثبوت ہوتا ہے۔ کہ اون کی ہمدردی عام خلق اللہ کے ساتھ ہوتی ہے وہ کسی کو اپنی ہمدردی سے باہر نہین رکھتے اگر شریرون کا قتل بہی وہ چاہتے ہین تو اس واسطے نہین کہ ان کی ذات کے وہ دشمن ہوتے ہین بلکہ اس واسطے کہ نیکوکاران کی شرارتون سے محفوظ رہین۔ جب لیکھرام مطابق پیشگوئی اور اپنے مباہلہ کے مطابق میعاد کے اندر ہلاک ہوا تو حضرت نے لکھا کہ ہمین موقع ملتا۔ تو بلحاظ انسانی ہمدردی کے ہم اس کی جان بچانے کی ضرور کوشش کرتے لیکن اس کی موت کی خوشی ہم کو اس واسطے ہے۔ کہ خدا کی بات پوری ہوئی اور لوگون کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوئی۔ شرائط بیعت کے درمیان حضرت اقدس نے ایک شرط یہ لکھی ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک وحی الٰہی کے مطابق سلمان ہین۔ سلمان اور سلیمان ایک ہی لفظ ہے عبرانی زبان مین سلمان [illegible] کہتے ہین اور اسی کو عربی زبان مین سلیمان کہتے ہین۔ سلمان کے معنے ہین۔ دو صلح

اور نعمتوں سے بہی نوع کو فائدہ پہونچا سکیگا۔ غرض اہل ملن کی اس خیر خواہی کو مد نظر رکھکر عاجز نے بہی ایام قیام بہیرہ مین اپنے دوستوں کی فرمائش کے مطابق چند ایک وعظ پند و نصائح کے بہیرہ مین کئے جس مین سے چند باتین فائدہ کیواسطے اختصاراً یہان لکہی جاتی ہین۔

بشارت احمدؐ

سب سے اول اس امر کا ذکر خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ ان ایام مین مقام بہیرہ کو ایک خاص نعمت جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن کے وجود مین عطا ہوئی ہے۔ جو کہ اپنے تقوی اور طہارت اور اخلاص اور خلق خدا کی ہمدردی کے سبب احمدیت کے واسطے آئی ڈیل اور سچ مچ بشارت احمدؐ ہین۔ ان کی ہمدردی سب کے واسطے عام ہے۔ اور ان کے تقوے کا اس قدر شہرہ شہر مین ہے کہ کل (۱۱ مارچ کو) مین ایک مجسٹریٹ صاحب کے پاس اتفاق سے بیٹھا تہا۔ وہان ایک شخص آیا جو کسی سے لڑائی کر چکا تہا۔ اور اس کا تمام چہرہ اور کپڑے خون آلودہ ہو رہے تھے۔ اوس نے اس امر کا کچہ خوف ظاہر کیا۔ کہ فریق ثانی بہی ڈاکٹر کے پاس مشاہدہ کے واسطے گیا ہوا ہے۔ معلوم نہین کیا ہو۔ مجسٹریٹ صاحب کے مونہہ سے بے ساختہ اور بے تکلف فوراً یہ کلمات نکلے۔ کہ آج کل یہان کے ڈاکٹر صاحب ایسے ہین کہ وہ سچ کے بغیر ہرگز کچہ نہ لکہین گے۔ خواہ کوئی کچہ ہی کرے۔ جو اصلی اور صحیح حالت مجروح کی ہے وہ تو بعینہ وہی لکہین گے عام مخلوق ڈاکٹر صاحب کے حسن سلوک اور بے لالچ محنت اور غریبون پر رحم کے سبب سے نہایت ہی خوش ہے مگر احمدیون کے واسطے ان کا وجود بالخصوص ایک نعمت ہے کیونکہ وہ ان کو روزانہ درس قرآن شریف کا دیتے ہین سب ایک جگہ جمع پڑہتے ہین اور جب سے وہ یہان آئے ہین۔ جماعت مین ایک خاص رونق اور ترقی ہے اس کے واسطے اللہ تعالے اون کو جزائے خیر دیوے۔ آمین۔ جیسا کہ مین اوپر اشارہ کر آیا ہون۔ میرے بہیرہ مین وارد ہونے پر احباب نے تجویز کی کہ سب دوست ایک جگہ پر جمع ہون اور عاجز راقم کچہ وعظ کرے۔ چنانچہ اسی دن ملک سمند خان صاحب نے جو انجمن احمدیہ بہیرہ کے سکرٹری ہین تجویز کی کہ آج شام کو اون کے مکان پر ما بین مغرب و عشاء جلسہ ہو اور سب دوست وہان جمع ہو سکین۔ تا کہ حضرت مسیح کے ایک غلام سے کچہ باتین سنین۔ اس جلسہ کی تقریب کا ایک یہ سبب بہی ہوا کہ ملک صاحب موصوف کے فرزند ارجمند ملک کرم الٰہی صاحب حال مین امتحان ضلعداری مین کامیاب ہوئے ہین اور وہ اس خوشی مین بہی دوستون کو دعوت دینا چاہتے تھے دنیادار تو ایسی دعوتون کے وقت مین راگ اور ناچ کا تماشا دیکہتے ہین اور انہون نے قدرت الٰہی کے وعظ کا تماشا دیکہا۔ جو حاضرین کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوا۔

بسم اللہ

یہ پہلی تقریر تہی۔ جو کہ مین نے بہیرہ مین کی اور اس کا مضمون تہا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلاصہ اس تقریر کا یہ تہا۔ کہ قرآن شریف ایسی عجیب نعمت ہے کہ بڑے عالم اور بہاری عارف عمرون کی عمرین گذاردین۔ تو معارف قرآنی کا سمندر کبہی ختم نہین ہو سکتا اور ایک کم فرصت اور بے علم ایک ہی آیتہ کو لیکر اس پر علم و عمل حاصل کرے تو اوس کے واسطے وہی معجزہ نما ہو جاتی ہے۔ بسم اللہ کی آیتہ بجائے خود سارے قرآن شریف کا خلاصہ مطلب ہے، اور اگر کوئی اس ایک آیت کا عمل کمائے تو وہ اسی سے نہ صرف نجات یافتہ بلکہ اعلے درجہ کا متقی اور صالح آدمی بن سکتا ہے مگر عمل کے یہ معنے نہین کہ کوئی شخص دانہائے تسبیح ہاتہہ مین لے کر ہزار بار بے سمجہے سوچے بسم اللہ بسم اللہ کہے بلکہ عمل کے یہ معنے ہین۔ کہ اس کے تمام حرکات اور سکنات افعال اقوال خیالات چلنا۔ پہرنا۔ اٹہنا۔ بیٹھنا سب بسم اللہ کے ساتہہ ہون یعنے اللہ تعالے کی رضا کے لئے اللہ تعالے کی فرمانبرداری کے ماتحت اللہ تعالے کے احکام کے نیچے ہون۔ صبح اوٹھے تو بسم اللہ کرکے اٹہے کہ اے اللہ تعالے تیرا نام لے کر مین اٹہتا ہون یعنے مین اپنے تمام کامون مین تیرے نام کا خیال رکہون گا اور کوئی کام مین ایسا نہ کرونگا جو تیرے حکم یا تیری رضامندی کے بر خلاف ہو۔ رات کو سوئے تو بسم اللہ کرکے سوئے کہ اے خدا مین تیرے نام پر اپنے دینی و دنیوی کام و کاج اور بیداری کے اشغال کو ختم کرکے عالم خواب مین جاتا ہون۔ غرض اس طرح اپنے ہر ایک کام کو بسم اللہ کے ماتحت رکہے۔ تب وہ خدا تعالے کے صفات رحمانیت اور رحیمیت سے فائدہ حاصل کریگا خدا تعالی اس پر رحم کریگا۔ اوس کے ہر ایک کام مین برکت دیگا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ بسم اللہ کے ان مطالب پر غور کرتے ہوئے اپنے ہر ایک کام کو بسم اللہ سے شروع کرتا رہے۔ یہان تک وہ رفتہ رفتہ بسم اللہ کا عامل بنجائے

درس قرآن شریف

دوسرے دن (۱۰ مارچ) کو مین درس قرآن شریف مین شامل ہوا۔ جب سے ڈاکٹر صاحب یہان تشریف لائے ہین اون کی تحریک سے احباب نے درس قرآن شریف کا ایک سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ روزانہ بعد از نماز عصر حکیم فضل الدین صاحب کی حویلی مین چند دوست جمع ہوتے ہین اور ڈاکٹر صاحب قریباً ایک رکوع کا ترجمہ اور تفسیر سناتے ہین اوس دن ڈاکٹر صاحب کے اصرار پر مقررہ رکوع عاجز نے سنایا میرے خیال مین یہ بہت ہی عمدہ نمونہ ہے اور ہر جگہ کی جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ اس طرز کو اختیار کرین۔ کہ جس طرح حضرت مولوی نور الدین صاحب موصوف روزانہ ایک رکوع کا ترجمہ اور تفسیر سناتے ہین۔ اسی طرح ہر شہر کے احمدی برادران اس بات کا التزام کرین کہ ان مین سے ایک صاحب روز دوسرون کو کچہ حصہ قرآن شریف کا بمعہ ترجمہ سنا دیا کرین حصول علم اور حصول تقوے کیواسطے یہ ایک بہت ہی مفید اور ضروری راہ ہے۔

توریت و انجیل میں حضرت سید الرسل اور مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیان

مذکورہ بالا رکوع کے درس مین اہل کتاب کا ذکر تہا۔ اس تحریک کے سبب اس شب احباب نے جو مجلس وعظ کی مسجد واقع محلہ معماران مین قائم کی۔ اس مین بعض دوستون کی خواہش کے مطابق عاجز نے توریت اور انجیل کی وہ پیشگوئیان سنائین۔ جو کہ آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس موجودہ بائیبل مین باوجود ان تغیرات کے جو اس کے لاحق حال ہمیشہ رہے اب تک پائی جاتی ہین اس کے ضمن مین سب سے اول مینے وہ واقعات بیان کئے جن کے سبب سے مجہے بموجب حکم

مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان کتب سماوی کی اصلی زبان سے یعنے عبرانی پڑہی تہی۔ اور اوس کو مینے کس طرح سے پڑہا۔ پادریوں نے عموماً مجھے پڑہانے سے انکار کیا اور بالآخر خدا کے فضل سے مین نے خود ہی اوسے پڑہا۔ یہان تک کہ بی۔ اے کے امتحان مین مینے عبرانی زبان لی اور اس مین پاس ہو گیا (مین بی۔ اے پاس نہین ہون کیونکہ انگریزی مین فیل ہو گیا تہا لیکن رجسٹرار نے مجھے اطلاع دی تہی کہ تم زبانہائے عربی و عبرانی مین پاس ہو) پھر ایک یہودی اوستاد سے مینے تلفظ زبان عبرانی کو صاف کیا اور بالآخر وہ یہودی مسلمان ہو گیا پھر مینے عبرانی توریت مین حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کا نام محمدؐ بجنسہٖ پایا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دنیا مین مبعوث ہونا اور بتون کا توڑنا اور آپ کے تیرہ سو سال بعد مسیح موعود کا پیدا ہونا یہ سب کچھ توریت مین بصراحت موجود ہونا مینے دیکھا۔ پھر مین نے اس پیشگوئی کی صراحت عبرانی انجیل کی مدد سے پائی۔ کہ مسیح موعود کو سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ یہ سب باتین پورے طور سے کہول کر اس وعظ مین بیان کی گئین۔ جس کی تفصیل اخبار مین نہین ہو سکتی۔ انشاء اللہ کسی الگ رسالہ مین ان پیشگوئیون کو بعینہٖ عبرانی عبارتون اور ان کے تراجم کے کسی وقت خدا تعالے نے توفیق دی تو لکھا جائیگا۔

مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننا کیون ضروری ہے

اس سے دوسرے روز احباب مسجد احمدیان واقع لوہاران موری مین جمع ہوئے اور بعض دوستون کی تحریک سے اِسبات پر مینے تقریر کی کہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننا کیون ضروری ہے۔ یہ تقریر لمبی تہی مگر خلاصہ اس کا یہ تہا۔ کہ اس وقت اگر حالت زمانہ کو دیکھا جائے اور مسلمانون پر جس قدر مصائب ظاہری اور باطنی وارد ہو رہے ہین اون پر غور کیا جاوے اور پھر اسکے ساتھ خدا تعالے کے وعدے کو جو قرآن و حدیث مین موجود ہے۔ کہ ایسے وقت مین کوئی امام۔ مجدّد پیدا ہوگا اوس پر غور کیا جاوے اور پھر اس حدیث کو بھی ساتھ ہی رکھا جاوے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد اسلام مین آتا ہے۔ تو یہ سب باتین مل ملا کر ہم کو مجبور کرتی ہین۔ کہ اگر اسلام اور قرآن اور حدیث سچ اور صحیح ہے۔ اور ضرور ہے تو یہ بہی ضرور ہے۔ کہ اس وقت کوئی ملہم ربانی قوم کا تزکیہ کرنیوالا اور مخالفین کے حملون سے اسلام کو بچانے والا روئے زمین پر موجود ہو۔ ورنہ ایسے وقت مین اگر کوئی نہ آیا۔ تو نعوذ باللہ تمام وعدے قرآن و حدیث کے جہوٹے ہو جائین گے۔ غرض ہم مجبور ہین کہ اسلام کی صداقت کو قائم رکہنے کے واسطے اس وقت کسی امام ربانی کی تلاش کرین۔ سو جب ہم اس تلاش مین نکلتے ہین تو بجز حضرت مرزا صاحب کے ہم کو کوئی اور آدمی ایسا نہین ملتا جو مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہو اور اوس نے ایک جماعت بنائی ہو اس لحاظ سے خود زمانہ کی حالت ہم کو مجبور کرتی ہے کہ اگر مرزا صاحب مین کوئی عیب دیکھتے ہین کہ آیا یہ شخص ہم کو کوئی ایسی بات تو نہین سکہاتا جو شریعت اسلام اور قرآن و حدیث کے مخالف ہو تو ہمین معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی تمام باتین شریعت اسلام کے مطابق ہین وہی قرآن وہی حدیث وہی قبلہ وہی نماز وہی روزہ تو ہمین اور بہی خوشی ہوتی ہے۔ کہ اگر ہم اس وقت کسی کو مجدد نہ مانتے تو قرآن و حدیث کو نعوذ باللہ جہوٹا کہنا پڑتا ہے اور اب ہم کو مجدد مل گیا تو ایسا ہے کہ اوس کے ماننے سے کم از کم ہمارا کوئی نقصان نہین کیونکہ اس کی سب باتین شریعت کے مطابق ہین۔ اب ہمین ایک شخص مدعی مجددیت مل گیا اور وہ شریعت کے مطابق بہی ہے اب آگے دیکہنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ خدا رسیدہ ہے یا نہین اس کے واسطے آسان راہ یہ ہے۔ کہ اگر ایک شخص مثلاً کہے کہ میری بادشاہ تک رسائی ہے اور بادشاہ کے حضور مین میری سنی جاتی ہے اور بادشاہ نے مجھے اس شہر کا حاکم مقرر کر دیا ہے اور ایک دوسرا شخص اُٹھے اور وہ بھی ایسا ہی کہے اور اس پہلے شخص کی مخالفت کرے تو چاہیئے۔ کہ ہر دو کیطرف سے ایک درخواست بادشاہ کے حضور مین بھیجائی جاوے اور درخواست کنندے اپنے مخالفین کے حق مین بادشاہ کے حضور فریاد کرین۔ پھر جو صادق ہوگا اور فی الواقع بادشاہ کیطرف سے ہوگا اوس کی بادشاہ امداد کریگا۔ اور جہوٹے کیواسطے وہ قتل کا حکم دیگا۔ کیونکہ بادشاہ کی طرف سے وہ جہوٹا حاکم بنا تہا۔ چنانچہ اسی طرح یہان بہی ہوا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ مین ڈوئی کاذب نبی کھڑا ہوا تہا وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر صرف وہی نہین بلکہ ہر ایک شخص جس نے آپ کے برخلاف دعوی کیا وہ ہلاک ہوا اور حضرت کی جماعت کا سلسلہ دن بدن ترقی پکڑتا گیا۔ مولوی قصوری۔ مولوی اسماعیل علی گڑہی۔ چراغ دین جمونی۔ الٰہی بخش لاہوری۔ فقیر مرزا دوالمیالی حکیم۔ آریہ کس کس کو گنین۔ ہر ایک جو مدعی بالہام کا اور خدا رسیدہ ہونے کا بن کر حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ مین کہڑا ہوا۔ ذلیل ہوا۔ نامراد ہوا۔ تباہ ہوا۔ ہلاک ہوا۔ فنا ہوا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالے کا راستباز اور صادق بندہ کون ہے یہ امر سوچنے اور غور کرنے کے لائق ہے۔ کہ یہ کیا سبب ہے کہ جو شخص اوس کے مقابل مین آتا ہے وہی ہلاک ہوتا ہے اور یہ ہر میدان کامیاب ہوتا ہے ان تمام امور سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص فی الواقع خدا رسیدہ ہے اس کی ضرورت بہی ہے۔ اسلام کی شریعت کے مطابق بہی ہے۔ خدا رسیدہ ہے جو کوئی اوس کی مخالفت کرے وہ خود ہلاک ہو جاتا ہے اور یہ دن بدن ترقی پکڑتا ہے۔ کسوف خسوف والی پیشگوئی بہی اس کے زمانہ مین پوری ہو گئی۔ مسیح موعود کے زمانہ کے جو نشانات مثلاً طاعون۔ زلازل اور قحط اور اونٹ کا بیکار ہو جانا اور نہرون کا جاری ہونا اور باہمی میل جول کا کثرت سے بڑہنا یہ سب باتین اس کے زمانہ مین پوری ہو گئین ان سب نشانات کے ہوتے ہوئے اگر ہم اوس کو مان نہ لین تو پھر کرین تو کیا کرین۔ اب تو خدا تعالے پر ایمان لانے والا سوائے اس کے کوئی ہو نہین سکتا۔ جو اس کو ماننے والا ہو۔ کیونکہ اگر یہ شخص صادق نہین۔ تو پھر وہ قانون کہان گیا۔ کہ مفتری علی اللہ جلد ہلاک ہوتا ہے اس کلام کو کیا ہوا جس مین لکھا ہے۔ کہ خدا صرف صادق کی نصرت کرتا ہے پس اس شخص کا انکار تو صاف خدا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اوس کی کتاب اور تمام انبیاء کا انکار ہے۔

انجمن مستورات احمدیہ بھیرہ

اوس سے دوسرے روز ۵ مارچ ۱۹۰۸ء کی شام کو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے مکان پر ایک تقریر ہوئی۔ جس کے سننے کے واسطے بہت سی عورتین بہی جمع ہوئی تہین جن کیواسطے پردے والی جگہ کا خاص انتظام ڈاکٹر صاحب موصوف

ـــنے کرلیا تھا۔ اس تقریر مین سورۂ اخلاص کی تفسیر کی گئی اور شرک وبدعت سے بچنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور شادی کی رسمون اور شرک وبدعت کی باتین جو خوشی یا غمی کے وقت عموماً عورتون سے سرزد ہوتی ہین اون سے بچنے کیطرف خاص طور پر وعظ کیا گیا۔ اس جگہ اس بات کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھیرہ مین اہلیہ **جناب ملک کرم آلہی صاحب** امیدوار ضلعدار کی محنت اور کوشش اور دُعا کے نتیجہ مین مستورات کے درمیان سلسلہ احمدیہ کی محبت اور اخلاص ایک خاص رنگ پکڑے ہوئے ہے۔ سب عورتین نماز جمعہ کے واسطے مسجد معماران کے متصل حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مکان پہ جمع ہوتی ہین۔ جہان کہ پردے کا خاص انتظام کیا گیا ہے اور نیز انجمن مستورات بھی اس جگہ قائم ہوگئی ہے جس مین اہلیہ ملک صاحب موصوف نے ایک وعظ بھی کیا تھا جس کا خلاصہ اونہون نے چھاپنے کے واسطے مجھے دیا ہے اور انشاءاللہ بدر خواتین کے کالمون مین اسکو چھاپا جاوے گا۔ اہلیہ ملک صاحب موصوف ہمارے مکرم دوست ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی کی دختر ہین ملک صاحب نے اون کو بہت عمدہ تعلیم دلائی ہے اور سلسلہ حقہ کی کتب کا انہون نے خوب مطالعہ کیا ہے اور دین کی محبت مین وہ بالکل محو ہین۔ یہ نیک خاتون بھیرہ کی احمدیہ خاتونون کیواسطے ایک خاص نمونہ ہے اور مین امید کرتا ہون۔ کہ اوس کی توجہ صحبت اور اتھک دُعا سے یہان عورتون کے درمیان بہت ہی اصلاح ہوجاوے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ یہی مبارک خاتون دراصل اپنے خاوند اور خسر اور اون کے تمام گھرانے کے واسطے سلسلہ احمدیہ مین شامل ہونے کا باعث ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے۔ کہین مردون کے ذریعہ سے عورتین ہدایت پاتی ہین اور کہین عورتین مردون کے واسطے ہدایت کی محرک ہوجاتی ہین جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بھی میرے ساتھ ذکر کیا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت مین حاضر ہونے کے واسطے ان کے لئے بھی محرک اول اون کی نیک بیوی ہوئی تھی جس نے کہین اتفاق سے برکات الدعا پڑھی تھی اور وہ پھر ڈاکٹر صاحب کو دکھائی اور اون کو دعا کرانے کے لئے قادیان جانے کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ اون سب کو جزائے خیر دے۔

برکاتِ درود شریف

جمعہ کے روز محلہ مسجد معماران مین درود شریف کے برکات پر مینے خطبہ پڑھا۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا۔ کہ درود شریف حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین ایک دُعا ہے اور صلوٰۃ اور سلام سے یہ مراد ہے کہ آپ کے دین مین ترقی ہو اور آپ سے فیض حاصل کرنیوالی قوم بڑھے اور پھولے اور پھلے۔ قرآن شریف کی عزت دنیا مین قائم ہو۔ اور دین اسلام کا بول بالا ہو۔ درود شریف مین آل سے مراد صرف وہ لوگ نہین جو کہ حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد مین سے ہین بلکہ آل رسول سے مراد وہ تمام لوگ ہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعدار اور آپ کے نور فیض سے منور ہوکر اسلام کے چمکتے ہوئے نمونے ہین۔ تمام اولیاء اللہ اور مجددان و ابدال اور قطب اور علماء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل مین شامل ہین۔ درود شریف مین حضرت ابراہیم پر خدا تعالےٰ کی صلوٰۃ اور سلام کا جو ذکر کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جیسا کہ حضرت ابراہیم کی اولاد مین بہت لوگ نبی اور پیغمبر۔ اور حکما اور شہداء اور منعم علیہ ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ سے مخاطبہ مکالمہ حاصل کرنے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہے ہین ایسا ہی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت مین بھی ہون اور جیسا کہ پہلے آخری حالت خراب کیواسطے ان کے درمیان ایک مسیح پیدا ہوا تھا۔ ایسا ہی اون کے درمیان بھی ایک مسیح پیدا ہو۔ لکھا ہے۔ کہ جس دعا کے آگے پیچھے درود شریف پڑھا جاوے وہ دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ درود شریف خود ایک دعا ہے۔ جو ضرور قبول ہونے والی ہے کیونکہ خداوند کریم اور اس کے فرشتے بھی آنحضرت صلعم پر درود بھیجتے ہین۔ تو جس صورت مین دو دعائین آگے پیچھے قبول ہونے والی ہون گی اون کے درمیان کی دعا بھی انشاءاللہ قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی لیکن درود شریف کا پڑھنا صرف زبان سے نہین ہونا چاہیئے بلکہ سچے دل کے ساتھ اور اوس کا عمل مومن کو کمانا چاہیئے۔ درود شریف کا عمل کمانا اس طرح سے ہے۔ کہ جیسا کہ مونہہ سے اِس دُعا کو مانگتا ہے ایسا ہی اپنی بدنی اور مالی کوششون کے ساتھ مومن آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت اور ترقی مین دل وجان کے ساتھ ہر وقت کوشان رہے پہلے اپنی اصلاح کرے اور پھر ساتھ ہی دوسرون کی اصلاح کیطرف متوجہ ہوجائے اور مخلوق آلہی کو دین محمدی پر قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اور دین محمدی کے واسطے اس قدر دردِ دل سے دعائین کرے کہ خدا تعالیٰ سے

پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد

کی آواز کو سن لے۔

انجمن احمدیہ ضلع شاہپور

اس کے بعد مین جلد قادیان جانے کو طیار تھا۔ کہ قادیان سے عرب صاحب عبدالحیی کے خط سے مجھے محسوس ہوا کہ لنگر کے واسطے کچھ چندہ کرنے کی ضرورت ہے اس واسطے مین نے بھیرہ مین احباب کے درمیان لنگر کے واسطے کچھ خاص وقتی چندہ کرنے کی تحریک کی اور اس کے ساتھ ہی دوستون کے مشورہ سے یہ مناسب سمجھا گیا۔ کہ میانی اور سرگودہ مین بھی چند گھنٹون کے واسطے جانا چاہیے۔ ان مقامات مین جانے کی ضرورت اس واسطے بھی تھی۔ کہ صدر انجمن احمدیہ نے انجمن احمدیہ بھیرہ کو انجمن ضلع قرار دیا ہے اور اس کے ماتحت میانی اور سرگودہ مین شاخہائے انجمن کا قائم کرنا اور نیز ان مقامات مین مدرسہ کی عمارت کے واسطے چندہ کی تحریک کا کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ عاجز راقم بھمراہی **ملک کرم آلہی صاحب** (جو کہ اس جگہ ایک پرجوش اور مخلص دوست ہین اور رات دن سلسلہ کی خدمات مین دل وجان سے **مصروف** رہتے ہین۔ اللہ تعالےٰ اون کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا مین اون کو حسنات عطاء فرماوے اور جلد تر انہین کسی معزز عہدہ پر ممتاز فرماوے۔)

شام کی گاڑی مین روانہ ہوکر رات کو ہم میانی مین رہے۔ برادرم حکیم محمد جمیل صاحب اور ایک اور بزرگ دوست بھی میانی تک ہمارے ساتھ تھے اوس سے آگے سرگودہ کو مین اور ملک صاحب گئے چند گھنٹے سرگودہ مین قیام رہا۔ اور پھر رات کو واپس بھیرہ مین آگئے میانی مین جماعت کے آدمی بہت ہی تھوڑے

آیۃ الکرسی

ہین۔ ہم ہر چہار کس شیخ غلام رسول صاحب کے مکان پر ٹھہرے شیخ صاحب موصوف نے بہت محبت اور اخلاص کے ساتھ ہماری خاطر مدارات کی۔ قریب کے گاؤن سے مخدوم محمد صدیق صاحب اور

دو بھائی ٹھوکھیاٹ سے بھی تشریف لائے جن میں ایک صاحب نے نہائیت لطیف پیرایہ میں ایک نیوگ نامہ بھی لکھا ہے۔ میانی میں شاخ انجمن احمدیہ بھی بنائی گئی۔ جس کے پریزیڈنٹ شیخ غلام رسول صاحب اور سکرٹری مخدوم محمد صدیق صاحب مقرر ہوئے۔ اور حسب درخواست احباب عاجز نے ایک آئیت قرآن شریف کی پڑھی۔ جس کا نام آیۃ الکرسی ہے۔ اور اس کا ترجمہ اور تفسیر سنائی۔ جو اختصاراً انشاءاللہ لگلے اخبار میں درج کی جائیگی۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت
وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مہدی آخر الزمان

شیخ صاحب موصوف اتمام البرہان کے صفحہ ۱۱ میں مصنف دعوۃ اللہ تعالیٰ کی کاسہ لیسی فرماکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ "قادیانی صاحب نے براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت قرآن کریم کے الہامی ہونے کے ثبوت پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ الہام کو مرادف وحی قرار دے کر اپنے آپ کو الہام کی گونا گوں متعدد صورتوں کے ساتھ مورد وحی ہونا قرار دیا ہے اور آیات قرآنی کو اپنی نسبت منسوب کیا ہے"۔

شیخ صاحب نے اس اعتراض میں درحقیقت تین اعتراضات کو جمع کر دیا ہے:۔

(۱) الہام و وحی کو مترادف المعنی قرار دینا ناجائز ہے۔

(۲) وحی جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی ہے اس لئے آنحضرت صلعم کے بعد کوئی شخص مورد وحی نہیں ہوسکتا۔

(۳) وحی یا الہام کے طور پر کسی شخص پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیات قرآنی نازل نہیں ہوسکتیں۔

اب شیخ صاحب نے اعتراضات تو پیش کردیئے مگر اپنے بیان کی تائید میں قرآن وحدیث سے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ نہ وحی والہام کی تعریف لکھی۔ البتہ علامہ شعرانی کی میزان کبرے کے حوالہ سے کشف والہام کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کے بارہ میں ایک معیار پیش کیا ہے اور وہ معیار یہ ہے:۔

"اہل کشف پر واجب کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے کشفی علم کو قبل از عمل کتاب وسنت کے مطابق کریں۔ اگر موافق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے ہو۔ تو عمل کے قابل ہے۔ ورنہ اس پر عمل کرنا حرام ہے"۔

معزز ناظرین وحی الہام کی بحث میں شیخ صاحب نے کشف کے متعلق یہ معیار پیش کیا ہے۔ اور اسی پر قناعت کی ہے۔ پس شیخ صاحب کے طرز عمل سے ثابت ہوگیا۔ کہ خود بدولت وحی و الہام و کشف ان تینوں چیزوں کو مترادف المعنی سمجھتے ہیں۔

اور ان سب کے لئے ایک ہی معیار یعنی مطابقت کتاب وسنت پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ کوئی وحی والہام و کشف جو کتاب وسنت کے مطابق نہ ہو۔ ہرگز ماننے اور عمل کرنے کے قابل نہیں۔ لہذا شیخ صاحب کے اعتراضات خود شیخ صاحب کی تحریر سے ہی مردود ثابت ہوگئے۔

مگر چونکہ شیخ صاحب نے اس بحث میں اپنی سخن فہمی و دقیقہ سنجی نازک خیالی۔ شیریں مقالی کے عجیب وغریب حیرت انگیز وندرت خیز جوہر دکھلائے ہیں۔ اس لئے ہم معزز ناظرین سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اتمام البرہان کے اس مبحث کو ضرور ملاحظہ فرماکر شیخ صاحب کی قدردانی فرمائیں اور پیٹھ ٹھونک کر اُن کی ہمت بڑھائیں۔ کہ احمدیوں کو شکست دینے کے زعم میں انہوں نے حقائق و معارف کا وہ لازوال خزانہ جو اُن کے مرشدان باطنی کے مقدس سینوں میں مخفی ومحفوظ چلا آتا تھا۔ کمال حسن شیمی و دریادلی کے ساتھ پبلک کے لئے وقف کر دیا۔ لیکن شائد نفاذ طبع نکتہ رس ناظرین میں سے کوئی بزرگ اس سفارش کو قبول فرمانے سے پہلے اُن معارف وحقائق کا کوئی نمونہ ملاحظہ فرمانا چاہیں۔ تو شیخ صاحب علیہ الرحمۃ کے اس گنج شائیگان سے چند جواہر لطیفہ نمونہ ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں:۔

نمونہ اول۔ شیخ صاحب کا خیال۔ وحی شیطانی مطابق آیہ کریمہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم قیامت تک باقی رہینگی۔ مگر وحی ربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ختم ہوگئی۔ پس شیخ صاحب کے مسلک پر اولیاء الشیطین تو قیامت تک مورد وحی شیطانی ہوتے رہینگے۔ مگر اولیاء الرحمن مورد وحی ربانی ہو نہیں سکتے۔

ہمارا استفسار۔ حضرت شیخ صاحب! یہ تو فرمائیے کہ وحی شیطانی کے قیامت تک قائم رہنے اور وحی ربانی کے موقوف ہوجانے کی وجہ کیا ہے۔ کیا توبہ توبہ خدا کو اپنی عاجز مخلوق کا گمراہی میں ڈالنا خود پسند آگیا ہے۔ وحی رسالت کے منقطع ہوجانے کے لئے تو بیشک یہ وجہ موجود ہے۔ کہ تکمیل شریعت کے بعد عقلاً اُس کی ضرورت نہیں رہی۔ مگر اسرار شریعت سمجھنے کیلئے وحی ولائیت کس بنا پر منقطع مانی جائے۔ کیا اس کے لئے کوئی عقلی یا نقلی دلیل آپ کے پاس ہے۔ نہیں تو جب باوجود دائمی ضرورت وحی ولائیت کے خداوند تعالیٰ نے وحی ولائیت کے سلسلہ کو منقطع فرمایا۔ اور وحی شیطانی کے سلسلہ کو منقطع نہ فرمایا۔ تو اس سے بجز اس کے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ معاذاللہ اب خدا کو اپنی مخلوق کا گمراہ کرنا خود پسند آگیا ہے۔

نمونہ دوم۔ شیخ صاحب میزان کبرے کے حوالہ سے صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ غیر معصوم کا کشف سوائے حضرت ابوبکر صدیق کبھی قطعی نہیں ہوتا۔ اور صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں۔ کہ غیر معصوم کا کشف والہام کبھی قطعی

ویقین کا افادہ نہیں دے سکتا۔"

پھر اُس کی تردید اسی صفحہ ۱۲ میں شیخ صاحب اپنے ہی قلم مبارک سے اس طرح فرماتے ہیں:۔

"اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ کے قول سے صریح ظاہر ہے۔ کہ علماء شریعت کا پلّہ صوفیہ کے پلّہ سے ہمیشہ غالب رہا۔ اور اُن کی نظر صوفیہ کی نظر سے ہمیشہ بلند رہی۔ کیونکہ علوم الہامی کا علوم ظاہری شریعت سے اس طرح پر موافق رہنا کہ کسی چھوٹے اور ادنیٰ امر میں بھی مخالف نہ ہو۔ یہ فقط اُنہیں افراد کے علوم میں ہے۔ جو کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام صدیقیت سے مشرف ہوئے۔ اور صدیقیت کے مقام سے ہر مقام تحتانی میں ایک قسم کا سکر متحقق ہے۔ جس میں خطا کا آنا بالکل بجا ہے۔ اور جب تک کہ شریعت منقولہ کے مطابق نہ ہو۔ غیر صدیق کا الہام کبھی مقطوع الافادہ نہیں ہوسکتا۔"

معزز ناظرین الشیخ صاحب اپنے پہلے قول میں حضرت ابوبکر صدیق کے سوائے کسی اور شخص کے کشف یا الہام کو قطعی قرار نہیں دیتے اور دوسرے قول میں جو امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ ان تمام افراد اُمّت کے کشف والہام کو جو کشف کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہوں۔ قطعی قرار دیتے ہیں۔ اور اس صریح اور بیّن تناقض کی جو ایک ہی جگہ اُن کی تحریر میں موجود ہے۔ کچھ بھی خبر نہیں رکھتے۔ اور باینہمہ لطف یہ کہ اپنی کتاب کو لاجواب سمجھتے ہیں۔ شرم! شرم!! شرم!!!

ساتھ ہی شیخ صاحب اس بات پر بھی غور نہیں فرماتے کہ چودھویں صدی کا مجدّد جب کثرت مکالمات ومخاطبات کی وجہ سے مجازاً نبی کا خطاب بارگاہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پاچکا ہے اور نبی کا مرتبہ صدیق سے افضل ہوتا ہے۔ تو پھر اس صدی کے مجدّد کے الہامات قطعی کیوں نہیں۔

نمونہ سوم۔ شیخ صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب آیہ کریمہ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ** کا مصداق کیونکر ہوسکتے ہیں۔ اس اعتراض کی تائید میں شیخ صاحب نے شیخ چلی کی طرح بہت سے خیالی پلاؤ پکائے ہیں۔ مگر اُن سب کی تردید میں صرف ایک مختصر جواب مندرجہ ذیل کافی ہے:۔

جواب۔ جس طرح آپ کے خیالی مہدی اس آیہ کریمہ کے مصداق ہوسکتے ہیں۔ اُسی طرح حضرت مرزا صاحب ہوسکتے ہیں **فما ھو جوابکم فھو جوابنا**۔

نمونہ چہارم۔ شیخ صاحب اتمام البرہان کے صفحہ ۱ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر یہ مان لیا جائے کہ قادیانی پر یہ آیتیں (**ھو الذی ارسل رسولہ** وغیرہ) اب اُتری ہیں۔ تو ظاہر انکار آیات بیّنات قرآنی ثابت ہوتا ہے۔ جو صریح کفر ہے اور نیز قادیانی صاحب کا سرقہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ اُس کا خدا بھی خود مرتکب اس سرقہ کا ثابت ہوتا ہے۔ کیا اس معنی کے اور الفاظ یاد نہ تھے۔ جو کتاب رسول اللہ صلعم سے سرقہ کرنا پڑا۔ اور بلازم سرقہ الفاظ وعبارت فرقان مجید کے ثابت ہوئے۔ کیا کوئی اور زبان نہیں آتی تھی۔ تم پر تو زبان پنجابی میں ضرور ہی اتارنا تھا۔ کہ کچھ قرین قیاس بھی ہوتا۔ کیونکہ سابق انبیاء بھی اپنے ملک اور اُسی قوم کی زبان میں مشرف بہ ارشادات ہوئے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے **ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ** الآیۃ۔ قادیانی صاحب کا خدا اس جگہ چوک گیا۔ ورنہ ایسی فاش غلطی نہ ہوتی۔"

جواب۔ کتاب مقامات امام ربّانی مجدّد الف ثانی مطبوعہ مطبع جیون پرکاش کے صفحہ ۱۳۶ میں لکھا ہے "سب سے چھوٹے فرزند حضرت مجدّد الف ثانی کے حضرت شاہ محمد یحییٰ ہیں۔ ان کی ولادت باسعادت سنہ ۱۰۲۴ھ میں ہوئی اور وفات سنہ ۱۰۹۶ھ میں۔ ان کے تولد سے پہلے حضرت مجدّد الف ثانی کو الہام ہوا تھا۔ **انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ**۔ اور اسی رعایت سے اُس کا نام محمد یحییٰ رکھا۔

ناظرین! یہ الہام حضرت مجدّد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا قرآنی آیت ہے۔ جو پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۱۳ میں اس طرح آئی ہے "**یٰزکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ**"۔ اے ذکریا۔ ہم تجھے خوشی سناتے ہیں۔ ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ ہے۔

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانی کو میر ٹھی شیخ صاحب نے امام ربّانی مانا ہے۔ اور اتمام البرہان کے صفحہ ۱۲ میں اُن کے قول سے استدلال کیا ہے پس اگر کوئی معترض شیخ صاحب کے مسلم امام ربّانی کے مقابلہ میں اعتراض کی وہی عبارت لفظ قادیانی کے بجائے مجدّد الف ثانی لکھ کر پیش کرے۔ تو شیخ صاحب اُس کا کیا جواب دیں گے۔ جو کچھ جواب اس اعتراض کا شیخ صاحب تجویز فرمائیں)۔ وہی حضرت مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے بھی قبول فرمائیں۔

علاوہ بریں ٹھنڈے دل سے ذرا اس بات پر بھی غور کرلیں کہ حسب اعتقاد جناب جب حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی آسمان سے نازل ہونگے۔ تو اُن پر وحی کس زبان میں نازل ہوگی۔ اگر کہا جائے کہ عبرانی زبان میں جو اُن کی مادری اور قومی زبان تھی۔ تو ظاہر ہے کہ عبرانی ایک مردہ زبان ہے۔ اُس میں وحی کا نزول اس غرض سے فضول ہے۔ اور اگر کہو کہ عربی زبان میں وحی نازل ہوگی۔ تو پھر **ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ** کا کیا جواب۔ یاد رکھئے ہم اس بات کو تو مانتے ہیں۔ کہ جو رسول آیا۔ اُس نے رسالت کو اپنی قومی زبان میں ادا کیا۔ مگر اس بات کو ہم نہیں مانتے۔ کہ وحی کا نزول رسول کی قومی زبان کے علاوہ کسی قومی زبان میں ممنوع ہے۔ کیونکہ نہ ایسا کوئی الٰہی وعدہ ہے۔ نہ اس سے کوئی خداوند پاک کی شان میں کوئی عیب لگتا ہے پس ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر کے مطابق رسول کی قومی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں وحی کا نزول بلاشبہ جائز ہے۔

نمونہ پنجم۔ شیخ صاحب صفحہ ۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"علاوہ ازیں اس پر اور بھی یہ طرّہ بوجہی ظاہر ہوا ہے۔ کہ جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۰ میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ **اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک** **ترجمہ**۔ اے قادیانی جو تو چاہے سو کر۔ بیشک ہم نے تجھے بخش دیا۔ ناظرین غور فرمائیں۔ کیوں نہ سادہ لوح اس طرف راغب ہوں مفت اور بے مشقّت کی دولت بٹ رہی ہے۔ الیٰ قولہ پس شراب خوری وحرام کاری وخنزیر خواری کی کچھ روک ٹوک نہیں رہی۔ جو چاہیں کریں اور گویا مثل بیان نصاریٰ کہ عیسیٰ مسیح صلیب پاکر تمام مخلوق کے گناہوں کا کفارہ ہوئے۔ اس لئے اُن کو آزادی حاصل ہوگئی۔ ایسے ہی گویا معتقدان مسیح قادیانی صاحب کے گھر تو عید ہوگئی۔ اور جو چاہیں کریں۔"

جواب۔ تعصب انسان کو اندھا بنادیتا ہے۔ اس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ شیخ کوفی کو براہین احمدیہ میں الہام **اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک** تو نظر پڑ گیا۔ مگر اسی الہام کے نیچے جو تشریح براہین احمدیہ میں لکھی ہوئی ہے اور جس سے شیخ صاحب کے تمام اوہام کا ازالہ کامل طور پر

ہو بات ہے۔ وہ انہیں نظر نہ آئی۔ لہذا ہم اس تشریح کو یہاں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ انصاف پسند ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کورانہ تقلید اور سفیہانہ و خائنانہ نکتہ چینیوں میں کس حد کمال کو پہنچ گئے ہیں۔ اور وہ تشریح معہ ترجمہ الہام یہ ہے :-

"جو کچھ تو چاہے کر کہ میں نے تجھے بخشا۔ تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے۔ جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔ اس آخری فقرہ کا یہ مطلب نہیں کہ منہیات شرعیہ تجھے حلال ہیں۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تیری نظر میں منہیات کردہ کئے گئے ہیں۔ اور اعمال صالحہ کی محبت تیری فطرت میں ڈالی گئی ہے۔ گویا جو خدا کی مرضی ہے۔ وہ بندے کی مرضی بنائی گئی ہے اور سب ایمانیات اس کی نظر میں بطور فطرتی تقاضا کے محبوب کی گئی ہیں"

ہمارے نزدیک یہ حرکت ناشائستہ کہ کسی کلام کا مطلب دیدہ و دانستہ متکلم کے مقصود کے خلاف فرض کر لیا جائے اور اس فرض کی بنا پر متکلم کو اعتراض کا نشانہ بنایا جائے سخت بد دیانتی و حماقت بلکہ خباثت میں داخل ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ اکثر مخالفین سلسلہ احمدیہ اسے بھی شیر مادر سمجھتے ہیں۔

(باقی آئیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

"مجاہدہ"

پیاری بہنو! میں معافی مانگتی ہوں کہ (بوجہ چند در چند مصائب کے جو زمانہ کی گردش سے مجھ پر عائد ہوئیں میں آپ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل نہیں کر سکی۔ پہلے تو سب بہنیں میرے لئے استقامت کی دعا مانگیں۔ کہ میں بذریعہ مضامین آپ کی کچھ خدمت کر سکوں۔ آج کچھ پریشان خیالات لکھتی ہوں۔ اگرچہ کئی سہو ہیں۔ مگر آپ کی اسلامی عادت سے امید کہ معاف فرمائی جاؤں گی۔

آج میں حقوق نسوان ایک کتاب دیکھ رہی تھی اور پھر ایک مضمون زبردست حمائت مستورات میں دیکھا۔ جو نہائت پسندیدہ ہوا۔ یکدم میری نظر ایک مضمون پر جا پڑی۔ کہ ایک لڑکی طالب علم سے دریافت کیا گیا کہ اپنی دانست میں تم مردوں کو کیا سمجھتی ہو۔ تو اس نے بڑے غور و تامل سے جواب لکھا "اگر میرے اختیار رہوتا۔ تو سارے جہان کی لڑکیوں کو تو لڑکے بناتی۔ اور سارے جہان کے لڑکے اُن کے کھیلنے کی گڑیاں"! خوب اور بہت خوب لکھا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ خیالات انگریزیت میں محو ہونے کے واسطے ہیں۔ اسلام میں اگرچہ عورتوں کو بہت سے حقوق کی وارث کیا گیا ہے۔ مگر ایسی آزادی تو جائز نہیں رکھی۔ اس لئے کہ عورتیں مجاہدہ کی عادات سیکھیں۔ اور یہی اُن کی نجات کا باعث اور اعلیٰ وصف مانا گیا ہے۔ عورتوں کو خدا نے اپنی خاص ذات سے بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ مثلاً اپنی خاص رحمانیت سے ان کو رحمدلی (جو خاص ہمارا حصہ ہے) بخشی۔ اپنی پاک بے لوث ذات سے پاکدامنی عطا کی (اور یہی عصمت و عفت ہی ایک ایسا جوہر ہے۔ جس سے ہمیں ہمچو من دیگرے نیست) میں مسرور رکھا ہوا ہے۔ اپنے بے مانند جمال سے ہمیں جمال عطا فرمایا الحمد للہ تعالیٰ۔

مجاہدہ کا نام ثابت قدمی استقلال سے بھی نہائت اعلیٰ درجہ ہے۔ مردوں کا مجاہدہ تو کہیں کئی برس تک سخت مشقتیں اور مصائب اٹھا اٹھا کر کہیں پورا ہوتا ہے وہ بھی کچھ قسمت سے حاصل ہو گیا تو بہتر ورنہ دیوانہ ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمیں ہر وقت مجاہدہ سے سابقہ پڑا رہتا ہے۔ جو مصائب جو سختیاں ہم پر آتی ہیں۔ اگر ہماری نیت محض للہ ہو۔ اور بقول حضرت اقدس سلمہ اللہ تعالیٰ ہر ایک قول و فعل میں اپنے مولا کریم کی جانب ہی تبتل ہو۔ تو بخدا ہمیں ولیوں کا مرتبہ مل جائے۔ دیکھو! حضرت نبی کریم صلعم (فداہ ابی و امی) کی بیٹی اور وہ بیٹی جو سب جہان سے پیاری اور جسے زندگی میں ہی جنت میں سردار نسواں کا خطاب اللہ تعالیٰ سے ملا۔ اور جو پاک تن میں سے تھی۔ اگر اُن کے حالات پڑھو۔ تو معلوم ہو کہ مجاہدہ کسے کہتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایکدفعہ حضرت نبی کریم صلعم کے پاس مال غنیمت ایک لونڈی آئی۔ حضور علیہ السلام کے گھر میں حضرت خاتون جنت تشریف لائیں۔ کہ ابا جان سے یہ خادمہ مانگوں۔ نبی کریم صلعم تو گھر میں نہ تھے۔ جب آئے تو حضرت صدیقہ علیہا السلام نے بتایا۔ کہ بتول علیہا السلام آئی تھیں۔ فرماتی تھیں۔ کہ لونڈی خدمت کے لئے مجھے عطا ہو جاوے۔ نبی کریم خود خاتون جنت کے گھر تشریف لے گئے۔ فرمایا۔ کہ فاطمہ! مت گمان کر۔ کہ میرا باپ پیغمبر ہے مجھے کوئی ضرورت عبادات کی نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے اپنے کام کاج کر اور عبادات میں و مجاہدات میں نہائت محنت کر۔ اور ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ و الحمد للہ پڑھ۔ کہ تو جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔ پھر دیکھو! حضرت رابعہ بصری کی نسبت لکھا ہے۔ کہ رابعہ ایک یتیم بچہ تھی۔ کہ ایک سوداگر گھر لے گیا۔ دن کو تو اس کے گھر کے کام کاج کرتی بچوں کو کھلاتی تھی۔ مگر جب رات کو وہ سو جاتے تھے۔ تو وضو کر کے تمام رات اپنے مولا کریم کی عبادت میں بسر کرتی ایک رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے نماز میں دعا مانگ رہی تھیں۔ کہ اے میرے مولا کریم۔ اب اتنی مشقت میرا عاجز اور کمزور دل نہیں جھیل سکتا۔ اگر مجھ سے یہ دُنیا کے کام چھڑا لے۔ تو سارا دن تیری یاد میں گزاروں۔ (دیکھو! خدا تعالیٰ سمیع و بصیر نے کسقدر جلد دعا سن لی) سوداگر سُن رہا تھا۔ اپنی بیوی سے کہا کہ یہ لڑکی تو کوئی خدا رسیدہ بزرگ خاتون ہے صبح اس ولیہ کو ہرگز کوئی کام نہ بتانا۔ صبح جب حسب معمول رابعہ اُٹھ کر جھاڑو دینے لگی۔ تو سوداگر کی بی بی نے کہا۔ کہ تو بہ اسے بزرگ پاکدامن بی بی! ہمیں معاف کر۔ تیرا رتبہ ہم نے نہیں جانا تھا۔ لو وہ حجرہ صرف تیرے واسطے ہے اس میں رہ ہم کھانا وہاں ہی پہنچا دینگے۔ اپنے خدا کی یاد کیا کر! دیکھو! حضرت مریم صدیقہ۔ حضرت آسیہ فرعون کی بیوی وغیرہ نے اپنے مجاہدات کے بدلے کتنا رتبہ پایا۔ آہ افسوس! ایک ہم ہیں کہ سسرال کی سختی۔ بچوں کی مصائب۔ دُنیا کے مختلف افکار سے۔ کسی غم کے حادثے سے۔ خاوند کی بے مہری سے۔ اپنی خاطر و مدارات میں ذرا بھر فرق آجانے سے کس قدر بد دل ہو جاتی ہیں۔ میری بہنو! یہ بھی نبوت والا زمانہ ہے۔ تم استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ آؤ مل جل کر سختیاں دین کے واسطے جھیلیں۔ اگر تم کسی دشمن احمد کے گھر گئی ہو۔ تو اپنے دین کے لئے ثابت قدم مستقل مزاج رہو۔ ان کی گالیاں کھاؤ۔ مگر بد دل مت ہو۔ تا تم مریم صدیقہ اور خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی پاک مجلس میں بیٹھنے کے لائق ہو۔ کوئی ہزار کوسے۔ مگر تم ایک حرف شکائت زبان پر نہ لاؤ۔ ہمت کرو۔ اور اس زمانہ میں اگلوں کے لئے نمونہ قائم کرو۔ سب مصائب صبر سے برداشت کرو۔ اور صبر سے ہی تمہیں وہ وہ نعمتیں ملینگی جن کی تمہیں آرزو ہوگی اور تمہیں دین و دُنیا میں راحت دہ ہونگی۔ والسلام خیر الختام خدا ایسا ہی کرے۔

(باقی انشاء اللہ پھر کبھی)

رقیمہ نیاز احمدی خاتون
از گولیکی ضلع گجرات۔ پنجاب
۹ بجے رات

۱۳ - ۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

نظم

(از خاکسار عبد الخالق احمدی سوداگر مظفر نگر)

ترا جلوہ نمایاں ہر جگہ خلاق جہاں دیکھا
تجھے دیکھا جہاں دیکھا نہاں دیکھا عیاں دیکھا

ترے فضل و کرم سے مہدی آخر زماں دیکھا
گلستان محمدؐ کا اُسی کو باغباں دیکھا

میں قرباں تجھ پہ اے مہدی مبیں تو تجھ پہ آپ نے
ہمہ اوصاف میں یکتا تجھے جانِ جہاں دیکھا

تو ہی اسلام کا ہمدرد اور غمخوار امت ہے
سوا ماں باپ سے تجھکو شفیق و مہرباں دیکھا

سراپا نور حق اور رحمتِ عالم تجھے پایا
تیری ذاتِ مقدس کو انیسِ بیکساں دیکھا

ملائک تیرے در پر رات دن کرتے ہیں دربانی
سلامی کے لئے حاضر گروہ قدسیاں دیکھا

ترے احباب کو خوش وقت پایا تجھکو خوش خرم
شکست و یاس و حرماں کو نصیبِ دشمناں دیکھا

خبر تھی جس کی آمد کی تو وہ موعود عیسیٰ ہے
بخاری میں ترا حلیہ ملا کر ہم نے ہاں دیکھا

بچایا تو نے ڈوبتا دین احمدؐ کا زمانے میں
کیا پامال جس جا کفر کا نام و نشاں دیکھا

ہزاروں دشمن اسلام کو دم میں کیا غارت
جری تجھ سا نظر آیا نہ تجھ سا پہلواں دیکھا

کہاں آتھم کہاں ڈوئی کہاں لیکھو بتا دو تو
ہوئے فی النار کیونکر آپ نے اے مہرباں دیکھا

سوا ارضِ مقدس قادیاں اُس فخر عیسیٰ سے
زمینِ ہند کی قسمت کو تو نے آسماں دیکھا

حیاتِ ابن مریم پر مرے جاتے ہو کیوں لوگو!
اُسے کس بات میں بڑھکر غلام احمدؐ سے ہاں دیکھا

کہاں مریم کا بیٹا اور کہاں احمدؐ کا شہزادہ
کرو انصاف گر ہے ناصرہ اور قادیاں دیکھا

نشاں سب ہوگئے پورے جو تھے مہدی کی آمد کے
مگر پھر بھی نہ تم نے حیف - قوم منکراں دیکھا

وفات حضرتِ عیسیٰ میں کیا شک رہ گیا باقی
نشاں جب اُس کی تربت کا محلہ خانیار میں دیکھا

عبث تم منتظر عیسیٰ کے ہو جب آج تک کوئی
نہ آیا آسماں سے اور نہ جاتا آسماں دیکھا

بیاں کیا ہو جو اس فرط خوشی سے حال تھا میرا
کہ میں نے قادیان بھائی اکبر شاہ خاں دیکھا

خدایا شکر ہے تیرا کہ عاجز عبد خالق نے
تیرے فضل و کرم سے مہدی آخر زماں دیکھا

ہمیں کیسی تعلیم مفید ہو سکتی ہے ؟

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں ہائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا

یہ شعر کیسا لطیف ہے - کیسے دردناک رنگ میں حضرت خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ تو جب کبھی اسے پڑھتی ہوں - اپنے ہی حسب حال سمجھتی ہوں۔ یہ جو چار دانگ عالم میں تعلیم نسواں تعلیم نسواں کا شور مچ رہا ہے - مگر کوئی خدا کا بندہ یہ نہیں بتاتا کہ آیا کس قسم کی تعلیم عورتوں کو دینی چاہئیے اور مذاہب مثلاً عیسائی - آریہ - بنگالی وغیرہ تو کہہ رہے ذکر انہوں نے بھی فی الحال خاطر خواہ کوئی تعلیم حاصل نہیں کی سوائے چند ایک کے بی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے مگر میں اپنے ہی اسلامی بھائیوں سے مخاطب ہوتی ہوں۔ کہ آپ لوگوں نے جو اسقدر اور اتنی مدت سے شور مچایا ہوا ہے۔ کہ تعلیم نسوان ضروری ہے تو آپ نے مستورات کے حال کی مفید تعلیم شروع کی۔ ہماری سب سے اعلیٰ قومی دعوے کرنے والی اور تعلیم نسوان کی حامی پارٹی علیگڈھ ہی نے کچھ تعلیم مستورات دینی شروع کی - مگر افسوس کہ غیر قوموں کا ملکر اور انکی ریس کرکے جیسے اپنی مٹی خراب کی ایسے ہی اپنی مستورات کو اسلامی شعائر چھڑا کر تباہ کیا - مثلاً نماز روزہ سے بے پروائی - قرآن کریم - حدیث شریف مسائل علمیہ دینی محبت سے قطعی جواب دلوایا - پردہ کے مسائل میں اسقدر ملاوٹ کی - کہ انگلش لیڈیوں کی طرح ہندوستانی اور خاص کر اسلامی بہنوں نے اپنی تصاویر اخبارات میں چھپوا دیں - اور یورپ طور پر یورپین اتباع - کا مصداق بن گئیں حیف!

صد حیف!! اے بڑے بڑے القابوں والے مولویو! اور عالم ہونے اور مصلح قوم ہونے کا دعوے کرنیوالو! ذرا اپنے گریبانوں میں مُنہ ڈال کر دیکھو تو سہی کہ کیا کر رہے ہو۔ ادھر تو خدا کے پاک کلام فرقان حمید کی صریح مخالفت کر رہے ہو۔ ادھر تمہیں دعوے ہے کہ ہم سنت نبی کریم سے باہر نہیں۔ میں اپنے احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں۔ کہ خیر ابھی تک تو آپ لوگ کسی شمار و قطار میں نہیں مگر آپ لوگوں کو چاہئے کہ اپنے پیارے امام علیہ السلام کی مفید زندگی سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور جو کچھ کرو گے جیسا اب مفید ثابت ہوگا۔ پھر ایسا کبھی نہیں ہونے کا۔ مطلب یہ کہ اپنی بہو بیٹیوں کو دینی اسلامی علم درست کوشش کرکے پڑھاؤ۔ اور نہیں تو وہ قرآن حمید کے مطالب سمجھ لیں۔ نماز پڑھ لیں۔ اپنی اولاد کو ہوش میں آتے ہی نیک تعلیم دے سکیں۔ بس فی الحال تو ہمارے مقدر میں ہی زیادہ تعلیم مفید نہیں۔ ہم نے زیادہ تعلیم یافتہ ہو کر کرنا ہی کیا ہے یہی کہ زیادہ مصیبت ہوگی اور کیا یعنی اگر ہم اپنا بھلا برا جاننے لگ گئیں۔ تو پھر مردوں کی زندگی بھی عذاب جان ہو جاوے گی۔ اب یہ تو شکر ہے کہ صبر کا سبق عمدہ پڑھا ہوا ہے۔ وہ روز ازل کا جس کی قسمت میں ہے اس کی تاریخ میں اور سخت مشکل کام - خانہ داری کے فرائض - اولاد کی مصیبت لکھی ہوئی ہے۔ ان سے تو ہرگز نجات نہیں ہونے کی۔ اگرچہ علیگڈھ کالج کیا ولایت پڑھنے جاویں۔ مگر کیا اچھا ہو۔ اگر پہلے والدین دینی علم سکھاویں۔ اصل میں ہمیں اب ان کتابوں کی سخت ضرورت ہے!

قرآن مجید کے عمدہ ترجمہ کی۔ کتب حدیث بخاری مسلم وغیرہ کے آسان مسائل اردو میں لکھے ہوں۔ طب کی ایک جامع کتاب جس میں بچّوں کے امراض کے آسان آسان نسخے۔ عورتوں کی امراض کے آسان آسان مگر مختصر نسخے درج ہوں۔ مگر افسوس کہ کون ادھر توجہ کرے۔ حالانکہ سامان سارا جمع ہے۔ یعنی مسائل ہمارے پاس امام الزمان کے ہوتے کچھ مشکل نہیں۔ اگر کوئی مفید نسوان جمع کردے اور طب کے نسخے مولانا حکیم الامت کے ہوتے یا بہت سے ڈاکٹر ہمارے سلسلہ میں ہیں انکے ہوتے اگر کوئی حوصلہ سے کام لے تو ہرگز کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر کاش! ادھر کسی کو توجہ ہو۔ ہمارے شیخ صاحب مکرم ایڈیٹر الحکم نے کبھی ایک رسالے (جن کا سلسلہ بھی انہوں نے سلک مروارید سے شروع کیا تھا) لکھنے کا وعدہ کیا تھا

سُبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از معاونین صمہ

قادیان میں ہے

لے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان

رجسٹرڈ ایل ۲۹۸

آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر الزمان

قیمت از طلباء و غربا و غیرہ ماہب ہے

گورنمنٹ للعہ

جلد (۷)

۲۹ - صفر ۱۳۲۶ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق - ۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

نمبر (۱۳)

فی پرچہ ۲ر

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

بروز جمعرات

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

افریقہ صمہ

ضروری اطلاع

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پروپرائٹر (میاں معراج الدین صاحب عمر) نے یہ تجویز پاس کی ہے - کہ یکم مارچ ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکموں کو جدا کر دیا جائے - اب تک تو یہ تھا - کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی میں ہی تھا - لیکن اس وقت سردست پروپرائٹر صاحب میاں معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے - اور بہ امداد ایک اسسٹنٹ مینیجر (قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل) کے وہ انتظام اخبار کا کریں گے - اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے -

آئندہ کوئی رسید زر یا خط وکتابت انتظامی ایڈیٹر کے نام نہیں ہونی چاہیئے

اور ترسیل زر ہمیشہ بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط وکتابت پر صرف الفاظ مینیجر بدر لکھنے چاہئیں ہاں جو مضامین اخبار میں چھاپنے کیلئے ہوں - وہ صرف ایڈیٹر کے نام آنے چاہئیں ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
بر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست - للعہ - عام قیمت پیشگی .. .. للعہ مابعد .. .. صمہ - فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکریں گے اُن سے حساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچا ہو اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا - رسیداخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی ادا قیمت کریں اونکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے - تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو - مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں اور ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ - آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں...

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

بدر مسیح

۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۔ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

غالباً ۲۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۔ امثال الرحمۃ۔ اول الذکر وآخر الذکر

ترجمہ۔ رحمت کی مثالیں۔ پہلے ذکر والا اور آخر ذکر والا۔

۲۔ حٰم۔ تلک آیات الکتاب المبین

ترجمہ۔ کھولکر بیان کرنیوالی کتاب کے یہ نشانات ہیں۔

۳۔ لاتذر دہ جادیۃ

۴۔ کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہوجاتی ہے

شب درمیانی ۲۸ و ۲۹ مارچ ۱۹۰۸ء

۱۔ احسن اللہ امرک

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا کام اچھا کر دیا

۲۔ احسن اللہ امری

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے میرا کام اچھا کر دیا

۳۔ یاتین من کل فج عمیق

ترجمہ۔ میرے پاس تحائف آئینگے ہر دور کی راہ سے

۴۔ امید سے بڑھ کر

۵۔ رعایا میں سے ایک شخص کی ... فتح

نشان بہت ہیں پر امتحان کرنیوالے کیواسطے کچھ نہیں

۳۱۔ مارچ ۱۹۰۸ء کو قبل ظہر ایک شخص نے اپنے گناہوں سے مکدر ہونیکا ذکر کرتے ہوئے عرض کی کہ جسطرح اور لوگوں نے نشانات دیکھے ہیں مجھے بھی نشان دکھایا جائیگا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیشک جواد کریم اور رحیم ہے لیکن اس نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ لیس للانسان الا ماسعیٰ اور فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا آجکل بدقسمت لوگوں کو دھوکا دیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب کرامت صرف ایک پھونک مارنے سے کسیکو قطب بنا دیتا ہے یہ بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے برخلاف ہے انبیاء سے بڑھکر کون ہے دیکھو انبیاء نے اللہ تعالیٰ کے راہ میں کسقدر مصائب اٹھائے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انسانوں سے افضل ہیں اور تمام رسولوں سے افضل ہیں آپ نے کس قدر عبادت اللہ تعالیٰ ... کی اور ... کیلئے کیخاطر مصائب اٹھائے انسان مر ہی رہتا ہے تب خدا اسکی طرف توجہ کرتا ہے قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ مجاہدین قاعدین پر بڑا درجہ رکھتے ہیں سنت اللہ کے مطابق صحیح راہ کو صدق اور اخلاص کے ساتھ جو شخص کوشش کرتا ہے وہی کچھ درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ اول سے آخر تک تمام انبیاء کا یہی حال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم صرف اتنے پر راضی ہوجاویں کہ وہ موہنہ سے کہدیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کی آزمائش ابھی نہیں کیگئی۔ دیکھو صحابہ نے کس طرح درجات حاصل کئے اپنی جانیں پانی کیطرح بہا دیں۔ شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ اور باوا فرید سب خدا کی راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کرنیوالے تھے تب اونکو یہ انعام حاصل ہوئے۔ ممکن نہیں کہ کسی پر خدا کا فضل نازل ہو جبتک کہ وہ اس سولی کے ناکے سے نہ گذرے جس سے تمام اولیاء گذرتے ہیں دیکھو دانہ جب خاک ہوجاتا ہے تب وہ اُگتا ہے ہر ایک شخص جو کوشش کرتا ہے اور صبر کرتا ہے مدعی مقرر نہیں کرتا کہ اتنے عرصہ میں یہ ہوجاوے۔ وہ ایک دن خدا کا فضل دیکھتا ہے جو ایسا نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا غنی ہے۔

باقی نشانات تو بہت ہیں مگر نشان مانگنے والا ہمیشہ نامراد رہتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی آزمائش کرنا چاہتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی کفار نے نشان مانگے تھے۔ کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ جا اور پر کتاب لا کر دکھا۔ آپ نے جواب میں ان کے نشان کو پورا نہیں کیا۔ بلکہ یہی کہا کہ نشان خدا کے پاس بہت ہیں اور نشان دکھلائے جاتے ہیں۔ مگر خدا کو کسی کی پروا نہیں کہ وہ انسان کی خواہش کی پیروی کرے اسجگہ بھی بیشمار نشان ظاہر ہوچکے ہیں وہ کتابوں میں درج ہیں۔ آپ ان کو پڑھیں وہ نشان بوسیدہ نہیں ہوگئے پرانے نہیں ہوگئے آجکل کی باتیں ہیں اون کو دیکھنے والے یہاں موجود ہیں ایسا سوال کرنا کہ ہم کو نشان دکھایا جائے۔ قرآن شریف کی تعلیم کی مخالفت کرنا ہے قرآن کو پڑھو۔ خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے کہ تم ایسے نشان مانگو ہاں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سائل کا سوال خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے بندے کے دل میں تحریک ڈالدیتا ہے لیکن مومنوں کیواسطے جائز نہیں کہ وہ نشان مانگیں اور ایسا سوال کرنیوالے کے واسطے ہمارا فرض ہے ... جو تمام انبیاء ہمیشہ سے دیتے آئے ہیں

چندہ تعمیر مدرسہ

چونکہ مدرسہ کا کام شروع ہے اور روپیہ کی ضرورت ... فوری ہے لہذا سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ تعمیر مدرسہ کا جسقدر فراہم ہوچکا ہے وہ بہت جلد روانہ کردیں تاکہ کام میں ہرج اور نقصان نہ ہو نیز وعدوں کا روپیہ جلدی وصول کرنے کی کوشش کی جاوے۔ محمد علی

زمینداروں کے واسطے ایک نیک نمونہ

چودہری حاکم علی صاحب احمدی نمبردار چک پیار اور بابو غلام حسن صاحب احمدی ساکن امیر پورا متصل منڈیر آباد حال اسٹیشن ماسٹر اپنے علاقہ کے معزز زمینداروں میں چودہری صاحب کے لڑکے غلام مصطفیٰ کی نسبت بابو صاحب کی لڑکی مسماۃ زینب بی بی سے پہلے ہو چکی تھی۔ چنانچہ ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء کو مسجد مبارک میں قبل نماز ظہر جس وقت کہ جماعت احمدیہ حاضر تھی اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف رکھتے تھے یہ نکاح مبلغ پانصد روپیہ مہر پر حضرت مولوی نورالدین نے پڑھا اور سنت نبویہ کے طریق پر بعد نکاح کے چھوہارے اور شیرینی تقسیم کیگئی۔ لڑکی کیطرف سے بابو صاحب کے خط بلکہ خود لڑکی کی تحریری اجازت کیساتھ حضرت مولوی نورالدین صاحب خود وکیل تھے اور لڑکا اور اس کا باپ موجود تھے اس میں خاص طور پر خوشی کی ایک بات یہ ہے کہ زمینداروں کی قوم میں جسقدر قبیح رسمیں اور فضول خرچیاں ہوتی ہیں اور ان کو بیجا طور پر ایک فخر سمجھا جاتا ہے ان کی بیخکنی کیواسطے ہر دو صاحبان نے ایک نمونہ دکھلایا ہے اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے بعد نکاح حضرت اقدس نے دعا کی ہم ہر دو صاحبان کو مبارک دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو موجب اپنی رحمت اور برکت کا بنائے۔ آمین۔

متوفی کو ثواب پہنچانے کی ایک عمدہ راہ

برادر بابو عبد الرحمان صاحب کلرک افریقہ نے اپنے عزیز فرزند عبد العزیز مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کیلئے ایک

ڈائری

القول الطیب

رازِ نصرت ۲۵۔ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء۔ صبح سیر

اودہ اور دیگر مقامات کے اسلامی شاہزادون کا ذکر تھا۔ کہ جب اونہون نے غدر مین حصہ لیا اور گورنمنٹ کی بغاوت کی۔ تو گورنمنٹ نے ان کے محلون کو گرا کر وہان ہل چلا دیا۔ فرمایا۔ یہ ان لوگون کو اپنی بدعملیون کی سزا ملی ہے۔ چغتائی سلطنت کا آخری دنون مین یہی حال تھا۔ کہ سوائے فسق و فجور کے اور بدعات کے ان مین کوئی بات نہ تھی۔ اسلامی شعار بالکل پائے نہ جاتے تھے۔

خدا تو مسلمانون کی نصرت کرتا ہے پر کسی مین

اسلام بھی ہو۔ جب انسان خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اوسے سنبھال لیتا ہے۔ خدا کی نصرت اور تائید کے بغیر انسان کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب خدا کی مدد ساتھہ نہ تھی۔ تو بنی اسرائیل نے اپنے نبی موسیٰ کے ہوتے ہوئے شکست پائی (اس واقعہ کو اس جگہ توریت سے نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح سے ہے۔

" اور جب ہم نے حورب سے کوچ کیا۔ تو جیسا خداوند ہمارے خدا نے ہمین فرمایا تھا۔ اس بڑے اور ہولناک بیابان مین گئے جسے تم نے اموریون کے پہاڑ کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اور پھر قادس برنیع مین آئے۔ تب مین نے تمہین کہا۔ کہ تم اموریون کے پہاڑ تک پہونچے ہو۔ جو خداوند ہمارا خدا ہمین دیتا ہے دیکھو خداوند تیرے خدا نے یہ زمین جو تیرے آگے ہے تجھے عنایت کی ہے۔ چڑھ اور اس کا وارث ہو۔ جیسا خداوند تمہارے باپ دادون کے خدا نے فرمایا ہے۔ تو مت ڈر اور بے دل نہو۔

تب تم سب مجھہ پاس آئے اور بولے کہ ہم اپنے جانے سے آگے لوگ بھیجین گے۔ وے جا کے اس زمین کی ہمارے لئے جاسوسی کرین اور ہم کو خبر دین کہ کس راہ سے وہان چڑھ جائین۔ اور کون سے شہرون مین داخل ہووین۔ سو وہ بات مجھہ کو خوش آئی۔ اور مین نے تم مین سے فرقے فی آدمی کرکے بارہ آدمی لئے۔ اور وے روانہ ہوئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور وادی اسکال مین آئے اور اوس کی جاسوسی کی۔ اور وے اس زمین کے میوؤن مین سے اپنے ہاتھون مین لیکے ہم پاس اتر آئے۔ اور ہمین خبر پہونچائی۔ اور بولے۔ یہ جو خداوند ہمارا خدا ہم کو دیتا ہے۔ اچھی زمین ہے۔ تو بھی تم چڑھنے پر راضی نہ ہوئے۔ بلکہ تم نے خداوند اپنے خدا کے حکم سے سرکشی کی۔ اور تم نے اپنے خیمون مین کڑ کڑا کے کہا۔ از بسکہ خداوند ہمارا کینہ رکھتا ہے۔ اس لئے ہم کو مصر کی زمین مین سے نکال لایا تاکہ ہمین اموریون کے ہاتھہ مین گرفتار کرا دے اور وے ہمین ہلاک کرین۔ ہم کہان جا رہین۔ ہمارے بھائیون نے تو یون کہہ کر ہمین بے دل کر دیا۔ کہ وے لوگ تو ہم سے بڑے اور لمبے ہین اور اون کے شہر بہی بڑے اور اون کی دیوارین آسمان تک ہین اور ہم نے بنی عناق کو وہان دیکھا۔ تب مینے تمہین کہا۔ ہراسان نہ ہو اور اون سے ہرگز مت ڈرو۔ خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے تمہاری طرف سے جنگ کریگا اور اس سارے کام کے مطابق جو اوس نے تمہارے لئے مصر مین تمہاری آنکھون کے سامنے کیا اور بیابان مین بہی جہان تم نے دیکھا۔ کہ کیونکہ خداوند تمہارے خدا نے جیسا مرد اپنے لڑکون کو لئے پھرتا ہے تم کو اوس سارے راستے مین جس مین تم چلے آئے۔ اوٹھایا گیا۔ یہان تک کہ تم اس جگہ آپہونچے۔ تب بہی اس بات مین تم خداوند اپنے خدا پر ایمان نہ لائے۔ جو راہ مین تم سے آگے جاتا تھا کہ تمہارے لئے جگہ تجویز کرے جہان تم اپنے خیمے کھڑے کرو۔ رات کو آگ مین ہو کے تاکہ تمہین وہ راہ روشن کہے۔ جس مین تم چلو۔ اور دن کو بدلی مین ہو کے۔ تب خداوند نے تمہاری باتین سنین اور غصے ہوا اور قسم کہا کے۔ یون بولا کہ یقیناً اس شریر پشت کے لوگون مین سے ایک بہی اس اچھی زمین کو جسکے دینے کا وعدہ مین نے ان کے باپ دادون سے قسم کہا کے کیا ہے نہ دیکھیگا۔ مگر یفنہ کا بیٹا کالب اوسے دیکھیگا۔ اور مین یہ زمین جس پر اوس نے قدم مارا ہے۔ اوسے اور اس کی نسل کو دونگا اسلئے کہ اوس نے خداوند کی پوری تابعداری کی اور تمہارے باعث سے خداوند مجھہ پر بہی غصے ہوا اور بولا تو بہی اوس مین داخل نہ ہو دیگا۔ لیکن نون کا بیٹا یشوع۔ جو تیری خدمت مین کھڑا ہے اوس مین داخل ہوگا۔ تو اوس کی قوت بڑہا۔ کیونکہ وہ بنی اسرائیل کو اون کا میراث مین سے بانٹے گا۔ اور تمہارے بچے جنہین تم نے کہا کہ شکار ہو جاوینگے۔ تمہارے لڑکے جنہین اس دن نیک و بد کا امتیاز نہین تھا۔ وہان داخل ہونگے اور مین وہ اونہین دونگا۔ اور وے اوس کے وارث ہونگے۔ پر تم جو ہو سو لوٹ جاؤ اور دریائے قلزم کی راہ بیابان مین کوچ کرو۔ تب تم نے مجھے جواب دیا اور کہا کہ ہم نے خداوند کا گناہ کیا ہے۔ سو ہم مطابق اوس سب کے جو خداوند ہمارے خدا نے فرمایا ہے چڑھ جائینگے اور جنگ کرینگے پھر تم سب کے سب ہتھیار باندھ کے طیار ہوئے کہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ۔ تب خداوند نے مجھے کہا کہ تو انہین کہہ کہ اوپر مت چڑھو اور جنگ نہ کرو کیونکہ مین تمہارے درمیان نہین ہون تا نہو کہ تم اپنے دشمنون کے آگے مارے پڑو۔ سو مین نے تمہین وہ کہدیا پر تم نے نہ سنا بلکہ خداوند کے حکم سے سرکشی کی اور گستاخی سے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ تب اموریون نے جو اوس کوہ پر رہتے تھے۔ تمہارا سامنا کیا اور شہد کی مکھی کی مانند تمہین رگیدا اور شعیر مین حرمہ تک تمہین مارا۔ تب تم پھرے۔ اور خداوند کے آگے روئے پر خداوند نے تمہاری آواز نہ سنی نہ تمہاری طرف کان رکھا۔ تب تم بہت دن تک قادس مین رہے۔ اون دنون کے مطابق کہ اس جگہ ٹھہرے۔" ایڈیٹر)

دیکھو صلاح الدین مسلمانون کے درمیان ایک نیک بخت آدمی تھا۔ تمام یورپ کے مسلمانون نے کیسے کیسے سخت حملے اس پر کئے۔ مگر وہ سب مین فتحیاب ہوا۔ کیونکہ اوس نے صلاح و تقوےٰ کو اختیار کیا تھا اور خدا تعالےٰ کی طرف اوس کا رجوع تھا۔ (اس جگہ سلطان صلاح الدین صاحب کا کچھہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اڈیٹر)

صلاح الدین علیہ الرحمۃ بارہوین اور تیرہوین صدی عیسوی مین تمام عیسائی سلطنتین ایکا کر کے مسلمانون کے برخلاف جہاد کیواسطے اٹھی تہین چونکہ یہ اون کا مذہبی جنگ تھا۔ اور دین کی خاطر اونہون نے یہ کشت و خون روا رکہا تھا۔ اس واسطے اوس کو وہ صلیبی جنگون کے نام سے تعبیر کرتے ہین عیسائیون کی غرض اس جنگ سے یہ تھی کہ شام کو مقدس ملک جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ توریت مین تھا کہ یہ ملک ہمیشہ خدا تعالیٰ کے نیک اور پسندیدہ بندون کے قبضہ مین رہیگا اس

ملک کو مسلمانون کے ہاتھون سے ظالمانہ تلوار کے زور سے چھین لین۔ اس قدر عیسائیون کے مقابلہ مین مسلمانون کی طاقت کچھ ہستی نہین رکھتی تہی۔ مگر چونکہ اسلامیون مین روحانیت موجود تہی اس واسطے باوجود تھوڑا ہونے کے مسلمان عیسائیون پر فتحیاب ہوئے عیسائیون کی مہربانی سے ان جنگون مین طرفین کے ساٹھہ لاکھ جان ہلاک ہوئے تھے ان خوفناک جنگون کے وقت جن مسلمان بادشاہون نے عیسائیون کا مقابلہ کیا۔ ان مین سے ایک بزرگ اور نیکوکار

صلاح الدین ہی تہا جس نے تیسرے صلیبی جنگ مین عیسائیون کا نہایت زور سے مقابلہ کیا۔ اور عیسائیون کے سب سے بڑے مدعا بیت المقدس کو جو پہلی جنگون مین عیسائیون کے قبضہ مین آچکا تہا۔ عیسائیون کے ہاتھون سے پھر چھین لیا۔ اور شہنشاہ جرمنی و فرانس و آسٹریا و انگلستان اور تمام یورپ کو اپنی یار مین اپنے مقابلہ کیواسطے بلالیا۔ مگر یروشلم کو نہ چھوڑا تمام عیسائی سلطنتین اوس کے مقابلہ مین عاجز آگئین

ملک الناصر سلطان صلاح الدین اعظم

۵۳۲ ہجری مین قلعہ تکریت مین پیدا ہوا

تہا۔ ابتدا مین دمشق کا کوتوال اور دیوان کا والی مقرر کیا گیا تہا۔ اس کے بعد نورالدین بادشاہ کے خواص مین داخل ہوا۔ صلاح الدین کی نوجوانی کا ایک مشہور واقعہ جو محفوظ ہے۔ یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ جہاد مین ایک جگہ سویا ہوا تہا۔ جہان اوس کے پاس صرف ایک غلام ایبن نام سویا ہوا تہا۔ اس جگہ ایسا سخت زلزلہ آیا کہ تمام شہر گر گیا مگر قدرت آلہی سے وہ مکان محفوظ رہا کیونکہ خدا نے اوس سے ایک عظیم الشان کام لینا تہا۔ جب صلاح الدین کے چچا شیرکوہ نے مصر مین تھوڑی سی فوج کے ساتھہ عیسائیون کو شکست دی اوس وقت صلاح الدین فوج کے قلب کا سردار تھا۔ عیسائیون کی فوج کی کثرت کے سبب بعض مسلمان سردار گھبرا گئے تھے۔ اور انہون نے رائے دی تہی کہ ہم تھوڑے ہیں جنگ نہ کی جائے۔ اس واسطے جوشیلے بہادر سردارون نے بہرحال جنگ پر آمادگی ظاہر کی اور انہین سے ایک صلاح الدین تہا۔ خلیفہ عاضد نے اپنے وزیر شیرکوہ کے مرنے کے بعد صلاح الدین کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اوس وقت خلیفہ عاضد نے جو حکم نامہ وزارت کا صلاح الدین کے نام لکھا تہا اوس مین صلاح الدین کی نسبت ایک بہی پیشگوئی کی تہی اس عبارت کا ترجمہ مفصلہ ذیل ہے۔

"اے صلاح الدین تو جہاد کے شیر کا رضیع ہے اور اوس کے گہر کا پروردہ ہے۔ گھوڑون کی پیٹھین تمہارا وطن ہے۔ اور خیمون کے سائے تمہارے مسکن ہین۔ جہاد کے غبارون کے اندہیرون مین تمہاری خوبیون کے ستارے چمکین گے اور اوس کے مصائب کے کھوجون مین تیرے مناقب پڑہینگے۔ نیزون سے اون کے غلاف اتار اور تلوارون کی دہارون مین غوطہ کھا۔ اسکے دین کو جمع کرنے کے لیے عطیات کی گرہون کو کہول۔ دشمنون کے خون کے نالے بہا دے اور اون کے سرتلیون پر کہڑے کر دے یہان تک کہ خدا تعالے وہ فتح نصیب کرے جسکی نسبت امیرالمومنین کا خیال ہے۔ کہ وہ تیرے دنون کیواسطے ذخیرہ کیگئی ہے۔ اور یہ فتح تیرے لئے ایک شہادت ہے"

زمانہ وزارت مین صلاح الدین نے دمیاط اور عقلان اور رملہ اور دیگر مقامات مین عیسائیون کو شکست دی ۵۶۷ھ مین خلیفہ عاضد کے مرنے پر صلاح الدین مصر کا حاکم ہوگیا۔ شام کے بادشاہ ملک صالح کے مرنے کے بعد تھوڑے بہت جھگڑے فساد کے پیچہے صلاح الدین شام کا بہی بادشاہ ہوگیا۔ اس عرصہ مین عیسائی صلیبی جنگون کے درمیان بیت المقدس کو فتح کرچکے ہوئے تہے۔ اس واسطے سلطان صلاح الدین بیت المقدس کی فتح کرنے اور اوس کو واپس اسلامی سلطنت مین داخل کرنے کی طرف متوجہ ہوا اور ۵ روز کے محاصرہ کے بعد جمعہ کے دن ۲۰ رجب ۵۸۳ھ کے ان کو ان کو کر دیا۔ حالانکہ عیسائیون نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو پوپ کے پاس ان الفاظ مین رپورٹ کی تہی۔ اگر تم معلوم کرنا چاہتے ہو کہ ہم نے ان دشمنون کیساتہ جن کو ہم نے شہر مین پایا کیا کیا تو تم کو بتایا جاتا ہے کہ رواق سلیمان اور گرجا مین ہمارے گھوڑے گھٹنون تک مسلمانون کے ناپاک خون مین چلتے رہے۔" اس جگہ اخلاق محمدی اور اخلاق عیسوی کا نمونہ دیکھنا چاہیئے اس کے بعد یورپ کے تمام بڑے بڑے بادشاہ بیت المقدس پر چڑھ چڑھ کر آئے۔ کہ اس کو فتح کرین لیکن خدا تعالے نے صلاح الدین کی ایسی نصرت کی کہ سب شکستین کھا کھا کر بیرنگ واپس گئے۔ (ایڈیٹر)

افیون اور حقہ چھوٹ گیا ۲۵- مارچ صبح- حاجی الٰہی بخش صاحب گجراتی حضرت کے حضور مین حاضر تھے اونہون نے عرض کی کہ مجھے قبل از بیعت پندرہ سال کی عادت افیون اور حقہ نوشی کی تہی- بیعت کے بعد مین شرمندہ ہوا کہ ایسے فرقہ مین ایسی عادتین پائی جاتی ہین۔ تب مین جنگل مین جاکر خدا کے آگے رویا اور بہت دعا کی اور پہر یکدفعہ دونون چیزون کو چھوڑ دیا نہ مجھے کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی بیماری وارد ہوئی۔ فرمایا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

جہنم دائمی نہین ۲۵- مارچ صبح- قبل ظہر- فرمایا بہشت کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ عطاءً غیر مجذوذ- یہ ایک ایسی نعمت ہے جسکا انقطاع نہین۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بہشت کے درمیان بہی مومنون کو کھٹکا رہتا کہ کہین نکال نہ جاوین لیکن برخلاف اس کے دوزخ کے متعلق ایسا نہین بلکہ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ سب دوزخ سے نکل چکے ہونگے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی ہے آخر انسان خدا کی مخلوق ہے خدا تعالیٰ اس کی کمزوریون کو دور کر دیگا اور اسکو رفتہ رفتہ دوزخ کے عذاب سے نجات بخشیگا۔

نظم اکمل صاحب نے اپنے ایک دوست کیطرف سے درج اخبار ہونے کیواسطے مجھے دی ہے ایسی لطیف نظم لکھنے والے کو خدا خوش رکھے کیونکہ بلاغت، فصاحت، صداقت اور اخلاص سے پُر ہے۔ ایڈیٹر

تجھے پہچانتے ہین ہم حبیب کبریا تو ہے
مسیح مجتبےٰ تو ہے بروز مصطفےٰ تو ہے

بدی سے پاک کرہم کو شفا دو دست قدرت سے
تو ہم مُردون کو زندہ کر کہ عیسےٰ سے سوا تو ہے

ترا ثانی زمانے مین کوئی ہم نے نہین پایا
زبان سے یہ نکلتا ہے کہ مرد باخدا تو ہے

بروز حضرت عیسیٰؑ بروز حضرت موسےٰؑ
غرض کس کس کو گنواؤن بروز انبیاء تو ہے

خدا سے ہمکلامی کا شرف تجھ کو ہی حاصل ہے
ہماری کشتیٔ امت کا واللہ ناخدا تو ہے

اندہیری رات گر سمجھین زمانے کو تصور مین
تو یہ کہنا بجا ہوگا کہ اب بدر الدجیٰ تو ہے

گنہگارون کو تو نے اک نظر مین غوث کر ڈالا
اثر تیرا ہے ایسا اور ایسا باصفا تو ہے۔

بدرِ منوّر
مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۰۸ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ قریش

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۰-۱۱ - مارچ ۱۹۰۸ء)

ربّ ھذا البیت اس گھر کے رب کی عبادت کرو اس مین اس گھر کے متعلق جو اللہ تعالےٰ کی خاص ربوبیت کے نشانات ہین ان کی طرف اشارہ ہے اس قسم کا محاورہ توریت مین بہی ہے مثلاً ابراہیم کے خدا کی عبادت کرو۔ اسحٰق کے خدا کی عبادت کرو۔ تم اپنے باپ دادون کے خدا کی عبادت کرو۔ جو کہ تمہین ملک مصر مین سے نکال لایا۔ خانہ کعبہ کو بیت اللہ بہی کہتے ہین۔ اور بیت العتیق بھی کہتے ہین۔ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک وقت یہ خطہ بھی سرسبز و شاداب و سیراب نہرون اور نباتات کیساتہہ ہو جائیگا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا آج ظاہر ہے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور اوس کی عبادت مین مصروف ہونے اور توکل سے فائدہ اُٹھا کر دنیوی احتیاج سے محفوظ رہنے کی مثالین فرداً فرداً تو جہ مین سو ہین۔ مگر مجموعی طور پر ملک عرب مین اس علاقہ نے اس کا نمونہ دکھایا ہے۔ کہ جب ایک زمین خدا کی عبادت کیواسطے خاص ہوئی۔ تو وہ باوجود بنجر بیابان ہونے کے تمام دنیوی نعمتون سے متمتع ہوگئی۔ حدیثون سے بہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو کوئی اپنی آخرت کے اہتمام مین ہو اللہ تعالےٰ اس کے نفس مین تونگری دیدیتا ہے اور دنیا کے ہموم سے اسے کفائیت کرتا ہے مگر جسنے غافل ہو کر دنیا کے اہتمام مین شغل کیا۔ اللہ تعالےٰ اوس کی آنکہون کے سامنے محتاجی کر دیتا ہے اور دنیوی ہموم سے اسے کفائیت نہین کرتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا اس گہر کیواسطے کی تہی۔ کہ ربّ اجعل ھذا البلد آمناً وارزق اھلہ من الثمرات۔ وہ دعا بہی اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی اور اس سے خدا تعالےٰ کی ہستی کا اور انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حرم کے متعلق قرآن شریف مین جو پیشگوئی کی ہے کہ اولم یروا انا جعلنا حرماً آمناً ویتخطف الناس من حولھم۔ یہ پیشگوئی آج تک پوری ہو رہی ہے ایک مفسر لکہتے ہین۔ عرب پہلے جاہل کہے جاتے تہے۔ اسلام لانے سے وہ دنیا کے عالم کہلائے۔ آمنھم بالاسلام فقد کانوا فی الکفر اطعمھم من جوع الجھل بطعام الوحی۔ کافر تہے۔ خدا نے اون کو مسلمان بنا دیا۔ جہالت مین بہو کے تہے خدا نے طعام وحی سے مالا مال کر دیا۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی مکہ پر چڑہائی کی تہی اور اوس کو فتح کیا تہا اور آپکے بعد بعض دیگر خلفاء کو بہی ایسا کرنا پڑا۔ اور سب کو فتح حاصل ہوئی۔ اور اہل مکہ نے شکست کہائی۔ کیونکہ یہ صاحبان بیت اللہ کی تخریب کے واسطے حملہ آور نہین ہوئے تھے مگر اوس کی حرمت کو قائم کرنے کیواسطے اور فساد کو مٹانے کیواسطے انہین ایسا کرنا پڑا تھا اس سے ایک نکتۂ معرفت حاصل ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو کسی خاص جگہ کسی خاص قوم کے ساتھ کوئی ایسا تعلق نہین ہے کہ وہ جو چاہین سو کرین۔ بہرحال اون کی ہی رعائیت ہوگی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کو اپنی توحید پیاری ہے اور وہ متقی اور صالح لوگون سے پیار کرتا ہے۔ خواہ وہ کہین ہون۔

اہل مکہ کے نام اہل مکہ عرب والے اور گرد و نواح کے لوگ بسبب بیت اللہ کی عزت کے جیران بیت اللہ کہلاتے تہے اور اسی سبب سے ان کے نام سکان حرم۔ خدا تعالیٰ کی حرم مین رہنے والے۔ ولاۃ الکعبۃ۔ کعبہ کے والی اور اہل اللہ بہی تہے۔

تفسیر سورہ قریش ختم ہوئی۔ اور اب انشاء اللہ تفسیر سورہ فیل لکہی جائے گی۔

مشکلات تفسیر جب سے اخبار بدر مین سلسلہ تفسیر القرآن آخری پارہ سے بالترتیب شروع ہوا ہے۔ تب سے آج تک سورۂ ۔ الناس الفلق۔ الاخلاص۔ لہب۔ نصر۔ کافرون کوثر۔ ماعون اور قریش۔ نو سورتون کی تفسیر درج اخبار بدر ہو چکی ہے۔ اور الحمد للہ قوم نے اس کو بہت قبولیت کی نگاہ سے دیکہا ہے۔ یہان تک کہ بعض دوست بسبب دوسرے اخبارون کے خریدار ہونے کے اور اتنی وسعت نہ رکہنے کے کہ دو اخبارین خرید کرین۔ تفسیر کی خاطر بدر کو خریدتے رہے ہین اور اب تک کرتے ہین۔ بمبئی سے بعض دوستون نے حضرت کیخدمت مین خاص عرضی بھیجکر اجازت حاصل کی تہی۔ کہ بعض سورتون کی اس تفسیر کو جو بدر مین چہپی ہے۔ دوبارہ بصورت رسالہ چہاپ کر کثرت سے شائع کرین۔ ایسا ہی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے بعض سورتون کی اس تفسیر کو اپنی کتاب حقیقت نماز مین درج فرمایا ہے میرا ان باتون کو ذکر کرنا اس واسطے ہے۔ کہ باوجود اس کم علمی اور کم عملی کے جو میرے شامل حال ہے تفسیر کے متعلق جو تہوڑی بہت محنت مین نے کی ہے اوس کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے بارآور فرمایا ہے۔ اور اس کے رحم پر بھروسہ کر کے مین امید کرتا ہون۔ کہ یہ ثواب بدر کے واسطے انشاء اللہ جاری رہے۔

تفسیر کا لکھنا کوئی آسان کام نہین۔ مین اپنے اندر کوئی لیاقت۔ کوئی علم۔ کوئی عمل۔ کوئی استعداد اس قابل نہین دیکہتا کہ مین تفسیر لکہون۔ صرف اخبار بدر کی ایڈیٹری کے فرائض مجھے مجبور کرتے ہین۔ کہ مین کچہ نہ کچہ تفسیر لکہون کیونکہ جب سے یہ اخبار برادر محمد افضل صاحب مرحوم (اللھم اغفرہ وارحمہ) نے جاری کیا تہا۔ اس کے اندر تفسیر کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ مین جاری رہا ہے۔ اس جگہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء کے اخبار سے اس عبارت کا نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ جو گذشتہ سال کے ابتدا مین مینے سورہ کافرون کی تفسیر سے پہلے لکہی تہی۔ اور وہ یہ ہے۔

اور پہر ایک یہ امر پیش آیا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی مجلس سے بعض تحریکات نے مجھے خائف کیا۔ کہ تفسیر قرآن ایک اہم ذمہ داری کا کام ہے اور مین اپنے مین اس کام کیواسطے نہ علمی لیاقت رکہتا ہون۔ اور نہ عملی طاقت مذکورہ بالا سورتون کی جسقدر مینے تفسیر لکہی ہے۔ اس کے

واسطے معلومات کا ذخیرہ میں نے اسی طرح سے بہم پہنچایا اوّل کتب احادیث سے کے اس حصہ کو دیکھنا جس میں آیات قرآنی کی تفسیر ہو۔ دوم۔ پرانی عربی تفاسیر کو پڑھنا۔ مثلاً تفسیر کبیر فخر رازی۔ تفسیر روح المعانی۔ تفسیر کشاف۔ سوم بعض اردو تفاسیر کا مطالعہ کرنا۔ جیسے کہ تفسیر لطائف البیان اور اعظم التفاسیر۔ چہارم۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے لکھی ہوئی اور سنی ہوئی یادداشتوں سے فائدہ حاصل کرنا پنجم۔ خود حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر ان آیات کے متعلق کبھی کچھ لکھا یا فرمایا ہو اور معلوم ہو تو اوس کو شامل کرنا۔ اس کے علاوہ خود بہت دعا اور توبہ کے بعد میں یہ تفسیر لکھتا رہا ہوں اور لکھنے کے بعد سورہ الناس حضرت مولوی نورالدین صاحب کو دکھا دی گئی تھی۔ مگر باقی سورتوں میں یہ التزام نہیں ہو سکا۔ باوجود اس قدر احتیاط کے کہ تحقیق پھر بھی بہت ڈرا اور دعا کی۔ بعد میں نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب سے اس معاملہ میں مشورہ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ تفسیر لکھنی چاہیئے اور جیسے پہلے مضمون مجھے دکھا لیا کرو۔ اس کے بعد زیادہ تشفی کے واسطے میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں عریضہ لکھا جس میں اپنی علمی اور عملی کمزوریوں کا ذکر کیا اور تفسیر کے متعلق خریداروں کے شوق کا بھی اظہار کیا اور اس معاملہ میں حضور علیہ السلام کا حکم دریافت کیا۔ حضور نے اس عریضہ کے جواب میں تحریر فرمایا۔

السلام علیکم۔ بہت بہتر ہے اس سے لوگوں کو نفع پہونچتا ہے مگر ضروری ہے کہ مولوی صاحب کو دکھلا لیا کریں تاکہ غلطی نہ ہو جاوے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

اِس طرح حضرت اقدس کی اجازت کے بعد میں نے پھر یہ سلسلہ شروع کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ میری کمزوریوں کو دور کرے اور مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنا پاک کلام کا فہم اور اس پر عمل عطا فرمائے اور اس تفسیر کو قبولیت عطا فرمائے۔ اور اس کو لکھنے والے اور پڑھنے والوں کے واسطے اپنی رضامندیوں کے حصول کا ذریعہ بنا اور ان کے علم اور معرفت اور عمل صالح میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہندمین ایڈیٹری

گذشتہ سالوں میں جس قدر تفسیر اخبار میں درج کی گئی ہے وہ ناظرین کی امید سے بہت ہی تھوڑی ہے جس کی وجہ ایک تو وہی میری کم مائگی ہے جس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ اس قدر تفسیروں کا پڑھنا۔ ان میں سے خلاصہ نکالنا۔ پھر اوس کو زمانہ کی ضروریات کے مطابق کرنا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس سے فائدہ کا اس میں درج کرنا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال کا اوس سے متعلق تلاش کرنا۔ پھر خود بھی تدبر کرنا۔ دعا کرنا۔ یہ سب کچھ ایسا تھوڑا کام نہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اگر تفسیر کے لئے اوس کا حق پورے طور سے ادا کرنا ہو۔ تو اس کام کے واسطے بجز کے ایڈیٹوریل اسٹاف میں ایک ایڈیٹر صرف اس کام کیواسطے خاص ہونا چاہیئے۔ جسے اور کسی طرف فکر کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ لیکن ہندوستان میں ایڈیٹری کی قسمت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ کسی خاص مضمون کے واسطے ایک الگ ایڈیٹر رکھا جاوے اکثر اخباروں کا یہ حال ہے۔ کہ ایڈیٹر کو علاوہ اخبار کی ایڈیٹری کے اوس کی مینجری بھی خود ہی کرنی پڑتی ہے۔ اب ایک جان خریداروں سے خط و کتابت کرے۔ نئے خریدار بنانے کی کوشش کرے۔ مال کی قیمتوں کا حساب کتاب رکھے۔ روزانہ آمد و خرچ سمجھائے۔ اخبار کے فنڈ کی بڑھانے کی کوشش کرے اور فنڈ تھوڑا ہو وے تو اوس کی فکر کرے۔ اخبار کو وقت پر نکالنے کا انتظام کرے۔ پریس اور کلرکوں کے ساتھ مشورہ کر کے یکسانی کو بھگتے رہنا ہے وہ دھندے بھی کرے۔ پھر اس کے ساتھ چالیس پچاس اخبار میں پڑھے۔ خبروں کا انتخاب کرے۔ نامہ نگاروں کے مضمون پڑھے۔ ان میں سے اچھے برے کا امتیاز کرے۔ ایڈیٹوریل بھی لکھے۔ یہ سب کچھ کر کے پھر قرآن شریف کا مفسر بھی بنے۔ اب ناظرین خود ہی یہ فیصلہ کریں کہ وہ مفسری کے فرائض کس عمدگی سے ادا کر سکیگا خصوصاً جب کہ اوس کو انسان ہونا۔ کھانے پینے سونے اور زندگی کے دیگر لوازمات کا اس کے لاحق حال ہونا۔ صاحب اہل و عیال ہونا بھی نگاہ میں رکھ لیا جاوے اور اس کے ساتھ یہ بھی فرض کر لیا جاوے۔ کہ وہ مسلمان بھی ہے۔ پنج وقتہ نماز بھی پڑھنا اس کے لئے ضروری ہے اور دیگر لوازمات اسلامی کا بجا لانا بھی اوس کیلئے ضروری ہے۔

غرض ایڈیٹری کے بہت سے مشکلات ہیں اور بالخصوص تفسیر نویسی میں اور بھی بڑھ کر۔ یہ تمام وجوہات اس امر کی مانع ہوتی رہیں کہ اخبار بدر میں تفسیر باقاعدہ نکلتی رہے لیکن اب چونکہ پروپرائیٹر صاحب نے اخبار کی حالت میں اصلاح کی خاطر یہ انتظام کیا کہ تمام انتظامی کام کو ایڈیٹری کے کام سے الگ کر دیا ہے۔ انہوں نے خود مینجر ہونا منظور فرمایا ہے اور اپنے تحت ایک اسسٹنٹ مینجر رکھا ہے اور عاجز کو صرف ایڈیٹری کے کام کیواسطے بالکل علیحدہ کر دیا ہے اسواسطے امید ہے کہ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر کا کام متواتر ہوتا چلا جائیگا اور ہر ایک اخبار میں دو صفحے اخبار کیواسطے الگ ہوتے رہیں گے۔ وما توفیقی الّا باللہ العلی العظیم

حضرت مولوی نورالدین صاحب اور درس قرآن شریف

بالآخر اس بات کا اظہار بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ اگرچہ اس تفسیر کے لکھنے میں عاجز دوسری تفاسیر سے بھی مدد لیتا ہے مگر دراصل یہ سب کچھ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن کی برکت اور فیض ہے کہ میں اتنا کچھ لکھ سکتا ہوں اور مجھ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ہے کہ میں اس کام میں ہاتھ ڈالنے کی جرأت کرتا ہوں درس قرآن شریف جو روزانہ حضرت مولوی صاحب موصوف مسجد اقصےٰ میں دیا کرتے ہیں۔ اس کی ابتدا کچھ قادیان میں نہیں ہوئی۔ بلکہ مدت سے حضرت مولوی صاحب موصوف قرآن شریف کی اس خدمت میں لگے ہوئے ہیں میں چھوٹا سا تھا جب کہ میں نے یہ درس جموں کشمیر میں سننا شروع کیا تھا اور یہی درس ہے جس نے مجھے مسلمان کیا اور پھر یہی درس ہے۔ جس نے مجھے احمدی بنایا۔ اور میں اس درس کو اس قدر متبرک پاتا ہوں کہ باوجود اتنا عرصہ سننے کے پھر بھی میں ہمیشہ اس کو اپنے واسطے نئے برکات کا موجب پاتا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب کے درس میں ہی میں نے یہ خوبی دیکھی ہے۔ کہ بچے بھی اوس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور جوان بھی اور بوڑھے بھی بے علم بھی کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے اور عالم بھی اپنے علم میں ترقی کرتا ہے۔ قادیان کی رہائش میں جو عظیم الشان نعمتیں ہم لوگوں کو حاصل ہیں ان میں سے ایک درس قرآن شریف بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ قائم رکھے تاکہ ہم پر اوس کی برکتیں اور رحمتیں اس کے ذریعہ سے نازل ہوتی رہیں۔

آمین ثم آمین

بدر

۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۰۸ء

ایڈیٹوریل

وطن مین ایک بے وطن

نمبر ۲

گذشتہ سے پیوستہ

تفسیر آیۃ الکرسی گذشتہ اخبار مین اپنا سفرنامہ بھیرہ مین یہان تک لکھ چکا ہون کہ یہانی مین چند دستون کے ساتھ مین گیا۔ جہان کہ ایک مختصر سا وعظ آیۃ الکرسی کے ترجمہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ اس آیت شریف مین اللہ تعالے کی صفات حی و قیوم کا اول ذکر کیا گیا ہے خداتعالیٰ زندہ ہے۔ یعنی حقیقی زندگی اسی کی ہے اور وہی سب کی زندگی کا سرچشمہ ہے اور اوسی سے دوسرون کی زندگی قائم ہے۔ وہ قیوم ہے۔ اوس کے نفس سے ہم لوگ زندہ مین اور اوسی کے سہارے سے ہماری زندگیون کا قیام ہے۔ اگر اس کا حکم اور اذن اور فضل نہ ہو تو کوئی شخص دنیا مین زندہ یا اپنی زندگی پر قائم نہین رہ سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بعض دفعہ ان لوگون کو جو کوئی وظیفہ یا دعا پوچھتے ہین۔ فرمایا کرتے ہین۔ کہ نماز کے اندر سجدہ مین پڑھا کرو۔ یاحی یاقیوم برحمتک استغیث جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اے خدا مین تو ایک عاجز انسان ہون اور بالکل مُردہ ہون۔ ہان تو زندہ اور زندگی بخش میرا رب ہے۔ کیونکہ تو ہی خدا ہے تو ہی ہمکو زندگی بخشتا ہے اور تجہی سے پہر زندگی کا قیام ہے۔ ظاہری اور جسمانی زندگانی کا بخشنے والا اور اس کو قائم رکھنے والا بہی تو ہی میرا رب ہے۔ اور روحانی زندگی کا دینے والا اور اوس کو قائم رکھنے والا بہی تو ہی ہے۔ مین عاجز ہون۔ گنہگار ہون۔ اپنے گناہون کے سبب مردہ ہون۔ تو مجھے روحانی زندگی عطا فرما اور جب مجھے روحانی زندگی مل جائے تو پہر اوسے قائم رکھ کیونکہ تو قیوم خدا ہے۔ مین تو کمزور ہون پہر گناہ کیطرف جھکون گا۔ اور اگر تیرا فضل نہ ہوا۔ تو پہر گناہ کی غفلت مین گر کر مر جاؤن گا۔ پس برحمتک استغیث تیری رحمت کے آگے فریادی ہوتا ہون۔ اے حی اے قیوم اے زندہ اور زندگی بخش خدا۔ اپنی رحمت سے میری دستگیری کر میری فریادسن لے اور شیطان سے مجھے بچا۔ کہ وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد اس آیت شریف مین اللہ تعالیٰ کی دو صفات لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہمارا رب وہ ہے جسکو نہ اونگہہ آتی ہے اور نہ نیند انسان جب تک وقت کام کاج اور بیداری مین گذار چکتا ہے تو پہر اوسے آرام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور وہ اونگھنے لگتا ہے یا سو جاتا ہے یہ ہر دو حالتین ایسی ہین کہ انسان کو اپنے جسم کی بہی کوئی خبر نہین رہتی یہ بھی ایک قسم کی موت ہے ایسے وقت مین انسان کا محافظ سوائے خداتعالےٰ کے اور کوئی نہین ہوسکتا کیونکہ خدا ہی ہے جسپر نہ اونگھ کا غلبہ ہے اور نہ نیند کا۔ وہی ہمارا محافظ اور ناصر ہے۔ اسی واسطے آیۃ الکرسی کا سونے کے وقت پڑھنا بہت موزون ہے حدیث شریف سے بہی ثابت ہے۔ کہ اس آیت شریف کا پڑھنا موجب برکات ہے دیگر۔ جیسا کہ جسمانی طور پر انسان پر اونگہہ اور نیند وارد ہوتی ہے ایسا ہی روحانی حالت بہی بعض اوقات ایک غفلت مین گر جاتی ہے اور ایک وقت جو انسان روحانی حالت مین چستی اور پہرتی اپنے اندر پاتا ہے وہ دوسرے وقت نہین دیکھتا اسکی طرف بہی اشارہ کرکے انسان کو چاہیئے۔ کہ خداتعالےٰ کی ان صفات سے پناہ پکڑے کہ اے خدا ہم تو عاجز ہین اور کمزور ہین ہماری روحانی حالت بسا اوقات گرجاتی ہے ایک اونگھ اسپر وارد ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ خواب کی سی بیہوشی آجاتی ہے۔ پس ایسے وقت مین تو ہی حافظ اور ناصر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ تو ان کمزوریون سے بالکل پاک خدا ہے۔

اس سے آگے خداتعالیٰ کی سلطنت کا ذکر ہے کہ لہ ما فی السموات وما فی الارض۔ آسمان اور زمین مین جو کچھ ہے۔ سب خدا کا ہے اور سب جگہ خداتعالیٰ کی حکومت اور سلطنت ہے عیسائیون کی طرح ہمارا یہ عقیدہ نہین۔ کہ خدا کی بادشاہت صرف آسمان پر ہے اور زمین پر نہین بلکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ زمین اور آسمان ہر دو پر خداتعالےٰ کی سلطنت بکلی قائم ہے سب کچھ اسی کے قبضہ قدرت مین ہے وہ ہر شے کا خالق اور ہر شے کا مالک ہے۔ اسی واسطے ہم کو دعا کے مانگنے کے وقت اوس کے حضور مین شرمندہ نہین ہین کیونکہ زمین اور آسمان مین کوئی شے اس کی حکومت سے باہر نہین۔ پس اسی کیطرف اپنی التجا کا لے جانا جائز بلکہ ضروری ہے۔ وہ اپنے بندون کی دعاؤن کو قبول کرتا ہے نہ صرف ان کے حق مین بلکہ اون کے واسطے بہی جن کے لئے اس کے بندے سفارش کرین وہ عقدہ کشائی کرنے والا خدا ہے لیکن فرماتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اوس کے اذن کے سوائے اوس کے حضور کسی کو شفاعت کا اختیار نہین اور اس مین راز یہ ہے کہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم۔ وہی جانتا ہے کہ ان لوگون کے اگلے اور پچھلے اعمال کیسے ہین وہ جو اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اوس کے حق مین شفاعت قبول کی جاوے اسی کے واسطے شفاعت کا اذن دیا جاتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بارہا فرمایا کرتے ہین کہ دعا بہی اپنے اختیار مین نہین جب تک کہ خداتعالےٰ دعا کے واسطے توفیق نہ دیوے۔ جسکے حق مین دعا قبول ہونی ہوتی ہے۔ اس کے واسطے دعا کرنے کی توفیق بہی مل جاتی ہے اور جس کے واسطے دعا کا موقعہ ہاتھ سے نکل گیا ہوتا ہے اوس کیلئے ہزار کوشش کیجاوے دعا کی توفیق ہی کسی نیک بندے کو حاصل نہین ہوتی بارہا ایسا بہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ولی اللہ جب دعا کیطرف متوجہ ہوتا ہے تو ایک شخص کا نام دعا مین اوس کی زبان پر جاری کر دیا جاتا ہے جس کے لئے دعا کیطرف پہلے سے اوس کی توجہ نہین ہوتی اس مین بہی یہی راز ہے۔ کہ اوس شخص کے حق مین جبکہ خداتعالیٰ کی طرف سے نیکی مقدر ہوتی ہے تو ایک مستجاب الدعوات انسان پر جب دعا کا دروازہ کہولا جاتا ہے تو اس دروازے سے اوسے بہی گذار لیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی سب کے اعمال اور افعال سے آگاہ ہے۔ کہ وہ بصیر و نظیر خدا ہے۔ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء اور خدا کے علم پر کوئی احاطہ نہین کر سکتا۔ خدا جتنا چاہتا ہے کسی کو اپنے علم مین سے کچھ عطا فرماتا ہے جیسا کہ انبیاء کو علم غیب مین سے کچھ اطلاع دی جاتی ہے تاکہ اون کے منجانب اللہ ہونے پر ایک نشان ہو اور خداتعالےٰ کی برتر ہستی کا ثبوت دنیا پر ظاہر ہو۔

دعائین مانگتے تہے۔ مگر ہم کو بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شیعون نے تو بالکل ان نشانون سے فائدہ نہین اوٹہایا اور امام قائم الزمان (حضور اقدس) سے بجمیع الوجوہ منہہ پھیر لیا۔ مین نہین سمجہہ سکتا کہ شیعون کے پاس اب کیا عذر باقی رہگیا ہے اور وہ کیون اوس قدوس کو قبول نہین کرتے جس نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوے کیا اور خدا تعالے نے اوس کی صداقت کیلئے مخبر صادق کی پیشگوئی کیموافق ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ مین کسوف و خسوف کا نشان بہی کر دیا۔ مین حیران ہون کہ کب تک حضرات شیعہ غار کی طرف اور نصرانی اور جاہل مسلمان آسمان کی طرف دیکھتے رہین گے آنے والا آگیا اور آسمان نے کسوف خسوف سے اوس کے صدق پر گواہی دیدی۔ اور خدا کے فضل سے یہ دونون نشان پورے ہوگئے۔

مگر افسوس کہ بہت سے بد قسمتون نے آسمانی نشانون سے منہہ پھیر لیا اور تکذیب اور افترا پردازی مین وہ وہ باتین بنائین جو یہود کی گستاخین کو یاد دلاتی ہین۔

نظم

درچمن ہائے جہان باد بہاران آمد
بلبلان مژدہ کہ فصل گل و خندان آمد

این چہ شور یست کہ جنبش بہ سوال بلند
اینکہ دوریست کہ با عیسی دوران آمد

آن خدا یکہ وہ ہر رگ و رگ و خون روان
دوش در گوش زدہ عیسی دوران آمد

حیرتے گشت کہ آن مہد موعود کجاست
ملِ نداد او بہوش باش کہ شادان آمد

ملک پنجاب ز اقدام سعادت سعدست
قادیان جائے سکونت زیزدان آمد

مصحف روئے صفائش بہ تلاوت دارید
مژدہ اے اہل وطن مظہر قرآن آمد

ظلمت کفر جہان از کرم خویش زدود
بیخ و بنیاد کن بدعت و عصیان آمد

مقبلان رقص کنان نغمہ ازیر وہ غیب
ہادی دین نبی فخر سلیمان آمد

استقامت بہ پذیرائی دل خواہندہ نفس
بان بیقین دار کہ آن صاحب ایقان آمد

روشنی چون نشود در رہ تاریک دلان
بہر انوار جہان یوسف کنعان آمد

لم یزل نور ز پیشانیٔ انور پیداست
تاج بر فرق نہادہ شہ شاہان آمد

ظلمت کفر جہان چون نہ منور گردد
چشم را روشنیٔ مشعل عرفان آمد

خلق چون گفت ترا خاطی و کاذب نساد
بیرون از چشم زمانہ در غلطان آمد

گفت در گوش جہان نعرۂ ناقوس سلام
شاد باشید کنون مسلم ایمان آمد

خاکسار مرزا حسام الدین طالب علم۔ فیض آباد محلہ مغلپورہ بر دولت سرائے محمود عالم صاحب سب ایجنٹ۔

سلکِ گہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی حضرت ایڈیٹر صاحب زاد لطفہ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس زمانہ مین اسلام کے برخلاف جس قدر زور سے قلم اوٹہایا گیا ہے۔ اس کے ثبوت مین بہی کہنا بس کرتا ہے۔ کہ اسلام کے محافظ حقیقی نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کو (یا بی انت و امی) سلطان القلم بنا کر بہیجا ہے جسکے خادمون کی قلم تاریکی کے فرزند الدجال کے مقابل ذوالفقار حیدری اور شمشیر خالدی کے جوہر دکہارہے ہین۔

اقتضائے وقت کیساتہہ جب وہ جہاد فرض تہا۔ تو اِس جہاد کی فرضیت مین بہی کیا کلام ہو سکتا ہے۔ صرف یہی اوائے فرض کا خیال ان چند ٹوٹے پہوٹے الفاظ کو خدمت سامی مین بہیجنے کا محرک ہوا ہے۔

مین اپنی کلام کے رتبے سے بیخبر نہین لوگونکو ہنسنے دین۔ کیا یوسف علیہ السلام کی خریدار بڑہیا کو اپنی متاع کی قدر و قیمت معلوم نہ تہی۔ تہی اور ضرور تہی مگر کیا ایسے خیالات نے اس کے جوش اور ولولون کو دہیما کر دیا

لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءھا۔ ولکن ینالہ التقوےٰ منکم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

خاکسار غلام مرتضے خان تمیم احمدی۔ جونڈلہ کرنال

قطعہ

کل مجہہ سے اک مولوی نے یون کہا ٭ احمدیت تو کیون ٹلتا نہین
آگیا ہے افترا کے پہیر مین ٭ پہر کف افسوس کیون ملتا نہین
سن کے یہ مینے کہا اے بیخبر ٭ یہ فسون مجہہ پر ترا چلتا نہین
ہے یہ سب تیرا ہی کذب و افترا ٭ کاٹہہ کا ہرگز دیا جلتا نہین
کامیابی ہے صداقت کی دلیل ٭ جہوٹ ہرگز پہولتا پہلتا نہین

سلکِ گہر

سے راہ کے سب خطر دیکہہ لو
وہ آیا ! میرا رہبر دیکھ لو
خدا نے تو اب قسمت بر لی خبر
چلا تہا بگڑ خشک و تر دیکہہ لو
ہے لاریب اللہ کا پہلوان
چلو وہ یلِ نامور دیکہہ لو
جہان وار ہوتا ہے اسلام پر
مقابل مین باندہے کمر دیکہہ لو
میان ! جارہی ہے صدی چودہوین
تم اس چودہوین کا قمر دیکہہ لو
ارادون مین اس کے ظفر دیکہہ لو
دعاؤن مین اس کے اثر دیکہہ لو
درختے کہ دیروز او سے نشاند
وہ اب دے رہا ہے ثمر دیکہہ لو
ملی اولین سے صف آخرین
ہوئی اب وہ پوری خبر دیکہہ لو
وہ شیرِ خدا مہدیٔ دین پناہ
تمہارے ہی پیشِ نظر دیکہہ لو
پڑی آج تک کس پہ رجز خلاف
جواب یہی ہے کہ زدو وزر دیکہہ لو
مسلط ہے عالم پہ طاعون و قحط
شرارت کا سود و ضرر دیکہہ لو
یہ فائز ہے تسبیح خوانِ امام
لئے ہاتہہ سلکِ گہر دیکہہ لو۔

ضرورت

مخدومی اخویم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بہیرہ کے ہان ایک خادمہ کیضرورت ہے، چونکہ یہ ایک نیک اور بااخلاق خاندان ہے اسواسطے جو خادمہ ان کے ہان رہیگی وہ امید ہے کہ ہر طرح سے خوش رہیگی احباب بعد تلاش ڈاکٹر صاحب موصوف کو براہ راست مطلع فرمادین۔

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاپڑہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار رئیس بھیرہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سوال۔ جب آپکا یہ اعتقاد کہ اونہون نے یہ یہ کام کئے تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ان پر کیا فضیلت حاصل ہوئی جنھون نے نہ تو کوئی مُردہ زندہ کیا اور نہ مادرزاد اندہون وغیرہ کو اچھا کیا اور نہ چڑیان بنائین اور نہ ہی زندہ آسمان پر جا سکے۔

جواب۔ چُپ۔

(۱) مینے کہا کہ سُن اچھی طرح کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایسی ہی چڑیان بنائین جیسی کہ آجکل انکے پیروگل کے کھلونے بناتے ہین جو کہ چلتے پھرتے بولتے اُڑتے ہین۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارہ برس نجاری کا کام بھی کیا ہے کوئی تعجب نہین ہے کہ وہ چڑیان بنا لیتے ہون یا عمل الترب کے ذریعہ یہ عجائبات دکھلاتے ہون۔ ورنہ زندہ جانور بنانا سوائے خدا کے کسی کے اختیار مین نہین اور خداوند کریم اپنی کلام پاک مین بار بار فرماتا ہے کہ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا یعنی وہی ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین و آسمان مین ہے سارا۔ اور کوئی شخص ایک مکھی کی ٹانگ نہین بنا سکتا اور نہ کسی کو طاقت ہے (۲) مردے زندہ کرنا۔ سو یہ بھی بالکل ناممکن ہے کیونکہ مرے ہوئے ہرگز واپس نہین آسکتے۔ اور اگر کوئی مرا ہوا واپس آتا تو ضرور تھا۔ کہ وہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کی ساری دنیا مین منادی کرتا کہ مین نے اون کو نہین مانا۔ تو مجھے یہ سزا ملی وہ تکلیف پہونچی تم اب انہین مان جاؤ۔ مگر ایسا بھی نہین ہوا۔ سے

کوئی بھی مرکر تو پھر آیا نہین ٭ یہ تو فرقان نے بھی تبلایا نہین

البتہ انہون نے کچھ روحانی مردے زندہ کئے مادرزاد اندہون سے مراد ہی وہی شخص ہین جو کہ شروع سے ہی غافل اور دنیا پرست ہو گئے۔ دین کی طرف کچھ بھی خیال نہ کیا۔ ایسے ہی کوڑہی جن کے دلون پر بے دینی کے باعث بدنما دھبے اور داغ پڑ گئے تھے۔ کفر شرک سے صاف کرکے شفا دی۔ مگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایسے روحانی مردے زندہ کئے۔ بلا وحشیون درندون سے انسان اور انسانون سے باخدا انسان بنا دیے جسکی نظیر کوئی دوسرا پیغمبر پیش ہی نہین کر سکتا (بیوی چپ) مین نے کہا بیوی صاحب جو چیز کہ بنائی گئی ہے وہ ضرور ٹوٹتی ہے اور جو ذی روح پیدا ہوا وہ ضرور مرتا ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت۔ پھر مین نے کہا کہ اے میری بزرگو! ان کے قدم بقدم چلو (یعنی چیلو) جنھون نے ایلیا نبی کا انتظار قادر نہین مانی۔ بیبے کہا کہ قادر تو ضرور مانتی ہون مگر یہ بھی اچھی طرح جانتی ہون کہ وہ خلاف اپنی سنت کے بات نہین کرتا۔ فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اگر کوئی شخص دوپہر کے دن کو دعا مانگے کہ اسیوقت رات ہو جاوے۔ تو کیا قادر خدا اپنی سنت کے خلاف رات کر دیگا نہین ہرگز نہین۔ وہ اپنے قوانین نہین بدلتا (بیوی چپ) پھر آگے دیکھو قرآن کریم مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی موت کا خود اقبال کر رہے ہین۔ فلما توفیتنی۔ یعنی جب تک مین ان مین زندہ رہا گواہ ہون کہ اونہون نے مجھ کو اور میری والدہ کو خدا نہین بنایا مین نے حاضرین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کہ بہنون فوت کے معنے کیا ہین سب نے کہا مرنا۔ مین نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اقرار کر رہے ہین۔ کہ جب تو نے مجھ وفات دیدی تو پھر تو ہی ان کا نگران اور محافظ تھا۔ یہ آیت صاف ظاہر کرتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ع اس دارفانی سے چل بسے اور وہ پھر واپس بھی نہین آسکتے (جواب) نہین وہ آسمان سے اُترینگے (سوال) بالفرض آپکے کہنے کے بموجب کسی (بیلون) غبارہ کے ذریعہ سے جو کہ اون کے پرستار بنا رہے ہین نازل ہوآئین تو پھر کیا ہزارہا بندگان خدا کو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتا نہ ہون نہ سنینگے (جواب) ان کے آتے ہی سب خلقت مسلمان ہو جائیگی۔

سوال۔ اول یہ تو ناممکن ہے کہ تمام جہان کے لوگ مومن ہو جاوین گے کوئی ایسی نظیر نہین ملتی اس خاتم المرسلین کے عہد مین ہی ساری دنیا چھوڑ سارا عرب بھی مسلمان نہ ہو سکا (کئی ابوجہل ہی خدمت والے رہے) جسکی روحانی طاقت سب پیغمبران و تیز اور بالاتر تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیچارے کس گنتی مین جنھون نے عمر بھر مین صرف خیر مرید بنائے سو ایک نے لہو لگا کر واموں بیچ دیا۔ تو دوسرے نے سامنے منہ پر لعنت کی۔ اگر تھوڑی دیر کے واسطے ہم مان بھی لیوین کہ وہ سنہ ۱۹ ع برس کی جمع کی ہوئی طاقت سے ساری دنیا کو مسلمان کر دین۔ تو پھر ایک اور مشکل کا سامنا ہوا ہے اور یہ آیت نعوذ باللہ غلط ٹھہرتی ہے۔ جاعل الذین اتبعوک ...... الی یوم القیامۃ۔ اے عیسیٰ تیرے ماننے والوں کو تیرے نافرمانوں پر قیامت تک غلبہ دیئے رکھونگا اب تبلاؤ۔ کیا کیا جاوے۔ یہ آیتین تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے راستہ مین سد سکندری بن گئین۔

جواب۔ جھنجھلا کر بولی کہ قرآن کریم بعض آیات ہی منسوخ شدہ ہین۔ (جواب الجواب) مینے کہا استغفار کرو ورنہ کافر ہو جائیگی۔ وہ قرآن کریم جس کا خود خدا تعالےٰ محافظ ہے اور جسمین کوئی آجتک نقطہ زیر زبر نہین بڑھا گھٹا سکا۔ اور جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ فاتو بسورۃ من مثلہ الخ مگر مخالف آجتک کوئی صورت ایسی نہین لاسکے اور نہ لاسکینگے

جواب۔ قرآن شریف مین پہلے شراب حلال لکھی ہے اس آیت کو منسوخ کرکے دوسری مین حرام کر دی۔

سوال۔ آئیہ نکال کر دکھاؤ کہان شراب کے حلال ہونیکا ذکر ہے مگر نہ دکھا سکی۔ سخت خیرہ اور ششدر ہوئی۔ اس وقت مجھے حضرت اقدس کا وہ الہام یاد آگیا کہ جو شخص تیری اہانت کرتا ہے اس کی مین خود اہانت کرتا ہون۔ (س) آگے سنو۔ جب کفار مکہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ معجزہ مانگا۔ کہ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر کتاب لا اور اترو تو اونہون نے فرمایا۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ پاک ہے اللہ۔ مین تو اس کا بندہ اور رسول ہون۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بجسد عنصری مقیم ہوئے۔ تو کیون حضرت رسول کریم اوس وقت آسمان پر نہ چڑھ سکے۔ اور جوابدیا۔ مین اوس کا رسول اور بندہ ہون۔ آسمان پر کیسے جا سکون اور اگر کفار مکہ کو یہ خبر ہوتی۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر موجود ہین تو وہ ضرور کہتے کہ دیکھو فلانا نبی اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گیا ہے۔ تم کیون نہین جاتے۔ مگر اونہون نے نہین کہا کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ بیتا انسان آسمان پر نہین جا سکتا۔ ہوا اوس کی سخت مخالف ہو جاتی ہے۔

(ج) کیا محمد مصطفےٰ معراج مین آسمان پر نہین گئے آپ اس کے منکر ہین مینے کہا ہم معراج کے ہرگز منکر نہین۔ رسول کریم کا معراج عین بیداری کی حالت مین نہایت اعلیٰ کشف تھا جس مین اونہون نے حضرت یحییٰ ع اور حضرت عیسیٰ ع کو اکٹھے دیکھا کیا زندہ اور مردہ ایک جگہ رہ سکتے ہین اور اگر اکٹھے رہ سکتے ہین تو امتیاز کیا ہوا۔ (باقی آئندہ)

حم کرتے کرتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی صلیب دیدیا اور مغضوب علیہم کا خطاب پالیا۔ (جواب) کیا تم خدا کو

مارسیلز میں تباہ ہو گئے۔ ان بنکوں پر نہایت دردناک نظارے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ لوگ اپنا روپیہ واپس طلب کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ بعض اسپننگ کارخانے بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں۔

چوری ہندوستان کی تمام ریلوے لائنوں پر چلتی گاڑیوں میں چوری کی وارداتوں کی غیر معمولی طور پر ترقی کر رہی ہے۔ حال میں بی۔ این۔ ریلوے پر چار مسافر جو تھرڈ کلاس آگرہ کو جا رہے تھے۔ ان کا سامان چار مسلح آدمی چرا کر سنکوپا کے اسٹیشن پر کود پڑے۔

زلزلہ - مانڈلے میں زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ حرکت شمال سے جنوب کی جانب تھی۔ ایسا زلزلہ مدت سے یہاں نہیں آیا تھا۔

ٹرانسوال میں ہندوستانیوں کی جدوجہد کے متعلق لارڈ کرزن کی رائے

لارڈ کرزن نے دارالامراء میں اس مضمون پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کیونکہ گذشتہ سروس کی وجہ سے ہندوستانی معاملات کی نسبت واقفیت ہے اسلئے میں آپ کی اجازت سے اس بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

ایک بات تو یہ ہے کہ ہندوستانی قلیوں اور ان کے علاوہ تعلیمیافتہ شخصوں میں بھی (جو دراصل اس ساری تحریک کی بنا ہیں) یہ خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ خود انہیں ہندوستان سے باہر جانے کے لئے ترغیب دیتی ہے ہم انہیں نوآبادیوں میں بھیجتے ہیں جہاں وہ اپنی محنت سے پیسہ کماتے ہیں لیکن اس جگہ کے لوگ خواہ مخواہ ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ان سے کتوں کا سا سلوک کرتے ہیں۔ ان پر محض ان کی خوبیوں کی وجہ سے سختی کی جاتی ہے اور نہ ان میں سوائے اس کے اور کوئی عیب نہیں۔ کہ وہ کفائت شعار محنتی اور پرہیزگار ہوں۔ یہ حالت دیکھ کر انہیں یاد آتا ہے۔ کہ ہم اُس سرکار انگریزی کی ہیں جن کی خاطر ہم نے جنوبی افریقہ میں اپنی جانیں قربان کیں اور ناٹال کو دشمنوں کے چنگل میں آنے سے چھڑا لیا۔ شاید آپ نے بلیو بک میں ایک عرضداشت دیکھی ہوگی۔ جو جنوبی افریقہ کے بعض ہندوستانی سپاہیوں نے روانہ کی تھی۔ یہ ایک نہایت دردناک اپیل ہے جسے پڑھ کر ہر شخص کا دل مارے ہمدردی کے اُچھل پڑتا ہے۔ میں اس بارے میں اگر زیادہ بحث کروں تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہندوستانی ایک انگلش شہری کے تمام حقوق طلب کرتے ہیں۔ اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ یہ ہماری تحریروں اور تقریروں اور کتابوں کا نتیجہ ہے ہندوستانیوں کے دلوں میں اب اس آزادی اور مساوات کی خواہش پیدا ہوگئی ہے۔ جیسے ہر ایک انگریز اپنا پیدائشی حق خیال کرتا ہے۔ یہ خواہش واقعی قابل تعریف ہے میرے خیال میں ہمیں کوئی حق نہیں۔ کہ ان کی ان خواہشات کے راستے میں حائل ہوں کیونکہ ہماری ہندوستانی آبادی کی وفاداری کا انحصار ہے اس سے زیادہ میرے خیال میں بحث اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

یا للعجب لنڈن ٹائمز کے ضمیمہ اشاعت کتب نے حال میں ایک بسیط اور مکمل سلسلہ تواریخ عالم کا شائع کیا ہے اور اپنے نزدیک بہت کچھ داد تحقیق دی ہے۔ ہم اس وقت کتاب پر تقریظ یا انتقاد کی نظر نہیں ڈالتے بلکہ صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق محققین یورپ کی تحقیقات و معلومات کا کیا پایہ ہے اور کس طرح ان کا دعوے ہمہ دانی اس بارۂ خاص میں غلط اور سراسر ہیچ ثابت ہوتا ہے۔ فاضل محققین (اس لئے کہ یہ کام ایک آدمی کا نہیں بلکہ بہت سے اچھے تاریخ دانوں کا ہے) نے اسپین اور حکومت اسلامیہ اندلس کی تاریخ لکھتے ہوئے ایک نمونہ عربی خط کا بھی دیا ہے۔ جو اپنی نفاست و خوشنمائی کے لحاظ سے فی الواقع بہت اعلے ہے لیکن اوس کے تحت میں جو تفصیل نمونہ کے ماخذ کی بتائی ہے اسے پڑھ کر ہم بے اختیار ہنس پڑے اور فاضل مورخ کی معلومات تاریخ اسلام کا یہیں سے ہم نے اندازہ کر لیا۔ عبارت نمونہ کی حسب ذیل ہے۔

ولن يفوت الغنى منه يدا تربت ان الحيا

جز متقلا لوخط مو كلا

منقول - Specemen of Arbic writing (from an old manuscript of the Koran)!!!

اس نمونہ کی عبارت میں جسکو لائق مورخ قرآن کے ایک قدیمی نسخہ سے منقول بتاتے ہیں۔ پہلی سطر مثنوی قصیدہ بردہ کا ایک ناتمام شعر ہے اور دوسری سطر بھی کسی عربی قصیدہ (غالباً قصیدہ غوثیہ) کا ایک کامل شعر ہے۔ یہ قرآن کریم کی کوئی آیت ہرگز نہیں۔ مسلمان اس پر طبعاً یہ نتیجہ نکالنے پر معذور ہوں گے کہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کی بابت یورپ کے اکثر مسیحی مصنفین کی تصانیف ہرگز قابل اعتبار اور وثوق کے سزاوار نہیں ہو سکتیں۔ (وطن)

پچھلے سال کے فائل بدر میں جیسے قیمتی مفید اور علمی مضامین پچھلے سالوں میں چھپتے رہے ہیں اور جس التزام سے خدا کی تازہ وحی کا اندراج ہوتا رہا ہے۔ وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔ ہمارے پاس چند فائل موجود ہیں۔ جو اصحاب اپنے معلومات میں اضافہ یا اپنی لائبریری کی الماری کو زینت دینا چاہتے ہیں۔ وہ خرید لیں ورنہ یہ قیمتی ذخیرہ بہت جلد ختم ہو جانیوالا ہے قیمت تین روپے مکمل فائل کی لی جائے گی محصولڈاک علاوہ - مینجر "بدر" قادیان

ایک رعایت جو صاحب دو دو خریدار پیشگی قیمت والے دیں گے ہم انہیں اور ان کے دئیے ہوئے خریداروں کو [illegible] سالانہ میں ۱۶ صفحہ کا اخبار دیں گے۔
یہ صرف اسلئے رعایت کی جاتی ہے۔ کہ کارخانہ میں روپے کی سخت ضرورت ہے انصار بدر اپنی مشفقانہ کوششوں سے عند اللہ ماجور ہوں اور عندی مشکور
مینجر "بدر"

بقایادار اپنا حساب صاف کریں

بدر کے جن ہمدرد و مہربان (حقوق العباد کی نگہداشت رکھنے والے دوستوں نے ۹ جنوری کے وی پی واپس کر دئیے تھے۔ ان کے نام خطوط لکھے جا رہے ہیں انہ براہ مہربانی جواب سے ضرور ممتاز کریں اور اپنا حساب صاف کر کے انصار بدر میں شامل ہوں۔ مینجر بدر

بلاد اسلامی

افغانستان میں ترقی کے آثار

ہمعصر آبزرور لاہور میں کابل کا ایک نامہ نگار کی چٹھی چھپی ہے جس سے افغانستان کی جدید ترقیات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ

جب سے ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان سیاحت ہند کر واپس کابل تشریف لائے ہیں۔ افغانستان میں اصلاحات کے اجرا کی کوشش نہایت سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ اس سیاحت سے ہز میجسٹی کو گورنمنٹ ہند سے صرف رشتہ اتحاد ہی مستحکم کرنا مقصود نہ تھا۔ بلکہ اپنے ملک کے فائدے کے لئے انگریزی نظم و نسق کی خوبیون کو بغور ملاحظہ فرمانا چاہتے تھے۔ کابل پہونچ کر سب سے پہلے ہز میجسٹی نے ایک زنانہ ہسپتال قائم کیا۔ اس کے بعد شہر کی تنگ اور خام سڑکون کو فراخ اور پختہ بنوایا۔ بجلی کی روشنی کی گئی اور حفظان صحت کی طرف توجہ فرمائی لیکن ان تمام اصلاحات کے لئے امیر صاحب کو روپیہ کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے امرا و ارکان دربار جو شہر کے خراب اور تنگ و تاریک محلون میں سکونت رکھتے تھے اب شاہی محلون کے نواح میں سکونتی مکان تعمیر کرا رہے ہیں۔ حبیبیہ کالج میں طلبا کی تعداد ۱۵۰۔ اور مدرسین کی ۱۹ تک پہونچ گئی ہے مولوی نجف علی خان دیگر فرائض کے علاوہ انسپکٹر محکمہ تعلیم کا کام بھی سرانجام دیتے ہیں اور تین کابلی اسسٹنٹ انسپکٹر ان کے ماتحت ہیں۔ ڈاکٹر عبدالغنی خان بی۔ اے ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم کے زیر اہتمام و نگرانی ایک ترجمہ کا محکمہ قائم ہونیوالا ہے اور اوس کے لئے چند ہندوستانی عنقریب کابل پہونچنے والے ہیں۔ ہز میجسٹی کو انجنیرنگ کیطرف بھی خیال ہے۔ ایک یوروپین ماہر فن کی زیر نگرانی کانون کی کھدائی کا انتظام ہو رہا ہے اور چند کابلی نوجوان کان کنی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بمبئی جیسے چلنے والے کئی چھاپے خانے قائم کئے گئے ہیں اور ایک سرکاری مطبع ایک ہندوستانی کے زیر اہتمام قابل اطمینان کام کر رہا ہے۔ آٹا پیسنے کی دیسی چکیاں جن میں ہر روز ہزارہا من آٹا پیستا ہے۔ کابل میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ اون کو صاف کرنے اور رنگنے کے لئے کارخانے بھی قائم کئے گئے ہیں۔ جن میں کلون سے کام لیا جاتا ہے۔ عجب کی بات ہے کہ اہل کابل جاپان کی ساختہ اشیاء کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اور بازارون میں جاپانی مال کی بہت بکری ہے اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز یہ امر ہے کہ ہز میجسٹی اور ارکان دربار جاپان کے ملکی معاملات رسوم و رواج۔ مذہبی معتقدات اور طرز حکومت سے نہایت دلچسپی رکھتے ہیں۔ کابل کا کارخانہ روز افزون ترقی کر رہا ہے اور وہان بہت عمدہ قسم کے آلات حرب طیار ہوتے ہیں ہز میجسٹی اکثر بذات خود ان اسلحہ کا امتحان لیتے ہیں جس کی وجہ سے یہ یورپ کے جدید ترین نمونون سے کسی طرح کم نہین ہوتے۔ ہز میجسٹی نے سیاحت ہند سے واپس آکر قلمرو افغانستان کا بہ طویل دورہ کیا اور جسمین آٹھ ماہ صرف ہوئے وہ خصوصاً ذکر کے قابل ہے۔

ہز میجسٹی کابل سے روانہ ہوکر پہلے قندھار پہونچے جہان کئی روز قیام رہا اور صوبہ کے نظم و نسق میں کئی ضروری اصلاحیں عمل میں آئیں۔ پھر ہرات کو تشریف لے گئے وہان کے مشہور قلعہ کی قلعہ بندیون کا ملاحظہ کیا اور بہترین آلات حرب مہیا کرنے اور نہایت جری سپاہی متعین کرنے کا حکم دیا۔ اور روسی سرحد پر جس قدر قلعے ہیں ان سب کے متعلق اسی قسم کے احکام نافذ فرمائے صرف اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ روسی سرحد پر کئی نئے قلعے تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ افغانستان کی مدافعانہ طاقت اور بھی مستحکم ہو جائے ہز میجسٹی جہان کہین تشریف لیگئے۔ وہان کی رعایا نے اون کا نہایت پرجوش استقبال کیا۔ اور اونہون نے بھی اکثر مقامات پر اون کی شکایات سنکر اصلاح و انسداد کی کوشش کی۔ خصوصاً کاشتکارون کے فائدہ کی غرض سے بعض ضروری موقعون پر نہرین ہونے اور بعض دیگر زراعتی سہولتین پیدا کرنے کا حکم دیا۔ غرضکہ ہز میجسٹی جہان جہان تشریف لے گئے وہان لوگون پر اس دورہ کا اثر بہت اچھا پڑا۔ فقیر سید افتخار الدین اور حافظ احمد الدین بی۔ اے بھی ہز میجسٹی کے ہمراہ تھے (وکیل)

حوادث

برہما کے مقام پیوما نہ میں ۱۰۔ مارچ کو سخت آتشزدگی ہوئی۔ ساٹھ مکان جل کر تباہ ہو گئے۔ دفتر ضلع بمشکل آگ کی زد سے محفوظ رہا۔

۱۷۔ مارچ کو مانڈلے میں ایک برہمی کے مکان میں آگ لگ گئی۔ ۳۶ ملحقہ مکانات جل کر راکھ ہو گئے پچاس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ فائر بریگیڈ کی مدد سے آگ بروقت فرو کر دی گئی۔ ورنہ جابل کے تین عظیم کارخانے جل کر تباہ ہو جاتے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۴۔ مارچ کے اندر کل ہندوستان میں ۶۷۳۹ طاعون اموات ہوئین۔ تفصیل حسب ذیل ہے پنجاب ۱۶۵۹ بمبئی ۱۴۲۷۔ صوبجات متحدہ ۱۲۹۰۰ - بنگال ۹۳۴ - راجپوتانہ ۶۶۰ - برہما ۲۴۲ - میسور ۲۰۰ - مدراس ۱۴۳ - ممالک متوسط ۱۳ - وسط ہند ۴۲ - ریاست حیدرآباد ۷۔

۱۹۔ مارچ کی صبح کو سٹیشن دیوبند کے قریب نمبر ۲۸ ڈاؤن پسنجر ٹرین کی چھ گاڑیان مع انجن بالکل پٹری سے اتر گئین مگر خیریت گذری۔ کہ کسی مسافر کو نقصان نہ پہونچا۔ وجہ یہ تھی کہ کسی نے شرارت یا نقصان پہونچانے کی غرض سے ایک ریل نکال ڈالی تھی۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

شہر سبحے پور میں طاعونی اموات کی اوسط آجکل ہفتہ وار چار سو کے قریب پہونچ گئی ہے

برہما میں جنوبی ریاستہائے شان کے مقام پانگھو میں ۲۔ مارچ سہ پہر کو سخت آگ لگی۔ بعض عالیشان محل ۵ مندر ایک عارضی ہسپتال اور ۲۷۸ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ ۲ ½ لاکھ کے روپیہ کا نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔

تازہ رپورٹ کے مطابق آجکل تمام ہندوستان میں قحط کے امداد یافتگان کی امداد ۱۵ لاکھ ۵۰ ہزار سے زیادہ ہے۔ صوبجات متحدہ میں ۵۰ ہزار ۳ سو کی بیشی اور ریاستہائے وسط ہند میں ۱۹ ½ ہزار کی کمی واقع ہوئی ہے۔

صوبجات متحدہ میں آجکل ۲۵ ہزار مربع میل رقبہ اور ایک کروڑ پینتالیس لاکھ باشندگان پر سختی قحط کا اثر نمودار ہے۔

شور و شر

تانجور علاقہ مدراس میں اس مضمون کے مطبوعہ اعلان شائع کئے گئے ہیں کہ مہم ذکا جبل سے ہندوستانیون کو فائدہ اٹھانا چاہیئے اور انگریزون کو مار ڈالنا چاہیئے پولیس اس شرارت کے بانیون کی تلاش میں ہے۔

مدراس گورنمنٹ کے سرکاری گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ مقامات ٹوٹی کورن اور تنادلی کے باشندون کو بدعنوانی کی وجہ سے وہان چھ ماہ کیلئے تعزیری پولیس متعین کی گئی ہے...

[illegible]

بخدمت ڈاکٹران و اطباء سلسلہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

انعقاد مجلس اطباء و ڈاکٹران جماعت احمدیہ

صدر احمدیہ ڈسپنسری قادیان دارالامان اگرچہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ابتدائی وقت سے ہے۔ مگر جیسے کہ سلسلہ میں گذشتہ دس سال میں ترقی ہوئی ہے۔ ڈسپنسری ابھی اسی حالت میں ہے جیسے کہ شروع میں تھی۔ ادویہ ابھی بہت تھوڑی میسر کی جاسکتی ہیں۔ جو کہ صرف مدرسہ کے بیمار طلباء اور صدر انجمن احمدیہ کے ملازمین کے لئے علاج کے لئے مشکل سے مکتفی ہوتی ہیں۔ اور اوزار اور دیگر ضروری سامان معمولی اپریشن کے لئے بھی مہیا نہیں۔ انڈور مریضوں کے رکھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ یہاں تک کہ مریض طالب علم بھی علیحدہ نہیں رکھے جاسکتے ہیں۔ متعدی بیماروں کے علیحدہ رکھنے کا کوئی سامان نہیں۔ کوئی اپریشن روم نہیں۔ موجودہ ڈسپنسری کا کمرہ بہت تنگ ہے جس میں نہ شفاخانہ کا سامان آسائش سے رکھا جاسکتا ہے۔ نہ مریض کے دیکھنے کے لئے کافی جگہ ہے۔ ہمارے سلسلہ کے بہت سے ڈاکٹر لمبی رخصتیں لے کر قادیان میں آکے رہتے ہیں۔ اگر ڈسپنسری میں اپریشن کے لئے کافی سامان ہو۔ تو وہ بہت سے غریب مریضوں کی دستگیری کرسکیں۔ جو کہ دور دراز کے شفاخانوں میں علاج کے لئے جانے کی وسعت نہیں رکھتے اور اگر ادویہ کے لئے زیادہ روپیہ مہیا ہوسکے۔ تو علاوہ طالب علمان سکول و ملازمان صدر انجمن احمدیہ دوسرے احمدی احباب جو کہ قادیان میں رہتے ہیں اس ڈسپنسری سے علاج کراسکیں۔ بلکہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ جیسے قادیان میں کل اطراف عالم سے لوگ روحانی امراض دور کرانے کیلئے جوق در جوق آتے ہیں ایسے ہی جسمانی علاج کے لئے بھی دور سے لوگ قادیان کے احمدی ہسپتال میں آئیں اور شفا پاکر جائیں۔ چونکہ صرف سکول کی ڈسپنسری رہنے کے بجائے اب یہ ڈسپنسری صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری ہوگئی ہے۔ اس لئے شروع جنوری ۱۹۱۰ء سے شفاخانہ کی مد بجٹ میں دوسری مدات سے علیحدہ رکھی گئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی دوسری مدات مثلاً اشاعت اسلام۔ مدرسہ۔ یتامیٰ و مساکین۔ مقبرہ بہشتی وغیرہ میں پہلے سے ہی اخراجات کی زیادتی ہے اور ہر ایک مد کی آمد کے وسائل جدا ہیں۔ ابتک صیغہ شفاخانہ کی آمد کی کوئی سبیل نہیں۔ اور اس کو شروع جنوری سے چھ ماہ تک امتحاناً صیغہ صدقات کے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔ یعنے جبتک کہ شفاخانہ کی مستقل آمد کی صورت پیدا نہ ہو۔ بطور قرضہ صدقات سے اس مد میں روپیہ دیا جاوے۔ جو کہ بعد میں اس سے واپس ادا ہوگا۔ اس صورت میں اگر شفاخانہ کی آمدنی کو مستقل کرنے کے لئے کوئی تجویز نہ ہو۔ تو ڈسپنسری میں ترقی تو درکنار اس سال نہ اوزار آسکتے ہیں اور نہ آئندہ سال میں دوائی آسکتی ہے اس لئے نہائت ضروری تھا کہ ڈسپنسری کیلئے خاص چندہ کی تحریک کی جاوے اور اس تحریک میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام ڈاکٹر اور طبیب حصہ لیں تاکہ اُن کی امداد سے ڈسپنسری جو نہائت ضروری جزو اس سلسلہ کا ہے ترقی پکڑے۔ کیونکہ ڈسپنسری اس سلسلہ کی اشاعت کا بہت موجب ہوسکتی ہے۔ دیگر مذاہب کے لوگ مثلاً عیسائی دور دراز ملکوں میں تالیف قلوب کے لئے ڈسپنسریاں اور بڑے بڑے شفاخانے بناتے ہیں تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس سلسلہ حقہ کی اشاعت کیلئے اگر سردست شہر بشہر نہیں تو کم از کم حضرت مسیح موعود کے رہائشی مقام یعنے قادیان میں ایک بڑا ہسپتال بنا دیں۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ سردست مفصلہ ذیل اغراض ہیں جن کے لئے مستقل چندہ کی ضرورت ہے (۱) ادویات کے لئے (۲) اوزاروں کیلئے (۳) توسیع شفاخانہ کے لئے۔ جس کے لئے ضروری ہوگا کہ ہسپتال کو باہر سکول کے پاس بنایا جاوے اور اُس میں اپریشن روم اور انڈور مریضوں کے لئے کمرے بھی ایزاد کئے جاویں۔ متعدی مریضوں کے لئے کمرہ وغیرہ۔ ان ہی اغراض کیلئے قادیان میں چھوٹی مسجد میں ۱۲ مارچ ۱۹۱۰ء کو ایک جلسہ کیا گیا جس کی روئیداد ارسال خدمت ہے جو ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اس جلسہ میں موجود تھے۔ سب نے ان تجاویز سے اتفاق رائے کیا جو اس میں مندرج ہیں حضرت مولوی نورالدین صاحب اگرچہ جلسہ میں موجود نہ تھے۔ مگر جلسہ کے بعد اُسی روز جب اُن کو روئیداد جلسہ دکھائی گئی تو انہوں نے پورے طور پر اس سے اتفاق رائے ظاہر کیا اور مبلغ عنٓ روپیہ بطور عطیہ کے دینے کا وعدہ فرمایا اس کے علاوہ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے شفاخانہ کی عمارت بنانے کا ایک دو اور احباب کو شریک کرکے اپنے گرہ سے بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین۔ امید ہے کہ دیگر صاحبان بھی ان تجاویز کو پسند فرماویں گے اور عمل کرکے ثواب دارین حاصل کریں گے اس لئے التماس ہے کہ ہر ایک فرد ڈاکٹران و حکیم صاحبان سے اس عرضداشت کو پڑھکر ان تجاویز پر عمل کرنے کی کوشش کرے اور خاکسار کو اطلاع دے کہ وہ ان تجاویز پر کاربند ہوگا تاکہ اس کا نام درج رجسٹر کیا جاوے زر عطیہ اور پہلی تاریخ کی پرائیویٹ پریکٹس کا روپیہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماویں۔

مرزا یعقوب بیگ۔ آنریری افسر شفاخانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

روئیداد جلسہ ڈاکٹران و اطباء جماعت احمدیہ منعقدہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۰ء

حاضرین۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب۔ ڈاکٹر فیض قادر صاحب و شیر نیری (؟) اسسٹنٹ حکیم محمد حسین صاحب قریشی حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ

اس جلسہ کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مقرر ہوئے۔ باتفاق رائے منظور ہوا۔

۱۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تجویز پر باتفاق رائے منظور ہوا کہ ہر ایک ڈاکٹر و طبیب اس سلسلہ کا پہلی تاریخ ہر ماہ کی آمدنی جو پرائیوٹ پریکٹس سے ہو صدر انجمن احمدیہ ڈسپنسری قادیان کے لئے دیا کرے۔

۲۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی تجویز باتفاق رائے منظور ہوئی کہ اس ڈسپنسری کو بتدریج خوب ترقی دیجاوے۔ انڈور مریضوں کے لئے علیحدہ کمرے اور اپریشن روم وغیرہ کی ضروری ایزادی کی جاوے۔ اور اگر روپیہ کافی ہو۔ تو بیرونجات کے مریضوں کو بھی اس شفاخانہ سے دوائی دی جاوے تاکہ یہ ڈسپنسری اس سلسلہ کو بہت ترقی دینے کا موجب ہو۔

۳۔ چونکہ ہسپتال کی ضرورت ہے اور روپیہ کی ظاہرا کوئی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ صدر انجمن احمدیہ میں گنجائش روپیہ کی نہیں ہے اس لئے تجویز ہوئی کہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں ایک درخواست دیجاوے کہ جو مکان رہائشی انہوں نے قادیان میں اپنی زمین پر بنانا ہے وہ ابھی بنا دیویں اور جبتک ہسپتال کمیٹی تیار نہ ہو وہ کرایہ پر دیدیویں تاکہ اس کا خرچ میں لگایا جاوے۔

۴۔ چونکہ صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری کی علیحدہ مد شروع سال سے مقرر کیگئی ہے اور شفاخانہ کی مد میں کوئی روپیہ نہیں اور کافی روپیہ کے نہ ہونے کے سبب سے اس سال اوزاروں کا انڈنٹ جو کمیٹی میں پیش کیا گیا تھا۔ منظور نہیں ہوسکا اور چونکہ شروع جنوری سے پہلی تاریخ ہر ماہ کی فیس ڈاکٹر اور طبیب احباب سے وصول نہیں ہوسکی۔ اس لئے کچھ روپیہ موجودہ اخراجات کے لئے بطور عطیہ کے سب اطباء جماعت احمدیہ عطا فرماویں یعنے اسسٹنٹ سرجن صاحبان دس روپیہ فی کس و ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحبان پانچ روپیہ فی کس و حکیم صاحبان دو روپیہ یا کم و بیش حسب استطاعت عنائت فرماویں۔

مفصلہ ذیل اصحاب نے جو چندہ دیا

نام	رقم	کیفیت
مولوی حکیم نوردین صاحب	عٓ	(وعدہ)
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب	عہ	”
” خلیفہ رشید الدین صاحب	عہ	”
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	عہ	”
” مرزا یعقوب بیگ صاحب	عہ	”
” فیض قادر صاحب	عہ	وصول
” قاضی کرم الٰہی صاحب	صہ	وعدہ
” سید ستار شاہ صاحب	صہ	”
حکیم محمد حسین صاحب قریشی	عہ	وصول
حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ	عہ	”

ہیرا

…کے پاس اصلی ہیرا ہے۔ جو میں نے پہاڑی علاقوں سے … نت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان قت نے اس … کو دیکھا اور خریدا بھی ہے۔ اپنے بھائیوں کو تا اطلاع ثانی … پیسہ فی تولہ کے حساب سے دوں گا۔ اگر کوئی ثابت کردے … نہیں تو قیمت بھی واپس دیدوں گا۔ راستی کے قدردان … خریدیں۔

احمد نور۔ مہاجر کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

بدر میں اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارتوں کو فروغ دینے کے لئے اپنے اشتہارات اسباب تجارت کے متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کریں جو واجبی اجرت پر شائع ہوتے ہیں۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۳	۸	۴	۲½	ایک
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۶ و ۱۳ جنوری و بدر مورخہ ۹ جنوری میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ ہے لیکن فکر چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چند نسخہ کامل کے خریدار کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔
مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت ۱ سالانہ عوام سے اور طلباء سے ۱۲ لیجاتی ہے۔

المشتہر
مینجر۔ تشحیذ الاذہان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ جسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ درایتی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم کی لطیف تفسیر بھی ہے جسمیں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔
قیمت ۸ر۔ جلد سنگلے۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک نظمیں اس میں مندرج ہیں۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔
قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر تمام حجت کردی۔ اسکے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر بہت عمدہ خوشخط چھاپی گئی ہے۔
قیمت مجلد صہ غیر مجلد صہ

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزہ کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف پچیس جلدیں باقی ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا … کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن … قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کار خانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجا … سے جمع کیا گیا ہے۔
قیمت ۸ر غلامی۔ اور عصمت انبیاء …

سیر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہوی۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رئیس اعظم کابل کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔
قیمت صرف ایک آنہ ۱ر

البرہان الصحیح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ حضرت اقدس کی تائید میں۔ قیمت ۲ر

رسید زر

۲۳۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۴۲۴۔ محمد اکبر صاحب عہ
۱۱۱۱۔ غلام رسول صاحب ۲ر
۴۹۷۔ نتھو خان صاحب للعہ
۲۴۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۹۹۲۔ چودھری غلام محمد صاحب للعہ
۲۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۲۳۔ فقیر علی صاحب ۲ر
… ہدایت اللہ صاحب ۱ر
۱۹۱۸۔ محمد یوسف صاحب عہ
۲۶۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۹۰۔ میاں محمد خان صاحب للعہ
۱۹۰۸۔ چودھری محمد رشید صاحب للعہ
۵۹۵۔ مستری محمد موسیٰ صاحب للعہ
۲۷۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۶۲۳۔ گوہر علی صاحب للعہ
۱۹۲۶۔ محمد اشرف الدین صاحب صر
۳۰۸۔ عبد الرحمن صاحب صر
" " صاحب ۱ر
۱۹۹۷۔ منشی نور محمد صاحب صر
۲۸۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۷۳۵۔ گلاب الدین صاحب ۵ر
۲۹۔ مارچ ۱۹۰۸ء
۱۲۱۵۔ ابو بکر صاحب ۱ر
۱۳۸۔ تاج الدین صاحب عہ
۱۲۵۸۔ احمد نور صاحب ۴ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر صاحب پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از سعادتمندان قادیان میں ہے صہ

اے جہان منتظر خوش ہوکے سوئے قادیان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۴

آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان

قیمت از غربا و طلبا و دیگر فاقہ ستان

گورنمنٹ للعہ

جلد ۷

۵ - ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ - اپریل ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

نمبر ۱۴

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

فی پرچہ ۲ر

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

از بقیہ صہ ۵ر

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ماسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جا میبود
ما از و یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ از قول او دیدان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق و بجاست | منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری از ان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	للعہ ...
عام قیمت پیشگی	للعہ
مابعد	صہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے۔ ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہئیے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے نام ہونی چاہئیے۔ میجر۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کریں۔

یَأتُونَ مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیق

آج مورخہ ۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو مدینۃ المسیح میں دو انگریز اور ایک لیڈی ½ ۹ بجے کے قریب آئے ان میں سے ایک بوڑھا جس کے بشرہ سے جہاندیدہ ہونا معلوم ہوتا تھا نسٹاگو (امریکہ) کا رہنے والا تھا۔ اس کا نام مسٹر جارج ٹرنر اور لیڈی کا نام مس بورڈن تھا اور تیسرا سلیٹ میں لاہور کا مسٹر بانشر تھا۔ مقبرہ بہشتی کے دفتر میں مفتی محمد صادق صاحب نے انکو ریسیو کیا اور پہلے مختلف امور پر دوستانہ گفتگو ہوتی رہی۔ چونکہ اکثر اصحاب نے میڈم کے ساتھ شیک ہینڈ (مصافحہ) نہ کیا بلکہ غض بصر بھی۔ اسلئے اسے حیرت ہوئی تو مفتی صاحب نے یہ بتلا کر یہ ہمارے مذہبی احکام سے ہے۔ اسکی حیرت کو دور کر دیا۔

اطلاع ہونے پر حضرت مسیح موعود تشریف لائے مکرمی علی احمد صاحب ایم۔اے ڈپٹی مجسٹریٹ اور مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر ترجمان بنے۔ صاحب پوچھا کہ آپنے ڈوئی کو چیلنج دیا تھا کیا یہ صحیح ہے فرمایا صحیح ہے۔ صاحب کس بات پر چیلنج دیا گیا تھا۔ حضور وہ کہتا تھا کہ میں نبی ہوں اور اپنی نبوت کی بنا پر ظاہر کرتا تھا کہ مسیح خدا کا بیٹا تھا۔ یوں تو عام عیسائی بھی اس کے قائل ہیں۔ مگر وہ چونکہ خدا کی طرف سے کہلا کر بطور اس کے پیغامبر کے یہ ظاہر کرتا تھا اسلئے ہمیں ناگوار معلوم ہوا کہ یہ بڑا بھاری افترا ہے۔ منقولات کی بنا پر کوئی جو کچھ اعتقاد رکھے اس سے تو چشم پوشی ہو سکتی ہے مگر یہ خدا کیطرف سے مدعی ہو کر بیان کرنا فتنہ کی راہ تھا جس کا روکنا ہمارا فرض تھا۔ صاحب ڈاکٹر ڈوئی نے جھوٹا دعوے کیا تھا ہم مانتے ہیں کہ اسے ناکامی ہوئی۔ وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے پیرو متفرق ہو گئے مگر انجیل میں لکھا ہے۔ کہ اخیر زمانے میں جھوٹے نبی اٹھیں گے بس ہم یہ پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آپکے صادق نبی ہونے کی کیا دلیل ہے۔ حضور بے شک جھوٹے نبی ہوتے تھے۔ مگر کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سب جھوٹے ہی چلے جاوینگے۔ اور ان میں کوئی بھی سچا نہ ہوگا۔ صاحب۔ نہیں ایک کا سچا ہونا تو ضرور ہے مسیح نے مردوں کو زندہ کیا چنانچہ تاریخی شہادت موجود ہے اور اس کے بعد کسی نے مردے کو زندہ نہ کیا پس ثابت ہوا کہ وہی مسیح ہی ایک خدا تھا کیونکہ یہ طاقت کسی اور میں نہیں کیا آپ میں یہ طاقت ہے۔ حضور فرمایا کہ ہم اس بات کو عقلاً نقلاً کسی صورت میں نہیں مان سکتے کہ مسیح نے کوئی حقیقی مردہ زندہ کیا ہو۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رسول کریم نے مردوں کو زندہ کیا تھا مگر اس کے اور معنے ہیں۔ بالفرض ہم مان بھی لیں تو بھی یہ امر مسیح کی خدائی کی دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ مسیح سے پہلے اور نبیوں نے بھی آپ لوگوں کے عقیدہ کے مطابق مردے زندہ کئے۔ چنانچہ ایلیا نے ایسا کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا سانپ بنایا۔ اور یہ معجزہ مردے کے زندہ کرنے سے بڑھکر تھا۔ کیونکہ مردہ میں تو پھر کچھ استعداد زندہ ہونے کی ہوتی ہے اور ایک نباتی شے کو زندگی کے ساتھ کیا تعلق پھر توریت میں لکھا ہے کہ ایک نبی کی ہڈیوں کے چھونے سے مردے زندہ ہوئے۔ سو اگر یہ باتیں کسی کے خدا ہونے کی دلیل ہو سکتی ہیں۔ تو موسیٰ ایلیا۔ یسعیاہ بطریق اولیٰ خدا ہونگے یاد رکھو کہ نبیوں میں دوسرے انسانوں سے مابہ الامتیاز ضرور ہوتا ہے مگر خدا کسی کی مرضی کا تابع نہیں بلکہ جو معجزہ وقت کے مناسب حال ہو وہ اسے دیا جاتا ہے۔ صاحب بیشک مسیح سے پہلے جو نبی آئے ان کو خدا ایسی طاقتیں دیتا رہا مگر مسیح خود خدا تھا وہ شروع سے خدا تھا اور اب تک دلہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے۔ حضور یہ ایک دعویٰ پر دعویٰ ہے۔ دعوے کے ساتھ کوئی ثبوت چاہیئے ہم انہیں خدا نہیں مانتے۔ صرف اس حد تک مانتے ہیں کہ وہ خدا کے نبی تھے۔ اور یوں ہر ایک کا اختیار ہے کہ جو چاہے اعتقاد رکھے آپ مسیح میں کسی ایسی طاقت کا ثبوت دیں جو پہلوں میں نہ تھی۔ تاکہ اس کا خدا ہونا ثابت ہو۔ اگر وہ فی الواقع مردوں کو زندہ کرتے تھے تو ان کے متبعین سے کوئی ایسی بات ہمارے مقابل پر دکھائے مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ایسا کوئی ہرگز نہ کر سکیگا۔ بخلاف اس کے ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین ایسے نشانوں کے دکھانے کو حاضر ہیں جو اس مبارک وجود کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوئے انسان بوجہ انسان ہونے کے صرف اس حد تک ترقی کر سکتا ہے جو اس کی انسانیت کے شایان ہو۔ خدا نہیں ہو سکتا۔ مسیح بھی ایک انسان تھا۔ پس اس سے ایسی صفتیں کیوں منسوب کی جاویں جو انسان میں نہیں ہو سکتیں۔ صاحب آپ اپنے نبی ہونے کے ثبوت دیں۔ حضور ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں۔ جو توریت میں مذکور ہیں

میں کوئی نیا نبی نہیں پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو پس ان کو راستباز ماننے کے جو نشان تم قرار دیتے ہو ہمیں بتاؤ تا ہم اپنے میں وہ بیان کریں کیونکہ ممکن ہے ہمارے بیان کردہ نشانوں کو تم نبوت کی صداقت کے نشان نہ مانتے ہو اور اس طرح بات لمبی ہو جائیگی۔ صاحب آپ خود ہی بیان کیجئے حضور۔ ہمارے ہاتھ پر اتنے نشان ظاہر ہوئے ہیں کہ ان کو گننا بھی مشکل ہے اور بنی اسرائیل میں تو ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جنھوں نے صرف ایک ہی نشان دکھایا۔ اچھا سنو۔ خدا کے نبی دشمنوں کے مقابل پر ہمیشہ فتحیاب ہوتے ہیں اس کیلئے صرف ڈوئی جھوٹے نبی کی نظیر کافی ہے۔ جسکو آپ خود تسلیم کرتے ہیں جب اس نے خدا کیطرف سے ہونیکا دعویٰ کیا اور میرا بھی یہی دعوے تھا اور اس کی تعلیم میری تعلیم سے بالکل جدا تھی وہ خدا کی ایک عاجز مخلوق کو خدا ٹھہراتا تو میں نے دعا کی کہ اے خدا اگر میں تیری طرف سے ہوں تو اسے میری آنکھوں کے سامنے ہلاک کر چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر دوسرا نشان یہ ہے۔ کہ آپ لوگ خود میری صداقت کا نشان ہیں۔ چھبیس ۲۶ برس پہلے جبکہ اس گاؤں میں میں ایک غیر مشہور انسان تھا۔ اور کوئی ذریعہ اشاعت و شہرت کا نہ رکھتا تھا۔ خدا نے میری زبان پر ظاہر کیا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق۔ دور دور کی راہوں سے لوگ تیرے پاس چل کر آئیں گے۔ اب دیکھو آپ لوگوں کو اس پیشگوئی کا کوئی علم نہیں اور پھر بھی آپ اسے پورا کرنیوالے ٹھہرے شاید اگر آپ کو معلوم ہوتا تو . . . . . . اس کے پورا کرنے میں تامل کرتے مگر خدا کو جو کچھ کرانا منظور تھا وہ کرا دیا۔ امریکہ سے دور کونسا ملک ہو سکتا ہے جہاں سے چل کر لوگ میرے پاس آتے اور پھر ایسی جگہ جہاں کوئی بھی دلچسپی کا سامان نہیں اگر غور کرو تو یہ بات مردہ زندہ کرنیسے بڑھکر ہے۔ مردے زندہ کرنا تو ایک قصہ کہانی ہو گئے اور یہ کل کی بات ہے۔ پیشگوئی پہلے شائع ہو چکی ہے اور اس کی صداقت آپنے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ حضور۔ ہم تو اس بات کو پیش کر رہے ہیں جو تمام نبی اپنی صداقت میں پیش کرتے رہے یعنی پیشگوئی اور اس وقت میں جبکہ ظاہری سامان کے لحاظ سے اس کا پورا ہونا ناممکن نظر آتا ہو اور پھر دیکھو کہ اس پر تباہی آئی اس وقت شروع ہوئی جب ہمارے مقابل میں آیا اس سے پہلے وہ ہر طرح مامون و محفوظ اور زور دن پر تھا۔ پھر ایسا ہی دوسری پیشگوئی لوگوں کے دور دور سے آنے کے متعلق بھی ایسی ہے۔ (مفتی صاحب کے لڑکے عبد السلام کو پیش کر کے) جیسے یہ لڑکا کہدے کہ میں ۷۰ سال کی عمر پاؤنگا اور ایسے ایسے مراتب تک پہنچونگا۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۵ کالم ۳)

المفتی

زندگی کا بیمہ کرانا منع ہے

ایک دوست کا ایک خط حضرتؑ کی خدمت میں پیش ہوا جسمین لکھا تھا۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام

مارچ ۱۹۰۸ء مین مین نے اپنی زندگی کا بیمہ واسطے دو ہزار روپیہ کے کرایا تھا۔ شرائط یہ ہین کہ اس تاریخ سے تا مرگ میں ۷۵ سالانہ بطور چندہ کے ادا کرتا رہونگا۔ تب دو ہزار روپیہ بعد مرگ کے میرے وارثان کو ملیگا اور زندگی مین یہ روپیہ لینے کا حقدار نہ ہونگا۔ اب تک مین نے تقریباً مبلغ چھ سو روپیہ کے بیمہ کرنے والی کمپنی کو دیدیا ہے اب اگر مین اس بیمہ کو توڑ دون تو بموجب شرائط اس کمپنی کے صرف تیسرے حصّہ کا حقدار ہون یعنے دو صد روپیہ ملیگا اور باقی چار صد روپیہ ضائع جائیگا۔ مگر چونکہ مین نے آپ کے ہاتھ پر اس شرط کی بیعت کی ہوئی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا اس واسطے بعد اس مسئلہ کے معلوم ہو جانے کے مین ایسی حرکت کا مرتکب ہونا نہین چاہتا۔ جو خدا اور اوس کے رسول کے احکام کے برخلاف ہو اور آپ حکَم اور عدل ہین۔ اس واسطے نہائت عجز سے ملتجی ہون کہ جیسا مناسب حکم ہو صادر فرمایا جاوے تاکہ اوس کی تعمیل کی جاوے۔

اِس کے جواب مین حضرتؑ نے فرمایا۔ کہ زندگی کا بیمہ جس طرح رائج ہے اور سنا جاتا ہے اوس کے جواز کی ہم کوئی صورت بظاہر نہین دیکھتے۔ کیونکہ یہ ایک قماربازی ہے۔ اگرچہ وہ بہت سا روپیہ خرچ کر چکے ہین لیکن اگر وہ جاری رکھینگے تو یہ روپیہ اون سے اور بھی زیادہ گناہ کرائیگا۔ اون کو چاہیئے۔ کہ آیندہ زندگی گناہ سے بچنے کے واسطے اس کو ترک کر دیوین۔ اور جتنا روپیہ اب مل سکتا ہے۔ وہ واپس لے لین۔

(امید ہے کہ میرے مکرم دوست گذشتہ روپیہ کو اس طرح چھوڑ دینگے۔ جس طرح صحابہ نے حرمت شراب کا حکم سن کر مٹکے کہ جن پر سینکڑون روپے خرچ ہو چکے ہونگے۔ گلیون مین گرا دئے تھے۔ ایڈیٹر)

قبولیت دُعا

ایک صاحب نے حضرتؑ کی خدمت مین لکھا کہ میرے واسطے آپ ایسی دعا کرین۔ جو ضرور قبول ہو۔ اور اس اور اوس معاملہ مین ہو حضرتؑ نے فرمایا۔ اس کو جواب لکھدین کہ خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہین کہ ہر ایک دعا قبول کرے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کبھی نہین ہوا۔ ہان مقبولون کی دعائین بہ نسبت دوسرون کے بہت قبول ہوتی ہین۔ خدا کے معاملہ مین کسی کا زور نہین۔

اشاعت سلسلہ احمدیہ

اب تک سلسلہ احمدیہ کی دیگر ممالک کیا خود ہندوستان مین ہی اشاعت کیواسطے کوئی ایسا باقاعدہ انتظام نہین کہ واعظین مقرر کئے گئے ہون اور وہ جگہ بجگہ پھرتے ہون اور مخلوق الٰہی کو اس سلسلہ کے حالات سے آگاہ کرتے ہون باوجود اس کے ہم دیکھتے ہین کہ نہ صرف ہند مین بلکہ ہندوستان کے باہر بھی سلسلہ احمدیہ کی تعداد دن بدن بڑہتی جاتی اور کثرت سے ایسے خطوط آنے شروع ہوئے ہین جو کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی ذریعہ خدا ہی کیطرف سے ایسا پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ لوگ سلسلہ احمدیہ کی طرف متوجہ ہونے لگ جاتے ہین۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ جب کوئی مامور خدا کیطرف سے آتا ہے تو اوس کے ساتھ آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہین۔ جو سب سے اول اوس کے انصار ہوتے ہین اور وہ ہر جگہ مستعد دلون کو اس پاک سلسلہ مین داخل ہونے کے واسطے تحریک اور ترغیب دیتے ہین۔ مثال کے طور پر ہم دو خط پیش کرتے ہین جن مین سے ایک محررا واقعہ ملک ایران سے آیا ہے اور ایک جزیرہ لنکا سے آیا ہے۔ محرراوّل صاحب اردو نہین جانتے اس واسطے ناظرین اون کی عبارت کیطرف خیال نہ کرین بلکہ نفس مطلب کیطرف توجہ کرین۔

ایران

شیخ غازی الدین یوسف صاحب لکھتے ہین۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

خاکسار۔ غلام۔ کمترین شیخ غازی الدین بعد آداب تسلیمات کے عرض کرتا ہون کہ جناب محمد صادق صاحب کیطرف سے کتابین وغیرہ پہونچین۔ جناب محمد صادق صاحب سے اور بھی کچھ خواہش کتابون کی کرتا ہون۔ آپ جناب نے میرے خواب کی تعبیر لکھی۔ بندہ از حد خوش ہوا خداوند عالم کا شکر بجا لایا۔ خالق نے مجھ سے ناچیز انسان کو وہ نعمت سے سرفراز کیا۔ مین کس زبان سے اس عالم الغیب کی تعریف لکھون اس رزاق کی توصیف بیان کرون۔ خیر۔ دیگر عرض کرتا ہون کہ مین نے اس محمرہ مین جو عربستان مین ہے۔ وایران کے تابع حکم وزیر ہے درمیان آپ جناب لوگون سے کے ظہور ہونے کے بارے تقریر شروع کی۔ یہان تمام شیعہ ہین۔ اہل سنت ہم فقط پانچ چھ مین جو نوکری دھندے کے سبب سے بسے ہین۔ ہم تمام کراچی بمبئی کے رہنے والے ہین۔ مین نے شیعہ لوگون مین و میرے احمدین صاحب نے تقریرین کری اختیار کی ہین۔ تمام محمرہ مین آپ کا چرچا ہو رہا ہے۔ لوگ ایک بات قبول کر جاتے ہین تو دوسرے انکار کرتے ہین تیسرے قبول کرتے ہین تو چوتھے انکار کر جاتے ہین۔ چند مشہور و عالم شیعون نے ہم سے آپ کی کتاب جو فی الحال ہمارے پاس حقیقۃ الوحی ہے۔ دیکھنے مانگی تھی۔ لیکن وہ اردو ہے۔ اون کو کچھ فائدہ نہین ہوتا۔ شکر اوس کارساز کا کہ مین نے پیشتر خواہش کی ہوئی چند کتابین عربی اشتہار و اردو اشتہار اس میل مین مجھے آ پہونچے ہین اس عربی آپکے اشتہارات کو ان عالم شیعہ مین جو وعدہ اپنی سچائی کا کرتے ہین۔ تقسیم کین۔ خیر۔ شکر خداوند عالم کا کہ ان لوگون کو آپ کی خبر پہونچی اور یہان کے علماء آپ ڈھونڈنے ٹٹولنے مین مشغول ہوئے۔ چند علماء کا خیال ہے کہ آپ سے خط و کتابت کرین اور لوگون نے مجھے عرب عجم مین مجھ کہا کہ جناب مرزا صاحب سے خط و کتابت کرینگے اور نشان اور کرامت۔ غیب دان وغیرہ کے بارے مین سوال کرینگے۔ مین کہا بسم اللہ شروع کرینگا اور اگر وہ لوگ چاہین۔ تو سال کا خرچ مجھ پہ رکھا جائے۔ دیکھین خداوند عالم اون کو کیا ہدائیت دیتا ہے۔ بے شک آپ سچ کہتے ہو۔ کہ دجّال کی خبر ہم کو خبر آنے کی کی تھی۔ سو تمام آ چکے۔ کارروائی کر لی۔ باقی اب اون کی کارروائی مین کچھ نہ رہا۔

اب جناب سے دوسری عرض کرتا ہون۔ کہ مین شب و روز فکر مین ہو۔ کہ خداوند عالم مجھے جلد قادیان مین لاکر آپ کی زیارت نصیب کرے آپ سے خواہش کرتا ہون۔ کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ خداوند عالم میری روزی و رزق مین ترقی دیوے

اور ... کو کشادہ کرے۔ میری اور میری اولاد
... کو خداوند کریم کسی کا محتاج نہ کرے۔ ہمیں ایمان
... اور ... ہر دم و ہر پل نیک ہدایت دیوے اور
... اور شیطان کے پھندے
... بچاوے اور دل میں ہم لوگوں کے نہائت
... امید ہے کہ خداوند ہم کو اتنا ہی دیوے کہ ہم حج
... رسول مقبول ہمارے آخرت کے وسیلہ
... دین جو بے شک سچا و پاک و صاف دین ہے
... جس پر ہمارے جان و دل صدبار فدا ہے
... کی زیارت کروا دے۔ ہماری اندھی آنکھیں
... فرما دیں۔ ہم اس کعبہ کی زیارت فرما دیں جسکی بنا
... ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے ہوئی ہے
... اگر بوسہ دیویں اور ہماری تمنا نہیں اور دوسرے
... نہیں۔ آداب قدمبوس شیخ غازی الدین تحریر کرتے

جزیرہ لنکا سے منشی حیدر خان صاحب

جزیرہ لنکا تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب اقدس

... از تقدیم مراتب تسلیم عرض خدمت اینکہ فدوی اس
... سیلون یعنے لنکا میں قریب ایک سال سے ...
... حال میں یہاں کے ایک مقام کنڈی شہر جانے
... اتفاق ہوا تھا۔ اثنائے گفتگو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے
حالات سنے وہاں چند مسلمان کچھ کچھ دریافت کرتے
ہے۔ حتے کہ وہاں کے ایک مشہور خیاط محمد اکبر نامی کو
... مشہور میں اے۔ ایس۔ ایم۔ غوث ... ...
... کہلاتے ہیں۔ اون کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بذریعہ بیعت
... آپ جناب داخل کرا دیا ہے۔ اب وہ صاحب
... تعالےٰ وہاں معزز مسلمانوں میں ہمیشہ حضور
... کے ذکر خیر کیا کرتے ہیں۔ مگر عرض خدمت یہ
... ہے۔ کہ اس مشہور کلمبو میں ایک مسلمانوں کا انجمن
... مندرجہ بالا نام سے مشہور ہے۔ جس کے جملہ افراد
منتخب معزز تجارت پیشہ مسلمان ہیں۔ جن میں
سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہمیشہ ذکر خیر ہوا کرتا ہے۔ اس
انجمن کے جملہ افراد قریب ۲۰۰ سو آدمیوں کے ہیں
بلکہ زیادہ ہوں گے۔ یہ اس ملک کے اعلیٰ درجہ کے
اقبال مند لوگ ہیں۔ جنہیں تعلیم و تاریخ کا مرچا ہت
ہے۔ مذہبی مقدمات میں تحقیق حق کا مرض ہے

اس زمرہ کے سربرآوردہ اصحاب جو کہ فدوی سے
سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات تحقیق کرتے ہیں۔ آج
بصد صدق دلی ملتجی ہیں کہ اون کے نام سلسلہ عالیہ احمدیہ
میں داخل فرمائیے اور اون کی بیعت بالفعل تحریری ہی
قبول فرمائی جاوے۔ اور اس مشرف اور امتیاز کی
سرسری طور پر اون کو اطلاع بھائے۔ حتے کہ ان کی
مشورت اور کوشش ہے۔ کہ بہت جلد یہ لوگ بذات
خود حضور کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہو کر شرف
ملازمت باریابی سے مشرف ہوں گے۔ مگر اس ملک
میں مسلمان اردو تحریر اور تقریر سے بالکل نابلد ہیں زبان
تامل بولی جاتی ہے۔ فدوی اون کو بذریعہ انگریزی زبان
کے سلسلہ عالیہ کے حالات سے کچھ تفہیم کراتا ہے
اور پرچہ ریویو آف ریلیجنز ... ...
سے کچھ مطالب نکالتے ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ اس انجمن
کے اکثر افراد انگریزی جانتے ہیں۔ ان کی معلومات
انگریزی یا عربی جو پرچہ جات مطبوعہ عالیہ یہاں کہیں کبھی
کبھی اون کو دستیاب ہوتے ہیں ان کے ذریعہ حضور انور
کے سلسلہ عالیہ کے حالات معلوم کر لیتے ہیں۔ اور
چاہتے ہیں کہ ہمیشہ اس انجمن کو انگریزی پرچہ جات جو کچھ
حضور کے مشن میں شائع ہوا کرتے ہیں ... اس انجمن
کے پریسیڈنٹ عبدالعزیز اور مولوی یوسف بن اسمٰعیل
سکرٹری ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک پرچہ اخبار انگریزی
شائع ہوتا ہے۔ جس میں سلسلہ عالیہ کا ذکر ہوا کرتا ہے
چنانچہ وہ بھی ہمیشہ حضور کی خدمت میں پہنچے گا۔

یہاں فہرست اسماء بیعت کنندگان دی گئی ہے

اور اس داخلہ بیعت کی اطلاع پریسیڈنٹ عبدالعزیز صاحب کو
ذریعہ اور اصحاب کو ملے۔ اور اون کے بارہ میں دعا
مانگی جاوے۔ اور فدوی خادم قدیم سلسلہ عالیہ احمدیہ
منشی محمد حیدر خان۔ کلمبو سیلون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی

کس صدی میں مسیح کا انتظار تھا

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناکساں را پیر کامل کاملاں را راہ نما

جناب مہدی مسعود صاحب قادیان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بندہ کو عرصہ سے شوق تھا
کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حال سے آگاہ ہوں
تو جہاں تک حنفیہ مذہب کی کتب سے ثابت ہوتا
رہا ہے یہ تھا کہ تیرہویں صدی کے اخیر میں نازل ہوں گے
جیساکہ انوار میں درج ہے۔

اوپر ایک ہزار گذرے تین سو سال
حضرت عیسیٰ آوے کرسی عدل کمال

لیکن ہم کو تلاش پر قرآن مجید سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی وفات کی بابت کافی ثبوت مل گیا ہے۔ اتوفی کے
لفظ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات
کو ظاہر کیا اور یہی لفظ حضرت عیسےٰ پر وارد ہے۔

۲۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من
قبلہ الرسل۔ اور ایسا ہی ما محمد الا رسول قد خلت
من قبلہ الرسل۔

اب قرآن شریف سے صفائی ہوئی کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے زندہ رہنے کی بابت جس کا ایمان کلام الٰہی
پر ہے ہرگز بھی شک نہیں رکھتا۔ اب باقی رہا امام مہدی
علیہ السلام کا ذکر۔ سو حنفیہ مذہب کی کتابوں سے یوں
ثابت ہے کہ امام مہدی کا ظہور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام
سے پیشتر ہے۔ جس کے ظہور ہونے کیوقت کی شہادت
نجات المومنین سے ملتی ہے اور آسمانی شہادت ہے
یعنی تیرہویں میں ستیویں سیح گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضان ایہ لکھیا اک روایت والے

اور باقی تمام اور بھی حدیثہا سے جہاں تک پیشگوئیاں
ملتی ہیں۔ تیرہ سو سال تک کی ملتی ہیں۔ کسی شخص نے ایسی
ہمت نہیں کی کہ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنالیویں۔
عجب حیرانگی کی بات ہے کہ اس زور اور قوت لگانے سے
جو فتویٰ کفر .. منجانب اللہ کے دعوے والے پر
لگایا گیا ہے۔ نہائت آسان تھا۔ جو تھوڑے سے قلم ہلانے
سے ہو سکتا ہے۔ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنا کر چپ کر
رہتے اور اپنے ہمنشین مسلمانوں کو سنا دیتے۔ کہ دیکھو ابھی
مہدی کے ظہور میں دو تین سو سال باقی ہے اور وہ بچارے
آجکل کے مسلمان جو مکھی پر مکھی مارتے ہیں۔ جن کو تنا تک
نہیں آتا ضرور مان لیتے۔ شاید یہ بات خیال میں نہ آئی ہو

طریقہ تو آسان تھا۔ جس صورت میں ہماری مذہبی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مہدی معہود کے ظہور کا وقت تیرہ سو سال سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا بلکہ اندر یا تیک کے لفظ سے ظاہر ہے۔ تو پھر ہٹ دھرمی کرنی مناسب نہیں بلکہ وقت مقررہ پر جس نے دعوے من جانب اللہ کیا واجب ہے اوس پر ایمان لانا اور پھر ایسے وقت پر کہ دار و مدار ایمان کی تمام چیزیں شہادت دے رہی ہیں۔ کہ اب وہ وقت ٹھیک ہے۔ ہم تو اس آیت کریمہ کے مصداق ہیں اور خدا پر چھوڑتے ہیں۔ ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ و ان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ برائے مہربانی بندہ کا نام بیعت شدوں میں درج فرمایا جاوے زیادہ حد آداب۔ والسلام

خاکسار فضل احمد ولد محمد بخش احمدی متصل جیل گجرات

بہ بذل مال در راہش سگے مفلس نے گردد
خدا مینشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اپیل

بخدمت جملہ احمدی اسٹیل اسسٹنٹ صاحبان

بزرگان و برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بوجہ بعد مسافت ۳ اور فروری کا بدر کل ۳۔ مارچ کو ملا اور [illegible] مولوی محمد علی صاحب کا مضمون [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] موجب ترغیب [illegible] [illegible]

برادران! مخدومی مولوی صاحب نے جو ضرورت عبارت بیان فرمائی ہے وہ بالکل بجا ہے اور نہ میری لیاقت ہی اس قدر ہے اور نہ میں اس کی کوئی ضرورت سمجھتا ہوں کہ میں مولوی صاحب موصوف کے مضمون کے شائع ہونے کے بعد کوئی اور لمبی چوڑی عبارت لکھکر آپ کو متوجہ کروں۔ کیونکہ جو قوم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ کر چکی ہو۔ اس کو ان ذمہ دار بزرگوں کے احکام کی بجا آوری میں سعادت ہونی چاہیئے۔ اور ان کو ان اشکال رستے فارغ البال کر کے کسی اور اہم اور ضروری امور دین میں متوجہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور نیز میرا اپیل ایسے احباب کیخدمت میں ہے۔ جو کہ بغیر تنگی اور تکلیف کے ایسی دینی ضرورتوں کے وقت سب سے آگے بڑھکر لبیک کہہ سکتے ہیں۔ مولوی صاحب نے تو ماہواری آمدنی کا تیسرا حصہ سب کے واسطے لکھا ہے۔ مگر میں آپ کیخدمت میں اس شریف اور نافع الناس پیشہ یعنے میڈیکل پروفیشن کی عزت کا واسطہ دیکر اپیل کرتا ہوں۔ کہ لا تنسوا الفضل بینکم کو یاد کر کے ہمیں پوری پوری تنخواہ یعنے ماہوار آمدنی بڑی خوشی سے دینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ کوئی بڑا مطالبہ نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خدمات کو جب دیکھا جاتا ہے۔ تو ان کے مقابلہ پر ہماری دینی خدمات ہمارا جوش اشاعت اسلام۔ ہمارا تقوی و طہارت پرپشہ کے برابر بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ شرم آتی ہے کہ ہم مصداق تو نہیں۔ آیت کریمہ و آخرین منہم لما یلحقو بہم کے اور عملی طور پر ایسے نفس پرست ثابت ہوں۔ کہ ایک ماہ کی آمدنی بھی خوشی سے نہ دے سکیں میرا تو یقین ہے۔ کہ ہمارے پیشہ ور بھائیوں میں ایسا کوئی نہیں ہوگا اور اس موقعہ پر دیگر احباب سلسلہ احمدیہ کو پتہ لگ جاوے گا کہ جیسا کہ کثرت تعداد میں ڈاکٹر احمدی زیادہ ہیں۔ ویسے ہی خدمات دین میں بھی وہ بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ میں تو ایک غریب سا آدمی ہوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کرتا ہوں [illegible] کہ ایک ایک ماہ کی آمدنی (تنخواہ نہیں) اس عمارت [illegible] میں مرحمت فرماویں۔ اور نیز اس جگہ خاص کر اپنے شفیق و مشفق دوستان مفتی حسن علی صاحب بابو محمد دین صاحب نوشہرہ چھاونی۔ قاضی عبد الکریم صاحب بابو محمد یوسف صاحب پسر مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کو توجہ دلاتا ہوں کیونکہ یہ میرے کلاس فیلو رہ چکے ہیں اور ان پر میرا خاص حق ہے اور امید ہے کہ وہ میری اس اپیل کو رد نہیں فرماویں گے۔ میں اپیل کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا اور بسم اللہ کر کے اپنی ناچیز اور حقیر جیسی رقم یعنے مبلغ پچھتر روپے کو جو کہ میری تنخواہ مع ایلاونس ہے۔ مولوی صاحب کیخدمت میں پیش کرتا ہوں اور دیگر احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی فوراً جون سے پہلے پہلے مولوی صاحب کو اپنے اپنے چندہ سے اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ربنا تقبل منا۔ انک انت السمیع العلیم۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ فقط والسلام

آپکا ناچیز دوست اور مسیح موعود کا ایک ناکارہ غلام
غلام دستگیر احمدی۔ اسٹیل اسسٹنٹ انگ پا
اوٹ پوسٹ۔ ڈاکخانہ کمائین ضلع مینا بربا۔
محررہ یکم صفر المظفر ۱۳۲۶ھ ہجری۔

ایک ضروری اور مفید عرض

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بعد ورزی احمدی بھائیوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس بات کے لکھنے کی تو چنداں ضرورت نہیں کہ جب کوئی شخص اس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے تو اکثر اس کو برادری کی طرف سے طرح طرح کے مشکلات پیش آتے ہیں۔ اس لئے اگر کم سے کم ضلع لاہور اور ضلع گوجرانوالہ اور سیالکوٹ اور گجرات کے درزی بھائی اپنے اپنے شہروں اور گاؤں کی احمدی باشندوں کا مفصل حال لکھکر دار الامان میں بھیجدیں اور ایک جگہ بدر میں چھپ جائے۔ تو بہت سی آسانیاں ہو جاویں گی۔ مثل ناطہ وغیرہ جو ایک شدید مشکل احمدی جماعت میں ہو رہی ہے۔ از انجملہ یہ بھی کوئی چھوٹی سی بات نہیں کہ آپس میں دینی اور دنیاوی بھائیوں کی ملاقات کا راستہ کھل جائیگا۔

زیادہ السلام علیکم

قمر الدین بقلم خود سکنہ اکبر رابان ضلع سیالکوٹ
میران بخش درزی سکنہ گوجرانوالہ بقلم خود

غلام رسول درزی سکنہ گوجرانوالہ
اسمٰعیل ساکن موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
فضل کریم درزی سکنہ گوجرانوالہ
کرم الدین درزی " "
کریم بخش درزی " "
فضل الدین درزی " "
غلام قادر درزی " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جواب)	(سوال)
احمدی ہی اس امتحان میں پاس ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ داوحی	**امتحان قبر میں کون پاس ہوگا احمدی یا غیر احمدی**

الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال فاما المومن او المسلم لا ادری ایہما قالت اسماء فیقول محمد جاءنا بالبینات فاجبنا و امنا فیقال نم صالحاً علمنا انک موقن (بخاری کتاب الاعتصام) وحی کردہ شد بسوئے من کہ بتحقیق مبتلا کردہ مے شوید در قبرہا نزدیک از ابتلائے دجال چنانکہ اشارتے باں کردہ اما مومن یا مسلم نے دانم کدام ازین گفتہ است اسماء در وقتیکہ مے پرسند منکر و نکیر کیست پیغمبر شما پس مے گویند محمد است آمد مارا بدلائل و معجزات پس اجابت کردیم و ایمان آوردیم پس گفتہ شود خواب کن در حالیکہ نیکو کاری دانستیم کہ بتحقیق تو مومن موقن ہستی (تیسیر القاری) اس حدیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال کا فتنہ ہی ہوگا کہ وہ ان دلائل اور معجزات کی تردید میں کوشش کریگا جن سے آنجناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے چنانچہ آجکل یہ فتنہ اپنے زوروں پر ہے۔ اور پادریوں کی طرف سے طرح طرح کے پیرائوں میں حضور سرور کائنات و فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملے ہو رہے ہیں مگر افسوس کہ مسلمانوں میں بہت ہی کم لوگ اس فتنہ سے محفوظ ہیں۔ ہر بات میں اس دجالی گروہ کے ساتھ ہو کر اپنے پیغمبر کی بے عزتی کر رہے ہیں۔ اگر کہا جاوے کہ مسیح بھی دوسرے نبیوں کی طرح فوت ہوگیا نہ اس نے کوئی پرند پیدا کیا نہ کسی حقیقی مُردہ کو زندہ کیا اور نہ مس شیطان سے پاک ہونے میں اسے کوئی خصوصیت ہے بلکہ دوسرے انبیاء بھی اس کی طرح مس شیطان سے پاک ہیں اور نہ ہی مسیح کا دنیا میں دوبارہ نبی یا اُمتی ہوکر آنا ٹھیک ہے تو جھٹ ہمارے بھولے بھائی کافر کہنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ایسی باتوں کا ماننا اپنے مونہہ سے حضرت عیسیٰ کو خدا بنانا ہے پس جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی پر ایمان ہے کہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریباً من فتنۃ الدجال۔ اور وہ چاہتا ہے کہ قبر میں ملائکہ کی طرف سے اوسکو "انک موقن" کا سارٹیفکیٹ عطا ہو اُسے چاہیئے کہ احمدی سکول میں داخل ہوکر محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وامنا کا سبق بخوبی یاد کرے ورنہ ملائکہ کے سوال پر اوسے کہنا پڑیگا۔ لا ادری سمعت الناس یقولون شیئاً فقلتہ آج دنیا میں احمدی ہی ایک ایسا فرقہ ہے جس نے دلائل اور براہین کے ساتھ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کر دکھایا اور اسی فرقہ کے بانی علیہ الصلوۃ والتحیۃ نے اس راز کو کھولا کہ دجال پر فتح پانا اور اس کے فتنے سے بچے رہنا حجت و برہان سے ہوگا نہ سیف و سنان سے جیسا کہ حدیث مسلم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم سے ظاہر ہے یہ وحی آلٰہی جسکا ذکر حدیث میں ہے اور جو سورج گرہن کے وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اوس نے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو جو کسوف خسوف کا نشان دیکھ چکے ہیں دجال کے فتنہ سے بخوبی آگاہ کر دیا اور سمجھا دیا کہ دلائل و بینات پر غور کرکے جناب سولنا افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاؤ تاکہ یہ دلائل تمہیں دجالی فتنہ کیوقت کام آویں کیونکہ جس طرح فتنہ قبر کیوقت جو قریب فتنہ دجال کے ہے یہ جواب کہ محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وآمنا۔ نجات کا موجب ہے اسی طرح یہ جواب فتنہ دجال کیوقت ہی اس کے شر سے بچانیوالا ہے لہٰذا ہمارے مسلمان بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ اس عقل اور امن کے زمانہ میں وہ دلائل اور براہین کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت کریں۔ قصے کہانیوں یا تلوار کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت نکریں قصے کہانیوں یا تلوار کے ساتھ وہ اسلام کو پھیلا نہیں سکتے۔ مبارک وہ جو امام الوقت کے ساتھ ہوکر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان کو بڑھا رہے ہیں۔ یہی لوگ دنیا، قبر، آخرت میں کامیاب ہونگے اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس پاک گروہ میں شامل فرماوے آمین

کرم داد احمدی دو المیال

حضرت عیسیٰ آسمان سے کیوں نازل ہونگے

پہلی تو ہمنے یہ سنا ہوا تھا۔ کہ حضرت عیسے محض دجال کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے اور میرا خیال تھا کہ قائلین حیات مسیح کے نزدیک ان کے اترنے میں سوائے اسکے اور کوئی حکمت نہیں لیکن آج شیخ الاسلام شرح بخاری میں حدیث والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال ٹھیک نہیں کیونکہ شرح حدیث میں لکھا ہے حکمت در نزول عیسیٰ علیہ السلام نہ غیر وے از انبیاء رد بر یہود است کہ میگفتند کہ زعم میکردند کہ کشتند و بردار کشیدہ اند او را یا برائے نزدیک بودن اجل او تا دفن کردہ شود۔ در زمین زیرا چہ نے سزد مر ہیچ آفریدہ خاک را ایکہ بمیرد در غیر خاک۔ لو صاحب اب تو فیصلہ ہو گیا۔ ہمارے عیسیٰ پرست مسلمانوں کو بڑا ناز اور فخر تو اسی بات پر تھا کہ ہماری تمام کتابوں میں بالاتفاق ہی لکھا ہے۔ کہ اُمت محمدیہ میں نہ کوئی ایسا پیدا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ دجال کو قتل کر سکے یہ تو ایک ہی شخص کا کام ہے۔ جو فی الحال آسمان پر بیٹھا ہے سو ان بچاروں کو یہ خوشی بھی نصیب نہ ہوئی۔ اس قول نے (جو انکی معتبر کتاب سے نقل کیا گیا ہے) ثابت کر دیا کہ حضرت عیسے کو جنگ دجال سے کیا واسطہ اور تعلق۔ وہ تو یہودیوں کو شرمندہ کرنے کے لئے کہ دیکھو میں زندہ تھا اتریں گے اگرچہ عیسائیوں کو تو خوشی ہوگی کہ ہمارے اعتقاد کے موافق مسیح زندہ آسمان پر گیا اور زندہ رہا اور زندہ ہی اترا۔ اس لیے وہ خدا ہے اور یا زمین میں دفن کرنے کے لئے اتارے جاویں گے احمدیوں کا یہ کہنا کہ خاکی جسم آسمان میں نہیں رہ سکتا آخر صحیح نکلا۔ پس بموجب اس قول کے حضرت عیسیٰ کے رفع جسم سے یہی فائدہ ہوا کہ ناحق فرشتوں کو ایک لاش کے اٹھانے اور اتارنے کی تکلیف دیگئی یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جہاں آسمان میں اتنی مدت تک کھانے پینے وغیرہ حوائج کا بندوبست ہوتا رہا وہاں دو ہاتھ قبر کے واسطے جگہ نہ تھی کوئی عیسے پرست ہمیں سوچکر بتا دے۔ جب کسی آفریدہ از خاک کو غیر خاک میں مرنا لائق نہیں تو غیر خاک میں زندہ رہنا کب مناسب ہے فتدبروا اقرء۔ فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون۔

کرم داد از دو المیال

ایڈیٹوریل

سلطنت اور مذہب

جب کہ ہم تاریخ دنیا میں بہت دور تک چلے جاتے ہیں تو تمدن کا ابتدا اس طرح سے نظر آتا ہے۔ کہ ایک خاندان کے درمیان جو سب سے بڑا بوڑھا بزرگ ہوتا تھا وہی اوس خاندان کا دنیوی حکمران اور وہی اون کا مذہبی پیشوا ہوتا تھا۔ یہ ایسے زمانہ کی بات ہے جبکہ ایک خاندان دوسرے خاندان سے جُدا اور ہر ایک قبیلہ کی الگ حکومت ہوتی تھی۔ ایسے وقت آپس میں لڑائیاں جھگڑے اور ہنگاموں کی کثرت ہوا کرتی تھی۔ اس کے بعد دوسرا درجہ طرز حکومت کا یہ ہوا کہ اون حاکموں میں سے کوئی ایسا زبردست نکلا۔ کہ اوس نے دوسرے طوائف اور قبائل کے احکام کو بزور شمشیر اپنے قابو میں کیا اور خود سب پر حاکم بن گیا اور باقی سب خواہ وہ اوس کے خاندان اور قبیلہ کے تھے خواہ الگ الگ تھے اوس کے ماتحت ہوئے اور ایک سلطنت قائم ہوئی جس کا وہ ایک زبردست شخص امیر یا شاہ یا سلطان یا کنگ یا ایمپرر کہلایا۔ اور اس طرح شاہی حکومت کی ایک بنیاد پڑی۔ ابتدائی وقتوں میں یہ بادشاہ نہ صرف ظاہری اور دنیوی حکومت کے بادشاہ اور امیر کہلائے بلکہ اون کی حکومت مذہب پر بھی ہوا کرتی تھی اور دینی طور پر بھی وہی سب سے بڑے مذہبی پیشوا کہلاتے تھے۔ چنانچہ اس کی مثال آج تک چینی بادشاہ ایسے ہی متبرک مانے جاتے ہیں اور اس کے آثار یورپ کے بادشاہوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ شاہ انگلستان چرچ آف انگلینڈ سب سے اعلے افسر اور حاکم مانے جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں ملک کا مذہب عموماً بادشاہ کا مذہب ہوا کرتا ہے۔ اور پہلے زمانوں میں یہ بات ایسی ضروری تھی کہ ملک کی اصلاح کے واسطے جب کبھی خداتعالے نے کوئی نبی بھیجا تو حالت زمانہ کا اقتضا یہی ہوا کہ نبی وقت بھی اپنی ابتدائی یا انتہائی اصلاح کے وقت بالآخر بالکل ناممکن تھی۔ کیونکہ ملک ہمیشہ شاہی مذہب کو اختیار کرتا تھا۔ اور شاہ وقت کا زور اور رعب اس قدر ہوتا تھا کہ اوس کے مذہب کو چھوڑنے میں بڑی ہلاکت کا سونہہ دیکھنا ہوتا۔ لہٰذا مصلحت الٰہی کا اقتضا یہی ہوتا رہا کہ نبی سلطان بھی ہو جو لوگ بغیر اس کے سچے دین پر نہیں آسکتے اون کے واسطے بھی ہدایت کے راہوں پر آزادی سے قدم مارنے کے واسطے دروازے کھولے جاویں۔

لیکن رفتہ رفتہ جب زمانہ کی حالت میں تغیر آنا شروع ہوا تو مذہبی معاملات سلطنت سے جدا ہونے لگے سلطنت نے رعایا کے مذہبی اُمور میں مداخلت کرنا ناجائز سمجھا۔ ہندوستان جب ملکہ وکٹوریہ کے قبضہ میں آیا۔ تو اعلان شاہی میں اس امر کی وضاحت کیگئی۔ کہ کسی کے مذہب میں کوئی مداخلت نہ کیجائیگی ہندو سنکھ بجائیں عیسائی گھنٹے بجائیں۔ مسلمان کلمہ توحید کا نعرہ بلند کریں۔ کوئی کسی کی روکاوٹ نہ کرے گا۔ کوئی کسی کا مزاحم نہ ہوگا۔ فرانس اور یورپ کی بعض دیگر سلطنتوں نے اس سے بڑھ کر ایک قدم آگے رکھا کہ جب مذہب کو سلطنت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ تو گرجوں اور پادریوں کو جو امداد سرکار کی طرف سے ملتی ہے وہ سب ضبط کی جائے مذہب اگر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے تو ہو ورنہ سلطنت کو کیا مُصیبت پڑی ہے کہ اوسے سنبھالتی پھرے۔ پوپ اور اوس کے چیلے بہت چلائے چیخے حکومت فرانس پر کُفر کے فتوے جڑے بہت کچھ ڈرایا دھمکایا مگر وہ زمانہ گیا جبکہ پوپ کی بات خدا کی بات مانی جاتی تھی اب تو پوپ کے خداوند یسوع کی اور خداوند کی ماں کی بھی سخت مخالفت کرنے والے یورپ میں پیدا ہوگئے ہیں جب خدا ہی کو منظور نہیں کہ عیسائیت کا بت دنیا میں قائم رہے تو پھر پوپ کی کون سنتا ہے فرانس میں قانون پاس ہوگیا۔ سرکاری اسباب کی میز کُرسی تک جو کبھی دی گئی تھی گرجوں سے واپس لے لی گئی۔ ابھی ہمارے حکام سلطنت انگلشیہ نے یہاں تک ترقی نہیں کی کہ سلطنت کو عیسویت سے بالکل جُدا کرلے۔ گو ہند میں قریباً ایسا ہے۔ مگر انگلستان میں مذہب کو حکومت کی طرف سے بہت امداد ملتی

لوگوں کی ایک انجمن قائم ہوگئی ہے جن کا مقصد صرف یہ ہے کہ سلطنت کو مذہبی امور سے بالکل جُدا کر دیا جائے حکومت وقت مذہب عیسوی کو اور اوس کے پادریوں کو کسی قسم کی کوئی امداد نہ کرے۔ اور جو کچھ اس وقت ملک کے لوگوں کے خیالات میں اون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انجمن ضرور ایک دن کامیاب ہوکر رہیگی یہ سب کچھ تو اپنے وقت پر ہوگا۔ لیکن اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ اب منشائے ایزدی ہی اسی طرح سے ہے۔ کہ حکومت کو مذہب کے ساتھ کچھ سروکار نہ ہو۔ چنانچہ اس زمانہ میں خداتعالے نے جو نبی بھیجا ہے اوس کو یہی حکم ہوا ہے کہ براہین اور کرامات و معجزات کے ساتھ دنیا پر اسلام کو پھیلاوے اور سلطنت اور اس کی حکومت کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھے اوس کا ہتھیار اوس کی قبول ہونیوالی دعا۔ اوس کا پُر تاثیر کلام اور اُس کا پُر زور قلم ہے اور وہ تلوار کے ساتھ کچھ سروکار نہیں رکھتا اوس کا ایک پیارا مُرید نہایت بے رحمی کے ساتھ افغانستان میں قتل کیا گیا مگر اوس نے اپنے مریدوں کو جو اب تک افغانستان میں موجود ہیں پھر بھی صبر کا حکم دیا اور کہا کہ میں مذہبی جنگوں کو مٹانے کے واسطے آیا ہوں نہ کہ اون کو اٹھانے کے واسطے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اوس نے پیشگوئی کی ہے۔ کہ اگر اس زمانہ میں کوئی شخص مذہبی جہاد کے واسطے تلوار اٹھائے تو وہ بجائے فتح کے شکست پائیگا۔ کیونکہ یہ امر منشائے ایزدی کے برخلاف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال۔

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوے فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
مُنکر نبیؐ کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
فرما چکا ہے سیدِ کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کردیگا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا
یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

اسلامیوں کی حالت تو خود ہی کمزور ہے نہ دینی سپرٹ ہے اور نہ دنیا اون کو حاصل۔ عیسائی ممالک مین اگر مذہب کو حکومت سے جدا کر دیا گیا ہے تو یہ بھی اسلام ہی کے فائدے کے لئے ہے کیونکہ ایسی کمزوری کی حالت مین شاید نہ چاہا کہ عیسائیون کے ظلم اور زبر سے اسلام ذلیل ہو۔ پس ان کے درمیان ایسی رائے قائم ہو گئی۔

غرض اس وقت تمام دنیا مین یہی میلان ہے کہ حکومت کو مذہب سے کوئی سروکار نہ ہو اور یہ اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو پہلے سے کتب مقدسہ مین موجود تھی کہ مسیح موعود کے زمانہ مین ایسا ہوگا کوئی ہے جو اسے سوچے اور اس سے فائدہ اُٹھائے؟

بے حُبِّ اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

شیعہ صاحبان! تو اس شعر کو جس موقعہ اور محل پر بولا کرتے ہین اوس کو تو مین آگے چل کر بیان کرونگا ہی۔ لیکن اس کے اصلی معنے جو خاکسار کی رائے ناقص مین آتے ہین بیان کرون۔ شاعر کی مراد اس سے ایسی ہی پائی جاتی ہے۔ جیسے فارسی کا بھی ایک شعر ہے

خلاف پیغمبر کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

اور کہ من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ۔ اور کہ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ الخ وغیرہ وغیرہ چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایت اللّٰہ والحکمۃ ان اللّٰہ کان لطیفاً خبیراً۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر کے گھر والو! خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے ہر طرح کی گندگی کو دور کرے اور تمکو ایسا پاک صاف بنائے جیسا پاک صاف بنانے کا حق ہے اور تمہارے گھرون مین جو خدا کی آیتین اور دانائی کی باتین پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہین۔ ان کو یاد رکھو۔ کیونکہ اللہ اللہ سب کا رازدان اور سب کے حال سے واقف ہے اسمین بظاہر تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والے مخاطب ہین مگر ضمناً معناً تمام مومنین اور مسلمین بلکہ عام مخلوق الٰہی کو حکم ہو رہا ہے جیسے کمیٹیون اور انجمنون مین قیل وقال تو ارکین اور حاضرین سے ہوتی ہے مگر در اصل تمام رعایا برایا کا نفع ونقصان مدنظر ہوا کرتا ہے بلکہ سب کمیٹیان اور انجمنین اسی مرض کی تو دوا ہین کہ تمام مخلوق الٰہی کا بھلا ہو۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور سب کو فلاح اور کامیابی نصیب ہو۔ البتہ مقتدی ومقتدا یا تابع یا متبوع کا فرق ضرور ہوتا ہے۔ ایک تو امام اور پیشوا اور ہادی ہوتے ہین اور دوسرے اون کے پیرو اور تابع اور غلام ہوتے ہین ورنہ جانا سب کو ایک ہی طرف ہوتا ہے اور ایک ہی منزل کے راہی اور ایک ہی مکان کے عازم ہوتے ہین اللہ تعالےٰ چونکہ بےنمون بےچگون۔ لامکان۔ لیس کمثلہ شئ ہے اس لئے اوس کی شناخت اور پہچان اور فرمانبرداری محض اوس کے پیارے بندون ہی کی معرفت جنمین اس کے صفات منعکس ہون حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی لئے ہمیشہ سب رسول علیہم السلام اطیعون اطیعون فرماتے رہے ہین۔ اسی کا نام سنت نبوی ہے۔ اسمین افراط یا تفریط یا کمی بیشی کرنے ہی کا نام بدعت ہے۔ جسپر مین پہلے مضمون مین مفصل بحث کر چکا ہون۔ اور اس آیت شریف کی عمومیت پر اگلی آیت بخوبی روشنی ڈالتی ہے۔ ان المسلمین والمسلمٰت والمومنین والمومنات ۔ والقانتین والقانتٰت والصدقین والصدقات والصابرین والصّٰبرات والخشعین والخشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصّٰئمٰت والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذاکرین اللّٰہ کثیراً والذکرات اعد اللّٰہ لھم مغفرۃ واجراً عظیماً۔ ترجمہ۔ بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتین اور راستگو مرد اور راستگو عورتین اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنے والی عورتین اور خاکساری کرنے والے مرد اور خاکساری کرنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتین اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتین۔ اور کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتین۔ ان سب کے لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے کئے کا صلہ یعنے گناہون کی معافی تیار کر رکھی ہے اور معافی کے علاوہ بڑے بڑے اجر۔ اب اس سے توضیح یہ پایا جاتا ہے۔ کہ مولا کریم۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہلبیت کو مخاطب فرما کر تمام جہان کے لوگون کے واسطے عام طور پر فرماتا ہے کہ ہمارا ایسا ایسا ارادہ ہے۔ کہ تم کو ایسا پاک وصاف اور ستھرا بنا دین جیسا پاک صاف کرنے کا حق ہوتا ہے تم لوگ ہماری نازل کردہ آیات اور دانائی کی باتون کو اچھی طرح یاد کرو اور اون پر عمل کرو۔ اب شاعر کا یہ مطلب اور مدعا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس گھر مین قرآن مجید نازل ہوا ہے۔ جب تک اون سے محبت اور انس اور پیار نہ ہو اور اون کے نمونہ اور اسوہ کے بموجب پوری پوری پیروی اور اتباع سے آیات اللہ اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد رکھ کر ان پر عملدرآمد نہ کیا جاوے کسی قسم کا زہد اور ریاضت بدعتی طور پر اللہ تعالےٰ کے ہان قابل پذیرائی نہین ہے۔ پوجا پاٹ ہو یا پُن دان۔ نذر ونیاز ہو یا صدقہ وخیرات۔ ورد وظیفہ ہو یا چلہ کشیان وغیرہ وغیرہ۔ جبتک وہ خالص للّٰہ اور موافق سنت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت اور جانشینون اور تابعدارون کے نہ ہو ہرگز ہرگز منظور اور قبول نہ ہوگا پرنہ ہوگا۔ دوسرے لفظون مین خاتم النبیین کی مہر بغیر اب کوئی سکہ چل ہی نہین سکتا۔ مگر شیعہ صاحبان صرف اپنے

تیئن محب اہل بیت اور مومن تصور فرما کر باقی سب لوگون کو دشمن آل رسول اور منکر خیال کرتے ہین اور اکثر عام طور پر مجلسون محفلون مین رونے رلانے کے سوائے اسبات پر بہت ہی زور دیا جاتا ہے۔ کہ اہل بیت کی محبت اور مودت فرض و واجب ہے۔ جو شخص اس مودت اور محبت سے خالی ہے وہ نجات سے محروم رہے گا۔ اور محبت کا نشان اور تمغہ کیا خوبصورت مقرر کیا ہے۔ کہ دور سے تو چمک دمک کرتا نظر آتا ہے۔ مگر نزدیک جا کر غور سے دیکھین تو نرا ہی ملمع اور کھوٹا اصلیت اور کھرائی نام کو بھی تو نہین بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا۔ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا غل غباڑہ اور شور کتنا ہی بہت مگر روحانیت کا کہین نام و نشان ہی نہین۔ ہر سال محرم شریف کے پہلے عشرہ مین خصوصاً شہدائے کربلا کے حالات کچھ ایسے پیرایہ اور لباس اور لہجے مین بیان کئے جاتے ہین کہ جنہین ان بزرگون اور مقدس لوگون کی نہایت ہی درجہ کی ذلت اور حقارت اور ناتوانی اور کمزوری بے کسی اور بے بسی ظاہر ہوتی ہے اور یزیدی لشکر کی تمکنت اور جلالت اور عظمت اور شان و شوکت پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہے۔ ہم نے کبھی کوئی ایسا مرثیہ خوان یا کتاب خوان آجتک نہین دیکھا۔ جس نے جرنیلی قاعدے یعنے العاقبۃ للمتقین اور کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی اور لننصر رسلنا وغیرہ وغیرہ کے مطابق سر اجلاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے عقلی اور نقلی دلائل سے آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مظفر و منصور اور غالب اور فتحمند ہونا بیان کیا ہو اور دشمنان اہل بیت کا ذلیل و خوار۔ ناکام اور نامراد اور خراب و خستہ ہونا ظاہر کیا ہو بلکہ جس قدر زیادہ تنگی ترشی اور خراب خستہ حالی کا نقشہ کھینچکر اہل بیت رسول کی مجبوریان اور لاچاریان اور اون کے دشمنون کی زیادتیان اور زور آوریان بیان کی جاوین۔ اسی قدر پڑھنے والے کی عمدگی اور خوبی اور تعریف سمجھی جاتی ہے۔ اور جو شخص مجلس ماتم مین شامل نہ ہو سکے۔ خواہ وہ توحید۔ رسالت امامت۔ قیامت وغیرہ وغیرہ عقائد صحیحہ کا بخوبی قائل ہی نہ ہو بلکہ اس کے اعمال سے بھی نیکی اور صلاحیت ٹپک رہی ہو۔ قرآن خوان ہمہ وقت درود شریف پڑھنے والا صوم و صلوٰۃ کا پابند۔ تہجد اور اشراق تک کو بھی قضا نہ ہونے دے۔ متقی۔ پرہیزگار۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا غرض ہمہ صفت موصوف ہو۔ جسپر مومن مسلمان کا لفظ اچھی طرح صادق آسکے اور صرف چند در چند اشغال دینی کے باعث اور محض خدا کے خوف سے لغویات سے بچنے کے لئے ہی وہان حاضر ہونے سے معذور ہو تو فوراً اس کا نام خارجی لعنتی۔ دشمن اہل بیت بلکہ یزید و شمر تک کا لقب دیکر ہوئے بآواز بلند پڑھ دین گے۔

بے حُبّ اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ شیعہ صاحبان اول تو قرآن مجید کو پڑھتے ہی نہین صرف آیت تطہیر۔ آیت مباہلہ آیت مودت وغیرہ وغیرہ جن مین بزعم خود وہ ایک طرح اپنے خیالات کی تائید پاتے ہین۔ وہ بھی محض لوگون کو قائل کرنے کے واسطے پڑھ لیا کرتے ہین۔ اور اگر سارا قرآن شریف پڑھنے کا اتفاق بھی ہو جائے۔ تو غور و فکر۔ خوض سے مطلق کام نہین رورنہ کم از کم حد سے بڑھی ہوئی بدعتون سے تو باز آ جاتے۔ اب مین شیعہ صاحبان سے دو دو باتین کر کے چند روز کے لئے رخصت ہوتا ہون کہ محبت کا اصل مستحق تو اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ اور اگر محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اوس کی مرضی و غیر مرضی دریافت کرنے کی خاطر اس کے پاک بندون سے بھی انس اور پیار بڑھا کر کونوا مع الصدقین پر عمل کیا جاوے تو باعث نجات اور موجب فلاح دارین ہے۔ مگر یہ بات صرف لفظ محبت کے زبان پر لانے سے ہم ہی تو حاصل نہین ہو سکتی۔

ہیچ نا ہے بے حقیقت دیدہ
یاز گاف ولاف گل۔ گلچیدہ

عملی حالت بغیر صرف لاف وگزاف سے کیا ہو سکتا ہے آپ کو ضرور قرآن مجید پڑھنا پڑیگا اور اوس پر عمل کرنا ہوگا۔ مگر اس کے سمجھنے کے واسطے متقی ہونا لازمی ہو اور لایمسہ الا المطہرون کی شرط ضروری رکھی گئی ہے جسکو آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدرت مین حاضر ہوئے بغیر حاصل نہین کر سکتے۔ اور اگر باوجود اس قدر سمجھانے اور خیر خواہی کرنے کے بھی آپ نے اپنی اصلاح نہ فرمائی اور صرف بے سر و پا اور بے سند بدعتون ہی کو رواج دیکر اس دین کو نقصان ہی پہنچایا تو ہمکو بھی شعر مندرجہ عنوان کے جواب مین ایک شعر ہی پڑھ کر پیچھا چھڑانا پڑیگا۔ شعر

آل نبیؐ کی جسمین حقارت تمام ہے
اے شیعہ ایسے پیار کو میرا سلام ہے

خاکسار گلاب الدین احمدی رہتاسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

ماموین اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار بعد نمبر ۱۹۰۳ء

منجملہ اون امتیازی نشانات کے جو اللہ تعالےٰ مامور من اللہ کو بخشتا ہے۔ ایک یہ بھی ہے کہ مامور من اللہ کی پیشگوئیان سب پوری ہوتی ہین کیونکہ جو امور واقع ہونیوالے ہوتے ہین وہ اون کا علم خدا تعالےٰ سے حاصل کر کے کہتا ہے اور اوس کی پیشگوئیون مین ایک شوکت اور عظمت ہوتی ہے۔ جو اون پیشگوئیون مین ہرگز نہین ہوتی جو بعض اشخاص اپنے علم کے رو سے یا بعض قرائن سے یا قدرتی اسباب یا علامات کو دیکھ کر اپنے تجربہ کی بنا پر کرتے ہین اور ان مین وہ تحدی اور زور نہین ہوتا جو مامور من اللہ کی پیشگوئیون مین ہوتا ہے۔ مامور من اللہ کہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے فلان امر کی خبر دی ہے۔ اور وہ ضرور ہی واقع ہوگا اور اوس کا یقین ایسا مضبوط ہوتا ہے کہ باوجود ظاہری اسباب کے جو اوس پیشگوئی کے پورا ہونے مین عوام الناس کی نظر مین بعض اوقات ایک رکاوٹ معلوم ہوتے ہین۔ وہ کبھی ایک ذرا سا وسوسہ بھی دل مین نہین لاتا اور بار بار دنیا کو یقین دلاتا ہے کہ میرے رب کی باتین جو اوس نے مجھ پر ظاہر کین ضرور بالضرور پوری ہو کر رہینگی۔ گویا اون کا کسی آئندہ وقت پر پورا ہونا اوس کو نظر آ رہا ہے اور وہ صفائی سے مشاہدہ کر رہا ہے جسکو دنیا نہین دیکھتی۔ برخلاف اس کے دوسرے لوگ جو انکل یا کسی حساب وغیرہ کے رو سے کوئی پیشگوئی کرتے ہین۔ اس مین ہرگز زمانہ و رنہین ہوتا اور نہ وہ پُر زور دعوے سے کہتے ہین۔ کہ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ وہ صرف اپنے قیاس یا کسی علم کے

لوگون کی پیشگوئیان صحیح معنون مین پیشگوئیان نہین ہین۔ پیشگوئی وہ ہوتی ہے جو انسانی علم اور طاقت سے بالاتر ہو۔ اور ایسی پیشگوئیان صرف وہی شخص کر سکتا ہے جسکو خدا تعالےٰ اپنی طرف سے علم بخشے۔ مثلاً زلزلہ والی پیشگوئی کی طرف خیال کرو۔ جو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوس کے وقوع سے بہت عرصہ پہلے کی تہی آپنے فرمایا کہ ایک ایسا زلزلہ آنیوالا ہے جس سے پہاڑ پہٹ جاوینگے مکانات کا نام و نشان نہ رہیگا اور وہ ایسا ہوگا کہ اوس کی نظیر پہلے زمانون مین بہت ہی کم ملیگی اور پھر اللہ تعالےٰ نے ایسا ہی کیا۔ کانگڑہ کا پہاڑ پہٹ گیا مکانات کا نام و نشان نہ رہا۔ ہزارون آدمی زندہ درگور ہوئے۔ اور ہزارون بے خانمان ہوگئے اور یہ ایک ایسا زلزلہ تہا۔ کہ جسکی نظیر برٹش انڈیا کی تاریخ مین یا اس سے پہلے کسی زمانہ مین نہین ملتی۔ ہندؤن کا معبد یا بُت خانہ جو ہزارہا سال سے چلا آتا تہا تہ وبالا ہو کر ملیامیٹ ہوگیا۔ اب کیا کوئی شخص اپنی اٹکل یا علم کے رو سے ایسی تحدی کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ایسا واقعہ آنے والا ہے؟ ہرگز نہین۔ ایک مشہور جی آلوجسٹ (ماہر طبقات الارض) جاپان سے اس زلزلہ کی تباہی کو دیکھنے آیا اور اوس نے مقامات تباہ شدہ کا ملاحظہ کر کے اپنے علم کے رو سے پیشگوئی کی کہ اب یہان کے لوگون کو کوئی خطرہ نہین کیونکہ دو سو سال تک اب کوئی زلزلہ نہین آئیگا مگر کیا اوس کی پیشگوئی پوری ہوئی؟ ہرگز نہین۔ تہوڑے عرصہ کے بعد ہی ایک اور زلزلہ حضرت اقدس ؑ کی پیشگوئی کے مطابق آیا۔ جس مین یہ بتایا گیا تہا کہ جو مکانات لوگ پہر بناینگے اللہ تعالےٰ اون کو بہی منہدم کردیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا یعنے لوگون کے نو تعمیر کردہ مکانات زلزلے سے گر گئے۔ اب ایک اور پیشگوئی کیطرف خیال کرو۔ حضرت اقدس نے خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق براہین احمدیہ مین لکھا کہ ایک ایسی بیماری آنیوالی ہے جو دنیا مین بہت تباہی کریگی اور وہ اس لیئے آئیگی کہ لوگ میری تکذیب کرینگے دُکھہ دینگے۔ گالیان دینگے۔ کافر اکفر دجّال وغیرہ نامون سے پکارینگے۔ اور شوخی و شرارت سے باز نہین آوینگے اور

کرنے کے لیئے ہوگی۔ چنانچہ وہ بیماری آئی اور اوس نے ایک خوفناک تباہی ملک مین کی مگر شریرون اور دل کے اندہون نے عبرت نہ پکڑی۔ پھر پنجاب مین طاعون آنے سے پہلے آنحضرت ؑ نے اپنا ایک رویا مشتہر کیا اور لوگون کو توبہ کرنے کا حکم دیا کیونکہ آپنے فرمایا کہ طاعون پنجاب مین آنیوالی ہے۔ چنانچہ تہوڑا ہی عرصہ اس کے بعد طاعون بڑے زور و شور کے ساتھہ ملک پنجاب مین پڑی اور لاکہون آدمی اوس کا شکار ہوئے۔ اب کوئی بتلائے کہ کیا انسان اپنے علم سے ایسی غیب کی باتین قبل از وقت کہہ سکتا ہے؟ مخالفین کو لازم ہے کہ سوچین اور غور کرین۔ اب مین ایک اور پیشگوئی کیطرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہون حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پنڈت لیکہرام کی استدعا پر اس کی نسبت اس کی موت سے کئی سال پہلے فرمایا کہ بسبب اون ہتک آمیز اور بے ادبانہ الفاظ کے جو وہ بزرگان دین اور خدا کے پاک انبیاء علیہم السلام خصوصاً ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ کے حق مین استعمال کرتا ہے ایک خارق عادت عذاب کی موت کا مزہ چکہہ کر اوسے چند سال کے اندر گرایا جاویگا اور اوسی اشتہار مین یہ تحدیاً الفاظ تہے کہ ضرور اوس پر عذاب آویگا اور اگر نہ آوے تو مین خدا تعالیٰ کیطرف سے نہین اور جو کچھہ سزا مجھہ کو دی جاوے مین بخوشی اوس کو قبول کرونگا اور اوس کے ساتھہ بطور نوٹ یہ بہی لکہدیا کہ اب آریہ صاحبان کو چاہیئے کہ سب ملکر اپنے پرمیشر سے دعا کرین کہ یہ عذاب اون کے وکیل کے سر سے ٹل جائے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا تہا۔ کہ حضرت اقدس آنیوالے عذاب کو دیکھہ رہے تہے اور یقین تام سے فرماتے تہے کہ وہ وارد ہو چکا اور ہرگز نہین ٹلیگا چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ ایسا ہی ہُوا۔ مگر افسوس مخالفون اور دل کے اعمٰی لوگون نے اسے قبول نہ کیا۔ چاہیئے تو یہ تہا کہ اس سے اون کے دلون پر ایک سخت چوٹ لگتی اور وہ امام کے قدمون مین جا گرتے اور خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے۔ کہ اتنا بڑا نشان ظاہر ہُوا اور اسلام کی فتح ہوئی۔ مگر برعکس اس کے انہون نے کچھہ بہی توجہ نہ کی۔ اور امام علیہ السلام کی مخالفت پر ویسے

اس مامور من اللہ نے کین جو اپنے اپنے وقتون پر پوری ہوئین۔ مگر مخالفون کے نزدیک گویا ایک بہی پوری نہین ہوئی اور یہ ایسے ہی ہے جیسے پہلے نبیون کیوقت اور جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین منکرون کو نشان پر نشان دکہائے جاتے تہے۔ مگر وہ یہی کہتے تہے۔ کہ کوئی نشان نہین دکہایا جاتا۔ گویا وہ خدا کے نشانون کو نشان ہی نہین گردانتے تہے اور ایسا ہی حال اس زمانہ مین ہو رہا ہے۔ خود مسلمان بڑے بڑے عالم اور صوفی کہلانے والے سنت اللہ سے ناواقف ثابت ہوئے اور منکران پیشین ہی کے زمرہ مین داخل ہوئے۔ افسوس! خدا تعالیٰ مخلوقات پر رحم کرے اور اون کو راہ راست پر لاوے۔ آمین

اب رہی یہ بات کہ اگر مامور من اللہ کی سب پیشگوئیان صحیح ہوتی ہین۔ تو کیا وجہ کہ اکثر لوگ اون کے پورا ہونے کے قائل نہین ہوتے اور نہ اون پر ایمان لاتے ہین سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قدیم سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے اور خدا تعالیٰ کو یونہی منظور ہے کہ اس علم مین جو وہ اپنے ماموٗر کو غیبی امور کی نسبت بخشتا ہے۔ ایک پہلو خفا کا بہی رہتا کہ اہل بصیرت اور نظر تعمق اور غور سے دیکھنے والون کو اور رد و سرون مین ایک کہلا امتیاز ہو چنانچہ اہل بصیرت اون پر ایمان لا کر ایمان بالغیب کا ثواب حاصل کرتے ہین اور جو لوگ غور نہین کرتے اور سنت اللہ سے ناواقف ہوتے ہین وہ اپنی کجی اور بے بصیرتی کی وجہ سے خفا کے پہلو کو نہ سمجھہ کر اس سے ٹہوکر کہاتے ہین اور بدظنی مین پڑ کر انکار جیسی بلا مین گرفتار ہو جاتے ہین اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین مومنون کی ایک یہ صفت بہی بیان فرماتا ہے کہ وہ غیب پر ایمان لانے والے ہوتے ہین جیسے فرمایا "یؤمنون بالغیب" سو یہ مومن کی ایک بڑی خصوصیت ہے کہ وہ خدا کی پُر حکمت باتون پر ایمان لاتا ہے۔ مگر افسوس اس زمانہ کے اکثر مسلمان مشابہ بالکفار ہوگئے جو یہ چاہتے ہین۔ کہ کسی امر کو ایمان بالغیب کے رنگ مین نہ مانین یعنے صرف اس صورت مین مانین کہ جب ایک بات ایسی عیان اور ظاہر ہو جائے جیسے کہ سورج یا کوئی اور عالم اسباب کی چیز۔ مگر اون کو یہ معلوم نہین کہ جو بات عیان اور آشکار ہو جاویگی اس کے ماننے مین کوئی ثواب حاصل نہین ہو سکتا کیونکہ اس کے تسلیم کرنے مین کافر مومن اور مشرک سب برابر ہونگے۔ اللہ تعالےٰ کی اسمین کہ غیب

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میری بات ٹالکر۔ نہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آسمانوں پر ہی گئے ہین۔ اچھا گئے سہی مگر دو تین گھنٹہ مین ہی واپس آگئے وہان حضرت عیسے کیطرح تو کوئی جائے سکونت نہ اختیار کر لی اور نہ ہی خداوندکریم نے ایک دو دن ٹھیرا کر کہا بلکہ چند گھنٹوں کے بعد واپس زمین پر بھیجدیا۔ مگر حضرت عیسے علیہ السلام کے ساتھ خداوندتعالے کو نہایت درجہ کی اُلفت ہے جن کو اتنے سو برس سے زندہ اپنے پاس اس واسطے بٹھا رکھا ہے کہ وہ آخری زمانہ مین میرے محبوب کی امت سے خیر امت کا خطاب چھین لین اور اپنی پیغمبری سے معزول ہون واہ صاحب کیسے عقل کی بات ہے۔ (بیوی صاحب خاموش حیران) مین نے کہا کہ دیکھو قرآن کریم فرماتا ہے۔ وما جعلناہم جسدًا لا یاکلون الطعام مین نے کوئی ایسا جسم نہین بنایا۔ جو کھانا نہ کھاتا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ جب تک زندہ تھے کھانا کھایا کرتے تھے۔ سو اب اگر آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سکونت اختیار کی ہے۔ تو ان کے کھانے کا کیا بندوبست کوئی باورچی بہتر وغیرہ بھی ساتھ ضروری ہوگا۔ جو کہ ان کی زندگی کے لوازمات پورے کرتا ہو۔

(جواب) وہ کھانے پینے کے محتاج نہین ان کا جسم ایسا ہی ہے جیساکہ فرشتون کا۔

(جواب الجواب) مین نے کہا بالکل ٹھیک یہ تو مین پہلے ہی مان چکی ہون کہ نیک لوگون کو بعد از موت لطیف جسم ملتا ہے۔ جو کہ فرشتون کے جسم کی طرح ہوتا ہے اور وہی جسم جنت مین جاتا ہے۔

(سوال) مین نے کہا بالفرض عیسیٰ علیہ السلام فرشتون کے جسم مین اترین تو آپ انہین کیسے دیکھین گے کیونکہ فرشتے سوائے پیغمبرون کے دکھائی نہین دیتے۔

(جواب) وہ دنیا مین آکر انسان بن جاوین گے اور ان کے ساتھ غیب سے یہ ندا آوے گی کہ یہ مسیح ہے۔ قبول کرلو ورنہ پچھتاؤ گے۔

(سوال) کاش کہ یہ منادی فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے دیا جاتا تو وہ صلیب سے بچ رہتے ان کی قوم ان کی قدر عزت کرتی بعد از ان اگر حضرت عیسیٰ السلام نے فرشتہ بن کر آنا ہے تو یہ سمجھو کہ آگیا اور انسانی جامہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لے لیا۔

(جواب) پہلا اُنہی کہ وہ مہدویت کا بھی دعوے کرتے ہین۔ مہدی کی مان کا نام آمنہ باپ کا نام عبداللہ قوم سید عیسیٰ کی مان کا نام مریم ہونا یہ کیسے بننے لگے۔ مینے کہا کہ جب تم ایک سیڑھی وفات مسیح والی چڑھ جاؤگی تو پھر تمھین ان کے دعاوی بتلاؤن گی۔ ابھی کچھ مختصر سا سمجھا دیتی ہون۔ اول یہ حدیث ہے۔ کہ لا مھدی الا عیسے۔ اور پھر دوسری اماماً حکماً سے کم یہ صاف ظاہر کر رہی ہین کہ وہ ایک ہی شخص ہے اور ہوگا بھی تم مین سے۔ سو جو آنیوالا شخص تھا وہ تو آگیا مگر آپ لوگون کی آنکھون پر پردے پڑے ہوئے ہین اگرچہ خداوند جل شانہ کسی کو گمراہ نہین کرتا۔ مگر جب انسان ایک فعل کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے مقابل ایک خدا کا فعل ہو جاتا ہے۔ جب مکان کے تمام دروازے بند کر دئے جاوین تو خداوندکریم اپنی سورج کی روشنی کو اندر نہین آنے دیتے جو شخص کچھ مدت اپنے ہاتھ کو بیکار رکھ ڈارہے وہ سوکھ جاتا ہے۔ ایسا ہی آپ لوگون کا حال ہوگیا ہے آپ نہین سمجھتے۔ کہ ان باتون مین استعارے ہوتے ہین۔ اگر کسی کو کہا جاوے کہ وہ بشر ہے تو کیا اس کے پنجے منہ وغیرہ سب بشر کی مانند ہی ہو جاوینگے نہین بلکہ اس مین ایک بہادری کی صفت پائی جاتی ہے۔ جس کیواسطے بشر کہا گیا اگر کسی پہلوان کو رستم کہا جاوے تو کیا وہ سچ مچ ہی رستم آگیا۔ جسکو سینکڑے برس مرے ہوئے گذر گئے بلکہ اس مین صرف ایک جوانمردی رستم والی پائی جاتی تھی۔ ایسا ہی ہمارے حضرت اقدس مین عیسے علیہ السلام والی صفتین پائی جاتی ہین۔ جیساکہ مسیح علیہ السلام یہودیون کو راہ راست دکھانے آئے تھے ویسا ہی یہ مسیح موعود یہودی صفت مولویون کو راہ راست پر لانے آئے مین نہی یہودی اصلی یہودی ہین پس یہ مسیح بھی مثیل مسیح ہین اس واسطے ان نامون کو حقیقت پر محمول کرنا سراسر جہل اور نادانی ہے۔ جیساکہ مسیح کا کام قتل الخنزیر اور کسر الصلیب لکھا گیا ہے سو اگر ظاہری معنے لئے جاؤ تو بتلاؤ کہ اگر حضرت مسیح نے دیوانہ وار پانچ دس صلیبین توڑ دین تو کیا فائدہ ہوا۔ پادری لوگ اور بنالین گے اور اگر نازل ہوتے ہی سؤر مارنے شروع کر دئے تو انگریزون نے کھالئے وہ بھی ان کو ہی نفع پہنچگیا یا چوہڑے چمار خوش ہوئے۔ جنکو عیسے علیہ السلام نے آکر شکار ماردیا۔ ہمین ان کے آنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا (بیوی لاجواب) مینے کہا کہ میری بات کانون کی کھڑکیان کھول کر سُن کہ کسر الصلیب سے مراد عیسائی دین کا توڑنا تھا۔ جو کہ مسیح کیوقت زور دن پر ہوگا۔ اور قتل خنزیر سے بد آدمیون کو بزور قلم مارنا ہے۔ سنتے ہی بیوی کے اوسان خطا ہوگئے۔ مجنونانہ سوال کیا۔ مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے ہین۔

(جواب) مین نے کہا افسوس تم عقل سے کوسون دور ہو اگر کچھ خداداد لیاقت ہوتی تو ایسا سوال نہ کرتی مین تو پہلے تمھین کہہ چکی ہون کہ جب تم مسیح ناصری کو قبر مین سُلا دوگی تو پھر سب یہ باتین سمجھا دون گی۔ مگر یہ خاتم النبین کی حقیقت بھی سمجھائے دیتی ہون۔ خاتم النبین کے یہ معنے ہین کہ کوئی نبی یا مرسل ان کی مہر تصدیق یا کامل اتباع کے بغیر مبعوث نہین ہوسکتا اور یہ بھی خوب واضح رہے۔ کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہین آسکتا۔ جیساکہ گذشتہ زمانون مین پے در پے پیغمبر آتے رہے اور اگلے رسولون کی شریعتین تخفیف ترمیم ہوتی رہین۔ ہمارے سرور کائنات فخر موجودات گویاکہ رحمت اور انوار الٰہیہ اور برکات یزدانیہ کا ایک ناپیداکنار سمندر ہین جن کا منبع خود خداوندعالم ہے۔ اس سمندر سے وقتاً فوقتاً جب ظلمت تاریکی اور روحانی خشک سالی کا دور آتا ہا تو حسب مقتضائے وقت دنہلات ندی اور نالے نکلتے رہے جو کہ باغ احمد کو سرسبز و شاداب کرتے رہے اب اس وقت چونکہ ظلمت و دہریت جہالت و جاہلیت ضلالت کا عالمگیر شور اور شر اور فتنہ برپا ہوگیا تھا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

اخبارات کی رائے اور اُنپر ریویو

نورافشان گورنمنٹ پر معترض ہے

عیسائیون کا اخبار نورافشان ۲۷۔ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء کے پرچے مین رقمطراز ہے جاپانیون کی ترقی کا ایک سبب یہ ہے۔ کہ اس نے یوروپ اور امریکہ کی تعلیمی حالت کو دیکھ کر اپنے لوگون کی ضرورت کے پورا کرنے کا ہی خاطر خواہ انتظام کر دیا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم دونون ملکون کی تعلیمی حالت کا مقابلہ کرین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی آبادی چار کروڑ ستر لاکھ کی ہے۔ جاپان کا رقبہ صوبہ مدراس کے برابر اور آبادی اضلاع متوسط کے لگ بھگ ہے۔ لیکن برٹش انڈیا کی آبادی ۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ہے۔ جاپان اپنے لوگون کی تعلیم کے لئے پبلک فنڈ مین سے پچاس لاکھ پونڈ سے کچھ اوپر خرچ کرتا ہے مگر برٹش انڈیا مین ۲۵ لاکھ پونڈ سے کچھ کم خرچ کئے جاتے ہین۔ اگر وہ رقم جو ہماری گورنمنٹ تعلیم کے لئے خرچ کرتی ہے۔ جاپانیون کے برابر کی جاوے تو گورنمنٹ کو موجودہ رقم سے اٹھارہ گنا یعنے دو کروڑ ستر لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑے گا۔ ہماری گورنمنٹ کا موجودہ تعلیمی خرچ جاپان کے اس خرچ سے بھی کم ہے جو جاپان مین تعلیم کے علاوہ محض عمارتون مین ہی خرچ کیا جاتا ہے۔ جاپان مین فی کس تعلیم پر [illegible] برٹش انڈیا مین [illegible] خرچ کئے جاتے ہین۔ بڑودہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ مگر اس مین فی کس [illegible] سالانہ خرچ ہوتے ہین۔ جرمنی [illegible]۔ فرانس مین [illegible] انگلستان سے سپین [illegible]۔ اٹلی [illegible] فی کس تعلیم پر خرچ کرتی ہے۔ جاپان گورنمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم کے وسیلے کامل۔ مضبوط اور آزاد طبیعت انسان پیدا کرے مگر ہماری سرکار کی غرض یہ ہے کہ اس کو ایسے شخص مل سکین جن سے گورنمنٹ اس ملک کے انتظام مین مدد لے سکے۔

بدر اگرچہ اپنی اس رائے کے اخیر مین نورافشان نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہمین صبر سے انتظار کرنا چاہیئے کیونکہ گورنمنٹ کی توجہ اب اس پر لگ گئی ہے اور وہ ہماری تعلیمی حالت کو سدھارنے اور اس کو جاپان وغیرہ دیگر ممالک کے پیمانے پر لانے کی کوشش مین مشغول ہے۔ تاہم جس پیرایہ مین غیر ممالک کے اخراجات تعلیم کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ اگرچہ پادری صاحبان کو اس لحاظ سے مفید پڑے کہ معترضانہ خیالات کے آریہ ہندو یہ سمجھ لین کہ عیسائی ہمارے ہم خیال ہین لیکن ایسی غلط فہمیون سے مناسب نہین کہ پادری صاحبان عیسائیت کی تائید خاص کرین اور جس گورنمنٹ کا نمک کھا رہے ہین اسی کی مخالفت مین نادان لوگون کو جوش مین آنے کا موقع دین۔

کیا میونسپل اکونٹ کوڈ مین اصلاح کی ضرورت ہے

اخبار میونسپل گزٹ صدر لاہور ۲۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء لکھتا ہے۔ کہ میونسپل کوڈ مین بہت سی باتون کی اصلاح کی ضرورت ہے اور ان دقتون کی رفع داری کیلئے ایک کانفرنس منعقد کرنی چاہیئے۔ جس مین ہر میونسپل کمیٹی کیطرف سے وائس پریزیڈنٹ سکرٹری اور سپرنٹنڈنٹ چنگی کو شامل کر کے رائے لی جائے بلکہ اصل نقائص تو اس طریق پر معلوم ہو سکتے ہین کہ ایک خاص تعداد ہا بروز کی بھی بلائی جائے۔ جس سے اصل دقتین دریافت کر کر ان پر غور کیا جائے۔ صرف یہی طریق ایسا ہے"۔

بدر۔ اس مین شک نہین کہ ہر ایک قانون تجربہ کے بعد کچھ نہ کچھ اصلاح کا محتاج نظر آیا ہے۔ لیکن اس کے واسطے گورنمنٹ ہمیشہ خود اصلاحی پرچیان کتابون کے اندر لگاتی رہتی ہے۔ میونسپل اکونٹ کوڈ کو بنے ہوئے بمشکل تین سال گذرے ہون گے اور اسے بہت غور و خوض کے بعد منظور کیا گیا تہا۔ اب اتنی جلدی اس کے بدلنے کی تجویز کرنا مناسب نہ ہوگا۔ البتہ نئے ایڈیشن کے وقت کارکنان کمیٹہائے و تجار کی رائے لینا بہتر ہوگا اور امید ہے۔ کہ گورنمنٹ ایسا ہی کریگی۔

حکومت انگریزی کی ضرورت

اخبار وکیل ہندوؤن اور آریون کے اس ظالمانہ سلوک کی طرف اشارہ کر کے جو وہ مسلمانون پر دفاتر سرکاری اور اخبارات کے آرٹیکلون مین کر رہے ہے لکھتا ہے ہمارے بلند پایہ ہمسایون کا یہی طرز عمل ہے جسے دیکھتے ہوئے نہایت زور سے اس امر کی تائید کرنی پڑتی ہے کہ ہندوستان مین انگریزی حکومت نہ صرف انگریزون کے لئے مفید ہے بلکہ خود ہندوستان جیسے ملک مین اسبات کی سخت ضرورت اور از بس احتیاج ہے کہ انگریزون جیسی نصفت شعار، روشنضمیر اور اعلےٰ تعلیمیافتہ قوم یہان کے ایوان حکومت پر قابض ہے۔

بدر۔ بہت درست رائے ہے۔

ذخیرہ معلومات

۱۔ اگر کوئی شخص بدون آرام لئے راتدن برابر چلتا رہے تو اوس کو تمام دنیا کے گرد گھوم آنے کے لئے ۴۲۵ دن لگین گے

۲۔ زمین سے سات میل کی بلندی پر انسان کو تنفس لینا سخت دشوار ہے۔

۳۔ گلاب کا درخت سب سے پہلے سنہ ۱۳۰۶ء مین انگلستان مین لایا گیا۔ پہلے دمشق دارالملک شام سے کروسیڈس فرنگستان لے گیا۔

۴۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تمام دن کی جسمانی محنت اور تین گھنٹہ کی تعلیمی محنت سے جسم انسان کو بہت ضرر پہونچتا ہے۔

۵۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ پاگلون مین فی تین ہزار ہ سولہ نفر عشق و محبت کی وجہ سے دیوانے ہوتے ہین۔

۶۔ انگلینڈ مین فی ہفتہ تخمیناً بیس ہزار سے زائد مریض ہسپتالون سے دوائی لیتے ہین۔

۷۔ شترمرغ کے ایک انڈے کا وزن تخمیناً چار پونڈ ہوتا ہے۔

۸۔ ریل معمولی فی گھنٹہ ۱۰ سے ۱۲ میل جاتی ہے۔

۹۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ڈاکخانہ مین داخل ہوئی چٹھیات سے فی دس لاکھ صرف بیس چٹھیان (ان ڈلیورڈ) یعنی بدون تقسیم کئے رہ جاتی ہین۔

۱۰۔ تمام دنیا مین صرف تین جگہ پر سبز برف دستیاب ہوتا ہے جزیرہ آئسلینڈ مین ماؤنٹ ہیکلا پر۔ دریائے اوبی کے منبع کے مقام پر اور امریکہ شمالی مین ایک جگہ ہے۔

ذہانت کا بد استعمال

ایک انگریزی مُصنّف کا قول ہے کہ " جرائم پیشہ بالطبع ذہین ہوتے ہیں۔ ہرچند وہ اپنی ذہانت کا بدترین استعمال کرتے ہیں" ذہانت کا بدترین یا بہترین استعمال ایک علیحدہ بات ہے۔ مگر کسی صورت میں اس (دانائی) کی موجودگی سے انکار نہیں ہوسکتا۔ بھلا سٹر ہیرم میکسم نے اپنی ذہانت کا بہترین استعمال کیا ہے؟ گو یہ دوسری بات ہے۔ کہ ہم اپنی (زعم کی) ڈکشنری میں جس کام کو چاہیں۔ اچھا قرار دیں۔ جسے چاہیں بُرا۔ مگر نگاہ تعمق سے دیکھا جاوے۔ تو میکسم گن موجد کا کام بھی قابل نفرین ہے۔ خیر! یہ جملہ معترضہ تھا۔ تو جرائم پیشہ کی تاریخ بھی اصحاب فطرت کے لئے ایک عجیب تاریخ کا منصب رکھتی ہے۔ اس تاریخ کا مطالعہ عقل بڑھاتا ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اشرف المخلوقات انسان کی جنس ہیں۔ کوئی ممبر سوسائٹی کے فوائد کے لئے ریل یا تار ایجاد کرتا ہے۔ تو اوس کے مقابلہ میں خود غرض انسان ذاتی فوائد کے خیال سے جرائم کی نوعیت میں ویسی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ حیرت خیز ایجادیں کرتے ہیں۔ ذیل کی مثالوں سے ہم اپنے اس مضمون کی تصدیق واضح طور پر کرینگے۔ بعض مکار اپنی توجہ کا جولان گاہ ریل کے سفر کو مقرر کرتے ہیں (جیسے حال میں روسی جیبرا) کچھ مدت گذری۔ ایک ٹرین جب براڈ سٹریٹ سے چاک فارم کو جارہی تھی۔ ایک شخص شریفانہ لباس پہنے ہوئے (جو آنکھ علم ومعلوم ہوگئی ہے) تیسرے درجے کے ایک کمرے میں (جس میں شہر کے کاروباری آدمی سوار تھے) داخل ہوا۔ ٹھیک جسوقت ٹرین شارڈ برج سے روانہ ہوئی۔ تو وہ نیچے کو جھک گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس نے فرش کے تختے سے کوئی چیز اٹھائی ہے۔ ایسی چیزیں قسمت ہی سے ملتی ہیں۔ اوس نے اپنے ہاتھ میں ایک پونڈ (سکہ) دکھا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ایک ہی لمحہ میں تمام مسافروں کے ہاتھ اپنی جیبوں میں تھے۔ کہ کہیں ہمارا پونڈ تو نہیں گر گیا۔ دو آدمیوں نے کہا کہ ہمارے پونڈ گم ہوئے ہیں۔ مگر ایک بوڑھے آدمی نے تو قسم بھی کھالی کہ ٹھیک میرا پونڈ اس وقت گرا ہے جبکہ یہ آدمی گاڑی میں داخل ہوا تھا اوس بوڑھے نے اُٹھانیوالے سے مطالبہ کیا۔ آخر طول طویل بحث کے بعد مسافروں کی کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ اس پونڈ کو نصفا نصف بوڑھا اور شریف آدمی تقسیم کر لیں۔ اگر تم مجھے دس شلنگ دیدو تو میں پونڈ تمہارے حوالے کرسکتا ہوں۔ جنٹلمین نے کہا۔

بیچارے بوڑھے کے پاس دس شلنگ تو موجود نہیں تھے۔ صرف دو شلنگ ۶ پینس (قریباً پونے دو روپے) اس کے پاس تھے۔ لیکن جنٹلمین نے ضمنی کے طور پر وہی نقدی لے کر پونڈ اوس کے حوالے کردیا وہ جنٹلمین تو خدا معلوم کہاں اترا مگر ٹرین کے ڈلسٹن پہونچنے پر بوڑھے آدمی سودا کرنے والے نے یہ پونڈ خوشی خوشی ایک صراف کو دیا۔ کہ اس کی ریزگاریاں دیدو لیکن صراف نے پونڈ کو ہاتھ میں لیتے ہی یہ کہہ کر پھینکدیا کہ اوہو یہ تو جعلی ہے۔ تم یہ خراب سکہ کہاں سے لائے اس طرح وہ عیار پونے دو روپے مفت اوڑا لے گیا لیکن بڈھا واقعی اس سزا کا مستوجب تھا۔ کیونکہ کوئی پونڈ اوس کا ریل میں نہیں گرا تھا اور اوس نے لالچ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو اس جعلی پونڈ کا مالک ظاہر کیا تھا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ بلکہ ابھی خیر گذری۔ کہ آپ کو عدالتوں میں گھسیٹا نہ پڑا۔

پندرہ سال کا عرصہ ہُوا کہ بلفاسٹ (آئر لینڈ) میں ایک دن صبح کے وقت ایک شخص اپنے کمرے میں مردہ پایا گیا۔ پولیس نے تحقیقات شروع کی۔ اور اثنائے تفتیش میں معلوم ہوا۔ کہ متوفی اپنی بیوی سے ناراض رہتا تھا۔ اس سے شبہ پیدا ہوا کہ اس کی بیوی نے اسے زہر دیکر مار ڈالا ہے۔ لاش امتحان کے لئے ڈاکٹروں کے سامنے لائی گئی جنہوں نے بڑے بحث مباحثہ کے بعد قرار دیا۔ کہ متوفی کا زہر سے مرنا غلب ہے لیکن یقینی امر نہیں اور نہ تحقیق ہوسکتا ہے کہ وہ کون سے زہر سے ہلاک ہُوا۔ معاملہ چونکہ مشکوک تھا اسلئے ملزمہ کو شک کا فائدہ دیکر بری کیا گیا مگر اس کے فیصلہ کے دو دن بعد ہی ملزمہ غائب ہوگئی۔ ایک ماہ بعد وہ مکان ایک وکیل نے کرایہ پر لیا۔ نئے کرایہ دار کو یہاں پندرہ دن ہوئے تھے۔ کہ ایک دن اس کا کتا اسی کمرے میں مُردہ پایا گیا۔ اب شبہ پیدا ہُوا کہ ضرور کتا بھی متوفی شخص کی طرح مسموم ہے۔ تحقیقات شروع ہوئی اور بڑی کوشش سے آخرکار یہ راز کھلا کہ اس مکان کے متصل ایک اور مکان میں چونہ کی بھٹی ہے۔ جہاں سے زہریلے بخارات ایک سوراخ کی راہ سے اس کمرے میں آتے ہیں۔ یہ بخارات اس وقت میں زیادہ مہلک ہوجاتے ہیں۔ جب کمرے کا دروازہ ایک دودن بند رکھا جاوے۔ آخرکار شہادتوں اور واقعات سے فیصلہ ہوگیا۔ کہ متوفی آدمی کی بیوی اس راز سے واقف تھی اور اس نے دیدہ دانستہ اپنے شوہر کو اس کمرے میں سُلایا تھا جہاں وہ صبح کو مردہ پاگیا۔

قتل کے عجیب غریب واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اس واقعہ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جو کہ چند سال ہوئے آسٹریا میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ ایک دکاندار رات کے وقت اپنی دوکان میں سوتے ہوئے کسی سبب سے جاگ پڑا کیا دیکھتا ہے کہ دوکان میں رات کے وقت ایک سوراخ ہورہا ہے اور ایک چور اوس کی راہ سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔ کہ دکاندار نے جھٹ کرکے اس کے دونوں پیر مضبوط تھام لئے چور کے ہمراہی بھی باہر نقب کے پاس ہی کھڑے تھے۔ جانبین میں جدوجہد شروع ہوئی۔ چور کے ساتھی چاہتے تھے۔ کہ اُسے کھینچکر باہر نکال لیں اور دکاندار اسپر تلا ہوا تھا کہ اسے سوراخ سے باہر نکلنے نہ دے اور ساتھ ہی چور چورکے آوازے اڑا رہا تھا۔ چوروں نے اب وہاں زیادہ ٹھیرنا مناسب نہ سمجھا بھاگ گئے اور دوکاندار نے بڑی آسانی سے چور کو اندر کھینچ لیا مگر اس کی حیرانی کی کوئی حد نہ تھی۔ جب دوکاندار نے دیکھا کہ چور کے ہمراہی بڑی بیدردی سے اپنے ساتھی کا سر کاٹ کرلے گئے تاکہ یہ معلوم نہو کہ یہ کس خاندان یا معرکے کا چور ہے اور دوکاندار صاحب مدتوں تک عدالت میں مارے مارے پھرا کئے اور اپنی بریت ثابت کرتے رہتے۔

بالکل ایسا ہی ایک سردمہری و سفاکی کا ایک واقعہ فرجاڈ نامی ایک شخص کی نسبت سنا گیا ہے کسی بات پر وہ اپنے بہنوئی (حقیقی) سے ناراض ہوگیا اور دل میں انتقام کی ٹھیرائی۔ اس غرض سے اس نے دو بلڈاگ (کتے) پالنے شروع کئے اور انہیں ایسا سدھایا کہ جب فرجاڈ ان کے سامنے سیٹی بجاتا تو وہ جھٹ اس شخص پر جو پاس کھڑا ہوتا حملہ کردیتے ایک دفعہ ظالم نے انہیں تین دن تک کمرہ میں بھوکا بند رکھا اور رات کو ایسے وقت نکالا جب اس کا بہنوئی سامنے گلی میں آرہا تھا اندھیرے میں فرجاڈ نے کتوں کو گلی میں چھوڑ کر سیٹی بجائی اور انہوں نے بیچارے راہرو کو چار منٹ میں چیر پھاڑ کر ہڈیاں پرے رکھدیں قابل اطمینان بات یہ ہے کہ سنگدل مجرم گرفتار ہو گیا کیونکہ

عزیز

اِسلامی دُنیا

معاملات مقدونیہ اور جرمنی

وزیر اعظم جرمنی نے پارلیمنٹ مین تقریر کرتے ہوئے مقدونیہ کی بابت بیان کیا کہ جرمنی کی یہ خواہش ہے کہ موجودہ انتظام حکومت بحال رہے اور طاقتون کا اتفاق قایم رہے لیکن نا قابل عملدر آمد اور خطرناک تجاویز پر عمل کرنا محال ہے۔ ایسی نادر تجویزین جن سے سلطان کی حکومت مختل ہو جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ترکی کو اشتعال اور ناراضی پیدا ہوگی اور مسلمان آبادی مخالفت پر آمادہ ہو جائے گی۔ یہ اشارہ غالباً انگلستان کی مجوزہ سکیم کی طرف ہے۔

مسجد کا افتتاح

اخبار سول ملٹری گزٹ کے مطبع کے احاطہ مین ایک دلچسپ رسم ادا ہوئی یعنے اس اخبار کے پروپرائیٹرون نے مطبع مذکور کے مسلمان ملازمون کے نماز پڑھنے کے لئے ایک چھوٹی سی مسجد بنوائی ہے اس مین پہلی مرتبہ نماز ہوئی۔ ایڈیٹر و منیجر کے اہل عملہ اور مطبع کے بہت سے نوکر موجود تھے۔ شیخ حکیم علی قریشی نے مسلمان عملہ کے لوگون کی طرف سے تقریر کی اور مسٹر ڈی ڈبلیو میٹ منیجر پریس کو اور مسٹر جیمس ایل او اکرسی۔ آئی۔ ای کی خدمت مین ایک ایک ایڈریس پیش کیا۔

ان دونون جنٹلمینون نے ایڈریسون کا مختصر طور سے جواب دیا۔ اور مسٹر جیمس واکر نے دروازہ مسجد کا پردہ اُٹھا کر کہا کہ یہ مسجد افتتاح ہوئی اس وقت تعریف کے نعرے بلند کئے گئے۔ مسٹر ناصر علی نے ایک نظم پڑھی۔ بعد ازان لوگ پان الائچی لے کر رخصت ہوئے

شور و شر

ایس۔ ابن علی مالک و ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مرادآباد کو ایک مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی مین ۳ ماہ قید و جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل مین عدالت سشن نے صرف ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کافی سمجھا امید ہے کہ ہائیکورٹ سے شاید یہ بھی معاف ہو جائے۔

تناولی مین تمام لائیسنسدارون کے ہتھیار واپس لے لئے گئے ہین۔ اس اندیشہ سے کہ کہین شورش انگیز لوگ چرا کر نہ لے جاوین۔ اور بلوہ مین استعمال نہ کرین۔

زار کی حالت

روس مین شاہی خاندان کے تباہ کرنے کی کوشش ہمیشہ ہوتی رہتی ہے مگر تقدیر سے بچ جاتے ہین۔ گذشتہ فروری مین ایک بڑی تدبیر زار اور زارینہ اور ولی عہد کی ہلاکت کی گئی تھی۔ جس وقت شہنشاہ بیگم اپنے بچے کو کمرے مین لیکر آئین۔ بستر پر ایک کاغذ پایا۔ جس مین جلی حرفون کی یہ عبارت پڑھی گئی۔

آج سے کل تک زار اور ولی عہد ہلاک کر دئے جاوین گے۔ زارینہ بچے کو لیکر دو میل تک بھاگی چلی گئین۔

تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ایوان شاہی کے اردگرد سُرنگ لگا کر بارود بچھادی گئی۔ اور بجلی کا تار بھی لگا دیا گیا ہے۔ صرف دیا سلائی دکھانے کی دیر تھی ایک منٹ مین محل اڑ جاتا۔

چین مین ناراضی

چینیون نے جو ایک جاپانی جہاز جس پر آلات حرب لدے ہوئے تھے گرفتار کر لیا تھا اس پر جاپان نے بڑا زور شور دکھایا اور جنگ کی دھمکی دے کر تاوان وصول کیا اور معافی منگوائی۔ اس بات سے چین کی رعایا اپنے فارن آفس پر بہت ناراض ہوئی ہے۔

کانٹن مین چینیون کے متعدد جلسے ہوئے ہین ایک جلسہ مین ۰ ۵ ہزار آدمی جمع ہوئے۔ بڑی پُر جوش تقریرین ہوئین۔ گورنر جنرل یوان شکیائی کو جس نے جاپانیون کا مطالبہ منظور کیا۔ ملامت کئے جانے کا ریزولیوشن پاس ہوا۔

جاپانیون کے خلاف اس قدر جوش جلسہ مین ظاہر کیا گیا۔ کہ ہر ایک جاپانی چیز کو بائیکاٹ کرنے کی قسم کھائی گئی اور جلسہ مین جس قدر آدمی جاپانی ساخت کے کپڑے۔ ٹوپیان یا رومال رکھتے تھے سب نے اتار پھینکے۔ اور ایک جگہ ڈھیر لگا کر جلا دئے۔

اگر چینیون مین قومی عزت کا احساس اس درجہ ہے۔ تو بہت جلد وہ جاپانیون کے ہم سر ہو جاوین گے۔ مگر جاپانیون سے دشمنی پیدا کرنا ابھی ان کے قبل از وقت ہے۔

حوادث زمانہ

ہولناک آتشزدگی

جنوبی شان سٹیٹ کے مقام یانگوی مین ۶ ما ہحال کو بڑی بھاری آگ لگی۔ رات کے پونے دو بجے سے آگ شروع ہو کر آناً فاناً آدھے شہر مین پھیل گئی۔ بڑی بڑی عمارتین جن مین وہان کے راجہ کا محل اور بدھ مذہب کی پانچ چھ خانقاہین ایک شفاخانہ ۲۷۸ مکانات شامل تھے خاکستر ہو گئین۔ ۲ ½ لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔ دو آدمی جل گئے۔ خیریت سے شہر اس وقت خالی تھا کیونکہ اکثر لوگ راجہ کی پیشوائی کو گئے ہوئے تھے۔ جو کلکتہ سے واپس آ رہا تھا۔

جہاز پر جانون کا نقصان

کلکتہ پورٹ ٹرسٹ پر ۲۷ مارچ کو ایک افسوسناک حادثہ ہوا ہے۔ جس وقت جہاز جانے کو تھا۔ تو تکمیل سامان معائنہ کے لئے مسٹر میتھیو چیف انجنیر مع خالسی مستری کے بورڈ پر گئے۔ دو بجے کے قریب ایک سخت گونج کی آواز سنائی دی جس پر فوراً جہازی پولیس کی کشتیان بغرض تفتیش حالات چھوڑ دی گئین۔ معلوم ہوا کہ میتھیو اور خالسی مشین انجن کے پھٹنے مین آ کر راہی ملک عدم ہو گئے اور سب سے زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ ان کی لاش کا بھی نام و نشان نہین ملا۔ محض چند گوشت کے لوتھڑے ملے اور بس۔ مسٹر میتھیو کی شادی بھی ابھی حال ہی مین ہوئی تھی۔

دیوبند کے سٹیشن کے قریب نارتھ ویسٹرن ریلوے نمبر ۸۴ ڈون مسافر ٹرین کا انجن اور ۶ گاڑیان گذشتہ جمعرات کو پٹڑی سے اتر گیا لیکن جانون کی خیریت رہی۔

انتخاب الاخبار

ہرات کے متصل ایک روسی جاسوس پکڑا گیا وہ مُلّا کے بھیس میں تھا۔ زالکوف نام کابل میں قید ہے۔

ہندوستان میں جو کرنسی نوٹ تمام آبادی میں مُروّج ہیں ۳۴ کروڑ ۴۸ لاکھ ۷۰ ہزار کے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کا امتحان بی ٹی بتھ دارالیسٹر کی تعطیلوں میں لیں گے۔ اسی طرح قانونی امتحان بھی۔

پشاور کے تھانہ جھنگی کے موضع مزا ڈھیر کو سرحدی لٹیروں نے خوب دل کھول کر لوٹا ہے۔

کئی مکان بہو بخت کے قریب ۳۰ ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ ایک ہندو کو قید کر کے بھی لے گئے ہیں۔

رُلدو رام داروغہ آبکاری جالندھر کو بجرم رشوت ستانی پانچسال قید سخت ہوئی جرمانہ بھی ۵۰۰۔

لالہ فقیر چند جوہریان دہلی نے ۸ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔ خود لالہ صاحب روپوش ہیں۔

آسیکے متصل کے محلہ اودیوں میں سخت آتش زدگی سے قریب ۵۰ اکوٹھے جل گئے۔ نقصان ۴ لاکھ۔

لکھنؤ کے ۴۰۰ شیعوں نے کمشنر سے فریاد کی کہ محرم پر سنی لوگ چاریاری کے جھنڈے نہ نکالیں۔

ٹنٹسن کی جدید چینی ریلوے کے لئے ۱۵ کروڑ روپیہ کا قرض ضرورت سے زیادہ پیش کیا گیا ہے۔

ساحل کاسہ بلانکر سے ۸۰۰۰ فرنچ فوج علاقہ مداکرہ سر کرنے کو بھیجی گئی۔ مورا کو میں ہے۔

شرقی بنگالہ و آسام کی پراونشل محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا آیندہ اجلاس ۱۸ و ۱۹۔ اپریل کو میمن سنگھ میں ہوگا۔

کلکتہ پولیس نے ۲۵۰ اشخاص پر بہ ایام ہولی فحش گیت گانے اور راہ چلتوں پر کیچڑ پھینکنے کے لئے مقدمہ چلایا

ان اشخاص میں سے اکثر نے جرم سے اقبال کر لیا عدالت نے انہیں ۸۔ آنے تا تین روپیہ جرمانہ کیا۔

کلکتہ میں ہیضہ کا سخت زور ہے۔ پچھلے ہفتے اس بیماری سے ۳۰۴ فوتیاں ہوئیں۔ ضروری احتیاط لازم۔

روسی گورنمنٹ تمام سکولوں میں جاپانی زبان سکھانے کے لئے کمربستہ ہے۔ ایک مستقل کمیٹی اس کام کے لئے قائم ہوئی ہے۔

روسی حکام منچوریا کی شمالی ریلوے کیطرف سے نئے نئے قوانین اور ریگولیشن شائع کر رہے ہیں جن سے تکمیت چین کی تباہی ہے۔

دوسری طرف جاپان پوسٹل کنونشن کی تجویزیں کر رہا ہے روس و جاپان مل کر شاید منچوریا کو ہضم کر جاویں گے۔

ڈاک کا انتظام جاپان اپنے ہاتھوں میں رکھنا چاہتا ہے روس ریلوے کو تیار کرنا چاہتا ہے درمیان میں چین پس گیا۔

نٹال گورنمنٹ آیندہ اجلاس میں ایک اور خوفناک اور سخ وہ قانون پاس کرنا چاہتی ہے۔ جس سے ہندیوں کا داخلہ بند ہو گا۔

اس قانون سے ہندیوں کی اچھی طرح جکڑ بندی کی جاویگی۔ کل ہندیوں کو قابو رکھا جاویگا۔ بعد اور مشکلات کچھ عرصہ بعد ہندیوں کا نٹال میں داخلہ ہی ناجائز تصور ہوگا۔ عرب کے تجار پیشہ کو بھی تنگ کرنے لگے۔

مانچسٹر کی مس ریلینڈز نے ۲۷۶۸۴۴۳ پونڈ سٹرلنگ برائے خیرات چھوڑا۔ ہند کے پیٹیپٹ زنانہ ورک کے لئے ۵۰۰۰۔

تحصیلداران پنجاب کا سالانہ امتحان یونیورسٹی ہال لاہور میں ۲۷۔ اپریل سے لیا جاویگا۔

مسٹر ایچ ٹی نولٹن صاحب سکرٹری پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی چنے گیے رائیصاحب ٹھاپر ریٹائر ہو گئے۔

لالہ راجپت رائے نے چار انگریزی اخباروں کو ہتک عزت کی نالش کا نوٹس دیا ورنہ معافی مانگیں۔

اس کی نالش ہائیکورٹ کلکتہ میں کی جاویگی۔ دو اخبار ہندوستان کے ہیں اور دو لندن کے اخبار ہیں

لاہور میں ڈی سنٹرلیمائزیشن کمیشن ۱۱۔ اپریل کو آویگی ۱۲ تا ۱۸ اپریل شہادتیں لیگی۔

تار کے ڈلیفرڈ پیغامات لاہور سے آگرہ بمبئی کو ڈاک میں بھیجتے ہیں۔ کام کی بھرمار ہے۔

وادی زود کے دستہ فوج پر سلیمان خیل نے حملہ کیا لیکن تین لٹیرے قتل ہوئے۔ تین رفلیں چھن گئیں۔

نوشہرہ درگائی کی ریلوے بجائے تنگ کو فراخ پٹڑی پر بنائیں گے۔ اس کو چکدرہ تک توسیع کریں گے۔

رنگون کی خبر ٹونگو میں دخانی کارخانہ کا بائلر پھٹ گیا۔ پانچ آدمی ہلاک اور دس زخمی ہوئے۔

(بقیہ صفحہ ۔۔)

حالانکہ اس کے زندہ رہنے کا سوال ہی ابھی شک میں ہے ہمنے جس وقت یہ پیشگوئی کی قوم کے لوگوں نے سخت مخالفت کی اور باوجود مخالفت شدید کے یہ بات پوری ہوئی۔ اگر آپ اسکی تکذیب کرتے ہیں تو کسی مخبری کی مثال دیں جس نے اس کروفر کے ساتھ لتے برس پہلے پیشگوئی کی ہوا اور باوجود ہر طرح کی مخالفت کے پھر پوری ہو گئی ہو۔ صاحب۔ ہمنے مانا کہ پیشگوئی آپ کی نبوت کا نشان ہے کوئی اور۔ حضور۔ عبدالحی (مولوی نورالدین صاحب کے لڑکے کو پیش کر کے) یہ ہماری دعا سے پیدا ہوا ہے۔ ایک مخالف نے جب مولویصاحب کا لڑکا مر گیا اعتراض کیا تو ہمنے دعا کی جو خدا نے سن لی اور بشارت دی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکی پشت پر دنبل کا نشان ہوگا چنانچہ دیکھو یہ نشان۔ میڈم نے دریافت کیا کہ ہماری کتابوں میں تو لکھا ہے کہ مسیح دوبارہ آئیگا کیا آپ ہی مسیح ہیں اور پھر خدا مجسم ہوا ہے۔ مفتی صاحب نے اسے سمجھایا کہ خدا کا مجسم ہو کر آنا غلط ہے ان انبیاء کا وجود خدا نما ہوتا ہے اور آمد ثانی کا یہ سوال مسیح کے وقت اس کے سامنے سیٹل (فیصلہ) ہو چکا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تم سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری تھا تو اس نے بتایا کہ وہ یوحنا ہے جس سے ثابت ہوا کہ کسی کی آمد ثانی کا مطلب اسکی روح و قوت میں آنا ہے۔ صاحب۔ آپکے آنیکا مقصد کیا ہے۔ حضور۔ مخلوق کی اعتقادی و عملی غلطیوں کی اصلاح۔ اور ہم اور قوموں کا ذکر نہیں کرتے عیسائیوں ہی کو لو۔ مسیح بیشک ایک برگزیدہ انسان تھا مگر وہ اسے خدا کہتے ہیں۔ کیا لامحدود طاقتوں والے خدا کے پاس ایک ہی نمونہ تھا کہ وہ اس کی مثل نہ بنا سکا پھر ان لوگوں نے اپنی کتاب پر عمل چھوڑ دیا۔ محرمات کا کچھ لحاظ نہیں (صاحب نے اسے تسلیم کیا کہ بیشک) یہ لوگ جو مسیح کو خدا قرار دیتے ہیں اس سے ان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے انسان آخر انسان ہے رسول اس لئے آتے ہیں کہ لوگ اس کی پیروی کریں اس کا نمونہ اختیار کریں بھلا ایک خدا کے دنیا میں آنے سے دنیا کو کیا فائدہ۔ کیونکہ انسان نے انسان ہی رہنا ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا پس پیروی اور نمونہ کیلئے رسول آنا چاہیئے نہ کہ خدا اور پھر ایک ہی شخص کو الٰہی تجلیات کا مظہر جاننا تو اس کی ہتک کرنا ہے یہ تو ایسا ہے۔ جیسے کوئی کسی بادشاہ کی تعریف کرے کہ ایک ہی آدمی اس کی رعیت میں سے ہے ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں ہی نبی آئے یورپ و امریکہ میں بھی۔ ہم خدا کے فیض کو عام قرار دیتے ہیں بند یا نبی ہی گندہ ہو جاتا ہے جیسا وہ تمام ملکوں کا خدا ہے ایسا ہی تمام ملکوں میں اس کا فیض جاری ہے، وہ ہمیشہ اپنے بندے خلقت کی ہدایت کیلئے بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا تم لوگ...

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کتاب ... صفحہ جم کی نامی تحفۃ الملوک الدین جناب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ... کی وفات اور مسیح موعود کی صداقت سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں ... رائی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ... نوا مسئلہ پر لطیف تقریر لکھی ہے جس ... ع بھی نکالدیا ہے۔ قیمت ۸ر

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

... حضرت اقدس کی آج تک ... نظمیں اس میں ... درج ہیں۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہیں کہ آئندہ جو نظمیں ... ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

مہر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فی نفس امروہی۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی ... صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کی ... کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ (۱ر)

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اپنی کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت ہر غلامی اور عصمت انبیاء ۔ ۸ر

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف بیس جلدیں باقی ہیں۔ قیمت صرف ار

البرہان الصریح فی تائید المسیح

ممیرا

میرے پاس اصلی ممیرا ہے۔ جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت نے اس ممیرے کو دیکھا اور خرید ا بھی ہے سب بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا۔ اگر کوئی ثابت کر دے کہ یہ ممیرا نہیں۔ تو قیمت بھی واپس دیدونگا۔ راستی کے قدر دان اسے خریدیں۔

احمد نور۔ مہاجر کابلی ... قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۶ر جنوری سنہ ... و بدر مورخہ ۳۰ر جنوری میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس پہنچنی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد عہ اور محصول ہر ۔ تین مل کر چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتادی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔

مجموعہ فتادی احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی پنجاب

رسید زر

یکم اپریل ۱۹۰۹ء		۵ تا ۶ اپریل ۱۹۰۹ء	
چودہری اللہ دتا صاحب ۵۹۸	۶	عبد العزیز صاحب ۱۲۴۳	عہ
۲- اپریل ۱۹۰۹ء		فضل الٰہی صاحب ۲۴۴	للعہ
محمد ایوب خان صاحب ۵۶۱	صہ	محبوب عالم صاحب ۱۵۱۲	للعہ
منشی غلام محمد صاحب ۱۶۹۳	للعہ	میان عبد اللہ صاحب ۱۵۴۴	عہ
۳- اپریل ۱۹۰۹ء		ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷	للعہ
علی بخش صاحب ۱۱۹۰	سے	چودہری طفیل محمد صاحب ۱۰۹۸	سے
جام محمد صاحب ۸۵۴	۶		

بقایا دار حساب صاف کریں۔

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ کئی سال ہوئے کہ میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آگیا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھے بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہو گئے ہیں ... انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا یا ... فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئی ہیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی میری تحریک سے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا۔ جیسا کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر کونسل دربار ٹونک راجپوتانہ سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کی نسبت دے رہا ہے۔ یہ گولیاں تمام ... بہ از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کیلئے تو بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرتے ہی تھک جاتے ہوں۔ انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لیے کمزوری کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی۔ یاد رہے۔ کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی باعث ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ بیس گولی عہ۔ علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں از آن جملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ سبل۔ خارش چشم۔ سدہ آنکھوں سے پانی جاری رہنا اور ابتدائی ... اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے۔ فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرعہ فی بکس عہ۔ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ۔ سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جسمیں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل و بیچین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کیلئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی بکس عہ

پتہ۔ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہوں۔

محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ ... سنگھ۔ گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپا۔

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸ | آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان

جلد ۷ — نمبر ۱۵

۱۳ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ عیسےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲/

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن سہ از حضرت احدیت است | منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان مطلع ایمان آمد | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ سنگہ
عام قیمت پیشگی ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ للعہ
مابعد ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ عہ
فی پرچہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۲/

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اون کے حساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی البتہ جو صاحبان دستی قیمت دیں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر کے نام ہونی چاہیئے ۔ منیجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں اور جن کو بیعت کنندہ دہراتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اون تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد کل حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

[illegible]

بدر مسیح

خدا کی تازہ وحی

میاں منظور محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدس کے گھر میں رہتے ہیں) مرض سل سے بیمار ہے۔ حضرت کو اس کی نسبت الہام ہوا۔

۱- حٰم۔ تلک آیات الکتب المبین

ترجمہ- لفظ حم میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنے ہیں کہ اس میں کئی نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مقرر ہیں

۲- بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے

۳- ماتم کدہ

۴- انی احافظ کلمن فی الدار من ھذہ المرض الذی ھو ساری

ترجمہ میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤں گا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔

من ہذہ المرض یعنے من ہذہ الافت

فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہیں۔ اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں۔

پھر حضرت کو بیمار کے واسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں اور الہام ہوا کہ

۵- امید سے بڑھکر فائدہ ہوا۔

۶- دوبارہ زندگی

۷- منسوخ شدہ زندگی

۸- انی بری من ذالک

(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے)

۹- کتب اللہ علی نفسہ الرحمۃ

ترجمہ- خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے۔

۱۰- حق علینا نصر المومنین

ترجمہ- ہم مومن کی ضرور نصرت کرتے ہیں

۱۱- اتانی الرحمۃ فی اول الذکر و آخر الذکر

یعنے وہ شخص جو بیمار تھے ان کی نسبت جب دعا کی گئی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی

۱۲- رحمت اور فضل کا مقام شکر کا مقام

دورہ وفد

تیسرے وفد کے دورہ کے متعلق حسب ذیل اعلان اخبار میں کیا جاتا ہے اور بذریعہ خط بھی جماعتہائے متعلقہ کو اطلاع دی گئی ہے۔

۱۶-اپریل جمعرات کی شام کو ۱۰ بجے رات کے لاہور سے روانہ ہوکر ۱۷-اپریل ۸ بجے صبح کے راولپنڈی۔ راولپنڈی سے ۱۷-اپریل ۸ بجے شام روانہ ہوکر گجرات ۱۷-اپریل ساڑھے سات بجے شام کے گجرات سے ۱۸-اپریل ۸ بجے صبح کے روانہ ہوکر وزیرآباد ۱۸-اپریل گیارہ بجے۔ وزیرآباد ۱۸-اپریل ۵ بجے شام کے روانہ ہوکر جموں ۹ بجے رات کے جموں سے نو بجے رات کے ۱۹-اپریل چلکر سیالکوٹ ۱۰ بجے رات کے اور سیالکوٹ سے ۲۰-اپریل چھ بجے شام کے چلکر واپس لاہور۔

ڈاک ولایت

عیسائیت و اسلام پرسٹن میں پادری ٹیف بی میر نے یہ بیان کیا ہے کہ ہر ملک کے بعض حصوں میں گرجا گہروں کی آمدنی اس قدر کم ہوگئی ہے کہ ناچ و تماشوں سے سرمایہ جمع کرنا پڑتا ہے واقعی اگر خدا (تثلیث والا) ایسا ہی دیوالیہ ہوگیا ہے کہ اس کے گرجا گہر کی آمدنی میں کھیل تماشوں سے کام لینا پڑتا ہے تو پہر تمام بکھیڑا ایک قلم کیوں نہ موقوف کر دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مذہب ڈگمگا رہا ہے جب عبادتگاہوں میں آدمیوں کو پھسلا کر بلایا جائے اور مذہبی معاملات کیطرف توجہ دلانے کے لئے بھتیری صورتیں اختیار کی جاویں تو اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ مذہب کہاں تک وسیع ہوگا جنمیں ایسی باتوں کی اجازت دیگئی ہے۔

اخبار کرسچن ورلڈ لکھتا ہے۔ کہ حیوانیت لندن میں تو اپنی تکمیل کو ہو چکی ہے اس کا علم ادب وسیع اور عالمگیر ہے ہر گلی کے نکڑ پر پبلک مکانات موجود ہیں جہاں کا دستور العمل کچھ اور ہی ہے۔ وہاں کی پبلک کی رائے ہی علیحدہ ہے اور جہاں کے باشندے اپنی حالت پر مطمئن معلوم ہوتے ہیں۔ اس شہر میں جہاں کفر کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہو وہاں اس بات کے خیال سے جسم میں تھرتھری پیدا ہو جاتی ہے کہ ہزار ہا لڑکے سال بسال اپنا وطن چھوڑ کر دیگر اضلاع سے وہاں آئیں۔ شراب نوشی ان سب خباثت کی جڑ رہی۔ لیکن ان سب بدتہذیبیوں اور بے شرمیوں سے شراب کی پکی دوستی ہے"۔ افسوس ہے کہ اخبار کرسچن ورلڈ نے ان الفاظ کو لکھتے ہوئے یہ خیال نہ کیا کہ انگلستان میں جو اخلاقی بدتہذیبیاں پھیلی ہیں۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ اسلام کے قوانین فطرت کے بالکل مطابق اور موافق ہیں آج لندن میں جو خرابیاں ہیں اور جن کی برائیاں آج پادریوں کو محسوس ہو رہی ہیں۔ وہ شریعت اسلام کے مذہبی قوانین سے بالکل ممنوع ہیں۔ شراب نوشی کا دفعیہ کسی پارلیمنٹ کے قانون سے نہ تو ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر ممکن ہے تو اسی صورت سے ہے۔ کہ یہ امر ذہن نشین کر دیا جائے کہ شراب نوشی خدا کے احکام کے بالکل خلاف ہے مذہب اسلام نے شراب نوشی۔ قمار بازی۔ اور عیاشی کی جن صاف اور زبردست لفظوں میں ممانعت کی ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ ان خرابیوں سے مسلمان نہ صرف بطور سوسائٹی کے پرہیز کرتے ہیں۔ بلکہ مذہبی طور پر اس سے نفرت کلی رکھتے ہیں۔ جس کی نظیر تمام اسلامی ممالک میں مل سکتی ہے اگر انگلستان اپنے اخلاق کو سدہار سکتا ہے تو اس کے لئے یہی ترکیب ہے۔ کہ وہ اسلام کے عمدہ اصولوں کو اختیار کرے اور پہر انگلستان سے شراب خوری۔ قمار بازی۔ سود خوری۔ زنا۔ فحش وغیرہ خرابیاں جلد نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اور انگریزی نسل کی تنزلی کا کچھ بھی اندیشہ باقی نہ رہے گا۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، جسے ہر قوم و ملت کا آدمی بلا تکلف قبول کر سکتا ہے۔ نیچر کا یہی منشا ہے کہ انسان اسلام ہی کے لئے پیدا ہوا ہے اور اسلام انسان کی بہتری کو۔ اسلام کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ ابتدائے تخلیق عالم سے یہ مذہب جاری ہے اور جاری رہے گا۔ مذہب اسلام کے فطری مذہب ہونے پر انسانی عقل ہمیشہ ساتھ دیتی رہی ہے۔ اسلام کا ہر ایک مسئلہ سائنس کی کسوٹی پر روز اول میں پہلے ہی سے کس لیا گیا ہے۔ ہمعصر انسٹیٹیوٹ مولانا شبلی کے لکچر کا خاصہ اسی بارہ میں درج کرتا ہے۔ کہ اونہوں نے اپنے لکچر میں بمقام علی گڈہ یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام ایک فطری مذہب ہے اور دنیا کے تمام مذہبوں سے زیادہ وہ اس قابل ہے کہ اس کو عام آدمی قبول کر سکیں۔ اس دعوے کے ثابت کرنے کے لئے انہوں نے فرمایا۔ کہ ہندوؤں میں برہمنوں چھتریوں ویشوں اور شودروں کے یکسان حقوق نہیں ہیں ان میں کوئی شخص عبادت نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ ایک پنڈت موجود نہ ہو۔ یعنے خدا تک پہنچنے کے لئے بھی ان میں سے ہر ایک کو اپنے سے اعلے شخص کی مدد کی ضرورت ہے۔ شودر کے کانوں میں اگر ویدوں کی آواز پہونچے تو شاستروں کا حکم ہے کہ اس کے کانوں میں سیسہ پگہلا کر ڈالا جائے عیسائیوں کا بھی یہی حال ہے۔ جب تک کوئی شخص پادری کے سامنے توبہ نہ کرے اور پادری اس کی مغفرت کا وعدہ نہ کرے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ مردوں اور عورتوں کے حقوق میں مساوات بھی ان مذہبوں میں نہیں ہے۔ اس بات کو بہت عرصہ نہیں گذرا کہ عیسائی بھی ہندوؤں کیطرح عورتوں کو ذلت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ان میں ایک دفعہ اس سوال پر بحث ہوئی تھی کہ عورتوں میں روح ہے یا نہیں فیصلہ یہ ہوا۔ کہ روح تو ہے۔ مگر وہ مردوں کی غلامی کے لئے بنائی گئی ہیں۔ یورپ میں چند روز پہلے یہ دستور بھی تھا۔ کہ شادی ہوتے ہی بیوی کی جائداد خاوند کے قبضہ میں چلی جاتی تھی۔ برخلاف اس کے اسلام میں سب کے حقوق یکساں ہیں۔ ایک کو دوسرے پر کوئی برتری بجز نیکی اور پرہیزگاری کے نہیں ہے یہاں ایک کی توبہ دوسرے کے ذریعہ سے قبول نہیں ہوتی۔ اسلام نے صاف اعلان کیا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق یکساں ہیں اور جو مرد کمائیں وہ اون کا اور جو عورتیں کمائیں وہ ان کا مال ہے۔ اسلام حکم دیتا ہے۔ کہ جو خود کھاؤ وہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ۔ غلاموں کے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ادنےٰ حالت سے نکلکر امارت اور حکومت کے رتبہ پر پہونچ گئے کہ جب کوئی شخص مذہب اسلام قبول کرلیتا ہے خواہ وہ کسی قوم اور ملک کا ہو اس کو فوراً وہی حقوق مل جاتے ہیں جو سب مسلمانوں کو ملے ہوئے ہیں۔ (وطن السلام)

ہنٹلی پامر بسکٹ ہز اکسلنسی شیخ عبد اللہ کوئیلم بی۔ اے۔ شیخ الاسلام وکیل لورپول سے اکثر مسلمانوں نے دریافت کیا تہا کہ ہنٹلی پامر کے بسکٹ جو ٹنگ میں تیار ہو کر ہندوستان و دیگر مقامات میں کثرت سے فروخت ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کے قابل استعمال ہیں یا نہیں چنانچہ شیخ الاسلام نے کمپنی کو لکھا کہ ہم بسکٹ کی تیاری کا کارخانہ اس نیت سے معائنہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی شے مسلمانوں کے مذہب کے خلاف سور کی چربی وغیرہ کے قسم سے تو استعمال نہیں ہوتی اس کا جواب کارخانہ نے یہ دیا کہ ہمارا دستور نہیں کہ ہم باہر کے آدمیوں کو اپنا کارخانہ دکھلائیں یا مال کی بناوٹ کی تحقیقات کرنے دیں بسکٹ میں کون کون سی شے استعمال ہوتی ہے اس کو بھی ہم نہیں بتلا سکتے سوائے اس کے اور کوئی اطمینان نہیں دے سکتے کہ بازار میں جو عمدہ اور خالص چیزیں دستیاب ہوتی ہیں انہیں سے ہم اپنے بسکٹ تیار کرتے ہیں ہم اپنے تجارتی راز کو جو قیمتی ہے افشا کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس جواب پر شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ ہم اس کی سفارش نہیں کر سکتے کہ مسلمان اس کارخانے کے بسکٹ یا کیک استعمال کریں۔

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب مختار عدالت وسکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)
گزشتہ اشاعت سے آگے

حقیقۃ الوحی

شیخ صاحب نے اتمام البرہان کے صفحہ ۱۵ - ۲۹ مین وحی والہام سے مترادف لمعنے ہونے نہ ہونے کی بحث چھیڑ کر غیر متعلق ہمہ خانہ فرسائی شروع کر دی اور اس معرکۃ الآرا بحث کو یون ناتمام چھوڑ کر سرسری طور سے یہ نتیجہ نکال لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا آنا منقطع ہوگیا۔ اور پہر خاموش ہوگئے۔ لہذا ہم اس مضمون مین وحی کے معنے حقیقت وحی اور اس کے بقاء و انقطاع پہ ذرا بسط کے ساتھ بحث کرین گے اور اسی ضمن مین شحت والہام کے معنے حقیقت الہام اور وحی و الہام کے مترادف لمعنے ہونے نہ ہونے پر بہی بحث کرین گے پس واضح ہو کہ وحی کے لغوی معنے حسب ذیل ہین۔

وحی کے لغوی معنی

الوحی۔ الاشارۃ یقال وحیت الیہ بخبر کذا ای اشرت وصوت بہ رویداً نقلہ الجوہری وقال الراغب الاشارۃ السریعۃ قلت وعلی ذلک قولہ فاوحی الیہم ان سبحوا وفی القاموس الوحی الاشارۃ والمکتوب والرسالۃ والالہام والکلام الخفی وکل ما القیتہ الی غیرک اھ وقال ابن الاعرابی یقال اوحی الرجل اذا بعث برسول ثقۃ الی عبد من عبیدہ ثقۃ اھ واللغۃ الفاشیۃ فی القرآن اوحی بالالف والمصدر المجرد ویجوز فی غیر القرآن وحی الیہ وحیاً والوحی ما یوحیہ اللہ الی انبیاءہ (تاج) قال تعالیٰ۔ واوحینا الیک الآیۃ۔ وقال ابن الانباری سمّی وحیاً لان الملک اسرہ عن الخلق وخص بہ النبی المبعوث الیہ و ... لا یجاہرون لیستر بعضہم الی بعض ... اصل الحرف ثم قصر وحاء علی معنی الہمہ۔ وقال ابو اسحق اصل الوحی فی اللغۃ اعلام فی خفاء ولذلک صار الالہام یسمی وحیاً قال الازہری وکذالک الاشارۃ والایحاء یسمی وحیاً والکتابۃ تسمّی وحیاً وقولہ عزوجل وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیاً او من وراء حجاب معناہ الا ان یوحی الیہ وحیاً فیعلمہ بما یعلم البشر انہ اعلمہ اما الہاماً او رؤیا واما ان ینزل علیہ کتاباً کما انزل علی موسیٰ او قرآناً یتلی علیہ کما انزلہ علی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ وکل ھذا اعلام وان اختلف اسبابھا والکلام فیہا۔ وقال الراغب اصل الوحی الاشارۃ السریعۃ وذلک یکون بالکلام علی سبیل الرمز والتعریض ویکون بصوت مجرد عن التراکیب وباشارۃ ببعض الجوارح وبالکتابۃ وغیر ذلک ویقال للکلمۃ الالہیۃ التی تلقی الی انبیاءہ واولیاءہ وحیٌ وذلک اما برسول مشاہد تری ذاتہ ویسمع کلامہ کتبلیغ جبرئیل فی صورۃ معینۃ واما بسماع کلامہ من غیر معاینۃ کسماع ... کلامہ تعالیٰ واما بالقاء فی الروع کحدیث ان جبرئیل نفث فی روعی واما بالہام نحو واوحینا الی ام موسی واما بتسخیر نحو واوحی ربک الی النحل۔

(تاج) وقولہ تعالیٰ واوحیت الی الحواریین ای القیت فی قلوبہم وقیل امرتہم وقولہ اذ یوحی ربک الی الملائکۃ ای یامر ومثلہ واوحی فی کل سماء امرھا

لغات القرآن جلد دوم مؤلفہ مولانا عبدالحی الحویزی۔

ترجمہ۔ وحی اشارہ کو کہتے ہین کہا جاتا ہے اشارہ کیا مین نے تیرے لئے ساتھ خبر کے اسی طرح یعنی اشارہ کیا مین نے اور آوازہ دیا مین نے تہوڑا نقل کیا اس کو جوہری نے اور کہا راغب نے اشارہ جلدی سے۔ مین کہتا ہون اور اوپر اس کے اللہ تعالیٰ کا قول پس اشارہ کیا طرف اون کے یہ کہ تسبیح کرین اور قاموس مین ہے۔ وحی کے معنی اشارہ اور کتابت اور مکتوب اور رسالت اور الہام اور کلام مخفی اور ہر ایک جو ڈالے تو اس کو طرف غیر اپنے کے اھ اور کہا ابن اعرابی نے کہا جاتا ہے۔ اوحی الرجل جب بہیجتا ہے ساتھ رسول ثقہ کے طرف بندے کے اپنے بندون مضبوط سے اھ۔ اور لغت مشہور قرآن مین اوحی ساتھ الف کے اور مصدر مجرد اور جائز غیر قرآن مین وحی الیہ وحیاً وحی کی گئی طرف اس کے وحی کیا جانا اور وحی جو وحی کرتا ہے۔ اللہ طرف اپنے نبیون کے (تاج) کہا اللہ تعالیٰ نے اور وحی کی ہم نے تیرے۔ الآیۃ۔ اور کہا ابن انباری نے نام رکہا گیا وحی اس واسطے کہ فرشتے چہپاتے ہین اس کو مخلوقات سے اور خاص کرتے ساتھ اوس کے نبی جو بہیجا ہوا ہوتا ہے طرف اس کے اور وحی کا اصل یہ ہے کہ مخفی کرتا ہے بعض اون کا طرف بعض کے جیسے کہ بیچ ہنے اللہ تعالیٰ کے ہے وحی کرتا ہے بعض ان کا طرف بعض کے ملمع ساز باتین دہوکہ دینے کے لئے یہ اصل حرف ہے پھر مقصود ہوا وحی کی اوس کو اوپر معنے کے الہام کیا اس کو اور کہا ابو اسحق نے اصل وحی لغت مین جتانا مخفی سے اور اس لئے یہ ہوگیا الہام نام رکہا جاتا ہے وحی کہا ازہری نے اور اسی طرح اشارہ اور ایما نام رکہا جاتا ہے وحی اور کتابت کا نام رکہا جاتا ہے وحی اور اوس کا قول اور نہین ہے واسطے بشر کے یہ کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی یا پردے کے پیچہے معنی اس کے مگر یہ کہ وحی کرے طرف اس کے وحی کرنا پس سکہاتا ہے ساتھ اوس کے سکہاتا ہے بشر کو یہ الہام یا رؤیا اور یا یہ کہ اوتارتا ہے اوس پر کتاب جیسے کہ اوتارا اوس نے موسیٰ پر یا قرآن پڑہا جاتا ہے اوس پر جیسے کہ اوتارا اوس نے اوس کو اوپر سردار ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہر ایک اعلام ہین اور اگرچہ مختلف ہین اسباب اور ان کے اور کلام اوس مین اور کہا راغب نے اصل ہے معنی اشارہ جلدی سے اور یہ ہوتا ہے ساتھ کلام کے اوپر طریقے رمز اور تعریض کے اور ہوتی ہے ساتھ آواز مجرد کے ترکیب سے اور ساتھ اشارہ کرتے بعض جوارح سے اور ساتھ کتابت کے اور سوا اس کے اور کہا جاتا ہے واسطے کلمہ الٰہیہ کے وہ جو ڈالتا ہے طرف نبیون اور ولیون اپنے کے وحی اور یہ بات ساتھ رسول مشاہد کے دیکہتا ہے اوس کی ذات کو اور سنتا ہے اوس کی کلام کو مانند پہنچانے جبرئیل کے بیچ صورت معینہ کے اور یا ساتھ سننے کلام کے بغیر دیکہنے کے مانند سننے کلام اللہ تعالیٰ کے اور یا ساتھ ڈالنے کے دل مین مانند حدیث کے کہ تحقیق جبرئیل نے پہونکا میرے دل مین اور یا ساتھ الہام کے مانند اور وحی کی ہم نے طرف ماں موسیٰ کے اور یا ساتھ قابو کرنے کے مانند اور وحی کی تیرے رب نے طرف شہد کی مکہیون کے (تاج) اور اللہ تعالیٰ کا قول اور وحی کی مین نے طرف حواریون کے یعنی ڈالی

مین سے بیچ دلون ان کے کے اور کہا گیا حکم کیا مین نے اون کو۔ اور اس کا قول جب وحی کرتا ہے تیرا رب طرف فرشتون کے یعنی حکم کرتا ہے اور مثل اس کے اور وحی کی بیچ ہر ایک آسمان کے اپنی بات کی"

غیاث اللغات مین لکھا ہے۔ وحی۔ بالفتح پیغام خدا و سخن برمز۔

الہام کے معنے

مجمع البحار مین لکھا ہے الالہام ان یلقی اللہ فی النفس امراً یبعثہ علی الفعل او الترک وھو نوع من الوحی یختص اللہ بہ من یشاء من عبادہ - یعنے الہام کے معنے یہ ہین کہ اللہ تعالے ڈالدے نفس مین ایک امر کو کہ باعث ہو وہ اس ملہم کو کسی چیز کے فعل پر یا ترک پر۔ اور وہ الہام ایک قسم ہے وحی کی۔ خاص کرتا ہے اللہ تعالے ساتھ اوس کے جس شخص کو چاہتا ہے اپنے بندون سے۔

غیاث مین لکھا ہے۔ الہام بالکسر انداختن در دل کسے انداختن خدا [illegible] از خیر و [illegible] از بحر الجواہر و [illegible] و منتخب و [illegible]

کشف کے معنے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] چیزے [illegible]

پس لغت اور قرآن کریم کی اصطلاح کے مطابق وحی [illegible] جیسا کہ عبارات منقولہ بالا سے ظاہر ہے [illegible] ہوئے کہ کسی چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز کی طرف [illegible] یا چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع [illegible] اور جب [illegible] کسی کو چھپی ہوئی بات یا مخفی چیز سے اطلاع دیجاوے تو اسلامی اصطلاح کے مطابق یہ کہا جاتا ہے کہ خدا نے اس پر وحی نازل کی۔ نزول وحی کی مختلف صورتین ہین جن مین کر بعض کو الہام یا کشف یا رویا سے تعبیر کرتے ہین۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کلیتاً و مطلقاً وحی الہی کا نزول منقطع ہو گیا یا بدستور سابق باقی ہے اگر بدستور سابق نہین تو وحی الہی کی تمام اقسام مین سے کونسی قسم منقطع ہو گئی۔ اور کونسی باقی ہے۔

جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نہ ہر قسم کی وحی الہی منقطع ہو گئی نہ ہر قسم کی وحی الہی کا نزول باقی و جاری رکھا گیا بلکہ بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے منقطع ہو گئی اور بعض قسم کی وحی ہمیشہ کے لئے باقی و جاری رکھی گئی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ شریعت محمدیہ چونکہ قیامت تک قائم رہیگی اور اس مین کسی قسم کی کمی بیشی یا تغیر و تبدیل مطابق آیۃ کریمہ نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور آیۃ کریمہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور آیۃ کریمہ ان اللہ لا یخلف المیعاد نہین ہو سکتی۔ اسلئے آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسی ربانی اطلاع یا وحی کسی شخص پر قیامت تک نازل نہین ہو سکتی جو شریعت جدیدہ لائے یا مخالف و ناسخ شریعت محمدیہ ہو۔ مسلم کی ایک حدیث منقولہ اتمام البرہان صفحہ ۴۲ مین جو یہ مذکور ہے کہ ام ایمن رض اس بات پہ روئین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد الوحی منقطع ہو گئی۔ وہ خاص وحی شریعت کے انقطاع کی طرف اشارہ ہے۔

غرض وحی شریعت کے سوائے باقی تمام قسمین وحی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قیامت تک [illegible] قائم [illegible] اور باقی و جاری ہین جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین اور نیز اوس سے پہلے قائم و جاری تہین۔ کیونکہ وجود باریتعالے اور اوس کی صفات خاصہ پر بندگان اللہ کو یقین دلانے اور اون کو حقائق و معارف شریعت سمجھانے اور نیز ایمانی و عرفانی حالت کی ترقی و تکمیل کے لئے اون کو مراتب ثلثہ علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین پر درجہ بدرجہ پہونچانے کے لئے ربانی اشارات و اعلامات یعنی بقیہ اقسام وحی کی ضرورت جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے تہی ویسے ہی بعد وفات تا قیامت باقی رہی اور رہیگی۔ تفسیر فتح البیان مین بہی یہی فیصلہ دیا ہے چنانچہ عبارت اس کی یہ ہے۔ والمتفق ان المنفی وحی الرسالۃ لا مطلق الوحی۔ یعنے اثبات پر سب کا اتفاق ہے کہ اولیاء کو وحی رسالت نہین ہوتی نہ یہ کہ مطلق وحی نہ ہوتی ہو۔ آیات و احادیث مندرجہ ذیل اس رائے کی موید ہین۔ خداوند کریم قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ نحن اولیٰؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلا من غفور رحیم۔ پارہ ۲۴

تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پہر اسی پر ٹہرے رہے اون پر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کہاؤ اور خوشی سنو اوس بہشت کی جس کا تم کو وعدہ تہا۔ ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تم کو وہان ہے جو چاہے جی تمہارا اور تم کو وہان ہے جو منگواؤ۔ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان سے۔

اس آیت سے جس کا نفاذ قیامت تک قائم رہیگا۔ ثابت ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالے کو اپنا رب مان لیتے ہین اور پہر اسپر استقامت دکہلاتے ہین اونپر ملائکۃ اللہ نازل ہوتے ہین اور اون کو خدا تعالی کی طرف سے یہ اطلاع دیتے ہین کہ تم نہ خوف کرو نہ غمگین ہو بلکہ اس بہشت کی خوشخبری سے جسکا تم کو وعدہ دیا گیا خوش ہو جاؤ ہم دنیا و آخرت مین تمہارے مددگار ہین۔ اب ظاہر ہے کہ مستقیم الاحوال موحدون کو فرشتے جو یہ اطلاع دیتے ہین تو صرف اپنی مرضی سے تو ایسا نہین کر سکتے بلکہ خدا کے حکم کی تعمیل ہی کرتے ہین اور خدا تعالے کا حکم پاکر اوس کی مرضی سے جو مخفی تہی اوس کے خاص بندون کو مطلع کرتے ہین اور پہلے ہم ثابت کر چکے ہین کہ متذکرہ بالا اطلاعین جو خدا کی طرف سے دیجاوین وحی الہی کی تعریف مین داخل ہین۔

قرآن کریم کی ایک دوسری آیت بہی اسی امر کی مصدق ہے اور وہ یہ ہے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین امنوا وکانوا یتقون لہم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ ذلک ہو الفوز العظیم

پارہ ۱۱ رکوع ۱۲

سن رکہو جو لوگ اللہ کی طرف ہین نہ ڈر ہے اون پر نہ وہ غم کہائین جو لوگ یقین لائے اور ڈر سے پرہیز کرتے اون کو ہے خوشخبری دنیا کے جیتے جی اور آخرت مین بدلتی نہین اللہ کی باتین یہی ہے بڑی مراد ملنی۔

اس آیت اور پہلی آیۃ دونون کا ایک ہی مطلب ہے۔ اولیاء اللہ کو بشارت آمیز اطلاعین دئے جانیکا دونون آیتون مین صراحتاً مذکور ہے۔ البتہ اس آیۃ مین یہ بات زیادہ ہے۔ کہ اولیاء اللہ کے لئے جو نصرت اور بشارت

(باقی آئندہ)

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ

میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب رئیس و ضلعدار بھیرہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

اور مخالف مذاہب کی موجیں اسلام کی کشتی غرق کرنے کو تھیں۔ اور ندی نالے خشک ہو جانے کی وجہ سے چمنستان احمدؐ پر خزان آگئی تھی تو ضروری تھا کہ سمندر سے اس پر آشوب زمانہ میں ایک عظیم الشان دریا نکالا جاتا جسکی تیرہ سو برس پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی جس سے گلستان اُمت محمدیہ بالکل [illegible] پھلتا اور بوقلمون غنچے اور شگوفے نکالتا جسکی خوشبودار ہوائیں تمام دنیا کو معطر کرتیں۔ ایسا نہ خدا پیدا کرتا جو اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کنارے پر پہونچاتا اگر یہ مانا جائے کہ [illegible] وحی و الہام منقطع ہو گیا اور نور نبوت کا آب رواں رک گیا او ختم ہو گیا تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ اسلام کا باغ ویران ہو گیا اب کوئی کتنا ہی مجاہدہ اور ریاضت کرے اس کی کوئی شنوائی نہیں اور کوئی چشمہ ہدایت سے لبالب ہو کر کھیتوں اور باغوں کو سیراب نہیں کر سکتا اور نیز (نعوذ باللہ) آیت صراط الذین انعمت علیہم کا ہر ایک نماز میں سکھایا جانا عبث دکھائی دیتا ہے۔ نعماء انبیا صدیق شہید کے درجات کا خواستگار ہونا ایک لغو امر ٹھہرتا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ نبوت سے مراد یہ نہیں ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا کوئی نئی شریعت لائے ہیں بلکہ یہاں نبوت سے مراد کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے نصیب ہوتی ہے۔

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال ✲ وصل دلدار ازل بے او محال

اور اس کثرت مکالمہ اور مخاطبہ کا نام گویا کہ دوسرے لفظوں میں نبوت ہے۔ مگر یہ ایمان رکھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری آسمان سے اُتر کر خلق خدا کو آخری زمانہ میں ہدایت پر لائینگے سراسر مہر نبوت کو توڑنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں سخت گستاخی اور بے ادبی کرنا اور خدا کے پاک کلام کو جھٹلانا ہے (بیوی خاموش) پھر بیوی سے پوچھا کہ وفات مسیح کے قائل ہوئے یا نہیں پھر بیوی [illegible] اور [illegible] کا اظہار کیا میں نے کہا چلو آگے ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین ... مرہا تحت موت والی آیت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کرۂ زمین سے کہیں آگے پیچھے نہیں جانے دیتی۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ جب تک تمہاری زندگی ہے یہاں ہی جیو گے اور یہاں ہی مرو گے اور پھر یہاں ہی سے نکالے جاؤگے قریب تھا کہ بیوی کی آنکھوں سے آنسو نکل آویں مجلس سے نکلکر دوڑی دوڑی اپنے باپ مولوی چاوہ صاحب کے پاس گئی [illegible] اور کہہ [illegible] [illegible] [illegible] کہ [illegible] لے [illegible] جسم ہو جواب ملا [illegible] میں نے کہا کہ کوئی ٹھیک ہے کہ جہاں خدا نہیں جہاں تین آدمی ہیں وہاں چوتھا خدا ہے جہاں [illegible] وہاں [illegible] خدا ہے۔ غرضیکہ ہر جگہ خدا حاضر ناظر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام جو کہ مجسم ہیں کبھی خدا کے ساتھ نظر نہیں آتے۔ میں نے کہا بیوی صاحبہ اگر آپ مجھے قرآن کریم سے عیسیٰ علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر جانا نکال دیں تو میں بخوشی پانسو روپیہ نقد انعام دینے کو طیار ہوں بیوی صاحبہ نے کیا اظہار عقلمندی کیا۔ کہ قرآن کریم کا حاشیہ مجھے دکھلانے لگی کہ دیکھو یہ آسمان کا لفظ لکھا ہوا ہے میں نے کہا خدا کا کہا ہوا عربی لفظ دکھاؤ جس کے معنے آسمان کے ہوں (جواب ندارد) میں نے کہا اب بھی آپ وفات کے قائل ہوئے یا نہیں مگر وہی ڈھاک کے تین پات۔ بعد ازاں میں نے کہا کہ خداوند کریم نے عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے عیسیٰ جب تک تم زندہ رہو نماز پڑھتے رہو زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنی ماں کی خدمت کرتے رہو۔ مگر اس کی ماں بوڑھی بیچاری یہاں چیخی چلاتی زیر زمین ہو گئی اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر جا براجے کیا خداوند کریم اپنے وعدے کے خلاف کارروائی کرتا ہے ہرگز نہیں بس ہرگز نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عین حیات میں بالکل اپنی والدہ سے علیحدہ نہیں ہوئے بلکہ ایک فرمانبردار بچے کی طرح ان کی خدمت بجا لاتے رہے۔ میں نے کہا کہ بیوی صاحب اچھا یہ تو بتلایئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کوئی خزانہ بھی ساتھ لے گئے اگر لے گئے تو پھر وہاں زکوٰۃ کس کو دیتے ہیں پھر وہی چپ۔ پھر میں نے اس کو وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کی آیت کی طرف توجہ دلائی اور اس کا مفہوم بتلایا اور بعد ازاں یہ بات جتائی کہ جب رسول خدا فوت ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ہاتھ میں تلوار پکڑ کر کہا کہ جو کوئی کہے کہ رسول فوت ہو گیا میں اس کی گردن اڑا دونگا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر یہ آیۃ کریمہ پڑھی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ۔ محمد اللہ کے رسول ہیں تحقیق ان سے پہلے سب رسول گذر چکے ہیں اگر یہ مر جائیں یا قتل کئے جاویں تو کیا تم اپنے پاؤں پھر جاؤگے اگر اس وقت صحابہ کرام کا یہ مذہب ایمان یا خیال ہوتا کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر موجود ہیں تو حضرت عمرؓ فوراً بول اُٹھتے کہ عیسیٰ علیہ السلام کیوں ابتک آسمان پر زندہ ہیں [illegible] [illegible] نشانی کی ۔ فتلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض ۔ میں نے کہا واہ صاحب واہ آپ اپنے رسول صلعم پر حضرت عیسیٰ کو فضیلت دے رہے ہیں یہ بین عقل و دانش ہے [illegible] جب کسی طرف سے کوئی جواب نہ بن پڑا اور پاس دوسرے [illegible] [illegible] نے گھیر لیا تو باقی پانی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فراست سے یہ مولویانہ حجت پڑھائی کہ اب تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ لغو مضمون کو چھوڑ نماز کے فرائض پوچھو حتی کہ آپ نے یہی بےموقعہ بے محل سوال کیا میں نے کہا کہ اس کٹ حجتی کو چھوڑ دو۔ جب میں بفضلہ تعالیٰ تیرے دل پر وفات مسیح کو جما دونگی اور تو مسیح موعود کو مان کر میرے عقیدہ پر آجائے گی تو پھر تجھے نماز کے فرض وغیرہ سب کچھ بتا دونگی بیوی صاحبہ نے جھنجلا کر اور اپنے ہوش و حواس کو خیرباد کہکر یوں یاد دہانی اور اپنی ملاہٹ اور کم مائگی کا اظہار کیا کہ میں تمہارے عقیدہ اور مذہب کو سو جوتے مارتی ہوں۔ جسکا میری طرف سے یہی جواب تھا کہ جواب جاہلاں باشد خاموشی

اخیر میں میں یہ اس بات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ میرا مدعا کسی قسم کی شہرت یا ہار جیت حاصل کرنیکا نہیں تھا بلکہ صرف اپنے آپ کو فرض تبلیغ سے سبکدوش کرنے اور مستورات پر اتمام حجت کرنیکا تھا۔

ہم اپنا فرض اے دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ یہ تبلیغ کا بیج جو محض للہ بویا گیا ہے ضرور اُگیگا پھلیگا اور پھولیگا الٰہی اس قوم کو ہدایت اور نور ایمان عطا کر تا مسیح موعودؑ کو پہچانیں اور انکو ضلالت اور جہالت کے گڑھے سے نکال تا کہ فلاح پائیں تو بڑا رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم ہے آمین ثم آمین

الراقمہ۔ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہ پور

السلام علیکم بوجہ سوء مزاج معدہ و ضعف دماغ کہانا کہانے کے بعد میرے سر مین اکثر درد رہتا ہے بعض اوقات طبیعت بہت بیقرار ہو جاتی ہے۔ پرسون شام کو بہی یہی حالت تہی ایسے وقت مین ایک بے یار و غمگسار مسافر دعا کے سوا کیا کر سکتا اور یہی ہر مومن کا ہتیار ہے۔ خود تو دعا کی ساتہہ ہی خیال آیا اپنے بہائیون کی امداد بہی اس مین شامل ہو۔ تو مراد دل حاصل ہو جاوے۔ چنانچہ مین باہر بیٹھ گیا۔ اب جو بہائی گذرتے ہین السلام علیکم کہتے ہین جس کے معنے میرے مناسب حال یہی ہتے۔ کہ تیرا سر درد جاتا رہے اور ہر آنیوالی بلا سے سلامت رہے۔ یہ کلمہ مین پہلے بہی سنا کرتا تہا۔ مگر جو لطف مجھے اس وقت آیا اللہ جانتا ہے۔ کبہی کسی چیز مین نہین آیا بے اختیار پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑہنے کو جی چاہا جس نے ہمارے لئے ہمدردی و محبت و دعا کا ایسا ذریعہ بنایا۔ کہ دو مسلمان ایک دوسرے کے سامنے آتے ہی تہ دل سے ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہین (اور یہ بات کسی قوم کو حاصل نہین) اگر واقعی یہ دعا سوز دل کے ساتہہ بہ تمام خلوص کی جائے تو اس قبر پرستی پیر پرستی اور تعویذ پرستی کا نام و نشان باقی نہ رہے۔ لیکن افسوس آجکل اول تو مسلمانون سے یہ رسم ہی اٹہہ گئی ہے انگریزی پڑہے ہوئے تو انگلی کو اٹہانا یا اسے پیشانی تک لے جانا کافی سمجہتے ہین بعض اوقات چہڑی کا اٹہانا ہی کافی سمجہا جاتا ہے اور بعض اوقات آداب یا ایسے الفاظ ہی سلام کا قائمقام ہو جاتے ہین اور فلان لوگون نے یہ امتیاز کر رکہا ہے۔ کہ چہوٹے انہین آداب جیسے بڑون کو بہی سلام انہین اور وہ جیسا کہدین اور فلان یا کوئی بڑا آدمی کیا مجال ہے۔ جو چہوٹے کو سلام علیکم کہہ جائے کیونکہ اس کی اس مین ہتک ہے اور عورتون کو السلام علیکم کہنا کفر کی حد تک سمجہتے ہین حالانکہ قرآن مجید مین صاف حکم ہے کہ فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ مگر ہمارے مسلمان کہتے ہین لوجی اب ہم اپنی عورتون کو جب آئین تو سلام کرین۔ یہ ہم سے نہین ہو سکتا۔ کسی بزرگ نے سچ کہا ہے۔ کہ قرآن مجید پر عمل تو مسلمان سے چہوٹ گیا مگر سب سے زیادہ سورۃ نور کو ان لوگون نے پس پشت ڈالدیا۔ نبذوا کتاب اللہ وراء ظہورھم مین اسی حالت کی پیشگوئی تہی۔ مگر ظاہر پرستی کے ایسے متوالے ہین کہ اس کے معنے یہین تک سمجہے ہین۔ کہ قرآن مجید کی طرف پیٹہہ نہین کرنی چاہیئے۔ پہر جو السلام علیکم کہنے کے عادی ہین۔ ان مین یہ نقص ہے۔ کہ وہ عادۃً کہے جاتے ہین چنانچہ بعض السلا کہہ کر آگے گذر جاتے ہین بعض اختصار پسند صرف "سام" کہنا ہی کافی سمجہتے ہین۔ حقیقی طور سے اس شخص کے لئے جسے سلام کہا۔ دعا کی تڑپ نہین ہوتی حالانکہ چاہیئے یون کہ یہ لفظ زبان سے نہین بلکہ دل سے نکلے۔ (راکس)

اظہار الحق ۲۶ - مارچ کے بدر مین دو مضمون ایسے چہپے تہے جنپر مین کچہہ لکہنا چاہتا تہا۔ مگر مجھے موقعہ نہ ملا۔ پہلا مضمون تو حکیم فضل دین صاحب کا ہے۔ حکیم صاحب موصوف بوجہ اپنی قابلیت کے ہر طرح قابل تعظیم ہین مگر ان کے تعظیم کے یہ معنے نہین ہو سکتے۔ کہ جو کچہہ وہ کہین ہم بلاچون وچرا تسلیم کرلین۔ میری اسلامی حمیت مجھے مجبور کرتی ہے۔ کہ مین حکیم صاحب کو اللہ تعالے کا جو حی۔ قیوم۔ سمیع بصیر واحد لا شریک ہے اور پہر رسول کریم کا جو کمالات نبوت مین واحد لا شریک ہے واسطہ دے کر التجا کرون کہ قبر پرستی پیر پرستی بہت کچہہ مسلمانون کا بیڑا غرق کر چکی ہے اب آپ اس کو قعر ظلمات مین نہ دہکیلیئے۔ میرے خیال مین سماع موتی ہی اس کی بنیاد ہے۔ اگر کسر صلیب مسیح کی موت کے اثبات پر موقوف ہے تو یقیناً پیر پرستی کی شرک کی بیخ کنی اسبات پر موقوف ہے کہ مردے نہین سنتے جیسا کہ قرآن مجید مین ہے۔

وھم عن دعاءھم غافلون اس مین پہلے سننے اور پہر سننے کی کوئی تفریق نہین اور ما انت بمسمع من فی القبور مین من فی القبور سے مراد کفار ہی۔ مگر بہائے خدا یہ تو سوچو کہ وجہ شبہ کیا ہے اور جو کچہہ آپ مشبہ مین ثابت کرتے ہین وہ مشبہ بہ مین بطریق اولی پایا جانا چاہیئے یا نہین۔ باقی رہا۔ اول تو یہ ثابت نہین کہ وہ ہلاک شدگان سے مخاطب ہوئے۔ دوم۔ یہ انسانی فطرت کے تقاضے ہین۔ انسان غم یا خوشی یا افسوس کی حالت مین کسی کو مخاطب کر لیتا ہے مگر نہ اس کو سنانا مقصود ہوتا ہے اور نہ یہ اعتقاد کہ وہ سنتا ہے بلکہ محض اپنے درد دل کا اظہار ہوتا ہے۔ انبیاء بہی بشر ہوتے ہین تقاضائے بشریت سے الگ نہین ہو سکتے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلیب بدر پر پکارنا بہی اسی قسم مین داخل ہے اور یسمعون کا تسمعون کی سند قوی دکہانا ضروری ہے۔

پہر اعتراض توسل کا یہ تہا کہ جب مردے سنتے ہین تو جیسا ہم اولیاء اللہ کی زندگی مین ان سے عرض کرتے ہین۔ کہ ہمارے لئے خدا کی جناب مین یہ دعا کرو۔ بعد الموت بہی ان سے استدعا کر سکتے ہین۔ پہر تو یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑہنا بہی جائز بلکہ عین ثواب ہو گیا۔ لا الہ الا اللہ۔ دوسرا مضمون خاتون عصمت کا گویکی ہے۔ اس مین کچہہ ایسے فقرے تہے۔ جو انتہا مایوسی مین نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہین۔

"ہم نے زیادہ تعلیمیافتہ ہو کر کیا ہی کیا ہے۔ یہی کہ زیادہ مصیبت ہوگی اور کیا۔ یعنے اگر ہم اپنا بہلا برا جاننے لگ گئین۔ تو پہر مردون کی زندگی ہی عذاب جان ہو جائیگی اب تو یہ ہے۔ کہ صبر کا سبق عمدہ پڑہا ہوا ہے۔ وہ روز اول کا جسکی قسمت مین کسی کے تابع رہنا اور سخت مشکل کام خانہ داری کے فرائض اولاد کی مصیبت لکہی ہوئی ہو ان سے تو ہرگز نجات نہین ہونے کی۔ اگرچہ ولائت پڑہنے جائین"۔ ایک اعتبار سے تو یہ جو کچہہ لکہا ہے۔ بالکل ٹہیک ہے مگر عورتون کے تعلیمیافتہ ہونے سے مردون کی زندگی وبال جان ہو جائے۔ یہ ٹہیک بات نہین بلکہ ایسی صورت مین وہ مردون کے لئے زیادہ مودت و رحمت کا موجب ہو سکین گے۔ اگر اس سے یہ مطلب ہے کہ مردان کی حق تلفی کرتے ہین۔ تو یہ الزام عورتون پر بہی عائد ہو سکتا ہے۔ ہم معزز خاتون کو یقین دلاتے ہین۔ کہ عورتین ہی مشکل کام نہین کرتین بلکہ مرد ان سے بڑہ کر مشکلات مین پڑتے اور اپنی اولاد کے لئے اپنی زندگی تلخ کرتے ہین۔ تابع رہنا بصورت غلامی بے شک تکلیف دہ ہے مگر مودت و محبت کے رنگ مین یہ مسرت افزا ہے۔ (اکمل)

ایک نئی بدعت اس عنوان سے رسالہ المجدد مین ایک صاحب نے یہ رونا رویا ہے کہ آجکل اکثرون کے پاس فوٹو کی تصویرین بزرگان سلسلہ عالیہ چشتیہ کی دی گئی ہین۔ مثلاً حضرت پیر مہر علیشاہ صاحب و پیر حیدر شاہ صاحب جلال پوری۔ اور پہر لکہا ہے کہ وہی شاہ سلیمان تونسوی۔ خواجہ اللہ بخش اور خلیفہ محمد حسن (رحمۃ اللہ علیہم) کی مطبوعہ تصویرین عجب انداز سے کہینچی ہوئی شامل کی گئی ہین۔ میرے خیال مین ایک شخص نقشبندی کو کوئی حق حاصل نہین کہ وہ اس بارہ مین کسی چشتی پر معترض ہو۔ بندۂ خدا! اپنے منہہ مین گریبان ڈالکر دیکہہ ان کے پاس تو تصویرین ہین اور تمہارے دلون مین یہ بت ہین۔ مین جہوٹ نہین

استفسار اور اُن کے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

آپ کا خط بنا بر جواب مولوی صاحب نے مجھے دیا ہے چونکہ آپ کا خط بہت طویل ہے اور بعض سوال بار بار آجاتے ہیں اس لئے آپ کے سوال قولہ کے ساتھ لکھکر جواب دیا جائیگا و باللہ التوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قولہ عامہ مسلمان اصول اسلام کو تسلیم کرتے ہیں احمدی ہوں یا غیر احمدی۔ اگر اختلاف ہے تو جزئیات میں نہ احکامات وارشادات قرآن مجید میں جزئیات بھی وہ جو کہ بشارات یا کہ پیشگوئی کی صورت میں ہیں۔ اقول۔ اختلاف صرف جزئیات میں نہیں بلکہ اصول میں ہے اور اصول اسلام کو ہمارے مخالفین کب تسلیم کرتے ہیں کیا رسول کا ماننا جزو اسلام یا رکن اسلام یا شرط نہیں یا اصول اسلام سے نہیں۔ کیا یہ ایک جزئی مسئلہ ہے؟ پھر انبیاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اول اور اُن کے بعد والے سب شامل ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یومنون بما اُنزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون (جو تیرے پر اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اس پر ایمان لاویں اور جو پچھلی کسی گھڑی میں اُتارا جاویگا اس پر بھی یقین رکھیں) پھر انکار رسول تو بجائے خود رسولوں میں تفرقہ کرنے کو بھی سخت کفر اور کرنے والے کو پکا کافر فرمایا ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مھینا والذین آمنوا باللہ و رسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولئک سوف یؤتیھم اجورھم وکان اللہ غفورا رحیما (بے شک جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں فرق ڈالیں اور کہتے ہیں ملتے ہیں ہم بعض کو اور انکار کرتے ہیں ہم بعض کا اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راستہ بنالیں۔ وہ سچے اور پکے کافر ہیں۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لئے عذاب دردناک۔ اور جو ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور فرق نہیں ڈالتے۔ درمیان ایک کے بھی۔ اُن کو اللہ تعالیٰ اُن کا اجر ضرور دے گا اور اگر اُن سے کوئی غلطی بھی ہو جاوے تو معاف کر دیگا کہ غفور الرحیم ہے) اس آیت شریف میں اصول ایمان کا بیان ہے۔ کیونکہ اُن کے انکار پر کفر بلکہ اصرار پر عذاب کا وعید بھی ہے۔ اوّل اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ دوم کُل انبیاء و رُسُل پر ایمان۔ سوئم اُن کا باہم تفرقہ نہ کرنا۔ کیا معنے کسی کو ماننے کسی کو نہ ماننے یا کسی کے لئے سلسلہ رسل سے کوئی علیحدہ تخصیص کرے جیسے مسیح ابن اللہ کہنا یا مسیح کو بخلاف کل رسل بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر چڑھانا اور آسمان پر بنا کھانے پینے پیشاب پاخانہ وغیرہ حوائج نفسانی کے خدا تعالیٰ کی طرح زندہ ماننا اسی طرح عالم الغیب و خالق و محی الموتی ماننا یا اُس کو دوبارہ بعد زمانہ دراز مبعوث ہونے والا ماننا وغیرہ وغیرہ۔ یہ مضمون تفرقہ بین الرسل نہ کرنا اور جگہ بھی آیا ہے۔ یہ خط متحمل نہیں کہ تمام آیات ...... معہ ترجمہ لکھوں اس لئے انکا حوالہ ہی دیا گیا۔ اوّل پارہ اوّل رکوع ۱۶ وہاں عیسائیوں کا ذکر بھی ہے۔ دوسرا سورۃ بقرہ کا آخری رکوع۔ تیسرا تیسرا پارہ آخری رکوع آپ ان مقامات میں دیکھیں کسقدر تاکید عدم تفرقہ کے لئے ہے اور پھر ان آیات کے اول آخر کو دیکھو۔ یہ اصول اسلام سے ہیں یا جزئی معمولی۔ بلکہ یہ وہ مسئلہ ہے۔ جس کی بابت تمام رسل اپنی اُمت کو ڈراتے آئے یعنے دجال اور اس کا قاتل مسیح نبی اللہ کا آنا سوائے اس کے قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نسبت کثرت کے ساتھ پیشگوئیاں کیں کیا اس کو کوئی جزئی اختلاف کہہ سکتا ہے۔

غرض اول تو یہ جزئی اختلاف نہیں۔ بلکہ اصول اسلام میں سے ہے۔ جس کے منکر کو اللہ تعالیٰ نے کافر کہا ہے دوسرا یہ اختلاف احکامات و ارشادات قرآن مجید میں اختلاف ہے۔ تیسرا بشارات کے اختلاف پر بھی منکرین انبیاء کو کافر کہا گیا ہے۔ بلکہ اُن پر عذاب نازل ہوا بلکہ صرف تفرقہ پر بھی عذاب الیم کا وعید فرمایا۔ اوّل خود مسیح کو ہی دیکھو۔ اس کے ساتھ اختلاف بشارات میں ہی تھا۔ فریسی فقیہوں کو خود حضرت مسیح موسیٰ علیہ السلام کی گدّی کا مالک قرار دیتے ہیں اور خود ہی اُن کو سور اور سور کے بچے اور بد اور حرامکار بھی کہتے ہیں اور قرآن مجید میں اُن کو ملعون کہا گیا:۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی ابن مریم (ملعون ہوئے بنی اسرائیل کے منکر حضرت داؤد اور حضرت مسیح کی زبان پر) وہاں بھی تو بعینہ اختلاف بشارات تھا کہ یہود حضرت ایلیا کو بجسدہ العنصری نازل کرتے اور حضرت مسیح بروزی طور پر۔ حضرت بشارات کا اختلاف جزئی اختلاف نہیں ہوتا۔ یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ بلکہ بغاوت ہوتی ہے ونیز جیسے حضرت مسیح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاتم الخلفا تھے۔ اسی طرح حضرت امام بھی شریعت محمدی کے خاتم الخلفا ہیں۔ یہود کو اُن کے اختلاف کے سبب قرآن میں کافر کہا گیا۔ پھر کیا وجہ کہ اس خاتم الخلفا کے منکر کو بعینہ اسی شکل میں کافر نہ سمجھا جاوے ایک شخص نے چکوال میں میرے پر سوال کیا کہ قرآن مجید موجود احادیث موجود۔ جن سے دیکھ کر انسان عملدرامد کر سکتا ہے تو پھر کیا وجہ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے کافر ہو جاتا ہے حالانکہ مرزا صاحب نے کوئی دعویٰ کسی نئی شریعت کا نہیں کیا۔ میں نے کہا حضرت مسیح علیہ السلام خود صاحب شریعت نہ تھے (اور وہ بائیبل سے واقف تھا) بلکہ تابع شریعت موسوی تھے۔ ان کے پاس تورات طالمود وغیرہ کتابیں موجود تھیں اُن کے علم کے خود حضرت مسیح ایسے قایل تھے کہ لوگوں کو نصیحت کرتے کہ فقیہہ اور فریسی حضرت موسیٰ کی گدّی پر بیٹھے ہیں ان کا کہا مانو۔ باوجود اس کے ان کے منکرین کو آپ کافر کہتے ہیں۔ آپ ہی فرماویں کہ یہود میں اور آپ میں کیا فرق ہے کہ آپ کو کافر نہ کہا جاوے۔

اس موقعہ پر اس بات کی ضرورت تھی کہ میں حضرت امام کی نبوّت و رسالت و ماموریت کا ثبوت دیتا مگر چونکہ آپ کو حضرت امام پر اُن کے تمام دعاوی میں ایمان ہے۔ بلکہ آپ نے اپنے اس خط میں لکھ بھی دیا ہے اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

اختلاف بشارات پر ہے یہود تمام عرب سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ وہ بھائیوں میں سے کے معنی بنی اسرائیل میں آنا سمجھتے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسماعیل میں سے آئے حالانکہ ان کو قبل بعثت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر حضور پر ایمان تھا کہ اپنے اصلی وطن بیت المقدس کو چھوڑ کر اُسے خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے تھے۔ اُن کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین (دعائیں مانگتے اور فتح چاہتے کفار پر گز...

وہ پہنچانا ہوا آگیا تو منکر ہوگئے۔ سو لعنت اللہ تعالیٰ کی ایسے کافروں پر) دیکھو! یہ ہے نتیجہ اختلاف بشارات کا۔ حضرت مسیح کی زبان پر ملعون۔ پھر حضرت نبی کریم صلعم کی زبان پر ملعون و مغضوب ہوئے جس اختلاف کا نتیجہ لعنت و غضب الٰہی ہو کیا وہ اختلاف معمولی یا جزوی ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ قولہ احکامات اور بشارات کے اختلاف سے ایک دوسرے کو کافر کہہ دینا سمجھ میں نہیں آتا۔ اقول و باللہ التوفیق۔ آپکو اب تو انشاء اللہ تعالیٰ سمجھ میں آگیا ہوگا کہ اختلاف بشارات معمولی اختلاف نہیں۔ بلکہ سارا کارخانہ ارسال رسل کا دار و مدار اسی پر ہے۔ کیونکہ پیشگوئیوں والا رسول تو پیشگوئیوں کی تصدیق سے مانا جاتا ہے اور جس اصلاح کے لئے وہ مبعوث ہوتا ہے وہ اصلاح سوائے اس کے نہیں ہو سکتی کہ وہ رسول مانا جاوے جیسے کوئی مثلاً تحصیلدار جب تک تحصیلدار نہ مانا جاوے کوئی انتظام تحصیل ہو ہی نہیں سکتا۔ بہرحال باوجود اس کے ہم نے کسی پر فتویٰ کفر کا ابتداءً نہیں دیا۔ بلکہ خود مخالفین نے حضرت امام پر فتویٰ کفر لگا کر اپنے پر وہ فتویٰ عائد کیا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جو کسی کو کافر کہے اگر وہ کافر نہ ہو تو کفر اسی پر رجوع کرتا ہے۔ پھر ایسی حالت میں اُن کے پیچھے نماز بھی جائز نہ رہی۔ قولہ چونکہ غیر احمدیوں نے حضرت اقدس پر کفر کا فتویٰ دیا اس وجہ سے کفر کا مستحق وہی [illegible] صوم امام یا مسلمان کو کافر کہا ہونہ عام مسلمان۔ اقول و باللہ التوفیق۔ ہم بھی سب کو کافر نہیں کہتے اور نہ کافر سمجھتے ہیں۔ ہاں اکثر ایسا ہے کہ مسلمان یا علما یا فقرا مشائخ کے زیر اثر ہوتے ہیں یا دونوں نگر سادات کبراء کے زیر اثر ہوتے ہیں جیسے انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا (ہم سادات اور امراء کے تابع ہوگئے تھے۔ انہوں نے ہمیں اس راہ سے بہکا دیا) ہم فتویٰ علماء نے لکھا یا جو طریق راہ سا ہو دیں اُن کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا (کیا تو گمان کرتا ہے کہ عوام لوگ سُن لینگے یا سمجھ لینگے وہ تو بالکل ایسے چارپائے ہیں جو گھروں میں لوگوں کی نعمت کھا کر پرورش پاتے ہیں بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے) کیا معنے خانہ زاد حیوانوں کی طرح یہ بھی اپنے آقا افسر مالک کے ماتحت رہتے ہیں۔ انعام سے گئے گزرے اس لئے کہ انہوں نے اپنے اصلی مالک اور اصلی منعم کو نہیں پہچانا۔ مگر باوجود اس کے کیا بسبب بے علمی یا ماتحتی یہ کسی سزا سے مستثنیٰ رہ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ جب قیامت کو عوام سزایاب ہوں گے تو امراء کو کہینگے لولا انتم لکنا مومنین (اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہو جاتے) دُنیا میں ہے دیکھ لو اللہ تعالیٰ تو ظالم نہیں مگر یہ عوام بھی عذاب الٰہی میں گرفتار ہو رہے ہیں یا نہیں پس یہ لوگ بھی معذور نہیں وما یومنون اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون پر آپ غور کریں۔ قولہ ہزارہا ایسے لوگ ہیں جو کہ حضرت اقدس کو مہدی یا مسیح تو نہیں مانتے مگر نیک انسان تسلیم کرتے ہیں اور بعضے سکوت کی حالت میں ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کی نسبت کیا کہا جاوے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ آپ تجربہ کر لیں۔ یہ لوگ مداہن یا تقیہ باز یا منافق یا نہایت بودے و کمزور دل ہیں سے بے خبر ہیں اصل میں ان کا دل انکار سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے اکثرھم للحق کارھون (عوام اس سچ کو ناپسند کرتے [illegible] جب آپ ان لوگوں سے گفتگو کریں۔ تو آپ کو پتہ لگیگا کہ ساکت لوگ اندر سے کیسے بغض سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک شخص میرے پاس [illegible] میرے پاس درس قرآن مجید سننے کے لئے آیا کرتا تھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا اور حضرت امام کی بڑی تعریف کرتا تھا۔ اتفاقاً میرا حقیقی بھائی جو ان مرگیا میں [illegible] [illegible] نہیں پڑھا۔ میں نے [illegible] حضرت کی بارہا تعریف کرتا تھا [illegible] سچا جانتا ہو۔ اُس کا جنازہ [illegible] [illegible] اس کے زمانے میں ماموروں [illegible] سچا سمجھا [illegible] کے گواہ [illegible] دعویٰ کس طرح سچا مانا جاوے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے [illegible] کے ساتھ عملوا الصالحات شرط رکھی ہے [illegible] اُس کے منت انکار کہ لوگ جو کہتے ہیں کہ [illegible] زندہ آسمان پر ہیں پھر وہ اسی جوش میں کہہ اُٹھا کہ ہم کو تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ آریہ کہتے ہیں کہ شیطان خدا سے بھاگا پھرتا ہے۔ اُس کو پکڑ نہیں سکتا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا اور پھر کبھی نہ آیا۔ غرض یہ ساکت لوگ عجیب عجیب قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو چھیڑنے سے ان کی نیک دانی و سکوت کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرا ساکت لوگ معذور بھی نہیں۔ کیونکہ مامور کے زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے دو حصوں پر ہی منقسم کیا ہے ایک حصہ مامور مع رفقا دوسرا حصہ اس کے مکذب۔ ساکت کا حصہ اس سے الگ نہیں رکھا۔ کیونکہ یہ ساکت لوگ بھی مکذبین کے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ دیکھو فمن اظلم ممن کذب علی اللہ وکذب بالصدق اذ جاءہ (کون بڑا ظالم ہے اس سے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولے یا سچ کو جھٹلاوے جب اُس کے پاس آجاوے۔ قولہ کوئی بھی ہو کسی کو اصول اسلام سے انکار نہیں۔ رہا عمل سو عملاً جیسے غیر احمدی غافل و سست ہیں ویسے ہی احمدی بھی پھر کیا وجہ ہے کہ احمدی کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو نماز پڑھ لینی جائز ہے اور غیر احمدی کے پیچھے اگرچہ وہ پابند صوم و صلوٰۃ ہو نماز منع ہے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ اصول اسلام کا ذکر تو پہلے ہی ہو چکا حدیث شریف میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر۔ اس واسطے احمدی کے پیچھے جائز ہے صلوا خلف کل کافر نہیں آیا۔ اس لئے غیر احمدی کے پیچھے جائز نہیں۔ برہمو بھی اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور انبیاء کو نیک جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر ایک کی خوبی ہم لے لیتے ہیں کیا کسی مسلمان احمدی یا غیر احمدی کے نزدیک ان کے پیچھے نماز جائز ہے [illegible] بعض انبیاء کو نہیں مانتے اور سوائے رسالت باقی اصول ان کے اسلام کے قریب قریب ہی ہیں کیا ان کے پیچھے نماز جائز [illegible] احکامات میں جیسی [illegible] قرآن شریف میں [illegible] اور رد کرنے پر وعید [illegible] اگر احمدی یا غیر احمدی [illegible] نہیں دیتے تو کیا صرف بشارات [illegible] جبرائیل [illegible] کی کیا ہے۔ قولہ اس کا [illegible] ہوگا۔ آپ فرماویں۔ ایک گورنر کا انکار اور ایک قانون کی غلطی کیا دونوں کی سزا یکساں ہو سکتی ہے وہ تو بغاوت کی سزا ہوگی اور یہ [illegible] قولہ نماز اور تمام مسلمانوں کا کفر بہت ہی نازک خیال ہے۔ اقول و باللہ التوفیق۔ اللہ تعالیٰ کسی کو کافر کہنے سے نہیں رکتا اگر وہ کفر کرے۔ خواہ وہ کروڑ در کروڑ یا اس سے بھی زیادہ ہوں اور اسی طرح اس کے رسول بھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مقابل بنی اسرائیل کتنے لاکھ تھے کیا سب کو بد اور حرامکار اور سور اور سور کا بچہ نہیں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف تمام دنیا تھی۔ کیا وہ اُن کو کافر کہنے سے رک گئے۔ خصوصاً مکی زمانہ کیسا نازک بیکسی اور بے بسی کا زمانہ تھا۔ ہاں قوی الایمان مومن کبھی نہیں ڈرتا۔ جیسے صحابہ نے بادشاہوں کے دربار میں جا کر اُن کو تبلیغ کی۔ قولہ جہاں کہیں ایک آدھ احمدی ہو۔ وہاں پر قریب قریب غیر ممکن ہے کہ کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے خصوصاً جن کا حکام

ہم ذکر اللہ کے مخالف نہیں

سراج الاخبار میں پھر ایک ننھی کی آڑ میں شکار

کھیلنے والے پردہ نشین نامہ نگار نے ہمارے خلاف کچھ لکھا ہے مگر میں نہیں سمجھتا کہ ان لمبی لمبی مقصد تحریروں سے کیا مقصود ہے۔ نہ میرے دعوے کو سمجھتے ہیں اور نہ جو کچھ میں پوچھتا ہوں اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ مصری کی مثال دینے سے میری یہ غرض تھی کہ جیسے مصری مصری کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہو جاتا۔ ایسے ہی محض زبان سے اللہ اللہ رٹنے پر وہ نتائج مرتب نہیں ہو سکتے جو احکام اللہ کی فرمانبرداری پر ہونے چاہئیں:-

(۳) اگر مسلمان یونہی زبان سے اللہ اللہ کہتے جانا اور تسبیح کے منکوں کو پھیرتے جانا۔ ذکر اللہ سمجھتے ہیں تو وہ غلطی کرتے ہیں۔

(۴) قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن کا شان نزول دیکھو تا تمہیں معلوم ہو اس سے کیا مراد ہے۔ اگر کوئی شخص یا اللہ یا رحمن کہکر دعا کرتا ہے تو اسے کون منع کرتا ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دعا کرنا نہ اس ... چاہنا اور پھر زبان ہلاتے جانا اس کے کیا معنے ہوئے

(۵) میں لعنتی سمجھتا ہوں ... کہ جو کوئی زبان یا دل سے خدا کے نام لینے کو عبث گردانتا ہو ... نام اپنا ان طریقوں سے ہو جو میرے سید و مولا نبی کریم صلعم نے فرمائے ... ہندو برہمن۔ جوگی بھی اس کا نام اپنے خیال کے مطابق جپتے ہیں مگر ... ایمان سے کہو کیا ان کی یہ عبادت مقبول ہے؟ ... ایک مومن مسلم کے منہ سے اس کا یہی جواب نکلیگا کہ ”ہرگز نہیں“ کیوں؟ سنت نبوی ... نہیں۔ صحابہ بھی ذکر اللہ کرتے تھے مگر مجھے دکھاؤ کہ وہ سب الوؤں میں ... ہاتھ پاؤں توڑے بیٹھے رہتے تھے اور تسبیح گردانی کرتے رہتے تھے انہوں نے اپنے مالوں اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا اور تو ... کے ذکر سے ساری سرزمین عرب کو گونجا دیا پس لئے میرے دوستو ... ذکر اللہ۔

(۶) ... شک میں نے کہا کہ جو آیات پیش کرتے ہو۔ ان کے معنے تم نہیں سمجھتے مگر ... ہے کہ صحابہ یا رسول خدا ان کے معنے نہیں سمجھتے تھے مجھے کہیں نبی اکرم صلعم کے طرز عمل یا قول صحیح سے دکھا دو کہ وہ بھی اللہ کے ذکر کی مراد ... ان کرتے ہوں جو ان نقشبندیوں کے معمولات سے ہے۔

... کتنا بڑا بہتان ہے اور کیسا افترا ہے۔ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر ... ایک دن تو اس کے حضور میں حاضر کیا جائیگا کیا فاذکروا اللہ قیاما و ... کے معنے جو میں نے بیان کئے ”کہ اپنی ہر حرکت و سکون میں خیال کر لو کہ یہ خدا کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں“ اس سے میری یہ مراد ظاہر ہوتی ہے؟ کہ صلوۃ چھوڑ دو بھنگ کا پیالہ نوش کرو۔ غافل انسان سن اور ... میرا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک کام کے کرنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں اور پھر ... مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ مجاہدہ اور سب مجاہدوں سے مشکل اور یہی حقیقی اسلام ہے زبان سے اللہ اللہ کرنا قلب پر ضربیں لگا لگا کر اس میں اختلاج و خفقان کا مرض پیدا کرنا اور ایسے یہ سمجھنا کہ ہمارا دل ذکر کر رہا ہے بہت ہی سہل۔ مگر یہ بہت ہی مشکل کہ ہر ایک حرکت و سکون بلکہ دل کا خیال تک بھی اللہ کے احکام کے خلاف نہ ہو علامہ نورالدین اپنے ایک مرشد کا ذکر کیا کرتے ہیں کہ یہ منازل تو میں سب چھ ماہ میں طے کر گیا مگر حضرت امام نے جب سمجھ میں آیا ایک ہی بات بتائی ابھی تک اس کی مشق ٹھیک نہ ہوئی۔ میں پوچھتا ہوں کتنے انسان ہیں جو پانی پینے سے پہلے یہ غور کر لیتے ہیں کہ ہم والمنزلہ کی تعمیل میں یہ پانی پینے لگے ہیں یا پیاس کے مٹانے کو بھی لگتی ہے اور انسان کو بھی دونوں پانی سے بجھاتے ہیں مگر انسان اور کتے میں کچھ فرق ہونا چاہئے۔ لاریب وہ میں ہی ہوں جس نے کہا ذکر کثیر نماز کے سوا کبھی ممکن ہی نہیں“ اگر تم کوئی ایسی ترکیب بتا سکتے ہو تو پیش کرو۔ مگر میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسا نہ کر سکو گے نماز سوا ذکر اذکار پر بالکلیہ ذکر کثیر کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور میں کیوں نماز کو ذکر اللہ نہ کہوں۔ جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولذکر اللہ اکبر۔

(۷) مجھے اس پاک نام (اللہ) کے ساتھ ضد نہیں یہ تو میرا دین و ایمان ہے ضد تو اُن کو ہے جو اللہ تعالیٰ ایسے رب العالمین رحمن۔ رحیم۔ خیر الرازقین۔ اقرب من حبل الورید کے ہوتے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ رٹتے ہیں آؤ تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے نام سے کن کو ضد ہے حقیقی مردے زندہ کرنے والا کون ہے؟ میں شرح صدر سے جواب دونگا کہ اللہ اگر تمہارا دل تمہیں ایسا کہنے سے ملامت کریگا کیونکہ بقول تمہارے عیسیٰ ابن مریم نے بھی مردے زندہ کئے تمام اشیاء کا خالق کون ہے میں ایک انشراح کے ساتھ جواب دینے پر تیار ہوں کہ اللہ مگر وہ دل کس کا ہے جو ایسا کہنے سے روکیگا کیونکہ کچھ طیور عیسیٰ نے بھی بنائے۔ الٰہی عالم الغیب ہونا۔ لا یزال ولا یحول وغیرہ صفات جو محض خاصہ الوہیت ہیں تم لوگوں نے ایک عاجز انسان کو دے رکھی ہیں۔

(۸) میں نے کب کہا کہ زبان سے کوئی ذکر مفید نہیں سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کے لئے تو ہمارے پاس نبی اکرم صلعم سے سندیں موجود ہیں۔ بلا تربیز اللہ اللہ کہنے یا قواعد مقررہ کے ساتھ دل میں پڑھنے کی کوئی سند تلائی ہوتی پھر سبحان اللہ وبحمدہ سبح بحمد ربک کی اور سبحان اللہ العظیم سبح باسم ربک العظیم کی تعمیل ہے اور یہ ایک دعا ہے جس میں اس تمام عیوب و نقائص سے پاک ہستی کے سامنے اپنی خطا کاریوں کمزوریوں کا اقرار اور اس سے امداد کی درخواست ہے دوسری حدیث ”اذا ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی“ میں نہیں خیال کر سکتا کہ اس سے تم نے کیا سمجھ لیا ایک مومن انسان ہر وقت اپنے مولا کریم کو یاد رکھتا ہے مگر یاد کرنے کے معنے خدا جانے الٹی سمجھ والے کیا سمجھتے ہیں ایک آقا کے دو غلام ہیں ان میں سے ایک تو وہ ہے جسے کچھ کام بتایا گیا۔ اب وہ اسی کی ڈیوڑھی پر بیٹھ کر اپنے آقا کا نام جپنے لگ جاتا ہے اور صبح سے شام تک سلطان سلطان سلطان رٹے جاتا ہے دوسرا وہ ہے جو اس کے حکم کی تعمیل میں چلا گیا اور صبح سے شام تک اپنے کام میں لگا رہا اور دل سے اپنے مولیٰ کو نہیں بھولا۔ اسے یاد ہے کہ میرا ایک آقا ہے اور ہر حرکت و سکون میں وہ یہ غور کر لیتا ہے کہ اس کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔ بتاؤ ان دونوں میں کون اچھا۔ ایمان والے بے ساختہ بول اٹھینگے وہ دوسرا۔ میں حیران ہوں کہ ہر ملا ذکر کرنے سے یہ کہاں سے تم نے سمجھ لیا کہ گلا پھاڑ پھاڑ کر اللہ اللہ ہی چلایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے انعام اور اس کی قدرتوں کا ذکر کرنا اس کا ذکر نہیں کیا قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا اور با معنی سُنانا اللہ کا ذکر نہیں کیا ذکر یہی ہے جو حلقہ میں بیٹھ کر کیا جائے۔

(۹) واذکر اسم ربک کی نسبت میں پہلے لکھ چکا ہوں حضرت! اس سے مراد ہے اپنے رب کی عظمت اور اس کی رفعت و جلال کا ذکر کرو یعنی توحید الٰہی کا وعظ۔ اور پھر اس میں مخلوق الٰہی کی کچھ طلق پرواہ نہ کرو اسی لئے وذرنی والمکذبین فرمایا۔

(۱۰) فاذا قضیتم الصلوۃ کے یہ معنی بھی ہیں اور ہم تمہیں تفسیروں سے بھی دکھا سکتے ہیں کہ جب تم نماز ادا کرنے لگو۔ تو اس کا ذکر بحالت قیام و قعود کرو کس طرح؟ کما ھداکم جس طرح تمہیں ہدایت دیگئی۔ اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد فرمایا کہ کاروبار میں بے شک لگ جاؤ۔ یہودیوں کی طرح دن بھر کام نہ کرنا یہ کوئی حکم الٰہی نہیں بلکہ بیشک کسب معاش جائز طریق سے کرو مگر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نہ بھولے ہر وقت یہی خیال رہے کہ میرا مولا ہے اور علیم بذات الصدور ہے وہ میرے دل کے بھیدوں کو جانتا ہے پس ایسے وسوسوں کا سلسلہ کبھی نہ شروع ہونے دے جو اس کی مرضی کے خلاف ہیں وہ سمیع ہے پس جو بات میرے منہ سے نکلیگی اسے وہ سنتا ہے خواہ ساتویں تہ خانہ میں کی جائے اور جو فعل مجھ سے سرزد ہوگا اسے دیکھتا ہے خواہ کتنے پردوں میں ہو۔ جب یہ یقین درجہ کمال کو پہنچ جائے تو انسان گناہوں سے پاک کیا جاتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک ہونے کا ظاہر پرستوں نے ان باتوں کو سمجھا نہیں ان کے خیالات ان کے اقوال ان کے افعال مرضیات الٰہی کے خلاف ہوتے ہیں مگر وہ اللہ اللہ کہے جاتے ہیں اختلاج قلب کو دل کا ذکر سمجھتے ہیں یکسوئی کے ثمرات جو کافر و مومن کے لئے یکساں ہیں کشوف اور سیر فی اللہ اور الی اللہ خیال کرتے ہیں رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ سے بھی یہی مراد ہے۔ تجارت میں مصروفیت اور دنیوی طمع اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے مگر میرا خدا فرماتا ہے کہ میرے ایسے بندے بھی ہیں جنہیں ایک دم بھی میں نہیں بھولتا وہ نہ سودا کرتے ہوئے راستبازی کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں اور نہ اس میں ایسے مشغول ہو جاتے ہیں کہ نماز وغیرہ ہی نہ پڑھیں یا وقت کے آخری حصہ میں پڑھیں کیا وہ تفسیری نہیں ہوتی جو تم اقام الصلوۃ کو ذکر اللہ سے الگ بنا رہے ہو اور ہم نے تو دوسری توجیہ کے مطابق بھی معنے کر دیئے ہیں اور پھر یہ کہنا کس دلیل پر ہے کہ نماز کے بعد جب فارغ ہو جاؤ تو بیٹھ کر اللہ اللہ بھی حسب قواعد نقشبندیہ کرو۔ در منثور کی جو عبارت واذکروا اللہ ذکرا کثیرا کی تفسیر میں پیش کی ہے وہ بالکل ہماری تائید میں ہے۔ دیکھو وہ لکھتا ہے کہ بالتسبیح والتکبیر والتھلیل والتحمید یہاں یہ تو نہیں لکھا کہ اللہ اللہ زبان سے کرتے رہنا یا دل میں اختلاج پیدا کرنے کے لئے خاص شرائط خود ساختہ کے ساتھ۔ اور تفسیر ابن عباس میں کثیرا علی کل حال اور روح البیان میں لا تخصوا ذکرہ تعالیٰ بالصلوۃ اور حدیث لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ اور ثم قعد یذکر اللہ حتی طلع الشمس اور پھر اس کی تشریح خود ہی در منثور سے بایں الفاظ نقل کرنا کہ کان اقعد اذکر اللہ واکبرہ واحمدہ واسبحہ واھللہ تمہارے عندیہ کا ... کاش تم سمجھو۔ دیکھو حق کا غلبہ کہ جوش میری تردید کا ہے اور تردید اپنی کئے جاتے ہیں حضرت۔ یقین جانئے کہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کی توحید، عظمت، اس کی کبریائی و جلال کا تذکرہ اور اس کے محامد مومن کا وظیفہ ہیں +

اکمل از قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

مامور من اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۴ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۰۸ء)

مامور من اللہ کا علم لدنی ہوتا ہے یعنی وہ کسبی نہین وہبی ہوتا ہے اور وہ تمام لوگون کے علوم پر غالب ہوتا ہے کوئی شخص علم مین اوس کا مقابلہ نہین کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ اس پر وہ اسرار اور حقائق و دقائق اشیاء کہولتا ہے کہ دوسرون پر ہرگز نہین کھلتے۔ دیکھو ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باوجود امی ہونے کے ایسی فصیح و بلیغ کلام کرتے تہو کہ عرب کے شعراء و فصحاء دنگ ہو گئے اور اللہ تعالےٰ نے اپنا کلام قرآن کریم اون پر نازل فرمایا کہ جسکی ایک آیت کے مقابلہ پر بہی کوئی اس کی نظیر نہ بنا سکا اور قیامت تک اس کا یہ معجزہ قائم رہے گا غور کرنیوالے اور پاک دل لوگون کے لئے یہ اس کے منجانب اللہ ہونے کی ایک بڑی بہاری دلیل ہے۔ مگر کج فہم اور مغرور لوگ ہرگز سمجھ نہین سکتے۔ پہر دیکھیئے اس زمانہ مین ہمارے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ہین۔ یہ بہی اُمّی ہین حضور نے علم قرآن۔ فقہ و حدیث وغیرہ کی ہرگز باقاعدہ تعلیم حاصل نہین کی تاہم اللہ تعالےٰ نے حضور کو ان کا ایسا علم دیا ہے اور ایسی سمجھ اور بلکہ عطاء فرمایا ہے کہ دوسرے اون کے مقابلہ سے عاجز ہین وہ لوگ جنھون نے تحصیل علم مین عمرین گزار دین اور مختلف مقامات دنیا مین سفر کرکے بڑے بڑے جید اور مشہور علماء و فضلاء سے تعلیم علوم دینی وغیرہ حاصل کی و آج اوس کے قدمون مین بیٹھے ہین اور اوس سے روحانی فیوض و دینی علوم کے فیوض و نکات و حقائق سے اپنے آپ کو بہرہ اندوز کر رہے ہین۔ کیا اون کے منجانب اللہ ہونے کی یہ کچھ کم دلیل ہے نہین بلکہ بڑی بہاری دلیل ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کیطرف سے اون کو یہ علوم اور اسرار عطاء نہین ہوئے تو اور کس کی طرف سے ہین۔ کیا مکارون اور دنیادارون کو بہی ایسے معارف اور حقائق اور رموز علم الٰہیات حاصل ہوتے ہین؟ اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون یعنے قرآن کریم کے معارف و نکات صرف پاک لوگون پر ہی کھلتے ہین۔ مگر بے سمجھ۔ متعصب اور متکبر لوگ ایسے پاک لوگون کو بہی مکار اور دنیادار کا لقب دیتے ہین جن کا کوئی شخص بہی معارف قرآنی اور علوم الٰہیات مین مقابلہ نہین کر سکتا۔ اگر یہ لوگ ذرا بہی ہٹ دہرمی۔ ضد اور تعصب کو دل سے نکال کر خیال کرین کہ کیا کاذبون اور مکارون پر معارف و دقائق ایسے کھلا کرتے ہین اور خدا تعالےٰ کیطرف سے ایسے فیوض اور برکات نازل ہوتے ہین اور کلام الٰہی کا ایسا باریک اور صحیح فہم بخشا جاتا ہے تو ضرور ان کو کچھ سمجھ آ جائے اور خدا کے برگزیدہ کی شناخت حاصل ہو جائے مگر افسوس ضد۔ تعصب اور جہالت اور تکبر نے ان کی سمجھ صحیح اور روحانیت کی بالکل ستیاناس کر دی اور جہالت اور کج فہمی نے ان کے دلون کو ایسے اندر سے کہا لیا جیسے آہن زنگ خوردہ کہ جو ہرگز صیقل ہو کر شیشہ نہین بنایا جا سکتا۔ مینے کئی جاہلون کو ایسے کہتے ہوئے سنا ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو یا بحث مباحثہ نہین کرتے صرف کاغذ لکھنے مین مصروف رہتے ہین۔ کسی عالم کے سامنے ہو کر کلام تو کرتے ہی نہین ایسے جاہلون کو معلوم نہین کہ اگر اون کے علماء کچھ علمی لیاقت رکھتے ہین تو کبہی تو وہ بہی حضور علیہ السلام کی کسی کتاب کا جواب لکھتے یا اس کے مقابلہ پر کچھ تحریر کرتے اور اس طرح دنیا مین اپنی قابلیت اور علمیت کے جوہر دکھاتے مگر انہون نے کبہی کچھ بالمقابل نہ لکھا جس سے اپنے بے علمی اور کم مائگی کا پورا ثبوت دیا۔ حضرت اقدس نے بعض اوقات بڑے غیرت دلانے والے الفاظ مین اون کو کہا کہ کچھ مقابلہ مین لکھو۔ مگر کبہی کسی نے کچھ نہ لکھا۔ دیکھو سورۃ فاتحہ کی تفسیر عربی مین لکھنے کے لئے کیسے جوش دلانے والے الفاظ مین حضرت اقدس ؑ نے پیر گولڑوی کو دعوت کی اور یہان تک کہا کہ تم گہر مین بیٹھ کر ہی لکھو اور دوسرون سے امداد بہی لے لو بلکہ چاہو تو عرب کے علماء بہی اپنے شامل کر لو اور ہمارے مقابلہ تفسیر سورہ فاتحہ لکھو۔ مگر افسوس اوس نے اور نہ کسی اور نے دنیا مین اون کے مقابلہ مین تفسیر لکھی اب مخالف لوگ غور کرین کہ جن کو اتنا بہی علمی مادہ نہین کہ کوئی ایک رسالہ مقابلہ مین نکالین۔ وہ زبانی بحث مباحثہ کی کیا لیاقت رکھتے ہین ایسا کہنے سے کہ مرزا صاحب کسی سے بالمشافہ گفتگو نہین کرتے اون کی مراد صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ عوام کالانعام کو خوش کیا جاوے اور زبانی مباحثات جو کسی قواعد کے ماتحت نہین ہوتے اور اون سے حق طلبی مقصود نہین ہوتی اور صرف ہار جیت مراد ہوتی ہے اون سے کوئی نیک نتیجہ مترتب نہین ہوتا اور نہ کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے اور اون کا یہ کہنا سراسر جہوٹ ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو نہین کرتے بلکہ وہ تو ہر وقت طالب حق کی تسلی و تشفی کرنے کو تیار ہین اور یہی خدا تعالیٰ کیطرف سے اون کو خدمت سپرد ہے کوئی جتنے سوال کرے حضرت جواب دیتے جاتے ہین۔ جب تک طالب حق کی تسلی نہ ہو۔ اور اگر کوئی طالب حق ہی نہ ہو تو اس کی تسلی کیونکر ہو سکتی ہے۔ فتدبر۔

علاوہ ازین اور کئی کتابین اور رسالجات حضرت اقدس کیطرف سے شائع ہوئے مگر مخالف علماء سے کبہی کوئی تحریر بالمقابل نہ نکلی۔ اور اگر کوئی نکلے تو ایسی ہی نسبت ہے جیسے سمندر کے آگے ایک قطرہ۔ اور وہ بہی غلیظ اور غیر مصفّا۔

اس جگہ یہ جتلا دینا بہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اوائل مین حضرت اقدس نے بالمشافہ بہی کئی مباحثات کئے ہین۔ چنانچہ امرتسر مین عیسائیون کے ساتھ . . . . . . و اور کئی آریون سے مباحثے ہوئے۔ اور مسلمان علماء سے بہی دہلی وغیرہ مقامات مین گفتگوئین ہوئین۔ مگر سب مین حضرت اقدس نے مخالفون کو ساکت اور لاجواب کیا اور پہر جو کتابین آریہ وغیرہ کی تردید مین لکہین وہ بے نظیر تالیفات ثابت ہوئین جن کے جواب مخالفون سے کبہی کچھ بن نہ آوے اب مخالفون کا یہ کہنا کہ وہ گفتگو نہین کرتے کس قدر امانت و دیانت سے بعید ہے۔ حضرت دنیا پر ہر طرح سے اتمام حجت کر چکے۔ مگر دل کے اندہون نے نہ کچھ دیکہا اور نہ سنا اور نہ سمجہا۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ

خادم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام
خاکسار ہدایت اللہ احمدی گجرات

زلزلہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بتاریخ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۹۰۸ء مین مکان کے پچھلے حصہ مین بباعث گرمی بیٹھا ہوا تھا اور دو شخص اور بھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جھٹکہ یعنی دھکہ لگا ہم تینون نے محسوس کیا پھر دوسرا دھکہ لگا پھر تیسرا - گھڑی دیکھی تو پونے چھہ بجے شام کے تھے -

ابو سعید عربی معلم - ۱۲۷ اسٹریٹ رنگون

بارش

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج روز شہر سندہ مین قریباً ۲۰ منٹ خوب بارش ہوئی - ابھی تک آسمان ابرآلود ہے - اطلاعاً تحریر ہے - زیادہ ونیاز

شیخ عبد الرحیم محمد اسمعیل سوداگر چرم شہر سندہ ضلع لاڑکانہ

قحط سالی

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب دام عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - پرسون سے ابر باران شروع ہو کر شب گذشتہ خاطر خواہ بارش ہوئی ہے جس سے فصل آیندہ کو نفع ہوگا - آرد گندم ۵ ثار چاول ۵ ثار - اب آرد گندم قسم ناقص ۷ ثار ہوا ہے آیندہ بارش شروع ہے - اطلاعاً عرض ہے -

فتح الدین - از پالم پور

برٹش وزیر اعظم کا استعفا

برٹش وزیر اعظم سر ہنری کیمبل بنرمین صاحب کے مستعفی ہونے کی خبر صحیح نکلی اس کی وجہ علالت طبع ہے اس باعث سر ہنری موصوف اپنے جلیل القدر عہدہ کے فرائض انجام نہین دیسکتے ہین - ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ ان دنون یورپ کی سیر فرما رہے ہین وہ مقام بیارٹز مین فروکش ہین اور وزیر اعظم بہادر کا استعفا حضور ممدوح کی خدمت مین بذریعہ ڈاک نہین بھیجا گیا بلکہ ایکخاص چٹھی رسان از قسم کورئیر استعفی کا لفافہ لیکر بیارٹز مین پہونچا ہے حضور شاہ قیصر نے بہت افسوس سے اون کا استعفا منظور فرمایا ہے آپنے سر ہنری کی خدمات کا صدق دل سے اعتراف فرمایا اور امید ظاہر کی ہے کہ آپ کو جلدی آرام ہو - اس کے بعد یقین ہے کہ سر ہنری ممدوح ہوس آف لارڈ کو منتقل کئے جائینگے - وہان لبرل پارٹی کی بہتر خدمت انجام دینگے آپ کی جگہ یعنے مدارالمہام کا عہدہ مسٹر ایسکویتھ صاحب بہادر وزیر خزانہ کو عطا ہوگا - چنانچہ حضور شاہ قیصر نے مسٹر ایسکویتھ کو اسی عہدہ کے لئے بیارٹز مین طلب فرمایا ہے اور وہ لندن سے جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے ہین آپ ہی مثل مستعفی وزیر اعظم کے مسٹر گلیڈسٹون مرحوم کے شاگرد رشید ہین آپنے وزیر خزانہ کی حیثیت مین وہ اعلے قابلیت ظاہر کی کہ برٹش قوم دل سے قائل ہے اور یہ آپ ہی کی قابلیت کا اثر ہے کہ پچھلے سال برٹش کے قومی قرضے مین ۵۳ کروڑ روپیہ کی تخفیف فرمائی - اتنی عظیم تخفیف آج تک کسی وزیر خزانہ نے ایک سال کے اندر نہین کی تھی - وزیر اعظم کے تبادلے سے امید ہے کہ لبرل پارٹی کی طاقت کو صدمہ نہین پہنچیگا اس سے لبرل پارٹی اور بھی مضبوط ہوگی -

دختر وائسرائے کی شادی

سنیچر گذشتہ یعنے ۴ - اپریل کو لندن کے گرجہ سینٹ مارگریٹ مین ہمارے حضور وائسرائے کی دختر نیک اختر یعنے لیڈی روبی الیٹ صاحبہ کی شادی خانہ آبادی وائکونٹ ارنگٹن صاحب کے ساتھہ کی گئی ہے جو کہ لارڈ کرامر صاحب بہادر کے فرزند اکبر ہین اسی مبارک تقریب کے لئے حضور لیڈی منٹو صاحبہ لندن مین رونق افروز ہین - کنیادان کی رسم دلہن کے برادر عزیز وائکونٹ ملگنڈ صاحب نے ادا کی - گرجہ مین حاضرین کی تعداد نہایت چیدہ تھی اور دلہن صاحبہ نہایت قیمتی لباس مین پری جیسی معلوم ہوتی تھین - دولہا دلہن کے جلیل القدر دوستون کی طرف سے اس موقعہ پر جو قیمتی تحائف پیش کش کئے گئے اون کی تعداد بیشمار تھی اور منجملہ دیگر کے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ اور حضور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ اور شہنشاہ بیگم روس اور سپین کی ملکہ بیشاہ حضور پرنس و پرنسس آف ویلز حضور ڈیوک و ڈچز آف کناٹ - لارڈ کچنر - لارڈ کرزن وغیرہ صاحبان کیطرف سے بھی عالیشان تحائف پیش کئے گئے تھے - جن کی تفصیل کیلئے کئی کالم اخبار کے درکار ہونگے ایک نہایت قیمتی اور قابل قدر تحفہ حضور وائسرائے کی کونسل کے ممبران جلیل القدر کیطرف سے بھی پیشکش کیا گیا یہ قیمتی موتیون اور اعلے ذات کے جواہرات کی مالا کی صورت مین تھا جسکی بڑی تعریف کی گئی ہے - نکاح کے رجسٹر پر دولہا دلہن کے دستخط ایجاب قبولیت ثبت کئے گئے اور گواہون کے طور پر دستخط کرنے والے ایسے جلیل القدر صاحبان تھے یعنے حضور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ اور شہنشاہ بیگم یعنے والدہ زار روس اور پرنسس وکٹوریہ ہماری تہ دل سے دعا ہے کہ یہ مبارک تعلق نکاح کا دونون خاندانون کے حق مین مفید اور مبارک ثابت ہوگا - اور یہ جلیل القدر جوڑی اپنے بزرگان ذیشان کے سایہ عاطفت مین پھولے اور پھلے اور حضور وائسرائے اور جنابہ لیڈی منٹو صاحبہ اور ایسے ہی لارڈ و لیڈی کرامر صاحبان کو نیک مرادین دیکھنا نصیب ہو - آمین - (عام)

ایک لیڈی اور چور

رنگون - ۳۰ - مارچ کی شب کو ایک چینی چور نے محکمہ آرڈنینس کے مسٹر کلارک کے گھر سے کئی چیزین چرائین - بعد ازان چھپکے کو رائل انڈین محکمہ کے کپتان بشی کی زوجہ کے کمرے مین گیا جب مسز بشی نے اپنی سنگھار میز کے پاس ایک شخص کو کھڑے دیکھا - تو انہون نے اپنے سرہانے تکیہ کے نیچے سے ریوالور کھینچ نکال کر تین فیر کئے ایک گولی چور کے کلیجہ مین ہوتی ہوئی داہنی طرف پشت سے نکل گئی یہ زمین پر گر پڑا اس کے بہت خون نکلا اس کے پاس سے چوری کی کئی چیزین بھی نکلین -

ہندوستان اور انگلستان کے ریلوے

ولایت کے اخبار مین علی ہذا کیفیت دیکھی ہے کہ ہندوستان مین ۳۰ ہزار میل سے زیادہ ریلوے جاری ہے اور برطانیہ اعظم (انگلستان و سکاٹلینڈ) مین ۲۳ ہزار ۴۷ میل ہے - یہان ۲۷ کروڑ ۱۰ لاکھ مسافر سالانہ سفر کرنے والے ہین اور وہان ایک ارب ۲۴ کروڑ - یہان ۵ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن مالی سال مین ڈھویا وہان انگلستان یا برطانیہ مین ۴۸ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن - یہان ریلون پر ۲۵ کروڑ ۱۴ پونڈ سرمایہ خرچ ہوا ہے - یہان سالانہ خرچ ایک کروڑ ۲۴ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ ہے وہان سات کروڑ ۲۰ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ ہے - یہان خالص بچت ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ ہے وہان ۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ بچت سالانہ ہے یہان ہندوستان مین فی میل مربع مین اوسط آبادی ۳۶۰ ہے ان اعداد سے ظاہر ہے کہ ہندوستان مین ابھی توسیع ریلوے کی بے حد گنجائش باقی ہے - ہندوستان مین مزدوری بہت سستی اور کام ارزانی سے ہوتا ہے لیکن وہان ولایت مین دونون چیزین بہت مہنگی ہین -

مثلاً وہان اوسط خرچ فی میل ریلوے کا ۶۵ ہزار پونڈ ہے اور یہان صرف ۶۸۰۰ پونڈ اوسط فی میل خرچ پڑتا ہے سررشتہ ریلوے کی بدولت ہندوستان مین لاکھون آدمی گذارہ پاتے ہین۔ لیکن بعض اہل الرائے کے نزدیک ریلوے کی نسبت انہار آبپاشی مفید تر ہے۔

تارک الوطن امریکہ

گورنمنٹ ہند نے مندرجہ ذیل رزولیوشن شائع کیا ہے۔ خبر ملی ہے کہ برٹش ہند سے جو لوگ تارک الوطنی اختیار کرکے یونائٹڈ اسٹیٹس امریکہ مین جلتے ہین۔ وہان کے کام کی حالت اون کے مفید ہے پس تمام لوکل گورنمنٹون اور منتظمون سے کہا جاتا ہے کہ جو لوگ امریکہ مین جانے کا قصد رکھتے ہین وہ ان مین مذکورہ بالا خبر کو مشہور کردین۔ (تفرع)

یورپ مین انارکسٹ فرقہ کی طاقت

ایک تاربرقی مظہر ہے۔ کہ شہنشاہ اسپین کی سیاحت بارسلونا مین بہت گورے جابجا دستیاب ہوئے تھے اون کی نسبت تحقیقات کیگئی تو ثابت ہوا کہ بارسلونا کے گورنر بعض ذی اثر انارکسٹون کو بڑی بڑی رقمین دیتے رہتے تھے کہ اپنے خونی ارادون سے باز رہین ان رقمون کے دینے مین جب کبھی دیر ہوتی تھی تو معاً بم کے گورن کو جاتے شروع ہو جاتے تھے۔ یورپ کے اخبارات اس سے استدلال کرتے ہین کہ انارکسٹ جماعت کا مقصد اصلی حب زر اور دولتمندی کے خلاف حاسدانہ اور ظالمانہ کوشش کے سوا کچھ نہین ہے۔

اس بیان کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ کرنے مین ہم جلدی نہین کرسکتے کیونکہ راوی نول پسند گروہ کے افراد ہی ہمارے سامنے ہین لیکن اس سے معلوم ہوتا ہو کہ انارکسٹون کی کوششین کیسی ترقی پذیر اور مستحکم ہین کہ اون کے خلاف انتہائی سختی برتتے ہوئے گذرتین مگر اب تک پوری طاقت مین موجود ہین۔ با اختیار گورنر کو ڈرا اور دھمکا کر رقمون کا وصول کر لینا کسی خفیہ طاقت کے لئے انتہائی عروج ہے۔ ہم سمجھتے ہین کہ یورپ کی تمول پرستی۔ غربا کشی اور سفاکانہ ناترسی کا جب تک استیصال نہ ہوگا۔ انارکسٹ فرقہ کی ترقی لازوال رہے گی مزدورون اور اہل حرفہ کے ساتھ متمولین کا ظالمانہ برتاؤ خود بخود وہ اسباب مہیا کرتا ہے جن سے ایک ہی وقت مین سینکڑون انارکسٹ پیدا ہو جاتے ہین۔ (وکیل)

منارة البیضاء

حق کو باطل کے ساتھ سخت مخالفت ہے جب یسوع مسیح کی بھیڑین بعض برائے نام مسلمانون کے ساتھ نرمی سے پیش آتی ہین۔ تو لوگ ابتلا مین پڑ جاتے ہین ان عیسائیون کی جو تحریرین سلسلہ احمدیہ کے خلاف نکلتی ہین ان کو دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ انہ لکم عدو مبین کیون فرمایا گیا۔ منارة البیضاء ایک رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس پر ایک دہریہ اخبار کی رائے ہم لکھتے ہین تا معلوم ہو کہ ایسا شخص جس کو فریقین سے کوئی تعلق نہین اس کی نسبت کیا رائے رکھتا ہے واقعی ان ملیم بیعون کے لئے ملبسون جلوہ الفشان نبی اکرم صلعم نے سچ فرمایا تھا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف کسی جھگڑا باز اور غیر ذمہ دار عیسائی کی لکھی ہوئی کتاب ہے کہ جو پنجاب ریلیجس بک سوسائیٹی نے شائع کرکے ہمارے پاس ریویو کے لئے بھیجی ہے۔ جس بہت خراب سپرٹ مین یہ کتاب لکھی ہوئی ہے۔ اس کے لحاظ سے اس کی جگہ ردی کا غذون کی ٹوکری مین ہونی چاہیئے نہ کہ کسی ایڈیٹر کی میز پر ریویو کے لئے۔ ... ہمین حیرانی ہے۔ کہ پنجاب ریلیجس بک سوسائیٹی کے ذمہ دار منتظمون نے اپنے ان سے اس قسم کے بُرے مذاق کی کتاب کیون کر شائع ہونے دی۔ ہمین مرزا صاحب کے مذہبی عقائد اور دعوون سے نہ صرف یہ کہ کوئی ہمدردی نہین ہے۔ بلکہ ہم خدا اور اوس کے الہام اور الہامی کتب کے غلط اور نقصان دہ عقائد کے سخت مخالف ہونے کے باعث ان کی ان امور مین تعلیم کے سخت مخالف ہین۔ مگر مذہبی عقائد کی مدلل اور پُر زور مخالفت کرنا اور چیز ہے اور شرافت کو چھوڑ کر مخالفون کو گالیان دینا اعمادن کے متعلق پھکڑ بازی کرنا اور شے ہے۔ ہم اس کتاب کی تحریر کا ایک نمونہ ذیل مین دیکر اس کتاب کو ردی سپرد کرتے ہین۔ مرزائیت کی نسبت یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ گو وہ مسلمانون کے درمیان ایک فرقہ کی صورت اختیار کرے رہے۔ چار سطر کے بعد ہی اس کتاب کا مصنف لکھتا ہے۔

ہندوستان کے سارے مسلمان مرزا کو اوس کے دعوون مین کاذب جانتے ہین اور مفتری علیہ اسد دجال کا پیشرو یا دجالون مین سے کوئی ایک اسی طرح تمام عیسائی بھی اوس کو جھوٹا مسیح اور فریبی جانتے ہین یعنے ہر دو گروہ متفق ہین کہ وہ شیطان کا سونٹا لنگوٹا ہے اور گویا گلی کے روڑے بھی پکار رہے ہین ... ... اس کی ذات مین بھلمنسیت کا اصلی ستعاد بھی مفقود ہوگیا۔ خدا ترس اور راستباز لوگ بھی بلا الزام شیطان کو لعین اور مردود اور رجیم کہنے کے مجاز ہین"

اس اقتباس مین اس کے راقم نے راستبازی منطق اور شرافت تینون باتون کا جس طرح پر خون کیا ہے وہ ظاہر ہے۔ ہمارے تجربہ کے موافق اس قسم کی تحریرین آریہ بھلے مانسون کے ہاتھون سے زیادہ زیب دیتی ہین۔ عیسائیون کو اس پیشہ سے گریز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ در اصل ایسی تحریرین اون کے لکھنے والون کی جماعت کے لئے جس قدر شرم کا موجب ہوتی ہین اس قدر اُن کی مخالفت کا نشانہ لوگون کے لئے نہین۔

سارے مسلمانون اور تمام عیسائیون کی فہرست اور اون کا ڈیکلریشن اس کتاب کے مُصنف کے پاس موجود ہوگا۔ ا۔ ج۔ ت۔

دوستانہ شکایت

۱۔ جن احباب نے وی۔ پی واپس کر دئے تھے ان سب کے نام مطالبہ چندہ کے خطوط لکھے گئے تھے مگر تاحال دو سوا کا ون خطوط کے جواب نہین آئے اُمید ہے کہ سب صاحبان جواب سے مینجر بدر کو مشکور فرمائین گے ہر ایک کو اپنا نمبر خریداری اور ہمارے خط کا نمبر ضرور لکھنا چاہیئے صرف تھوڑی سی بے پروائی کیوجہ سے دفتر کا بہت سا اوقات اون کے نامون کی تلاش مین گذرتا ہے۔

۲۔ جو صاحب دو خریدار قیمت پیشگی والے دین گے۔ ہم اونکو مفت اخبار دے سکین گے۔

مسلمانون کی تعداد دنیا مین

دی محمڈن ورلڈ آف ٹوڈے کے قابل ایڈیٹرون سے جن مین پادری زویمر د پادری بارٹن صاحب کے علاوہ لدھیانہ کے نامور پادری دیری صاحب بہی شامل ہین اپنی کتاب کے آخری باب مین مسلمانان عالم کی تعداد پر بحث کرتے ہوئے اسبارہ مین یوروپ کی ستند کتابون کے بیانات بہی بجنسہ نقل کر دئے ہین جن کا دریافت کرنا اہل اسلام کے لئے یقیناً دلچسپ ہوگا۔ یہ بیانات حسب ذیل ہین۔

مشٹیسمنز ایر بک سنہ ۱۸۹۰ء ۲۰ کروڑ ۳ لاکھ

بررکہا صاحب کی کالوزس ٹیکیمن سنہ ۱۹۰۸ء ۱۷ کروڑ ۸۰ لاکھ

ہینوبرٹ جالسن صاحب کی دربرٹینگ دی اسلام سنہ ۱۹۱۱ء ۲۵ کروڑ ۹۷ لاکھ

پادری زویمر کا مشنری ریویو سنہ ۱۸۹۸ء ۱۹ کروڑ ۶۵ لاکھ

ایلچمین مشنریٹیشر فٹ سنہ ۱۹۰۶ء ۱۷ کروڑ ۳۵ لاکھ

وچمین صاحب کا سٹش ہارچیس اٹلس سنہ ۱۹۱۰ء ۲۴ کروڑ

دلیم کرٹس صاحب کی سیریا دیلیسٹائن سنہ ۱۹۰۳ء ۳۰ کروڑ

انسکلو پیڈیا آف مشنز سنہ ۱۹۰۴ء ۱۹ کروڑ ۳ لاکھ

جدید میزان ۲۳ کروڑ ۳۲ لاکھ

مندرجہ صدر تخمینون مین سب سے زیادہ تعداد (۳۰ کروڑ) مسٹر ولیم کرٹس صاحب نے اپنی کتاب "شام وفلسطین" مین درج کی ہے۔ جو حقیقت سے بہت زیادہ دور نہین رہی۔ کیونکہ ترکی علمار نے حال مین کامل تحقیقات کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ دنیا بہر کے مسلمانون کی تعداد ۳۵ کروڑ سے کچہہ اوپر دکہاتا ہے۔ (پیسہ)

ایجاد نو

ریاست بلسور کے ایک کاریگر نے ایسی بندوق ایجاد کی ہے۔ جو خود بخود چلتی ہے اوس سے کتنے ہی فائر کرلو گرم نہین ہوتی۔ اس بندوق مین اول تو یہ خوبی ہے کہ جب ایک مرتبہ چلادی جائے۔ تو جب تک بند نہ کی جائے برابر چلتی رہتی ہے۔ یہ بندوق فی منٹ ۲۰۰ سو فائر کرتی ہے۔ دوسری صفت یہ ہے۔ کہ ایک آدمی جتنی بندوقین اوٹہا سکتا ہے اتنی ہی سے کام لے سکتا ہے۔ چند بندوقون کے لئے ایک آدمی کافی ہے۔ صرف یہ خرابی ہے۔ کہ عام بندوقون سے جو فوجون مین مستعمل ہوتی ہین کسیقدر وزنی ہے۔ (ہیچ آبہاچا)

معلومات محکمہ تار

تار دینے والون کی آسانی کیواسطے محکمہ تار نے ٹکٹ دار فارم تیار کئے ہین۔ ان فارمون پر چار آنہ اور ایک روپیہ اور دو روپے کے ٹکٹ چہپے ہوئے ہون گے اور اس طرح نقد اجرت ارسال کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ ۱۵-اپریل سے ان فارمون کی فروخت شروع ہوگی اور لاہور۔ کراچی الہ آباد اور رنگون سے فارمین مل سکین گی مگر یہ فارم بیس اکہٹے کتاب کیصورت مین مل سکینگے۔

کلکتہ کی خبر ہے کہ علی پور کی ٹریم گاڑی مین بعض بنگالی جوانون نے ایک یوروپین مسافر پر حملہ کرکے اس کو زدوکوب کیا اور اوس سے ایک چہہ نالی پستول چہین کر رفو چکر ہوگئے۔ یوروپین مذکور درجہ اول کی ٹریم مین سوار تھا اوس کے ساتہہ چند بنگالی نوجوان بہی بیٹھے تہے۔ فرنگی نے اپنی ٹانگ پہیلائی اور اپنا پاؤن سامنے کی نشست پر رکہا اور اس پر بنگالی جوان بگڑ گئے اور اونہون نے لاٹہیون سے زدوکوب کیا اور ایک نے خنجر نکال کر اس کا وار کرنا چاہا۔ اسپر یوروپین نے اپنی جیب سے چہہ نالی ریوالور نکالی۔ لیکن بنگالی نوجوانون نے وہ ریوالور بہی چہین لی۔ اور اس کے بعد تمام بنگالی وہان سے اس طرح چمپت ہوگئے کہ کسی کا پتہ نہین نکال سکے دوران ہنگامہ مین یوروپین نے ٹریم کے ملازمون سے مدد چاہی۔ لیکن اونہون نے دخل نہین دیا پولیس تحقیقات کررہی ہے۔ لیکن ابہی کچہہ پتہ نہین لگ سکا ہے۔ (عام)

زلزلہ کے آثار

لاہور کے قریب جدید عملات کے لئے زمین کہودتے ہوئے سطح زمین سے ۱۲ فیٹ نیچے ایک عورت کا ڈہانچہ نکلا جو نشست کی حالت مین تہی اور وہان کوٹتی ہوئی معلوم ہوتی تہی اوسی کے پاس عمارت کا ایک ستون بہی برآمد ہوا۔ عورت کا تمام جسم بجز دانتون کے مٹی ہوگیا تہا۔ ہاتہہ لگنے سے بہر کر مٹی ہوگیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی شدید زلزلہ کے سبب مع مکان کے اسی حالت مین زمین کے اندر گڑ گئی تہی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

کپاس کے کیڑون سے بچاؤ

گورنمنٹ کے سائنس والون نے تحقیق کیا ہے کہ کپاس مین جو کیڑا لگتا ہے وہ اوس تخم مین ساتہہ آتا ہے جو ممالک مصر وغیرہ سے منگوایا جاتا ہے اسواسطے انتظام کیا گیا ہے۔ کہ بیرونی تخم کو پہلے بمبئی مین بائی سلفیٹ آف کاربن وغیرہ کی دہونی دے کر کیڑون کو ہلاک کردیا جائے پہر فروخت کے واسطے ہندوستان مین بہیجا جاوے۔ اس محنت کے واسطے گورنمنٹ قابل شکریہ ہے۔

انڈیا کونسل کے ممبر مسٹر گپتا لکہتے ہین کہ باشندگان بنگالہ جن کی تعداد ۴ کروڑ کے قریب ہے۔ اسی ۸۰ فیصدی مچہلی پر گذارہ کرتے ہین۔ کہتری۔ برہمن۔ ویش سب مچہلی خوار ہین۔

ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کے سکرٹری تہاپر صاحب ریٹائر ہوگئے۔ ان کی جگہ مسٹر نولٹن مقرر ہوئے۔

زلزلہ - ۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۸ء کو سوا دو بجے دن کے کلکتہ۔ سلہٹ اور شیلانگ مین زلزلہ محسوس ہوا۔

مسلمان بھی گروکل بنائین

واقعات زمانہ پر ہر طرف دلچسپی سے نگاہ ڈالنے والے نوجوان جناب خواجہ **حسن نظامی صاحب** اس سال گروکل کے جلسہ مین شریک ہوئے تھے۔ جس کی رپورٹ اونہون نے انجمن ہدایت اسلام دہلی کے سالانہ جلسہ مین پڑہی ہے گروکل مین کیسی پود طیار ہورہی ہے۔ اسپر خواجہ صاحب لکہتے ہین۔

"شائد آپ کو خیال ص۔ کیا امید ہوسکتی ہے" اس کے بعد خواجہ صاحب تجویز کرتے ہین کہ مسلمان بہی اس نمونہ کی کوئی درسگاہ بنائین۔ جس کے متعلم ان زبردست آریون کا کامیابی سے مقابلہ کرسکین ہم اس امر کے قائل نہین کہ اس کیواسطے ہمین آریون کی تقلید کی ضرورت ہے۔ آریہ اور عیسائی کیسے ہی زبردست کیون نہ ہین۔ احمدیہ درویش خانہ کے مقابلہ مین ان کی شکست دنیا مان چکی ہے۔ تاہم یہ خوشی کی بات ہوگی اگر مسلمان غیرت کہا کر کچہہ کرنے کیطرف متوجہ ہون اور خواجہ صاحب کی جاسوسانہ محنت کی قدر کرتے ہوئے کچہہ بناہی ڈالین جسکی ہمکو امید نہین۔

ص شاید آپ کو خیال ہوگا۔ کہ یہ آریہ درویش بہی ہندو فقرا کی طرح ایک صلح کل گروہ ثابت ہونگے۔ مگر آپ کو یہ خیال نہ کرنا چاہئے ان کو ہندو درویشون کی پاک طینتی سے کچہہ واسطہ نہین نہ ان

ایک غلط فہمی کا ازالہ

میں نے جو تحریک چندہ تعمیر مدرسہ کیلئے کی تھی اس میں ایک تجویز یہ لکھی تھی۔ جو باجازت انجمن درج کی گئی تھی کہ اگر کوئی احباب اپنے سرمایہ کو تجارتی طور پر لگانا چاہیں۔ تو ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے خرچ سے کمرے بنوا دیں اور اس کا کرایہ انجمن سے لیتے رہیں اور پھر جب انجمن کے پاس کافی روپیہ ہو۔ تو انجمن ان سے یہ کمرے واپس خرید کر سکیگی۔ اب بعض احباب کے خطوط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض دوست جو کہ اس طرح پر کمرے بنوا دینے کیلئے تیار ہیں۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ معمولی چندہ میں جو نصف یا تہائی آمدنی ہے۔ شریک ہونیکی ضرورت نہیں۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ نصف یا تہائی آمد کا چندہ لئے بھی جبتک کل احباب اس میں شامل نہ ہونگے۔ تجویز پر کامیابی سے عملدرآمد نہیں ہو سکتا اگرچہ جو احباب کرایہ کیلئے کمرے بنوا دیں۔ انکی طرف سے بھی ایک قسم کی مدد اس وقت انجمن کو پہونچتی ہے مگر یہ مدد چندہ میں شامل نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر کوئی دوست محض للہ کوئی کمرہ بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ یا چند دوست ملکر ایسا ارادہ رکھتے ہوں۔ تو وہ الگ صورت ہے۔ امید ہے کہ یہ چند سطریں اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے کافی ہونگی

ضروری نوٹ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ عمارت کا کام شروع ہو گیا ہے اور روپیہ جلد پہونچنا چاہیے ورنہ کام میں ہرج واقع ہوگا اندیشہ ہے۔

محمد علی از قادیان

نمونہ ہمدردی دعا اور دوا شیخ محمد نصیب صاحب کی لڑکی مرض خسرہ سے ۹ اپریل کو فوت ہو گئی تھی۔ جس پر بالخصوص ان کی بیوی کو بہت صدمہ ہوا کیونکہ پہلے بھی ان کے دو بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کا ارادہ تھا کہ بیوی کو اس کے میکے بھیجدیں تاکہ غم غلط ہو جانیکا ذریعہ ہو۔ اس کے متعلق اور آئندہ معالجہ کے متعلق انہوں نے حضرت کی خدمت میں دو خط لکھے۔ جن کا جواب فائدہ عام کیواسطے شائع کرنیکے لئے انہوں نے مجھے دکھائے ہیں

پہلا خط۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ میں نے خط پڑھ لیا ہے۔ انشاء اللہ بہت دعا کروں گا۔ کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرماوے مگر صبر شرط ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ایک فعل پر حد سے زیادہ بے صبری کرتا ہے۔ تو اپنے ثواب کو کھو دیتا ہے۔ والدین کے گھر میں جانیکا مضائقہ نہیں مگر عورت کیلئے اپنے مرد سے زیادہ کوئی مونس و غمخوار نہیں ہوتا۔ چند روز کیلئے اگر چلی جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں مگر زیادہ ٹھیرنا مناسب نہیں۔ اس غم میں آپ اور وہ دونو شریک ہیں۔ پس کس طرح ان کو گوارا ہے کہ آپ کو اس غم کی حالت میں اکیلا چھوڑ کر چلی جاویں اور ہماری شریعت کے رو سے زیادہ غم آئندہ ملنے والے درجہ سے محروم کراتا ہے۔ یہ سب خدا کی ابتلا ہیں جس کو چاہتا ہے بھیجتا ہے جس کو چاہتا ہے اٹھا لیتا ہے۔ حد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ حد سے زیادہ غم کرنا مبارک نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا مقابلہ ہے۔ اور ایمان کے برخلاف ہے۔ زیادہ آپ خود سمجھتے ہیں اگر صبر اور استقامت سے مجھے یاد دلاتے رہیں گے تو میں دعا کروں گا مجھے شک ہے یہ اٹھرا کی بیماری ہے۔ اس میں بڑی دوائی جو تجربہ میں آچکی ہے یہ ہے کہ میاں بیوی ڈیڑھ برس تک ایک دوسرے سے علیحدہ رہیں۔ ...... تب انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائیگی اس کے ساتھ دوسری دوائیں بھی میں بتا دونگا والسلام۔ مرزا غلام احمد

دوسرا خط السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ دوائی میرے تجربہ کے رو سے یہ ہے کہ ایک حصہ مشک خالص مثلاً چھ ماشہ زرنبی خالص ۲ ماشہ۔ فولاد قلعی ۳ ماشہ یہ دوا خوب پیسکر اور باہم ملا کر دو روز اسی شام کے وقت ہر روز کھا لیا کریں۔ فکر اور غم سے جہاں تک ممکن ہو اپنے تئیں بچا دیں کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام اعضا پر اور خدا تعالیٰ سے لگی۔ نماز میں ہر وقت دعا کرتے رہیں۔ خدا کے فضل سے کیا تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ لڑکی کی جگہ لڑکا دیدے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور میں انشاء اللہ دعا کرتا ہونگا ہمیشہ یاد دلاتے رہیں۔

والسلام۔ مرزا غلام احمد

تبلیغ شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم نے حضرت صاحب سے اجازت چاہی کہ سلسلہ ربانی کے متعلق اپنی طاقت اور اپنی علم کے مطابق تبلیغ کرنے کے واسطے چھ ماہ کے لئے سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا "بہت بہتر ہے۔ بعد استخارہ کے بیشک سفر کریں۔ خدا مبارک کرے آمین۔ چونکہ شیخ صاحب کو دینی خدمات کا بہت شوق ہے اور پہلے بھی وہ اکثر مختلف علاقوں میں پھر کر وعظ کرنے کے عادی ہیں۔ اس واسطے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دیگا۔ سر دست ان کا ارادہ جہلم۔ راولپنڈی کی طرف جانیکا ہے۔

رسید زر

یکم اپریل ۱۹۰۸ء

۵۹۵	اللہ دتہ صاحب	عہ
۵۶۱	محمد ایوب خان	صہ
۱۶۸۳	منشی غلام محمد	للعہ

۴ اپریل ۱۹۰۸ء

۲۱	حافظ محمد صاحب	۱۲
۸۵۴	جان محمد صاحب	۱۱۲

۵ اپریل ۱۹۰۸ء

۱۳۴	عبد العزیز صاحب	۸
۲۴۴	فضل الٰہی صاحب	للعہ
۱۵۱	محبوب عالم صاحب	للعہ
۱۹۴	میاں عبد اللہ صاحب	عہ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از مسادین عہ — قادیان مین ہے

اہے منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام ـ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء

(بروز جمعرات)

جلد ۷ — نمبر ۱۶

افریقہ عصہ — فی پرچہ ۲ر

کہ سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے آئندہ اوس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت اون کا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے اوس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو یابیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکران مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا راست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ للعہ

مابعد ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ عصہ

فی پرچہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے اون سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے۔ اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ ورنہ بعد مین نہین مل سکیگا۔ رسید زر اخبار مین دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دین انکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہونچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر کے نام ہونی چاہیئے۔

مینیجر بدر

وہ الفاظ ہین جن مین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین۔ ہاتھ مین ہاتھ لیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت و سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اوس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی کا پیرا بلیڈ

از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت و سکرٹری انجمن ... اٹاوہ

گذشتہ سے پیوستہ

کا وعدہ کیا گیا ہے وہ تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اس ذکر ... ان لوگوں کا رد کیا گیا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اولیاء اللہ کو نصرت و بشارت کی وحی ملنے سے منکر ہیں۔

صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے جو مسیح موعود کی آمد کے متعلق نواس بن سمعان سے مروی ہے۔ اور اس حدیث میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ فبینما ھو کذلک اذ اوحی اللّٰہ الی عیسیٰ انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالہم فحرز عبادی الی الطور۔ ترجمہ یہ اسی حال میں ہوں گے کہ ناگاہ اللہ تعالےٰ عیسیٰ کی طرف وحی بھیجیگا۔ کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں سو میرے بندوں کو طور کی طرف لے جاکر محفوظ رکھو۔

اب میرٹھی شیخ صاحب کو چاہیئے کہ اس مقام پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں اور انصاف سے کام لیں کہ جب صحیح مسلم کی ایک حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعد وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ام ایمن رضی اللہ عنہا نے رو کر یہ کہا کہ وحی منقطع ہو گئی اور اسی صحیح مسلم کی حدیث مندرجہ بالا سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ عیسیٰ پر وحی بھیجیگا۔ تو اب ام ایمن رضی اللہ عنہا کی سمجھ کو حجت قرار دیکر یہ مانا جاوے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا نزول بالکل منقطع ہو گیا۔ یا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان واجب الاذعان کے مطابق اس بات پر ایمان لایا جاوے کہ وحی کا نزول بالکل منقطع نہیں ہوا اور صحیح مسلم کی دونوں حدیثوں میں تطبیق و توفیق کے لیے یہ مسلک اختیار کیا جاوے کہ وحی تشریعی کا نزول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منقطع ہو گیا اور وحی غیر تشریعی کا نزول باقی ہے فافہم وانصف ولا تکن من المجادلین۔

وحی غیر تشریعی کے باقی رہنے پر اہل اللہ کی شہادتیں

سید نا و مولانا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتوح الغیب کے سولہویں مقالہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"ثم اذا قوی علمک و یقینک و شرح صدرک و تنور قلبک و ازداد قربک من مولاک و زاد مکانک لدیہ و امانتک عندہ اصلحت لحفظ الاسرار علمت متی یاتیک قسمک قبل حینہ کرامۃ لک و اجلالا لحرمتک و فضلا منہ و منۃ و ہدایۃ قال اللّٰہ تعالےٰ و جعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بایاتنا یوقنون۔ قال والذین جاھدوا فینا لنہدینہم سبلنا و قال اللّٰہ عز وجل و اتقوا اللّٰہ و یعلمکم اللّٰہ ثم یرد علیک التکوین فتکون بالاذن الصریح الذی لا غبار علیہ والدلالات الصریحۃ کالشمس و بکلام لذیذ الذ من کل لذیذ و الہام صدق من غیر تلبیس مصفی من ھواجس النفس و وساوس الشیطان اللعین قال اللّٰہ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللّٰہ لا الہ الا انا اقول للشیٔ کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشیٔ کن فیکون و قد فعل ذلک بکثیر من انبیاءہ و اولیاءہ و خواصہ من بنی آدم۔

ترجمہ ۔ پھر جب تیرا علم اور یقین خدا کی رزاقیت کے ساتھ پختہ ہوا اور تیرے سینہ کی کشادگی قوی ہوئی اور تیرے دل کا نور مضبوط ہوا اور تیرے خدا کے ساتھ قرب زیادہ ہوا اور زیادہ ہوا مرتبہ تیرا اوس کے نزدیک اور تیری امانت اوس کے پاس اور تیرا لائق ہونا اسرار کے نگاہ رکھنے کے لیے۔ معلوم کرایا جائیگا۔ تو کہ کب آتا ہے تیرے پاس نصیب تیرا اس کے آنے سے پہلے تیری عزت کے لیے اور تیری عزت زیادہ کرنے کے لیے اور اپنے فضل اور احسان اور ہدایت سے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور کئے ہم نے بنی اسرائیل سے امام جو راہ دکھاتے تھے ہمارے حکم سے جب اونہوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے اور فرمایا اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ان کو ہم اپنی راہیں دکھاوینگے اور فرمایا اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں تعلیم دیتا ہے۔ پھر سپرد کیا جاوے گا تجھ پر ظاہر کرنا پھر ظاہر کریگا تو صریح اذن کے ساتھ جس پر کوئی غبار نہیں اور دلالت روشن کے ساتھ مثل آفتاب روشن کے ساتھ اور کلام لذیذ کے ساتھ جو سب لذتوں سے زیادہ لذیذ ہے اور سچے الہام کے ساتھ جس میں کوئی شبہ نہیں اور نفس کے خیالات اور شیطان لعین کے وسوسوں سے پاک اور صاف فرمایا اللہ تعالےٰ نے اپنی بعض کتابوں میں۔ اے آدم کے بیٹے میں معبود ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں کہتا ہوں کسی چیز کو ہو وہ ہو جاتی ہے۔ میری فرمانبرداری کر میں تجھ میں یہ وصف ڈالونگا تو کسی چیز کو کہیگا ہو وہ ہو جاوے گی۔ اور تحقیق دیا ہے یہ مرتبہ اللہ نے اپنے بہت پیغمبروں اور دوستوں اور بنی آدم سے بعض خاصوں کو۔

فتوح الغیب مترجم مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۲۸ - ۲۳۴

حضرت مجدد الف ثانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی صفحہ ۹۱ میں ایک مکتوب بنام محمد صدیق لکھتے ہیں جس کی یہ عبارت ہے:

"اعلم ایہا الصدیق ان کلامہ سبحانہ مع البشر قد یکون شفاہا و ذلک الافراد من الانبیاء و قد یکون ذلک لبعض الکمل من متابعیہم و اذا کثر ھذا القسم من الکلام مع واحد منہم سمی محدثا و ھذا غیر الالہام و غیر الالقاء فی الروع و غیر الکلام الذی مع الملک انما یخاطب بہذا الکلام الانسان الکامل واللّٰہ یختص برحمتہ من یشاء"

ترجمہ ۔ یعنی اے دوست تمہیں معلوم ہو کہ اللہ جلشانہ کا بشر کے ساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہمکلامی کے رنگ میں ہوتا ہے اور ایسے افراد جو خدا تعالےٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں۔ وہ خواص انبیاء میں سے ہیں اور کبھی یہ ہمکلامی کا مرتبہ بعض ایسے لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں۔ اور جو شخص کثرت سے ہمکلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں اور یہ مکالمہ الٰہی از قسم الہام نہیں بلکہ غیر الہام ہے اور یہ القاء فی الروع بھی نہیں ہے اور نہ اس قسم کا کلام ہے۔ جو فرشتہ کے ساتھ ہوتا ہے اس کلام سے وہ شخص مخاطب کیا جاتا ہے جو انسان کامل ہو اور خدا تعالےٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے"

منقول از ازالہ اوہام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنے پیر و مرشد حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی نسبت صراط مستقیم میں فرماتے ہیں۔

"حضرت ما را ... می شد"

یعنی ہمارے پیر و مرشد کو وحی ہوئی۔

اب آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و اقوال اعاظم و اکابر اُمت محمدیہ سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ خداوند کریم کامل افراد امت محمدیہ کو اپنی ہمکلامی کا شرف عطا فرماتا رہا ہے اور فرماتا رہے گا اور لغات عرب اور اصطلاح قرآن کریم میں اسی ہمکلامی کو وحی کہتے ہیں۔ پس روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ وحی غیر تشریعی کا سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا۔

عجیب بات یہ ہے کہ شیخصاحب اور اون کے ہمخیال ایک طرف تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی کا نزول بالکل موقوف ہوگیا اور دوسری طرف یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو اوس پر وحی آیا کرے گی۔

اور اس سے بھی زیادہ عجیب اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ شیخصاحب اور اون کے ہمخیال اس بات کے قائل تو ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اولیاء اللہ کو الہام و کشف و رویا کے ذریعہ سے من جانب اللہ امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے مگر اوس کے ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا سلسلہ بالکل منقطع ہوگیا۔ اس کا سبب تعصب ہے یا جہالت۔ دونوں صورتوں میں ہماری دُعا یہ ہے کہ خداوند کریم اون کے حال پر رحم فرمائے اور اون کی آنکھیں کھولے۔

اس مضمون کی تکمیل کے لئے میں ناظرین کی توجہ البراہین الاحمدیہ جلد چہارم کی ایک عبارت مندرجہ حاشیہ کی طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں۔ جو ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔ ماسوا اس کے میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا خدا تعالیٰ کا قرآن شریف میں اس بارے میں شہادت دینا تسلی بخش امر نہیں ہے کہ اوس نے قرآن شریف کے بارہ صحابہ کرام کے حق میں نہیں فرمایا۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

پھر جس حالت میں خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کریم کے اصحاب کو امم سابقہ سے جمیع کمالات میں بہتر اور بزرگتر ٹھہرایا ہے اور دوسری طرف بطور مشتے نمونہ از خروارے۔ پہلی اُمتوں کے کاملین کا حال بیان کر کے کہتا ہے کہ مریم صدیقہ والدہ عیسیٰؑ اور ایسا ہی والدہ حضرت موسیٰ اور نیز حضرت مسیح کے حواری اور نیز خضر جن میں سے کوئی بھی نبی نہ تھا یہ سب ملہم من اللہ تھے اور بذریعہ وحی اعلام اسرار غیبیہ سے مطلع کئے جاتے تھے تو اب سوچنا چاہیئے کہ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ امت محمدیہ کے کامل متبعین ان لوگوں کی نسبت بوجہ اولیٰ ملہم و محدث ہونے چاہئیں۔ کیونکہ وہ حسب تصریح قرآن شریف خیر الامم ہیں۔ آپ لوگ کیوں قرآن شریف میں غور نہیں کرتے اور کیوں سوچنے کے وقت غلطی کھا جاتے ہیں کیا آپ صاحبوں کو خبر نہیں کہ صحیحین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس اُمت کے لئے بشارت دے چکے ہیں کہ اس امت میں بھی پہلی اُمتوں کی طرح محدث پیدا ہوں گے اور محدث بفتح دال وہ لوگ ہیں جن سے مکالمات و مخاطبات الٰہیہ ہوتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ ابن عباس کی قرأت میں آیا ہے۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ مایلقی الشیطان ثم یحکم اللہ آیاتہ۔

پس اس آیت کے رو سے بھی جسکو بخاری نے بھی لکھا ہے محدث کا الہام یقینی اور قطعی ثابت ہوتا ہے جس میں دخل شیطان کا باقی نہیں رہ سکتا اور خود ظاہر ہے کہ اگر خضر [illegible] کی والدہ کا الہام صرف شکوک اور شبہات کا ذخیرہ تھا اور قطعی اور یقینی نہ تھا۔ تو اون کو کب جائز تھا کہ وہ کسی بے گناہ کی جان کو خطرے میں ڈالتے یا ہلاکت تک پہنچاتے یا کوئی دوسرا ایسا کام کرتے جو شرعاً و عقلاً جائز نہیں ہے۔ آخر یقینی علم ہی تھا جس کے باعث سے وہ کام کئے [illegible] اور وہ اعتقادات کے لئو [illegible] کہ [illegible] ہرگز وہ نہیں رکھ [illegible] ذرا انصاف کرنا چاہیئے۔ کوئی امر مشہود [illegible] پھر یہ نہ ہو تو کیا سبب کہ [illegible] ثابت ہوتا ہو صرف ظنی خیالات سے منزل الہام نہیں ہو سکتا۔

ان الظن لا یغنی من الحق شیئا

سو اس زمانہ کے الہامات میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جو زیر پردہ اور مخفی ہو۔ بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ جو صدہا امتحانوں کے بوتہ میں داخل ہو کر سلامت نکلی ہے اور خداوند کریم نے بڑے بڑے منازعات میں فتح نمایاں بخشی ہے

اب میں وحی کی بحث یہاں ختم کر کے شیخصاحب کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر اون کو اس مسئلہ کی متعلق مزید تسلی و تشفی مطلوب ہو تو وہ براہ مہربانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی مطبوعہ میگزین پریس دار الامان قادیان سے طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	۶ ماہ	۳ ماہ	۲ ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۳/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اوس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی صفحہ جدا جدا کی ورقہ کے برابر جو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری کیلئے فی سیر یا ادہ سیر کے لئے ۔/ اجرت اشتہار کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک اشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

ڈائری

القول الطیب

ایک اندرونی معترض کا ذکر ہوا۔ کہ وہ احمد بیگ والی پیشگوئی کی نسبت کہتا ہے پوری نہیں ہوئی۔ فرمایا۔ یہ شخص ہمیں چھپا ہوا نیم مرتد معلوم ہوتا ہے۔ ہزارہا روشن نشانات دیکھنے کے بعد بھی ابھی اسے تاریکی ہی نظر آتی ہے۔ یہ اوس کی آنکھوں کا قصور ہے۔ اگر وہ اس قسم کے شبہات کرے تو قریب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی اس کا ایمان نہ رہے۔ حدیبیہ کا واقعہ ہمارے سامنے موجود ہے وہ اس کی نسبت کیا کہتا ہے پھر ابوجہل کی نسبت دیکھا گیا۔ کہ بہشتی انگور کا خوشہ اس کو ملا ہے مگر وہ مسلمان نہ ہوا۔ حضرت عیسے نے اپنے بارہ حواریوں سے بارہ تختوں کا وعدہ کیا تھا۔ حالانکہ ایک نے ان میں سے چھوڑ دیا۔ دوسروں نے لعنت کی اور بعض مشکل کے وقت بھاگ گئے۔ حضرت موسیٰ سے اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا کہ اس ارض کے تم مالک ہو گے۔ اور اس میں کئی برس گذر گئے۔ غرض ایسا اعتراض کرنا جسکی رو میں تمام انبیاء آجائیں۔ اللہ تعالےٰ اور اوس کے سلسلہ نبوت سے انکار کرنا ہے۔ ہمیں ایسے معترض کے ایمان کا خطرہ ہے۔ یونس کی قوم کا واقعہ سب کو معلوم ہے۔ کوئی شرط نہ تھی۔ مگر پھر بھی توبہ استغفار سے وہ عذاب ٹل گیا۔ الہامی بیان تو صاف ہے توبی توبی فان البلاء علے عقبک آگیا جس سے صاف ظاہر ہے۔ آخر یہ سب باتیں پوری ہو چکی ہیں اور (؟) کی موت سے جو خوف ان پر چھا گیا اس نے پیشگوئی کے ایک حصہ کو ٹال دیا۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا ہزارہا نشان دکھا کر بعض نشان ایسی حالت میں بھی رکھ دیتا ہے جو منافقین وغیرہ کے امتیاز کا موجب ہوں۔ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ نبی و ولی سے بعض وعدے ہوتے ہیں۔ اور پھر وہ منسوخ کئے جاتے ہیں تا اس سے بڑھکر دئے جاویں۔ محکمات کے ساتھ متشابہات ضروری ہیں اس سے مومنوں کے ایمان کا کمال دکھانا مقصود ہوتا ہے اور جو منافق وغیرہ ناپاک لوگ ہوتے ہیں وہ پاک جماعت سے الگ ہو جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم … ایسے شخص پر ہمارا تو آنا معلوم ہوتا ہے بہتر تو صحبت میں رہے کہ ہماری بات سنے اور نہ فہم سلیم ملا ہے کہ واقعات پر کچھ غور کر سکے۔ پس انجام اچھا نہیں معلوم ہوتا ہمارے لئے خدا کے فضل سے اس قدر شواہد موجود ہیں کہ اگر لاکھ بھی حاجات الصدر رسدی اپنے ثبوت میں پیش کرے تو سب کے لئے کافی ہیں کیونکہ ہمارے لئے اللہ نے ایسے اسباب مہیا کر دئے ہیں اور پھر دشمن بھی اپنے تمام ہتھیار لیکر نکلا ہے اسلئے ضرور تھا۔ کہ خدا کا مامور بھی ہر طرح کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آتا۔

اور چونکہ عام لوگ شریک ہوتے ہیں جو طرح طرح کے گندوں سے آلودہ ہوتے ہیں اسلئے اللہ تعالےٰ کچھ ایسی باتیں اپنی حکمت کاملہ سے رکھ لیتا ہے۔ جن سے ایسے ناپاک لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اس سلسلہ سے جدا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو اگر تمام نشانات یکساں روشن اور بین اور حسب خواہش ہوتے۔ تو ابوجہل بھی ایمان لے ہی آتا۔ مگر وہ خبیث النفس تھا۔ خدا نے نہ چاہا کہ ایسی پاک جماعت میں شامل ہو۔

ابوبکر ایک پاک انسان تھا اوس نے کوئی معجزہ بھی نہ مانگا اور مسلمان ہو گیا۔ پس ہر معترض سے جو باوجود سمجھانے کے پھر بھی اعتراض کرتا چلا جاوے نرمی کا برتاؤ ٹھیک نہیں صرف مومنین کے ساتھ خاص طور سے تواضع کرنیکا حکم ہے جیسا کہ فرمایا۔ واخفض جناحک للمومنین اور کفار کے لئے ارشاد ہے۔ واغلظ علیہم۔ خدا تعالےٰ کی دو صفتیں ہیں۔ جلال اور جمال۔ دونوں ساتھ ساتھ کام کر رہی ہیں۔ چنانچہ صاعقہ (بجلی) ایسی خوفناک چیز ہے کہ جس پر پڑتی ہے۔ جلا دیتی ہے۔ ہمیں بھی ایک الہام ہوا تھا اِنی انا الصاعقۃ۔ خدا تعالےٰ کے ماموروں کے غضب سے ڈرنا چاہیئے۔ کہ یہ لوگ کسی پر غضب میں نہیں آتے۔ جب تک اللہ تعالےٰ غضب میں نہ آئے یہ لوگ نئے نئے نشان مانگتے ہیں۔ حالانکہ خود ہمارا وجود ایک نشان ہے کیونکہ اس زمانہ دراز تک کامیابی کے ساتھ ایک مفتری کا زندہ رہنا سنۃ اللہ کے بالکل خلاف ہے۔

لوگوں کو چاہیئے کہ صدیقی المشرب ہوں بغیر کسی طلب نشان کے ایمان لائیں۔ پھر انہیں اس قدر نشان دکھائے جائینگے۔ کہ وہ خود حیران رہ جائیں گے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے حق اس کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔ جس نے خلیفہ ہونا ہوتا ہے۔ انبیاء کرام کی وفات پر ایک زلزلہ سا آتا ہے جس سے بڑے بڑے لوگوں کا سر چکرا جاتا ہے حضرت ابوبکر نے اس وقت نہایت استقلال و جرأت سے کام لیا۔ اور پھر ایسے ایسے کام کئے جو نبیوں سے ہوتے ہیں سب سے پہلے جس مسئلہ کا فیصلہ کیا وہ وفات مسیح تھا حضرۃ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے بوڑھے مردوں میں ایمان لانے والا ابوبکر تھا اور مسیح موعود کی تائید کرنے والا اور اس کے دعوے کی صداقت کا بنیادی پتھر رکھنے والا بھی وہی تھا جس کا نام صدیق اکبر ہے رضی اللہ عنہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیوں خلیفہ نہ مقرر کر دیا۔ یہ اصل میں ان کی غلطی ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تو اس میں دنیاداری پائی جاتی۔ یہ خلیفہ مقرر کرنا اللہ تعالےٰ کا کام ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لیستخلفنہم فی الارض اِنی جاعل فی الارض خلیفہ

ہمارے الہام میں شیخ کا لفظ بھی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہمیں شیخین سے ایک خاص نسبت ہے۔

یہ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لا یضاع وقتک ملک دما یضاع اس سے ظاہر ہے کہ ہمیں ضرور کامیابی حاصل ہو گی اور ہم جو وقت اپنے فرض منصبی میں خرچ کرتے ہیں وہ بالکل ضائع نہ جائیگا بعض لوگ لکھ بھیجتے ہیں۔ ہم اکیلے ہیں مجھے تو یہ خط پڑھتے ہی ان کے ایمان کے ضعف کا اندیشہ پڑ جاتا ہے مومن تو نام ہے جماعت کا۔ آنحضرت صلعم کو رسل فرمایا گیا اور حضرت ابراہیم کو ان ابراھیم کان امۃ۔ مومن کبھی اکیلا نہیں رہتا۔ اس میں ایک خاص جذب ہوتا ہے۔

ایسے لوگوں کی نسبت ذکر ہوا جو نہ مکفر ہیں نہ مکذب اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔ فرمایا۔ اگر وہ منافقانہ رنگ میں ایسا نہیں کرتے جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ (با مسلمان اللہ اللہ۔ با برہمن رام رام) تو وہ اشتہار دیدیں کہ ہم نہ مکذب ہیں نہ مکفر۔ (بلکہ بزرگ نیک ولی اللہ سمجھتے ہیں) اور مکفرین کو اسلئے کہ وہ ایک مومن کو کافر کہتے ہیں۔ کافر جانتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو کہ وہ سچ کہتے ہیں ورنہ ہم ان کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں اور کیونکر ان کے پیچھے نماز کا حکم دے سکتے ہیں۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی۔

نرمی کے موقع پر نرمی اور سختی کے موقع پر سختی کرنی چاہیئے فرعون میں ایک قسم کا رشد تھا۔ اور اسی رشد کا نتیجہ تھا کہ اس کے مونہہ سے وہ کلمہ نکلا۔ جو صدہا ڈوبنے والے کفار کے منہہ سے نہ نکلا یعنی آمنت بالذی لا الٰہ الا ھو۔ اس کے ساتھ نرمی کا حکم ہوا۔ قولا لہ قولا لیّنا اور دوسری طرف نبی کریم کو فرمایا۔ واغلظ علیہم معلوم ہوتا ہے ان لوگوں میں بالکل رشد نہ تھا۔ پس ایسے معترضین کیساتھ صاف صاف بات کرنی چاہیئے تاکہ ان کے دل میں جو گند و خبث پوشیدہ ہے نکل آوے اور شامل جماعت نہ ہوں۔

ستارہ ذوالسنین

۱۱۔ اپریل ۱۹۰۸ء قبل نماز ظہر

مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے نے کتاب انسائیکلو پیڈیا سے نکال کر ستارہ ذوالسنین کی تصدیق پیش کی جو کہ پہلے بھی حضرت عیسٰے کے وقت نمودار ہوا تھا اور دوبارہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں نمودار ہوا۔ اس کی تصویر کتاب میں اس طرح سے دی ہوئی ہے۔

(اس جگہ ستارہ ذوالسنین کے متعلق مناسب ہوگا کہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی کتاب مسک العارف میں سے مفصل بیان فائدہ عام کیواسطے نقل کر دیا جائے۔ ایڈیٹر)

وھو ہذا۔

حدیث بست و چہارم اقتراب الساعۃ میں لکھا ہے کہ علامت ظہور مہدی موعود کی نکلنا قرن ذی السنین کا ہے محمد بن علی باقر نے کہا کہ اذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشرق القرن ذوالسنین وکان اول ما طلع بھلاک قوم نوح اغرقہم اللہ وطلع فی زمن ابراھیم حین القی فی النار وحین اھلک اللہ تعالٰی قوم فرعون ومن معہ وحین قتل یحیی بن ذکریا فاذا رأیتم ذلک فاستعیذوا باللہ من شر الفتن ویکون طلوعہ بعد انکساف الشمس والقمر ثم لا یلبثون حتی یظہر الابقع بمصر۔ نعیم بن حماد۔ جبکہ پہنچیں گے بنی عباس خراسان میں نکلیگا مشرق میں ستارہ دندانہ دار اور اول جو وہ نکلا تھا۔ تو ہلاک قوم نوح کیوقت میں نکلا تھا جن کو اللہ تعالٰے نے غرق کیا اور پھر نکلا تھا کہ جس وقت میں کہ حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تھے اور جس وقت کہ فرعون کو اور اس کے ساتھ والوں کو . . .

استہلاک کیا تھا اور جس وقت حضرت یحیٰی بن ذکریا کے قتل کئے گئے (اور یہی زمانہ حضرت عیسٰی کا تھا) پس جبکہ دیکھو تم اوس ستارہ کو نکلا ہوا تو پناہ چاہو۔ تم ساتھ اللہ تعالٰے کے فتنوں کے شر سے اور ہوتا ہے طلوع اس کا بعد سورج گرہن اور چاند گرہن کے پھر نہ ٹھہریں گے وہ یہاں تک کہ ظاہر ہوگا ایک شخص الفح مصر میں ... بعد پہونچنے بنی عباس کے خراسان میں یہ الفح ... ہوا ہو۔ یا زمانہ آخر مہدی میں یہ کوئی شخص خروج کرے واللہ اعلم بالصواب۔ ف۔ طلوع قرن ذوالسنین یعنے شلخ دو دندانہ کو کتب آثار محدثین بھی علامات ... موعود سے قرار دیا ہے۔ حجج الکرامہ میں لکھا ... در روایت نعیم بن کعب آمدہ کہ طلوع میکند ستارہ از ... قبل خروج مہدی ومیباشد اورا دنبالہ روشن ... مجدد الف ثانی در مکتوب شصت و ہفتم از ... شرف الدین حسین نوشتہ اند کہ در خبر آمدہ است حضرت مہدی کہ در جانب مشرق ستارہ طلوع کند کہ ... ذنب باشد الی قولہ این طلوع در رائے آن ... گرد وقت قدوم حضرت مہدی حادث خواہد ... او علیہ الرضوان برسرآۃ خواہد بود۔ انتہی۔ موضح ... واضح ہو کہ یہ ستارہ فذونب مختلف طور پر کیا ... ہے کبھی تو صرف ایک دنبالہ دراز کی صورت پر ... ذونب کہتے ہیں اور کبھی بصورت دو دنبالہ دراز ... دیتا ہے اوس کو قرن ذوالسنین کہتے ہیں کیونکہ ... بتشدید نون بمعنے دانت کے ہے چونکہ ... بشکل دو دندان کے ہوجاتی ہے لہذا اوس کو ... کہتے ہیں اور زیادہ تر اسے ہی دیکھا جاتا ... ذوالاذناب کہتے ہیں اور علم نجوم وہیئت میں ... ستاروں کے نام جو حسب تشکلات مختلفہ وغیرہ ہیں ذوالزنخ ہوتے و ذو اللحیہ بھی کہتے ہیں ... میں ترجمہ حدیث بالا کو فصل علامات مہدی میں ... لکھا ہے و از انجملہ است طلوع قرن ذوا ... امام محمد باقر بن علی بن حسین گفتہ چون بر ... خراسان طلوع کند قرن ذی السنین در مشرق ... کردہ بود برائے ہلاک قوم نوح کردہ بود ... شدند ہنگان در طوفان و ہم طالع شدہ بود ... چون اورا در آتش انداختند و زمانیکہ کشتہ ... زکریا علیہ السلام۔ و چون این آیت بہ بینید ...

... فتن وطلوع او بعد خسوف شمس و قمر شود باز درنگ ... مردم تا آنکہ ظاہر شود ابقع نام مردے در مصر اخرجہ نعیم ... ادر یہ ستارہ دنبالہ دار یعنے قرن ذوالسنین حسب پیشگوئی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہوچکا ... مشرق ہی میں طلوع ہوا۔ تمام اخبارات انگریزی و اردو میں اس کی نقل درج ہوچکا تھا۔ یہاں پر بنا بر اختصار کی عبارت صرف ایک اخبار کی جو مخبر اس ستارہ کے ہے نقل کی جاتی ہے ... ہو ہذا۔

اخبار جریدہ روزگار مطبوعہ مطبع حیدری واقع رائے پیٹھ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵ شمارہ ۳۹ - ۱۹ - ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ ہجری مطابق ۳۰ - دسمبر ۱۸۸۲ء - ۵

ز خال گوشۂ ابروئے یار مے ترسم
ازین ستارۂ دنبالہ دار مے ترسم

شہر مدراس مینواساس میں قبل طلوع آفتاب ایک ستارہ دنبالہ دار جس کی دم مانند مور چھل کی ہے نمودار ہوا ہے جسکو عام لوگ نہایت منحوس سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس ستارہ کے طلوع سے خونریزی قحط و با طاعون سیلاب وغیرہ وغیرہ کا اندیشہ ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ پڑھے لکھے جو اپنے کو صاحب ادراک تصور کرتے ہیں وہ بھی جاہلانہ اوس سے ڈرتے ہیں۔ ہماری پاک شریعت سے اس کی نحوست کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اور جو اس ستارہ کو منحوس بتلاتے ہیں اون کا قول کسی طرح پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتا پس دونوں فرقے سچے یا جھوٹے ہیں اس لئے اون لوگوں کا بیان جو ستارہ دنبالہ دار کے نمود ہونے پر اسی طرح کی اثر اندازی سمجھتے ہیں محض غلط وبے بنیاد ہے۔ انتہی۔ اس اخبار میں متعدد جگہ پر اس ستارہ کا طلوع بیان کیا ہے چنانچہ دوسری جگہ لکھتا ہے۔ اسکل اف اور مسٹر ناسرت۔ جو فرانس کے رصد خانہ کے علماء سے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ۱۸۸۳ء کے وسط میں ستارہ دنبالہ دار طلوع ہوگا۔ اڈمرل موجیس ویتر کرایز ر ویٹی پارس نے متعدد رصد خانون اور نجومیوں کو ایک نوٹس دیا تھا کہ تم سب کو ضرور ہے کہ اگست ۱۸۸۲ء آخر اکتوبر تک آسمان پر ڈھونڈیں۔ اور کس صورت وہیئت کے ستارے طلوع ہوئے ہیں دیکھیں اور فوراً اطلاع دیں پس بموجب اس نوٹس کے مسٹر ... مدراس کے رصد خانہ کے میر نے اڈمرل موجیس کو اطلاع دی کہ چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک مدراس کے مشرق کی جانب ستارہ دنبالہ دار صاف نظر آتا ہے اور یہ کہ

چند روز بہ سبب افق پر ابر ہونے کے صاف نظر نہ آیا اب بالکل صاف نمایان ہوتا ہے صدی دوربین کے ذریعہ سے اوس کے ستر سال کے قبل طلوع ہوا تھا۔ اور بعینہ ایسا ہی تھا ہمارے دفتر مین اس تارے کے باب مین متعدد اضلاع سے جو خطوط آئے اور سب کے سب نے پانچ بجے طلوع لکھا ہے اور جانب جنوب اس کی دم کا رخ ہونا صاف ثابت ہوتا ہے۔

اقول۔ واضح ہو کہ جو کچھ صاحب جریدہ نے بابت نحوست اور سعادت کے اس ستارہ کی نسبت لکھا ہے وہ سب درست ہے ان البتہ بحکم آیۃ وبالنجم ھم یھتدون کے ہدایت جسمانی و روحانی ان ستارون کے طلوع سے ہو سکتی ہے چنانچہ حدیث مذکور مین ہی اس کی صراحت کیگئی عاجز کے دوست میان غلام دستگیر صاحب مدراسی مجھہ کو ایک خط مین تحریر فرماتے ہین۔ کہ ستارہ مذکور ۱۲۹۹ھ مین بہت روز دیکھا گیا یہ ستارہ مشرق سے جنوب۔ جنوب سے مغرب مغرب سے شمال کیطرف متوجہ ہوا اور سرعت زر لیانڈ تک سیر کرتا ہوا چلا گیا۔ انتہی۔ انجیل متی سے بھی یہی ثابت ہے کہ یہ ستارہ وقت ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طالع ہوا تھا اور وقت قتل حضرت یحییٰ کے جو عین زمانہ حضرت عیسیٰ علے نبینا و علیہ السلام کا ہے خود حدیث مذکورہ سے طلوع ہونا اس کا ثابت ہوا۔ دیکھو دحین قتل یحیٰی جن ذکہیا کو دیگر رسائل آثار محشر مثل کشف الغطا وغیرہ مین بھی طلوع قرن ذی الستین کو علامات مہدی سے قرار دیا ہے۔ نقل عبارات کو موجب ملالت سمجھہ کر اسی پر اختصار کیا گیا۔

کمیاب ڈائری یہ ڈائری رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل مین سے نقل کی جاتی ہے جو کہ اپنے وقت پر شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ مین حقانیت اسلام کا مضمون جو پادری وائٹ بریخت کے جواب مین ہے بالخصوص پڑہنے کے قابل ہے رسالہ تشحیذ الاذہان کا تیسرا جلد جنوری کے مہینہ سے چھوٹی تختی مگر زیادہ حجم اور بہتر کاغذ پر رسالہ ریویو کی طرح چھپنا شروع ہوا ہے۔ جماعت کے کم از کم نوجوانون مین سے ہر ایک کے ہاتھ مین یہ رسالہ ہونا چاہیئے۔

امرار فرمایا کہ آجکل کے نواب اور امرا عیاشی مین پڑے ہوئے ہین۔ دین کیطرف بالکل توجہ نہین ہر قسم کے عیش و عشرت کے کامون مین مصروف ہین مگر دین سے بالکل غافل ہین۔ اور دوسرے آدمی بھی جب ان کو کوئی بڑا عہدہ ملتا ہے یا کسی اعلے جگہ پر مقرر ہوتے ہین۔ تو پھر غافل ہو جاتے ہین اور بالکل مخلوق کی بہتری کا خیال نہین رہتا دنیا مین عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب انسان کسی اعلیٰ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ مغرور ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس عرصہ مین بہت کچھ نیک کام کر سکتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہونچا سکتا ہے خدا تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ اگر تم میرا شکر ادا کرو تو مین اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہون اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ یعنے انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہون تو اوس کو چاہیئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانون کی بہتری کا خیال رکھے۔ اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کرے تو پھر خدا تعالیٰ اوس سے وہ نعمتین چھین لیتا ہے اور عذاب کرتا ہے آجکل نواب اور راجہ بالکل بھولے ہین اور پھر اپنے عیش و آرام مین پڑے ہوئے ہین دوسرے لوگون کو چاہیئے کہ ایسے کامون مین مخلوق کی بھلائی کا خیال رکھین اور ان باتون کو بھولین نہین جن سے اہل ملک کا فائدہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ بڑا عہدہ پا کر ان خدا کو بھول جائے اور اس کا دماغ آسمان پر چڑھ جائے بلکہ چاہیئے کہ نرمی اور پیار سے کام کیا جائے اور چاہیئے کہ جو شخص کسی ذمہ داری کے عہدہ پر مقرر ہو تو وہ لوگون سے خواہ امیر ہون یا غریب نرمی اور اخلاق سے پیش آئے کیونکہ اس مین نہ صرف ان لوگون کی بہتری ہے بلکہ خود اس کی بھی بہتری ہے آجکل کے رؤسا اور ان کے اہلکارون کو ان باتون کا خیال رکھنا چاہیئے۔ والسلام۔ ایڈیٹر)

اپنا آپ سنبھالو ظہر۔ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء ایک شخص کا خط حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ فلان شخص نماز نہین پڑہتا روزے نہین رکھتا۔ یہ ہے وہ ہے اوس کو کافر کہنا چاہیئے یا نہین وہ احمدی ہے یا نہین۔ فرمایا۔ اس کو کہنا چاہیئے کہ تم اپنے آپ کو سنبھالو اور اپنی حالت کو درست کرو۔ شخص کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھہ الگ ہے تم کو کس نے داروغہ بنایا ہے جو تم لوگون کے اعمال پڑتال کرتے پھرو۔ اور ان پر کفر یا ایمان کا فتوے لگاتے پھرو۔ مومن کا کام نہین کہ بے فائدہ لوگون کے پیچھے پڑتا رہے۔ فقط۔

مشورہ ضروری ہے ایک صاحب کے ایک خوفناک جگہ پر مکان بنوانے اور بہ سبب کمی روپیہ تعمیر مکان کو پورا نہ کر سکنے کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ افسوس ہے کہ بعض لوگ پہلے مشورہ نہین کر لیتے مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے اس پر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ خود اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ وہ مشورہ کیا کرے تو پھر دوسرون کے لئے یہ حکم کس قدر زیادہ تاکید ہو سکتا ہے آجکل لوگون کا یہ حال ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے ہین یا پوچھتے ہین تو پھر مانتے نہین حضرت نے فرمایا کہ پھر ایسی بات کی لوگ سزا بھی پاتے ہین ایسون کے حالات سے زیادہ تر وہ لوگ اب فائدہ اٹھا سکتے ہین جو عبرت حاصل کرین۔

زلزلہ آج گیارہ بجے رات کے بڑا سخت زلزلہ آیا جو کچھ دیر تک محسوس ہوتا رہا۔ دوسرے جھٹکے نے دل کو ہلا دیا اور کچھہ دیر تک محسوس ہوتا رہا اور خداوند کریم کا شکر صد شکر ہے کہ اس سے کچھہ نقصان نہ ہوا۔ دیگر کل روز سے بیماری ہیضہ کی شکایت ہے۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار فضل الٰہی پراچہ ولد محمد امین پراچہ از بہیرہ

ضروری اطلاع

نامہ نگار صاحبان اپنے مضامین کے خود ذمہ وار ہین کسی کا مضمون اخبار مین چھپ جائے تو اس کا یہ مطلب نہین کہ ایڈیٹر کو بہرحال اسکے ساتھ اتفاق رائے ہو ایسا ہی مشتہرین اپنے اشتہارات کے آپ ذمہ وار ہین کارخانہ بدر کو ان کے کسی فقرہ کیواسطے ذمہ وار نہین ہے۔

ایڈیٹر

انتخاب الاخبار

نتیجہ امتحان انٹرنس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دارالامان والا مان کے ۱۶ طلباء میں سے جو اس سال امتحان انٹرنس میں شامل ہوئے تھے ۹ طالب العلم یعنی عبدالعلی ۔ ولی اللہ شاہ ۔ عبدالرحمن امرتسری محمد صادق امجد حسین بٹالوی عطاء محمد پاس ہیں اور تین لڑکے یعنی گوہر دین ۔ خواجہ عبدالرحمن کشمیری اور میان فیض احمد زیر تجویز ہیں ۔ ان تینوں لڑکوں کی تمام احمدی احباب کی خدمت میں . . . التجا ہے کہ ان کے حق میں دعا کیجاوے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامیاب کرے ۔ سنا گیا ہے کہ قریباً ۱۷ فیصدی طلباء اس سال اس امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں اس لحاظ سے ہمارا نتیجہ بہت اچھا رہا ہے ۔

فراق نامہ اکمل قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل تین چار روز کے واسطے لاہور گئے ہیں وہان سے انہوں نے ایک نظم ارسال فرمائی ہے جو کہ درج ذیل ہے ۔

نظم

اب سہا جاتا نہیں اکمل فراق قادیان
کب نظر آئیگا مجھ کو پھر رواق قادیان
جان کب ہوگی مری مہدی کے قدموں پر نثار
ہائے کب آئیگا وہ یوم تلاق قادیان
میں یہاں ہوں ۔ دل وہاں ہوں تن یہاں جان وہان
کس عبارت میں ہو ظاہر اشتیاق قادیان
مجھ کو اس لاہور میں کچھ بھی نظر آتا نہیں
ہائے وہ شان و شکوہ و طمطراق قادیان
مجھ کو معراج ترقی ہے وہی دل سے پسند
جو کرا تا ہے مجھے علمی براق قادیان
اے پرندو ایک دن کیواسطے دو پر تو دو
اڑ کے جا پہونچوں نہیں تاب فراق قادیان
چیر دوں وہ دل نہیں جسمیں محبت جا گزیں
توڑ دوں وہ سر ۔ نہیں جسمیں مزاق قادیان
یہ عروس کامرانی ہوچکی میرے لئے
نقد جان و دل دیا ہے صداق قادیان
ایک[1] دن ڈنکا بجیگا بس اسی کے نام کا
چپکے چپکے کہہ رہا ہے یہ سیاق قادیان

ضرورت استاد مخدومی و معظمی جناب ایڈیٹر صاحب الحکم سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں آپ کو بحیثیت ایڈیٹری کے تکلیف نہیں دیتا بلکہ آپکے واقعی صدق اور دارالامان ہونے کو بہروسہ پر متکلف ہوں ۔ کہ للّٰہ میری اس تکلیف دہی کو معاف فرما کر احسان فرمادیں گے ۔ مجھے اپنے نو عمر تین بچوں کے ابتدائی تعلیم کیواسطے ایک استاد کیضرورت ہے جو لائق دیندار اور احمدی ہو اور ابتدا ہی سے دینیات انگریزی اور اردو کے شروع کرانے کا ارادہ ہے اس واسطے اس کا انتخاب اور بہم رسانی کا آپ بہت عمدہ ذریعہ ہیں ۔ سر دست میں علاوہ کہانے اور مکان کے ۱۵ روپیہ ماہوار تک دینے پر طیار ہوں اور اگر کوئی ایسا احمدی جناب کی نظر میں ہو تو اوسے آمادہ فرماکر نیازمند کو ایما فرمادیں ورنہ مناسب الفاظ میں اشتہار مرتب فرماکر بدر میں شائع کرادیں ۔ اور جس قدر خرچ ہو اس سے نیازمند کو ایما فرمادیں ارسال خدمت ہوگا ۔ زیادہ نیاز

بندہ غلام رسول تمیم احمدی انسپکٹر پولیس باگھا پرانہ
ضلع فیروز پور

انسداد میخواری اخبار ایوننگ سٹینڈرڈ ناقل ہے کہ چند روز ہوئے شہر کے دیسی حصہ میں خلیج پونہ کی جلسہ کانفرنس ہوا تہا اس زمانہ سے انسداد میخواری کی کوشش ہورہی ہے اور میفروشوں کی دکانوں پر پکیٹ تعینات کئے جاتے ہیں ۔ نوجوانوں برہمنوں کا ایک غول پانچ چھ دن سے ہر روز شام کو آکے شراب کی دکانوں کے سرا خیلوں میں کھڑا ہے اس غول نے اپنا فرض سمجھا ہے کہ جو لوگ میخواری کے لئے میخانوں میں آئیں اونہیں ایسی پند و نصیحت کریں کہ مے نوشی ترک کر دیں اس خیال سے کہ اگر کہیں ان نوجوانوں برہمنوں نے حد سے زیادہ تنگ دوڑ کی تو فساد برپا ہوجائیگا پولیس اون کی نگران رہتی ہے مگر ابھی تک کوئی نامناسب بات نہیں ہوئی ہے ۔ یہ والنٹیر فقط میفروشوں کو سمجھاتے بجھاتے ہیں اور جب وہ نہیں مانتے تو انہیں چھوڑ دیتے ہیں ساڑھے پانچ بجے شام کو جو وقت میخوار میخانوں میں آنے کے خوگر ہیں دکانیں پر پکیٹ تعینات ہوتے ہیں اور ساڑھے نو بجے رات تک جس وقت دکانیں بند ہوتی ہیں ۔ رہتے ہیں ان نوجوانوں نے اپنے قدوم جن دکانوں کو افتخار بخشا ہے اونکی بکری بہت کم ہوگئی ہے ۔

یونیورسٹی پنجاب لی گئی ہے اور بعض جماعتوں کے نصاب تعلیم میں ایسی کتابیں داخل کی ہوئی ہیں جن میں مذہب اسلام کی نسبت ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن سے مسلمانوں کے مذہبی خیالات کو سخت صدمہ پہونچتا ہے ۔ امتحان الف ۔ اے کے پرچہ B (بی) میں ممتحن نے جو سوال دیا تہا اس سے اس کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے ۔ وہ فقرہ

"Hughs Alfred the Great

الفرڈ اعظم سے جو کورس میں داخل ہے لیا گیا تہا پچھلے دنوں مسلمان اخباروں کے اعتراضی آوازوں پر ہم خوش ہیں کہ سنڈیکیٹ نے اس سوال کو امتحان سے خارج کردیا مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس سے اون کی طبیعتوں کو سکون ہو سکتا ہے ۔

ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے طیار ہیں کہ اسی کتاب میں بعض مفید مقامات بھی موجود ہیں مگر یہ کیا ضرور ہے کہ اون کے ساتھ ایسے جملے اور مطالب بھی رکھے جاویں جو مذہبی نقطہ خیال سے طبیعتوں کو برانگیختہ کرنیوالے ہوں یا ایسی تمثیلیں دی جاویں جو دلوں کو زخمی کرنیوالی ہوں ۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ الفرڈ اعظم کے ذکر میں شارلمین کے حملوں کو رسول عربی کے غزوات سے تشبیہ دینا اور موخر الذکر کو سفاکانہ اور ظالمانہ قرار دینا مذہبی تعصب اور دیوانگی کے سوائے کسی اور امر پر بھی مبنی ہوسکتا ہے یونیورسٹیوں کا جو بعض ہندو مسلمانوں کی تعلیم کی غرض سے ہندوستان میں قائم کی گئی ہیں یہ اولین فرض ہونا چاہیئے کہ کوئی ایسی کتاب داخل نصاب نہ کی جاوے جسمیں اشارۃً یا کنایۃً اون کے مذہب و عقائد پر حملہ ہو ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی عنایت لاہور ریلوے ورکشاپ کی توسیع کے لئے موضع مہرپور کا کچھ رقبہ حاصل کیا گیا تہا جسمیں اسلامی زمانہ کے دو مقبرے موجود تھے سکھوں کے زمانہ میں ان قبروں کو وہاں سے اوٹھا دیا گیا اونمیں سے ایک عمارت جو نصرتخان کے مقبرہ کے نام سے مشہور تھی ۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے مشہور فرانسیسی افسر ایکورٹ کا قیام گاہ تہا اور دوسرا بہادر خان کا مقبرہ میانیر گیریژن بطور تھیٹر استعمال کرتا تہا ۔ مسلم پبلک نارتھ ویسٹرن ریلوے کی اس عنایت کو شکریہ اور مسرت سے دیکھیگی کہ اب اوس نے دونوں قبریں اٹھوا سنگائی ہیں اور منیجر صاحب نے انتظام کیا ہے کہ اونکی مرمت کیجاوے اور آئندہ نقصان سے اونکو محفوظ رکھا جاوے ۔ (وکیل)

[1] یعنی ایک نبی اللہ کا مسکن ہونے کے سبب تمام عالم میں مشہور ہو جائیگا ۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں کی ترقی سے ظاہر ہے ۔

بدر مسیح

مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

چونکہ گذشتہ اخبار میں جو الہامات لکھے گئے تھے ان میں کچھ کتابت کی غلطی ہو گئی تھی اس واسطے ان کو تازہ الہامات کے ساتھ دوبارہ نقل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

میاں منظور محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدس کے گھر میں رہتی ہیں) اس مرض سے بیمار ہو گئی ہیں حضرت کو انکی نسبت الہام ہوا

۱۔ حم۔ تلک آیات الکتاب المبین۔

ترجمہ۔ لفظ حم میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ معنے ہیں کہ اس میں کئی نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مقرر ہیں۔

۲۔ بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے۔

۳۔ ماتم کدہ

۴۔ انی احافظ کل من فی الدار من ہذا المرض الذی ھو ساری۔

ترجمہ۔ میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤنگا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔ من ہذہ المرض یعنے من ہذہ الآفت

فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالےٰ اس صرف نحو کا ماتحت نہیں اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں۔

پھر حضرت کو بیمار کیواسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں اور الہام ہوا کہ۔

۵۔ اُمید سے بڑھکر فائدہ ہوا۔ ۶۔ دوبارہ زندگی

۷۔ منسوخ شدہ زندگی۔

۸۔ انی براء من ذالک

(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے۔)

۹۔ کتب اللہ علےٰ نفسہ الرحمۃ۔

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے

۱۰۔ حق علینا نصر المومنین

ترجمہ۔ ہم مومنوں کی ضرور نصرت کرتے ہیں

۱۱۔ امثال الرحمۃ فی اول الذکر و اخر الذکر۔

یعنے دو شخص جو بیمار ہیں۔ اُن کی نسبت جب دعا کی گئی تو اللہ تعالےٰ کی رحمت ہوئی۔

۱۲۔ رحمت اور فضل کا کلام۔ شکر کا کلام

(مذکورہ بالا تمام الہامات گذشتہ اخبار میں ہی چھپ چکے ہیں۔ ایڈیٹر)

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۸ء

۱۔ زلزلۃ الارض

۲۔ نحق العذاب۔ تدلیٰ

۳۔ بشریٰ

تازہ اخبار

(منقول از اخبار عام)

سنا گیا ہے کہ انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر اب کے سال قریب ۲۴ ہزار روپیہ چندہ وصول کیا گیا ہے۔

آج کنگ ایڈورڈ کالج لاہور کا جلسہ تقسیم انعامات ۳۰- اپریل کو ۹ بجے صبح منعقد کریں گے بصدارت حضور لاٹ صاحب۔

لالہ لاجپت رائے نے ہتک عزت کی جو نالش دو اخبارون پر کی- ہائیکورٹ کلکتہ مین سماعت ہوگی۔

لالہ پنڈیداس کے والد لالہ ایشرداس کی جائیداد پولیس نے ضبط کی تہی بحکم عدالت اسکو واپس کی گئی ہے۔

گوجرانوالہ کا مسٹر شیفن جس پر رشوت وغیرہ کا الزام تہا اس کو مستعفی ہونے کی اجازت دیگئی ہے۔

حیران ہین حضور امیر کابل برٹش روسی معاہدہ کی شرائط پر اتنی دیر سے خاموش کیون ہین اس مین معمہ کیا ہے۔

حیدرآباد کے ریزیڈنٹ مسٹر بیلی صاحب شرقی بنگالہ کے قائم مقام لفٹنٹ گورنر مقرر ہون گے۔

مسٹر اوڈائر صاحب قائم مقام ریزیڈنٹ حیدرآباد مقرر ہونگے۔ جو سرحدی صوبہ کے ریونیو کمشنر ہین۔

لفٹنٹ کرنل مکڈانلڈ صاحب ریاست نیپال کے قائم مقام ریزیڈنٹ مقرر کئے گئے ہین۔

پشاور کے سرحدی علاقے مین بدمعاشون کی لوٹ مار بے طرح بڑہتی جاتی ہے۔ رعایا کا خدا حافظ

ولائیت کی ریلوے کمیٹی نے سفارش کی کہ ہندوستان کا ریلوے بورڈ ضرور برقرار رکہنا چاہئے۔

سرحد پر موہمندی قوم برٹش علمداری مین چہاپے مارتی ہے اون کے دس ہزار آدمی فوج کشی کے لئے جمع ہین اور مسلح انگریزی فوجین اون کی سرکوبی کے لئے پشاور سے منگوائی گئین حالت ابتر ہے رعایا خوف زدہ- پریشان

ملتان مین ایک مکان کے اندر چار مارواڑی مردہ پائے گئے افواہ ہے کہ انکو زہر دیا گیا- حیرت ہے۔

پونا مین حکم ہوا ہے کہ کوئی شراب کی دکان پر لوگون کو نہ روکے اس کی بابت کئی معززین گرفتار کئے گئے۔

کلکتہ کے اخبار سندھیا کا پرنٹر اس الزام مین ماخوذ ہے کہ نقشے مین اپنا نام غلط ظاہر کیا تہا۔

پونا مین مسٹر جسٹس رانا ڈے صاحب کی یادگار کا چندہ ایک لاکہ سے بڑہ گیا- وظائف قائم کرین گے۔

اس سے ایک ٹکنیکل لبارٹری بہی قائم ہوگی- ریاست کے سردار صاحب اس کے لئے اور ۴۰ ہزار روپیہ دینگے۔

اب کے نمائش بمبئی مین ۶۳۰۵ تصاویر تہین فیسون سے ۲۵۰۰ روپیہ آیا- قیمت تصاویر سے ۴½ ہزار روپیہ۔

بازار رنگون کے ہنگامہ حال مین ایک مصری علی نام اور ایک عرب مسمی اسمعیل کو ایک- ایک ماہ قید سخت ہوئی۔

تجارت تبت کی بابت کلکتہ مین چینی سفیر کے ساتہ بات چیت طے پائی- تبتی ممبران سفارت جلد چلے ہین۔

تبت پر چینی سرپرستی تسلیم کی گئی وہان کے پایۂ تخت لاسہ مین ہی سررشتہ آبرسانی جاری کرین گے۔

سررشتہ تار کے سگنلرون کی شکایات کی تحقیقات پر سررشتہ ڈاک کے ڈائرکٹر جنرل مقرر کئے گئے ہین۔

مضافات لاہور مین جو گروہ خونخوار ڈاکون کا پکڑا گیا تہا اوس کو قرار واقعی سزائیں پہانسی حبس دوام اور دس دس سال قید سخت کی دیگئین۔

جہلم مین ہولی کے روز جس دکاندار نے لوگون پر تیزاب چہڑکا تہا- تین ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا۔

برٹش روسی معاہدہ اتحاد کی بابت صاحب امیر کابل نے ابتک اپنی منظوری نہین بہیجی- خموشی معنے خیز ہے۔

کمانڈر انچیف آئرلینڈ نے حکم دیا کہ کوئی فوج سگرٹ نوشی نہ کرے کہ شدت سے مخرب صحت و مضر قابلیت ہین۔

ملک ایران مین بدامنی ترقی پر ہے صوبہ آزربیجان مین سخت فساد ہوئے۔ قافلون کی آمد و رفت بند ہوگئی۔

سرحد ایران کی روسی چوکی بیلیہ سوور پر ایرانی لوٹیرون نے حملہ کیا روس نے باضابطہ شکایت کی ہے۔

اس ناگہانی حملے مین چار روسی مع ایک کپتان کے قتل کئے گئے باکو وغیرہ سے روسی کمک روانہ کی گئی ہے۔

روس کے اعلے ترین حکام نے مشورہ کرکے قرار دیا تمام بحری و بری فوجین ایک افسر اعظم کے ماتحت رہین۔

اس اعلے منصب کا نام جنرلی سیمو رکہین گے اور گرینڈ ڈیوک نکولاس کو یہ منصب عطا کیا جاویگا۔

برٹش وار آفس نے جاپانی قسم کی ۵۵ ہزار نئی سنگینون کے بنانے کی فرمائش دی ہے- وہ بہتر کارآمد ہین یہ سنگین بہ نسبت پہلی کے تین انچہ لمبی ہے جنگی کونسل نے امتحان کے بعد اس کو پسند کیا ہے۔ پہلی موقوف کی گئی۔

برٹش نوآبادیون مین ایشیائیون کے داخلہ کا سوال امپیریل دربار کا شاہی مسئلہ تسلیم کیا گیا کہ طے کیا جائے۔

قادیان نوٹیفائڈ ایریا مین شامل کیا گیا

اخبار سیویل گزٹ سدائے ہند

لاہور بحوالہ پنجاب گزٹ مورخہ ۱۶- اپریل ۱۹۰۶ء لکھتا ہے کہ اشتہار نمبر ۲۰۲ مورخہ یکم اپریل کے مطابق ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب میونسپل ایکٹ کی دفعات کو مشتہرہ رقبہ کمیٹی قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے متعلق فرماتے ہین اور اشتہار نمبر ۲۰۳ مین ہوس ٹیکس کی مندرجہ ذیل شرحون کو بہی قادیان مین نافذ فرماتے ہین۔ عہ - سے - سے - للعہ - عا - عہ - اور ۵ رفی سال جیسی کہ صورت ہو تشخیص ٹیکس تحصیلدار صاحب و مقامی کمیٹی بشرط منظوری صاحب ڈپٹی کمشنر کرے گی۔

نمبر ۲۰۴ کے مطابق قادیان کے عائد شدہ محصول و دیگر آمدنی کی وصولی و خرچ کے انتظام و حسابات تیار کرنے اور لکھنے کیلئے مندرجہ ذیل کمیٹی مقرر کی ہے ۱- مرزا نظام الدین- ۲- مولوی محمد علی ایم- اے- امید ہے کہ یہ انتظام قادیان کی لوکیلٹی کیواسطے مفید ثابت ہوگا اور پبلک کو لائق کارکنان کمیٹی ہر طرح سے فائدہ پہونچانے کی کوشش کرین گے- سب سے اول صفائی کا انتظام غالباً بہت ضروری ہوگا- کیونکہ آجکل گاؤن کے اردگرد بہت ساکوڑا جمع کیا جاتا ہے جو مرض مسموت ہے۔

لارڈ امتھل نے اخبار ٹائمز مین بزور لکہا کہ یہ اہم مسئلہ ایک عالمگیر شاہی کانفرنس کا سخت محتاج ہے

ہمارے حضور شاہ قیصر بفضل خدا خوب تندرست ہین- تبدیل آب و ہوا مفید نکلی اس پر کمال خوشی و تسلی ہے

حضور ممدوح نے محل بکنگہم مین پریوی کونسل کا اجلاس فرمایا- جدید ممبران وزارت کو شرف ملاقات بخشا ہے

حضور پرنس آف ویلز نے بدہوار کو سر ہنری کیمبل بنرمین سابق وزیر اعظم کے ہان جاکر مزاج پرسی فرمائی۔

جمعرات کی شب سر ہنری ممدوح نے بے چینی سے کاٹی وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہین- علاج مین کسر نہین ہے۔

امریکن جنگی بیڑہ بحر الکاہل کو آتا ہے وہ ساحل کیلیفورنیہ پر پہونچا- یہان گورنر نے سرگرم استقبال کیا ہے۔

پچھلے جمعہ مولانا مولوی محمد احسن مدظلہ تعالیٰ وطن سے مراجعت فرمائے مدینۃ المسیح ہوئے۔ آپ نے خطبہ افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ پڑھا مولوی صاحب کے پُر جوش وعظ میں ایک نہ ایک نکتہ ایسا ہوتا ہے جس پر طبیعت پھڑک اٹھتی ہے چنانچہ حسب معمول ان آیات کی تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ شاہد کی تنوین عظمت کی ہے اور وہ حقیقی معنوں میں ہو سکتا ہے جس نے وہ سب حالات خود دیکھے ہوں۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی تصدیق کرنے والا عظیم الشان شاہد جس کی نسبت لکھا ہے کہ "یتلوہ" پیچھے آنے والا ہے یہی مسیح موعود ہی ہو سکتا ہے۔ حالات نبوت سے بوجہ مورد وحی و الہام ہونے کے خوب آگاہ اور اس لحاظ سے سچا گواہ ہے۔ پھر من یکفر من الاحزاب سے بتایا کہ اس وقت کے بارے میں پیشگوئی ہے کہ بہت سے مذاہب موجود ہوں گے جو آزادی سے اپنے اپنے معتقدات کا اظہار کرتے ہوں گے۔ اس سے آگے اللہ کی طرف سے آنیوالوں اور اللہ پر افترا کرنے والوں کے نشان بتلائے۔

علامہ نور الدین نے اس جمعہ اللّٰھمّ انی اعوذبک من الھم والحزن دعا پر جو نماز میں پڑھی جاتی ہے خطبہ پڑھا اور بتایا کہ انسان کے دل میں بوجہ طول امل کئی کئی طرح کے ولولے اٹھتے ہیں اور وہ ہموم و غموم میں پڑ کر اپنی زندگی کو تلخ کر لیتا ہے اس سے پناہ مانگی گئی ہے اور بعض اوقات پہلی مصیبتوں کو یاد کر کے دل ہی دل میں کڑھتا ہے یہ بھی اچھی بات نہیں۔ پھر اسباب مہیا نہ کرنا یہ عجز ہے اور مہیا شدہ سے کام نہیں لینا کسل۔ اس کمزوری کے لئے بھی جناب ایزدی میں پناہ طلب کرنی چاہیئے تاکہ بزدلی اور بخل سے بچے رہیں۔ متقی بے شک متوکل ہوتا ہے مگر اس کی مثال حدیث میں تغدو خماصاً وتروح بطاناً پرندے کی طرح ہے۔ تغدو خماصاً وتروح بطاناً اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا پرندہ اپنے آشیانہ میں بیٹھا رہتا ہے اور اس کی چونچ میں کوئی ڈال جاتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ مقدور بھر محنت کرتا اور اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ مومن جب ایسا توکل کرتا ہے تو وہ قرض وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے اور وہ دلیر رہ کر لوگوں کے دباؤ میں نہیں آتا۔ حق کے اظہار سے مطلق نہیں جھجکتا۔

پھگواڑہ۔ حضرت مفتی صاحب معظم بندہ سلامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شب درمیان ۹و۱۰ اپریل کوررت کی نی گاڑی سے پھگواڑہ ریلوے اسٹیشن سے قریب دو میل کے فاصلہ پر بجانب شمال ایک لاش جلی ہوئی پائی گئی۔ جس کی کھوپری ٹھوڈی اور گردن تک ننگا تھی بدن کا اوپر کا حصہ مردار خوار جانوروں نے کر سے الگ کیا ہوا تھا۔ ٹانگیں الگ الگ اور ٹکڑے ٹکڑے کہیں کہیں سے ملی۔ ابھی تک کھوپری کا بالکل پتہ نہیں چلا ریلوے پولیس تحقیقات میں ہے۔ معاملہ پٹڑی لائن میں ہوا اور ایک کپڑے میں جو کچھ اوسے دستیاب ہوا تھوڑی سی افیم اور کچھ خوردنی اشیاء تھیں۔ آدمی ہندو اور ہندو وضع سے معلوم ہوتا ہے۔ خدا جانے کون ہے ابھی تک پتہ نہیں لگا

قریب ایک ہفتہ سے بادلوں کی آمد و شد ہے اور تین چار یوم سے تھوڑی تھوڑی سی بارش بھی ہوتی رہی رات سے زیادہ بارش ہوئی جو ۱۲ بجے تھی کل ۲ بجکر بیس منٹ تھے کہ ژالہ باری بڑے زور سے آئی مگر خیر گذری۔ فصلیں ابھی تک تو جو کچھ ہیں اچھی ہیں آئندہ جو اللہ کو منظور ہے ہم کو بسر و چشم منظور۔

محب الرحمٰن از حاجی پور۔

ایک دریافت طلب امر

ان تمام سابق ممبران مجمع الاخوان لاہور کی خدمت میں جو لاہور سے باہر جہاں کہیں بھی ہیں۔ درخواست ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے بہت جلد اپنے اپنے پورے پتہ سے مطلع فرماویں کیونکہ ہم نے گذشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ چھپوائی ہے جس میں کل اسمائے ممبران درج ہوں گے اس لئے ہمیں آپ کے نام و ایڈریس کی اشد ضرورت ہے نیز بعض اوقات ہمیں آپ سے خط و کتابت کرنی ہوتی ہے جس میں بوجہ نہ معلوم ہونے آپ کے ایڈریس کے سخت تکلیف ہوتی ہے امید ہے کہ آپ اس عرض کو قبول فرما کر ہمیں دوبارہ یاد دہانی کی تکلیف نہ دینگے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر اطلاع فرماویں۔

محمد ضیاء الدین طالب علم بی۔اے کلاس گورنمنٹ کالج
لاہور
اسسٹنٹ سیکرٹری مجمع الاخوان۔ لاہور

بدرِ خواتین

قحط کیا ہے؟

قحط کیا ہے؟ ہماری اپنی بدکرداریوں کی پاداش ہے۔ قدرت کاملہ کا یہ خاصہ ہے کہ جب کبھی کوئی قوم حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور خدا ذوالکرم کے فرمودوں کو بھول جاتی ہے آسمانی کتابوں کو پس پشت ڈال دیتی ہے تو وہ لوگ جو مامور من اللہ ہونے کا دعوے کرتے ہیں اپنی سچائی کے لئے الٰہی نشانات اور بین دلائل بیان کرتے ظاہر طور پر معجزات دکھاتے اور لوگوں کو احکامات سناتے اور اوس کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔ مگر لوگ انکار کرتے ہیں اور ان کی مخالفت پہ کمربستہ ہو جاتے ہیں اور ملکوں قوم کی سرپرستی اور عنایات کو فراموش کرتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس کی فرمانبرداری شکرگزاری کریں الٹی اس کے برخلاف سازشیں کرنے بلوے اٹھانے شروع کر دیتے ہیں۔ تو غضب الٰہی جوش میں آتا ہے اور دنیا میں عذاب کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ گذشتہ کئی ایک سال سے ہمارا ہند مختلف وباؤں مثلاً طاعون۔ ہیضہ چیچک۔ زلزلہ۔ قحط وغیرہ کی سیرگاہ بن رہا ہے۔ آہ ابھی ایک دفعہ ہماری زلازل سے ملکوں کے ملک غرق ہو گئے عالی شان عمارات کھنڈرات میں بدل گئیں۔ بلند منزلوں کے مکانات میں بسر کرنے والوں کے پاس بسر اوقات کے لئے ایک جھونپڑا تک نہ رہا۔ چند سال بارشوں نے وہ زور پکڑا کہ لوگ الامان الامان کر اٹھے گھروں میں بیٹھے بیٹھے اکتا گئے اور لاریب قدرت کے طلسمات کو مان گئے۔ پھر ہر سال موسم سرما میں اس قدر خنکی ہوئی کہ زمانہ کے فلاسفر اور سائنس دان بول اٹھے کہ آفتاب میں سیاہ دھبہ ہو گیا یعنی اس کا کچھ حصہ جل کر سیاہ ہو گیا ہے اور اوس کی کرنوں میں پہلی سی تپش اور گرمی نہیں رہی اور عنقریب وہ زمانہ آئیگا جبکہ حرارت نام کو بھی باقی نہیں رہیگی۔

پھر گذشتہ سال میں سخت خشک سالی کا دور دورہ شروع ہوا اور وہ اس لئے کہ باران رحمت کے دروازے ہماری شامت اعمال کے باعث بند ہو گئے بلفظ دیگر

شامت اعمال ما صورت قحط گرفت

اب ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے دن بدن قحط سالی

رو بہ ترقی ہے۔ فصل خریف کی تو پہلے بربادی ہو چکی ہے اور فصل ربیع کے آثار نمایاں ہیں۔ بارشوں کا موسم گزر چکا ہے خشک سالی کے سبب زمین کا بہت سا حصہ ویران و بنجر پڑا ہے اور جو فصلیں تیار ہو رہی ہیں ان کا بھی خدا حافظ ہے پانی کی قلت کے سبب فصلوں کا زیریں حصہ سوکھتا جاتا ہے اور جڑیں خشک ہوتی جاتی ہیں ہمارے پاک قرآن شریف و فرقان حمید میں خداوند کریم نے ارشاد فرمایا ہے۔

وفی السماء رزقکم وما توعدون ط

بیشک اب یہ امر صاف طور پر عیاں ہے کیا عیسائی کیا ہندو کیا مسلمان کیا پارسی۔ غرض کہ ہر قوم اس بات کو تسلیم کر گئی ہے کہ بے شک رزق آسمان سے نازل ہوتا ہے کیونکہ برسنے والے مینہ کا ہر ایک قطرہ اناج کا ایک ایک دانہ ہوتا ہے اب میں آپ کی توجہ اس حیرتناک نظارہ کی جانب منتقل کرنی چاہتی ہوں۔ جو حال ہی میں وکیل اور آریہ نیوز میں شائع ہوا ہے۔ [illegible]

قحط کا نظارہ

شہروں میں جہاں موٹر کاریں دوڑتی ہیں بائسکل چاروں طرف گھومتی ہیں۔ بگھیاں اور جوڑیاں چل رہی ہیں۔ گیس یا بجلی کی روشنی سے رات کا دن بنا ہوا ہے۔ سوداگروں کی دوکانوں میں لاکھوں کا سامان بھرا ہے۔ خوش پوش صاحب تن و توش جنٹلمین چلتے پھرتے نظر آتے ہیں یہ محسوس کرنا مشکل ہے کہ آجکل ہولناک قحط نے ملک کی کیا حالت بنا رکھی ہے۔ ہندوستان اصل میں لاہور۔ دہلی۔ لکھنؤ بنارس نہیں ہے۔ اصلی ہندوستان وہ ہے جہاں آبادی کا ۹۰ فیصدی حصہ کچے مکانوں اور مختلف دیہات میں بروقت بارش نہ ہونے سے موت نما زندگی بسر کر رہا ہے۔

لالہ لاجپت رائے آجکل جا بجا قحط زدوں کی دستگیری کے لئے فنڈ کرتے اور دردمند حال فاقہ مستوں کی امداد کرتے پھرتے ہیں انہوں نے کچھ حال نواح آگرہ کی دیہات کا بیان کیا ہے چونکہ صوبہ مذکور میں گورنمنٹ نے بڑی فیاضی سے کام لیکر زر تقاوی دل کھول کر دیا ہے اور نواب لفٹننٹ گورنر نے قحط فنڈ بھی قائم کیا ہے اسلئے حالت ایسی خراب نہ ہونے پائی جیسی کہ دوسری صورت میں ہوتی۔ تاہم ہر فاقہ مست آدمی کی گورنمنٹ کہاں تک خبر لے سکتی ہے۔ لالہ لاجپت رائے آگرہ کے قریب ضلع سکندرہ کا ذکر کرتے ہیں کہ وہاں لوگ سرکار کی غربا نوازی کے مداح پائے گئے۔ تاہم گاؤں اجڑا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ یہاں ایک بڑھیا کو دیکھا جو فاقوں کی ماری ہوئی تھی اوس کا لہنگا تار تار ہو رہا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سرکار سے اس کو ایک کمبل ملا ہے ہم نے اس کو ایک لہنگا اور ایک چادر دئے جانے کا حکم دیا دوسرے روز قرولی میں ریلیف ورکس کا معائنہ کیا اکثر کام کرنیوالے چمار تھے گو ایک آدھ راجپوت لڑکا بھی یہاں کام کر رہا تھا ان مزدوروں کو دو آنے سے ۲½ آنے تک روزانہ ملتا ہے آگے چلکر ایک بڑا گاؤں نظر پڑا یہاں بعض عورتوں اور بڈھوں کی حالت خراب تھی یہاں کچھ روپیہ ہم نے تقسیم کیا۔ قرولی کے قحط ریلیف ورک پر ۴۰۰ آدمی مٹی کھودنے اور سڑک بنانے کے کام پر لگے ہوئے تھے یہ ایک افسوسناک نظارہ تھا ادھیڑ مرد اور عورتوں کی حالت خاصی تھی مگر بچے اور جوانوں کی نازک حالت تھی اکثر آدمیوں کے پیٹ پسلیوں میں گرے پڑے ہوئے اور ٹانگیں دبلی ہو گئی ہیں بعض ننھے لڑکیاں اپنا بوجھ بڑی مشکل سے اوٹھا سکتی ہیں کوئی صاحب اولاد ان لڑکوں اور لڑکیوں کو دیکھ کر رحم کئے بغیر نہیں رہ سکتا جن کو تقدیر نے اس حالت میں مجبور کیا ہے اور ہر صاحب مقدور شکر کریگا کہ اس کے بچے اس مصیبت کی زندگی سے محفوظ رہیں۔ ریلیف ورک پر ہر قوم کے آدمی جاٹ برہمن۔ راجپوت۔ چمار۔ وغیرہ وغیرہ بعض عورتوں کے ساتھ شیرخوار بچے بھی ہیں اون کو دو تین پیسے روزانہ یا زیادہ ملتے ہیں کام کرنیوالے بچوں کو تین سے پانچ پیسے تک عمر کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ قلیوں کے ایک گروہ کو جن میں ایک کھودنیوالا اور دو مٹی اوٹھانیوالے شامل ہوتے ہیں ۱۰ فٹ × ۳ × ۱ فٹ زمین کھودنی پڑتی ہے اگر شام تک کام پورا نہ ہوا تو کھودنیوالے کی مزدوری کاٹ لیجاتی ہے جب ان مزدوروں کو ہماری آمد کا حال معلوم ہوا وہ خیرات مانگنے کے لئے ہمارے گرد جمع ہو گئے ہم نے چند روپیہ منتظم افسروں کے حوالہ کئے کہ مزدوری کے ساتھ ایک ایک دو دو پیسے ان کو دیدئے جاویں۔

ایک بہشتی نظارہ

اس تمام مصیبت کے درمیان میں نے ایک نظارہ دیکھا جس نے بالکل دوسری قسم کا اثر میرے دل پر کیا ایک دس بارہ برس کی لڑکی سر پاؤں برہنہ بجز ایک چیتھڑی کے جو اس کے کمر کے گرد ستر پوشی کے لئے لپٹا ہوا تھا مٹی کا ایک ٹوکرا اوٹھائے ہوئے لیجا رہی تھی اور برابر مسکراتی جاتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی روح تمام دنیا پر ہنس رہی ہے یعنی اس بیہودہ دنیا پر جہاں تمیز اور تفریق کا دور دورہ ہے جہاں عارضی چیزوں کے لئے بیحد مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں اور اپنی طبیعت کی طرف سے بے پرواہ ہونے پر خوش ہے۔ جونہی کہ میری نظر اس معصوم فرشتہ پر پڑی میں گھبرا کر کھڑا رہ گیا میں اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور وہ بھی مسکرائی میں نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا وہ بیچاری اپنی ٹوکری لئے چلی گئی کاش کہ میرے پاس کیمرہ ہوتا کہ میں اوس کا فوٹو لیتا غور کرنے سے یہ خیال دل میں آئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہندو مذہب کا یہ اصول کہ ہر حالت میں قانع و شاکر رہنا چاہیئے ہماری پولیٹکل غلامی کا سبب عظیم ہے۔

المناک نظارے

قرولی کو جاتے ہوئے ہمیں راستہ میں چند مسلمان عورتیں مع بچوں کے ملیں اون کو ہم نے کچھ نقدی دی خیرات کرنے میں ہم نے ہندو اور مسلمان کی کبھی تمیز نہیں کی۔ قرولی میں کچھ روپیہ اور کپڑا بانٹتے ہوئے فتحپور سیکری کو گئے راستہ کے گاؤں میں موت کا سناٹا تھا یہاں شاہی محلات دیکھے ان عمارتوں سے کیسا غمناک سبق ملتا ہے اون کو دیکھکر تمام دنیوی شان و شوکت اور حکومت اور اختیارات کی بے اعتباری اور بے ثباتی دل پر نقش ہوتی ہے وہ ہم کو زمانہ سابق بتلاتی ہیں اور آیندہ کے لئے خبردار کرتی ہیں۔ یہ ایک مٹی ہوئی سلطنت کی یادگاریں ہیں بہرحال صوبہ جات متحدہ میں قحط ریلیف کا سرکاری انتظام قابل تعریف ہے۔ اگر پرائیویٹ لوگ زیادہ دلچسپی لیں تو زیادہ فائدہ ہو۔"

ایسے ایسے ہولناک نظاروں کو دیکھ کر بھی اگر کسی کا دل نرم نہ ہو تو اوس سے خدا سمجھے۔ اے لوگو! اب تو بستر ناز سے سر اٹھاؤ اور دیکھو سورج نکلے بہت دیر ہو گئی اور تمہیں اب تک خبر نہیں افسوس

روز روشن ہو گیا اٹھتے گئے سونیوالے
آفریں اے میرے بیدار نہ ہونیوالے

چونک خواب ناز سے دل میں نہ لا کچھ پیش و پس
قافلہ تیار ہے آتی ہے آواز جرس

اب آفتاب اس قدر بلند ہو چکا ہے کہ اس کی کرنیں روئے زمین کے ہر ایک گوشہ پر اپنا تسلط بٹھا چکی ہیں اور اس کی تمازت سے باطل مذہب جل جل کر خاک ہو رہے ہیں۔

وہ کونسا آفتاب اور کونسی اسکی تمازت ہے وہی جس کا انتظار مدت سے چلا آتا تھا جو قادیان دارالامان جنت نشان میں ظہور پذیر ہوا ہے جس کا نام حضرت سید المرسل مسیح موعود مہدی دوران جناب مرزا غلام احمد صاحب سلمہ الرحمن ہے جسکی تائید میں زمینی اور آسمانی نشان پے در پے ظاہر ہو رہے ہیں جسکی شمشیر قلم کا لوہا کل زمانہ مان چکا ہے جس سے دشمنان دین کے سر کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔ اور اس کے آگے بڑے بڑے اہل قلم سر تسلیم خم کرتے ہیں آؤ اسکی تعلیم کو سنو اور دیکھو کہ خدا کے نمود کس طرح پورے ہو رہے ہیں

ہوشیار اے مرد غافل خواب غفلت کب تلک
وقت جاتا ہے قیام اس کو نہیں زیر فلک

(راقمہ احمدی خاتون پہلودی از شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور)

رسید زر

۵-۶-اپریل ۱۹۰۸ء	چوہدری حسن محمد صاحب ۱۹۹۰ للعہ
میاں عبداللہ صاحب ۱۵۴۴ عمر	محمد حسین صاحب ۱۵۸۶ للعہ
ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ للعہ	امام الدین صاحب سنواری ۱۹۱۲ عہ
چوہدری طفیل محمد صاحب ۱۰۹۸ ہے	سید اشفاق حسین صاحب ۲۰۰۶ للعہ
۷-۸-اپریل ۱۹۰۸ء	منشی عمر حیات صاحب ۱۹۹۱ للعہ
عطاء الٰہی صاحب ۸۰۷ ہے	امام الدین صاحب ۱۶۹۳ عمر
صدرالدین صاحب ۲۰۱۲ عہ	۱۳-اپریل ۱۹۰۸ء
آغا محمد جعفر خان صاحب ۱۹۹۹ للعہ	محمد بخش صاحب ۱۶۱ ہے
محمد الٰہی صاحب ۱۳۱۲ للعہ	محمد اسحٰق صاحب ۲۰۰۳ ہے
بابو محمد شفیع صاحب ۲۱۳۰ ہے	مولوی نور محمد صاحب ۱۹۴۷ عہ
فقیر علی صاحب ۱۶۲۳ ۴ر	محمد حسین صاحب ۱۲۴۲ عہ
۹-اپریل ۱۹۰۸ء	رحیم بخش صاحب ۱۳۴۷ ہے
محمد بخش صاحب ۱۲۱۵ ہے	۱۴-اپریل ۱۹۰۸ء
محمد اسد علی خان صاحب ۲۰۱۳ للعہ	ماسٹر ضیاء اللہ صاحب ۱۳۶۲ ۱ر
نورالدین صاحب ۲۰۱۱ للعہ	نبی بخش صاحب ۱۴۰۵ عہ

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خرید رہی ہے۔ اپنے بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپے فی تولہ کے حساب سے دوں گا۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہیں تو میں قیمت بھی واپس دے دوں گا۔ راستی کے قدر دان اسے خرید فرماویں میرے پاس۔

احمد نور۔ مہاجر۔ کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۶ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ ر ہے۔ لیکن اکٹھا چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چہارم نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوےٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے ملنے کا پتہ

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاک خانہ و مقام چنگا بنگیال
تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیں

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس سے سن ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ قیمت ۸ر بہت جلد منگائیے۔

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طرز سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب اپیل نویس سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۲ر

شری نہہ کلنک درشن کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب ساکن سنور (پٹیالہ) نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے جس میں آپ کی صداقت بہ دلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۲۱۷ صفحے قیمت ۸ر۔ احباب جلد منگوائیں۔

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال سے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا۔ طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھے یہ بھی خیال ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوا یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال شروع کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میری تجربہ میں ان گولیوں سے استعمال زیادہ مقوی دوائی نہیں آئی میری تحریک سے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا از حد مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریذیڈنٹ سرحدی صوبہ پشاور۔ ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کی متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب ہو کر یا مزید متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ للعہ ۲۰ گولی ایک روپیہ عمر علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں۔ اناک جیلہ سرمہ عجیب سد سند۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم رتوہ آنکھوں سے جاری رہنا سرخی پن اور ضعف بصارت کیلئے بے نظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ دوائی سوزاک کہنہ یعنی ترجمانی بکس عا۔ سفوف بواسیر در ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ۴۔ ویرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہو۔ طبیعت بکل اور بھیجن اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور قم معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور سینہ اچھی طرح سے ذاتی ہو ان تمام شکایات کیلئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس عمر۔ پتہ خوش خط معہ حالات و مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہوں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر حکیم محمد دین
احمدی دروازہ ... گوجرانوالہ (پنجاب)

اے جہانِ منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

۲۶ - ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۳۰ - اپریل ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد — قیمت از معاونین — قادیان میں سے — فی پرچہ ۲ر

نمبر ۱۷ — قیمت از غربا — افریقہ عمر

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم - یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر اور یسر، نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے موںہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و یابیم ہر نور و کمال
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان و شد با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ ز ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر این سعد و نحس خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از شقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	۵۰
عام قیمت پیشگی	للعہ
مابعد	صمہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اون سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید نہ اخبار میں دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اونکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہونچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہیئے۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۳بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

الٰہی تو خدائے دو جہاں ہے / خدائی تیری عالم میں عیاں ہے

پرندے میں چرندے میں بشر میں / چمن ہے بلبل خوش داستاں ہے

بہار باغ ہے نرگس ہے گل ہے / نسیم صبح ہے اور بوستاں ہے

طرحداری معشوقاں دل جو / رخ زیبائے خوبان جہاں ہے

شب دیجور و شام انتظاری / دل بیتاب ہے آہ و فغاں ہے

سحر ہے شام ہے اور روز و شب ہے / ہوا ہے ابر ہے برق تپاں ہے

بیاباں اور سموم آتش افشاں / سگر میں اور دریائے رواں ہے

قمر ہے مہر ہے اور مشتری ہے / عطارد ہے زحل ہے کہکشاں ہے

غرض تیرے سوا جو کوئی بھی ہے / زمیں ہے آسماں ہے لامکاں ہے

زبان حال سے سب کہہ رہے ہیں / کہ تو ہی خالق کون و مکاں ہے

تری قدرت [illegible] / نہاں تو ہے اور سب میں عیاں ہے

بشر سے کب ہوا [illegible] خدا کا

بھلا میں کیا ہوں میرا حوصلہ کیا

ہر اک تعریف کی قابل خدا ہے / سزاوار ثنا کیسر مصطفےٰ ہے

محمد شافع روز جزا ہے / خدا [illegible] ہے

محمد وہ ہے جس کا نام نامی / ہر اک درد مصیبت کی دوا ہے

نہ ہے اور نہ ہوگا اس کا ہمسر / وہ افسر سب کا محبوب خدا ہے

مری آنکھیں ہوں اور پائے محمد / دل بیتاب کا یہ مدعا ہے

[illegible] / [illegible] کی جو خاک کفش پا ہے

جو اس کے دوست ہیں ان میں ہر اک / مرا ہادی ہے میرا پیشوا ہے

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر / ہر اک ان میں سے میرا مقتدا ہے

محمد کا ہے خادم میرا آقا / مسیحا اور ختم الاولیا ہے

غلام احمد ہے اوس کا نام نامی / وہ مشہور خلائق مسیح زماں ہے

مسیحائے زماں مہدی دوراں

انیس بیکساں و خستہ حالاں

یہ سب فیض مسیحائے زمن ہے / میسر اب جو لطف انجمن ہے

یہ ہے وہ انجمن تشحید اذہان / ثنا خواں جس کا ہر شیریں سخن ہے

کھلے کیا کیا ہیں گلہائے معانی / یہ علم و فیض کا گویا چمن ہے

اراکین اس کے سب خوش خلق و خوشخو / نہ ابرو خم نہ ماتھا پر شکن ہے

بناوٹ ہے نہ ہے ان میں تکلف / ہر اک کی بات میں اک سادہ پن ہے

وہ[1] ہے رشک فلاطوں رشک لقمان / جو اس مجلس کا صدر انجمن ہے

میاں صاحب[2] کی ہر اک بات گویا / شکر ہے پھول ہے در عدن ہے

یہاں باقی ہے راحت روح انسان / یہاں ہر بات رشک نسترن ہے

یہاں موجود ہیں اس وقت جو جو / ہر اک پہ فضل رب ذو المنن ہے

ذرا ہشیار اے ارباب مجلس / تمہیں سے اب مرا روئے سخن ہے

بہت ڈرتا ہوں میں کہتا ہوا بھی / کہ سچی بات کا سننا کٹھن ہے

ذرا بتلاؤ تو اے نوجوانو!

مرے اے بھائیو اے مہربانو!

کہ کیا کیا تم نے تبدیلی دکھائی / جہاں میں کس سے کیا کیا کی بھلائی

بتاؤ تو سہی راہ خدا میں / مصیبت تم میں کس کس نے اٹھائی ہو

کبھی تبلیغ بھی کی دوستوں کو / کوئی حق بات بھی اون کو بتائی

بتاؤ کس قدر کی خرچ تم نے / خدا کی راہ میں اپنی کمائی

مقدم دین کو دنیا پہ رکھ کر / متاع حرص و نخوت بھی لٹائی

بجائے خود ہر اک اب دل میں سوچے / کہ دل میں اس کے ہے کتنی صفائی

ہوا و حرص و خود رائی و نخوت / تن آسانی و غیظ و کبریائی

بری سب عادتیں مٹ بھی گئی ہیں / کبھی کچھ غیرت دیں بھی دکھائی

تعجب ہے بہت ان غفلتوں پہ / کہیں کرنا نہ اپنی جگ ہنسائی

بھلا کب چین آسکتا ہے اوس کو / مخالف جسکی ہو ساری خدائی

بس اب اٹھو ذرا ہمت دکھاؤ / بہت کچھ ہو چکی بے اعتنائی

نہ ایسا وقت ہرگز پاؤگے تم

اسے کھویا تو پھر پچھتاؤگے تم

جو لے سکتے ہیں کام اپنی زبان سے / اثر جو ڈال سکتے ہیں بیان سے

وہ اٹھیں واسطے تبلیغ دیں کے / اجازت لے کے مہدی زماں سے

ذرا مردانگی کی داد دیں کچھ / دعائیں مانگ کر اللہ میاں سے

مقابل ہو تو لیں شیطان کے سر کی / خبر لاحول کے گرز گراں سے

سپر توبہ کی استغفار کا خود / زرہ چو کس دلائل کی سناں سے

دعا ہو ساتھ اوس کے درد دل ہو / مسلح ہوں وہ اس تیر و کماں سے

نہ جھجکیں اور کر دیں بے تامل / جدا باطل کا سر تیغ زباں سے

جنیؤ کا لگائیں ہاتھ ایسا / اڑے گردن گریباں بیاں سے

جو ان اس پہلوانی میں ادا ہوئے / تو آ کر سیکھ جائیں وہ یہاں سے

غلامان مسیحا میں اک استاد / یہاں پر ہے رستم پہلوان سے

لرزتے نام سے اس کے ہیں دشمن / ہیں اوس کی طاقتیں باہر بیاں سے

اوسی کا نام نامی نور دیں ہے

نظیر اوس کا زمانہ میں نہیں ہے

یہ بے پروائی و غفلت کہاں تک / کرو جو ہو سکے کوشش جہاں تک

مزا تو جب ہے کہ وہ ہمت دکھاؤ / کرے تحسین مسیحائے زماں تک

اٹھاؤ چند روزہ رنج و سختی / پہونچنا ہے جو عیش جاوداں تک

---

[1] حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضؓ

[2] حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

کروجی توڑ کر کوشش تم ایسی
دکھادو ہمت مردانہ اپنی
مصیبت مین دکھاؤ ضبط ایسا
قلم بھی اور قدم بھی اور درم بھی
نمونہ تم ہو اصحاب نبی کا
دعاؤن کی بھی کچھ طاقت دکھاؤ
سُنا دو غیر کو بھی بات من کی
تعجب کیا تمہاری کوششین گر

چھٹی کا دودھ آجائے زبان تک
مٹادو کفر کا نام و نشان تک
نہ آئے اُف بھی اک دل سے زبان تک
لگادو بلکہ دین پر اپنی جان تک
نہ آئے بزدلی وہم و گمان تک
ہلا ڈالو زمین کیا آسمان تک
نہ رکھو اپنے ہی صحن مکان تک
ہین محدود بزم دوستان تک

جہان مین ہو تمہارا خلق ایسا
کہ تم پر دل عدو بھی دل سے شیدا

بُری کوئی نہ ہو عادت تمہاری [illegible]
ہر اک سے خندہ رو ہو کر ملو تم
بچو اس سے بُری ہے بدگمانی
یہی ہے مقتضائے احمدیت
سوا اس کو [illegible] کہین تم
نہ رو داری مین بڑھ جاؤ زیادہ
ڈرو دنیا کے کتون سے نہ ہرگز
رہو بن کوہ ہر دم مستقل تم
بہت سی ہین بلائین آنے والی
سمجھے دیتا ہون پچھتاؤ گے دیکھو

بُرون سے تم کرو ہرگز نہ یاری
تمہارا خلق ہو بادِ بہاری
نہ سب سے چاہیئے بے اعتباری
مزاجون مین ہو اکثر انکساری
بناؤ نفس کو اپنی سواری
نہ گھری فاسقون سے رکھو یاری
بلا سے ہو کوئی گر ہفت ہزاری
دکھاؤ سختیون مین استواری
طلب ہر دم کرو امدادِ باری
اگر اس وقت ہمت تم نے ہاری

تن آسانی کو اب رخصت کرو تم
ذرا کچھ دین کی خدمت کرو تم

امین تم مین جس قدر اب مال والے
یہی ہے ہمت دکھانے کا زمانہ
کرے جو خرچ اب راہ خدا مین
نہ کچھ احسان رکھے بھائیون پر
تمہین اے منعمو! کچھ بھی خبر ہے
ذرا کچھ بھائیون کا غم بھی کھاؤ
ابھی تک تم کو فکرِ لعل و زر ہے
نہین ہے بھائیون کے پاس گدڑی
ذرا طول امل پہ خاک ڈالو
دعاؤن سے نہ اب غافل رہو تم
بلائین آنیوالی ہین جو جو

وہ سارے چھوڑ دین جیلے حوالے
جو چاہے حوصلے اپنے نکالے
خدا ہی سے وہ بس اوس کی جزا لے
ریا سے ہر عمل اپنا بچالے
غریبون کو پڑے فاقون سے پالے
یہ اپنے چھوڑ دو اب تر نوالے
یہان تو پڑ گئے جانون کے لالے
مزے سے اوڑھتے ہو تم دوشالے
نکالو دل سے سب مکڑی کے جالے
کرو کچھ درد دل سے آہ و نالے
خدا ان سب سے ہم سب کو بچالے

خدا محفوظ رکھے ہمکو شر سے
ہر اک رنج و مصیبت سے ضرر سے

زیادہ طول دے اب تو نہ اکبر
کہان تک یہ پریشان گوئی آخر

یہ اپنی شعر خوانی مختصر [illegible] کر
خدا کا خوف ہی مردِ خدا کر

اُٹھا کر ہاتھ اب یون التجا کر
فلاح و نصرت و عزت عطا کر
نمازون مین ہمین لذت عطا کر
اگر ہو ڈر تو ہو دل مین ترا ڈر
جو ہوگا زلزلون مین سب سے بڑھ کر
نتائج ہین گناہون کے مقرر
گناہون سے ہمارے در گذر کر
تو اون پہ رحم کر اے رب اکبر
بتا اب اور جائین کس کے در پر

دعائین مانگنے کا وقت ہے یہ
خداوندا ہمین دو دونون جہانین
گناہون کے نہ پھٹکین پاس بھی ہم
ہمین بچو کر خوفِ عدو سے
بچائے آنیوالے زلزلے سے
وبائین اور غلہ کی گرانی
تو اپنی شان غفاری دکھا دے
عزیز و اقربا مین جو ہمارے
نہین تیرے سوا ملجاؤ ماوا

الٰہی ہر بلا سے تو بچا لے
کہین آمین سارے سننے والے

اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی

مذکورہ بالا نظم برادرم اکبر نجیب آبادی نے انجمن تشحیذ الاذہان کے سالانہ جلسہ پر پڑھی تھی۔ جزاہ اللہ جزاءً حسناً

نعت

(مرسلہ خاتون عصمت اگوکی)

آہ ۱ نومبر سنہ ۱۹۳۰ء نہین بھولتا۔ کیا خوشگوار زمانہ تھا کیا نیک سمان تھا جبکہ ابھی امور خانہ داری کے یہ جھمیلے نہ تھے اور اس قدر تعشق دین سے تھا کہ سجدہ آٹھ پہر تڑپا کرو دن اور رات گذرتے دل چاہتا کہ کسی طرح زیارت نبی کریم خواب مین ہو! اس زمانہ مین دل مین اس قدر درد پیدا ہو چلا تھا کہ مجھے کھانے کی بھی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ اسی پیارے زمانہ کا ذکر ہے کہ مجھے ہر روز نہائیت عمدہ خواب آتے رہتے اور سب دعائین مقبول ہوا کرتین۔ انہین دنون مین یہ شعر کہے تھے جو یونہی پڑے رہے یونہی آج خیال آگیا اسلئے بھیجتی ہون۔ والسلام ۔

مین مشتاق دیدار خیر الوریٰ ہون
دکھاؤ جمال اپنا مجھ کو خدارا
مدینے مین مجھ کو بلا لیجئے گا
مرا دل ہے بیزار پنجاب سے اب
جگر نار ہجرت سے جل بل گیا ہے
کہے میم احمدؐ کا عالم مین آکر
قیامت کے دن آپ فرمائین گے یون
ترے در پہ آئی ہے خاتون عصمت

مین مشتاق انوار نور خدا ہون
یہی عرض کرتی مین دل سے سدا ہون
دل و جان سے آپ پر مین فدا ہون
ترے در پہ آئی مین مثل گدا ہون
شب و روز کرتی مین آہ و بکا ہون
خدا کی مین رحمت کا حشیہ بنا ہون
ادھر آؤ سب کو بچانے کھڑا ہون
ترحم نبیا مین کرتی صدا ہون

بقایا دار جلد حساب صاف کرین فنڈ طین روپیہ کی سخت ضرورت ہے

اَلم اور اوَم مین عدم اتحاد کا ثبوت

جس طرح ہندوستان مین اہل ہنود کی ایک تعلیم یافتہ جماعت کو اِسبات کا خبط چڑہا ہے۔ کہ اپنی قومی سلطنت قائم کرین اور اوس کے لئے کئی مصنوعی بادشاہ اور اون کے مصنوعی تاج اور سلطنتین تجویز کرتے رہے ہین۔ اِسی طرح آریہ سماج کی جونئیلی جماعت کو اس بات کا جنون ہو گیا ہے۔ کہ تمام دنیا کی خوبیون کا منبع خواہ نخواہ وید کو ثابت کرین۔ اس لئے جہان کسی غیر زبان یا غیر کتاب کی کوئی خوبی اون کے دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ فوراً اوسے وید سے نکال لینے کے درپے ہو جاتے ہین۔ وہ وید جو اس سے پیشتر تمام مخلوق پرستیون اور فواحشات کا مجموعہ تسلیم ہوتا رہا ہے اور جس کی یادگارین باوجود جد و جہد کے مٹ نہ سکین۔ آریہ اسے توحید اور معرفت کا تنور اور تمام علوم سے معمور ثابت کرنے کی فکر مین ہین۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اس عظیم الشان ادعا کے لئے نہ تو کسی دلیل کی ضرورت سمجھتے ہین نہ ہی حق پسندون کی طرح تحقیقات اور کوشش کرتے ہین۔ ظاہر ہے۔ کہ صرف دعوی سے ہی کوئی امر پایۂ ثبوت کو نہین پہونچ سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک دوسرے کی اشیا پر دستِ تصرف بڑہا کر چھین لینے کی کوشش کرتا۔ یہ داستان طویل ہے اور یہان صرف یہ دکہانا منظور ہے۔ کہ آجکل جو آریہ لیکچرار اَلم کو اوَم سے نکلا ہوا بتا رہے ہین۔ وہ کیسے ہوائی قلعے تعمیر کر رہے ہین۔ یہ لوگ تشابہات اور استعارہ کی آڑ مین اپنا اُلّو سیدہا کرنے لگ جاتے ہین اور عام لوگون کو دہوکہ مین ڈالنا چاہتے ہین۔

اس کے لئے ضمناً ایک مرتبہ پہلے بھی کچہ عرض کر چکا ہون لیکن علم اللسان کی کتاب مطالعہ کرنے کے بعد مجھے خیال آیا۔ کہ زبانون کے تغیر و تبدل کے قواعد جو محققین نے کمال جانفشانی سے بہم پہونچائے ہین۔ درج کر کے دکہا دیا جاوے کہ آریون کا یہ دعوے مجنونانہ بڑ سے زیادہ وقعت نہین رکہتا۔

محققین فرماتے ہین۔ کہ زبانون کے بعض لفظون مین حروف و حرکات کا اتفاقی اتفاق ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت مین ایکدوسرے سے اصلا تعلق نہین ہوتا۔ اس لئے پہلا قدم تحقیق کا یہ ہے۔ کہ جب دو لفظ دریافت طلب سامنے آوین تو ان کی ملتی ہوئی آواز اور یکسان شکل و تشبہات پر نہ بہولو۔ ہر ایک کے جوڑ بند کو کہولو۔ اور اون کی اصل کو ٹٹولو۔ اگر دونون ایک اصل پر جا پہونچین۔ تو جانو کہ ایک نسل ہے اور اگر جُدا جُدا رہین تو جانو کہ کچہ رشتہ نہین۔ فقط شباہت نے شبہ ڈالا تھا۔

اِسبارہ مین پروفیسر آزاد نے ایک لطیفہ لکہا ہے وہ لکہتے ہین کہ مین کوکان مین چند اشخاص کے ساتہ بیٹھا تھا۔ ایک بڈہے نے کہا کہ تمہارے ملک مین بادشاہ کون ہے۔ مین نے کہا کہ بادشاہ اپنے ایک نائب کو بھیجتا ہے اوس نے کہا کہ آخر اوچہ نام دارد۔ مین نے کہا۔ کہ بعد چند سال عوض مے شود۔ البتہ بہ اعتبار عہدہ او را لاٹ میگویند ایک ترک نے کہا لات چہ معنی دارد دوسرے نے کہا ہمان لات و منات است۔ یہ تو غیر ملک کے بیہودہ گوؤن کا حال ہے لیکن ناظرین آریاؤن کی ... کا نمونہ بھی ملاحظہ فرمائین۔

مہاتما منشی رام جی گورنر گورکل اپنی کتاب صبح اُمید مین ایک لطیفہ لکہتے ہین۔ کہ ہمارے ایک دوست سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے پر لکچر دے رہے تہے ایک مسلمان نے کہا کہ عربی سنسکرت سے نہین نکلی اونہون نے کہا کہ عربی مین مان کو کیا کہتے ہین اوس نے کہا کہ اُم۔ آریہ مہاشے نے کہا کہ سنسکرت مین مان کو ماتا کہتے ہین۔ تا دور کیا اور ما کو اُلٹ دیا۔ تو اُم بن گیا۔

اس سے معلوم ہوتا گیا ہے کہ اگرچہ یہان مین اوندہی ... ہون گے لیکن آریہ مہاشے سب کو سبقت لیگئے ہین۔ اصول کی بحث سے پہلے یہ دیکہنا چاہیئے۔ کہ کیا ان مدعیون کے پاس اپنے کسی بزرگ کی کوئی کتاب موجود ہے یا کچہ۔ قواعد پائے جاتے ہین جن سے اس امر پر روشنی پڑ سکے۔ صاف نظر آتا ہے کہ اسبارہ مین کوئی کتاب یا کوئی اصول اون کے ہاتہ مین نہین اس کے بعد یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر ان کے پاس اپنے کوئی اصول نہین تو کیا دوسرے محققین کے تیار کردہ اصول و قواعد ہی ان کے ادعا کی تائید کر سکتے ہین۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل دلائل ملاحظہ فرماوین۔

۱۔ محققین نے کمال محنت سے تمام زبانون کو تین شجرون پر بانٹا ہے اور ہر ایک کی نسل جداگانہ ثابت کی ہے۔

(ا)۔ ایرین۔ اس کی شاخین۔ سنسکرت۔ فارسی یونانی لاطینی۔ فرینچ۔ جرمن۔ روسی وغیرہ ہین۔

(ب) شیٹمنک۔ اس کی شاخین۔ عربی۔ عبرانی کلدانی وغیرہ ہین۔

(ج) تیورنین۔ اس کی شاخین تاتار۔ سیام۔ برما۔ پیگو وغیرہ کی بے علم اور بے قاعدہ زبانین ہین۔

اس تقسیم سے ثابت ہوا کہ جب عربی اور سنسکرت کی نوعیت مین ہی مغایرت ہے۔ تو پہر کسی لفظ کے لئے ہاتہ پاؤن مارنا کیسا فعل عبث ہے۔

(۲) جن زبانون مین تغیر الفاظ ثابت ہوا ہے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اختلاف آب و ہوا نے لب و لہجہ مین تفاوت پیدا کیا اس لئے قریب المخارج حروف باہم بدل گئے جنکی جدول یہ ہے۔

۱۔ مخرج اوّل۔ ء ہ ح گلے کے نیچے سے نکلتے ہین۔
مخرج دوم (ب) خ غ۔ ان سے ذرا اُوپر کوّے کے پاس سے۔
مخرج سوم (ج) ق ک گ۔ کوّے کے اُوپر سے۔
مخرج چہارم۔ (د) ش ج چ ژ سے۔ وسط زبان اور تالو سے
مخرج پنجم۔ (س) ل ن ر ڑ۔ نوک زبان اور اوپر والے سامنے کے دانتون سے ملکر۔
مخرج ششم (س) ت ٹ د ڈ۔ نوک زبان اور اوپر والے دانتون کی جڑ سے مل کر۔
مخرج ہفتم۔ (ص) س ز۔ نوک زبان او نیچے والے دانتون سے مل کر۔
مخرج ہشتم۔ (ط) ب پ ف م و۔ دونون ہونٹون سے ملکر نکلتے ہین۔

۳۔ لام اور واؤ کی باہم تبدیلی نہین ہو سکتی کیونکہ قریب المخارج نہین ہین۔ لام زبان کی نوک اور تالو سے ادا ہوتا ہے اور واؤ ہونٹون سے۔

۴۔ جب عربی زبان مین حرف واؤ موجود ہے، تو اس تغیر و تبدل کی کوئی وجہ نہین ہو سکتی۔

۵۔ لام کی تبدیلی جن جن حروف سے ہو سکتی ہے اونکی فہرست مین واؤ داخل نہین ہے۔

۶۔ واؤ کی تبدیلی ان حروف سے ہو سکتی ہے ب ک اس سے بہی ثابت ہے کہ واؤ لام سے نہین بدلتا۔

۷۔ اَلم اور اوَم مین اختلاف حرکات کے قواعد کے بموجب بہی تغیر نہین ہو سکتا۔ صاف ظاہر ہے۔

۸۔ اَلم اور اوم مین اتحاد معنوی بہی نہین۔ اَلم انا اللہ اعلم کا مخفف ہے جسکے معنے ہین مین اللہ بہت جاننے والا ہون) لیکن اوَم کے معنے خواہ قدیم تفاسیر کے مطابق اس سے تین دیوتا مراد لئے جاوین خواہ اہنی رشیون کے قول کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسیح بدر

مورخہ ۷ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔

۲ خیر و خوبی کا نشان

۳ - میری مرادیں پوری ہو گئیں

۲۶ - اپریل ۱۹۰۸ء

بوقت چار بجے صبح

۱ - مباش ایمن از بازی روزگار

تازہ حالات

جمعہ گذشتہ کو مولانا احسن نے یہب لمن یشاء اناثاً و یہب لمن یشاء الذکور - او یزوجھم ذکراناً و اناثاً و یجعل من یشاء عقیماً - انہ علیم قدیر پر پڑھا - دراصل ایسے خطبات سننے ہی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تاہم خلاصہ میں پیش کر دیا کرتا ہوں - فرمایا کہ ایک معنے تو ظاہر ہیں دوسرے بطن قرآنی کے لحاظ سے اشارہ اس طرف بھی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکیاں دی گئیں - اور مسیح موعود کو ذکور و اناث دونو - اور پھر محی الدین ابن عربی کے اس مشہور کشف کی تطبیق ان آیات سے کی جس میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ ایک لڑکی بھی توام پیدا ہو گی پھر اس کے بعد عقم کا دور آئیگا - یعنی کوئی انسان کامل پیدا نہ ہوگا۔

ڈیپوٹیشن کا تیسرا دورہ ایسٹر کی تعطیلات میں بجانب گوجرات - وزیرآباد - جموں - سیالکوٹ ہوا - کل چندہ سات ہزار سات سو چھبیس روپے ہوا جس میں پانچ ہزار تین سو روپے قابل وصول ہیں۔

میرے آقا میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۷ - اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لیگئے - مہاجرین قادیان پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا - مبارک وہ قوم جن میں خدا کا نبی موجود ہو - چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل تھی اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں - حضور نے پسند نہیں فرمایا کہ ان کے ساتھ کوئی [illegible]

مکرم مولوی امام الدین صاحب گولیکی [illegible] حضور رسالت مآب [illegible] پیش [illegible] ہے [illegible] ہے کہ ناظرین اس سے [illegible]

یا مسیح الحق عدوانا ز حسن بالالیم
انتنی من سور ذاتی یا مزاوی مستقیم
نفسی الامارۃ [illegible] بسوء
قلبی المغالب یعمی عن صراط مستقیم
یک نظر از رحمتے فرما بحال زار من
رستگاری یابم از بر عادت طبع لئیم
در حضور قادر غفار رحمان العباد
دست بردار ی دعا را بہر این عاجز اثیم
ناتوان زادہ نوانائی بہمت از دعا
تاکہ باشد صالح صادق بافضال رحیم
نورے از عشق دل افروزم ہوا سوزم بخش
رحمتے بر ظلمتم اے نیر نور عظیم
مدتے بشتافتم در جستجوئے مرد حق
تا ترا بشناختم مہدی مسیحا کریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

نصیحت اس سے بڑھکر اور کیا نصیحت ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ - ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو مجھ سے ڈرتے اور میرے احکام پر چلتے ہیں یعنی وہ جو صرف بدی سے پرہیز نہیں کرتے بلکہ بدی کو ترک کر کے نیک اعمال بھی بجا لاتے ہیں - سو خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ میں پرہیزگاروں اور نکو کاروں کے ساتھ ہوں اس کے یہ معنے ہیں کہ ایسے لوگ مورد مراحم اور الطاف اور فیوض الٰہیہ ہیں جس شخص کے ساتھ صرف چراغ ہو - اس کی راہ کی تاریکی دور ہو جاتی ہے - پس جس کے ساتھ خدا ہو وہ کیونکر تاریکی میں رہ سکتا ہے - مگر تقویٰ شعاری اور نکو کاری بھی [illegible] ہے - درحقیقت ایک موت ہے اور یہ مرتبہ کثرت دعا اور کثرت استغفار سے میسر آ سکتا ہے - مگر یہی خدا کا فضل شرط ہے - بجز فضل کے نہ دنیا درست ہو سکتی ہے اور نہ زبان اور نہ دل فضل ہر یک توفیق کی جڑھ ہے - والسلام

مرزا غلام احمد

نمبر ۲ - حضور کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ چند کلمات دعائیہ لکھ دیں جو موجب برکت ہوں -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میاں احمد دین بہت استغفار پڑھتے رہیں یعنی اس قدر کہ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ -

اور یہ دعا بہت پڑھیں

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

اور اپنی زبان میں بھی گناہوں کی معافی چاہتے رہیں -

والسلام — مرزا غلام احمد

خریداران توجہ کریں

بدر [illegible] کی عالت نہایت نازک ہے - ہر خریدار بدر مہربانی سے اپنے ذمہ کی رقم بقایا چندے کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائے -

جن اصحاب نے وی - پی واپس فرمائی ہے وہ بھی از خود قیمت سالانہ بھیجدیں اور جن سے ابھی مطالبہ نہیں ہوا

[illegible] صاحب ایک سال کی فرلو پر قادیان میں تشریف فرما ہیں بر رخصت انکو اپنی ناسازی طبع کی وجہ سے لینی پڑی تھی جہاں دار الامان کی آب و ہوا ان کی جسمانی و روحانی صحت کے لئے [illegible]

وقت گذار دیا اور بہت دیر تک مسجد مین بیٹھے رہے آپ کی زبان سے خلفاء راشدین کا افضل اہل سنت کو . . . بہت کچھ دھوکے مین ڈالتا تھا کیونکہ اوس کے ساتھ طیبین طاہرین جانشین خاتم النبیین کی تسید کو خاص لوگ ہی سمجھتے تھے اس کے بعد چند کلمات دعائیہ عربی مین شروع کیے اور حاضرین کو آمین کی تاکید کی۔ اس وقت لڑکون کی مہار نی مجھے یاد آگئی۔ افسوس مسلمان دعا کے معنے بھی بھول گئے۔ ذمار ایک درد مند دل کی عاجزانہ درخواست کا نام ہے جس کے لئے مقفی لفظ غیر موزون ہوتے ہین پھر اس تمسخر آمیز ترتیب سے انہین ادا کرنا نہایت قبیح

انجمن اگر مختلف فرقہائے اسلام کے علماء کو بلانے پر تیار ہے۔ اور سید علی حائری کا بلانا نواب صاحب کی مہربانی حاصل کرنے کے لئے نہین تھا۔ تو اسے چاہیئے کہ آئندہ سال کسی احمدی عالم کو بھی وعظ کا موقعہ دے تا اسلامی دنیا کو دکھایا جاسکے کہ قرآنی معارف و حقائق کسے کہتے ہین۔

اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کی نسبت بعد مین مجھے معلوم ہوا۔ کہ لاہور کے مولوی فضل الدین ہین۔ انہون نے واعظانہ رنگ اختیار کیا اور دو قصے بیان کئے مین جون جون ان کو سنتا جاتا تھا سن ہوتا جاتا اور بار بار ان کے منہ کیطرف دیکھتا کہ آدمی تو معقول ہین مگر یہ کیا میرے کان مین آواز پہونچ رہی ہے۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ شاید آجکل کے واعظون کا حال بیان کر رہے ہین مگر بعد مین معلوم ہوا۔ کہ نہین وہ خود کہتے ہین۔ بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ آٹا و گوشت کم تھا۔ بڑے بھائی نے چھوٹے کو ذبح کیا (اس کے متعلق دو خیال ہین۔ ایک تو بکری کو ذبح کرتے دیکھ کر نا دانی دوم بطور دعوت) اور پھر دوسرا کوٹھے سے گر کر مر گیا۔ دونون کو نیک بخت بیوی نے چادر مین لپیٹ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کہان ہین ہم ان کے بغیر روٹی نہ کھائینگے ماں نے کہا وہ کھیلنے گئے ہین (جھوٹ بولا؟) آخر بار کے اصرار سے ماں نے کہا۔ اندر جا کر دیکھو تو انہین مردہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردون کو زندہ کیا۔ دوم ایک یہودی کی اندھی آنکھ مین خاک قدم نبوی ڈالی گئی۔ تو وہ بینا بن گیا۔ بعد مین جب معلوم ہوا کہ یہ تو ہمارے نبی کے قدمون کی مٹی ہے تو نکلے بھی نکلے ۔ مگر کچھ اثر نہ ہوتا۔ برابر بینا رہا۔ کیونکہ اس میں نبی کے قدمون کی خاک پڑ چکی تھی۔

کیا ہر ایک ناممکن بات کا معجزے کے بہانے سے ذکر کر دینا جائز ہے اور اسلام مین یہی خوبی ہے جو مثال کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ کہ چند مضحکہ خیز روایات پیش کر دی جاوین۔ اور کوئی ایسا مسلمہ تاریخی واقعہ نہین رہا۔ جو پیش کیا جاسکے۔

پروفیسر دل محمد نے ایک نظم پڑھی۔ ان کی نظم اچھی ہوتی ہے مگر اس دفعہ تیاری کا موقعہ نہ ملنے سے وہ کچھ ایسی پسندیدہ نہین کہی جاسکتی۔ طالب اصلاح پارٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہین

یارب یہ ہوا کیا ہے کہ دو دل نہین ملتے
اک دوسرے سے جون لب ساحل نہین ملتے
ملتے بھی ہین گر پھول سے کھل کھل نہین ملتے
ایسی ہے ہوا گل سے عنادل نہین ملتے

ان راہنماؤن سے تو ملت تنگ ہے ہوئی
آپس ہی مین جب ان سے بڑی جنگ ہوئی

ایک اور شعر ہے۔ ع

یہ خود غرضی باعث ذلت تو نہین ہے
ہر لب پہ ہے نفسی یہ قیامت تو نہین ہے

خواجہ عبد الصمد ککڑو اپنے ذوق مین محو ہونا اور سامعین کا ان پر ہنسنا اکثر حاضرین کے لئے لطف خیز اور میرے لئے رقت انگیز نظارہ تھا۔ نماز عصر سب کو بھول گئی اور جلسہ کے وقت مقررہ کے ۶ بجے کے قریب پڑھی گئی۔ یہ بھی اسلئے کہ احکام مذہبی جو جمع وغیرہ کے متعلق ہین ان کی پروا نہین کی جاتی۔

عبد الرحمن شمس امرتسری نے پردہ پر نظم پڑھی۔ نظم اچھی تھی۔ مگر مضمون پردہ اس جلسہ کے کب مناسب حال تھا۔ یہ عروس معنی ابھی تک پردہ ہی مین ہے۔

تفسیر القرآن

بدر کے کسی گذشتہ پرچہ مین ہم نے معزز احباب کو اس تفسیر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو ہمارے مکرم حقائق آگاہ مولانا سید محمد سرور شاہ ایدہ اللہ لکھ رہے ہین۔ اور جو اب سہ ماہی بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع ہوتی ہے۔ آج کے اخبار مین پھر اس کے متعلق تحریک کی جاتی ہے۔ کہ اے تشنہ کامان آب حیات قرآنی جلد دوڑو۔ اور جلد اپنے تئین سیراب کرو مجھے رہ رہ کر تعجب آتا ہے۔ کہ احمدی جو قرآنی معارف سننے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتے ہین۔ اس تفسیر کے ساتھ کیون دلچسپی نہین دکھلاتے زیادہ تر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کئی حضرات اس کے شائع ہونے سے اب تک بے خبر ہین مین بڑے زور کے ساتھ اپنے ہر ایک بھائی اور بدر کے خریدار کی خدمت مین درخواست کرتا ہون۔ کہ وہ ضرور ضمیمہ ریویو اپنے نام جاری کرائے تا اسے معلوم ہو کہ قرآنی مضامین کس قدر لطیف ہوتے ہین میرے لئے تو (سچ کہتا ہون اور تہ دل سے کہتا ہون) تمام جہانون کی لذتون سے بڑھکر اگر کوئی لذت ہے۔ تو اس تفسیر مین ہے۔ واللہ زبان چٹخارے لے کر رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے لائق مفسر کو توفیق دے کہ وہ اپنی زندگی مین اس تفسیر کو ختم کر سکین۔ مین امید کرتا ہون۔ کہ اگر اس ضمیمہ کے آٹھ سو خریدار بھی مستقل طور سے ہو جائین تو مین مینیجر صاحب ریویو کو مجبور کر دون کہ وہ بجائے سہ ماہی کے ماہوار اس کو علیحدہ نکالین اور اس طرح پھر یہ تفسیر جلد شائع ہو سکیگی۔ اس گذارش کی طرف احباب کی فوری و پرجوش توجہ درکار ہے۔ کیونکہ موجودہ صورت طبع تفسیر نے تو مفسر کا گلا گھونٹ دیا ہے اور یہ مجھے (خیر مین تو کسی گنتی مین نہین ہون) کسی صاحب ذوق سلیم کو پسند نہین۔ مین ایک دفعہ پھر اس تفسیر کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہوا رخصت ہوتا ہون اور منتظر ہون۔ کہ میرے بھائی اس کے متعلق کیا کارروائی کرتے ہین۔ ہم مخدومی مولوی محمد علی صاحب کی خدمت مبارک مین بھی عرض کرنے کی جرأت کرتے ہین۔ کہ وہ اس تفسیر کو عام ہاتھون مین پہنچانے اور وسیع پیمانے پر زیادہ حجم کے ساتھ چھپوانے اور جلد شائع کروانے کے تدابیر کیطرف اپنے علمی و قیمتی وقت کا کچھ حصہ خرچ کرین۔

خط وکتابت کرتے وقت جوابی کارڈ معہ نمبر خریداری آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف اور جن کے ذمہ بدر کی قیمت واجب الادا ہے -

(منیجر)

اٹلی اور ترکی میں ایک ناگوار جھڑپ ہونیوالی ہے تازہ تاروں سے یہ دریافت کرکے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایڈمرل جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی میں گیارہ جنگی جہاز لیوانٹ کو گئے ہیں۔ اٹالین اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ بحیرہ ایجین میں کسی جزیرہ پر قبضہ کر لیا جانا ممکن ہے۔ اس جہاز کشی کی وجہ اٹلی میں سرکاری طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ترکی نے اپنے ہاں پانچ اٹالین پوسٹ آفس کھولنے کی اجازت نہیں دی تھی مگر اٹالین پولٹیکل حلقوں میں افواہ ہے کہ ٹریپلی میں ایک اٹالین پادری کے مارے جانے کا بدلہ لیا جائیگا۔

۵۔ اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ میں پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتب دکھا کر لوگوں کو حیران کر دیا وہ پہلے ایک چوکھٹ پر جو بیچ میں سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تھی لیٹ گئے۔ اون کے جسم کا بوجھ صرف سر اور پاؤں پر تھا اور باقی جسم ہوا میں لیٹا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں اون کی چھاتی پر تین من پختہ کا پتھر رکھ کر دو آدمیوں سے پھوڑا گیا اور آپ کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر آپ نے ایک موٹی اور وزنی آہنی زنجیر کو صرف پاؤں اور گردن کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازاں انہوں نے لیٹ کر اپنی چھاتی پر ساڑھے سینتالیس من کا پتھر رکھ لیا اور پھر اون کے شاگردوں نے اس پر تین من کا ایک اور پتھر رکھ کر اسے دو آدمیوں سے پھوڑ ڈالا۔ آخر میں دو چھکڑوں کو باہم ملا کر اون پر بہت سے آدمیوں کو بٹھا دیا اور خود چھکڑوں کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چھاتی پر سے گذر گئے مگر پروفیسر کو خبر تک نہ ہوئی۔ اللہ اللہ !! پسلیاں کیا ہیں لوہے کی سلاخیں ہیں۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "یوگانتر" پھر مصیبت میں پھنسا ہے اس سے پہلے اس کے دو پرنٹر اور ایک ایڈیٹر جیل میں جا چکے ہیں۔ اب چوتھے کی باری آئی ہے اس کی ۴۔ اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزوں کی ظلم پسندی کے عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر الیس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ پرنٹر بابو بھوپندر ناتھ کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی خانہ تلاشی کے لئے حاصل کئے اور اوسی دن بعد دوپہر یوگانتر کے دفتر پر دھاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو کاغذات مل سکے لے کر روانہ ہو گئے۔ بھوپندر بابو پولیس کے دیکھتے دیکھتے کوٹھے پر چڑھ یہ جا وہ جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتری ٹکریں

بڑی ماریں مگر اس کی گرد تک کو نہ پہنچ سکی مسٹر بھوپندر ناتھ کرتب کے کاموں میں بڑا ماہر بتایا جاتا ہے۔

معزز ہمعصر ٹریبیون کے نامہ نگار سے جو ہتی ہوئی گاڑی میں وقوعہ سرقہ کی جو کیفیت تحریر کی ہے اسکو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ۱۷ اور ۱۰ اپریل کی درمیانی شب بمبئی میل وقت مقررہ سے کچھ دیر بعد یعنے گیارہ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چھاونی سے گذر رہی تھی تو مجرم تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی میں داخل ہوگیا اور جونہی کہ ٹرین اٹاری اور ستلانی کے سٹیشنوں کے درمیان پہونچی اوس نے ۱۴ انچ لمبا خنجر نکال کر خوف زدہ مستورات کو دکھایا اور کہا کہ سب اپنا اپنا زیورات اتار دیں ورنہ قتل کر دیجائیں گی اس پر عورتوں نے زیور اتار دئے اور اس نے اطمینان سے ان سب کو باندھ لیا اور گاڑی سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کمرہ میں داخل ہو کر پھر بھاگ جائے۔ ایک عورت جو غالباً ہندو یوریشن خیال کی جاتی ہے ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیوں کے پائیدانوں سے گذرتی ہوئی دوم درجہ کے مسافروں کے پاس پہونچی اور وہاں آکر چلانا شروع کیا کہ چور خنجر لئے پھرتا ہے ایک روایت ہے کہ ایک یوروپین جنٹلمین نے مجرم کو گاڑی کے پائدانوں پر چلتا ہوا دیکھ لیا اور ٹرین کو ٹھہرانا چاہا مگر ٹرین ٹھہرانیوالا آلہ نہ ملا۔ اور ٹرین اسی تیزی سے چل رہی تھی۔ پھر ایک ریوالور ہاتھ لگ گئی جس سے مجرم کیطرف نصف درجن کے قریب فائر کئے گئے۔ کہتے ہیں کہ اون میں سے ایک اوس کی ٹانگ میں لگا اور وہ ٹرین سے کود کر زمین پر آ پڑا اور پھر زیوروں کے بقچہ سمیت غائب ہو گیا اور گاڑی امرتسر کے اسٹیشن پر آکر ٹھہر گئی۔

اس واردات سنگین کو ایک دن گذر گیا لیکن پولیس حیران تھی۔ اسنے میں اٹاری کے گاؤں میں مشہور ہوا کہ کل رات کو ایک تیلی کو بعض زمینداروں نے حملہ کرکے زدوکوب کیا ہے اور وہ مجروح ہو گیا ہے۔ جونہی سٹیشن اٹاری پر اس کی خبر پہونچی پولیس خبردار ہو گئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تیلی مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر سخت خراشوں کے باعث زخم ہو رہے ہیں ظاہر تھا کہ یہ زخم چلتی ٹرین سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر کیا تھا اس بدمعاش کو گرفتار کرکے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص واقعی ذات کا تیلی ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضاء کا نوجوان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تھا۔ زیادہ دریافت سے معلوم ہوتا۔ کہ یہ پہلے ریلوے کے نیوون میں کام کرتا تھا جبھی اسکو ٹرین پر چڑھنے کی جرأت تھی۔ وہ خنجر بھی برآمد کیا گیا جس کی دھمکی سے زنانہ مسافروں کو لوٹا تھا۔ وہ وردی بھی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی جسکو پہن کر زنانہ گاڑی میں گھس آیا تھا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مزید تحقیقات کے زور سے مستورات کے زیور بھی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی ایک مسجد کے متصل زمین کے اندر گاڑ رکھے تھے یہ بات انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤں کے ذیلدار نے اس واردات کی تحقیقات میں صدق دل سے پولیس کا ہاتھ بٹایا اور پولیس والوں کی کارگذاری کی جہاں تک تعریف کی جائے بجا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس میں سوا لاکھ روپے کے جواہرات تھے لیسے ہی دو پارسل ولائیت سے بذریعہ ڈاک بھیجے گئے تھے۔ کارن کمپنی کے نام تھے اوس کو ایک ہی پارسل ملا خط میں دو کا حوالہ تھا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ نہیں لگا سخت پریشان ہیں ۲۷ ہزار روپے کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بتانے والے کو ملیگا گم شدہ پارسل بھی بیمہ شدہ تھا ایسے ہی سولہ رجسٹر شدہ پیکٹ گم پائے گئے۔ یہ نیویارک سے بھیجے گئے ہیں اور ان میں بھی قیمتی جواہرات تھے سنسنی طاری ہے۔

پنجاب کے سکولوں میں جو کتب نصاب پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کی اصلاح کو ضروری سمجھا گیا ہے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ مروجہ نصاب طلباء مدارس کے لئے موزوں نہیں ہے۔ اس سے بچوں کے دماغ پر بیجا بوجھ پڑتا ہے۔ طوطے کیطرح رٹنا پڑتا ہے نہ کہ معلومات میں ترقی ہوتی ہے۔ اس بھاری نقص کے مٹانے کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود ڈاکٹر صاحب بہادر اس کے پریذیڈنٹ ہو گئے۔ مدارس کے کتب نصاب پر نظر ثانی کرینگے۔ مطلب یہ ہے کہ لڑکوں کے دماغ پر نہ پڑے نہ طوطے کیطرح رٹنے کی ضرورت ہو جو کچھ پڑھیں اس سے ذہانت کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیفائدہ چیزیں نکال دیجائیں یہ کمیٹی لاہور میں اجلاس کریگی۔ اب دیکھئے گی کہ نصاب مفید اور لڑکوں کی ضرورتوں کے مطابق بنایا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان میں ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف نے اسبات پر زور دیا تہا کہ لندن میں دولت عثمانیہ کا مسلمان سفیر اس واسطے نہیں رکھا جا سکتا کہ مسلمانون مین پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرت کے خلاف ہے۔ ہر ایک سلطنت کا سفیر یورپ مین جو دوسرے سلاطین کے دربار مین رہتا ہے۔ بہ نیز جلسے تقریب پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جلسہ اور بزم مین شریک ہو اور مدعو کیا جاوے یورپین تمدن مین کوئی محفل و مجلس ایسی نہیں ہوتی جس مین عورتین اور مرد دونون شریک نہ ہون۔ پس جبکہ سرکاری جلسون اور بڑی بڑی دعوتون مین اور درباردن مین مسلمان عثمانی سفیر بغیر اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔

ایک طرف انگلینڈ کے دربار کا یہ خیال تہا اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن مین اپنا مسلمان نمائندہ رکھنا مدنظر۔ تو اس اختلاف کی بابت لوگون مین عجیب عجیب خیال پیدا ہو رہے ہین لیکن اس کا بہترین فیصلہ رفعت بک کے لندن مین ترکی سفیر متعین ہونے سے بخوبی ہو گیا اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخر کار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن مین نہ رکھہ سکنے کا عذر پردہ کی پابندی کے باعث اس کی حرم کا درباردن مین شریک نہ ہونا ہی قرار دیا جاتا تہا۔ خواہ درحقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ بہی کیون نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفعت بک کو اس منصب پر مامور کر کے یہ عذر دفع کر دیا۔ رفعت بک کی خاتون ایک روسی عالی خاندان کیتھلک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک مین بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر بہی قائم ہے اسواسطے پردہ کی پابند نہین اور بے تکلف دعوتون اور جلسون مین شریک ہوتی ہے اور رفعت بک عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصے سے مامور چلے آتے اور نیکنامی کے ساتہ اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے ہین۔ بس ان کے لندن مین عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانپ بہی مر گیا اور لاٹہی بہی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فرمانروایان یورپ کو اپنی خداداد سیاسی لیاقت کا معترف بنانے کے دلائل مین یہ ایک نئی دلیل اضافہ کر دی ہے۔ (المؤید)

حاجیون سے سلوک

مقدس سرزمین حجاز مین وبا ہیضہ پہوٹ پڑنے کی وجہ سے امسال تمام سلطانی روسی۔ کاشغری۔ اور ایرانی حاجیون پر جو بحیرہ اسود اور ڈاردنلز مین ہو کر گذرتے تہے سخت قرنطینہ مقرر ہوا تہا روسی جہازران کمپنی نے قرنطینہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازون کا کرایہ بڑہا دیا اور خدیوی جہازران کمپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ بہی کر لیا کہ وہ بہی اس شرح سے کم کرایہ نہ لے جو کہ روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ خبر مصر کے ایک نیک دل تاجر محمد آفندی صعیدی کو ملی جن کا کاروبار بندر بیروت مین بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے تو انہون نے خود روسی بندرگاہ اوڈیسہ مین جا کر وہان کی جہازران کمپنی کے صدر دفتر سے بطور خود بہت سے جہاز ٹہیکہ پر لے لئے اور پہر انہون نے روسی جہازران کمپنی کی مقرر کردہ شرح کرایہ سے تقریباً نصف اجرت لیکر حاجیون کو سفر مین آسانی بہم پہنچا دی۔ چہ پونڈ فی کس کرایہ اور خرچ خوراک وغیرہ کی بابت لئے اس مین اوڈیسہ سے جدہ اور ینبع پہنچانا اور وہان سے پہر اوڈیسہ واپس لانا مع مصارف قرنطینہ وغیرہ کے سب کچہ شامل تہا۔ اور جبکہ جدہ مین بہی وبا پہیلی۔ تو اکثر جہازران نے حاجیون کے لیجانے سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر بہی نیک دل اور ہمدرد دینی نوع تاجر آفت زدہ حاجیون کے حق مین فرشتہ رحمت بنا اور ملاکش رسوڈان مین اور مصوع کے کئی ہزار حاجی جدہ سے ینبع۔ اور ان کو وہان سے اون کے وطن تک بخیریت پہونچا کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام ممالک کے حاجیون کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غربت سے نجات دلائی۔ (پیسہ)

مسلمانان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنیوالون مین پہلا نمبر مسلمانان روس کا ہے جو اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور متعصب عیسائیون ہمسائیون کی شدید دستبرد سے تنگ آ کر ہجرت کا ارادہ کرتے ہین اور اپنی بیش قیمت جائدادین چہوڑ کر اس امید پر سلطنت کے ساتہ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اس قسم کے روسی مہاجرین لاکہون کی تعداد مین بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہو چکے ہین اور سینکڑون آدمی ہر سہ ماہی مین پہونچتے رہتے ہین۔ چنانچہ قزان (روس) کا نامور اسلامی اخبار بیان الحق رقمطراز ہے کہ ساٹہہ مسلمان کنبون نے جنمین تین سو نفوس شامل ہین۔ اپنے وطن ٹوبالسک (سائبیریا) سے ہجرت کر کے ترکی علاقہ مین آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کر لی ہے اور عنقریب وہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قلمرو عثمانیہ مین جا نیوالے ہین سلطان المعظم نے ان کی تمنا کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات اطنہ۔ قونیہ۔ حلب وانقرہ مین جہان چاہین آباد ہو جاوین۔ بلاد عثمانیہ مین مسلمانان عالم کا نقل مکان کرنا سیاسی و قومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ لیکن اے کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی تالیف قلوب پر متوجہ ہو کر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکہے کہ وہ اپنے وطن عزیز سے منہ موڑ کر اور قیمتی جائداد اور اسباب چہوڑ کر دوسری عملداری مین نقل مکان کرین۔ (پیسہ)

موہمندون کی شرارت

اخبار پایونیر کا نامہ نگار پشاور خبر دیتا ہے۔ کہ جو انگریزی سپاہ موہمندون کے اجتماع کی خبر پا کر ان کی شرارتون کا انسداد کرنے کے لئے پشاور سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ مین گرمی و خشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹہانی پڑی۔ لیکن راستے مین ذرا سا وقت بہی ضائع نہین کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہونچ گئی افواہ ہی کہ کشتیون کا پل موہمندون نے توڑ ڈالا ہے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بہ آسانی دریا کو عبور کر گئی۔ رسالہ کے کیمپ پر ۲۱- اپریل کی شب کو بہی مخالفون نے گولیان چلائین نا تہمبر لینڈ فیوزیلیئرز کی چوکیون پہ زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیون کے زخم بہی کے گئے۔

حمیدیہ حجاز ریلوے

ہمعصر المؤید یکم اپریل کی اشاعت مین تحریر کرتا ہے کہ اوسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقعہ پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا تمام ضروری سامان خریدنے کیواسطے قیمت ادا کر دی ہے۔ پٹڑیان اور گاڑیان جن چیزون کی حاجت ہے جلد تر آ جاوینگی اور اسی کمیٹی نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانیکا تخمینہ بہی بنا لیا ہے اس حصہ لین کی تیاری پر سترہ ملین فرانک (فرانک سی آنے کے

اٹلی اور ترکی میں ایک ناگوار جھڑپ ہونیوالی ہے تازہ تارون سے یہ دریافت کرکے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایڈمرل جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی میں گیارہ جنگی جہاز لیوانٹ کو گئے ہیں۔ اٹالین اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ بحیرہ ایجین میں کسی جزیرے پر قبضہ کرلیا جانا ممکن ہے۔ اس جہازکشی کی وجہ اٹلی میں سرکاری طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ترکی نے اپنے ہان پانچ اٹالین پوسٹ آفس کھولنے کی اجازت نہیں دی تہی مگر اٹالین پولیٹیکل حلقوں میں افواہ ہے کہ ٹریپلی میں ایک اٹالین پادری کے مارے جانے کا بدلہ لیا جائیگا۔

---

۵ - اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ میں پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتب دکہا کر لوگون کو حیران کردیا وہ پہلے ایک چوکھٹ پر جسکے بیچ میں سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تہی لیٹ گئے۔ اون کے جسم کا بوجہ صرف سر اور پاؤن پر تہا اور باقی جسم ہوا میں لیٹا ہوا تہا۔ ایسی حالت میں اون کی چہاتی پر تین من پختہ کا پتھر رکہ کر دو اوزن سے پہوڑا گیا اور آپ کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر آپنے ایک موٹی اور وزنی آہنی زنجیر کو صرف پاؤن اور گردن کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازان انہون نے لیٹ کر اپنی چہاتی پر ساڑھے سینتالیس من کا پتھر رکہ لیا اور پھر اون کے شاگردون نے اس پر تین من کا ایک اور پتھر رکہ کر اسے دو افون سے پہوڑ ڈالا۔ آخر میں دو چھکڑون کو باہم ملاکر اون پر بہت سے آدمیون کو بٹھا دیا اور خود چھکڑون کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چہاتی پر سے گذر گئے مگر پروفیسر کو خبر تک نہ ہوئی۔ اللہ اللہ!! پسلیان کیا ہین لوہے کی سلاخین ہین۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "یوگانتر" پہ مصیبت میں پہنسا ہے اس سے پہلے اس کے دو پرنٹر اور ایک ایڈیٹر جیل میں جا چکے ہین۔ اب چوتھے کی باری آئی ہے اس کی ۴ - اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون انگریزون کی ظلم پسندی کے عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ پرنٹر بابو پھنندر کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی خانہ تلاشی کے لئے حاصل کئے اور اوسی دن بعد دوپہر "یوگانتر" کے دفتر پر دہاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو کاغذات مل سکے لے کر روانہ ہو گئے۔ پھنندر بابو پولیس کے دیکھتے دیکھتے کوٹھے پر چڑھ یہ جا وہ جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتیری ٹکرین

بھی ماریں مگر اس کی گرد تک کو نہ پہنچ سکی۔ مسٹر پھنندر ٹکرین کے کاموں میں بڑا ماہر بتایا جاتا ہے۔

معزز ہمعصر ٹریبیون کے نامہ نگار نے جلتی ہوئی گاڑی میں واقعہ سرقہ کی جو کیفیت تحریر کی ہے اوسکو دیکہ کر رونگٹے کہڑے ہوتے ہین ۱۷ اور ۱۸ اپریل کی درمیانی شب بمبئی میل وقت مقررہ سے کچہ دیر بعد یعنے گیارہ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چہاونی سے گذر رہی تہی تو مجرم تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی میں داخل ہوگیا اور جونہی کہ ٹرین اٹاری اور ستلانی کے سٹیشنون کے درمیان پہونچی اوس نے ہم ا اخیر لبا چھرا نکالکر خوف زدہ مستورات کو دکہایا اور کہا کہ سب اپنا اپنا زیور اتار دیں ورنہ قتل کر دیجائینگی۔ اس پر عورتون نے زیور اتار دئے اور اس نے اطمینان سے ان سب کو باندھا اور گاڑی سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کمرہ میں داخل ہوکر بھاگ جائے۔ ایک عورت جو غالباً ہندو پورین خیال کی جاتی ہے ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیون کے پائیدانون سے گذرتی ہوئی دوم درجہ کے سافرون کے پاس پہونچی اور وہان آکر چلانا شروع کیا کہ چور چہرا لئے پہرتا ہے ایک روایت ہے کہ ایک یورپین جنٹلمین نے مجرم کو گاڑی کے پائدانون پر چلتا ہوا دیکہ لیا اور ٹرین کو ٹہرانا چاہا مگر ٹرین ٹہرانیوالا آلہ نہ ملا۔ اور ٹرین اسی تیزی سے چل رہی تہی۔ پر ایک ریلوے اور ہاتہ لگ گئی جس سے مجرم کیطرف نصف درجن کے قریب فائر کئے گئے۔ کہتے ہین کہ اون میں سے ایک اوس کی ٹانگ میں لگا اور وہ ٹرین سے کود کر نیچے گر پڑا اور پھر زیورون کے بقچہ سمیت غائب ہوگیا اور گاڑی امرتسر کے اسٹیشن پر آکر ٹہر گئی۔

اس واردات سنگین کو ایک دن گذر گیا لیکن پولیس حیران تہی۔ رستے میں اٹاری کے گاؤن میں مشہور ہوا کہ کل رات کو ایک تیلی کو بعض زمیندارون نے حملہ کرکے زدوکوب کی ہے اور وہ مجروح ہوگیا ہے۔ جونہی سٹیشن اٹاری پر اس کی خبر پہونچی پولیس خبردار ہوگئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تیلی مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر سخت خراشون کے باعث زخم ہو رہے ہین ظاہر ہے کہ یہ زخم چلتی ٹرین سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر کیا تھا اس بدمعاش کو گرفتار کرکے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص واقعی ذات کا تیلی ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضاء کالا جوان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تہا۔ زیادہ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ پہلے ریلوے کے قلیون میں کام کرتا تہا جبھی اوسکو ٹرین پر چڑھنے کی جرأت تہی۔ وہ چھرا بھی برآمد کیا گیا جس کی دہمکی سے زنانہ مسافرون کو لوٹا تہا سوہ وردی بھی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی جسکو پہن کر زنانہ گاڑی میں گھس آیا تہا۔ اتنا ہی نہین بلکہ مزید تحقیقات کے زور سے مستورات کے زیور بھی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی ایک مسجد کے متصل زمین کے اندر گاڑ رکہے تہے یہ بات انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤن کے ذیلدار نے اس واردات کی تحقیقات میں صدق دل سے پولیس کا ہاتہ بٹایا اور پولیس والون کی کارگذاری کی جہان تک تعریف کی جائے بجا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس میں سوا لاکہ روپے کے جواہرات تہے یہ دو پارسل ولائیت سے بذریعہ ڈاک بھیجے گئے تہے۔ کارن کمپنی کے نام تہے اوس کو ایک ہی پارسل ملا خط میں دو کا حوالہ تہا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ نہین لگا۔ سخت پریشان ہین ۲۷ ہزار روپے کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بتانے والے کو ملیگا گم شدہ پارسل بھی بیمہ شدہ تہا ایسے ہی سوا لاکہ کے جڑاؤ دو پیکٹ گم پائے گئے۔ یہ نیویارک سے بھیجے گئے ہین اور ان میں بھی قیمتی جواہرات تہے سنسنی طاری ہے۔

پنجاب کے سکولون میں جو کتب نصاب پڑہائی جاتی ہین۔ ان کی اصلاح کو ضروری سمجہا گیا ہے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ مروجہ نصاب طلبائے مدارس کے لئے موزون نہین ہے۔ اس سے بچون کے دماغ پر بیجا بوجہ پڑتا ہے۔ طوطے کیطرح رٹنا پڑتا ہے نہ کہ معلومات میں ترقی ہوتی ہے۔ اس بہاری نقص کے مٹانے کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود ڈاکٹر صاحب بہادر اس کے پریسیڈنٹ ہوگئے۔ مدارس کے کتب نصاب پر نظر ثانی کرین گے۔ مطلب یہ ہے کہ لڑکون کے دماغ پر نہ پائین طوطے کیطرح رٹنے کی ضرورت نہو جو کچھ پڑھین اس سے ذہانت کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیفائدہ چیزین نکال دیجائین یہ کمیٹی لاہور میں اجلاس کریگی۔ اور دیکھے گی کہ نصاب مفید اور لڑکون کی ضرورتون کے مطابق بنایا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان میں ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف نے اسبات پر زور دیا تہا کہ لندن میں دولت عثمانیہ کا مسلمان سفیر اس واسطے نہیں رکھا جاسکتا کہ مسلمانون مین پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرت کے خلاف ہے۔ ہر ایک سلطنت کا سفیر یورپ مین جو دوسرے سلاطین کے دربار مین رہتا ہے۔ چونکہ اپنے تقریر پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جلسہ اور بزم مین شریک ہوا اور مدعو کیا جاوے یورپین تمدن مین کوئی محفل مجلس ایسی نہین ہوتی۔ جس مین عورتین اور مرد دونون شریک نہون۔ پس جبکہ سرکاری جلسون اور بڑی بڑی دعوتون مین اور درباروں مین مسلمان عثمانی سفیر بغیر اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔

ایک طرف انگلینڈ کے دربار کا یہ خیال تہا اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن مین اپنا مسلمان نائب مقرر رکھنا مدنظر۔ تو اس اختلاف کی بابت لوگون مین عجیب عجیب خیال پیدا ہورہے ہین لیکن اس کا بہترین فیصلہ رفعت بیگ کے لندن مین ترکی سفیر متعین ہونے سے بخوبی ہوگیا اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخر کار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن مین نہ رکھ سکنے کا عذر پردہ کی پابندی کے باعث اوس کی حرم کا درباروں مین شریک ہونا ہی قرار دیا جاتا تھا۔ خواہ درحقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ ہی کیون نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفعت بیگ کو اس منصب پر مامور کرکے یہ عذر دفع کر دیا۔ رفعت بیگ کی خاتون ایک روسی عالی خاندان کیتھلک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک مین بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر ہی قائم ہے اسواسطے پردہ کی پابند نہین اور بے تکلف دعوتون اور جلسون مین شریک ہوتی ہے اور رفعت بیگ عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصے سے مامور چلے آتے اور نیک نامی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرتے ہین۔ پس ان کے لندن مین عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانپ بھی مرگیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فرمانروایان یورپ کو اپنی خداداد سیاسی لیاقت کا معترف بنانے کے دلائل مین یہ ایک نئی دلیل اضافہ کردی ہے۔ (المؤید)

حاجیون سے سلوک

مقدس سرزمین حجاز مین وبا ہیضہ پھوٹ پڑنے کی وجہ سے امسال بحکم سلطانی روسی۔ کاشغری۔ اور ایرانی حاجیون پر جو بحیرہ اسود اور ڈاردنلز مین ہوکر گذرتے ہے سخت قرنطینہ مقرر ہوا تہا روسی جہازران کمپنی نے قرنطینہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازون کا کرایہ بڑھا دیا اور خدیوی جہازران کمپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ بہی کرلیا کہ وہ بہی اس شرح سے کم کرایہ نہ لے جو کہ روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ خبر مصر کے ایک نیک دل تاجر محمد آفندی سعیدی کو ملی جن کا کاروبار بندر بیروت مین بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے تو انہون نے خود روسی بندرگاہ اوڈیسہ مین جاکر وہان کی جہازران کمپنی کے صدر دفتر سے بطور خود بہت سے جہاز ٹھیکہ پر لے لئے اور پہر انہون نے روسی جہازران کمپنی کی مقرر کردہ شرح کرایہ سے تقریباً نصف اجرت لیکر حاجیون کو سفر مین آسانی بہم پہونچا دی۔ چہہ پونڈ فی کس کرایہ اور خرچ خوراک وغیرہ کی بابت لیے۔ اس مین اوڈیسہ سے جدہ اور ینبع پہونچانا اور وہان سے پہر اوڈیسہ واپس لانا مع مصارف قرنطینہ وغیرہ کے سب کچھ شامل تہا۔ اور جبکہ جدہ مین بہی وبا پہیلی۔ تو اکثر جہازون نے حاجیون کے لیجانے سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر بہی نیک دل اور ہمدرد دینی نوع تاجر آفت زدہ حاجیون کے حق مین فرشتہ رحمت تہا اور ملاکش۔ سوڈان مین اور مصر کے کئی ہزار حاجی جدہ سے ینبع۔ اور ان کو وہان سے اون کے وطن تک بخیریت پہونچا کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام ممالک کے حاجیون کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غربت سے نجات دلائی۔ (پیسہ)

مسلمانان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنیوالون مین پہلا نمبر مسلمانان روس کا ہے جو اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور متعصب عیسائیون ہمسائیون کی شدید دستبرد سے تنگ آکر ہجرت کا ارادہ کرتے ہین اور اپنی بیش قیمت جائدادین چھوڑ کر اس امید پر سلطنت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اس قسم کے روسی مہاجرین لاکہون کی تعداد مین بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہوچکے ہین اور سینکڑون آدمی ہر سہ ماہی مین پہونچتے رہتے ہین۔ چنانچہ قزان (روس) کا نامور اسلامی اخبار بیان الحق رقمطراز ہے کہ ساٹھ مسلمان کنبون نے جنمین تین سو نفوس شامل ہین۔ اپنے وطن ٹوبالسک (سائبیریا) سے ہجرت کرکے ترکی علاقہ مین آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کرلی ہے اور عنقریب وہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قلمرو عثمانیہ مین جانیوالے ہین سلطان المعظم نے ان کی تمنا کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات المنہ۔ قونیہ۔ حلب وانقرہ مین جہان چاہین آباد ہوجاوین۔ بلاد عثمانیہ مین مسلمانان عالم کا نقل مکان کرنا سیاسی وقومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ لیکن اے کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی تالیف قلوب پر متوجہ ہوکر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکھے کہ وہ اپنے وطن عزیز سے مونہہ موڑ کر اور قیمتی جائداد اور اسباب چھوڑ کر دوسری عملداری مین نقل مکان کرین۔ (پیسہ)

موہمندون کی شرارت

اخبار پائنیر کا نامہ نگار پشاور خبر دیتا ہے۔ کہ جو انگریزی سپاہ موہمندون کے اجتماع کی خبر پاکر اون کی شرارتون کا انسداد کرنے کے لئے پشاور سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ مین گرمی وخشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹھانی پڑی۔ لیکن راستے مین ذرا سا وقت بہی ضائع نہین کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح وسلامت منزل مقصود پر پہونچگئی افواہ تہی کہ کشتیون کا پل موہمندون نے توڑ ڈالا ہے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بہ آسانی دریا کو عبور کرگئی۔ رسالہ کے کیمپ پر ۲۱۔ اپریل کی شب کو بہی مخالفون نے گولیان چلائین نا تیمبر لینڈ فیوزیلیرز کی چوکیون پہ زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیون کے زخم بہی لگے۔

حمیدیہ حجاز ریلوے ۔ ہمعصر المؤید یکم اپریل کی اشاعت مین تحریر کرتا ہے کہ اوسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقعہ پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا تمام ضروری سامان خریدنے کیواسطے قیمت ادا کردی ہے۔ پٹڑیان اور گاڑیان جن چیزون کی حاجت ہے جلد تر آ جاوینگی اور اسی کمیٹی نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانیکا تخمینہ بہی بنالیا ہے اس حصہ مین کی تیاری پر ستر ملین فرانک (فرانک ۱۰ آنے کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

اخویم جناب ایڈیٹر صاحب بہادر سلامت - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار گوہر بار مین درج فرما کر مشکور وممنون فرماوین -

خاکسار محمد حسین از لاہور چھاونی

میان بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیے

کہنے کو تو یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ میان بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیئے مگر جب اس پر کچھ لکھنے کے لیئے قلم اٹھائی جاوے تو بات کا بتنگڑ بن جانا نہ صرف ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کیونکہ ہمارے ملک کے میان بیوی کچھ ایسے انوکھے قسم کے ہین کہ اونہون نے اپنی چال ڈھال سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ دراصل یا تو اونکو میان بیوی کے تعلقات کا منشا معلوم نہین اور جان بوجھ کر وہ بات کرتے کہ جو نہ توان کا حق تھا اور نہ اون کو ضروری وواجبی تھی - اس مین شک نہین کہ جو جو کارروائیان بھولی بھالی بیویان اپنے خاوندون سے کرتی ہین یا جیتے پرزے میان اپنی بیویون سے کرتے ہین اون کی داستان چھوٹی سی داستان نہین ہے اور نہ ایسی ہے کہ وہ مبالغہ آمیز ہو - راستی سے دور ومہجور دروغ بیفروغ سے بھرپور ہے - مگر ہان یہ ضرور ہے کہ وہ قصہ لمبا ہونے کے سبب ناظرین کا زیادہ وقت ضرور لیگا مگر ایسا تو نہین ہے کہ بیٹھے بیٹھے ہوئے لطف ہو یا نکتہ رس کے لیئے تازیانہ ہو آئینہ ہو اور رس کو اپنی حالت کے سنبھالنے کیلئے عقل یا سمجھ [illegible] دینے والا ہو لیکن یہ [illegible] سچ ہے کہ سب کی طبیعتین عقلین ایک جیسی نہین ہوتین اور نہ وہ زیادہ محنت یا وقت اخبار بینی مین دینے کے شائق ہوتے ہین اور ہماری جماعت مین تو پھر ایسی بات ثابت ہوتی ہے کہ زیادہ ہے - وجہ یہ کہ جماعت کے کل دو اخبار ہین یعنے الحکم و بدر - جنمین سے اول الذکر تو ہفتہ مین دو بار ہے اور موخر الذکر صرف ہفتہ وار باوجودیکہ جماعت ۳ لاکھ سے زیادہ ہے مگر پھر بھی ان قومی جریدون کی ترقی بہبودی بہتری کا خیال بہت ہی کم ہے - حالانکہ جماعت اگر ترقی کرتی تو کوئی بات نہ تھی اگر صرف ایک ایک لاکھ پرچہ ہی ان اخبارات کا شائع ہونا شروع ہو جاتا - تو بہت کچھ امید ہو جاتی مگر کچھ خیال نہین کیا جاتا - ایڈیٹر ہمیشہ شور کرتے ہین ہشیار کرتے ہین مگر بہت کم اس شور کو سنا جاتا ہے اور تو اور ریویو آف ریلیجنز جو ایک ماہواری رسالہ ہے جس کا انگریزی حصہ یورپ وامریکہ کو بھی جاتا ہے باوجود سخت کوشش کے اب تک دس ہزار تک نہ پہونچا - یہ تمام امور کیون پیش آتے ہین؟ محض اسلیئے کہ ابھی ہماری جماعت مین اخبار بینی کا مذاق پیدا نہیں ہوا ورنہ بات تو کچھ نہ تھی - پھر بتلایئے کہ لمبا مضمون محض ایک ایسی بات پر (جو اگرچہ ہمارے نزدیک چھوٹی نہین ہے مگر عنوان سے شاید ناظرین چھوٹی سمجھ لین) کیسے لکھین کیونکہ پڑھتے پڑھتے طبیعت اوکتا گئی - تو پھر لکھائی چھپائی کی محنت فضول اور ہمارے یہ تحریر اکارت نہ جاویگی تو اور کیا ہو گی ؟ لہذا حضرت دل نے یہ حکم سنایا کہ میان چھوٹا سا مضمون لکھو چند مطلب کی باتین سنا دو - یہ بات تو ظاہر ہے کہ دو جوڑون (میان بیوی) کا تعلق اس لیئے پیدا ہوتا ہے کہ ایکدوسرے کے لیئے وہ سامان آسایش وآرام وسکینت قلبی ہو جیسا کہ خداوند کریم نے بھی دوسرے اغراض ومقاصد کے علاوہ مرد وعورت کا تعلق سکینت قلبی کا موجب ہی ظاہر کیا ہے اب یہ سکینت قلبی کا باعث ایکدوسرے کے لیئے ایسے ہو سکتا ہے کہ آپس مین ایکدوسرے کے دل مین محبت و چاہت والفت ایک دوسرے کی ہو ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو - غمخواری ہو اور ایک دوسرے کے دل مین ایک دوسرے کی دلجوئی کا رضا کا خیال ہو پھر ایک دوسرے کے ساتھ درگذر کرنے اور نرمی اور آہستگی اور [illegible] سے پیش آنے کا بھی خیال ہو - ایک دوسرے کے مزاج [illegible] کا مادہ نہ ہو تکلیف نہ ہو خود نمائی نہ ہو اور [illegible] دوسرا ایک دوسرے کو باعث راحت وآرام [illegible] نعمت خداوندی تسلیم کرنے والا ہو - ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنے نکتہ چینی کرنے چین بچین ہونے ماتھے پر بہت جلد شکن لانے کا مادہ نہ ہو - مزاج مین نہ تو چڑچڑاپن ہو اور نہ بات بات مین بگڑ جانے کی منحوس عادت ہو - تو ان ہر دو کے تعلقات دن بدن محبت بڑھانے کا ذریعہ ہون گے اور کبھی بھی کوئی خرابی کی نوبت نہ آویگی اور نہ وہ بات ہوگی کہ جس کا ہونا ان ہر دو تعلقات کے ہوتے ہوئے شرم کی ظلم کی حد کی بات ہے۔

یہ تو بالکل سچ ہے اور سراسر ایمانداری کی بات ہے کہ جیسا کہ مردون کا حق عورتون پر ہے ایسا ہی دستور کے مطابق عورتون کا حق مردون پر ہے ہم ایسے ظالم جان بر تو بننا چاہتے نہین کہ میان صاحبون کی ہی طرفداری کرین اور بیوی بیچاریون کی طرف کی حق کی بات ہی نہ کہین ہم کو نہ تو مردون کی طرفداری کرنے کی ہوس ہے اور نہ عورتون کی حق تلفی کرنے کی اور ہم یہ چاہتے ہی نہین کہ حق بات سے چشم پوشی کر جاوین - اغماض کر جاوین - بلکہ ہمارے نزدیک کھری بات کہدینے سے ہرگز ہرگز نہین کرنا چاہیئے - خواہ کیسی کڑوی کیون نہ لگے۔

سو جب ہم ایمان کو سامنے رکھ کر دیکھتے ہین کہ تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ بعض چلتے پرزے میان اپنے غصہ اوتارنے اور ظلم وستم ڈھانے کا آلہ عورتون کو ہی سمجھتے ہین عورت نہ ہوئی مٹی ہوئی کہ دال مین ذرا نمک پھیکا ہو گیا یا زیادہ ہو گیا اور لکڑیون سے کر لگے دھون دھون پیٹنے - کیا یہ کوئی گدھا ہے یا کولہو کا بیل ہے؟ آخر کچھ تو سوچنا چاہیئے تھا - ذرا تو غور کرنا چاہیئے تھا خدا کا خوف مدنظر رکھنا چاہیئے تھا - عورت آخر عورت تھی کمزور فطرت تھی بھول گئی یا غفلت ہو گئی - اس پر ایسی کارروائی کرنا انصاف کا خون تو ضرور کرنا ہے میان کا عذر یہ ہے کہ عورت ہے ہی کس [illegible] کی دوا کہ جب اس سے ہانڈی روٹی ہی ٹھیک [illegible] کے ہم سارے دن محنت ومشقت کرکے [illegible] روٹی اچھی نہین ملتی - سالن مین نمک زیادہ [illegible] عذر ہے - کہ تین چار چھوٹے چھوٹے بچے اوس [illegible] آگے پیچھے ہین جن مین سے ایک بیمار بھی ہے اور وہ [illegible] چلا آتا تھا - اس لیئے مین بار بار اوس کے پاس [illegible] جاتی تھی - اور گھر کا کام بھی کرتی تھی - مگر میان ہین تو کچھ نہین سنتے اور کہتے ہین کہ پہلے ہماری خدمت [illegible] کرنی چاہیئے پیچھے کسی اور کی - عورت کی جان عجیب [illegible] مین پڑی ہے - سارے دن دوسرے بچون نے [illegible] رکھا بیمار بچے کو رات کو آ کر میان نے سوٹے سے خبر لینی شروع کر دی کیا کرے کدھر جائے عجیب کشمکش کی حالت مین بیچاری پڑ گئی۔

اب ذرا دوسرے سین پر غور کرو! یہان کیا ہو رہا ہے میان کے آتے ہی بیوی نے بچے کو اٹھا کر زمین پر دھکا دیا کہ موا موذی کام نہین کرنے دیتا مرتا بھی نہین - کہ پیچھا چھوٹے جان کے بیرے پیدا ہوئے ایسی اولاد سے بے اولاد بھلی تھی - اور یہ کہہ کر تین چار تمانچے جٹ بچے کے مار دیئے میان نے (جو ابھی چار پانچ کوس کا سفر کرکے آیا تھا پسینہ جھاڑ رہا تھا) یہ کیفیت دیکھی تو چونکہ شریف تھا نیک نہاد تھا بچے کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا - موہنہ چوما - پیار کیا جیب مین سے مٹھائی نکال کر دی - صحن مین لیکر ٹہلنے پھرنے لگا تاکہ بچہ بہل جاوے - بیوی اوٹھین - اور پیرون کو ٹھیکتی ہوئی

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا

قیمت از معاونین سمہ — قادیان میں تہہ

ای جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

قیمت از طلباء و غربا وغیرہ ۱ہ سے — گورنمنٹ بیسہ

جلد ۷ — مورخہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ رمئی ۱۹۰۸ء — نمبر ۱۸

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر — افریقہ عمہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عُسر اور یُسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے موںھ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ با اقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند راست — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ما است — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان علیا جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	..	ننگ
عام قیمت پیشگی	..	للعہ
مابعد	..	عمہ
فی پرچہ	..	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے اون سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچا ہو سے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اونکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے ۔

میجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے

کاتبہ محمد حسین احمدی قادیانی

بدر ۔ ح
۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۰۸ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

اِنّی احافظ کل من فی الدار

معذرت

نیازمند ایڈیٹر نہایت افسوس سے اطلاع دیتا ہے کہ اس ہفتہ صفحہ ۳۔۴ و ۱۳۔۱۴ نہیں چھپ سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اخبار وجود اشاعت کے لحاظ سے ایک پریس پر نہیں چھپ سکتا۔ اسلئے ہم نے دوسرے پریس سے بھی کام لینا شروع کر دیا تھا مگر پریس کے پتھر توڑ کر بلا اجازت پہلے چلنے سے ... اور مشین پریس ... سب پتھر سیدنا الموعود کی کتاب کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں۔ اس پر بھی نہ چھپوا سکے۔ اس کے ... اس کے کوئی صورت نظر نہ آئی کہ جس قدر اخبار ایک پریس چھاپ سکتا ہے وہ چھاپ کر بھیجدیا جائے۔ دوسرے پریس کا اجرا بہت سے اخراجات کو چاہتا ہے۔ فنڈ کی حالت ایسی نازک ہے کہ ہم آپ کو کیا بتائیں۔ اس وقت ہر خریدار بدر کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ذمگی واجب الادا چندہ سالانہ کو بھیجدے۔ افسوس تو یہ ہے کہ مطالبہ کے خطوط کے بھی جواب نہیں دیئے جاتے اور جو صاحب قیمت دے چکے ہیں۔ وہ اور دوسرے اخبار بدر بھی کم از کم ایک خریدار پیشگی قیمت دینے والا دیں۔ تاکہ اخبار خطرہ کی حالت سے نکل سکے۔

میں یہ اطلاع بھی دینا اپنا فرض خیال کرتا ہوں اگر احباب اس عرضداشت کیطرف پوری توجہ نہ کرینگے اور اپنے اپنے ذمہ کی قیمتیں پیشگی نہ بھجوائینگے۔ تو اخبار پورے حجم کا اور وقت پر شائع نہ ہو سکیگا۔

تصحیح۔ ٹائیٹل پر بجائے ۳ ربیع الثانی کے ۵ پڑھو۔

فراقِ حبیب

صفحۂ ارض پہ زریں ہے نشانِ لاہور
بڑھ گئی چرخ چہارم سے بھی شانِ لاہور

مردہ قوموں کے جلانے کو مسیحا آیا
مژدہ صد مژدہ تمہیں زندہ دلانِ لاہور

اتر آئی مرے مولیٰ کی برہنہ تلوار *
سرنگوں کس لیئے ہونگے نہ بتانِ لاہور

شب تاریک نے لازلی میں وہ بدر کامل
کر دیا خوب ہے تنویر نہانِ لاہور

جان کھلنے کو ہے تیار ہماری تن سے
لے کے اب آئیگا وہ روح وروانِ لاہور

صبح سے شام ہوئی شام سے پھیلا پہرا
نظر آیا نہ مگر ماہِ زمانِ لاہور

کھا چکے جتنا غم و رنج و الم کھا سکتے
ختم لیکن نہ ہوا قصہ خوانِ لاہور

تیرے مہجور ... ہیں نہایت مضطر
یعنی چاہتے ہیں وہ بھی مکانِ لاہور

کوئی اس زخم پہ للہ لگائے مرہم
گڑ گئی ہے مرے سینے میں سنانِ لاہور

تیر پر تیر جدائی کے چلے آتے ہیں
کھچ گئی میرے لیئے کیسی کمانِ لاہور

کہہ گیا کچھ میں اگر جوشِ تپ فرقت میں
مجھے معذور رکھیں احمدیانِ لاہور

اپنے اکمل کو بلا لیجئے جلدی حضرت!
ہر گھڑی جس کی زبان پر ہے بیانِ لاہور

* روحانی طور سے مراد ہے

معذرت

اطلاع۔ ۲۴۔ اپریل کو مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اپنے اہل بیت کو بھیرہ میں پہنچانے چلے گئے اور اس کے بعد پھر آتے ہی حضور علیہ السلام کا ارشاد پہنچا کہ کچھ دنوں کے لئے خطوط کا جواب دینے کے لئے لاہور چلے آئیے۔ چنانچہ آپ آجکل پھر لاہور میں ہیں اس علاوہ فنڈ کی مشکلات اور دوسرے پریس کے بند ہونے نے ہم کو یہ اعلان کرنے پر مجبور کیا ہے کہ شاید اگلا پرچہ نہ چھپ سکے اگر ایسا ہو گیا تو امید ہے کہ احباب ہماری معذوری پر نظر رکھ کر معاف فرمائینگے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

یعقوب نام۔ ابو یوسف کنیت قاضی القضاۃ خطاب ۱۱۳ھ کو پیدا ہوئے ہنوز آغوش مادر میں شیرخوار ہی تھے کہ باپ نے انتقال کیا بیکس ماں چرخہ کات کر اپنی گذران اور اس یتیم کی پرورش کیا کرتی جب کچھ ہوش سنبھالا تو ماں نے ایک گھیرے کی دوکان پر (ظروف مسی کا بنانا سیکھنے کیلئے) بٹھلایا۔ قریب ہی حضرت امام اعظم کا درس تھا یہ دوکان سے اٹھ کر درس میں جا بیٹھتے یہ دیکھ ماں کو جب دوکاندار سے معلوم ہوتا کہ اوسکا بچہ دوکان سے غائب ہے تو وہ حلقہ درس میں سے اوٹھا کر اونکو لیجاتی۔ امام رحمۃ اللہ علیہ نے چند بار اسیطرح ملاحظہ فرمایا۔ اور ابو یوسف بھی چند روز تک درس سے غیر حاضر رہے حتی کہ امام نے خود اونکو طلب فرمایا اور غیر حاضری کا سبب پوچھا کہا ماں کی اطاعت اور معاش کی ضرورت مجھے غیر حاضری پر مجبور کرتی ہے اوس وقت امام رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بہت سے لڑکے بیٹھے تھے اونکو اوٹھا دیا جب سب چلے گئے تو سو روپیہ اون کے حوالے کئے اور فرمایا کہ درس میں آیا کرو جب یہ خرچ ہولیں تو پھر مجھ سے کہدینا۔ ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے تو زبان سے کبھی نہ کہا کہ آج روپیہ خرچ ہو گئے لیکن جس روز وہ ختم ہو جاتے۔ خدا کی قدرت اوسی روز امام علیہ رحمۃ اللہ بھی اور روپیہ دیدیتے غرض امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی شفقت اور ایسی ترتیب کے ساتھ اونکو علمی دلچسپی فوائد وفیوض سے مالا مال بنا دیا کہ عمر کے آخری حصہ میں اونہوں نے دین اور دنیا دونوں سے کافی تمتع اوٹھایا ابو یوسف خود ہی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری ماں مجھے حلقہ درس سے اٹھانے کے واسطے آئی اور جھنجھلا کر امام رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگی کہ لڑکے کو تو خراب کرتا ہے میں کہتی ہوں کہ یہ بے پدر بچہ آنہ دو آنہ کا روزگار سیکھ لے تو اچھا ہو اور تو اسی کتابوں میں لگا لیتا ہے امام نے فرمایا کہ یہ علم پڑھ کر روغن پستہ کے ساتھ فالودہ کھایا کریگا بڑھیا غصہ میں باہر نکل گئی اور گلی میں جا کر کہا کہ یہ بوڑھا سٹھیا گیا ہے۔ جو ایسی باتیں کرتا ہے ابو یوسف رحمہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز (قاضی القضاۃ بن جانیکے بعد) ہارون رشید کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لگا اوس نے کہا یعقوب بیٹھے رہو آج ہمارے یہاں ایک چیز تیار ہوئی ہے جو ہمیشہ طیار نہیں ہوتی تم بھی کھا کر جانا۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے کہا روغن پستہ والا فالودہ میں ہنس کر ہارون رشید نے وجہ پوچھی میں نے ٹالنا چاہا مگر جب اوس نے نہایت اصرار کیا تو میں نے تمام قصہ سنا دیا خلیفہ بھی نہایت متعجب ہوا اور بولا بیشک علم میں دینی اور دنیوی فائدے دونوں ہیں پھر ابو حنیفہ پر رحمت بھیجا کہ بیشک وہ جو کچھ دوسری آنکھیں نہ دیکھ سکتی تھیں وہ اوسی چشم دانش سے دیکھ لیتے تھے۔

حضرت اقدس نے ۲۸۔ اپریل کو جماعت کو نصیحت کی کہ بیعت کا منشاء پورا کرو پکے طور سے متقی بنو ورنہ تم میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ایسا ہی ۲۰۔ اپریل کو ادائگی حقوق العباد اور تزکیہ نفس پر تقریر فرمائی غالباً ایک ماہ تک حضرت لاہور میں ٹھہریں گے۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین احمدی۔ فرید آبادی)

ان نوٹوں کی اشاعت مین دیر ہوگئی ہے

آنکھون والے دیکھین اور کانون والے سنین

"ناگپور مین ایک نیا وبائی مرض نمودار ہؤا ہے اور اب تک کئی بنگالی اسکا شکار ہو چکے ہین۔ اس مین پہلے ٹانگین سوج جاتی ہین پھر ابتدا مین ہلکا بخار شروع ہوکر آہستہ شدت تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور ساتھ ہی زکام اور کھانسی بھی شروع ہو جاتی ہے۔ سانس تنگی سے آنے لگتا ہے اور آخر مین دل کی حرکت بند ہوکر مریض راہیٔ عدم ہوتا ہے"

ناظرین! اسی قسم کی ایک اور خبر پر مین پہلے کسی پرچہ بدر مین ریمارک کر چکا ہون۔ وہ خبر علی پور سے متعلق تھی اور اس مرض کی نوعیت بھی اس سے مختلف تھی توکیا یہ پے در پے اور نت نئی بلائین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشان نہین۔ جنہین خدائے حکیم و علیم مہینون پہلے سے مطلع فرما چکا ہے۔ کہ [illegible] و امصار مین نئے نئے امراض وبائی نمودار ہون گی۔ مگر آہ اِس غفلی دنیا کے بندون مین بہت کم لوگ ایسے [illegible] [illegible] کی آواز پر کان دھرتے اور [illegible] [illegible] کی باتون کو سمجھتے ہین۔ حالانکہ وہ طرح طرح کے [illegible] پیرایون مین برابر تنبیہ کر رہا ہے کہ لوگو! ان آنے والی [illegible] کی چھوٹی موٹی [illegible] سے ہی عبرت پکڑو اور اپنی اصلاح کرلو۔ ورنہ زلزلۂ عظیمہ جو بڑی بھاری مصیبت ہوگا اور [illegible] شئ عظیم کہا گیا ہے وہ تو قیامت کا نمونہ ہوگی جسمین رجوع اور توبہ قابل پذیرائی نہین ٹھہر سکتی۔ جیساکہ غرقابی کے وقت مین فرعون کا تائب ہونا اس کی روح کو کچھ فائدہ نہ پہونچا سکا۔ بجز اس کے کہ اس کا جسم ڈوبنے سے بچ گیا۔ وہ بھی اس لئے کہ تا دوسرون کے لئے موجب عبرت ہو۔

چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسمان گاتا نہین

عید میلاد مسیح کے موقعہ پر امریکہ کے تمام مدارس مین ایک ترانہ گایا جاتا ہے جسمین مسیح کی بعض فضیلتین بھی بیان [illegible] منسوخ کر دیا جائے کیونکہ ان مدرسون مین یہودی اور دیگر مذاہب کے لڑکے بھی تعلیم پاتے ہین اون کو کیون مجبور کیا جائے۔ کہ مسیح کی منقبت سرائی مین شامل ہون؟ سررشتہ تعلیم کے افسرون نے بھی اس کوشش کو صحیح قرار دیا۔ اس پر تمام پادریون مین جوش پھیل گیا۔ متعدد جلسے بھی ہوئے اور عدم تنسیخ پر حکومت کو توجہ دلائی گئی۔ نتیجہ ہنوز سننے مین نہین آیا۔ مگر اغلباً وہی ہوگا جو فرانس کی نسبت پہلو دونون اخبار دن مین گشت لگاتا رہتا ہے کہ پادریون کو نیچا دیکھنا پڑا اور الوہیت مسیح سے نفور و بیزار منکرون کا بول بالا رہا۔ کیا اب بھی یہودی صفت مُلّا نے حضرت مخبر صادق کی اس خبر کو مانکر کہ دجال آپ ہی آپ پگھلیگا۔ یہ باور کرنے مین چون و چرا ہی کرتے رہین گے۔ کہ دجال یہی فرقۂ پادری ہے جو مختلف مسیحی ممالک مین یکے بعد دیگرے اپنے ہی ہمقومون سے ذلت اور زک پر زک اٹھاکر گویا مسیح موعود کے دم سے نابود و پاش پاش ہو رہا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی گمراہ اُمت اور ان کے عقائد فاسدہ کو تقویت دینے والے [illegible] فراموش مسلمانان اب تو ہوش مین آئین کہ کب [illegible] وقت [illegible] الوہیت مسیح کے [illegible] کا ہے یا خدائے واحد کی توحید پھیلانے اور اوس کی منشاء کے مطابق عقاید داویان باطلہ سے بیزار ہوکر دین اور محض دین حق کی تائید و حمایت و اشاعت کا۔ [illegible] خبر و! پاک فرشتون کو پڑھو اور ضرورت وقت کو پہچان کر خدا کی رضا جوئی کے فکر مین لگو۔

صلیب پرستی کی شکست فاش

امریکہ مین سنا ہے کہ مذہبی حلقہ کے لوگ پریزیڈنٹ کی دست درازیون کے بہت شاکی ہین دان طلائی و نقرئی سکون پر پہلے یہ جملہ کندہ ہوتا تھا کہ

In God we trust

یعنے ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہین مگر پریزیڈنٹ نے نئے سکون سے اس موٹو کو اُڑا دیا کہ یہ بالکل بیمعنی و مہمل ہے۔ سکون سے مذہبی جذبات کو کیا واسطہ؟ اس پر تمام مذہبی جماعتین چیخ اٹھین۔ کہ یہ صریحاً مذہب کی گمرشنوائی نہ ہوئی۔ اصل مین پریزیڈنٹ لائق پولٹیشن ہین خواہ اونہین اس بات کا علم ہو یا نہ ہو مگر اس مین شک نہین کہ جس خدا پر آگے کبھی دنیا کا بھروسہ تھا وہ اور اس کی خدائی اب مرچکی ہے پھر بھروسہ کس پر کرین؟ اور گو پریزیڈنٹ موصوف کو اوس جھوٹے اور فانی معبود کی موت کا علم ہونا نہ ہونا ایک جُدا بات ہو لیکن کم از کم ایمان و عقیدہ تو انہین اس کی خدائی پر یقیناً نہین رہا ورنہ ایمان و عقیدہ کے ہوتے کوئی معمولی آدمی بھی ایسی جسارت نہین کرسکتا کہ قوم کے مزعومہ خدا کا نام مٹاکر اس ناراضی و برہمی کا موجب ہو جس سے ملک و ملت مین نقض امن کا بڑا بھاری اندیشہ ہوسکتا ہے چہ جائیکہ ایک سلطنت جمہوری کا سرتاج ایک ایسی فاش غلطی کھاکر نہ صرف ملک و قوم کی بلکہ اپنی عزت و آبرو اور خیر و عافیت تک کو معرض خطر مین ڈالے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پریزیڈنٹ صاحب اور اون کے ہمخیال عمال حکومت نے پادریون کے مصنوعی خدا کو خوب سوچ سمجھ اور [illegible] وجہ البصیرت جواب [illegible] دیا ہے۔ مبارک ہون [illegible] موعود [illegible] یہ روشن فتوحات۔

[illegible] الکاذب

برادرم [illegible] صاحب سیالکوٹی [illegible] ایک [illegible] الدین [illegible] کشف و الہام بیان ایا جو اپنے [illegible] زیر اثر تالیف ہے اور اس کا خیال ہے کہ ہم [illegible] ایک [illegible] روحانی [illegible] ہر ایک قسم کے دینی سوالون کا جواب [illegible] صاحب پنجاب [illegible] ملہم صاحب [illegible] وہی [illegible] الہام جواب دیتے ہین۔

[illegible] سوال کیا کہ اپنے مرشد کی کس طرح پیروی کرنی چاہئے۔ [illegible] ولی اللہ کو آنکھین اوپر نیچے اور کچھ منہ بند کرنے اور توجہ دینے سے الہام ہؤا۔ اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول اس کے بعد قطب صاحب کا فیصلہ سنا یا کہ جو کچھ وہ کہے اس کا کہا مانو۔ اس کے پیچھے چلے جاؤ انکار نہ کرو اسپر بندہ کو بہت خوشی ہوئی۔ شام کے وقت پھر ملاقات [illegible] ہوئی اور دیکھا کہ کئی مرد و شہ و اہل سنت جماعت ارد گرد بیٹھے ہین اور ولی اللہ صاحب ہر ایک کے سوال کا جواب الہام کے ذریعہ سے دے رہے ہین اور قطب صاحب کا فیصلہ سنا رہے ہین۔ میں نے کہا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید ہون۔ آپ ملہم ولی اللہ کہ

باسمہ تعالیٰ

مسائل

(از حضرت خلیفۃ المسیح نور الدین سلمہ اللہ رب العالمین)

عرصہ گذرا ہے کہ جناب مولانا سے کچھ سوال پوچھے گئے تھے ان کا یہ جواب آپ نے لکھوایا۔ فائدہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

تیمم صرف مٹی سے یا آلودہ بخاک سے ہی جائز ہے۔ فتیمموا صعیدا طیبا۔ (۲) جمع بین الصلوتین ہر ایسے شخص کے لئے جو سستی ہو مجبوری ہو جائز ہے۔ ترمذی میں لفظا موجود ہے (۳) سفر وہی ہے جسے لغۃً عرفاً سفر کہیں سفر کی نیت ہی کرتی ہے۔ احادیث میں سفر کے حدود تفصیلی طور نہیں ہیں۔ سفر مجمل نہیں ہے (۴) تم ملک کا ارادہ اقامت ہو جانے مقیم ہو جاتا ہے۔ (موطا اور بخاری) (۵) آیات میں سے واقعی ہو اپنا مراد ہے جسکی کیفیت مفصلہ فی نفسہ ہے منکر فی آن واحد نہیں بلکہ زمانہ ممتد میں اپنے اسی اوقات میں۔ اور یوم بمعنے مطلق زمانہ اور حسین الف سنہ اور ستہ اور پھر اور آن واحد (کل یوم ھو فی شان) ایک ہی (لکم میعاد یوم) بدر کی جنگ کا وعدہ) حدیث میں ہے ۵۰۰ دن ہماری سلطنت رہیگی۔ یہ پیشگوئی خلفائے عباسیہ کے انجام تک رہی۔ ایسے ہی میثاق کا یوم یوماً او بعض یوم میں ۱۰۰ سال ہے۔ (۶) پانی کی طہارت کی بابت شریعت نے فطرت پر چھوڑ دیا ہے۔ جوکہ اپنی اپنی عرف وعادت اور طبائع سے مفہوم ہوتی ہے۔ گنوار لوگ اپنے طبائع کے موافق پانی کو گندہ یا پاک جانتے ہیں۔ اور نفیس تنفس اپنی فطرتوں سے سمجھ لیتے ہیں احادیث میں مقادیر مختلفہ اسی سے لئے ہیں۔ احمدیوں کا عمل عرف وعادت فطرت پر ہونا چاہیئے۔ (۷) نواقض وضو اجماعی من السبیلین بول و براز ہے ہاں اختلافی میں یرید اللہ بکم الیسر پر عمل کرنا چاہیئے۔ محمد اول کے مقابل مخالف حدیث نہیں آئی اس لئے شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں ناقض سمجھا میرا فیصلہ یسر۔ (۸) جہر بسم اللہ کا عمل احمدیوں میں ہی مختلف ہے۔ حضور نے کبھی توجہ نہیں فرمائی۔ حکیم الامۃ الحمد سے اول سترا سورۃ کے پہلے ہی مولانا کریم الامۃ مرحوم ہر دو میں جہراً کہی سب جگہ غفار کرتے ہیں۔ ولکل وجہۃ (۹) ظہر پہلی شکل میں نہ پڑھے۔ تو دوسرے میں سنن پڑھے اتنی بڑی تدقیق شریعت میں نہیں ہے۔ کہ گھڑی سے یا ظل سے اور ستہ اور ستہ باریکیوں میں اوقات ملائم کرے فقہ کے ساتھ ہی سنتیں حضرت علیہ الصلوۃ نے نہیں پڑھیں۔ فتفکر علے ہذا۔

(۱۰) امام کے ساتھ بعد از رکعت اولے یا تیسری رکعت میں توقف دعین عبیدہ ورسولہ سے آگے پڑھتے جانا کوئی منع نہیں ہے منع کی کوئی سند نہیں ہے اور سلام پھیرنے تک ٹھیرے۔ (۱۱) مسئلہ ترتیب قضا دادا کی کوئی سند نہیں۔ میں اس کا قائل نہیں۔ (۱۲) حلاذکرا اللہ و ذکر اسم ربہ ان سے وہی ذکر مراد ہے جو بزبان رسول اللہ احادیث سے قرآن سے ثابت ہے۔ صرف ذکر اللہ کسی نبی نے یا کامل ولی نے بطور استمرار نہیں کیا اور نہ یہ ماثور ہے۔ (۱۳) عذاب قبر عالم برزخ میں ہے ثم اماتہ فاقبرہ۔ نبی کریم نے قبر ظاہری پر جاکر اس لئے یوں فرمایا۔ کہ ظاہر کا نشان تحریک تھی جسم ایک جامہ ہے اتر جاتا ہے اس میں تجدید ہوتی ہے (۱۴) قیامت کے دن یہی جسم ہوں گے جو عند الموت ان الگ ہوتے ہیں۔ من نفخ المقبور وہی اقبر کے تیر میں سارے اجزا یا بعض اجزا کا سوال احاطہ علی علم اللہ ہے (۱۵) سات ہزار سال کو قیامت آئے گی۔ قیامت صغری یا کبرے اور کبرے قیامت آئیگی ضرور حشر اجساد جنت و نار سب ہوں گے۔ احاطہ علے مایعلم اللہ کا سوال بیہودہ ہے (۱۶) فوری کرامات کا اصل توجہ (تصرف بالشاہد فی المشاہدات اسپر دجو لیزم تصرف بالروح فی الارواح والمشاہد والمحسوسات ہے۔ مگر اکثر کہانیاں یا مور من اللہ گو درجہ لقا کو پہنچ جاسکے۔ باذن اللہ کام کرتا ہے اسمیں اور صاحب توجہ میں ایک یہ بھی فرق ہے۔ کہ صاحب توجہ اپنی نسبت کامیابی کا یقین نہیں کرسکتا۔ اکثر ناکام مرتا ہے حضرۃ سے نقل ہے کہ فلان آدمی گو ایسے ایسے کام کرتا ہے مگر ناکام نامراد مر جائیگا۔ ایسا ہی ہوا۔ سید جمال الدین صاحب عروۃ الوثقی (اخبار مصر) جس کا شاگرد شیخ عبدہ ہے بڑا صاحب قوت روحانی تھا یعنی قدرت اس کی روح میں کمال تھی۔ ہر ایک سلطان کو ماتحت کرلیتا اور دنیا ادہر سے ادہر کردیتا تھا آخر ناکام ہی جوانی میں مرگیا کفر واسلام سے اسے کچھ تعلق نہیں ہے ان خداسے ان لوگوں کا پایہ ہے گو رضا کی راہ سے ناواقف ہیں (۱۷) عمل تعویذ دم جو واقعی موثر ہیں ان کا گرو ہی توجہ ہے ایسے لوگ اپنی نصرت کے متعلق کچھ نہیں کرسکتے۔

دعا والے عجیب طور سے کامیابی پہ کامیابی دیکھتے ہیں (۱۸) قرآن میں دوبارہ آیتیں آنے کی فلاسفی یہ ہے کہ ہر جلسہ میں اپنے اپنے مذاق اور ضرورت اور حالت کیوقت ہر ایک سامع فیضان پالے صرف ایک ہی مضمون سے یہ مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ بعینہ لفظ باربار لانا شعراء کا بھی دستور ہے جو فصاحت کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین فصاحت ہے گو وجوہ اور مواقع الگ الگ ہیں اور بعض الفاظ میں ایک خاصیت اور تاثیر ہوتی ہے۔ جو اس موقع کے موافق اور محل کے مناسب ہوتی ہے دوسرے الفاظ میں نہیں ہوتی۔ مضمون گو ایک ہی ہو تاکید کرنی ہی مطلوب ہوتی ہے جو اسی لفظ سے پیدا ہوتی ہے (۱۹) حضرت مسیح پر وہی آیات نازل ہوں تو معانی اور مراد ہوتے ہیں۔ زیارت النبی تمثل ہے اور یہ تمثل معانی اور اعیان بلکہ ذات اللہ سبحانہ کا بھی ہوتا ہے شاہ ولی اللہ نے حضرت ختم الرسالۃ کو ▽ پھر △ پھر □ (حالت اولی) پھر انسانی صورت پر دیکھ کر حضور سے تعبیر پوچھی۔ تو آپ نے اوپر کا تعلق الہی یاد نیچے کا تعلق خلق تھوڑا اور پھر حالت ثانیہ عکس اولی اور حالت ثانیہ ہر دو برابر تاویل فرمائی ممکن ہے کہ بیار میں جسکو دیکھیں وہ بعینہ نہ ملے بلکہ اس کا تمثل ہو چنانچہ پوچھیں تو مری انکار کرتا ہے۔ الشیطان لایتمثل بی بعینہ صورت کے متعلق ہے۔ اگر فرضاً بعینہ حضرت کا نوح ہے تو بحسب یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیراً اس سے گمراہی پیدا ہوگئی ہے۔ یعنی مرئی تو وہی روح پاک ہے۔ مگر کلام کا تمثل رائی کے خیال کے مطابق ہوا (۲۰) اگر منت ماننے اور غیر اللہ کا ذکر بطور تعید کہہ لینے سمجھے کہ اگر نہ دوں تو فقیر ولی مجھے سخت ضرر پہنچائیگا دے دوں تو میری مشکل حل ہو جائیگی تو وہ نذر غیر اللہ ہوئی۔ اور ایسی اشیاء ما اھل بہ لغیر اللہ میں داخل ہوکر حرام ہیں۔ یعنی میت وخنزیر کے برابر ہے روٹی ہو یا بکرا۔ خواہ بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کریں۔ مردار کیطرح حرام ہے۔ تفسیر عزیزی میں اسکی تفصیل ہے پہلا سیپارہ۔

(۲۱) بابی اور اہل بہا دائرہ اسلام سے خارج ہیں کافر ہیں سود لینا شراب پینا۔ تولی کفار کو حلال جانتے ہیں۔ بسم اللہ سے ان کی ضد ہے۔ صفات الہیہ کے منکر۔ غیب الغیب خدا کا نام کوئی نہیں ہے خود خدائی کا دعوے بہاء اللہ کے الفاظ میں موجود ہے۔ وحی کیا پس وہ

فرعون تھا۔ الوہیت کے مدعی کو مفتری والی سزا نہیں ملتی۔ محمد علی مدعی ہوا تو جلدی ہی ناکام مرا۔ بہاء اللہ کا دعویٰ ۴۰ سال ثابت نہیں ہے۔ صداقت کا یہ نشان ہر ایک باطل پرست میں موجود ہے ایسا شخص جو حضرت اقدس کے دعوے مسیح یا مہدی وغیرہ کا منکر ہے گو بزرگ ہے منافق ہے۔

(۲۳) غیر اللہ سے استمداد سماع پر موقوف ہے جو موتیٰ کو پہلے پہلے تو بوجہ تعلق بقیہ بنفیا ہوتا ہے اور پھر بعد از مدت بند ہو جاتا ہے۔ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى۔ احادیث میں سماعِ موتیٰ پہلی حالت والا ہے۔

(۲۴) نماز عصر میں نوافل پڑھنے میں اختیار ہے

(۲۵) عقیقہ میں نکاح باطل ہے۔

(۲۶) کالنکاح الاولی دلھیما فی الصغیرۃ

(۲۷) ملائکہ کا جنگوں وغیرہ مقاموں میں نظر آنا تمثل ہے۔

(۲۸) قربانی جس کا مسیح نے حکم دیا وہ صدقہ تھا اس کے صدقے والے احکام ہیں۔

(۲۹) اگر ارذل عمر کی حد نہیں تو حنفی فقہ مفقود کے معاملہ میں غلط ہے۔

(۳۰) اصحاب کہف کو زندہ کہنا غلط ہے قل اللّٰہ اعلم بما لبثوا ۔ جواب ہے ولبثوا فی کھفھم کا

(۳۱) واذ قتلتم نفسا فادّارأتم کی تفسیر میں مجھے تامل ہے

(۳۲) انجیل کی نسبت کتاب کا لفظ قرآن کریم میں نہیں ہے انجیل کے معنے بشریٰ ہے اس میں صرف بشریٰ ہے اگر کوئی شریعت ہوتی تو اس کا کوئی نشان باقی رہتا۔

(۳۳) ودیا ... قرآنی کا الہام کیوں ہوا۔ جواب۔ غلام احمد ہے اس غلامی کے باعث وہ خاص مکالمہ ایک نقل ہے۔ الہام میں شعرا سابقین اور حکماء کے اقوال سب آسکتے ہیں۔

(۳۴) قیامت کے منزر اجساد عند الموت ملنے کے ہی ذات ہوں گے

(۳۵) من نام او نسی فلیصلھا اذا ذکرھا تذکرہ کے بعد ... ذکر ہے۔

قصیدہ

در شانِ اقدس حضرت خاتم الخلفاء سیدنا مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

اے غلام احمد و عیسیٰ بن مریم را مثال
بل ز عیسیٰ ہم فزون تر در ہمہ فضل و کمال
حجۃ اللہ بر زمین مہدیٔ موعود و کرشن
کاسر چوب چلیپا قاتلِ دجال ضال
معدن علم و حیا و مخزن خلق عظیم
کانِ عرفانِ الٰہی مصدرِ علم و کمال
مہبط وحی الٰہی مہبط روح الامین
منبع انوار ایزد مظہر رب الجلال
رحمۃ للعالمین خورشید گردون ہدیٰ
ماہتاب رشد و نجلی در ہلاکت ضلال
چون طلوع مہر تو شد بہر اصلاح امم
از زمین شرق آید کفر و ظلمت را زوال
قرص خورشید و قمر در رمضان ماشی شد سیہ
نور افشان شد چو روئیت با ہمہ حسن و جمال
لیک بے نوران ہمی خواہند تا گردد سیاہ
مہر در نصفت صیام و ماہ در وقت ہلال
چون رد کج راپسندید ند زان شد آسمان
نار افشان بر سر ہر دشمن دین بدسگال
شامتِ اعمال شان اندر جہان آرد ہمی
قحط و طاعون و زلازل سوز و غم رنج و ملال
اے دریغا گر کشادے چشم زین مردم کسی
خود بدیدے تا چہ شد انجام ہر جنگ و جدال
لیکھرو جھوٹی آتھم ڈوی و سعدی چہ شد
وان محی الدین لکھوکے را چہ شد آخر مآل
این چنین باشد دعائے این چنین باشد مسیح
کز دم پاکش بمیرد کافرے از قیل و قال
زان سبب در درگہ پاکش بود ما را رجوع
یا مسیح اللہ عدونا بود ما را مقال
یک نظر از لطف خود کن سوی ما بیچارگان
المطش گویان ہمی خواہیم کاسات الوصال
از ینابیع ہدایت گر بنوشانی بما
... از ساغر آب زلال

انتخاب الاخبار

مشن کالج کی بی۔ اے کلاس کا ایک طالب علم سردار گوپال سنگھ دریائے راوی میں ڈوب مرا۔

کوہ مری کشمیر کی سڑک ٹونگہ بالکل درست ہو گئی۔ دو نئے پل تیار کئے گئے صرف ایک جگہ خطرہ ہے۔

دانو ایجنسی کے قریب محسود وزیریوں نے فوج ملیشیہ سے مقابلہ کیا ۴ وزیری قتل باقی فرار ہو گئے۔

مہم موہمند کے لئے ڈاک کا انتظام بھی کیا گیا ان کے حملوں کا انتقام لیں گے کچھ مرکز نکالیں گے۔

کانپور میں ایک عورت کو اپنا حقیقی بچہ ہلاک کرنے کے جرم میں پھانسی کی سزا دی۔ اپیل خارج۔

الہ آباد کی خبر کہ مقام ہلدوانی میں سخت آگ لگی جس سے ایک سو خاندان بے خانمان ہو گئے۔ افسوس!

ہندوستان کی برٹش قلمرو میں ۱۱ لاکھ ۸۹ ہزار قحط زدہ اور دیسی رجواڑوں میں ایک لاکھ ½ ۲۹ ہزار۔

ہمارے حضور شاہ قیصر اور ملکہ قیصرہ الگزینڈرہ نے شاک ہالم میں کمال سرگرم اعزاز پایا۔

روسائتھ میں برٹش بارود خانہ کی توسیع کے لئے تین سو ایکڑ اراضی خریدی گئی، ۷ تاریخ کو۔

مغسدان موراکو نے فیض کا فریخ پوسٹ آفس مسمار کر دیا۔ برٹش و جرمن ڈاک خانہ بھی لوٹ لئے۔

یہاں کے حکام نے معافی مانگی۔ کینڈا نے بھی امریکن بیڑہ جہازات کو برٹش کولمبیہ میں مدعو کیا۔

جاپان نے کوریہ کے علاوہ علاقہ چاپن ٹاؤمین قبضہ کر لیا اب چین بہت چیخ اٹھا ہے۔

یہ علاقہ کوریہ اور چین کی قلمرو کے درمیان ہے چین نے غیر جانبدارانہ سے فریاد کی ہے۔

اوناوہ کے شہر ایک پہاڑ اتر پڑنے سے موضع سالٹی دب گیا۔ ۵۰ آدمی بھی ضائع ہو گئے۔

پونا میں حاجی قاسم و لدہا تاجران کے گودام میں سخت آگ لگی نقصان قریب دو لاکھ ہے۔

اٹلی کا نامی جنگی جہاز کی سخت ٹکر اگی کالا کو لفلنٹ ... بھی حادثہ سے ڈوب گیا۔

گالاکے دونوں ٹکڑے غرق ہو گئے اس پر جو جوان سوار تھے متواتر نقصانات منحوس ہیں۔

منظر ہے کہ صرف سیپسی میں سو آدمی مرے اور ایک ہزار زخمی ہوئے سینکڑوں مواضع سے خیموں کے لئے درخواست کی جا رہی ہے۔

ہانکوں میں طوفان۔ ہانکوں میں سخت طوفان آیا اور اس سے بہ نسبت سیلاب کے زیادہ نقصان ہوا ہے کئی اسٹیمر خشکی پر چڑھ گئے اور سینکڑوں کشتیاں غرقاب ہو گئیں۔

انشقاق الارض۔ اٹاوہ کے قریب موضع سمہٹ میں انشقاق الارض واقع ہوا اور ۵۲ آدمی دب کر مر گئے۔

ہڑتال۔ اس دھمکی کے مطابق جو کارخانہ داروں نے مزدوروں کو دی تھی کہ اگر ٹائن کے جہاز سازوں نے ۲۵ اپریل تک کام شروع نہ کر دیا تو برطانیہ عظمیٰ کے تمام کارخانجات جہاز سازی بند کر دیئے جاویں گے۔ کارخانہ داروں نے نوٹس دیدیا ہے کہ ۲ مئی کو تمام ملک کے کارخانے جہاز سازی بند کر دیئے جاویں گے۔

امیر صاحب کابل کا جواب۔ معاہدہ روس اور انگلستان کے متعلق جو دستاویز ہز مجسٹی امیر کابل کے پاس بھیجی گئی تھی اب خبر نکلی ہے کہ وہ واپس آگئی ہے اور لکھدیا گیا ہے کہ اگر روس اور انگلستان کوئی سمجھوتہ کرنا چاہتے تھے تو پہلے مجھ سے استصواب کر لیتے لیکن اب جبکہ مجھ سے کسی قسم کا استصواب نہیں کیا گیا تو میں دستخط ہی نہیں کر سکتا چاہے جو ہو گورنمنٹ آف انڈیا کی مہمان نوازی کا پتھر خالی گیا۔ ہز مجسٹی امیر صاحب کابل ہندوستان کی ضیافتیں ڈکار کر یوں موچھوں پر تاؤ دے رہے ہیں۔ (سماچار)

موہمندی لوگ ۱۰ ہزار بجولی سلح میں سوموار کے روز جنرل ولکاکس صاحب بہادر نے ۱۲۰۰ فوج کے ساتھ مہمندوں کی طرف پیش قدمی کی اور معلوم نہیں کہ کارگذاری کیا تھی صرف اتنا ہی سنا ہے کہ ہماری طرف ایک گورہ سپاہی از مر قتل ہوا اور دو وایاں زخمی ہوئے۔ موہمندیوں کا بڑا نقصان ہوا

ہندوستان میں حضور شاہ قیصر کی سالگرہ مبارک کی تعطیل ۲۶ جون کو منائی جاویگی۔

پشاور شہر کی ہندو بستی میں ہیضہ پھوٹا۔ تمام مشتبہ پانی کے کنوئیں حکماً بند کئے گئے۔

حکام پشاور نے موہمندیوں کا جرگہ طلب کیا تاکہ آخری نوٹس دیا جائے۔ تعمیل ناممکن ہے۔

کاسی پور یونین جوٹ پریس کے کارخانہ میں ۲۹ کو آگ لگی نقصان قریب دو لاکھ روپیہ ہے۔

پیغمبر اسلام صلعم سے ایک جرمن ڈاکٹر کی عقیدت

اخبار النصیحت کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ جرمنی کے ایک مشہور ڈاکٹر کوخ لکھتے ہیں کہ جس وقت سے مجھ کو نوشادر کا داء الکلب کے لئے تیر بہدف علاج ہونا دریافت ہو گیا ہے اس وقت سے میں اس عظیم الشان نبی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی خاص طور پر قدر و منزلت کرتا ہوں اس انکشاف کی راہ میں مجھ کو اون ہی کے مبارک قول کی شمع نور بیز نے روشنی دکھائی۔ میں نے اون کی وہ حدیث پڑھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس برتن میں کتا موہنہ ڈالے اوس کو سات بار دھو ڈالو۔ چھ مرتبہ پانی سے اور ایک دفعہ مٹی سے۔ یہ حدیث دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ محمد (صلعم) جیسے عظیم الشان پیغمبر کی شان فضول گوئی نہیں ہو سکتی ضرور اس میں کوئی سفید راز ہے اور میں نے مٹی کے عنصروں کی کیمیاوی تحلیل کر کے ہر ایک عنصر کا داء الکلب میں الگ الگ استعمال شروع کیا۔ اخیر میں نوشادر کے تجربہ کی نوبت آتے ہی مجھ پر منکشف ہو گیا کہ اس مرض کا یہی علاج ہے۔ آن حضرت نے مٹی سے برتن دھونے کی کیوں دلائی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نوشادر ہمیشہ مٹی میں موجود رہتا ہے اور اگر آپ نے محض نوشادر ہی سے دھونے کی ہدایت فرمائی ہوتی تو بسا اوقات اس کا ملنا غیر ممکن ہوتا۔ اس لئے مٹی جو ہر وقت اور ہر جگہ پائی جاتی ہے تو برتنوں کی صفائی کے لئے بہترین ذریعہ تھی اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث الحمیٰ من فیح جہنم فاطفوا حرّھا بالماء پر اطبا ہنسا کرتے تھے حالانکہ آپ کی غرض اس ارشاد سے یہی تھی کہ صفرا بخار کا علاج آب سرد سے کرو۔ چنانچہ اب تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ بخار کا علاج ٹھنڈا پانی ہی نہیں بلکہ برف ہے۔ غرضیکہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت سی حدیثیں فن طب کی جان اور اصل الاصول ہیں اور تحقیق و تفتیش اون کی صداقت کاملہ کا اقرار کرتی ہے۔ میں اس جلیل القدر پیغمبر کا ادب و احترام کرتا اور کہتا ہوں کہ ابتدائے آفرینش آدم سے اب تک کوئی طبیب و حکیم دنیا میں آپ کا ہمپایہ پیدا ہی نہیں ہوا۔

اللھم صل علی محمد و بارک وسلم

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے جو طلبا انٹرنس انڈر کلکتہ یونیورسٹی (پنجاب) میں بیٹھے تھے انہیں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خواجہ عبد الرحمٰن اور فیض احمد ہوئے۔ گویا ... فیصدی پرسنٹ ایک فال مبارک

ہمیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خرید ابھی ہے اپنے بھائیوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دیں کہ یہ ہیرا نہیں ہے تو میں قیمت بھی واپس دے دونگا استی کے قدر دان اسے خریدیں نیز میرے پاس پشاوری لنگی و کلاہ ہر قسم کی بھی ہے۔

احمد نور۔ مہاجر۔ کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ بڑی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان وقلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۷ جنوری اور اخبار بدر مورخہ ۲۰۔ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے۔ ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد ۱۲؎ اور محصول ۳ روپے ہے لیکن ملکہ چار نسخہ کامل خرید نیوالوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت دی جاویگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ ومقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجرخان (ضلع راولپنڈی پنجاب)

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ جلد منگا لیجئے قیمت ۴؎

تصدیق نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (پٹیالہ) نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ پسندیدہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے جس میں آپکی صداقت بدلائل وبراہین

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ شک بھی ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی میں نے استعمال کیا اور اسوقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی دوائی استعمال میں نہیں آئی میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے میں حکیم منشی محمد دین کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحد صوبہ پشاور۔ ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے حبوب مقوی کے متعلق دے رہے ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل ودماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل ودماغ مطالعہ کتب ودیگر امور متعلقہ غوض وفکر مثلاً کاروبار عدالت حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے تھک جاتے ہوں وہ اسدان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آیندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی یاد رہے کہ ہر قسم کی کمزوری یا مرض نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ للعہ پس گولی عہ۔ علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی وظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں از انجملہ سرمہ عجیب۔ دھند جالا۔ پھول خارش چشم۔ رہند۔ پانی آنکھوں سے جاری رہنا۔ زخم وغیرہ اور ضعیف پہولا کیلئے بینظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فی بکس عار سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم دیرینہ فتور ہضم جسمیں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا طبیعت اور بھی بیکل اور کاہل رہتی ہو۔ پست پہلو اور قم معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہوں ان تمام شکایات کے لیے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس عہ پتہ۔ خوش خط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاک خانہ درج ہوں۔ محصولڈاک وجوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی دروازہ دیسہ سنگہ ضلع گوجرانوالہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امام الدین صاحب بڑو لی سیالکوٹ
چودہری اللہ دتا صاحب " "
چودہری وروناوا " "
علی رضا صاحب بازار کشمی گرہ شمد
میران بخش صاحب بھمبر
اللہ دتا صاحب دہیرکے مرالہ
ضلع شاہ پور
عطا محمد صاحب سیر گرٹا ضلع شاہپور
محمد خان صاحب " "
نذیر احمد صاحب " "
شیخ نبی بخش صاحب دہر مکوٹ بگہ
صوبا۔ بجو کلاں ضلع سیالکوٹ
مستری چراغدین صاحب نظام آباد
محمد دین صاحب کہیوہ باجوہ ضلع لائلپور
مولا بخش صاحب " "
فضل شاہ صاحب " "
ابراہیم کالا خطائی ضلع لاہور
نظام الدین " "
ابرار حسین صاحب ٹامس پریس مصوری
اللہ دتا صاحب دہارکالہ گوجرات
خداداد صاحب جلال پور جٹان
ساجن۔ نارووال
اہلیہ اسمٰعیل صاحب پٹواری
کلاس وار ضلع سیالکوٹ
اسلام دین صاحب ڈہہیوال
حال وارد بمبئی۔ شہر قہدر لاہور
عیسٰی " "
میاں عبد الغنی صاحب " "
مسماۃ سہاگن اہلیہ عیسٰی " "
فضل دین صاحب " "
حیات محمد صاحب شیخو گجرات
میاں جان " "
نورب علی
حیدر علی

فضل دین صاحب ٹھیکدار اکولہ۔ بہار
شاہ محمد صاحب حاتہ زیدکا
ضلع سیالکوٹ
شمس الدین صاحب سیڈیکل
سٹوڈ ڈیپو چہاونی لاہور
صادق حسین صاحب لائلپور
قدرت اللہ خان صاحب بعدال
ضلع گورداسپور
میاں حاکم صاحب جٹ
کٹھیلیاں ضلع سیالکوٹ
میاں مولا بخش صاحب بگہ
اجنالہ ضلع امرتسر
میاں احمد الدین صاحب گجراتی
حال وارد لاہور
میاں چراغدین صاحب ایجنٹ
پٹھان کوٹ
ننھے خان کنسٹبل فیروز پور
میاں فضل احمد صاحب سلیور
میرزا احمد حمید صاحب
محلہ چڑیماران۔ لاہور
میاں اللہ دتا صاحب
اہلیہ چک نمبر ۲۹۵ لائلپور
علی محمد صاحب " "
غلام محمد صاحب " "
امام بخش صاحب " "
مسماۃ حاکم بی بی " "
مسماۃ بیگم بی بی " "
میاں عبد المجید صاحب
سیالکوٹ ضلع جالندہر
نادر خان صاحب ڈہونگہ
ضلع گوجرات
غلام نبی صاحب کمپوزیٹر
گورنمنٹ پریس شملہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR LAHORE

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

قادیان میں سے — جلد ۷

مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء

صفحۂ ارض پہ زین سے ہے نشان لاہور | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | بڑھ گئی چرخ چہارم بھی شان لاہور

فی پرچہ ۲ | نمبر ۱۹-۲۰

معذرت

ناظرین! ہفتہ گذشتہ میں اخبار کے شائع نہ ہو سکنے کے سبب جس قدر ہم کو اور افسوس ہم کو ہے اس قدر خوشی بھی ہے اور اس خوشی کا سبب وہ قدر دانی اور عزت افزائی احباب کی ہے جو ان پرجوش خطوط سے ظاہر ہوئی ہے جو اخبار کے وقت پر نہ نکلنے کے سبب ناظرین نے ہم کو لکھے ہیں ایسے وقت میں جبکہ حضرت اقدس لاہور میں آئے ہوئے ہیں اور کئی ایک تقریریں بھی ہو چکی ہیں یہ بہت ہی ضروری تھا۔ کہ اخبار بہت جلد جلد نکلتا اور یہاں اس کے برخلاف ہوا۔ لیکن اب جو تجویز کی گئی ہے۔ وہ انشاء اللہ اس دیری کا عوض عمدہ طریق میں پورا کر دے گی اور دیر آئد درست آئد والا معاملہ انشاء اللہ ہو جائیگا۔

بدر لاہور سے نکلیگا

اور وہ تجویز یہ ہے۔ کہ بدر اخبار جب تک کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں رونق افروز ہیں۔ انشاء اللہ اسی جگہ سے نکلا کریگا تاکہ تازہ خبریں دوستوں کو جلدی سے مل سکیں۔ اسی انتظام کے سبب اخبار کسی قدر دیر سے بھی نکلا ہے کیونکہ اخبار بجائے قادیان لاہور سے نکالنے اور چھاپنے کے واسطے سرکاری منظوری اور ڈاک خانہ کی منظوری اور مطبع کا انتظام اور دفتر کے کاغذات اور رجسٹرات کا یہاں لانا ضروری تھا وہ ان سب کاموں پر بہت سا وقت اور محنت کا خرچ ہونا ضروری تھا۔

بدر ہفتہ میں تین بار

اس کے ساتھ ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ جب تک کہ اخبار لاہور میں نکلتا ہے۔ ہفتہ وار کی بجائے اس کو ہفتہ میں تین بار کر دیا جاوے۔ اس کے واسطے اگرچہ اخراجات بہت بڑھ جائیں گے۔ تاہم خریداروں پر ہم بہت بوجھ ڈالنا نہیں چاہتے مگر ایک ماہ تک اخبار اس طرح ہفتہ میں تین بار نکلتا رہے معمولی قیمت پر ۱۹ ماہوار فی خریدار بطور سالانہ ۔ ۔ ۔ اور مطبع کے منتقل کرنے اور دیگر امور پر جس قدر خرچ ہم نے برداشت کیا ہے اس کے بالمقابل یہ رقم کچھ بہت نہیں۔ اگر حضرت اقدس صرف ۱۵ روز یہاں رہے تو پھر صرف ۳ ماہوار فی خریدار زیادہ ہوگا۔ احباب کو اختیار ہوگا۔ کہ یہ رقم بذریعہ منی آرڈر کے ہم کو روانہ کر دیں یا سال کے آخر میں ان کی قیمت کے ساتھ بڑھائے جائیں۔ یہ صرف عارضی انتظام ہے۔ قادیان واپس پہنچکر اخبار بدستور ہفتہ میں ایک بار شائع ہوتا رہے گا۔ قادیان سے اخبار نکالنے میں اس وقت یہ دقت ہے۔ کہ یہاں سے مضمون وہاں جائے اور پھر وہاں چھاپا جاوے تو اس میں دیری ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

تبدیلی انتظام

ماسبق میں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اخبار کے منیجر میاں معراج الدین صاحب خود مقرر ہوئے ہیں۔ یہ انتظام آزمائشی طور پر تھا۔ اور چونکہ میاں صاحب موصوف کے دیگر مشاغل اور کاروبار اس قدر ہیں کہ وہ اس کام کے واسطے کافی وقت نہیں نکال سکے اس واسطے ۱۱۔ مئی ۱۹۰۸ء انہوں نے منیجری کا کام پھر میرے سپرد کر دیا ہے۔ لیکن خط و کتابت بدستور بنام منیجر ہونی چاہیئے۔ کسی خاص شخص کے نام پر نہیں ہونی چاہیئے اور رسید زر بہر حال بنام میاں معراج الدین عمر مالک اخبار بدر قادیان ہونی چاہیئے۔ تمام منی آرڈر براہ راست احباب قادیان روانہ کریں۔ [illegible]

روپیہ اس جگہ وصول ہوتا رہے۔

تعمیل خطوط

چونکہ دفتر اس جگہ لاہور میں عارضی طور پر آیا ہے اس واسطے جو احباب کوئی پرانا پرچہ منگوانا چاہتے ہیں یا اپنے حساب کتاب کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں یا کوئی کتاب منگوانا چاہتے ہوں ان سے خطوط کی تعمیل اس جگہ نہ ہو سکے گی۔ احباب کو چاہیئے کہ ایسے خطوط کو ہمارے قادیان پہنچنے تک ملتوی رکھیں۔ ہان براہین احمدیہ اور قرشین کسی دوست نے منگوانی ہو۔ تو وہ اس جگہ سے بھی روانہ ہو سکے گی۔

لاہور میں پتہ صرف یہ ہے۔

دفتر اخبار بدر۔ احمدیہ بلڈنگ نولکھا

خط کے لفافہ پر لفظ لاہور نہ لکھا جاوے صرف نولکھا لکھا جاوے۔ اس طرح خط جلدی پہونچ جائیگا۔

حضرت اقدس لاہور میں

یہ تو احباب کو معلوم ہے۔ کہ حضرت اقدس ۲۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو قادیان سے چل کر لاہور میں پہونچ گئے تھے اور لاہور میں احمدیہ بلڈنگ میں آپ کا قیام ہے۔ احمدیہ بلڈنگ ریلوے اسٹیشن کے قریب اس سڑک پر جو اسٹیشن سے موچی دروازہ کو جاتی ہے اکبری دروازہ کے قریب برلب سڑک واقع ہے اس سڑک کو نیلوں والی سڑک بھی کہتے ہیں ریلوے اسٹیشن سے جو گاڑیاں اور ٹم ٹم موچی یا شاہ عالمی اور لوہاری دروازہ کو جاتی ہیں وہ اس مکان کے پاس سے گذرتی ہیں اور دو پیسہ فی سواری دیکر آدمی اسٹیشن سے اس مکان تک ٹم ٹم پر آسکتے ہیں احمدیہ بلڈنگ میں دو معزز احمدی برادروں کے مکانات ہیں۔ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل چیفکورٹ اور حضرت سید ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر پنجاب ہیں۔ انہیں مکانات میں حضرت اور ان کے خدام اور مہمان فروکش ہیں۔ اسی جگہ ایک مکان برادر الہی بخش صاحب انجنیئر کا بن رہا ہے۔ جس کا کچھ حصہ طیار ہو چکا ہے اسکی میں دفتر بدر کو جگہ ملی ہے۔ اور اسی کے متصل حضرت جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کا مکان منزل والا ہے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی اس جگہ مقیم ہیں۔

آج (۲۰ مئی ۱۹۰۸ء) تک جبکہ میں یہ چند سطور لکھ رہا ہوں۔ حضرت اقدس کی ایک تقریر ایک عام جلسہ میں ہوئی تھی۔ جسمیں شہر کے عمائد اور رؤسا مدعو تھے اور اس کے علاوہ چند ایک تقریرین اتفاقی طور پر نماز سے پہلے یا کسی معزز کی ملاقات کے وقت ہوتی رہی ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ مطابق گنجائش مفصل یا مختصر درج اخبار کی جائیں گی۔ اس اثناء میں ایک انگریز سیاح اور ہیئت دان بھی حضرت کی ملاقات کے واسطے دو دفعہ آیا تھا جس نے بہت عمدہ سوالات کئے تھے یہ سوالات بمعہ جوابات انشاء اللہ جلد درج اخبار ہوں گے اس انگریز کا نام پروفیسر ریگ ہے۔ یہ صاحب بحسن اتفاق سے ریل کے اسٹیشن کے قریب ملے تھے اور بعض نے حضرت کے حالات ان کو سنائے تھے اس واسطے ان کو حضرت مسیح موعود کی ملاقات کی تحریک پیدا ہوئی تھی۔

عام تقریر

حضرت اقدس کی ایک عام تقریر انشاء اللہ تعالیٰ اتوار کے روز ۳۱۔ مئی کو احمدیہ بلڈنگ کے میدان میں شامیانوں کے نیچے ہوگی۔

شکریہ

جماعت احمدیہ لاہور کو اللہ تعالیٰ اس مہمان نوازی اور خاطرداری کے واسطے جزائے خیر دے جو کہ انہوں نے اس وقت اپنے سر پر اٹھائی ہوئی ہے ہر روز وقت کثرت مہمانان سے ایک کثیر خرچ کھانے وغیرہ کا ہوتا ہے اور لاہور کی جماعت اس سب کو برداشت کر رہی ہے۔

ایک تجویز

اگرچہ احباب احمدیہ لاہور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جب تک حضرت یہاں رہیں تمام اخراجات کو وہ برداشت کریں گے اور ان کے اس نیک ارادے اور نیت کا ثواب ان کے واسطے ہر حال ہو چکا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں اگر ہمارے دوست جگہ نان بائی کی دوکان کی تجویز کر دیں جہاں روٹی پکائے اور گوشت اور دال عمدہ طیار رکھے جن میں چربی وغیرہ حصہ اشیاء نہ ہوں اور قابل اعتبار آدمی ہو تو کثرت سے آنیوالے مہمان جو اپنا خرچ بہ آسانی برداشت کر سکیں وہ بخوشی تمام اپنا بوجھ اٹھالیں گے اور احباب لاہور کا بوجھ کسی قدر ہلکا ہو جائے گا ایسے وسیع لنگر کو دیر تک برداشت کرنا خوف ہے کہ ہمارے عزیز دوستوں کو مشکلات میں ڈالے۔

چشمہ معرفت

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کی تازہ تصنیف جسمیں آپکا وہ لیکچر جو آریوں کے جلسہ میں پڑھا گیا تھا اور ان اعتراضات کے جواب جو بعد میں آریوں نے کئے تھے چھپکر شائع ہو گیا ہے علاوہ آریوں کے جواب کے حضرت کے دعاوی اور دلائل اور عام طور پر حقانیت اسلام پر لطیف دلائل اور قرآن شریف کی آیات کے معارف اور حقائق کثرت سے اس کتاب میں بیان ہیں یہ ایک ضخیم کتاب ہو گئی ہے اور اسکی جلدیں طیار ہو رہی ہیں لیکن جو صاحب چاہیں کہ جلد کا انتظام اپنے طور پر کریں وہ بے جلد بھی لے سکتے ہیں قیمت کتاب بے جلد ۱۲ہے اور مجلد کی قیمت ۱۴ ہے درخواستیں بنام مہتمم کتبخانہ حضرت مسیح موعود قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

جو صاحب وی پی منگوانا چاہیں ان کے واسطے مناسب ہوگا کہ وصول کے واسطے کم از کم ٹکٹ پہلے بھیجیں

ڈائری

القول الطیب

فایدہ بخش کلام

۱۴ مئی ۱۹۱۶ء - صبح فرمایا - قرآن مجید ایک ایسی غذا کی مانند ہے جو ہر طبیعت ہر مزاج کے لوگوں کے مناسب حال ہو اور یہی اس کے خدا کیطرف سے ہونیکا ثبوت ہے۔ ہم چاہتے ہیں ہماری جماعت کے لوگ بھی یوں سیکھیں ان کا طرز تقریر بھی ایسا ہی ہو کہ جیسا وہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے مفید ہو ادنیٰ کے لئے بھی فائدہ رسان ہے۔ اصل میں کلام کی عمدگی یہی ہے۔ کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے مطابق حال ہو۔

وسطی راہ

فرمایا۔ خدا نے اسلام کو دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنایا ہے اسمیں ایسی وسطی راہ اختیار کی گئی ہے جو افراط و تفریط سے بالکل خالی ہے وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس

دو قسم کے جواب

فرمایا جواب دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تحقیقی دوسرے الزامی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی بعض جگہ الزامی جوابوں سے کام لیا ہے جن میں معترض کو اپنے مذہب کی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جب عیسائیوں نے کہا کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور دلیل یہ کہ وہ مریم کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ یعنی اگر یہی اس کے بیٹا ہونیکا ثبوت ہے تو آدم بطریق اولیٰ بیٹا ہونا چاہیئے۔

چھوت

چھوت وغیرہ دراصل اس بات کا نشان ہے کہ ان کا مذہب کمزور ہے جو ہاتھ لگنے سے ہی جاتا رہتا ہے۔ اسلام کی بنیاد چونکہ قوی تھی اس لئے اس نے ایسی باتوں کو اپنے مذہب میں نہیں رکھا چنانچہ کھانے کے متعلق فرما دیا۔ لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعاً او اشتاتا

مخلصانہ بیان

بیان میں جب تک روحانیت اور تقویٰ و طہارت اور سچا جوش نہ ہو اس کا کچھ نیک نتیجہ مرتب نہیں ہوتا ہے۔

وہ بیان جو کہ بغیر روحانیت و خلوص کے ہے وہ اس پرنالہ کے پانی کی مانند ہے جو موقع بے موقع جوش سے پڑا جاتا ہے اور جس پر پڑتا ہے اُسے بجائے پاک صاف کرنیکے پلید کر دیتا ہے۔ انسان کو پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے پھر دوسروں کی اصلاح کیطرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم۔ یعنے اے مومنو! پہلے اپنی جان کا فکر کرو۔ اگر تم اپنے وجود کو مفید بنانا چاہتے ہو۔ تو پہلے خود پاکیزہ وجود بن جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ باتیں ہی باتیں ہوں اور عملی زندگی میں ان کا کچھ اثر دکھائی نہ دے۔ ایسے شخص کی مثال اس طرح سے ہے کہ کوئی شخص ہے۔ جو سخت تاریکی میں بیٹھا ہے۔ اب اگر یہی تاریکی ہی سے گیا تو سوائے اس کے کہ کسی پر گر پڑے اور کیا ہوگا اسے چراغ بن کر جانا چاہیئے تاکہ اس کے ذریعہ سے دوسرے روشنی پائیں۔

حقیقی علوم

جسمانی علوم پر نازاں ہونا مناسب نہیں ہے چاہیئے کہ تمہاری طاقت روح کی طاقت ہو خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑھا کر نور ان سے مدد دی بلکہ یہ کہ ایدہم بروح منہ یعنی اپنی رُوح سے مدد دی۔ صحابہ اُمّی تھے ان کا نبی (سیدنا محمد علیہ الصلوۃ والسلام) بھی اُمّی۔ مگر جو پُر حکمت باتیں انہوں نے بیان کیں وہ بڑے بڑے علماء کو نہیں سوجھیں کیونکہ ان پر خدا کی خاص تائید تھی تقویٰ و طہارت و پاکیزگی سے اندرونی طور پر مدد ملتی ہے۔ یہ جسمانی علوم کے ہتھیار کمزور ہتھیار ہیں ممکن بلکہ اغلب کہ مخالف کے پاس ان سے بھی زیادہ تیز ہتھیار ہوں پس ہتھیار وہ چاہیئے جسکا مقابلہ دشمن نہ کر سکے وہ ہتھیار سچی تبدیلی و دل کا تقدس و تطہر ہے۔ جسے نزول الماء ہو وہ دوسروں کے نزول الماء کو کیا شکست کریگا۔ صاحب باطن کی بات اگر اس وقت بظاہر رد بھی کر دیجائے تو بھی وہ خالی نہیں جاتی بلکہ انسانی زندگی پر ایک دفعہ اثر کرتی ہے۔ سے سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

ہنسی

۱۴ مئی ظہر ہنسی کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ انہ ھو اضحک وابکی

طریق اصلاح

داڑھی منڈانے کا ذکر آیا۔ فرمایا۔ لوگ کن بیہودہ اعتراضوں میں پڑے ہیں وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہ باطن پر ہے جب انسان کا دل پاک ہو جائے۔ تو پھر یہ معمولی اصلاحیں خود بخود ہو جاتی ہیں۔ اگر پہلے ہی ایسی باتوں پر اعتراض کر دیا جائے تو انسان ابتلا میں آجاتا ہے اور بہت سی بڑی باتوں سے محروم رہ جاتا ہے بعض نو مسلم صحابہ پر بھی ایسے اعتراض ہوسکتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ یوں نہیں چاہیئے۔ جب انسان نے ایک صداقت کو اختیار کر لیا۔ تو آہستہ آہستہ دوسری صداقتوں کے اختیار کی توفیق بھی حاصل ہو جائیگی۔ تدریجی احکام اس لئے نازل ہوتے رہے۔ شراب کی حرمت یکدم نازل نہ ہوئی۔ کہ ابھی طبائع تیار نہ ہوئی تھیں ایسے لغو معترضوں سے ہمیں امید نہیں۔ کہ وہ کوئی بھی فائدہ حاصل کریں وہ اگر آنحضرت صلعم کے زمانے میں بھی ہوتے تو ان پر بھی اعتراض کرنے سے نہ رکتے اور آخر مرتد ہو جاتے۔ ہر نبی اور اس کی جماعت پر ایسے اعتراض ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ بعض نادانوں نے کہدیا مال ھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق۔ طعام سے مراد اچھا تکلف کا کھانا ہے جب انکار حد سے گذر جاتا ہے تو ایسے ہی اعتراض سوجھتے ہیں اس پر ایک دوست نے ذکر کیا کہ ایک شخص کہتا تھا کہ اگر قرآن سے حضرت کی صداقت کا ثبوت مل جائے تو میں اس قرآن کو بھی نہیں مانتا اگر خدا اپنے نشانوں سے سچا ثابت کرے۔ تو میں اس خدا پر بھی ایمان نہ لاؤنگا۔ یہ لغو قول۔ انتہا درجہ

بلا شک اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ لفظ قرآن مجید میں انبیاء کے لئے بھی آیا ہے۔ مثلاً حضرت یوسف نے کہا کہ توفنی مسلما اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اذ تتوفیتنی دونوں باب تفعل سے ہیں کسی لغت کی کتاب میں بھی اس کے خلاف معنے دیئے گئے

یہ تو اللہ تعالیٰ کے کلام کی شہادت ہوئی۔ اب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فعلی شہادت کی طرف دیکھو جو آپ کی رویت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات عیسیٰ کو یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ اب اس میں تو کسی مسلمان کو شک نہیں کہ یحییٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں پس فوت شدہ گروہ میں جو بہشت جا چکا ہے۔ کسی کو دیکھنا سوا اس بات کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ وہ بھی مر چکا ہے۔ غرض یہ دو شہادتیں ہیں۔ آپ خود ہی انصاف کریں کہ ان سے کیا بات ثابت ہوتی ہے۔ پس کیا وجہ ہو کہ عیسیٰ کے لئے خصوصیات پیدا کی جائیں۔ پادری عیسیٰ کے خدا ہونے کی دلیل بیان کرتے ہیں کہ وہ مردے زندہ کرتا تھا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ویمسک التی قضیٰ علیہا الموت۔ اب خدا کے کلام میں تناقض نہیں۔ کہ ایک آیت میں کہے مردے دوبارہ دنیا میں نہیں آتے اور دوسری میں کہے کہ مردے زندہ ہوتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اس کے ہاتھ پر مردے زندہ ہوتے ہیں۔ لما یحییکم۔ اور سب کو معلوم ہے کہ اس سے مراد روحانی مردوں کا زندہ ہونا ہے پس مسلمان جو پادریوں کی متابعت میں عیسیٰ کے مردے زندہ کرنے کے قائل ہیں غلطی کرتے ہیں پھر کہتے ہیں۔ کہ جو مس شیطان سے پاک ہے وہ صرف عیسیٰ اور اس کی ماں ہی تھی۔ دیکھو اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر ہتک ہے۔ ایسے ہی اور بہت سی خصوصیتیں ہیں۔ جو مسلمانوں نے عیسیٰ کو دے رکھی ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک لازم آتی ہے۔ اور ہم اس بات کو کبھی بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ اس سید الرسل سے بڑھ کر کسی کو بنایا جاوے جو ہمیشہ سے ہمارے نزدیک افضل اور اعلیٰ تھا (اللھم صل علیٰ سیدنا محمد)

مکالمات الٰہیہ پھر ان مسلمانوں کا ہم سے اس بات میں اختلاف ہے کہ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ خدا کے مکالمات و مخاطبات اس امت کے لوگوں سے قیامت تک جاری ہیں اور یہ بالکل سچ ہے کیونکہ یہی تمام اولیاء امت کا مذہب رہا ہے۔ یاد رکھو کہ دین اسلام ایسا دین نہیں جس کے کمالات پیچھے رہ گئے ہیں اور آگے کے لئے اس میں کچھ نہیں۔ اگر یہ بات ہو اور اس کا مدار بھی قصوں پر ہی ہو۔ تو پھر بتاؤ کہ اس میں اور دوسرے دینوں میں فرق کیا رہ گیا۔ اسلام میں اگر کوئی چیز مابہ الامتیاز ہے تو یہی کہ اس کے پیرو مکالمات و مخاطبات الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں خشک توحید کے قائل تو اور مذاہب بھی ہیں۔ مثلاً یہود پھر برہمو سماج۔ یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہے۔ یہی تو فائدہ ہے کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت و پیروی و تصدیق رسالت اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور ان انعامات کا وارث جو اگلے برگزیدہ انبیاء پر ہوئے۔ اللہ نے اس کا نام فرقان رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

یعنی وہ تمہیں ایک فرقان دیگا۔ پس دوسرے مذاہب اس میں ایک مابہ الامتیاز اسی جہان میں ہونا ضروری ہے۔ ہم اپنی بات کا ذکر نہیں کرتے۔ ہمارے معاملہ کو الگ رکھ کر کوئی ہمیں سمجھائے۔ کہ اگر اسلام بھی خشک توحید ہی سکھانے آیا تھا جیسے کہ یہودی رکھتے اور برہمو سماج کے لوگ اس کے قائل ہیں۔ تو اتنا بڑا شریعت کا بوجھ ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک طرف تو مانتے ہیں کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور دوسری طرف اس میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں بتاتے اور اس کے جو کمالات اور مطلوبات ہیں۔ وہ بھی مردوں میں بتاتے ہیں۔ گویا زندوں کے لئے کچھ نہیں مصنوع سے صانع کی طرف جانا خدا تعالیٰ کی ہستی کا اعلیٰ ثبوت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خدا شناسی کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ وہ خود انا الموجود کہے۔ پچھلے قصے تو دوسرے مذاہب بھی سناتے ہیں پس اس کے مقابل میں اگر تم بھی دو چار گذشتہ قصے سنا دو۔ تو اس میں بہتری کیا ہوئی اور اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ جو کچھ تم کہتے ہو۔ وہ تو سچ ہے مگر جو دوسرا بیان کرتا ہے کہ ہمارے رہنما نے یہ یہ معجزہ دکھایا۔ وہ غلط ہے دیکھو انجیل میں ایسے معجزوں کا بھی ذکر ہے۔ کہ جب عیسیٰ کو صلیب دیا گیا۔ تو سب مردے قبروں سے نکل آئے۔ ہماری عقل کا تو یہاں آکر خاتمہ ہے کہ ایک شہر میں تمام مردے کس طرح سامنے گئے اور پھر کہاں گئے ان کے ملنے کے بعد پہر سب نے ان کو کیوں نہ دیکھا پس ایسے قصوں کے مقابلہ میں اگر ہماری طرف سے بھی قصے ہی ہوں تو کسی مخالف پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

اس پر ایک صاحب نے پوچھا۔ شق القمر کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔ ہم نے اس کے متعلق اپنی کتاب چشمۂ معرفت میں لکھ دیا ہے۔

پھر معراج کی نسبت سوال ہوا۔ فرمایا۔ بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری ہے۔ تمام معراج کا ذکر کر کے اخیر میں فاستیقظ لکھا ہے۔ اب تم خود سمجھ لو کہ وہ کیا تھا۔ قرآن مجید میں بھی اس کے لئے رؤیا کا لفظ ہے وما جعلنا الرؤیا التی اریناک۔ پھر ایک دوسرے صاحب نے پوچھا کہ اسلام میں جو اور فرقے ہیں۔ مثلاً حنفی شافعی نقشبندی چشتی۔ قادری۔ کیا جیسا ان کا باہم اختلاف ہے پس ایسا ہی یہ ایک فرقہ ہے یا اس میں کچھ زیادہ ہے۔

فرمایا۔ ہمارے نزدیک تو یہ سب رستے موجودہ صورت حالات میں اس تعلیم سے دور ہیں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے متعلق فرمائی۔ یہ طریقوں کی بدعات ہیں گر گئے ہیں ایسے ورد وظائف اور ذکر کے طریقے نکال رکھے ہیں جو آنحضرت سے ثابت نہیں۔ ان میں ایک ذکر ارہ ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آدمی کو سل ہو جاتی ہے بعض مجنون ہو جاتے ہیں۔ جنہیں پھر ولی اللہ کہتے ہیں۔ اسلام میں ایسی پاگل کر دینے والی تعلیمات نہیں لہذا یہ وصول الی اللہ کا طریق ہے۔ قرآن مجید میں تو یہ فرمایا۔ قد افلح من زکٰھا و قد خاب من دسّٰھا۔ جب انسان محض اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے جذبات کو روک لیتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ دین و دنیا میں کامیابی اور عزت ہے۔ فلاح دو قسم کی ہے۔ تزکیہ نفس حسب ہدایت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کرنے سے آخر کار بھی نجات ملتی ہے اور دنیا میں بھی آرام ہوتا ہے۔ گناہ خود ایک مرض ہے۔ دو بیمار ہیں جو گناہ میں لذت پاتے ہیں۔ جری کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں نکلتا۔ بعض شرابیوں کو میں نے دیکھا ہے کہ انہیں نعل الماء ہو گیا۔ مفلوج ہو گئے۔ رعشہ ہو گیا۔ [illegible] سے ہو گئے خدا تعالیٰ جو ایسی بدیوں سے روکتا ہے تو دوسروں کے بھلے کے لئے۔ جیسے ڈاکٹر اگر کسی بیمار کو پرہیز بتاتا ہے۔ تو اس میں بیمار کا فائدہ ہے نہ کہ ڈاکٹر کا۔ پس فلاح جسمانی و روحانی پانی ہے۔ قرآن مجید نے

کمال رحمت سے ہو کہوں سے نہ چکنی یا عبادی اب کرنی اگر ان وکہوں سے ان گناہوں سے نہ بچے تو اسلام پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ حاصل کلام دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو تہجد میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ قریب ہے کہ وہ دہریہ ہو جاویں۔ ان کے نزدیک ارکان صلوۃ ایک لغو حرکت ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ نبی بھی اُمّی صحابہ بھی اُمّی۔ پس انہی کے لائق یہ حکم تہا یہ افراط کا طریق ہے۔ دوسرے وہ لوگ جو تفریط میں پڑے ہیں۔ حقوق اسلام کو کہا گئے۔

غرض ذکر اللہ کے طرح طرح کے طریقے نکال بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم امۃ وسطاً ہے۔ پس اعتدال چاہیئے۔ اور درمیانی راہ اختیار کرنی لازم ہے

ہمارے مخالفوں نے اپنے آپکو کس طرح کافر بنایا

پھر اس معزز ملاقات کرنیوالے نے (مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا) سے عرض کیا کہ اگر تمام غیراحمدیوں کو کافر کہا جائے تو پھر اسلام میں تو کچھ بھی نہیں رہتا۔

فرمایا۔ ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے جب تک کہ وہ ہمیں کافر کہہ کر خود کافر نہ بن جائے۔ آپ کو شاید معلوم نہ ہو جب میں نے مامور ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کے بعد بٹالہ کے محمد حسین مولوی ابوسعید صاحب نے بڑی محنت سے ایک فتوے طیار کیا جس میں لکھا تہا کہ یہ شخص کافر ہے دجّال ہے ضال ہے۔ اس کا جنازہ نہ پڑہا جائے۔ جو ان سے السلام علیکم کرے یا مصافحہ یا انہیں مسلمان کہے وہ بھی کافر۔ اب سنو! یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو مومن کو کافر کہے وہ کافر ہوتا ہے۔ پس اس مسئلہ سے ہم کس طرح انکار کر سکتے ہیں۔ آپ لوگ خود ہی کہدیں۔ کہ ان حالات کی ماتحت ہمارے لئے کیا راہ ہے۔ ہم نے ان پر پہلے کوئی فتوےٰ نہیں دیا۔ اب جو انہیں کافر کہا جاتا ہے تو یہ انہی کے کافر بنانے کا نتیجہ ہے ایک شخص نے ہم سے مباہلہ کی درخواست کی۔ ہم نے کہا کہ دو مسلمانوں میں مباہلہ جائز نہیں اس نے جواب لکھا کہ ہم تو تجھے پکا کافر سمجھتے ہیں۔

اس شخص نے عرض کیا کہ وہ آپ کو کافر کہتے ہیں تو کہیں لیکن اگر آپ نہ کہیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ فرمایا۔ کہ جو ہمیں کافر نہیں کہتا ہم اسے ہرگز کافر نہیں کہتے لیکن جو ہمیں کافر کہتا ہے اسے کافر نہ سمجھیں تو اس میں حدیث اور متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت لازم آتی ہے اور یہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔

کافر نہ کہتے اگر حدیث نبوی نہ ہوتی

اس شخص نے کہا کہ جو کافر نہیں کہتے ان کے ساتھ نماز پڑھنے میں کیا حرج ہے۔ فرمایا۔ لا یلدغ المومن فی جحر مرتین۔ ہم خوب آزما چکے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل منافق ہوتے ہیں۔ ان کا حال ہے۔ واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون

سامنے سلامت کہتے ہیں کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی مخالفت نہیں مگر جب اپنے لوگوں سے مخلّی بالطبع ہوتے ہیں تو کہتے ہیں۔ کہ ہم ان سے استہزاء کر رہے تھے۔ پس جب تک یہ لوگ ایک اشتہار نہ دیں۔ کہ ہم سلسلہ احمدیہ کے لوگوں کو مومن سمجھتے ہیں بلکہ ان کو کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ تو میں آج ہی اپنی تمام جماعت کو حکم دیدیتا ہوں۔ کہ وہ ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیں۔ ہم سچائی کے پابند ہیں۔ آپ ہمیں شریعت اسلام سے باہر مجبور نہیں کر سکتے۔ جب اس میں یہ بالاتفاق مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ تو ہم انہیں کس طرح مسلمان کہیں۔ اور ان مکفرین اہل حق کو کافر نہ جانیں ہم کس طرح سمجھیں کہ وہ سچے مسلمان ہیں۔ جب ان کے دلوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کی عظمت نہیں ہے۔ حالانکہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کہ وہ اپنے سید و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کا پاس کرے اور جو کچھ انہوں نے فرمایا اُسی کے مطابق عقیدہ رکھے۔

اس پر اس شخص نے پہر مکرر وہی کہا۔ آپ نے پہر بالتفصیل سمجھایا۔ کہ دیکھو پہلے اپنے ملاں لوگوں سے پوچھ تو دیکھیں۔ کہ وہ ہمیں کیا سمجھتے ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں یہ ایسا کافر ہے کہ یہود و نصاریٰ سے بھی اس کا کفر بڑھ کر ہے پس جیسا کہ یوسف علیہ السلام کو جب مخلصی کا پیغام پہونچا تو آپ نے فرمایا پہلے ان سے یہ تو پوچھو کہ میرا قصور کیا ہے سو آپ صلح سے پہلے یہ تو پوچھئے۔ کہ ہم میں کفر کی کون سی بات ہے۔ ہم تو جو کچھ کرتے ہیں جو کہتے ہیں سب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جلال و عزت کا اظہار موجود ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات۔ ہم تو تینوں طبقوں کے لوگوں کو مسلمان کہتے ہیں مگر ان کو کیا کہیں۔ کہ جو مومن کو کافر کہتے ہیں۔ جو ہمیں کافر نہیں کہتے ہم انہیں بھی اس وقت تک ان کے ساتھ سمجھیں گے۔ جب تک کہ وہ ان سے اپنے الگ ہونے کا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کریں اور ساتھ ہی نام بنام یہ نہ لکھیں۔ کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہیں ✗

تعلیم نسواں

پہر مدرسے صاحب نے پوچھا کہ تعلیم نسواں کے متعلق آپ کے کیا خیالات ہیں۔ فرمایا حدیث ہے۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ۔ میں پہلے مردوں کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ قبل اس کے جو اسلام کی حقیقت معلوم ہو اور اس کی خوبیاں معلوم ہوں۔ پہلے ان علوم کی طرف مشغول ہو جانا سخت خطرناک ہے۔ چھوٹے بچوں کو جب دین سے بالکل آگاہ نہ کیا جائے اور صرف مدرسہ کی تعلیم دی جائے۔ تو وہی باتیں ان کے بدن میں شیر مادر کی طرح پر جائیں گی۔ پہر سوا اس کے اور کیا ہے۔ کہ وہ اسلام سے پہر جائیں عیسائی تو بہت کم ہوں۔ کیونکہ تثلیث و کفارہ اور ایک انسان کو خدا ماننے کا عقیدہ ہی کچھ

المفتی

ایک شخص نے جو اپنی جماعت میں داخل ہیں اور پشاور کے ہیں بذریعہ خط حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ بچہ ہونے کے واسطے کچھ رسوم گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہے لیکن عام رسم ایسی پڑگئی ہے کہ پشاوری بعض بعض اس سے زیادہ یا اس کے علاوہ بھی لیتے ہیں اور زمیندار بخوشی خاطر خود ہی بغیر مانگے کے دے دیتے ہیں آیا اس کا لینا جائز ہے یا کہ نہیں فرمایا۔ اگر ایسے پیسے کی خبر باضابطہ حکام تک بالفرض پہنچ جائے اور بموجب قانون اس پر فتنہ اٹھنے کا خوف ہو سکتا ہو۔ تو یہ ناجائز ہے۔

فونوگراف میں نظم ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا جائز ہے کہ حضور کی نظمیں فونوگراف میں بند کر کے لوگوں کو سنائی جائیں۔ فرمایا اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ تبلیغ کی خاطر اس طرح سے نظم فونوگراف میں سنانا جائز ہے کیونکہ اشعار سے بسا اوقات لوگوں کے دلوں کو نرمی اور رقت حاصل ہوتی ہے۔

افریقہ میں انجمن احمدیہ کی ضرورت ہر جگہ سے خبریں آرہی ہیں کہ انجمن ہائے احمدیہ باقاعدہ بن گئی ہے۔ مگر تا حال افریقہ میں پوری چستی کے ساتھ احباب افریقہ کو ایک باضابطہ انجمن میں منسلک کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ ہماری رائے میں تمام افریقہ کے واسطے ایک جدا انجمن ہونی چاہیئے جس کا نام انجمن افریقہ ہو۔ اور پھر اس کے ماتحت مختلف شہروں میں انجمن ہونی چاہیئے۔ افریقہ کے معزز دوستوں کو اس کام میں پیچھے نہیں رہنا چاہیئے جو بہت جلد انجمنوں کا انعقاد کرانا چاہیئے۔

ریویو

مقناطیسی قوت ترجمہ سید عبدالرحمن صاحب آنریری سیکرٹری یونین کلب میرٹھ

قیمت ۳/ یہ ایک چھوٹا سا رسالہ جس میں علم مسمریزم کے ابتداء اور ترقی اور اس کے ذریعہ سے امراض کے دور کرنے کا طریقہ عمدگی سے بیان کیا گیا ہے کتاب فی الواقع بہت چھوٹے چھوٹے پیرے گراف میں مختلف تحریرات کے ساتھ تمام ضروری امور کا بیان کیا گیا ہے۔ قوت مقناطیسی سے امراض کا علاج بھی طبابت کی ایک شاخ سمجھنا چاہیئے اور اس کے عامل اگر دھوکے باز نہیں اور حسن نیت سے کام کریں تو مخلوق الٰہی کو بہت فائدہ پہونچا سکتے ہیں حقیقی علم توجہ تو وہ ہے جس میں انسان اپنے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان پایدار اور سچی راحت کا وارث بنتا ہے۔ لیکن دنیوی اور ظاہری ہنر کے رنگ میں جس کا تعلق اخلاق یا مذہب کے ساتھ نہیں علم توجہ بھی منجملہ مفید علوم کے ہے۔

کرکٹ گائڈ مصنفہ سید صاحب موصوف مذکورہ بالا قیمت ۱/ - اس میں کرکٹ کے متعلق تمام قواعد - اصطلاحات وغیرہ کا عمدگی سے ذکر ہے سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے طلبا کو چاہیئے کہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ اخیر میں کرکٹ کے متعلق بول چال کے بامحاورہ انگریزی فقرات بمعہ ترجمہ بھی درج ہیں۔ الغرض
The Book is small but concise -

تا اطلاع ثانی تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیئے۔

دفتر اخبار بدر احمدیہ بلڈنگ نولکھا

نوٹ - لفظ لاہور نہ لکھا جاوے - ورنہ خط دیر میں آتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاہور تشریف آوری کی خوشی و شکریہ میں میاں معراج الدین عمر صاحب پروپرائٹر بدر نے براہین احمدیہ کی قیمت میں

انتہائی رعایت کی ہے

جو اصل لاگت سے بھی بہت کم ہے۔

براہین احمدیہ

بے جلد

نہایت خوش خط مٹی کاغذ پر پرانی براہین کے مطابق چھپی ہوئی تا اطلاع ثانی بجائے صہ کے ۲/ میں ملیگی

۵ نسخے کے خریدار کو ۲/ اور ۱۰ نسخے کے خریدار کو ۱/ فی نسخہ کے حساب سے دیجاوے گی اور مجلد کے لئے ۸/ زاید

درسی بے جلد بجائے ۶/ ۴/

مجلد بجائے ۸/ ۶/

دفتر اخبار بدر احمدیہ بلڈنگ نولکھا سے طلب کرو

کھتری سماچار مشین پریس لاہور میں چھپا

ایک انگریز کی حضرت سے ملاقات

دلچسپ اور مفید مکالمہ

(پروفیسر کلیمنٹ ریگ ایک مشہور سیاح ہیئت دان اور لیکچرار ہے۔ اوس کا اصلی وطن انگلستان میں ہے آسٹریلیا میں بہت مدت تک وہ گورنمنٹ کا ملازم افسر صیغہ علم ہیئت رہا۔ سائنس کے ساتھ پروفیسر مذکور کو خاص دلچسپی ہے اور چند کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جبکہ حضرت لاہور میں تشریف لائے۔ تو پروفیسر اوس وقت وہیں تھا اور اوس نے علم ہیئت پر ایک لیکچر ریلوے اسٹیشن کے قریب دیا تھا۔ اور ساتھ میجک لینٹرن کی روشنی سے اجرام فلکی کی تصویریں دکھائی تھیں۔ یہ لیکچر میں نے بھی سنا تھا۔ دوران لیکچر میں پروفیسر کی گفتگو سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہ شخص اندھا دھند عیسائیت کی پیروی کرنیوالا نہیں بلکہ غیر متعصب اور انصاف پسند ہے اس واسطے میں نے اسے ملا اور حضرت اقدس کے دعوی مسیحیت و مہدویت اور اوس کے دلائل سے اوس کو خبر کی۔ ان باتوں کو سنکر وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ میں ساری دنیا کے گرد گھوما ہوں اور میں تو ایسے ہی آدمی کی تلاش میں ہوں اور حضرت کی ملاقات کا ازحد شوق ظاہر کیا چنانچہ وہ اور اوس کی بیوی دو دفعہ حضرت کی ملاقات کیواسطے احمدیہ بلڈنگ میں آئے اور علمی سوالات کئے۔ اون میں سے پہلی گفتگو درج ذیل کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر)

ابتدا

انگریز۔ میں اور میری بیوی آپ کی ملاقات کو اپنے لئے موجب فخر سمجھتے ہیں۔

مسیح۔ میں آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوں۔

انگریز۔ میں ایک سیاح ہوں اور علمی مذاق کا آدمی۔ کائنات عالم پر نظر کرتے ہوئے جب میں دیکھتا ہوں کہ زمین و آسمان میں طرح طرح کے عجائبات بھرے پڑے ہیں اور نظام شمسی کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ عقل چکر کھا جاتی ہے۔ تو میں یقین نہیں رکھتا کہ ان کا بنانے والا خدا کسی خاص فرقے یا کسی خاص کتاب میں محدود ہو۔ مسلمانوں کا مذہب ہو یا عیسائیوں کا ہی۔ یہودیوں کا ہی۔ میں کسی کی خصوصیت نہیں کرتا۔ میں صداقت کو چاہتا ہوں۔

خدا کسی خاص قوم کا نہیں

مسیح۔ واقعی یہ بات صحیح نہیں کہ ایک خاص فرقے ایک خاص قوم میں خدا اپنا مقام رکھتا ہو۔ صحیح بات یہی ہے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے اور جیسا کہ ظاہری اجسام کے لئے سب کی پرورش کرتا ہے اور اوس نے انسان کے جسمانی آرام کے لئے اجرام سماوی۔ ہوا۔ اناج۔ پانی وغیرہ اشیاء پیدا کیں۔ ایسا ہی وہ روحانی زندگی کے لئے بھی سامان مہیا کرتا رہتا ہے یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی قرآن میں لکھا ہے کہ خدا رب العالمین ہے۔ وہ ہر زمانہ میں ہر قوم کی اصلاح کے لئے اپنے پاک بندے بھیجتا رہا ہے اور بھیجتا رہے گا۔ وہ وقتاً فوقتاً اصلاح کرتا رہا اور کرتا رہیگا جان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ یعنی کوئی بستی اور قوم نہیں جس میں خدا کیطرف سے نذیر نہیں آیا۔ کتابوں میں جو اختلاف ہے۔ وہ درحقیقت اختلاف نہیں۔ بلکہ ہر زمانہ میں قابل اصلاح امور کی اصلاح ہوتی رہی ہے اس کی مثال طبیب کے نسخے سے دیجاتی ہے جوں جوں بیمار کی حالت بدلتی جاتی ہے۔ نسخہ بھی بدلتا جاتا ہے دنیا میں جب اعمال کا فساد بڑھ جاوے اور لوگوں کی عملی زندگی بالکل خراب ہو جاوے اور اعتقادات میں بھی فساد پڑ جاوے۔ لوگ خدا کو چھوڑ کر بت پرستی کیطرف مشغول ہو جائیں تو اوس کی عزت تقاضا کرتی ہے کہ کسی مصلح کو پیدا کرے۔ اصلاح خدا کے قانون قدرت سے باہر نہیں جیسے ہم لوگوں کے لئے وہ ہوا ۔۔۔ اناج مفید نہیں۔ جو آدم کے وقت تھا۔ بلکہ تازہ ہوا تازہ برسات تازہ اناج کی ضرورت ہے اور ضرور ہے کہ ہمارے لئے الگ موسمی برسات ہو۔ اسی طرح خدا کی عادت ہے۔ کہ آسمانی سلسلہ کی گذشتہ پرورش ہمارے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی خدا کا منکر ہے تو اوس کے لئے بحث کا الگ طرز ہے اگر کوئی خدا کے وجود کا قائل ہے تو ان دو سلسلوں کو مقابل رکھکر فائدہ حاصل کرے یعنی ایک جسمانی سلسلہ اور ایک روحانی سلسلہ۔ جیسے وہ خدا موسمی برسات و ہوا سے جسمانی سلسلے کو تازہ کرتا رہتا ہے اسی طرح روحانی سلسلہ کو روحانی بارش سے۔ اگر جسمانی سلسلے کی پرورش کرنے والی اشیاء آب نا پیدا ہو جاویں تو وہ سلسلہ نہیں رہتا اسی طرح اگر کہیں کہ روحانی سلسلے کے لئے جو کچھ تھا۔ (از قسم وحی و الہام و نشانات) وہ پیچھے رہ گیا۔ تو روحانی سلسلہ بھی مفقود سمجھو اور یہ ناممکن ہے۔ پس کیا یہ ضروری نہیں کہ زمانہ میں معارف و تازہ حقائق پیدا ہوں۔

انبیاء کا جو سلسلہ چلا آتا ہے اس کو ایک ہی نقطہ پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کا سلسلہ ایک نہیں۔ جو لوگ اپنے پاس ثبوت رکھتے ہیں اون کو معمولی انسان کہنے سے کہ یہ معمولی آدمی ہوں رد نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اگر کسی کا حق ہے تو یہ کہ وہ ثبوت طلب کرے۔ سو ہم بتاتے ہیں۔ کہ ہمارا ثبوت قصے کہانیوں پر موقوف نہیں بلکہ ساتھ ہی موجودہ وقت موجود ہیں۔ جیسے بڑا ہیئت دان نظام شمسی پر نظر ڈالنے سے منصف مزاج ہوگا۔ تو یہ کہیگا۔ کہ کوئی اس کا صانع ہونا چاہیئے مگر نبی یہ بتاتا ہے کہ واقعی "خدا" ہے

دنیا کب سے ہے

انگریز۔ یہ ایک چھوٹی سی زمین ہے۔ میں یقین کرتا ہوں اور بھی کئی زمینیں ہیں اور اور بھی کئی سلسلے ہیں۔ مجھے یہ عقیدہ غلط معلوم ہوتا ہے کہ صرف چند ہزار برس سے دنیا کی پیدائش شروع ہوئی۔ اور خدا نے آدم و حوا کو پیدا کیا۔ پھر ایک پھل کھانے سے اون کی سب اولاد گنہگار ہو گئی۔

مسیح۔ ہم کب کہتے ہیں کہ صرف یہی زمین ہے جس میں خدا کی خدائی ہے۔ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آیا۔ ممکن ہے کہ اور ستارے وغیرہ میں آبادی ہو اور ایسی مخلوق اس میں ہو جو نبوت کی محتاج ہو۔ تو خدا نے وہاں بھی ضرور نبی پیدا کئے۔ دوسرا عقیدہ بھی غلط ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ ولا تزر وازرة وزر اخرى۔ کوئی کسی کے لئے گنہگار نہیں ہو سکتا۔ ہمارا ہرگز یہ مذہب نہیں۔ کہ اسی چھوٹی سی زمین میں جو کچھ ہے اسی کیلئے ہے اور اسی کے لئے سب سلسلہ ہے۔

حقیقت گناہ

انگریز۔ دو باتیں پوچھنی چاہتا ہوں گناہ کس چیز کو کہتے ہیں۔ ایک ملک کا آدمی ایک چیز کو گناہ قرار دیتا ہے۔ دوسرا اوس کو عین ثواب جانتا ہے۔ علمی طور سے یہ مانا جاتا ہے۔ کہ انسان کیڑے سے ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچا ہے اور آخیر جزو اس کے لئے یہ امتیاز پیدا ہو گیا۔ اس امتیاز کے ذریعے سے ایک کو اچھا اور ایک کو برا کہتا ہے۔ دوم شیطان کیا چیز ہے اور خدا ایسا وسیع علم والا قادر ہو کر کیوں اسے ۔۔۔ دیتا ہے کہ شیطان اپنی بدی پھیلاوے۔

مسیح۔ ۔۔۔ ہم اس بات کو مانتے ہیں۔ آپ ان دو باتوں پر ہم گفتگو کرتے ہیں۔ انسان کی زندگی اسی دنیا تک محدود

موعود آنے سے پہلے اولیاء اللہ ہوئے اور آنیوالا مسیح یا مہدی مزعومۂ اصغر علی۔ ان سب کی نسبت بھی یہی سوال ہو سکتا ہے۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا۔

(۴) لا یجتمع امتی علی الضلالۃ

چونکہ سوادِ اعظم سے مراد گروہ کثیر لینا اون کی عادت ہے گو یہ وہ درست کر دیا ہے اور ان تطع اکثر من فی الارض۔ اس کی تردید ہے۔ مگر تاہم اگر پوچھتے ہیں۔ کہ [illegible] پھر تمام امت کا اجماع ہو چکا ہے جن سے کہ خلاف احمدیوں کا فتویٰ ہے۔

(۵) اگر یہ پیشگوئی بھی صحیح ہوئی ہو۔ تو میں ایمان لاؤں۔

حضرت! پیشگوئیاں تو ہزاروں پوری ہو چکی ہیں مگر آپ لو لا انزل علیہ آیۃ پکارتے چلے جاتے ہیں۔ آپ جیسے بڑا اعتراض جس پیشگوئی پر سمجھتے ہیں پیش کریں۔ انشاء اللہ ایک ادنیٰ خادم مسیح موعود کا آپ کی تشفی کرا دیگا۔

(۶) مرزا صاحب نے کیا معجزہ دکھایا ہے۔ پانچویں تو مرزائیوں میں بھی باقی ہیں۔ جلوہ میں تمہیں کوئی فرق ہو تو دکھا دیں۔ اصغر علی صاحب! آپ غور کریں یہ حملہ آپ نے تمام انبیاء کرام اور ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین پر کیا ہے یا حضرت مرزا صاحب پر! ایک مدعی علم و فضل کے مونہہ سے یہ کلمات سنکر میں تو انگشت بدندان رہ گیا۔ دیکھا مامورین اللہ سے بغض کا نتیجہ کہاں تک پہنچا دیا۔

ایک اور صاحب آئے تھے۔ آپ نے تالیوں کا ایک لمبا فقرہ یاد کر رکھا تھا۔ جو ایک دم میں کہہ جاتے تھے آپ نے ایک اشتہار پڑھا۔ جس میں حضرت اقدس اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ تم کامل ایمان پیدا کرو۔ اور ٹھٹھے کی مجلسوں سے الگ رہو۔ پھر آپ نے عجب منطق چھانٹی۔ چنانچہ کہا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مرزائیوں میں ایمان نہیں۔ جبھی تو کہا گیا کامل ایمان پیدا کرو اور وہ ٹھٹھے کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ جبھی اس سے منع کیا۔ کوئی اس بندۂ خدا سے پوچھے۔ کہ کسی چیز سے نہی اوس کے وجود پر دال ہے۔ تو لا تقربوا الزنا کہتے وقت تمام مخاطب صحابہ اس میں نعوذ باللہ ملوث تھے؟ کیسی بیہودہ دلیل ہے۔ پھر آپ نے ایک نظم حضرت صاحب کی پڑھی۔ جب ع

[illegible] انبیاء۔ مگر [illegible] بڑھکر مقام احمد ہے

پڑھ کر سنائی کیا کہ یہاں احمدیاں اپنے تئیں کہتے ہیں مولانا عبد اللہ صاحب ٹونکی نے آواز دی۔ نقل کفر کفر نباشد۔ یہ ان لوگوں کی سمجھ کا یا نیک نیتی کا نمونہ ہے۔

پھر مولوی غلام اللہ قصوری نے اپنے استخارہ کا حال بیان کیا اور اس میں عجیب عجیب باتیں کہیں جیسے کسی نادان [illegible] ایک طرف تو کہا کہ نبوت بکلی ختم ہو چکی ہے جزوی نبوت کیا چیز ہے۔ دوسری جانب خود ہی مونہہ سے نکل گیا۔ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے آپ اپنے خواب پر نازاں ہیں اور جزوی نبوت کا دعویٰ اپنے نفس کیلئے منسوب کرتے جاتے ہیں۔ حضرت صاحب کی بڑی عمر [illegible] دیکھنے کا بار بار ذکر کرتے اور یہ خیال کرتے کہ مامور من اللہ کا چہرہ آئینہ کلام ہوتا ہے۔ پھر ایک طرف تو کہا کہ میں نے طلب حق کیلئے استخارہ کیا۔ دوسری طرف یہ کہ پہلے مرزا صاحب کو کہا کہ میں تمہارا سخت مخالف ہوں [illegible] استخارہ کو کل خیالات نفسانی سے پاک ہو کر کیا جاتا ہے نہ کہ عداوت کا خیال ساتھ رکھ کر اور پہلے ہی ایک رائے قائم کر کے۔ پھر ایک طرف تو کہا۔ کوئی خدا کا بندہ اوٹھے پھر ملاقات مرزا صاحب سے کرائے۔ وہ اپنا مسیح موعود ہونا ثابت کریں۔ سب سے پہلے ایمان لانے والا میں ہوں۔ دوسری طرف دوبارہ یہ کہا۔ کہ اگر مرزا اس جگہ میں اپنے اس کو اوٹھا کر آسمان پر لے جائے اور پھر آسمان سے نیچے اتار دے اور کہے کہ اے غلام اللہ تو مجھ پر ایمان لا تو میں ہرگز نہ مانوں۔ مجھے اس متناقض کلام سے سخت حیرت ہو رہی تھی۔ پھر مسلمانوں کو بار بار بھڑکایا کہ تم کچھ کرتے نہیں۔ گورنمنٹ میں مرزا کے خلاف عرضی دو۔ ادھر یہ مولوی اصغر علی روحی نے ایک کتاب سے عبارت پڑھی اور کسی نوربخشیہ فرقے کا ذکر کیا۔ اور اون کے ضال و مضل ہونے کی یہ دلیل دی کہ وہ کہتا تھا۔ میں تمہارے اختلاف اٹھانے آیا ہوں اور عقائد فاسدہ کی اصلاح کرنے اسی طرح مرزا کہتا ہے۔ پس یہ جھوٹا ہے۔ کیوں جناب اگر یہ قول کسی کے کذب کی دلیل ہو سکتا ہے۔ تو امرت لاعدل بینکم و لابین لکم بعض الذی تختلفون فیہ۔ کہنے والے پر بھی یہی فتویٰ لگاؤ گے۔ پھر بیان کیا کہ اس قسم کے لوگوں کو زجر و توبیخ چاہئے باز نہ آئیں۔ تو واجب القتل ہیں۔ مجھ مولوی اصغر علی صاحب کے خوفناک خیالات و عقائد سے

جو وہ احمدیوں کی نسبت رکھتے ہیں ڈر ہے۔ کہ وہ کہیں اسلامیہ کالج کے بہت سے احمدی لڑکوں کے لئے تکلیف دہ ثابت نہ ہو۔ کیونکہ جو احمدیوں کو واجب القتل سمجھتا ہے اور اس کو جا بجا یہ اعلان کرتا ہے وہ احمدی طلباء کو محبت و شفقت سے کیا پڑھائے گا۔ کہیں یہ عقیدہ عملی صورت میں رنگ نہ لائے۔ انجمن حمایت اسلام کی کارکن کمیٹی کی خصوصیت سے توجہ درکار ہے۔ کیونکہ ہماری جماعت کے بہت سے طالب العلم ان سے پڑھتے ہیں۔ پھر حمایت الاسلام کا ملازم اور نمک خوار ہو کر اونہوں نے حمایت الاسلام کی توہین سنی اور خاموش رہے۔ جب جعفر زٹلی صاحب بالقاب نے دو چار بار حمایت اسلام والوں کو اسلام کا مخالف کہا اور بیان کیا کہ اونہوں نے ہمیں وعظ کے لئے اپنے کالج کی زمین نہیں دی۔ اس کے بعد ایک پنجابی شاعر نے مغلظات سے پر ایک نظم پڑھی۔ اس پر خوب خوب تالیاں بجائی گئیں۔ یہ سب کچھ علمائے کرام مولوی اصغر علی روحی مولوی فاضل عبد اللہ ٹونکی وغیرہ حضرات کی موجودگی میں ہوا۔ کیا تالیاں پیٹنا شرعاً جائز ہے اور کیا ان علماء میں سے کسی نے منع کیا۔ کیا ذاتی حملے اور ایسی فحش گالیاں بک کر احمدیوں کا دل دکھانا شرافت تھا اور پھر یہ کہ اس نظم کو چھاپا جائے۔ مگر میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں یہ نظم کبھی نہ چھپیگی۔ فحش نویسی کے جرم میں ماخوذ ہو جانا نہایت ہی یقینی امر ہے۔

سب سے اخیر میں ان علماء کی شرافت و متانت و علمیت کی فاتحہ پڑھتے ہوئے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مولانا مولوی نور الدین صاحب درس دیتے ہیں۔ مگر کیا کوئی غیر احمدی ثابت کر سکتا ہے۔ کہ کبھی اشارۃً یا کنایۃً چہ جائیکہ صراحتاً مولوی صاحب نے کبھی اپنے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے کسی کو برا بھلا کہا بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ اونہوں نے کبھی خصوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر بھی نہیں کیا۔[1] یہ ہے امن پسندی ✻

نوٹ [1] جو محبت و اخلاص حضرت [illegible] المکرم [illegible] صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ہے وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ باوجودیکہ ایسا طبیب ہونے کے جو کسی بڑے شہر میں رہکر کم از کم ایک ہزار روپیہ ماہوار بلا تکلف بغیر کسی اشتہار دینے کے کما سکتے

نہیں۔ بلکہ وہ ایک قسم کی دائمی زندگی رکھتا ہے۔ تمام قسم کی راحت وخوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ جو شخص اس کو چھوڑتا ہے۔ خود وہ گویا اس سے چھوڑتا ہے۔ اس حالت میں اسے کہا جاتا ہے کہ اوس نے گناہ کیا۔ پھر خدا نے محض انسانوں کی فطرت پر نظر کر کے جو اعمال ان کے حق میں مضر پڑتے ہیں۔ اون کا نام گناہ رکھدیا اون میں سے بعض مناہی ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کی تہ کی حکمت تک انسان نہ پہونچ سکے۔ جو شخص چوری کرتا ہے وہ بیشک دوسرے کا نقصان کرتا ہے مگر اس کے ساتھ اپنی پاک زندگانی کا بھی نقصان کرتا ہے۔ اسی طرح جو زنا کرتا ہے۔ وہ بھی دوسرے کے حق میں دست اندازی کرنے کے علاوہ اپنا نقصان بھی کر لیتا ہے۔ پس جس قدر باتیں انسانی پاکیزگی کے خلاف ہیں جن سے انسان خدا سے دور ہو جاوین۔ وہ گناہ ہے بعض باتیں ایسی بھی ہیں۔ جو عام سمجھ میں نہ آسکیں مگر یقین رکھو کہ خدا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ وہ ان میں سے وہی بات تجویز کرتا ہے۔ جو اس کی فطرت کے لئے بہت ضروری ہو۔ جیسے ڈاکٹر بیمار کے لئے کچھ تجویز کرتا ہے تو اب بیمار اس پر اعتراض کرے تو یہ اوس کی غلطی ہے۔ بیمار کو تو ڈاکٹر کا مشکور ہونا چاہیئے مگر اللہ تعالیٰ کو کبھی نقصان دینے والی مضر اشیاء کی نسبت بتانا تو وہ بھی اس کا اختیار تھا۔ مگر وہ رب العالمین ہے اس نے اس نے بتا دیا۔ جیسے بیماروں کے لئے پرہیز ہیں جن کا اور ارتکاب گناہ ہے۔ اسی طرح روحانی سلسلہ میں بعض پرہیز ہیں جن پر کاربند رہنا خود ادمی کے لئے مفید ہے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ انسان کی سچی پاکیزگی اور سچی راحت اور آرام کا موجب خدا کی محبت اور اس کا وصال ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنے تقدس کی وجہ سے نہیں چاہتا۔ اون کا نہ چھوڑنا گناہ ہے۔ پھر یہ بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گناہ والی چیزوں کو تقریباً تمام قومیں گناہ مانتی ہیں مثلاً سب مذاہب میں چوری۔ جھوٹ۔ زنا گناہ ہے اور سب کو تسلیم ہے۔ کہ یہ اللہ کے تقدس کے خلاف انسانی فطرت کے مضر ہیں۔ پھر ہر ایک شخص اپنے گناہ کو محسوس کر لیتا ہے ایک شخص کسی کے بچہ کو مار دے تو خود محسوس کر لیتا ہے۔ کہ میں نے برا کیا۔ بجائے کہ مر ... دے۔ تو سمجھتا ہے۔ کہ نیکی کی۔ پس گناہ کی پہچان مشکل نہیں۔ اور نہ اس کا ... بت ... ہیں

کوئی ایسا اختلاف ہے۔ شیطان کے بارے میں جیسے کہ میں نے کئی مرتبہ بیان کیا۔ انسان کی سرشت میں دو چیزیں رکھی گئی ہیں۔ ایک قوت نیکی کیطرف کھینچتی ہے اور دوسری بدی کی تحریک کرتی رہتی ہے۔ یہ اس لئے تا اس آزمایش میں پڑکر پاس ہو اور بدی سے رکنے کا ثواب پائے اور الٰہی اطاعت کا انعام حاصل کرے۔ دوسرے لفظوں میں۔ اس بدی کے محرک کو شیطان کہلو۔ ہم اکیلے شیطان کے قائل نہیں۔ بلکہ ہم تو شیطان کے ساتھ فرشتہ کے بھی قائل ہیں۔ ہم ان باتوں کے قائل نہیں۔ جیسے عیسائی کہتے ہیں۔ بلکہ ہم داعی خیر کو فرشتہ اور داعی شر کو شیطان سے تعبیر کرتے ہیں

باعث وجود گناہ

انگریز۔ گناہ کا وجود ہی کیوں ہے

مسیح۔ خدا کبھی بدی کا ارادہ نہیں کرتا نہ وہ بدی پر راضی ہے۔ مگر اوس نے انسان کو نیکی و بدی کا اختیار دیا۔ تا نیکی پر ثواب کا مستحق ہو۔ کیونکہ اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا۔ تو خیر کا بھی نہ ہوتا۔ اس بات کو خوب سمجھ لو۔ کہ اگر گناہ نہ ہو تو خیر بھی نہ ہو۔ نیکی کیا ہے۔ یہی کہ اگر چوری کا موقعہ ہو۔ تو چوری نہ کرے۔ زنا کا موقعہ ہو زنا نہ کرے۔ اب دیکھو۔ چوری و زنا کا وجود تھا۔ جبھی تو اس سے بچنے کا نام نیکی ہوا۔ پس بدی کے پیدا کرنے میں یہ حکمت تھی۔ دراصل یہ بدی بھی نیکی کی خدمت میں لگی ہے۔ دوسرا جواب یہی ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو مانتا اور اوسے علیم وحکیم جانتا ہے۔ اسے اس کے فعلوں پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً کوئی شخص پوچھے۔ سورج اس طرف کیوں جاتا ہے۔ اس طرف کیوں نہیں جاتا۔ تو یہ غلط ہے

اس کے بعد پھر زیادہ تشریح کے طور پر فرمایا۔

ایک شخص چیخنے کے سوا نہیں بول سکتا۔ جو کسی کو پسند نہیں ہے اور دوسرا وہ ہے جسکی آواز ہی نرم ہے تو اب نرم آواز کا ثواب پہلے ہی کو ملیگا۔ حالانکہ اگر ایک یہ حالت رکھتا ہے ہی نہ سکتا۔ تو اوس کے لئے کوئی کام نیکی ہو ہی نہ سکتا۔ اصل میں افراط و تفریط کی حالت ہی نیکی بتاتی ہے۔ پھر چونکہ اوسے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ ہر شخص ہر پہلو میں ترقی کر سکتا ہے۔ اس لئے دراصل بدی نیکی بنانے میں مدد دے رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر بدی کی طاقت انسان میں نہ ہوتی۔ تو نیکی کا وجود بھی نہ ہوتا۔ مثلاً پرندوں میں وہ ایک ہی طرز پر ہیں اب ان کا کوئی کام نیکی کا نہیں سمجھا جاتا۔ جیسا کہ بدی کا نہیں سمجھتے

انسان میں اگر اخلاق ذمیمہ نہ ہوتے۔ تو کس طرح اس کے خلاف کو اخلاق حمیدہ لیتے۔ جب ہم کہتے ہیں فلان نیک ہے۔ تو بدی کا تصور اوس کے ساتھ ضروری ہے یعنی فلان بدی کے خلاف اسمیں اخلاق ہیں۔ اگر ایک ہی پہلو پر انسان کو پیدا کیا جاتا۔ تو دوسرے پہلو پر ثواب یا عقاب نہ ہوتا۔ اللہ نے ہر انسان کو دونوں پہلوؤں پر قادر کیا ہے۔ جب ہی نیکی طرف جانے سے انعام ملتا ہے۔ کیونکہ اوس نے نیکی کی مگر اس نیکی کا وجود جب ہی ہوا کہ پہلے اس میں انتقام کی قوت تھی۔ اگر کسی کے ہاتھ نہیں اور وہ کہے کہ میں نے فلان بے گناہ کو مکہ نہیں مارا۔ تو یہ نیکی نہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے کوئی انکار کر سکے۔ کیونکہ بدیہیات محسوسہ مشہودہ کا انکار نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک قوت جو انسان کو دیگئی ہے۔ وہ بذاتہ بری نہیں بلکہ اس کا بداستعمال (خلاف موقعہ ومحل) اوس سے بدی پیدا کراتا ہے۔

ازانجملہ فرمانے کے بعد انگریز کے دل میں ایک سائنس کا مسئلہ پیدا ہوا۔ کہ دنیا میں دو طاقتیں ہیں مثبت اور منفی۔ مثبت کو استعمال کرتے جائیں۔ تو منفی بڑھتی جائے گی۔ اسی طرح اگر ہم نیکی کو استعمال کرینگے۔ تو بدی بڑھ کر دنیا کو تباہ کر دے گی۔

اسپر اسے سمجھا دیا گیا۔ کہ خدا اور انسان کے درمیان ایک خاص تعلق ہے۔ انسان اللہ کو ملنا چاہتا ہے۔ اس میں جدائی ڈالنے والی چیز گناہ ہے۔ جوں جوں تعلق بڑھتا جاتا ہے۔ قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک خاص نقطہ پر پہونچکر جھٹ ایکدوسرے سے مل جاتا ہے

نجات عیسوی

انگریز۔ میرے دو سوال ہیں (۱) عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ شیطان سے دنیا گمراہ ہو گئی۔ خدا نے پھر دوبارہ آکر اسے نجات دیا۔

مسیح۔ ہم تو اس کو لغو سمجھتے ہیں۔ جو اس کے قائل ہیں ان سے پوچھا جائے۔

ترقی ہے یا تنزل

انگریز۔ دنیا کے علم نظارہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انسان ادنےٰ سے اعلےٰ حالت کیطرف ترقی کر رہا ہے مگر عیسائی کہتے ہیں کہ انسان اعلےٰ سے ادنےٰ حالت کو پہونچا۔ پہلے اوس نے آدم کو پیدا کیا اور وہ گناہ سے ادنیٰ حالت کو پہنچا

مسیح۔ ہمارا عیسائیوں سا عقیدہ نہیں بلکہ ہم نتیجہ قول کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ آدم کو جو جنت سے اتارا

بقیہ امر سلکاری اور یہ ہے ہمارا حوصلہ و تحمل و بردباری۔ کہ یہ سب کچھ سنکر احمدی جماعت نے کوئی جوش نہیں دکھلایا۔ ان کے سینے چھلنی کر دئے گئے۔ مگر انہوں نے اُف تک نہیں کی۔ یہ امام ہمام کی مقدس تعلیم کا نتیجہ ہے سننے والے سنیں۔ دیکھنے والے دیکھیں۔ غور کرنے والے غور کریں۔

تشحیذ الاذہان

چونکہ رسالہ کی چھپوائی کا انتظام قادیان میں عمدہ طور سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لاہور میں چھپوائی کا بندوبست کیا جاوے اس لئے ماہ جون کا رسالہ بروقت شائع نہیں ہو سکیگا احباب مجھے معذور سمجھیں۔ انشاء اللہ جون و جولائی کا پرچہ اکٹھا شائع ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

عبدالرحیم مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲ - ہیں اور باوجود ایک زمیندار جائداد اور مکانات کے حضرت مہدی کی خاطر ایک گاؤں میں رہتے ہیں اور ایسے عشق (اگر یہ لفظ بولنا درست ہے) سے رہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ان کو ایک لاکھ روپیہ روزانہ بھی دے تو وہ ایک روز کے واسطے الگ نہیں ہونا چاہتے۔ ان اپنے امام کا حکم ہو تو پھر جان بھی قربان ہے ہر ایک سفر کیا ہر ایک سختی سے سخت تکلیف برداشت کرنے کیواسطے طیار ہیں۔ یہ وہ محبت کا رنگ ہے جو کوئی مرید اپنے مرشد کے لئے نہیں دکھا سکتا۔ لیکن باوجود ایسی محبت کے آپکے وعظ زیادہ تر عظمت الٰہی کے بیان اور تقوے اور صلاحیت کے طریق سکھلانے پر اور حقانیت اسلام کے دلائل پر مشتمل ہوتا ہے اسی ضمن میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر بھی آ جاتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے بیان کرنے میں وہ اکثر ایسے محو ہوتے ہیں کہ اپنے امام کے خاص بیان کیطرف بھی کم آتے ہیں چہ جائیکہ مخالفوں کا ذکر چھیڑ بیٹھیں اور ایسے لوگوں کے تذکرے سے اپنا اور سامعین کا وقت ضائع کریں۔ ہاں حضرت مسیح موعود

بدر مسیح لاہور

مورخہ ۲۴ - ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۶ مئی ۱۹۱۰ء

خدا کی تازہ وحی

۹ مئی ۱۹۱۰ء - ۱ - سر نگوں

۲ - الرحیل ثم الرحیل

۱۵ مئی ۱۹۱۰ء - ڈر و مت مومنو

۱۷ " " - اِنّی مع الرسول قوم

بیعت لاہور میں سلسلہ بیعت بہت کثرت سے جاری ہے۔ اور اس قدر مریدین سلسلہ حقہ میں ان تھوڑے سے ایام میں داخل ہوئے۔ کہ ہم سردست ان کے اسماء کو اخبار میں درج کرنے کی گنجائش نہیں دیکھتے۔ لیکن رفتہ رفتہ کوشش کی جائے گی۔ کہ وہ سب نام درج ہوں گے۔ باوجود اس مخالفت کے جو بعض نادان اب تک کر رہے ہیں یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ خدا کے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا۔

احمدیہ ہوٹل باہر سے آنیوالے مہمانوں کیواسطے احمدیہ بلڈنگ میں ایک نان بائی کی دکان کا انتظام کیا گیا ہے۔ جہاں سے کھانا عمدہ مل سکیگا اور احباب کو انشاء اللہ تکلیف نہ ہوگی۔

تقریر حضرت کی تقریر انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ مئی کو اتوار کے دن ہوگی۔

درس قرآن حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف روزانہ احمدیہ بلڈنگ کے میدان میں ہوتا ہے یہ درس ابتداء قرآن شریف کا شروع کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے

اعلان متعلق بورڈنگ و عمارت مدرسہ تعلیم الاسلام

تمام احباب کو جن کے بچے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پاتے ہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ہر ایک قسم کا روپیہ متعلق اخراجات خوراک وغیرہ بورڈنگ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ روانہ کیا کریں۔ کیونکہ بحکم صدر انجمن احمدیہ بورڈنگ کا حساب و کتاب دفتر محاسب میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اور کسی صاحب کے نام روپیہ اس قسم کا روانہ نہ کیا جاوے۔

۲ - جناب سکرٹری سب کمیٹی تعمیر نے درخواست پیش کی تھی کہ عمارت نو مدرسہ و بورڈنگ ہوس جو اب بننے والی ہے خام بنے۔ نیز بہ حسب ذیل فوائد بیان کئے گئے۔

۱ - خرچ کم ہوگا۔ جسے موجودہ جماعت بآسانی برداشت کرلے گی اور عمارت بھی اس قدر دیرپا ہوگی۔ کہ بعد میں آنے والی جماعت بہتر تابعین اپنے سرمایہ اور اپنے زمانہ کے فیشن کے مطابق عمارت پھر بنالے گی۔

۲ - زلزلوں سے خام مکان نسبتاً محفوظ رہتا ہے۔

۳ - خام مکان نسبتاً ٹھنڈا ہوتا ہے۔ خرچ کم ہونے کے باعث حفظان صحت کے قواعد کے مطابق بنوائے جاسکتے ہیں۔

۴ - اور مکانات مثلاً علیگڈھ وغیرہ میں بھی بورڈنگ خام ہی پسند عام ہے۔ اب یہ عاجز موافق فیصلہ صدر انجمن احمدیہ احباب احمدی کی خدمت میں ملتمس ہے کہ مفصلہ ذیل امور کی نسبت اپنی رائے سے اس خاکسار کو جلد مطلع فرما دیں۔

۱ - بورڈنگ پختہ بنے یا خام؟ (۲) مدرسہ پختہ ہو یا خام؟ (۳) ایک رائے یہ بھی ہے۔ کہ بورڈنگ غلافی بنے۔ یعنے باہر ایک اینٹ پختہ ہو اور اندر سے کچی ہو۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سکرٹری

رشتہ ناطہ بعض معزز احمدی ... جو ارائیں قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنی لڑکیوں کے رشتے ... کرنا چاہتے ہیں

نہیں استعمال کرتے نہ یہ استعمال کے لائق ہیں کیونکہ محبت کا لفظ سوز و گداز رکھتا ہے۔ غضب کرنے والا بھی تکلیف میں آتا ہے۔ اشتعال دکھ پہنچاتا ہے۔ پس ایسے ناقص لفظ ان ناقص معنوں کے ساتھ استعمال نہیں کرتے۔ (یہاں یہ نکتہ حکیم الامت کا ذکر کردہ قابل یاد رکھنے کے ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے اسماء میں کہیں محب اور غاضب کا لفظ نہیں۔ یہ صیغے بطور اسم فاعل و صفت مشبہ نہیں۔ ان فعلی رنگ میں ہے۔ فان اللّٰہ یحب المتقین۔)

پروفیسر نے اس پر زیادہ تشریح چاہی کہ ایسے طبقہ کا جانور ادنیٰ کو کیوں کھاتا ہے۔

مسیح موعودؑ۔ میں نے اسی بنا پر کہا ہے کہ جو اس کا نام محبت یا غضب۔ ہم اس کی ایسی تشریح نہیں کرسکتے۔ جیسا انسانوں کے متعلق کرتے ہیں اس کا وسیع انتظام پر از حکمت ہے۔ اس کے نظام میں اپنی عقل سے زیادہ دست اندازی نہیں کرسکتے انسان اس کے دقیق مصالح میں دخل دے تو بات اچھا نتیجہ لانے والی نہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ادنیٰ طبقہ کے جانوروں کے لئے اگر تکالیف کا حصہ ہے تو اعلیٰ کے لئے بھی ہے یہ عالم مختصر اور فانی ہے یہاں سے ایک وسیع عالم ہے جس میں خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ہر ایک قسم کی خوشحالی دی جاوے۔ پس جو یہاں دکھ اٹھاتے ہیں۔ وہ دوسرے جہان میں اس کا عوض پائیگا پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اعلیٰ درجے کے جانوروں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ تکلیف سے وہ بھی خالی نہیں۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ مگر شیر اور قسم قسم کے درندے اسے کھا جاتے ہیں۔ پس کوئی دکھ سے خالی نہیں۔ کسی کو کسی رنگ میں تکلیف ہے کسی کو کسی میں۔ پس یہ کہنا غلط ہے۔ کہ کیوں ایک خاص گروہ کو تکلیف میں رکھا گیا۔ کیونکہ تمام مخلوقات کسی نہ کسی طرح دکھ اٹھا رہی ہے۔ چڑیا کو کھانے کے لئے باز ہے۔ تو باز کے لئے کوئی اور قسم کی تکلیف ہے۔ انسان اگر حیوان کو ذبح کرتا ہے تو اس کے لئے اور قسم کی تکلیف ہوگی۔ پس ان دکھوں کے تدارک و تلافی کے لئے دوسرا جہان ہے اس عالم کے بعد جب دوسرا عالم آئے گا تو تلافی ہوگی ہے۔

کہ وہ مالک ہے اور مالک کو سب اختیار ہے۔

تکلیفیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ انسان کو کئی تکلیفوں سے مکلف کیا گیا ہے۔ خدا کی راہ میں مجاہدہ، مشقت سفر، جان دینا۔ اب حیوانوں کو یہ تکلیفیں کہاں ہیں انسان تو دوہری تکلیفیں اٹھاتا ہے۔ ایک قضا و قدر کی تکلیفیں اور دوسری شرعی تکالیف۔

پھر دیکھو کہ انسان کے حواس میں تیزی بہت ہے وہ دکھ کو جلدی محسوس کرتا ہے حیوانات میں یہ احساس کم ہے۔ جیسے خدا نے حیوانات کو عقل نہیں دی ویسا ہی انہیں مستی کی حالت میں رکھا ہوا ہے۔ وہ جو ذبح کے وقت تڑپتا ہے تو یہ حیوانی خواص کا تقاضا ہے احساس مصائب تو دراصل صرف انسان کے لئے ہے جس کے دماغی قویٰ بہت زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ دیکھو جیسے حس کا مرض ہے۔ جیسے کوئی انگلی بھی لگ دے تو سخت تکلیف ہوتی ہے پس یہ نہ سمجھو کہ دکھ صرف ایک خاص طبقہ کے لئے ہیں بلکہ سب کے لئے ہیں۔ اس لئے خدا کے [illegible] پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

پروفیسر۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے ان تکالیف کا عوض ملیگا۔ کیا ادنیٰ جانوروں کو بھی ملیگا۔

مسیح موعودؑ۔ ہاں ہم یقین کرتے ہیں کہ ان کو ملیگا۔

پروفیسر۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ادنیٰ درجے کے حیوانوں کی روح بھی مرنے کے بعد باقی رہے۔

مسیح موعودؑ۔ ہاں کیوں نہ رہینگے۔

انسان کب سے ہے

پروفیسر۔ آدم و حوا جیحون و سیحون کے درمیان پیدا ہوئے تھے۔ کیا امریکہ والے بھی اسی آدم کی اولاد میں جیسا کہ مشہور ہے اور عیسائی کہتے ہیں۔ کہ ایک آدم کی سب اولاد ہیں

مسیح موعودؑ۔ ہم اس بات کے قائل نہیں کہ ایک ہی آدم تھا۔ کئی آدم ہوئے ہیں۔ انی جاعل فی الارض خلیفۃ سے بھی یہی ظاہر ہے۔ کہ آدم کسی کا جانشین تھا ہم توریت کی پیروی نہیں کرتے کہ اس سے پہلے کچھ نہ تھا۔ جو کچھ ہے اس آدم سے ہے اور نہ ہم اس بات کے قائل ہو سکتے ہیں۔ کہ یہ زمانہ چند ہزار برس سے ہے بلکہ پہلے سے یہ سلسلہ چلا آتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ امریکہ والے اسی آدم کی اولاد ہیں محی الدین عربی لکھتے ہیں۔ میں نے حج کیا کشف میں دریافت کیا کیا یہ آدم ہے۔ جواب ملا۔ تو کس آدم کی تلاش کرتا ہے ہزاروں آدم گذر چکے ہیں

ڈارون کی تھیوری

پروفیسر۔ کیا حضور مسئلہ ارتقاء کے قائل ہیں اور اگر مانتے ہیں۔ تو پھر روح کب پیدا ہوئی

مسیح موعودؑ۔ ہمارا مذہب یہ نہیں کہ انسان کسی وقت بندر تھا پھر دُم کٹ گئی اور انسان بن گیا یہ تو صرف دعویٰ ہے۔ بار ثبوت مدعی پر ہے۔ ہم قائل ہو سکتے ہیں اگر کوئی ایسا بندر پیش کیا جائے۔ جو رفتہ رفتہ انسان بن گیا ہو ہم ایسے قصوں پر اپنے ایمان کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔ موجودہ زمانہ کا عام نظارہ جو ہے وہ یہی ہے کہ بندر سے بندر پیدا ہوتا ہے اور انسان سے انسان۔ پس ہمارے خلاف کے وہ قصہ ہے۔ واقعی بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ انسان ہی سے انسان پیدا ہوتا ہے اور پہلے دن آدم ہی بنا تھا۔ روح کے متعلق ہمارا یہ مذہب ہے۔ کہ وہ ایک مخلوق چیز ہے۔ جو اسی عنصری مادہ سے پیدا ہوتی ہے اس کے نظائر ہم نے چشمہ معرفت میں دیئے ہیں یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے اور یہی ڈاکٹری تجربوں سے معلوم ہوتا ہے۔ وہی نطفہ جو ہوتا ہے۔ اس میں روح ہوتی ہے۔ وہ نشوونما ترقی پاتی پاتی بڑی ہو جاتی ہے جبھی تو فرمایا۔ ثم انشأناه خلقاً آخر۔ یہ بات بالکل صحیح نہیں۔ کہ روح ابتدا سے چلی آتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی حکمت پر بہت سے اعتراض ہوتے جاتے ہیں۔ پس ہم کسی ثابت شدہ سچائی سے انکار نہیں کر سکتے۔

اسلام سائنس کے مطابق

پروفیسر۔ مجھے بہت خوشی ہے۔ کہ آپ کا مذہب سائنس کے مطابق ہے۔

مسیح موعودؑ۔ اسی لئے تو خدا نے ہمیں بھیجا تا ہم دنیا پر ظاہر کریں۔ کہ مذہب کی کوئی بات سچی و ثابت شدہ حقیقت سائنس کے خلاف نہیں۔

میٹیریلزم مادی

پروفیسر۔ امریکہ میں [illegible] والے [illegible] ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ زندگی کسی جہان سے اتری ہے۔ جاندار پیدا ہوتا ہے زمین سے۔ زمین میں زندگی کی کیفیت تھی آپ کی کیا رائے ہے اور وہ کہتے ہیں عقل مشتری سے آئی۔

مسیح موعودؑ۔ زندگی اور قویٰ کا سرچشمہ تو

یہ دنیا دارالامتحان ہی کافی ہے

اگر کوئی کہے کہ کیوں کیا تو جواب

ہو گیا۔ تو یہ اس کے کمالات کے اظہار اور ان کو بڑھانے کے لئے تھا (بدر)

بعد الموت

انگریز۔ میں آئندہ زندگی کے متعلق آپ کے خیالات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

مسیح۔ جب اس زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو ایک نئی زندگی نئے لوازم کے ساتھ شروع ہوتی ہے اگلی زندگی اس زندگی کا ظلی اثر ہے۔ جنہوں نے اچھی تخم ریزی کی وہ وہاں اپنے لئے اچھے پھل پائیں گے جنہوں نے بُری تخم ریزی کی وہ پھل بھی بُرا پائیں گے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس زندگی کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی مثال عالم خواب کی سی ہے۔ جس وقت انسان سو جاتا ہے۔ معاً اس زندگی میں ایک انقلاب آ جاتا ہے پہلی زندگی کا نام نہیں رہتا۔ ہم اس مختصر وقت میں زیادہ تفصیل نہیں دے سکتے۔

روحوں سے ملاقات

اس کے بعد مسٹر [illegible] نے کچھ پوچھنا چاہا۔ اجازت پا کر انہوں نے عرض کیا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ جو لوگ اس دنیا سے گذر چکے ہیں ان سے ہم صحیح پیام و اطلاع حاصل کر سکیں۔

جناب مسیح نے فرمایا کہ انسان کشفی طور سے گذشتہ روحوں سے مل سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ روحانی [illegible] ہو۔ بے شک ان سے مفید مطلب باتیں دریافت کر سکتا ہے مگر اس کے لئے بہت [illegible] کی ضرورت ہے۔ جو اس زمانہ کے لوگوں سے نہیں ہو سکتی۔ جو بھی وہ ایسی باتوں سے انکار کرتے ہیں میرا مذہب ہے۔ کہ وہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری میں مردوں سے مل سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح سے میری ملاقات ہو چکی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسا ہی اور اہل قبور سے میں نے ملاقات کی۔

یہ بات تو صحیح ہے۔ مگر ہر ایک کے لئے میسر نہیں۔ انسان کے قلب کی حالت کچھ ایسی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے عجائبات ڈال رکھے ہیں۔ جیسے کنوئیں کو کھودا جاتا ہے۔ تو آخر بہت سی محنت کے بعد مصفا پانی نکل آتا ہے۔ اسی طرح جب تک مجاہدہ پورے طور سے انتہا تک نہ پہنچے صحیح و صاف خبر حاصل نہیں ہو سکتی۔

پروفیسر ریگ کا دوبارہ حضرت کی ملاقات کے واسطے آنا

اور

مشکل مسائل کا حل ہونا

پہلی ملاقات سے پروفیسر کی اس قدر تشفی ہوئی اور اُس کے سوالات پر جو جواب حضرت نے دیئے ان سے وہ اس قدر خوش ہوا کہ اس نے بہت الحاح کے ساتھ درخواست کی کہ ایک دفعہ پھر دوبارہ ملاقات کا موقعہ دیا جاوے۔ چنانچہ حضرت نے کمال [illegible] سے اس کو اجازت دیدی۔ کہ پیر کے دن تیسرے پہر وہ آ کر [illegible] وقت پر پروفیسر صاحب اور ان کی بیوی حضرت کی ملاقات کے واسطے آ گئے اُن کے ساتھ ان کا چھوٹا لڑکا بھی تھا۔ اس دلچسپ مکالمہ کو [illegible] درج ذیل [illegible] کیا جاتا ہے کہ [illegible] حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ترجمان تھے اور اس دفعہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے بھی ساتھ تھے۔

معمولی مزاج پرسی کے بعد سلسلہ کلام یوں شروع ہوا

ذات و صفات باری تعالیٰ

پروفیسر۔ آیا آپ خدا کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی شخصیت رکھتا ہے اور اس میں جذبات ہیں یا ایسا خدا ہے جو ہر جگہ موجود ہے۔

مسیح موعود۔ ہم اللہ تعالیٰ کو لا محدود سمجھتے ہیں۔ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ ہم اس کی نسبت یہی سمجھتے ہیں کہ جیسا وہ آسمان پر ہے۔ ویسا ہی وہ زمین پر بھی ہے اور اس کے دو قسم کے تعلق پائے جاتے ہیں۔ ایک اس کا عام تعلق جو کل مخلوقات سے ہے۔ دوسرا وہ تعلق اس کا جو خاص بندوں کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ اپنے نفس کو پاک کر کے اس کی محبت میں ترقی کرتے ہیں۔ تب وہ ان سے ایسا قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ ان کے اندر ہی سے بولتا ہے۔ یہ اس میں ایک عجیب بات ہے۔ کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے۔ وہ بہت ہی قریب ہے۔ مگر پھر بھی یہ نہیں کہہ سکتے جس طرح ایک جسم دوسرے سے قریب ہوتا ہے اور وہ سب کے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور چیز بھی ہے۔ وہ سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے مگر پھر بھی وہ عمیق در عمیق ہے۔ جس قدر انسان بھی پاکیزگی حاصل کرتا ہے اسی قدر اس وجود پر اطلاع ہوتی ہے اصل بات یہ ہے کہ وہ جو نہایت درجہ قدوس ہے بوجہ تقدس کے ناپاک کو پسند نہیں کرتا۔ چونکہ وہ رحیم کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ انسان ایسی راہوں پر چلیں جن راہوں میں ان کی ہلاکت ہے۔ اپنی یہ صفت [illegible] کے لئے جذبات کا لفظ بولا گیا ہے [illegible] پر مذہب کا سلسلہ جاری ہے۔

کیا خدا محبت ہے

پروفیسر۔ اگر خدا بالکل محبت اور انصاف ہی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک مخلوق کا گناہ دوسرے کی ہلاکت پر [illegible] ایک [illegible] کیفیت پائی جاتی ہے۔ کہ وہ دوسرے کو کھوئے۔ جو اس کی محبت اور انصاف کا اقتضا نہیں ہو سکتا۔

مسیح موعود۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ خدا محبت ہے۔ تو وہ لوگ غلطی کرتے ہیں۔ جو خدا میں بھی محبت کا وہی مفہوم سمجھتے ہیں جو انسانوں میں سمجھتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ انسانوں میں جو کچھ محبت یا غضب ہے۔ اسی طرح کی محبت یا غضب خدا کی طرف منسوب نہیں کر سکتے انسان جو کبھی محبت کرتا ہے تو [illegible] کہ فراق سے اُسے صدمہ پہنچتا ہے۔ ماں بچے سے محبت کرتی ہے۔ اگر وہ مر جائے تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے کسی کا محبوب جدا ہو جائے۔ تو اس کے فراق میں تڑپتا ہے پس کیا خدا کو بھی تکلیف پہنچتی ہے ہرگز نہیں۔ پس خدا پر اس لفظ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جسے کسی پر غضب آتا ہے وہ خود بھی ایک قسم کی سزا پا لیتا ہے اس کے اندر سوزش سی پیدا ہو جاتی ہے۔ راحت و آرام چھین [illegible] اُس وقت جاتا رہتا ہے اس لئے ہم ان لفظوں کو ان معنوں کے ساتھ پسند نہیں کرتے۔ یہ ان لوگوں کا کلام ہے۔ جو انسان کی حالت پر قیاس کرتے ہیں۔ ہم تو خدا کی ایسی صفات کو ایسا ہی بے مثل قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی ذات میں بے مثل ہے بس ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ جو اس کی رضا کے مطابق چلتا ہے اس پر وہ خوش ہے اور یہ لفظ جو ہیں کہ خدا محبت [illegible]

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی للعہ

چہ گویم با تو گر آئی بہ قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان ...

قیمت از معاونین صہ — قادیان میں سے ۱۲

جلد ۷

مورخہ ۲ - جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ - جون سنہ ۱۹۰۸ء

نمبر ۲۲

رسالے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر

اطلاع از جانب صدر انجمن

برادران - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - حضرت سیدی و مولائے عالی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاریخ ۲۴ - ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۲۶ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ - ماہ مئی سنہ ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ۱۰½ بجے صبح کے بمقام لاہور احمدیہ بلڈنگ میں اس دار فانی ... سے بعارضہ پرانی بیماری اسہال رحلت کر کے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے - انا للہ و انا الیہ راجعون آپ کا جنازہ ... بذریعہ ریلوے گاڑی ۵ بجے شام کے لاہور سے بٹالہ لایا گیا - اور اسٹیشن بٹالہ سے رات کے آخری حصہ میں احباب جنازہ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر قادیان لائے - اور دار الامان قادیان میں بعد نماز جنازہ پانچ بجے شام کے درمیان بتاریخ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۸ء مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے - انا للہ و انا الیہ راجعون حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود و بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی - والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی - معتمدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود تھے - مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب - صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب جناب نواب محمد علی خان صاحب - شیخ رحمت اللہ صاحب - مولوی محمد علی صاحب - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب - ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب - خلیفہ رشید الدین صاحب و خاکسار (خواجہ کمال الدین) موت اگرچہ بالکل اچانک تھی - اور اطلاع دینے کا بہت ہی کم وقت ملا - تاہم انبالہ - جالندھر - کپورتھلہ - امرتسر - لاہور - گوجرانوالہ - وزیر آباد - جموں - گجرات - بٹالہ - گورداسپور مقامات سے معزز احباب آ گئے - اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ ایک کثیر جماعت نے قادیان اور لاہور میں پڑھا - حضرت قبلہ حکیم الامت سلمہ کو مندرجہ بالا جماعتوں کے احباب اور دیگر حاضرین قادیان نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے - بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا - یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے - کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح و المہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں - چندوں کے متعلق سردست یہ لکھا جاتا ہے کہ ہر قسم کے چندے جس میں چندہ لنگر خانہ بھی شامل ہے - محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام حسب معمول بھیجے جاویں - بیعت کے الفاظ حسب ذیل ہیں -

خواجہ کمال الدین بی اے سیکرٹری انجمن احمدیہ

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ - تین بار

آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام اُن شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود اور مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت اور احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا اور اشاعت الاسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کوشاں رہوں گا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کروں گا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کروں گا - (۱) استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (تین بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - ترجمہ - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

وصالِ حبیب

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربت تلاقی حرص و ہوا یہی ہے٭

تار خبر ۲۶ مئی روز منگل کو ساڑھے دس بجے دن کے میں نے مختلف شہروں کے دوستوں کے نام کارڈ لکھے تھے جو کہ ناظرین پڑھ چکے ہوں گے جلدی میں اس وقت جو خبر ان الفاظ میں لکھی گئی تھی۔ کہ خدا کا مسیح اپنا کام پورا کر کے اور باقی حصہ دوسروں کیواسطے ثواب حاصل کرنے کا موقع پانے کے لئے چھوڑ کر آج اپنے خدا سے ملا" یہ کارڈ بجائے خود تار کے طرز پر لکھے گئے تھے۔ مگر چند دوستوں کے نام ان کے ساتھ تار خبر بھی بھیجی گئی تھی اس خبر اور اس کے نتائج کو کسیقدر تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے واسطے اس وقت یہ مضمون لکھا جاتا ہے۔

انبیاء کی وفات باقی رہنے والی ذات تو صرف اللہ تعالے کی ہے اُس کے سوائے سب فوت ہو جانے والے ہیں اور سردار انبیاء بھی فوت ہو گئے۔ مسیح علیہ السلام بھی فوت ہو گئے یہی قدیم سے سنت اللہ جاری ہے اور اس زمانہ کے نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب تو جس اصلاح کیواسطے مبعوث ہوئے تھے۔ اس میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ شامل تھی کہ سب نبی انسان ہوتے ہیں اور انسان ایک دن مرتے ہیں اور ایسا ہی سب نبی فوت ہو گئے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا ایک خدا ہے اسی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے وہ پیدا ہوئے تھے اپنے زمانۂ رسالت کا اکثر حصہ اونہوں نے اسی میں گذارا۔ آپکی آخری تقریر بھی اس پر مشتمل تھی اور آپکی آخری تحریر جو ہے (جو عنقریب انشاء اللہ ماہ جون ۱۹۰۸ء میں لاہور میں پڑھی جاوے گی۔) اوس میں بھی وفات مسیح کو ثابت کیا گیا اور آپ کی توجہ اس امر میں ایسی پر زور تھی۔ کہ یورپ امریکہ میں بھی خود بخود ایک ایسی ہوا چل گئی ہے کہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہو رہے ہیں۔ اور آخر

٭ یہ شعر حضرت مسیح موعودؑ نے کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" مطبوعہ ۲۰۔ فروری ۱۹۰۷ء میں لکھا تھا

مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے بھی اس بات کا ثبوت دیدیا۔ کہ خدا کا مسیح مثل تمام انبیاء کے فوت ہو جانیوالا تھا اور فوت ہو گیا۔

قبل از وقت وفات یہ بھی کچھ حکمت الٰہی ہے۔ کہ انبیاء کے محبین اور خدام پر اون کی لیڈر کی وفات ہمیشہ ایسے وقت میں واقع ہوتی رہتی ہے جبکہ بسبب محبت کے اور بسبب بعض آئندہ ہونیوالے امور کے انتظار کے وہ کبھی اُمید نہ کرتے تھے۔ کہ اب خدا کا رسول ہمارے درمیان میں سے چلا جائیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کو فرعون کے پنجے سے اس وعدے پر چھڑا کر لائے تھے کہ ان کو فلسطین کا بادشاہ بنا دیں گے۔ مگر پیشتر اس کے کہ وعدے کی زمین فتح ہوتی وہ اس دنیا سے چل دئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو جو حال ہوا اس کے ذکر کی ضرورت ہی نہیں کہ بقول عیسائیوں کے تو تین سال کے اندر ہی صلیب پر مر گئے۔ اور دراصل اون کا بچ جانا اور باقی زندگی کا ایک قسم کی تنہائی میں گذارنا بھی وہی صورت نا اُمیدی کی۔ کہتا تھا۔ ہمارے نبی کریم خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات تو ایسی بیوقت اور اچانک سمجھی گئی تھی کہ حضرت عمرؓ تلوار لیکر کھڑے ہو گئے تھے کہ جو کہے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مر گیا ہے میں اوس کو قتل کر دونگا۔

قبل از وقت کیوں سمجھی جاتی انبیاء کی وفات کے عموماً قبل از وقت سمجھا جانیکا یہ سبب ہوا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالے کے بہت سے وعدے جو اس نبی اور اوس کے متبعین کے متعلق ہوتے ہیں۔ اون کی نسبت کوئی ایسی تصریح نہیں ہوتی۔ کہ اون میں سے کون کون سے وعدے اوس کی زندگی میں پورے ہو جائیں گے اور کون سے اوس کی وفات کے بعد لیکن عام طور پر لوگ یہی خیال کر لیتے ہیں کہ یہ سب وعدے اس نبی کی زندگی میں پورے ہونیوالے ہیں لہذا پیشتر اس کے کہ بہت سے وعدے پورے ہوں اوس نبی کی وفات بہتوں کیواسطے موجب حیرانی اور بعض کے لئے موجب تباہی ہو جاتی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کے ملکوں کے فتح ہو جانے وغیرہ کے جو وعدے تھے وہ ہنوز پورے نہ ہوئے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نیز ایک کاذب نبی مسیلمہ نام زندہ موجود تھا اس واسطے بعض عرب ایسے سخت ابتلا میں پڑے کہ فوراً مرتد ہو گئے حالانکہ خدا کے تمام وعدے سچے تھے لیکن اون کے پورا ہونے کا وقت ہنوز نہ آیا تھا اور آپ کی وفات کے بعد سب پورے ہو گئے۔

وفات مسیح موعودؑ قریباً ایسا ہی صدمہ خدا کے اس زمانہ کے رسول اور نبی حضرت مرزا غلام احمدؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو اس وقت دیکھنا پڑا ہے۔ اور اگرچہ آپ کی عمر وعدہ الٰہی کے مطابق پچھتر سال تک پہنچی اور خدا تعالے کی موعودہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہزارہا نشان ظاہر ہو چکے اور لاکھوں انسان راہ ہدائیت پر آ چکے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور تمام باطل دینوں کی بیخ کنی کرنے کے جس کام کیواسطے ہمارا مسیح آیا تھا وہ پورا کر چکا تھا۔ اور اگرچہ بہت سی پیشگوئیاں جن کا آگے ذکر آئے گا۔ یہ ظاہر کرتی تھیں۔ کہ اب آپکے وصال کا وقت بہت قریب ہے۔ تاہم ہم میں سے کون چاہتا تھا کہ ہمارا حبیب ہم سے جدا ہو یا کون اس جدائی کے خیال کو بھی اپنے دل میں لانا چاہتا تھا۔ وفات سے چند روز پہلے ایک الہام ہوا تھا۔ کہ الرحیل ثم الرحیل والموت قریب۔ یعنی اب کوچ کا وقت آ گیا۔ ہاں کوچ کا وقت آ گیا اور موت قریب ہے۔ باوجود ایسے صریح الہام کے کسی کا دل نہ چاہا کہ اس کے وہ معنے کرے جو بالآخر ظاہر ہو گئے۔ ایسا ہی ممکن ہے۔ کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں گذرا تھا اس وقت بھی نادان لوگ بعض پیشگوئیوں کے متعلق اعتراض کریں اور بعض لوگ مسیلمہ کیطرح مدعی ہو کر کھڑے ہوویں لیکن یاد رہے۔ کہ خدا تعالے نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ اور خدا کی تمام باتیں سچی ہیں۔ حکم ہمیشہ کثرت پر لگایا جاتا ہے۔ جب ہزارہا نشان پورے ہو گئے۔ تو ایک دو اگر کسی کی سمجھ میں نہ آویں۔ تو اس سے کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ دیکھو۔ کونین جو ہزارہا تجربہ سے بخار کو دور کرنے والی ثابت ہوئی ہے اگر کسی اور خارجی سبب سے کسی بیمار پر اس کا اثر ظاہر نہ ہوتا ہوا معلوم ہو تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہو گی۔ کہ کونین بخاروں کے واسطے مفید نہیں ہے۔

وفات کے متعلق پیشگوئیاں آپ کی اس وقت کی وفات کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں تھیں جن میں سے بعض بطور اختصار اس جگہ درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ سب سے پہلی پیشگوئی تو وہ ہے۔ جو آج سے بیس سال زائد عرصہ گذرا جب شائع ہوئی تھی اور جس کے مطابق آپنے قریباً پچھتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۲ - لاہور جانے سے پہلے آپکو الہام ہوا تہا۔ کہ

مباش ایمن از بازیٔ روزگار

اور لاہور میں یہ الہام ہوا تہا۔ مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار

۳ - ۱۲ - اپریل ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا تہا۔ **ماتم کدہ** - اور ساتھ ہی ایک جنازہ دیکھا گیا تہا۔

۴ - لاہور میں وفات سے چند روز پہلے الہام ہوا تہا۔

الرحیل ثم الرحیل - الموت قریب

یعنے کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔ اس الہام کا پہلا حصہ اخبار بدر میں حضرت کی وفات سے پہلے چھپ چکا تھا۔

۵ - ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا تہا۔

ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) واللّٰہ خیر وابقیٰ

اس کے مطابق آپ کا جنازہ ۲۷ کو یہاں قادیان میں پہونچا اور مقبرہ بہشتی میں آپکو دفن کیا گیا۔ اس الہام کے ساتھ خدا تعالےٰ کا باقی رہنے والا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔

۶ - ۱۴ - مارچ ۱۹۰۶ء - کو آپکو الہام ہوا تہا۔ کہ انجیتم ان یموتوا - ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لانے ہیں چنانچہ ایسے ہی اتفاق واقع ہوئے۔ کہ باوجودیکہ لاہور میں صندوق طیار کیا گیا تہا۔ اور بٹالہ تک آپکو صندوق میں رکھا گیا۔ مگر پہر صندوق سے نکالکر صرف نعش میں لپیٹا ہوا آپکو یہاں قادیان میں چارپائی پر اٹھا کر لائے۔

۷ - اسی تاریخ کا الہام ہے - انت الذی طار الی روحہ تو وہ ہے جسکی روح میری طرف اڑ آئی ہے۔

۸ - ان کے علاوہ رسالہ الوصیت میں جو ۲۰ - جنوری ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا تہا۔ حضرت صاحب نے صاف لکہا ہے۔ کہ

اب تیری اجل قریب آگئی ہے۔ بہت تہوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اوس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔

۹ - پہر اس رسالہ الوصیت میں لکہا ہے ”خدا نے مجہو میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کرکے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تہوڑے دن رہ گئے ہیں اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ ۔۔ ۔۔۔۔۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔

۱۰ - ۲۰ - دسمبر ۱۹۰۷ء کو آپ کو الہام ہوا تہا۔ کہ

خدا نے اسے لیا

وقت رسید

غرض اس قسم کے بہت سے الہامات ہیں جنمیں سے بعض بطور نمونہ کے اس وقت لکھے گئے ہیں حسب ضرورت آئندہ زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھے جاوینگے۔

تجہیز و تکفین و تدفین

آپکا وصال لاہور میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر ساڑہے دس بجے کے قریب ہوا تہا۔ کوئی اڑہائی بجے تک غسل دینے اور کفن پہنانے سے فراغت ہوگئی تہی تین بجے کے قریب ایک کثیر جماعت نے جنازہ پڑہا اور اس کے بعد جوق در جوق احمدی اور غیر احمدی آپ کی زیارت کیواسطے آتے رہے چار بجے کے قریب آپکا جنازہ احمدی احباب جن کی ایک کثیر جماعت تہی۔ کندہوں پر اٹہا کر ریل پر لائی جہاں کہ پہلے سے ریزرو گاڑیوں کا انتظام کیا گیا ہوا تہا۔ اور پونے چہہ بجے کے قریب جو گاڑی لاہور سے روانہ ہوتی ہے اس میں جنازہ اور اہل بیت مسیح موعود اور تمام خدام جنمیں سے بعض کے نام حاشیہ[1] میں درج ہیں بٹالہ کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں امرتسر سے بہت سے احباب مثلاً میاں نبی بخش صاحب سوداگر اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب وغیرہ ساتھ ہوئے۔ رات کو دس بجے کے قریب بٹالہ میں اترے۔ جنازہ گاڑی میں رہا جس کے پاس خدام موجود رہے۔ صبح کے دو بجے کے قریب بہت سے دوست جنازہ کو شانہ بشانہ اٹہا کر صبح آٹھ بجے کے قریب قادیان پہونچگئے۔ آپکا جنازہ باغ میں رکہا گیا اسی جگہ حضرت کے دفن کرنے سے پہلے بالاتفاق تمام احباب نے حضرت مولوی صاحب کو اپنا امام مانا اور آپکے ہاتھ پر بعیت کی (اس کا مفصل ذکر آگے آتا ہے) قبل نماز عصر تمام جماعت نے جنازہ پڑہا جنمیں سے بہت دوست سیالکوٹ - وزیرآباد اور کپورتھلہ اور دیگر مقامات سے آکر شامل ہوگئے تہے۔ جنازہ پڑہنے کے بعد حضرت مولوی صاحب نے ایک وعظ کیا جسمیں ضرورت امام اور آئندہ ضروریات پر تقریر فرمائی بعد اس کے نماز عصر پڑہی گئی اور نماز کے بعد جنازہ کو باغ کے مکان میں رکھ کر تمام دوستوں کو زیارت کرائی گئی اوس وقت قریب بارہ سو کے مرد عورتیں جمع تہے بعد اس کے آپکو قبر میں رکہا گیا۔ اور خدا کے سپرد کیا گیا

دعا

اے خدا ہمارے گناہوں کو بخش ہمیں نیکی کی توفیق دے۔ تیرے مسیح نے جو جماعت بنائی ہے۔ اس میں اتحاد اور یگانگت پیدا کردے اونکو نیک اور پاکیزہ نمونے بنا اور اس کو روز افزوں ترقی عطا کر اور وہ قوت ہم میں پیدا کر جسکا ہم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اور ہم کو اپنے امام کی تعلیم پر اور اوس کے جانشین کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے برگزیدہ بندے ہوں اور تو قادر توانا اور رحم کرنے والا خدا ہے اور سب کچھ تیرے آگے آسان ہے۔ آمین۔

واقعات وفات

احباب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت و خدام آپ ایک ماہ سے لاہور میں مقیم تہے۔ اسی اثنا میں یہ تجویز ہوئی۔ کہ آپکا لاہور میں ایک پبلک لیکچر ہو چنانچہ اس لیکچر کے لکہنے میں آپ مصروف ہوگئے اور جیسا کہ آپ کی عادت تہی آپ ایسے دینی خدمات میں بالکل الگ بیٹھ کر بہت توجہ اور محنت کے ساتھ مصروف ہو جایا کرتے تہے۔ اس لیکچر کے لکہنے میں آپ ہمہ تن مصروف ہوگئے۔ ۲۵ - مئی پیر کے دن آپ قریباً سارا دن لیکچر کے لکہنے میں مصروف رہے۔ چنانچہ شام تک اس مضمون کو ختم کیا۔ طبیعت پہلے سے کمزور تہی اس سخت محنت کے

---

[1] سید عبدالجبار برہمی - پیر منظور محمد - اہل بیت حضرت اقدس بمعہ صاحبزادگان - حضرت میر ناصر نواب - خواجہ کمال الدین ڈاکٹر سید محمد حسین محمد صادق (راقم) عطاء عبدالعزیز مغل - مفتی فضل الرحمان بمعہ اہل بیت - عبدالکریم کاپارٹیٹر ڈاکٹر یعقوب بیگ - حضرت مولوی نور الدین - حضرت مولوی محمد احسن - حافظ احمد اللہ - حکیم محمد حسین قریشی - بابو غلام حسین - خلیفہ رشید الدین - شیخ [illegible] نواب صاحب حامد علی - میر محمد سعید - نور الدین سوداگر - ماسٹر ظہور - چوہدری فتح محمد - بابو عبدالحی - ملک مبارک علی - عرب عبدالحی - چوہدری ضیاء الدین - حافظ احمد اللہ - عبدالحمید ظفر احمد - ولی اللہ - عبدالرحمٰن وغیرہ طالب علمان غلام قادر محمد عارف - نقار محمد - سید محمود عالم - شیخ کریم احمد سید حید شاہ - الٰہی بخش - مرزا خدا بخش - منشی عزیز دین عبداللہ نقیب - مرزا عبدالغنی - عبدالعلی - محمد رفیع شادی خان - جلیل احمد - مولوی عبدالستار - احمد نور نور محمد - محمد حسین کاتب بدر - سید گلزار حسین - قاضی محمد ظہور الدین - عبدالحی طالب علم - محمد صادق طالبعلم مرزا محمد اسمٰعیل - نور احمد - عبدالرحمٰن - بابو محمد اشرف بی۔ اے - ماسٹر محمد شریف بی۔ اے۔ بہت سے دوست امرتسر اور بٹالہ سے بہی ساتھ ہوگئے

سبب آپ کو اسہال کی بیماری کا دورہ ہوا جیسا کہ پہلے بھی ہمیشہ دماغی محنت کے وقت ہوا کرتا تھا۔ مگر یہ دورہ ایسا سخت تھا کہ طبیعت برداشت نہ کر سکی اور آپ مطابق الہامات اپنے خدا سے جا ملے۔ بیماری کی کیفیت کو جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے جن کے گھر میں آپ ٹھہرے ہوئے تھے اور جن کے مکان میں وفات پائی لکھا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے۔ کہ حضرت اماما و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے۔ حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے سے ہو جایا کرتی تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور تھا۔ نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی اور عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آجاتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جب کہ آپ سارا دن **پیغام صلح** کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے۔ تو واپسی حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہ [illegible] پہلے مقوی معدہ استعمال فرمالے تھے [illegible] تو ہوا کبھی کچھ گھبراہٹ سے کوئی نیند نہ ہوا۔ اور قریباً گیارہ بجے ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور مجھے اور خلیفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کو طلب فرمایا مقوی ادویہ دیگئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے آرام ہو جاوے گا ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔ مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا جس سے کہ نبض بالکل بند ہو گئی اور مجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے۔ تو مرزا صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت دورہ اسہال کا ہو گیا ہے۔ آپ کوئی دوائی تجویز کریں۔ پھر ساتھ ہی فرمایا کہ حقیقت میں تو دوا آسمان پر ہے۔ آپ دوا بھی کریں۔ اور دعا بھی۔ علاج شروع کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لئے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر پھر نبض واپس نہ آئی یہاں تک کہ [illegible] حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اس عرصہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] [illegible] پیارے [illegible] پیارے [illegible] میں آپ کہتے رہے۔ اور جب آپ کو نماز کی اذان کی آواز کان میں پڑی۔ تو پوچھا کہ کیا [illegible] نا طاقتی اور کمزوری سے کہ آپ بیٹھ نماز کی نیت باندھ لی [illegible] یہاں تک کہ آپ اس [illegible] جس سے کہ [illegible] حضرت ام المومنین [illegible] اس وقت وہ نمونہ دکھایا کہ اس سے انسان حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ اچھی طرح سے کر سکتا ہے۔ ہم سب جو اس رات حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر تھے۔ ام المومنین [illegible] حاضر رہیں۔ اور کبھی سجدہ میں گر جاتیں اور بار بار یہی کہتی تھیں کہ اے حی و قیوم خدا۔ اے میرے پیارے خدا۔ اے قادر مطلق خدا۔ اے مردوں کے زندہ کرنیوالے خدا تو ہماری مدد کر۔ اے وحدہ لاشریک خدا اے خدا میرے گناہوں کو بخش۔ میں گنہگار ہوں۔ اے میرے مولا میری زندگی بھی تو ان کو دیدے۔ بار بار یہی الفاظ آپ کی پاک زبان پر تھے۔ کسی قسم کی جزع فزع آپ نے نہیں فرمائی۔ اور اخیر میں جب کہ انجام بہت قریب تھا آپ نے فرمایا۔ اے میرے پیارے خدا یہ تو ہمیں چھوڑتے ہیں مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو اور کئی بار یہ کہا اور جب اخیر میں یٰسین پڑھی گئی اور دم نکل گیا تو اندر مستورات نے رونا شروع کیا۔ مگر آپ بالکل خاموش ہو گئیں اور ان عورتوں کو بڑے زور سے جھڑک دیا اور کہا کہ میرے تو خاوند تھے۔ جب میں نہیں روتی۔ تم کون رونے والی ہو۔ ایسا صبر و استقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو کہ ایسے ناز و نعمت میں پلی ہوئی ہو اور جس کا ایسا بادشاہ اور ناز اٹھانیوالا خاوند انتقال کر جائے ایک اعجاز ہے۔ اسی طرح صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنا پورا صبر اور استقلال کا نمونہ دکھایا اور ہر طرف سے سوائے حی و قیوم کے الفاظ کے اور کوئی آواز نہ آتی تھی۔ یہ سارا نقشہ حضرت اقدس کی قوت قدسی کا اندازہ کرنے کے لئے ایک انصاف پسند آدمی کے لئے کافی ہے۔ اس سے میرے اور دیگر حاضرین کے ایمان کو از حد تقویت پہنچی۔ اخیر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات کو زیادہ کرے اور ہم کو ان رحمتوں کے نزول کی جگہ بنا دے۔ فقط

خاکسار سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

اہل بیت کا صبر

شب درمیانی ۲۵ و ۲۶ مئی کے آخری حصہ میں آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی اس وقت بعض خدام کو آپ کے پاس بلا لیا گیا تھا جن میں یہ عاجز (محمد صادق ایڈیٹر) بھی تھا اور [illegible] وقت سے لیکر قریباً اس وقت تک جب کہ آپ نے اپنے خدا کو جا پایا یہ عاجز وہاں موجود رہا۔ اس وقت جو صبر [illegible] اہل بیت نے دکھایا۔ وہ نہایت [illegible] حضرت ام المومنین نے نہایت ہی صبر سے کام لیا [illegible] یاد کرنے کے سوائے آپ کے مونہہ سے کوئی کلمہ نہیں نکلا۔ [illegible] میرے پیارے خدا تو ہم کو نہ چھوڑنا۔ [illegible] انسان نے تو آخر مرنا ہے اور یہ جدائی تو ایک دن مقدر ہے۔ لیکن خدا ہم سے راضی ہو اور وہ ہم کو نہ چھوڑے تو پھر کوئی پرواہ نہیں۔ ایسا ہی صاحبزادہ محمود احمد نے نہایت صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ آپ کے مونہہ پر یہی لفظ تھے۔ یا حی یا قیوم دیگر ممبران نے بھی نہایت صبر سے کام لیا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب باوجود اس سخت صدمہ کے نہایت استقامت اور استقلال کے ساتھ رہے اور تمام ضروری امور کا انتظام کیا۔

دیگر خدام کا صبر

ایسے سخت صدمہ کے وقت میں نہ صرف اہل بیت کو بلکہ تمام خدام کو اللہ تعالیٰ نے بڑا صبر عطا کیا۔ کوئی جزع فزع نہیں کی گئی۔ کسی کے مونہہ سے کوئی شکوہ کا یا بے صبری کا کلمہ نہ نکلا۔ ایسے مصائب کے وقت جس صبر کا نمونہ خود حضرت امام علیہ السلام دکھلایا کرتے تھے۔ وہی سب خدام نے دکھایا۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب و دیگر تمام خدام صبر و استقلال کے ساتھ خدمات کی انجام دہی میں مصروف رہے یہاں تک کہ لاہور کے مخالفین آتے تھے۔ تو حیران ہو کر واپس چلے جاتے تھے اور یقین نہ کرتے تھے کہ حضرت فوت ہو گئے کیونکہ ان کو چیخیں مار کر روتا ہوا اور آہ و بکاہ میں مصروف کوئی نہ دکھائی دیتا تھا

مسیح ناصری تو مر گیا تھا پر ہمارا مسیح قیامت تک زندہ ہے

یاد رہے کہ جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خاتم النبیین تھے اور آپ تریسٹھ سال کی عمر پاکر خدا سے جا ملے۔ تاہم آپ قیامت تک زندہ ہیں کیونکہ آپکے فیوض اور برکات اور آپ کا دین زندہ ہے۔ وہ کبھی نہ مریگا۔ اسی طرح حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب مسیح موعود و مہدی معہود خاتم الاولیاء ہیں اب کوئی شخص ولی نہیں ہوسکتا۔ مگر وہ جو آپ کا سچا متبع اور فرمانبردار اور آپکے انوار سے برکت حاصل کرنے والا ہو اور قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات سے بواسطہ حضرت مسیح موعود منور ہوکر خدا تک پہونچیں گے۔ اور یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ پس حضرت مرزا صاحب مر نہیں گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔

ہمارا مسیح فوت ہوا پر وہ ہلاک نہیں ہوا

یہ امر سوچنے کے قابل ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی حیات جسمانی کا خاتمہ ایک بڑی بھاری کامیابی کو اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔ کیونکہ اس وقت چار لاکھ کے قریب آدمی آپکا مطیع ہے اور یہ بات بہت کم انبیاء کو حاصل ہوئی ہے کہ وہ اپنی عمر میں اتنی بڑی جماعت کو اپنے ماتحت دیکھ لیں۔ پھر سینکڑوں دشمن آپکے سامنے ہلاک ہوئے۔ بہت سے مباہلہ کرنیوالے نامرادی کے ساتھ خائب و خاسر ہو گئے۔ آپنے ایک بڑی کامیابی دیکھ کر وفات پائی۔ اور آپکے بعد آپ کی جماعت برقرار اور اپنی جگہ پر قائم ہے اور یہ سلسلہ خدا کیطرف سے ثابت ہوگیا ہے کیونکہ ایسے [illegible] کا اتبار کیوقت خدا تعالے نے [illegible] اور گرنے نہیں دیا۔

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت نے ایسا لفظ لکھا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤنگا یا کسی مخالف کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤنگا سو آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپکے بعد آپکے قایم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا فنا نہیں ہوئے ہاں آپ فوت ہوئے اور آپ کی رفع اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں درج تھا۔ ہاں ہلاکت کی شان آپکے مخالفین نے دکھائی جیسا کہ چراغدین جمونی جو مسیح بنتا تھا۔ مگر آج کوئی اس کا نام نہیں لیتا۔ یا بابو الہی بخش جو موسیٰ بنتا تھا۔ مگر آج کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ اور ڈاکٹر ڈوئی جس کے ہزاروں مرید تھے اور جس کے پاس کروڑوں روپیہ تھا۔ حضرت کی پیشگوئی سے ایسا فنا ہوا کہ اوس کا نام و نشان مٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی انشاء اللہ اون مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور اون کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے گا۔

فوت ہونے کو تو دنیا میں کون ہے۔ جو فوت نہیں ہو جاتا۔ ہمیشہ سے یہی سلسلہ چلا آتا ہے۔ جو پیدا ہوتا ہے آخر ایک دن فوت ہو جاتا ہے۔ پر مبارک ہیں وہ جن کے ذریعہ سے خدا تعالے دنیا میں ایسے سلسلے قائم کر دیتا ہے کہ اون سے روحانی فیض پانے والی جماعت ہمیشہ قائم رہتی ہے وہ ہمیشہ زندہ ہیں اور کبھی نہیں مرتے یہی حال حضرت امامنا مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہے۔

خلیفۃ المسیح

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد آپ کا جانشین وہ شخص ہے جس کے جھنڈے کے نیچے خدا تعالے نے تمام جماعت کو فوراً جمع کر دیا ہے اور پیشتر اس کے کہ حضرت اقدس کو دفن کیا جاتا۔ تمام جماعت نے بالاتفاق حضرت مولوی نور الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ مان لیا۔ اور آپکے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور کوئی سبب اتفاقی واقع نہیں ہوئی [illegible] یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی بہت لوگوں کی نظریں اس طرف [illegible] درمیان حضرت اقدس کے بعد جانشین ہونیوالا وجود نور الدین کا ہی ہے۔ چند [illegible] کی بات ہے [illegible] صاحب نے مجھ سے [illegible] حضرت صاحب ہمارے درمیان میں سے [illegible] تو پھر کیا ہو۔ کیونکہ مخالفین کی نظر اس بات پر ہے۔ کہ جو قوت لوگوں کو ایک لڑی میں پرونے اور ایک جگہ جمع کر دینے کی حضرت مرزا صاحب میں موجود ہے آیندہ زندگی اس سلسلہ کی کسی ایسی ہی قوت والے جانشین کے پیدا ہونے پر منحصر ہے۔ تو میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کی تھی۔ کہ یہ قوت اللہ تعالے کے فضل سے حضرت مولوی نور الدین صاحب میں موجود ہے اور ان کے بعد خدا تعالے کسی اور کو دیدیگا۔ اس واسطے ظاہری نظر میں بھی یہ سلسلہ پورا استحکام رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالے کے فضل سے اسے کسی زلزلہ کا خوف نہیں۔ خواجہ صاحب نے میری بات کی تائید کی اور فرمایا۔ کہ میرا دل تو طیار ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے وقت ہی حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب نے حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوکر جو پہلا لفظ بولا وہ یہی تھا کہ آپ **صدیق اکبر** ہیں۔ حضرت کا جنازہ لاتے ہوئے ریل گاڑی میں ہم سوار تھے اور میں مختلف احباب کو دیکھنے کے واسطے راہ کے اسٹیشنوں پر مختلف گاڑیوں پر بیٹھتا رہا میں نے دیکھا کہ سب کے قلوب اس امر کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ہمارے امام ہوں۔ اور میر محمد سعید صاحب نے تو مجھے اپنی نوٹ بک میں ایک یادداشت دکھائی جسپر یہ الفاظ لکھے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین

ہم لوگ حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول رب العالمین عالیجناب مولانا مولوی نور الدین صاحب ایدہ اللہ بروح منہ کے بیعت سنت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میر محمد سعید۔ حافظ احمد اللہ صاحب۔ حافظ محمد اسحٰق صاحب سید عبد [illegible] صاحب۔ شیخ شہرانی صاحب۔ عبد الرحمٰن صاحب۔ مخدوم محمد اشرف صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ مرزا خدا بخش صاحب۔

خط حضرت مولوی محمد احسن صاحب

قادیان میں آکر حضرت مولانا محمد احسن صاحب نے ایک خط عربی میں حضرت مولوی صاحب موصوف کو لکھا۔ جسمیں آپکی امامت کی قابلیت کا اقرار نہایت اعلے الفاظ میں ہے۔ وہ خط بعینہ ذیل میں درج ہے۔ [illegible] انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً

حضرتنا امیر المومنین جناب حکیم الامۃ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعض الامور الخارجیۃ والاخلاص الذی فی سویداء قلبی صاکتنی ان اشیع بہذہ السطور فی الجرائد الثلثۃ بدر والحکم وتفریظ مذا [illegible] العالم وھی ھذہ۔

یا امیر المومنین اعتقادی من اول الامر فی جنابک انک انت [illegible] المسیح الموعود وانسہ [illegible] مرۃ ومشاورۃ انت افضل [illegible] الجماعۃ ایماناً واشدھم یقیناً واخوفہم للہ۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء واعظمہم غناءً واکثرھم مناقب وارفعہم درجۃ صدقت المسیح الموعود حین کذبہ الناس فلھذا اعتقدت انک صدیق ثان۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ والذین جاء

بالصدق وصدق به فالذی جاء بالصدق المسیح الموعود والمہدی المعہود جری اللہ فی حلل الانبیاء الذی توفاہ اللہ حتف انفہ کما الہمہ فی اول بعثتہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ فالآن انت مصداق لقولہ تعالیٰ صدق بہ وخلیفتہ الصدیق فی دین اللہ وامتہ فانا بایعتک لتائید الاسلام بقدر وسعی وطاقتی بالاخلاص وصدق القلب علی رغم المنافقین وکبت المکذبین ولا تعجب ولا ترددت من اول الامر فی ھذا الامر من الحق اللہ المسیح الموعود بالرفیق الاعلیٰ وقلت لک فی ھذا الآن مکرر انک انت صدیق وانت صدیقنا ... تابعوک نعم ما فہمت تفسیر بعض الآیات التی تفسر ھا بتلک المعانی وھذا امر ... والناس فیما یعتقدون من مذاھب حررت ھذہ السطور لئلا یتہم الناس ان فی قلبی خلاف ھذا التحریر کلا وحاشا ... للمومنین ابا رحیما حتی یصیروا لک عیالا ... حملت الثقال ما ضعفنا من حمل ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً ویجزی اللہ الشاکرین وانا مطیع لامرک فی دین اللہ ایدک اللہ بنصرہ ونورک اللہ صدرک بانوار الیقین بنور الدین وانا ارجو من الجماعۃ ایضاً ان لا یہمز فیک منہم احد وانا اشہد ان وفات المسیح الموعود مشابہۃ بوفات الانبیاء والمرسلین الذین کانوا اولی العزم والہمۃ وانشاء اللہ تعالیٰ ساکتب رسالۃ فی ھذا الباب لیضح علی الناس ان وفاتہ من ھذا الشان کان عظیماً مماثلۃ بالانبیاء وکان فی الالہام جری اللہ فی حلل الانبیاء وغیر ذلک من الالہامات الکثیرۃ فادع لی یا امیر المومنین ان یعیننی اللہ فی ذلک ... التحریر۔

حرر ھذہ السطور یوم الاربعاء سابع وعشرین من شہر مئی سنہ ۱۹۰۸ء العبد محمد احسن ...

درخواست بیعت حضرت مولوی نورالدین صاحب

جب حضرت بیوی صاحبہ ام المومنین سے دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ کہ حضرت مولوی صاحب موصوف سے بڑھکر کون اس کے قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کا جانشین ہو۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بھی اسی پر اتفاق کیا۔ چنانچہ جب جنازہ باغ میں رکھا ہوا تھا اور سب دوست بھی باغ میں جمع تھے۔ تو اوس وقت احباب کے اتفاق سے عاجز راقم (محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر) نے کھڑے ہو کر مفصلہ ذیل تحریر پڑھی۔ جو حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بطور درخواست کے تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین محمد المصطفی و علی المسیح الموعود خاتم الاولیاء۔ اما بعد۔ مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقیٰ ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوۂ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور الیقیں بودے

سے ظاہر ہے۔ کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آیندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آیندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کا تھا۔[1]

رحمت اللہ (مالک انگلش ویرہوس لاہور)۔ (صاحبزادہ) مرزا محمود احمد (مفتی) محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ سید محمد احسن امروہوی۔ سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن لاہور۔ (مولوی) محمد علی (ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)۔ خواجہ کمال الدین (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ۔ خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سرجن۔ مرزا خدابخش۔ (شیخ) یعقوب علی (ایڈیٹر الحکم) احمد دین اپیل نویس گوجرانوالہ (مولوی) ماسٹر شیر علی ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ (ڈاکٹر) عباداللہ امرتسری۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی (نواب) محمد علی خان (رئیس مالیر کوٹلہ) سید احمد نور کابلی۔ سید حبیب شاہ قصور۔ (صاحبزادہ) بشیر احمد (حضرت میر) ناصر نواب۔ (جنہوں نے اس موقعہ پر کھڑے ہو کر اس امر کی رقت آمیز اور دردمندانہ الفاظ میں تائید کی کہ ہم میں سے ابن مسیح کا جانشین بننے اور بیعت لینے کے لائق حضرت مولوی صاحب موصوف ہی ہیں) حافظ محمد اسحٰق ڈرائنگ ماسٹر لاہور۔ عبدالعزیز ولد میاں چراغ دین رئیس لاہور (ملک) مبارک علی تاجر لاہور۔ مولوی عظیم اللہ نابھہ۔ نبی بخش (سوداگر) (ہمہ) سید قاضی آل محمد امروہوی۔ مفتی فضل احمد جموں۔ خلیفہ نورالدین جموں۔ مولوی غلام حسن سب رجسٹرار پشاور۔ حاجی الٰہی بخش سوداگر گجرات۔ نورالدین چک نمبر ۲۴۲۔ خواجہ حبیب اللہ بٹ کشمیر حکیم محمد حسین قریشی لاہور۔ بابو غلام محمد فورمین ریلوے پریس لاہور (قاضی) محمد ظہور الدین اکمل۔ نواب خان گجرانوالہ۔ سید محمد اشرف بی۔ اے (ساکن پنڈ دادنخان) مولوی رحیم بخش تلونڈی جھنگلاں سید عبدالجبار (ساکن برہما) سید مہدی حسین مہاجر۔ تبرّاقی ساکن بنارس۔ چودہری اللہ داد محلانوالہ۔ بابو فخرالدین چھاؤنی لاہور ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن بھیرہ۔ ڈاکٹر محمد دین گجرات مستری احمد دین بھیرہ۔ مولوی میر محمد سعید حیدرآباد دکن خلیفہ رجب الدین لاہور۔ میاں محمد شریف بی۔ اے مختار (لمبی فہرست میں سے یہ چند نام بطور اختصار کے لکھے گئے ہیں۔ بیعت اول کے وقت جو باغ میں ہوئی قریباً ۱۲۰۰ آدمی تھا۔)

پہلی تقریر حضرت مولوی صاحب

مذکورہ بالا تحریر کے پڑھا جانے کے بعد حضرت مولوی صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میرے دل کے کسی گوشہ میں کبھی اس امر کا خیال خواہش یا واہمہ نہیں تھا۔ کہ یہ کام میرے سپرد کیا جائے۔ میں چاہتا تھا کہ حضرت کا صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا۔ اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔ یا میر ناصر نواب صاحب جو حضرت کے واسطے جائے ادب تھے یا نواب محمد علی خان صاحب جو حضرت کی فرزندی میں داخل ہیں یا حضرت مولوی محمد احسن صاحب جنہوں نے اس قدر تصانیف تائید حضرت میں کیں یا مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے دین کے راہ میں ایسی جانفشانی کی یا سید میر حامد شاہ صاحب یا اور کوئی دوست میں ہرگز نہیں چاہتا کہ یہ بوجھ مجھ پر ڈالا جاتا۔ کیونکہ میں اپنے میں اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن جب کہ بلا میری خواہش کے یہ بار میرے گلے میں ڈالا جاتا ہے اور دوست سب مجھے مجبور کرتے ہیں۔ تو اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھ کر میں قبول کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں۔ اور دوستوں سے دعا کی۔ ہر طرح کی امداد کی خواہش رکھتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ بعض باتیں جو میں منواتا ہوں۔ وہ کسی کی مرضی کے برخلاف ہوں۔ پس اگر تم طیار ہو۔ کہ میرا کہنا ہر امر میں مانو تو میں اسے منظور کرتا ہوں۔ تم بھی ہی سچ لو۔ اور جن کے نام تم نے

[1] اس تحریر پر بہت دستخط اسی وقت ہو گئے تھے اور بعض بعد میں ہوئے ان میں سے چند ایک نام بطور نمونہ اس جگہ ثبت کئے گئے ہیں۔

لئے میں اون میں سے کسی کو اپنا امیر بنالو۔

یہ تقریر (جو انشاء اللہ بالاستیعاب اسی صفحہ اخبار کالم ۲ کے سے شروع ہوتی ہے) نہایت ہی رقت آمیز تھی اسپر سب نے بالاتفاق کہا کہ ہم آپکے احکام مانیں گے آپ ہمارے امیر ہیں اور ہمارے مسیح کے جانشین ہوں۔

چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے بعد بیعت لی اور بیعت اول میں قریب ۱۲۰۰ کے آدمی شامل ہوئے۔

عورتوں کی بیعت مردوں کی طرح عورتوں نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت شروع کردی ہے اور سب سے اول بیعت کنندہ حضرت ام المومنین بیوی صاحبہ تھیں۔

مرزا سلطان احمد صاحب حضرت کے بڑے لڑکے مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بھی جنازہ پر پہونچگئے تھے اور نماز جنازہ میں اور تدفین میں شامل ہوئے اور بعد اس کے کہ وہ حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہ ادب تمام سلام کرکے عرض کی کہ میری بعض ذاتی غلطیاں تھیں جنکی وجہ سے میں پیچھے رہا ورنہ میں نے کبھی حضرت کی مخالفت نہیں کی تھی۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ بعض نادان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ میں جایداد وغیرہ کے متعلق نعوذ باللہ کوئی جھگڑا کرنا چاہتا ہوں۔ سو یہ بالکل غلط ہے۔ میں کوئی ایسا ارادہ کبھی نہیں کرتا۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے واسطے دعا فرماویں۔ کہ میری کمزوریوں کو اللہ تعالے دور فرماوے۔

اللہ تعالے نے مرزا صاحب موصوف کو اس سعادت کے عوض بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین۔

گورنمنٹ برطانیہ پر مسیح موعود کا دائمی احسان گورنمنٹ برطانیہ کو مسلمانوں کی طرف سے ہمیشہ اس امر کا [illegible] کہ مسلمان غیر مسلم کے ساتھ جہاد کرنا جائز سمجھتے ہیں نیز ایک ایسے مہدی کی آمد کے انتظار میں ہیں [illegible] تمام غیر [illegible] وغیرہ سلطنتوں کو تلوار کے زور سے ہلاک کر دیگا۔ حضرت مرزا صاحب نے لاکھ مسلمانوں کے دلوں میں [illegible] مسلمانوں کے دلوں سے جو [illegible] داخل ہوگئے تھے اعتقاد کو دور کرکے گورنمنٹ پر بڑا بھاری احسان کیا ہے جس مہدی نے آنا تھا وہ آچکا بلکہ دنیا سے گذر بھی گیا۔ اس کی زندگی میں تو بعض نادان تسکین کو یہ جگہ دیتے تھے کہ مہدی کا دعوی کیا ہے شاید کبھی تلوار اٹھائیں مگر جس صلحکاری سے آپکی زندگی کا خاتمہ ہوا ہے اور [illegible] نے گورنمنٹ کو مسلمانوں کی

ہمارے سید و مولیٰ حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی

آخری تقریر

جو ۲۵ - مئی ۱۹۰۸ء عصر کو فرمائی۔

وفات مسیح میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر وحی والہام نہ بھی ہوتا تو بھی میرا ضمیر قبول نہیں کرتا۔ کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ تم خود غور کرکے دیکھ لو کہ دو ایسی سخت مخالف قوموں کا (جو ایک دوسرے کی سخت دشمن اور خون کی پیاسی ہیں۔) اتفاق کسی ایک امر پر بے معنے نہیں ہوسکتا۔ دیکھو یہودی اور عیسائی دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح صلیب پر دیا گیا پس صلیبی واقعہ کا ہم کیونکر انکار کرسکتے ہیں۔ تواتر سے جو بات ثابت ہو اوس کو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ پھر خدا کو ایسی کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ ایک شخص کو دنیا پر معمولی لوگوں سے بچانے کے لئے آسمان پر چڑھا لے جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہجرت پڑی۔ تو اونہیں غار میں پناہ دی مگر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ عیسے میں کیا خصوصیت تھی۔ جو اوسے آسمان پر چڑھا لیا گیا۔ جو شخص ایسا خلاف سنۃ اللہ دعوی کرتا ہے۔ بار ثبوت اوسی کے ذمہ ہے ہم تو قرآن شریف یہی پڑھتے ہیں۔ کہ عیسی فوت ہوچکا توفی کے معنے مع جسم عنصری اوٹھایا جانا کہیں بھی نہیں پائے جاتے۔ میں نے تلاش کرکے دیکھا ۳۰۰ مرتبہ صحاح ستہ میں توفی کا لفظ آیا۔ مگر سب میں اس کے معنے موت کے ہیں۔ پس خدا جانے کہ ان علماء کو کیا ہوگیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ موت کا لفظ نہیں [illegible] سکتے۔ [illegible] ہوتا اوس کے لئے یہی کافی ہے جو شخص محض ضد سے کام لیتا ہے۔ لیکن اوس کو دیکھتے ہی شقاوت کی [illegible] ہے۔ پس ہم بات کو بڑھا کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اچھی طرح سن لو۔ جس بات پر مجھے حق نے قائم کیا ہے اور اپنی متواتر وحی سے اطلاع دی ہے وہ یہی ہے جو میں نے بیان کیا۔ عیسیٰ کی حیات کا عقیدہ ایسا گندہ ہے۔ کہ اس سے لاکھ مسلمان مرتد ہوچکا ابھی ہمارے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔

عیسائیوں نے خدا کے بیٹے ہونے کی ایک دلیل پیش کی کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔ اللہ تعالے نے فوراً اس کی تردید کی کہ ان مثل عیسے عند اللہ کمثل آدم۔ پس ایسا ہی زندہ آسمان پر موجود رہنے کو عیسائی دلیل ابن اللہ ہونے کی قرار دیتے ہیں۔ اس کی مثال کیوں نہ بیان کی تا عیسیٰ کسی بات میں وحدہ لاشریک نہ ٹھہرے۔

تم عیسے کو مرنے دو۔ کہ اس میں اسلام کی حیات ہے ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدی آنے دو کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اگر اسلام میں وحی والہام کا سلسلہ نہیں۔ تو اسلام مرگیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

بعد کلمہ شہادت و استعاذہ آپنے آیت

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون [illegible] پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا۔

سنۃ الہی متعلق وفات انبیاء میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں۔ جو ابدی اور ازلی ہمارا خدا ہے۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس کا ایک کام ہوتا ہے جو کرتا ہے۔ جب کرچکتا ہے۔ خدا تعالے اوس کو بلا لیتا ہے۔ حضرت موسیٰ کی نسبت یہ بات مشہور ہے کہ وہ ابھی بلاد شام میں نہیں پہونچے تھے۔ کہ رستہ ہی میں فوت ہوگئے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسری کی کنجیوں کا ذکر فرمایا۔ کہ مجھے دی گئیں ہیں مگر آپنے وہ کنجیاں (چابیاں) نہ دیکھیں کہ چلدیئے ایسی باتوں میں اللہ تعالے کے مخفی اسرار ہوتے ہیں۔ یہاں بھی بہت سے لوگ تعجب کریں گے کہ پیشینگوئیاں کی تھیں وہ ابھی پوری نہیں ہوئیں

پیش گوئیاں کس طرح پوری ہوا کرتی ہیں میرے خیال میں یہ اللہ کی سنت ہے۔ کہ وہ بتدریج کام کرتا ہے اور پھر جسے مخاطب کرتا ہے کبھی اس سے مراد اس کا مثیل بھی ہوتا ہے۔ پہلے پارہ میں فرمایا۔ کہ تم نے موسی سے پانی مانگا اور ایسا ہی اور جگہ فرمایا۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخاطب وہ لوگ نہ تھے۔ پس خدا کی باتیں رنگ برنگ شکلوں میں پوری ہوتی ہیں۔ اسی طرح اللہ کی یہ بھی سنت ہے۔ کہ بعض مواعید الخ

نماز جنازہ

کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائیگی۔ اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔[*] خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔ اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جاوے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کریگا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائینگے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کریگا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور

[*] ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا

بقیہ حاشیہ کالم اول: مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ ۱۲

حضرت ... بیعت کرنیوالوں کو ... سب کو خط لکھا جائے عام اطلاع ہو کر ... حضرت خلیفہ صاحب ... جس قدر جلد ممکن ہو ... کے واسطے ... محمد صادق

تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اوس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اون کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا اور پھولیگا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائیگی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے

ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں اور اوس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی وہ اپنی طاقتوں اور قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا ہے اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اسلئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اوس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امة اخرجت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ اون کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہ تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی۔ اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ

۱؎ باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے منہ ۱۲

صادق کا خط

اپنے صادق دوستون کے نام

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔

مین خط کیون لکھتا ہون خدا کے صادق رسول کے صادق مریدو! خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو ایسے وقت مین جبکہ تمہین اپنے مرشد وہادی کی جدائی کا صدمہ اٹھانا پڑا ہے اور تمہارے دل اس صدمہ سے اندوہگین ہین۔ میرا بھی چاہتا ہے کہ تم کو ایک ہمدردی کا خط لکھون۔ جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل بھی اس حادثہ سے تمہاری طرح دردمند ہوا ہے بلکہ اس واسطے بھی میرا خط لکھنا ضروری ہوا کہ تم جانتے ہو کہ مین ایک خط نویس ہون تمہارے پیارے امام کے وقت بھی خطوط نویسی کا کام میرے سپرد تھا اور اب اس کے خلیفہ نے خدا کی مدد اور نصرت اوس کے ساتھ ہو میرے سپرد ہی خطوط نویسی کا کام قایم رکھا ہے مین تمہارے دلون کے اس جوش اور محبت سے آگاہ ہون جو تمہارے اُن خطون سے ظاہر ہوتا تھا جو تم حضرت خلیفة الله مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کی خدمت مین لکھا کرتے تھے اور مینے ان خطون کو بھی پڑھا ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر اپنے دلون کے رنج کے اظہار مین لکھے ہین اور ان پر جوش اور مخلصانہ الفاظ کو بھی دیکھا ہے جنہیں تم نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے پس مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ مین آپ کو ایک خط لکھون۔

یہ خط کیا ہے پیارے بھائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا مین آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا مین رہا اور دنیا سے چلا بھی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اوس کو نہ پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور بہتون نے اس کی طرف توجہ بھی نہ کی اور ایسے بھی ہوئے جنھون نے اس کی مخالفت کی اور اوس کو دکھ دیا اور اس کی ساری عمر مین ان بدقسمتون نے سوائے آزار دہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے نصیبے مین نہ ہوا۔ کہ وہ خدا کے پیارے سے ایک نیک دعا لے لیتے۔ ان لوگون کی وہ مثال ہے جن کا ذکر حدیث قدسی مین آیا ہے۔ کہ اللہ تعالی قیامت کے دن انسان کو کہیگا کہ اے ابن آدم مین مریض ہوا تھا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ مینے تجھ سے کہانا مانگا تھا تو نے مجھ نہ دیا میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا پر تو نے نہ پلایا۔ انسان کہے گا تو رب العالمین ہے مین کس طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح تجھے کہانا کہلاتا اور کس طرح تجھے پانی پلاتا۔ خدا تعالی فرمائیگا کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا۔ تو تب مجھے اس کے پاس پاتا۔ اگر تو فلان بندے کو کہلاتا اور پلاتا۔ تو اس کہانے اور پانی کو آج میرے پاس پاتا۔ معلوم نہین کہ کس کس بندے کیطرف خدا تعالے اس مین اشارہ کریگا مگر اس مین کیا شک ہو سکتا ہے کہ خدا تعالے کے خاص بندون اس کے مرسلین اور مامورین کی عیادت کرنا اور ان کو کہانا اور پانی دینا۔ خدا تو غنی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہین کہ اس سے پیار کرنیوالے اپنی محبت کے جوش مین اوس کی دعوت کرین اور اسکو روٹی کھلائین لیکن چونکہ انسان آخر انسان ہے اور وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ مین ہی کر سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندونکو دنیا مین بھیجا ہے تاکہ اُس کے نام پر جو کوئی ان بندون کی خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجھی جائے افسوس انپر صد ہزار افسوس جنھون نے خدا کے برگزیدے کو سوائے گالیون کے کوئی تحفہ نہ بھیجا اور سوائے اعتراضات کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا مین آیا اور چل دیا پر انہون نے اپنے واسطے سوائے جہنم کا کندہ بننے کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر مبارک ہو تم پر میرے بھائیو کہ خدا تعالے نے ایسی تاریکی کے زمانہ مین تمہاری دستگیری کی اور تمہین اپنے مہدی کے ذریعہ سے ہدایت یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہارے روحون کو بدیون سے اور بد اعتقادات سے نجات دی۔ خدا کا فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے رسول کے ساتھیون مین لکھے گئے اور خدا نے تمہین ایک خاص کام کیواسطے برگزیدہ کیا۔

ضرور تھا کہ ایسا ہو لیکن میرے پیارو تم غم نہ کرو اور حزین مت ہو۔ کیونکہ ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنون سے دکھ اٹھاکر اور ناگوار باتین سن کر پختہ ہو جاؤ اور تاکہ تمہارے ساتھ بھی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ کے ساتھ ہوئی تھی کہ آن حضرت جب فوت ہوئے۔ تو سبنے آپ کی وفات کو قبل از وقت سمجھا اور مخالفون نے اعتراض کئے کہ قیصر وکسریٰ کی چابیان جن کے متعلق پیشگوئی تہی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ مین دیجاویگی وہ کہان ہین۔ اور مسیلمہ جو نبوت کا دعوے کرتا تھا وہ زندہ تھا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے پس عرب کے لوگ بگڑے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق نبی ہوتا۔ تو وہ ایک کاذب مدعی کی زندگی مین کیون مرجاتا ایسا ہی اسود عنسی بھی اس وقت کاذب نبی موجود تھا اور وہ زندہ تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے پس یہ بات دشمنون کے ہاتھ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کو انہون نے طعن وتشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد بھی ہوگئے اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکھ کا وقت تھا مگر انہون نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنون کی خوشی چندروزہ تھی۔ اور تھوڑے عرصہ مین سب ہلاک ہوگئے۔ اور خدا تعالے کے سب وعدے سچے ہوئے اور کوئی مخالف باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم بھی اس وقت صبر سے کام لو اور صحابہ کا درجہ پاؤ۔ تم پر ہنوز ایسی تکلیف نہین آئی جیسی کہ اصحاب رسول پر تھی۔ پر چونکہ ہمارا مسیح محمدی تھا۔ اس واسطے ضرور ہوا۔ کہ ہم بھی اپنے امام کی وفات کے وقت اس قسم کے ابتلاء مین پڑین جس قسم کے ابتلاء مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑے تھے

اسوقت کے نئے اعتراضات اس وقت جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہم پر ہو رہے ہین اون مین سے بعض اس قسم کے ہین جو محض گالیون اور استہزاء کے رنگ مین ہین ان کیطرف توجہ کی ضرورت نہین۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت کی زندگی مین بھی نادان لوگ کیا کرتے تھے اور اون کے جواب بہت دفعہ دئے جا چکے ہین۔ اور بعض اعتراضات اس قسم کے ہین جو خاص طور پر واقعہ وفات مسیح موعود پر کئے جاتے ہین۔ اور وہ یہ ہین۔

۱۔ آپ اپنے مطابق پیش گوئی اسی سال کی عمر نہین پائی۔ اور فوت ہوگئے۔ ۲۔ نکاح والی پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ ۳۔ پانچوین لڑکے والی پیش گوئی پوری نہین ہوئی۔ ۴۔ ثناء اللہ آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۵۔ عبدالحکیم آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۶۔ عبدالحکیم نے جو پیشگوئی کی تھی وہ پوری ہوگئی ہے۔

ان امور کے متعلق اگرچہ مبسوط مضامین بعد مین لکھے جائینگے۔ تاہم مین مختصر طور پر چند باتین اس جگہ

بیان کردیتا ہوں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب اور جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجھ کر شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

اسی سال کی عمر

حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو الہام تھا اس میں یہی اشارہ تھا کہ اسی سال کے قریب عمر آپ کی ہوگی۔ پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ۔ سو اس کے مطابق جیسا کہ گذشتہ اخبار میں لکھا جاچکا ہے آپکی عمر ۷۵ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کیطرف بہت توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تھے۔ خود میں نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا۔ ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس وقت بچپن کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ آپنے کبھی اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جائیں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بھی لکھا ہے۔ جس کے رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جوبلی کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۸۹۷ء میں شائع ہوا تھا اس میں آپنے اپنی عمر چھیاسٹھ سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے اب بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۹ سال ہوتی ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹ اور ۴۰ پانچ سال ۹۹ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں سے اور ۸ سال اس صدی کے کل ۵ + ۶۰ + ۸ = ۷۳ سال ہوگئے اس میں دو سال قمری کے بڑھائے جائیں۔ تو ۷۵ سال ہوگئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ بہرحال اسی کے قریب ہیں۔ لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسی سال کے قریب نہ بھی ہوئی ہوتی۔ تب بھی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیۃ اور اخبارات میں ہوچکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت

نکاح والی پیشگوئی

اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھدیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اب اس کو منسوخ کردیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کتاب اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔

”اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کیطرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسیوقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کردیا۔ تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑگیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی شیطانی وساوس سے الگ ہوکر اس کو سوچنا چاہئے کیا یونس کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جسمیں بتلایا گیا تھا۔ کہ آسمان پر فیصلہ ہوچکا ہے۔ کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کردیا۔ کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈالدے۔“

اس کے بعد مخالف کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہوسکتی کیونکہ حضرت نے خود لکھدیا تھا۔ کہ اب اس کے پورا ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس کو منسوخ کردیا ہے۔

پانچواں لڑکا

پانچویں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرماچکے ہیں۔ کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا۔ کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا ہوا تو حضرت نے فرمایا تھا۔ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی ابناء نشمد ... یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

ثناء اللہ

ثناء اللہ کے متعلق حضرت اقدس نے کوئی پیشگوئی نہ کی تھی۔ ہاں آپنے اس کے حق میں دعا کی تھی سو اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق انشاء اللہ اس دعا کو قبول کریگا اور اس کے آثار نمودار ہوں گے اور ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیگا اور ضرور پہنچے گا۔ اس موقعہ پر اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپنے ہمیشہ ایسے لفظ لکھے۔ کہ جو کاذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ فنا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا ہوئے۔ کیونکہ اون کا سلسلہ اسیطرح موجود ہے ان کی قائم کردہ بنیاد مستحکم کھڑی ہے۔ چار لاکھ جماعت موجود ہے دین اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ ہاں ہلاک اور فنا ہونے کی مثال آپکے بالمقابل چراغدین جمونی نے دکھائی تھی جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا۔ ڈوئی نے دکھائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک اور دس پندرہ ہزار مریدوں کا پیر ہوکر اور کروڑوں روپے کا مالک ہوکر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ ... مقتیر ... نے دکھائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہوئے فنا ہوئے اور ایسا ہی انشاء اللہ ثناء اللہ اور عبدالحکیم ہوں گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اون کا روحانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مر نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور بدگو مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکھ کر حسد اور بغض میں مرجائیں گے۔ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہوجائینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

صادقان را نور حق تابد مدام
کاذبان مردند شد ترکی تمام

البدر

مرتد اکرطے نے اس وقت بڑے دجل اور فریب سے کام لیا ہے وہ بالکل مسیلمہ کذاب کا بروز ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اپنے آپ کو مسیح اور مرسل من اللہ اور رحمۃ للعالمین کہتا ہے۔ اس نے بڑی بہتی سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جسمیں زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے اس کا شیوہ ہے۔ ہمیں ایک تو یہ دجل کیا ہے کہ مرتد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ گویا وہ آپ ہی خدا ہے۔ اور آپ ہی رسول ہے۔ آپ ہی علیم

اور آپ ہی لکھا ہے۔ اُسی الہام کو پہلے اور الفاظ میں لکھتا ہے پھر اسی کو وقتی ضرورت کے مطابق دوسری طرح لکھ لیتا ہے۔ حضرت کی وفات سے پہلے تو اخباروں اور رسالوں اور دستی خطوں میں جو ہمارے پاس موجود ہیں لکھتا رہا کہ حضرت اقدس ۴ ساون مطابق ۴ اگست **کو** فوت ہوں گے۔ چنانچہ پیسہ اخبار وغیرہ میں اس کا یہ شیطانی الہام چھپ بھی گیا تھا۔ اور پیسہ اخبار نے اس پر نوٹ بھی دیا ہے۔ کہ عبد الحکیم نے اگر "**تک**" لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی درست ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر **کانے دجال نے** اس چھوٹی کتاب میں بجائے **کو** کے **تک** لکھدیا ہے واہ رے دجال۔ صنعت ہو تو ایسی ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور فریب اس مرتد نے اپنے رسالہ میں کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامی الفاظ پر اعتماد کرنے کے بجائے حضرت اقدس کی ان عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپ نے اپنے اجتہاد اور تفہیم سے لکھا تھا۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عبد الحکیم ہو یا کوئی اور ہو۔ ہمیں اس کے متعلق اللہ تعالے کی اس وحی کے الفاظ کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے۔ جو خدا نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ نہ کہ اس اجتہاد اور تفہیم کی طرف جانا چاہیئے۔ جو مامور من اللہ یا آپ کے کسی خادم نے اس پر بطور تشریح کے لکھے ہوں۔ کیونکہ پیشگوئیوں کی اصل حقیقت ان کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ نبی کو بھی ان کے متعلق اجتہادی غلطی لگے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہجرت بجائے مکّے کے یمامہ کی طرف سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبد الحکیم کے متعلق ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ کیا ان میں کوئی ایسا لفظ ہے کہ عبد الحکیم آپ کی حیات میں ہلاک ہوگا۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربّ فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق"

یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبد الحکیم کے متعلق ہے اور یہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہوگی اور کاذب کا نام مٹ جائیگا۔ اور کوئی اس کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہیگا۔

باقی رہا یہ امر کہ عبد الحکیم نے پیش گوئی حضرت اقدس کی وفات کے متعلق کی تھی۔ سو اس کے متعلق اوّل تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جبکہ حضرت اقدس نے خود ہی رسالہ الوصیۃ میں اپنی وفات کے متعلق سب سے پہلے پیشگوئی شائع کر دی تھی۔ کہ میری وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ و مہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا کہہ سکتا تھا۔ اس میں کوئی بہادری نہ تھی اور نہ کسی الہام کی ضرورت ہے۔ دوم عبد الحکیم نے اوّل تین سال کی پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کر کے چودہ ماہ کی پیشگوئی کی پھر اس کو بھی منسوخ کر کے یہ پیشگوئی کی۔ کہ ۴ اگست کو مرزا صاحب فوت ہوں گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس نے خود ہی منسوخ کر دیں اور تیسری یعنے ۴ اگست والے الہام کو خدا تعالے نے شیطانی ثابت کر دیا۔ پس عبد الحکیم ہر حال میں جھوٹا ثابت ہوا۔ اور تبصرہ میں جو حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ کہ عبد الحکیم کی پیشگوئی چودہ ماہ والی جھوٹی ثابت کرنے کے واسطے عمر بڑھائی جائے گی۔ سو جب عبد الحکیم نے خود ہی وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور اس کو شیطانی ملہم ثابت کرنے کا جو منشا رہا۔ وہ اس کی ۴ اگست والی پیشگوئی کے صاف جھوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ

ہمارا مسیح زندہ ہے

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس میں حضرت موصوف نے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہیں مرے نہیں آپ نے فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاءٌ ولٰکن لا تشعرون۔

حدیث شریف میں آیا ہے المبطون شہید تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی توفی اسہال سے ہوئی۔ خواہ بقول مخالفین یہ اسہال ہیضے کے سمجھے جاویں یا پرانی بیماری جو بموجب پیشگوئی آپ کے لاحق حال تھی۔ پس یہ توفی شہادت ہے مگر اس تقتل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے سو ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے سید و مولیٰ کی توفی بحالت مبطون ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔ آپ نے آخری لیکچر جو تیار کیا تھا اس کا نام پیغام صلح ہے اب صلح وہیں ہو سکتی ہے۔ جہاں جنگ ہے آپ نے تو صلح کا پیام دے کر یہ سمجھایا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے اور ہم نے فرمایا۔ کہ الرحیل۔ ہم تجھے اسی جنگ کی حالت میں رفع دینا چاہتے ہیں۔

آپ نے منشی میراں بخش صاحب کے مکان پر قصیدہ آسمانی سُنایا پھر جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ پھر شہر کے جنوبی حصہ میں ایک عظیم الشان لیکچر ہوا پھر جو تھا موقعہ تھا۔ جہاں ہمیں اپنا قائم مقام کر کے بھیجا۔ پھر پانچواں موقعہ وہ تھا۔ جب کہ تمام امرا کی دعوت کی اور انہیں اپنے عقائد سے خبردار کیا۔ دار السلطنت میں پانچ جگہ علی الاعلان تبلیغ کر دی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا کام تھا جو آپ کے ذمے باقی رہ گیا تھا۔ پس خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ اے مومنو! خبردار ہو کر سن لو کہ جو میدان تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ کے جہاد میں شہید ہوا تم اسے میّت اور اموات سے نہ کہو بلکہ زندہ کہو۔

<u>میں ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضرور ہے کہ اسے زندہ کہا جائے</u>۔ یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے اجزا متفرق ہو جاتے ہیں مگر دیکھو اس کے مرید بمنزلہ اجزا کے تھے وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہوں۔ انہیں وحدت کی روح پھونکی گئی۔

اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں انعام لینے کے لئے کچھ دکھ اٹھانے بھی ضروری ہیں۔ کچھ اپنے اختیار سے اور کچھ قضا و قدر سے۔ خوف کئی قسم کا ہے خوف اللہ کا۔ دشمن کا۔ ارتداد کا۔ پھر بعض وقت جوع بھی اختیار کرنا ہوگی۔ روزہ رکھنے سے یا خیرات اس قدر کہ اپنے پر فاقہ اٹھا لو۔ پھر اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے گھٹاؤ۔

کیونکہ ہم سب الٰہی رضا کے لئے ہیں۔ جس طرح ممکن ہو اسے راضی کریں۔

یہ مصائب یہ دکھ بشتی کی تحت میں ہیں یعنے ابد تلوت نہیں ان کا انعام ملیگا۔ مصائب کے بدلے بہتر سے بہتر بدلہ خاص رحمتوں کا وعدہ۔ آئندہ ہدایت کی راہیں کھول دینگے۔

نکات

حسبنا کتاب اللہ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

میں کچھ لکھنا چاہا اور فرمایا لئلا تضلوا بعدی حضرت عمرؓ نے حسبنا کتاب اللہ کہکر تسلی دیدی کہ آپ اطمینان رکھیں ہم آپکے منشاء کو خوب سمجھتے ہیں۔ کتاب اللہ پر قائم رہیں گے جب آپنے سمجھا کہ دوسری ہدایت کو خوب سمجھتے ہیں۔ تو پھر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

وحدت یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبہم دلوں میں تالیف کا پیدا کرنا یہ ایک اعجاز ہے جو خاص مسیح کے ہاتھ سے ظاہر ہوا۔ ورنہ ساری دنیا کے اموال بھی جمع کردیں تو دل نہیں جمع ہو سکتے۔

ذوق کی باتیں

یہ سلسلہ بدر میں عرصہ سے شروع ہے جب کبھی ایسی کوئی بات میرے دل میں آتی ہے۔ تو میں اس عنوان کے ماتحت اسے لکھدیتا ہوں۔

۱۔ مسیح موعود اس لئے آیا کہ کسر صلیب کرے صلیب کی تمام عمارت کی بنیاد مسیح ناصری کی زندگی ہے آپنے اس کی موت کو ایک عالم پر ثابت کردیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر وفات مسیح کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال صرف نبیوں کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح طرح کی مشکلات کے آپکے اس قول میں مطلق فرق نہیں آیا پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اسلئے تقریباً تمام مخاطبین اس کے قائل ہوگئے۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ اب جب ہم مخالف کلمہ گوؤں سے گفتگو کرتے۔ تو وہ وفات مسیح کی نسبت کوئی ذکر نہ چھیڑتے تھے۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے جانے دو ہمیں مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کردو۔ حالانکہ اس کی بنیاد حیات و ممات مسیح پر تھی۔ ان کے علاوہ تمام دانشمندان یورپ و امریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے تھے کہ مسیح مرچکا۔ اور اب وہ زندہ نہیں۔ خود آپ کی تعلیم کا اثر مریدوں پر اسقدر ہوا۔ کہ جان میں سے اپنی شقاوت ازلی و بدعملی کی وجہ سے مرتد ہوئے وہ بھی باوجود سخت مخالف ہونے کے اس عقیدے سے نہ پھرے کہ مسیح مرچکا ہے۔ چنانچہ جمون کے چراغدین اور پٹیالہ کے عبدالحکیم کے حالات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بڑے زور سے وفات مسیح کے عقیدہ پر قائم تھا ہے پس وہ ہر قل والی بات بالکل ٹھیک نکلی یعنی آپ کی قوت قدسیہ اور اثر تعلیم کا دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے۔

پھر جیسے میرے آقا نے قول سے ثابت کیا کہ مسیح مرچکا ایسا ہی فعل سے اسپر شہادت دی کہ جو مسیح ہو اس کے لئے بھی مرنا ضروری ہے۔

۲۔ کیا ہی مبارک و مفید ہے وہ زندگی جسکی وفات کسی بڑے اسلامی مسئلہ کو حل کردے شیعہ اب تک صدیق اکبرؓ کی خلافت پر معترض ہیں اور حضرت علی و فاطمہ کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیعت نہ کی اور کہ صحابہ میں سخت اختلاف ہوا۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک نظارہ دیکھا ہمارے مسیح کی وفات کے بعد سید محمود ان کے وہ لائق فرزند ارجمند موجود تھے جن کے اس ہژدہ سالہ عمر میں تقویٰ و طہارت خشوع خضوع مناجات الی اللہ و عالمانہ قوت بیانیہ و تحریریہ کو بطور اعجاز پیش کیا جا سکتا ہے۔ ان کے بجائے باپ قابل التعظیم میر ناصر نواب پھر داماد نواب محمد علی خان یہ سب طرح اس بات کے قابل تھے۔ کہ اگر وہ خلیفے بنائے جاتے۔ تو قوم انہیں بطیب خاطر قبول کرتی مگر ایک ایسے شخص کا جو نہ اس قوم سے ہے نہ فارسی النسل نہیں بلکہ عربی النسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے بلا اختلاف امیر المومنین تسلیم کیا جانا کیا ہمیں یہ نہیں بتاتا۔ کہ اگر احمدؑ کا غلام اپنی قوم میں یہ وحدت کی روح پھونک سکتا ہے تو کیا خود احمدؑ میں یہ قوت قدسیہ نہ تھی۔

۳۔ حضور کے وصال کے بعد اکثر احمدی احباب کے منہ سے یہ فقرہ بیساختہ نکلا۔ کہ "اب وحی بند ہوچکی"۔ اس قول سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا بعض صحابہ کرام سے بھی یہی لفظ روایت کئے گئے ہیں جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نبوت ہے حالانکہ اس سے وہی مطلب تھا جو ہمارے احمدی بھائیوں کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات ایسی ہے کہ اب کوئی وحی نہیں جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت کو نہ بھیجے۔ کو حسب وعدہ ہمارے لئے نہ بھیجدے۔

٭ یہ کچھ مبالغہ کے رنگ میں نہیں کہا واقعی بات ہے صاحبزادہ والاتبار جب کسی مشکل مسئلہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور ایسے ایسے نکات بیان کرتے ہیں جو نعمار جنت کیطرح ماخطر علی قلب بشر ہوجاتے ہیں تو سوا اس بات کے تسلیم کرنیکے چارہ نہیں ہوتا۔ کہ یہ خاص فضل خداوندی ہے

۴۔ ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اس نے یہ دوکان لگائی ہوتی۔ تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے کسی کو مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے۔ اور یہ تو سب مانتے ہیں کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے۔ مگر آپنے ایسا نہیں کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ ہر دو خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس انہیں نہ تھی۔ اللہم صل علیہ وسلم

۵۔ آپکا علم کلام بھی کیا نرالا تھا ایک چھوٹی سی دلیل سے مخالف کو ساکت کیا جا سکتا۔ مثلاً یہ کہ جو دعوے کرو اس کی دلیل بھی اپنی کتاب سے دو۔ صرف اسی اصل کو ہاتھ میں لیکر کوئی گفتگو کرے تو انجیل و وید والے بھاگتے نظر آتے ہیں۔ دوسرا اصل تھا کہ جس مذہب میں ہو اس کا کوئی امتیازی نشان دکھلاؤ اس کے مقابلہ میں بھی کوئی مذہب نہیں آسکتا۔

۶۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی و مولائی کی وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہوئے مگر یہ سبنے بالاتفاق تسلیم کیا۔ کہ آپنے اپنے کام میں اچھی کامیابی حاصل کی۔ (میں اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالے بھی انشاء اللہ دونگا) یہ کامیابی بھی آپ کی حقیت کا ثبوت ہے۔

۷۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل ہر نبی کے بعد دوسرے کی پیشگوئی کرتے رہے مگر کئی ان میں سے ایسے ہیں کہ جو سوائے معدودے چند کے جو غیر بیت من المسلمین کے مصداق تھے اپنے ماننے والے نہ بنا سکے۔ مگر ایک نبی آیا جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنالیا کیا یہ خدا کا خاص فضل نہیں؟ کیا ہمیں اس کلمۃ اللہ کی قوت قدسیہ و روحانیہ پر ایمان نہیں لانا چاہیئے۔

۸۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیوں پر گفتگو کرتے ہیں مگر میں کسی اور ہی عالم میں ہوں میں کہتا ہوں ہمیں اس دستور العمل کی ضرورت ہے جس سے ہم دنیا و آخرت میں آرام اور ترقیات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچ جاویں میری نظر مسیح کی تعلیم پر ہے مجھے اس تعلیم سے اعلیٰ کوئی تعلیم دکھاؤ ضرورت تو تعلیم کی ہے۔ جو اصل مقصد ہے۔ پس میں اسبات کو کیا کروں کہ فلاں پیشگوئی معرض التوا میں آگئی۔

(باقی)

ڈائری

القول الطیب

(وفات سے قریباً ۲۰ گھنٹے پہلے کی تقریر)

لاہور - ۲۵ - مئی ۱۹۰۸ء ظہر

سلسلۂ نبوت ایک شخص سرحدی آیا بہت شوخی سے کلام کرنے لگا - اس پر فرمایا - میں نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہیں بنایا نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین و ایمان سمجھتا ہوں یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہوجاوے اسے نبی کہا جاتا ہے۔ خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں - مثنوی میں لکھا ہے - **آن نبیٔ وقت باشد اے مرید** محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے پس کیا سب کو کافر کہوگے یاد رکھو یہ سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گی۔

مجدد کی ضرورت اس پر اس سرحدی نے سوال کیا کہ دین میں کیا نقص رہ گیا تھا جسکی تکمیل کے لئے آپ تشریف لائے - فرمایا - احکام میں کوئی نقص نہیں - نماز - قبلہ زکوٰۃ کلمہ وہی ہے - کچھ مدت کے بعد ان احکام کی بجا آوری میں سستی پڑجاتی ہے بہت سے لوگ توحید سے غافل ہوجاتے ہیں تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو از سر نو شریعت پر قائم کرتا ہے سو برس تک سستی واقع ہوجاتی ہے - ایک لاکھ کے قریب تو مسلمان مرتد ہوچکا ہے - ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں - لوگ قرآن چھوڑتے جاتے ہیں سنت نبوی سے کچھ غرض نہیں اپنی رسوم کو اپنا دین قرار دے لیا ہے اور ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں -

اس پر اس شخص نے کہا کہ اس وقت تو سب کافر ہوگئے کوئی تیس چالیس مومن رہ جائیں گے -

فرمایا - کیا مہدی کے ساتھ جو مل کر لڑائی کریں گے وہ سب کافر ہی ہوں گے -

آپ نے کیا اصلاح کی پھر اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے کیا اصلاح فرمائی - فرمایا - دیکھو جیسا کہ بہت زیادہ آدمیوں نے میرے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گناہوں اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی - انسان جب فسق و فجور میں پڑتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے - کوئی دن نہیں گذرتا جب کہ اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہیں آتے - ہر امر میں اللہ کی طرف رجوع کرنا ایک بڑی بات ہے مسلمانی صرف یہی نہیں جیسے تم سمجھتے ہو - نیکی کرنا ایک مشکل کام ہے - ریاکاری کے ساتھ عمل باطل ہو جاتا ہے یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہے دنیا کی طرف لوگوں کی توجہ ہے - ہر صدی کے سر پر اسی قسم کی غلطیوں کو مٹانے اور توجہ الی اللہ دلانے کے لئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے اگر ہر صدی پر مجدد کی ضرورت نہ تھی - بلکہ بقول آپکے قرآن کریم اور علماء کافی تھے - تو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے - حج کرنیوالے حج کرتے ہیں زکوٰۃ بھی دیتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں - پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا - مخالفین بھی اس بات کے قائل ہیں اگر میرے وقت میں ضرورت نہ تھی تو پیشگوئی باطل جاتی ہے غیب کا حال تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں -

فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون

یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بیخبر ہیں - پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے -

یہ بات اس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں موجود ہے پس ان اندرونی بیرونی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے میں اپنے وقت پر آیا - اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو یہ سلسلہ تباہ ہو جاویگا - اگر میں خدا کی طرف سے ہوں - تو یاد رکھو کہ پھر مخالف ناکام رہیں گے -

فاضل امروہی کی ایک تحریر

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی ثم قادیانی نے زبان عربی میں لکھا تھا جو گذشتہ اخبار بدر میں شائع ہوچکا ہے - اصل مضمون کا ترجمہ تفسیری جو حضرت مولانا نے کیا ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✣ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرتنا امیر تمام جماعت مومنین کے اور حکمت نظری و علمی کے کامل جاننے والے مولانا نور الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بعض امور خارجیہ اور نیز خاکسار کا جوش قلبی اس دو محرک ہوئے ہیں کہ ان چند سطور کو میں اخبارات میں شائع کردوں - اور وہ سطور یہ ہیں کہ میرا اعتقاد آپکی جناب عالی میں اول بعثت و دعوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ ہے کہ بیشک آپ حضرت اقدس کے ساتھ بڑی الفت اور انس رکھنے والے ہیں گویا مجسم الفت ہیں اور ان کے انیس رہتے تھے - اکثر مشوروں اور دینی معارف اور یقینی اسرار میں بمنزلہ ان کے قلب مبارک کے تھے جماعت احمدیہ میں در بارہ اخلاص و ایمان آپ سب سے زیادہ بڑھکر ہیں - آپکا یقین و عرفان سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ کا خوف آپ کو سب سے زیادہ تر ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے جو علماء ربانی ہیں وہی زیادہ تر اس سے خوف کرتے ہیں - معہذا آپکی ماسوی اللہ سے کمال درجہ پر غنا اور بے پروائی بھی سب سے زیادہ ہے - امام ہمام نے اپنی کتابوں میں آپکے مناقب سب سے زیادہ بیان فرمائے ہیں اسلئے آپکا مرتبہ سب سے زیادہ تر ہے - آپنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق اس وقت کی جسوقت تمام آدمیوں نے تکذیب کی تھی اس لئے میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ صدیق ثانی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - والذی جاء بالصدق وصدق بہ - اول جملہ کے مصداق حضرت مسیح موعود تھے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے سچی باتیں اور سچے الہامات لائے تھے جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنی موت طبعی سے وفات دیدی جیسا کہ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یعیسیٰ انی متوفیک الایۃ یعنی اے عیسیٰ اگرچہ تمام لوگ تیرے قتل کرنے اور ہلاک کرنے میں بہت کوشش کریں گے - مگر میں تجھ کو موت طبعی سے وفات دونگا اور تمام ان عیوب سے جو منکرین تجھے لگاتے ہیں - میں تجھکو ان سے پاک و صاف رکھوں گا اور جو لوگ جماعت کے تیری پیروی اور اتباع کریں گے - میں ان کو منکرین پر قیامت تک غالب اور فائق رکھوں گا پس اس وقت تم ہی اول مصداق صدق بہ کے ہو اور بمنزلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین اور جماعت احمدیہ میں اس کے نائب ہو - پس میں اس لئے صدق دلی اور اخلاص قلبی سے واسطے تائید کرنے دین اسلام کے بقدر اپنی طاقت اور وسع کے آپکے ہاتھ پر بیعت طاعت

کی ہے اگرچہ بعض ضعیف الایمان اسکے خلاف ہو اور اول امر میں میرے قلب کو کوئی تردد اس بات کا واقع نہیں ہوا بجز اس کے کہ بعض آیات کی تفاسیر جواب کرتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آئیں اور فوراً اسی وقت کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے یہاں کے رفیقوں سے علیحدہ کرکر ملا اعلیٰ کی رفاقت میں پہونچا دیا۔ میں اسیوقت اکبر آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ آپ ہمارے صدیق ہیں اور ہم آپ کی تابع ہیں۔ ہاں آپ جو بعض آیات کی تفسیر ایسی فرماتے ہیں۔ جو میری سمجھ میں نہیں آئیں یہ تو اپنا اپنا مذاق ہے۔ جو زمانہ حال کے موافق آپکے مذاق میں تغیر آجاتا ہے یہ امر دوسرا ہے اساس سب کے علیحدہ یہ چند سطریں میں نے اس لئے شائع کی ہیں کہ بعض وہی لوگ میرے قلب کی حالت کو مخالفت اس تحریر سے گمان نہ کریں۔ کلا وحاشا۔

اسلئے اب آپ کو ضروری ہے کہ ہم سب مومنین جماعت کے لئے مثل شفیق باپ کے ہوجاویں تاکہ جملہ مومنین بمنزلہ آپکے عیال کے رہیں کیونکہ آپ نے اس وقت وہ بوجھ اٹھایا ہے جسکے اٹھانے سے ہم سب عاجز ہیں۔ اس پر بھی خدا کی اس بیعت اطاعت سے پہیرے گا۔ اللہ تعالےٰ کے دین اور جس بات کو کہ مسیح موعودؑ الہے تھے۔ کچھ ضرر نہیں پہونچا سکیگا اور جو کوئی اس نعمت کا شکریہ ادا کریگا کہ آپنے ایسے بوجھ کو اٹھایا بجالاوے گا اور آپ کی نصرت میں ہمہ تن متوجہ ہو جائیگا۔ اللہ تعالےٰ اوس کو دین و دنیا میں جزائے احسن عطا فرماویگا انشاء اللہ تعالیٰ دین کی تائید میں بجولہٖ و قوتہ میں آپ کا فرمانبردار ہوں اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے ساتھ آپ کی تائید کرے اور آپکے سینہ مبارک کو اپنے انوار سے روشن اور منور کرے اور میں یہ بھی امید رکھتا ہوں۔ کہ جماعت میں سے کوئی شخص اس بارہ میں آپ پر کسی طرح کی نکتہ چینی یا عیب گیری نہیں کریگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی وفات انبیاء اولوالعزم کی وفات کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے میں انشاء اللہ تعالےٰ ایک رسالہ وفات الانبیاء کے بارہ میں لکھوں گا۔ تاکہ لوگوں پر واضح ہو جائے۔ کہ جس شان کذائی سے حضرت مسیح موعود کی وفات واقع ہوئی ہے (کہ چند امور منتظر الوقوع باقی ہیں اور آپ کی وفات ہوگئی) اسی طرح سے اس وفات کا وقوع میں آنا ضروری تھا تاکہ حضرت مسیح موعود کی مماثلت دیگر انبیاء کے ساتھ ثابت ہے اور اس وفات کذائی سے واقع ہونا ان کی وفات

کا آپ کی صداقت دعاوی اور صداقت ماموریت کی دلیل ہو جیساکہ الہامات الوصیۃ وغیرہ میں مندرج ہوچکا ہے۔ اور دیکھو جری اللہ فی حلل الانبیاء وغیرہ وغیرہ الہامات کو اور سوائے اس کے اور بہت سے الہامات ہیں۔ میں آپکو اسلئے اطلاع کی ہے کہ آپ دعا کریں کہ اس رسالہ کی تحریر میں اللہ تعالےٰ میری تائید کرے۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء روز چہارشنبہ

سید محمد احسن امروہوی

تاریخ وفات حضرت مسیح موعودؑ

برادرم مکرم جناب مفتی صاحب ایدک اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا تعالیٰ کے ان خاص فضلوں سے جو عاجز اکمل پر ہیں ایک فضل ہے جو آج رات کو دعا کے بعد ہوا کہ سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی تاریخ وفات میرے دل میں آئی

قُل یاعیسیٰ اِنّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ

اس کے اعداد ۱۳۲۶ھ ہیں۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

عاجز محمد ظہور الدین اکمل

تاریخ وفات

ایک قطعہ تاریخ وفات پر حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے تحریر فرمایا ہے جس میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

مسیح و مہدی موعود مسعود ۔ کہ نور حق و خورشید از جمالش
درین عالم خدا او را فرستاد ۔ کہ یابد خلق فیضان کمالش
کمر بستہ پئے اسلام ۔ نمود اظہار جبروت و جلالش
چو او ماموره و مغفور بحد اللہ ۔ شد مغفور سال انتقالش
۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات

جو جناب خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر نے لکھی ہے۔

تو ہے غفار اور ہے ستار
اسرا ہے فقط ترا ہے کو
بخشدے ہے ... ستار
قادیانی ... کو

از مولوی فتح الدین صاحب کنجاہ

تاریخ وفات حضرت مسیح

غلام احمد صاحب قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

ولے مرزا غلام احمد خاص ۔ رفت زین جا بعالم نور
ناشر دین احمد عربی ۔ ماحی رسمہائے فسق و فجور
رہنمائے اطاعت خالص ۔ کرد تبلیغ قیصر و مغفور
برز بانش دم مسیحائی ۔ حبذا در قلم لوامع طور
در زمان مذاہب شتیٰ ۔ ماند دائم مظفر و منصور
حرب او روز و شب بزور قلم ۔ نے بہ شمشیر و دشنہ و ساطور
اہل دنیا بحلقہ ماتم ۔ مرحبا گفتہ اند اہل قبور
سفلگان را جائے شادمانی نیست ۔ ترک این دار لازم است ضرور
ہادیہ ہست عادی کفار ۔ محی دین محمدی زین دور
اے مخالف خمش مکم باشد ۔ خالق الخلق خود بیوم نشور
در دہانت زبان چو گلگیر است ۔ گل کند بے گمان بشمع شعور
یاد میکن ورا برحمت حق ۔ زانکہ ہست این طریقہ ماثور
گفت ہاتف بگوش من در شب
سال ہجری ز رحلتش مغفور
۱۳۲۶

انجمن سرگودہ نے خبر وفات پر کیا کیا

جناب ایڈیٹر صاحب دام اقبالہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انجمن احمدیہ سرگودہ کا جلسہ آج بروز اتوار بتاریخ ۳۱ مئی بمقام مسجد احمدیہ سرگودہ منعقد ہوا۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کے محامد و محاسن مختلف اصحاب نے بیان فرمائے۔ اور حضرت صاحب کے لئے نماز جنازہ مکرر پڑہی گئی۔

عاجز راقم نے یہ تجویز پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تمام احباب حسب توفیق چندہ دیں۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق مفصلہ ذیل احباب نے چندہ عطا فرمایا۔ اور انجمن نے یہ بھی قرار دیا کہ صدر انجمن احمدیہ اس رقم کو جہاں چاہے ... خرچ کرے۔ فہرست چندہ حسب ذیل ہے۔

حافظ عبد العلی صاحب عہ ۔ منشی محمد سعید صاحب اہلمد تعلیم سرگودہ عہ ۔ مولوی عبد اللہ صاحب امین نہر جہلم کوٹ مومن عہ ۔ مولوی محمد علی صاحب بدوملی ضلع سیالکوٹ عہ ۔ چوہدری غلام حیدر نمبردار چک ۳۴ جنوبی عہ ۔ چوہدری غلام محمد صاحب ٹھیکیدار عہ ۔ مولوی محمد صدیق صاحب سرگودہ ۸ ۔ چوہدری راجہ خان صاحب سرگودہ عہ ۔ حاجی عبد اللہ خان صاحب نقل نویس سرگودہ عہ ۔ بابو احمد دین صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ۶ ۔ مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودہ عہ

عاجز عبد العلی صدر مجلس انجمن احمدیہ سرگودہ
مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۸ء

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خلیفۃ المسیح ہونا ارادہ الٰہی سے ہے

جیسا کہ ہم گذشتہ پرچہ مین لکھ چکے مین حضرت مولوی صاحب موصوف کے خلیفہ ہونے کے متعلق حضرت کی وفات سے پہلے ہی لوگون کے دلون مین تحریک ہو رہی تھی اور آپکی وفات کے بعد تو ہر جگہ سے ایسے خطوط آئے۔ کہ پیشتر اس کے کہ یہان سے کوئی اطلاع جاتی لوگون نے باہر سے خود بخود لکھنا شروع کیا۔ کہ حضرۃ مولوی صاحب کے ہاتھ پر مین بیعت کرتا ہون۔ نمونہ کے طور پر چند خطوط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ قدرت الٰہی کا تماشا نظر آوے کہ جب خدا تعالے کسی کام کو چاہتا ہے تو وہ کس طرح سے اپنے فرشتے دنیا مین بھیجیتا ہے۔ کہ وہ لوگون کے دلون کو اس کام کیطرف تحریک کرین۔ قادیان مین حضرت کے چار صاحبزادے دو صاحبزادیان ایک داماد سب لائق اور متقی موجود ہے مگر کوئی اختلاف نہین ہوا۔ اندر باہر سب نے حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

۱۔ مولوی حکیم [illegible] الدین صاحب بھیرہ سے [illegible] [illegible]

۲۔ قاضی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور میرے نزدیک وہ آپ ہین۔ اس [illegible] آپکے ہاتھ پر بیعت کرتا ہون"

۳۔ شیخ نور احمد صاحب نے ایبٹ آباد سے لکھا۔ خدا تعالیٰ آپکو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہون۔

۴۔ خداداد صاحب رسالدار [illegible] سے لکھا۔ [illegible] بعد امام آخر زمان علیہ السلام حضور اپنے دست مبارک پر منظور فرماوین اور غالباً باقی جماعت کا بھی یہی خیال ہوگا۔

۵۔ چودہری غلام احمد صاحب نے کریام سے لکھا۔ حاضرین احباب نے متفق ہوکر آپکے ہاتھ پر بیعت کی ہے یسلئے یہ عاجز اور دیگر احمدیان الوصیۃ کے بموجب آپکے ہاتھ پر تحریری بیعت کرتے ہین۔

یہ چند خط بطور نمونہ کے لکھے گئے ہین۔ سب جگہون سے بیعت کے خطوط بکثرت آرہے ہین۔

سب خطوط کا جواب نہین دیا جاسکتا

چونکہ بیعت کے خطوط کثرت سے آرہے ہین۔ اس واسطے سب کا جواب دینا مشکل ہے سب دوستون کو یقین کرنا چاہیئے کہ اون کی درخواستین بیعت کی قبول ہوگئی ہین سب کو چاہیئے کہ رسالہ الوصیت کو بغور پڑہین اور دوسرون کو سنائین اور اردگرد کی جماعتون کو ایک جگہ جمع کرکے ان کو تازہ اخبار اور رسالہ الوصیۃ سنایا جاوے کیونکہ رسالہ الوصیۃ مین حضرت صاحب نے سب کچھ جو واقع ہوا لکھدیا تھا اسی واسطے گذشتہ پرچہ اخبار بدر کے ساتھ رسالہ الوصیۃ شائع بھی کیا گیا تھا۔

احباب کو خود آنا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہے کہ تمام بیعت کنندون کے واسطے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوسکے کچھ نہ کچھ فرصت نکالکر ملاقات کے واسطے سب قادیان آوین کیونکہ اس سے روحانی ترقی ہوتی ہے اور ایمان مین تقویت پیدا ہوتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

تنکر دین [illegible] کیسوہ پاجوہ پسرور ضلع سیالکوٹ
اللہ دین صاحب کیسوہ باجوہ
پسرور ضلع سیالکوٹ
محمد دین صاحب [illegible] دفتر
سپرنٹنڈنٹ پولیس نہون
اہلیہ شیخ نبی بخش صاحب
ڈیرہ اسمٰعیل خان [illegible]
میان [illegible] خان [illegible]
[illegible] بازار [illegible]
فروشان۔
میان غلام محمد خان بہیرہ۔
ڈاک بنگلہ رام پور کشمیر
سید عمر شاہ صاحب نندکوٹ
تہ بگر [illegible] ضلع گورداسپور
محمد رمضان خان صاحب [illegible]
انعام الدین صاحب بکٹ گنج
مردان۔
اہلیہ [illegible] ضلع [illegible]
ضلع لوریانہ
میان عبدالرشید خان صاحب
محلہ [illegible] شاہجہان پور
نواب [illegible] پسرور سیالکوٹ

دیوان خان صاحب لوگووال جمون
مولوی عبداللہ صاحب مدرس قلعہ دیدار سنگھ
گوجرانوالہ
میان محمد علی صاحب " "
اہلیہ مولوی [illegible] صاحب [illegible] جالندہر
عالم خان [illegible] لاہور
دین محمد۔ کاٹہ گڈہ ہوشیارپور
عبداللہ صاحب " " "
قطب الدین صاحب " " "
[illegible] " " "
محمد دین [illegible] رسان گوجرانوالہ
محمد دین احمدی چک نمبر ۹۹
نہر جہلم شاخ شمالی
احمد علی صاحب کوٹ آغا
تحصیل پسرور حال چک نمبر ۱۱
سردار خان چک نمبر ۹۹ نہر جہلم
حاکم خان " " "
اہلیہ منشی محمد عبدالحق سرور الہ آباد
نانی صاحبہ منشی محبوب علی
پورب سرائے مونگہیر
میان محمد حسین صاحب
[illegible] علاقہ کشمیری [illegible]
میرپور جموں۔

مسمات کرم بی بی اہلیہ بدرالدین
صاحب بہینی شرقپور۔ لاہور
بدرالدین صاحب " " "
محمد دین صاحب " " "
دین محمد صاحب " " "
محمد علی صاحب " " "
عبدالحق صاحب " " "
احمد الدین صاحب " " "
عیسیٰ صاحب " " "
عبدالغنی صاحب " " "
خوشحال کاٹہ گڈہ
محمد عبداللہ مدرس جیوہ سیالکوٹ
احمد الدین سلطانپور کپورتھلہ
بدرالدین۔ سرہند
مہتاب علی چک اسکندر گجرات
[illegible] " " "
" " "
[illegible]۔ ملان پور ضلع لاہور
محمد دین صاحب دیرال خورد گجرات
حاجی " " "
حیدر " " "
جلال " " "
عمر خان کاٹہ گڈہ
[illegible]۔ ضلع جالندہر
فضل داد نمبرہ اسرائے پارٹی
غلام محمد محرر جنگی سیالکوٹ
اہلیہ چودہری حاکم خان صاحب
موضع نمبر ۹۰ سرگودہ
غلام محمد خیاط رسول پور حافظ آباد
نواب دین صاحب کنسٹبل فیروزپور
میاں بخش سرائے عالمگیر
متصل دریائے جہلم
خوشی محمد زرگر۔ پونچھ
صابر دین [illegible] اہلیہ [illegible]
کشمیر
محی الدین [illegible] کشمیر
نورالدین " " "

عبدالحق خفتہ [illegible] چاہ [illegible]
عبدالعلی صاحب۔ [illegible] کشمیر
[illegible] " " "
محمد اسمٰعیل صاحب اہلیہ جلالپور شاہ پور
مسمات دولت بی بی والدہ عبدالعزیز
جلالپور۔ شاہ پور
مسمات فاطمہ بھتیجی عبدالعزیز
جلالپور۔ شاہ پور
اہلیہ ماسٹر عبدالعزیز اخبار [illegible] بنگلہ
عبدالرشید [illegible] " " "
عظیم بی بی بنت " " "
عبدالغنی بٹ۔ [illegible] کشمیر
محمد بخش ملازم سکوٹ توپخانہ
لکھنو
میان اللہ دتہ صاحب ملتان
بلند اسعد میان کلانزالی اجنالہ
راجن مدد میان " " "
خداداد " " "
شاہ محمد " " "
ڈاکٹر محمد عظیم اسسٹنٹ
رسالہ نمبر ۱۷ بنون
اہلیہ مولوی معین الدین صاحب
کوٹ جہنگڑہ
عبداللہ خان خانسامان
بھٹنڈہ
عمرالدین صاحب [illegible]
ستراہ۔ سیالکوٹ
عمرالدین صاحب نارووال
میان عبدالرب منگریہ
کمال ڈیرہ حیدرآباد سندھ
[illegible] چک نمبر ۹۰ سرگودہ
لال دین " " "
اللہ دین " " "
[illegible] [illegible] ہوشیارپور
نبی بخش صاحب [illegible]
ڈیرہ غازی خان

مسیح موعود کن معنوں میں نبی تھے

حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

(منقول از اخبار عام)

(چند روز ہوئے کہ اخبار عام میں ایک مضمون نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر حضرت نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں اپنے دعوے کی تشریح کی تھی اور حضور کے حکم سے وہ مضمون عاجز راقم اخبار عام میں چھپنے کے واسطے لے گیا تھا کیونکہ وہ مضمون بطور خط کے بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام تھا۔ چنانچہ ۲۶ مئی کے اخبار عام میں وہ مضمون چھپ گیا تھا اور اس کی نقل ہم ذیل میں کرتے ہیں۔ اسجگہ اس امر کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کارکنان اخبار عام سے ہمیشہ کا جو مجھے اتفاق ہوتا تو وہ نہایت شرافت اور اعلیٰ اخلاق سے پیش آئے اور حضرت کے حالات نہایت ادب سے انہوں نے دریافت کئے اور بعض امور کے متعلق شریفانہ طرز سے سوال کئے ان کے اس سلوک کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دنیوی اخباروں میں سے صرف اخبار عام کو ہی یہ توفیق ملا تھا کہ حضرت اقدس اوسکو باقاعدہ پڑھتے رہتے تھے اور ایڈیٹر صاحب اخبار عام کا آپ کے سلسلہ کے ساتھ ہمیشہ بہت شریفانہ برتاؤ رہا ہے۔ ایڈیٹر)

حضرت مرزا صاحب قادیانی کا ایک خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا اس کے جواب میں واضح ہو کہ اس جلسہ میں میں نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعوے نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوے نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا

سے گذر جاؤں۔ مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں

ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کرسکے سو میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنے متحقق نہیں ہوسکتے جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہیں کہلا سکتا سو خدا نے مجھے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت علم غیب عطا کیا ہے اور ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہیں اور کر رہا ہے۔ میں خود ستائی سے نہیں بلکہ خدا کے فضل اور اس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف میں کھڑا کیا جاؤں اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہیں تو مجھے اس مقابلہ میں خدا غلبہ دیگا اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ میں خدا میرے ساتھ ہوگا۔ اور ہر ایک میدان میں وہ مجھے فتح دیگا بس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے اور جس حالت میں عام طور پر لوگوں کو خوابیں بھی آتی ہیں بعض کو الہام بھی ہوتا ہے اور کسی قدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر وہ الہام مقدار میں نہایت قلیل ہوتا ہے اور اخبار غیبیہ بھی اس میں نہایت کم ہوتی ہیں اور باوجود کمی کے مشتبہ اور مکدر اور خیالات نفسانی سے آلودہ ہوتی ہیں۔ تو اس صورت میں عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو اس کو دوسرے معمولی انسانوں کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اس کو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جائے تاکہ اس میں اور اس کی غیر میں امتیاز ہو۔ اس لئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھ دیا اور یہ مجھے ایک اعزاز کا خطاب دیا گیا ہے تاکہ ان میں اور مجھ میں فرق ظاہر ہو جائے۔ ان معنوں سے میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ حضرت عیسیٰ جن کے دوبارہ آنے کی بارہ میں ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگوں کو دامنگیر ہے وہ امتی کیونکر بن سکتے ہیں کیا آسمان سے اتر کر نئے سرے مسلمان ہوں گے یا کیا اس وقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہینگے

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الاحد غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

بڑی رعایت

کچھ عرصہ کیواسطے براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں بڑی رعایت کر دیگئی ہے براہین احمدیہ بے جلد فی نسخہ نصف قیمت یعنی بجائے صہ کے صرف مبلغ عہ میں مل سکتا ہے اور درثمین مجلد بجائے ۸ر کے ۶ر میں اور بے جلد بجائے ۶ر کے ۴ر میں مل سکتی ہے درخواستیں بہت جلد آویں۔

مینجر بدر

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اس دفعہ فہرست میں بہت سی نئی کتابوں کا ذکر ہے احباب غور سے مطالعہ فرماویں

ایک قابل دید مذہبی تصنیف

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا ہے اور مخالف علماء کے عقائد کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کرتے ہیں پہر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کے معتقدات دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض کہ آج کل کے [illegible] منصف مزاج کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے عمدہ کاغذ پر قریباً ۔ صفحہ ۲۶×۲۰ حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۴ر رکہی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجائے

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب بہی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور ادا سے لکہتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایۃ المقصود کو زیر نظر رکہ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم مرحوم نے اسی کتاب کی نسبت لکہا کہ

[illegible] پڑہتے پڑہتے دل کے تواجد اور رقص

کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر [illegible]

براہین احمدیہ

یہ حضرت مہدی اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس سے اسلام کی صداقت کی دہاک کل عالم پر بٹہا دی۔ اس میں وہ الہامات ہیں جو آج پچیس برس کے [illegible] کے اندر پورے ہوئے اور مخالفوں کے [illegible] کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحہ کی ضخیم کتاب پر نہایت خوشخط [illegible] چہپی ہوئی کتاب ہے [illegible] پانچ روپے کے بجائے [illegible] تین روپے میں دی جاتی ہے [illegible]

جلد منگواؤ

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا [illegible] بہی شامل کردی ہیں مجموعہ مجلد [illegible] بجائے چہ آنے کے [illegible] چار آنے

شہری [illegible] آریہ مت و نار یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب [illegible] ہندی اوتار [illegible] ہندی [illegible] بدلا سے تالیف کی ہے نہایت عمدہ دلپسند۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر رسالہ ہے جس میں آپ کی صداقت بدلائل وبراہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۶۲ صفحے۔ قیمت ۸ر احباب جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ منظومہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب دلچسپ۔ جس میں لیکہرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمتہ ۔

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ والصافات سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بہی گراں نہیں۔ قیمتہ ار

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چہپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۲ر

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزہ کے مسائل کا بدلائل ذکر ہے۔ چند جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتہم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی مسیح موعود کی تائید اور میرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں عمدہ [illegible] کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب ہے۔ قیمت ۴ر

فتح دین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات [illegible] قیمت ۸ر

کامن احمدی (الاول) قیمت ۸ر

آئینہ کشمیری طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمتہ ار

کامن احمدی۔ قیمتہ ۸ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان وقلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری وبدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمتہ ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد ۲ر اور محصول ۳ر ہے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خریدنیوالوں کو محصول معاف ہے اور چہ نسخہ کامل کے خریدار کو محصول بہی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوے احمدیہ کے ملنے کا پتہ

المشتہر

مولوی محمد فضل خان احمدی۔ ڈاکخانہ ومقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب

ممبرا۔ عمدہ ممیرا احمد نور صاحب کابلی سے پانچ روپے تولہ کے حساب منگوایئے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چہاپا گیا۔

چہ گوئم با تو کز آن چہ ادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر (ایل) ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد — نمبر ۲۳

مورخہ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جون ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

حضرت مرزا صاحب اب بھی زندہ ہیں؟

خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ مخدومی حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال سے صرف دو روز پہلے ذیل کا مضمون لکھا تھا اور جس وقت حضرت مرزا صاحب لاہور میں فوت ہوئے اس وقت وہ اس واقعہ سے بیخبر اپنا مضمون محررہ صاف کر رہے تھے اس کا پڑھنا احباب کے واسطے خاص فائدہ کا موجب ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیا کسی نبی یا مجدد کی وفات سے اسکی صداقت پر مبنی اصول ضائع ہو سکتے ہیں یا ایسے اصولوں کے ماننے والے کبھی مر سکتے ہیں؟

ع ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما ۔

اگرچہ عادتاً میں اردو اخبارات کو نہیں دیکھتا۔ لیکن کل بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کسی نے میرے ہاتھ میں اہلحدیث امرتسر کا اخبار دیدیا۔ اوس میں حضرت وارث الحیات الدائم مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ و علیٰ محمد صلوٰۃ و سلاماً دائماً ابداً کی وفات کی پیشگوئی ویکہ اشتہار کیا گیا تھا۔ اگرچہ ان دل دکہانیوالی باتوں کا جواب سوا صبر کے اور کچھ نہیں ہے مگر قرآن شریف نے اسکا جواب یوں دیا ہے کہ یتمہ یصون بکم الدوائر علیہم دائرۃ السوء۔ اس کے متعلق قابل غور بات یہ ہے۔ کہ آیا کبھی خدا کے فرستادوں پر موت بھی وارد ہو سکتی ہے یا نہیں موت سے یہ مطلب ہے۔ کہ نام و نشان اون کا مٹ جائے اور کوئی نام لیوا نہ رہے۔ اور نہ کوئی ان کے اصولوں پر چلنے والا باقی رہے۔ سو واضح ہو کہ ایسی موت کبھی انبیاء اور رسل پر وارد نہیں ہوتی اور نہ ہمارے پر ہوگی۔ ہاں یہ جسم خاکی جو ہر وقت ہی معرض تغیر و تبدل میں ہے اور کوئی لحظہ خالی نہیں کہ اس کے اجزاء پر فنا وارد نہ ہو۔ یہ تو ایک نہ ایک دن اس خاکدان میں جا ملے گا جس سے اس کے اجزاء نکلے تھے مگر وہ نورانی جسم جو مقربین اور فرستادگان الٰہی کو عطا ہوتا ہے اسپر کبھی فنا نہیں آتی۔ وہ حی و قیوم خدا کے عشق میں فنا ہو کر دائمی زندگی پاتا ہے پھر اس کے بعد موت کسی قسم کی وارد نہیں ہو سکتی جیساکہ نص بل احیاء سے ظاہر ہے اونکی نسبت موت کی پیشگوئی کرنے والے خود جھوٹے اور مردہ دل ہیں۔ یہی نورانی جسم سب انبیاء اور مقربین کو عطا ہوا تھا۔ اور یہی حضرت اقدس مسیح موعود کو عطا ہوا ہے اب کسی شتر کینہ کی پیشگوئیوں سے ان پر ہرگز ہرگز موت وارد نہیں ہو سکتی ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اس بات کا ثبوت کہ دراصل حضرت اقدس کو یہ نورانی جسم حاصل ہو گیا ہے ہمیں دیکھنا ہے۔ سو واضح ہو کہ قرآن شریف میں نور سے مراد آیات بینات قرآن شریف ہی کی ہیں۔ جیساکہ والنور الذی انزلنا میں ہے۔ جب کوئی شخص قرآن شریف کے اصولوں کی صداقت پر یقین کامل سے قائم ہو جاتا ہے۔ پھر ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو اسپر چلا دیتا ہے اور پھر ان کے شاگرد آئندہ لوگوں کو سکھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ قیامت تک پہونچ جاتا ہے۔ تو اس شخص کو ایسا نورانی جسم حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ مستقل طور سے اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے جیساکہ نورہم یسعیٰ بین ایدیہم سے ظاہر ہے۔ سب سے اعلیٰ اور افضل یہ جسم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔ جیساکہ اللہ نور السموات الخ سے ظاہر ہے اور پھر اون کے بعد تمام

صادق کا خط

اپنے صادق دوستون کے نام

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مین خط کیون لکھتا ہون

خدا کے صادق رسول کے صادق مریدو! خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو ایسے وقت مین جبکہ تمہین اپنے مرشد و ہادی کی جدائی کا صدمہ اُٹھانا پڑا ہے اور تمہارے دل اس صدمہ سے اندوہگین ہین۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو ایک ہمدردی کا خط لکھون۔ جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل بہی اس حادثہ سے تمہاری طرح دردمند ہوا ہے بلکہ اس واسطے بہی میرا خط لکھنا ضروری ہوا کہ تم جانتے ہو کہ مین ایک خط نویس ہون تمہارے پیارے امام کے وقت بہی خطوط نویسی کا کام میرے سپرد تہا اور اب اس کے خلیفہ نے خدا کی مدد اور نصرت اوس کے ساتھ یہ میرے سپرد ہی خطوط نویسی کا کام قایم رکہا ہے مین تمہارے دلون کے اس جوش اور محبت سے آگاہ ہون جو تمہارے اُن خطون سے ظاہر ہوتا تہا جو تم حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین لکہا کرتے تہے اور مینے ان خطون کو بہی پڑہا ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر اپنے دلون کے رنج کے اظہار مین لکہے ہین اور ان پرجوش اور مخلصانہ الفاظ کو بہی دیکہا ہے۔ جنمین تم نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے پس مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ مین آپ کو ایک خط لکہون۔

یہ خط کیا ہی

پیارے بہائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا مین آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا مین رہا اور دنیا سے چلا بہی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اوس کو نہ پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور بہتون نے اس کی طرف توجہ بہی نہ کی اور ایسے بہی ہوئے جنھون نے اس کی مخالفت کی اور اوس کو دکہ دیا اور اس کی ساری عمر مین ان بدقسمتون نے سوائے آزاردہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے نصیبے مین نہ ہوا۔ کہ وہ خدا کے پیارے سے ایک نیک دعا لے لیتے۔ ان لوگون کی وہ مثال ہے جن کا ذکر حدیث قدسی مین آیا ہے۔ کہ اللہ تعالی قیامت کے دن انسان کو کہیگا کہ اے ابن آدم مین مریض ہوا تہا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ مینے تجہسے کہانا مانگا تہا تو نے مجہ کو نہ دیا مینے تجہ سے پانی مانگا تہا پر تو نے نہ پلایا۔ انسان کہے گا تو رب العالمین ہے مین کس طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح تجہے کہانا کہلاتا اور کس طرح تجہے پانی پلاتا۔ خدا تعالی فرمائیگا کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تہا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا۔ تو تب مجہے اسکے پاس پاتا۔ اگر تو فلان بندے کو کہلاتا اور پلاتا۔ تو اس کہانے اور پانی کو آج میرے پاس پاتا معلوم نہین کہ کس کس بندے کیطرف خدا تعالے اس مین اشارہ کریگا مگر اس مین کیا شک ہو سکتا ہے کہ خدا تعالے کے خاص بندون اس کے مرسلین اور ماموریں کی عیادت کرنا اور ان کو کہانا اور پانی دینا۔ خدا تو غنی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہین کہ اس سے پیار کرنیوالے اپنی محبت کے جوش مین اوس کی دعوت کرین اور اسے روٹی کھلائین لیکن چونکہ انسان آخر انسان ہے اور وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ مین ہی کر سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندونکو دنیا مین بہیجا ہے تاکہ اُس کے نام پر جو کوئی ان بندون کی خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجہی جائے افسوس انپر صد ہزار افسوس۔ جنہون نے خدا کے برگزیدے کو سوائے گالیون کے کوئی تحفہ نہ بہیجا اور سوائے اعتراضات کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا مین آیا اور چل دیا پر انہون نے اپنے واسطے سوائے جہنم کا کندہ بننے کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر مبارک ہو تم پر میرے بہائیو! کہ خدا تعالے نے ایسی تاریکی کے زمانہ مین تمہاری دستگیری کی اور تمہین اپنے مہدی کے ذریعہ سے ہدایت یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہاری روحون کو بدیون سے اور بد اعتقادات سے نجات دی۔ خدا کا فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے رسول کے ساتہیون مین لکہے گئے اور خدا نے تمہین ایک خاص کام کیواسطے برگزیدہ کیا۔

ضرور تہا کہ ایسا ہو

لیکن میرے پیارو تم غم نہ کرو اور حزین مت بنو۔ کیونکہ ضرور تہا کہ ایسا ہوتا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنون سے دکہ اٹہاکر اور ناگوار باتین سن کر پختہ ہو جاؤ اور تاکہ تمہارے ساتھ بہی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ کے ساتھ ہوئی تہی۔ کہ آن حضرت جب فوت ہوئے۔ تو سبنے آپ کی وفات کو قبل از وقت سمجہا اور مخالفون نے اعتراض کئے کہ قیصر و کسریٰ کی چابیان جن کے متعلق پیشگوئی تہی۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتہ مین دیجائینگی وہ کہان ہین۔ اور مسیلمہ جو نبوت کا دعوے کرتا تہا وہ زندہ تہا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے پس عرب کے لوگ بگڑے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق نبی ہوتا۔ تو وہ ایک کاذب مدعی کی زندگی مین کیون مرجاتا ایسا ہی اسود عنسی بہی اس وقت کاذب نبی موجود تہا اور وہ زندہ تہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے پس یہ بات دشمنون کے ہاتہ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کو انہون نے طعن و تشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد بہی ہو گئے اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکہ کا وقت تہا مگر انہون نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنون کی خوشی چند روزہ تہی۔ اور تہوڑے عرصہ مین سب ہلاک ہوگئے اور خدا تعالے کے سب وعدے سچے ہوئے اور کوئی مخالف باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم بہی اس وقت صبر سے کام لو اور صحابہ کا درجہ پاؤ۔ تم پر ہنوز ایسی تکلیف نہین آئی جیسی کہ اصحاب رسول پر تہی۔ پر چونکہ ہمارا مسیح محمدی تہا۔ اس واسطے ضرور ہوا۔ کہ ہم بہی اپنے امام کی وفات کے وقت اس قسم کے ابتلا مین پڑین جس قسم کے ابتلا مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑے تہے

اسوقت کے نئے اعتراضات

اس وقت جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہم پر ہو رہے ہین اون مین سے بعض اس قسم کے ہین جو محض گالیون اور استہزا کے رنگ مین ہین ان کیطرف توجہ کیضرورت نہین۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت کی زندگی مین بہی نادان لوگ کیا کرتے تہے اور اون کے جواب بہت دفعہ دئے جا چکے ہین۔ اور بعض اعتراضات اس قسم کے ہین جو خاص طور پر واقعہ وفات مسیح موعودؑ پر کئے جاتے ہین۔ اور وہ یہ ہین۔

۱۔ آپنے مطابق پیش گوئی اسی سال کی عمر نہین پائی۔ اور فوت ہوگئے۔ ۲۔ نکاح والی پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ ۳۔ پانچوین لڑکے والی پیش گوئی پوری نہین ہوئی۔ ۴۔ ثناء اللہ آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۵۔ عبدالحکیم آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۶۔ عبدالحکیم نے جو پیشگوئی کی تہی وہ پوری ہوگئی ہے۔

ان امور کے متعلق اگرچہ مبسوط مضامین بعد مین لکہے جائینگے۔ تاہم مین مختصر طور پر چند باتین اس جگہ

بیان کردیتا ہوں جن سے ظاہر ہوجائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب اور جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجھ کر شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

اسی سال کی عمر حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو الہام تھا اوس میں یہی اشارہ تھا کہ اسی سال کے قریب عمر آپ کی ہوگی۔ پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ۔ سو اوس کے مطابق جیسا کہ گذشتہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے آپکی عمر ۷۵ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں اونہوں نے غلطی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کیطرف بہت توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تھے۔ خود میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس وقت بچوں کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ آپنے کبھی اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جائیں۔ خدا کے انبیار ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بھی لکھا ہے۔ جس کے رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جو ڈوئی کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا تھا اوس میں آپنے اپنی عمر چھیاسٹھ سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے اب بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۶ سال ہوتی ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا۔ کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں سے اور ۸ سال اس صدی کے کل ۵ + ۶۰ + ۸ = ۷۳ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑھائے جائیں۔ تو ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ بہرحال اسی کے قریب ہیں۔ لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسی سال کے قریب نہ بھی ہوئی ہوتی۔ تب بھی کوئی معترض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیۃ اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت

نکاح والی پیشگوئی اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھدیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کتاب اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔

”اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کیطرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسیوقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا۔ تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑگیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہوکر اس کو سوچنا چاہئے کیا یونس کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی۔ جسمیں بتلایا گیا تھا۔ کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈالدے“

اس کے بعد مخالف کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت نے خود لکھدیا تھا کہ اب اس کے پورا ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔

پانچواں لڑکا پانچویں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا۔ کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا ہوا تو حضرت نے فرمایا تھا۔ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی اب انشاء اللہ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

ثناء اللہ ثناء اللہ کے متعلق حضرت اقدس نے کوئی پیشگوئی نہ کی تھی۔ ہاں آپنے اس کے حق میں دعا کی تھی سو اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق انشاء اللہ اس دعا کو قبول کریگا اور اوس کے آثار نمودار ہوں گے اور ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیگا اور ضرور پہونچے گا۔ اس موقعہ پر اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپنے ہمیشہ ایسے لفظ لکھے۔ کہ جو کاذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ فنا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا ہوئے۔ کیونکہ اون کا سلسلہ اسیطرح موجود ہے ان کی قائم کردہ بنیاد مستحکم کھڑی ہے۔ چار لاکھ جماعت موجود ہے دین اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ ہاں ہلاک اور فنا ہونے کی مثال آپکے بالمقابل چراغدین جمونی نے دکھائی تھی۔ جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا۔ ڈوئی نے دکھائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک اور دس پندرہ ہزار مرید کا پیر ہوکر اور کروڑوں روپے کا مالک ہوکر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ نے دکھائی۔ فقیر مرزا نے دکھائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہوئے فنا ہوئے اور ایسا ہی انشاء اللہ ثناء اللہ اور عبدالحکیم ہوں گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اون کا روحانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مر نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور بدگو مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکھ کر حسد اور بغض میں مر جائیں گے۔ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہوجائینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

صادقاں را نور حق تابد مدام
کاذباں مردند شد ترکی تمام

المیہم مرتد ڈاکٹر نے اس وقت بڑے دجل اور فریب سے کام لیا ہے وہ بالکل مسیلمہ کذاب کا بروز ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اپنے آپ کو مسیح اور مرسل من اللہ اور رحمۃ للعالمین کہتا ہے۔ اس نے بڑی بیہودگی سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جسمیں زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے اس کا شیوہ ہے۔ جسمیں ایک تو یہ دجل کیا ہے کہ مرتد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ گویا وہ آپ ہی خدا ہے۔ اور آپ ہی رسول ہے آپ ہی ملہم

اور آپ ہی ملہم ہے۔ اُسی الہام کو پہلے اور الفاظ میں لکھتا ہو پھر اسی کو وقتی ضرورت کے مطابق دوسری طرح لکھ لیتا ہے۔ حضرت کی وفات سے پہلے تو اخباروں اور رسالوں اور دستی خطوں میں جو ہمارے پاس موجود ہیں لکھتا رہا۔ کہ حضرت اقدس ۲۱ ساون مطابق ۴۔ اگست "کو" فوت ہوں گے۔ چنانچہ پیسہ اخبار وغیرہ میں اس کا یہ شیطانی الہام چھپ بھی گیا تھا۔ اور پیسہ اخبار نے اس پر نوٹ بھی دیا ہے۔ کہ عبد الحکیم نے اگر "تک" لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی درست ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر **کانے دجال** نے اس چھوٹی کتاب میں بجائے **کو** کے **تک** لکھدیا ہے واہ رے دجال۔ صنعت ہو تو ایسی ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور فریب اس مرتد نے اپنے رسالہ میں یہ کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامی الفاظ پر انحصار کرنے کے بجائے حضرت اقدس کی ان عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپ نے اپنے اجتہاد اور تفہیم سے لکھا تھا۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عبد الحکیم ہو یا ثناء اللہ ہو یا کوئی اور ہو۔ ہمیں اس کے متعلق اللہ تعالے کی اس وحی کے الفاظ کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے۔ جو خدا نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ نہ کہ اس اجتہاد اور تفہیم کی طرف جانا چاہیئے۔ جو مامور من اللہ یا آپ کے کسی خادم نے اس پر بطور تشریح کے لکھے ہوں۔ کیونکہ پیشگوئیوں کی اصل حقیقت اون کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ نبی کو بھی اون کے متعلق اجتہادی غلطی لگے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہجرت بجائے مکّہ کے یمامہ کی طرف سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبد الحکیم کے متعلق ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ کیا ان میں کوئی ایسا لفظ ہے کہ عبد الحکیم آپ کی حیات میں ہلاک ہوگا۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ ربّ فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق

یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبد الحکیم کے متعلق ہے اور یہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہوگی اور کاذب کا نام مٹ جائیگا۔ اور کوئی اس کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہیگا۔

باقی رہا یہ امر کہ عبد الحکیم نے پیشگوئی حضرت اقدس کی وفات کے متعلق کی تھی۔ سو اس کے متعلق اول تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب کہ حضرت اقدس نے خود ہی رسالہ الوصیۃ میں اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی سب سے پہلے شائع کر دی تھی۔ کہ اب میری وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ و مہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا کہہ سکتا تھا۔ اس میں کوئی بہادری نہ تھی اور نہ کسی الہام کی ضرورت ہے۔ دوم عبد الحکیم نے اول تین سال کی پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کر کے چودہ ماہ کی پیشگوئی کی پھر اس کو بھی منسوخ کر کے یہ پیشگوئی کی۔ کہ ۴ اگست کو مرزا صاحب فوت ہوں گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس نے خود ہی منسوخ کر دیں اور تیسری یعنے ۴۔ اگست والے الہام کو خدا تعالے نے شیطانی ثابت کر دیا۔ پس عبد الحکیم ہر حال میں جھوٹا ثابت ہوا۔ اور تبصرہ میں جو حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ کہ عبد الحکیم کی پیشگوئی چودہ ماہ والی جھوٹی ثابت کرنے کے واسطے عمر بڑھائی جائے گی۔ سو جب عبد الحکیم نے خود ہی وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور اوس کو شیطانی ملہم ثابت کرنے کا جو منشا رہا۔ وہ اوس کی ۴۔ اگست والی پیشگوئی کے صاف جھوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ

ہمارا مسیح زندہ ہے

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس میں حضرت موصوف نے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہیں مرے نہیں آپ نے فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

حدیث شریف میں آیا ہے المبطون شہید تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی توفی اسہال سے ہوئی۔ خواہ بقول مخالفین یہ اسہال ہیضے کے سبب سے ہوں یا پرانی بیماری جو بموجب پیشگوئی آپ کے لاحق حال تھی۔ پس یہ قوی شہادت ہے مگر اس تقتل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے سو ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ ہمارے سیدنا ومولیٰ کی توفی بحالت مبطون ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔ آپ نے آخری لیکچر جو تیار کیا تھا اس کا نام پیغام صلح ہے اب صلح وہیں ہو سکتی ہے۔ جہاں جنگ ہے آپ نے تو صلح کا پیام دے کر یہ سمجھایا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے اور پھر آپ نے فرمایا۔ کہ الرحیل۔ ہم سمجھے اسی جنگ کی حالت میں اپنا رتبہ دینا چاہتے ہیں۔

آپ نے منشی پیران بخش صاحب کے مکان پر فیصلہ آسمانی سُنایا پھر جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ پھر شہر کے جنوبی حصہ میں ایک عظیم الشان لکچر ہوا۔ پھر چوتھا موقعہ تھا۔ جہاں ہمیں اپنا قائم مقام کر کے بھیجا۔ پھر پانچواں موقعہ وہ تھا۔ جب کہ تمام امراء کی دعوت کی اور انہیں اپنے عقائد سے خبردار کیا۔ دار السلطنت میں پانچ دفعہ ہلاک تلک میں تو تبلیغ کر دی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا کام تھا۔ جو آپ کے ذمے باقی رہ گیا تھا۔ پس خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ اے مومنو! خبردار ہو کر سن لو کہ جو ہمیں تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ سے جہاد میں شہید ہوا تم اسے میت اور اموات سے نہ کہو بلکہ زندہ کہو۔

میں ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضرور ہے کہ اسے زندہ کہا جائے۔ یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے اجزا متفرق ہو جاتے ہیں مگر دیکھو اس کے مرید بمنزلہ اجزا کے ہیں وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہوں۔ انہیں وحدت کی رُوح پھونکی گئی۔

اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں انعام لینے کے لئے کچھ دکھ اٹھانے بھی ضروری ہیں۔ کچھ اپنے اختیار سے اور کچھ قضا و قدر سے۔ خوف کئی قسم کا ہے خوف اللہ کا۔ دشمن کا۔ ارتداد کا۔ پھر بعض وقت جوع بھی اختیار کرنا ہوگی۔ روزہ رکھنے سے یا خیرات اس قدر کہ اپنے پر فاقہ اٹھاؤ۔ پھر اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے گھٹاؤ۔

کیونکہ ہم سب آلہی رضا کے لئے ہیں جس طرح وہ راضی ہو اسے راضی کریں۔

یہ مصائب۔ یہ دکھ بشتیؔ کی تحت میں ہیں یعنے ما بعد الموت نہیں ان کا انعام ملیگا۔ مصائب کے بدلے بہتر سے بہتر بدلہ خاص رحمتوں کا وعدہ اور آئندہ ہدایت کی راہیں کھولدینگے۔

نکات

حسبنا کتاب اللہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

میں کچھ لکھنا چاہا اور فرمایا کہ لا تضلوا بعدی حضرت عمرؓ نے حسبنا کتاب اللہ کہہ کر تسلی دیدی کہ آپ اطمینان رکھیں۔ ہم آپکے منشا کو خوب سمجھتے ہیں۔ کتاب اللہ پر قائم رہیں گے جب آپنے سمجھا کہ وہ میری ہدایت کو خوب سمجھتے ہیں۔ تو پھر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

وحدت یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبہم دلوں میں تالیف کا پیدا کرنا یہ ایک اعجاز ہے جو خاص مسیح کے ہاتھ سے ظاہر ہوا۔ ورنہ ساری دنیا کے اموال بھی جمع کردیں تو وہ دل نہیں جمع ہو سکتے۔

ذوق کی باتیں

یہ سلسلہ بدر میں عرصہ سے شروع ہے جب کبھی ایسی کوئی بات میرے دل میں آتی ہے۔ تو میں اس عنوان کی ماتحت اسے لکھدیتا ہوں۔

۱۔ مسیح موعود اس لئے آیا کہ کسر صلیب کرے صلیب کی تمام عمارت کی بنیاد مسیح ناصری کی زندگی پر ہے آپنے اس کی موت کو ایک عالم پر ثابت کر دیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر وفات مسیح کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال صرف نبیوں کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح طرح کی مشکلات کے آپکے اس قول میں مطلق فرق نہیں آیا پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اسلئے تقریباً تمام مخاطبین اس کے قائل ہو گئے۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ اب جب ہم مخالف کلمہ گوؤں سے گفتگو کرتے۔ تو وہ وفات مسیح کی نسبت کوئی ذکر نہ چھیڑتے تھے۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے جانے دو ہمیں مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کر دو۔ حالانکہ اس کی بنیاد حیات و ممات مسیح پر تھی۔ ان کے علاوہ تمام دانشمندان یورپ و امریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے تھے کہ مسیح مر چکا۔ اور اب وہ زندہ نہیں۔ خود آپ کی تعلیم کا اثر مریدوں پر اسقدر ہوا۔ کہ جن میں سے اپنی شقاوت ازلی و بدعملی کی وجہ سے مرتد ہوئے وہ بھی باوجود سخت مخالف ہونے کے اس عقیدے سے نہ پھرے کہ مسیح مر چکا ہے۔ انجمن کے چراغ دین اور پٹیالہ کے عبد الحکیم کے حالات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بڑے زور سے وفات مسیح کے عقیدہ پر قائم رہے پس ہماری قول والی بات بالکل ٹھیک نکلی حق آپ کی قوت قدسیہ اور راسخ تعلیم کا دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے۔

پھر جیسے میرے آقا نے قول سے ثابت کیا کہ مسیح مر چکا ایسا ہی فعل سے اُسپر شہادت دی کہ "جو مسیح" ہو اس کے لئے بھی مرنا ضروری ہے۔

۲۔ کیا ہی مبارک و مقدس ہے وہ زندگی جس کی وفات کسی بڑے اسلامی مسئلہ کو حل کر دے شیعہ اب تک صدیق اکبرؓ کی خلافت پر معترض ہیں اور حضرت علی و فاطمہ کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیعت نہ کی اور کر صحابہ میں سخت اختلاف ہوا۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک نظارہ دیکھا ہمارے مسیح کی وفات کے بعد سید محمود ان کے دلائق فرزند ارجمند موجود تھے جن کے اس ہژدہ سالہ عمر میں تقوے و طہارت خشوع خضوع مناجات الی اللہ و ماشاء اللہ قوت بیانیہ و تحریریہ کو لطیفاً عجماً نہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ ان کے بجائے بار ب قابل التعظیم میر ناصر نواب پھر داماد نواب محمد علی خان یہ سب ہر طرح اس بات کے قابل تھے۔ کہ اگر وہ خلیفے بنائے جاتے۔ تو قوم انہیں بطیب خاطر قبول کرتی مگر ایک ایسے شخص کا جو نہ اس قوم سے ہے نہ فارسی النسل نہیں بلکہ عربی النسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے بلا اختلاف امیر المومنین تسلیم کیا جانا کیا ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ اگر احمدؑ کا غلام اپنی قوم میں یہ وحدت کی روح پھونک سکتا ہے تو کیا خود احمدؑ میں یہ قوت قدسیہ نہ تھی۔

۳۔ حضور کے وصال کے بعد اکثر احمدی احباب کے منہ سے یہ فقرہ بیساختہ نکلا۔ کہ "اب وحی بند ہو چکی"۔ اس قول سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا بعض صحابہ کرام سے بھی یہی لفظ روایت کئے گئے ہیں جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے حالانکہ اس سے وہی مطلب تھا جو ہمارے احمدی بھائیوں کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات ایسی ہے کہ اب کوئی وحی نہیں جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت کو حسب وعدہ ہمارے لئے نہ بھیجدے۔

۴۔ ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اس نے یہ دوکان نکالی ہوتی۔ تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے کسی کو مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے۔ اور یہ تو سب مانتے ہیں کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے۔ مگر آپنے ایسا نہیں کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ پاک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس ان میں نہ تھی۔ اللھم صل علیہ وسلم

۵۔ آپکا علم کلام بھی کیا نرالا تھا ایک چھوٹی سی دلیل سے مخالف کو ساکت کیا جا سکتا۔ مثلاً یہ کہ جو دعوے کرو۔ اس کی دلیل بھی اپنی کتاب سے دو۔ صرف اسی اصل کو ہاتھ میں لیکر کوئی گفتگو کرے۔ تو انجیل و وید والے بھاگتے نظر آتے ہیں۔ دوسرا اصل تھا کہ جس مذہب میں ہو اس کا کوئی امتیازی نشان دکھلاؤ اس کے مقابلہ میں بھی کوئی مذہب نہیں آسکتا۔

۶۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی و مولائی کی وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہوئے مگر یہ سب نے بالاتفاق تسلیم کیا کہ آپنے اپنے کام میں اچھی کامیابی حاصل کی۔ (میں اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالہ بھی انشاءاللہ دونگا) یہ کامیابی بھی آپ کی حقیت کا ثبوت ہے۔

۷۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل ایک نبی کے بعد دوسرے کی پیشگوئی کرتے رہے مگر کئی ان میں سے ایسے ہیں کہ جو سوائے معدودے چند جو غربت من المسلمین کے مصداق تھے اپنے ماننے والے نہ بنا سکے۔ مگر ایک نبی آیا جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنالیا کیا یہ خدا کا خاص فضل نہیں کیا ہمیں اس کلمۃ اللہ کی قوت قدسیہ و روحانیہ پر ایمان نہیں لانا چاہیئے۔

۸۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیوں پر گفتگو کرتے ہیں مگر میں کسی اور ہی عالم میں ہوں میں کہتا ہوں ہمیں اس دستور العمل کی ضرورت ہے جس سے ہم دنیا و آخرت میں آرام اور ترقیات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچ جاویں میری نظر مسیح کی تعلیم پر ہے مجھے اس تعلیم سے اعلیٰ کوئی تعلیم دکھاؤ ضرورت تو تعلیم کی ہے۔ جو اصل مقصد ہے۔ پس میں اس بات کو کیا کروں کہ فلاں پیشگوئی معرض التوا میں آگئی۔

(باقی)

---

* یہ کچھ مبالغہ کے رنگ میں نہیں کہا واقعی بات ہے صاحبزادہ والا تبار جب کسی مشکل مسئلہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور اسمیں ایسے نکات بیان کرتے ہیں جو فضا رحمت کیطرح ماخطر علی قلب بشر ہو جاتے ہیں تو سوا اس بات کے تسلیم کرنیکے چارہ نہیں ہوتا۔ کہ یہ خاص فضل خداوندی ہے

ڈائری

القول الطیّب

(وفات سے قریباً ۱۰ گھنٹے پہلے کی تقریر)

لاہور - ۲۵ - مئی ۱۹۰۸ء - ظہر

سلسلۂ نبوت ایک شخص سرحدی آیا بہت شوخی سے کلام کرنے لگا - اس پر فرمایا - مین نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہین بنایا نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین و ایمان سمجھتا ہون یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالےٰ کیطرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہوا ہے نبی کہا جاتا ہے - خدا کا وجود خدا کے نشانون کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہین - مثنوی مین لکھا ہے - آن نبیؐ وقت باشد اے مُرید محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے پس کیا سب کو کافر کہو ... سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گا -

مجدد کی ضرورت اس پر اس سرحدی نے سوال کیا کہ دین مین کیا نقص رہ گیا تھا جسکی تکمیل کے لئے آپ تشریف لائے - فرمایا - احکام مین کوئی نقص نہین - نماز - قبلہ - زکوٰۃ کلمہ وہی ہے - کچھ مدت کے بعد ان احکام کی بجاآوری مین سستی پڑ جاتی ہے بہت سے لوگ توحید سے غافل ہو جاتے ہین تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگون کو از سرِ نو شریعت پر قائم کرتا ہے سو برس تک سستی واقع ہو جاتی ہے - ایک لاکھ کے قریب تو مسلمان مُرتد ہو چکا ہے - ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہین - لوگ قرآن چھوڑتے جاتے ہین سُنّت نبوی سے کچھ غرض نہین اپنی رُسُوم کو اپنا دین قرار دے لیا ہے اور ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہین -

اس پر اس شخص نے کہا کہ اس وقت تو سب کافر ہو گئے کوئی تیس چالیس مومن رہ جائین گے -

فرمایا کیا مہدی کے ساتھ جو ملکر لڑائی کرین گے وہ سب کافر ہی ہون گے -

آپ نے کیا اصلاح کی پھر اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے کیا اصلاح فرمائی - فرمایا - دیکھو چار لاکھ سے زیادہ آدمیون نے میرے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گناہون اور فاسد عقیدون سے توبہ کی - انسان جب فسق و فجور مین پڑتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے - کوئی دن خالی نہین گذرتا جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہین آتے - ہر امر مین اللہ کی طرف رجوع کرنا ایک بڑی بات ہے مسلمانی صرف یہی نہین جیسے تم سمجھتے ہو - نیکی کرنا نہایت مشکل کام ہے - ریاکاری کے ساتھ عمل باطل ہو جاتا ہے یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہے دنیا کی طرف لوگون کی توجہ ہے - ہر صدی کے سر پر اسی قسم کی غلطیون کو مٹانے اور توجہ الی اللہ دلانے کے لئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے اگر ہر صدی پر مجدد کی ضرورت نہ تھی - بلکہ بقول آپکے قرآن کریم اور علماء کافی تھے - تو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے - حج کرنیوالے حج بھی کرتے ہین زکوٰۃ بھی دیتے ہین روزے بھی رکھتے ہین - پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا - مخالفین بھی اس بات کے قائل ہین پس اگر میرے وقت مین ضرورت نہ تھی تو پیشگوئی باطل جاتی ہے غیب کا حال تو اللہ ... کسی کو معلوم نہین -

ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون یعنے لعنت ہے ان نمازیون پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بے خبر ہین - پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے -

یہ بات اس زمانہ مین بہت کم لوگون مین موجود ہے پس ان اندرونی بیرونی کمزوریون کو دور کرنے کے لئے مین اپنے وقت پر آیا - اگر مین خدا کیطرف سے نہین تو یہ سلسلہ تباہ ہو جاویگا - اگر مین خدا کیطرف سے ہون - تو یاد رکھو کہ پھر مخالف ناکام رہین گے -

---

فاضل امروہی کی ایک تحریر

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی ثم قادیانی نے زبان عربی مین لکھا تھا جو گذشتہ اخبار بدر مین شائع ہو چکا ہے - اصل مضمون کا ترجمہ تفسیری جو حضرت مولانا نے کیا ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرتنا امیر تمام جماعت مومنین کے اور حکمت نظری و علمی دینی سے کام لینے والے مولانا نور الدین صاحب -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - بعض امور خارجیہ اور نیز خاکسار کا جوش قلبی ہر دو محرک ہوئے ہین کہ ان چند سطور کو مین اخبارات مین شائع کردن - اور وہ سطور یہ ہین - کہ میرا اعتقاد آپ کی جناب عالی مین اول بعثت و بیعت حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ ہے کہ بیشک آپ حضرت اقدس کے ساتھ بڑی اُلفت اور اُنس رکھنے والے ہین گویا کہ مجسم اُلفت تھے اور ان کے انیس تھے - اکثر مشورون اور دینی معارف اور یقینی اسرار مین بمنزلہ ان کے قلب مبارک کے تھے - جماعت احمدیہ مین دربارہ اخلاص و ایمان آپ سب سے زیادہ بڑھکر ہین - آپ کا یقین و عرفان سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ کا خوف آپ کو سب سے زیادہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندون مین سے جو علماء ربانی ہین وہی زیادہ تر اس سے خوف کرتے ہین - علاوہ آپکے ماسوی اللہ سے کمال درجہ پر غنا اور بے پروائی بھی سب سے زیادہ ہے - امام ہمام نے اپنی کتابون مین آپکے مناقب سب سے زیادہ بیان فرمائے ہین اسلئے آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ تر ہے - آپنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق اس وقت مین کی جسوقت تمام آدمیون نے تکذیب کی تھی اس لئے مین اعتقاد رکھتا ہون کہ صدیق ثانی ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - والذی جاء بالصدق وصدق بہ - اول جملہ کے مصداق حضرت مسیح موعود ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے سچی باتین اور سچے الہامات لائے تھے جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنی موت طبعی سے وفات دیدی جیسا کہ براہین احمدیہ مین یہ الہام موجود ہے یعیسیٰ انی متوفیک الایۃ یعنے اے عیسیٰ اگرچہ تمام لوگ تیرے قتل کرنے اور ہلاک کرنے مین بہت کوشش کرین گے - مگر مین تجھ کو موت طبعی سے وفات دونگا اور تمام ان عیوب سے جو منکرین تجھے لگاتے ہین - مین تجھ کو ان سے پاک و صاف رکھون گا اور جو لوگ جماعت کے تیری پیروی اور اتباع کرین گے - مین ان کو منکرین پر قیامت تک غالب اور فائق رکھون گا پس اس وقت تم ہی اول مصداق صدّق بہ کے ہو اور بمنزلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین اور جماعت احمدیہ مین اس کے نائب ہو - پس مین نے اس لئے صدق دلی اور اخلاص قلبی سے واسطے تائید کرنے دین اسلام کے بقدر اپنی طاقت اور وسع کے آپکے ہاتھ پر بیعت اطاعت

مسیح موعود کن معنوں میں نبی تھے

حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

(منقول از اخبار عام)

(چند روز ہوئے کہ اخبار عام میں ایک مضمون نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر حضرت نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں اپنے بیان کی تشریح کی تھی اور حضور کے حکم سے وہ مضمون عاجز راقم اخبار عام میں چھپنے کے واسطے دے آیا تھا کیونکہ وہ مضمون بطور خط کے بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام تھا۔ چنانچہ ۲۶ مئی کے اخبار عام میں وہ مضمون چھپ گیا تھا اوس کی نقل ہم ذیل میں کرتے ہیں۔ اس جگہ اس امر کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کارکنان اخبار عام سے ملنے کا جو مجھے اتفاق ہوا تو وہ نہایت شرافت اور اخلاق سے مجھے ملے اور حضرت کے حالات نہایت شوق سے انہوں نے دریافت کئے اور بعض امور کے متعلق تعجب ظاہر کرتے رہے ان کے اس حسن سلوک کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دنیوی اخباروں میں سے صرف اخبار عام کو ہی یہ فخر حاصل تھا کہ حضرت اقدس اوسکو باقاعدہ خرید کرتے اور پڑھتے تھے اور ایڈیٹر صاحب اخبار عام کا ہمارے سلسلہ کے ساتھ ہمیشہ بہت شریفانہ برتاؤ رہا ہے۔ ایڈیٹر)

تقدس مآب مرزا صاحب قادیانی کا ایک خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے۔ کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا اس کے جواب میں واضح ہو کہ اس جلسہ میں میں نے صرف یہ تقریر کی تھی کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعوے نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوے نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اوس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔ مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا۔ اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے سو میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہیں ہو سکتے جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہیں کہلا سکتا سو خدا نے مجھے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت علم غیب عطا کیا ہے اور ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہیں اور کر رہا ہے۔ میں خود ستائی سے نہیں بلکہ خدا کے فضل اور اس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف میں کھڑا کیا جاؤں اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہیں تو مجھے اس مقابلہ میں خدا غلبہ دیگا اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ میں خدا میرے ساتھ ہوگا۔ اور ہر ایک میدان میں مجھے فتح دیگا بس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے اس زمانہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے اور جس حالت میں عام طور پر لوگوں کو خوابیں بھی آتی ہیں بعض کو الہام بھی ہوتا ہے۔ اور کسی قدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر وہ الہام مقدار میں نہایت قلیل ہوتا ہے۔ اور اخبار غیبیہ بھی اس میں نہایت کم ہوتی ہیں اور باوجود کمی کے مشتبہ اور مکدر اور خیالات نفسانی سے آلودہ ہوتی ہیں۔ تو اس صورت میں عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو اس کو دوسرے معمولی انسانوں کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اس کو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جائے تاکہ اس میں اور اس کے غیر میں امتیاز ہو۔ اس لئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھدیا اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے تاکہ ان میں اور مجھ میں فرق ظاہر ہو جائے۔ ان معنوں سے میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی ہوں تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ حضرت عیسیٰ جن کے دوبارہ آنے کی باطل امیدیں اور جھوٹی طمع لوگوں کو دامنگیر ہے۔ وہ امتی کیونکر بن سکتے ہیں کیا آسمان سے اتر کر نئے سرے وہ مسلمان ہوں گے۔ یا کیا اس وقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا نہیں رہینگے

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الاحد غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

BADR - QADIAN

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۷ | نمبر ۱۴

مورخہ ۸ اجمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۸ جون ۱۹۰۸ء

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ / - گورنمنٹ عنہ

دوسری قدرت

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بہ تحریک (خلیفۃ مسیح موعود) حضرت مولوی نورالدین صاحب کے حکمت کی حالت میں - آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر ایک جگہ جماعت کو الوصیۃ کے ذیل کے فقرات کی طرف توجہ دلائی جاوے۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی۔

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے۔ کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو"

اس عبارت کے آخری الفاظ جن کو جلی قلم سے لکھا ہے۔ جماعت کے خاص توجہ کے قابل ہیں۔ ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو ضروری قرار دیا ہے۔ بالفاظ دیگر اللہ تعالےٰ نے اس منشار کو ظاہر فرمایا ہے۔ کہ دوسری قدرت کے نزول کے لئے ہر ایک جگہ میں احباب اکٹھے ہو کر دعائیں کریں۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے حضرت مولوی صاحب نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جہاں ہمارے دوست ہیں۔ وہ ہر روز یا جس طرح ممکن ہو۔ ایک دفعہ اکٹھے مل کر نماز میں یا نماز سے باہر اس موعود قدرت ثانی کے نزول کے لئے دعائیں کریں بلکہ ایسے مقامات میں بھی جہاں کوئی دوست تنہا ہوں۔ اُنہیں یہ کوشش کرنی چاہئے۔ کہ کسی دوسرے دوست کے ساتھ جو قریب ہو۔ مل کر دعائیں کریں۔ اکٹھے ہو کر دعا کرنا منشائے الٰہی کے ماتحت خصوصیت سے حضرت اقدس نے لازمی قرار دیا ہے۔ اور اس حکم کی تعمیل سب احباب پر فرض ہے۔

محمد علی از قادیان

ہمارے ہم عصر

مفصلہ ذیل عنوان کی ماتحت ہم ان رایون کو لکھین گے جو سیدی و مولائی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیہ والثنا کی رحلت فرمائی پر ہمارے ہمعصرون نے ظاہر فرمائی ہین۔ تا کہ لوگ دیکھین۔ کہ باوجود اس قدر سخت مخالفت و عناد کے تمام اہل الرائے نے بالاتفاق تسلیم کر لیا ہے کہ آپکا مبارک وجود ایک خاص وجود تہا اور آپمین ایسی ایسی قابلیتین تھین۔ جو معمولی لوگون مین نہین پائی جاتین اور آپ کی زندگی نہایت مقدس و مطہر تھی پھر سب نے یہی مانا ہے۔ کہ آپکے دل مین اسلام کا ایک خاص درد تہا اور آپ کی عمر اسی اسلام کی اشاعت مین صرف ہوئی اور آپ کی کوششین اسلام کے دشمنون کے خلاف بار آور ہوئین اور آپنے ایسے ایسے محکم اصولون سے اپنے خصم پر حملہ کیا کہ وہ بالکل خاموش رہ گئے اور آپ کامیابی کے ساتھ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ اخبار وکیل لکھتا ہے:-

موت عالم

وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جسکی نظر فتنہ اور جسکی آواز حشر تھی جسکی انگلیون سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جسکی دو مٹھیان بجلی کی دو بیٹریان تھین۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گیا۔ یہ تلخ موت یہ زہر کا پیالہ موت۔ جس نے مرنیوالے کی ہستی تہ خاک پنہان کی۔ ہزارون لاکھون زبانون پر تلخکامیان بن کے رہیگی اور قضا کے حملہ نے ایک جیتی جاگتی جان کے ساتھ جن آرزوؤن اور تمناؤن کا قتل عام کیا ہے صدائے ماتم مدتون اس کی یادگار تازہ رکھیگی۔

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہین کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کر کے صبر کر لیا جائے ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا مین انقلاب پیدا ہو۔ ہمیشہ دنیا مین نہین آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہین اور جب آتے ہین دنیا کے کسی حصہ مین انقلاب کر کے دکھا جاتے ہین۔ میرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانون کو ان تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانون کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔

انکی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جنرل کا فرض پورا کرتے رہے ہمین مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تا کہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنون کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔ اور اگر شور بختی مزاحم صلح و احسان ہو تو کم از کم ہمدردی کے ساتھ مشترک دشمن کی دافعی شرکت کے ساتھ اور جامعہ اسلامیہ کے مبارک اصولون کیساتھ

میرزا صاحب اوس پہلی صف عشاق مین نمودار ہوئے تھے جس نے اسلام کے لئے یہ ایثار گوارا کیا کہ ساعات عہد سے ایکبار وخزان کے ساری نظارے ایک مقصد پر۔ ان ایک شاہد رعنا کے پیمان وفا پر قربان کر دیئے۔ سید احمد۔ غلام احمد۔ رحمت اللہ۔ آل حسن وزیر خان اور ابو المنصور یہ السابقون الاولون کے زمرہ کے لوگ تھے جنہون نے باب مدافعت کا افتتاح کیا اور آخر وقت تک مصروف سعی رہے اختلاف طبائع اور اختلاف مدارج قابلیت کے ساتھ ان کے طرز خدمات بھی جداگانہ تھے۔ اور اسی لئے اثر اور کامیابی کے لحاظ سے انکے درجے بھی الگ الگ ہین تاہم اس نتیجہ کا اعتراف بالکل ناگزیر ہے کہ مخالفین اسلام کی صفین سب سے پہلے انہی حضرات نے برہم کین۔

میرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیون اور آریون کے مقابلہ پر ان سے ظہور مین آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت مین وہ کسی تعارف کے محتاج نہین۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ ہمین دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے اسلئے کہ وہ وقت ہرگز لوح قلب سے نسیاً منسیاً نہین ہو سکتا جبکہ اسلام مخالفین کی یورشون مین گہر چکا تہا اور مسلمان جو حافظ حقیقی کیطرف سے عالم اسباب و وسائط مین حفاظت کا واسطہ ہو کر اوسکی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصورون کی پاداش مین پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملون کے امتداد کی یہ حالت تھی کہ ساری مسیحی دنیا اسلام شمع عرفان حقیقی کو سر راہ منزل مزاحمت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی اور عقل و دولت کی زبردست طاقتین اس حملہ آور کی پشت گرمی کے لئے ٹوٹ پڑی تھین۔ اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توپون کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے اور حملہ اور مدافعت دونون کا قطعی وجود ہی نہ تہا چونکہ خلاف اصلیت محض شامت اعمال سے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا نفس ناطقہ مسلمان قرار دئے گئے تھے اسلئے مسیحی آبادیون اور خاص کر انگلستان مین مسلمانون کے خلاف پولیٹیکل جوش کا ایک طوفان برپا تھا اور اس سے پادریون نے صلیبی لڑائیون کے داعیان راہ فساد سے کم فایدہ نہ اُٹھایا۔ قریب تھا کہ خوفناک مذہبی جذبے ان حضرات کے میراثی عارضہ قلب کا جو اسلام کی خود روسر سبزی کے سبب بار و تیرہ۔ سالون سے ان مین نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا چلا آتا تھا درمان ہو جائے کہ مسلمانون کیطرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اوس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دئے جو سلطنت کے سایہ مین ہونیکی وجہ سے حقیقت مین اوسکی جان تہا اور ہزارون لاکھون مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دہوان ہو کر اڑنے لگا۔

کچھ شبہ نہین ان حضرات نے ثابت کر دکھایا ہے کہ اسلام اپنے حریفون کا خواہ ان کے ساتھ زندہ قومون کا پولیٹیکل جذبہ بھی شریک ہو ہمیشہ سے فتح نصیب مقابل رہا ہے اور انشاء اللہ دنیا کے آخری سانس تک رہیگا۔ اونہون نے مدافعت کا پہلو بدل کے مغلوب کو غالب بنا کے دکھا دیا اور اگر آج ہم اپنے نئے اور پرانے اختلافات سے قطع نظر کر کے محض اسلام کی خدمت غایۃ المقصود قرار دے لین تو یقیناً اوس جوشیلے اور اسلام کی خداداد طاقت سے چشم پوشی کرنیوالے لاٹ پادری (بشپ) کی زندگی مین جس نے ایک مسیحی مشن کی پچاس سال کی جوبلی کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے دوسری جوبلی کیلئے دلی کی مسجد عظمیٰ کے کیتھوڈرل بنانے

---

[1] خدا کا مامور اپنے ساتھ بہت سے برکات اور نشانات لاتا ہے قوم کی دل سے نکلی ہوئی دعائین ہیں کیا ہے۔ (بدر)

[2] یہ موت تلخ زہر کا پیالہ مخالفین کیلئے ہے خدا کے برگزیدہ بندون کیلئے جام وصال ہے اور وہ اس دار المحن سے دار النعیم مین انتقال کرتے ہین۔ (بدر)

جانیکا ادعا ئے ناروا ظاہر کیا تہا - وہ وقت آجائے - کہ اسلام کی روحانی فتوحات سینٹ پال کے گرجہ کو مریم و مسیح کی پرستش کی بجائے ایک خدا کی عبادتگاہ بناوین اور ناقوس کلیسا کے بدلے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ کا نعرۂ قدسی فضا مین گونجنے لگے -

ہرچند پادریون نے اسلام کی مخالفت مین لٹریچر کا ہمالہ بناکے کھڑا کر دیا ہے مگر کا غذ کے تو دون کیلئے صرف چند شرارے کافی ہین - برعکس اس کے مسلمانون کا لٹریچر اگر کشتی اور تمرد کے حق مین توپ گولہ ہے تو طلب حق کے اضطراب سے تڑپنے والے دلون کے لئے صندل و کافور کاش اس کی تاثیر کی آزمائش کی جائے اور اسے عیسائی آبادی کی زبانون مین منتقل کرکے کثرت سے شائع کیا جائے کیونکہ ترقی علم و حکمت کے ساتھہ مذہب وہان وبال دوش ہوا جاتا ہے اور دنیا طلبی کے انہماک نے وہان روح کی تشنگی غیر محسوس بنا رکہی ہے اسلئے کہ عیسائیت اس فطری جذبہ کو جو دنیوی حشمت کے بوجھہ مین دب گیا ہے ابھارنے سے بالکل قاصر ہے - یہ فخر اسلام ہی کا حصہ ہے کہ اس حالت مین بہی وہان جب کبہی اوس کی تجلی عکس فگن ہوتی ہے وجدان بیتاب ہونے لگتے ہین -

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنیوالی نسلون کو گرانبار بار احسان رکھے گی کہ اونہون نے قلمی جہاد کرنیوالون کی پہلی صف مین شامل ہوکر اسلام کیطرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانونکی رگون مین زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ اونکے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہیگا -

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیان توڑنے مین مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے مرزا صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب اس وقت سے کہ سوامی دیانند نے اسلام کے متعلق اپنی دماغی بغلی کی نوحہ خوانی جابجا آغاز کی تہی اون کا تعاقب شروع کردیا تہا - ان حضرات نے عمر بہر سوامی جی کا قافیہ تنگ رکہا جب وہ اجمیر مین آگ کے حوالہ کر دئے گئے - اس وقت سے آخر عمر تک مرزا صاحب برابر آریہ سماج کے چہرہ سے انیسوین صدی کے ہندو ریفارمر کا چڑہایا ہوا ملمع اتار نے مین مصروف رہے - اونکی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریرون سے اس دعوی پر بہت صاف روشنی پڑتی ہے - آیندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے - ناممکن ہے کہ یہ تحریرین نظر انداز کی جاسکین -

فطری ذہانت ، مشق و مہارت اور مسلسل بحث و مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب مین ایک شان خاص پیدا کر دی تہی - اپنے مذہب کے علاوہ مذہب غیر پر اونکی نظر نہایت وسیع تہی اور وہ اپنی ان معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال کرسکتے تہے - تبلیغ و تلقین کا یہ ملکہ ان مین پیدا ہو گیا تہا - کہ مخاطب کسی قابلیت کسی مشرب و ملت کا ہو ان کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر مین پڑ جاتا تہا - ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہان موجود ہین اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہین - اسکی نظیر غالباً دنیا مین کسی جگہ نہین ملسکتی مرزا صاحب کا دعوی تہا - کہ مین ان سب کے لئے حکم و عدل ہون لیکن اس مین کلام نہین کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایان کر دینے کی اُن مین بہت مخصوص قابلیت تہی اور یہ نتیجہ تہی - اون کی فطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا - آیندہ امید نہین ہے - کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا مین اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلی خواہشین محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ مین صرف کر دے -

---

لہ ہم کہتے ہین روح القدس کی تائید اور موہبت و فیضان الٰہی نے - ۔ مین کہتا ہون کہ یہ ثبوت تہا اونکی نبوت کا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کی

یادگار

اس عنوان کو پڑہکر شاید ہمارے بھائیون کو حیرت ہو - کیونکہ ایک عظیم الشان انسان جس کے ذریعہ خدا تعالے نے اپنے نام کو دنیا مین چمکایا - اور جس کے معجزات اور خارق عادت نشانون نے مذہب کو جو محض قصہ کہانی ہو گیا تہا - از سر نو زندہ کیا - اور جو اس وقت دنیا مین ایمان کو واپس لایا جبکہ ایمان ثریا پر جا چکا تہا - جس نے تمام مخالفین پر اتمام حجت کرکے اسلام کی صداقت کو دنیا مین آفتاب کیطرح روشن کیا - اس کی یادگار ہمارے فانی ہاتہ کیا قائم کرسکتے ہین - خود خدا تعالے نے اس کے نام کو صفحۂ دنیا پر اس طرح نقش کیا ہے - کہ وہ کبہی مٹ نہین سکتا اسلام کی جو خدمتین اوس نے کی ہین اور ابطال باطل مین جو آج تک کوششین کی ہین - وہ قیامت تک اس کی یادگار ہین - پہر یہ سلسلہ جس کے لئے قیامت تک یہ وعدہ ہے کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ - یہ خود اپنے بانی علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک عظیم الشان یادگار ہے - پہر اس سلسلہ کی تمام انجمنین جو اعلاے کلمۃ اللہ کے لئے قائم کی گئی ہین - وہ بہی اسی کی یادگار ہین - لیکن ایک بڑی بہاری ضرورت ابہی باقی ہے - جسکی طرف خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی توجہ بہی آخری ایام مین بہت تہی - اور پہر اس وقت اللہ تعالے نے اس مسیح کے خلیفہ کے دل مین بہی یہی بات ڈالی ہے جسکے لئے ہم اب حضرت مولوی صاحب کے ارشاد سے بذریعہ عریضہ ہذا اپنے سب بہائیون اور سب احمدی انجمنونکی خدمت مین حاضر ہوتے ہین -

جس ضرورت کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے - وہ ہے واعظین اور مبلغین کو تیار کرنا اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئے انہین دنیا کے مختلف حصون مین بھیجنا چونکہ یہ زمانہ ایک علمی زمانہ ہے اسلئے ضروری ہے کہ ایک مبلغ یا واعظ سارے ہتیار اپنے ساتھہ رکہتا ہو جن سے وہ دشمنون کے ہر قسم کے حملون کا دفعیہ کرسکے اور اسلام کی صداقت کو روشن دلائل کے ساتھہ دوسرے لوگون کے سامنے پیش کرسکے - یہ کام ایک اتنا بڑا اور ساہم کام ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے یا یون کہو کہ اس کو ایک اعلی پیمانہ تک پہونچانے کیلئے ہزارون نہین لاکہون بلکہ کروڑون آدمیون کی متفقہ کوشش بکار ہے - حضرت مسیح موعود کا اصل کام تبلیغ دین اور اشاعت اسلام ہی تہا - اور جو وعدہ اللہ تعالے نے آپ کے بارے مین کیا تہا - کہ لیظہرہ علے الدین کلہ ضرور ہے کہ اب وہ آپکے پیروون اور مخلصین کی کوششون سے پورا ہو - اسلئے اس تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کو نہ صرف جاری رکہنا بلکہ اس کی توسیع کرنا ہمارا کام ہے - سب سے پہلے ہمین یہ ضرورت ہے کہ تبلیغ کے کام کے لئے قابل آدمی پیدا ہون یہ ایک دن کا کام نہین - مگر اس مین بہی شک نہین - کہ اس کام مین ایک دن کا توقف بہی نہین ہونا چاہیئے -

ڈاکٹر مرتد اور اسکی نبوت

کے متعلق ذیل کا مضمون ہمارے پُرجوش مخلص دوست منشی احمد دین صاحب اپیل نویس نے گوجرانوالہ سے بھیجا ہے اس میں منشی صاحب موصوف نے ڈاکٹر مرتد کو جھوٹا ثابت کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ تمام الہامات جو اس نے اپنی طرف سے شائع کئے ہیں اوس کے خود تراشیدہ اور افترا ہیں۔ اگرچہ اون الہامات کی سبب بیہودگی اور جو شہے تو یہی ظاہر ہوتا ہے جو منشی صاحب نے خیال کیا ہے۔ مگر ہماری رائے میں ڈاکٹر مرتد کے الہام خود تراشیدہ نہیں ہاں شیطانی اور حدیث النفس ہیں۔ مرتد کے خطوط اور رسالوں اور اخباری مضامین سے ظاہر ہوتا ہے کہ حق کی عداوت کے سبب وہ کچھ مجنون سا ہو گیا ہے اور اس کے دل و دماغ میں جنون اور تکبر اس قدر بھر گیا ہے۔ کہ اپنے ہی گندے خیالات اس کی زبان پر الہام بن کر جاری ہوتے ہیں اور شیطانی امداد کے ساتھ شامل ہونے سے وہ سمجھتا ہے کہ کچھ شبہ اسے نکلتا ہے جس کو وہ وحی الٰہی یقین کر لیتا ہے۔ شیطان نے اوس سازان کرکے الفاظ اس کے مونہہ سے نکلوا کر اسے اچھا ذلیل کیا مگر اوس کی قسمت نہیں معلوم ہوتی۔ کہ وہ سمجھ جائے۔ کاش کہ اب وہ اب بھی اپنی غلطی کو پہچانے اور توبہ کرے اور بچ جائے

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عبد الحکیم کے اعلان کا بطلان

امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عبد الحکیم جو بیس سال حضرت اقدس امام مدوح الصفات کا مرید رہ کر ۱۹۰۶ء میں مرتد ہوا۔ اور جماعت سے خارج کیا گیا وہ ایک رسالہ اعلان حق لکھ کر حضرت اقدس کو اپنی پیشگوئیوں کا تشکار ظاہر کرتا ہے۔

عبد الحکیم نے ایام ارادت میں تفسیر القرآن لکھی اور جا بجا حضرت اقدس کی تائید اور اون کے دعاوی کی تصدیق قرآن شریف کی صدہا آیات سے کی۔ پھر اس نے ایام ارتداد میں چند رسالے حضرت اقدس ؑ کے خلاف لکھے۔ اور اون کو دجال اور ضال بنایا اور اپنے آپ کو مسیح اور کیا کیا ظاہر کیا ہے۔ عبد الحکیم کے بست سالہ ارادت اور ارادتمندانہ تصانیف اور ہر ایک امر میں علم الیقین اور حق الیقین اور عین الیقین اور ایسے ہی دو سالہ ارتداد اور مرتدانہ تصانیف اور ہر ایک امر میں تمام مراتب الیقین یہ ایک ایسا حیرت انگیز اور خطرناک نظارہ ہے کہ اس کے تفصیل بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

عبد الحکیم نے بست سالہ ارادت اور دو سالہ ارتداد کے رسالوں کے لئے جو اس نے ارتداد کے رسالوں میں لکھے ہیں وہ اور بھی حیرت انگیز اور خطرناک ہیں لیکن اس وقت مجھے اون تمام باتوں سے الگ ہو کر عبد الحکیم کی صرف اون پیشگوئیوں کے متعلق کچھ لکھنا ہے۔ جن کا تشکار وہ حضرت اقدس کو ظاہر کرتا ہے۔

عبد الحکیم نے اپنے ہیڈ کوارٹر پٹیالہ کے چند احمدی دوستوں میں لیکچر دئے سامعین نے اس کی بعض باتوں پر نکتہ چینی کی۔ ابتدا اگر تو بات معمولی تھی اور قابل اصلاح تھی لیکن لیکچرار کو اپنی قرآن دانی اور عہدہ داری کا غرور اور سامعین کی ویسی حالت ہونے کا خیال تھا۔ کہ لیکچرار اور سامعین کے فیما بین تکرار ہوا۔ نوبت بایں جارسید۔ کہ لیکچرار (عبد الحکیم) نے امام ہمام کی خدمت میں خط و کتابت کی اور اپنے ان خیالات میں تکرار و ضد کی وجہ سے عبد الحکیم ذہن نشین و محکم ہو گئے تھے۔ لکھے۔ اور ان کے ارشاد و اصلاح پر بھی اوس کو ان سے رجوع کرنا مشکل ہو گیا۔ اسلئے ۱۹۰۶ء میں عبد الحکیم جماعت سے خارج کیا گیا۔

عبد الحکیم نے الذکر الحکیم نمبر ۴ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء میں خط و کتابت مذکورہ بالا شائع کی ہے اور اس کے پڑھنے سے مذکورہ بالا واقعات ثابت ہیں۔ پٹیالہ کے احمدیوں کا اعتراض صرف یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم اپنے لیکچروں میں رسول کی عظمت اور اطاعت کا مطلق ذکر نہیں کرتے جنکو ذریعہ سے خدا اور خدا کے احکام اور خدا کا منشاء معلوم ہوتا ہے۔ عبد الحکیم نے بڑھتے بڑھتے رسول کی عظمت کو مطلقاً غیر ضروری قرار دیا اور جب امام ہمام مسیح موعود ؑ نے اس کو اسی جرم میں جماعت سے خارج کر دیا تو وہ خود مسیح بن بیٹھا۔ اور مسیح کو دجال اور ضال قرار دیا۔

اس خط و کتابت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عبد الحکیم نے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چند ایک تجاویز بھی لکھیں کہ احمدی جماعت کو یہ کرنا چاہیئے اور وہ کرنا چاہیئے۔ ایسا ایسا کرنا چاہیئے۔ لیکن مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو پہلے اس فاسد عقیدہ کے چھوڑ دینے پر مجبور کیا۔ جو رسول کی عظمت اور اطاعت کے منافی تھا۔ اور جس کو اوس نے نہ چھوڑا۔

عبد الحکیم نے مرتد ہو کر مسیح موعود کے برخلاف اور بھی چند رسالے لکھے اور جا بجا مخالفت کے لیکچر دئے اور اس قدر دریدہ دہنی اور بد زبانی سے کام لیا کہ اعادہ آن ناکردنی است۔ اوس نے مرزا صاحب کو ابتدا ہی سے خطاکار اور کچھ کا کچھ ظاہر کیا۔

پٹیالہ کے احمدی عبد الحکیم کے لیکچروں پر نکتہ چینی نہ کرتے یا حضرت اقدس ؑ اوس کی تجاویز کو مان لیتے۔ تو وہ اپنے مسیح ہونے کا یا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر معترض اور دریدہ دہن ہونے کا ناپاک ملبہ اور نجس مواد اپنے اندر مخفی رکھتا لیکن اللہ تعالےٰ کی مشیت اسی طرح تھی۔ جسطرح کہ ظہور میں آیا۔ عبد الحکیم کے تفسیر القرآن نے عبد الحکیم کو اس امر پر برانگیختہ کیا کہ تم مسیح موعود اور مامور من اللہ کے مشیر بننے کی صلاحیت رکھتے ہو۔ یہ سچ ہے تکبر بُری بلا ہے۔

عبد الحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو ایک الہام شائع کیا کہ مرزا صاحب تین سال کے اندر فوت ہو جائیں گے اور اس کی عبارت یہ ہے۔

"مرزا مسرف ہے۔ کذاب ہے اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اس کی میعاد تین سال تبلائی گئی" آخری فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ الہام کی عبارۃ نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی ذات اس الزام سے بری اور پاک ہے کہ وہ سچے مسیح کو دجال اور ضال کا بیس سال تک مرید بنا دے اور سچے مسیح کو بیس سال نہ مو کا میں رکھے۔ تعالیٰ اللہ عما یصفون۔ سہ سالہ میعاد کا الہام الہام نہیں تھا محض ایک ڈھکوسلا اور دھمکی تھی۔ جو خود حضرت اقدس امام ہمام کے پاک اور سچے الہامات سے بنایا گیا تھا۔ جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس نے رسالہ الوصیۃ لکھا جسمیں متواتر اور کثیر الہامات اس امر کے شائع کئے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تیری عمر اب تھوڑے دن رہ گئی ہے۔ جب حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات کے قریب ہونے کا الہام شائع کیا۔ تو عبد الحکیم کو بھی یہ سوجھی۔ کہ وہ آپ کی وفات کا الہام شائع کرے۔ چنانچہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء کو اُس نے ایسا کیا۔

پھر معلوم ہوتا ہے کہ الذکر الحکیم نمبر ۶ کے لکھتے ہوئے عبد الحکیم کو خیال آیا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ سہ سالہ الہام پورا نہ ہو۔ اس لئے اس نے پیشبندی کے طور پر فتح محمد خان کے نام پر ایک مضمون لکھا۔ کہ سہ سالہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے اس طرح پر کہ حضرت مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب سے ڈرے اور بعض عقائد سے رجوع کیا۔ الذکر الحکیم نمبر ۶ صفحہ ۵۶ لغایت ۶۸۔ پھر جولائی ۱۹۰۶ء میں جب اوس نے واکم المریض مرزا صاحب کی علالت زیادہ سنی تو ایک اور الہام شائع کیا۔ جو بالفاظ حسب ذیل ہے۔

"مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا۔"

پھر جب اس کو معلوم ہوا کہ اپریل ۱۹۰۸ء کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے اور اپنے اہل کے معالجہ کے لئے ایک ماہ کے واسطے لاہور تشریف لائے ہیں۔ اور نیز اوس کو معلوم ہوا۔ کہ لاہور پہنچنے کے چند روز بعد میں احمدیوں کا یہ حال ہے۔ کہ مرزا صاحب دو ایک ماہ اور یہی قیام فرماوینگے اور نیز لاہور میں مکان بنوانے کا بھی خیال ہے۔ تو اوس نے خیال کیا۔ کہ لاہور جیسے شہر میں جہاں ایک دفعہ مرزا صاحب آئے اور لوگوں نے طرح طرح کے سب و شتم کی جرأت کی [illegible] کے واسطے مرزا صاحب کا آنا ناممکن ہے [illegible] علیل ہوں گے۔ پھر اوس نے خیال کیا۔ کہ اگر [illegible] میں زیادہ قیام پذیر رہے۔ تو اون کے [illegible] بھی زیادہ استحکام ہو جاویگا۔ اسلئے [illegible] مدت قیام کے قریب قریب [illegible] کہ مرزا ۲۱ ساون کو مرض مہلک میں [illegible] جاوے گا۔ اور اس سے اس کا مقصود [illegible] لاہور میں زیادہ قیام نہ رکھیں۔ یہ الہام [illegible] نے پیسہ اخبار کو بھیجا۔ جو پیسہ اخبار [illegible] پرچہ میں شائع ہوا۔ اللہ تعالیٰ جو [illegible] عبد الحکیم کے منصوبے مخفی نہیں تھے اور اوس کو اپنے الہامات کا پورا کرنا جو اس نے اپنے مسیح کو بتلائے ہوئے تھے۔ بھول نہیں گیا تھا۔ اوس نے ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو جبکہ مسیح موعود اپنے مخالف عبد الحکیم کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کے اندر ہی تھے۔ فرمایا جس کا مطلب آپ نے اس طرح لکھا۔ کہ تیرا دشمن جو کہتا ہے۔ کہ جولائی ۱۹۰۶ء سے چودہ مہینہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ اسکو میں جھوٹا کرونگا۔ اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔ اب عبد الحکیم کے تینوں الہاموں اور حضرت اقدس کے تبصرہ کا نتیجہ کیا ہوا۔

عبد الحکیم کے الہامات یہ ہیں۔

(۱) ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو تین سال کے اندر فنا ہونیکا الہام۔ جو بعد میں اوس نے خود ہی منسوخ کر دیا۔

(۲) یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو چودہ ماہ کے اندر ہلاک ہونیکا الہام۔ جو بعد میں اوس نے خود ہی منسوخ کر دیا۔

(۳) ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے کارڈ میں ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہونیکا الہام۔ جو جھوٹا ثابت ہوا۔ بالمقابل اون کے امام ہمام حضرت اقدس کے تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں چودہ ماہ والی مخالف پیشگوئی کی نسبت یہ مضمون کہ تیرے دشمن کو جھوٹا کرونگا۔ اور تیری عمر کو بڑھا دونگا۔

نتیجہ الہامات۔ صاف ظاہر ہے کہ عبد الحکیم کا پہلا الہام اوس کے دوسرے الہام سے منسوخ اور رد ہوا اور اس کا دوسرا الہام اوسی کے تیسرے الہام سے مردود و باطل ہوا۔ اور تیسرا الہام جس میں صرف ایک دن ۲۱ ساون کا مقرر تھا۔ خود پورا نہ ہوا۔ کیونکہ مرزا صاحب اوس [illegible] پہلے فوت ہو گئے۔

حضرت اقدس کا تبصرہ والا مضمون [illegible] اور [illegible] پورا ہوا۔ کہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو [illegible] مرزا صاحب اپنے مخالف کی چودہ ماہ والی پیشگوئی [illegible] تبصرہ لکھا گیا۔ اگر مرزا صاحب [illegible] کے دن یا ۵ نومبر کے دن [illegible] تک [illegible] تھا۔ کہ دشمن اوسکی چودہ ماہ والی [illegible] تھا۔ لیکن خدا کا اشتہار [illegible] تیرا دشمن جو چودہ ماہ کی پیشگوئی کرتا ہے اور جس [illegible] آج [illegible] ہے۔ اور آج سے کے بعد [illegible] ۱۹۰۸ء تک [illegible] ایام ہی [illegible]۔ میں اس مدۃ میں دو کام کرونگا۔ پہلا تیرے دشمن کو ہلاک کرونگا یعنی اس طرح جھوٹا کرونگا۔ کہ وہ چودہ ماہ والی پیشگوئی کو واپس لے لیگا۔ یا ترمیم کرے گا۔ یا منسوخ کریگا یا مردود و باطل قرار دیگا۔ اور پھر دوسرا کام یہ کرونگا۔ کہ تیرے دشمن کے بطریق مذکور جھوٹا کر دینے تک تیری عمر بڑھا دونگا۔ یعنے اس وقت تک تجھ کو زندہ رکھونگا جس وقت تک تیرا دشمن چودہ ماہ والی پیشگوئی کو واپس لے لے یا رد و منسوخ کر دے تاکہ دنیا کو معلوم ہو۔ کہ میں خدا ہوں۔ اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔ الحمدللہ ثم الحمد للہ۔ کہ خدا نے ایسا ہی کیا۔ جیسا کہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو اپنے حبیب و محبوب مسیح موعود کو جتلایا تھا یعنی مسیح موعود کی عمر باوجودیکہ وہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء یوم تحریر تبصرہ کو عبد الحکیم کی چودہ ماہ والی پیشگوئی کے اندر تھی۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک بڑھائی۔ جس دن کہ عبد الحکیم نے چودہ ماہ والی پیشگوئی کو منسوخ کر کے ایک خاص دن ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء کا پیسہ اخبار کی طرف لکھدیا۔ اور پھر ۱۵ مئی تک بڑھائی جس دن کہ پیسہ اخبار نے وہ کارڈ عبد الحکیم کا پیسہ اخبار میں شائع کیا۔ اور پھر ۲۶ مئی تک بڑھائی۔ جس دن تک کہ اور اخبارات نے بھی ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء کا خاص دن شائع کر لیا اور ۲۱ ساون ۱۹۶۵ء والے مقررہ دن سے اتنے دن پہلے مسیح کو اپنی طرف بلا لیا جتنے سال کی کہ مسیح کی عمر مقرر تھی۔ یعنے [illegible]۔ تاکہ یہ تیسری پیشگوئی بھی جھوٹی ثابت ہو۔ الہی ان تینوں پیشگوئیوں کی صراحت حضرت اقدس امام ہمام کے الہام مندرجہ الوصیۃ صفحہ ۱۲ میں ہے جو [illegible] بجنسہٖ نقل کی جاتی ہے۔

"بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔"

[illegible] یہ ہوگا یہ ہوگا۔ اسی عبد الحکیم کی تینوں پیشگوئیوں کے متعلق ہے۔ والحمد للہ علی ذالک۔

مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں لاکھ لاکھ سجدات شکر بجا لانے چاہئیں۔ جس نے عبد الحکیم مرتد کو جو مفتری علی اللہ تھا۔ جھوٹا اور ذلیل کیا۔ اور ایسا جھوٹا اور ذلیل کیا کہ وہ اب فنا ہو گیا ہے اور ہلاک ہو گیا ہے۔ اور اب اس کا تمام تار و پود بکھر گیا ہے اور اس کی دہمکیوں اور حکمت عملیوں اور شرارتوں کا شیرازہ اکھڑ گیا ہے۔ اور ایسا فنا ہوا ہے کہ کبھی زندہ نہیں ہو سکتا۔

چند روز ہوئے۔ ایک اسی نام کے مولوی فاضل جو اگرچہ مرزا صاحب کے برخلاف تھے۔ مجھ سے ملے اور انہوں نے کہا کہ میں عبد الحکیم کی پیشگوئی کو اگر پوری بھی ہو جاتی۔ تو ہیچ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ عبد الحکیم ملہم اور مقدس انسان نہیں ہے۔

[illegible] مرزا صاحب پر کسی [illegible] کی تقریب کے [illegible] اعتراض [illegible] تو [illegible] عبدالحکیم کے [illegible] الزامات [illegible] ایسی شرارت [illegible] شرارت تھی۔ کہ اون کا ایک ایک [illegible] صریح طور پر شرارت [illegible] اون کی شرارت خود [illegible] اور عبدالحکیم خدا سے قدر [illegible] شرم [illegible] کہ اوس نے بجائے اس کے [illegible] کی صرف سے نادم ہوتا اور اپنے [illegible] کرتا۔ یہ رسالہ اعلان الحق [illegible] کو کی بجائے [illegible] کہ وہ لفظ کو کی شکل پر لفظ [illegible] تک کیا کرتا ہے [illegible] کا تب کی غلطی ہے [illegible] کہ شرارت [illegible] دو پیشگوئیوں میں ٹک تھا [illegible] رسالہ اعلان الحق [illegible] لفظ کو کا ذکر ہی نہیں [illegible] رسالہ [illegible] اعلان الحق [illegible]

[illegible] جماعت [illegible] اور [illegible] سے [illegible]

بندار یسعمری کہ راہ صفا [illegible] توان رفت جز در پے مصطفیٰ

اب اگر یہ حالت ہلاکت کی حالت نہیں تو کیا ہے۔

عبدالحکیم کو شرم اور شرافت ملحوظ ہوتی تو اوس [illegible] تحقیقات سے منحرف ہوتے ہوئے کم از کم [illegible] نادم ہوتا کہ وہ اپنی کسی [illegible] کو پاک [illegible] نہیں کرونگا اور [illegible] سے خود ایسی ہی [illegible] کا خیال نہیں آیا تھا تو اوسکو اعلیحضرت خلیفۃ المسیح [illegible] نورالدین صاحب مدظلہم ابدا سے جو کچھ اوسکی گذشتہ [illegible] کی نسبت [illegible] تھا اوس سے عبرت [illegible] باکی اور [illegible] پچیس سال کی [illegible] خود اپنی [illegible] سے خاک میں [illegible] اور [illegible] عداوت اور تعصب [illegible] جو کچھ اوس کے [illegible]

[illegible] ہے بک دیتا ہے اور دوسروں کو سنوانا چاہتا ہے۔ شرم !! شرم !! شرم !!!

اور پھر اس پر طرہ یہ کہ علانیہ جھوٹ اور صریح جھوٹ اور بڑی جھوٹ کہتا ہے۔ اور ذرا شرم نہیں کرتا۔

بندہ احمد الدین عفی اللہ عنہ اپیل نویس گجرانوالہ

۷ جون ۱۹۰۸ء

ہم قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائینگے

ذیل کی نظم ہمارے دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے اپنے بستے میں سے نکالکر آج ہمیں دی ہے کہ اسکو درج اخبار کر دیا جاوے۔ اسکے نظم کے کمال کا کچھ ذکر کرنے کی بجائے میں ناظرین کو اپنے دوست اکمل کے تمہیدی نوٹ کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہمارے مخالف جو اپنی پریشان اور پراگندہ حالتوں پر دوسروں کا قیاس کرکے ہمارے متعلق نادانی سے خیال کرتے ہیں کہ حضرت اقدس کی وفات اس جمعیت کے متفرق ہونیکا موجب ہوگی وہ دیکھیں کہ اس نظم میں سے عاشقان مسیح موعود کے دلوں کی حالت کا اندازہ لگائیں کہ کیا یہ قوم متفرق ہونیوالی ہے۔

ایک مہاجر کی آرزو

ہر ایک انسان جس کے پہلو میں دل اور دل میں مادہ محبت ہو وہ خوب جانتا ہے۔ کہ بعض اوقات قلب پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے سو ایسی حالت جب کبھی نیازمند اکمل پر طاری ہوئی تو وہ یا تو اشعار کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے یا کسی مضمون کے رنگ میں یادگار رہ۔ ان اوقات کی لکھی ہوئیں بعض نظمیں اور مضمون میرے پاس موجود ہیں۔ جنھیں میں نے چھپوانے کیطرف توجہ نہیں کی۔ مندرجہ ذیل نظم بھی انہی نظموں میں سے ایک نظم ہے جو آجکل اس بات کا جواب ہو سکتی ہے جو ہمارے مخالف کہہ رہے ہیں کہ اب مرزا صاحب فوت ہو چکے تو ان کے حضور میں رہنے والے بھی آہستہ آہستہ چل دینگے وہ سنیں کہ قادیان کا ہر ایک مہاجر کیا کہتا ہے۔

ہم قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائیں گے
کوچے میں اپنے یار کے دھونی رمائینگے

پروانہ وار جان ہی کر دینگے ہم نثار
تو اپنی شمع حسن سے ایسی لگائیں گے

رہنے دو یہ قمیر مرے کام کا نہیں۔
ہم اس کی گرد راہ کا سرمہ بنائیں گے

اے عندلیب پھول رہی ہے تو پھول پر
ہم تجھ کو اپنا پھول کسی دن دکھائینگے

پہلے کہیں سے جاکے۔ جگر تھام تو سکھ
پھر اپنی داستان تجھے ہم سنائینگے

سینے کے زخم سینے کی حاجت تو در کنار
ان پر نمک چھڑک کے مزے ہم اڑائینگے

دارالامان کی خاک کو ترجیح دینگے ہم
آب حیات خضر بھی گو مفت پائینگے

جس پر کبھی زوال کی راتیں نہ آتی ہوں
اس چودھویں کے چاند سے ہم دل لگائینگے

مشتاق دید دیدہ و دل فرش راہ ہیں۔
یارب ہمارے پاس وہ کس وقت آئینگے۔

آتی ہے یہ صدا لب جاں بخش سے ترے
ہم مردگان قوم کو قم سے جلائینگے

پھر آگیا بہار پہ موسم بہار کی
زخم جگر کو پھول کے ہم گل کھلائینگے

جان جاتی ہے تو جائے یہ پروا نہیں ہمیں
جو قول کر چکے ہیں اوسے ہم نبھائینگے

یہ سر ہے اپنا اور ترا سنگ آستان
اٹھ جائینگے جہان سے پر اسکو اٹھائینگے

تیری ہوا میں اڑتے ہیں جو طائران دل
وہ آشیانہ عرش پر اپنا بنائینگے

اس کوچہ کی گدائی بھی اکمل قبول ہے
پر قادیان کو چھوڑ کے ہرگز نہ جائینگے۔ (محمد ظہور الدین اکمل)

خریداران بدر کو اطلاع

چونکہ رسالہ اس دفعہ بسبب ایک ضروری مضمون کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر لکھا گیا ہے بڑا ہو گیا ہے اسلئے غالباً وقت پر شائع نہ ہو سکیگا۔ اور شاید چار پانچ روز توقف ہو جائے تفسیر القرآن اسی وجہ سے وقت پر شائع نہ ہو سکے گی۔ اور اس میں قریباً آٹھ دس دن کی دیر ہو جاویگی۔

منیجر

ریویو آف ریلیجنز

نہ تلوار سے۔ جنہوں نے اپنے اخلاق کریمہ کی وجہ سے دنیا مین اسلام کو پھیلایا ہے۔ وغیرہ۔ مگر موجودہ زمانہ کے متعلق بجز خاموشی کچھ پیش نہین کر سکتے۔ فرمایا۔ تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ لَہَا مَا کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَا کَسَبْتُمْ۔ اون اولیاء اور بزرگون کو اس موجودہ زمانہ سے تعلق ہی کیا وہ اپنے وقت پر آئے اور اپنا کام کر کے چلے گئے اب زمانہ موجودہ مین ہی کسی مجدد یا خادم دین کی ضرورت ہے یا کہ بخیال ان کے یہ زمانہ دجالون ہی کے آنے کا زمانہ ہے؟ ضرورت کا احساس تو دلون مین موجود ہے حالات موجودہ پکار کر کہہ رہے ہین۔ کہ کسی مصلح کی ضرورت ہے چنانچہ آج ہی پیسہ اخبار مین ایک انگریز کا مضمون تھا اس نے کسی جگہ پر اپنے لیکچر مین بیان کیا۔ کہ زمانہ پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہندو۔ مسلمان۔ عیسائیون اور یہودیون کو اتفاق کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ مسلمان یہودی اور نصرانی سب کے سب بلا امتیاز انسانی گروہ مین اتحاد و اتفاق دیکھنے کے مشتاق ہین اور مہدی موعود کے آنے کا انتظار دیکھ رہے ہین جو کہ دیر یا سویر عالم وجود مین آ کر تمام انسانون مین یگانگت کا رشتہ قائم کرے گا مین اس مہدی کے متعلق اپنی ذاتی رائے یہ رکھتا ہون کہ وہ اہل قلم مین سے ہوگا۔ اور اسی زبردست آلہ کے ذریعہ سے اقوام عالم کے دلون مین یگانگت ہو سکیگا۔

پیسہ اخبار ۲۲۔ مئی ۱۹۰۸ء

غرض اس امر کا احساس تو ہر ملک و ملت کے لوگون مین پایا جاتا ہے مگر چاہیئے تھا۔ کہ ضرورت کے مطابق کوئی پیدا بھی ہوتا۔ اور وہ اسلام کا نور اور برکات دکھا کر زندہ معجزات سے اسلام کے فیوض اور زندگی کا ثبوت دیتا۔ نہ یہ کہ اس زمانہ پر پہنچکر خاموشی اختیار کی جاتی اور کہا جاتا۔ کہ اب اسلام زندہ نہین بلکہ مُردہ ہے اور کوئی ولی یا بزرگ موجود نہین جو نشانات دکھا کر اسلام کی زندگی کا ثبوت دے۔ مانا کہ اخلاق فاضلہ بھی کسی مذہب کی صداقت کی کسی قدر دلیل ہو سکتے ہین اور ان کا بھی کسی قدر اثر بیرونی لوگون پر ہوتا ہے۔ مگر صرف اخلاق فاضلہ ہی حقیقی اور زندہ ایمان نہین دے سکتے۔ بلکہ وہ درجہ ایمان جو انسان کو خدا تعالےٰ پر کامل ایمان عطا کرتا ہے اور گناہ سوز زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ وہ صرف خدا کے اپنے تازہ نشانون سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ جو وہ اپنے مامورون کی معرفت دنیا مین ظاہر کرتا ہے۔

فرمایا

موجودہ صورت مین تو بہ نسبت مسلمانون کے ہمین ہندوؤن سے زیادہ امید نظر آتی ہے کیونکہ وہ تعلیم کی ترقی کی وجہ سے اور کچھ تجربہ کی وجہ سے بہت کچھ سمجھ گئے ہین۔ ہمارا تو خود کبھی بھی یہ منشاء نہین کہ لوگون کے مسلمہ بزرگون کو گالیان دیجاوین یا اون کی عزت نہ کی جاوے اور اسی طرح ہم اون سے کبھی بھی چاہتے ہین کہ یہ لوگ بھی ایسا ہی کرین خواہ ایمان نہ لاوین مگر ان کو بُرا بھی نہ کہین اور کہدین کہ سچا ملنتے ہین

یہ موجودہ زمانہ مین پھوٹ اور نفاق کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کو بند کردین۔ اور بالکل ممانعت کردین کہ باہم ایک دوسرے مذہب کی مخالفت مین ہتک آمیز کلمات اور کتابین بالکل بند کر دی جاوین اور چھاپے ہی نہ جاوین اور ایک ایسی ہوا چل جائے۔ کہ آپس مین محبت ہو اور اتفاق بڑھے جس طرح سے ایک ہوا چلی گئی تھی۔ کہ بچہ بچہ بھی اسلام سے متنفر تھا اس طرح کی ایک ایسی ہوا چل جاوے۔ کہ باہمی اخوت اور اتحاد بڑھے اور نفاق اور بغض و تعصب دلون سے نکل جاوے

فرمایا

قاعدہ کی بات ہے انسان کو ایک مخفی امر پر جتنا اعتقاد ہوتا ہے اس پر اتنا اعتقاد نہین رہتا۔ جب وہ ظاہر ہو کر سامنے آجاوے۔ مثلاً ان ہندوؤن کی دیوی دیوتا جتنے بھی ہین اور ان پر ان کو کامل اعتقاد ہے۔ اگر وہ اون کے روبرو آ جاوین تو اون لوگون کے دلون مین ہرگز ان کی اتنی وقعت نہ رہے۔ یہ نبیون ہی کا کام ہے۔ کہ وہ اپنی شکل بھی دکھا دیتے ہین اور اپنی عظمت بھی دلون مین جما قائم کر جاتے ہین۔ مسیح جن کو آجکل لوگ خدا مانتے ہین اگر وہ یہان آجاوین اور لوگون کے حلقون مین بیٹھین تو ممکن نہین۔ کہ ان کی بڑائی خدائی کی عظمت بھی لوگون کے دلون مین رہ سکے۔ چہ جائیکہ وہ کچھ اور خدائی کا دبدبہ بٹھا سکین کیونکہ لوگون نے جس خیال سے اون کو خدا تسلیم کیا ہوا ہے ظاہر ہو جانے پر اون مین وہ باتین نہ پا کر ضرور ہے کہ انکار کردین۔ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ انسان جب کسی خاص شخص کے متعلق کوئی اعتقاد پیدا کرتا ہے تو ساتھ ہی اوس کی ایک خیالی تصویر بھی اوس کے ذہن مین آجاتی ہے۔ جبتک وہ اس کی نظرون سے غائب تھی جب تک تو خیر مگر جب وہ شخص یا چیز اس کے سامنے آ جاتی ہے اور انسان اس کو اپنے خیالی بُت یا تصویر کے خلاف پاتا ہے تو اس کے دل سے اس کی عظمت اٹھ جاتی ہے یا کم از کم وہ عزت نہین رہتی چنانچہ یہی حال اُن لوگون کے معبودون کا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ اصل مین وہ شخص اون کے دل کی خیالی تصویر کے مطابق نہین ہوتا۔ جو کچھ اونہون نے سمجھا ہوتا ہے وہ نہین بلکہ کچھ اور ہی پاتے ہین۔ تو بد اعتقاد اور بدظن ہو جاتے ہین۔ اور اصل مین یہ دہین ہوتا ہے۔ یہان ایسے امور مین اول غلو سے کام لیا جاوے۔ مگر انبیاء ایسی ذات اور وجود ہوتے ہین۔ کہ وہ اپنا وجود دکھا کر اپنی عظمت قائم کرتے ہین۔

۲۴-مئی ۱۹۰۸ء قبل عصر

۲۳-مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز عصر چند ہندو مستورات حضرۃ امام الزمان مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے در دولت پر آئین اور بیان کیا کہ ہم مہاراج کے درشن کے واسطے آئی ہین۔ حضور علیہ السلام کی خدمت مین اطلاع کیگئی۔ چنانچہ آپ نے نہایت لطف اور مہربانی سے اونکو اجازت دی اور وہ گھر مین جا کر حضور کی خدمت مین حاضر ہوئین۔ حضرت اقدس چونکہ اون دنون مضمون رسالہ پیام صلح کے لکھنے مین مصروف تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ اب درشن ہو گئے اب تم جاؤ۔ مگر انہون نے عرض کی۔ کہ ہمکو آپ کوئی وعظ سناوین ہم اسیواسطے حاضر خدمت ہوئی ہین چنانچہ آپ نے اون کے اصرار اور اخلاص کیوجہ سے اونکو یون مخاطب کیا۔ (جو کہ آپ نے ۲۴ مئی کو قبل عصر بیان فرمایا۔)

فرمایا

اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگون مین اگر دو ایک باتین نہ ہون تو آپ لوگ آریہ وغیرہ لوگون سے سو درجہ بہتر اور اچھے ہو۔ اون مین سے پہلی بات تو یہی ہے۔ کہ خدا کو جو کہ ہمارا تمہارا پیدا کنندہ اور پروردگار ہے۔ اس کو واحد لاشریک جان کر اوس کی عبادت کرو۔ اس کی عبادت مین کسی دوسرے دیوی۔ دیوتا۔ پتھر یا پہاڑ۔ سانپ یا کسی دوسرے ہیبت ناک درندے گنگا مائی یا جمنا کوئی درخت ہو یا نباتات غرض

کوئی بھی بُت اُس کے ساتھ شریک نہ کیا جاوے اور اُسے ایک اکیلا خدا کر کے پوجا کرو۔ یہ جو تم لوگوں نے ۳۳ کروڑ دیوتا بنا رکھے ہیں۔ ان کی کیا ضرورت تھی اور یہ کیوں بنائے گئے ہیں؟

ان مستورات نے عرض کی کہ ہم ان باتوں اور تو کچھ بھی نہیں ہیں۔

حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ کہ اتنا بیان سنکر ان مستورات نے طلب حق کی غرض سے عرض کی کہ یہ بات آپ ہمیں سمجھا دیں۔

اس پر حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ کہ دیکھو گدا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک۔ تو نر گدا۔ دوسرے خر گدا۔ نر گدا کا تو قاعدہ ہوتا ہے کہ ایک آواز کی اور اگلے دروازے پر چل دیئے۔ کسی نے کچھ دیدیا تو ٹھیک ورنہ خیر۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بعض لوگ پیچھے سے آ آ کر بھی خیرات دیتے ہیں اون کا کام صدا کرنا اور آگے بڑھنا ہوتا ہے۔

مگر برخلاف ان کے خر گدا دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں اور ایک ہی دروازے پر بیٹھے رہتے ہیں۔ جب تک ان کا سوال پورا نہ کیا جاوے اور آخر ایسے گدا کو ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے۔ یہی حال خدا سے مانگنے والوں کا ہے خدا سے بھی وہی پاتے ہیں جو خر گدا بن کر خدا ہی کے دروازے کے ہو رہتے ہیں اور پکے ہو کر استقلال سے خدا کے حضور سے مانگتے ہیں۔ غیر مستقل اور جلد باز جو جلدی ہی ناامید یا بدظن ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ صدق اور ثبات کے ساتھ خدا کی ذات پر کامل ایمان اور یقین بھی ضروری ہے۔

یہ امر صدق اور اخلاص کے خلاف ہے۔ کہ جلدی ہی خدا سے مایوس ہو کر اوروں کی طرف اپنی حاجت کو لے جانا۔ اور در بدر مارے مارے پھرنا کبھی کسی بُت کے حضور میں التجائیں کرنا کبھی کسی دیوتا۔ پتھر۔ پہاڑ جنگل کے درخت یا گنگا مائی کی طرف حاجت کو لے جانا اس امر کی دلیل ہے۔ کہ ایک خدا پر بھروسہ نہیں اور اوس کو ساری حاجتوں کا پورے کرنے والا ہونے پر کامل ایمان نہیں۔ یا جلدی سے تھک کر اُس سے ناامید ہو کر اوروں کی طرف دامن حاجت پھیلانا خر گدائی کے بالکل خلاف ہے ایک چھوڑ کر دوسرا اور دوسرا چھوڑ کر تیسرا خدا بنانا اور اُن سے اپنی حاجتیں چاہنا بالکل غلط راہ ہے بلکہ چاہیئے۔ کہ ایک کو پکڑو اور اوسی سے اپنی ساری حاجتیں چاہو۔ اور وہ سب کا حاجت روا ہے۔ شرط صبر اور استقلال اور ایمان ہے۔

اتنا حصہ سن کر انہوں نے عرض کی کہ بات تو سچی ہے مگر حضرت اقدس ؑ کے منشا کو پا کر کہ حضرت اقدس ؑ چاہتے ہیں۔ کہ چلی جائیں پھر ترمی سے عرض کی کہ ہم دور سے آئی ہیں پنکھا ہلانے کی خواہش ہے۔ اور صرف درشن اور باتیں سُننے کو آئی ہیں۔ اب فرمایئے۔ کہ پرمیشر سے پرارتھنا کیسے کیا کریں؟

فرمایا

پرارتھنا یے تمہا اپنی زبان میں کر لیا کرو۔ یوں کہا کرو کہ اے سچے اور واحد خدا۔ اے کہ تو ساری مخلوق کا پیدا کرنیوالا۔ اور پالنے والا ہے اور سب کے حالات سے واقف ہے تجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اور ہر ذرہ تیرے تصرف میں ہے تو جو چاہے سو کر سکتا ہے تو ہمیں گناہ اور بہشٹ زندگی سے نکال کر سیدھا راستہ بتا۔ ایسا ہو کہ ہم تیری مرضی کے موافق ہو جاویں۔ بریوں سے ہمیں بچا۔ جہاں ہمارا اختیار میں نہیں ہیں۔ ہم چاہتی ہیں۔ کہ یہ ہم سے دور ہو جاویں ان کا تو آپ ہی کوئی علاج فرما۔ ان کا دور کرنا ہماری طاقت سے دور ہے اور ایسا ہو کہ ہم تیری رضا کی راہوں پر چل کر ہمیشہ کی نجات اور سکھ کی وارث ہو جاویں اور کوئی دکھ ہمارے نزدیک نہ آوے پہلے پاپ کرمن کے پھل سے بچا اور آئندہ نیک کرموں کی توفیق عطا فرما۔

اس طرح سے خدا سے سچے دل سے اور نیک نیتی سے خر گدا کی طرح پکی بن کر اسی سے نہ کسی اور سے دعا کیا کرو۔ اور سب دیوی دیوتے ترک کر دو۔ آخر اس طرح کی سچی تڑپ اور دعا سے الہام آجاویگا کہ ملاں کے سب گند دھوئے جائینگے اور شانتی اور سکھ کی زندگی شروع ہو جاوے گی۔ فقط

فرمایا

ان عورتوں کی حالت سے ٹپکتا تھا کہ شریف اور نیک عورتیں تھیں۔ لاہور جیسے شہر میں ایسی شریف اور نیک عورتوں کا وجود غنیمت ہے۔

فقط۔

صدائے اکمل

مختلف اخباروں میں مختلف مذاق و علم و فضل و خیالات کے اصحاب احمدیوں کے بابت میں کچھ لکھ رہے ہیں۔ اس پر جو میرے قلب کی کیفیت ہے میں اس کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ کوئی ہمیں مشورہ دیتا ہے۔ کہ ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ کوئی یہ کہتا ہے۔ کہ اب میرزا کے دعاوی اون کے ساتھ ہی قبر میں دفن ہو جائیں گے۔ سچ ہے المرء یقیس علی نفسہ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا۔ یہ بالکل بھول گئے کہ قوت ایمانیہ اور جوش اخلاص و ثبات مومنہ کس چیز کا نام ہے۔ اُتر دکن کے رہنے والے پورب پچھم کے رہنے والے سن رکھیں اور کان کھول کر سُن لیویں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیوں کا قدم یعنی خدا کی پاک جماعت کا قدم اس مینار بلند پر مستحکم پڑ گیا ہے۔ جہاں تمہاری دھوکوں کے تیر نہیں پہونچ سکتے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تم یونہی خواہ مخواہ اوپر خاک پھینک کر اپنے مونہہ پر ڈالتے ہو۔ اگر عرب سے ایک آواز نکلی تھی۔ کہ آج شیطان اس بات سے ناامید ہو گیا۔ کہ جزیرہ عرب میں اس کی فرمانبرداری کی جاوے گی۔ تو یہاں سے بھی یہی آواز نکل رہی ہے۔ آج دنیا کے تمام مذاہب اس بات سے مایوس ہو جاویں۔ کہ متقی ان میں پھر داخل ہوں گے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

کیا وہ جو مصفا چشمے کا پانی پی چکے ہیں۔ تم انہیں کیچڑ گندا اس پر لے جانا چاہتے ہو۔ جہاں سے پانی پینا تو درکنار گھونٹ ہونا بھی مشکل ہے۔ کیا وہ جو جنات نعیم میں رہتے ہیں۔ تم انہیں اس جنگل میں لے جانا چاہتے ہو۔ جہاں اوہام باطلہ و عقائد فاسدہ کی جھاڑیوں کے سوا کچھ نہیں۔ دیکھو تم خوب کان کھول کر سن لو۔ کہ احمدی انشاء اللہ تعالیٰ جاذب ہیں۔ اور راکب ہیں۔ وہ ایک دنیا کو اپنی مقناطیسی قوت قدسیہ سے انشاء اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچیں گے۔ یہ خود تمہاری طرف کھچے کچھے نہ جائیں گے۔ وہ انسان پرست نہیں بلکہ خدا پرست ہیں۔ کسی انسان کی موت ان کو طریق حق سے ڈگمگا نہیں سکتی۔

سنو! ہر ایک احمدی اس عقیدہ پر قائم ہے۔ کہ حضرت واسطہ مطہر و مقدس وجود۔ جسے لوگ مرزا قادیانی کہتے تھے خدا کا برگزیدہ نبی ہے۔ وہ اکثر انبیاء بنی اسرائیل سے افضل ہے۔ وہ واقعی برونہ مصطفیٰ ہے۔ وہ

خلیفۃ المسیح کا تازہ خط

ہر ایک کامل انسان ہمیشہ اعتراضوں کا نشانہ بنا ہے۔ آدم علیہ السلام کو شیطان ہی نے نہیں بلکہ الملائکہ نے بھی مفسد اور سفاک کہا۔ موسیٰ علیہ السلام کے موذیوں کا تذکرہ توریت ہی میں نہیں بلکہ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا

ولا تکونوا کالذین اٰذوا موسیٰ فبراہ اللہ مما قالوا و کان عند اللہ وجیہا۔

اللہ ایذا۔ تبریہ۔ قول الاعدا اور ان سب کے عند اللہ وجیہ ہونے کا ذکر فرمایا۔

مسیح علیہ السلام کو جو کہا گیا۔ وہ تو لہم بسطوا مریم بہتانا کے بیان کو سنکر زیادہ کیا لکھوں۔ ہمارے سرکار حضرت خاتم النبیین رسول رب العالمین کی نسبت جو کچھ یورپ و امریکہ و ایشیا و افریقہ اور ہندوستان سنے لاہز اور اس کے باشیون نے کہا اگر اس ناپاک کا غذ کا انبار بن جاتا تو کنچن جنگا سے کیا کم اونچا ہوتا۔ فلیت ھذہ باول تاردرۃ کسرات فی ایامنا

مرزا صاحب مغفور کے مقابلے آپ کی زندگی میں مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگایا اور آپ کامیاب ہوگئے اور ہم لوگوں کے سامنے ہزاروں۔ الٰہی پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہم نے مشاہدہ کیں بس۔ جن پیشگوئیوں پر ان کا اعتراض ہے اگر وہ پوری ہو جاتیں تو کیا مخالف مان لیتے۔ والتجربۃ تشہد علی ما تشہد۔

بہرحال کچھ لکھوں۔ میں اپنے ملی خیال سے ایک تصفہ ان سوالات کے متعلق ظاہر کرتا ہوں جو آپنے لکھے ہیں کہ لوگ کرتے ہیں۔

اول یہ کہ توسیع مدت حیات پر لوگ اعتراض کرتے رہیں۔

جناب من! سن تولد کا پتہ لگانا اس ملک خاص کر ہمارے جیسے گاؤں میں ایا مشکل امر تھا کہ نہیں۔ کسیوقت بے ریب مسلمانوں کو بھی یہ فخر حاصل تھا کہ ان کی تاریخوں اور ڈائریوں میں ہمارے اسلاف کا سن تولد اور سن وفات کیسا مفصل درج ہوتا رہا ہے مگر پنجاب پر تو سکھوں کے عہد میں وہ افرا تفری گذری ہے۔ یومًا بحزوی و یومًا بالعراق یہاں سے وہاں وہاں سے وہاں بھاگتے پھرتے رہے حضرت امام نے اس نظارہ کو جو آپ کے خاندان پر گذرا ہے بہت ہی دردناک پیرایہ میں بیان فرمایا ہے دیکھو

مگر پھر بھی ہمکو پتہ لگا ہے جیسے مرزا سلطان احمد افسر مال فرزند اکبر حضرت مرزا نے بھی بیان کیا ہے کہ مرزا جی ۱۸۳۶ء و ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے پس اس صورت میں شمسی حساب سے ۷۲ - ۷۳ اور قمری حساب سے ۷۴ - ۷۵ برس حضرت امام کی عمر ہوتی ہے۔ اب میں نصرت الحق ضمیمہ براہین احمدیہ (یہ کتاب حضرت امام کی تصنیف ہے) کے صفحہ ۹۷ وسطر ۱۶ کو اور جو الفاظ وحی کے وعدے کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں پیش کرتا ہوں اور اس واقعی بیان کے بعد میرے نزدیک کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اصل وحی الٰہی کا ہمیں ذکر ہے باقی صرف خیال ہے۔

ہاں یہ امر بھی عرض کر دینے کے قابل ہے کہ کچہریوں اور عام تمسکات میں تحریروں میں علی العموم عمر کے متعلق تخمینے سے کام لیا جاتا ہے سو قصہ پر جو یقین یا تخمینے یا ظن غالب ہوتا ہے وہی لکھوایا جاتا ہے میرا خیال ہے اس واسطے عمر کے متعلق دروغ حلفی کے مقدمات سننے میں نہیں آتے پھر اگر حضرت نے کہیں اس رنگ میں عمر کے متعلق مختلف الفاظ بیان کئے ہوں تو صریح وحی کا لفظ وہاں استعمال نہیں فرمایا۔ نکاح والی پیشگوئی پر حقیقۃ الوحی میں ۳۸۷ و ۳۸۸ میں حضرت امام خود ارقام فرماتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی میں ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک (حاشیہ) موجود ہے۔ پس احمد بیگ جب میعاد کے اندر مرگیا تو پس ماندے گھبرائے اور بعض کے خط عجز و نیاز سے بھرے ہوئے آئے جو اب تک موجود ہیں تو خدا تعالیٰ نے اپنی شرط پوری کرنے کیلئے اس پیشگوئی میں تاخیر ڈالدی پھر لکھا ہے کہ یہ مخالف احمد بیگ کے داماد کا ذکر کرتے ہیں مگر احمد بیگ کے وقت پر مرنے کا ذکر نہیں کرتے۔ ۳۸۸ - وعید کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا بموجب نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے ضروری نہیں کیونکہ وہ کسی بلا کو نازل ہونیکی خبر دیتی ہیں اور با تفاق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کے ہر ایک بلا۔ صدقہ اور خیرات اور دعا اور تضرع و زاری سے رد ہوسکتی ہے ۳۸۹ حقیقۃ الوحی۔ پھر اس کا بسط سے ذکر کرتے لکھا ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں بھی ایک بلا ہوتی ہیں اور جسطرح بلا کا واقع ہونا ممکن ہے اس کا دور رہنا بھی ممکن ہے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۴ میں فرمایا ہے کہ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو (توبی توبی فان البلاء علی عقبک) پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا کیا آپکو خبر نہیں کہ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت الی تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ۱۳۲ ۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر عبد الحکیم اور مولوی ثناء اللہ کے اعتراضات ہیں میں ان پر ایک قاعدے کے رنگ پر مضمون لکھا ہے جو طبع ہو گیا ہے ریویو اور علیحدہ بھی شائع ہوتا ہے۔ میں مفصل لکھتا۔ مگر کثرت ڈاک کے باعث اسی قدر اکتفا کرتا ہوں۔ (یار زندہ صحبت باقی)

پیغام صلح

۲۱ رجون کو ۷ بجے صبح برادرم خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیفکورٹ پنجاب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکچر کئی ہزار آدمیوں کے مجمع میں سنایا حاضرین کافی اثر لیکر گئے۔ لیکچر کا خلاصہ یہ ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے پس جیسا اسکی جسمانی تربیت عام ہے ایسے ہی روحانی تربیت بھی کسی خاص قوم یا زمانے یا مکان کیلئے محدود نہیں بلکہ اس نے ہر قوم میں نبی بھیجے اور ہر زمانے میں بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا (۲) اتفاق بڑی مبارک چیز ہے اگر ایک ہندو کسی مسلمان کو دکھ پہنچاتا ہے تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ جس شاخ پر وہ بیٹھا ہے اسی کو کاٹتا ہے (۳) جزوی اختلاف معمولی بات ہے باقی بڑے بڑے اختلاف مٹنے چاہئیں اور اس میں کچھ مشکل نہیں کیونکہ اسلام کی تعلیم ہندو مذہب میں بھی پائی جاتی ہے ہم لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ الہام کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ ہندوؤں میں بھی اوتار پیدا ہوتے رہے اور انہیں لوگ قبول کرتے رہے چنانچہ سری کرشن پھر بابا نانک بھی یہ پیغام دینے کیلئے مامور ہوئے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ (۴) اصل بات یہ ہے کہ چونکہ ذرائع میل و جول بند تھے اسلئے ایک قوم کو دوسری قوم کے نبی کا پتہ نہ لگا اور پھر جب استعداد زمانہ سے تعلیم میں فرق دیکھا تو سرے سے دوسرے نبی ہی کے منکر ہو گئے ہر مذہب میں سہوًا یا عمدًا اس کے پیرؤوں کیطرف سے کچھ غلطیاں پڑ جاتی ہیں جو اخیر میں جزو مذہب بنجاتی ہیں۔ بدھ نے بھی سمجھانیکی کوشش کی کہ صرف وید ہی الہامی کتاب نہیں بلکہ اور بھی ہیں اسلئے اسکو دہریہ کہا گیا جس طرح یورپ میں جو عیسیٰ کو خدا نہ مانے اسے پادری دہریہ کہتے ہیں (۵) صلح نہیں ہوسکتی جبتک اصل وجہ اختلاف کو دور نہ کیا جائے وہ پولیٹیکل اختلاف نہیں بلکہ مذہبی اختلاف ہے اور وہ یہ کہ ہمارے مقدس نبی کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ (۶) وید میں شرک کی تعلیم ہے مختلف ہندوؤں کا مشرک ہونا اسپر شاہد ہے اور پھر نیوگ کے حکم کو بھی اسی سے منسوب کیا جاتا ہے باایں ہمہ وید کو خدا کیطرف سے مانتے ہیں پس آپ لوگ قرآن مجید کو کیوں خدا کیطرف سے نہ مانیں جسمیں سراپا توحید کی تعلیم ہے اور تازہ نشانوں کے ساتھ اس بات کی گواہی موجود ہے کہ وہ خدا کیطرف سے ہے۔ (۷) اگر ہندو صاحبان ہم سے صفائی کرنا چاہتے ہیں تو یہ لکھدیں کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپکو سچا نبی مانتے ہیں اور آئندہ آپکو ادب و تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے ہم بھی لکھدیتے ہیں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے

البلاغ المبین

۱۷ مئی سنہ ۱۹۱۶ء کا وجد انگیز نظارہ آخر دم تک مجھے یاد رہیگا۔ جب خدا کے ہاتھوں سے معطر کیا ہوا مسیح گیارہ بجے معزز رؤسا و امرا لاہور کے سامنے ایک تقریر فرما رہا تھا تقریر کیا تھی۔ معرفت کا ایک سمندر تھا جو اپنے پورے جوش مین تھا۔ عرفان کا ایک بادل تھا۔ جو ابر رحمت بنکر انپر برسا وہ ایک آخری پیغام تہا۔ جو دار الخلافتہ مین اس عز الخلافت نے اپنے قادر و توانا مالک الملکوت سلطان الجبروت کیطرف سے پہونچایا۔ بارہ بج گئے اور آپنے فرمایا۔ کہانے کا وقت گذر جاتا ہے۔ چاہو تو مین اپنی تقریر بند کردون مگر سبنے یہی کہا کہ یہ کہانا تو ہم روز کہاتے ہین ہمین روحانی غذا کی ضرورت ہے چنانچہ تقریر ایک بجے ختم ہوئی اللہ تعالے خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ کی مساعی جمیلہ کو مشکور کرین جنہون نے اپنے دوستون کے لئے حضور سے نیاز حاصل کرنے اور ان کے کلمات طیبات سننے کا یہ موقعہ دعوت کے رنگ مین نکالدیا۔

اللہ تعالیٰ کا شکریہ مجھے اسوقت اسبات کا اظہار مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تین قسم کا شکر کرنا چاہیئے سو سب سے مقدم اللہ کا شکر ہے جس نے ہمین ہر ایک پہلو سے امن بخشا ہے اور صحت و تندرستی بخشی ہے اور ہر طرح سے اسباب ہمارے لئے اشاعت دین کے مہیا کیے ہین اور درحقیقت سچ بات تو یہ ہے کہ اگر ہم اُن نعمتون کا شمار کرنا چاہین تو یہ بیشمار نعمتین جسمانی روحانی حالت پر محیط ہو رہی ہین وہ گنی نہین جا سکتین۔ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ جیسا کہ اس نے سورہ فاتحہ مین خود فرمایا۔ کہ مین رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم ہون اور حقیقت مین ہم اپنی آنکہون سے دیکہتے ہین۔ کہ اس دنیا کا بقا اور ہماری آسودگی انہی صفات کے ساتھ ہے اگر وہ ذات پاک رحمانیت کو استعمال مین نہ لائے تو دنیا تباہ ہو جائے رحمٰن کے معنے خدا کے کلام سے یہ ثابت ہوتے ہین۔ کہ بغیر کسی عوض کے اور سوا کسی عمل کے رحمت کرتا اور اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ مثلاً دیکہو خدا نے جب یہ نظام تیار کیا ہے سورج ہے چاند ہے۔ اناج ہے پانی ہے ہوا ہے ہمارے امراض کے دفعیہ کے لئے قسم قسم کی بوٹیان ہین اب کوئی تبلا سکتا ہے کہ یہ اس کے کس عمل کا اجر ہین ہر ایک شخص جو عمیق فکر کرے اس پر خدا کا رحمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ انسان کی زندگی و آسودگی کے لئے جو کچھ چاہیئے تہا وہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے مہیا کیا۔ جو کچھ آسمان مین ہے اور زمین مین اور پہر جو کچھ ہمارے وجود مین پایا جاتا ہے یہ سب اس کی رحمانیت کا نتیجہ مین۔ کیونکہ جب ہم ماں کے پیٹ مین تہے۔ اس وقت جو کچھ اس کے انعام تہے وہ کسی عمل کا نتیجہ نہین ہو سکتے۔ تناسخ کا مسئلہ یہین سے رد ہو جاتا ہے۔ مگر مین اسے چھیڑنا نہین چاہتا غرض خدا کی بے شمار نعمتین ہین جن کو کسی ترازو مین تول نہین سکتے ضروری طور سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ خدا رحمان ہے۔ ہمارے اس ملک مین بہت قسم کے فرقے ہین کہ جو کچھ انسان کو عطا کیا گیا وہ کسی گذشتہ کرم کا نتیجہ سمجھتے ہین۔ سچ بات یہ ہے کہ جو کچھ ہے۔ یہ خدا کے فضل اور اس کی رحمانیت نے مہیا ہے کوئی دعوے نہین کر سکتا کہ میرے اعمال کا عوض ہے خدا نے اسی سورہ فاتحہ مین فرمایا کہ وہ رحیم ہے۔ یعنے کوششون پر نیک نتیجہ مرتب کرتا ہے۔ مثلاً ایک کسان کاشتکاری کرتا ہے آبپاشی کرتا ہے اب عادت اللہ جاری ہے۔ وہ کسی کی کوشش کو ضائع نہین کرتا بلکہ ایک دانے کے عوض کئی دانے دیتا ہے۔ کسی پوشیدہ حکمت یا کاشتکار کی بدعملی کی وجہ سے فصل برباد ہو جائے۔ تو یہ علیحدہ بات ہے۔ یہ شاذ و نادر کالمعدوم کا حکم رکہتی ہے اسی طرح پر خدا کا نام رب العالمین ہے۔ رب کے معنے پرورش کرنے والے کے ہین۔ عالم روحانی و جسمانی کی وہی پرورش کرتا ہے۔ اگر اس نے ایسے قوی انسان مین نہ رکھے ہوتے۔ تو انسان ان انعامات سے کہان متمتع ہو سکتا۔ ایسا ہی روحانی ترقی بغیر اس کے فضل کے ناممکن ہے۔ پہر فرمایا کہ مین مالک یوم الدین ہون۔ جزا و سزا دنیا اُسی کے اختیار مین ہے اسی عالم سے جزا و سزا کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو نقب زنی کرتا ہے تو بیشک ایک دفعہ نہین تو دوسری دفعہ دوسری دفعہ نہین تو تیسری دفعہ ضرور پکڑا جاتا ہے یا کسی اور رنگ مین اسے سزا مل جاتی ہے (یہ سزا کیا کم ہے کہ چور دولت کے لئے چوری کرتا ہے اور پہر بہی ہمیشہ مفلس اور غریب ذلیل رہتا ہے) ہم نے اس عالم مین خوب غور کرکے دیکھ لیا کہ جو سرگرمی سے نیکی کرتا ہے تو نیک نتیجہ پانے سے خالی نہین رہتا اور جو بدی کرتا ہے ضرور بد نتیجہ بھگت لیتا ہے دیکھو جو زنا کرتے ہین اونکو آتشک ہو جاتی ہے۔ شراب پینے والون کو رعشہ ہو جاتا ہے۔ کسی کی انتڑیون مین پہوڑے نکل آتے ہین۔ القصہ خدا کے اس قدر احسان ہین کہ کسی کی طاقت ہے جو ان احسانون کو شمار کر سکے انسان جس قدر قوی لے کر آیا ہے وہ کس کا عطیہ ہین۔ انسان اگر سچ کر دیکھے تو سب قوی اللہ کے زیر قدرت ہین چاہے تو ایک دم مین قلب کی حرکت موقوف ہو جائے اور انسان فوراً ہلاک ہو جائے مگر مجھے کو کس کا ملال چاہتا ہے۔ دنیا کی محبت مین سب گرفتار ہین آخرت کی فکر کم لوگون کو رہگئی ہے مین کہتا ہون کہ اگر ایسے لوگون کو اللہ کیطرف سے پروانہ آجائے کہ تمہارے لئے بہشت طیار ہے۔ چاہو تو دنیا کی نعمتون مین رہو اور چاہو تو بہشت کی بے مثل نعمتون سے فائدہ اُٹھاؤ۔ تو وہ سب لوگ دنیا کو قبول کرین۔ یہ دنیا پرستی کا نتیجہ ہے حالانکہ اسمین کوئی شک نہین کہ یہ دنیا فانی ہے کئی دوست گذر جاتے ہین۔ دشمن۔ عزیز۔ بہائی۔ لڑکے بیوی سب آخر کار ایک دن جدا ہون گے اور کئی لوگ جدا ہو چکے اگر کوئی غور کرنیوالا ہو۔ تو دنیا فانی ہونے کا نقشہ آنکھون کے سامنے پھر جائے پھر سوچے کہ مین وہ کوششین جو دنیا کے لئے کر رہا ہون کیا وہ اعتدال سے مین آج تک اگر دنیا مین کوشش ہوتی رہی ہے مگر مقررہ وقت موت سے باز رکہنا ناممکن ہے بعض لوگ شاید ہماری تقریر کو سنتی مین ٹال دین مگر مین سچ کہتا ہون کہ انسان غلطی پر ہین۔ مین نہین کہتا کہ زراعت نہ کرو تجارت نہ کرو۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اس دنیا کی محبت مین خدا سے منہ پھیر لینا اچھا نہین۔ ابتداء مین پیدا کرنیوالا ہی وہی ہے۔ اور آخر بہی اسی سے واسطہ پڑتا ہے تو پہر کیونکر انسان کے لئے اس سے غافل ہونا نتیجہ خیز ہو سکتا ہے غرض خدا تعالے کے احسانات شمار و انداز سے باہر ہین شکر اس کو کہتے ہین کہ انسان خدا کے آگے سچے دل سے اقرار کرے کہ تیری ہی رحمتین اور تیرے ہی فضل ہین اور پہر عملی رنگ مین اس کی اطاعت و عبادت سے اظہار شکر کرے

شکریہ گورنمنٹ دوسرے شکر گورنمنٹ کا۔

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ہم ظاہر داری سے کہتے ہیں بلکہ یہ بات ہمارے اصول میں داخل ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کا شکر کرتے رہیں۔ سکھوں کا زمانہ جنھوں نے دیکھا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کے باپ دادا کی کیا حالت تھی اور احکام اسلام تو یک طرف کوئی باواز بلند اذان نہیں دے سکتا تھا اگر کوئی دیتا تو مجرم قرار دیا جاتا پھر کوئی حلال شے استعمال کرے تو وہ بھی مجرم۔ اب آزادی اس قدر ہے کہ ہر ایک مسلمان اپنے مذہبی فرائض بڑی آزادی سے ادا کر سکتا ہے۔ روزے رکھو نمازیں پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ کوئی مانع نہیں جس قدر چاہو علوم دینی کو حاصل کرو۔ مخالفوں کو جواب دو۔ کوئی تمہیں منع نہیں کرتا ابھی حال میں فنانشل کمشنر صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ تو اس نے کہا کہ کیسی آزادی ہے کہ عیسائیوں کے خلاف مذہبی طور سے کچھ کہنا یا لکھنا روکا نہیں گیا بس اگر کوئی مسلمان اس گورنمنٹ سے نافرمانی کریگا تو وہ میرے نزدیک خدا تعالیٰ کا گنہگار ہے۔ حدیث صحیح ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ خدا کا سچا شکر گذار وہی ہے جو پہلے انسان کا شکر گذار ہے۔ جب گورنمنٹ کے خلاف ہوا یعنے اپنے محسن کے تو پھر اس سے بھی کسی دن پھر جائیگا۔ بالخصوص ہم تو اس گورنمنٹ کے احسان کو دل سے محسوس کرتے ہیں دیکھو میں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں اور عیسائیوں کے خلاف بہت لیکن گورنمنٹ نے برا نہیں منایا۔ یہ اسی لئے کہ مذہبی آزادی دے رکھی ہے بلکہ قدردانی کا یہ حال ہے کہ ہماری کتابوں کے بعض نسخے بذریعہ پارلیمنٹ منگوائے گئے میں کہتا ہوں کہ اگر یہ گورنمنٹ نہ ہو تو ایک دوسرے کو چیر کھاویں۔ اسلامی بادشاہوں نے کیا کچھ کیا اور یہ انگریز نیک نیتی سے انصاف کرتے ہیں کسی کو دانستہ پکڑتے نہیں مجھے یاد ہے کہ ایک جنٹلمین پادری نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا۔ اس میں ایک مسلمان مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی گواہی دی۔ مگر ڈگلس ڈپٹی کمشنر نے اس مقدمہ میں خوب چھان بین کی۔ آخر وہی عبد الحمید خود بول اٹھا۔ کہ مجھ کو پادریوں نے سکھایا۔ اس پر اس صاحب نے مجھے کہا کہ آپکو مبارک ہو آپ بری ہو گئے۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں کی نسبت کچھ بدنیتی ہوتی۔ تو کبھی میری مدد نہ کرتے۔ اگر کسی مسلمان بھائی کی یا ہندو کی عدالت میں یہ مقدمہ ہوتا۔ تو مجھے وہ کبھی نہ چھوڑتا۔ انسان جس قدر انصاف اختیار کرتا ہے اسی قدر روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اس پر حق بات منکشف ہو جاتی ہے۔ باقی یہ کہنا کہ زمین ہم سے نہیں ملتے۔ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ جبتک آسمان پر کوئی بات مقرر نہیں ہوتی۔ زمین پر نہیں آتی۔

شکریہ ناظرین میرا شکر آپ سب صاحبوں کا ہے۔ جنہوں نے تشریف آوری کی تکلیف گوارا کی خدا کرے جس طرح جسمانی طور سے باہم ملاقات ہوئی۔ روحانی طور سے بھی ہمارے دل مل جاویں۔ جسمانی ملاقات تو کچھ چیز نہیں زبان سے کوئی فتح نہیں ہوتی۔ دلوں کے فتح کرنے والا تو دل ہے۔ جو قوم زبان پر جمع خرچ کرتی ہے وہ فتحیاب نہیں ہوتی دیکھو

کامیابی کا راز صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس کوئی سامان جنگ نہ تھا مگر بھی قلبی خلوص تھا اور حق کا جوش جس سے آخر مظفر و منصور ہوئے۔ بے نظیر طور سے کامیابیاں حاصل کیں ہر ایک شخص جو خدا کو خوش رکھنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا اوسے کامیابیاں بخشے۔ وہ قریب [illegible] سے عمل کرے۔ فرمایا۔ قد افلح من زکّٰھا و قد خاب من دسّٰھا۔ فلاح پا گئے وہ جنہوں نے تزکیہ نفس کرلیا اور تباہ ہو گیا وہ جس نے اسے خراب کیا۔ فلاح دین و دنیا دونو کو شامل ہے جو شخص اپنے نفس کی ناپاکی کو چھوڑتا ہے۔ وہ آخر کامیاب ہوتا ہے بیشک کوئی فلسفہ میں طاق ہے کوئی ہیئت میں کوئی سائنس میں شہرہ آفاق ہے یہ قبول ہے مگر تزکیہ نفس بڑی مشکل چیز ہے۔ علوم ظاہری دماغی حواس کو تیز کرتے ہیں مگر ان کا قلب کے ساتھ کچھ علاقہ نہیں۔ جو علوم ظاہری حاصل کرتے ہیں بجز سلیم الطبع کے آخری نتیجہ یہی ہوتا ہے اون میں کبر آجاتا ہے۔ اور بجز سچا انکسار اور سچی تری نصیب نہیں ہوتی۔ کبر ایسی بری بلا ہے کہ انسان اس کی وجہ سے ہر قسم کی ترقی سے رک جاتا ہے۔ اب اس کے آگے جو بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قانون قدرت

ضرورت میں داخل ہے کہ ہر ایک چیز ضرورت سے پیدا ہوتی ہے۔ جس قدر کپڑے۔ جوتیاں بوٹ۔ آلات معشیت ہیں یہ کیونکر پیدا ہوئے اس کا جواب یہی ہے کہ ضرورت سے۔ پس جب ضرورت پیش آتی ہے۔ تو وہی ضرورت رہنما ہو جاتی ہے آپ لوگ جانتے ہیں کہ مذہبی طور سے اسلام پر حملہ ہو رہے ہیں۔ ان حملوں سے متاثر ہو کر بعض دین سے نکل گئے بعض مذبذب ہو گئے۔ بعض کہ ذریہ حملے کئی قسم کے ہیں۔ بعض منقولات کے اسلحہ سے کئے جاتے ہیں۔ بعض معقولات کے ہتھیاروں سے۔ یہ نکتہ چینی اور علوم جدیدہ کا حملہ بڑا سخت حملہ ہے جو کچھ آجکل تعلیم ہوتی ہے۔ یہ تعلیم ہی دراصل بڑی غلطیوں میں ڈالتی ہے۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ اکثر لوگوں کو یہ ناقص تعلیم مذہبی طور سے مفید نہیں پڑی۔ پڑھنے والے خلیع الرسن اور بے قید ہو جاتے ہیں کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ مگر پھر بھی آنحضرت کی جیسی عزۃ چاہیئے نہیں کرتے۔ اسلام کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اون کے مونہہ سے دہریت کی بو آتی ہے بس آج ہاتھ سے گئے یا کل گئے۔ جدید فلسفہ کا حملہ پادریوں کے حملے سے بڑھکر ہے۔ بیرونی حملہ کے علاوہ ایک اندرونی حملہ بھی ہے سکولوں میں کالجوں میں مسلمان طالب علم پڑھتے ہیں اور دہریت اور لامذہبی کے عقائد حاصل کرتے ہیں۔ اگر پہلے ہی مذہبی تعلیم کا خیال رکھیں تو یہ نقص پیدا نہ ہو ورنہ ایک لڑکی کو ہوش سنبھالتے ہی بازار کی رنڈی بنا دیا جائے۔ فسق و فجور میں مبتلا کر کے شراب کی عادت ڈالدیجائے پھر اسے کہیں کہ پردہ کر تو اس سے یہ ممکن نہیں۔ یا کم از کم مشکل ضرور ہے۔ کیونکہ اس کی تو عادت پڑ چکی ہے اسی طرح ہوش سنبھالتے ہی پادریوں کے یا آریوں کے مدرسوں میں اپنی اولاد کا بھیجدینا اور پھر اُن سے اس بات کا طلبگار ہونا کہ یہ سچے مسلمان ہوں۔ ع

این خیال است و محال است و جنون

جن کانوں میں ہمیشہ اسلام کے برخلاف صدائیں پڑتی رہتی ہیں وہ کیونکر اسلام کی عظمت کو قبول کر سکتے ہیں۔ اسلام ہر ایک پر غالب ہے جدید فلسفہ اس سے بھی ترقی کر جائے۔ مگر پھر بھی (میں سچ کہتا ہوں) قرآن شریف اس پر غالب ہے جن لوگوں نے تحقیق نہیں کیں۔ قرآن مجید کو تدبر سے نہیں پڑھا وہ کیا جانتے ہیں افسوس کی بات ہے کہ قرآن مجید کبھی پڑھا نہیں اور اس پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ دیکھو میں مثال کے طور پر بیان کرتا ہوں قرآن کی جتنی تعلیم ہے روحانی فلسفہ سے پر ہے۔ قرآن شریف میں وعدہ کیا ہے۔ کہ مرنے کے بعد جو

صالح ہوگا۔ بہشت میں جائیگا۔ بظاہر یہ وعدہ قصہ معلوم ہوتا ہے بات یہ ہے کہ قصہ نہیں گو قصہ کا رنگ اختیار کیا گیا اصل میں عرب کے لوگ (الٰہیات در روحانیات میں) بچوں کیطرح تھے۔ خدا نے استعارہ کا رنگ قریب الفہم کرنے کیلئے اختیار کیا خدا تعالیٰ نے دوسرے موقعہ پر فرمادیا۔ مثل الجنۃ التی وعد المتقون یعنے سب کچھ اس جنت کی مثال ہے دوسری جگہ رسول اکرم کی زبان پر فرمایا مالا عین رأت ولا اذن سمعت۔ اس جگہ کے دودھ اور شہد کی نہریں نہ ہونگی پھر فرمایا۔ وبشر الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لہم جنات تجری من تحتہا الانہار اے رسول بشارت دیدے ان ایمانداروں اور عمل صالح کرنیوالوں کو ان کے لئے باغ ہیں جلتی میں اون کے نیچے نہریں۔ پھر فرمایا۔ مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء

کلمہ طیبہ درخت کی مثال ہے اب اس جگہ اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ وہ ایمان جو ہے وہ بطور تخم اور شجر کے ہے اور اعمال جو ہیں وہ آبپاشی کی بجائے ہیں۔ قرآن شریف میں کسان کی مثال ہے۔ کہ جیسا وہ زمین میں تخم ریزی کرتا ہے ایسا ہی یہ ایمان کی تخم ریزی ہے ... یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے جو درخت لگایا جاتا ہے اگر مالک اس کی آبپاشی کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو ایک دن خشک ہو جائیگا اسی طرح ایمان کا حال ہے۔ وَالَّذِیْنَ جاھدوا فینا یعنے تم ہلکے ہلکے کام پر نہ رہو بلکہ اس راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کیضرورت ہے نفس کو بیل سے مشابہت دیگئی ہے۔

نفس کی تین قسمیں

نفس تین قسم ہے نفس امارہ اوس کو کہتے ہیں۔ جو بدی کیطرف رغبت رکھتا ہے۔ امارہ مبالغہ کا صیغہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بدی کیطرف بار بار جانیوالا۔ لوامہ وہ ہے جس سے بدی تو ہو جاتی ہے مگر آخر نیکی کیطرف رجوع کرتا ہے۔ عام انسانوں کی حالت دیکھو تو نفس کی یہ دو نو قسمیں سمجھ میں آجائیں گی بعض تو بدی کرتے ہیں اور اسے محسوس نہیں کرتے اور بعض جو غلطی کر بیٹھتے ہیں تو اونکو ندامت ہوتی ہے تیسری قسم مطمئنہ ہے۔ یہ وہ حالت ہے۔ جب

انسان نفس سے جنگ میں فتح پالیتا ہے۔ امارہ اس دشمن کی مانند ہے جو گھر کا دشمن ہو۔ لوامہ وہ ہے جو کبھی دشمنی کا ارادہ کرتا اور پھر باز آجاتا ہے۔ مطمئنہ وہ ہے جو بکلی صلح کر لیتا ہے۔ آخری حد انسان کی ترقیات کی یہی ہے اسوقت خدا کی رضا اس کی رضا ہو جاتی ہے اس کا ارادہ وہی ہوتا ہے جو خدا کا ارادہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو تخم ریزی۔ آبپاشی بیل۔ کسان کی مثال دی ہے یہ اس لئے کہ کسانوں کا کام ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے جیسے جسمانی طور پر مہیا کر رکھا ہے اسی طرح روحانی طور پر بھی مہیا کیا ہے۔ پس جسمانی سلسلہ سے روحانی کی خوب سمجھ آسکتی ہے دیکھو کسان سب کچھ کرتا ہے مگر پھر بھی خدا کے پانی کے بغیر اس کی کوئی محنت ثمر ور نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حال کی فصلوں میں بھی قحط کا صدمہ باقی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والسماء ذات الرجع والارض ذات الصدع قسم ہے آسمان کی جو بارش برساتا ہے اور زمین کی جو شگوفہ کو نکالتی ہے۔ قسموں کا مسئلہ بھی سمجھنے کے لی کیا ضرورت ہے۔ دراصل ایسے لوگوں نے سمجھا نہیں کہ قسم قایمقام شہادت ہے عدالت میں بھی جب گواہ نہ ملیں تو بعض اوقات قسم پر فیصلہ ہو جاتا ہے والسماء ذات الرجع کہہ کر یہ سمجھایا کہ جیسے جسمانی قانون قدرت میں یہ ہے کہ زمین کی سرسبزی آسمانی بارش پر موقوف ہے۔ ورنہ کنوئیں بھی خشک ہو جائیں بلکہ زہر پیدا ہو جائے اسی طرح یہ روحانی سلسلہ ہے اس میں بھی عقل کے چشموں کے لئے آسمانی بارش (وحی) کیضرورت ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں ہمیں اب نبیوں کی کیا ضرورت ہے وہ جسمانی بارش کیوں مانگتے ہیں۔ تمہاری آنکھوں کے لئے یہ نظارہ موجود ہے کہ جسمانی زندگی جس سے وجود پذیر ہوتی اور قائم رہتی ہے وہ آسمانی پانی ہے بعض لوگ تھوڑا پڑھ کر کہتے ہیں ہم کچھ بن گئے میری دانست میں اگر کوئی عمر بھر پڑھے تو خدا کی معرفت کے سمندر سے اتنا ہی نہیں جتنا کوئی سوئی ڈبو دے اور سوئی پر تو پھر بھی لگ جاتی ہے یہاں یہ بھی نہیں۔ وصول الی اللہ کا یہ طریق نہیں جو آجکل لوگوں نے اختیار کیا ہے

ترسم کہ بکعبہ نہ رسی اے اعرابی
کایں رہ کہ تو میروی بترکستان است

دین بھی ایک علم ہے۔ دین چند قصوں کا نام نہیں۔ بڑا روحانی فلسفہ اس کے اندر ہے جو شخص دین سے بہرہ نہ رکھے اور پھر دعویٰ کرے کہ مجھے دوسرے کی کچھ ضرورت نہیں وہ نادان ہے دین آسمان سے آیا اسلئے ہمیشہ اس کی سرسبزی آسمان سے ہوتی رہی ہے حضرت رومی خوب فرماتے ہیں۔

اے کہ خواندی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را ہم بخوان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اُمّی تھے مگر یہی اون کا معجزہ ہے کہ جو کلام اون پر نازل ہوا۔ اسمیں روحانی فلسفہ اس قدر تھا کہ آجکل کے فلاسفر بھی اس کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا۔ آخری زمانے میں بڑے بڑے فلاسفر پیدا ہوں گے اسلئے خدا نے سب باتوں کا جواب دیدیا۔

یہ بات نہ انجیل میں پاؤ گے نہ تورات میں۔ انجیل کا تو کیا کہنا۔ جسمیں خدا بھی ایک نیا خدا ہے جسکی طاقتیں ایسی کمزور کہ یہودیوں نے جو چاہا اس سے کیا یہ خدا کی نسبت تعلیم ہے۔ اب اخلاقی تعلیم کی نسبت سنو! تورات میں لکھا ہے۔ کہ آنکھ کے بدلے آنکھ دانت کے بدلے دانت اور انجیل میں یہ کہ تو بدی کا مقابلہ ہرگز نہ کر اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری گال بھی اس کے سامنے کر دے اگر کوئی کرتہ مانگے تو اسے اپنا چوغہ بھی اُتار دو۔ دیکھو دونو کتابوں میں افراط تفریط کی راہ اختیار کی گئی ہے۔ کیا انسان کے قویٰ اس کو برداشت کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں دراصل یہ بعض مختص الوقت مختص الحالات لوگوں کے لئے ایک مجموعہ قوانین تھا اس کے مقابلہ میں قرآن مجید میں عدل کا اصل طریق بتایا گیا ہے۔ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا اور پھر یہ کہ فمن عفی واصلح فاجرہ علے اللہ۔ یعنے یہ کہ جتنی بدی کی گئی ہے اس کی سزا دیجائے مگر عفو بہتر ہے۔ اگر اس عفو کا نتیجہ اصلاح ہو۔ انجیل میں ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں کسی پادری کو کوئی طمانچہ مار دے تو اس کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ فلسفہ حقہ جو میں نے بیان کیا ہے۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ اسکی بہت شاخیں ہیں یہ خوب سمجھ لینا چاہئیے۔ کہ اللہ نے باقی قویٰ کو یونہی بیکار نہیں پیدا کیا ہر ایک قوت جو انسان میں رکھی گئی ہے۔ ضرور کسی نہ کسی فائدے کی ہے مثلاً

قوت غضبی کو بھی بُرا نہ کہنا چاہیئے - کیونکہ موقعہ و محل مناسب پر اس کا استعمال حرام نہیں بلکہ اس کی بد استعمالی حرام ہے - ان میں ایک حکم تھا کہ خصی بن جاؤ - اگر آج تک عیسائی اس پر عمل کرتے تو کبھی کا خاتمہ ہو گیا تھا - یہ دوسروں کو کیا کہتے ہیں اپنی کتاب پر پہلے تو عمل کر لیا ہوتا ایسی باتوں سے قرآن شریف کی عظمت معلوم ہوتی ہے اصل میں سچا حکم وہی ہے جس پر عمل ہو سکے اور عمل کرنے سے کوئی قباحت لازم نہ آوے اور جس کلام میں ایسی باتیں ہوں کہ اگر اس پر عمل کیا جاوے تو دنیا کا انتظام بگڑ جائے - تو وہ کتاب پھر اللہ کی طرف سے نہیں ہو سکتی - ہم نہ انجیل پر اعتراض کرتے ہیں نہ توریت پر بلکہ یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ اب ان کتابوں پر عمل کرنے کا موقعہ و وقت نہیں رہا - یہ دراصل ایک خاص خاندان کے متعلق کتابیں ہیں - اس خاندان کو دوسرے تمام سے کچھ غرض نہ تھی - چنانچہ حضرت عیسیٰ نے خود کہا کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا - قرآن مجید سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے - و رسولاً الی بنی اسرائیل - جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مختص القوم و مختص الزمان تعلیم لائے مگر قرآن مجید مختص القوم و الزمان نہیں بلکہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً - فرماتا ہے - یعنی آپ تمام جہان کے رسول ہیں - اور ایک جگہ فرمایا لانذرکم بہ و من بلغ

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسانی فطرت کا پورا نقشہ "قرآن" ہے - پر افسوس کہ لوگوں نے توجہ چھوڑ دی یہ کتابیں (انجیل توریت وغیرہ) جو تھیں اگر قرآن نہ آتا تو بالکل مر جاتیں کیونکہ یہ محدود تھیں اور ان کی تعلیم بھی محدود - جن کی تعلیم ہی ناقص ہے وہ دوسرے ادیان کا کیا مقابلہ کر سکینگی - کیا یہودی کیا عیسائی سب کا یہی عقیدہ ہے کہ نبوت ان کے گھر تک محدود ہے - گویا عیسائیوں کے خیال کے مطابق حضرت عیسیٰ تک تو انسان تھے اور ان کے آگے سب حیوانات تھے - قرآن کہتا ہے کسی قوم کی خصوصیت نہیں - و ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر - یہ کیسی پاک اور سچی تعلیم ہے بر خلاف اس کے اور سب قومیں کہتی ہیں نبوت آگے نہیں پہنچی ہو گئی - آریہ بھی یہی کہتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں چار رشیوں سے ہمکلام ہوا - اور پھر بس - مگر میں کہتا ہوں شنیدہ کے بود مانند دیدہ - سنی ہوئی دیکھی ہوئی کے برابر نہیں ہو سکتی پہلے رسول آتے تھے مگر اب خدا کا کچھ پتا نہیں چلتا - کہ وہ زندہ بھی ہے یا کہ نہیں یہ تو کہتے ہیں کہ دعائیں سنتا ہے مگر نہیں معلوم کہ بولتا کیوں نہیں اگر قوت نطق جاتی رہی ہے تو قوت سمع کے باقی رہنے پر کیا دلیل ہے - فطرت کے خلاف نہیں ہو سکتا - بکری سے بھیڑیئے کا کام نہیں لے سکتے - انسان قصوں سے تسلی نہیں پاتا دل مجبور کرتا ہے کہ عینی مشاہدہ ہو - اگر خدا نے کسی زمانہ میں وحی و الہام کیا ہے - تو اب بھی اس کے وحی و الہام کی اشد ضرورت ہے کیونکہ جس قدر تفرقہ قوموں میں اب ہے پچھلے زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی - اگر ایک فرقہ کے لئے نبی کی ضرورت ہے تو کیا اب جو ایک فرقے کے تہتر فرقے ہو گئے ہیں ان کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں کوئی ایسی مثال پیش کرو کہ ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے یہ سلوک نہ ہوا ہو - حالانکہ ہر ایک چیز کے پیدا ہونے کی ماں ضرورت ہے ایک معمولی مثال ریلوے تصادم کی ہے کچھ حادثات ہوئے جھٹ ایسے سامان مہیا کر دیئے گئے جن سے یہ حادثہ رک سکیں اور قبل از وقت خبر ہو جائے دنیا میں جتنے سامان ہیں وہ سب ضرورتوں نے پیدا کئے ہیں اب جبکہ یہ حال ہے کہ ابتری حد سے بڑھ گئی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مُصلح پیدا نہ ہو حالانکہ اس سے پہلے سنۃ اللہ یہی تھی کہ اس قسم کی برائیوں کی اصلاح اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو بھیجکر کرتا ہے تو اب وہ اس سنت کو کیوں چھوڑے - لوگ کہتے ہیں کہ بہت سے فرقے ہو گئے ہیں مگر میرے نزدیک دہریہ سب سے بڑھکر خطرناک ہیں - دہریت کی رگ سب اہل مذاہب میں پائی جاتی ہے اگر کسی میں زندہ ایمان ہو تو عمل کی تحریک بھی ہو جاتی ہے - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے ساتھ یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں جہاں تک میں نے دیکھا اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنا شریک کرکے توحید پھیلاتا - تو یہ بھی شرک ہے - خوب غور کرو - محمد رسول اللہ لانے سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ تمہیں ملتا ہے اسی راہ سے ملتا ہے شرک اسی بات کا نام نہیں کہ پتھروں یا انسانوں کی پرستش کی جائے بلکہ ایک شرک فی الاسباب بھی ہے ایک شخص جو خدا سے بڑھ کر کسی سبب کو سمجھے وہ بھی مشرک ہے پہلا ایمان ہے کہ اگر محمد رسول اللہ ساتھ نہ ہو تو توحید کامل ہی نہیں ہوتی - خدا را بہ خدا باید شناخت - ایک مشہور مقولہ ہے خدا کی طرف سے آیا لاگو یا خدا ہی ہوتا ہے - انسانی گورنمنٹ کی طرف سے بھی جو مامور ہوتا ہے نائب کہلاتا ہے جس کو مد کو آج ہم پیش کرتے ہیں وہ کسی مذہب میں نہیں - عیسائی کفارہ کے قائل ہیں وہ عیسیٰ کو بھی خدا کہتے ہیں - روح القدس کو بھی - یہودی بھی طرح طرح کے شرکوں میں مبتلا ہیں - ادھر آریہ بھی کہتے ہیں کہ جیو اور پرکرتی خود بخود سے چلے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیستی سے ہستی ناممکن ہے جب مانتے ہیں کہ انسان کے ظاہری قویٰ خدا کی طرف سے ہیں تو کیا وہ روح میں قویٰ ہونگے وہ خود بخود ہوں گے جب خود بخود تھے تو یہ جوڑنا جاڑنا خدا کے سپرد کیوں ہوا و معجزات جن سے خدا کا ثبوت ملتا ہے ان کے تو یہ منکر ہیں وید میں کسی معجزہ کا ذکر نہیں پس بتاؤ کہ خدا کے وجود پر کیا نشانی رہگئی ہے اگر کہیں کہ صرف جوڑنا تو یہ تو ایک معمولی انسان بھی کرتا ہے -

یہ بڑا فضل خدا کا ہے کہ خدا کی تعلیم اس قدر زبردست ہے کہ وہ قدرت کے قوانین کے خلاف نہیں یہ کلمہ ایک قول ہے اور فعل کیا ہے - بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن - اب جب مان لیا تو کچھ کرنا بھی چاہیئے مان کر پھر عملی رنگ میں اس کو بجا نہ لانا ایسا ہے جیسے مرغ کے تمام پر توڑ دیئے جاویں خدا تم سے کیا چاہتا ہے اسلام جو بڑے ہیبناک نظاروں کو دیکھ کر آگے سر ڈالنے کا نام ہے دیکھو سپاہی ہے وہ جانتا ہے کہ میں مارا جاؤنگا مگر پھر بھی فرمانبرداری کی راہ سے شمشیر بکف میدان میں جاتا ہے - اس کا نام اسلام ہے -

صرف قول ہی نجات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا - بلکہ اس قول کے ساتھ ابتلا بھی ضروری ہے چنانچہ فرمایا احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون - صدر اول کے مسلمان تھے جنہوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا تھا ہم مسلمان ہیں انہوں نے اسلام کی اشاعت میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی - یاد رکھو کہ کوئی دین ترقی نہیں کر سکتا جب تک اس کے لئے روحانی قربانیاں نہ ہوں - خدا کی رضا رشد ہی حاصل نہیں ہو سکتی - جب تک خدا کو مقدم نہ کر لیا جائے - معمولی نماز روزہ کیا چیز ہے جو بطور عادت ادا کیا جائے - مثنوی رومی میں ایک شعر ہے جسمیں وہ کہتا ہے کہ ہم اپنے کو بیٹے میں غلام کہتے رہتے ہیں مگر کو پتا نہیں ہوتا - آخر کوئی تو جو ہے جو اس سے کہا رہا ہے - انسان کو اپنے اعمال پر نازاں نہ ہونا چاہیئے -

کیونکہ اعمال حبط بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ نیکی کے ضائع کرنے کیواسطے ریاکاری ہے دیکھو چندہ ہوتا ہے اگر فخر کے ساتھ دیا جائے تو سب خیرات ضائع ہو جائیگی وہ خدا کے لئے ہرگز نہ سمجھی جائے گی اس موقعہ پر مجھے ایک نقل یاد آئی ہے۔ ایک بزرگ نے بڑے مجمع میں بیان کیا کہ ہزار روپئے کی ضرورت ہے۔ ایک شخص نے اٹھ کر آگے رکھدیا اس بات پر جب اس کی بہت تعریف ہوئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا چند منٹ کے بعد آ کر کہا کہ حضرت مجھ سے بڑی غلطی ہوئی وہ روپیہ میری ماں کا تھا اور وہ واپس طلب کرتی ہے مجمع نے اُسے بڑی لعن وطعن کی کہ یہ بہانہ بتاتا ہے بناوٹ کرتا ہے دیکر پچھتایا اور یہ حیلہ گھڑ لیا جب پہر رات گذر چکی تو وہی شخص بزرگ کے گھر پہنچا اور پھر وہ روپیہ پیش کیا اور کہا یہ روپیہ میں نے تعریفیں سننے کے لئے نہیں دیا تھا۔ آپ کو قسم ہے خدا کی جو کسی کو بتلا دو۔ بزرگ یہ سنکر رو پڑے واقعی جس کام میں ریاکاری ہو وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی پاک و مصفا و شیریں کھانے میں کتا منہ ڈال دے سب سے بھاری آفت یہی ریاکاری ہے جب دنیا کی ملونی ساتھ ہوتی ہے تو نیک اعمال پر ثمرات عمدہ مرتب نہیں ہوتے انسان مکمل تو ہے نہیں۔ پس جب انسان کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ خیرات ہمیشہ خفیہ ہی دینی چاہیئے کیونکہ قرآن مجید میں دونو طور پر جواز آیا ہے مطلب تو یہ ہے کہ نفس کی ملونی نہ ہو بعض وقت علانیہ دینے میں یہ بات ہوتی ہے کہ اس سے ریس پڑتی ہے اس نیت سے علانیہ دینا بہت ثواب کا کام ہے بلکہ جو اوس کے پیچھے دیں ان سب کا ثواب اسکو بھی ملیگا۔ ہماری شریعت میں بہت باریک اُمور بیان کئے گئے ہیں تا اخلاص کی قوت پیدا ہو جائے یہ اخلاص کی قوت ایک موت ہے بعض لوگوں کو ریاکاری اور عُجب میں مزا آتا ہے مگر اخلاص والا ایسی باتوں سے دست بردار ہو جاتا ہے۔ اسے اس سے کچھ غرض نہیں ہوتی کہ کوئی مجھے برا کہے یا اچھا۔ وہ ایک ہاتھ سے کرتا ہے اور دوسرے کو خبر نہیں ہوتی۔ یہ خیال کرو کہ سو سال تک عبادت کرنے ہی سے نجات ہوتی ہے بلکہ خدا تو نکتہ نواز ہے وہ ایک نیکی سے بخشدیتا ہے صرف اخلاص چاہیئے۔ ابوبکر صدیق ایک بوڑہی عورت کو جو کچھ کہا نہ سکتی تھی۔ حلوا پکا کر کھلا آتے تھے کسی کو خبر نہ ہوتی تھی۔ جسدن وہ فوت ہوئے اوس نے کہا آج یقیناً ابوبکرؓ مر چکے یہ اخلاص ہے اخلاص جیسی کوئی تلوار فتح کرنے والی نہیں مسجد میں یوں تو کئی نمازی ہوتے ہیں مگر ان میں سے بہت ہیں جنہیں معرفت کا کچھ حصہ نہیں دیا گیا پیشانی میں نور ایمان نہیں کیونکہ ان میں اخلاص نہیں۔ وہ مسلمان ہیں صرف اسلئے کہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہو گئے میں نماز کی تحقیر نہیں کرتا بلکہ میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ نماز جس کا نام خدا نے نماز رکھا ہے وہ بہ معران ہے یہ نماز پڑھنے والے جو ہیں ان سے کوئی پوچھے۔ کہ سورۃ فاتحہ کے کیا معنے ہیں تو وہ نہیں جانتے۔ حالانکہ سورۃ فاتحہ میں جو تعلیم ہے اوس کے سامنے دنیا کی تمام تعلیمیں ہیچ ہیں۔ اسے جنتر منتر کی طرح نہیں پڑھنا چاہیئے۔ میں نے اپنی جماعت کو بارہا سمجھایا ہے کہ اپنی زبان سے دُعا کرنے میں ہرگز شرم نہ کرو۔ کوئی اُردو میں دُعا کرے یا انگریزی میں سب جائز ہے مگر یہ ضرور ہے کہ خدا کا کلام اور ماثورہ دعائیں عربی میں پڑھی جاویں۔ ضروری ہے کہ اگر اپنی نماز کو باحلاوت کرنا چاہتا ہے اور اسمیں ذوق پیدا کرنا چاہتا ہے تو چاہیئے کہ اپنی زبان میں دُعا کرے ورنہ نماز مرثیے کی ٹھونگیں ہو جائیگی۔ نماز کے بعد دُعا کا کیا فائدہ ہے جو دُعا ہو نماز ہی میں کرنی چاہیئے دُعا میں تضرع ضروری ہے دُعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ خدا کے تمام فضلوں کی جاذب دعا ہے۔ نماز کا اصل بھی دُعا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فویلٌ للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون۔ ان نمازیوں کی تباہی جو نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں پس نماز کے ماثورہ کلام کا سمجھنا نہایت ضروری ہے صحابہ تو عرب کے رہنے والے تھے انکو ضرورت نہ تھی مگر ہمارے لئے ضروری ہے کہ اوسے سمجھ کر نمازوں میں حلاوت پیدا کریں۔ ہماری عبادت کی خدا کو کوئی ضرورت نہیں بلکہ جو کچھ فرماتا ہے انسان ہی کی بہتری۔ بہبودی اور اسی کو بلاؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے ہے لوگ اس قدر غفلت میں ہیں کہ دن ہی گذر جاتا ہے اور رات بھی۔ مگر نہیں جانتے کہ خدا بھی ہے۔ یہ بات سن لو کہ دنیا فانی ہے۔ بی بی بھی ہے بھائی بھی۔ سب رشتہ دار ہیں۔ مال و دولت ہے۔ یہ سب کچھ۔ لیکن جبتک خدا کو اپنی سپر نہیں بناتا تو کچھ بھی نہیں۔ کاش یہ باتیں جو سچے دل سے کہی گئی ہیں دلوں میں پڑ جاویں۔ تضرع کا طریق اختیار کرو۔ یہ تن عیش سے گذار دو یا خدا کی راہ میں تکلیف اوٹھا کر۔ آخر کار بخدا وند۔ پس ہر وقت دُعا کرتے رہنا چاہیئے تا دنیا کی آفات سے بچے رہو۔ ایمان سلامت رہے اور رضوان الٰہی حاصل ہو۔ رضوان و قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے دو ہی طریق ہیں۔ ایک تو تشریعی احکام سے ترقی ہوتی ہے۔ اسی لئے تشریعی تکالیف نازل کیں مگر یہ وہ تکالیف ہیں جن سے انسان بچ سکتا ہے دوسرے وہ تکالیف ہیں جو خدا انسان کے سر پر ڈالتا ہے کسی کے ہاتھ میں تازیانہ دیکر اسے کہا جائے کہ تو اپنے بدن پر آپ مار تو وہ حتے الامکان ایسا نہ کرے گا کیونکہ انسان اپنے تئیں دُکھ نہیں دینا چاہتا پس جو تکالیف اختیاری ہیں ان سے بچ کر وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچتا۔ مگر جو تکالیف خدا کی طرف سے ہوں وہ جب انسان پر پڑتی ہیں اور وہ ان پر صبر کرتا ہے تو اوس کی ترقی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ فرمایا۔ ولنبلونکم بشیئٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والثمرات۔

ہم آزماتے رہینگے کبھی خوف سے کبھی نقصان مال سے کبھی نقصان جان اور ثمرات کی ناکامی سے دیکھو ایک شخص تخمریزی کرتا ہے۔ چھ ماہ کی محنت سے کھیتی سرسبز ہوتی ہے اوپر سے اولے پڑے سب کچھ تباہ ہو گیا۔ یہ فقرہ ناقص ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میری طرف سے خوشخبری دیدے ایسے لوگوں کو جو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہو چکے یعنی وہ رضا کے مقام میں ثابت قدم ہیں۔ یہ انا للہ کہنا مسلمانوں ہی کا حصہ ہے آریہ کیونکر کہیں کہ وہ سب کچھ خدا کی طرف سے نہیں مانتے غرض کہ تکالیف دو قسم کی ہیں۔

ایک وہ حصہ ہے جو احکام پر مشتمل ہے مگر اسمیں بہانوں کی گنجائش ہے۔ صوم و زکوٰۃ و صلوٰۃ و حج جب تک پورا اخلاق نہ ہو انسان ان سے پہلوتہی کرسکتا ہے پس اس کسر کو نکالنے کے لئے تکالیف سماویہ کا ورود ہوتا ہے۔ تاکہ جو کچھ انسانی ہاتھ سے پورا نہیں ہوا۔ وہ خدا کی مدد سے پورا ہو جائے۔ آریہ کہتے ہیں تکالیف کسی پچھلے کرم کی سزا میں ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ آئندہ ترقیات کے لئے ہیں۔ ورنہ جیتپ کرنا بھی ایک سزا ہوگا اسی کیطرف اشارہ ہے۔ بلیٰ من اسلم وجہہ للہ کا اسلام تو یہ ہے بس گردن رکھدینا۔ یہ عبودیت کے مقام کا

اعلیٰ درجہ ہے اور تمام اسلامی تعلیم کو سب لب یہی آیت پھر فرمایا۔ ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ اللہ تعالیٰ عدل کا امر فرماتا ہے لوگوں سے عدل کرو۔ پھر اس سے ترقی کر کے احسان احسان کیا ہے نیکی کر کے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اس سے نیکی کی اور یہ کہ ایسے شخص سے نیکی کرے جو کوئی حق نہیں رکھتا احسان میں یہ نقص ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص جس پر "احسان" کیا گیا ہے کبھی کوئی ایسی بات کرے جو احسان کے خلاف طبع گذرے تو دل میں آجاتا ہے کہ نمک حرام ہے اور یہ احسان تمام انسان کی فطرت میں مخفی ہے اسلئے اس کی اصلاح کیلئے فرمایا۔ کہ اگر تم اعلیٰ درجہ کی نیکی کرنا چاہتے ہو تو ایسی نیکی کرو جیسی ماں بچے سے [illegible] کرتی ہے۔ دیکھو ماں کی عمر بعض وقت جبکہ اس سال [illegible] ہے اور وہ بچے کی بہت خدمت کرتی ہے حالانکہ اسے اس بات کی کوئی امید نہیں ہوتی کہ اس کے بڑے ہونے تک میں زندہ رہونگی اور یہ میری خدمت کریگا بلکہ محض بتقاضائے محبت ذاتی بچہ پیشاب کرے تو خود گیلی جگہ لیتی ہے اور اسے سوکھے میں لٹاتی ہے بیمار ہو تو جاگتی رہتی ہے کیا ان باتوں میں اس کو کسی ذاتی نفع کی امید ہے ہرگز نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کی منزل سے آگے بڑھو یہ بھی نوع انسان کی ایک منزل ہے جس میں مخلوق کی خدمت بلا کسی اپنی ذاتی منفعت کے کی جاتی ہے۔ دوسری جگہ یہ فرمایا۔ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا۔ ہم نے توراۃ کو بھی دیکھا اور انجیل کو بھی مگر ایسی پاک اور کامل تعلیم کوئی نہ پائی۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین۔ دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

اس زمانے میں تاریکی بہت ہے خدا کی بات پر عمل کرنے کے لئے جو قوت درکار ہے اسمیں کمزوری ہے جب یہ حال ہو جاتا ہے۔ تو خدا کی یہ قدیم سے عادت چلی آتی ہے۔ کہ جب گناہ پھیلے اور پاپ بڑھ جائے تو ایمان تازہ کرنے کے لئے ایک مجدد مبعوث کرتا ہے یہ خدا ہی کے مبعوث کردہ شخص کا منصب ہے۔ دنیا کے کسی سفلی مصلح کا یہ کام نہیں۔ دلوں پر قابو پانیوالے ہتھیار خدا کے خاص بندوں کو دئے جاتے ہیں تاریکی کے زمانے میں روحانی مصلح مثل چراغ کے ہوتا ہے اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیراً کہا گیا ہے

اس چراغ میں بھی بہت حکمتیں ہیں۔ چراغ والا اندر اندھیرے میں چلا جائے تو یکدم سب مکان جگمگا اٹھتا ہے پھر ایک کو اس کیطرف رغبت ہو جاتی ہے پھر اس چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہو جاتے ہیں اور اس پہلے چراغ میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔ آفتاب نہیں فرمایا۔ کہ اسمیں یہ بات نہیں کہ اس سے دوسرا آفتاب پیدا ہو۔

یہ قانون قدرت ہے کہ جب زمانہ بدل جاتا ہے اور دنیا پر معاصی کا غلبہ ہو کر سخت دلی اور [illegible] پھیل جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کی قدوسیت تقاضا کرتی ہے کہ کسی کو اپنی طرف سے علم دے کر معرفت عطا کرتا ہے اور [illegible] اپنی تاثیر کو دیتا ہے۔ مگر اس تاثیر سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر ایک کو تاثیر ہو دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں بڑی تاثیر تھی مگر اس سے فائدہ صدیق نے اٹھایا۔ ابوجہل نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا [illegible] در لطافت طبعش خلاف نیست۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس۔ [illegible] پر ہے جو میں ظاہر کرتا ہوں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں [illegible] ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک برابر وحی ہوتی رہی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجدد پیدا کرنے کا وعدہ ہے۔ تجدید اسے کہتے ہیں کہ کپڑا میلا ہو اور پھر اسے خوب دھو دیا جائے حتیٰ کہ [illegible] اور بالکل نیا بن جاوے اسی طرح جب ایمان کمزور ہو جاوے اور عملی [illegible] سے بڑھ جائیں تو ایک شخص آتا ہے جو ان [illegible] کو دور کر دیتا ہے اور قوت ایمانی پیدا کرتا ہے یہ وعدہ آنحضرتؐ کی زبان پر خدا نے دیا۔ جو ہر صدی میں پورا ہوتا رہا چنانچہ اس چودھویں صدی میں بھی اسی وعدہ کے مطابق آنیوالا آگیا۔ ۲۵ برس گذر چکے مگر یہ ابھی تک اپنی بدظنیوں میں ہیں۔ اب تک یہ مشہور کر رکھا ہے کہ میں پیغمبروں کو گالیاں دیتا ہوں۔ سنو! میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث۔ ملعون اور بد ذات ہے جو خدا کے برگزیدہ و مقدس لوگوں کو گالیاں دے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں معجزات سے منکر ہوں۔ حالانکہ میرا تو یہ مذہب ہے۔ کہ جس دین میں زندہ معجزات نہیں وہ دین قائم رہ سکتا ہی نہیں عقلی دلیل سے کوئی کہاں تک قائم رہ سکتا ہے۔ جب تک خدا کی خاص تائید و نصرت شامل حال نہ ہو

اگر خدا نے پہلے کام کئے تو اب بھی کریگا کیا بات ہے۔ کہ اس نے پہلے زمانے میں خوارق دکھائے مگر اب نہیں دکھا سکتا کیا خدا بڈھا ہو گیا۔ کیا اس کا تصرف جاتا رہا جواب وہ پہلے زمانے کی طرح نہیں کر سکتا۔

سنو! میں اس بات میں صاحب تجربہ ہوں۔ جیسے پہلے نشان ظاہر ہوتے تھے اب بھی ویسے ہی نشان ظاہر ہوتے ہیں جیسے پہلے وحی والہام سے بعض عباد مخصوص ہوتے تھے اب بھی ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے جس دین میں وحی والہام کا سلسلہ نہیں وہ مردہ ہے اگر یہ دین مردہ ہے تو تم کس دین کو [illegible] قوموں میں تبلیغ کرتے ہو۔ کیا مردہ [illegible] سکتا ہے کیا اندھا اندھے کی رہنمائی کر سکتا ہے [illegible] کہ یہ دین اسی طرح زندہ ہے جس طرح نبی کریم [illegible] خدا اسی طرح زندہ ہے جس طرح کہ وہ پہلے تھا اگر کوئی ایسا ہے کہ وہ مردہ دین اور مردہ خدا کو پسند کرتا ہے تو کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں سچ نہیں مانتا۔ تو نہ مانے وہ مسلمان کہلاتا ہے خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو اپنے لئے چن لیا اور انہیں منزل مقصود تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔ اب کیا یہ مناسب ہے اور یہ اس کی شان کے مطابق کہ ہمیں رستے میں چھوڑ دیتا۔ مثلاً ایک شخص نے وعدہ کیا کہ کلکتہ میں پہنچا دینگے مگر اب اسے پورا نہ کرے تو کیسی بری بات ہے انسان خدا کے حضور اندھے کیطرح ہے وہ اسے اپنی رہنمائی سے منزل مقصود تک پہنچائیگا اور قیامت تک ہادی بھیجتا رہیگا قرآن شریف میں اسی لئے لیستخلفنہم آیا ہے جس سے قیامت تک خلفاء کی بعثت ثابت ہے میں بھی اسی آیۃ کے وعدہ کے مطابق آیا۔ اسلئے موعود کہلایا۔ میں مسیح بھی ہوں مگر نہ بطور تناسخ بلکہ بات یہ ہے کہ اخیر زمانے میں اللہ کو معلوم تھا یہ امت عیسائیوں و یہودیوں کی طرح ہو جائے گی اور ان کا ایمان حلق تک رہ جائیگا۔ اسلئے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین دعا سکھائی پس مصلح کا نام بھی مسیح ہونا چاہیئے تھا۔ بات تو صرف یہ ہے۔ مگر یہ لوگ میری سخت مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مسیح کو کیوں مردہ کہتا ہے کسی کا کتا مر جائے یا بلی رکھی ہوئی بھی مر جائے تو افسوس آتا ہے مگر کیا یہ ماتم نہیں کہ دین مردہ ہو گیا۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ جو کچھ تھا وہ پیچھے رہ گیا۔ اب آگے کچھ نہیں۔ یہ الزام کہ میں نبوت کا دعوے کرتا ہوں اور

سے مجھے فکر پڑی ہوئی ہے کہ میں الگ قبلہ بناؤں اور نئی شریعت ایجاد کروں۔ ان تہمتوں کا جواب بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور کیا دوں۔ میرا دعوے تو صرف یہ ہے۔ کہ چونکہ دین زندہ ہے اسلئے ہر صدی کے سر پر موجودہ مفاسد کے لحاظ سے مصلح پیدا ہوتا ہے۔ جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو اور اپنی غیب کی باتیں کثرت سے اس پر ظاہر کرے تو یہ نبوت ہے مگر یہ حقیقی نبوت نہیں نباء کا لفظ خود اس پر شاہد ہے۔ انباء کے معنے ہیں خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا۔ میرا ہرگز یہ دعوے نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر میں نبی ہوں تم جسے مکالمہ الٰہی کہتے ہو ہم اسے نبوت کہہ لیتے ہیں یہ لفظی نزاع ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ ٭لا تقولوا لا نبی بعدہ اگر اسلام میں نبوت (خدا سے الہام و اعلام پانا) نہیں تو پھر آپ لوگوں کے پاس کوئی مابہ الامتیاز نہیں اور تم کوئی نصرت الٰہی کا نشان نہیں دیکھ سکتے جس باغ میں آبپاشی نہ ہو وہ آخر ویران ہوگا جس دین میں وحی نہیں وہ بھی ایک دن تباہ ہوگا حضرت مجدد سرہندی بھی ایسے مکالمہ کے قائل ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرتا ہے تو اسے عربی میں نبوت کے سوا اور کیا کہیں گے تعجب ہے کہ جب وہی بات پنجابی میں کہی جائے تو مانتے ہیں اور جب پنجابی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے تو نہیں مانتے اگر یہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

٭ حاشیہ: [illegible]

اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ خدا نے ہمیں تجدید دین کے لئے بھیجا ہے تاہم تازہ نشانوں کے ساتھ دین کو تازہ کریں۔ اگر خدا مجھے نہ بھیجتا تو آخر یہ دین بھی دیگر ادیان کیطرح قصوں کے رنگ میں رہ جاتا یہ یقیناً سمجھو کہ جو خدا کیطرف سے آتا ہے وہ کبھی نابود نہیں ہو سکتا۔

میں دیکھتا ہوں ہزاروں دشمن ہیں جو ہم پر افترا کرتے وبہتان باندھتے ہیں اور بجائے اس کے کہ خدا کے مرسل کی تائید کرتے لعنت سے کام لیتے ہیں۔ کیا ان کیلئے یہ نشان کافی نہ تھا کہ ایک زمانہ تھا جب میرے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور اب چار لاکھ سے زیادہ میرا مرید ہے اصل بات یہ ہے کہ جب سمجھدار لوگ حق سمجھ لیتے ہیں تو دوسرے خود بخود مان جاتے ہیں اور جو نہیں مانتے وہ ذلیل ہوتے ہیں لیظھرہ علی الدین کلہ کے بھی یہی معنے ہیں۔

ان لوگوں کے دلوں میں نبی کریم صلعم کی ہرگز عزت نہیں جو کہتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور ہمارا افضل الانبیاء مکہ میں مدفون ہے۔

اتنا نہیں سوچتے کہ اگر وہی عیسٰی آئے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہوگیا اگر کوئی کہے کہ تم بھی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں ویسا نبی نہیں ہوں حضرت عیسٰی علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوا سطے اور فیوض سے ہے۔ پھر وہی عیسے کیونکر آسکتا ہے جبکہ سورۃ نور میں جو آیۃ استخلاف ہے اسمیں وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم لکھا ہو اور صحیح بخاری میں بھی اماکم منکم ہے پھر عیسے علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں معراج کی رات مردوں میں دیکھ چکے جو بہشت میں ہوں انہیں زندوں سے کیا تعلق۔ جس بات پر خدا نے اپنے قول سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے شہادت دیدی۔ اس سے انکار کرنا دراصل میری تکذیب کرنا نہیں۔ میں کیا ہوں اور میری تکذیب کیا۔ دراصل یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ باقی رہے الزام جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ سو ان کی میں تردید کرچکا۔ مجھے تو بار بار افسوس آتا ہے کہ ایک مومن کا بدن تو یہ کہنے سے کانپ جاتا ہے۔ کہ سوا حضرت عیسٰی اور ان کی ماں کے مس شیطان سے کوئی پاک نہیں کیا آنحضرت صلعم بھی پاک نہ تھے۔ میں ایسے شخص کو مسلمان کیوں کر کہوں جب کہ ایک آریہ بھی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوتر نہ تھے سب مجھے تو ان دونوں میں کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمیں تو اپنا رسول پیارا ہے ہم عیسٰی کو کیا کریں اور اس کی زندگی ہمارے کس مصرف کی جب ہمارا سید و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکا۔ بس یہ بات ہے جس پر ہمیں کافر کہا جاتا ہے دجال کہا جاتا ہے اور یہ کہ جو اس کے ساتھ مصافحہ کرے ملاقات کرے وہ بھی کافر ہے مجھے افسوس آتا ہے کہ ہنوز ان لوگوں کا کیا بگاڑا ہے یہی کہ میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔ اور ان کا فیض نبوت قیامت تک جاری ہے۔

آپ ذرا اپنے بھائیوں سے دریافت کریں کہ میں نے کیا گناہ کیا ہے جو مجھ سے اس قدر سختی کی جاتی ہے اس قدر گالیاں دیتے ہیں جو بڑے چوہڑے چمار وں سے بھی سبقت لے گئے ہیں انسان بھیڑوں کیطرح ہیں وہ ریوڑ خطرے میں ہے جس کا کوئی گلہ بان نہیں۔ پس مصلح کا وجود ضروری ہے جو پیچیدہ مسائل کو صاف کرے اور دوسرے ادیان پر اتمام حجت۔ دیکھو ایک زمانہ تھا۔ جب پادری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ انہوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ اب یہی پادری ہیں کہ ہمارے سامنے نہیں آتے حالانکہ ہم ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہیں۔ کہ آؤ اسی نبی کا ایک غلام تمہیں معجزہ دکھانے کو تیار ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا وعدہ اس بات کا مقتضی ہے کہ خدا ایسا انتظام کرتا کیونکہ اسلام اس وقت بیرونی اندرونی ہر دو حالتوں کے اعتبار سے خوش کن نہیں کسی شخص کے گھر میں بوٹا ہو تو وہ اسے پانی دیتا ہے پس کیا خدا تعالیٰ اپنے حبیب کے لگائے ہوئے پودے کو یونہی چھوڑ دیتا۔

یاد رکھو کہ اسلام انہی راہوں سے ترقی کریگا جن سے اس نے پہلے کی یہ خشک منطق اس کی ترقی کیلئے کسی کام کی نہیں۔

اے صاحبان! یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے میں جانتا ہوں کہ اس مجلس سے کئی لوگ ایسے اٹھیں گے جو وہی دل اور وہی سینہ لے جاویں گے مگر وہ یاد رکھیں کہ آسمانی کاروبار کا مقابلہ کرنا دانشمندی نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاک کرنا ہے اگر ایک چپڑاسی کی بھی کوئی ہتک کرے تو گورنمنٹ اوس سے سخت بازپرس کرتی ہے۔ تو وہ خدا احکم الحاکمین کی طرف سے آتا ہے اس کو دکھ دینے والے سزاؤں سے محفوظ رہ سکتے ہیں

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہے تو تمہیں اس کے خلاف کوشش کرنیکی ضرورت نہیں خود بخود بگڑ جائیگا کیونکہ وہ فرما چکا ہے۔ قد خاب من افتریٰ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً الآیۃ جو غیور خدا اپنے پیارے نبی کی نسبت فرماتا ہے کہ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین اگر ہم پر افترا کرتا تو اس کی رگ جان کاٹ دیتے اسے آیا۔

مجھے اسکی کیا پرواہ تھی جسکے لئے ایک چھری کافی تھی اگر میں جھوٹا ہوتا تو کبھی کا ہلاک ہو گیا ہوتا۔

کلامِ محمود

یہ نظم خاندان نبوت کے درخشندہ گوہر سید محمود کی ہے یہ کئی دنوں سے میرے بستے میں پڑی ہوئی تھی امید ہے ناظرین اس کو پڑھ کر خاص مسرت حاصل کریں گے دیکھئے ہمارے نوجوان دوست کے خیالات کیسے پاکیزہ اور پُرجوش ہیں۔

بابِ رحمت خودبخود پھر تم پہ وا ہو جائیگا
جب تمہارا۔ قادرِ مطلق خدا ہو جائیگا

دشمنِ جانی جو ہو گا آشنا ہو جائیگا
بوم بھی ہو گا اگر گھر میں ہما ہو جائیگا

آدمی تقوے سے آخر کیمیا ہو جائیگا
جس مس مل سے چھوئیگا وہ طلا ہو جائیگا

جو کہ شمع روئے دلبر پہ فدا ہو جائیگا
خاک بھی ہو گا تو پھر خاکِ شفا ہو جائیگا

جو کوئی اُس یار کے پیچھے گدا ہو جائیگا
شاہئ دین کا وہی فرمانروا ہو جائیگا

جسکو تم کہتے ہو یارو بیوفا ہو جائیگا
ایک دن سارے جہان کا پیشوا ہو جائیگا

کفر مٹ جائیگا زور اسلام کا ہو جائیگا
ایک دن حاصل ہمارا مدّعا ہو جائیگا

مہدئ دوران کا جو خاکپا ہو جائیگا
مہرِ عالم تاب سے روشن سوا ہو جائیگا

جو کوئی تقوے کریگا پیشوا ہو جائیگا
قبلہ رخ ہوتے ہوئے قبلہ نما ہو جائیگا

جس کا مسلک زہد و ذکر و اتقا ہو جائیگا
پنجۂ شیطاں سے وہ بالکل رہا ہو جائیگا

دیکھ لینا ایک دن خواہش بر آئیگی میری
میرا ہر ذرہ محمدؐ پہ فدا ہو جائیگا۔

نقشِ پا پر جو محمدؐ کے چلیگا ایکدن
پیروی سے اسکی محبوبِ خدا ہو جائیگا

دیر کرنے میں جو نیکی میں ہے کیا انکا خیال
موت کی ساعت میں بھی کچھ التوا ہو جائیگا؟

دشمنِ اسلام جبکہ دیکھیں گے تیری شان
جاں نکل جائیگی ان کی دم فنا ہو جائیگا

نائب خیر الرسل ہو کر کریگا کام یہ
وارثِ تختِ محمدؐ میرزا ہو جائیگا

حکم ربّی سے یہ سہے پیچھے پڑا شیطان کے
اس کے ہاتھوں سے اب اس کا فیصلہ ہو جائیگا

اس کی باتوں سے ہی ٹوٹیگا یہ دجّالی طلسم
اسکا ہر ہر لفظ موسیٰ کا عصا ہو جائیگا

خاک میں ملکر ملینگے تجھسے یار بیکین
ورنہ جب حد سے بڑھیگا تو وہ ادا ہو جائیگا

آبِ رُوحانی سے جب سیراب ہو گا کل جہان
پانی پانی شرم سے اک جھیا ہو جائیگا

ہیں درِ مالک پہ بیٹھے ہم لگائے ٹکٹکی
اِن کبھی تو نالہ اپنا بھی رسا ہو جائیگا

بُلبلا پانی کا ہے انسان نہیں کرتا خیال
ایکسری صدمہ اٹھاکر وہ ہوا ہو جائیگا

سختیوں سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز اے عزیز
کھاکے یہ پتھر تو لعلِ بے بہا ہو جائیگا

جو کوئی دریائے فکر دیں میں ہو گا غوطہ زن
میل اُتر جائیگی اُس کی دل صفا ہو جائیگا

قوم کے بغض و عداوت کی نہیں پرواہ ہمیں
وقت یہ کٹ جائیگا فضل خدا ہو جائیگا

چھوڑ دو اعمال بد کے ساتھ بد صحبت بھی تم
زخم سے انگور مل کر پھر ہرا ہو جائیگا

حق پہ ہم ہیں پاکر یہ حسا دمیں جھگڑا ہی کیا
فیصلہ اسبات کا روزِ جزا ہو جائیگا

تیرا ہر ہر لفظ اے پیارے مسیحائے زمان
حق کے پیاسوں کے لئے آبِ بقا ہو جائیگا۔

کیوں نہ گرداب ہلاکت سے نکل آئیگی قوم
کشتئ دیں کا خدا جب ناخدا ہو جائیگا

کر لو جو کچھ موت کے آنے سے پہلے ہو سکے
تیر چھٹ کر موت کا پھر کیا خطا ہو جائیگا۔

عشقِ مولا دل میں جب محمود ہو گا موجزن
یاد کر اُسدن کو تو پھر کیا سے کیا ہو جائیگا

عیسائیوں کا خدا کون ہے

وہ جو کھاتا تھا۔ پیشاب کرتا تھا۔ جسکو یہودیوں نے پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا۔

نہیں نہیں بلکہ وہ جسکے مونہہ پر ۔۔ ۔۔ ۔۔ تھوکا گیا تھا۔ عیسائیوں کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ زانی عورتوں سے زیادہ محبت رکھتا تھا اور ایسی عورتیں اُسپر تیل ملا کرتی تھیں۔

اگر عیسائیوں کے خدا میں یہ نقص نہ ہوتے تو نہ معلوم وہ خدا کا بابا ہوتا یا کیا؟ مجھے افسوس ہے ایسے نادان عیسائی جو ایسے آدمی کو خدا مانتے ہیں اور جن کی عقل اس عقیدہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر اعتراض کرتے ہیں۔

نور افشاں مورخہ ۱۲۔ جون ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱۱ پر جو نوٹ ہے کیا یہ اسلئے نوٹ دیا گیا ہے کہ ہم بھی ان کی طرح بیوقوف ہیں کہ یہ تسلیم کر لیتے کہ خدا تعالیٰ کا ایک رسول آسمان پر چڑھ گیا۔ جبکہ ہم مانتے ہیں کہ کوئی رسول آسمان پر نہیں چڑھا۔ کیا ایڈیٹر صاحب نور افشان کو اس نوٹ کی یہ ضرورت پڑی ہے کہ اوس کو افسوس ہوا ہے۔ کہ مہدی مسیح (علیہ الصلوۃ والسلام) دفعتاً فوت ہو گئے۔ اور ہمارے خدا کو تو پھانسی دیا گیا تھا اور مار کھانی پڑی تھی ان کے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہوا۔

میں ہوں عیسائیوں کے خدا کو مُردہ ماننے والا
عبد الرحیم از قادیان

مسجد کلاک

مسجد مبارک میں کلاک لگانے کے واسطے جماعت رنگون نے معرفت برادر جناب ابو سعید عربی صاحب مبلغ ۳۰ بذریعہ تار ان ایام میں بھیجے تھے۔ جبکہ ہم لاہور میں تھے۔ چونکہ منی آرڈر یہاں قادیان میں آیا تھا اسواسطے گھڑی کے منگوانے میں دیر ہو گئی۔ گھڑی کے واسطے حسب مشورہ شیخ رحمت اللہ صاحب بمبئی سیٹھ اسمٰعیل آدم کو لکھا گیا۔ چنانچہ وہ گھڑی پہونچ چکی ہے۔ مسجد مبارک میں لگائی جاویگی۔ احباب رنگون کا شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اون کو جزائے خیر دے

[illegible]

سب مجھے فکر پڑی ہوئی ہے کہ مین الگ قبلہ بنالون اور نئی شریعت ایجاد کرون۔ ان تہمتون کا جواب بجز لعنۃ اللہ علے الکاذبین اور کیا دون۔ میرا دعوے تو صرف یہ ہے۔ کہ چونکہ دین زندہ ہے اسلئے ہر صدی کے سر پر موجودہ مفاسد کے لحاظ سے مصلح پیدا ہوتا ہے۔ جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو اور اپنی غیب کی باتین کثرت سے اس پر ظاہر کرے تو یہ نبوت ہے مگر یہ حقیقی نبوت نہین نباء کا لفظ خود اس پر شاہد ہے۔ انباء کے معنے مین خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا۔ میرا ہرگز یہ دعوے نہین کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ ہوکر مین نبی ہون تم جسے مکالمہ الٰہی کہتے ہو ہم اسے نبوت کہہ دیتے ہین یہ لفظی نزاع ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہین۔ لا تقولوا لا نبی بعدہ اگر اسلام مین نبوت (خدا سے الہام و اعلام پانا) نہین تو پھر آپ لوگون کے پاس کوئی مابہ الامتیاز نہین اور تم کوئی نصرت الٰہی کا نشان نہین دیکھ سکتے جس باغ مین آبپاشی نہ ہو وہ آخر ویران ہوگا جس دین مین وحی نہین وہ بھی ایک دن تباہ ہوگا حضرت مجدد سرہندی بھی ایسے مکالمہ کے قائل ہین۔ مین کہتا ہون کہ اگر کوئی خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرتا ہے تو اسے عربی مین نبوت کے سوا اور کیا کہین گے تعجب ہے کہ جب وہی بات پنجابی مین کہی جائے تو مانتے ہین اور جب پنجابی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے تو نہین مانتے اگر یہ تعصب نہین تو اور کیا ہے۔

اب مین اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون صرف اتنا کہنا چاہتا ہون کہ خدا نے ہمین تجدید دین کے لئے بھیجا ہے تاہم تازہ نشانون کے ساتھ دین کو تازہ کریں۔ اگر خدا مجھے نہ بھیجتا تو آخر یہ دین بھی دیگر ادیان کیطرح قصون کے رنگ مین رہ جاتا یہ یقیناً سمجھو کہ جو خدا کیطرف سے آتا ہے وہ کبھی نابود نہین ہوسکتا۔

مین دیکھتا ہون ہزارون دشمن ہین جو ہم پر افترا کرتے و بہتان باندھتے ہین اور بجائے اس کے کہ خدا کے مرسل کی تائید کرتے لعنت سے کام لیتے ہین۔ کیا ان کیلئے یہ نشان کافی نہ تھا کہ ایک زمانہ تھا جب میرے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور اب چار لاکھ سے زیادہ میرا مرید ہے اصل بات یہ ہے کہ جب سمجھدار لوگ حق سمجھ لیتے ہین تو دوسرے خودبخود مان جاتے ہین اور جو نہین مانتے وہ ذلیل ہوتے ہیں لیظھرہ علے الدین کلہ کے بھی یہی معنے ہین۔

ان لوگون کے دلون مین نبی کریم صا کی ہرگز عزت نہین جو کہتے ہین کہ عیسے علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور ہمارا افضل الانبیاء مکہ مین مدفون ہے۔

اتنا نہین سوچتے کہ اگر وہی عیسیٰ آئے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہوگیا اگر کوئی کہے کہ تم بھی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ مین ویسا نبی نہین ہون حضرت عیسیٰ علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے اور فیوض سے ہے۔ پھر وہی عیسے کیونکر آسکتا ہے جبکہ سورۃ نور مین جو آیۃ استخلاف ہے اسمین وعد اللہ الذین آمنوا منکم لکھا ہے اور صحیح بخاری مین بھی اماکم منکم ہے پھر عیسے علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم انہین معراج کی رات مُردون مین دیکھ چکے جو بہشت مین ہون انہین زندون سے کیا تعلق۔ جس بات پر خدا نے اپنے قول سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے شہادت دیدی۔ اس سے انکار کرنا دراصل میری تکذیب کرنا نہین۔ مین کیا ہون اور میری تکذیب کیا۔ دراصل یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔ باقی رہے الزام جو مجھ پر لگائے جاتے ہین۔ سو ان کی مین تردید کرچکا۔ مجھے تو بار بار افسوس آتا ہے کہ ایک مومن کا بدن تو یہ کہنے سے کانپ جاتا ہے۔ کہ سوا حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے مس شیطان سے کوئی پاک نہین کیا آنحضرت صلعم بھی پاک نہ تھے۔ مین ایسے شخص کو مسلمان کیون کر کہوں جب کہ ایک آریہ بھی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوتر نہ تھے سب مجھے تو ان دونون مین کچھ فرق معلوم نہین ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمین تو اپنا رسول پیارا ہے ہم عیسیٰ کو کیا کرین اور اس کی زندگی ہمارے کس مصرف کی جب ہمارا سید و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاچکا۔ بس یہ بات ہے جس پر ہمین کافر کہا جاتا ہے دجال کہا جاتا ہے اور یہ کہ جو اس کے ساتھ مصافحہ کرے ملاقات کرے وہ بھی کافر ہے مجھے افسوس آتا ہے کہ ان لوگون کا کیا بگاڑا ہے یہی کہ مین کہتا ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہین۔ اور ان کا فیض نبوت قیامت تک جاری ہے۔

آپ ذرا اپنے بھائیون سے دریافت کرین کہ میرے لیا کن دکیا ہے جو مجھ سے اس قدر سختی کی جاتی ہے اس قدر گالیان دیتے ہین جو بڑے چوہڑے چمار دن سے بھی سبقت لیگئے ہین انسان بھیڑون کیطرح ہین وہ ریوڑ خطرے مین ہے جس کا کوئی گلہ بان نہین۔ پس مصلح کا وجود ضروری ہے جو پیچیدہ مسائل کو صاف کرے اور دوسرے ادیان پر اتمام حجت۔ دیکھو ایک زمانہ تھا۔ جب پادری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ انہون نے کوئی معجزہ نہین دکھایا۔ اب یہی پادری ہین کہ ہمارے سامنے نہین آتے حالانکہ ہم ڈنکے کی چوٹ کہہ رہے ہین۔ کہ آؤ اسی نبی کا ایک غلام تمہین معجزہ دکھانے کو تیار ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا وعدہ اس بات کا مقتضی ہے کہ خدا ایسا انتظام کرتا کیونکہ اسلام اس وقت بیرونی اندرونی ہر دو حالتون کے اعتبار سے خوش کن نہین کسی شخص کے گھر مین بوٹا ہو تو وہ اسے پانی دیتا ہے پس کیا خدا تعالیٰ اپنے حبیب کے لگائے ہوئے پودے کو یونہی چھوڑ دیتا۔

یاد رکھو کہ اسلام انہی راہون سے ترقی کریگا جن سے اس نے پہلے کی یہ خشک منطق اس کی ترقی کیلئے کسی کام کی نہین۔

اے صاحبان! یہ وہ باتین ہین جن کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے مین جانتا ہون کہ اس مجلس سے کئی لوگ ایسے اٹھین گے جو وہی دل اور وہی سینہ لے جاوین گے مگر وہ یاد رکھین کہ آسمانی کاروبار کا مقابلہ کرنا دانشمندی نہین بلکہ اپنے ہاتھون سے اپنے تئین ہلاک کرنا ہے اگر ایک چپراسی کی بھی کوئی ہتک کرے تو گورنمنٹ اوس سے سخت بازپرس کرتی ہے۔ تو جو خدا احکم الحاکمین کی طرف سے آتا ہو اس کو دکھ دینے والے سزاؤن سے محفوظ رہ سکتے ہین مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہے تو تمہین اس کے خلاف کوشش کرنیکی ضرورت نہین خودبخود بگڑ جائیگا کیونکہ وہ فرمانا ہے۔ قد خاب من افترىٰ ومن اظلم ممن افترىٰ علی اللہ کذباً الآیۃ جو غیور خدا اپنے پیارے نبی کی نسبت فرماتا ہے کہ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین اگر ہم پر افترا کرتا تو اس کی رگ جان کاٹ دیتے اسکا کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میزان الحق بجواب اعلان الحق

جیتا ہے وہ جو مرچکا انسان کے لئے
مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لئے جیئے

ناظرین کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس مسیح الزمان علیہ السلام نے ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک رسالہ الوصیۃ نامی شائع کیا ہے جسمیں اپنی وفات کی نسبت مندرجہ ذیل الفاظ الہامات بالتغیر لکھے ہیں۔

(۱) قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ (۲) قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔ (۳) اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک (۴) تموت وانا راض منک۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات (۵) جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات (۶) قرب ما توعدون (۷) واما بنعمۃ ربک فحدث (۸) انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ الی اخرہ ثم الرحیل۔

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو بھی الہام پر الہام ہونے لگے کہ مرزا صاحب میری پیشگوئی کے مطابق فلاں فلاں تاریخ فوت ہو جاوینگے۔ چنانچہ جب عبدالحکیم خان کا الہام متعلق وفات مرزا صاحب اخبار اہل حدیث میں درج ہوا تو ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے بعد اندراج الہام یہ بھی ساتھ لکھدیا کہ عبدالحکیم کا الہام مرزا صاحب کے الہامات کا مؤید ہے نہ کہ مخالف۔ دیکھو اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲ اگست[1] ۱۹۰۶ء۔

پھر جب مرزا صاحب مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق اپنے الہامات کے بمقام لاہور فوت ہوئے۔ تو اس پر ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے ایک مضمون بعنوان اعلان الحق شائع کیا اور بہت بڑے زور شور سے اپنے الہامات پر فخر کیا ہے اور یہ نہیں سوچا کہ جب متوفی کے اپنے الہامات اپنی وفات کے متعلق مدت سے شائع ہو چکے ہیں[1] تو اس کے بعد میرے یا اور کسی قاضی مفتی کے الہامات کی کیا وقعت ہوگی البتہ اگر متوفی کے الہامات کی اشاعت سے پہلے ڈاکٹر یا کسی اور کے الہامات شائع ہو جاتے تو کچھ سوچنے کا مقام ہوتا مگر اب ایسا کون احمق ہوگا جو ان کے الہامات کو پرکاہ کے برابر بھی تصور کریگا۔ مگر ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم خیال جامہ سے باہر ہو کر بغلیں بجاتے کہتے پھرتے ہیں کہ تو ہماری فتح ہوئی اور اس پر بھی بس نہیں کی بلکہ اعلان الحق کے صفحہ ۹ پر چند اور پیشگوئیوں کے بعد پھر عام مرزائیوں کو یہ اعلان دیا ہے کہ اگر تمام مرزائی میرے ساتھ مقابلہ کرینگے تو سب کے سب ہلاک ہو جاوینگے میرے خیال میں تو ایسے مخبوط الحواس کو دور ہی سے سلام کرنا چاہیئے مگر چونکہ اس میں عوام کالانعام پر حق مشتبہ ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے میں بڑی خوشی سے ڈاکٹر صاحب کے اس اعلان کو قبول کرتا ہوں اور مباہلہ کے لئے تیار ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب بیشک مامور من اللہ مثیل المسیح اور مہدی دین متین تھے اور ان کے مقابل میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل میں بلعم تھا اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں مسیلمہ کذاب تھا ویسا ہی مرزا صاحب کے مقابلہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اور فانتظروا انی معکم من المنتظرین پڑھتے پڑھتے فوت ہوگئے اور مسیلمہ وغیرہ مدعیان الہام زندہ رہ گئے اور عوام اشتباہ میں پڑ کر مرتد ہو گئے تھے وہی معاملہ اب بھی ہے اور یہ قدیم سے سنۃ اللہ ہے کہ ہر امور اور رہبر کی وقت کچھ ایسے واقعات پیش آجاتے ہیں کہ عوام تذبذب اور تردد میں پڑ جاتے ہیں جیسے کہ مسیح ابن مریم کا واقعہ جو اناجیل میں مفصل لکھا ہے اور یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین (سورہ عنکبوت) کیا گمان کیا ہے لوگوں نے کہ یہ چھوڑے جاوینگے اتنی ہی پر کہ منہ سے کہدیں ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جاوینگے اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہم نے ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے۔ پس البتہ ظاہر کر دیگا۔ اللہ ان لوگوں کو کہ سچ بولے ہیں اور البتہ ظاہر کر دیگا جھوٹوں کو۔ اور ممکن ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنی الہامات پر غرہ ہو کر اپنے پلو بچہ کا کچھ سمجھ کر میرے ساتھ مباہلہ منظور نہ کریں اس لئے میں صرف انکی اطلاع کی غرض سے چند اپنے الہامات یہاں لکھدیتا ہوں تاکہ انکو معلوم ہو جائے کہ وہ مجھ ناچیز سے کس بات میں فوقیت رکھتے ہیں۔

(۱) الہام مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء یعیسی ابن مریم ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء (۲) یٰسین والقرآن الحکیم۔ انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم۔ لتنذر قوما ما انذر آباءھم فھم غافلون لقد حق القول علیٰ اکثرھم فھم لا یؤمنون الی ما لا اعبد الذی۔ (۳) موسیٰ علیہ السلام (۴) انی مع سلیمان (۵) دلیل ... اللہ الرسول (۶) پھیل گیا تاثیر یا ابراہیم (۷) امیر المومنین محمد یمین (۸) ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک۔

خواب مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور اس میں میرے نام ایک خط درج ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اے محمد یمین تجھ کو معلوم ہو کہ الہامات کی مثال ایک بڑے ریگستان[1] کی سی ہے اور اس ریگستان کے بیابان میں بہت ہی سنبھل کر قدم رکھنا چاہیئے تم کو معلوم ہے کہ صاحبزادہ عبداللطیف اسی بیابان میں یک لخت جان قربان کر کے منزل مقصود کو پہونچ گیا اور وہ دوسرا (عبدالحکیم) ہلاک ہو گیا پس تم کو چاہیئے کہ جسطرح ممکن ہو اس میدان میں ہوش سے چلو تا ہلاک نہ ہو جاؤ۔ تمت بالخیر راقم اللہ۔ اس کے بعد چند روز تک میری حالت جو ہوئی اس کی تحریک یہاں ضرورت نہیں اور الہامات ۲ و ۶ پورے ہو چکے ہیں ایک میں چند مخالفین کی ہلاکت کا اشارہ تھا اور دوسرے میں قادیان میں بیماری آنے کا اشارہ تھا۔ باقی القاب وخطاب جو ان الہامات میں میری نسبت ہیں ان کی تاویل جو ڈاکٹر نے اپنے الہامات میں کی ہے وہ ہی میرے لئے کافی[2] ہے۔ اور اگر میں اپنے سب الہامات و رویا تحریر

---

[1] اہل حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ حقیقت میں عبدالحکیم خان کا الہام مرزا صاحب کی تائید میں ہے وہ بھی تو اپنی موت کو قریب جان کر اپنی مقبرہ کی وصیت کر چکے ہیں۔ مختصراً

[1] ڈاکٹر نے بڑا غضب کیا ہے کہ اپنے توہمات تو لکھدئے اور حضرت مرزا صاحب کے الہامات متعلق وفات آپ نے نہیں لکھے۔

[1] میرے خیال میں الہامات کو ریگستان سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ ریگستان میں اکثر راستہ گم ہو جایا کرتا ہے۔ محمد یمین [2] جب اللہ کریم کسی مومن کا نام مسیح یا محمد یا ابراہیم یا عیسیٰ یا موسیٰ رکھتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو ان کی سعادت اور برکت سے حصہ مل جائیگا مختصراً ماخوذ از رسالہ عبدالحکیم خان۔

کردن جو اکثر پورے ہو چکے ہیں اور بعض باقی ہیں تو ڈاکٹر صاحب کو سخت ندامت ہوگی اور وہ یقین کرینگے کہ ان کی مثال اس چوہے کیطرح ہے کہ جو صرف ایک ہلدی کی بیخ ملنے پر پنساری بن بیٹھا تھا اور میں ملفاً تحریر کرتا ہوں کہ دو دفعہ دیدار خداتعالےٰ بہی نصیب ہوا ایک دفعہ بذریعہ خواب اور دوسری دفعہ بحالت کشف دیکھا کہ چند مخالفین مرزا صاحب کی توہین کررہے ہیں اور خداتعالےٰ نے ان مخالفین کو مخاطب کرکے سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ فاذنوا بحرب من اللہ جو چند روز میں یکے بعد دیگرے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ اور صرف ایک اون میں سے سخت بیمار اور مصائب کے بعد تائب ہو کر صحتیاب ہوا۔ خدا شاہد حال ہے کہ جب اپنے گریبان میں منہ ڈالتا ہوں تو ان الہامات کو قلم لکھنے سے رک جاتا ہے مگر صرف ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی خاطر مجبوراً لکھدئے گئے ہیں تاکہ اون کو معلوم ہو جاوے کہ مقابل اون سے بڑہکر ملہم ہونے کا مدعی ہے۔

اب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو چاہیئے کہ جسوقت میرا اشتہار اون کو پہونچے فوراً اپنا مضمون مباہلہ چہاپکر بذریعہ رجسٹری چند پرچے میرے پاس بھیجدیں پھر اس کے بعد میں بھی اپنا مضمون مباہلہ چہاپ کر چند پرچے ان کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجدونگا۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ جو میعاد یا صورت ہلاکت یا عذاب ڈاکٹر صاحب مقرر فرمادینگے مجھے منظور ہوگی بشرطیکہ طرفین کے لئے مساوات ہو

اب آپکا کوئی حق نہیں ہے کہ جبتک میرے ساتھ فیصلہ نہ ہووے آپ کسی اور احمدی کو مخاطب کریں۔ ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہے کہ مجھے اون سے کوئی ذاتی رنجیدگی نہیں ہے مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب نے خود ہی تمام مرزائیوں کو اپنے مباہلے سے ڈرایا ہے اور سکوت میں التباس حق ... ... کا اندیشہ ہے۔ اسلئے میں نے بھی بالمقابل اعلان دیدیا ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب واقعی مسیح ابن مریم ہو کر دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنے آئے ہیں اور مرزائی جیساکہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں گمراہ ہیں تو میں بہی ہلاک ہو جاؤنگا اور ڈاکٹر صاحب کی مسیحیت پہلے سے زیادہ متیقن ہو جاویگی۔ امیدکہ ڈاکٹر صاحب اب اس مقابلہ میں تاخیر نفرمائینگے تاکہ مرزائیوں کا خاتمہ ہو کر آپ کے مسیحیت کا علم بلند ہو جاوے آپ کے رسالہ کانا دجال کا میں نے رد بھی لکھدیا ہے مگر جب مباہلہ سے خود فیصلہ ہو جائیگا اسلئے اس کا طبع کرانا ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ اس مباہلہ میں اگر میں مرگیا تو میری تحریر بھی خود ہی رد ہو جاویگی خواہ آپ زر سے کیوں نہ چہپی ہو۔ اگر خداتعالےٰ نے آپ ... مجہکو ... رد ہو جاوینگی اب علمی مقابلہ کی ضرورت نہیں ہے اب آسمانی بائیکورٹ سے فیصلہ کی ضرورت ہے۔

الراقم

محمد یمین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ داتہ ضلع ہزارہ۔

سراج الاخبار کے اعتراض کا جواب

بدر میں حضرت خلیفۃ المہدی کی زبانی لکھا گیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کی مفاتیح کا ذکر فرمایا مگر آپنے وہ چابیاں نہ دیکھیں اور چلدئے اسپر سراج لکھتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ہم کنز العمال ... ... سے وہ حدیث بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔

کتاب الغزوات من قسم الافعال جز ۵ ص ۲۸۰

عن البراء بن عازب قال لما کان حیث امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفر الخندق عرضت لنا فی بعض الخندق صخرۃ عظیمۃ شدیدۃ لا تاخذ منہا المعاول فاشتکینا ذلک الی رسول اللہ صلعم فجاء رسول اللہ صلعم فلما رأی ھا القی ثوبہ واخذ المعول فقال بسم اللہ ثم ضرب ضربۃً فکسر ثلثھا وقال اللہ اکبر اعطیتُ مفاتیح الشام واللہ انی لابصر قصورھا الحمر الساعۃ ثم ضرب الثانیۃ فقطع الثلث الاخر فقال اللہ اکبر اعطیتُ مفاتیح فارس واللہ انی لابصر قصور المدائن الابیض ثم ضرب الثالثۃ وقال بسم اللہ فقطع بقیۃ الحجر وقال اللہ اکبر اعطیتُ مفاتیح الیمن واللہ انی لابصر ابواب صنعاء من مکانی ھذا الساعۃ

پھر فتح الباری میں یہی حدیث باسناد حسن مندرج ہے اس کو پڑھ لینے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ آپنے فرمایا کہ مجھے شام۔ فارس یمن کے خزائن کی چابیاں دی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا آپنے پائیں؟ اس کے جواب میں معترض کا قول نقل کیا جاتا ہے۔

"شہر مدائن جو دارالخلافہ خاندان کسریٰ کا تھا عہد حضرت عمر میں سعد بن ابی وقاص جنرل کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ اور یزدجرد شاہ خاندان کسریٰ شہر چھوڑ کر بہاگ گیا اور قلعہ ابیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے قبضہ میں آیا اور شام کو حضرت عبیدہ بن الجراح نے فتح کیا۔ اور یہ احادیث نقل کی ہیں کہ لتفتحن عصابۃ من المسلمین کنز آل کسریٰ الذی فی الابیض اور اذا ھلک کسریٰ فلا یکون کسریٰ بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ۔ والذی نفس محمد بیدہ لتقسمن کنوزھما فی سبیل اللہ۔ یہ ہمارے خلاف نہیں کیونکہ ان سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی کریم صلعم کے بعد ہی ہوگا بلکہ یہ حدیثیں اپنی ظاہری منطوق کے لحاظ سے یہ کہہ رہی ہیں کہ سب کچھ نبی اکرم صلعم کے سامنے ہوگا۔ دوم۔ یہ دیکھنا چاہیئے کہ اصل پیشگوئی جو فرمائی گئی ہے۔ وہ تو "اعطیت" سے ہے اب اس کی تفسیر ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ لتفتحن عصابۃ من المسلمین اور لتقسمن کنوزھما جس سے ثابت ہوا کہ نبی کی ذات خاص سے وعدہ ہو تو ضروری نہیں کہ اس کی زندگی ہی میں پورا ہو بلکہ بعد میں اس کے خلیفہ کے ہاتھ پر بہی ہو سکتا ہے۔

دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ موسےٰ علیہ السلام کو ملک شام پہنچانے کا کوئی وعدہ نہ تھا۔ تورات میں سے جو حوالہ دیا گیا ہے وہ بہی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ اس میں لکھا ہے "میں نے تجھے دیا کہ تو اسے اپنی آنکھوں سے دیکھے" آپ "تجھے دیا" پر غور کریں۔ کیونکہ ہمارا سوال یہ ہے کہ موسےٰ علیہ السلام کو وہ ملک ملا؟ کیا انہوں نے اپنی آنکھ سے اسے دیکھا بے شک اس کے آگے ہے۔ پر تو اس پار جاکر اس میں داخل نہ ہوگا مگر داخل نہ ہونے نہ دیکھنے کا نقیض تو نہیں داخل نہ ہوتے۔ مگر دیکھ تو لیتے۔ پہر جب قرآن مجید میں صاف موجود ہے یا قوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین یہاں کتب اللہ لکم صاف ظاہر کرتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کے لئے وہ زمین لکھی گئی تہی مگر نہ تو پہر موسیٰ اسی جنگل میں مرگئے پس ہمارا مدعا ثابت ہو گیا جو یہ ہے کہ جس سے وعدہ کیا جائے اسی کو ملنا ضروری نہیں۔

اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ گالیاں ہیں جن کا جواب ہم "سلام" سے دیتے ہیں۔ (اکمل)

ہمارے معصر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۶ مئی کی صبح کو لاہور میں انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم ضلع گورداسپور کے ایک معزز خاندان کے رکن تھے ہمیں ان کے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضےٰ صاحب اور ان کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم سے بھی تعارف کی عزت حاصل تھی۔ مرزا غلام مرتضےٰ صاحب اعلیٰ پایہ کے طبیب بھی تھے۔ رئیس بھی تھے اور صاحب رسوخ بھی تھے چنانچہ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں آپنے گورمنٹ کو کسی قدر فوجی امداد بھی دی تھی۔ مرزا غلام قادر صاحب کو جب ہم نے دیکھا۔ وہ سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی ضلع گورداسپور تھے۔

مرزا غلام احمد صاحب سنہ ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے اس وقت آپکی عمر ۲۲- ۲۴ سال کی ہوگی اور ہم چشمدید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔

۱۸۷۷ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپکے یہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی ان دنوں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے ۱۸۸۱ء یا ۱۸۸۲ء میں آپنے براہین احمدیہ کی تصنیف کا اعلان دیا اور ہم اس کتاب کے اول خریداروں میں سے تھے لیکن افسوس کہ مرزا صاحب کی عمر تمام ہوگئی اور کتاب ناتمام رہی [1] ۱۸۹۲ء کے قریب جب ہم کشمیر میں افسر محکمہ ڈاک و تار تھے۔ تو ہم نے سنا کہ آپنے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا جس پر وہ اخیر عمر تک قائم رہے بلکہ پچھلے پانچ چار سال میں آپنے سری کرشن مہاراج کا اوتار ہونے کا اعلان بھی دیا۔ ہم بارہا کہہ چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ آپکے دعاوی خواہ دماغی استغراق کا نتیجہ ہوں مگر آپ بناوٹ اور افترا سے بری تھے مسیح موعود یا کرشن کا اوتار ہونے کے دعاوی جو آپنے کئے ان کو ہم ایسا ہی خیال کرتے ہیں جیسا کہ منصور کا دعوےٰ [2] انا الحق تھا۔ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب جیسے عالم و فاضل بزرگ اور خواجہ جمال الدین بی۔ اے اور خواجہ کمال الدین بی۔ اے اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے جیسے نئی روشنی کے تعلیم یافتہ اصحاب ان کے مریدان باصفا کے حلقہ میں ہیں۔ گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل ہوئی مگر ہم انکو ایک پکا مسلمان سمجھتے تھے۔ ہم نے ایک بار آپکی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا کہ اگر ان بحثوں کو جو غیر مذہبوں یا غیر مذہبوں سے کیجاتی ہیں چھوڑ کر آپ اپنی زندگی میں قرآن مجید کی ایک تفسیر لکھ جائیں اور سر سید میموریل فنڈ کی تائید کرکے علیگڈھ کالج کو یونیورسٹی تک پہنچا جائیں تو آپکے یہی دونوں دینی اور دنیاوی کام اعجاز مسیحائی سے کم نہ ہونگے اسپر مولوی عبدالکریم نے ہمیں لکھا کہ حضرت اقدس آپکو قادیان میں بلاتے ہیں مگر افسوس کہ ہم وہاں تک پہنچ نہ سکے۔

مرزا صاحب اپنے بزرگوں کی طرح گورمنٹ انگریزی کی پوری وفادار رہا یا۔ اور تمام ملکی بہی خواہوں کیطرح ہندوؤں اور مسلمانوں کے باہمی اتفاق کے خواہان تھے چنانچہ اپنے آخری وقت پر لاہور آکر بہت سے اراکین قوم ہنود سے اس غرض کیلئے بھی ملتے رہے۔ (زمیندار)

[1] کتاب مکمل ہے۔ [2] منصور اور دیگر انبیاء کے دعوی میں جو ما بہ الامتیاز ہے وہ بتائیں تو آپ کسی امام کا نام بتائیں جس نے تمام قرآن کی تفسیر لکھی ہو۔

[3] خدا کے مامور مشوروں کی ماتحت نہیں ہوتے۔

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح و دیگر بزرگان ملت اپنے اپنے منصبی کام میں سرگرمی سے مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی روح القدس سے تائید کرے۔

درس قرآن۔ حقائق آگاہ سید سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں مولانا کا طرز بیان نہایت دلچسپ اور وسیع واقع ہوا ہے آپکو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ربط اور فصاحت و بلاغت کے بارہ میں ایک خاص علم دیا ہے قادیان میں رہنے والے احباب کو قرآن سیکھنے کے لئے نہایت عمدہ موقعہ ہے مولانا صاحب نہایت باقاعدہ درس دیتے ہیں پہلے الفاظ کی تشریح فرماتے ہیں پھر آیۃ کے معنے بیان کرتے ہیں پھر دوسری آیات سے اس کا ربط بتاتے ہیں اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہیں اگر اول سے اخیر تک توجہ رکھی جائے تو معلومات میں بہت سی ترقی ہو سکتی ہے۔

ریویو۔ انشاء اللہ چند روز تک شائع ہو جائیگا اور احمدی احباب حضرت علامہ اور فاضل امروہی اور مولانا محمد علی صاحبان کے مضمون دربارہ وفات مسیح موعود پڑھکر ایمانوں میں ایک خاص تقویت حاصل کریں گے۔

اس ہفتہ میں بہت سے احباب دہلی۔ علیگڈھ۔ میرٹھ آگرہ وغیرہ مقامات سے تشریف لائے۔ بیعت کا سلسلہ بڑے زور سے جاری ہے۔ اور کئی نئے آدمی بیعت کر رہے ہیں۔ اللّٰہم زد فزد۔

مخدومی ایڈیٹر صاحب بدر ۲۰- جون بھی تشریف لیگئے ہیں۔

اطلاع

ضلع کرنال میں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم ہوگئی ہے اس واسطے ضلع کرنال کے تمام احمدی احباب کی خدمت میں لکھا جاتا ہے کہ وہ چودہری غلام مرتضےٰ صاحب میر مجلس انجمن احمدیہ سے خط و کتابت کرکے اپنے اپنے شہر اور گاؤں میں ضلع کرنال کے انجمن احمدیہ کے ماتحت شاخیں قائم کریں اور اپنے سلسلہ کے تعلقات کو بڑھادیں۔ والسلام

اسسٹنٹ سکرٹری

جلسہ انجمن احمدیہ پٹیالہ

یوں تو خدا کے فضل سے ہر جمعہ کے ادائیگی کے بعد انجمن کا اجلاس ہوتا ہے جسمیں انجمن کی بہبودی کی تجاویز سوچی جاتیں اور کئی ایک امور مشورہ سے طے کئے جاتے اور اخبارات وغیرہ پڑہے اور سنائی جاتی ہیں نیز ہر روز مرہ بلاناغہ مسجد احمدیہ واقعہ ڈہک بازار میں درس قرآن شریف دیا جاتا ہے مگر آج بتاریخ ۱۴- ماہ جون ۱۹۰۸ء بروز آیتہ بوقت ۸ بجے صبح حکیم شیخ محمد عباد اللہ صاحب کے بیرونی مکان پر (جو بر لب سڑک واقع ہے) ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا جسمیں جمیع احباب انجمن شامل ہوئے اور بعض دیگر غیر احمدی اور بعض ہندو اور سکھ صاحبان بھی موجود تھے اولاً مولوی محمد عبید اللہ صاحب نے قرآن شریف کا وعظ فرمایا بعد ازاں حضرت مسیح موعود کے محامد و محاسن نہایت احسن طریقہ سے بیان فرمائے اور حضور اقدس کی پاک زندگی کے حالات اور خدمات دین کا اظہار فرمایا۔ اور ان مخالفوں کی جو آجکل مثل الہام میں رہتے ہیں کافی اور شافی تردید کی مولوی صاحب کا وجود جماعت پٹیالہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہے بعد ازاں مولوی صاحب ممدوح نے حضرت مسیح موعود کی الوصیۃ اول سے اخیر تک پڑھکر سنائی جس رقیق القلبی کے ساتھ جماعت نے اپنے پیارے امام کی وصیت سنی وہ انہیں سے پوچھنے کے قابل ہے۔ ان ان بعد مولوی شیخ عبدالصمد صاحب سالم نے حضرت اقدس کی نعت میں اور مخالفین [illegible]

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ درہ درانی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین امنوا منکم (سورۂ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے مل گئے تو احید اور تراتھس کو ضبط نہیں کرسکتا۔ قیمت صرف ۶ ر کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر دوستوں کے ازدیاد ایمان اور مخالف پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت خوشخط اعلےٰ چھپی ہوئی کتاب بے جلد بجائے بیس روپیہ (۲۵ سمہ) کے ۲ عہ اور مجلد بجائے چھ روپے کے تین روپیہ میں دی جاتی ہے۔ یہ موقعہ پھر نہ ملیگا۔ جلد منگواؤ۔

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا جو کہ پتھر سے پتھر دل کو موم کر دیتی ہیں مجموعہ مجلد ۸ ر کی بجائے ۱۲ ر اور بے جلد بجائے ۶ ر کے ۴ ر

سری نہکلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن مور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و مفید۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر رسالہ ہے ان کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے قیمت ۶ ر۔ احباب جلدی منگوائیں

درشن لیلا ہندی نظم۔ منظومہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت عجیب و دلچسپ۔ جسمیں ایکھرام

کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت ۱ ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے قیمت غلامی ۳ ر۔ عصمت انبیاء ۲ ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اسمیں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ ر

حیرت کی حیرانی مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اُسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب قیمتہ ۴ ر

فتحدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ۔ قیمت ۴ ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد ۱۲ ر اور محصول ۳ ر ہے لیکن ملکر کامل چار نسخہ خریدنیوالے کو محصول معاف اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔

المشتہر

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

سفرنامہ کشمیر

تمام اخبارات بالاتفاق تسلیم کر چکے ہیں کہ گذشتہ سال کے علمی تحفوں میں سفرنامہ کشمیر ایک لاجواب اور دل خوش کن تحفہ ہے کشمیر کے متعلق آج تک کوئی کتاب اردو زبان میں بطور سفرنامہ کشمیر تصنیف نہیں ہوئی جن لوگوں کو کشمیر کی سیاحت۔ اس کے رسم و رواج۔ باشندوں کے حالات اور اس کی قدرتی دلچسپیوں سے حظ اٹھانے کا شوق ہو وہ اسے ضرور منگوائیں۔ اکثر علم دوست اور شوقین حضرات جو اس سال کشمیر گئے ہیں سفرنامہ کی ایک ایک جلد بھی بطور رہنما ساتھ لے گئے ہیں۔ کاغذ لکھائی۔ چھپائی سب عمدہ۔ حجم یک صد صفحہ۔ قیمت معہ خرچ ڈاک ۸ ر

المشتہر

مینجر کشمیری میگزین۔ لاہور

۱۷ اگست ۱۹۰۸ء

کا انتظار اس لئے بے چینی سے کیا جا رہا ہے کہ لاہور کا مشہور پولیٹیکل اور صلح کل اخبار پنجہ فولاد اپنے قدردانوں کے اصرار سے دوبارہ جاری ہونیوالا ہے اس اخبار کے اجرا کے دو بڑے اغراض مقصد ہیں۔ پبلک کی شکایات ادب کے ساتھ گورنمنٹ کے افسروں تک پہنچانا اور ہندو و مسلمان کے اتحاد و اتفاق کا ساعی ہونا جو لوگ پنجہ فولاد کی تحریروں سے واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ اخبار کس آزادی اور متانت اور مناسب نکتہ چینی کے ساتھ گورنمنٹ اور پبلک کی خدمت بجا لاتا رہا ہے۔ قیمت سالانہ ۱۲ ر ہے۔ درخواست جلد بھیجئے تاکہ محبان وطن کے حالات کا سلسلہ جو اخبار کے ساتھ لازمی طور پر شائع ہوا کریگا شروع ہی سے آپکے پاس پہونچتا رہے۔

المشتہر

مینجر اخبار پنجہ فولاد۔ لاہور

نظم مستورات } مستورات کے لیے پر ۱ ر

کامن احمدی } (الازواد) قیمت ۱ ر

آنہ ڈکشنری } طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے قیمت ۱ ر

کامن احمدی } قیمت ۱ ر

ہمیلا۔ میرا احمد نور مہاجر کابلی سے پاکر روپے تولہ کے حساب سے منگوا ہے

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پراپرائیٹر کے چھپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

امروز قوم من نشناسد مقام من ۔ روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

مورخہ ۶۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۔ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

جلد ۷ ۔ نمبر ۲۶

کہ سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا ۔ ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ ۔ دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

انبؤ الزلزلہ
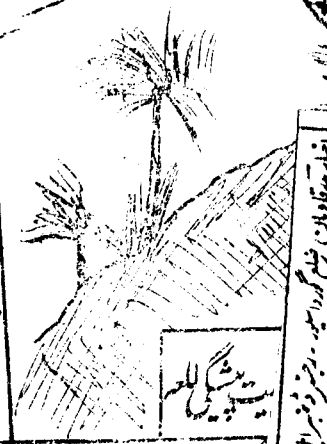
آجکل اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ زلزلہ ہماری زندگی میں آئیگا اور وہ نہیں آیا۔ سو اس کے متعلق ہم وہ کلمات طیبات نقل کرتے ہیں جو ۲۴۔ مئی کے بدر میں قبل از وصال حضور مغفور نے فرمایا تھا۔

فرمایا۔ حقیقۃ الوحی پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم میں منسوخ فرما دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یؤخرہ الی اجل مسمّٰی ۔ ہمارا خدا قادر مطلق خدا ہے جو کامل اختیارات رکھتا ہے یمحو اللہ ما یشاء پر ہمارا ایمان ہے۔ وہ تنگی کیطرح نہیں وہ ایک حکم صبح دیتا اور رات کو اس سے بدلنے کے کامل اختیارات رکھتا ہے ما ننسخ من اٰیۃ والی آیۃ اسپر گواہ ہے آخر صدقہ خیرات بھی کوئی چیز ہے تمام انبیاء کرام کا اجماعی مسئلہ ہے کہ صدقہ و استغفار سے ردّ بلا ہوتا ہے بلا کیا چیز ہے یعنے وہ تکلیف وہ امر جو خدا کے ارادے میں مقدر ہو چکا ہے اب اس بلا کی اطلاع جب کوئی نبی دے تو وہ پیشگوئی بن جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے وہ تضرع کرنے والوں پر اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اسلئے ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ وعید کی پیشگوئیاں اٹل نہیں بلکہ وہ ٹل جاتی ہیں۔ دیکھو جہاں میں نے زلزلہ کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی توبہ استغفار تضرع و صدقہ کیطرف توجہ دلائی ہے جس سے یہ مراد ہے کہ یہ عظیم بلا ٹل سکتی ہے افسوس لوگ ہماری سے رسائل کو بھی بھول گئے ہیں۔ وما کان اللہ معذبہم ۔ وہم ... پڑھتے ہیں اور ... پر اعتراض کرتے ہیں۔ اللہ ہدایت کرے۔

ہمارے ہمعصر

گذشتہ اشاعت سے آگے

جیوتی دیو سماج کا آرگن لکھتا ہے۔ میں ایڈیٹر جناب ہادی شری دیو گورو بھگوان کی ہدایت کے موافق یہ چند سطور آپکی خدمت میں تحریر کرتا ہوں۔

دیو سماج کے بانی اور پریسیڈنٹ اور ہم کئی ایک ان کے پیروؤں نے جو ان دنوں اس مقام میں ہیں۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر کو بہت افسوس کے ساتھ سنا ہے اگرچہ مرزا صاحب کے ذاتی طور سے ہماری کوئی واقفیت نہ تھی لیکن پھر بھی ہمیں جہاں تک ان کی کئی خوبیوں سے اور خصوصیتوں کو اور طرح سے جاننے کا موقعہ ملا ہے ان کے لحاظ سے ہم لوگ انہیں تعظیم کا مستحق خیال کرتے ہیں۔

وہ اسلام کے مذہبی لٹریچر کے خصوصیت سے عالم تھے۔ سوچنے اور لکھنے کی اچھی طاقت رکھتے تھے کتنی ہی بڑی بڑی کتابوں کے مصنف تھے ہمارے ہادی سے اگرچہ ان کی ملاقات نہ تھی۔ مگر وہ آج سے شاید اندازاً ... برس پہلے ان کے رسالہ ... میں چھپنے کے لئے اپنے بعض مضامین بھیجا کرتے تھے ... اس لئے انہیں اپنی راہ میں بہت سخت مخالفتیں اور بدنامیاں سہنی پڑیں مگر وہ ان پر قائم رہے یہ امر عجیب ہے۔ اور سوچنے کے قابل ہے کہ ان کی یہ مخالفت اور بدنامی سب سے زیادہ ان لوگوں کی طرف سے ہوتی رہی کہ جو اسی معبود کی پرستش اور اس کی کلام کی پیروی کا دم بھرتے ہیں۔ کہ جس کی ستائش اور جس کے دین کی حمایت کے لئے مرزا صاحب مرحوم اپنی طاقتوں کو نہایت جوش اور سرگرمی کے ساتھ خرچ کرتے رہے ہم لوگوں نے نہایت دلی دکھ کے ساتھ معلوم کیا ہے کہ ان کی وفات کے بہت افسوسناک اہم اور سنجیدہ موقعہ پر بھی ان کے کثرت سے مخالف اپنی نہایت ادنے اخلاق کا اظہار کرنے سے نہ رکے۔

ہم لوگ مرزا صاحب کی اس افسوسناک وفات پر ان کے کنبے اور ان کے عزیز پیروؤں کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور آپکے بہت مشکور ہوں گے اگر آپ ہمارے اس اظہار کو ان تک پہنچا دیں گے۔

الراقم

آپکا دلی خیرخواہ گورمکھ سنگھ ۔ بی۔ اے

سکرٹری دیو سماج

"ہدیۂ ثاقب"

جب حضور مغفور لاہور میں نزول فرما تھے تو نیا زمند اکمل کی نظم فراق حبیب کو ملاحظہ فرما کر فضاۓ فصاحت و بلاغت کے نجم ثاقب ہمارے دوست ... محمد نواب خان ثاقب میرزا افغانی مالیرکوٹلہ نے مفصد ذیل نظم معہ کسی قدر نثر کے جس میں اس ننگ جماعت احمدیہ کے کلام کی داد دیگئی تھی۔ ارسال فرمائی تھی مگر افسوس کے ساتھ اس بات کی معذرت کرنی پڑتی ہے کہ وہ جلد درج نہ ہو سکی لیکن تاہم یہ دیر درنگ ان اشعار آبدار کی چمک دمک میں کچھ فرق نہیں ڈال سکتی اس لئے آج کے درج اخبار میں الحمد للہ گرانمایہ کو درج کر دیا جاتا ہے اُمید ہے کہ نور ایمان کی چمک اہل نظر کی نظر کو روشن کر دیگی۔

بل بے اقبال زہے بخت جوانِ لاہور
اللہ اللہ جوان بخت شانِ لاہور
خیر مقدم کے لئے کیوں نہ بچھا آنکھیں
شکر یزدان میں نہ کیوں تر ہو زبان لاہور
آج لاہور کا دنیا سے نرالا ہے سماں
ہے انوکھا ہی تماشائے جہانِ لاہور
اس پہ ہیں آج مہر چار دہم کے جلوے
آج ہے بدر اتم نور فشانِ لاہور
بام و دراس کا ہوا نور خدا سے روشن
بقعۂ نور ہے ہر ایک دکانِ لاہور
اپنا داؤد جو گاتا ہے سرودِ توحید
آج ہے نغمہ زن و زمزمہ خوانِ لاہور
موم کرنے کو دلوں کے یہ براہیم آیا
چھوڑ دیں سنگدلی اب تو بتانِ لاہور
جی اوٹھے مردہ دلو آج دم عیسیٰ سے
آگئی ہے تن لاہور میں جانِ لاہور
وہ مسیحائے محمدؐ وہ غلام احمدؐ
وہ شہِ عرش نشین عرش نشانِ لاہور
جوہری احمد والا گھر آئے بن کر
گوہر و لعل لگنے کو ہے کانِ لاہور
احمدؐ پاک کا حُسن سن کے بیان شیرین
کیا عجب شستہ و شیرین ہو زبان لاہور
کون رنجور یٔ غفلت کا مداوا کرتا
تھا یہی چارہ گر دردِ نہانِ لاہور
اپنے مہدی کے یہ یکتائی کے دعوی میں دہی
آج کس شمار میں ہیں یہ غلط ... لاہور
ان کے دعوی کے براہین و دلائل سنکر
ہے یقین ہم کو بدل جائے گمانِ لاہور
ظلّ احمدؐ کہو ثاقب اسے یا بالِ ہُما
مرکز یُمن و سعادت ہے مکانِ لاہور

عمر مبارک مطابق الہام ہوئی

رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہ اپریل ۱۹۰۷ء جلد ۶ صفحہ ۱۴۵ میں حضرت صاحب کے ایک اشتہار کی نقل میں صاف لکھا ہے کہ :-

"میں آج کی تاریخ سے جو ... ۱۹۰۷ء ہے .... میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں جس ... سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب کی عمر اس الہام کے بالکل مطابق ہے کہ تیری عمر ... اسی برس سے پانچ چار کم یا پانچ چار زیادہ (حقیقۃ الوحی) یعنی شمسی سالوں کے مطابق ۷۴ سال سے کچھ زیادہ اور قمری سالوں کے مطابق ۷۶ سال۔ غلام نبی بانی

ایک دجل

کسی بد باطن نے اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھ کر پبلک کو دھوکہ دیا ہے اور وطن میں ایک نہایت گندہ مراسلت چھپوائی ہے افسوس کہ اس قسم کی خباثت کے اظہار کے لئے وطن مخصوص ہو معلوم نہیں کہ چار لاکھ سچے مسلمانوں کا دل دکھانے میں کیا مزا آتا ہے ہمیں بٹالہ سے جناب عبدالغنی صاحب افسر ڈاکخانہ اور مولوی محمد مرتضیٰ خان سکرٹری انجمن احمدیہ نے یقین دلایا ہے کہ اس کا نامہ نگار دروازہ شیرانوالہ میں کوئی احمدی نہیں کیا وطن اس کی تلافی کریگا۔

غلط علیہ الالم

مرتد ڈاکٹر نے لاہور میں جو لیکچر دیا اس کے متعلق ہمارا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اُس نے کہا کہ "میرے الہام یقینی اور قطعی نہیں ہوتے مبرے تمام الہامات سچے ہوتے ہیں اس پیشگوئی میں مجھ سے سہو ہو گیا ہے کہ مینے "تک" کی بجائے "کو" لکھدیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ کونسی تاریخ تھی یہ مینے اپنی طرف سے ۱۴ ساون سمجھ کر لکھدی تھی زبانی کہنے اور لکھنے میں غلط ملط ہو گیا۔

شائد وہ تاریخ ۲۵ مئی ہی ہو

اخیر میں ہمار ... عام مسلمانوں کو مخاطب کر کہ ہے کہ پہلے ڈاکٹر سے اپنی پوزیشن صاف کراؤ۔ کیونکہ جو شفاعت رسول ... منکر اور حضرت عیسیٰ کی وفات کا قائل ہو کیونکر آپ کو ایسے مسلمانوں کے پلیٹ فارم پر کھڑا کر سکتا ہے۔

مسیح موعود سلمان تھا

ماسٹر عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۷ کے حاشیہ در حاشیہ میں یوں تحریر فرماتے ہیں "میرے خاندان کی نسبت ایک اور وحی الٰہی ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا میری نسبت فرماتا ہے ۔ سلمان منا اهل البیت ترجمہ۔ سلمان یعنے یہ عاجز جو دو صلح کی بنیاد ڈالتا ہے ہم میں سے ہے جو اہل بیت ہیں یہ وحی الٰہی اس واقعہ کی تصدیق کرتی ہے جو بعض دادیاں اس عاجز کی سادات سے تھیں اور دو صلح سے مراد ہے کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ ایک صلح میرے ہاتھ سے اور میرے ذریعہ سے اسلام کے اندرونی فرقوں میں ہوگی اور بہت کچھ تفرقہ اٹھ جائیگا اور دوسری صلح اسلام کے بیرونی دشمنوں کے ساتھ ہوگی کہ بہتوں کو اسلام کی حقانیت کی سمجھ دی جاوے گی اور وہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ تب خاتمہ ہوگا"

حضرت اقدس نے اپنی وفات سے چند دن پہلے اسلام کے اندرونی فرقوں کے رؤسا کو دعوت کی۔ پھر عین خدا کی وحی کے مطابق اسلام کے بیرونی مخالفوں کے سامنے پیغام صلح پیش کیا جبوقت حضور علیہ الصلوۃ والسلام پیغام صلح لکھ چکے تو آپ نے فرمایا۔ اب میں اپنا کام ختم کر چکا ہوں۔ حقیقۃ الوحی کی عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ اندرونی فرقے سے صلح آپ کے ہاتھ سے ہوگی چنانچہ عمائد و امراء لاہور کو بلا کر دعوت دی پھر دوسری صلح جو بیرونی فرقے سے ہونی تھی وہ ان کے ذریعہ سے ہوگی چنانچہ وہ لیکچر انہی کیطرف سے ہوا۔

تاریخ وفات

الرحیل ثم الرحیل والموت قریب تو صاف روشن ہے جسکے اعداد ابجد سے زمانہ بعثت ۱۸۸۲ء براہین کے چھپنے کا معلوم ہوتا ہے آپکی وفات کی تاریخ بھی الہاموں سے جیسا کہ اکمل صاحب نے نکالی ہے نکل سکتی ہے مگر خاص کر حضور انور کے اسم مقدس میں اس عاجز نے غور کی ہے تو (مرزا غلام احمد بروز نبی و مہدی و مسیح موعود) کے اعداد سے بھی تاریخ نکل آئی ہے جو ایک صداقت کا نشان ہے جو ۱۹۶۲ راجہ بکرم ... ہے۔ فتح علی دو المیال

مدینۃ المسیح۔ خلیفۃ المسیح ۲۵ رجب سے خود درس قرآن دیتے ہیں (۲) ریویو کا خاص نمبر شائع ہو گیا ہے اسمیں وفات کے متعلق ہر سہ بزرگان نے خوب مفصل لکھا ہے

مکرمی مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ سے واپس آتے ہوئے مختلف اسٹیشنوں پر اتر کر تبلیغ فرما رہے ہیں الحمد للہ ان کے لیکچروں کی خوبی کے متعلق بہت سے خطوط آرہے ہیں۔

پیغام صلح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے میرے قادر خدا اے پیارے رہنما تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق و صفا۔ اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا۔

اما بعد ۔ اے سامعین ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلافات کے اس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں بھی شراکت رکھتے ہیں یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایکدوسرے کی ہمدردی کریں اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضا بن جائیں۔

اے ہموطنو!! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اس کا سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں اور دوسری خدمات بھی بجا لاتے ہیں اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں۔

دوستو! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں سے کوئی قوم خدا کے اخلاق کی عزت نہیں کریگی اور اس کے پاک خلقوں کے برخلاف اپنا چال چلن بنائیگی تو وہ قوم جلد ہلاک ہو جائیگی اور نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالیگی جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آب حیات ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے جو سلامتی کا چشمہ ہیں۔

خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے جو سورہ فاتحہ میں ہے کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے عالم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں اور اس آیۃ سے جو قرآن شریف شروع کیا گیا یہ درحقیقت ان قوموں کا رد ہے جو خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت اور فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کے بندے ہی نہیں اور گویا خدا نے ان کو پیدا کر کے ردی کی طرح پھینکدیا ہے یا ان کو بھول گیا ہے اور یا (نعوذ باللہ) وہ اس کے پیدا کردہ ہی نہیں جیسا کہ مثلاً یہودیوں اور عیسائیوں کا اب تک یہی حال ہے کہ جس قدر خدا کے نبی اور رسول آئے ہیں وہ صرف یہود کے خاندان سے آئے ہیں اور خدا دوسری قوموں سے کچھ ایسا ناراض رہا ہے کہ ان کو گمراہی اور غفلت میں دیکھ کر پھر بھی ان کی پروا نہ کی جیسا کہ انجیل میں بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں صرف اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں اس جگہ ہم ایک فرض محال کے طور پر کہتے ہیں کہ خدائی کا دعوےٰ کر کے پھر ایسا تنگ خیالی کا کلمہ بڑے تعجب کی بات ہے کیا مسیح صرف اسرائیلیوں کا خدا تھا اور دوسری قوموں کا خدا نہ تھا جو ایسا کلمہ اس کے مونہہ سے نکلا کہ مجھے دوسری قوموں کی اصلاح اور ہدایت سے کچھ غرض نہیں۔

غرض یہودیوں اور عیسائیوں کا یہی مذہب ہے کہ تمام نبی اور رسول انہیں کے خاندان سے آتے رہے ہیں اور انہیں کے خاندان میں خدا کی باتیں اُترتی رہی ہیں اور پھر بموجب عقیدہ عیسائیوں کے وہ سلسلہ الہام اور وحی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہو گیا اور خدا کے الہام پر مہر لگ گئی۔

انہیں خیالات کے پابند آریہ صاحبان بھی پائے جاتے ہیں یعنی جیسے یہود اور عیسائی نبوت اور الہام کو اسرائیلی خاندان تک ہی محدود رکھتے ہیں اور دوسری تمام قوموں کو الہام پانے کے فخر سے جواب دے رکھ میں یہی عقیدہ نوع انسان کی بدقسمتی سے آریہ صاحبان نے بھی اختیار کر رکھا ہے یعنی وہ بھی یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا کی وحی اور الہام کا سلسلہ آریہ ورت کی چار دیواری سے کبھی باہر نہیں گیا۔ ہمیشہ اسی ملک سے چار رشی منتخب کئے جاتے ہیں اور ہمیشہ وید ہی بار بار نازل ہوتا ہے اور ہمیشہ ویدک سنسکرت ہی اس الہام کے لئے خاص کی گئی ہے۔

غرض یہ دونوں قومیں خدا کو رب العالمین نہیں سمجھتیں ورنہ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ جس حالت میں خدا رب العالمین کہلاتا ہے نہ صرف رب اسرائیلیاں یا صرف رب آریاں۔ تو وہ ایک خاص قوم سے کیوں ایسا دائمی تعلق پیدا کرتا ہے جسمیں صریح طور پر طرفداری اور یکطرفہ بات پائی جاتی ہے پس ان عقائد کے رد کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیۃ سے شروع کیا کہ الحمد للہ رب العالمین۔ اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہے

. . . .

. . . . . . بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ یعنی کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔ سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے۔ اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں

اور تمام زمانون پر محیط ہو رہا ہے یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور یہ نہ کہین کہ خدا نے فلان فلان قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا یا فلان قوم کو اس کیطرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاوین مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلان زمانہ مین وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ مین مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضون سے محروم نہین رکھا۔ اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔

پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہین تو ہمین مناسب ہے کہ ہم بھی انہین اخلاق کی پیروی کرین۔ لہٰذا اے ہموطن بھائیو! یہ مختصر رسالہ جس کا نام ہے پیغام صلح بادب تمام آپ صاحبون کی خدمت مین پیش کیا جاتا ہے۔ اور بصدق دل دعا کی جاتی ہے کہ وہ قادر خدا آپ صاحبون کے دلون مین خود الہام کرے اور ہماری ہمدردی کا راز آپ کے دلون پر کھول دے تا آپ اس دوستانہ تحفہ کو کسی خاص مطلب اور نفسانی غرض پر مبنی تصور نہ فرماوین۔ عزیزو! آخرت کا معاملہ تو عام لوگون پر اکثر مخفی رہتا ہے اور اہل اللہ پر عالم عقبیٰ کا راز کھلتا ہے جو مرنے سے پہلے ہین مگر دنیا کی نیکی اور بدی کو ہر ایک دور اندیش عقل شناخت کر سکتی ہے۔

یہ بات کسی پر پوشیدہ نہین کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائین جو کسی طرح دور نہین ہو سکتین اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہین ہو سکتین وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہین پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتون سے اپنے تئین محروم رکھے۔ ہندو اور مسلمان اس ملک مین دو ایسی قومین ہین کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانون کو اس ملک سے باہر نکال دینگے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤن کو جلا وطن کر دینگے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانون کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس مین شریک ہو جائیگا اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور شیخی سے حقیر کرنا چاہیگی تو وہ بھی داغ حقارت سے نہین بچیگی۔ اور اگر کوئی ان مین سے اپنے ہمسایہ کی ہمدردی مین قاصر رہیگا تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائیگا۔ جو شخص تم دونون قومون مین سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر مین ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔ آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینون کو چھوڑ کر محبت مین ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی کو اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے کہ جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے پس اس دشوار گذار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کر دے اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچاوے۔

ایسے نازک وقت مین یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے جبکہ دونون کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہین۔ زلزلے آ رہے ہین۔ قحط پڑ رہا ہے۔ اور طاعون نے بھی ابھی پیچھا نہین چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہین آئے گی اور برے کامون سے توبہ نہین کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائین آئین گی اور ایک بلا ابھی بس نہین کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائیگی۔

دیوانون کی طرح ہو جائینگے

سو اے ہموطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آوین ہوشیار ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ ہندو و مسلمان باہم صلح کر لین اور جس قوم مین کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہو گا۔

اگر کوئی کہے کہ یہ کیونکر وقوع مین آ سکتا ہے کہ صلح ہو جائے حالانکہ باہم مذہبی اختلاف صلح کے لئے ایک ایسا امر مانع ہے جو دن بدن دلون مین پھوٹ ڈالتا جاتا ہے۔

مین اس کے جواب مین یہ کہون گا کہ درحقیقت مذہبی اختلاف صرف اس اختلاف کا نام ہے جس کی دونون طرف عقل اور انصاف اور امور مشہودہ پر بنا ہو ورنہ انسان کو اسی بات کے لئے تو عقل دی گئی ہے کہ وہ ایسا پہلو اختیار کرے جو عقل اور انصاف سے بعید نہ ہو اور امور محسوسہ مشہودہ کے مخالف نہ ہو اور چھوٹے چھوٹے اختلاف صلح کے مانع نہین ہو سکتے بلکہ وہی اختلاف صلح کا مانع ہوگا جس مین کسی کے مقبول پیغمبر اور مقبول الہامی کتاب پر توہین اور تکذیب کے ساتھ حملہ کیا جائے۔

ماسوا اس کے صلح پسندون کے لئے یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ جس قدر اسلام مین تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ مین موجود ہے۔ مثلاً اگرچہ نوخیز مذہب آریہ سماج کا یہ اصول رکھتا ہے کہ ویدون کے بعد الہام الٰہی پر مہر لگ گئی ہے مگر جو ہندو مذہب مین وقتاً فوقتاً اوتار پیدا ہوتے رہے ہین جن کے تابع کروڑہا لوگ اسی ملک مین پائے جاتے ہین انہون نے اس مہر کو اپنے دعوے الہام سے توڑ دیا ہے جیسا کہ ایک بزرگ اوتار جو اس ملک اور نیز بنگالہ مین بڑی بندگی اور عظمت کے ساتھ مانے جاتے ہین۔ جن کا نام سری کرشن ہے وہ اپنے ملہم ہونے کا دعوے کرتے ہین اور ان کے پیرو نہ صرف ان کو ملہم بلکہ پرمیشر کر کے مانتے ہین مگر اس مین شک نہین کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔

ایسا ہی اس آخری زمانہ مین ہندو صاحبون کی قوم مین سے بابا نانک صاحب ہین جن کی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک مین زبان زد عام ہے اور جن کی پیروی کرنے والی اس ملک مین وہ قوم ہے جو سکھ کہلاتے ہین جو بیس لاکھ سے کم نہیں ہین۔ باوا صاحب اپنی جنم ساکھیون اور گرنتھ مین کھلے کھلے طور پر الہام کا دعوے کرتے ہین یہان تک کہ ایک جگہ وہ اپنی ایک جنم ساکھی مین لکھتے ہین کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ دین اسلام سچا ہے۔ اسی بنا پر انہون نے حج بھی کیا اور تمام اسلامی عقائد کی پابندی اختیار کی اور بلاشبہ یہ بات ثابت ہے کہ ان سے کرامات اور نشان بھی صادر ہوئے ہین اور اس بات مین کچھ شک نہین ہو سکتا کہ باوا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگون مین سے تھا جن کو خدائے عزوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔ وہ ہندوؤن مین صرف اس بات کی گواہی دینے کے لئے پیدا ہوا تھا کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے جو شخص اس کے وہ تبرکات دیکھے جو ڈیرہ بابا نانک مین موجود ہین جن مین بڑے زور سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہے۔ اور پھر وہ تبرکات دیکھے جو مقام گرو ہرسہائے ضلع فیروزپور مین موجود ہین جن مین ایک قرآن شریف بھی ہے تو کس کو اس بات مین شک ہو سکتا ہے کہ باوا نانک صاحب نے اپنے پاک دل اور پاک فطرت اور پاک مجاہدہ سے اس راز کو معلوم کر لیا تھا جو ظاہری پنڈتون پر پوشیدہ رہا اور انہون نے الہام کا دعوے کر کے اور خدا کیطرف سے نشان اور کرامات

دکھلا کر اس عقیدہ کا خوب کھنڈن اور رد کر دیا جو کہا جاتا ہے کہ وید کے بعد کوئی الہام نہیں اور نہ نشان ظاہر ہوتے ہیں بلاشبہ باوا نانک صاحب کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا جس نے اس نفرت کو دور کرنا چاہا تھا جو اسلام کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں تھی لیکن اس ملک کی یہ بھی بدقسمتی ہے کہ ہندو مذہب نے باوا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ پنڈتوں نے ان کو دکھ دیا کہ کیوں وہ اسلام کی تعریف جابجا کرتا ہے وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اگر اس کے وجود اور اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا۔ تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے۔ ہائے افسوس ہمیں اس تصور سے رونا آتا ہے کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا اور گذر بھی گیا مگر نادان لوگوں نے اس کے نور سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی۔

بہرحال وہ اس بات کو ثابت کر گیا کہ خدا کی وحی اور اس کا الہام کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ اور خدا کے نشان اس کے برگزیدوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور اس بات کی گواہی دے گیا کہ اسلام کی دشمنی نور کی دشمنی ہے۔

ایسا ہی میں اس بات میں صاحب تجربہ ہوں کہ خدا کی وحی اور خدا کا الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔ بلکہ جیسا خدا پہلے بولتا تھا اب بھی بولتا ہے اور جیسا کہ پہلے سنتا تھا اب بھی سنتا ہے یہ نہیں کہ اب وہ صفات قدیمہ اس کی معطل ہو گئی ہیں۔ میں تخمیناً تیس برس سے خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور میرے ہاتھ پر اس نے اپنے صدہا نشان دکھائے ہیں جو ہزارہا گواہوں کے مشاہدہ میں آ چکے ہیں اور کتابوں اور اخباروں میں شائع ہو چکے ہیں اور کوئی ایسی قوم نہیں جو کسی نہ کسی نشان کی گواہ نہ ہو۔

اب باوجود اس قدر متواتر شہادتوں کے یہ تعلیم آریہ سماج کی خواہ نخواہ ویدوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے کیونکر قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تمام سلسلہ خدا کے کلام اور الہام کا ویدوں پر ختم ہو چکا ہے اور پھر بعد اس کی صرف قصوں پر مدار ہے اور اسی اپنے عقیدہ کو ہاتھ میں لے کر وہ لوگ کہتے ہیں کہ ویدوں کے سوا جس قدر دنیا میں کلام الٰہی کے نام پر کتابیں موجود ہیں وہ سب نعوذ باللہ انسانوں کے افترا ہیں حالانکہ وہ کتابیں ویدوں سے بہت زیادہ اپنی سچائی کا ثبوت پیش کرتی ہیں اور خدا کی نصرت اور مدد کا ہاتھ ان کے ساتھ ہے اور خدا کے فوق العادت نشان ان کی سچائی پر گواہی دیتے ہیں پھر کیا وجہ کہ وید تو خدا کا کلام مگر وہ کتابیں خدا کا کلام نہیں اور چونکہ خدا کی ذات عمیق در عمیق اور نہاں در نہاں ہے اس لئے عقل بھی اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ اپنے وجود کے ثابت کرنے کے لئے صرف ایک کتاب پر کفایت نہ کرے بلکہ مختلف ملکوں میں سے نبی منتخب کر کے اپنا کلام اور الہام ان کو عطا کرے تا انسان ضعیف البنیان جو جلد تر شبہات میں گرفتار ہو سکتا ہے دولت قبول سے محروم نہ رہے اور اس بات کو عقل سلیم ہرگز قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ وہ خدا جو تمام دنیا کا خدا ہے جو اپنے آفتاب سے مشرق کو مغرب کو روشن کرتا ہے اور اپنے مینہ سے ہر ایک ملک کو ہر ایک ضرورت کے وقت سیراب کرتا ہے وہ نعوذ باللہ روحانی تربیت میں ایسا تنگدل اور بخیل ہے کہ ہمیشہ کے لئے ایک ہی ملک اور ایک ہی قوم اور ایک ہی زبان اس کو پسند آگئی ہے اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کس قسم کی منطق اور کس نوع کا فلسفہ ہے کہ پرمیشر ہر ایک آدمی کی دعا اور پکار تبھی

مگر اس بات سے سخت نفرت کرتا ہے کہ بجز وید سنسکرت کے کسی اور زبان میں دلوں پر الہام کرے یہ فلاسفی یا قیاس سربستہ معما کی طرح ہے جو اب تک کوئی انسان اس کو حل نہیں کر سکا۔

میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو نہ صرف خلاف عقل بلکہ پرمیشر کی پاک ذات پر بخیل اور کمش بات کا داغ لگاتی ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی الہامی پر ایک زمانہ دراز گذر جاتا ہے تو اس کے پیرو کچھ تو بباعث نادانی کے اور کچھ بباعث اغراض نفسانی کے سہواً یا عمداً اس کتاب پر اپنی طرف سے حاشیے چڑھا دیتے ہیں اور چونکہ حاشیے چڑھانے والے متفرق خیالات کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ایک مذہب سے صدہا مذہب پیدا ہو جاتے ہیں۔

اور عجیب بات ہے کہ جس طرح آریہ صاحبان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمیشہ آریہ خاندان اور آریہ ورت تک ہی الہام الٰہی کا سلسلہ محیط رہا ہے اور ہمیشہ وید سنسکرت ہی الہام الٰہی کے لئے خاص ہو چکا ہے اور وہ پرمیشر کی زبان ہے یہی یہود کا خیال اپنے خاندان اور اپنی کتابوں کی نسبت ہے ان کے نزدیک بھی خدا کی اصلی زبان عبرانی ہے اور ہمیشہ خدا کے الہام کا سلسلہ بنی اسرائیل اور انہیں کے ملک تک محیط رہا ہے اور جو شخص ان کے خاندان اور ان کی زبان سے الگ ہونے کی حالت میں نبی ہونے کا دعوے کرے اس کو وہ نعوذ باللہ جھوٹا خیال کرتے ہیں پس کیا یہ تو ارد تعجب انگیز نہیں ہے کہ ان دونوں قوموں نے اپنے اپنے بیان میں ایک ہی خیال پر قدم مارا ہے اسی طرح دنیا میں اور بھی کئی فرقے ہیں جو اسی خیال کے پابند ہیں جیسے پارسی جو اپنے مذہب کی بنیاد وید سے کئی ارب پہلے بتلاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال کہ ہمیشہ کے لئے اپنے ملک اور اپنے خاندان اور اپنی کتابوں کی زبان کو ہی خدا کی وحی اور الہام سے مخصوص کیا گیا ہے محض تعصب اور کمی معلومات سے پیدا ہوا ہے چونکہ پہلے زمانے دنیا پر ایسے گذرے ہیں کہ ایک قوم دوسری قوم کے حالات سے اور ایک ملک دوسرے ممالک کے وجود سے بکلی بے خبر تھی پس ایسی غلطی سے ہر ایک قوم کو جو خدا کی طرف سے کوئی کتاب ملی یا کوئی خدا کا رسول اور نبی اس قوم میں آیا تو اس قوم نے یہی خیال کر لیا کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ہدایت ہونی چاہیے تھی وہ یہی ہے اور خدا کی بات صرف انہی کے خاندان اور انہی کے ملک تک رہ گئی ہے اور باقی تمام دنیا اس سے بے نصیب پڑی ہے اس خیال نے دنیا کو بہت نقصان پہنچایا اور دراصل باہمی کینوں اور بغضوں کا بیج جو قوموں میں بڑھتی گئی یہی خیال تھا ایک مدت تک تو ایک قوم دوسری قوم سے پوشیدہ رہی اور ایک ملک دوسرے ملک سے مخفی اور مستور رہا یہاں تک کہ آریہ ورت کی قوم کا یہ خیال تھا کہ کوہ ہمالیہ کے پرے کوئی آبادی نہیں۔ پھر جبکہ خدا نے درمیان سے پردہ اٹھا لیا اور زمین کی آبادی سے متعلق کسی قدر معلومات لوگوں کے وسیع ہو گئے تو وہ ایک ایسا زمانہ تھا کہ وہ تمام خصوصیتیں جو الہامی کتابوں اور اپنے رشیوں اور رسولوں کی نسبت لوگوں نے اپنے ہی دلوں سے تراش کر اپنے عقیدہ میں داخل کر لی تھیں وہ ان کے دلوں میں خوب راسخ اور پتھر کے نقش کی طرح ہو گئیں اور ہر ایک قوم یہی خیال کرتی تھی کہ خدا کا صدر مقام ہمیشہ انہی کے ملک میں رہا ہے اور چونکہ ان دنوں میں اکثر قوموں پر وحشیانہ خصوصیتیں غالب تھیں اس لئے ایک پرانی رسم کے مخالف کو تلوار کے ساتھ جواب دیا جاتا تھا اس لئے کسی کی مجال تھی کہ ہر ایک قوم کی خود ستائی کے جوشوں کو

[illegible] کے ان کے درمیان صلح کرتا۔ گوتم بدھ نے اس صلح کا ارادہ کیا تھا اور وہ اس بات کا قائل نہ تھا کہ جو کچھ ہے وید ہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں اور نہ وہ قوم اور ملک اور خاندان کی خصوصیت کا اقراری تھا بلکہ یہ مذہب اس کا نہیں تھا کہ گویا وید پر ہی سب کچھ ختم ہے اور یہی زبان اور یہی ملک اور یہی برہمن پرمیشر کے الہام کے لئے ہمیشہ کے لئے اس کی عدالت میں رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ لہذا اس نے اس اختلاف سے بڑا دکھ اٹھایا اور اس کا نام ایک دہریہ اور ناستک مت والا رکھا گیا جیسا کہ آج کل یورپ اور امریکہ کے تمام محقق جو حضرت عیسیٰ کی خدائی کو منظور نہیں کرتے اور نیز اس بات کو نہیں مانتے کہ خدا کو بھی سولی دے سکتے ہیں وہ تمام حضرات پادری صاحبوں کے خیال میں دہریہ ہیں۔

[illegible]

سو اسی قسم کا الزام بدھ کو بھی دہریہ ٹھہرایا گیا اور جیسا کہ شریر مخالفوں کا دستور ہے۔ تمام لوگوں کو نفرت دلانے کی بہت سی کوششیں اس پر کی گئیں آخر انجام یہ ہوا کہ بدھ آریہ ورت سے جو اس کی زاد بوم اور وطن تھا نکالا گیا۔ اور اب تک ہندو لوگ بدھ مذہب والوں اور ان کی کامیابی کو بڑی نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر حسب قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں۔ دوسرے ملک کی جانب بدھ نے رجوع کر کے بڑی کامیابی حاصل کی۔ اور کہا جاتا ہے کہ تیسرا حصہ دنیا کا بدھ مذہب پر ہے اور کثرت پیروؤں کے لحاظ سے اس کا اصل مرکز چین اور جاپان ہے اگرچہ وہ جنوبی روس اور امریکہ تک پھیل گیا ہے۔

اب پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ جن زمانوں میں ایک مذہب دوسرے مذہب سے بے خبر تھا اس بے خبری کے عالم میں یہ ایک لازمی امر تھا کہ ہر ایک قوم اپنے مذہب اور اپنی کتاب پر ہی حصر رکھتی مگر اس حصر کا آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ جب ایک ملک دوسرے ملک کے وجود سے اطلاع پا گیا اور ممالک مختلفہ کے لوگ ایک دوسرے کے مذہب سے مطلع ہو گئے تب ان کے لئے یہ مشکل پڑی کہ ایک ملک کا مذہب دوسرے ملک کی مذہب کی تصدیق کر سکے کیونکہ ہر ایک مذہب کے لئے جو شان مبالغہ کے ساتھ خصوصیتیں اور فضیلتیں مقرر ہو چکی تھیں ان کا دور کرنا کچھ سہل کام نہ تھا اس لئے ہر ایک اہل مذہب نے دوسرے مذہب کی تکذیب پر کمر بستہ کی۔ ہندوستان کے مذہب نے ہمچو من دگرے نیست کا جھنڈا کھڑا کر دیا اور سلسلہ پیغمبری کو اپنے خاندان تک ہی محدود رکھا اور اپنے مذہب کی اتنی لمبی تاریخ بتلائی کہ وید کی تاریخ بتلانے والے ان کے سامنے شرمندہ ہیں۔

ادھر عبرانیوں کے مذہب نے حد ہی کر دی کہ ہمیشہ کے لئے خدا کا تخت گاہ ملک شام ہی قرار دیا گیا اور ہمیشہ انہیں کے خاندان کے برگزیدہ لوگ اس لائق قرار پائے کہ وہ ملک کی اصلاح کے لئے بھیجے جائیں مگر حکماً وہ اصلاح بنی اسرائیل تک ہی محدود رہی۔ اور انہیں کے خاندان پر الہام اور خدا کی وحی کی مہر لگ گئی اور جو دوسرا اٹھے وہ کاذب کہلاوے۔

ایسا ہی آریہ ورت میں ہی بعینہ یہی خیالات شائع ہو گئے جو اسرائیلیوں میں شائع ہوئے اور ان کے عقیدہ کے رو سے پرمیشر صرف آریہ ورت کا ہی راجہ ہے اور راجہ بھی ایسا جس کو دوسرے ملکوں کی خبر ہی نہیں اور بغیر کسی دلیل کے یہ مانا جاتا ہے کہ جب سے پرمیشر ہے اس کو آریہ ورت کی ہی آب و ہوا پسند آ گئی ہے وہ ہرگز چاہتا نہیں کہ دوسرے ملکوں میں بھی کبھی دورہ کرے اور کبھی ان بیچاروں کی خبر بھی لے جن کو وہ پیدا کر کے بھول گیا۔

دوستو برائے خدا یہ سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ عقائد ایسے ہیں جن کو انسانی فطرت قبول کر سکتی ہے یا کوئی کانشنس ان کو اپنے اندر جگہ دے سکتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ کس قسم کی عقلمندی ہے کہ ایک طرف خدا کو تمام دنیا کا خدا ماننا اور پھر اسی منہ سے یہ بھی کہنا کہ وہ تمام دنیا کی ربوبیت کرنے سے دستکش ہے اور صرف ایک خاص قوم اور ایک خاص ملک پر اس کی نظر رحم ہے عقلمندو!! خود انصاف کرو کہ کیا خدا کے جسمانی قانون قدرت میں اس کی کوئی شہادت ملتی ہے پھر اس کا روحانی قانون کیوں ایسی طرفداری پر مبنی ہے۔

اور اگر عقل سے کام لیا جاوے تو ہر ایک کام کی بھلائی یا برائی اس کے نتیجہ سے ہی معلوم ہو سکتی ہے پس مجھے اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ خدا کے ان بزرگ نبیوں کی ہتک اور ان کو گالیاں دینا جن کی غلامی اور اطاعت کے حلقہ میں ہر طبقہ کے کروڑہا انسان داخل ہیں اس کا نتیجہ کیا ہے اور انجام کار اس کا پھل کیا ہے کیونکہ کوئی ایسی قوم نہیں کہ جو ایسے نتیجہ کو کچھ نہ کچھ دیکھ نہ چکی ہو۔

اے عزیزو!! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک کر اس کر کس کو جوش نہیں آتا۔ خاص کر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی مگر آنجناب کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگتر جانتے ہیں کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ ان کے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جاوے اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاں گزیں ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گذر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔

اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہیں بنا سکی اور نہ بنا سکتی تھی اور جو لوگ اس ملک میں بت پرست یا آتش پرست یا آفتاب پرست یا گنگا کی پوجا کرنے والے یا ہزارہا دیوتاؤں کی پوجاری یا جین مت یا شاکت مت والے پائے جاتے ہیں وہ تمام لوگ اپنے مذاہب کو وید ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور وید ایک ایسی مجمل کتاب ہے کہ یہ تمام فرقے اسی میں سے اپنے اپنے مطلب نکال لیتے ہیں تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے انسان کے افترا میں یہ قوت نہیں ہوتی کہ کروڑہا لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے اور پھر ایک دائمی سلسلہ قائم کر دے اور اگرچہ ہم نے وید میں پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہیں نہ پڑھا

لیکن بلاشبہ اگنی وایو اور جل اور چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بھرا ہوا ہے اور کسی شرتی میں ان چیزوں کی پرستش کے لئے ممانعت نہیں اب اس کا کون فیصلہ کرے کہ دوسرے تمام قدیم فرقے ہندوؤں کے جھوٹے ہیں اور صرف نیا فرقہ آریوں کا سچا اور یہ لوگ وید کے حوالہ سے ان چیزوں کی پرستش کرتے ہیں ان کے ہاتھ میں یہ دلیل پختہ ہے کہ ان چیزوں کی پرستش کا ویدوں میں صریح ذکر ہے اور ممانعت کہیں بھی نہیں اور یہ کہنا کہ یہ سب پرمیشر کے نام ہیں ہنوز یہ ایک دعوے ہے کہ جو ابھی صفائی سے طے نہیں ہوا اور اگر طے ہو جاتا تو کچھ وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ بڑے بڑے پنڈت بنارس اور دوسرے شہروں کے آریوں کے عقیدہ کو قبول نہ کرتے باوجود تیس پینتیس[۳۵] برس کی کوششوں کے بہت ہی کم ہندوؤں نے آریہ مذہب اختیار کیا ہے اور بمقابلہ سناتن دھرم اور دوسرے ہندو فرقوں کے آریہ مذہب والے اس قدر تھوڑے ہیں کہ گویا کچھ بھی نہیں اور نہ ان کا دوسرے ہندو فرقوں پر کوئی وسیع اثر ہے ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کیا [illegible] ہے یہ بھی وہ امر ہے جو انسانی غیرت اور [illegible]

[illegible]

کہ [illegible] سے کسی [illegible] ہے جو کہ ہم [illegible] کا کلام [illegible] اور پھر جبکہ ہم اور وہ ان تمام مشکلات کے خدا سے ذکر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں کی غلطیاں سمجھتے ہیں تو پھر قرآن شریف جو اول سے آخر تک توحید سے بھرا ہوا ہے اور کہیں جگہ اس میں سورج اور چاند وغیرہ کی پرستش کی تعلیم نہیں کی بلکہ صاف لفظوں میں فرمایا ہے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للّٰہ الذی خلقھن۔ یعنے نہ سورج کی پرستش کرو اور نہ چاند کی اور نہ کسی اور مخلوق کی اور اس کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ علاوہ اس کے قرآن شریف خدا کے قدیم نشانوں اور تازہ نشانوں کی گواہی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور خدا کا وجود دکھلانے کے لئے ایک آئینہ ہے کیوں وحشیانہ طور سے اس پر حملے کئے جاویں اور کیوں وہ معاملہ ہم سے نہیں کیا جاتا جو ہم آریہ صاحبوں سے کرتے ہیں اور کیوں دشمنی اور عداوت کا تخم ملک میں بویا جاتا ہے کیا امید کی جاتی ہے کہ اس کا نتیجہ اچھا ہوگا کیا یہ نیک معاملہ ہے کہ ایک شخص جو پھول دیتا ہے اس پر پتھر پھینکا جاوے اور جو دودھ پیش کرتا ہے اس پر پیشاب گرایا جائے۔

اگر اس قسم کی صلح نامہ کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرارنامہ پر دستخط کرنے پر طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے اور اگر ایسا نہ کریں گے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کریں گے اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر [illegible] مضمون بھی ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت [illegible] اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں [illegible] کے ساتھ یاد کریں گے۔ [illegible] مناسب حال ہے اور اگر [illegible] تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہمیشہ بڑے کام کے [illegible]

وید چونکہ ہمیں بلکہ [illegible] میں ہے اور جو لوگ ہماری [illegible] اسی بات پر ہیں [illegible] وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں کسی اپنے پیشوا کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہو اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا ابھی تو وہ لوگ مجھے بھی کافر اور دجال قرار دیتے ہیں لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ جب ہندو صاحبان میرے ساتھ ایسا معاہدہ کرلیں گے تو یہ لوگ بھی ہرگز ایسی بے جا حرکت کے مرتکب نہیں ہونگے کہ ایسی مہذب قوم کی کتاب اور رشیوں کو برے الفاظ سے یاد کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دلائیں ایسی گالیاں تو در حقیقت انہیں لوگوں کی طرف سے منسوب کی جائیں گی جو اس حرکت کے مرتکب ہوں گے اور جو ایسی حرکت حیا اور شرافت کے برخلاف ہے اسلئے میں امید نہیں رکھتا کہ اس معاہدہ کے بعد وہ لوگ اپنی زبان کھولیں لیکن یہ ضروری ہوگا کہ معاہدہ کی تحریر کو پختہ کرنے کے لئے دونوں فریق کے دس دس ہزار سمجھدار لوگوں کے اس پر دستخط ہوں۔

پیارو! صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں اور ایک قوم بن جائیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ باہمی تکذیب سے کس قدر پھوٹ پڑ گئی ہے اور ملک کو کس قدر نقصان پہنچتا ہے آؤ اب یہ بھی آزمالو کہ باہمی تصدیق کی کس قدر برکات ہیں بہترین طریق صلح یہی ہے ورنہ کسی دوسرے پہلو سے صلح کرنا ایسا ہی ہے کہ جیسا کہ ایک پھوڑے کو جو شفاف اور چمکتا ہوا نظر آتا ہے اسی حالت میں چھوڑ دیں اور اس کی ظاہری چمک پر خوش ہو جائیں حالانکہ اس کے اندر سڑی ہوئی اور بدبودار پیپ موجود ہے۔

مجھے اس جگہ ان باتوں کے ذکر کرنے سے کچھ غرض نہیں کہ وہ نفاق اور فساد جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں آجکل بڑھتا جاتا ہے اس کے وجوہ صرف مذہبی اختلافات تک محدود نہیں ہیں بلکہ دوسری اغراض ایسی وجوہ ہیں جو دنیا کی خواہشوں اور معاملات سے متعلق ہیں مثلاً ہندوؤں کو ابتدا سے یہ خواہش ہے کہ گورنمنٹ اور ملک کے معاملات میں ان کا دخل ہو یا کم سے کم یہ کہ ملکداری کے معاملات میں ان کی رائے لیجائے اور گورنمنٹ ان کی ہر ایک شکایت کو توجہ سے سنے اور بڑے بڑے گورنمنٹ کے عہدے انگریزوں کی طرح ان کو بھی ملا کریں مسلمانوں سے یہ غلطی ہوئی کہ ہندوؤں کی ان کوششوں میں شریک نہ ہوئے اور خیال کیا کہ ہم تعداد میں کم ہیں اور یہ سوچا کہ ان تمام کوششوں کا اگر کچھ فائدہ ہے تو وہ ہندوؤں کے لئے ہے نہ کہ مسلمانوں کے لئے اس لئے نہ صرف شراکت سے دستکش رہے بلکہ مخالفت کرکے ہندوؤں کی کوشش کے سد راہ ہوئے جس سے رنجش بڑھ گئی۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ ان وجوہ سے بھی اصل عداوت پر حاشیے چڑھ گئے ہیں مگر میں ہرگز تسلیم نہیں کرونگا کہ اصل وجوہ یہی ہیں اور مجھے ان صاحبوں سے اتفاق رائے نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کی باہمی عداوت اور نفاق کا

باعث فقط یہی تازہ عادت نہیں بلکہ اصل باعث یہ بات ہے جو ہر ایک شخص با آسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے کیوں ڈرتے ہیں کہ اب نئے جائز حقوق کے مطالبات میں ہندوؤں کے ساتھ شامل ہو جاویں اور کیوں آج تک ان کی کانگریس کی تحریک سے انکار کرتے رہے ہیں اور کیوں آخر کار ہندوؤں کی درستی رائے سے انکار کر کے ان کے قدم بہ قدم رکھا مگر الگ ہو کر اور ان کے مقابل پر ایک مسلم انجمن قائم کر دی مگر ان کی شراکت کو قبول نہ کیا۔

صاحبو!! یہی باعث دراصل مذہب ہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں اگر آج وہی ہندو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمانوں سے آ کر بغلگیر ہو جاویں یا مسلمان ہی ہندو بن کر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کر دیں اور اسلام کو الوداع کہدیں تو جن تنازعات کا نام اب پولیٹیکل رکھتے ہیں وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہو جائیں کہ گویا کبھی نہ تھے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ تمام بغضوں اور کینوں کی جڑھ دراصل اختلافات مذہب ہے یہی اختلاف قدیم سے جب انتہا تک پہنچتا رہا ہے تو خون کی ندیاں بہاتا رہا ہے۔ سے مسلمانو! جبکہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں اور تم بھی اسی وجہ سے انکو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو پس جبتک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا کیونکر تم میں اور ان میں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے ہاں ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہو جائے مگر وہ دلی صفائی جسکو درحقیقت صفائی کہنا چاہیئے صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لو گے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کر لیں گے یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تم میں اور ہندو صاحبوں میں سچی صلح کرانے والا صرف یہی ایک اصول ہے اور یہی ایک ایسا پانی ہے جو کدورتوں کو دھو دیگا اور اگر وہ دن آ گئے ہیں کہ دونوں بچھڑی ہوئی قومیں باہم مل جائیں تو خدا ان کے دلوں کو بھی اس بات کے لئے کھولدیگا جس کیلئے ہمارا دل کھولدیا ہے۔

مگر اس کے ساتھ ضرور ہوگا کہ ہندو صاحبان کے ساتھ سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ اور سلوک اور مروت اپنی عادت کرو اور ایسے کاموں سے اپنے تئین باز رکھو جن سے انکو دکھ ہو سکے مگر وہ ہمارا مذہب میں نہ واجبات سے ہوں اور نہ فرائض مذہب سے پس اگر ہندو صاحبان اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مان لیں اور انپر ایمان لاویں تو یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے وہ بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال ہی کریں۔ بہتیری ایسی چیزیں ہیں کہ ہم حلال تو جانتے ہیں مگر کبھی ہمنے استعمال نہیں کیں۔ ان سے سلوک اور احسان کے ساتھ پیش آنا ہمارے دین کی وصایا میں سے ایک وصیت ہے خدا کو واحد لاشریک جاننا پس ایک ضروری اور مفید کام کے لئے غیر ضروری کو ترک کرنا خدا کی شریعت کے مخالف نہیں حلال جاننا اور چیز ہے اور استعمال کرنا اور چیز۔ دین یہ ہے کہ خدا کی منہیات سے پرہیز کرنا اور اس کی رضامندی کی راہوں کی طرف دوڑنا اور اس کی تمام مخلوق سے نیکی اور بھلائی کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس نبیوں اور رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے نبی اور مصلح ماننا اور ان میں تفرقہ ڈالنا اور ہر ایک نوع انسان سے خدمت کے ساتھ پیش ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے مگر جو لوگ ناحق خدا سے بیخوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں اُن سے ہم کیونکر صلح کریں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔

میں اس وقت کسی خاص قوم کو بوجہ ملامت نہیں کرنا چاہتا اور نہ کسی کا دل دکھانا چاہتا ہوں بلکہ نہایت افسوس سے آہ کھینچ کر مجھے یہ کہنا پڑا ہے کہ اسلام وہ پاک اور صلح کار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص کر قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے دنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی۔ کہ لا نفرق بین احد منہم و نحن لہ مسلمون۔ یعنے تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں یہ تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کریں اگر ایسی صلحکار کوئی اور الہامی کتاب ہے تو اس کا نام لو۔ قرآن شریف نے خدا کی عام رحمت کو کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ اسرائیلی خاندان کے جتنے نبی تھے کیا یعقوب اور کیا اسحق اور کیا موسیٰ اور کیا داؤد اور کیا عیسےٰ سب کی نبوت کو مان لیا اور ہر ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گذرے ہیں اور خواہ فارس میں کسی کو مکار اور کذاب نہیں بلکہ صاف طور پر کہدیا کہ ہر ایک قوم اور بستی میں نبی گذرے ہیں اور تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈالی مگر افسوس کہ اس صلح کے نبی کو ہر ایک قوم گالی دیتی ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔

اے ہموطن پیارو!! میں نے یہ بیان آپ کی خدمت میں اس لئے نہیں کیا کہ میں آپ کو دکھ دوں یا آپ کی دل شکنی کروں بلکہ میں نہایت نیک نیتی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن قوموں نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب میں اختیار کر لیا ہے کہ دوسری قوموں کے نبیوں اور بدگوئی اور دشنام دہی کے ساتھ یاد کریں وہ نہ صرف بیجا دخل سے جس کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں خدا کے گنہگار ہیں بلکہ وہ اس گناہ کے بھی مرتکب ہیں کہ نبی نوع میں نفاق اور دشمنی کا بیج بوتے ہیں آپ دل تھام کر اس بات کا مجھے جواب دیں کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دے یا اس کی ماں پر کوئی تہمت لگاوے تو وہ اپنے باپ کی عزت پر آپ حملہ نہیں کرتا اور اگر وہ شخص جسکو ایسی گالی دی گئی ہے جواب میں اسی طرح گالی سنا دے تو کیا یہ کہنا بے محل ہوگا کہ بالمقابل گالی دیئے جانے کا دراصل وہی شخص موجب ہے جس نے گالی دینے میں سبقت کی اور اس صورت میں وہ اپنے باپ اور ماں کی عزت کا خود دشمن ہوگا۔

خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریق ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم۔ سورۃ الانعام الجزء ۷۔ یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو۔ کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے کیونکہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رو سے بت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ۔ پس ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کے اس

عظیم الشان نبی کو گالیاں دیتے اور توہین کے الفاظ سے
اس کو یاد کرتے اور وحشیانہ طریقوں سے اسکی عزت اور
جلال پر حملہ کرتے ہیں وہ بزرگ نبی جس کا نام لینے سے
اسلام کے عظیم الشان بادشاہ تخت سے اُترتے ہیں اور اس کے
احکام کے آگے سر جھکاتے اور اپنے تئیں اس کے ادنے
غلاموں سے شمار کرتے ہیں کیا یہ عزت خدا کی طرف سے نہیں
خدا داد عزت کے مقابل پر تحقیر کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا
سے لڑنا چاہتے ہیں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا
کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کی تائید اور عزت ظاہر کرنے کے
لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھلائے ہیں کیا یہ خدا
کے ہاتھ کا کام نہیں جس نے بیس کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر
سر جھکا رکھا ہے اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے
کچھ ثبوت رکھتا تھا لیکن جس قدر ثبوت آن جناب کی نبوت
کے بارہ میں ہیں وہ آجتک ظاہر ہو رہے ہیں انکی نظیر کسی نبی
میں نہیں پائی جاتی۔

آپ لوگ اس دلیل کو نہیں سمجھ سکتے کہ جب زمین گناہ
اور پاپ سے پلید ہو جاتی ہے اور خدا کے تمام حکموں سے بدکاریاں
اور بدچلنیاں اور بے باکیاں نیک کاموں سے بہت بڑھ جاتی
ہیں تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایسے وقت میں کسی اپنے
بندے کو بھیج کر زمین کے بندوں کی اصلاح کی جائے بیماری
طبیب کو چاہتی ہے اور آپ لوگ اس بات کے سمجھنے کے لئے
سب سے زیادہ استعداد رکھتے ہیں کیونکہ جیسا کہ بقول آپ صاحبوں
کے وید ایسے وقت میں نہیں آیا جبکہ گناہ کا طوفان برپا تھا بلکہ
ایسے وقت آیا جبکہ زمین پر گناہ کا کوئی سیلاب نہ تھا تو کیا آپ صاحبوں
کی نظر میں یہ بات قیاس سے دور ہے کہ ایسے وقت میں کوئی
نبی ظاہر ہو جبکہ گناہ کا تند سیلاب ہر ایک ملک میں اپنی تیز رفتار
کے ساتھ جاری ہو۔

میں نہیں امید رکھتا کہ آپ لوگ اس تاریخی واقعہ سے
بے خبر ہوں گے کہ جب ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے رسالت
کو اپنے وجود سے عزت دی تو وہ زمانہ ایک ایسا تاریک زمانہ
تھا کہ کوئی پہلو دنیا کی آبادی کا بدچلنی اور بدعقیدگی سے خالی نہ تھا
اور جیسا کہ پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں
لکھتے ہیں اس زمانہ میں اس ملک آریہ ورت میں بھی بت پرستی
نے خدا پرستی کی جگہ لے لی تھی اور ویدک مذہب میں بہت سا
بگاڑ ہو گیا تھا۔

ایسا ہی پادری فنڈل صاحب مصنف میزان الحق جو عیسائی
مذہب کا سخت حامی ایک یورپین انگریز ہے وہ اپنی کتاب میزان الحق
میں لکھتا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت میں سب
قوموں سے زیادہ بگڑی ہوئی عیسائی قوم تھی اور ان کی بد چلنیاں
عیسائی مذہب کی عار اور ننگ کا موجب تھیں اور خود قرآن شریف
بھی اپنے نزول کی ضرورت کے لئے یہ آیت پیش کرتا ہے۔

ظہر الفساد فی البر والبحر یعنے جنگل بھی بگڑ گئے اور
دریا بھی بگڑ گئے اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی قوم خواہ وحشیانہ حالت
رکھتی ہیں اور خواہ عقل مندی کا دعوے رکھتے ہیں فساد سے
خالی نہیں ہیں۔

اب جبکہ تمام شہادتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ
آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ کیا مشرقی
اور کیا مغربی اور کیا آریہ ورت کے رہنے والے اور کیا عرب کے
ریگستان کے باشندے اور کیا جزیروں میں بھی سکونت
رکھنے والے سب کے سب بگڑ گئے تھے اور ایک بھی نہیں تھا
جس کا خدا کے ساتھ تعلق صاف ہو اور بدعملیوں نے زمین
کو ناپاک کر دیا تھا تو کیا ایک عقل مند کو یہ بات سمجھ نہیں آ سکتی
کہ وہی وقت اور وہی زمانہ تھا جسکی نسبت عقل تجویز کر سکتی
ہے کہ اس تاریک زمانہ میں ضرور کوئی عظیم الشان نبی آنا چاہئے
تھا۔

رہا یہ سوال کہ اس نبی نے دنیا میں آ کر اصلاح کی اس
سوال کا جواب جیسا کہ ایک مسلمان آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی اصلاح کے بارے میں دیکھتا ہے میں زور سے کہتا
ہوں کہ ایسا صاف اور مدلل جواب کوئی عیسائی دے سکتا ہے
اور نہ کوئی یہودی اور نہ کوئی آریہ۔

پہلا مقصد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرب
کی اصلاح تھی اور عرب کا ملک اس زمانہ میں ایسی حالت میں
تھا کہ مشکل کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسان تھے کون سی بدی
تھی جو ان میں نہ تھی اور کونسا شرک تھا جو ان میں رائج
نہ تھا چوری کرنا ڈاکہ مارنا ان کا کام تھا اور ناحق کا خون کرنا ان
کے نزدیک ایک ایسا معمولی کام تھا جیسا کہ ایک چیونٹی کو
پیروں کے نیچے کچل دیا جائے یتیم بچوں کو قتل کر کے
ان کا مال کھا لیتے تھے لڑکیوں کو زندہ گور کرتے تھے زنا کاری
کے ساتھ فخر کرتے اور علانیہ اپنے قصیدوں میں اُن
گندی باتوں کا ذکر کرتے تھے شراب خوری اس قوم میں
اس کثرت سے تھی کہ کوئی گھر بھی شراب سے خالی نہ تھا اور
قمار بازی میں سب ملکوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے
حیوانوں کے عار تھے اور سانپوں اور بھیڑیوں کے ننگ۔

پھر جب ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکی اصلاح
کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں
کو صاف کرنا چاہا تو ان میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی
پیدا ہو گئی کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے
مہذب انسان اور مہذب انسان سے باخدا انسان اور آخر
خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے ایک
بے حس عضو کی طرح ہر ایک دکھ کو برداشت کیا وہ انواع و اقسام
کی تکالیف سے عذاب دئے گئے اور سخت بیدردی سے
تازیانوں سے مارے گئے اور جلتی ہوئی ریت میں لٹائے
گئے اور قید کئے گئے اور بھوکے اور پیاسے رکھ کر ہلاکت
تک پہنچائے گئے مگر انہوں نے ہر ایک مصیبت کے وقت
آگے قدم رکھا اور بہتیرے ان میں ایسے تھے کہ ان کے سامنے
ان کے بچے قتل کئے گئے اور بہتیرے ایسے تھے کہ بچوں
کے سامنے وہ سولی دئے گئے اور جس صدق سے انہوں نے
خدا کی راہ میں جانیں دیں اس کا تصور کر کے رونا آتا ہے اگر ان
کے دلوں پر یہ خدا کا تصرف اور اس کے نبی کی توجہ کا اثر نہ تھا
تو پھر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو اسلام کی طرف کھینچ لیا اور
ایک فوق العادت تبدیلی پیدا کر کے ان کو ایسے شخص کے آستانہ
پر گرنے کی رغبت دی کہ جو بیکس اور مسکین اور بے زری کی
حالت میں مکہ کی گلیوں میں اکیلا اور تنہا پھرتا تھا آخر کوئی روحانی
طاقت تھی جو انکو سفلی مقام سے اٹھا کر اوپر کو لے گئی اور
عجیب تر بات یہ ہے کہ اکثر ان کے ان کی کفر کی حالت میں
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن اور آنجناب کے خون
کے پیاسے تھے پس میں تو اس سے بڑھ کر کوئی معجزہ نہیں سمجھتا
کہ کیونکر ایک غریب مفلس تنہا بیکس نے ان کے دلوں کو
ایک ایسے پاک کر کے اپنی طرف کھینچ لیا یہاں تک کہ وہ
فخریہ لباس پھینک کر اور ٹاٹ پہن کر خدمت میں حاضر ہو گئے۔

بعض ناسمجھ جو اسلام پر جہاد کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ یہ سب لوگ جبراً تلوار سے مسلمان کئے گئے تھے افسوس
ہزار افسوس کہ وہ اپنی بے انصافی اور حق پوشی میں حد سے
گذر گئے ہیں ہائے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عمداً صحیح واقعات
سے منہ پھیر لیتے ہیں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم عرب کے ملک
میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے ظاہر نہیں ہوئے تھے
تا یہ گمان کیا جاتا کہ چونکہ وہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے
ساتھ رکھتے تھے اسلئے لوگ جان بچانے کے لئے ان کے
جھنڈے کے نیچے آ گئے تھے پس سوال تو یہ ہے کہ
جبکہ آپ نے اپنی غریبی اور مسکینی اور تنہائی کی حالت میں خدا
کی توحید اور اپنی نبوت کے بارے میں منادی شروع کی تھی

تو اس وقت [illegible] تلوار کے خوف سے لوگ آپ پر ایمان لے آئے تھے اور اگر ایمان نہیں لائے تو قید میں بسر کرنے کے لئے کس بادشاہ سے کوئی [illegible] گیا تھا اور [illegible] طلب کی گئی تھی لے [illegible] کے مطابق [illegible] یقینا سمجھو کہ یہ سب باتیں ان لوگوں کی افترا [illegible] اسلام کے [illegible] دشمن [illegible] لو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن پہلے ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔ تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا اور اس مصیبت اور یتیمی کے ایام میں بعض لوگوں کی بکریاں بھی چرائیں اور بجز خدا کے کوئی متکفل نہ تھا اور پچیس برس تک پہنچ کر بھی کسی چچا نے بھی آپ کو اپنی لڑکی نہ دی کیونکہ جیسا کہ بظاہر نظر آتا تھا آپ اس لائق نہ تھے کہ خانہ داری کے اخراجات کے متحمل ہو سکیں اور نیز محض امی تھے اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہیں جانتے تھے پھر جب آپ چالیس برس کے سن تک پہونچے تو یک دفعہ آپ کا دل خدا کی طرف کھینچا گیا ایک غار [illegible] سے چند میل کے فاصلہ پر ہے جس کا نام حرا ہے آپ اکیلے وہاں جاتے اور غار کے اندر چھپ جاتے اور اپنے خدا کو یاد کرتے ایک دن اسی غار میں آپ پوشیدہ طور پر [illegible] کر رہے تھے تب خدا تعالیٰ آپ پر ظاہر ہوا اور آپ کو [illegible] کہ دنیا نے خدا کی راہ کو چھوڑ دیا ہے اور زمین گناہ سے [illegible] ہے اس لئے میں تجھ کو اپنا رسول کر کے بھیجتا ہوں اب تو اور لوگوں کو متنبہ کر کہ وہ عذاب سے پہلے خدا کی طرف رجوع کریں اس حکم کے سننے سے آپ ڈرے کہ میں ایک امی یعنی ناخواندہ آدمی ہوں اور عرض کیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا تب خدا نے آپ کے سینہ میں تمام روحانی علوم بھر دئیے اور آپ کے دل کو روشن کیا اور آپ کی قوت قدسیہ کی تاثیر سے غریب اور عاجز لوگ آپ کے حلقہ اطاعت میں آنے شروع ہو گئے اور جو بڑے بڑے آدمی تھے انہوں نے دشمنی پر کمر باندھ لی یہاں تک کہ آخرکار آپ کو قتل کرنا چاہا اور کئی مرد اور کئی عورتیں بڑے عذاب کے ساتھ قتل کر دئیے گئے اور آخری حملہ یہ کیا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا مگر جس کو خدا بچاوے اس کو کون مارے خدا نے آپ کو اپنی وحی سے اطلاع دی کہ آپ اس شہر سے نکل جاؤ اور میں ہر قدم میں تمہارے ساتھ ہوں تب آپ شہر [illegible] ابوبکر کو ساتھ لے کر نکل آئے اور تین رات تک غار ثور میں چھپے رہے دشمنوں نے تعاقب کیا اور [illegible] سراغ رساں کو لیکر غار تک پہونچے اس شخص نے غار تک [illegible] کا نشان پہونچا دیا اور کہا کہ اس غار میں تلاش کرو اس کے آگے قدم نہیں اور اگر اس کے آگے گیا ہے تو پھر آسمان پر چڑھ گیا ہوگا مگر خدا کی قدرت کے عجائبات کی کون حد بست کر سکتا ہے خدا نے ایک ہی رات میں یہ قدرت نمائی کی کہ عنکبوت نے اپنی جالی سے غار کا تمام منہ بند کر دیا اور ایک کبوتری نے غار کے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیدیئے اور جب سراغ رساں نے لوگوں کو غار کے اندر جانے کی ترغیب دی تو ایک بڈھا آدمی بولا کہ یہ سراغ رساں تو پاگل ہو گیا ہے میں تو اس جالی کو غار کے منہ پر اس زمانہ سے دیکھ رہا ہوں جبکہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ابھی پیدا ہی نہیں ہوا تھا اس بات کو سن کر سب لوگ منتشر ہو گئے اور غار کا خیال چھوڑ دیا۔

اس کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ طور پر مدینہ میں پہنچے اور مدینہ کے اکثر لوگوں نے آپکو قبول کر لیا اس پر مکہ والوں کا غضب بھڑکا اور افسوس کیا کہ ہمارا شکار ہمارے ہاتھ سے نکل گیا اور پھر کیا تھا دن رات انھیں منصوبوں میں لگے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں اور کچھ تھوڑا گروہ مکہ والوں کا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا وہ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مختلف ممالک کی طرف چلے گئے بعض نے حبشہ کے بادشاہ کی پناہ لے لی تھی اور بعض مکہ میں ہی رہے کیونکہ وہ سفر کرنے کے لئے زاد راہ نہیں رکھتے تھے اور وہ بہت دکھ دئے گئے قرآن شریف میں ان کا ذکر ہے کہ کیونکر وہ دن رات فریاد کرتے تھے۔

اور جب کفار قریش کا حد سے زیادہ ظلم بڑھ گیا اور انہوں نے غریب عورتوں اور یتیم بچوں کو قتل کرنا شروع کیا اور بعض عورتوں کو ایسی بیدردی سے مارا کہ ان کی دو ٹانگیں دو رسوں سے باندھ کر دو اونٹوں کے ساتھ وہ رسے خوب جکڑ دئے اور پھر ان اونٹوں کو دو مختلف جہات میں دوڑایا اور اس طرح پر وہ عورتیں دو ٹکڑے ہو کر مر گئیں۔

جب بے رحم کافروں کو کا ظلم اس حد تک پہونچ گیا خدا نے جو آخر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اپنے رسول پر اپنی وحی نازل کی کہ مظلوموں کی فریاد میرے تک پہونچ گئی آج میں اجازت دیتا ہوں کہ تم بھی ان کا مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جو لوگ بیگناہ لوگوں پر تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار سے ہلاک کئے جائینگے مگر تم کوئی زیادتی مت کرو کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

یہ ہے حقیقت اسلام کے جہاد کی جس کو نہایت ظلم ہے برے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ بے شک خدا حلیم ہے مگر جب کسی قوم کی شرارت حد سے گذر جاتی ہے تو وہ ظالم کو بے سزا نہیں چھوڑتا اور آپ ان کے لئے تباہی کے لئے سامان پیدا کر دیتا ہے میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ یعنے دین اسلام میں جبر نہیں تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا اور جبر کے کون سے سامان تھے اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں اور جب ہزار تک پہونچ جائیں تو کئی لاکھ دشمن کو شکست دیدیں اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے لئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہریں کر دیں اور خدا کی توحید کے پھیلانے کے لئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر ایک قسم کی صعوبت اٹھا کر چین تک پہنچیں نہ جنگ کے طور پر بلکہ محض درویشانہ طور پر اور اس ملک میں پہنچکر دعوت اسلام کریں جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ان کے بابرکت وعظ سے کئی کروڑ مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جاویں اور ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں اور بہت سے حصہ آریہ ورت کو اسلام سے مشرف کریں اور یورپ کی حدود تک لا الہ الا اللہ کی آواز پہنچا دیں تم ایمانا کہو کہ کیا یہ کام ان لوگوں کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے

نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نور ایمان سے بھر جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔

پھر ہم اس طرف رجوع کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے واضح ہو کہ اسلام کا بڑا بھاری مقصد خدا کی توحید اور جلال زمین پر قائم کرنا اور شرک کا بکلی استیصال کرنا اور تمام متفرق فرقوں کو ایک کلمہ پر قائم کر کے ان کو ایک قوم بنا دینا ہے اور پہلے مذاہب جس قدر دنیا میں گذرے ہیں اور جس قدر نبی اور رسول آئے ہیں انکی نظر صرف اپنی قوم اور اپنے ملک تک محدود تھی اور اگر انہوں نے کچھ اخلاق بھی سکھلائے تھے تو اس اخلاقی تعلیم سے ان کا مقصد اس سے زیادہ نہ تھا کہ اپنے ہی قوم کو ان کے اخلاق سے بہرہ یاب کریں چنانچہ حضرت مسیح نے صاف صاف کہدیا کہ میری تعلیم صرف بنی اسرائیل تک

محدود ہے اور جب ایک عورت نے جو اسرائیلی خاندان میں داخل نہ تھی بڑی عاجزی سے ان سے ہدایت چاہی تو انہوں نے اس کو رد کیا اور پھر وہ غریب عورت کتیا سے اپنے تئین مشابہت دیکر دوبارہ ہدایت کی مستدعی ہوئی تو وہی جواب اس کو ملا کہ میں صرف اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا ہوں آخر وہ چپ رہ گئی مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں کہا کہ میں صرف عرب کے لئے بھیجا گیا ہوں بلکہ قرآن شریف میں یہ ہے قل یاایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً یعنے لوگوں سے کہدے کہ میں تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہوں مگر یاد رہے کہ حضرت عیسیٰ کا اس عورت کو صاف جواب دینا یہ امر ایسا نہیں ہے کہ اس میں حضرت عیسیٰ کا کوئی گناہ تھا بلکہ عام ہدایت کا ابھی وقت نہیں آیا تھا اور حضرت عیسے کو خدا تعالےٰ کی طرف سے یہی حکم تھا کہ تم خاص بنی اسرائیل کے لئے بھیجے گئے ہو اور دوسروں سے تمہیں کچھ غرض نہیں پس جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے حضرت عیسے کی اخلاقی تعلیم بھی محض یہودیوں تک محدود تھی بات یہ تھی کہ توریت میں یہ احکام تھے کہ دانت کے بدلہ دانت اور آنکھ کے بدلہ آنکھ اور ناک کے بدلہ ناک اور اس تعلیم سے صرف یہ غرض تھی کہ تا یہودیوں میں عدل کا مسئلہ قائم کیا جائے اور تعدی اور زیادتی سے روکا جائے چونکہ بباعث اس کے کہ وہ چارسو برس تک غلامی میں رہ چکے تھے ان میں ظلم اور سفلہ پن کی خصلتیں بہت پیدا ہو گئی تھیں پس خدا کی حکمت نے یہ تقاضا کیا کہ جیسا کہ انتقام اور بدلہ لینے میں ان کی فطرتوں میں ایک تشدد تھا اس کے دور کرنے کے لئے ایک تشدد کے ساتھ اخلاقی تعلیم پیش کی جائے سو وہ اخلاقی تعلیم انجیل ہے جو صرف یہودیوں کے لئے ہے نہ تمام دنیا کے لئے کیونکہ دوسری قوموں سے حضرت عیسیٰ کو کچھ بھی غرض نہ تھی۔

مگر واقعی بات یہ ہے کہ اس تعلیم میں جو حضرت عیسیٰ نے پیش کی صرف یہی نقص نہیں کہ وہ دنیا کی عام ہمدردی پر مبنی نہیں بلکہ ایک نقص یہ بھی ہے کہ جیسا کہ توریت تشدد و انتقام کی تعلیم میں افراط کی طرف مائل ہے ایسا ہی انجیل عفو اور درگذر کی تعلیم میں تفریط کیطرف جھک گئی ہے اور ان دونوں کتابوں نے انسانی درخت کی تمام شاخوں کا کچھ لحاظ نہیں کیا بلکہ اس درخت کی ایک شاخ کو تو توریت پیش کرتی ہے اور دوسری شاخ انجیل کے ہاتھ میں ہے اور دونوں تعلیمیں اعتدال سے گری ہوئی ہیں کیونکہ جیسا کہ ہر وقت اور ہر موقعہ پر انتقام لینا اور سزا دینا قرین مصلحت نہیں ایسا ہی ہر وقت اور ہر موقعہ پر عفو اور درگذر کرنا انسانی تربیت کے مصالح سے بالکل مخالف ہے اسی وجہ سے قرآن شریف نے ان دونوں تعلیموں کو رد کر کے یہ فرمایا ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفے واصلح فاجرہ علے اللہ یعنی بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی جائے جیسا کہ توریت کی تعلیم ہے مگر جو شخص عفو کرے جیسا کہ انجیل کی تعلیم ہے تو اس صورت میں وہ عفو مستحسن اور جائز ہو گی جبکہ کوئی نیک نتیجہ اس کا مرتب ہو اور جسکو معاف کیا گیا کوئی اصلاح اس کی اس عفو سے متصور ہو ورنہ قانون یہی ہے جو توریت میں مذکور ہے

رقیمۃ الوداد

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ زیادہ افسوس اس لئے ہے کہ عیسائی خوشیاں مناتے ہیں میں نے بہت سوچا ہے مگر مجھے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیوں خوشیاں کرتے ہیں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ خوشیاں کریں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے امام کی وفات آپکے مسیحیت کے دعوی کی منافی ہے اگر ان کے ہنسنے کی یہ وجہ ہے تو وہ پہلے اس شخص کو کاذب ٹھہرائیں جو ۳ سال یہودیوں میں منادی کرنے کے بعد پھانسی پر لٹکایا گیا اور جو چند مرید اکٹھے کئے تھے وہ بھی پاس سے بھاگ گئے اور بعض نے لعنتیں بھیجیں عیسائی اپنے مسیح کا ہمارے مسیح کے ساتھ مقابلہ کریں اور اگر کچھ شرم اور حیا ہو تو شرم کے مارے ڈوب کر مرجائیں اگر وہ شخص جس کو مخالفوں نے پکڑ کر صلیب پر لٹکایا اور جس کے خاص مرید بھی اس پر لعنتیں کرتے ہوئے اس سے بیزار ہو گئے سچا مسیح ہو سکتا تھا تو کیا وجہ ہے کہ ہمارا ہادی علیہ وعلی نبینا الف الف صلوٰت سچا مسیح نہ ہو سکے جس نے حیرت انگیز کامیابی کے ساتھ للعہ سال زندگی بسر کی اور سارے مواطن میں ہمیشہ کامیاب رہا جس پر مخالفوں نے ہزار ہا وار کئے مگر ہمیشہ خائب و خاسر رہے اور اس امر کے خود عیسائی گواہ ہیں انہوں نے ہی ایک جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا ہمارے مسیح پر دائر کیا اور چاہا کہ جس طرح قاتل مارے جاتے ہیں اسیطرح ہمارے مسیح کا انجام ہوا اور سر توڑ کوششیں کیں مگر کیا نتیجہ ہوا۔ عیسائیوں نے شرمناک ہزیمت اٹھائی اور اپنے ماتھے پر ایک ایسا داغ لگوایا جو قیامت تک دور نہیں ہوگا ہمارا امام نے قبل از وقت اپنی فتح کی خوشخبری شائع کی اور ایسا ہی ہوا۔ اب عیسائی ذرا اسی معاملہ میں اپنے خداوند کا ہمارے امام کے ساتھ مقابلہ کریں اور اپنے مسیح کے برخلاف بھی آجکل کے عیسائیوں کی طرح اس کے مخالفوں نے ایک قانونی کارروائی کی اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا اسکو دنیا جانتی ہے وہ کامیاب ہوئے اور مسیح صلیب پر لٹکا دیا۔ اور کئی اور بہتک آمیز کارروائیاں کیں۔ اب عیسائی اسی امر میں اپنے مسیح کا ہمارے مسیح کے ساتھ مقابلہ کریں اور انصاف کر کے بتلاویں کہ کیا ان کا مسیح ہمارے مسیح کے مقابل میں کھڑا ہو سکتا ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ عیسائی کس منہ کے ساتھ خوشیاں مناتے ہیں خدا کے فضل سے ہمارے امام کے اتباع نے بھی وہ نمونہ دکھایا ہے جس کے آگے انجیل کے حواریوں کا نام لینا بھی ایک عیسائی کے لئے موجب شرم ہونا چاہیئے ہمارے مسیح نے ایک جماعت قائم کی جو اپنے جان و مال سے آپ کیلئے مرنے کے لئے تیار تھی اور اب بھی تیار ہے اور ہمارے مسیح کے ادنےٰ غلاموں میں سے بعض نے وہ جانثاری کا نمونہ دکھایا کہ حواری تو کجا خود انجیل کا یسوع ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا مولوی عبداللطیف کے واقعہ کا مسیح کے صلیب کے واقعہ سے مقابلہ کرو۔ مولوی عبداللطیف مرحوم نے نہائت جوانمردی اور استقامت سے جان دی مگر عیسائیوں کے خداوند نے کس قدر اضطراب کیا اور دعا کی کہ الٰہی یہ پیالہ مجھ سے ٹالدے غرض جس امر میں عیسائی اپنے خداوند کا ہمارے امام سے مقابلہ کریں ان کے خداوند کو ہمارے امام سے کوئی نسبت نہیں کسی منصف مزاج آدمی کے سامنے ہر دو کے واقعات پیش کرو اور جو کارروائی اصلاح کی عیسائیوں کے خداوند نے کی اسکا ہمارے امام کی کارروائی سے مقابلہ کراؤ اور جو جماعت عیسائیوں کے مسیح نے قائم کی ان کا ہمارے مسیح کی قائم کردہ جماعت سے مقابلہ کراؤ اور ہر دو کے انجام پر نظر کراؤ تو ہر ایک انصاف پسند آدمی کو کہنا پڑیگا کہ عیسائیوں کے مسیح کی کامیابی کو ہمارے مسیح کی کامیابی سے کوئی نسبت نہیں جو عیسائی خوشی کرتا ہوا آپ دیکھیں اس سے آپ اتنا تو پوچھیں کہ تو کیوں خوشی کرتا ہے مرنا تو ایک نہ ایک دن سب نے ہے مرنا تو کوئی الزام اور عیب کی بات نہیں کامیابی پر نظر کرنی چاہیئے تو اپنے خداوند کی کامیابی اور ان کی جماعت کی حالت کا ہمارے مسیح اور اس کی جماعت کی حالت اور تعداد اور استقامت سے مقابلہ کر اور اگر تیرے میں کچھ شرم اور حیا ہے تو تجھے اپنے خداوند کی کامیابی کو دیکھ کر شرمندہ ہونا چاہیئے کہ انکو ہمارے مسیح کے مقابل میں کیا کامیابی ہوئی یہی کامیابی کہ ایک شاگرد نے پکڑوا دیا۔ ایک نے لعنتیں دیں اور سب بھاگ گئے اور

...ہمارا مسیح اپنا کام کر کے گیا ہے نہ پہلے اس نے عقلی طور پر نقلی طور پر اور نشانات کے ذریعہ اپنے دعوے کو ثابت کر دیا اور جو کام اس کے سپرد کیا گیا تھا اس کو ایسے کامل طور پر پورا کیا کہ ہمارے نبی صلعم کی زندگی

امروز قوم من نشناسد مقام من | روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

قیمت از غربا و طلبا غیر مذاہب سے

گورنمنٹ سے مبلغ

نمبر ۲۷

مورخہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ جولائی ۱۹۰۸ء

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ | اوقیہ صمہ

ایڈیٹوریل

(ماخوذ از کلام خلیفۃ الامام)

اللہ تعالےٰ کے وعدے پورے ہونے کے لئے مفصلہ ذیل باتوں کی ضرورت ہے
(۱) فاصبر۔ یعنی استقلال و استقامت و بردباری و جفاکشی سے کام لو (۲) واستغفر لذنبک۔ اپنی کمزوریوں کے لئے جناب الٰہی سے حفاظت طلب کرتے رہنا (۳) وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار۔ صبح و شام تسبیح و تحمید میں مشغول رہنا (۴) فاستعذ باللہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے استعاذہ جناب باری سے کرتے رہنا (۵) ادعونی استجب لکم ہر وقت دعا میں مشغول رہنا۔

افعال کا حسن۔ ایک تو تجربہ صحیحہ و عقل سلیمہ سے معلوم ہوتا ہے۔ دوم۔ اللہ جل شانہ خود فرمائے کہ یہ نیک کام ہے۔ پس ہدیٰ تو وہ ہدایتیں جن پر فہم و اوراک نہیں چل سکتا اور ذکری وہ جسے انسان نیک تو سمجھتا ہے مگر رسم یا غفلت یا کسی اور وجہ سے بھول گیا یا چھوڑ چکا ہو

اللہ تعالیٰ نے پہلے رکوع میں تین باتیں بتائی ہیں۔ یہ کتاب۔ کتاب اللہ ہے۔ (۲) اس میں کوئی شک اور ہلاکت کی راہ نہیں (۳) دنیا کے سب متقیوں کے لئے (خواہ کس مذہب کے ہوں) آئندہ ترقیات کے لئے پوری ہدایت ہے۔ اتقا کا ادنےٰ درجہ یہ ہے (۱) غیب پر ایمان لانا (۲) دعا سے کام لیتے رہنا (۳) مخلوق سے ہمدردی خدا کے دئے میں سے انہیں بھی دینا۔ پھر اس سے دوسرا درجہ (۱) اس بات پر ایمان لانا کہ رسول اکرم صلعم پر اللہ کی تمام رضامندی کی راہیں کھل گئیں (۲) ہمیشہ اس صفت الٰہی پر ایمان رکھنا

کہ وہ ایسے آدمی مبعوث کرتا رہا ہے جنہیں اپنی رضا کی راہیں بتلائیں (۳) آئندہ بھی ایک گھڑی آنے والی ہے جس میں ایک شخص پہ اللہ کی رضا ظاہر ہو پہلے تو ہدایت ان کے لئے ہوتی ہے پھر وہ ہدایت پر سوار ہو جاتے ہیں۔

بس انجام ان لوگوں کا یہ ہے کہ مظفر و منصور ہوتے ہیں آخر تک میں ہر فرقہ کا دعویٰ ہے کہ وہ فلاح پائیں گے مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ سچے متقی کا نشان یہ ہے کہ وہ اس دنیا میں بھی مظفر و منصور ہو۔

پھر

ان لوگوں کا حال بتایا ہے جنہوں نے خطرناک راہیں اختیار کی ہیں ایک وہ جو حق بات کو سننا ہی نہیں چاہتے۔ دوم وہ جو سن تو لیتے ہیں مگر اس انذار و عدم انذار کو برابر سمجھتے ہیں۔ سوم وہ جو اس رسول کے پیرؤں کی حالت پر غور نہیں کرتے کہ اب کیا سے کیا ہو گئے کیونکہ ہر شخص اپنے گاؤں کے نیک و بد کا جانتا ہے۔ اس عدم توجہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انہیں ایمان نصیب نہیں ہوتا ہے۔

خلیفۃ المسیح کی بیعت واجب ہے

کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب ہم حضرت میرزا غلام احمد صلعم کو مسیح موعود و مہدی مسعود مانتے ہیں تو اب علامہ نورالدین کی بیعت کی کیا ضرورت ہے یاد رکھو کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ اس میں وحدت نہ ہو اور وحدت بغیر اس کے ناممکن ہے جب تک ایک بزرگ کے تحت میں ہو کر کل کام نہ کئے جائیں جو بھیڑ ریوڑ سے یہ سمجھ کر جدا ہوتی ہے۔ کہ ساتھ ساتھ مقید کیوں پھروں۔ وہ ایک دن بھیڑئیے کے قابو میں آ جاتی ہے۔ جو شاخ اپنے تئیں ہری سمجھ کر جڑ سے تعلق رکھنا ضروری نہ سمجھے وہ آخر سوکھیگی۔

ہر شخص اپنی ذات کے لئے خود ذمہ دار ہے بس کسی انجمن کے سکرٹری یا کسی جگہ کی جماعت کے امام کا بیعت کر لینا سب کے لئے کافی نہیں ہو سکتا ہر ایک کو بیعت کیلئے خط لکھنا چاہئیے تا وہ اس فیض

کاتبہ عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ

سے حصہ ہے ۔ جو ید اللہ علی الجماعۃ مین مرکوز ہین

پیغام صلح

اس صلح کے پیغام کی (جماعت کے شاہزادہ نے تمام قومون کو دیا) اشاعت کی تجاویز ہو رہی ہین خواجہ کمال الدین صاحب اسے پانچ دس ہزار چھپوانا چاہتے ہین ۔ مخدومی مفتی محمد صادق صاحب نے ... اپنے سفر مین اسے پھیلایا ۔ سناتن دہرمی اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہین مگر آریہ اس کی مخالفت کر رہے ہین کیا وہ نہین چاہتے کہ ملک مین آشتی کا دور دورہ ہو ۔ الیسوسی ایشن کی بنیاد بھی رکھی جانیوالی ہے مگر معاہدہ کیوقت یہ خیال ضروری ہے کہ احمدی قوم چونکہ ایک ایسے لیڈر کے ماتحت ہے جس کے حکم کے ایک ایک نقطہ کی تعمیل ان کا کام ہے اسلئے یہ نہین ہوسکتا کہ ایک دو سو ہندو اٹھے اور ہم ان سے یہ عہد کرلین کیونکہ ایک طرف تین چار لاکھ جماعت ہے اور دوسری طرف معدود سے چند ۔ یہ ہرگز نہین ہوسکتا بلکہ کم ازکم دس ہزار معزز ہندو کے دستخط ہونے چاہئین ۔ پیغام صلح کے اخیر مین جو نوٹ ہین جہان تک میرا خیال ہے ۔ اور اہل بیت نبوت سے معلوم ہوا وہ اس لیکچر کے لئے نوٹ نہ تھے بلکہ علیحدہ ایک اور کتاب کے لئے تھے اس امر کا اظہار اس لئے ضروری ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے آپکا لیکچر ناتمام رہگیا ۔

سرسری نظر

اس ہفتہ کے آتے ہوئے دو چار رسالے اور ایک دو اخبار میری زیر نظر ہین ۔ مین حیران ہون کہ ان لوگون کو کیا ہوگیا شدت مخالفت مین ایک حرف بھی انصاف کے ساتھ لکھنا قسم ہوگیا بات بات مین غیظ وغضب ٹپکتا ہے ۔ فقرے فقرے مین تعصب ہویدا ہے ۔ پیرے پیرے مین بدنیتی اور متعصبانہ پالیسی کا اظہار ہے اللہ رحم کرے ان کے حال پر ۔ کاش انہین معلوم ہوتا کہ آقائے نامدار احمد مختار رفداہ ابی وامی فرماچکے ہین مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ وزبان سے دوسرے مسلم کو ضرر نہ پہونچے ۔ آہ یہ مسلمان خدا جانے کس دنیا کے رہنے والے ہین کہ ان سے ہم نے وہ دکھ اٹھائے جو زہریلے سانپون اور پھاڑ کھانے والے درندون سے اگر پہنچتے تو چندان گلہ نہ تھا ۔

المجدد ماہ مئی مین ایک ایسا گندہ نوٹ نکلا کہ بعض غیر احمدی احباب نے خط بھیجے کہ آپ مقدمہ کیون نہین چلاتے مگر ہم نے یہی جواب دیا کہ ہم فاصبر علی ما یقولون پر عمل کر رہے ہین یہ جون کا نمبر پھر اسی رنگ مین نکلا ہے "تازیانہ نقشبندی" کی دہمکی جسے دیجاتی تھی ۔ وہ تو اب تک باطل کا سر کچلنے کے لئے خدا کے فضل سے انہی خیالات کے ساتھ زندہ موجود ہے ۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ تازیانہ اپنا کام کرچکا ۔ فاصنع ما شئت شاید ہجو قسم موقع کے لئے ہی ہو درخت اپنے پہل سے پہچانا جاتا ہے جماعت علی شاہ کا تقدس وتطہر ان کے مریدون کی تحریر سے ظاہر ہے ہر شخص یہ مضمون پڑھ کر اس کا فیصلہ کر سکتا ہے لاہور یتا ثر کرا لاہور کے ایک واقعہ کے متعلق جھوٹ ۔ کذب ۔ بہتان افترا کی نجاست پر اس بے باکی کے ساتھ منہ مارنا اس گروہ کا کام نہین ہونا چاہیے جو اپنے تئین ایک واجب التعظیم مجدد سے منسوب کرے ۔ کہنے والا تو خاکم بدہن تارک حبّ آل محمد کہہ رہا ہے اور یہ اسے اہل بیت کی توہین کرنیوالا بتاتے ہین کیا تمہارا اپنا مذہب نہین کہ ابو بکر و عمر امام حسین سے افضل تھے لیس جب یہ کہنا ہتک نہین تو مسیح موعود کی افضلیت سے کیون توہین ہو سکے گی اگر تم ایک ہی گھڑی تقویٰ سے کام لو ۔ کہان لکھا ہے جب تک تمام اہل ارض مرزا کی رسالت کا کلمہ نہ پڑہین گے آپ فوت نہ ہونگے پھر مسکر نجاست داڑہی کرنا اور جنازہ پر نجاست کا پھینکا جانا ایسے سفید نہین بلکہ سیاہ جھوٹ ہین کہ ہم لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے سوا کیا کہین اس رسالہ کا طرز تحریر ہمارے متعلق ایسا بازاری کہ مین اس کا ہرگز ذکر نہ کرتا مگر بتانا صرف یہ دکھانا تھا کہ ایک ایک عظیم الشان فرقہ کے اخلاق حمیدہ اور تقویٰ وتہذیب کا یہ نمونہ ہے اور علم کا یہ حال کہ آپ جو تبعون کے میت جنازہ پڑہے جانے پر معترض ہین حالانکہ سچے مسلمانون کا یہ عام معمول ہے احادیث سے آنحضرت صلعم کا مع صحابہ کرام نماز پڑہنا ثابت ہے یہ ہندویت کی رگ ابھی گئی نہین ۔ جو پڑھنے سے پرہیز کرتے ہین ۔

اس کے بعد ضیاء الاسلام کا نمبر ہے خدا مین یہ سننے کیلئے ہرگز تیار نہ تھا جو کچھ اس مہربان نے سنایا ۔ بجلاوہ جو ریویو آف ریلیجنز کے صفحے کے صفحے اپنے رسالے مین نقل کر دئے اور جس کے رسالے کی رونق ریویو کے مضامین سے ہو اس سے یہ امید ہوسکتی تھی کہ وہ احمدیون کو ایک سخت خطرناک فرقہ کہے ۔ ایک کاسہ لیس کے لئے نمکحرامی سے بڑہکر کوئی گناہ کبیرہ نہین ہوسکتا اگر یہ فرقہ ایسا ہی خطرناک تھا تو آپنے یہ راہ ورسم کیون رکھی تھی جوش تعصب مین عقل کچھ ایسی ماری گئی ہے کہ ایک طرف لکھتا ہے مرزا اپنی پیشگوئیون کے مطابق مرنیوالے نہ تھے دوسری طرف خود ہی الوصیۃ کا ذکر کرتا ہے پھر وطن سے ایک گندہ مراسلت کی رجو کسی شریر نے کسی احمدی کے نام سے چھپا ہی ہوا نقل کرتا ہے اور درایت سے کام نہین لیتا ہم اعتراضون سے منع نہین کرتے وہ بھی کھول کر کرین اور اپنے ترکش مین کوئی تیر باقی نہ رکھین اور نتیجہ کے منتظر رہین مین تو صرف یہ کہتا ہون کہ زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا اتیلز نمبر رسالہ شنید کا ہے ۔ ایڈیٹر صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس مین ہمارے متعلق تہذیب کے پہلو کو نظر انداز نہین کیا مجھے افسوس ہے کہ آپکو ہمارے متعلق غلط معلومات بہم پہونچائے گئے ہین ۔ حضرت امام مہدی آخر یون عیسائیون سے مناظرہ کرنے تشریف نہین لے گئے تھے اور نہ آپ ہیضہ مین مبتلا ہوکر فوت ہوئے اور نہ یہ صحیح ہے کہ آپ اپنی موت کی پیشگوئی نہین کر سکے ۔ صاحب من الوصیۃ دو سال آپ پہلے شائع فرما چکے تھے ان آپنے یہ فقرہ جو لکھا کہ بہت سے سنیون نے ... انکے مکان کو گھیر لیا اور بعض کلمات کہنے لگے اور پھر ... یہ درندگی اور یہ مظالم ایسے نہین جو اس جانین ... سے عمل مین آسکین اس کا شکریہ لیکن اس کے ساتھ ہمارے مقتدا خلفاء راشدین کو جو کچھ آپ کہہ گئے ہین وہ اس بیہودہ حرکت کے کہ تکلیف دہ نہین ہوسکتا حضرت ثلاثہ وہ ہین جن کے سچے اور متقی مسلمان ہونے پر خود انکی خلافت نے گواہی دی یعنی خدا کے کلام نے اور پھر اس کے کام نے ۔ پڑہو وعد اللہ الذین آمنوا منکم اور پھر تبع البلاغۃ دیکھو جو ان کی تعریفون سے بھرا ہے ان بزرگان ملت کے اسلام پر اور اہل بیت کرام پر اتنے احسان ہین اگر آپ سچے محب ہون تو قیامت تک ان کے شکریہ سے عہدہ برا نہین ہوسکتے آپنے یہ بھی غلط لکھا ہے کہ (بیٹا) مرزا صاحب نے حکیم نورالدین کو اپنا جانشین نامزد کیا دراصل حضرت مسیح موعود نے اپنے طرز عمل سے بتادیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا کوئی وصی نامزد نہ کیا تھا بلکہ اس معاملہ کو قوم کی کثرت رائے پر چھوڑ دیا تھا بس آپکا اس سے استدلال یا سنیون پر اعتراض بنا برغلط بر غلط ہے دکیل کے مضمون کا جواب تو کسی دقت علیحدہ عرض ہوگا فی الحال نظیر حسین سخا کے متعلق مجھے کچھ کہنا ہے آپ بدر کی اس توجیہ پر کہ حضرت مسیح موعود ہلاک نہین ہوئے بلکہ زندہ ہین رقمطراز ہین کہ موت کے یہ معنی کسی لغت ڈکشنری یا انسائیکلوپیڈیا مین نہین کاش سخا صاحب جہان تانک کیطرف توجہ دکھاتے ہین قرآن مجید کی آیات پر کچھ نظر کرتے صاف لکھا ہے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

دیکھئے باوجود اس کے کہ موت جسم وجان کے افتراق کا نام ہے اور شہیدون پر بھی یہ حالت طاری ہوئی ۔ پھر بھی انہین زندہ کہنے کا حکم ہے حضرت ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق پس اس ایک ہی آیۃ نے آپکے چارون سوالون کو حل کردیا پھر یہ جواب ان جوابون کا ایک حصہ ہو کہ تمہارا آخری فیصلہ کے بارہ مین دئے جاتے ہین کسی وکیل کے ایک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اہل وطن کو ایک خطاب"

لاہور کے جلسہ پیغام صلح کے بعد انجمن احمدیہ بھیرہ نے تجویز کیا تھا کہ پیغام صلح بھیرہ والوں کو بھی پڑھ کر سنایا جائے حسن اتفاق سے ہمارے مکرم و معظم مفتی محمد صادق صاحب تشریف لائے مفتی صاحب موصوف عرصہ سے اہل وطن کو خطاب کرنا چاہتے تھے اور ایک لیکچر دینا چاہتے تھے یہ موقعہ بہت مناسب تھا اور زیادہ لطف یہ ہوا کہ ۲۶ - تاریخ جون کو جمعہ بھی تھا اور شہنشاہ معظم حضور ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ کا جنم دن بھی تھا ان سب مبارک تقریبوں کا جمع ہونا نہایت مبارک تھا۔ چنانچہ ۲۶ - جون ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شام کے ۶ بجے حکیم فضل الدین صاحب کی بیٹھک پر مفتی صاحب موصوف نے لیکچر "اہل وطن کو ایک خطاب" پڑھا جس کے ضمن میں پیغام صلح بھی پڑھ کر سنایا گیا جلسہ میں شہر کے معزز ہندو مسلمان رؤسا مدعو کئے گئے تھے اکثروں نے ... سے تشریف فرما کر جلسہ کی رونق افزائی فرمائی اور ہندو مسلمان پبلک نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ ایک جلسہ میں جمع اور لیکچر کو سنتے ہوئے نظر آتے تھے جو نہایت مسرت کا مقام تھا۔ جلسہ کے پریزیڈنٹ جناب دیوان گنپت رائے صاحب آنریری مجسٹریٹ بھیرہ قرار پائے جو شہر بھیرہ کے نہایت قابل اور منصف مزاج اور ہر دلعزیز رئیس ہیں سب سے پہلے مولوی محمد صدیق صاحب نے قرآن مجید کا ایک رکوع نہایت خوش الحانی سے پڑھا جو نہایت دلکش اور مؤثر تھا بعد ازاں مفتی صاحب موصوف نے اپنا لیکچر شروع کیا۔ لیکچر نہایت قابلیت سے لکھا گیا تھا سب سے پہلے اہل وطن کے ساتھ ہمدردی کا اظہار تھا پھر منہاج نبوت کا بیان تھا۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونے کا ثبوت تھا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تذکرہ۔ آپ کی وفات پر اعتراضات اور ان کے جوابات کا تذکرہ فرما کر "پیغام صلح" کو پڑھ کر سنایا۔ بعد اس کے شہنشاہ معظم حضور ایڈورڈ ہفتم کے لئے نہایت خلوص سے دعا کی گئی اس دعا کیوقت حاضرین جلسہ نے ہاتھ اٹھائے اور اکثر ہندو معززین نے بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور سب نے آمین کہی جو مذہبی مصالحت کے لئے ایک نیک فال تھی۔ مفصل لیکچر اور دعا بدر میں چھپ جائیگی۔ مفتی صاحب کے بعد بھیرہ میونسپلٹی کے وائس پریزیڈنٹ بخشی رام لبھایا صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں بخشی صاحب موصوف نے پیغام صلح کی تائید کی اور اس صلح پر اظہار مسرت فرمایا اور شہنشاہ معظم کیلئے دعائیہ الفاظ فرمائے اور نیز حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب کے خلیفہ ہونے پر بوجہ اپنے قدیمی تعلقات کے نہایت خوشی ظاہر فرمائی اس کے بعد آریہ سکول کے ماسٹر ہری رام صاحب نے تقریر فرمائی جس میں انہوں نے پیغام صلح کی تائید کی اور یہ فرمایا۔ کہ گائے کا نکتہ ایسا ہے کہ اگر احمدی لوگ گئے کا استعمال چھوڑ دیں۔ تو ہندو اور احمدیوں میں ہمیشہ کے لئے مصالحت ہو جائے اور سچا اتفاق پیدا ہو جائے پھر انہوں نے شہنشاہ معظم کے لئے دعائیہ الفاظ بھی فرمائے بعد ازاں پریزیڈنٹ نے تقریر فرمائی جو نہایت اعلیٰ درجہ کی تھی انہوں نے بڑے زور سے پیغام صلح کی تائید فرمائی۔ فرمایا کہ ہم پہلے سنتے سنا تھا کہ پیغام صلح لاہور میں پڑھا گیا ہے اور اس کے مجمل حالات سے مجھے خبر دیگئی تھی۔ مگر آج جب میں نے اس پیغام کو سنا تو مجھے نہایت خوشی ہوئی اور اس کی معقولیت اور خوبیوں نے میرے دل پر خاص اثر کیا اس میں بیشک شک نہیں کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کا ذریعہ اس سے بڑھکر اور کوئی نہیں ہو سکتا اور یہ کہنا کہ احمدی لوگ اگر گائے کا استعمال چھوڑ دیں تو دونوں قوموں میں صلح ہو جائے بالکل سچ ہے مگر میں کہتا ہوں کہ احمدیوں نے تو یہ سب کچھ کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے اور وہ نہ صرف گئے کا استعمال چھوڑنے پر بلکہ ہر ایک شرط پر جو پیغام صلح میں پیش کی گئی ہے۔ خود عمل کرنے کو تیار ہیں اب جو دیر ہے وہ اہل ہنود کیطرف سے ہے چاہیئے کہ اہل ہنود بھی ان شرائط پر جو پیش کی گئی ہیں۔ عمل کرنا شروع کر دیں تا سچا اتفاق پیدا ہو جائے۔ اور حقیقی صلح پیدا ہو جائے اس کے بعد صاحب موصوف نے اپنے قدیمی تعلقات جو حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ سے صاحب موصوف کے ہیں ظاہر فرما کر حضرت مولانا کی خلافت پر اظہار مسرت فرمایا اور نہایت خوشی ظاہر کی اس کے بعد شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے جنم دن پر پیغام صلح کے پڑھے جانے کو نیک فال قرار دیکر اور شہنشاہ معظم کے لئے دعائیہ الفاظ فرما کر اپنی تقریر کو ختم فرمایا اس کے بعد مفتی صاحب نے اٹھکر پریزیڈنٹ صاحب کی تقریر کی تائید فرمائی۔ کہ احمدی لوگ ہر طرح آمادہ ہیں اب صرف دیر اگر کچھ ہے تو فریق ثانی کی طرف سے ہے مگر خوشی کی بات ہے کہ لاہور میں ایسوسی ایشن قائم ہو گئی ہے جس میں معزز ہندو مسلمان شامل ہیں اور جو ان سب باتوں کو عملی رنگ میں لانے کی کوشش کریگی۔ وباللہ التوفیق۔ پس رؤسا میں سے جو صاحب چاہیں اس ایسوسی ایشن میں شامل ہو سکتے ہیں اس کے بعد باجازت پریزیڈنٹ صاحب جلسہ برخاست کیا گیا اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ان محض اپنے فضل سے جلسہ کو نہایت کامیابی عطا فرمائی اور جلسہ کے مقصد میں امید سے بڑھکر کامیابی ہوئی۔ لوگوں نے نہایت خوشی اور توجہ سے لیکچر سنا۔ کسی قسم کا شور و شر نہ تھا۔ جلسہ میں خاموشی اور تہذیب کی حکومت تھی اور لیکچر کا پبلک پر نہایت عمدہ اثر پڑا جب تک لیکچر ختم نہ ہو لیا کوئی شخص لیکچر سے جاتا نظر نہ آیا۔ اور پھر شہنشاہ معظم کے لئے ہندو اور مسلمانوں کا مل کر دعا کرنا اور آمین کہنا مذہبی مصالحت کی عجیب مسرت خیز جھلک دکھاتا تھا اور نیز یہ ظاہر کرتا تھا کہ دونوں قوموں کو اپنے شہنشاہ سے سچی دلی محبت اور وفاداری ہے کہ ایک جگہ جمع ہو کر دونوں قومیں اپنے شہنشاہ کے لئے دعا کیواسطے ہاتھ اٹھاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور پھر شکر ہے اور ہمیشہ ہمیشہ شکر کرنا ہمارا فرض ہے کہ وہ اپنے عاجز اور بیکس بندوں پر اپنے فضل و کرم کرتا اور اپنے فضل اور نصرت سے کامیابی عطا فرماتا ہے یہ سب کچھ اس کے پاک رسول حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے سچے خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طفیل ہے جس کا صلح کا پیغام بھیرہ کو سنایا گیا اور یہ بات بھی قابل تذکرہ ہے کہ مخالفین سلسلہ نے اس جلسہ میں طرح طرح کی روکیں ڈالنے کی کوششیں کیں اور مجلسیں بھی گرم ہوئیں اور بجائے قرآن کریم و حدیث شریف کا وعظ ہونے کے کفرنامے پڑھے گئے اور جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا اور صادق کامیاب ہو کر رہا۔

کار و بار صادقان ہرگز نہ باشد ناتمام
صادقان را دست حق باشد نہان در آستین

اس لیکچر کا اثر جو کچھ ہوا اس کی ایک مثال بیان کرتا ہوں لیکچر کے دوسرے دن ایک ہندو وکیل صاحب سے ملاقات ہوئی جنہوں نے ایک عجیب و غریب تقریر فرمائی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ ہندوستان میں تین بڑے مذاہب ہیں۔ ہندو۔ مسلمان اور عیسائی۔ خدا تعالےٰ نے چاہتا ہے کہ اب یہ تینوں قومیں آپس میں صلح اور امن کے ساتھ زندگی بسر کریں اور تینوں قوموں کے درمیان مصالحت کرانے کے لئے یہ ضروری تھا کہ تینوں قومیں ایک ایسے شخص کے جھنڈے کے تلے جمع ہوں جو تینوں قوموں کے لئے مقتدا ہو وہ ہندوؤں کے لئے کرشن ہو عیسائیوں کے لئے مسیح اور مسلمانوں کے لئے مہدی ہو اور ضروری ہے کہ وہ اللہ کا رسول بھی ہو تا کہ تینوں قوموں کے مقتداؤں کی عزت

اور ان جانب اللہ ہونے کا ثبوت بھی وہی دنیا پر ظاہر ہو جانے اور یہ وہ خود خدا کی طرف سے مقرر کردہ مقتدا ہونے کی وجہ سے ہر ایک قوم کے لئے قابل قبول بھی ہوا اور جہاں تینوں قومیں اس کو اپنے اپنے رنگ میں مقتدا سمجھیں وہاں وہ اکیلا تینوں قوموں کے مقتداؤں کا مظہر ہونے کی وجہ سے تینوں قوموں کی وحدت کا باعث بھی ٹھہرے اور اس طرح آپس کے اختلاف مٹ جائیں اور اس حکم اور عدل پیشوا کی سب اطاعت کریں اگر ایسا ہو جائے تو ہندوستان کے سارے دکھ کٹ جاویں اور سارے آپس کے جھگڑے مٹ جائیں اور ہندوستان کی ترقی اور بہبودی کے دن آ جائیں یہ سچ ہے کہ جو بات حضرت مرزا صاحب نے نکالی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے اور جیسا ان کو خدا نے وحی کی ہے کہ وہ کرشن مسیح اور مہدی ہیں۔ اگر اس کو لوگ مان لیں تو ہندوستان کے دن پھر جاویں اور لوگوں میں سچی مصالحت اور محبت اور گورنمنٹ سے سچی وفاداری پیدا ہو جائے اور پھر ہر ایک قسم کے فساد اور دکھ سے ہندوستان کو ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے۔ واقعی ہر ایک دکھ سے نجات کا ذریعہ اگر کوئی ہے تو وہ یہی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے دنیا کے آگے پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ بعض ایسے وجود دنیا میں بھی موجود ہیں۔ جو محض اپنی ذاتی وجاہتوں کے واسطے فرقہ بندیوں میں ہی خوش رہتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ اتفاق ہو اور دنیا کے دکھ کٹیں کیونکہ اگر ایسا ہوا تو پھر کس مپرسی کی حالت میں جا پڑیں گے اور یہی ان کو منظور نہیں۔

یہ تقریر سنکر مجھے نہایت مسرت ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ خیر اگر خود غرض وجود دنیا میں ہیں تو آپ جیسے عالی خیال لوگ بھی خدا کے فضل سے دنیا میں موجود ہیں۔ نیکی کے کام کے لئے سعی کرنے سے ہمت نہ ہارنی چاہیئے خدا تعالیٰ نیکوں کا مددگار رہتا ہے اور نیک آخر کامیاب ہوتے ہیں غرض اس ملاقات کا میرے دل پر خاص اثر ہوا اور ایمان بڑا تازہ ہوا۔ اے خدا کے برگزیدہ مسیح تجھ پر سلام۔ اے سچے نجات دہندہ تجھ پر سلام۔ تو نے جو کچھ عظیم الشان کام دنیا پر کئے ہیں وہ قیامت تک یادگار رہیں گے اور آسمان پر تارا ہو کر چمکیں گے۔ مگر آہ! آج قوم کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے۔ وہ نہیں دیکھتے نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔ مگر ان وہ جنکو خدا نے اپنے فضل سے بصیرت عطا فرمائی ہے۔ اب بھی وقت ہے۔ اے قوم آنکھ کھول دیکھ اور سمجھ ورنہ پیچھے پچھتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئیگا خدا کے مسیح نے کیا سچا شعر فرمایا ہے۔ ؎

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

راقم۔ ایک احمدی از بھیرہ

بدر خواتین

مورخہ ۳۰۔ اپریل کے بدر میں مکرم بھائی احمد حسین خان صاحب کا مضمون ذیل کے عنوان پر دیکھا (میاں بیوی میں کیسا سلوک ہونا چاہیئے) چونکہ اس کا ایک حصہ مستورات کے متعلق ہے دیکھکر مجھے خیال آیا کہ میں بھی اپنی ناقص سمجھ کے مطابق کچھ عرض کر ہی دوں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میرے قابل عزت بھائی ایڈیٹر صاحب اسے زرین بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مشکور و ممنون فرما دیں گے۔

سب سے اول تو محترم بھائی صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ گاہے گاہے اس غریب فرقہ کی خبر گیری کرتے رہتے ہیں اور جب کم فرصتی کے مرض سے افاقہ ہوتا ہے تو مستورات ...

مضمون اپنی دلچسپی کے لحاظ سے عمدہ تھا مگر جو انہوں نے پہلا سین یعنے تصویر کا دوسرا رخ دکھایا ہے وہ میرے تجربے اور مشاہدے کے بالکل برخلاف ہے مجھے تو کبھی یہ دیکھنے یا سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ کہ مرد بیچارا مصیبت کا مارا محنت مزدوری کر کے پیسے کما لائے تس پر بھی بچہ کو گودی میں اٹھائے اور چولھے کے پاس بیٹھ کر ہنڈیا پکائے ادھر بچہ روئے چلائے ادھر وہ بیچارا سالن میں چمچہ ہلائے بیوی پاس بیٹھی یوں ہی بڑبڑائے۔ بخدا میں نے یہ تماشا نہ دیکھا اور نہ (سوائے بھائی صاحب کی زبان کے) سنا۔ بالفرض اگر بھائی صاحب کو کبھی اس واقعہ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو معدودے چند والا معاملہ ہے جسکو ہم تصویر کا دوسرا رخ نہیں کہہ سکتے اور بیوی جو کہ اپنے شوہر کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتی ہے ضرور پاگل ہے۔ میں قسمیہ کہتی ہوں کہ اگر بچے پالنے کا بار عظیم مردوں کے سر پر پڑتا تو اس کی انجام دہی میں وہ سخت ہی بودے نکلتے۔ ان پرورش کے مشکلات کو پیش نظر رکھ کر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ ماؤں کے پاؤں تلے بہشت ہے۔ اس آزمائش میں ثابت قدم رہنا عورتوں ہی کا کام ہے اخیر میں بھائی صاحب نے یہی نتیجہ نکالا کہ فریق اول کیوں ایسا تند خو اور بد مزاج ہے اور فریق ثانی کیوں ایسا حلیم بنا رہے۔

آمدم برسر مطلب! اب میں یہ بتلانا چاہتی ہوں کہ میاں بیوی میں کیسا سلوک ہونا چاہیئے۔ میاں کا بیوی کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہیئے جو کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے حرم محترم کے ساتھ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اگر بیوی صاحبہ روٹی پکاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود آگ سلگا دیتے۔ غرض ذرہ ذرہ کام میں بیوی صاحبہ کو امداد دیتے۔ جب میں ہندو۔ آریہ۔ عیسائی مذہب پر نظر عمیق ڈالتی ہوں تو بے اختیار بلانے اسلام پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے کہاں ان کی حیا کش گناہ کا پیش خیمہ بے پردگی اور بے جا آزادی اور کہاں اسلام کا باعصمت اور باعزت رہنے کا عمدہ ذریعہ پردہ کون کہتا ہے مسلمان مستورات کے لئے پردہ قید ہے میرا دل تو یہی گواہی دیتا ہے کہ پردہ بلانے اسلام کا وہ بھاری احسان ہے جس کا ہم شکریہ نہیں ادا کر سکتیں اور جس کی نظیر کوئی اور مذہب نہیں دکھا سکتا۔ کہاں ہندوؤں اور آریوں کا مذہب کہ فرقہ اناث کو کشتنی سوختنی ... ذلیل سمجھا اور اون کی کتابوں نے ان کو دختر کشی اور ... کرنے کا سبق دیا کہاں اسلام کی پاک تعلیم کہ مرد اور عورت کو ایک جیسے حقوق عطا فرما دئے قرآن پاک نے دختر کشی وغیرہ کا قلع قمع کر دیا کیا انجیل دکھا سکتی ہے کہ اس نے عورتوں پر کیا کیا احسان کئے ہاں البتہ ایک احسان مذہب اسلام سے بڑھکر عیسائیت نے کیا ہے وہ کیا ہے بے جا آزادی جو ان کو خدا سے دور کرنے اور جہنم کے نزدیک کرنے کا بڑا عمدہ ذریعہ ہے وہ اسلام ہی ہے اور قرآن کریم ہی ہے جس کے فرقہ اناث پر ان گن عنایات ہیں۔ قرآن کریم نے مستورات کو باپ کی اور خاوند کی جائیداد میں حصہ دلایا ہے۔ کیا کوئی مذہب اس کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔

میاں اور بیوی کا آپس میں ایسا سلوک ہونا چاہیئے کہ وہ ہر وقت ایک دوسرے پر خوش رہیں کبھی کوئی رنجش اور بدمزگی درمیان میں آنے نہ پائے اور یہ تب ہی حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں آپس میں خالصاً لوجہ اللہ ہی نیک سلوک کریں بیوی اپنے میاں کی اس واسطے عزت اور محبت نہ کرے وہ مالدار خوبصورت یا ذی وجاہت ہے (کیونکہ مال وغیرہ کسی کی میراث نہیں) بلکہ وہ اس لئے اس کی عزت توقیر اور الفت کرے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور میں اپنے اللہ کو خوش کرنے

کے لئے میاں کی تابعداری کرے ہیں میاں اپنی بیوی کے ساتھ اس کی خوبصورتی یا اس کے باپ کے ذی مرتبہ یا اس کو زیادہ جہیز وغیرہ ملنے کی وجہ سے حُسن سلوک نہ کرے (کیونکہ یہ سب چیزیں عارضی اور جلدی ملیامیٹ ہو جانے والی ہیں) بلکہ وہ بھی چونکہ اللہ اور رسول کے احکام کی بجاآوری کیواسطے لطف اور مہربانی سے پیش آوے اور جو شخص محض اللہ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے لئے کسی کے ساتھ محبت اور سلوک کرتا ہے تو مولیٰ کریم اس کی محبت اور بھی دن بدن مستحکم اور مضبوط کرتا جاتا ہے۔ اور ان کے مابین کسی قسم کا فساد وغیرہ ہو ہی نہیں سکتا اور اکثر اوقات دیکھا ہے کہ قال اللہ اور قال الرسول پر چلنے والے میاں بیوی میں بغض اور عناد نہیں ہوتا اور وہ ایک دوسرے کے حقیقی خیرخواہ اور جانی دوست ہوتے ہیں ایک عورت اور مرد کے درمیان فساد ہونے کا سب سے بھاری سبب یہ ہے کہ دین سے بے بہرہ مردوں کو چونکہ عاقبت کا خیال نہیں ہوتا اور نہ ہی دل میں خوف خدا ہوتا ہے اور نہ ہی جزا سزا اعمال پر ایمان ہوتا ہے ان کے اکثر اوقات خیال ایسے خراب ہو جاتے ہیں جس کا عورت سخت نوٹس لیتی ہے کیونکہ خدا اور [illegible] نے ان دونوں کو ایک دوسرے کا محافظ بنایا ہے اور مرد کو [illegible] [illegible] جانی ہے اس فتنہ اور فساد کا موجب خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی ہے۔ دوسرا باعث فریقین کی ناچاقی کا یہ بھی ہوتا ہے کہ مذہب سے لاپرواہ مرد اپنی بیوی کو اس کے والدین کے متعلق طعنہ زنی کرتا ہے کہ انہوں نے مجھے عمدہ کپڑے نہیں [illegible] اس کے والدین کو برا بھلا کہتا ہے۔ جس کی برداشت عورت نہیں کر سکتی اور اس لعن و تشنیع کی بدولت ناچاقی تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور وہ اپنی عادت سے باز نہیں آتا اور نہ بندہ خدا اتنا سوچتا ہے کہ جن والدین نے اپنا پالا پلایا لخت جگر میرے حوالہ کر دیا ہے اور حسب توفیق جو کچھ میسر آیا ہے وہ بھی میری نذر کر دیا ہے اب میں ان بیچاروں کو برا کہوں اور غریب عورت کو جس نے آتے ہی اپنا تن من دھن مجھ پر نثار کر دیا ہو اور جس نے ماں باپ بہنوں بھائیوں اور خویش و اقربا کو ایک میری جان کے پیچھے پس پشت ڈال دیا ہے کیوں اذیت پہنچاؤں۔ مگر یہ اس کی بے دینی کا قصور ہے ورنہ ہمارے بشیر و محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والثنا ر تو تاکیداً فرما گئے ہیں کہ بیوی کو اس کے میکے کی بابت بالکل کچھ نہ کہو۔ میں دعوے سے کہتی ہوں۔ کہ دیندار میاں بیوی میں کسی طرح کی ناچاقی و تورع میں آ ہی نہیں سکتی۔ علاوہ بریں مستورات کو بھی اپنے شوہروں کی اعلےٰ درجہ کی تابعداری کرنی چاہیئے اور اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ خاوند کی خدا اسی نافرمانی اور بے ادبی دوزخ میں لے جانے کے لئے کافی ہوتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے کہ اگر خدا کے بعد اگر کسی اور کو سجدہ کرنا درست ہوتا تو عورت کو اللہ تعالیٰ حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت اور بزرگی دی ہے اور ان کو تاکید کی ہے کہ ان زیر دستوں پر نظر عنایت رکھا کریں اس زمانہ میں جب کہ فرقہ اناث پر بے جا ظلم تعدی ہونے لگی اور ان کو پاپوشوں سے نسبت دی جانے لگی تو خداوند کریم نے مسیح موعود کو وہی رسولی اخلاق دے کر دنیا میں بھیجا اور اس نے اس فرقہ کی عین موقعہ پر دستگیری کی۔ میاں بیوی میں جیسا سلوک ہونا چاہیئے تھا اس کا عملی نمونہ دکھایا۔ میں نے سنا ہے کہ حضرت اقدس ساری عمر میں ایک دفعہ ام المومنین کو ذرا غصے ہوئے ہیں جس کا انہیں اب تک رنج ہے اس سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ کہاں جاہلوں کا مارنا پیٹنا اور کہاں حضرت [illegible] ذرا رنجیدہ ہونا پچھتانا۔

[illegible] دعوے سے کہتی ہوں کہ جس شخص میں احمدیت پوری سرایت کر گئی ہو اس کی بیوی کبھی اس سے ناخوش نہیں ہوتی کیونکہ وہ بموجب حکم خدا رسول اور امام زمان کے اس کے حقوق کی نگرانی کرتا ہے جس سے کوئی بے لطفی پیدا ہونی ممکن ہی نہیں۔

میری پیاری بہنو!! اگر تم چاہتی ہو کہ تمہیں دنیا میں ہی بہشت مل جاوے تو رو رو کر بدرگاہ مجیب الدعوات دعائیں مانگو کہ تمہارے خاندوں کو امام برحق شناخت حاصل ہو اے میرے دینی بھائیو! اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے گھروں کے تمام جھگڑے اور فساد رفع ہو جاویں اور یہاں جنتی زندگی شروع ہو اپنے تئیں کامل دینداری کا نمونہ بنا دو اور اس امام الزمان کی پوری پوری پیروی کرو تاکہ سب مشکلات دور ہوں اور بیوی بچوں کی طرف سے ذرہ بھی تکلیف نہ پہنچے خداوند ذوالجلال ان میری عاجزانہ گذارشوں پر ہر ایک کو کاربند ہونے کی توفیق عنایت کرے۔ والسلام

: آمین ثم آمین

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ

یہ نظم میرے عزیز دوست صاحبزادہ بشیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے خیالات میں بگت دے

بتلاؤ یہ کیا ہو رہا ہے
یہ کیسا شور و غوغا ہے یہ کیا ہے
تکبر کی یہاں ہر سُو وبا ہے
ہر اک شوخی میں ایسی بڑھ گیا ہے

تجھے اے بے خبر دنیا یہ سے
کہ اس دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے
سنبھل جا سرکشی سے باز آ جا
کہ آیا ایک مرد باخدا ہے

اُتر آیا ہے عیسیٰ آسمان سے
پتہ کچھ ہے تجھے کیا ہو رہا ہے
منور کر دیا تجھ کو خدا نے
دیا اللہ نے تجھ کو دیا ہے

یقیناً آ رہا وہ دن ہی اک دن
کہ دیکھا [illegible] مقتدا اک میرزا ہے
مسیحا میں ہوں بیمار محبت
شفا دے تیرے ہاتھوں میں شفا ہے

فدا ہو جاں ہماری تیرے در پر
یقیناً تو بروز مصطفےٰ ہے
میں اب تشنہ لبی سے مر رہا ہوں
پلا جلدی اگر کچھ ساقیا ہے

خدا کا برگزیدہ تو ہے لاریب
لقب تیرا ہوا خیرالوریٰ ہے
ترے خادم نہ کیونکر پائیں عزت
پلا ان کو جو تجھ سا رہنما ہے

بڑا رتبہ خدا نے تجھ کو بخشا
ہُوا منکر کا تیرے روسیہ ہے
نہ کیوں کافور ظلمت کفر کی ہو
کہ تو بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ ہے

بھنور کا ڈر ہے کچھ بھی نہیں ہے
کہ اس کشتی کا تجھ سا ناخدا ہے
غرض کیا خوبیاں تیری بیاں ہو
مس جاں کے لئے تو کیمیا ہے

ترے دشمن کو پہونچے کیوں نہ ذلت
حمایت میں ہوا تیری خدا ہے
مخالف تیرے اندھے ہو گئے ہیں
دلوں پر بھی اندھیرا چھا گیا ہے

مراسلت

برادر اکمل قدر مکمل ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
نظم لاہور کی قدر دانی کا تشکریہ ہے یہ چند اشعار جو بدیہتاً و
ارتجالاً موزون ہوگئے اور کسی خاص ولولہ مین زبان پر آگئے
بین تدر مین چھاپ دیجئے اور یہی وقتاً فوقتاً خدمت ہوتی
رہیگی ۔ خاکسار ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

اے اکمل نکتہ دان سلامت
اے بلبل نغمہ خوان سلامت

لاہور کی نظم چھپ گئی ہے
کہتا ہون بصد زبان سلامت

تا دیر رہین مرے سخن کے
اللہ یہ قدر دان سلامت

سنتا رہون صد مبارک اون سے
کہتے رہین مہربان سلامت

عیسٰے کا بیان ہے جان ایمان
ایمان بجا ہے جان سلامت

تاثیر دم مسیح ہے مین
زندہ ہون ۔ مرا بیان سلامت

کہتا ہون و فور عشق مین مین
اے عیسیٰ نوجوان سلامت

انوار شباب لوٹ آئین
حسن رخ دلستان سلامت

زندہ رہے تیرا نام تا دیر
اسلام کی آستان سلامت

قندیل بہشت مین رہے جان
فردوس کا آشیان سلامت

اللہ رہے وہ زور بازو
اللہ کے پہلوان سلامت

دائم رہین جانشین ترے
اے مہدیٔ خوش بیان سلامت

غالب رہین تیرے نام لیوا
پیرو ترے میری جان سلامت

ہو جلوہ نور دین جہان مین
اسلام کا شمعدان سلامت

مہدی کا یہ راز دان سلامت

قائم رہے باہمی اخوت
یہ مجمع دوستان سلامت

آباد رہے زمین اسلام
جب تک رہے آسمان سلامت

چھایا رہے ہم پہ ابر رحمت
رحمت کا یہ سائبان سلامت

آسیب خزان کفر سے ہو
ایمان کا گلستان سلامت

چشم بد غیر سے ہمیشہ
ہو گلشن قادیان سلامت

ثاقب نہ عدو رہے نہ اس کا
یہ تیر نہ یہ کمان سلامت

ایک نئی نظم

یہ نظم میان محمود کی ہے ۔ اسی
نامکمل ہی ہین پیش کرنے سے میرا یہ مقصد ہے تا لوگ دیکھین
کہ شاعری کو بطور پیشہ نہین اختیار کیا گیا بلکہ جب کبھی قلب پر خاص
کیفیت طاری ہوتی ہے تو اس کا اظہار کر لیا جاتا ہے اور پھر یہ
خیال نہین ہوتا کہ اسے مکمل ہی کرنا ہے ۔

یا الٰہی رحم کر اپنا کہ مین بیمار ہون
دل سے تنگ آیا ہون اپنی جان سے بیزار ہون

بس نہین چلتا تو پھر مین کیا کرون ناچار ہون
ہر مصیبت کے اٹھانے کے لئے تیار ہون

ہوگئی ہین انتظار یار مین آنکھین سپید
اک بت سیمین بدن کا طالب دیدار ہون

کرم خاکی ہون نہین رکھتا کوئی پروا مری
دشمنون پر مین گران ہون دوستون پر بار ہون

کچھ نہین حال کلیسا و صنم خانہ کا علم
نشۂ جام مے وحدت مین مین سرشار ہون

اس کی دوری کو بھی پاتا ہون مقام قرب مین
خواب مین جیسے کوئی سمجھے کہ مین بیدار ہون

کیا کرون جا کر حرم مین مجھ کو تیری ہے تلاش
دار کا طالب نہین ہون طالب دیدار ہون

صبر و تمکین تو الگ دل تک نہین باقی رہا

راہ الفت مین لٹا ایسا کہ اب نادار ہون

اب تو جو کچھ تھا حوالہ کر چکا دلدار کے
وہ گئے دن جبکہ کہتا تھا کہ مین دلدار ہون ۔

ایک پرانی نظم

یہ نظم مدت سے لکھی ہوئی میرے بستے مین پڑی ہوئی تھی ۔

مین اپنے بخت پہ کس واسطے نہ ناز کرون
جناب حق مین نہ کیون خم سر نیاز کرون

حضور مہدی آخر زمان نصیب ہوا
تو نغمہ ہائے طرب کس لئے نہ ساز کرون

نہ ہو خلاف شریعت تو ہے مری مرضی
مین اپنے کعبۂ دل کی طرف نماز کرون

اگر حوادث ارض و سما ستائین مجھے
تو دار امن و امان ملجاؤ ملاذ کرون

ہزار سال کیا تیرہ سو برس کے بعد
نبی کا چہرہ جو دیکھا تو کیون نہ ناز کرون

خدا کے فضل سے اک ناخدا ملا ہے مجھے
نہ چاہیئے مجھے اندیشۂ جہاز کرون

علو شان جو عرش عظیم تک پہونچی
مین کس زمین مین تری مدح اب طراز کرون

مقابلہ مین ترے آگیا جو کوئی حریف
اسے نصیحت لئے ترک مین ممتاز کرون

سنائین آپ کو کچھ اپنا حال زار مگر
خلاف شیوہ عشاق کشف راز کرون

گنوا کے صبر کی مفتاح پر تو ٹھیک نہین
در شکایت غمہائے قلب باز کرون

ملال طبع کا خطرہ ہے ورنہ ذوق سخن
یہ چاہتا ہے ابھی اور کچھ دراز کرون

مرا ہو مسکن و مدفن اسی جگہ یارب
جو کوئی آز کرون مین تو پھر یہ آز کرون

ہے ابتدا سے حقیقت پسند طبع میری
کبھی پسند نہ مین مسلک مجاز کرون

بروز کہ مدینہ ہے قادیان موجود
غریب ہو کے مین سطے کیون رہ حجاز کرون

دعا کرو کہ ہو نیکی کے کرنیکی توفیق
بدی سے صحبت بد سے مین احتراز کرون

ثناء اللہ کی پریشانی

اہل حدیث مورخہ ۲۹ - مارچ ۱۹۰۷ء کے مضمون کا جواب ایڈیٹر الحکم نے الحکم مورخہ ۳۱ - مارچ ۱۹۰۷ء میں دیا ہے جس کا جواب الجواب مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۱۹ - اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث میں اس طرح سے دیا ہے کہ الحکم کی عبارت نقل کرکے اس کے مختلف فقروں یا الفاظ پر نمبر لگائے ہیں اور ان نمبروں کی پابندی کے ساتھ مختلف ریمارکس کئے ہیں اپنے مضمون نمبر ا میں یہ ظاہر کرچکا ہوں کہ ان سلسلہ مضامین میں مولوی صاحب کے دیگر اعتراضات کا جواب اس وقت نہیں دونگا صرف حضرت صاحب کی وفات کے متعلق مضمون پر بحث کرونگا اسی لئے الحکم مطبوعہ ۳۱ مارچ کا صرف اسی قدر ضروری حصہ نقل کرنا چاہتا ہوں جس پر مولوی صاحب کے نوٹ مضمون اور ان کے متعلق ہیں اور باقی وہ تمام نوٹ جن میں بے جا طعن وطعن غیر متعلق فضول گوئی یا گالی گلوچ شامل ہیں ترک کردیتا ہوں - الحکم کی عبارت حسب ذیل ہے جو اہلحدیث کی عبارت نقل کرنے کے بعد بطور جواب لکھی گئی تھی اس مضمون پر مجھے بے جا طعن وتشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان نہ رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو تیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت مرزا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں اس مضمون کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کرلیا ہے وہ بے شک قسم کھاکر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی حالت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا سے مانگیں - لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کی جو ہمیشہ ثناء اللہ سے ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کرکے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپکر شائع ہوجائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب شائع ہوجائے گی اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو سے سوا آسمانی نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیجدی جاوے گی اور وہ اس کو اول سے اخیر تک بغور پڑھ لے - اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جسمیں ہم یہ ظاہر کردینگے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کرلیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین اسی طرح مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین مولوی ثناء اللہ نے اس مضمون کی نقل کرتے ہوئے مختلف جگہ نمبر لگائے ہیں جن کی کل تعداد ۹ ہے ان میں سے صرف نمبر ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۸ - ۹ کو مضمون زیر بحث سے تعلق ہے - انہیں کو میں نقل کرتا ہوں - نمبر اول دوم سوم چہارم میں آپنے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے کیونکہ میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ آپنے یا آپکے حکم سے آپکے تابعدار مرید ایڈیٹر الحکم نے مجھ کو قسم کھانے کے لئے کہا جس کو میں نے منظور کیا مگر افسوس ہے کہ میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین متقابلہ پر قسمیں کھائیں - حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا ذرا ہوش سے سنیئے - اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے میں نے جو کہا ہے وہی کہیئے . . . . دروغگوئی سے کام نہ لیجئے - میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا نہ میں نے آپکو دعوت دی ہے بلکہ آپکی دعوت کو منظور کیا ہے - نہ میں نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا ہے - قسم اور ہے اور مباہلہ اور ہے - قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گوؤں کا کام ہے اور کسی کا نہیں"

نمبر ۸ - میں بھی آپنے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا ہے - خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کردیا - اے جناب ہم نے آپکو کب قسم کھانے کے لئے کہا ہم تو نہ آپ کو قسم کھلاتے ہیں نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں - خواہ آپ تیر ترکے پر . . . . . رکھدیں - ہمیں تو قرآن میں آپ کی قسم پر اعتبار کرنے کے لئے منع کیا گیا ہے پھر ہم آپ کو کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں ہاں آپنے ہم کو قسم کھانے کو کہا اسلئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں

نمبر ۹ - بھی فضول ہے - ہم تو اسی وعدہ پر قائم ہیں جو ہم نے ۲۹ - مارچ کے اہلحدیث میں شائع کیا ہے جس کو آپنے بھی منظور کیا - زائد باتوں کو ہم آپ کی فضول گوئی جانتے ہیں جب کتاب آپ کی نکلے گی تو اس کا جواب بھی دیا جائیگا سردست تو جہاں سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپکے کہنے کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں - قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ دیئے ہیں اور آپنے منظور کرلئے ہیں - باقی فضول"

ان ریمارکس کے اخیر میں مولویصاحب اپنے کل مضمون کا لب لباب مفصلہ ذیل الفاظ میں لکھتے ہیں - مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اس کو یاد کیجئے اس کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں مگر پہلے یہ بتادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا - کیونکہ تمہارا تجربہ ہوچکا ہے - کہ تم معمولی معمولی واقعات کو اپنی پیشگوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو"

ثناء اللہ کے اس جواب کو جب ناظرین پورے غور سے پڑھیں گے تو انکو معلوم ہوجائے گا کہ کل کا لب لباب ان فقروں میں ہے - جن پر میں نے خط کھینچدیا ہے - یعنے یہ کہ مولویصاحب نے مباہلہ کے لئے نہیں بلایا ہے مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں اور اس کا نتیجہ بھی ابھی تک ان کو نہیں بتلایا گیا ہے اس لئے وہ دریافت کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا -

اب ناظرین کو چاہیئے - کہ میرے سابقہ مضمون نمبر ا اور اس کو ملاکر غور کریں اور دیکھیں - کہ اوّلاً مولویصاحب کو بالمقابل قسم کے واسطے بلایا تھا اور صاف الفاظ میں لکھا گیا تھا - کہ تا معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کس کی حمایت کرتا اور کس کی قسم کو سچا کرتا ہے - اس کے جواب میں مولوی صاحب نے بھی الحکم اہتم والے مباہلہ کے دعوے کو منظور کرلیا تھا لیکن اب وہ مباہلہ کی تعریف بیان کرکے مباہلہ سے انکاری ہیں لیکن ناظرین کو یہ معلوم کرکے تعجب ہوگا کہ آگے چل کر مولوی صاحب نہ اپنی اس تعریف کا جو انہوں نے مباہلہ کی بابت خود بیان کی ہے کچھ لحاظ کریں گے اور گو ابھی تک وہی کہتے

ہیں کہ ہمیں اس کے نتیجہ سے اطلاع دو اور اسی کو پھر دہرائیں گے لیکن اپنے ان بیانات پر بھی وہ قائم نہیں رہیں گے اور خود ان کی اپنی تحریرات ان کی پریشانی کا ثبوت دیں گی جو غور کرنے والوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا اور وہ سمجھ لینگے کہ مامور کے مخالف کس حالت میں گرفتار ہیں۔

اشتہار مطبوعہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء جو الحکم مورخہ ۱۰- اپریل اور بدر میں بھی حضرت صاحب کی طرف سے شائع ہوا تھا اور جس کی سرخی تھی "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" وہ اشتہار ہے جس کی بنا پر ثناء اللہ نے حضرت صاحب کی وفات کے متعلق یہ اشتہار نکالا ہے جو میرے اس مضمون کا محرک ہوا ہے۔

۲۶- اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں "قادیانی کرشن جان شہر اچھڑاتے ہیں" کے سرخی سے ثناء اللہ صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں چند تمہیدی فقروں کی بعد حضرت صاحب کے مذکورہ بالا اشتہار کو نقل کیا گیا تھا اور پھر اس کا جواب مختلف نمبروں میں دیا تھا۔ اس مضمون کے تمہیدی الفاظ مفصلہ ذیل ہیں۔

"کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کے واسطے بلایا جس کا جواب اہل حدیث ۱۹- اپریل ۱۹۰۷ء میں مفصل دیا گیا جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ میں حسب اقرار خود تمہارے کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ تم پہلے بتلا دو۔ کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہوگا اس کے جواب میں کرشن جی نے ایک اشتہار دیا ہے جو بقول شخصے سوال از آسمان جواب از ریسمان" یہ ہیں مولوی صاحب کے تمہیدی فقرے اصل مضمون پر بحث کرنے سے پہلے ان تمہیدی فقروں کی ہم پڑتال کرنا چاہتے ہیں۔ اس جگہ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ جس کا جواب انہوں نے اہل حدیث ۱۹- اپریل ۱۹۰۷ء میں مفصل دیا ہے۔ لیکن جس جواب کا اس جگہ حوالہ دیا گیا ہے اور جس کی نقل میں سابقہ نمبر ۲ میں دے چکا ہوں اس میں صفحہ ۷ کالم ۱ سطر ۲۲ پر یہ فقرے بطور جواب کے موجود ہیں "میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں۔ حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مباہلہ پر قسمیں کھاویں وغیرہ وغیرہ"۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ کسی واقعہ کا نام اگر ہم مباہلہ رکھیں تب تو ثناء اللہ کے نزدیک جھوٹے بے ہوش بدحواس اور خبطی بنیں۔ لیکن ثناء اللہ ایک ہی ہفتہ کے بعد اسی واقعہ کو مباہلہ بیان کرے تو اپنے واسطے کوئی نام تجویز نہ کرے کیا ہی مولویت ہے۔ اب ثناء اللہ کو چاہیئے کہ ان میں سے نصف نام ہی اپنے واسطے تجویز کر کے شائع کر دے تاکہ ہر ایک شخص اس کی ایمانداری کا قائل ہو سکے۔ ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ جھوٹا بے ہوش بدحواس اور خبطی جو مباہلہ کا لفظ کہنے کے سبب سے وہ استعمال کر چکے ہیں ان میں سے کون کون سے معزز نام اپنے واسطے تجویز کرتے ہیں اور اس اختلاف کو کس طرح اٹھاتے ہیں۔ ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان تمہیدی الفاظ میں ثناء اللہ نے مباہلہ کا لفظ سہواً نہیں لکھا ہے بلکہ اس کے مضامین پڑھنے سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ اس شخص کی عادت ہے۔ کہ ہمارے متعلق جس مضمون پر قلم اٹھاتا ہے اس میں جس موقعہ پر گالیاں دینے اور لعن طعن کرنے کا اسے موقعہ مل سکتا ہے وہ کسی موقعہ کو ادنیٰ نہیں رکھتا ہے۔ اولاً چونکہ ایڈیٹر الحکم نے مباہلہ کا لفظ استعمال کیا تھا اور جیسا کہ مضمون نمبر اول میں میں ظاہر کر چکا ہوں کہ اصل ان کا ایسا لکھنا بجا تھا لیکن اس ٹکسالی مولوی نے جو ہر قسم کی نکتہ چینیوں کا ٹھیکیدار ہے اس بات کو گوارا نہ کیا اور کسی قدر گالیاں دینے کے بعد لکھا کہ تم اس کا نام مباہلہ کیوں رکھتے ہو۔ مباہلہ کی تعریف تو یہ ہے۔ لیکن دوسرے ہی ہفتہ میں جب کہ واقعات وہی تھے اس مضمون پر پھر لکھنے بیٹھے تو گالیاں دینے کیواسطے کچھ اور خیال دماغ میں پیدا ہوا جس کے سبب سے جھٹ اسی معاملہ کو مباہلہ بنا دیا۔ ثناء اللہ اپنی اس خلاف بیانی کو انشاء اللہ تعالےٰ ہرگز رفع نہیں کر سکے گا اس لئے کہ اس کا سبب سوائے مامور من اللہ کی مخالفت کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ ثناء اللہ نے تحریرات میں میں دیکھتا ہوں کہ عرصہ دراز سے یہی رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس موقعہ پر بھی اس نے یہی خیال کر لیا ہوگا کہ جو جی میں آوے لکھتے جاؤ۔ کون میری تحریر کی اس قدر گہری نظر سے پڑتال کرنے بیٹھے گا لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ الٰہی ارشاد "انی مہین من اراد اہانتک" بالکل سچ ہے اور اپنے اپنے وقت پر ہر حصے دار کو اس میں سے حصہ مل جاتا ہے اور اسی طرح سے ملتا رہیگا ورنہ اس کو غور کرنا چاہیئے کہ جس حالت میں وہ خود ہی مباہلہ کی تعریف بیان کر کے ہمیں گالیاں دے چکا تھا۔ اور اس کی بیان کردہ تعریف کے موافق دوسرے واقعات بھی پیش نہیں آئے تھے تو صرف ایک ہی ہفتہ کے بعد کس طرح سے یہ کہدیا گیا کہ (خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا)۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ کے مخالف اور مقابل کو ذلیل کرنے کے واسطے خود انہی کے ہاتھوں سے کیسے کیسے سامان مہیا کرا دیتا ہے۔ ایک دفعہ اور میں مولوی صاحب سے کہتا ہوں کہ اپنی تحریرات میں جا بجا حضرت صاحب کے اختلافات (اپنے زعم کے موافق) آپ نے بیان کئے ہیں میں ان میں سے ان چند اختلافات پر جو مضمون رسالہ کے سلسلہ کے میں لکھ رہے تھے۔ روشنی ڈالوں گا۔ لیکن آپ نے الحال صفحہ مل سے غور کریں کہ جا بجا حضرت صاحب کی بابت ظاہر کیا ہے کہ بڑھاپے کے سبب سے مخبوط الحواس ہے اس لئے ایسے اختلافات ظہور میں آتے ہیں لیکن آپ تو نوجوان ہیں اس لئے مخبوط الحواس بھی نہیں ہو سکتے پھر اس پریشانی کی کیا وجہ ہے۔ محض اس سبب سے کہ آپ اس اختلاف کا سبب سہو بیان کریں اور ہمیں دوبارہ اس پر کچھ لکھنے کی ضرورت پیش آوے ہم یہ بھی ظاہر کر دیتے ہیں کہ مذکورہ بالا کے علاوہ مفصلہ ذیل مقامات پر بھی انہی واقعات کو آپ نے مباہلہ کے نام سے تعبیر کیا ہے گو آپ کی تعریف بیان کردہ کے مطابق مباہلہ اس وقت تک نہیں ہوا تھا۔

مرقع بابت اگست ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴ سطر ۴ پر لکھا ہے کہ آپ نے مجھے مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ پھر اہل حدیث مطبوعہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۷ پر لکھا ہے "ہمارے مباہلہ کا اثر آپ پر پورا ہوا۔"

پھر اشتہار مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۰۸ء پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے کسی مخالف سے ایسا کھلا مباہلہ نہیں کیا تھا۔

ثناء اللہ کو یہ ضرور چاہیئے کہ جب ان اختلافات کو مٹانے کی کوشش کرے تو ساتھ ہی اپنے اون الفاظ کو جن میں مباہلہ کی تعریف بیان کی ہے اور دوسرے ہمارے بیان کردہ امور کو مدنظر ضرور رکھے تاکہ نتیجہ فیصلہ کن ہو۔ صرف مرقع یا اہل حدیث کے ناظرین کو خلاف واقعہ بیانات سے خوش کر دینا مدنظر نہ ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے مذکورہ بالا تمہیدی فقروں میں ایک اور بات بھی بحث طلب ہے اور وہ یہ ہے کہ مولویصاحب کو ابھی تک اس حلف یا مباہلہ کے نتیجہ سے اطلاع نہیں دیگئی ہے اسی وجہ سے وہ دریافت کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا میں اس کے متعلق بھی آگے چل کر بحث کرونگا اس وقت سرسری طور پر صرف اس لئے میں نے اس بات کو ظاہر کر دیا ہے کہ ناظرین اس بات کو ذہن نشین رکھیں تاکہ اصل موقعہ پر صحیح نتیجہ پر وہ بہ آسانی پہونچ سکیں۔ اور ثناء اللہ کی پریشانیوں کو دیکھ کر اس سے عبرت حاصل کریں۔

اب میں پھر اصل مقصد کیطرف رجوع کر کے ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا تمہیدی فقروں کے بعد مولویصاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو نقل کیا ہے چونکہ وہ اشتہار الحکم اور بدر کے ذریعہ شائع ہو چکا ہے اس کو دوبارہ اس جگہ نقل کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے مولویصاحب کے جواب کی ضروری حصہ کو آیندہ مضمون میں نقل کر کے مفصل بحث کرونگا۔

حضرت صاحب کے اشتہار مورخہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کا جواب مولویصاحب نے ۲۶- اپریل ۱۹۰۷ء کے اہلحدیث

مین ۷ نمبرون مین لکھا ہے ان مین سے نمبر چہارم پنجم اور ششم جو بالکل فضول ہین اور ان کی طرف توجہ کرنے کی چندان ضرورت نہین ان کو ترک کرنے کے بعد باقی جواب مولویصاحب کا حسب ذیل ہے۔ جواب اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہو خلاصہ یہ ہے کہ کرشن جی دعا کرتے ہین کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مرجائے اس جواب مین آپ نے کئی طرح سے دجل اور فریب سے کام لیا ہے اوّل یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھسے نہین لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کردیا۔ دوم یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام کے شائع نہین کیا بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیشگوئی نہین ہے بلکہ محض دعا کے طور پر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تم مرگئے۔ تو تمہارے دام افتادہ خس کم جہان پاک کہہ کر یہ عذر کرین گے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہین تھا بلکہ محض دعا تھی یہ بھی کہدینگے۔ کہ دعائین تو بہت سے نبیون کی بھی قبول نہین ہوئی بلکہ وہ آپ ہی کی دعائن مین بہت سی مثالین دیدین گے کہ قبول نہ ہوئین۔ آپنے ۳ سال کے اندر فیصلہ ہوجانے کی دعا کی تھی یہ جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپنے لکھا تھا کہ اگر یہ قبول نہ ہوئی تو مین آپ کو کافر مردود و کذاب اور دجال سمجھونگا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر مین ہوچکی ہے۔ سوم یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر مین مرگیا تو میرے مرنے سے اور لوگون پر کیا حجت ہوسکتی ہے جبکہ مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم مولوی اسمٰعیل علی گڈہی اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مرگئے۔ تو کیا لوگون نے آپکو سچا مان لیا ہے ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہوگیا تو کیا نتیجہ۔

ہفتم۔ آپنے اپنے پہلے گذشتہ مضمون مندرجہ اہلحدیث ۱۹۔ اپریل کو فقرہ نمبر ۴ مین لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہین اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت مین نہ پڑے۔ مگر اب آپ کیون میری ہلاکت کی دُعا کرتے ہین۔ مرزائیو تبلاسکتے ہو یہ تناقض اور تخالف کیون ہے ایک ہی ہفتہ مین اتنا اختلاف کیون پیدا ہوا ہے لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً"

مذکورہ بالا جواب کے اخیر مین مولویصاحب نے اپنے کل مضمون کا خلاصہ اور نتیجہ وغیرہ بیان کیا ہے جسپر مجھے زیادہ وضاحت سے بحث کرنی ہے اس لئے اول مین مذکورہ بالا جواب پر نمبروار مختصراً بحث کرتا ہون تاکہ ناظرین ساتھ ساتھ واقعات کو اچھی طرح سے سمجھتے جاوین

اوّل۔ میرے سابقہ مضامین مین ناظرین دیکھہ چکے ہین کہ اہلحدیث مورخہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۰۷ء مین مولویصاحب نے کس قدر مستعدی ظاہر کرکے لکھا تھا کہ انہین ہمارے سامنے لاؤ۔ جس نے رسالہ انجام آتہم مین مباہلہ کے واسطے درخواست دی تھی مباہلہ کے لئے اسی مستعدی کو دیکھکر حضرت صاحب کیطرف سے اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا گیا تھا تاکہ اسی طرح سے ثناء اللہ بھی بالمقابل اپنی قسم کو شائع کردے مولوی صاحب کی اس مستعدی کی تردید یا مزید تشریح جو مولوی صاحب کو بعد مین سوجھی تھی حضرت صاحب کو ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا اشتہار شائع کرنے سے پہلے نہین پہونچی تھی اس لئے مولویصاحب کی ترمیم کردہ خیالات کے موافق کسی منظوری کی ضرورت نہین تھی اس مین شک نہین ہے کہ الحکم ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۷ء کا جواب دیتے ہوئے مولویصاحب نے ۱۹۔ اپریل کے اہلحدیث مین انجام آتہم والی دعوت مباہلہ کا ذکر ترک کرکے یہ ضرور لکھا تھا۔ کہ ہم آپ کی قسم کا اعتبار نہین کرتے اور نہ آپ کو قسم کہلاتے ہین اور یہ مباہلہ نہین ہے بلکہ مین (ثناء اللہ) قسم کہانے پر آمادہ ہون۔ لیکن حضرت صاحب کا ۱۵۔ اپریل کا اشتہار الحکم مطبوعہ ۱۷۔ اپریل کے ہمراہ یعنے ثناء اللہ کے ۱۹۔ اپریل والے مضمون سے پہلے جسمین اپنی ترمیم کردہ شرط ارادہ کو شائع کیا تھا قادیان سے شائع ہوچکا تھا یہی وجہ تھی کہ مولویصاحب کے ان جدید خیالات کی بابت اس اشتہار مین اشارہ تک بھی نہین ہے۔ دوم۔ یہ حضرت صاحب کی صداقت کا نشان ہے کہ ہمیشہ جب الہام کے ذریعہ سے کسی سے مباہلہ کرتے تھے تو اس کا ذکر بھی کردیتے تھے اور اس موقعہ پر چونکہ الہام الٰہی نہین ہوا تھا اسلئے صاف طور پر اس کا بھی اظہار کردیا۔ اب رہی آپ کی یہ نکتہ چینی کہ یہ کارروائی چونکہ الہام کی بناء پر نہین ہے اس لئے حجت نہین ہوسکے گی یہ اس وقت درست ہوتی جبکہ آپنے اُن پیشگوئیون پر جرح وقدح نہ کی ہوتی جو الہام کی بناء پر کی گئی تہین اور پوری بھی ہوگئی تہین رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیونپر عیسائی مصنفون نے بہت کچھہ نکتہ چینیان کی ہین لیکن اگر ان کی نکتہ چینیون سے آپ کی اعتراضات کا مقابلہ کیا جاوے تو معلوم ہوجاوے کہ آپنے ان کے بھی کان کاٹے ہین اور آپکا نمبر ان سے کئی درجہ آگے ہے۔

سوم یہ آپکی خوش فہمی ہے دنیا مین آجتک کبھی کسی نبی کے ساتھ ایسا نہین ہوا کہ اس کی پیشگوئی سے تمام نے ان کو سچا مان لیا ہو البتہ بہت سے سعید ہر ایک واقعہ سے فائدہ اٹھالیتے ہین یہی حال ڈوئی وغیرہ کی پیشگوئی کا ہے کہ بہت سی سعید روحون نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ البتہ راستی کے دشمنون اور نکتہ چینی کے ٹھیکیدارون نے نہ کبھی پہلے فائدہ اٹھایا اور نہ اب فائدہ اٹھاسکتے ہین۔ ہفتم اس نمبر کو فضول سمجھہ کر میرا ارادہ تھا کہ اسے ترک کردون اسلئے کہ مضمون رواں سے اسکو کچھہ تعلق نہین ہے لیکن مولویصاحب نے اس مین احمدیون کو خاص طور پر مخاطب کرکے جواب طلب کیا ہے اسلئے مینے ضروری سمجھا کہ ان کی خاطر سے ناظرین پیان کی مولویانہ منطق کا اظہار کردیا جاوے تاکہ ہمارے متضاد مضامین پیش کرکے مولویصاحب جو بغلین بجایا کرتے ہین ان کا نمونہ بھی معلوم ہوجاوے کہ وہ کس حیثیت کے ہوتے ہین۔

ایڈیٹر الحکم نے لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہین انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت مین نہ پڑے اسپر مولویصاحب لکھتے ہین کہ آپ کیون میری ہلاکت کی دعا کرتے ہین گویا الحکم کی اس تحریر اور حضرت صاحب کی دعا مین باہمی تخالف ہے اس کا جواب یہ ہے، کہ رحمۃ للعالمین کی بھی بڑی خواہش تھی کہ کوئی شخص ہلاکت مین نہ پڑے لیکن جب راستی کے دشمنون نے تلوار اٹھائی اور تلوار کے ذریعہ سے ہلاک کرنا چاہا تو مجبوراً رحمۃ للعالمین کو بھی مقابلہ کے لئے تلوار اٹھانی پڑی جسکے ذریعہ سے انکی ہلاکت واقع ہوئی اگر مولویصاحب اسوقت موجود ہوتے تو ضرور اعتراض کرتے کہ رحمۃ للعالمین ہوکر لوگونکو تلوار سے ہلاک کیون کرتے ہو مولویصاحب یاد رکھیں اس خدا کے رسول کی یہی خواہش رہی اور ضرور رہی کہ کوئی ہلاکت مین نہ پڑے۔ کفر کے فتوے۔ مال غصب کرلینے اور خدا جانے کیسے کیسے فتوے اس کے متعلق لگائے ایک عرصہ تک معمولی طور پر جواب دئیے گئے تاکہ حجت پوری ہو اور کوئی ہلاکت مین نہ پڑے لیکن جب ہلاک کرنے کے لئے قلم اور زبان کے استعمال کرنے کا کوئی پہلو اس کے مقابلہ مین باقی نہ رکھا گیا تو مجبوراً دوسری طرز پر زبان اور قلم ہی سے مقابلہ کرنا پڑا۔ اور اس طرح سے انبیاء کے رحیم وکریم ہونے

سلہ اگرچہ یہ فقرہ اس قابل نہین کہ اس کیطرف توجہ کیجاوے لیکن دکہانا صرف یہ ہے کہ یہ ناخدا ترس مولوی کس قدر ظالم طبع اور اعتراضات کا ٹھیکیدار ہے کہ کسی حالت مین بھی نکتہ چینی کئے بغیر نہین رہ سکتا ہے حضرت صاحب کے مضمون اور اپنے جواب کی سطرین بھی اگر گن لیتا تو اسے معلوم ہوجاتا کہ اسکے ریمارکس کا حجم اگر دگنا نہین تو ڈیوڑھا تو ضرور ہے لیکن بدذر و حسد دیدۂ ہوشمند والہ معاملہ ہے۔

آئینۂ صداقت

مولفہ مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر قادیان

اس رسالہ مین حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات پر جسقدر اعتراضات مخالفین نے کئے ہین ان سب کے جواب دئے گئے ہین اور آپکی کامیاب زندگی کے دلائل دئے گئے ہین اور دوسری اخبارات اردو انگریزی مین جو کچھ آپ کی وفات پر رائے زنی کیگئی ہی اسکو درج کیا گیا ہے اور آپکی وصال پر جو تاریخین لکھی گئی ہین اون کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے۔ اور اخیر مین آپ کی تعلیم کا نمونہ دکھایا گیا ہے جیبی تقطیع پر اس رسالہ مختصر کو ۱۲۸ صفحہ مین چھاپا گیا ہے ہر ایک احمدی کو چاہیئے کہ اسے اپنے پاس رکھے اور دوسرے لوگون مین تقسیم کرے تاکہ لوگون کے دلون سے اعتراض دور ہو کر تشفی پیدا ہو بہ سبب جلدی کے رسالے کے چھپوانے پر غیر معمولی اخراجات اٹھانے پڑے ہین باوجود ان سب باتون کے قیمت صرف ڈیڑھ آنہ فی رسالہ رکھی گئی ہے لیکن ایک روپیہ مین ۱۶ رسالے بھیجے جائینگے غیر احمدیون کو صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر ایک رسالہ بھیجا جائے گا۔

ایڈیٹر کی ڈاک

چونکہ مخدومی ایڈیٹر صاحب (مفتی محمد صادق) ۱۰ تاریخ

۱۱ جون ۱۹۰۸ء کو جلسہ پیغام صلح لاہور پر پہنچے تھے اور وہان سے وطن کو بھیرہ چلے گئے اور واپسی پر سرگودہ۔ ڈنگہ۔ لالہ موسیٰ۔ گجرات وزیر آباد۔ سیالکوٹ۔ گجرانوالہ لاہور مین تقریرین کرنے کے واسطے انکو ٹھہرنا پڑا اس عرصہ مین انکی تمام ڈاک قادیان مین جمع ہوتی رہی ہے اُمید ہے کہ اون کے دوست خطوط کا جواب نہ مل سکنے کی وجہ سے آگاہ ہو کر انہیں معذور سمجھین گے۔

اطلاع

بعض مشکلات کے سبب سے بدر کا اگلا پرچہ انشاء اللہ کا شائع نہ ہو سکیگا۔

رسید زر

۲۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء بابو فضل کریم صاحب ۲۰۲۲ للعہ

حامد حسین ۱۹۱۱ عا ۲۔ مئی ۱۹۰۸ء

خدا بخش صاحب ۱۹۶۹ عہ چودہری محمد علی خان صاحب ۱۳۳۰ للعہ

احمد شیر خان صاحب ۴۳ عا مولوی علی محمد صاحب ۳۱۵ عا

حاجی امیر الدین صاحب ۶۸ عہ اسمٰعیل جان معرفت زین الدین

۲۵۔ اپریل ۱۹۰۸ء صاحب ۶۱ للعہ

بابو کریم بخش صاحب ۱۱۰۱ للعہ عبد القادر صاحب ۲۱ ۳۱ عا

فتح محمد صاحب ۱۱۹۳ عہ ۶۔ مئی ۱۹۰۸ء

۲۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء قاضی عبد الرحیم صاحب للعہ

خواجہ حفیظ اللہ صاحب ۲۲۱ عہ نذیر محمد صاحب ۵۳۸ ۸

محمد عظیم صاحب ۱۰۷ عہ ۷۔ مئی ۱۹۰۸ء

۳۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء امام الدین صاحب ۲۳۵ عا

چودہری رحمت اللہ صاحب ۱۹۵۹ ے رکن الدین صاحب ۱۴۲۱ عا

فیض محمد صاحب ۲۳۹ عہ محمد عبد اللہ ۳۱۹ ے

۹۔ مئی ۱۹۰۸ء ۱۰ و ۱۱ جون ۱۹۰۸ء

منشی فیروز علی صاحب ۲۹۶ للعہ عبد العزیز صاحب ۱۱۵۲ عا

سید معین الدین صاحب ۱۵۹۹ عا پیر خان محمد قریشی ۲۰۲۰ عا

فتح محمد صاحب عا عبد الرحمان صاحب ۲۰۴۱ للعہ

۱۴ تا ۱۶ مئی ۱۹۰۸ء فضل کریم صاحب ۴۸۹ عا

نامعلوم الاسم للعہ فقیر محمد صاحب انسپکٹر ۹۸ عا

محمد حسین صاحب ۳۲۱ عا عبد الحق صاحب ۱۲۵۴ عا

حامد حسین صاحب ۱۱۹ عا ۱۴۔ جون ۱۹۰۸ء

محمد دین پٹواری ۹۹۴ عا منشی عالمگیر صاحب سب اوورسیر

محمد حسین صاحب ۱۳۱۲ للعہ محمد صدیق صاحب ہیڈ نرس اسسٹنٹ عہ

پیر محمد تخت ہزارہ عا ۱۵ تا ۳۰ جون ۱۹۰۸ء

۱۸ تا ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء محمد حسین صاحب ۳۲۱ عا

سید عابد حسین صاحب ۱۲۸۴ ے عبد المجید صاحب ۲۰۵۱ عا

قادر خان صاحب ۸۲۸ عا چودہری میر باز خان صاحب ۲۰۴۲ للعہ

بابو محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ للعہ محمد علی خان صاحب ۳۰۱ عا

ملک محمد بخش صاحب ویسٹرن آسٹریلیا صہ چودہری نتھے خان صاحب ۹۹ عا

چودہری نتھے خان صاحب ۲۰۲۹ للعہ

منور علی صاحب ۱۹۸۱ عہ گلاب الدین صاحب ۳۵ ۱۰

خیر الدین صاحب ۳۴۷ عا قائم علی صاحب ۱۷۹۶ عہ

عبد الرحمٰن صاحب عا کرم رسول صاحب ۱۲۶۳ عہ

محمد اکبر خان ۶۱۲ للعہ بارغ الدین صاحب ۸۶۷ للعہ

دولت خان صاحب للعہ عمر الدین صاحب ۲۰۰۵ عا

محمد اسمٰعیل صاحب ۵۹۴ ے امام خان صاحب ۷۷۱ للعہ

جلال الدین صاحب ۲۰ عہ مہدی حسن صاحب ۱۷۳۶ عہ

مستری غلام محی الدین صاحب ۲۰۱۶ عہ رحمت اللہ صاحب ا

قمر الدین صاحب ۲۰۵۱ عہ

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۳۸ للعہ عبد الرحمٰن صاحب عہ

محمد عبد الرحمٰن صاحب ۲۵ ۸ عہ مولا بخش صاحب ۳

احمد دین صاحب ۱۵۴ عہ امداد صاحب ۲۰۱ عا

یکم جون ۱۹۰۸ء عبد العزیز صاحب ۱۸۱۳ عہ

عبد الرحمٰن صاحب بکساب عبد الرحمٰن صاحب عہ

قاضی بدر الحسن صاحب ۲۴۵ للعہ غلام احمد صاحب ۱۱۷ للعہ

عبد اللہ صاحب ۱۵۴۴ عہ

۵۔ جون ۱۹۰۸ء محمد اسمٰعیل صاحب ۲۰۵۲ للعہ

حامد علی کینڈر پور کلکتہ عہ میر بشارت علی صاحب ۲۰۵۳ عہ

یکم جولائی ۱۹۰۸ء

غلام احمد صاحب للعہ ولی اللہ صاحب ۲۰۱۵ عہ

۲۰۱۲ عبد الرحمٰن عا نظام الدین صاحب ۱۶۸۸ عا

ہمارے ہمعصر

(گذشتہ اشاعت سے آگے) برہمن پرچارک لکھتا ہے۔

"مرزا صاحب کا وجود ان کے تین چار لاکھ مریدوں کے لئے نہایت مبارک تہا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے مریدوں کی زندگی پر بہت غیر معمولی اثر ڈالا۔ اگرچہ ہم مرزا صاحب مرحوم کی تمام مذہبی تعلیم اور خیالات سے کلی اتفاق نہیں رکھتے اور نہ ان کے دعووں کو درست سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ کیا بلحاظ لیاقت اور کیا بلحاظ اخلاق و شرافت ایک بہت بڑے پایہ کے انسان تھے ان کے بہت سے مریدوں سے ہمارا تعارف ہے اور ہم ان کی زندگی میں مرزا صاحب کی زندگانی کا اثر صاف طور پر دیکھتے ہیں۔ ہم ان کی وفات کو ایک قومی نقصان خیال کرتے ہیں اور ان کے مخلص مریدوں۔ دوستوں۔ رشتہ داروں اور ماحوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

یونین گزٹ لکھتا ہے۔ مرزا صاحب کی وہ اعلیٰ خدمات جو انہوں نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ مرزا صاحب نے مناظرہ کا بالکل رنگ بدل دیا تھا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریا اور بڑے سے بڑے پادری کی یہ مجال نہ تہی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کہول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریاؤں اور عیسائیوں کے مذہب کے رد میں لکھی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دئے ہیں آجتک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہمکو نہیں دیکھا نہیں دیا سوائے اس کے کہ آریہ نہایت بد تہذیبی سے ان کو یا پیشوایان اسلام یا اصول اسلام کو گالیاں دیں اور کوئی معقول جواب نہ اب تک دیا نہ دے سکتے ہیں اگرچہ مرحوم پنجابی تہے مگر ان کے قلم میں اس قدر قوت تہی۔ کہ آج سارے پنجاب میں بلکہ بلندی ہند میں بہی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں تھا۔ ایک پر جوش قوی الفاظ کا انبار ان کے دماغ میں بہرا رہتا تہا اور جب وہ لکھنے بیٹھتے تھے تو نپے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تہی کہ بیان سے باہر ہے۔ اگرچہ مرحوم کے اردو ادب میں بعض بعض مقامات پر پنجابی رنگ[1] اپنا جلوہ دکھا دیتا ہے تو بہی ان کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں نرالا ہے اور واقعی ان کی بعض عبارتیں پڑہنے سے ایک وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور اردو علم ادب میں ترقی کرتے کرتے یہاں تک نوبت پہونچی کہ سوائے خال خال مقام کے ان کا اردو لٹریچر ستہرا اور پاک ہو گیا ہے مرحوم نے اگرچہ باقاعدہ تعلیم عربی علم ادب میں اور صرف و نحو کی کہیں حاصل نہیں کی۔ تو بہی اپنی خداداد ذہانت اور طبیعت کی جودت سے اتنی قابلیت عربی میں پیدا کر لی کہ وہ بے تکلف عربی لکھ لیتے تہے اور عربی بول لیتے[2] میں انکو ذرا تامل نہیں ہوتا تہا۔ مرزا صاحب نے جو نمایاں ترقی اپنی قوت بازو سے حاصل کی۔ اس کی نظیر ہندوستان میں بہت کم ملیگی۔ ان کے مریدوں میں عامی اور جاہل ہی لوگ نہیں ہیں بلکہ قابل اور لائق۔ گریجوایٹ یعنے بی۔ اے ایم۔ اے اور بڑے بڑے فاضل مولوی ہیں موجودہ زمانہ کے ایک مذہبی پیشوا کے لئے یہ کچہ کم باعث فخر نہیں ہے کہ قدیم اور جدید تعلیمیافتہ ان کے مرید ہو جاویں۔ مرزا صاحب ترقی کے انتہائی عروج پر پہونچ گئے تہے اپنے ارادے کے پورے اور مستقل مزاج تہے مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ اعلے تعلیم یافتہ مریدوں تک کچہ ایسا تہا کہ ان کی ہر حرکت پر اور ان کے ہر لفظ پر اور ان کے ہر دعوے پر آمنّا و صدقنا کی صدائیں ان کے مریدوں میں سے بلند ہوتی تہیں۔ ان ہی آوازوں سے ہر شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ مرحوم کو اپنی زندگی میں خدا کیطرف سے کتنی کامیابی نصیب ہو گئی تہی۔"

[1] اس کا ثبوت؟ [2] یوں کہیئے کہ آپنے تحدی کے ساتھ عربی کتابیں شائع کیں مگر کوئی ان کا معارضہ نہ کر سکا۔

؎ اردو کئی زبانوں عربی فارسی وغیرہ سے مرکب ہے اگر اس میں پنجابی بہی ہو تو کیا حرج ہے

مدرسہ الٰہیات

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ تسلیم۔ جناب مولوی نورالدین صاحب کی یہ تحریک کہ قادیان میں اس مقصد کے لئے ایک مدرسہ کہولا جائے کہ موجودہ ضروریات کے لحاظ سے اشاعت اسلام کے لئے کامیاب واعظ طیار کرے اس قابل ہے کہ تمام مسلمان بہت تپاک قلب سے اس کا خیر مقدم کریں۔ میں بہی الحمدللہ مسلمان ہوں اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس تجویز کے متعلق میری جو رائے قائم ہوئی ذیل میں ظاہر کرتا ہوں۔ یہ تجویز کسی خاص فرقہ سے وابستہ ہونے کے لائق نہیں اور گو اس کی نسبت انتظامی سر رشتے زیادہ تر بزرگان قادیان کے ہاتہ میں رہیں لیکن زیادہ مناسب ہے۔ کہ مشترکہ فرض کے لئے مشترکہ سامان امداد سے اس مبارک تجویز کی تکمیل بسر انجام پہونچے پس میں تجویز کرتا ہوں کہ اگر بزرگان قادیان کو قومی سرمایہ سے مقصد پورا کرنے کی تجویز پسند ہو تو اس امر کا اعلان کر دیا جاوے کہ جو نیک دل اور روشن خیال مسلمان اشاعت اسلام کے کام میں شریک ہونا چاہیں انہیں اس کا موقعہ دیا جائے گا۔ نیز ایک مفصل اشتہار کے ساتہ مجوزہ درس گاہ کے مقاصد کی وضاحت کر کے ہر مسلمان پر خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکہتا ہو ظاہر کر دیا جائے۔ کہ کن اصولوں کی بنا پر اشاعۃ اسلام کا کام جاری ہو گا تاکہ بجائے خود اس کے لئے اس بات کا فیصلہ آسان ہو جائے کہ اسے اس مقدس اور مبارک مشن میں شریک ہونا چاہیئے یا اسے بہی اسی نظر اختلاف سے دیکہنا چاہیئے جس نے ہمارے بہت سے قومی مقاصد تباہ کر رکہے ہیں میرے نزدیک کام کے طرز میں تہوڑا سا فرق ممکن ہو مگر عام حیثیت سے مخالفین پر اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے جو اسلوب اختیار کیا جا سکتا ہے وہ ضرور اس لائق ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں میں اس سے ایک کیتہولیٹی کی بنیاد قائم ہو جائے اس دعوے کی دلیل ہمارے مخالفین کا وہ لٹریچر ہے جو انہوں نے ہمارے مقابلہ پر طیار کیا ہے اور جن کا جواب مستثنیٰ صورتوں کے علاوہ اور لیاقت کے مختلف درجوں سے قطع نظر ایک ہی صورت پر دیا گیا ہے۔ بہر حال اظہار خیالات اور تبادلہ آرا کے لئے مناسب ہے کہ آپ اس مختصر عریضہ کو بدر میں درج کر کے مجہے ممنون فرماویں۔

راقم ۔ مسلمان

رشتہ کی ضرورت

زمیندار۔ معقول روزگار ہو۔ احمدی ہو پہلے کوئی بیوی نہ رکہتا ہو۔ مستورات سے زمینداری میں امداد نہ لیتے ہوں فضول رسومات کے پابند نہ ہوں۔ ضلع سیالکوٹ۔ گجرات۔ گجرانوالہ جہلم کے رہنے والوں میں سے ہو۔ کچہ تعلیمیافتہ بہی ہو۔ ان اوصاف کے بست سالہ نوجوان لڑکے کے رشتہ کے لئے مجہ سے خط و کتابت کی جائے۔ بہت جلد۔ پندرہ بیس روز مہلت ہے

اکمل قادیان

میاں معراج الدین عمر کیلئے بدر پریس قادیان میں مینیجر کے اہتمام سے چہپکر شائع ہوا

ضرورت واعظین

چندروز کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے دل میں اس بات کا جوش ڈالا کہ جماعت میں واعظین پیدا ہوں جو علوم دینیہ سے اچھی طرح واقف ہوکر اور مسائل شرعیہ سے آگاہ ہوکر اور دلائل حقیت اسلام کے ماہر ہوکر مختلف ملکوں میں پھریں مخلوق الہی کو راہ ہدایت پر لاویں آپ اسی خیال میں تھے کہ اسکی کیا تجویز ہو کہ حکمت الہی سے حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار سنہ ۱۹۰۱ع کا چھپا ہوا آپکو کہیں سے ملگیا جسمیں حضرت موصوف نے ایسے واعظین کو طیار کرنے کیواسطے ایک امتحان مقرر فرمایا تھا جو غالباً کسی سبب سے اسوقت نہ ہوسکا مگر اب اس کیلئے وقت آگیا ہے اسلئے خلیفۃ المسیح کا منشا ہے کہ دسمبر آیندہ کے جلسہ میں ایسا امتحان قادیان میں ہو اور جو دوست اسمیں شامل ہوسکیں وہ ابھی سے مطلع فرماویں تاکہ اون کے نام ایک رجسٹر میں درج کر لئے جاویں وہ اشتہار ذیل میں درج ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اشتہار مفید الاخیار

چونکہ یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہماری اس جماعت میں سے کم از کم ایک سو آدمی ایسا اہل فضل اور اہل کمال ہو کہ اس سلسلہ اور اس دعوے کے متعلق جو نشان اور دلائل اور براہین قویہ قطعیہ خدا تعالےٰ نے ظاہر فرمائے ہیں ان سب کا اس کو علم ہو اور مخالفین پر ہر ایک مجلس میں بوجہ احسن اتمام حجت کر سکے اور ان کے مفتریانہ اعتراض کا جواب دے سکے اور خدا تعالےٰ کی حجت جو ان پر وارد ہو چکی ہے بوجہ احسن اس کو سمجھا سکے اور نیز عیسائیوں اور آریوں کے وساوس شائع کردہ سے ہر ایک طالب حق کو نجات دے سکے اور دین اسلام کی حقیقت اکمل اور اتم طور پر ذہن نشین کر سکے پس ان تمام امور کے لئے یہ قرار پایا ہے کہ اپنی جماعت کے تمام لائق اہل علم اور زیرک و دانشمند لوگوں کو اس طرف توجہ دی جاوے کہ وہ ۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ع تک کتابوں کو دیکھ کر اس امتحان کے لئے طیار ہو جاویں اور دسمبر آیندہ کی تعطیلوں پر قادیان میں پہونچکر امور متذکرہ بالا میں تحریری امتحان دیں ۔ اس جگہ اسی غرض کے لئے تعطیلات مذکورہ میں ایک جلسہ ہوگا اور مباحث مندرجہ کے متعلق سوالات دئے جائیں گے ان سوالات میں جو جماعت پاس نکلیگی ان کو ان خدمات کے لئے منتخب کیا جاویگا اور وہ اس لائق ہوں گے کہ ان میں سے بعض دعوت حق کیلئے مناسب مقامات میں بھیجے جاویں اور اسیطرح سال بسال یہ مجمع انشاء اللہ اسی غرض سے قادیان میں ہوتا رہیگا جب تک کہ ایسے مباحثین کی ایک کثیر التعداد جماعت طیار ہو جائے مناسب ہے کہ ہمارے احباب جو زیرک اور عقلمند ہیں اس امتحان کیلئے کوشش کریں اور وہ باقی

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا۔

دفتر بدر سے خرید فرماؤ

ایک نئی قابل دید کتاب

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی سے لکھی ہے اسمین ایسے سات اصول بتلائے گئے ہیں جن سے کہ زیر نظر رکھنے سے ہر مور میں اسکی شناخت میں بہت کچھہ مدد مل سکتی ہے اور اسکی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالف علماء کے عقاید کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز سے لکھا ہے کہ ہر ایک ...... کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تسلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض کہ آجکل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے کاغذ پر قریباً ..... حجم ہے باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۳ر رکھی گئی ہے

دفتر بدر سے طلب کریں

[...]المسیح [...]ود رات

یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب اکمل صاحب کی تصنیف ہے آئین مسیح موعود کی صداقت اور مسیح موسوی کی وفات [...]انہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور [...]ے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی اور درہ درائی [...]ت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین [...]امنکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل [...] ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم [...] اس کتاب کی نسبت لکھا ہے۔ کہ

[...]ن پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص [...]ضبط نہیں کر سکتا۔

قیمت صرف ۱۰ر کر دی گئی ہے

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھادی اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً .. صفحے کے ولایتی کاغذ پر نہایت خوش خط اور اسلئے اچھی ہوئی کتاب ہے جلد بجلد ..... (صہ) سے کے عہ اور مجلد بجائے ..... روپیہ کے تین روپے میں دیجاتی ہے یہ موقعہ پھر نہ ملیگا وقت نہ گنواؤ۔

[...]
[illegible]

شہزادہ نہ کلنکی اوتار

کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب سانون سوز (ریاست پٹیالہ) سے [...]

تصنیف ..... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ [...] والا ..... یہ رسالہ ہے ..... کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کی گئی ہے حجم ..... صفحے .. احباب منگوائیں

خریداران

کیا آپکا خیال ہے کہ بدر فنڈ میں کوئی خزانہ جمع ہے کہ ہم کاغذ خریں ٹکٹ خریدیں۔ ملازموں کو تنخواہیں دیں۔ کئی سو روپے ماہوار اپنے پاس سے خرچ کر کے آپ کو روانہ کرتے ہیں اور آپ چپ چاپ پڑے رہیں اور قیمت روانہ کرنے کا نام نہ لیں۔ جب خط جائے جواب نہ دیں وی پی جائے واپس کر دیں صاحبان یہ کب تک چلیگی ہے شکر ہے کہ بدر کے خریدار اکثر ایسے ہیں جو قیمت وقت پر دیدیتے ہیں ورنہ اخبار تو نادہندوں کی مہربانی سے بند ہو گیا ہوتا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ سال میں سے چھ ماہ گذر گئے جن صاحبان نے تاحال قیمت نہیں دی ان کے نام اخبار مورخہ ۱۴۔ اگست سنہ وی پی کیا جائے گا۔ جن کا وی پی واپس آیا ان کے نام اخبار بند کر دیا جاویگا۔ اور کیا کریں۔

تنگ آمد بہ جنگ آمد

مینیجر

عجیب و غریب مفید و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپکے احباب ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھہ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص کو مدنظر رکھا جاوے اسکے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط وکتابت علاج ہو سکتا ہے اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ رکھ کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار سمجھا جاوے۔

مصری گولیاں — یہ گولیاں قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت میں دو اندرونی کیواسطے چار۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت فی درجن ۴ر

تریاق البواسیر — خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھ کر کوئی نہیں ملا تین ہفتہ کیواسطے .. .. .. عہ

تریاق الخنازیر — خنازیر ..... اندرونی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جسکو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے چالیس یوم کیواسطے (صہ)

ذیابیطس کا علاج — ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۴ ہر دوم کیواسطے .. .. .. صہ

تحفہ روزگار — یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کے بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوری کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر

اکسیر جریان — جریان اور رقت جوہر منی اور سیلان منی کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ر ۱۴۔ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ — خوراک دو ہفتہ .. .. .. قیمت صہ

سوزاک قدیم و جدید — خوراک ایک ہفتہ عہ

حب صرع — مرگی اور ہسٹریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات مرکب ہیں۔ فی درجن عہ۔ **اکسیر ضیق النفس** کھانسی اور دمہ ..

المشتہر حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ثناء اللہ کی پریشانی

مبالہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۷ جلد ۶ بابت ۱۹۰۷ء
گذشتہ اشاعت سے آگے

اہلحدیث مطبوعہ ۲۶ - اپریل سنہ ۷ء کے جس مضمون پر ملحقہ نمبر میں میں نے بحث کی ہے اس کے اخیر میں بطور نتیجہ یا خلاصہ ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

"مختصر یہ کہ (۱) میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں (۲) اگر تم اس کے نتیجہ سے مجھ کو اطلاع دو (۳) اور یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی سے دانا منظور کر سکتا ہے"

ثناء اللہ نے اپنے کل مضمون کا خلاصہ جن مذکورہ بالا الفاظ میں بیان کیا ہے وہ یہ نہ صرف اسی مضمون کا خلاصہ ہے بلکہ سب بارہ میں ان کی کل تحریرات کا لب لباب اور نتیجہ ہے میں تینوں فقروں پر نمبر لگا دیئے ہیں اور اب اسی سلسلہ سے ایک بحث کرتا ہوں۔

(۱) اگرچہ اسی مضمون کے تمہیدی الفاظ میں مولویصاحب لکھ چکے ہیں کہ کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کیواسطے بلایا تھا لیکن چند سطریں ہی لکھنے کے بعد کل مضمون کا خلاصہ کرنے کے وقت پھر مولویصاحب کو کچھ تردد دامنگیر ہوا اس لئے کہ ۱۹ - اپریل سنہ ۷ء کو خود مباہلہ کی تعریف بیان کر چکے ہیں۔ کہ مباہلہ اسے کہتے ہیں۔ جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں اور فقرہ نمبر ۵ یہ بھی لکھا ہے کہ نہ ہم آپ کو قسم کھلاتے ہیں اور نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں خواہ آپ[1] ... ... پھر کہدیں اس لئے پریشانی کی حالت میں پھر مباہلہ کا لفظ لکھتے ہوئے جھجکے اور یہ کہدیا کہ تمہاری درخواست کے موافق حلف اٹھانے کو تیار ہوں لیکن اس آدمی سے کوئی یہ تو پوچھے کہ اگر ہماری درخواست صرف اتنی ہی تھی کہ مولوی صاحب صرف قسم کھائیں اور طرفین کی قسم کا کچھ ذکر نہ تھا اور ہماری تحریرات سے مولویصاحب کو یہی تفہیم ہوئی تھی کہ ہماری درخواست صرف اسیقدر ہے تو پھر مولوی صاحب کو حضرت صاحب کی قسم پر اعتبار یا بے اعتباری کی بحث ہی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ اس حلف اٹھانے کی آمادگی کی تکمیل کس طرح سے ہوتی ہے اسکی پڑتال ہم آگے چل کر کریں گے (۲) فقرہ نمبر ۲ بالکل صاف ہو گویا ابھی تک یعنی ان کی اس ۲۶ - اپریل کی تحریر تک مولویصاحب کو نتیجہ سے اطلاع نہیں دیگئی ہے اور مولویصاحب نتیجہ معلوم کرنے کے لئے پریشان ہیں لیکن الحکم کی عبارت جو ۱۹ - اپریل سنہ ۷ء کے اہلحدیث میں نقل کی ہے وہ حسب ذیل ہے اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دیگا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دیگا عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہوگا کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کی بنیاد جس آیۂ قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالےٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا۔ جو صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتی ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت اسی ان میں سے کسی کو خود دیکھ لیگا۔ ناظرین خیال کر سکتے ہیں کہ کن صاف الفاظ میں نتیجہ بیان کیا گیا ہے لیکن مولویصاحب کے نزدیک ابھی تک ان کو نتیجہ سے اطلاع نہیں دیگئی ہے اسلئے خیر ہم بھی اس تحریر کو نظر انداز کر دیتے ہیں ۱۵ - اپریل سنہ ۷ء کے اشتہار میں حضرت صاحب نے جو الفاظ اپنے واسطے استعمال کئے ہیں وہی بالمقابل مولویصاحب کے لئے مثلاً اگر میں کذاب اور مفتری ہوں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں تو آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے اور وہ سزا انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھوں سے ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ اسی اشتہار کے مضمون پر جرح و قدح کرتے ہوئے مولویصاحب نے مذکورہ بالا فقرہ نمبر ۲ لکھا ہے گویا ابھی تک ان کو نتیجہ سے اطلاع نہیں ملی ہے اور وہ اس سے بے خبر ہیں۔ ۱۹ - اپریل اور پھر ۲۶ - اپریل کے دو متفرق بیانات میں وہ نتیجہ کے بتلائے جانے سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن ناظرین دیکھیں گے کہ مولویصاحب جو اپنے تئیں مفسر بھی بیان کرتے ہیں۔ مطمئن کسی بات پر نہیں ہیں بلکہ ہر وقت پریشان حال ہیں اس بات کی آزمائش کے لئے ناظرین کو مولویصاحب کے ۳۱ - مئی سنہ ۷ء کے اشتہار کے ان فقروں کو پڑھنا چاہیئے جو مضمون نمبر ۱ کے شروع میں میں نقل کر چکا ہوں اور یہ بھی خیال کر لینا چاہیئے کہ دونوں موقعوں پر حضرت صاحب کا ۱۵ - اپریل سنہ ۷ء کا اشتہار مد نظر ہے لیکن ۲۶ - اپریل کو تو وہ نتیجہ دریافت کرتے ہیں اور ۳۱ - مئی سنہ ۷ء کو نتیجہ پر بحث کر کے لکھتے ہیں کہ یہ نتیجہ گویا حضرت صاحب نے بتایا ہوا ہے۔

ان متضاد تحریرات کا جواب مولویصاحب اگر شاید یہ دیویں کہ سابقہ تحریرات میں وہ اپنی قسم کے نتیجہ کو دریافت کرتے تھے اور حال کی تحریر میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ حضرت صاحب کی دعا کے متعلق لکھا ہے تو یہ جواب دیوانہ بکار خود ہشیار جیسا جواب ہوگا۔ اس لئے کہ فریقین کے لئے ایک ہی طرح کے الفاظ بیان کئے گئے تھے جب ایک فریق کے واسطے وہ الفاظ کافی نہیں سمجھے گئے تو ایک سال کے بعد انہیں الفاظ سے دوسرے فریق کے لئے اپنے نفسانی اغراض کی تکمیل کے لئے پیشگوئیاں کرنا عجیب ایمانداری ہے اگر مولویصاحب غور کریں تو معاملہ بہت ہی صاف ہے اور وہ خود اپنی ہی تحریرات کی رو سے کذاب جھوٹے دغا باز مفسدانہ اور نافرمان ثابت ہوتی ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ۲۶ - اپریل سنہ ۷ء کے اہلحدیث میں حضرت صاحب کے اشتہار کی اُسی عبارت پر جس سے مولویصاحب نے اپنے مفید مطلب نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے صفحہ ۴ کالم ۱ پر نائب ایڈیٹر حاشیہ چڑھا کر لکھا ہے "آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کر رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ ... ... ویمدھم فی طغیانہم یعمہون وغیرہ آیات تمہاری اس دجل کی تکذیب کرتی ہے۔ جن کے صاف یہی معنے ہیں کہ خدا تعالےٰ جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کر لیں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بیان کرتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوے تو مسیح کرشن احمد محمد احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت۔" مولوی صاحب کے اس اصول کے موافق ہمارا ہر طرح سے حق ہے کہ ہم خود انہیں کے بیان کردہ نتیجہ سے یہ سمجھ لیں کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ اور ثناء اللہ کی بدکرداریوں کیوجہ سے اسے بھی مہلت دیگئی۔ پس اب اپنی سابقہ تحریرات کے برخلاف جو نتیجہ وہ نکالتا ہے وہ غلط ہے۔ جھوٹا دغا باز۔ مفسد اور نافرمان ہونے کے سبب سے اس کو لمبی عمر دی گئی ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کرلے ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ نہ صرف وہ (ثناء اللہ) خود بلکہ اس کا نائب ایڈیٹر بھی کس قدر پریشان حال ہے۔ کیا اب نائب ایڈیٹر کا یہ فرض نہ تھا۔ کہ اپنے نوٹ کا لحاظ

---

[1] یہ حقوق کے لائق ہے معزز مصنف کی مولویانہ تہذیب کی ناظرین کو داد دینی چاہیئے کیوں نہ ہو مفسر جو ہوئے۔

کرتا۔ جو قرآن شریف کے حکم کے موافق اور اس نے لکھا تھا اور ثناء اللہ کے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار پر ایسا شدید ہی سے حاشیہ چڑھایا کہ میری بیان کردہ اصول کے موافق ثناء اللہ کو جھوٹا دغا باز مفسد اور نافرمان ہونے کے سبب سے مہلت دیگئی ہے تاکہ وہ الٰہی سلسلہ کی مخالفت کرکے اپنی بدکرداری کا مزید ثبوت دے۔ جب سے حضرت صاحب کا یہ اشتہار شائع ہوا تھا ثناء اللہ کے تمام ہم مشرب اس سے کچھ ایسے متاثر ہوئے تھے کہ خطوط بھی جو شائع کئے جاتے تھے وہ اسی مضمون کے ہوتے تھے۔ چنانچہ مرقع بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ پر کسی مولوی بنام صوفی عبدالحق سرہندی کا مضمون چھپا تھا جس میں وہ لکھتے ہیں "مرزا صاحب اور مرزائیوں سے یہ سوال ہے کہ اگر جھوٹے کا سچے کی زندگی میں مرنا اگر واقعی ضروری اور قانون الٰہی ہے جیسا کہ آپ کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔ تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اسی جنرل رول کے زیر اثر ہیں میں کہتا ہوں۔ اسی نظیر کے موافق اس زمانہ کا رسول بھی اپنے ہمعصر مسیلمہ سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اس جنرل رول کے زیر اثر نہیں ہے جس کے وجوہات کسی قدر گذشتہ مضامین میں بھی بیان ہو چکے ہیں اور زیادہ تفصیل آئندہ مضمون میں پورے طور پر بیان کر دی جائے گی۔

اب میں پھر ثناء اللہ کے خلاصہ کی طرف رجوع کرکے اس کے فقرہ نمبر ۳ پر بحث کرتا ہوں جو یہ ہے کہ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے" جبکہ حضرت صاحب کی تحریر کو منظور ہی نہیں کیا گیا تھا تو مولوی صاحب کو یہ ہرگز حق نہیں کہ وہ اس تحریر کے متعلق کسی قسم کا نتیجہ بیان کریں۔ لیکن ملاں آں باشد کہ خاموش نشود۔ بھلا مولوی صاحب کب خاموش رہ سکتے ہیں اور بڑے زور سے خود ساختہ نتائج استنباط کر رہے ہیں۔ ان کا ایسا کرنا دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ بات ہے کہ اونہوں نے اپنے سابقہ خیالات میں ترمیم کرکے اب حضرت صاحب کی اس تحریر کو منظور کر لیا ہے اس وجہ سے ایسا کرنا وہ اپنا حق سمجھتے ہیں یا یہ ہے۔ کہ منظور کرنے کی بھی ضرورت نہیں بغیر منظور کئے بھی وہ ایسا کرنے کے مجاز اور حقدار ہیں اس لئے ان دونوں تنقیحوں کی بابت اب ہمیں غور کرنا ہے کہ آیا ان کو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ اولاً اگر انہوں نے سابقہ خیالات میں ترمیم کر لی ہے۔ تو اس

تحریر کی ان کی کوئی تحریر اب تک ہم نے نہیں دیکھی وہ ان کا حوالہ دیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیں کہ پہلے وہ یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کی اس تحریر کو کوئی دانا منظور نہیں کر سکتا ہے اب اسے منظور کرنے کے سبب دانا کے بالمقابل کونسا معزز نام اپنے لئے تجویز کیا ہے چونکہ منظوری کی بابت ابھی تک ہم نے کوئی تحریر نہیں دیکھی ہے اس لئے اس پہلو پر سردست مزید تحریر کی ضرورت نہیں ہے تاوقتیکہ مولوی صاحب خود اس کی بابت کچھ روشنی نہ ڈالیں۔ البتہ دوسرے پہلو پر کسیقدر تفصیل سے ہم بحث کرتے ہیں۔

یہ ایک عام دستور ہے کہ ایسے موقعہ پر مقابل یا مخالف کا مونہہ بند کرنے کے لئے اس کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر ہمیشہ گفتگو کی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ایک آریہ کی تردید جن دلائل سے کی جاتی ہے وہ غیر آریہ یعنے عیسائی وغیرہ کے لئے کافی نہیں ہو سکتی ہے اسی طرح ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ثناء اللہ کے اصولوں کو مدنظر رکھیں تاکہ انہیں پھر چون و چرا کی گنجائش ہی باقی نہ رہے اور اگر ملاؤں کی طرح وہ خاموش نہ رہ سکیں تو ان کا ایسا کرنا جواب دینا نہیں بلکہ منہ چڑانا ہو اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مرقع نمبر ا جلد ا صفحہ ۱۱ کی عبارت پیش کرتے ہیں جو حسب ذیل ہے۔

"ڈوئی نے مرزا صاحب کے حسب منشاء دعا نہیں کی پس جب اس نے دعا نہیں کی تو پھر یہ پیشگوئی یا مباہلہ نہ ہوا بلکہ یوں کہئے کہ بغیر مباہلہ کے ڈاکٹر ڈوئی کا مرزا صاحب جی کی زندگی میں مرنا مرزا صاحب کے مباہلہ کی تردید اور کرشن جی کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ اس کی عمر ہی اتنی تھی اگر وہ مباہلہ کر لیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرتا تو ثابت ہوتا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر نہیں بلکہ اپنی اجل سے مرا ہے اور اگر مرزا صاحب کے بعد مرتا تو کھلی تکذیب ہوتی۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب کے حسب منشاء نہ تو ڈوئی نے دعا کی اور نہ اون کے چیلنج کو قبول کیا اس لئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرا ہے جس کو مرزا صاحب کی صداقت یا نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ تعجب ہے۔ مرزائیوں کی حیا اور شرم پر کہ کس آن بان سے اس واقعہ کو پیشگوئی لکھتے ہیں حالانکہ جس شرط پر یہ پیشگوئی ہوئی تھی وہ شرط متحقق ہی نہیں ہوئی۔ یعنے ڈوئی نے حسب درخواست مرزا صاحب دعا نہیں کی چونکہ یہ بات بہت ہی واضح ہے کہ اذا فات الشرط فات المشروط یعنے جب شرط متحقق نہیں تو مشروط بھی ثابت نہیں۔ یعنے جب ڈوئی نے دعا نہیں کی۔ تو مباہلہ ہی نہ ہوا۔"

یہ عبارت (جو سابقہ مضمون کے اخیر میں نقل کیگئی ہے) ایسی صاف اور صریح ہے کہ مزید تشریح اور توضیح کی چنداں ضرورت نہیں ہے قبل اس کے کہ اصل مضمون کے متعلق کچھ لکھا جاوے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی فاضل صاحب کی مولویانہ منطق کو جو صرف ایک فقرے میں تمام کی تمام بھری ہوئی ہے بیان کیا جاوے اور وہ فقرہ یہ ہے "کہ اگر وہ (ڈوئی) مباہلہ کر لیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرتا تو ثابت ہوتا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر نہیں بلکہ اپنی اجل سے مرا ہے" اب خیال کیا جا سکتا ہے کہ مباہلہ نہ کرنے کی حالت میں اس سے پہلے مر جانے پر تھوڑا یا بہت عذر ہو بھی سکتا ہے اور اگر بعض وجوہ (جو ڈوئی کے معاملہ کی بابت موجود ہیں اور جن کا ذکر ہم اپنے موقعہ پر کریں گے) اس کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ تو چون و چرا کے لئے کچھ نہ کچھ گنجائش نکل سکتی ہے لیکن مولوی صاحب کی یہ فاضلانہ منطق کہ مباہلہ کرنے کی حالت میں اس کا حضرت صاحب کی زندگی میں مر جانا دعا کا اثر ثابت نہیں کرتا۔ گو مولوی صاحب کی کھلی کھلی بے غیرتی کا ثبوت ہو لیکن چونکہ ایسے مولوی فاضل کے دماغ کا نتیجہ ہے جو مفسر بھی ہے واقعی قابل داد ہے کیا یہ حیا سوز منطق جو دراصل اس نابینائی کا نتیجہ ہو جو مامور من اللہ کی مخالفت میں بے جا ہٹ دھرمی اور ضد سے واقع ہوئی ہے مولوی صاحب کو بیحیاء اور بے شرم جیسے معزز خطاب کا مستحق ثابت نہیں کرتی یہ وہ الفاظ ہیں جو ڈوئی والی مضمون کے اخیر میں مولوی صاحب نے اول ایڈیٹر ریویو اور پھر کل احمدیوں کے واسطے استعمال کئے ہیں اب اس کا جج ہم خود مولوی صاحب ہی کو مقرر کرتے ہیں کہ اپنے ہی الفاظ میں سے جو جو چاہیں پسند فرمائیں اس جملہ معترضہ کے بعد اب ہماری بحث کا مدار مولوی صاحب کے اس فقرہ پر ہے جس پر ہم نے سابقہ مضمون کے اخیر میں خط کھینچ دیا ہے۔ اور ناظرین کے اختصار کے لئے پھر نقل کر دیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ "مرزا صاحب کے حسب منشاء نہ ڈوئی نے دعا کی نہ اون کے چیلنج کو قبول کیا اس لئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا۔"

تصدیق بذریعہ رویائے صالحہ

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے ذیل کے چند الفاظ کو اپنے اخبار اخبار گوہربار مین جگہ دیکر مشکور فرمادین۔

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کیلئے

ایک تازہ شہادت ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین

این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

اللہ تعالی نے ہزار در ہزار نشانات سے امامنا و مولانا مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الرحمۃ کی تائید کی اور دنیا پر آپ کی صداقت کو سورج کی طرح روشن کر دیا ان مین سے کچھ تو ایسے تہے جو کہ بموجب پیش گوئی قرآن کریم اور حدیث شریف ظہور مین آئے اور کچھ ایسے تہے۔ جن کی خبر کہ اللہ تعالے نے اس پاک اور برگزیدہ انسان کو اپنی تازہ وحی کے ذریعہ سے دی تہی اور کچھ ایسے تہے جن کے ذریعہ سے بعض اشخاص کو آپکے سچا ہونے کی گواہی بذریعہ سچے الہامات اور کشفون کے ہوتی رہی چنانچہ ذیل مین موخر الذکر قسم کے نشانات مین ایک یہ ہے جو کہ مین اس لئے لکھتا ہون کہ شاید کوئی فائدہ اٹھاوے اور وہ مفصلہ ذیل ہے۔ میرے بزرگ اور مکرم بہائی صاحب سید نادر حسین شاہ صاحب تحصیلدار حال مینیجر کورٹ آف وارڈس کوٹ فتح خان مجھ سے بڑا ہی پیار اور انس رکہتے ہین اور اون کی اور میری مثال یک دل دو قالب والی ہے آپ کو میرے بیعت کرنے کے وقت بہ سبب ناواقفی کے سخت ابتلا آیا۔ مگر چونکہ سعید فطرت رکھتے ہتے اور مینے بہی بہت دعا کی اور حضرت اقدس قدس سرہ سے بہی دعا کروائی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کو حضرت اقدس کے صدق کی تصدیق مین اللہ تعالے کے فضل سے خواب آنے شروع ہوئے پہلا خواب آپ کو یہ آیا جیسا کہ آپنے حال مین ہی مجھے لکھا ہے کہ آپنے آسمان پر چاند دیکھا اور دیکھا کہ اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا نام مبارک لکھا ہوا ہے اس کے بعد آپنے تمسخر سے اپنی زبان کو روک لیا اور دل ہی دل مین حضرت اقدس کی محبت پیدا ہونے لگ گئی اس کے بعد آپ کو خواب مین حضرت اقدس کی ملاقات ہوئی تو حضرت اقدس سے اونہون نے پوچھا کہ کیا آپ قسم کہا کر کہہ سکتے ہین کہ آپ سچے ہین تو آپنے تین بار اللہ تعالی کی قسم کہائی اور کہا کہ مین اپنے دعوی مین سچا ہون۔ اس پر میرے بہائی صاحب کی اور بہی محبت اس سلسلے کے ساتھ ہوگئی اور مین اس کو بیشتر اس تبدیلی کو محسوس کرتا تہا۔ اگرچہ بہ سبب چند ایک اللہ تعالے کی نامعلوم منشاؤن کے آپنے بیعت رو برو نہ کی مگر دل سے بیعت ہوچکی ہوئی تہی اس کے بعد حال مین آپنے مجھ کو بعد انتقال حضرت اقدس علیہ الرحمۃ خط لکھا ہے۔ کہ جسمین پچہلی چاند والی اپنی شہادت کو نقل کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ دو مہینہ کا عرصہ گذرا ہے کہ مینے خواب مین حضرت اقدس کی بیعت کی اور اس لئے میرا دل چاہتا تہا۔ کہ مین آپسے جلدی ملون اور اسی خیال مین تہا کہ آپکے وصال کی خبر پہونچی۔ جس سے اونکو صدمہ ہوا۔ ایک انصاف پسند دل کے لئے یہ ایک شہادت ہے جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور جو کہ ہر ایک میرے بزرگ بہائی صاحب سید نادر حسین شاہ صاحب سے جو کہ بفضل تعالی زندہ ہین دریافت کرکے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اللہ تعالے ان لوگون کو ایسے نشانات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ تاکہ یہ اون عذابون سے بچائے جاوین جنمین کہ یہ گرفتار ہین۔ آمین

سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن از لاہور

پیام صلح

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میری چٹھی مطبوعہ بدر مورخہ ۹۔ جولائی ۱۹۰۸ء بعنوان بالا آپنے پڑھ لی ہوگی جسمین مینے تجویز کی تہی کہ انگریزی پیام صلح یکہزار کاپی اور اردو کاپیان پانچہزار مفت شائع کرنے کیلئے طبع کرائی جاوین۔ جس دلچسپی اور محبت کے ساتھ اس مبارک پیغام کی پبلک مین مانگ ہے۔ جس کے متعلق آئے دن مجھے چٹھیان مل رہی ہین اس کو دیکھ کر مینے پسند کیا ہے کہ مین آپکے جواب کا انتظار نہ کرون اس لئے انگریزی ترجمہ کی تین ہزار کاپیان مینے طبع کرانے کا حکم دیدیا ہے۔ اور اردو دس ہزار کے لئے مینے تجویز کی ہے۔ یہ کاپیان ہندو صاحبان مین مفت تقسیم ہونگی آپ کی خدمت مین جیسے کہ پہلے عرض کرچکا ہون پہر عرض کرتا ہون کہ آپ مین سے اکثر احباب کم از کم ایک روپیہ کی متعدد کاپیان لے کر مفت تقسیم کرین۔ لاگت حساب کرنے پر معلوم ہوتی ہے۔ تین چار پیسے کے درمیان فی کاپی ہوگی۔ والسلام جواب جلد عنایت ہو

خواجہ کمال الدین وکیل چیفکورٹ پنجاب عزیز منزل لوکھا

پیام صلح

حضرت مسیح موعودؑ نے جو آخری پیغام اپنے اہل وطن ہنود کو دیا ہے

اس کی اشاعت ہند کے چار کونون مین اس کثرت سے ہونی چاہیئے کہ کم از کم ایک دفعہ ہر ایک ہندو آریہ اس کے مضمون سے آگاہ ہوجائے اس واسطے حضرت خواجہ صاحب نے اس کو اردو اور انگریزی مین کثرت کے ساتھ چہاپنے کی جو تجویز کی ہے وہ نہایت ہی عمدہ ہے امید ہے کہ دوست جلد اس کیطرف توجہ فرماوینگے اس کیمتعلق خواجہ صاحب موصوف کی تازہ یاد دہانی اوپر درج ہے مخدومی خواجہ صاحب کی یہ اپیل ان دوستون کی خدمت مین نہیں۔ جو بمشکل ضروریات زندگی کو بہم پہونچاتے ہتے اور نہ اون کا یہ منشا ہے کہ دیگر چندون مین کمی کرکے احباب اس کام مین امداد دین بلکہ اون کی یہ خواہش ہے۔ کہ جو دوست مثلاً اس موسم مین آم کہانے کے عادی ہین۔ وہ اپنے اخراجات فروٹ مین سے ایک یا دو روپے کم کرکے اپنے ہندی اہل وطن کے واسطے پیغام صلح کا بیش بہا تحفہ خرید کرکے ارسال فرماوین

(ایڈیٹر)

جاپان مین اسلام

پچھلے دنون مسٹر وارثی سرفراز حسین صاحب تو جاپان سے پہر پہرا کر واپس آگئے سمجھتے۔ کہ وہان اسلام پھیلنے کی کوئی امید نہین لیکن اب جناب عبد القادر صاحب تائب کا کرہ شملہ سے ایک خط اخبار صدائے ہند لاہور مین چہپا ہے۔ جس مین ایک مصری عالم کے سفرنامہ عربی کے حوالہ سے یہ خوش خبری سنائی گئی ہے کہ جاپان مین بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) جاپانی مشرف باسلام ہوچکا ہے۔ وہ سفرنامہ منگوایا گیا ہے۔ اس کے پڑہنے پر ضروری حالات ہدیہ ناظرین کئے جاوینگے انشاءاللہ تعالے۔ اب جناب تائب صاحب نے اپنے مضمون مین حضرت مسیح موعود کو بہی مخاطب کیا ہے۔ کہ وہ جاپان کو مسلمان بنانے کی طرف توجہ کرین اس کے جواب مین اتنا کہنا درست کافی ہے کہ یہ سلسلہ یونیورسل ہے اور انشاء اللہ تعالے ہر ایک ملک مین اپنے اپنے وقت پر پہونچے گا۔

؎ عالمگیر

صلح کاری سے ترقی کرو!

لاہور کے آریہ پرکاش نے اپنی عادت کے مطابق ایک مضمون لکھا تھا کہ آریہ سماج کی ترقی جنگ کے ذریعے ہو سکتی ہے اس پر مخدومی ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے ایک نوٹ لکھا جس میں انہوں نے دکھایا ہے کہ حقیقی ترقی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر پرکاش بالکل تاریک نہیں ہو گیا۔ تو امید ہے کہ اس مضمون سے کچھ فائدہ حاصل کر سکے۔ اس واسطے اس کو درج ذیل کیا جاتا ہے:-

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا مفصلہ ذیل مضمون اپنے اخبار میں درج فرما کر ممنون فرماویں۔ اخبار پرکاش ایک آریہ سماجی آرگن لاہور سے نکلتا ہے اُس کو صرف میں اس غرض سے پڑھتا تھا کہ شائد کوئی منصفانہ رائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضمون پیغام صلح کے متعلق اس میں درج ہو۔ اس کے ۳۰ رجون ۱۹۱۶ء کے پرچے میں ایک لیڈنگ آرٹیکل اس عنوان کے نیچے کہ "شانتی کے لئے جنگ کرنا لازم ہے" میری نظر سے گزرا اس میں یہ لکھا تھا کہ آریہ سماج کی ترقی بند ہے اور یہ آواز جو چاروں طرف سے آ رہی ہے دشمنوں کا تو کیا کہنا کیونکہ وہ تو شروع ہی سے آریہ سماج کے لئے موت کا فتوےٰ دے چکے ہیں دوست بھی محسوس کر رہے ہیں۔ کہ آواز بے معنی نہیں ہم بھی جب اس معاملہ پر غور کرتے ہیں تو اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ اس بیان میں کچھ نہ کچھ سچائی ضرور ہے (کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدوں کے کلام من کل ہوتے ہیں) ترقی کیوں بند ہے؟ اس سوال کے کئی جواب ہو سکتے ہیں کیونکہ آریہ سماج کی چلتی گاڑی کے راستہ میں جو روکاوٹ پیدا ہوئی ہے اس کے کئی کارن ہیں ان میں سے بعض کا ذکر تو ہم پہلے کر چکے ہیں آج صرف ایک جواب میں سر و کار ہوگا۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ "آریہ سماج میں اکسٹریمسٹ نہیں ہے" وغیرہ وغیرہ اور پھر یہ لکھا ہے کہ پنڈت دیانند اور گورودت دونوں اکسٹریمسٹ تھے اور کہا آریہ سماج کے بانیوں کی ترقی اور کامیابی کا یہی راز تھا کہ وہ اکسٹریمسٹ تھے انہوں نے اپنا دین پھیلانے کی خاطر عیسائیوں مسلمانوں اور پورانیوں کے پیشواؤں کو خوب گالیاں دیں اور بیہانتک بے دھڑک دوسرے لوگوں کا دل دکھایا کہ کبھی انسان جو ہو سکتا ہے پرٹ تو نہ سمجھ سکتی تھی پولیٹیکل (یا) مذہبی لڑائی Intolerant بہت تھا۔ وغیرہ وغیرہ اور نیز یہ بھی لکھا تھا کہ دوسرے مذاہب کے بانیانی بھی صرف اس لئے ترقی کر گئے کہ وہ اکسٹریمسٹ تھے یہ پڑھ کر جب میں نے اس پر غور کیا اور اس طرف توجہ کی کہ ہمارا رسول اور قرآن کریم اس بارے میں کیا فرماتے ہیں تو دونوں کا ایک بالکل برعکس پایا اور وہ جب آیت وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا کا اسی طرح یعنی اس پاک تعلیم قرآن کے ذریعہ ہم نے تم کو اُمت وسط بنایا یعنی ایسی اُمت جو افراط و تفریط سے پرہیز کرے اور اعلیٰ سے اعلیٰ اصول پر قدم مارے اور اس راہ پر چلے جو صراط مستقیم کہا جا سکتا ہے اور جس سے کہ ادھر اُدھر قدم مارنا گڑھے میں گرنا ہے اور جس پر قدم مارنا اور چلنا مدعا کے حصول کا موجب ہوتا ہے جس کے لئے کہ انسان دنیا میں پیدا کیا گیا اور پھر فرمایا کہ خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا کہ اے امت میری تم کو چاہئیے کہ اُن امور سے جو کہ تم کو زیادتی کی طرف لیجاویں اور اُن سے بھی جو کہ اس کے مخالف دوسری طرف لیجاویں پرہیز کرو کیونکہ اصل خیر و کامیابی میانہ روی کے اعلیٰ پایہ پر قدم مارنے سے ہو سکتی ہے اور اس طرح پر یہ ہدایت فرمائی کہ اکسٹریمسٹ ہونا خطرناک ہے اور کہ اصل کامیابی جو کہ دائمی تھی ہو وہی حاصل کر سکتے ہیں جو میانہ رو ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس مضمون کے لکھنے والے کیا مدعا ہے اللہ بہتر جانتا ہے مگر میں اتنا ضرور کہوں گا کہ پنڈت دیانند صاحب و گورودت صاحب کو پیش کر کے آریہ سماجی بھائیوں کے آگے یہ پیش کرنا کہ یہ صاحبان اکسٹریمسٹ تھے اس لئے کامیاب ہوئے ضرور ظاہر کرتا ہے کہ ان کے خیال میں دینی اور دنیاوی ترقی کا راز ہر ایک رنگ میں یہی ہے کہ وہ اکسٹریمسٹ بننا چاہئے اور کہ انسان کی ترقی کا راز ہر ایک رنگ میں یہی ہے کہ وہ اُس میں اکسٹریمسٹ ہو۔ لیکن ایڈیٹر صاحب پرکاش کا یہ خیال میں ایک بے سود بلا ثبوت ہے جس کی کہ گذشتہ مذہبی اور دنیاوی تاریخ اور عام مشاہدہ تائید نہیں کرتے۔ اگر دنیا کی تاریخ میں نظر کی جاوے تو ثابت ہوتا ہے کہ اصل کامیابی جو کہ دیرپا ہے صرف میانہ رو اقوام کو ہی حاصل ہوتی رہی ہے اور اکسٹریمسٹ کبھی کامیاب نہیں ہوئے جو بادشاہ زیادہ تیز ہوا ہے اور میانہ روی کو خیرباد کہہ گیا ہے آخر کار نا کامیاب رہا ہے اور اس کو برے دن دیکھنے پڑے ہیں دیکھو پونا پارٹ۔ اسکندر اور بقول آریہ صاحبان خود اورنگزیب مرحوم و مغفور۔ اور کبھی پڑھو تاریخ زوال مملکت یونانی اور اسلامی سلطنتوں کا۔ تو معلوم ہوگا کہ جب وہ اخلاقی اور ایمانی حالت میں اکسٹریمسٹ ہو گئے اور ایک طرف کو زیادہ جھک گئے تو آخر زوال پا گئے۔ پھر دیکھو حال آجکل کے یورپ کے انارکسٹوں کا جو کہ اکسٹریمسٹ کا دوسرا نام کہنا چاہئے ان کا صرف یہی کام ہے کہ دنیا کا نقصان پہنچاویں اور ایک بیگناہ کو ماردیں اور خود بھی مرجاویں گویا وہ دنیا کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے سوائے مصیبت کے اور کچھ نہیں لاتے۔ اور جو حال آجکل ہندوستان میں اکسٹریمسٹ لوگوں کا ہو رہا ہے اور جو چلن انہوں نے اختیار کیا ہے وہ تو ہم سب دیکھ ہی رہے ہیں اُن کی طبع فرسائی اسی میں ہے کہ ایک معصوم جان کو مار دیں اور خود بھی پستول کھا کر مر جاویں اور اسطرح پر خود تباہ ہو کر دوسرے بھائیوں کیلئے ایک بے چینی اور بدامنی کا بیج بو جاویں اور اپنے ہموطنوں کے لئے بجائے ایک رحمت الٰہی بننے کے جو کہ انسانی حیات کا مدعا ہے غضب الٰہی کی صورت اختیار کر لیں اور اُس امن و چین کو دنیا سے اُٹھا دیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے خوش قسمتی سے ان کو دیا ہوا تھا یہ تو ہوا حال دنیاوی رنگ میں اکسٹریمسٹ کا۔ اب اگر مذہبی رنگ میں اس سوال پر غور کیا جاوے تو بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسائل جو کہ اس حالت میں کہ دنیا کی ترقی ابھی درجہ بلوغت کو نہ پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے بھیجے تھے اور جو کہ اس وقت کے لئے مناسب حال تھے مگر آئندہ زمانہ کے حالات کے مطابق اکسٹریمسٹ ازم کا رنگ اپنے اندر رکھتے تھے آخر کار منسوخ کئے گئے اور اُن کی جگہ اُن مسائل نے لی جن کو کہ میانہ روی کے اصول کہہ سکتے ہیں دیکھو اگر وید کے مسائل میں غور کی جاوے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسائل اور ان کی شرتیاں کسی ایسی قوم کے لئے تھیں جن میں کہ اُس سے پہلے بالکل تہذیب نہ تھی اور اس لئے ایک سادہ تعلیم تھی اور بسبب ایک جنگلی گروہ یا اُمت ہونے کے اُن میں ایسے ایسے مسائل کی ضرورت تھی۔ جیسا کہ نیوگ ہے جو کہ ایک اعلیٰ پایہ کی تہذیب رکھنے والی قوم کے ہرگز شایان نہیں تھا چنانچہ شائد اُس وقت تو یہ مناسب وقت سمجھی گئی ہو مگر اس زمانہ میں کوئی بھی انسان عقل رکھنے والا خواہ وہ ہمارا آریہ بھائی ہی کیوں نہ ہو اس کو اچھا نہیں کہہ سکتا اگرچہ ضد اور تعصب کیوجہ سے وہ بار بار اس کے اوصاف بیان کرے مگر دل اندر اندر سے اُس کو ملامت ضرور کرتا ہے پس یہ مسئلہ اور ایسے ایسے اور مسایل .... جونکہ انسانی اخلاق کا ایک اکسٹریم تھے اس لئے ضروری تھا کہ یہ ناکامیاب ہوتے اور آخر ایسا ہی ہوا۔ اور ایک اور قانون جس میں کہ کثرت ازدواج جیسا بابرکت اصول تعلیم دیا گیا تھا تا کہ انسان بے اولاد نہ مرے اور مخلوق خدا کا سلسلہ تولید قائم رہے اور اُنسے اس کی جگہ لے۔ اسی طرح یہ تعلیم کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ چونکہ اپنے اندر بدلہ لینے کا اکسٹریم رکھتی تھی آخر بدل گئی اور یہ تعلیم کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی آگے کر دو۔ ناقابل عمل ثابت ہو گئی اور دنیا میں نہ رہی اور اُن کی جگہ ایک ایسی تعلیم نے لے لی جس میں کہ عفو کے وقت عفو اور سزا کے محل پر سزا کا حکم دیا جاتا ہے اور جو کہ عین موافق ضمیر اور فطرت انسان ہے۔

یہ سب تعلیمیں کیوں آہستہ آہستہ عملی رنگ میں دنیا سے اُٹھ گئیں صرف اس لئے کہ یہ اپنے اندر ایک اکسٹریم رکھتی تھیں اور یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو آخر منسوخ کر دیا اور جب دنیا اپنے زمانہ بلوغت کو پہنچی اور انسان اس قابل اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو گئے کہ ان پر مکمل شریعت بھیجی جاوے جو کہ میانہ روی کا اعلیٰ درجہ اپنے اندر رکھتی ہو۔ تو ایک ایسی تعلیم جو کہ قرآن پاک میں ہے بھیجی گئی اور جو کہ وہی تعلیم تھی جو کہ پہلے تھی مگر اپنے اندر افراط و تفریط نہ رکھتی تھی۔ اور اسی لئے آخر کامیاب ہوئی اور اب زمانہ ہے جس میں کہ اُس کی کامیابی اور بھی درخشاں ہوگی کیونکہ اس تعلیم کے بہت سی انسانی کمزوریاں اللہ تعالیٰ نے دور کر دی ہے اور وہ جو کہ آگے بہت سخت قسم کے بُت پرست تھے بغیر کسی ہمت اور تکلیف مسلمانوں کی کے خود بخود توحید کے قائل ہو گئے ہیں اور فخر سے لکچروں میں اپنے آپ کو مواحد کہتے ہیں اور یہی لب لباب اسلام کی تعلیم کا ہے۔

غرض یہی اکسٹریمسٹ ازم ہی ایک وجہ تھی اور یہی وجہ اب بھی ہے کہ آریہ سماج کا اصول کامیاب نہ ہوا اور پنڈت دیانند صاحب کی ساری تعلیم کو بھی

اور ہر ایک بادشاہت تب ہی زوال پذیر ہوتی ہے کہ جب اُن کے افسر میانہ روی کو چھوڑ کر اکسٹریم تک پہنچنا شروع کرتے ہیں۔

ترمیم کی ضرورت پڑ گئی ہے اور یہ ترمیم وہی ہے جو کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام اُن میں کرنا چاہتے تھے۔ غرضیکہ وہ کام جو کہ ہم نے کرنا تھا وہ ہمارے آریہ بھائی خود بخود بسبب تعلیم کی روشنی کے کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اگر جیسا کہ یقین ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں رہی تو یہ ہمارے زیادہ زیادہ نزدیک ہوتے جاویں گے اور ایک دن وہ ہوگا کہ شائد تھوڑا سا تعصب ہی ہوگا جو کہ اُن کو ہمارے ساتھ ملنے سے روکیگا اور بس۔ ورنہ اصول وہی ہو جاوینگے جو کہ قرآن میں تعلیم ہوتے ہیں کیونکہ یہ لازم امر ہے کہ اگر کوئی انسان سچے خلوص سے اپنی عقل کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں استعمال کرے تو اُس پر سچا رستہ کھل جاتا ہے اور یہ قرآن کریم کا بھی فتویٰ ہے۔ اور پھر خدا کرے کہ وہ دن آجاوے کہ تعصب بھی دور ہو جائے (جس کی طرف کہ ہمارے امام نے گائے جیسے مسئلہ پر اپنی رائے ظاہر کر کے اشارہ کیا ہے) اور ہم ایک مذہب ہو جاویں۔ یہی حال حضرت عیسائی صاحبان کا ہے یورپ نے تمام بائبل کے اصولوں کو نا مکمل خلاف عقل اور نا قابل عمل سمجھ لیا ہے اور بسبب دین کو ایسا کمزور پانے اور اُن کے سامنے اور کوئی سچا دین نہ ہونے کے دہریت کی طرف جھک گئے ہیں مگر آخر وہ فطرت جو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی پیدا کی گئی اور جس کو کہ اللہ تعالیٰ کی پاک کشش ہر وقت اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے وہاں بھی اُن کو چین نہیں لینے دیتی اور آخر متلاشی ہوتی ہے اور اُن اصولوں پر قدم مارتی ہے جو کہ سچے ہوں اور اصل کامیابی کا راز ہوں سو وہ بھی سلسلہ اسلام کے نزدیک آتے جاتے اور امید ہے کہ جلدی یہ سب مذاہب جس جس دنیا ترقی کرتی جائیگی اصل صراط مستقیم کو پا لینگے اور ایک ہو جاوینگے اور اسطرح پر یہ ثابت کر رہے ہیں اور کر دینگے کہ وہ تعلیم جو اکسٹریمسٹ ازم اپنے اندر رکھتی ہو آخر ناکامیاب رہیگی۔

پھر اگر مشاہدہ کو اس امر میں جج بنایا جائے تو بھی اس امر کی جو میں نے اوپر بیان کیا ہے تائید ہوتی ہے دیکھو روزانہ زندگی میں اگر غذا کو لیا جاوے تو دودھ جیسی زود ہضم چیز بھی اگر حد سے زیادہ استعمال کر لی جاوے تو آخر کار دست وقے اور درد پیدا کر کے تکلیف کا باعث ہوتی ہے اور صبح کی فرحت افزا سیر میں بھی اگر انسان ذرا زیادتی کر لے تو بجائے روحانی اور جسمانی فرحت ہونے کے تھکا کر بخار اور تکلیف پیدا کرتی ہے علم لکھنے پڑھنے میں بھی جو کہ انسان کا تنہائی میں مونس ہوتا ہے اور عقل کو اور فہم کو تیز کرتا ہے اگر زیادتی استعمال کی جاوے تو آخر انسان بسا اوقات پاگل ہو جاتا ہے۔ خود داری جیسے پاک اصول میں بھی اگر انسان زیادتی کر لیوے تو آخر تکبر سمجھی جا کر ایک نقص ہو جاتی ہے کسی پر ایک امر میں محبت اور مہربانی جیسے اچھے اخلاقوں کو بھی اگر حد سے زیادہ استعمال کیا جاوے تو آخر انصاف سے گرا دیتے ہیں غرض کسی قسم کی افراط اور تفریط کی جاوے یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ضرور اس کا نتیجہ ناقص ہوتا ہے۔ غرض کیا تواریخ دنیا اور کیا مذہبی اور کیا عام مشاہدہ روزانہ ہم سب کو مجبور کرتے ہیں کہ ہم یقین کریں کہ وہ اصول جو اپنے اندر اکسٹریمسٹ ازم رکھتے ہوں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ پنڈت جی نے بقول پرکاش اکسٹریمسٹ کے ریفارم کا آغاز کیا تھا اور اُس کے سارے پیرو ضروری تھا کہ اُن کے نقش قدم پر قدم مارتے اس لئے وہ بھی اکسٹریمسٹ ہیں اس لئے ہی ہے کہ اب اس کی ترقی بقول ہمارے بھائی آریہ صاحبان بند ہو گئی ہے اگر پنڈت دیانند صاحب انصاف کو کام میں لاتے اور دیگر مذاہب کی کتب کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کرتے تو ضرور تھا کہ ایسا سمجھدار آدمی اسلام کو قبول کرتا اور ضرور سب نبیوں سے افضل محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتا۔ مگر افسوس چونکہ وہ اکسٹریمسٹ تھے اُنہوں نے باقی سب تعلیموں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور اس لئے اصل صداقت کو نہ پا سکا اور اُن کے ہنر بھی اُن کو عیب نظر آئے۔ یہ پنڈت صاحب کے اکسٹریمسٹ ہونے کا ہی نتیجہ تھا کہ انہوں نے کثرت ازدواج جیسی بابرکت تعلیم کے بجائے نیوگ جیسے بے غیرت مسئلہ کو پسند کیا۔ اور ایک رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم۔ قادر خدا کی جگہ ایسا خدا تجویز کیا جو کہ انسان جیسی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ اور اگرچہ مانتے ہیں کہ وہ خود اپنے ایک ملازم کو اُس کا گناہ معاف کر سکتے ہیں مگر ایسا خدا مانا جو کہ ہرگز اُن کا ایک گناہ بھی نہیں بخش سکتا اور اگرچہ خود وہ کسی انسان یا حیوان پر مہربان ہو جاویں تو اُس کو اُس کے حق سے زیادہ انعام دے سکتے ہیں اور دیتے ہیں مگر خدا ایک ایسا مانا جو کہ سوائے ترازو کے تول کے ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں کر سکتا اور کسی پر اُس کی محنت سے زیادہ مہربانی اور فیاضی نہیں کر سکتا غرض یہ سب کچھ خلاف عقل مانا مگر اسلام کو اور اسلام کی بانی کی تعلیم کو نہ دیکھا اور اُس سے فائدہ نہ اُٹھایا بلکہ اُلٹی گالیاں بسبب لاعلمی کے دیکر ہمیشہ کے لئے ملک میں ایک فساد کا بیج بویا اور اس طرح سے وہ نیت اُن کی ہمدردی بنی نوع انسان جو کہ ہر ایک انسان کی فطرت کا تقاضا ہے اُلٹا رنگ لائی یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ پنڈت صاحب اکسٹریمسٹ تھے اگر اس پر بھی کوئی آریہ صاحب فرما دیں کہ ہمارا دعوےٰ غلط ہے تو میں اُن کی خدمت میں ایک اور ثبوت بھی پیش کر سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کانگریس میں جب دو پارٹیاں بدقسمتی سے بن گئیں تو آخر مدبران ملک نے زیادہ اُسی طرف کو پسند کیا جو کہ ماڈریٹس کے نام سے نامزد ہے اور سب نے اکسٹریمسٹ کو بیک آواز ناپسند کیا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اُن کے خیال اور رائے میں یہ فرقہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور آخر بعض سمجھدار اکسٹریمسٹ بھی ماڈریٹ ہو گئے۔ اور اس لئے اُس ترقی کو جو اکسٹریمسٹ کے ذریعہ شروع ہوئی تھی نقصان پہنچا اور یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جب انسان کی ترقیات کو دُنیوی اور عقلی کو کمال دینا چاہا تو آخر وہ سب قانون جو کہ اپنے اندر ذرا بھی اکسٹریمسٹ ازم کا اثر رکھتے تھے منسوخ کر دیئے اور ان میں سے اچھی باتیں چن کر ایک ایسا قانون بھیجا جس میں کہ افراط و تفریط ہرگز نہ تھی اور پھر دعوےٰ کیا کہ یہ صراط مستقیم ہے اور اصل سچی کامیابی اور نجات کی راہ ہے اور یہی وجہ عکس اس کے ہے جو کہ آریہ سماج کی ترقی کے بند کرنے کا باعث ہوئی ہے۔

بالآخر میں اپنے آریہ بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ اب بھی وہ سنبھل جاویں اور تعلیم کا فائدہ اُٹھا کر سب مذاہب کو ٹھنڈے دل سے اور صبر اور استقلال سے پڑھیں تو امید ہے کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ اصل راہ کو پالیویں گے اور وہ وہی ہے جو کہ ہر نبی دنیا کو سکھاتی ہے اور وہی ہے جو کہ آغاز میں آریہ ورت کے مہاشیوں کو اُن کے پاک نبیوں اور رشیوں نے دی تھی یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ صرف اُنکو اس لئے نئی معلوم ہوتی ہے کہ بسبب اُن کی فطرت اکسٹریمسٹ ہونے کے وہ اس میں غور کرنا بھی برداشت نہیں کر سکتے میں پھر آخر میں اپنے آریہ بھائیوں کی خدمت میں عرض کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ وہ ضرور ضرور حضرت امامنا و مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کی آخری نصیحت کو نیک ظنی سے پڑھیں اور اس میں ایک انصاف پسند انسان بن کر غور کریں تاکہ فائدہ اُٹھا سکیں کیونکہ یہ اُس انسان کی لکھی ہوئی ہے جو کہ اُمت وسط کا سردار تھا اور جس کے اندر ہمدردی بنی نوع انسان کوٹ کوٹ کر بھری تھی اس لئے آپ کو وعظ نہیں کرتا تھا کہ وہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا تھا اور اس لئے تعصب رکھتا تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اسلام کو سچی اور اصل فلاح کے حصول کی راہ یقین کرتا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ آپ بوجہ انسان ہونے کی وجہ سے اُس کے بھائی تھے کسی تکلیف میں بسبب اپنی نادانی کے پڑ جاویں اور وہ ہم کو ایک ایسے گڑھے میں گرتا ہوا دیکھ نہیں سکتا تھا جس میں گرنا ہمارے لئے بڑی لمبی چوڑی تکلیفوں کا باعث ہو۔ وہ سب کو مکمل انسان اور اپنے جیسا انسان بنا ہوا دیکھنا پسند کرتا تھا اور اُس کی یہ تڑپ تھی کہ دُنیا میں خدا پوجا جاوے اور اُس کے سچے پیروں کی عزت کی جاوے تاکہ لوگوں کو اُن کی پیروی کرنے کی تحریص ہو جو کہ اس دنیا اور آئندہ آخرت میں بھی کامیاب ہو گئے اور جن کا نام کہ بسبب تقدس ذاتی کے ابتک پرستش کی جگہوں میں عزت سے لیا جاتا ہے اور اس لئے پر وہ بھی یعنی سارے کے سارے وہی درجات حاصل کر سکیں کیونکہ اللہ کی درگاہ میں ہر ایک رنگ میں بے نیازی ہے اور اُس کو کسی چیز کی بھی اپنے پرواہ نہیں۔ ہاں مستحق بننا ہمارا فرض ہے اُس کی دلی خواہش تھی کہ دُنیا سے گناہ دور ہو جاوے اور امن اور چین اور صلح دُنیا میں پھیل جائے۔ آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی کشش۔ دُنیاوی محبت کی کشش پر غالب آجاوے اور ہم کو اُس محبوب حقیقی کا وصال نصیب ہو جس کے لئے کہ ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ آمین!

اے خداوند من گناہم بخش — سوئے درگاہ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دل و جانم — پاک کن از گناہ پنہانم
دلستانی و دلربائی کن — بہ نگاہے گرہ کشائی کن

در دو عالم مرا عزیز توئی۔
وآنچہ مے خواہم از تو نیز توئی

خاکسار

سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ز قوم من نشناس بمقامِ من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوش ترم

مورخہ ۳ - جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۳۰ - جولائی ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

شیخ صاحب کے وعظ کے پُر تاثیر اور مفید ہونے کے متعلق احباب حضرت اقدس مسیح موعود کے اُن الفاظ کو پڑھ چکے ہیں جو کہ آپ نے اپنی وفات سے چند روز پہلے فرمائے تھے اور اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود ؑ کی زندگی میں شیخ صاحب موصوف یہ ارادہ کر چکے تھے۔ کہ آئندہ زندگی کا کچھ حصہ باہر وعظ میں اور کچھ حصہ قادیان میں گذارا کریں گے۔ چنانچہ اب پھر شیخ صاحب بعد حصول اجازت از خلیفہ صاحب تبلیغ حق کے واسطے باہر نکلتے ہیں۔ یکم اگست کو یہاں سے روانہ ہوں گے۔ اور امرتسر۔ محلانوالہ۔ جالندھر۔ نگہ۔ کریام۔ کاٹھ گڈھ۔ راہوں لودیانہ۔ مالیر کوٹلہ۔ نابھہ۔ انبالہ۔ پٹیالہ۔ سہارنپور۔ دیوبند۔ مظفرنگر۔ میرٹھ دہلی۔ شاہجہانپور۔ رامپور۔ بریلی۔ اجمیر۔ اندلُدھ۔ الہ آباد سے ہو کر حیدرآباد دکن جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے اور اون کی حفاظت کرے اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کو حق کی طرف راہنمائی کرے امید ہے کہ ہر جگہ احباب ان کا خیر مقدم کریں گے۔

ایک اور دینی مسافر

ابو سعید عرب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہ تبلیغ حق کے واسطے ہند کے مختلف مقامات میں دورہ کریں گے خدا تعالیٰ اون کو اس کام میں برکت اور منفعت دے۔

اعلان

تمام اقسام کا روپیہ خواہ وہ لنگر۔ مدرسہ۔ صدقات۔ خرچ خوراک بورڈران وغیرہ وغیرہ کا ہو یا کسی اور مد متعلقہ انجمن کا ہو۔ صرف اس پتہ پر آنا چاہیئے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

نامہ نگار صاحبان

کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر ایک مضمون جو اخبار بدر میں چھپنے کے واسطے آوے۔ وہ کاغذ کے نصف صفحہ پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے۔ اور ایسا کھلا کھلا ہو۔ جس پر تصحیح کی گنجائش ہو۔ جو مضمون ایسا لکھا ہوا نہ ہوگا وہ درج اخبار نہ ہو سکیگا۔

ایڈیٹر کو فرصت کہاں کہ نامہ نگاروں کے مضامین کی رسیدیں دے یا بصورت ناقابل اشاعت سمجھا جانے کے واپس کرے ہاں جو مضامین قابل اشاعت ہونگے وہ شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوں گے۔

خط کا جواب

جو صاحبان بہر حال خط کا جواب چاہتے ہیں۔ وہ واپسی کارڈ یا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کے ساتھ ارسال کیا کریں۔

اطلاع

براہین اور درثمین کی رعایتی قیمت کی میعاد گذر چکی ہے۔ یکم اگست ۰۸ء سے ہر دو کتب اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوا کریں گی۔ یعنی براہین احمدیہ مجلد للعہ بے جلد ۱۲ ار اور درثمین مجلد ۸ر بے جلد ۶ر

مینیجر

(ہر یس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

ایک اخلاص نشان کے خط سے کچھ اقتباس

میں تو جیوں گا تو اس کا ہو کے رہوں گا اور مروں گا بھی تو بھی اسی کا کہلاؤں گا۔۔

. . . . دین

پسند کرتا ہوں بلکہ تعالیٰ کو۔ آپ قبلہ ام خلیفۃ المسیح کو کہدیں۔ کہ

یہ جان حاضر کرتا ہے اگر ضرورت ہو تو لکھدیں فوراً قادیان آسکتا

افسوس نہ میرے پاس وفا داری ثبوت کے لئے اور کوئی

ہے جس کو پیش کر سکوں۔ صرف ایک چھوٹی سی جان ہے اس کو

ناچیز و ناکارہ شے کے پیش کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

اس لئے قادیان سے چلا آیا تو تا کہ باہر جا کر کچھ کما لونگا پھر آرام

بیٹھ کر قادیان میں زندگی کے دن گذار دونگا۔ اگر منشا الٰہی

کے برخلاف ہو تو بھی ہم راضی ہیں جو مرضی خدا ہو۔ کچھ حرج

سعید بلا ہی کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب جیسا عظیم

سان وفیلسے ہماری آنکھوں کے سامنے گذر گیا تو او

کسی کی یقت ہے۔ پیارے صادق آپ بلا تکلف قبلہ خلیفۃ المسیح

خدمت میں یہ کہدیں کہ ابو سعید

ان ہی پر تیار ہے۔ ابو سعید عرب از رنگون

اردو المانک ۱۹۰۸ء

ویسے تو اس قسم کی جنتریاں بہت مل جاتی ہیں۔ جو میز پر سامنے رکھ لی جاویں یا دیوار پر لٹکائی جاویں لیکن ایسی جنتریاں اہل ہند کیواسطے جنکو اکثر قمری اور ہندی تاریخوں کی بھی ضرورت رہتی ہے چنداں مفید نہیں ہوتیں اس ضرورت کو رفع کرنے کے لئے نیاز علی خان صاحب تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر نے ایک جنتری چھاپ کر شائع کی ہے جو بہت مفید ہے قیمت صرف ۱ر ہے اور صاحب موصوف سے مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔

قواعد صدیقی عربی کی ایک لاکھ جلد مفت

ایک باہمت مسلمان نے قواعد صدیقی عربی ایک لاکھ جلد مفت تقسیم کرنے کی فرمائش دی ہے۔ قواعد صدیقی عربی پڑھنے کے بعد پانچ چھ ماہ میں قرآن مجید پڑھ سکتا ہے آدھ آنہ کا ٹکٹ بہر محصول ڈاک آنے پر دفتر انقلاب گجرانوالہ سے مفت منگا لو

مینجر انقلاب گجرانوالہ

ضرورت نکاح

ایک نوجوان نہایت ہی خوش شکل زمیندار و صالح مزاج ایک عالی خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹ ماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ایک غلطی کی اصلاح

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۶ اپریل میں مرض اختلاج کا ایک مجرب نسخہ فرمودہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلط چھاپا گیا تھا اصل

نہیں چاہیئے مشک خالص۔ زعفران خالص وغیرہ

پر دوا خوب پیس کر ادویہ باہم ملا کر گولی دو رتی

ہر روز شام وقت کھایا کریں اور خدا تعالیٰ سے بوقت نماز میں دُعا کریں اور فکر اور غم سے جہاں تک ممکن ہو اپنے تئیں

بچایا جاوے کہ اس کا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام

. . . . . . والسلام

خاکسار محمد نصیب احمدی معرفت سکرٹری ۔۔۔

لائل پور میں جلسہ

(یہ مضمون دیر سے آیا ہوا تھا مگر افسوس ہے کہ اب تک درج نہیں ہوسکا)

واقعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شریف حسب الحکم جناب حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام انجمن احمدیہ شاخ لائل پور نے بعد نماز جمعہ ایک جلسہ کیا اور تمام برادران احمدی مفصلات کو بلوایا اور جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو انجمن نے ایسے موقعہ پر تشریف لانے کی تکلیف دی جلسہ کی غرض مدرسہ تعلیم الاسلام جدید کی امداد تھی مولوی صاحب موصوف نے کمال محبت سے تمام جماعت کو امام پاک کا ارشاد پہونچایا اور امام پاک کے الہام نوحی الیھم من السماء کے موجب جماعت نے دل کھول کر کار خیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے چندہ شہر اور بیرونجات کا ملا ۱۴۹ر نقد و وعدہ کا تھا۔ تفصیل اسما و رقم چندہ نقد و وعدہ۔

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب مالک کارخانہ و پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لائل پور ۸ر

شیخ دوست محمد و محمد حسین صاحب آڑت دار لائل پور ۸عہ

منشی نور الدین صاحب نقشہ نویس و سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور ۸عہ

منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس و نقیب انجمن احمدیہ لائل پور عہ

مستری عبد الرحمٰن صاحب محکمہ نہر ۸عہ میاں یوسف علی صاحب للعہ

میاں خدا بخش صاحب نیچہ بند صہ منشی اصغر علی صاحب کلرک محکمہ نہر

بنگلہ کورٹ خدا یار عہ ۔ مستری محمد حیات صاحب صہ مرزا محمد ملک

عہ ۔ بابو غلام حسن صاحب سٹور کیپر ریلوے اسٹیشن لائل پور عہ

میاں محمد عالم صاحب عہ میاں خدا بخش صاحب ٹھیکیدار صہ

میاں بہادر صاحب صہ ۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری

انجمن احمدیہ لائل پور عہ میاں سلطان خان صاحب ۸ر

بابو محمد دین صاحب گڈس کلرک سٹیشن لائل پور عہ میاں میراں بخش

صاحب مقدم اسٹیشن لائل پور عہ شیخ شمس الدین صاحب

ولد میاں حاجی عمر حیات صاحب چنیوٹی حال لاہور عہ

شیخ محمد دین صاحب دوکاندار کریانہ لائل پور ۸ر میاں امام الدین

صاحب ولد میاں حاجی سکنہ کوٹ چک نمبر ۲۰۷ عہ

نوٹ انجمن تمام صاحبان کا شکریہ ادا کرتی ہے مگر خاص کر بابو غلام حسین صاحب سٹور کیپر ریلوے اور شیخ شمس الدین صاحب حال وارد لاہور کی نہایت ہی مشکور ہے جو ابھی سلسلہ عالیہ میں داخل نہیں ہیں صرف حسن ظن اور اس سلسلہ سے محبت رکھنے میں دل کھول امداد دی ہے۔ اللہ تبارک ان کو جزائے خیر دے تمام برادران احمدی کی خدمت میں التماس ہے کہ ان صاحبان کے حق میں دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اور شرف بیعت بخشے۔ آمین

خاکسار شیخ محمد حسین احمدی لائل پور

مبارک

سید جاہت حسین صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ جناب قاضی عبد اللطیف صاحب ایڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ و اردو گائیڈ رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کے ممبر منتخب ہوئے

الخطبۃ

سید امیر حسین شاہ صاحب ۔ گنز جو آج کل ہانگ کانگ میں ہیں اور اچھے عہدہ پر ہیں اور عمدہ تنخواہ پاتے ہیں۔ ہندوستان میں شادی کرنا چاہتے ہیں سید صاحب ہندوستان کو آنے والے ہیں۔

جلسہ تشحیذ

بخدمت اراکین انجمن تشحیذ الاذہان السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ بتاریخ ۔ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ مطابق ۔ اگست ۱۹۰۸ء بروز جمعہ انجمن تشحیذ الاذہان کا خاص اجلاس ہوگا جس میں تمام ممبران انجمن مذکور کو خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے امید ہے کہ سب ممبران انجمن تشریف لاکر ممنون فرمائیں گے۔

ثناء اللہ کی پریشانی

(گذشتہ سے پیوستہ)

پہر اہلحدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء پہ ایڈیٹر مذکور کے مضمون کے اخیر میں لکھتے ہیں۔ "اسمیں شک نہیں کہ منشاء اپنے اقرار کے مطابق آپکے مقابلہ پر بہی ویساہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر کیونکہ اس نے جیسے میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی ہے ایسے آپ کی نسبت کی ہتی" ناظرین ملاحظہ فرماوین یہ دوسرا موقعہ ہے جو علم و دانش کا مدعی مولوی لکھتا ہے کہ میری نسبت کی ہے۔

پہلا حوالہ ہمنے ناظرین کی خاطر نظرانداز کیا تہا اس لئے خیر یہ موقع ہم اور درگذر کر دیتے ہیں۔ لیکن جس کی عقل ہی مخالفت میں اندہی ہوگئی ہو اوس کا علاج ہی کچہ نہیں ہوسکتا ہے چنانچہ مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء کے ہمراہ ایک ضمیمہ شائع کیا ہے جسمین لکھتے ہیں "مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگوئی کی ہتی۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں جہوٹا ہے وہ سچے کی زندگی مین مرجائیگا"

اِس جگہ اِس حیادار مولوی نے یہودیوں کے بہی کان کاٹے ہیں یعنے صرف پیشگوئی کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا ہے بلکہ ایک فقرہ جو پیشگوئی کے رنگ میں رنگین کرکے گھڑا گیا ہے وہ حضرت صاحب کے اشتہار کیطرف منسوب کردیا ہے اگر اس ظالم طبع ناخدا ترس سے دریافت کیا جاوے کہ حضرت صاحب کے اشتہار مین لفظ مرجائیگا کس جگہ لکہا ہے تو جواب سوائے اس کے کچہ ہی نہیں ہوسکتا ہے کہ جس زہریلے اثر کے خوف کا مولویصاحب نے ذکر کیا ہے اسے امرتسری سانپ کی کچلیوں کے سوا اور کہین اس کا نشان نہیں مل سکتا ہے اگر ہم اس موقعہ پر بہی یہی فرض کرین کہ اس جگہ ہی اتفاقیہ سہواً مولوی صاحب نے یہ الفاظ حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کئے ہیں تب بہی اس امرتسری سانپ کی کچلیوں کے نکالے بغیر کام نہین چل سکتا ہے اس لئے کہ دسمبر ۱۹۰۷ء کے مرقع صفحہ ۱ پر مولویصاحب لکھتے ہیں۔ "ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ مرزا جی نے میرے ساتہ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تہا جس کا خلاصہ یہ تہا۔ کہ مین اور مرزا مین سے جو جہوٹا ہے سچے کی زندگی میں مریگا" جملہ خبریہ اور انشائیہ کے واقف مولوی سے مین دریافت کرتا ہوں۔ کہ یہ خلاصہ جو آپنے کیا ہے کس فقرہ یا لفظ کا استنباط کیا ہے اشتہار مین دعائیہ الفاظ موجود ہیں لیکن خلاصہ کرنے میں مولویصاحب نے یہ ظاہر کیا تہا کہ گویا حضرت صاحب کے اشتہار استنباط میں لفظ "مرجائیگا" موجود ہے کیا تم بتلا سکتے ہو کہ اس قسم کا خلاصہ کس آیتہ یا حدیث کے موافق کیا گیا ہے سچ ہے کہ اندہوں کے بہلانے اور سمجہانے کے لئے کچہ نہ کچہ ترکیب کی جاسکتی ہے لیکن جس کی عقل اور سمجہ کی آنکہہ پہوٹ گئی ہو اس کا علاج کوئی نہین کرسکتا ہے۔ اہلحدیث مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ھ صفحہ ۴ پر مولویصاحب لکھتے ہیں۔

"مرزا صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے جہیج کہ بجائے خود میرے ساتہ مباہلہ کا اشتہار دیدیا تہا کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار) میں سے جہوٹا سچے کی زندگی میں مریگا یا اس پر کوئی موت کے برابر مصیبت آئیگی" میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ایمان بالکل سلب ہوگیا ہے اور انصاف کی آنکہہ بالکل پہوٹ گئی ہے کہ نہ ایک دو دفعہ بلکہ مسلسل متعدد دفعہ اپنی طرف سے فقرہ گھڑ کر حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی بہی تم کو تمیز ہے اور دعا یا بیان اور پیشگوئی مین فرق کو بہی سمجہتے ہو۔ بزعم خود باہلحدیث کا بہی منہوم ہر کہ دوسروں پر اس طرح بہتان باندہکر اپنی گور مین انگارے بہردا ور عاقبت خراب کر دو کیا ایسے تحریف کرنیوالے مفسدون کیلئے بہی کسی مسیح کی ضرورت نہین۔

سابقہ مضمون مین لفظ پیش گوئی پر بحث کرکے دکہلا چکا ہوں کہ اپنی مختلف تحریرات مین ایسے فقرے تراش کر جن سے پیشگوئی کا مفہوم نکلتا ہو مولوی فاضل صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کردی اور پہر یہ جہوٹی پکار مچائی شروع کردی کہ میری بابت یہ اور وہ پیشگوئی کی گئی تہی۔ اگر مولویصاحب کو باوجود مفسر اور برلن فاضل ہونے کے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی تمیز نہ تہی تو ناظرین اخبار یا مرقع میں سے دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دانوں سے ہی مشورہ کرکے دریافت کرلیتے کہ الفاظ" ذلیل سے اٹہالے نابود کر۔ نیست فرما۔ آفت مین مبتلا کر" جو اشتہار مین موجود ہیں اور وہ الفاظ جو ایجاد شدہ ہیں یعنے مرجائیگا مصیبت آئیگی وغیرہ وغیرہ۔ ہم معنی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو ان میں کیا فرق ہے اگر اتنی تکلیف ہی برداشت نہیں ہوسکتی ہے تو مرقع جلد ا نمبرا بابت اگست ۱۹۰۶ء کا صفحہ ۱۱ ایک دفعہ پڑھ لیتے۔ تو اپن جہوٹ اور خیانت سے ہرگز مرتکب نہ ہوتے لیکن وہ ایسا کیون کرتے اس لئے کہ وہ "جہوٹ کو کر سچ دکہانا کوئی ان سے سیکہ جائے" کے مصداق ہیں۔

لفظ پیش گوئی کے متعلق کافی اوپر لکہہ چکا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ثناء اللہ صاحب جواب دیتے ہوئے اپنی اخلاقی حالت کا کیا ثبوت دیتے ہیں اس کے بعد اب مین لفظ مباہلہ کے متعلق بہی کچہ لکہنا چاہتا ہوں۔ گو مختصر طور پر پہلے بہی کئی جگہ اس کا اشارۃً تذکرہ کیا ہے لیکن اس موقعہ پر یہ دکہانا ہے کہ اس لفظ کو مولویصاحب نے اور ایک نئی شان کے ساتہ بہی جابجا استعمال کیا ہے جسے ہم انہیں کے پیش کردہ اصولوں اور تعریفوں کے موافق نہیں سمجہ سکے کہ اس کا مطلب کیا ہے ان کے تمام موقعوں کو بمعہ تہ اور نشان کے اب بیان کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

اہلحدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء پہر اول سرخی لکہی ہے "مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اس کے بعد آگے چلکر لکہتے ہیں "مرزا پر ہمارے مباہلہ کا کامل اثر ہوا" پہر اہلحدیث مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء پر لکہا ہے "کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجہا کہ مبارک احمد کے مرنے کو اہلحدیث ۱۱ اکتوبر کے پرچہ مین ایڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا ہے . . . . میرا مباہلہ علم الٰہی مین سبب بنا تہا۔ پہر مرقع بابت دسمبر ۱۹۰۶ء پر لکہتے ہیں "مرزا صاحب قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" پہر اہلحدیث مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ھ کو لکہتے ہیں "مرزا صاحب کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف" پہر مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء مین لکہا ہے "دجال قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر" اسی پرچہ مین اور آگے چلکر لکہتے ہیں "اس امر کا اظہار اہلحدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر مین کیا ہے کہ یہ میرے مباہلہ کا اثر تہا" ان تمام مذکورہ بالا موقعوں پر مولوی فاضل صاحب مکرر اور مسلسل میرا اور ہمارا مباہلہ بیان کرتے ہیں لیکن اونہوں نے نہ بالمقابل قسم کہائی ہے اور نہ حضرت صاحب کی دعا کو قبول کیا ہے اس لئے سمجہ مین نہیں آتا ہے کہ میرے مباہلہ کے کیا معنے ہیں اس کے ساتہ ہی جبکہ ان کی نکتہ چینیوں پر نظر کیجاتی ہے کہ جو ذرہ ذرہ سی بابت کی ہیں تو ہمیں اور بہی تعجب ہوتا ہے کہ مولویصاحب خود ہی پیشگوئی اور مباہلہ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں اور خود ہی بڑی بڑی موشگافیاں کرنے اور بال کے کہال نکالنے کے بعد اصول قائم کرتے ہیں اور خود ہی اون اصولوں کی پرواہ نہین کرتے اور وہ اصول ان کے مونہہ پر پڑتے ہیں الفاظ کے متعلق اس قسم کی بحث کرنے کی ضرورت مجہے اس لئے پیش آئی ہے کہ مولویصاحب کی نکتہ چینیوں کا بڑا حصہ تکرار لفظ

عجائبات عالم

ایک معزز اہلکار سرکار کے مہمان ہونے کا مجھے چار پانچ بار اتفاق ہوا ہے۔ میں نے ایک شخص کو وہاں دیکھا ہے جو رات کے دو تین بجے آتا ہے اور آکر استغفر اللہ ربی اور توبہ استغفار اور کچھ ایسے الفاظ کا وظیفہ شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور وہ نماز پڑھ کر چلا جاتا ہے جیسے اپنے معزز میزبان سے اس کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک ملازم ہر دن کو تقریباً ۴۰ میل کی گشت کرتا ہے۔ رات کے ۱/۲ ۱۰ بجے کے قریب سوتا اور گیارہ بجے اٹھ کر دریائے چناب پر چلا جاتا ہے وہاں غسل کر کے نماز تہجد پڑھتا ہے اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر تین بجے کے قریب یہاں پہنچ جاتا ہے گرمی کا موسم یا سخت سردی اور [illegible] کے معمول میں کبھی فرق نہیں آیا پہلے یہ [illegible] شخص تھا کہ تمام جہان کے عیوب اس میں تھے نماز روزہ کا تو نام ہی نہیں جانتا تھا۔ ایک [illegible] دریائے چناب کے قریب ایک بزرگ اسے ملا جس نے اسے کہا کہ یہ بد چلنی چھوڑ اور نماز پڑھا کر۔ اس [illegible] تو اس نے صاف جواب دیا مگر اس کے کہنے میں کچھ ایسی تاثیر تھی۔ کہ یکدم اس کی تمام حالت بدل گئی وہ بزرگ اکثر دریاؤں کے کنارے رہتا ہے اور کبھی مہینے دو مہینے اس شخص کو مل جاتا ہے جب وہ اس [illegible] میں آتا ہے تو اس کا دل خود بخود محسوس کر جاتا ہے اور اس وقت وہ اسے ملنے کے لئے روانہ ہو پڑتا ہے یہ ملاقات رات ہی کو ہوتی ہے بلکہ اس شخص کا بیان ہے کہ وہ دریا کے پار ہوتا ہے اور ایک نعرہ کے ساتھ یکدم ورے کنارے پر آ جاتا ہے۔ مجھے معزز میزبان نے یقین دلایا کہ یہ جھوٹ نہیں بلکہ مجھے بھی کئی باتوں کی خبر اسی بزرگ نے اس شخص کی معرفت قبل از وقت دی ہے اور وہ صحیح نکلی ہے۔ یہ بزرگ حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مصدق ہیں اور انہوں نے اپنے مرید کو بارہا کہا ہے کہ وہ ہرگز نجات یافتہ نہیں ہو سکتا جو مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتا اور وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں کئی دفعہ قادیان ہو آیا ہوں اور لاہور قادیان میں جناب مسیح کے جنازہ میں شریک تھے تعجب ہے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں وہ شخص (مرید) کہتا ہے کہ میرا پیر ایک نوجوان ہے۔ اور کسی بڑے امیر کا لڑکا ہے

واللہ اعلم بالصواب۔

سلسلہ خبر رسانی میں ایک نئی ایجاد

(اکمل کا سلام ۔ بحضور امام الانام)

رات میں حسب معمول اپنی چارپائی پر لیٹا تھا۔ بدر نے افق مشرق سے سر نکالکر تیرگی عالم کو چھپانا شروع کیا اس وقت جو کچھ میرے قلب کی کیفیت ہوئی وہ لفظوں میں نہیں آ سکتی اس بدر کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھ کر مجھے اپنا بدر آسمان نظر نبوت یاد آگیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا۔

چاند کو اب دیکھ کر میں سخت بیکل ہوگیا
کیونکہ تھا کچھ کچھ نشان اس میں جمال یار کا

ایک شاعر ایسی حالت میں مجبور ہو جاتا ہے۔ اس بات پر کہ اس کا جوش شعروں کی صورت میں نکل جائے میں نے چاندنی کو مخاطب کیا اور اس قدیمی مگر سنے ہرکارے کے ذریعہ یہ سلام بھیجا جو ش دزد رخود حاضر ہو کر پہنچا تا ہوں۔

اے چاند تیری چاند سی صورت عجیب ہے
یاد آتا تجھ کو دیکھ کے وہ الحبیب ہے۔

یہ تیری رونق مری آنکھوں کا نور ہے
ہاں ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی دل کا سرور ہے

کچھ کچھ مناسبت ہے تجھے میرے حال سے
میں ہمکلام تم سے ہوا اس خیال سے

سینے میں تیرے داغ ہے میرے بھی داغ ہے
دونوں گھروں میں جل رہا اک ہی چراغ ہے

فق ہو گیا ہے رنگ ترا کس کی یاد میں
چہرہ سفید پڑ گیا کس افتاد میں

ٹکڑے جگر ہوا ترا کس کے فراق میں
گردش ہے رات دن تری کس اشتیاق میں

وہ کونسی زمین ہے جس میں نہ تو گیا
ہر جا پہ جل چکا ہے ترے سوز کا دیا

آخر یہ جد و جہد یہ دن رات کا سفر
کس کیلئے اٹھایا ہے ننھی سی جان پر

ہاں ہاں گھٹتے گھٹتے تو کبھی شاخ کھجور ہے
پھر بڑھتے بڑھتے رشک تجلی و طور ہے

کیا راز ہے تمہارے زوال و کمال کا
تبدیل ہونا صورت بدر و ہلال کا

جب لعف کھولی لیلی شب نے بوقت شام
تو نے پئے نظارہ بنایا فلک کو بام

یہ کیا معاملہ ہے بتا دے مجھے ضرور
جو سچی بات ہے وہ سنا دے مجھے ضرور

اے چاند ایک بات ہے اسے تو میں کہوں
میری شب فراق کے مونس اسے ہی جوں

پیغام بھیجتا ہوں کوئی کوئے یار میں
لیجاؤ یا نہیں ہو اسے کرنوں کی تار میں

ہاں ہاں ضرور کام یہ اسے جان کیجیو
ناکام ناتواں پہ احسان کیجیو

اک باغ پر بہار ہے دار الامان کا
وہاں مقبرہ ہے میرے مسیح الزمان کا

اس مقبرہ پہ نور کی چادر چڑھا ئیو
پھر یہ پیام اکمل محزوں سنائیو

کہنا کہ اے خدا کے نبی ۔ مہدی زمان
اے وہ کہ جس کیواسطے پیدا ہوا جہان

جس کا ظہور خاص [illegible] ظہور ہے
جس کا مکان [illegible] کوہ طور ہے

تمہید جس کی ہوتی ہے عرش عظیم سے
جس [illegible] عجیب راز ہیں رب کریم سے

جس کے قدم کیواسطے [illegible]
آنکھیں بچھائیں راہ میں اور سر [illegible]

بعض انبیاء سے بڑھکے ہو جو اپنی شان میں
جو تیر بہدف ہے خدا کی کمان میں

شہرہ ہے جس کے فضل کا سارے جہان میں
بھیجا گیا مسیح ۔ محمدؐ کی شان میں

صدہا درود تجھ پہ ہو صدہا سلام ہو
رحمت خدائے پاک کی نازل مدام ہو

منظور یہ دعا مرے پروردگار ہو
اکمل کی جان راہ میں تیری نثار ہو

محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی از گجرات

یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(یعنی)

مدرسہ دینیہ کے متعلق بعض ضروری تجاویز

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو تحریک

خاکسار راقم اور بعض دیگر ممبران مجلس معتمدین نے بہ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ماہ گذشتہ میں حضرت مسیح موعود کی یادگار کیلئے کی تھی کہ ایک اعلےٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جس کی غرض نہ صرف علم دین سکھانا ہی ہو بلکہ خصوصیت سے دین اسلام کے واعظ تیار کرنا۔ وہی تحریک مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہو کر ایک سب کمیٹی تجویز کی گئی ہے جس کے سپرد یہ کام کئے گئے ہیں کہ وہ مدرسہ دینیہ کے لئے روپیہ فراہم کرے اور اس کے لئے سکیم اور بجٹ تجویز کرے اور مدرسین مہیا کرے چونکہ خاکسار راقم کو اس سب کمیٹی کا سکرٹری قرار دیا گیا ہے لہذا التماس ہے کہ آپ مندرجہ ذیل امور کو اپنی اپنی انجمنوں میں پیش فرما کر بہت جلد اطلاع دیں کہ ان پر کیا کارروائی ہوئی ہے۔

اس وقت تین باتیں ہیں جن کے متعلق سب کمیٹی نے غور کر کے رپورٹ کرنی ہے۔

(۱) **فراہمی سرمایہ** - اس کے متعلق کوئی اطلاع مختلف انجمنوں کی طرف سے اب تک نہیں آئی مگر امید ہے کہ اس سال پر پہلے ہی سے انجمنیں اور احباب غور کر رہے ہونگے اور ایک حد تک کارروائی بھی ہو چکی ہوگی مگر تجویز کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اس کارروائی سے سب کمیٹی کو اطلاع ہو۔ لہذا التماس ہے کہ جو کچھ کارروائی کسی جگہ ہو چکی ہے یا جس جگہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی وہاں پہلی تحریک کو اب پیش کر کے ۲۵ - جولائی تک یا زیادہ سے زیادہ اخیر جولائی تک خاکسار کو مطلع فرماویں کیونکہ ۱۵ - اگست سے پہلے پہلے سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ کو مکمل کر کے مجلس میں پیش کرنا ہے۔ یہ اطلاع ہر ایک انجمن اور ہر ایک ایسے دوست کیطرف سے جو اس تحریک میں شامل ہونا چاہتا ہو آنی ضروری ہے کہ یکمشت چندہ مکان اور لائبریری کیلئے کس قدر ہوا۔ اور مستقل ماہوار کس قدر اس جگہ ایک بات ضروری بیان کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ کہ جس قدر چندے لنگر خانہ - مدرسہ - اشاعت اسلام یعنی میگزین میگزین فنڈ - یتامیٰ مقبرہ تعمیر کے پہلے دئے جاتے ہیں ان میں حتی الوسع کچھ ایزادی ہی ہونی چاہیئے اور کسی قسم کی کمی اس وجہ پر واقع نہیں ہونی چاہیئے کہ ایک نیا چندہ یادگار کیلئے قائم کیا جاوے یہ سب شاخیں اس سلسلہ کی حضرت مسیح موعود کی اپنے ہاتھ کی لگائی ہوئی ہیں اور خدا کے فضل سے مفید اور بابرکت ثابت ہوئی ہیں۔ ان کی خبرگیری میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جاوے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ توجہ ان کی طرف رکھی جاوے۔ مذکورہ بالا چندوں میں سے بعض چندے جیسے لنگر خانہ - مدرسہ - اشاعت اسلام کے چندے ایسے ہیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود نے خاص ضرورت سمجھ کر حکم دیا تھا۔ پس اس حکم کی تعمیل اب پہلے سے بھی زیادہ توجہ اور اخلاص کے ساتھ ضروری ہے اس بات کیطرف میں خصوصیت سے احباب اور انجمنوں کو اس لئے بھی توجہ دلائی ہے کہ چند ماہ سے قحط کی وجہ سے یہ سب تنگی کی حالت میں ہیں جیسا کہ آمد و خرچ کے نقشوں سے جو ماہوار چھاپے جاتے ہیں ظاہر ہے اب چونکہ خدا تعالےٰ نے ایک حد تک قحط کی تنگی کو دور کر دیا ہے اس لئے امید ہے کہ ہمارے احباب اس کمی کی طرف جو واقع ہوئی ہے خاص توجہ کر کے اب اسے پورا کرنے کی کوشش کریں گے باقی رہا یادگار کا چندہ سو اس کے لئے اخلاص اور محبت سے جو کچھ دیا جاوے خدا تعالیٰ اس میں بہت برکت ڈالیگا اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ وہ بابرکت نام جس پر اس چندہ کی تحریک کی گئی ہے ایسا نام ہے کہ خود ہی جماعت کے دلوں میں ایک جوش پیدا کرنیوالا ہے اور جب خود خدا تعالےٰ اس کام کو چاہتا ہے تو ہو کر ہی رہیگا۔ اس وقت میں بھی اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے مکرم اور مخدوم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور نے اس چندہ کے لئے ایک ایسا نمونہ دکھایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اس سلسلہ کے مخلصین کے دلوں میں الہام کر رہا ہے کہ وہ اس کی اعانت میں اپنے مالوں اور جائیدادوں کو قربان کر دیں چنانچہ شیخ صاحب نے تو پچاس روپے ماہوار کا وعدہ فرمایا ہے اور سید صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ اپنی پریکٹس کی آمدنی کا قریباً نصف حصہ اس غرض کے لئے دیا کریں گے سید صاحب کی پریکٹس چونکہ لاہور میں خدا کے فضل سے بہت وسیع ہے اس لئے امید ہے کہ ان کیطرف سے ایک بڑی بھاری رقم مستقل طور پر اس چندہ میں پہونچتی رہے گی جزاہم اللہ احسن الجزاء یہ وہ نمونے ہیں جو آخر دنیا کو دکھاویں گے کہ اس سلسلہ کا ہادی اپنے اندر کیسی تڑپ اور کیسا ہی سچا جوش اعلائے کلمۃ اللہ رکھتا تھا۔

(۲) دوسرا امر نئے مدرسہ دینی کی سکیم کے متعلق ہے بجٹ تو چندوں کے تخمینہ کے بعد ہی تجویز ہو سکتی ہے اور سکیم بھی اگرچہ ایک حد تک سرمایہ کی حالت پر غور کر کے ہی تیار ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے میں اس بات کو بھی پسند کرتا ہوں کہ سب کمیٹی کے سامنے اہل الرائے احباب اور انجمنوں کی طرف سے اس کے متعلق بھی کچھ رائیں ہوں۔ جن سے سب کمیٹی کو فیصلہ پر پہونچنے میں مدد ملے اس وقت تک میرے ذہن میں یا ممبران سب کمیٹی کے ذہن میں کوئی خاص تجویز نہیں ہے کہ یہ مدرسہ کس طرز پر چلایا جائیگا۔ مگر صرف غور کے لئے میں چند باتیں میں اس جگہ پیش کرتا ہوں اور یہ بھی ساتھ ہی عرض کرتا ہوں کہ انجمنوں یا احباب کی طرف سے جو رائیں پہونچیں وہ مدلل ہوں تاکہ ان پر غور کرنا آسان ہو۔

اس وقت بھی مدرسہ تعلیم الاسلام کی ایک شاخ دینیات یا عربی کی ہے جسکی تعلیم سال گذشتہ میں غور کے بعد یوں تجویز کی گئی تھی کہ پرائمری پاس شدہ طلباء اس مدرسہ میں داخل کئے جاویں اور ان کو مولوی - مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانوں کے لئے تیار کیا جاوے یعنی علاوہ ضروری تعلیم دینیات کے جس سے وہ دنیا میں تبلیغ کرنے کے قابل ہوں۔ یہ امتحان جو یونیورسٹی کے امتحان ہیں ان سے پاس کرائے جاویں۔ تاکہ سبیل معاش کے لئے بھی ایک صورت ملازمت کی بوقت ضرورت نکل سکے مگر یہ کہا جا سکتا ہے کہ چھ سال میں ان امتحانوں کے پاس کرانے کے ساتھ بہت کم وقت ایسا نکلیگا۔ جو ان طلباء کو کافی ادا کرنے کے لئے قابل بنائے کیونکہ زیادہ حصہ اس کے وقت کا امتحانوں کے کورس تیار کرنے میں صرف ہوگا گو جو قابلیت زبان میں ان کو پیدا ہوگی وہ بھی دینیات کے لئے مفید ہوگی اور ایسا بھی ممکن ہے کہ آخری امتحان یعنی مولوی فاضل کے بعد خاص وظائف دے کر چند ایسے طلباء کو جو خاص قابلیت رکھتے ہوں واعظ بننے کے لئے تیار کیا جاوے اور ان کی تعلیم کا سلسلہ اس کے بعد دو یا تین یا چار سال تک جاری رکھا جاوے اسی شاخ میں طب کی پڑھائی بھی ضروری رکھی گئی تھی تاکہ ایسے واعظین جسمانی علاج سے بھی لوگوں کو فائدہ پہونچائیں اور خود ان کے گذارہ کی بھی ایک صورت ہو جائے علاوہ اس کے مروجہ مضامین سے بھی جیسے جغرافیہ تاریخ سائنس انگریزی سے بھی تھوڑی تھوڑی واقفیت ضروری قرار دیگئی تھی۔ یہ تو موجودہ شاخ دینیات یا شاخ عربی کی حالت ہے جس پر ہمارے احباب غور اور بحث کر سکتے ہیں اور امور جن پر غور ہو سکتا ہے یہ ہیں کہ ہمیں ضرورت دو قسم کے واعظوں کی ہے اول وہ جو ہمارا سکراس

ملک میں کام کرسکیں اور دوسرے وہ جو دیگر ممالک میں کام کرسکیں۔ اول قسم کے واعظین بھی پھر دو قسم کے ہوں گے ایک وہ جو دیہات میں کام کریں اور دوسرے وہ جو شہروں میں کام کریں غیر ممالک میں کام کرنیوالے واعظ لازماً ایسے ہوں گے جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کی ہو اور کسی دوسری زبان میں خاص قابلیت پیدا کی ہو پس تین قسم کے واعظ بکار ہوں گے جن کی تعلیم بھی الگ الگ ہونا چاہیئے ایسا ہو سکتا ہے کہ بعض واعظین ایسے ہوں جن کو پرائمری یا مڈل کے بعد چند سال تک تعلیم دینی دیجاوے اور کسی خاص امتحان یونیورسٹی کے لئے انہیں تیار نہ کیا جائے بلکہ دینی تعلیم کے ساتھ کسیقدر طب کی تعلیم دیجاوے اور بعض طلباء اس مدرسے میں ایسے ہوں جن کو انٹرنس کے بعد دینی تعلیم پر خصوصیت کے ساتھ لگایا جاوے اور بعض ایسے ہوں جن کو بی۔ اے یا ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد خالص دینی تعلیم دی جائے اور پھر انہیں سے ہر ایک سے اس کی لیاقت اور قابلیت کے مطابق کام لیا جاوے بلکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو ڈاکٹری کی پوری تعلیم دیکر پھر انہیں دینی تعلیم دیجاوے اور تبلیغ کا کام ان سے لیا جاوے یا ایسا ہی اور کوئی مفید پیشہ جس کا اثر بھی پبلک پر نیک ہو۔ دینی تعلیم کے ساتھ یا اس سے پہلے یا بعد جیسا مناسب ہو سکھایا جاوے یہ امر بھی غور کے قابل ہے کہ اگر جیسا کہ مدرسہ کی موجودہ صورت ہے ہر ایک طالب علم کو مدرسہ دینیہ میں داخل کر لیا جاوے تو آیا انجمن کے پاس بالفعل اس قدر ذرائع ہیں کہ ان سب کو ضرورت کے وقت تبلیغ کے کام پر لگا کر ان کو گذارہ دے سکے اور اگر یہ صورت نہ ہو تو پھر آیا اس دینی مدرسہ میں خاص خاص لڑکوں کو داخل کیا جاوے جن کو تبلیغ کے کام کے لئے موزوں سمجھا جاوے کیونکہ اس میں بھی شک نہیں۔ کہ اگر کوئی قابلیت خاص دیکھنے کے بغیر طلباء کو دینی مدرسہ میں داخل کیا جاویگا تو بہت سے طالب علم ایسے بھی ہوں گے جو آخر تبلیغ کے کام کے قابل نہ ہوں گے اور اگر ان کو دینیات کے سوا کچھ نہ سکھایا گیا جس سے سبیل معاش اپنے لئے پیدا کرسکیں تو پھر ان کی کیا حالت ہوگی۔ میں بالفعل کوئی ایک رائے پیش نہیں کی بلکہ دراصل مختلف خیالات کی کھچڑی پیش کی ہے شاید انہیں سے کوئی بات کسی صاحب کے لئے رائے قائم کرنے میں مدد دے۔ اور اس طرح پر کوئی مفید رائے اور مفید مشورہ مل سکے مگر یہ ضروری ہے کہ عموماً ایسی رائیں انجمنوں کے ذریعہ سے آویں اور مختصر مگر مدلل ہوں کیونکہ اگر سب دوست الگ الگ رائیں دیں گے تو کئی ہزار رائے کو پڑھنے کیلئے نہ ممبران کمیٹی کو فرصت ہے نہ ان کے پاس وقت ہے نہ ہی شاید اس طرح کوئی مفید نتیجہ نکل سکے عنقریب لمیٹڈ کمیٹی بھی ایسی راؤں کے پہنچنے پر یا اس سے پہلے ہی اپنی طرف سے بھی ایک تجویز غور کیلئے پیش کرے گی جو پھر مختلف انجمنوں کے جرح قدح کے بعد اسے مجلس میں پیش کیا جاویگا اس صورت میں ۱۵۔ اگست تک یہ کارروائی غالباً مکمل نہ ہوسکیگی مگر تاہم ضروری ہے کہ جو انجمنیں کوئی رائے دینا چاہتی ہیں وہ اس معاملہ کو جلدی اپنے اہل الرائے ممبروں کے سامنے پیش کرکے مطلع کریں۔

(۳) تیسرا امر قابل غور اس مدرسہ کے لئے مدرسین کا مہیا کرنا ہے چونکہ یہ کام ایک بڑی بھاری ذمہ واری کا کام ہے اس لئے لائق سے لائق آدمی اس کے لئے تلاش کرنے ضروری ہیں مگر ابھی تک کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کس طرح پر ایسے استاد مہیا ہوں گے لیکن یہاں میں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت میں اگر کوئی ہمارے احباب میں سے اس دینی خدمت کے لئے آنا چاہیں تو ان کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے جو صاحب اس کے لئے درخواست کریں وہ یہ بھی ظاہر کریں کہ ان کی استعداد کس قدر ہے اور کس حد یا درجہ تک تعلیم دے سکتے ہیں۔

خاکسار محمد علی ۱۲۔ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء

قطعات تاریخ وفات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از چودہری رستم علی صاحب)

۱۔ عیسیٰ با جلال بحق بسپرد ⁂ شد غروب آفتاب شد دلنور
بہر سال وصال احمدؐ ما ⁂ در دل من فگندہ شد مغفور ۱۳۲۶

دیگر جس سے سال پیدائش و وفات نکلتا ہے

۲۔ غلام احمد موعود شان ایزد ہے ⁂ نہان اس رسم میں ان کا سن تولد ہے ۱۲۵۰
اسی طرح سے بتا دیتے ان کا سال وصال ⁂ نبی عہد الٰہی غلام احمد ہے ۱۳۲۶

۳ چونکہ بعض تحریروں سے آپ کی عمر ۷۶ سال کی معلوم ہوتی ہے اس واسطے سال پیدائش ۱۲۵۰ خیال کیا گیا ہے۔

۳۔ ستائیس مئی کو ایک واقعہ جانشد واللہ خیر و ابقی ۱۹۰۸

۴۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ ۱۹۰۸

یہ ہوگا وہ ہوگا اور بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا ۱۳۲۶ھ

۶۔ ان رحمت اللّٰہ قریب من المحسن ۱۳۲۶

۷۔ فسلام علی یوم ولدت ویوم الموت ۱۳۲۶

۸۔ وسلام علیہ یوم ولدت ویوم اموت ویوم البعث حیا۔ ۱۹۰۸

۹۔ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ موتی ۱۹۰۸

۱۰۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ موتی بل حی ۱۹۶۵۔

چوہدری محمد حسین صاحب گرداور قانونگوئی سکنہ سیالکوٹ نے چھ ماہ کی رخصت حاصل کی ہوئی ہے آپکو حضرت اقدس ؑ سے بڑا اخلاص ہے۔ یوں تو خدا کے فضل سے ضلع سیالکوٹ کی ساری جماعت دینی خدمات کی بجاآوری میں سبقت لیجانے میں مشہور ہے مگر منجملہ ان کے چودہری صاحب موصوف کو بھی اس بات کا بہت دلی جوش رہتا ہے کہ کوئی دینی خدمت ان سے ہو جائے چنانچہ آپ کی بڑی خواہش یہ تھی کہ یہ رخصت کے ایام ضائع نہ ہو جاویں انہیں کوئی خدمت ہو جائے اس وجہ سے انہوں نے اول تو ضلع سیالکوٹ میں بغرض فراہمی چندہ و تبلیغ سلسلہ عالیہ دورہ کیا اور باقی وقت کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ان کی دلی خواہش کے مطابق اجازت دی ہے کہ وہ دیگر اضلاع میں بھی وہ بغرض تبلیغ و فراہمی چندہ دورہ کریں۔ چنانچہ چودہری صاحب نے معہ ڈاکٹر احمد حسین صاحب ضلع لائل پور و سرگودہ کا دورہ شروع کیا ہے اسی طرح وہ انشاء اللہ تعالیٰ دیگر اضلاع کا دورہ بھی فرماویں گے اس دورہ میں سب سے مقدم مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ فراہم کرنا ہوگا جو حضرت اقدس ؑ کی یادگار میں قائم ہوگا اور اس کے ساتھ دیگر مدات کے لئے بھی چندہ فراہم کریں گے احمدی احباب کو یکمشت چندوں سے اور ماہوار چندوں سے سلسلہ کی امداد کرنی چاہیئے۔ اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی تمام سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چودہری صاحب کی مدد کریں اور اگر ضرورت نہ ہو تو سکرٹری صاحب ضلع کا کوئی واقف آدمی ساتھ کر دیں جس سے انہیں سہولت ہو۔ خلیفہ رشید الدین

روپیہ کس نے بھیجا تھا۔ بعض لوگ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرتے ہیں اور کوپن میں اپنا نام پتہ کچھ نہیں لکھتے جس سے بہت دقت پیدا ہوتی ہے ایسا ہی ایک منی آرڈر ۱۶ ایسی کو یہاں وصول ہوا وہ منی آرڈر بیلغ للعصر کا ہے چونکہ ہ بھیجی کی رسید نہ چھپ چکی ہے اس واسطے جس صاحب نے ۱۰ مئی میں چار روپے ارسال کئے ہوں اور اس کی رسید نہ چھپی ہو تو وہ اطلاع فرماویں کتاب میں جمع ہو گئے ہیں۔ نامعلوم الاسم۔ مینجر بدر

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۱۶- اپریل ۱۹۰۸ء)

نمبر ۵

مامورین اللہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کسی اور کی اس قدر دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور جب کسی سے اس کا مقابلہ آ پڑتا ہے تو بہرحال اس کی دعا قبول اور اس کے مخالف کی رد ہوتی ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ تا اس میں اور اس کے غیر میں ایک کھلا امتیاز ہو اور اس کا مقرب بارگاہ ایزدی اور منجانب اللہ ہونا ثابت ہو عالم اسباب میں بھی یہ امر ظاہر ہے کہ جو کسی کا مقرب ہوتا ہے اس کی بات وہ زیادہ سنتا اور منظور کرتا ہے بمقابلہ اس کے جس کا تعلق اس سے کم ہو یا بالکل نہ ہو اس لئے جب کسی کو کسی سے کوئی غرض ہوتی ہے یا حصول مدعا مد نظر ہوتا ہے اور براہ راست اس شخص تک رسائی نہ ہو سکتی ہو تو وہ کوئی ایسا شخص حصول مطلب کے لئے ذریعہ تلاش کرتا ہے جس سے اس کو قرب حاصل ہو اور پھر اس کے ذریعہ سے عموماً اس کا مدعا حاصل ہو جاتا ہے اور اس امر واقعی سے کسی کو بھی انکار نہیں کیونکہ یہ ایک بدیہی بات ہے اور ہر ایک کے روزمرہ کے تجربہ میں آ چکی ہے ایسا ہی جب مامورین اللہ کو ایسا تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کو نہیں تو لاریب جس قدر اس کی جناب الٰہی میں رسائی ہوتی ہے کسی دوسرے کو ہرگز نصیب نہیں ہوتی اور چونکہ بمقابلہ دوسروں کے اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اسی کی تائید اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو یہ اس کی شناخت کا ایک بڑا معیار ہوتا ہے اور اس کو اس کے منجانب اللہ ہونے میں کوئی بھی شک و شبہ نہیں رہتا۔ مگر افسوس کج طبع۔ مغرور اور دل سے غور و تفکر نہ کرنیوالے لوگ اس نعمت عظمیٰ کے پانے سے محروم رہتے ہیں اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کو ہستی باری تعالیٰ میں کامل یقین نہیں ہوتا اور ان میں ایک قسم کے دہریت کی رگ ہوتی ہے ورنہ اگر ان کا خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین ہو جو شک و شبہ کی گرد سے بالکل پاک صاف ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس معیار کو وہ اس کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت نہ خیال کریں جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کا اعلیٰ رتبہ کا آدمی حاکم ہو یا بادشاہ اپنے مقرب کی بہ نسبت اوروں کے زیادہ بات مانتا اور اس کی ہر طرح عزت کرتا ہے جس سے ہم مان جاتے ہیں کہ وہ واقعی مقرب سلطانی ہے تو کیا وجہ کہ جب روحانی امور میں ہم دیکھتے ہیں کہ بمقابلہ اور لوگوں کے خدا تعالیٰ ایک شخص کی زیادہ سنتا اور مانتا ہے اور دوسرے اس کے مقابلہ میں بالکل محروم اور خالی رہتے ہیں تو پھر کیوں نہ ہم اس کو مقرب بارگاہ ایزدی تصور کریں اسی صورت میں ہم اس کے مقرب ہونے میں شک کریں گے جب ہم کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین نہ ہو دیکھو کس قدر لوگوں نے حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ دعا میں مقابلہ کیا اور ان پر بد دعائیں کیں کہ وہ ہلاک ہوں نیست و نابود ہو جاویں اور دنیا سے ان کا سلسلہ اٹھ جاوے مگر خدا کی قدرت وہ سب دعائیں انہیں کے اوپر الٹ کر پڑیں اور وہ خود صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹائے گئے ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم اسجگہ ان لوگوں کے نام لکھیں جو حضرت پر مباہلہ یا بد دعا کر کے خود ہی جلد زیر زمین ہو گئے کیونکہ بہت دفعہ ان لوگوں کے نام ظاہر کئے جا چکے ہیں اور دنیا ان کو جانتی ہے صرف دکھانا یہ ہے کہ اگر بمقابلہ حضرت امام پاک کے ان کو جناب الٰہی میں قرب یا کوئی عزت حاصل تھی تو کیوں نہ وہ بچائے گئے کیا خدا یہ چاہتا ہے کہ اس کے راستباز اور مقرب تباہ ہوں اور جو مفسد یا مفتری علی اللہ اور فریبی ہو (جیسے وہ حضرت اقدس کو نعوذ باللہ خیال کرتے ہیں) وہ ان کے مقابلہ میں زندہ رہے اور دن بدن زیادہ عزت اور فروغ حاصل کرے اور اس کا سلسلہ دنیا میں بڑھے اور پھولے اور پھلے۔ سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے لوگو! سوچو!! کیا تم میں سوچنے اور غور کرنیکا مادہ نہیں رہا اور کیا تم میں کوئی بھی رشید نہیں جو اس سعادت سے حصہ لے وقت گذرتا جاتا ہے اور پھر ہاتھ نہیں آئیگا اس سعادت سے حصہ لو تاکہ تمہارا خاتمہ بالخیر ہو اور دائمی آرام حاصل ہو مامورین اللہ سے بغض اور تعصب ہلاکت کی راہ ہے اب غور کرو ابھی وقت ہے کیونکہ جب کوچ کا نقارہ سر پر آ بجا تو پھر کچھ بن نہیں آئیگا محض ہمدردی کی راہ سے یہ الفاظ دل سے نکلکر حوالہ قلم ہوئے ہیں ناصح مشفق کی بات کا برا نہ منائیں دل میں ایک سخت قلق اور تڑپ ہے کہ آپ حق کو سنیں سمجھیں اور پہچانیں اور جہالت کی موت سے بچ جاویں جو منکرین کیلئے تیار ہے یا اللہ رحم کر مخلوق کی آنکھیں روحانی کھول تا وہ تیرے فرستادہ کو پہچانیں۔ آمین۔

مامورین اللہ کا یہ فرض اور ذمہ واری بھی ہوتی ہے کہ وہ پہلے انبیاء اور راستبازوں کی جن کو عوام خدا کے برگزیدہ نہیں سمجھتے بلا خوف و خطر تصدیق کرے چنانچہ دیکھئے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی آپ نے تصدیق کی حالانکہ یہودی ان کو نبی نہیں مانتے تھے بلکہ بہت برے اور نازیبا الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے تھے ایسے ہی دیکھئے ہمارے حضرت امام علیہ السلام نے حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت رامچندر کے سچے راستباز اور نبی اور مصلح ہند ہونیکی تصدیق کی ہے باوجودیکہ یہ الفاظ مخالف مسلمانوں کو سخت چبھے ہیں مگر آپ نے کسی کی پرواہ نہیں کی اور حق الامر کا بلا خوف و خطر اظہار کر دیا اور اپنی ذمہ واری سے عہدہ برآ ہو گئے سچے اللہ خدا کے بندے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں ان کا ماٹو ہی یہ ہوتا ہے خدا داری چہ غم داری۔ لا یخافون لومۃ لائم ان کی شان ہوتی ہے۔

مامورین اللہ کی شناخت کا ایک یہ بھی معیار ہوتا ہے کہ ان کی دعوے نبوت سے پہلی زندگی بڑی پاک اور بے لوث ہوتی ہے اور نیک و بد اور ہر طبقے کے لوگوں کے نزدیک وہ نیک اور بے شر انسان مانا جاتا ہے چنانچہ جب تک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی سے دعویٰ نبوت نہ کیا وہ سب کے نزدیک نیک اور بے عیب پاک انسان مانے گئے تھے اور امین کے لقب سے مشہور تھے پھر نادان لوگوں کو جنہوں نے جناب کی رسالت کو قبول نہ کیا یہ سمجھ نہ آئی کہ جو شخص اپنی زندگی کے پہلے چالیس سال نیکی اور پاکدامنی میں صرف کرتا ہے وہ اس زمانے کے بعد جبکہ قدرتاً نفسانیت کا زور کم ہو جاتا ہے۔ کیونکر نفسانی مکار اور منصوبہ باز ہو سکتا ہے۔ جناب رسول خدا صلعم نے منجملہ اور دلائل کے اپنی صداقت کی ایک یہ دلیل بھی کفار عرب کے آگے بیان کی کہ کیا میں نے چالیس سال اپنی زندگی کے تم میں نہیں گذارے کیا تم نے میرا کبھی کوئی جھوٹ یا فریب دیکھا یا سنا۔ سو میری صداقت کی یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ میری پہلی چالیس سالہ زندگی تم میں نہایت ایمانداری پاکبازی اور پاک دامنی میں گذری ہے مگر نادان بدقسمت آدمیوں نے نہ سمجھا اور انکار اور کفر کی حالت میں ہی اس جہان سے گذر گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ کیا ایسا ہی حال اب نہیں ہو رہا۔ بعینہٖ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لوگ کیوں پہلے منکروں کے حالات سے سبق حاصل نہیں کرتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت یکشنبہ للعہ

امروز قوم من نشناسد مقام من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

جلد ۷

نمبر ۳۰

مورخہ ۸ - رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۶ - اگست ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بقایادار توجہ کریں وی پی آتے ہیں

تمام ان احباب کی خدمت میں جن کے ذمہ کچھ بقایا اخبار بدر کا تھا حساب لکھ کر بھیجدیا گیا ہے ساتھ ایک سادہ کارڈ بھی ہے جس پر ان کا نام نمبر رقم مطالبہ مسطور ہے مہربانی فرما کر توجہ سے پڑھیں اور جلدی جواب سے مشرف کریں ایسا نہ ہو کہ ہم وی پی کر دیں اور آپ خدانخواستہ واپس کر کے ہمیں دوہرا نقصان پہنچائیں جسے کچھ حساب میں تامل ہو یا اور کوئی وجہ مانع ہو وہ لکھ بھیجے اور جو وی پی وصول کریگا وہ بھی اطلاع دے - کارخانہ کو روپے کی سخت ضرورت ہے اسلئے کسی آئندہ کے وعدہ پر ٹالنا مناسب نہیں ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ جو صاحب قیمت کا بقایا یا چندہ سالانہ اسی مہینے میں نہ دیدینگے ان کے نام اخبار بند کر دیا جائے کیونکہ اس طرح ان اصحاب کو بھی اخبار وقت پر پورے حجم کے ساتھ باقاعدہ نہیں بھیجا جا سکتا جو پیشگی قیمتیں دیچکے ہیں بہتر ہے کہ سب احباب جن سے مطالبہ کیا گیا ہے رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور کریں کیونکہ آجکل کا وی پی سسٹم ایسا صاف نہیں کہ اس سے خریدار کا نام و پتہ صحیح طور سے معلوم ہو سکے اور پھر رجسٹر پر مل ہی جائے یہ اسلئے کہ ڈاکخانہ والے اتنی جلدی لکھتے ہیں کہ بہت سے حروف چھوڑ جاتے ہیں دوسرا وہ جس کا مقام پڑھ نہیں سکتے اسے جو چاہتے ہیں لکھدیتے ہیں سوم وہ نمبر خریداری نہیں دیسکتے جو بہت ضروری ہے پس یہ بہت مفید اور ہمیں ممنون کرنیوالی بات ہے کہ جو رقم آپ سے مانگی گئی وہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں خط کے جواب اور منی آرڈر کے کوپن پر نام اور پورا پتہ مع نمبر خریداری کے خوشخط لکھنا چاہیئے -

ہمارا مدرسہ

خدا کے فضل سے خوب ترقی کر رہا ہے اس دفعہ دس روپے ماہوار کا وہ وظیفہ جو ضلع ... میں انٹرنس کے سب سے اول رہنے والے طالب علم کو ملا کرتا ہے اسی مدرسہ کے طالب علم عبد العلی نام کو ملا ہے - علاوہ ازیں سوا ایک کے دوسرے تمام لڑکے سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں - یہ نتائج اس بات کی کافی ضمانت ہیں کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھائی کافی محنت اور پوری توجہ کے ساتھ ہوتی ہے مکرم مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر کی خدمات قابل شکریہ ہیں - مدرسہ کے چندہ کی طرف احباب کو پوری توجہ کرنی چاہیئے ماہ جون کا گوشوارہ آمد و خرچ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سکول کی مالی حالت اطمینان بخش نہیں - باقاعدہ طور سے ماہوار چندے بھجوانے چاہئیں -

(بمطبع پریس قادیان میں بماہ معراج الدین عمر پروپرائٹر ... کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

ثناء اللہ کی پریشانی

گذشتہ اشاعت سے آگے

میں مولوی صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ اول حضرت صاحب کی دعا کو نہ قبول کرنے اور پھر اس کے ایک سال کے بعد یہ اصول بیان کرنے کا کہ جب دعا یا دعوت مباہلہ وغیرہ کو قبول نہ کیا جاوے تو پیشگوئی یا سب اہلہ وغیرہ قائم نہیں رہتا بجز اس کے اور کیا وجہ ہے کہ اسی واقعہ کو کبھی میرا اور ہمارا معاملہ بیان کرتے خاموش ہو جانا اور کبھی عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے ایسی خیانت کا ارتکاب کرنا کہ اپنی طرف سے الفاظ اور فقرہ گھڑ کر حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب کر دینا اور پھر بھی ان تمام مخفی چالبازیوں کے راز کا کھل جانا۔ الٰہی ارشاد "اِنّی مُہین من اراد اہانتک" کے مصداق نہیں ہے۔ امید ہے کہ اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی صاحب اپنے ایمان کو ضائع اور کانشنس کا خون نہ کریں گے۔ مولوی صاحب خوب اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ عزت یا ذلت کا مفہوم اور اس سے متاثر ہونا مختلف طبائع کے لئے مختلف ہے ایسی بازاری عورتیں یا مرد بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ ذلیل سے ذلیل حرکات کے وہ مرتکب ہوتے ہیں اور جب ان ذلیل افعال اور حرکات سے انہیں خطاب کیا جاوے تو وہ اسے ذلت یا بےعزتی نہیں سمجھتے لیکن اس کے مقابلہ میں ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے لئے ایسے الفاظ کا استعمال کرنا تو درکنار اگر کنایۃً بھی ان افعال کا اشارہ ان کی طرف کیا جاوے تو وہ خودکشی کرنے اور اپنے تئیں ہلاک کر دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اب ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ آپ ہمارے ان مسلسل وارد مضامین کو پڑھ کر کس قسم کا فائدہ اٹھاتے ہیں، آیا اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں یا ہماری پیش کردہ کلام الٰہی کے مصداق ہوتے ہیں مولوی صاحب۔ کاش! آپ غور کریں اور سمجھیں کہ وہ خدا جس کی مرضی اور منشاء یہ تھی کہ حضرت صاحب کو اپنی طرف بلا لے اسی کے تصرف اور دست قدرت میں مخالفوں کی قلمیں بھی تھیں۔ اسی سبب سے اس قسم کے تحریرات آپ سے سرزد ہوئیں۔ جن کی پریشانی کا نمونہ اب تک میں دکھا چکا ہوں اور جس پر غور کرنے سے اگر ایمانداری سے کام لیا جاوے۔ تو اپنی غلط فہمیوں یا دھوکہ کا علم ہو سکتا ہے اور خدا سے رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے آپ کے علاوہ عبدالحکیم خان کے دست و قلم پر بھی وہی تصرف ہوا جس کا اظہار آپ نے مفصلہ ذیل الفاظ میں کیا ہے۔ "ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہ پیش گوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے نہ کیا چنانچہ ۱۵ مئی کے اہل حدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۱۴ ساون یعنی ۴ اگست کو مرزا مرے گا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۳ جون کے پرچہ میں ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر کیا ہے کہ ۱۴ ساون کو کی بجائے ۱۴ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیشگوئی سہ سالہ اور چودہ ماہ کو اسی اجمال پر چھوڑے رہتے اور ان کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نہ کر دیتے تو آج یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا" اہلحدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۷۔ بات یہ ہے کہ مخالف مؤلفت میں کہتا ہی ہو کیوں نہ ہو جاوے حق بات کا اظہار کرنا ہی پڑتا ہے عیسائی مورخوں نے باوجود مخالفت کے اسلام بانی اسلام صلعم اور پھر خلفاء اسلام کی تواریخ میں صحیح واقعات کو نہ چھپا سکا گو آپ پر کتنا ہی شاق کیوں نہ گذرتا ہو۔ پھر بھی ڈاکٹر مرتد کی بابت آپ کی تحریر مذکورہ بالا سے اصل حقیقت نکلتی ہے لیکن پھر بھی آپ نے ڈاکٹر کے معاملہ میں پوری اخلاقی جرأت سے کام نہ لیا اگر ایمانداری سے آپ اپنے ان تمہیدی ریمارکس کو دیکھیں گے جو ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے اہل حدیث میں ڈاکٹر مرتد کی اس پیشگوئی کو شائع کرتے ہوئے اس مضمون کے شروع میں آپ نے کئے ہیں تو معلوم ہوگا کہ ان ریمارکس کے مقابلہ میں اگر زیادہ مصلحتاً آپ اسے اپنا دوست سمجھ کر نہ مانتے تو کم از کم کذاب اور مفتری وغیرہ تو ضرور لکھتے اس لئے کہ واقعات نے اس کا مفتری ہونا ثابت کر دیا ہے خیر ہماری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ یہ الٰہی تصرف تھا جو آپ کے اور ڈاکٹر کے دست و قلم پر ہوا اور یہی تصرف اس کلام الٰہی کا مصدق ہے جو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ پر بدیں الفاظ موجود ہے۔ قرب اجلک المقدر ان ذو العرش یدعوک ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قرب میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔ یعنی اب تیرا وقت قریب آگیا ذو العرش تجھے بلاتا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے تیرے رب کا وعدہ کم رہ گیا ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر باقی نہیں چھوڑیں گے۔

آپ اگر خیالات میں دو اُن سے علیحدہ ہو کر غور کیا جاوے تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ "تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے" واقعی خدا کا کلام ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ ایک شخص سے ۱۴ ساون کو لکھا گیا ہے ورنہ کیا تھا اگر کو کی بجائے تک لکھ دیا جاتا تب البتہ تھوڑا یا بہت رسوا کنندہ امر ہوتا۔ لیکن الٰہی کلام کی تاثیر نے اپنا برقی اثر کیا اور صرف دو حرفی لفظ "کو" کے ذریعہ سے دشمن کو روسیاہ کر دیا اور اس طرح سے رسوا کنندہ امر کی بیخ کنی کر دی بعینہٖ اسی طرح سے ثناء اللہ کو بالمقابل دعا کرنے سے رد کر دیا لیکن چونکہ وہ بہت ہی منہ زور تھا اس لئے صرف اتنا ہی نہیں کیا بلکہ صاف الفاظ میں اس سے ایسے فقرے شائع کرا دیئے جن سے بہت صاف اور صریح الفاظ میں حضرت صاحب کی دعا سے بھی انکار ظاہر ہوا اور اس انکاری فقرہ کو اس نے ایسا فراموش کیا کہ باوجود اس کے کہ ان تحریرات پر اکثر قلم اٹھایا لیکن اس انکاری فقرہ کی طرف کبھی اشارہ تک بھی نہ کیا حتیٰ کہ حضرت صاحب کے وصال کے بعد ۵ جون ۱۹۰۸ء کے اہلحدیث میں صرف سرسری اور چلتا ہوا طور پر لکھ دیا "کہ اس قاعدہ کو خاکسار نے گو تسلیم نہ کیا ہو مگر مرزا صاحب پر اقبالی ڈگری ہے" پھر صرف اتنا ہی نہیں ہوا بلکہ وہ وقتاً فوقتاً اس بارے میں مختلف طرح کی پریشانیوں میں جن کا میں اچھی طرح ذکر کر چکا ہوں مبتلا ہوتا رہا اور انجام کار اپنے شائع کردہ اقوال سے الٰہی تصرف کا ثبوت دیکر اس کلام الٰہی کی صداقت پر مہر کر دی جس میں ارشاد تھا کہ ہم تیرے لئے کوئی امر رسوا کنندہ باقی نہیں چھوڑیں گے۔

دوسروں کے دست و قلم پر تصرف اس طرح سے کر لینا کیا سوائے خدا کے کسی اور کا کام ہے اور کیا وہ خدا اپنے راستباز فرستادہ کے سوا کسی اور کیلئے بھی اس قسم کا تصرف کرتا ہے کیا اسکی کوئی نظیر مل سکتی ہے اگر نہیں مل سکتی اور بے شک نہیں مل سکتی تو ضرور جس کی عزت کے لئے ان رسوا کنندہ امور کی بیخ کنی کی گئی وہ خدا کا فرستادہ تھا اور اپنے قول میں بھی سچا تھا کہ میں مہدی اور مسیح ہوں۔ ایک دفعہ اور میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ ان کی ایک یہ بھی آرزو تھی کہ میں اپنے لئے کوئی نشان اپنی حیات میں دیکھ کر ہدایت سے مستفیض ہوں چنانچہ صرف مرقع اور اہل حدیث ہی میں اس کا ذکر نہیں ہے بلکہ اُن سے گذر کر ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء کے وطن صفحہ ۱۱ پر بھی آپ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں اسی قسم کی خواہش ظاہر کی گئی تھی پس اب آپ کی اس خواہش کے موافق وہ نشان ظاہر ہو گیا اور خاص آپ ہی کے شائع کردہ تحریرات کے ذریعہ سے اس کا ظہور ہوا ہے چاہو اسے قبول کر کے اپنی سعادتمندی کا ثبوت دو یا تردید کر کے شقاوت قلبی کا اظہار کرو۔ (باقی آئندہ) عبدالعزیز احمدی دہلوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت ایک منصفانہ فیصلہ

وما یذکر الا اولوا الالباب

چند روز ہوئے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں ایک سرکاری معزز افسر سے اگرچہ غیر احمدی ہیں۔ مگر محقق اور نہائت معقول آدمی ہیں گفتگو کر رہا تھا۔ گفتگو کے ضمن میں کسی نے اُن سے یہ کہا۔ کہ ذرا ان (یعنے اس عاجز) سے ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی پیشگوئی کی نسبت تو پوچھو۔ کیونکہ وہ آجکل نہائت درجہ زیر بحث ہے۔ اس پر ان صاحب نے فرمایا کہ ایسا لغو سوال کرنا کمال درجہ کی نادانی ہے اس کی پیشگوئی سچ ہو یا جھوٹ۔ وہ خود اقراری ہے کہ وہ بیس سال تک شیطان کا دوست اور محبوب بنا رہا اور شیطان اس سے ہمکلام ہوتا رہا اور اس شیطانی کلام کو خدا کا کلام سمجھتا رہا اور لوگوں کو بھی کہتا رہا کہ خدا اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور عجیب تر یہ کہ وہ کہتا ہے کہ وہ سچا بھی ہوتا تھا۔ تو اب کیا دلیل ہے کہ دو تین سال سے خدا اس سے ہمکلام ہونے لگا۔ اور شیطان سے دوستی جاتی رہی۔

یہ بات ثابت ہو چکی کہ وہ خدا کے کلام اور شیطان کے کلام میں فرق نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں بیس سال تک دھوکہ میں رہا۔ تو اب کونسا معیار اس کے فرق کرنے کا مل گیا سچا ہونے کا نیز پہلے الہامات جن کو وہ اب شیطانی کہتا ہے۔ بقول اس کے سچے ہوتے تھے تو اب کوئی دلیل نہیں کہ اس کے الہامات کو کوئی وقعت دی جائے۔

جو عرصہ دراز تک شیطانی تعلق کا خود اقراری ہو اس پر سے امان اٹھ گیا۔ مومن اور عقلمند انسان کا کام نہیں کہ اس کی باتوں پر توجہ کرے۔ آج احمدیوں کا حق ہے کہ وہ اس پیشگوئی کو بھی جو اس نے حضرت مرزا صاحب کی وفات کی نسبت کی تھی شیطانی سمجھیں اور بتلاویں

میں یہ تقریر سن کر اُن بزرگ کی فراست اور طبع سلیم پر عش عش کرنے لگا اور بات بھی سچ ہے کہ جو قلب بیس سال تک مرکز شیطان بنا رہا اور ملہم کو پتہ نہ لگا۔ اور پیشگوئیاں بقول اس کے پوری بھی ہوتی رہیں تو اب کوئی وجہ نہیں کہ اس قلب کو مرکز الوہیت مانا جائے اور جس حالت میں کہ خود خدا تعالیٰ نے اس کے قلب پر مہر لگا دی ہو۔ جب حضرت امام علیہ السلام نے خود الوصیت میں پیشگوئی کر دی تھی کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اور میری موت قریب ہے تو پھر کسی شخص کا حضرت کی نسبت موت کی پیشگوئی کرنا نہائت لغو تھا۔ باقی رہا میعاد کا تقرر۔ تو خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت اور فضل ہے کہ اس پیشگوئی میں یہ شیطان کا محبوب کس طرح جھوٹا ثابت ہوا خدا تو جھوٹ اور سچ میں کئی طرح فرق کر کے دکھا دیتا ہے۔ پہلے تو تین سال کی پیشگوئی کی۔ اس کو خود ہی منسوخ کر دیا۔ پھر ۱۴ ماہ والی پیشگوئی کی۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح صادق سے وعدہ کیا کہ "میں تیری عمر بڑھا دوں گا" تاکہ پیشگوئی کرنے والا جھوٹا ٹھہرے۔ عمر کے بڑھانے والا وعدہ خود ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی وفات کے دن تھوڑے رہ گئے تھے۔ اور سب سے پہلے خود حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہی نے اس کو بذریعہ رسالہ الوصیت کے مشتہر کر دیا تھا۔ مرتد ڈاکٹر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے عمر کو بڑھا دینے کا وعدہ کیا اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا رہا۔ جب تک خود مرتد ڈاکٹر نے پیشگوئی کے رنگ کو نہ بدل دیا۔ ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں خود مرتد نے اس پیشگوئی کے رنگ کو بدلا اور ایک تاریخ مقرر کی یعنے ۲۱ ماہ ساون کو موت واقع ہوگی اب مقابلہ کا رنگ بدل گیا۔ میعاد کے بجائے تاریخ مقرر ہو گئی اللہ تعالیٰ چونکہ علیم ہے اس کا کوئی فعل لغو [illegible] نہیں۔ عمر بڑھانا میعاد کی خاطر تھا [illegible] کا مقابلہ [illegible] اب تو تاریخ کے تقرر کا مقابلہ آن پڑا [illegible] لئے عمر بڑھانے کی اب کوئی ضرورت نہ رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ تو بڑا علیم ہے۔ جانتا تھا کہ مرتد نے تاریخ مقرر کرنی ہے۔ اس لئے صدق اور کذب کے معیار کے لئے ایک تاریخ اللہ تعالیٰ نے مقرر کی حضرت اقدس کو پہلے ہی الہام ہوا تھا "۲۷ کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) واللہ خیرٌ و ابقیٰ۔"

سبحان اللہ و بحمدہ کیسا سچا کلام ہے واللہ خیرٌ و ابقیٰ ایک طرف تو بتلا رہا ہے کہ یہ موت کی طرف اشارہ ہے اور دوسری طرف بتلا رہا ہے کہ وہ تاریخ موت کی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ابقیٰ ہونے کی ایک تجلی کا دن ہے۔ دیکھو کیسا عجیب

حضرت امام علیہ السلام کی وفات ۲۶ مئی کو ہوتی ہے اور ۲۷ کو خدا تعالیٰ کے ابقیٰ ہونے کا نظارہ لوگوں نے دیکھا کہ کل سلسلہ نے بالاتفاق حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کو اپنا امام اور خلیفۃ المسیح مان لیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے بتلا دیا کہ اگرچہ خدا کا مسیح دنیا سے رخصت ہو گیا مگر خدا تو باقی ہے اور اس کے باقی ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ سلسلہ جو اس نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ اس کے بقا کے لئے اس نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھلایا کہ کل جماعت نے بالاتفاق ایک امام مان لیا اور اس طرح تفرقہ سے جو ایک موت ہوتی ہے بچ گیا اور اس طرح اس سلسلہ کے خدا کی طرف سے ہونے پر اور قیامت تک اس کا دامن دراز ہونے پر ایک مہر لگ گئی۔

اب دیکھو! یہ ہوتا ہے سچ اور جھوٹ میں فرق۔ ایک تاریخ حضرت امام علیہ السلام نے خدا سے خبر پا کر شائع کی اور ایک تاریخ مرتد ڈاکٹر نے۔ اب دیکھو کس کی بات سچ ہوئی اور کون جھوٹا ثابت ہوا۔ خدا تعالیٰ نے کس طرح مرتد ڈاکٹر کی شیطانی بات کو جھوٹا کر کے دکھلا دیا اور اس طرح اپنے نشان کی عظمت کو دوبالا کر دیا

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنّٰی القی الشیطن فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن ثم یحکم اللہ ایتہ واللہ علیم حکیم لیجعل ما یلقی الشیطن فتنۃ للذین فی قلوبھم مرض والقاسیۃ قلوبھم وان الظلمین لفی شقاق بعید ولیعلم الذین اوتوا العلم انہ الحق من ربک فیؤمنوا بہ فتخبت لہ قلوبھم وان اللہ لھاد الذین امنوا الی صراط مستقیم یعنے تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر جب انہوں نے دنیا میں پاکیزگی کو پھیلانا چاہا (کیونکہ نبی اپنی طرف سے کچھ نہیں چاہتا ہے۔ وہ تو وہی چاہتا ہے جو خدا چاہتا ہے) شیطان نے اُن کی اس خواہش پر روک ڈالی (خواہ مخالفت کے رنگ میں خواہ اپنے پیاروں کو شیطانی القاؤں کے کرنے سے) پھر اللہ تعالیٰ جو کچھ شیطان نے روک ڈالی تھی یا اپنے دوستوں پر القا کیا تھا اس کو مٹا دیتا ہے اور اس کو باطل کر دیتا ہے۔ پھر اپنے نشانوں کو مستحکم کر دیتا ہے اور اللہ کامل جاننے والا اور کامل حکمت والا ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ جو کچھ شیطان ڈالتا ہے اس کو ان لوگوں کے لئے ذریعہ آزمائش بنا دے۔ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بے شک ظالم لوگ پرلے درجہ کی مخالفت میں پڑے ہیں اور تا وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے جان لیں کہ وحی سچی ہے اور تیرے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ پس وہ لوگ اس پر ایمان لاویں اور ان کے دل خدا کے آگے گڑگڑاویں اور بے شک اللہ ہدایت دینے والا ہے سیدھے رستہ کی طرف اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں۔

اب دیکھو یہ خدا تعالیٰ نے قاعدہ بتلایا ہے کہ رسولوں اور نبیوں کے وقت اُن کے مشن کو [illegible] کے لئے شیطان مختلف قسم کی روکیں ڈالتا رہتا ہے کبھی تو منافقین کافرین کے قلب میں گھس کر اُن کو سخت درجہ کی مخالفت پر آمادہ کرتا ہے اور کبھی اپنے بہت پیاروں کو القائے شیطانی کرنے لگ جاتا ہے غرض کہ مطلب یہ ہوتا ہے تا دنیا میں تب

(۲) بلاشک ـ عیسےٰ حسب وعدہ وحی بلیل مجیی متوفی و مرفوع
الی اللہ شدہ است
۱۹۶۵

(۳) امام مہدی وصیت کرکے اور حقیقۃ الوحی سمجھا کے چلا ہے
(۴) بیت ـ فوت ہوا جس سمت مہدی مادہ کرم سے لکھ لیئے
کرشن اوتار ابروز عیسےٰ مہدی گیارہ بے نون بجے ـ فقط
الراقم ـ عاجز کرم الدین مدرس سردار حاکم سنگھ ایڈڈ اسکول
ڈنگہ ضلع گوجرات

اہل حدیث کا علم

میں نے ذوق کی باتوں کی ماتحت ایک یہ بات بھی لکھی تھی ـ کہ اگر خدا کا برگزیدہ مسیح دنیا پرست ہوتا تو اپنی اولاد میں سے کسی کو جانشین کر جاتا ـ اس پر اہلحدیث میں یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ الوصیت میں اپنے بیٹے کی نسبت جانشینی کا حکم دے گئے ہیں مگر قوم نے قبول نہیں کیا ہے اس کے جواب میں نہایت ادب کے ساتھ مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اسی الوصیت میں لکھا ہے ـ کہ میرے بعد سب انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے پس وہ کمیٹی جسے چاہے اپنا پریزیڈنٹ تجویز کرے ـ دوم جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں ـ پر نوٹ لکھا ہے کہ ایسے ہر گز کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا آپ خوب جانتے ہیں کہ جو خدا کی طرف سے مامور ہو ـ اس کا انتخاب مومنوں کے اختیار میں نہیں دیا جاتا ـ اس سے ظاہر ہے کہ یہ موجودہ انتظام انتخاب اس وقت تک ہے جب تک کہ جناب مسیح کی ذریت سے ایک شخص قائم ہو جسے اللہ اپنے قرب و وحی سے مخصوص کرے ـ ذریت کے لئے قرب و وحی سے مخصوص ہونے کی قید اس بات کو سمجھا رہی ہے ـ کہ جب تک ایسا نہ ہو اس وقت مومن اپنے طور سے انتخاب کریں ـ پھر سر الخلافہ میں حضور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول صدیق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے ـ کہ دلی صدیقؓ ـ جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ علامہ لعنہ الوہ ز کو جانشین مقرر فرماتے ہیں ـ

اس کے علاوہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے ـ اس کا اکثر حصہ تو گالیاں ہیں جس کا جواب "سلام" ہے باقی جو حصہ ہے اس کی بابت مختصر عرض ہے کہ حضور نے جو کچھ وصول کیا خواہ بطور چندہ یا کتاب کی قیمت کے ـ وہ ہمیشہ دین کی اشاعت ورفاہ عام میں خرچ ہوتا رہا ـ آپ نے کوئی ذاتی مکان نہیں بنوایا ـ کوئی زمین نہیں خرید لی ـ کوئی نقدی نہیں چھوڑ گئے دوسرے پیروں کی طرح کوئی گھوڑیاں اور بھینسیں اور اونٹ نہیں رکھ لئے ـ پھر براہین کیلئے کئی بار اشتہار ہو چکا کہ جو قیمت واپس لینا چاہے لے لے ـ اب باوجود اعلان کے کوئی حقدار نہ ہوا اور آپ اعتراض کئے جائیں تو اے مہربان مولوی صاحب یہ انصاف نہیں ـ آپ ہی کوئی دعویدار نکالئے جو قیمت واپس لینا چاہتا ہو ـ ورنہ سُست گواہ چست تو ٹھیک نہیں ـ منارۃ المسیح کی نسبت اگر کچھ چندہ ہوا تو احمدیوں سے ـ احمدیوں کو اپنے آقا پر پورا اعتبار ہے آپ سے کوئی شکایت کرنے نہیں گئے اونہوں نے دین کے لئے دیا اور اسی میں خرچ ہوا ـ باقی لنگر کے چندہ کی نسبت اعتراض ہے اور مجھ سے مطالبہ کہ کیا پہلے نبیوں نے ایسا کیا ہے ـ جناب من! اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ آتوا الزکوٰۃ لازمی طور سے آتا ہے ـ پھر خذ من اموالہم صدقۃ کا ارشاد قرآن مجید میں موجود ہے آپ خود ہی بتلائیں ـ کہ رسول کی نصرت مومنین پر فرض ہوتی ہے یا نہیں ـ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے جو کچھ اخراجات فرماتے تھے وہ سب آسمان سے گرا کرتا تھا ـ یا مومنوں ہی سے لیا جاتا تھا ـ آپ ذرا جنگ تبوک کے چندے ہی کو یاد کیجئے ـ دیکھئے ایک طرف ما اسئلکم علیہ من اجر کا اعلان ہو رہا ہے اور دوسری طرف چندہ وصول ہو رہا ہے پس یہ اعتراض تو جیسا خدا کے مسیح پر ہے ایسا ہی نبی اکرم پر ـ یہاں بھی ہوگیا ـ رسول ہر ادائے دین اللہ کی اشاعت کے ذرائع میں صرف ہوتا رہا آپ بدظنی سے کام لیں یہ آپ کا حق نہیں ـ کیونکہ دینے والے ہم احمدی اور لینے والے ہمارے امام ـ نہ ہمیں اس کا شکوہ نہ کسی کو شکایت ـ پس آپ کا اس پر اعتراض کیونکر صحیح ہو سکتا ہے پھر میں پوچھتا ہوں کہ واقعی حضرت روح اللہ نے نبھی اپنی تبلیغ کا اجر کسی سے نہیں مانگا ـ نبیوں کی اولاد کا ورثہ سے محروم رہنا ـ وورث سلیمان اور یرثنی ویرث من آل یعقوب کے خلاف ہے ـ

پھر بہشتی مقبرہ پر اعتراض بھی انصاف سے بعید ہے ـ کیونکہ جو عشر وصیت کیا جاتا ہے اس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے جس کا فرض اشاعت اسلام ہے حضرت کو اپنی زندگی میں بھی اس سے کوئی تعلق نہ تھا بلکہ آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ کس کس نے وصیت کی ہے اور نہ اس مال کو آپ لیتے تھے میرے سامنے ایک شخص نے کہا کہ حضور یہ وصیت کا مال ہے تو آپ نے فرمایا کہ کمیٹی والوں کو دو ـ میں اسے نہیں لیتا ـ (الحکم)

اشعار متضمن تاریخ وفات حضرت [illegible] علیہ السلام

ذیل کی نظم جناب مولوی احمد دین صاحب بہشتی فاضل نے لکھی ہے جسکو چھپنے کیلئے بھیجا گیا امید ہو کر ناظرین محظوظ ہونگے

ہزار حسرت و اندوہ و غم بکرد ظہور
کہ گشت مرسل رحمان ز چشم ما مستور

معین دین و مسیح زمان و عارف حق
غلام احمد مختار و از خدا مامور

مثیل عیسی نصران و مہدی دوران
شہ ولایت عرفان بہ میرزا مشہور

مطیع حکم خداوند آسمان و زمین
بوقت بیم و رجا و بہ رضا و بہ سرور

امام دین کہ نظیرش نمی توان دیدن
پس محمد عربی بدیدہ پر نور

خلیفہ شہ خیر الورا و فخر رسل
موید ش ببراہین و بانشان منصور

نبی و مہبط وحی خدائے ذی الجبروت
مثیل شاہد الٰہی بحکم او مجبور

نصیر ملت اسلام و واقف قرآن
نذیر از سوئے یزدان پاک رب غفور

بہادرے کہ نیاید کسے برابر او
مظفرے کہ از وجود دشمنش مقہور

گرفت علم لدنی ز ایزد بیچون
نیافت درس دبستان بموجب دستور

زہر رد نصاری خطاب عیسی یافت
نزول کرد بوقتیکہ بود دین رنجور

بگشت مذہب باطل بہ تیغ تیز دلیل
بگشت روش ضلالت ہمہ ز او مقہور

شکست دین مسیحی بحربہ برہان
بمرد عیسی نصران نہ لیب شد مکسور

نہ آسمان بہ ہمین کار کردہ بود نزول
ہلاک کفر از و بود نز ابتدا مقدور

رحیل سوئے جنان کرد گشت چون تاریخ
ز کار منصبی خود کہ بُد ورا منظور

پیام حق برسانید بیست و سہ سال
بحکم خالق کون و مکان کردہ بدر

ہمین بس است دلیل صداقت قولش
ثبوت آیۃ و دیگر نشان نیست ضرور

بمیرد آنکہ مفتری در این مدت
کہ در کتاب مجید است انجنین مسطور

فلک بچشم جہان بین خود نخواہد دید
چنان امام زمان گنج فیض را گنجور

بود شقی نہ سعید آنکہ دشمنش باشد
بود مخالفش آنکس کہ باشد او مغرور

جماعتی کہ ببندد [illegible] صد ہزار گذاشت
کہ بر وفات وے اند از غم و الم محور

ہمہ مزین و آراستہ بحلیۂ علم
ز فیض و ز مدت باری ملل سہ معمور

چہ حاجت است شمار یم ماسنین و شہور
کہ ہست سال وفاتش بگفتہ "مغفور"
۱۳۲۶ھ

خاکسار احمد دین شادیوال گجرات

سلہ ـ نوٹ ـ میں نے عربی کتاب کی ایک معتبر لغت یعنی صراح میں دیکھا ہے کہ نصران اس گاؤں کا نام ہے جہاں حضرت مسیح پیدا ہوئے تھے اگرچہ انجیل میں ناصرت لکھا ہے لیکن مسلمان عرب اس کو نصران ہی بولتے ہیں ـ اس لئے ضرورت شعری کیلئے جائز ہے کہ بجائے ناصرت کے نصران لکھا جاوے ـ

کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول آسکتا ہے؟

قرآن شریف سے اس کا جواب نفی میں نہیں مل سکتا۔ کفار قدیم کا ایک قول البتہ قرآن شریف میں موجود ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ حضرت یوسف کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو گمراہ مسرف اور مرتاب بتلایا ہے۔ قرآن شریف میں اگلی امتوں کے قصے بیفائدہ بیان نہیں ہوئے۔ وہ سب پیشگوئیوں کے رنگ میں ہیں اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس امت میں بھی اس عقیدہ قوم فرعون کے لوگ پیدا ہوں گے اس واسطے پہلے سے ان کے متعلق یہ قصہ بھی بیان ہوا ہے۔ ذیل کا مضمون اسی کے متعلق ہے جو ہمارے دوست منشی محمد امیر الدین صاحب نے ایک مجنون اہل قرآن کی خاطر لکھا ہے۔

چکڑالوی کا سوال اور احمدی کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے رسالہ رد چکڑالوی کے شائع ہونے کے بعد چکڑالوی فرقہ میں عجیب قسم کی کھلبلی مچ گئی ہے۔ اگر ایک چکڑالوی نماز کے پڑھنے کے لئے پانچوقت قرآن مجید سے ثابت کرتا ہے تو دوسرا صرف تین وقت۔ اگر اس فرقہ کا ایک شخص ہر رکعت میں دو سجدے کرنے جائز سمجھتا ہے۔ تو دوسرا فوراً اس کی تردید کر کے فی رکعت ایک سجدہ کو ہی موجب ثواب سمجھتا ہے اگر ایک اہل قرآن یہ لکھواتا ہے کہ صبح کی نماز دو رکعت ہے اور شام کی تین اور باقی ظہر اور عصر اور عشاء کی چار چار رکعت تو دوسرا جھٹ بول اٹھتا ہے کہ نہیں نماز تو صرف دو رکعت ہے تین یا چار رکعت والی بات محض جھوٹ اور خانہ ساز ہے لیکن انہیں میں کا ایک تیسرا ہی ہے جو سب پر پانی پھیر کر باآواز بلند بول اٹھتا ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں۔ قرآن مجید میں تو صرف یہ لکھا ہے کہ نماز صرف چار رکعت ہے۔ سچ ہے لایمسہ الا المطھرون۔ غرض حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ یہ فرقہ چکڑالویہ) دوسرے مخالفوں کی نسبت زیادہ برباد شدہ فرقہ ہے۔" ریویو صفحہ سطر ایسی صفائی سے پورا ہوا ہے۔ کہ کسی عقلمند کو انکار کی گنجائش ہی نہیں۔ تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ شہر گوجرانوالہ کے چکڑالوی سب کے سب جو تعداد میں سات یا آٹھ سے زیادہ نہیں مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے خیالات سے متنفر اور بیزار ہو کر تائب ہو گئے ہیں بلکہ ان میں سے چار آدمیوں نے جن کو اس گروہ کے ریفارمر کہنا چاہیئے جمعہ کے دن جامع مسجد میں جا کر عام لوگوں کے سامنے علانیہ باآواز بلند توبہ کی۔ اب ایک شخص نے جو عبداللہ صاحب چکڑالوی کا ہم خیال ہے۔ مجھ پر ایک سوال کیا ہے جس کو فائدہ عام کے لئے مع جواب مختصر طور پر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ قرآن نے حضرت یوسف سلام علیہ کی نسبت لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴/۹ اس واسطے کہتے تھے کہ وہ یوسف سلام علیہ کو اپنے خیال میں خاتم النبیین سمجھتے تھے۔ حالانکہ خدا نے یوسف سلام علیہ کی کتاب میں یہ حکم نہیں دیا تھا بلکہ وہ اپنی طرف سے ایسا کہتے تھے کہ کوئی رسول نہیں ہوگا لیکن ہم جو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ سلام علیہ کے بعد کوئی رسول نہیں ہوگا تو صرف اس واسطے کہ قرآن شریف میں خاتم النبیین لکھا ہے۔

جواب

ولقد جاءکم یوسف الخ الایۃ من ھو مسرف مرتاب ۲۴/۹ ترجمہ۔ اور تحقیق اس سے پہلے یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کھلی کھلی باتیں (دلائل و نشانات) لیکر تمہارے پاس آیا تھا۔ لیکن جو باتیں وہ (ہماری طرف سے) تمہارے پاس لیکر آیا تھا تم لوگ ان باتوں کی نسبت شک میں ہی رہے تھے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا (اور اس کی تعلیم بسبب تحریف تبدیل کے ضائع ہو گئی) پھر تم لوگ کہنے لگ گئے۔ کہ اللہ تعالیٰ آئندہ اس کے بعد ہرگز ہرگز کوئی رسول بھی مبعوث نہیں کریگا۔ اس کے جواب میں خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ مسرف اور مرتاب ہوتے ہیں وہ اسی طرح کی باتیں ہی کہا کرتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو حد سے تجاوز کرنیوالے اور بغیر کسی صحیح سند اور علم کے جھگڑے کرنیوالے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے ہی گمراہ کیا کرتا ہے۔ میرے خیال میں وہ لوگ حضرت یوسف ؑ کی نسبت خاتم النبیین کا لفظ نہیں بولتے تھے بلکہ وہ آئندہ کسی اور رسول کے آنے کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴/۹ اور ایسی باتیں وہ اس واسطے کہتے تھے۔ کہ وہ حد درجہ کے بیدین اور دنیا پرست ہو گئے تھے اور خدا کے نزدیک مسرف اور مرتاب ٹھہر چکے تھے اور گمراہی کا سارٹیفکیٹ حاصل کر چکے تھے اور طویل مدت گذر جانے کے باعث فقست قلوبھم ۲۷/۱۸ کے وہ مصداق ہو گئے تھے اور جس غرض کیلئے رسول آیا کرتے ہیں۔ اس غرض کو بسبب غفلت کے وہ بھول چکے تھے۔ اول تو قرآن کریم سے حضرت یوسف علیہ السلام کی کتاب کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ دوسرے یہ تعلیم حضرت یوسف علیہ السلام کی نہ تھی کہ مجھے خاتم النبیین کہو یا میری نسبت یہ کہا کرو کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴ ان قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسف ؑ کی نسبت ان لوگوں نے خاتم النبیین ۲۲/۲ کا لفظ تو ہرگز نہیں بولا ہاں یہ کہا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم نہ تھا بلکہ ان کا اپنا افترا تھا ہمارے نبی کریم رسول عربی محمد مصطفےٰ رحمۃ للعالمین کی نسبت اللہ کریم نے خاتم النبیین ۲۲/۲ کا لفظ استعمال کیا ہے اور آپ کو یہ ایسا عظیم الشان درجہ بخشا گیا ہے جو کسی اور نبی کو نہیں بخشا گیا اس لئے ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں سمجھتا اور آئندہ کسی نئے یا پرانے مستقل نبی کی آمد کا منتظر ہے وہ قرآن کریم کا منکر ہے کیونکہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن کریم ہے اور بعد اس کے قیامت تک۔ ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو لیکن وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ اسی لئے تمام قرآن مجید میں اس بات کا اشارہ تک بھی نہیں کہ آئندہ خدا تعالیٰ کی کلام کرنے والی صفت (نعوذ باللہ) معطل اور بیکار ہو جائیگی۔ اور یہ کہ آئندہ خدا تعالیٰ کسی صادق انسان کے ساتھ خواہ وہ کتنی ہی عبادت کرے اور صاف باطن ہو کر خواہ وہ کتنا ہی اس کے حضور گڑگڑائے۔ ہرگز ہرگز کلام نہ کریگا اور اپنی وحی ہرگز اس کی طرف نہ بھیجیگا۔ بلکہ قرآن کریم میں تو یہ لکھا ہے۔ یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ۲۴ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے امر سے روح یا وحی القا کرتا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اور پھر لکھا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا الخ الایۃ فی الاخرۃ ۲۴/۱۸ یعنے ان لوگوں پر جو اللہ تعالےٰ کے کلام پر چلنے میں استقامت دکھلاتے ہیں۔ فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ ایسے لوگوں کے اسی دنیا میں ہی رفیق بن جاتے ہیں اور نہ صرف اسی قدر بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا مانگتے رہنے کی ہمیں ہدایت کی ہے۔ کہ صراط الذین انعمت علیھم (سورہ فاتحہ)

اور انعمت علیہم کی تفصیل بھی خود ہی اللہ کریم نے کئی جگہ قرآن کریم میں فرمادی ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یعنے انعمت علیہم وہ لوگ ہیں جو نبی صدیق شہید اور صالح ہوتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی نسبت انعام الٰہی ان پر یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف ان کو بخشتا ہے۔ اسی دنیا میں فرشتے ان کے رفیق بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو خاص طور پر قبول کرتا ہے اور خدا کی طرف سے اسی دنیا میں ان کو مدد اور نصرت دیجاتی ہے اور ان کے دشمنوں کو آہستہ آہستہ تباہ برباد اور ناکام ہلاک کیا جاتا ہے۔ غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچے طور پر اتباع کرنے سے ہر ایک انسان اپنی استعداد وسعت اور مقدرت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے منعم علیہ لوگوں کے فیوض اور برکات سے حصہ لے سکتا ہے اسی واسطے قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے آدم کی اولاد کو وعدہ دیا ہے کہ ہمیشہ تم میں سے بوقت ضرورت رسول ہوتے رہیں گے۔ جیسے فرمایا۔ یٰبنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم ۴ اور پھر قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام اور ان کے منکروں کے جس قدر قصہ جات درج ہیں۔ محض اس لئے ہیں تاکہ جب کبھی آئندہ ہمارے پاس آدیں تو ان قصوں سے ہم عبرت پکڑیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب۔ غرض میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے خاتم النبیین ﷺ سمجھتا ہوں لیکن ان کی نسبت یہ فقرہ بولنا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴ اپنی ذلت اور ہلاکت کا موجب خیال کرتا ہوں۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ جس قول کو خدا تعالیٰ مسرفوں اور گمراہوں اور فرعونیوں کی طرف منسوب کرتا ہو مومنوں کو بھی وہی قول بولنے کی ہدایت کرے بلکہ فرعونیوں کا واقعہ ہمارے لئے عبرت کی جگہ ہے نہ یہ کہ ہم ان کی اتباع کریں کیونکہ نہ ہی خدا نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ تم حضرت یوسف ؑ کے بعد لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴ کہنا اور نہ ہی ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ ہم ان مسرفوں اور مرتابوں کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ۲۲ کے بعد لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴ کہیں۔ خاتم النبیین ۲۲ اور لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴۔ دونوں قرآن کریم کی آیات ہیں اور میرے خیال میں ہر دو آیات آپس میں ہم معنی اور ہم مطلب نہیں ہیں بلکہ ان کے معنے ایک دوسرے سے بالکل الگ تھلگ ہیں لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا ۲۴ کا یہ مطلب میرے خیال میں ہے کہ آئندہ کوئی رسول نہ ہوگا اور خاتم النبیین ۲۲ کا یہ مطلب ہے کہ آئندہ ایسے لوگ ہوتے رہیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی فیض حاصل کرکے خدا تعالےٰ کی طرف سے خبریں پانیوالے ہوں گے اور یہ درجات وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل کیا کریں گے۔ اور اس نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت ان کی تصدیق کیا کرے گی اور اسی منہاج نبوت کے رو سے وہ سچے سمجھے جایا کریں گے اور خدا فرماتا ہے۔ دشمن جو نعوذ باللہ اس افضل الرسل نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر ابتر ہونے کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اولاد نہیں وہ محض جھوٹے ہیں کیونکہ یہ تو خاتم النبیین ﷺ ہے۔

یاد رہے کہ خاتِم اور خاتَم میں بڑا بھاری فرق ہے خاتِم اور چیز ہے اور خاتَم اور چیز۔ خاتِم کی (ت کی زیر کیساتھ) کے معنے ہیں ختم کرنے والا۔ یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ بلکہ قرآن شریف میں لفظ خاتَم (ت کی زبر کے ساتھ) جس کے معنے ہیں مہر۔ مثلاً اَبدال کے معنے اگر بدل کرنا ہے تو اَبدال کے معنے اولیاء اللہ کے ہیں۔ اِبطال کے معنے باطل کرنے کے ہیں۔ تو اَبطال کے معنے ہیں بہادر آدمی۔ ایسے ہی اِتباع کے معنے تابع ہونا اور اَتباع کے معنے تابعدار لوگ۔ اِجزا کے معنے جزیہ دینا جزا دینا اور اَجزا جمع ہے جزو یعنے کسی چیز کے ٹکڑے۔ اِحکام کے معنے مضبوط کرنا اور اَحکام جمع ہے حکم کی۔ اِحلاف کے معنے قسم دینا اور اَحلاف کے معنے ہم قسم و ہم عہد لوگ اِخلاق کے معنے پرانا ہونا اور پرانا کرنا اور اَخلاق جمع ہے خلق کی۔ اُذن کے معنے گوشہ یعنی کان اور اِذن کے معنے اجازت اور ایسا ہی اِقداح کے معنے ہیں کسی کی ہجو کرنا اور اَقداح جمع ہے قدح کی معنی پیالہ۔ غرض قرآن شریف میں جو لفظ بولا گیا ہے وہ خاتَم ہے نہ کہ خاتِم۔ اور خاتم النبیین منکروں کے ابتر والے اعتراض کا جواب ہے جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ط وکان اللہ بکل شیء علیما ۲۲

خاکسار محمد ظہیر الدین عفی اللہ عنہ از اروپ

بقایا داران اپنے بقائے صاف کریں

اثر جدید

الانصاف کے عنوان سے ایک مضمون عصر جدید کسی بد زبان نامہ نگار کے قلم سے نکلا ہے جس میں انصاف کا خون کر دیا گیا ہے اگر انصاف اسی کا نام ہے تو حجاج بن یوسف کو لوگ یونہی متہم کرتے ہیں آپ نے اپنے چند خیالات کہئے یا توہمات کو مکالمہ کی صورت میں پیش کیا ہے تاکہ نفس لوامہ کی جنگ کے دونوں پہلوؤں کو اس پردہ میں دکھا سکیں۔

آپ ایک طرف لکھتے ہیں مرزا صاحب کی وفات کا اصلی مذہبی دنیا پر کوئی اثر نہیں۔ الا اشد مخالفین یا مریدین میں۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر آپ خود ہی فرمائیں کہ آپ کس گروہ میں سے ہیں کیونکہ متاثر ہوئے بغیر تو آپ بھی نہیں رہ سکے کیا سراسر جھوٹ اور افترا ہے کہ قادیانی فرقے کا انحطاط اس وقت سے شروع ہو چکا۔ جب سے عصر جدید میں قادیانی تحریک کا مضمون شائع ہوا یا ڈاکٹر عبد الحکیم کے رسالے شائع ہونے لگے۔ کیا یہ بات صرف کہنے کی ہے یا واقعات سے بھی ثابت ہو چکی ہے۔ کیا ایک مثال بھی ایسی پیش کی جاسکتی ہے کہ عصر کے مضمون یا عبد الحکیم کے کسی رسالے کو پڑھکر کوئی معتبر و مستند احمدی مرتد ہو گیا ہو۔ یا فرقے میں جو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو رہی تھی۔ اس میں کسی قسم کا فرق پڑ گیا ہو۔ بلکہ میں خدا کے فضل سے اس بات کا ثبوت دیسکتا ہوں کہ پہلے دو چار سالوں میں جس قدر جوق در جوق لوگ اس فرقے میں داخل ہوئے تھے اس سے پہلے ہرگز نہیں ہوئے پھر عبد الحکیم کو بزعم خود اپنی پیش گوئی کے صحیح نکلنے پر بھی کامیابی ہونی چاہیئے تھی۔ کیا وہ ہو گئی۔ کیا دو چار معتبر احمدیوں نے بھی اس سلسلہ سے قطع تعلق کر کے اس کی بیعت کی۔ سچ فرمایا تھا خدا کے نبی نے کہ مقبولوں میں قبولیت کے نشان اور نمونے ہوتے ہیں پھر اس سے بڑھ کر ایک اور افترا ہے معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار نے بہتان باندھنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے آپ بلا تحقیق بغیر کسی وجہ وجیہ کے بلا ثبوت بلا دلیل یہ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے بعض دعاوی کو مولوی نور الدین صاحب نہیں مانتے کیا تم لوگ کسی ایسے شخص کی مثال دیسکتے ہو جو کسی سے اختلاف بھی رکھتا ہو۔ اور پھر اس کے سے شہادہ محض اس کیلئے اپنے تمام اعزاز و ذرائع آمد کو چھوڑ کر ایک چھوٹے سے گاؤں میں درویشانہ زندگی بسر کرے اور وہ جاگیرانہ ٹھاٹھ کر چکا ہو۔ یہ فقیرانہ طرز معاشرت رکھے کیا ایسی قربانی

ایسا عقیدہ اس بات کے بغیر ہو سکتا ہے کہ خلیفہ اپنے امام میں اپنے تئیں فنا کردے۔ تقوی خشیت اور نماز گذاری کی طرح پیدا کرنے کو آپ گرو گوبند سنگھ اور گوگا پیر کے مریدوں کی تعداد بڑھنے سے حل کرتے ہیں اس پر اگر اس عینک کی تعریف کی جائے جو آپ کو سیاہ و سفید یکساں دکھا رہی ہے تو بے جا نہ ہوگا۔

آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ تعلیم یافتہ ان کے پیرو ہیں اور یہ کہ بھلے پلح اور گاندی وغیرہ کے تقوی کی تعلیم دیتے تھے مگر اس کی وجہ صرف لوگوں کو پھانسنا بتلاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس شخص کے پاس عیسائیوں اور آریوں کے اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نماز روزہ اخلاق حسنہ کی ہدایت محض ڈاکے مارنے اور ایک جماعت بنانے کے لئے تھی اس بدظنی کا تو کوئی ٹھکانا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے شیعیت کی رگ اس مضمون کے لکھتے وقت خاص جوش میں ہے کسی سُنی نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے جناب رسالتمآب کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور پھر ایسے وقت میں جبکہ دشمنوں کا ہر طرف سے نرغہ تھا اور خدا کا نبی اپنی جان بچانے کیلئے بھاگا جا رہا تھا اس نے ساتھ دیا اور سانپ سے اپنا ہاتھ ڈسوا لیا مگر اُف تک نہ کی

اس پر وہ شیعہ جس کے جسم کے پتلے میں بدظنی کا گارے کا خمیر تھا۔ بولا۔ کہ کندھوں پر اٹھا لیا صرف اس لئے تھا۔ کہ پیچھے سے آنیوالے کافر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر گرفتار کر لیں اور ساتھ اس لئے گئے کہ ابوبکرؓ کی شر سے محفوظ رہیں اور وہ میرے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں اور سانپ نے اس لئے ڈسا کہ وہ نبی کریم کو پکڑوانا چاہتا تھا۔ بس اسی طرح معزز مضمون نگار کا حال ہے اگر یہ بات پیش ہوتی ہے کہ اگر وہ مفتری و کذاب تھا۔ تو کیا اس تزکیہ نفوس اور پاک تعلیم کا سرچشمہ کوئی مفتری ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب ملتا ہے یہ لوگوں کو پھانسنے کے لئے تھا۔ اگر تعلیم یافتہ اور معزز علماء کا اس فرقہ میں داخل ہونا پیش کرتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں وہ سب جہلا ہیں کیا آپ کے نزدیک جاہل و عالم میں کوئی مابہ الامتیاز بھی ہے؟ یا صرف یہی کہ وہ احمدی فرقہ میں داخل ہو گیا۔ "ایک شخص کھڑا ہوا اور چند حضرات کو ملا کر کارخانہ بنا لیا" اس کلام سے پہلے کون ناواقف رہنا ہے کیونکہ اس بدقسمت فرقے کے لوگ ہمارے نبی کریم پر بھی یہ اعتراض کر چکے ہیں۔ پس جو جواب ان کیلئے دیا جا سکتا ہے وہی یہاں ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ اگر یہ سب کچھ دوکان چلانے کے لئے تھا تو مسیح موعود اپنے لڑکے کو کیوں جانشین نہ بنا گیا۔

ایک طرف تو تم یہ کہتے ہو کہ اصل شخص جو اس تحریک کا مرکز تھا وہ زندہ ہے اور اس کا نام نور الدین ہے دوسری طرف کہتے ہو کہ فرقے کا زور کم ہو جائیگا اور کہ اب خلیفہ امام کے منشاء کے خلاف اسمیں اصلاح کریگا اور قادیانی تحریک کا خاتمہ ہو جائیگا۔ عجیب بات ہے جب اصل مرکز کو کام کرنے کا موقعہ ملے تو فرقہ بجائے ترقی کے تنزل کرے۔ یہ فیصلہ کس عقل سے دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح کی وفات کے بعد جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اور آپ ابھی تک یہ راگ الاپ رہے ہیں کہ آہستہ آہستہ صحیح دماغ لوگ نکل جائینگے۔ کیا اس سلسلہ پر اس کے بانی کی وفات سے بڑھکر بھی کوئی زلزلہ آ سکتا ہے۔ جب اس پر یہ جماعت ثابت قدم رہی تو اب آگے کونسا موقعہ رہ گیا۔ صحیح دماغ ہونے کا کوئی مقیاس بھی آپکے پاس ہے یا ملّا دو پیازہ کے بہشتی لباس کی طرح یہ فرماتے ہو کہ جو حلال زادہ ہوا اُسے نظر آجائیگا۔ آسمانی نکاح۔ عبدالحکیم۔ ثناء اللہ کے متعلق جماعت کی طرف سے مفصل جواب نکل چکے ہیں۔

خلیفۃ المہدی بیعت لیتے وقت جب یہ اقرار کراتے ہیں کہ میں ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں جن پر مسیح و مہدی بیعت لیتے تھے تو باقی کونسی بات رہگئی جو آپ لکھتے ہیں کہ کتاب اللہ اور حدیث کے ساتھ الہامات حضرت اقدس و تصانیف مہدی پر ایمان لانے کی شرط کیوں نہیں لگائی۔

مجھے اس نرالی منطق پر تعجب آتا ہے کہ ایک طرف آپ سیدنا مرزا صاحب کو ایسا چالاک شخص بتلاتے ہو کہ اس نے بڑے بڑے علماء کو گانٹھ لیا۔ دوسری طرف کہتے ہو۔ کہ وہ ایک سیدھا آدمی تھا جسے اس کے ساتھیوں نے دھوکہ دیا اور پھر یہ بھی مانتے ہو کہ اپنے نفع و ضرر سے غافل نہ تھا اس کے بعد آپ عربی تصانیف کیمتعلق لکھتے ہیں کہ یہ سب ان کی نہیں مجھے اس پر شبہ ہے یہ اعتراض بھی کوئی نیا اعتراض نہیں۔ کہنے والے تیرہ سو برس پہلے انما یعلمہ بشر کہہ چکے ہیں یہاں بھی ہم وہی دلیل دیتے ہیں جو اس اُمّی نبی کیلئے دیگئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے مولوی نور الدین صاحب کے طرز تحریر میں ایسا بین فرق رکھا ہے کہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مسیح کے کلام میں ہرگز ہرگز نور الدین کا دخل نہیں بلکہ میں تو یہاں تک اعتقاد رکھتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح کے کلام کے بعض حصص کو آپ بغیر مدد لغات سمجھ بھی نہیں سکتے میرے پاس اس کا ثبوت ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضرت اقدس کی ایک نظم کا ترجمہ کر رہا تھا اس میں بعض الفاظ کی نسبت مجھے تامل تھا میں نے انہیں مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں پیش کیا میرے خلاف توقع مولوی صاحب نے مجھے کہا کہ میں غور کرکے بتاؤں گا۔ کتاب مع نوٹ کردہ لفظوں کے یہاں رکھ جاؤ۔ دو دن کے بعد آپ نے مجھے ۲۵ لفظوں میں سے ۱۵ الفاظ کے معنے لکھ کر بھیجے کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ اگر آپ جانتے تو مجھ سے ان کا اخفا کرتے اور ایک عالم یوں بھی گوارا نہیں کرتا کہ اپنے علم کی نسبت کسی کو شک کا موقعہ دے اس وقت سے مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت امام موعود جو کچھ لکھتے ہیں وہ محض خدا کی تائید سے لکھتے ہیں پھر ایک اور صورت بھی ہے وہ یہ کہ اب تم منتظر رہو اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی فصیح و بلیغ کتاب کوئی شائع نہ ہوگی اگر یہ سب اس امام کی طرف سے نہ تھا بلکہ یہاں کے موجودہ لوگوں کی کارروائی تھی تو یہ موقعہ اب بھی انہیں حاصل ہے۔ ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی شاعر ہو اور کسی موقعہ پر اس کی شاعری چھپی رہے۔ کوئی ادیب ہو اور اس کا علم ادب مخفی رہے مولوی نور الدین صاحب یا دوسرا کوئی مولوی جو امام موعود کو کتابیں لکھ دیتا تھا اگر واقعی یہ طاقت رکھتے ہیں تو بیعت سے پہلے یا بعد ان کی کسی کتاب سے یہ نمونہ دکھانا چاہیئے۔

اب میں اس مضمون پر تنقید کرتے کرتے اس مقام تک پہونچ چکا ہوں۔ جہاں فاضل مضمون نویس اپنی تحقیق کے اعلیٰ معراج کو پہونچ گئے ہیں اور آپ نے اپنی تحقیق۔ تفتیش۔ غور کا اعلیٰ نمونہ پیش کرکے ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ کس قدر واقفیت اور گہرے مطالعہ و غور و فکر کے بعد یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ جو ہمارا فاضل صحیح قیاس کی بناء پر چند پیشگوئیاں کرنے پر بھی قادر ہو گیا۔ سنو! اور ذرا جگر تھام کر سنو! کیونکہ یہ فقرہ ثابت کردیگا کہ کس قدر عرق ریزی اور کتنی راتوں کو دن کرنے کے بعد آپ نے یہ مضمون لکھا ہے۔ فرماتے ہیں۔ اِس فخریہ اور خوشی کی نظم کو دیکھتا ہوں۔ جو ایک مخالف آریہ کے مرنے پر اور اس کے جوان بیٹے کے فنا ہو جانے پر دو ڈیڑھ سال قبل مرزا صاحب کی طرف سے شائع ہوئی تھی۔ جسکی عبارت ایسی کچھ تھی۔

اُنہیں مرنا ہمارے گھر میں شادی

فسبحان الذی اخزی اعادی *

آپ اس بات کے ثبوت میں کہ مرزا صاحب کے مُریدوں میں سوء ماتیت نہیں دو تین واقع پیش کرتے ہیں ایک یہ کہ پٹیالہ میں عصر جدید کے ایڈیٹر کی صغیر سن بچی تھی۔ مرزائی اس کی خبر

* ملاحظہ ہو [illegible]

جھوٹے کی موت ہی مابہ الامتیاز قرار پایا ہے بلکہ فیصلہ تو صدق
[illegible] فریقین کے صدق کذب کے کھل جانے پر متعین ہوا۔ خواہ کسی
صورت سے ہو لیکن اس سے کسی پہلو کا تعین نہیں پایا جاتا۔ کہ صدق کذب
کی [illegible] فلاں پہلو ہی خاص ہے جیسا کہ نفس الہام سے مفہوم
ہوتا ہے۔ مگر افسوس کہ امان دشمنوں نے پیچھے سے یہ چلتیے
چڑا دیئے۔ کہ مرزا صاحب مباہلہ کے چکر میں آ کر فوت ہوئے۔ و
لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ بھلا کوئی ہمیں بتلائے تو سہی کہ کس جگہ
اور کس کتاب میں یا اشتہار میں مباہلے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جس کے
چکر میں آ کر جناب ممدوح فوت ہوئے۔ یہ محض مخالفوں کی شرارتیں
ہیں جن سے وہ بمقتضائے طبیعت اپنی کے بقول سہ
نیش عقرب نہ از پئے کین است ٭ مقتضائے طبیعتش این است
کسی طرح سے باز نہیں آتے۔ ہاں بالآخر خدا تعالیٰ نے جھوٹے
سچے کی پرکھ کے لئے ایک ایسا امر پیدا کر دیا۔ جس کے ذریعہ سے
دونوں فریق کا صدق کذب بواسطہ معیار **فلا یظہر علی
غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول** اچھی طرح سے
کھل گیا۔ یعنی ایک امر کی نسبت قبل از وقت دونوں فریق کو
پیشگوئی کرنی تھی۔ اور وہ امر حضرت مرزا صاحب کی وفات کا
مسئلہ تھا جس کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے بھی پیشگوئی فرمائی
اور فرمایا کہ میری وفات کے بعد دن بالکل قریب ہیں یہاں تک کہ
آپ نے سال وفات ماہ وفات روز وفات مقام وقت سب
کچھ بتلا دیا۔ اور پھر اسی طرح ظہور میں آیا۔ دیکھو آپ کے الہامات
مندرجہ اخبار الحکم و بدر اور آپ کے مقابلہ پر عبد الحکیم نے بھی پیشگوئی
کی۔ بلکہ تین پیشگوئیاں پہلے شائع کیں۔ کہ مرزا صاحب تین سال کو
مر جاویں گے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد کہا کہ تین سال کی میعاد نہیں
بلکہ چودہ ماہ پھر ابھی چودہ ماہ کی پیشگوئی کا زمانہ بھی درمیان ہی تھا
جو پھر اس نے یہ شائع کر ڈالا۔ کہ مرزا صاحب ۴ اگست مطابق
۲۱ ساون کو مر جاویں گے اور پھر آخر یہ بھی پیشگوئی جھوٹی نکلی کیونکہ
حضرت اقدس تو ۲۶ مئی کو رحلت فرما گئے۔ پھر کجا مئی اور کجا
اگست ع۔ ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بہ کجا۔
آخر میں خدا تعالیٰ نے فیصلہ کی رو سے کیسا ثابت کیا
کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے سچے مرسل تھے جنہوں نے اپنی
پیشگوئی کا سر غیب خدائے عالم الغیب کے سرچشمہ غیب سے پایا
جو حرف بحرف پورا اترا۔ اور آپ کے مقابل پھر مدصاحب کی
ذلت اور نامی کی عسرت اور ندامت کے جوتوں سے کیسی سرکوبی کی
اور کیسا ثابت کیا۔ کہ اس پیشگوئی کے الہامات خدا کی طرف سے
نہیں تھے بلکہ شیطان کی طرف سے تھے۔ مرتد صاحب کا بار بار پیشگوئی
بد پیشگوئی کرتے جانا اس بات کی خبر دیتا ہے۔ کہ اس نالائق

اور بدبخت انسان کے اندر کے کینہ اور غضب نے اسے یہ
نکراو [illegible] کیا تھا۔ کہ شاید کسی پیشگوئی کا ہی مرزا اشکار ہو
اور میرے اندر کا دوزخ کچھ ٹھنڈک پائے پر یہ کہاں کیا وہ
جو دوزخ کی آگ سے پیدا ہوا وہ پانی سے آرام پا سکتا ہے یا پانی
اسے مل سکتا ہے۔ حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی ترمیں
کیلئے اس نے بہتیری کوششیں کیں مگر وہ خدا جو اپنے راستباز
بندوں کا حامی ہے کیا اس کا مقبول بندہ کسی دشمن سے
ذلیل ہو سکتا ہے یا ایک کاذب صادق کی طرح اس کی جناب
میں عزت پا سکتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے اس مقابلہ
میں صدق کذب کا معیار دراصل ایسے امر کو ہی قرار دیا تھا
جو آیۃ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول"
کے نیچے آپ کی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں ظاہر ہو
(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کنند وقت خوش من

مورخہ ۱۵ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ اگست ۱۹۰۸ء

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا
ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ
دارالاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

نمبر

۲۷ - اگست کو

یاد رکھئے!

کیونکہ اس روز تمام بقایا داران اخبار بدر کے نام (جنہیں ہم پرائیویٹ طور پر اُن کے حساب سے مطلع کرچکے ہیں) رقم قابل الوصول کے

وی ۔ پی کئے جائینگے

ضروری درخواستیں

(۱) جو کارڈ آپ کے نام بھیجے گئے ہیں۔ اُن کے جواب ضرور ہی بھیجدیجئے۔ جواب میں اپنا نام اور نمبر ضرور لکھئے۔

(۲) بہتر ہے کہ رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تاکہ ہم **وی پی سسٹم** کی موجودہ ناگزیر تکلیفات سے بچ جائیں۔

(۳) جن کو حساب میں کچھ غلطی معلوم ہو۔ وہ فوراً اطلاع دیں۔

(۴) وی۔پی واپس کرکے ہمارا دوہرا نقصان نہ ہو

(۵) جن احباب نے قیمت نہیں دی۔ ان کی جگہ سے دوسرے خریداروں کو (جو پیشگی قیمت دے چکے ہیں) بھی پرچہ نہیں پہنچایا جاسکتا (اب اخبار انشاء اللہ ٹھیک ۱۶ صفحہ پر چھپا کریگا۔) اس لئے ضروری ہے۔ کہ سب احباب حق العباد کو مدنظر رکھ کر اپنے اپنے ذمگی رقم کو ادا کریں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع اخبار چھاپا گیا۔)

آسٹریلیا سے ایک خط

ذیل میں جس انگریزی خط کا میں ترجمہ کرتا ہوں وہ آسٹریلیا کے ایک مسلمان سوداگر حسن موسیٰ خان احمدی کی طرف سے ہے جو اس ملک میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں اور اسی ملک میں انہوں نے ایک انگریزی عورت سے شادی کر لی ہے جو اپنے خاوند کی طرح حضرت مسیح موعود کی رسالت پر دلی عقیدہ رکھتی ہے اس خط سے ظاہر ہوگا۔ کہ اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے کس طرح اس بڑے ابتلا کے وقت جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مرنے سے اس پر وارد ہوا اپنے فضل سے سنبھالا ہے۔ کوئی ملک ہے یا نہ دیکھ کسی پر جنبش نہیں آئی یہ خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا اور میں نے اس کے اکثر حصہ کا ترجمہ کیا ہے جو درج ذیل ہے۔ ایڈیٹر

مکرمی و مخدومی برادرم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل بروز جمعہ بوقت دوپہر مجھے ایک غیر احمدی دوست سے اطلاع ملی۔ کہ ہمارے معصوم امام اس جہان سے رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

میں نے یہ کہہ کر اپنے دل کے غم کو دور کیا کہ اس کی زندگی کی غرض ہمیں ایک خاص تعلیم دینی تھی جو کہ اس نے بڑی کامیابی سے پوری کی۔ ہمارے درمیان اس نے اسی وقت تک رہنا تھا۔ جب تک خداوند تعالیٰ کی مرضی تھی اگر وہ اس جہان سے کوچ کر گیا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اس کی تعلیم ہمیشہ کے لئے ہمارے ساتھ ہے اور ہمیشہ ہی ہمیں وہ تسلی اور تقویت دیتی رہے گی۔ جبکی ہمیں ضرورت تھی۔

جب میں اکیلا ہوا۔ تو میرے قلب کی عجیب حالت تھی میں نہ جانتا تھا۔ کہ میں کیا کروں اور میں کیا سوچوں۔ اس افسوسناک خبر کو صحیح مانوں یا غلط۔ ہوسکتا ہے کہ یہ افواہ ہی ہو۔ یا یہ کہ ہمارا امام سکتے کی حالت میں ہو۔ جیسا کہ ان کو دو بیماریاں لاحق تھیں۔ میں کچھ بھی فیصلہ نہ کر سکتا تھا۔

عبد الحکیم جیسے دشمن خوشی کے مارے پھولے نہیں سمائیں گے اور بڑی کوشش کریں گے۔ کہ وہ ہمارے کمزور بھائیوں کے ایمانوں کو ہلا دیں جنہوں نے پاک امام کو اس کی تعلیم کی سچی روح اور پیشگوئیوں کی اصل غرض کو نہ سمجھا ہو۔ اگرچہ پاک امام کی پیشگوئیاں میرے ایمان کو بہت کچھ مضبوط کرتی ہیں۔ مگر میں ان کے پورا ہونے کا کچھ ... پہلے نبیوں کی وہ پیشگوئیاں ہمیں ایک کافی سبق سکھاتی ہیں۔ جس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایسے رستوں میں ٹھوکر کا خطرہ بھی ہوا کرتا ہے ان میں سے ان کی تعلیم کی پیروی کی۔ میں نے اس کی آمد کی غرض کو اور اس کے پاک اور اعلیٰ مسیحائی دعوے کو غور سے مطالعہ کیا اور مجھے ان کی سچائی کا کامل یقین ہو گیا۔ اور میرا ایمان خواہ وہ زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ ویسے ہی قائم ہے۔ میں اس کے جسم کی پوجا نہیں کرتا تھا بلکہ میں اس کی ان باتوں کو جو اس نے ہمیں پہونچائیں پاک سمجھتا تھا۔ وہ ٹھیک وقت پر اپنے مشن کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اگر وہ ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ تو میں اپنے وقت پر جدا ہوا ہے۔ جبکہ تمام دنیا روحانی اور دنیاوی اور اندرونی اور بیرونی طور سے اس کی تعلیم کی روح سے اس نوشتہ کے مطابق متأثر ہوئی اور ہلائی گئی۔ اس کی تعلیم کی روح ہر ایک جگہ اور دنیا کے تمام آباد حصوں میں مضبوطی سے قائم ہے اور خاص کر اس تعلیم کے آثار ان لوگوں کے درمیان قابل غور ہیں۔ جنہوں نے اس تعلیم سے فائدہ اٹھایا ہے اور جو کہ نیک نیتی سے سچائی کی تلاش میں ہیں۔ میں آپ کو آج کا روزانہ اخبار بھیجتا ہوں۔ جو کہ آپ کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور جس میں عجائبات روزگار یعنی ان واقعات کا بیان ہے۔ جو اس مہذب دنیا میں ہو رہے ہیں۔

آپ یقین کریں۔ کہ جس قدر زیادہ میں اپنے اردگرد نظر ڈالتا ہوں اور زمانے کے کرشموں کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اتنا ہی زیادہ مجھے پیارے پاک امام کے مشن کی سچائی کا یقین بڑھتا ہے۔ اللّٰھم صل علی المسیح الموعود وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اور میں آپ کو اور تمام احمدی بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری بیعت خالص ہے اور میں سچے دل سے پاک احمد کے مشن پر ایمان رکھتا ہوں اور میں آپ کے ذریعے سے ان قادیان کے تمام احمدی بھائیوں کو اپنے اس ایمان کا گواہ بناتا ہوں۔ میں اپنے پاک امام کی جدائی پر نہایت ہی افسوس کرتا ہوں اور یہ خیال کر کے میں بہت ہی غم محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں ایسا بدقسمت ہوں۔ کہ میں خود حاضر ہو کر ان کے دیدار سے عزت حاصل نہ کر سکا۔ یہ بات ہمیشہ کے لئے میرے دل پر ڈنگ کا کام کرے گی۔ اور مجھے ہمیشہ زخمی کرتی رہیگی۔

اگر یہ افسوسناک خبر واقعی سچ ہے تو بے شک یہ احمدی جماعت کے لئے ایک بڑی آزمائش ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ بڑی دلیری اور ہمت کو کام فرما دیں گے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ بڑے بڑے اور خطرناک آزمائشوں سے سلامتی سے باہر آئیں اور ایک مضبوط ایمان اور بڑے جوش سے اس پاک مشن کی غرض اور فوائد کو پھیلائیں۔ ہمیں بڑے بڑے امتحانوں کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہم نہایت پاک اور بہت بڑی امانت کا بوجھ اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں اور ہمیں اس عزت کا فخر کرنا چاہیئے۔ جو قادر مطلق خدا نے ہمیں بخشی ہے۔

جب تک ہم بڑی بڑی تکالیف کو نہ جھیلیں۔ ہم کبھی امید نہیں کر سکتے۔ کہ سپرد شدہ مشن سے ہم میٹھے پھل کاٹینگے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے اور اس کو اپنا ماٹو بنانا چاہیئے۔ کہ تمام مصیبتیں اعلیٰ کوشش کی محرک ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے پاک نبی اور اس کے مسیح کی برکتیں تم پر اور ان احمدی بھائیوں پر ہوں۔ جنہوں نے اپنا وقت اور زندگی اس پاک مشن کی ترقی کے لئے وقف کر دی ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ ضرور اجر دیگا۔

کیا آپ براہ نوازش خاکسار کا سلام پاک امام کو پہونچا دیں گے۔ (اگر وہ زندہ ہوں) اور ایسا ہی ان کے کنبے کے تمام لوگوں کو اور اس جماعت کے ممبروں کو اور ہمارے معزز حکیم مولوی نور الدین حکیم الامت کو۔ و مخدومی محمد صادق و سید محمد احسن صاحب امروہی و حکیم فضل دین صاحب و شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو

آپ کا صادق

حسن بن موسیٰ خان احمدی برن سٹریٹ

۲۰ر جون ۱۹۰۸ء

قابل توجہ خریداران

تمام احباب کی خدمت التماس ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں اور نیز جواب کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تکمیل کی شکایت معاف۔

شفقت علی خلق اللہ کا نمونہ

مسیح موعودؑ کے دو خط

مخدومی مکرمی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ کے دو خط دکھائے ہیں۔ جو کہ حضور نے لاہور سے ڈاکٹر صاحب کو لکھے تھے۔ اور جن میں بابو شاہدین صاحب غفر اللہ کی تیمارداری کی تاکید ہے۔ میں ان ہر دو خطوط کو ذیل میں چھاپ دیتا ہوں۔ کیونکہ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارا مسیح اور مہدی کن اعلیٰ اخلاق کا نمونہ اپنے اندر رکھتا تھا۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور جانے کے وقت ڈاکٹر صاحب موصوف کو حفاظت مکانات اور تیمارداری علاج معالجہ بیماران اور دیگر ایسے کاموں کے واسطے اپنی جگہ قادیان میں چھوڑ گئے تھے۔ اس واسطے یہ خطوط انہیں کے نام آئے تھے ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! ہم بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے ہیں۔ اور تمام حال ہر طرح سے خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ آپ کی تحریر سے بڑا اطمینان ہوا۔ اور آپ کے اوپر آنے سے بڑی تسلی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک آفت سے محفوظ رکھے۔ آمین! اور میری دلی خواہش ہے کہ آپ تکلیف اٹھا کر ایک دفعہ اخویم بابو شاہدین صاحب کو دیکھ لیا کریں۔ اور مناسب تجویز کرتے رہیں۔ اور میں بھی ان کے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں۔ وہ بڑے مخلص ہیں۔ اُن کی طرف ضرور پوری توجہ کریں۔ اور ایک خط بلف خط ہذا اُن کی طرف بھی بھیجتا ہوں وہ پہنچا دیں۔ باقی خیریت ہے

والسلام راقم مرزا غلام احمدؐ از لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ جَزَاکُمُ اللّٰهُ خَیْرًا۔ بابو شاہدین صاحب [illegible] مہربری ہی [illegible] بہت افسوس ہوا ہوں کہ اُن کے ایسے نازک وقت میں قادیان سے سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا۔ اور جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں حریص تھا۔ وہ آپ کو ملا۔ امید کہ ہر روز آپ خبر لیتے اور دعا بھی کرتے رہیں۔ اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ میاں غلام محمد مع اپنی بیوی کے لاہور میں آگئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اُن کے بعد اُس حصہ مکان میں جہاں وہ سوتے تھے۔ کسی دوسرے کے سُلانے کے لئے کیا بندوبست ہوا۔ یہ آپ کے ذمہ ہے کہ آپ اُن کی جگہ کسی ایسے عیالدار اپنی جماعت کے آدمی کو سلائیں جو خیرخواہ اور ہمدرد ہو خواہ شیخ محمد نصیب کو سلا دیں اور اگر وہ نہ آسکیں۔ تو اپنی جماعت کے خاص لوگوں میں سے کسی کو سلا دیں خواہ مرزا محمود بیگ کو سلا دیں۔ بندوبست قابل تسلی ہونا چاہئیے۔ باقی سب خیریت ہے۔ چونکہ تھے روز ڈاکٹر [illegible] آتی ہے۔ دوا شروع ہے۔ اور شفاء اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد تر شفا بخشے آمین ثم آمین

والسلام مرزا غلام احمدؐ از لاہور ۱۳ مئی ۱۹۰۸ء

تاریخ وفات خواب میں دکھائی گئی تھی

میرزا احسام الدین صاحب احمدی اکبر آبادی حال فیض آباد محلہ مغلپورہ بر مکان محمود عالم

سب ایجنٹ لکھتے ہیں۔ کہ "حضرت اقدس سے ایک مدت تک خلاف رہا۔ مگر میجر ڈوئی کی موت جو ان آنکھوں کے روبرو ہوئی۔ کمترین کی ہدائیت کا سبب ہوگئی۔ چنانچہ والسبئی پر یکم اپریل ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کو ایک عریضہ رجسٹری شدہ ارسال کر کے عرض گزار ہوا کہ حضرت خادم کے گناہ معاف ہونے کی دعا کیجئے۔ ...

... جس کا جواب حضرت اقدس نے دستخط خاص سے دیگر علاوہ چند نصیحتوں کے دعا فرمائی۔ اور پھر تحریر فرمایا کہ

میری طاقت تمہارے ضعف کو زایل کر گئی خادم نے اپنا عقیدہ یکم اپریل ۱۹۰۸ء پرچہ البدر میں شایع کرایا۔ ایک عرصہ ہوا۔ کہ حضور اقدس مغفور کو ایک مکان میں بیٹھے قرآن کی تلاوت کرتے خواب میں دیکھا اور اعلیٰ حضرت کو یہ آئت تلاوت کرتے ہوئے دیکھی قَالَ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ۔ میں سمجھا [illegible] طرف [illegible] دیکھا تو آئت پاک [illegible] اُس کے نیچے ۱۳۲۶ کے عدد [illegible]

اس مضمون کو پرچہ مشرق کے ایڈیٹر کو لکھ بھیجا۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب مشرق [illegible] شایع کر دیا تھا۔ بحمد اللہ۔ کہ جس تاریخ کو حضرت نے عالم رویا میں تسلیم فرمایا تھا۔ اُس کو آپ نے اپنی اجتہادی قدرت سے اظہار فرمایا۔ خدا جزائے خیر دے"

ممیرا کی رعایتی قیمت فی تولہ صہ روپیہ ہے

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے خریداروں سے للہ ر لئے جاوینگے بصورت ناپسند آنے کے ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعائت ہوگی۔ جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ نامی حکماء کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت

المشتہر محمد یمین احمدی از مقام داتہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے [illegible]

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے۔ پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں لڑکی حجام ہو یا کسی اور قوم کی ہو۔ شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس سے کسی صورت میں کم نہیں درخواست اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے باعث ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

(۲) ایک نوجوان نہایت خوش شکل شریف [illegible] صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ [illegible] سب نوشمار شہے اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف [illegible] کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک معترض کی چند باتون کا جواب

آپنے حضرت مرزا صاحب کو زیر نظر رکھ کر آپ کی تکذیب کی غرض سے ایک بات دریافت کی ہے۔ جو کہ حقیقت مین ایک اعتراض ہے۔ ہان آپنے اس کو نمبر وار مین ادا کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

ایک شخص کہتا ہے کہ مین ایک شرع قائم یا زندہ کرنے آیا ہون۔ تمام ملک کی اصلاح میرا کام ہے۔ نیک و بد اور آیندہ امور سے مجھے اطلاع دیجاتی ہے اور تائید غیبی میرے شامل حال ہے۔ پس کیا یہ شخص نبی ہے یا نہ۔ اگر نہین تو پھر یہ بھی اور مجتہدون کی مانند ایک شخص ہے جس کے اجتہاد کا انکار موجب کفر نہین ہے اور نبی ہے تو پھر بعد از نبوت اس کی موجودگی مین اس شرع کا تعطل جائز ہے یا نہ۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ خود اور اس کے لاکھون مرید اس کے ہوتے ہوئے اپنے دنیوی امور کے فیصلہ کا دارو مدار کسی دوسری قوم کی عقلی تجاویز پر رکھین۔ جب وہ ایک گمراہ قوم کے دباؤ کے نیچے ہے تو کیا عقل اس کو موید بتائید غیبی تسلیم کر سکتی ہے۔ جب وہ خود اس پر عمل نہین کرتے تو کیا وہ آیندہ نسلون کے لئے واجب العمل ہوگی کیا وہ فیصلے حق ہو سکتے ہین یا ان کا کوئی فائدہ متصور ہو سکتا ہے۔ کیا پہلے انبیاء کے وقت مین کبھی ایسا ہوا ہے۔

الجواب

واللہ یلہم الحق والصواب

جب انسان کے دل و دماغ پر کسی چیز کا خیال (دو اور دو چار روٹیان) کے مشہور مقولہ کی حد تک پہونچ جاتا ہے تو احقاق حق کی راہ سے وہ دور جا پڑتا ہے اور ایسے دور از قیاس اعتراض اس سے ظہور پذیر ہوتے ہین جو کہ دوسرون کے لئے باعث تعجب ہوتے ہین آپکی تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکا دل پہلے ان روایتون سے متاثر ہوا ہے جو کہ مہدی کی نسبت آئی ہین کہ کفار کا یون صفایا کریگا۔ اور یہ کریگا اور وہ کریگا حتی کہ مال کی اس قدر کثرت ہو جاوے گی کہ کوئی صدقہ قبول نہ کریگا وغیر ذلک۔ تو اس سے متاثر ہو کر پہلے تو اپنے تائید غیبی کے معنے مقرر کر لئے کہ جس سلطنت مین وہ اور ان کے مرید ہون۔ پہلے اس کی بغاوت کرکے اس کے قواعد مجریہ سے باہر ہو جاوین اور اس کو تباہ کرکے عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لے لین اور پھر اس کے بعد شرع خاص ان چند امور کو قرار دیا ہے جو کہ حکومت سے متعلق ہوتے ہین اور پھر شرع قائم کرنے کو اسبات پر منحصر کیا ہے کہ ان چند امور کو حکام وقت کے دست اقتدار سے چھین کر اپنے تصرف مین لے لئے اور اس طرح تائید غیبی اور اقامت شرع کے مفہوم عام کو اس تخصیص کے شکنجہ مین کھینچا ہے حالانکہ ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ نہ تائید غیبی بغاوت حکومت اور گورنمنٹ کے امور سیاسی اور نظام ملکی سے خارج ہونے پر منحصر ہے اور نہ اقامت شرع کا انحصار ان چند دنیوی اور ملکی امور کو حکومت کے ہاتھ سے لیکر اپنے تصرف مین کرنے پر ہے۔

پھر آپنے اس قدر بھی نہ سوچا کہ کیا جو معنے تائید غیبی کے لئے ہین پہلے انبیاء پر ان سے کوئی نقص تو عائد نہین ہوتا جنکو مین خود موید بتائید غیبی تسلیم کرتا ہون کیا آپکے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ پہلے سوچ لیتے کہ جب مین تائید غیبی کیلئے یہ امر ضروری قرار دیتا ہون کہ غیر اقوام کی حکومت کے اقتدار سے ایسا باہر ہو کہ اس کا اور اس کے مریدون کا کسی اور کے سامنے دنیوی امور مین بھی حکومت کی طرف ہرگز کبھی بھی رجوع نہ ہو تو پھر مین ان انبیاء کی نسبت کیا جواب دونگا جن کو علماء اسلام نے مانا ہے کہ غیر اقوام کے جیل خانہ مین مدت تک قید ہو گئے اور احکام تو کیا تبلیغ جیسے اہم فرض کے ادا کرنے سے بھی روکے جاتے رہے ہین یا جنکو غیر اقوام کی طاقت نے قتل کیا ہے اور پھر علماء اسلام کی تحریر کے مطابق ایسے بھی کوئی ایک دو نہین بلکہ انہون نے لکھا ہے کہ بعض وقت ایک ہی دن مین بیسیون بلکہ صدہا قتل کئے گئے ہین اور جانے دیجئے۔ حضرت مسیح اور حضرت مسیح کے پیر و مرشد حضرت یحیی جن کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہی مسیح پر روح القدس اتری تھی ان کے ساتھ کیا ہوا کیا اہل اسلام نے نہین مانا کہ یحیی تو مدت تک قید خانہ مین تبلیغ وغیرہ ایسے سب احکام کی تعمیل و تنفیذ سے بند رہے جو کہ حکومت سے تعلق رکھتے ہین اور پھر بالآخر قتل ہو کر ہمیشہ کیلئے ان کامون سے سبکدوش ہو گئے اور حضرت مسیح نے تو اہل اسلام کی تعلیم کے مطابق حد ہی کر دی کیونکہ اہل اسلام کی تعلیم کے مطابق وہ یہود کے رؤسا اور رومی حکام کے ہاتھ مین گرفتار ہو کر حوالات مین ڈالے گئے اور پھر ان کے ڈر سے کہین بھاگ کر چلے گئے اور دو ہزار سال کے قریب گذر چکا ہے اور وہ زندہ ہین اور باوجود زندہ ہونے کے نہ مریدون کی خبر لیتے ہین اور نہ تبلیغ کرتے ہین اور باوجود موید بتائید غیبی ہونے کے ان مردود و مخذول یہود کے ایسے دم بخود ہوئے ہین کہ اس قدر عرصہ دراز گذرنے پر بھی اپنے فرائض کی خبر تک نہین لیتے اور پھر کہتے تو یہ تھے کہ مین توریت قائم کرنے آیا ہون تورات تو جو کچھ قائم کی اس کا نقشہ تو یہ ہو ہی چکا ہے جو دی قانون جب مسیح کے توریت قائم کرنے کا یہ حال دیکھا۔ تو سنئے یہ کہکر کہ (شریعت لعنت ہے اور مسیح اس لعنت سے مخلوق کو چھوڑانے آیا تھا) ساری پر پانی ہی پھیر دیا۔ تو پھر اس سے تعجب نہ آئیگا۔ کہ ایسے نظائر کے قائل مذہب کا ایک متبع چند امور کو حکومت غیر کے ماتحت رکھنے پر کسی مجدد دین اور موید من اللہ ہونے سے انکار کرے اصل بات یہ ہے۔ کہ شریعت مین جس طرح عبادات کے احکام بیان ہوتے ہین اسی طرح انتظامی اور دنیوی تنازعات کے فیصلے بھی مذکور ہوتے ہین لیکن سنت الٰہیہ یہی جاری رہی ہے کہ کبھی تو نبوت اور سلطنت کو جمع کر دیتا ہے اور کبھی ان کو جدا جدا کر دیتا ہے اور جب جدا ہوتی ہے تو بعض وقت سلطنت کے انتظامات و فیصلجات شرعی انتظامات و فیصلجات سے بہت دور ہوتے ہین۔ تب رعیت کو اپنے دنیوی امور مین سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے خواہ پھر کوئی نبی ہو یا ولی ہو یا مجدد ہو۔ اس کو اور اس کی جماعت کو اپنے ان دنیوی امور مین (جو کہ سلطنت سے تعلق رکھتے ہین) سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اگر نبوت کے حالات سے بعد زمانہ کے باعث لوگون کو غفلت اور لاعلمی ہے تو کتب سابقہ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور اگر کتب سابقہ کو تقویم پارینہ خیال کرکے کوئی توجہ نہ کرے۔ تو کم از کم قرآن مجید سے اس کو اس قدر تو پتہ چلیگا۔ کہ بعض انبیاء کو حکام کے باعث کیا کیا روکاوٹین پیش آئین۔ حتے کہ بعض کے لئے وہ رکاوٹین اس قدر ممتد ہوئین۔ کہ ان کے چلے جانے کے بعد بھی بڑے بڑے عرصہ دراز تک وہ قائم رہی ہین۔ لیکن تجدید دین تو وہ چیز ہے۔ جو کہ نبی کریم کی خبر کے مطابق ہر ایک صدی کے سر پر ہوتی ہے پس مجددین ہی کے حال پر غور کر لیوین کہ کیا جس قدر مجددین اسلام اس وقت تک آ چکے ہین۔ وہ سب کے سب بادشاہ ہوتے رہے ہین یا ان کو شاہان وقت کی طرف سے کبھی اپنے کامون مین روکاوٹین نہین پیش آئین یا ان کے دنیوی امور بادشاہون کے قوانین و آرا پر کبھی فیصل نہین ہوئے۔ اصل بات یہ ہے کہ دین سارے کا سارا نہین بگڑ جاتا۔ چند نقص پیدا ہو جاتے ہین۔ کچھ تو مسائل مین ناسمجھی واقع ہو جاتی ہے اور کچھ لوگون مین قوت ایمانی کمزور یا مفقود ہو جاتی ہے تب خداوند کریم مجدد کو مبعوث فرماتا ہے تب وہ خدا تعالے کے حکم سے ان مسائل کی اصل حقیقت دنیا پر ظاہر کرتا ہے دنیا اس پر اس کی سخت مخالفت کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کی بات کو کوئی نہ مانے لیکن خداوند کریم اس کی خاص تائید اور نصرت کرتا ہے یہان تک کہ جس قدر منکرین

چاہتا ہے اس قدر سعید لوگ اس کی باتوں کو قبول کر کے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ تب نشانات و کرامات اور دلائل و براہین اور حقائق و معارف اور اس کی خداداد قوت قدسیہ کے پاک اثر سے ان کا بقدر حیثیت تزکیہ ہو جاتا ہے اور ان کو ایمان کامل نصیب ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ کام ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنے رب کے جوار رحمت میں چلا جاتا ہے اور جو تخم ریزی وہ کر گیا ہوتا ہے۔ وہ اس کی تیار کردہ جماعت کے ہاتھ سے اس حد تک نشو و نما پاتی ہے۔ جو عند اللہ مقدر ہوتی ہے ان اس میں بھی شک نہیں۔ کہ خداوند کریم نے ان کی کامیابی کا درجہ اور طریق مختلف رکھا ہوا ہوتا ہے لیکن جو ہو جس طرح مسیح جیسا عظیم الشان نبی جب اٹھا ہے تو بہت مختصر اور کمزور سی جماعت چھوڑ کر ایسے وقت میں چلا گیا۔ جو کہ بظاہر ایک ناکامی نظر آتی تھی۔ اور جو سلطنت وغیرہ کی امیدیں کی جاتی تھیں وہ کچھ بھی نہ ہوئیں۔ پر آخر ان کے جانے کے بعد اس کمزور اور قلیل جماعت نے وہ کچھ کیا۔ کہ بالآخر وہ سلطنت [illegible] عیسوی ہو گئی۔ کہ جس کے ایک افسر نے انکو صلیب پر قتل کر دینے کا حکم دیا تھا پس جب وہ صلیب دینے کے لئے گرفتار کئے گئے تھے اور جماعت کے لوگ سلطنت کے خوف سے عجیب لاتعلقی ظاہر کر رہے تھے اس وقت آپکے ہمرنگ مسیحیان لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ [illegible] قائم کرنے اور اسرائیلی سلطنت کو بحال کرنے اور خود تخت پر بیٹھنے اور ۱۲ حواریوں کو ۱۲ تخت دینے آئے ہیں کہ خود مشرک اور بے دین حکام کے قبضہ میں گرفتار ہیں وغیر ذلک۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ کا زمانہ آ کر اس کی تصدیق ہوئی بلکہ بعض وقت شارع نبی کو بھی ایسے مشکلات پیش آتے ہیں۔ کہ بعض احکام پر بعض وقت عمل نہیں کر سکتا یا بعض پر عمل کرنے کا اس کو ساری عمر میں موقع نہیں ملتا۔ مثلاً حضرت موسےٰ کو دیکھیں جب فرعون کے ماتحت تھے تو بہت سے حدود وغیرہ احکام کے جاری کرنے کی قدرت نہ رکھتے تھے اور پھر جب اس کے قبضہ سے آزاد ہوئے۔ تو باوجودیکہ ان کو وعدہ دیا گیا تھا کہ ارض مقدسہ ہمنے تمکو دیدی ہے اور پھر اس ملک کے متعلق بہت سے احکام خداوند کریم نے ان پر نازل فرمائے تھے جنمیں حضرت موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا تھا۔ کہ اسوقت تمنے یہ کرنا و کرنا۔ پر قرآن مجید گواہ ہے اور کتب سابقہ اس کے موید ہیں کہ حضرت موسیٰ نہ ارض مقدسہ میں داخل ہوئے اور نہ ان احکام پر عمل کر سکے۔ جو کہ ارض مقدسہ کی نسبت انکو دئے گئے تھے۔ پر آپکو پھر بھی مسیح ناصری کے حالات کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ کیونکہ جس پر آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ اس کو مسیح اسی کے ہمرنگ ہونے کے باعث کہا گیا ہے پس ضروری تھا کہ تبلیغ کے متعلق اور اعتراضات وغیرہ کے متعلق یہ اس کے ہمرنگ ہوں۔ پس اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت مسیح ناصری کی نسبت شاہزادہ اور اسرائیل کا تخت قائم کرنیوالا ہونا خدا کی وحی کی بنا پر مشہور تھا اور جب وہ آئے تو ان کے وقت میں کچھ بھی نہ ہوا بلکہ دنیوی اور انتظامی امور میں وہ خود بھی اسی سلطنت کے ماتحت رہتے جس سے یہود کو چھوڑانا تھا پس یہود کا ایک یہ بھی اعتراض تھا جیسا کہ دوسرا زبردست اعتراض ان کا یہ بھی تھا کہ کتب سابقہ میں صاف لکھا تھا کہ مسیح سے پہلے الیاس نبی جو کہ زندہ آسمان پر گیا ہوا ہے دوبارہ زمین پر نازل ہوگا اور وہ نہیں آیا۔ پہلے اعتراض کا جواب تو مسیح نے بذات خود یہ دیا تھا کہ الیاس آ گیا ہے اور وہ یہی زکریا کا بیٹا ہے یعنی الیاس کا مثیل مراد تھا۔ پر یہود نے اس جواب پر ہنسی کی اور پہلے سے زیادہ جوش میں آئے کہ کتاب اللہ کی تاویلیں کرتا ہے اور دوسرے کا جواب مسیح نے یہ دیا۔ کہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ جس کے واقعہ نے یہ معنے بتائے۔ کہ مسیح خود بادشاہ پر آخر ایک وقت آئیگا۔ کہ مسیحیوں کی سلطنت ہوگی اور حواریوں نے بھی یہ جواب دیا۔ لیکن یہود نے اس پر بھی ہنسی کی اور کہا کہ تاویلیں کرتے ہیں۔ پر آخر وہ معنی مسیح ہی تسلیم شدہ تھا۔ اور سلطنت بھی ہوئی۔ کہ بادشاہ اور سلطنت کے اکثر اراکین اور لوگ مسیحی ہو گئے۔ اور اب تک مسیحی سلطنتیں بڑی شان و شوکت سے موجود ہیں۔ اور جیسا کہ مسیح کو خدائے عالم الغیب نے خبر دی تھی۔ کہ

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ (یعنے تجھے نہیں بلکہ تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غالب اور حاکم رکھوں گا۔ اب تک ایسا ہی کر کے مسیح کی صداقت کی شہادت دی ہے۔

تو اسی طرح محمدی مسیح کی نسبت بھی ایک تو یہ مشہور ہوا کہ وہ آسمان پر ہے اور وہاں سے ہی اتریگا۔ دوم یہ کہ وہ آ کر کفار کو قتل کرے گا اور اسلام پھیلائیگا اور عظیم الشان بادشاہ ہوگا۔ لہذا جب وہ آیا تو اس پر بھی یہی بڑے دو اعتراض کئے گئے۔ کہ آسمانی آمد کہاں ہے اور پھر وہ عظیم الشان بادشاہت کہاں ہے تو اس نے مسیح کے یحییٰ والے جواب اور قرآن و حدیث اور سنۃ اللہ سے ثابت کیا۔ کہ آسمان پر دنیوی زندگی کے ساتھ نہ کوئی جا سکتا ہے نہ آ سکتا ہے اور کہا خدا نے پہلے مسیح کی طرح مجھے بھی

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ فرمایا ہے۔ یعنی میں خود تو مسیح کی طرح غربت اور مسکنت کے ساتھ زندگی بسر کر دوں گا ان نزدیک ہی وہ وقت آتا ہے۔ کہ مسیح کی طرح بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میرے اتباع قیامت تک میرے مخالفین پر غالب رہیں گے پر ان دونوں جوابات پر اسی طرح سے اہل کتاب نے ہنسی کی جس طرح [illegible] دونوں جوابوں پر ہنسی کی گئی تھی لیکن جس خدا نے وہاں یہ سب کچھ کر دکھایا وہی یہاں پر بھی ضرور ہی کر دکھائیگا۔ بالآخر میں آپکو نصیحت کرتا ہوں اور خدا خوب جانتا ہے کہ دلی اخلاص سے اور ہمدردی سے نصیحت کرتا ہوں ہم لوگ نادان نہیں خود غرض نہیں فریب اور فریبی کے ہرگز محتاج نہیں اور نہ ہم اپنی عزت اور دوستوں رشتوں اور خصوصاً اپنے ایمانوں کے ہرگز ہرگز دشمن نہیں اور نہ ہم لوگوں نے اپنے وطنوں اور روزگاروں سے نکل کر یہاں پر کسی سکہ کو دیکھا تھا اور نہ ہمنے دھوکا کھایا ہے۔ قرآن و حدیث سے خوب واقف ہیں۔ زمانہ کی حالت کو خوب جانتے ہیں اور خدا کے فضل سے پھر مردم شناس اور عاقبت اندیش ہیں۔ واللہ ثم تاللہ کہ پھر ہم نے بڑا تجربہ کیا اور سالہا سال کیا۔ پر مرزا صاحب کو کتاب اللہ سنت اللہ۔ سنۃ الانبیاء اور احادیث نبویہ کے مطابق ہم نے راستباز۔ خدا کا فرستادہ۔ خدا کا مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی غلام۔ اور آپ کے دین کا سچا عاشق اور وفادار خادم پایا ہے۔ آپ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ خدا سے ڈریں اور دل کو حب و بغض سے خالی کر کے اور خدا سے معافی مانگ کر اور لاحول اور درود شریف اور الحمد للہ پڑھ کر بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کریں کہ اس بارہ میں جو حق ہے وہ آپ پر کھولدے ایک عرصہ تک یہ دعا کرتے رہیں اگر نماز میں اپنی زبان میں کریں تو بہت عمدہ ہے صلحاء کا یہ متفق علیہ طریق ہے حق و باطل کا اسی کو علم ہے اور ہم بھی اسی کے عاجز بندے ہیں اور وہی معرف القلوب۔ اور غفار الذنوب اور ارحم الراحمین ہے اس کا وعدہ ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ فقط والسلام

حررہ محمد سرور احمدی بحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ السلام

مساجد احمدیہ کس طرح بن سکتی ہیں؟

پنجاب کے اکثر شہروں میں جہاں برادران احمدیہ کثرت کے ساتھ ہیں ہر جگہ ایک دو مساجد اپنی احمدیوں کے قبضہ میں ہیں جہاں مخالف کسی قسم کا شر اور فساد نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن جہاں ایسی مسجد نہ مل سکے اور غیر احمدی مخالف احمدیوں کو اپنی مسجد میں نماز نہ پڑھنے دیں وہاں احمدیوں کو چاہئے کہ اپنی مسجدیں بنا لیں۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے کوئی ایک مخلص اپنے مکان کے کل یا کسی حصہ کو اس امر کے واسطے وقف کر دے اور باقی دوست کچھ چندہ کر کے اس پر مناسب چھپر ڈال کر مسجد بنا لیں۔ کوئی بہت زیبائش آرائش کی ضرورت نہیں ہے مسجد کی زینت تو پاک دل نمازیوں کے ساتھ ہے۔ یہی سنت اصحاب کی ہے۔ الحمد للہ کہ ہماری جماعت میں اس کے نمونے قائم ہو چکے ہیں۔ بنگال میں ایک دوست نے اپنا مکان وقف کر دیا تھا۔ ایسا ہی سوجھگڑھ سے خبر آئی ہے جس کی تفصیل ذیل کی مراسلت میں درج ہے اللہ تعالیٰ ایسے دوستوں کے اموال اور جائیداد میں برکت دے۔ قیامت تک ان کے واسطے یہ ثواب جاری رہے گا۔ ایڈیٹر

خدا سچے کا حامی اور مددگار ہوتا ہے۔ خدا نے جب چاہا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشن کی اشاعت اس گاؤں میں ہو اور اس سلسلہ کے مخالفین جو اس کے معدوم کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں ان کے منصوبوں کو روکا جائے اور تکفیر اور فتویٰ تکفیر کی ناکامی ہر ایک اہل بصیرت کی نگاہ میں روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے۔ تو اس گاؤں میں ابتداءً یوں ہوا کہ محلہ جلال الدین چک پرگنہ سوجھگڑھ ضلع مونگیر میں ایک نشست گاہ کہنہ مگر ہر صورت میں مضبوط بنایا ہوا جناب شیخ عبد الواحد صاحب ڈاکٹر مرحوم (خدا ان کو جنت نصیب کرے) کا تھا۔ بتاریخ ۲۲ - ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۱۲ء کو اخویم جناب حکیم محمد حسین صاحب نابینا و شیخ عبد الرحمن صاحب بہاری گدام وارجیہ وغیرہ کل احباب احمدی لوگ ساکنان چک مسکن وغیرہ جلال الدین چک پرگنہ سوجھگڑھ نے منشی سید الحسن صاحب نشست گاہ مذکور سوجھگڑھ دعوی کو اس بات پر منظور کیا کہ نشست گاہ مذکور کو واسطے مسجد بنانے کے وقف کر دیجئے جس کو مختار صاحب موصوف نے منظور کیا۔ اور فوراً واسطے مرمت نشست گاہ کے کچھ روپیہ چندہ ہوا۔ اور چھپر تیار کروائے اور مرمت مکان [illegible] مسجد وقف پھر کیا تھا۔ ایک بار ہی مخالفت کی گرم ہوا چلی اور [illegible] مخالفت اس طرح سے ہوئی کہ قاضی سید حفیظ الرحیم صاحب [illegible] بنانے مسجد کے بار بار [illegible] اور وعظ و نصیحت فرماتے کہ مسجد نہ بناؤ۔ ورنہ نار جہنم میں جاؤ گے [illegible] سید علی کریم صاحب احمدی کے ساتھ بڑی کوشش کی گئی کہ جس طرح ہو اس مسجد احمدیہ میں نماز نہ پڑھیں اور شیخ اسرائیل کو [illegible] زندہ طبق چہارم پر مان لیں اور بصورت نہ ماننے کے عہدہ کلاشینگ پنچ سے اپنے آپ کو برخواست تصور کریں اور اس عاجز پر اس درجہ کفر کا فتویٰ [illegible] لگا ہوا منسوب چھوڑا دیا جائیگا اور مختار صاحب موصوف کو اس طور سے ڈرایا گیا کہ اگر وہ اپنے عقیدہ سے توبہ نہ کریں تو ان کا دس بیگھہ جاگیر واقع محلہ چک مسکن جس پر وہ بحیثیت رعیت عرصہ چالیس برس سے قابض ہیں چھین لیا جائیگا اور جناب حکیم محمد حسین صاحب نابینا شیخپورہ کے بارے میں یہ حکم صادر ہوا کہ اگر یہ اپنے بدعقیدہ سے توبہ نہ کریں گے۔ تو ان کا نکاح باطل ہو جائیگا اور دوسری مخالفت اس طرح سے ہوئی۔ کہ تاریخ ۲۹ ماہ رمضان کی شب کو اخویم جناب سید ارادت حسین صاحب اور شیخ عبد الرحمن صاحب و نعیم الدین صاحب کے ایک ایک پیر کا جوتہ (مسجد احمدیہ جب لوگ نماز عشاء میں مشغول تھے) چوری گیا۔ خیر ہم لوگوں نے صبر کیا۔ شیخ عبد الرحمن صاحب گدام وارجیہ کے بارے میں یہ حکم صادر پایا کہ گدام جس کا ان کے اٹھا دیا جائیگا اور صحن مسجد واقع محلہ چک مسکن میں عید کے ایک روز قبل یہ حکم صادر پایا کہ ان میں سے جن کی بی بی قادیانی نہیں ہے ان کا نکاح فسخ ہو گیا اور نیز یہ کہ ان کا مردہ قادیان میں دفن نہیں ہونے دینا چاہئے۔ ان سے میل ملاپ رکھنا منع۔ ان کے ساتھ آمد و رفت ترک کرنا داخل حسنات ہے۔ ان کو سلام علیک نہیں کرنا چاہئے۔ ان کی عیادت کرنا اور ان کے شادی و غم میں شریک ہونا اول درجہ کا کفر ہے۔ مگر یہ سب باتیں احمدی احباب کے دلوں پر کوئی رعب نہ ڈال سکیں۔ یہاں تک کہ بروز عید الفطر تخمیناً پچیس ۲۵ آدمی کی جماعت سے نماز مسجد احمدیہ میں ادا کی گئی اور مولوی سید وزارت حسین صاحب سرکل افیسر اور سید ارادت حسین صاحب زمیندار کی تحریک اور مخلصانہ جوش سے مبلغ پچاس روپیہ چندہ واسطے تیاری چار دیواری کے و دیگر ضروریات مسجد کے جمع کرا دیا۔ خیر بعد عید الفطر کے اب ذرا حالت مخالفت کی سنئے۔ سکنائے چک مسکن کی طرف سے سرکار میں درخواست افسر اعلیٰ کے پاس بایں مضمون بھیجی گئی کہ شیخ عبد الرحمن کے گدام میں چمڑہ بدبو کرتا ہے جو پبلک کے پھیلنے کا موجب ہے۔ اس لئے گدام مذکور اٹھا دیا جائے گا اور یہاں کے اسپتال کے جناب ڈاکٹر صاحب نے بھی رپورٹ کر دی۔ خیر مدعا علیہ شیخ عبد الرحمن صاحب نوٹس زیر دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری پانے پر دکھلایا کہ مقدمہ مذہبی مخالفت کی وجہ سے چلا ہے۔ [illegible] بذریعہ [illegible] تجویز کیا [illegible] صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ [illegible] مدعا علیہ و فریق پانچ شخص کو مقرر کیا تین شخص مدعی کی جانب سے اور دو مدعا علیہ کی طرف سے تاریخ کے روز مولوی نصیر الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بوجہ اس کے کہ ان کو نوٹس نہیں ملی تھی۔ جیوری میں شریک نہیں ہوئے۔ مدعا علیہ نے شاہ سمیع احمد کے پاس درخواست مہلت کے لئے دی۔ شاہ صاحب مذکور نے درخواست کو نہیں لیا اور فرمایا کہ مجھے حق نہیں ہے۔ مدعا علیہ نے گواہان کو واسطے اظہار کے پیش کیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ گواہان کے اظہار لینے ہمارا کام نہیں ہے اور اس کے بعد اسپتال سرکاری میں تشریف لے گئے۔ جہاں جناب ڈاکٹر وارث امام صاحب تشریف فرما تھے۔ مدعا علیہ نے صاحبان جیوری سے یہ عرض کی کہ یہ گدام ہمارا اس جگہ تیرہ چودہ (۱۳-۱۴) برس سے اس جگہ پر ہے۔ ان شاہ صاحب مذکور نے فرمایا کہ جب تم نے تیرہ چودہ سو برس کا مذہب تبدیل کر لیا۔ تو تیرہ چودہ برس کا گدام بدلنے میں کیا حرج ہے۔ خیر اس کے بعد جناب شاہ صاحب تشریف لے گئے اور باقی جیوریوں کو یہ فرماتے گئے۔ ہم رپورٹ لکھ کر رکھیں گے۔ آپ لوگ آ کر دستخط کر دیجئے گا۔ اس کے بعد ہر طرف سے مبارکبادی کی دھوم صاحبان چک مسکن کی آپس میں ہونے لگی۔ قاضی سید حفیظ الرحیم جو اس معاملہ میں بہت کوشاں تھے کہ جس میں گدام اٹھ جائے۔ فرمانے لگے دیکھا حق یوں غالب آتا ہے۔ اور محمد عبد الرزاق مختار اپنی زبان ندرت بیان سے یوں ارشاد فرمانے لگے۔ کہ اب بھی کچھ نہیں

بگڑا ہے۔ عبد الرحمان اپنے بدعقیدہ سے توبہ کرے یا مبلغ پچاس روپیہ بطور جزیہ ہم لوگون کو دین۔ تب یہ گدام رہ جائیگا اور جناب قاضی سید منظر عالم صاحب (جو اس عاجز کے والد بزرگ ہین) یون فرمانے لگے۔ کہ اب آپ مرد گھٹی (یعنی جہان مردہ جلتا ہے) مین جگہ واسطے گدام کے تجویز کیجئے۔ بیچارہ عبد الرحمان مدعا علیہ ان سب باتون کو سنتا اور صبر کرتا رہا اور مونگھیر جا کر بحضور جناب شاہ چرن صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بہادر کے یہ درخواست دی گئی۔ کہ جورے کل حاضر نہین۔ اس لیے مہلت نہین دیگئی گوا دہی نہین لیا گیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا۔ کہ تیرہ چودہ سو برس کا جب مذہب بدل دیا۔ تو تیرہ چودہ برس کا گدام بدلنے مین کیا حرج ہے۔ اور بھوپال چندر وکیل و بابو دیوکی نندن صاحب مختار منجانب مدعا علیہ بحث کیا۔ روشن دماغ مجسٹریٹ نے شاہ احمد صاحب کا رپورٹ دیکر کہ یہ حکم صادر فرمایا۔ کہ یہ کل کارروائی ناقابل التفات ہے۔ دوسرا جوری پھر سے مقرر کیا جائے اور مولوی نصیر الدین صاحب موصوف و بابو [illegible] صاحب (آنریری مجسٹریٹ) و بابو [illegible] صاحب سب انسپکٹر تھانہ سورجگڈھ و موڑلی ساکن [illegible] و منشی [illegible] ملازم شاہ سمی احمد صاحب [illegible] جوری مقرر ہوئے۔ تاریخ مقرر کردہ کو جوری لوگ گدام پر تشریف لائے اور چونکہ گدام کی جانب پچھم چند ہندو صاحبان وغیرہ کا مکان ہے۔ جن کو قاضی حفیظ الرحیم صاحب بحیثیت زمینداری اپنے ان لوگون کو حق بات کہنے سے روکتے تھے مگر اس تاریخ کے آنے کے قبل پانچ روز قاضی صاحب مذکور معہ دو پسر اپنے و ایک برادر اپنے بعارضہ طاعون کے رخصت ہو گئے تھے اس لئے ان سب لوگون نے جن کا مکان گدام کے قریب تھا۔ بلاخوف و دہشت حق بات کہدی کہ گدام سے ہم لوگون کو کوئی تکلیف نہین ہے اور مقدمہ مذہبی عداوت کی وجہ سے چلایا گیا ہے۔ گدام نہین اٹھنا چاہیئے۔ جناب شاہ چرن صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ کے یہان جوری کی رپورٹ کی مخالفت مین ہم بابو وکیل و دیگر مختارون نے از جانب مدعی بہت بحث کی مگر جناب شاہ چرن صاحب موصوف نے رائے جوری کی بحال رکھی۔ العاقبة للمتقين۔ فقط

منظور عالم عرف نسیم احمد احمدی از سورجگڈھ مونگھیر

عظیم الشان تصادم ریلوے کے عبرتناک واقعہ کے چشم دید حالات

قبل اس واقعہ کے لکھنے کے مین احباب احمدیہ کو خاص طور پر اس واقع کی طرف توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس واقعہ سے نصیحت پکڑین اور عبرت حاصل کرین اور استغفار اور دعاؤن مین کثرت کرین کیونکہ یہ تصادم اپنی نوعیت مین بالکل نیا ہے اور ہندوستان مین کیا بلکہ ممالک غیر مین بھی میرے خیال مین ایسا سننے مین نہین آیا۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو محفوظ رکھے آمین

اس تصادم کے واقعات کم و بیش جملہ اخبارات مین شائع ہو چکے ہین اور بجز خاص خاص باتون کے واقعات صحیح شائع ہوئے ہین لیکن مجھ کو حسن اتفاق سے اس موقع کے قریب تحقیقات کا کافی ذریعہ میسر آگیا تھا۔ اس واسطے مفصل کیفیت نظر ناظرین کرتا ہون۔

۶- مئی ۱۹۰۸ء کی صبح کے دن ۵ بجے کے ۵ منٹ پر یہ تصادم ٹرین ۲۶ و ۲۳ اودھ روہیل کھنڈ ریلوے مین قریب غازی آباد کے واقع ہوا۔ حادثہ کیا تھا حقیقت مین غضب الٰہی تھا اور بالکل قیامت کا نمونہ تھا۔ جن اشخاص نے بچشم خود اسکو دیکھا ہے وہ اس وقت ذکر کرتے ہوئے کانپ اٹھتے ہین۔ ہر دو ٹرین مسافرون سے بھری ہوئی تھین۔ ایک بارات مین مراد آباد سے ۱۸ مسافر اور ایک لڑکا جس کا نصف ٹکٹ تھا سوار ریلوے تھے دوسری بارات مین ۱۲ مسافر مسوری اسٹیشن سے سوار ہوئے تھے۔ تصادم ایسا شدید واقع ہوا۔ کہ ایک ٹرین کا انجن معہ چند گاڑیون کے دوسری ٹرین کے اوپر چڑھ گیا اور اس پر نیا تماشہ یہ ہوا۔ کہ گیس کی گاڑی جو اس انجن کے ساتھ تھی وہ پھٹ گئی اور بائلر بھی پھٹ گئے بس پھر کیا تھا آگ نے اپنا کام شروع کر دیا۔ جو غریب مسافر کچھ زخمی تھے اور گاڑیون کے نیچے دبے ہوئے پڑے تھے اور اگر آگ نہ لگتی۔ تو شاید ان کو مدد مل سکتی تھی اور ان کی جانین بچالی جاتین مگر آگ کیا تھی۔ قہر الٰہی تھی۔ زخمی چلاتے تھے کہ کوئی ان کی مدد کو پہونچے اور ان کو نکالے لیکن آگ مانع آتی تھی اس موقع پر دو واقع قابل خاص طور پر ذکر کرنے کے ہین ایک شخص کا لڑکا گاڑی کے اندر تھا۔ باپ نہ معلوم کس طرح باہر گاڑی کے بچکر آگیا تھا۔ جس گاڑی مین لڑکا تھا اس مین آگ لگی ہوئی تھی۔ بیٹا زندہ تھا اور مدد کا طالب چیخ چیخ کر مدد مانگتا تھا۔ باپ مارے محبت کے چاہتا تھا کہ آگ مین کود جاوے مگر اور لوگون نے ہاتھ پکڑ لیا۔ کہ بیوقوف وہ تو بچ نہین سکتا ہے تو بھی اس کے ساتھ جلیگا آخر یہ کہ بیٹا زندہ آگ مین جلیگا۔ ایک شخص کا بھائی حقیقی گاڑی کے نیچے دبا ہوا تھا۔ نصف دھڑ دب گیا تھا اور نصف اوپر کا دھڑ سالم تھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کامل چلاتا رہا کہ کوئی اس کو بچائے اس کے بڑے بھائی نے دو ہزار روپیہ تک دینے کا وعدہ کیا مگر کوئی شخص نہ بچا سکا۔ آخر بڑے بھائی کے سامنے آگ مین جلتا ہوا راکھ ہو گیا۔ بڑے [illegible] ہے۔ عجیب نظارہ تھا کوئی آگ مین جل رہا ہے کوئی زخمی [illegible] ہے کسی کا ہاتھ کہین کٹا ہوا الگ رہا ہے کسی کی کھوپڑی پھٹ گئی ہے مغز نکل آیا ہے کوئی کسی حالت مین کوئی کسی حالت مین۔ غرض ایک کو ایک کو خبر نہ تھی اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہر مومن کو اس موت سے بچائے۔

بہت سی نعشین جلی ہوئی برآمد ہوئین جو جلکر بالکل کھنگر کے ہو گئین تھین۔ اور کچھ پہچانی نہین جاتی تھین۔ کہ مسلمان کی نعش ہے۔ یا ہندو کی ہے۔ اور جو جل کر راکھ ہو گئین ان کا پتہ ہی نہین کہ کس قدر تھین۔ بہر حال اس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ کہ کل کس قدر نقصان ہوا ہے۔ آگ اس قدر تیز تھی۔ کہ روپیہ اور اشرفی جو جلے ہوئے برآمد ہوئے ہین۔ وہ بھی جل کر راکھ ہو گئے ہین۔ دیکھنے مین صورت روپیہ کی موجود ہے۔ لیکن ہاتھ لگانے سے راکھ ہے۔ مثل کشتہ ہے۔ اسباب مثل زیور صندوق برتن پارچہ جات روپیہ اشرفی بکثرت پولیس کے قبضہ مین موجود ہے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ نے جا بجا اشتہار دیا ہے اور پولیس کے نام احکام جاری کئے ہین۔ وہ ٹھیک ٹھیک پتہ و سکونت ان لوگون کی دریافت کر کے اطلاع دیوے۔ جو اس حادثہ مین ہر دو ٹرین مین سوار تھے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ کی کوشش حقیقت مین بیحد قابل تعریف ہے۔ [illegible] نے اس واقع کے اصلی واقعات کو ریلوے کمیٹی کو شائع کرنے پر مجبور کیا۔ اگر صاحب موصوف اس بات مین کوشش نہ فرماتے۔ تو شاید ملازمان ریلوے کیا کچھ ظاہر کرتے۔ فقط۔ والسلام

الراقم

ایک واقف کار

گذارش

خط و کتابت کرتے وقت جوابی کارڈ معہ نمبر خریداری آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف اور جن کے ذمہ بقایا ہے وہ جلد ادا فرماوین۔

وہ آئے وہ ملے آگئے اب بہر جستجو
کیوں کانپتا ہے بھول گئی تیری سُن کیوں
کیوں دم خفا ہے اور نکلنے کو جان تری
اس بازپرس کا تجھے کچھ بھی یقین نہ تھا
سیماب وار تجھکو کہیں بھی نہ تھا قرار
تونے جو زہر مار کئے لقمہ ہائے تر
کھایا پیا وہ سارا اُگلنا پڑا ابتجھے

لُٹیا اُٹھا کے بھاگ چلا ہے اگرچہ تو
یہ دل میں اب کھٹکنے لگی غم کی پھانس کیوں
خونخوار آنکھ آج ہے کیوں خوں فشاں تری
تیرا قدم زمیں پہ ٹکتا کبھی نہ تھا
تونے اُڑائے سیم و زر خلق بے شمار
چٹ کر گیا جو مفت کے تو حلوائے تر
کیوں اب تو مفت خوری کا آیا مزا تجھے

ثاقب بھا کی بات سُن کے ابھی چھوڑ دے
ایسا نہ ہو کہ تو یہ ابھی جا کے توڑ دے

پُرانی یادداشت

مئی ۱۹۱۰ء میں لاہور میں نوجوانوں کو مخاطب کر کے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک تقریر فرمائی تھی۔ اس میں سے کچھ اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ اڈیٹر

ہماری کتاب اس وقت نوجوانوں کے خیالات طرز بیان اور دیگر رسوم و اطوار ایسے ہیں۔ کہ ہمارے زمانہ میں کسی کو ان باتوں کی خبر نہ تھی۔ ہمارے مربی اور محسن اس زمانہ کی ہوا اور اُن کی ضروریات سے بالکل ناواقف تھے۔ ورنہ اس طرز کے مطابق وہ ہماری تربیت اور تعلیم کرتے۔ لیکن خوش قسمتی سے ہم کو ایک ایسی کتاب ملی ہے۔ جس کا بنانے والا زمانہ حال اور زمانہ آئندہ اور زمانہ گذشتہ کے حال سے آگاہ ہے۔ سارے کا سارا اُس کے حضور میں سامنے ہے۔ اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ حضرت موسیٰ سے فرعون نے پوچھا تھا کہ فما بال القرون الاولیٰ پہلے لوگ جو گزر گئے۔ اُن کا کیا حال ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا علمها عند ربّی۔ لا یضل ربّی ولا ینسیٰ اس کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ وہ ازلی ابدی خدا سب باتوں سے آگاہ ہے۔ کوئی شے اُس سے چھپی ہوئی نہیں اس کو سچے علوم سے آگاہی ہے۔ کوئی شے اُس کو بھولی ہوئی نہیں

سرّ و اخفیٰ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے۔ جس کو تمام سچے علوم سے آگاہی حاصل ہے:۔ یعلم السر و اخفیٰ۔ وہ خدا سرّ اور اخفیٰ کو جانتا ہے سرّ وہ ہے۔ جس کو اگرچہ ہم بظاہر نہیں جانتے۔ تاہم اس وقت کسی انسان کے دل میں موجود ہے۔ مثلاً ایک انسان اپنے دل میں ایک خیال رکھتا ہے۔ جس کو وہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتا اور پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس کو عربی زبان میں سرّ کہتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ سرّ کو بھی جانتا ہے۔ لیکن اس سے بڑھکر یہ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اخفیٰ کو بھی جانتا ہے۔ اخفیٰ وہ خیالات ہیں۔ جو آج سے مثلاً دس برس یا بیس برس بعد انسان کے دل میں پیدا ہوں گے۔ جن کی اس انسان کو بھی خبر نہیں۔ کہ وہ کیا ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اُس اخفیٰ کو بھی جانتا ہے پس کیا ہی خوش قسمتی انسان کی ہے۔ کہ اس سرّ اور اخفیٰ سے آگاہ اور واقف کار ذات نے اُس کے واسطے ایک کتاب عطا فرمائی۔ جب یہ لوگ پیدا بھی نہ ہوئے تھے اُس وقت سے خدائے علیم نے اُن کی ضروریات روحانی کے پورا کرنے کے واسطے یہ کتاب نازل فرمائی

پہلوں کو حقیر نہ جانو! اس زمانہ کے نو تعلیم یافتہ لوگ بدقسمتی سے اگلے آدمیوں کو دقیانوسی۔ کہڑ کنا اور اولڈ فیشن اور دیگر اس قسم کے مذموم ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ہمارے پاس وہ کتاب ہے اور محفوظ حالت میں ہے جو کہ خالق فطرت کا کلام ہے۔ ایسی کتاب کے ہوتے ہوئے ہم کیوں کر کسی سے پیچھے رہ سکتے ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے کہ لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید۔ یہ حکیم حمید خدا کی کتاب ہے اس میں کسی راہ سے جھوٹھ کا کوئی دخل نہیں۔ یہ کتاب باوجود ان خوبیوں کے جو اس میں ہیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ وہ کس ملک میں اُتری ہے۔ وہ ایسے ملک میں اُتری جہاں نہ کوئی کالج تھا۔ اور نہ کوئی یونیورسٹی۔ اس ملک میں اس زمانہ کی تصنیف شدہ کسی علم کی کوئی کتاب نہیں ملتی نہ کوئی یادداشت دکھائی دیتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو علم ان میں رائج تھے۔ ایک تو بسبب تجارت پیشہ ہونے کے ان کو علم حساب کی ضرورت رہتی تھی۔ اس واسطے یہ علم ان میں پایا جاتا تھا۔ دوسرا ان کو اپنی زبان کا فخر تھا۔ اور ان میں سے کا ہر ایک شخص اپنی زبان کے کچھ نہ کچھ اشعار یاد رکھتا تھا۔ یہی ان کا سب مایۂ فخر اور یہی ان کا سب مایۂ علم تھا۔ اس بات پر بہت بحث ہوئی ہے۔ کہ علم حساب سب سے اول کہاں سے نکلا ہے۔ مگر مجھے اس وقت اس بحث میں پڑنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ غرض یہ ہے کہ ہماری کتاب اُس خدا کی طرف سے ہے۔ جو سب کچھ جانتا ہے۔ اور اس کتاب کی تعریف میں فرماتا ہے کہ لا یاتیه الباطل کوئی نیا علم کوئی نئی سائنس۔ کوئی نئی تحقیقات ایسی نہیں ہو سکتی۔ جو اس کتاب کو باطل کر سکے۔ کوئی مشاہدہ کوئی تجربہ جو کسی زمانہ کی ترقی علوم ایسی نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ جو اس کتاب کی مقابلہ کر سکے۔ من بین یدیه۔ نہ اس وقت ولا من خلفه اور نہ اس زمانہ کے بعد کوئی ایسا امر پیدا ہو سکتا ہے۔ جو اس کو باطل کر سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن قیامت تک وسیع ہے۔ یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی ایسا امر پیدا نہ ہوگا۔ جو کہ اس کتاب کا مبطل ہو سکے۔

قرآن ہمیشہ سچا پایا تیرہ سو برس کی ترقیات کو میں نے دیکھا اور پڑھا ہے۔ یہ ترقی سائنس میں ہو یا ہو فلسفے کرام میں ہو۔ ہر ایک کے واسطے مسلمانوں میں بہت سامان موجود ہے۔ کیونکہ یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ تمام علوم جدیدہ کا ترجمہ عربی میں ہو جاتا ہے۔ غرض تمام موجودہ علوم کو میں نے دیکھا ہے ان سب کو پڑھکر میں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سچا پایا ہے جو شخص قرآن کو ہاتھ میں رکھے اُس کے واسطے کوئی مشکل نہیں۔

جماعت کنگ کا ایک خط اخی ابو سعید عرب صاحب نے کنگ سے ایک خط کی نقل بھیجی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کی جماعت کا استقلال ایسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہر جگہ کی جماعت کو ایسا ہی استقلال عطا فرمایا ہے

مکرمی معظمی جناب مولوی ابو سعید عرب صاحب دامت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ دراز کے بعد جناب نے یاد فرمایا۔ والا نامہ پہنچا اعزاز بخشا آگاہ کیا۔ کنگ سونگرہ خورد۔ کیرنگ وغیرہ مقامات کے حالات کیا عرض خدمت کروں قحط سالی نے لوگوں کو شکستہ حال اور پریشان کر رکھا ہے خدا تعالیٰ رحم فرماوے۔ بفضلہ تعالیٰ مقام سونگرہ و خوردہ وغیرہ کی جماعت بدستور سابق ثابت قدم اور پرجوش ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال سے بجز رنج کے جدائی کی بات ہے اور محبت کا تقاضا ہے ورنہ مخالفین کی تحریرات اور وساوس کا اثر ابھی تک شمہ بھر نہیں ہے بلکہ انشراح صدر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کی ہے۔ پس دعائے ثبات اور استقامت فرماتے رہیں۔ خداوند تعالیٰ ہم کو اپنی مرضیات پر چلاوے آمین ثم آمین بھائی غلام نبی صاحب وغیرہ بخیریت ہیں اور جناب عالی میں ہدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے ہیں۔ والسلام

عاجز بندہ انعام رسول احمدی کنگی عفا اللہ عنہ

سوانح عمری حضرت محمد صاحب صلے اللہ علیہ وسلم

مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دہرم اس کتاب پر مجھے ریویو کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے خود اس کتاب کی تعریف اپنی کتاب چشمہ معرفت مین فرمائی تہی جو لفظ بلفظ ذیل مین نقل کرتا ہون۔

" اس پُرآشوب زمانہ مین کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ مین خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افترا کرکے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہین۔ ایسے وقتین آریہ قوم مین سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہین نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لین۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے۔ کہ اب دوبارہ دوہزار جلد چھپائی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵/ [illegible] مجلد کی قیمت ۸/ ہے۔ اور کتب خانہ براہمو مندر بیرون لوہاری دروازہ [illegible] سے مل سکتی ہے۔

تذکرۃ المصطفیٰ

مصنفہ جناب مولوی سید [illegible] صاحب رضوی نیو نتوی ایم۔ اے۔ ایل ایل بی پروفیسر ٹریننگ کالج صوبہ گجرات۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری ہے مگر ایک جدید طرز پر [illegible] کہ ایک دفعہ محبت رسول پڑھنا شروع کرے تو پورا کئے بغیر نہ چھوڑے۔ وہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تہا) کہ خلقہ القرآن اس بات کو سید صاحب موصوف نے خوب [illegible] ہے جا بجا آیات قرآنی یا ان کے ترجمے کے ساتھ نہایت [illegible] صورت کو مزین کیا ہے بالخصوص انڈیا کی [illegible] کہ اس کتاب کو ضرور پڑھے۔ آنحضرت کے حالات پر ادان لوگون نے جو اعتراضات کئے ہین ان کے جواب بھی ساتھ ہین۔ ابواب کے نام اور ان کی ترتیب بہت ہی دلربا ہے۔ جیسے دُعائے خلیل۔ درِ یتیم۔ الامین۔ جہاد اکبر (مراد مکہ مین ابتدائی زندگی مصائب کی) وغیرہ۔ انشا پردازی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف عہ/ ہے اور صاحب مصنف سے ملسکتی ہے اگر صاحب مصنف دوسرے ایڈیشن کیوقت اس کے ساتھ ملک عرب کا ایک نقشہ لگادین اور لکھنے کیواسطے کسی ایسے کاتب کو منتخب کرین جفارسی کے ساتھ عربی خط بھی خوبصورت لکھ سکے تو خوب ہو۔

خیالاتِ آزاد

محمد حسین آزاد کے نام سے کون واقف نہین۔ اُردو لٹریچر مین جو کام آزاد صاحب نے کیا ہے اس کا احسان انجمن اُردو بھول نہین سکتی۔ حال مین خیالاتِ آزاد نام ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس مین آزاد صاحب کی ڈکشنری۔ نامہ و پیام۔ خمارستان کی ڈنر۔ ولایت کے شوق سفرنامے وغیرہ بہت سے عجیب مضامین درج ہین جن کا لطف اُن کے پڑہنے سے حاصل ہوسکتا ہے ان کی تعریف مین اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ وہ خیالات آزاد ہین کتاب کی لکھائی چھپائی ایسی عمدہ ہے کہ رضوانی پریس کلکتہ کو ملک کے نامی مطبعون کی فہرست مین داخل کرتی ہے۔ قیمت عہ/ ہے اور قاضی ابوالمظفر مولا بخش صاحب رضوان ساکن نمبر ۵۵ امام باڑی لین تصائی ٹولہ کلکتہ سے ملسکتی ہے۔

سلسلہ کتب تعلیم نسوان

مولفہ مسز خاموش صاحبہ ایڈیٹر رسالہ پردہ نشین اس سلسلہ کا اُردو قاعدہ اور اُردو کی پہلی دوسری تیسری اور چوتہی کتاب ہمارے دیکھنے مین آئی ہے یہ سلسلہ لڑکیون کیواسطے بہت مفید ہے۔ تمام الفاظ اور مضامین اس قسم کے جو لڑکیون کیلئے [illegible] مفید ہین۔ لکھائی چھپائی کاغذ سب پاکیزہ ہین [illegible] کوان کی اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین کہ اونہون نے ایسا عمدہ سلسلہ تصنیف کیا ہے۔ اس کے ضمن مین اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ مسز خاموش صاحبہ کا جاری [illegible] رسالہ پردہ نشین عورتون کے درمیان کثرت اشاعت کے [illegible] مضامین عمدہ اور مفید ہوتے ہین قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ [illegible] کا پتہ دفتر رسالہ العزیز آگرہ ہے۔ رسالہ پردہ نشین کے ٹائیٹل پیج پر جو رباعی ہوتی ہے اس کو ہم بطور نمونہ درج کرتے ہین۔

کل بے حجاب چند نظر آئین بیبیان
دل [illegible] کو دیکھ غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھو جو اُن سے آپ کا پردہ کدھر گیا
کہنے لگین کہ عقل پہ مردون کی پڑ گیا

تذکرہ بہادران اسلام

مصنفہ صوفی کرم الٰہی صاحب ڈنگوی۔ یہ ایک ضخیم کتاب ۴۲۵ صفحہ کی ہے جس مین ابتدائے اسلام کے بہادران سے لیکر آجکل کی ینگ ٹرکش [illegible]

پارٹی تک کے حالات درج ہین۔ عرب۔ مصر۔ مراکش۔ تیونس۔ ایران۔ افغانستان کے [illegible] تذکرے بہت دلچسپ اور قابل پڑہنے کے [illegible] لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور عبدالرحیم و عبدالرحمان صاحبان تاجران کتب [illegible] سے بقیمت عہ/ مل سکتی ہے۔

سلطان ٹیپو

عرف شیر میسور۔ یہ ایک تاریخی ڈراما ہے جس مین جناب منشی غلام قادر [illegible] صاحب نے نہایت عمدہ پیرایہ مین معزز اور غیرت مند مسلمان ٹیپو مرحوم مغفور کیوقت کے حالات بیان کئے ہین۔ قیمت مجلد ۸/ پنجاب پریس سیالکوٹ سے مل سکتی ہے۔

آزادیٔ مصر

مصطفےٰ کامل پاشا کی سپیچ جسکو نیشنل لٹریچر سوسائٹی سیالکوٹ نے اردو معلیٰ علیگڈھ سے نقل کیا ہے۔ مفت تقسیم ہوتی ہے۔

مادیت و دہریت کی تردید

مصنفہ جیمس ونلکسن کلارک صاحب جس کو لالہ رام نرائن گپتا بالقابہ نے اُردو مین ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب مین خداتعالیٰ کی ہستی کے ثبوت عقلی اور فلسفی دلائل سے دئے گئے ہین۔ قیمت چار آنہ۔ دفتر براہمو دہرم انارکلی سے مل سکتی ہے۔

ایشور ایک غیر جسم مادی طاقت ہے یا نعیم زندہ ہستی

یہ کتاب بھی مذکورہ بالا پتہ سے ملسکتی ہے اور قیمت صرف ا/ ہے۔ اس مین اللہ تعالیٰ کی ایک غیر مادی ہستی ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔

رُوحانی گلدستہ

یہ کتاب براہمو دہرم کا ٹریکٹ نمبر ۱۲ ہے اور اس کی قیمت ا/ ہے اس مین براہمو سماج کی تعلیم کی بنا پر گناہ اس کی سزا معافی اور مکتی و بہشت کی حقیقت پر بحث کی گئی ہے

پرکال تت

یعنے مرنے کے بعد انسان کا کیا حال ہوگا۔ اس کتاب کو [illegible] پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دہرم نے مختلف مذاہب موجودہ کے عقائد متعلق بعد الموت و قیامت کو درج کیا ہے۔ قیمت ا/

بقایادار اپنا حساب صاف کرین

ورنہ اخبار بند کردیا جائیگا کیونکہ کارخانہ مزید خرچ برداشت نہین کرسکتا

عبداللہ شیر [illegible] دینی و دنیوی حسنات کے واسطے دعا کا خواستگار ہے

مخالفین کے اعتراضات اور اُن کے جوابات

(مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۲۔ مانا کہ مرزا صاحب اپنی پیشگوئی میں سچے نکلے اور ان کے بالمقابل عبدالحکیم کی پیشگوئیاں بھی جھوٹی نکلیں۔ مگر پھر بھی یہ تو ضرور چاہیئے تھا کہ آپ کا دشمن آپ کے سامنے مرتا نہ یہ کہ آپ اپنے دشمن کے سامنے۔ میرے خیال میں اس طرح مرنا آپ کی کسر شان میں داخل ہے۔

جواب۔ اس سے آپ کی کسر شان نہیں ہوتی بلکہ اس سے تو آپ کی عزت بڑھتی ہے۔ کیونکہ عبدالحکیم کے آپ کے بعد چند روز تک مہلت پانے میں دو حکمتیں تھیں جو ہمارے حضرت اقدس کی عزت و شان کا موجب ہوئیں اور عبدالحکیم کی ذلت اور رسوائی کا۔

اوّل یہ کہ عبدالحکیم کو آپ کے بعد زندہ رہنے نے کوئی عزت نہیں بخشی۔ بلکہ علاوہ اور خصوصیتوں کے اس خصوصیت نے اس کو مثیل مسیلمہ کذاب ثابت کیا اور جس طرح مسیلمہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُرید تھا۔ اسی طرح عبدالحکیم بھی پہلے حضرت مسیح موعود کا مرید تھا جیسے مسیلمہ مُرید ہونے کے بعد مُرتد ہو گیا۔ ایسا ہی عبدالحکیم بھی۔ پھر جیسے مسیلمہ نے بعد ارتداد کے دعوی نبوت و رسالت کا اعلان کیا ایسا ہی عبدالحکیم نے بھی شیطانی رسالت کو سرانجام دینے کیلئے اپنا الہام " اِنَّکَ لمن المُرسلین " شائع کیا کہ میں رسول ہوں۔ پھر جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور مسیلمہ آپ کے بعد الوفات کی بحال کامیابی اور ترقی کی عزت کو دیکھ کر حسرت کی آگ میں حسد کی سوزش کے ساتھ جلنے کے لئے رہ گیا تھا۔ اسی طرح مُرتد صاحب کانے دجال اور مثیل مسیلمہ میاں عبدالحکیم پیچھے رہ گئے۔ تا اللہ تعالے حضور کے اس جانی دشمن کو حضور کی بعد الوفات کی عزت اور سلسلہ کی کامیابی کو دکھا کر حسرت اور حسد کے گرم تنور میں جلائے اور پھر علاوہ ان مشابہتوں کے ایک عددی مساوات کی مشابہت بھی مسیلمہ کی اس مسیلمہ ثانی میں پائی جاتی ہے۔ اس طرح پر کہ

جتنے اعداد مسیلمہ کے نام کے ہیں اُتنے ہی عبدالحکیم کے۔ یعنی مسیلمہ کے نام کے اعداد بھی ۱۵۵ ہیں اور عبدالحکیم کے بھی ۱۵۵ ہیں۔ یہ موٹی موٹی چار پانچ مشابہتیں ہیں جن کی وجہ سے عبدالحکیم اس وقت مسیلمہ ثانی یا مسیلمہ وقت ثابت ہوا ہے۔

دوسری حکمت تو یہ تھی جس سے عبدالحکیم نے زندہ رہ کر مسیلمہ کی مماثلت کا شرف حاصل کیا اور پھر اسی قدر نہیں بلکہ مسیلمہ کی مماثلت کا اپنے دعوے کے مقابل اور اس کا مثیل ثابت کیا جس کی [illegible] ایک جو وقت مسیلمہ مرتد ہوا یعنے عبدالحکیم نے [illegible] سے حضرت مسیح موعود کو مثیل آنحضرت ؐ بنا دیا۔ پھر اس کے زندہ رہ جانے میں [illegible] کی عزت بڑھی اور [illegible] ثابت ہوئی۔ دوسری حکمت یہ تھی کہ عبدالحکیم [illegible] اپنی پیشگوئی کے [illegible] اور اپنی پیشگوئی پورا ہونے کے انتظار میں لگا ہوا تھا کہ ابھی پوری ہوگی تو پہلے اپنے دشمن کی اپنی پیشگوئی کا انکار ہوا ہوا دیکھ کر جلیں جاؤنگا اور خوشیاں مناؤنگا۔ اب اگر وہ ہمارے حضرت سے پہلے مر جاتا۔ تو وہ ذلت اور رسوائی جو اوروں کو اس پیشگوئی کے نہ پورا ہونے سے نصیب ہوتی تھی۔ وہ کس طرح ہوتی اور پھر مقابل میں ہمارے حضرت اقدس ؑ کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر جو حسرت اور جو سوز اور درد اندر جلا [illegible] کی قسمت میں تھا وہ کس طرح پاتا۔

سوال نمبر ۳۔ مرزا صاحب کی پیشگوئی تھی کہ پھر اس عورت سے نکاح ہوگا۔ مگر آپ تو وفات پا گئے اور نکاح کی بات تو درمیان ہی رہ گئی۔

جواب نمبر ۳۔ اس عورت کے متعلق آپ کی پیشگوئی شرطی تھی۔ جیسا کہ نفس الہام سے یہ امر بخوبی ثابت ہے۔ دیکھو الہام کی عبارت یہ ہے۔ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ لفظ توبی توبی سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ وہ بلا جس کا وعدہ دلایا گیا اور جس کا ایک پہلو نکاح کے ساتھ بھی تعلق رکھتا تھا۔ اس کا وقوع عدم توبہ کی شرط سے وابستہ تھا۔ لیکن جب انہوں نے توبہ سے فائدہ اٹھا لیا۔ تو بموجب قضیہ مسلمہ اذا فات الشرط فات المشروط وہ بلا بھی ٹل گئی اور ساتھ ہی وہ نکاح کی ٹانگ بھی ٹوٹ گئی اور لفظ توبی توبی جو دو دفعہ فرمایا گیا۔ یہ اس بلا کے دو پہلوؤں کی خبر دیتا ہے ایک پہلو اس عذاب کا جس سے اس عورت کا گھر ماتم کدہ کی صورت میں ہونا تھا۔ اور دوسرا پہلو نکاح کا جو شماتت اعدا کے نیچے گھر کی صفائی کیلئے دوسرا جاروب تھا۔ جو آخر ٹل گیا۔ اس اعتراض کا جواب تو حضرت اقدس ؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے تتمہ صفحہ ۱۳۳ میں خود مفصل ذکر فرما دیا تھا اور آپ نے صاف لکھ دیا تھا۔ کہ اس نکاح کو اب خدا تعالی نے منسوخ کر دیا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ مرزا صاحب کا الہام تھا کہ آپ کو دوبارہ جوانی ملے گی۔ لیکن آپ بوڑھے ہی فوت ہو گئے۔

جواب نمبر ۴۔ ہاں آپ کا یہ بھی ایک الہام تھا جس میں خدا تعالی نے فرمایا کہ عالم شباب کے انوار آپ کو پھر دئے جائیں گے اور انوار پھر آپ کو دئے بھی گئے اور آپ نے اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ [illegible] نشان [illegible] لیکن انوار شباب سے مراد یہ نہیں کہ آپ پھر [illegible] ریش [illegible] کی طرح ظاہری شباب کی حالت میں ظاہر ہو گئے بلکہ الہام کے لفظوں ہی میں تو انوار الشباب ہے جس کے معنے جوانی کے [illegible] ہیں جن سے مراد روحانی جسمانی قوتیں ہیں [illegible] ہر ایک قوت اپنے اپنے محل میں ایک نور کی طرح ہے جس سے وہ مقام روشن اور منور ہوتا ہے۔ مثلاً قوت باصرہ اپنے محل کے لئے نور ہے اور قوت سامعہ اپنے محل کے لئے اور ایسا ہی قوت حافظہ اپنے مقام کا دیا ہے اور قوت متفکرہ اپنی جگہ کا چراغ۔ سو اس کے متعلق آپ نے تفصیل ذکر کیا ہے کہ جب سے مجھے الہام تردّ الیک انوار الشباب کی بشارت ملی ہے تب سے ہی میری ساری طاقتیں اور میرے سارے قوا ایسے مضبوط اور ایسے تیز ہو گئے ہیں کہ میں تصنیف اور تالیف کا اس قدر کام کر سکتا ہوں کہ ہر روز دو دو جزو نو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے [illegible] کر سکتا ہوں اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کیلئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آ گیا۔

سوال نمبر ۵۔ آپ کی پیشگوئی تھی کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوگا جو مبارک کے قائم مقام ہوگا۔ سو وہ بھی پیدا نہ ہوا اور آپ پہلے ہی چل دیئے۔

جواب نمبر ۵۔ اس مُعمہ کو حضور نے خود کھول دیا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸ نشان نمبر ۴۲۔ جہاں مواہب الرحمان صفحہ ۱۳۹ کی پیشگوئی جو پانچویں لڑکے کے متعلق فرمائی تھی۔ اُس کی تفصیل فرماتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ وبشرنی بخامس فی حین من الاحیان میں جو پانچویں لڑکے کی بشارت ہے وہ پانچواں لڑکا ان چار لڑکوں کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونیوالا تھا جو محمود احمد کے گھر پیدا ہوا۔ اور جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ اور یہ طرز بیان قرآن کے اس طرز بیان کے مطابق ہے جہاں خدا تعالے حضرت ابراہیم کی نسبت فرماتے ہیں کہ ووھبنا لہ اسحٰق و یعقوب۔ یعنی ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب دونوں عطا

کئے۔ حالانکہ یعقوب اسحٰق کا بیٹا تھا نہ کہ ابراہیم کا۔ یہ آسمانی کتابوں کا ایک طرز بیان ہوتا ہے جس کو نادان کم سمجھتے ہیں اور آخر محض اپنی بے سمجھی سے اس پر اعتراض کر دیتے ہیں۔ اسی طرح آپ کا الہام انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک واقع ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گو ہم تیری اولاد کو بہت برکت دینگے اور وہ بہت پھیلیگی اور پھولیگی۔ ایک حلیم لڑکا جس کی ہم تجھے بشارت دیتے ہیں۔ یہ لڑکا نعم البدل کی صورت میں مبارک احمد کے قائم مقام ہو کر پیدا ہوگا اور جو انشاء اللہ ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ کب ہو۔

سوال نمبر ۶ - آپ کی زلزلہ کے متعلق پیشگوئی تھی اور آپ کا الہام تھا کہ اریک زلزلة الساعة۔ یعنی میں تجھے زلزلة الساعة دکھاؤں گا مگر نہ وہ زلزلہ آیا اور نہ آپ نے دیکھا۔ جو آپ پہلے ہی فوت ہو گئے۔

جواب نمبر ۶ - آپ نے زلزلة الساعة کو دیکھ لیا۔ اور خدا نے آپ کو بذریعہ کشف و رؤیا دکھا دیا۔ اور اس کے وقوع کا سارا نقشہ آپ کے سامنے ظاہر کر دیا۔ جب ہی تو آپ کی زبان پر الہامی دعا - رب اخر وقت ھذا جاری ہوئی۔ جس کی قبولیت پر بشارت کا یہ الہام ہوا کہ اخرہ اللہ الی وقت مسمی۔ یعنی خدا نے اسے تاخیر میں ڈالدیا۔ اور یہ سوال کہ وہ زلزلہ آپ کی زندگی میں نہیں آیا۔ یہ فضول سوال ہے کیونکہ آپ خاتم الانبیاء کی طرح جب خاتم الاولیاء اور خاتم الخلفاء ہیں۔ جن کی خلافت کا دامن قیامت تک وسیع ہے تو یہ کس قدر سخت غلطی ہے کہ آپ کی تمام پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا سوال آپ کی حیات کے دنوں پر ہی قائم کیا جائے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی مقدس کے ذریعہ سے یہ خبر بھی بتلا دی ہے کہ ساری پیشگوئیاں اور سارے نشان آپ کی زندگی میں نہیں دکھلائے جائیں گے بلکہ فرمایا کہ اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک یعنی بعض نشان آپ کی زندگی میں دکھلائے جائیں گے اور بعض نشان بعد از وفات۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر پیشگوئیاں کی تھیں۔ کیا وہ ساری کی ساری آپ کی حیات میں ہی پوری ہوئی تھیں۔ اور مخالف لوگ تو اس وقت بھی ہر ایک نشان کے وعدہ پر یہی کہتے رہے تھے کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین۔ لیکن آپ نے ان کے سامنے یہی جواب پیش کیا کہ انما العلم عند اللہ و انما انا نذیر مبین۔ دیکھو نار حجاز کا بھی آپ نے وعدہ دیا تھا جو آخر صدیوں بعد ظہور میں آیا۔ پھر ریل اور تار برقی اور نہروں کا بھی وعدہ تھا۔ پھر چاند سورج کے گہن کا بھی وعدہ تھا۔ کہ رمضان کی فلاں فلاں تاریخ میں ہوگا

پھر ایک مہدی اور مسیح کا بھی وعدہ تھا اور طاعون اور زلزلوں کا بھی وعدہ تھا۔ مگر یہ سب وعدے آج تیرہ صدیوں کے بعد پورے ہوئے اب اگر مخالفین یہ شور مچاتے کہ کئی زمانے گزر گئے مگر یہ پیشگوئیاں اور یہ وعدے پورے ظاہر نہ ہوئے تو وہ کس قدر غلطی کرتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے جن کی شریعت اور نبوت رسالت کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اب اگر وہ سارے نشان آپ کی زندگی میں ہی پورے ہو جاتے تو پچھلے لوگوں کے اعتقاد میں تو پھر آپ کے گذشتہ نشان بطور قصے اور کہانیوں [illegible] ہو کر [illegible] یہ خدا کا فضل ہے کہ آپ کی صداقت کے نشان ہر زمانہ میں تازہ بتازہ لوگ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے آپکی صداقت [illegible] قصہ اور کہانی کے رنگ میں نہیں بلکہ حقیقت کے طور پر ثابت ہوتی رہتی ہے اسی طرح ممکن ہو کہ ہمارے حضور جناب مسیح موعود کے بھی بعض ایسے نشان ہوں جن کا وعدہ تو اب ہو گیا مگر ان کا وقت وقوع اور [illegible] ظہور کسی دوسرے وقت اور کسی اور زمانہ میں ہو جیسے کہ آپکا موعود لڑکا اور یہ موعود زلزلہ وغیرہ وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ احکم واحوی للمخاطب۔

سوال نمبر ۷ - مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے آپکا آخری فیصلہ کا اشتہار شائع ہوا تھا اور آپ نے لکھا تھا کہ ثناء اللہ [illegible] میرے [illegible] اور میری جماعت کے سامنے توبہ نہ کرے مر جائیگا لیکن وہ تو نہ مرا اور آپ مر گئے۔

جواب نمبر ۷ - فیصلہ کا اشتہار تو بیشک آپکی طرف سے شائع ہوا تھا مگر ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہیں فرمایا بلکہ اس نے یہ لکھا کہ مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا یہ فیصلہ مجھے منظور نہیں کیونکہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ ایک شریر اور بدکار کو بھی خدا تعالیٰ لمبی عمر دیتا ہے چنانچہ اس پر دو تین آیات بھی بطور ثبوت کے قرآن سے نقل کر کے لکھے۔ جیسے املی لھم ان کیدی متین و یمدھم فی طغیانھم یعمھون۔ وغیرہا۔ اور اس طریق سے گویا یہ ثابت کیا کہ اگر میں اس مقابلہ میں مرزا صاحب کے سامنے ہلاک ہو جاؤں۔ تو اس قاعدہ سے پھر بھی مرزا صاحب کاذب ہی ثابت ہونگے اور میں سچا۔ مگر قدرت خدا جب اس نے اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ کو اختیار کیا تو خدا نے آپکو اس دوسری راہ سے ہی آپکڑا اور میدان دنیا میں تمام اہل عالم پر ثابت کر دکھایا کہ اگر ثناء اللہ املی لھم اور یمدھم فی طغیانھم کی رو سے ہی ایک کاذب لمبی عمر یا مہلت عمر کو

خیال کرتا ہے تو بہت اچھا اسی طریق سے ہم الہام سے کاذب ثابت کر دیتے ہیں۔ جیسے کہ ثابت ہو گیا اور آپکا ذب کے سامنے صادق رخصت ہوا [illegible] یہ ثابت ہو گیا کہ املی لھم کے نیچے مہلت پا کر پیچھے رہ جانیوالے یہ ثناء اللہ صاحب ہی ہیں جو جھوٹے ٹھہرے۔ اور حضرت اقدس جناب مرزا صاحب سچے۔

سوال نمبر ۸ - آپکا الہام تھا کہ آپ کی عمر اسّی سال ہے یا اس سے کچھ کم زیادہ۔ پھر پیچھے سے ایک اور الہام ہوا کہ آپکی عمر بڑھا دی گئی۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ بڑھائی ہوئی عمر تو کجا پہلے بتلائی ہوئی عمر بھی نہ پا سکے۔

جواب نمبر ۸ - بتلائی ہوئی اور بڑھائی ہوئی عمر کو نہ سمجھنے سے یہ سوال پیدا ہوا ہے ورنہ دراصل یہ کوئی سوال نہیں اور اگر دیکھا جائے تو آپ نے بتلائی ہوئی عمر ہی پائی ہے اور بڑھائی ہوئی عمر بھی [illegible] آپکی عمر ۷۵ سال ہوتا ہے جو اسّی سال سے چار پانچ سال کم [illegible] ہے اور بڑھائی ہوئی عمر کا [illegible] بتلائی ہوئی عمر کے ساتھ [illegible] نہیں رکھتا بلکہ اس کا تعلق تو [illegible] آتھم کی چودہ ماہ والی پیشگوئی سے ہے کیونکہ [illegible] نے جب دعا میں اس پیشگوئی کو توڑ کر اس کی جگہ [illegible] والی پیشگوئی قائم کی تھی۔ [illegible] اس پیشگوئی کے توڑنے پر مستعد کرتا اور اس پیشگوئی [illegible] کے توڑنے کے [illegible] آپ کی عمر کو بڑھا دینا [illegible] چودہ ماہ [illegible] دینے سے [illegible] خدا تعالیٰ کا فعل ہے [illegible] خدا تعالیٰ کی حکمت عملی نے دشمن کی آنکھ سے پوشیدہ رکھا۔ یہ ثابت ہو گیا کہ آپ نے خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی عمر کو بھی پایا اور ایسا ہی اس کی بڑھائی ہوئی عمر کو بھی۔

سوال نمبر ۹ - آپکی عمر اسّی سال سے بھی کم واقع ہوئی۔ پھر خدا تعالیٰ کے علم میں آپکی عمر اسی قدر مقدر تھی تو خدا تعالیٰ نے آپکے سال وفات کو کیوں خاص نہ کیا اور اسّی یا چار یا پانچ اس سے زیادہ کا عدد اس اصل مدت کے ساتھ کیوں بتایا۔ جبکہ سال وفات کا اس سے کچھ بھی علاقہ نہ تھا

جواب نمبر ۹ - ابتدائے دعوٰی کے وقت آپ تن تنہا اور اکیلے تھے اور وہ زمانہ آپکے رسوخ عزم اور استقلال کو جانچنے کا زمانہ تھا جس میں علماء کی طرف سے آپکے لئے فتاوی تکفیر تیار ہوئے [illegible] عداوت کا وہ بازار گرم ہوا کہ الامان! دشمنوں نے آپکے استیصال اور آپکے قتل کروانے کے لئے سینکڑوں تدبیریں کیں اور فریبی گھاتوں سے بھی کئی حملے کئے پھر آپ کا اس وقت کئی دشمن قوموں اور تمام فرقوں کے سامنے اکیلا میدان میں ہونا تقاضائے بشریت [illegible]

ایسی حالت کا محرک ہو سکتا تہا جو اس وقت تسلی کا موجب ہو سکتی اسی لئے دشمنوں کے ان مخالفانہ حملوں کے مقابل پر آپکو تسلی دیگئی۔ کہ واللہ یعصمک من الناس اطال اللہ بقاءک اسی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ یعنی ان لوگوں کے حملہ سے خدا تجھے بچائے گا اور لوگ تجھے ہرگز قتل نہیں کرسکین گے کیونکہ تو اپنی طبعی عمر سے وفات پائیگا پس تو کوئی فکر نہ کر اور نہ غمگین ہو خدا نے تیری عمر کو تیری کامیابی کے دنون تک دراز کر رکہا ہے اسی برس یا پانچ چار اسی سے زیادہ یا اتنے ان سے کم۔

اب انسان کو تو یقینی طور پر اس بات کا بہی پورا علم نہیں دیا گیا کہ وہ سالم ایک گھنٹہ تک بہی زندہ رہیگا۔ پہر ابتدائے دعوے کیوقت جو چالیس سال کے قریب کا زمانہ تہا آپکا اس وقت سے ایک ایسے زمانہ دراز تک زندہ رہنے کی پیشگوئی کرنا جسمین ایک انسان پیدا ہو کر اپنا پوتا بہی دیکھ سکتا ہے کیا یہ انسانی افترا ہو سکتا ہے؟ اور چالیس برس کے قریب کے وقت مین اسی برس کے قریب تک کے لئے پیشگوئی کو خاص کر دینا اور پہر باوجود اور اعداد شمار کے اسی یا اس کے قریب کے عدد کو ہی خاص کرنا یہ بھی تو غیب ہی ہے۔ کیا کسی کی مجال ہے کہ ایسا کر سکے ہان یہ سوال کہ اسی برس یا اس سے زیادہ یا اس سے کم یہ تین مدتین کیون بیان فرمائی گئین جبکہ واقعہ وفات کے لئے ان تین مدتوں سے ایک مدت ہی خاص ہو سکتی تہی تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول آسمانی گورنمنٹ کا ایک ملازم ہوتا ہے جو ان اجری الا علی اللہ کی تنخواہ پر خدا تعالیٰ کی رسالت اور تبلیغ احکام کی ملازمت کو سرانجام دینے کے لئے خلق خدا کے پاس آتا ہے اور رسول ایسے نہیں ہوتے جو اہل دنیا کی طرح آخرت کے مقابلہ پر دنیوی عمر اور دنیوی آرام کے خواہان ہون بلکہ بہر صورت وہ دین اور آخرت کو ہی دنیا پر مقدم رکھتے ہین اور وہ ہرگز پسند نہین کرتے۔ کہ وہ کبھی بھی دنیوی امور کو دینی امور پر ترجیح دیں۔ اس لئے وہ یہی چاہتے ہین کہ کسی طرح سے ہم اپنی اس ملازمت سے سبکدوش ہون اور یہان سے رخصت ہو کر اپنے خدا سے جا ملین لیکن جب تک تبلیغ کا کام پورا کرنے کے لئے کفایت کرتے۔ تبلیغ کے لئے ایسی عمر حضرت مرزا صاحب کو ہی دیگئی۔ جو ٹہیک اسی سال سے پانچ چار سال تہ یادہ تہی اور تبلیغ کا وہ کام جو خدا تعالیٰ نے بموجب ارشاد الہامی ان اللہ یحمل کل حمل اور ان ذالعرش یدعوک۔ اپنے ذمہ لے کر حضرت مرزا صاحب کو محض اپنے فضل سے پچہتر سال کی عمر مین ہی اس سے سبکدوش کر دیا۔ خدا کے علم مین بیشک مرزا صاحب کے قوے کے لحاظ سے اور آپکی رسولانہ ہمت اور طاقت کے رُو سے اسی برس یا اس سے ہی زیادہ کا ہی تہا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک ٹھیکیدار ایک مزدور کو یہ کہے کہ ایک کام تجہ کو دیا جاتا ہے جس کو پورا کرنے کے لئے صبح سے شام تک کا وقت کافی ہے۔ پہر جب عصر ہوئی تو یا تو عصر سے پہلے سے ہی اس کو امداد دیکر شام تک کے کام کو عصر تک ختم کر کے اس کو فارغ کر دیا۔ یا عصر کے بعد کام کو اپنے ذمہ لیکر اسے عصر کیوقت ہی فراغت دیدی۔ لیکن یہ اس کی مہربانی کیوجہ سے ہو گا ورنہ کام کا وقت۔ مزدور کی ہمت طاقت کے لحاظ سے تو شام تک ہی ہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ آپنے تحفہ گولڑویہ مین لکھا ہے کہ دانیال نبی کی اس پیشگوئی کا مین مصداق ہون جسمین لکھا ہے کہ مسیح ۱۲۹۰ سے لیکر ۱۳۳۵ تک محنت سے کام کریگا لیکن آپ بجائے ۱۳۳۵ کے ۱۳۲۵ تک زندہ رہنے۔ سنہ ۱۳۲۶ھ کے ابتداء مین ہی انتقال فرما گئے اور ایسا ہی احادیث نبوی مین ہی لکھا ہے کہ مسیح موعود زمین مین چالیس سال تک رہیگا مگر آپ بجائے چالیس سال کے دعوے مسیحیت کے بعد صرف ۲۵ سال تک رہے پہر اگر دانیال نبی اور آنحضرت کی پیشگوئی کے مصداق آپ ہی تہے تو کیا وجہ کہ آپنے دونوں پیشگوئیوں کے مطابق زندگی نہ پائی۔

جواب نمبر ۱۰۔ اس کا جواب دراصل وہی جواب ہے جو سوال نمبر ۹ کے جواب مین گذرا یعنی ۷۵ سال سے ۸۵ سال تک دس سال کا فرق ہے اور یہ دس سال دراصل آپ کی عمر مین ہی داخل ہین جن کو ۱۳۲۵ھ کے ساتھ ختم کرنے سے ۱۳۳۵ ہوتے ہین اور چالیس سال جو احادیث مین مذکور ہین۔ وہ آپکی قلمی خدمت کے ابتداء سے لیکر آخیر سال تک چالیس سال ہی بنتے ہین۔ (دراصل دانیال کے الفاظ یہ نہین کہ وہ ۱۳۳۵ تک ضرور زندہ رہیگا بلکہ اس کے تو یہ لفظ ہین۔ کہ مبارک ہین وہ جو ۱۳۳۵ھ تک انتظار کرتے رہین اسمین وہ کی ضمیر مریدین یا ناظرین کی طرف پہرتی ہے جس سے ظاہر ہے کہ درمیان مین بعض ابتلا ہون گے لیکن ۱۳۳۵ تک سلسلہ ایک خاص ترقی پر پہونچیگا۔ ایڈیٹر)

سوال نمبر ۱۱۔ بہشتی مقبرہ تو قادیان مین تہا آپ ہو کیون فوت ہوئے۔

جواب نمبر ۱۱۔ لاہور مین وفات پانے کے متعلق آپکے الہام تہے۔ اگر آپ قادیان مین وفات پاتے تو وہ کس طرح پورے ہوتے اور وہ الہام یہ ہین۔ "لاہور سے ایک افسوسناک خبر" "دو کفن مین لپیٹ کر لائے ہین"۔ "جنازہ آتا ہے" وغیرہ وغیرہ اور علاوہ اس کے آپکا سفر مین پہر لاہور جیسے دار الخلافہ شہر مین وفات پانا یہ تو کوئی قابل اعتراض بات نہین بلکہ مسیح کے لئے سیاحت کی موت اور ایک خلیفۃ اللہ کیلئے دار الخلافت مین تو نہایت موزون اور از حد مناسب معلوم ہوتی ہے اور آپکا باوجود لاہور مین فوت ہونے کے قادیان مین دفن ہونا بہت سی پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے اگر خدا کو منظور نہ ہوتا۔ تو ایسے اسباب بن جاتے۔ کہ آپکا جنازہ قادیان نہ لایا جاسکتا۔ والسلام۔

ضرورتِ مدرسینِ قرآن شریف

پنجاب ہندوستان کے مختلف مقامات کی جماعتہائے احمدیہ نے اپنے اپنے شہروں مین درس قرآن شریف جاری کیا ہے یا کرنے کی تجویزین ہین۔ بعض جگہ تو مقامی احباب مین سے کوئی ایک اس کام کیواسطے نکل آیا ہے۔ کہ اس معزز کام کو آنریری طور پر ادا کرے۔ لیکن بعض جگہ کی جماعت اس امر کی خواہشمند ہے۔ کہ ان کیواسطے باہر سے کوئی ایسا آدمی بھیجا جاوے جو ان کے درمیان رہ کر انہین باقاعدہ روزانہ قرآن شریف کا درس دے اس کیواسطے سب سے عمدہ تجویز تو یہ ہے کہ ایسی جماعتین اپنے ہی درمیان مین سے کسی صاحب استعداد کو منتخب کر کے اور اس کے اخراجات کا حسب ضرورت ذمہ اٹہا کر چھ ماہ یا سردست کم از کم تین ماہ کیواسطے قادیان بھیجدے اور وہ صاحب یہان سے تعلیم حاصل کر کے اپنے وطن کو واپس جائین اور اپنی جماعت کو درس قرآن شریف کا دین ایسے مدرسین کے طیار ہونے کے واسطے کچھ وقت درکار ہے۔ لیکن عرصہ سے بہت سے دوست حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سن رہے ہین۔ پس مین امید کرتا ہون کہ ان مین اس قسم کے آدمی ہین جو بڑی حد تک مین درس قرآن شریف کا دے سکتے ہین۔ ان مین سے وہ احباب جو اس خدمت کو سرانجام دینے کی لیاقت اور فرصت رکھتے ہون وہ اگر اپنے ارادہ سے حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح کو مطلع فرمادین اور ایسا ہی وہ انجمنین بہی جن کو مدرسین کی ضرورت ہے مطلع فرمادین۔ تو امید ہے کہ بآسانی انتظام ہوجائیگا۔

غیر معمولی جلسہ تشحیذ الاذہان

آج ۷۔ اگست صبح ۸ بجے تشحیذ الاذہان کا ایک غیر معمولی جلسہ ہؤا۔ حاضرین کی تعداد معقول تھی مگر افسوس کہ ہمارے سکول کے طلباء اس میں کم دلچسپی لیتے ہیں جس کیلئے ہم ہیڈ ماسٹر صاحب کی توجہ خاص طور سے مبذول کرتے ہیں۔

چوہدری فتح محمدؐ صاحب نے اپنا لکھا ہؤا مضمون پڑھا یہ بھی ایک نئی بات ہے کہ ممبران تشحیذ عام طور سے تو زبانی تقریر کرتے ہیں مگر اس موقعہ پر لکھے ہوئے مضمون پڑھے گئے۔

چودہری صاحب کو چونکہ اپنے کالج کا کام تھا اس لئے غالباً وہ اپنے مضمون کیلئے کافی تیاری نہ کر سکے۔ آپنے ہمیں آقا مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا (۱) دہریہ اور مادہ پرستوں کو وحی و الہام و پیشگوئیوں کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیا۔ (۲) عیسائیوں کی مذہب کی بنیاد عیسےٰ کی موت ثابت کر کے اکھیڑ دی۔ اس بات کے دشمن بھی قائل ہو گئے پھر ڈوئی اور آتھم پر روحانی حربہ چلا کر اس مذہب کا باطل ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچایا (۳) آریہ کے تناسخ اور نیوگ کے مفاسد کو دکھایا کہ تناسخ مان کر خدا کو سرب شکتیمان نہیں کہہ سکتے۔ نیوگ ایسی گندہ تعلیم کا سرچشمہ وہ قدوس خدا نہیں ہو سکتا۔

پھر مکالمہ و مخاطبہ الٰہی کو اسلام کی روح اور اس کا تا قیامت جاری رہنا بتایا۔ جہاد کا خود ساختہ بدنما دھبا اسلام کے منور چہرہ سے مٹایا (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور سچے عاشقوں کی جماعت بنائی۔ جو رواجی ایمان سے عالی ایمان کو پہنچے۔ چودہری صاحب اگر آئینہ صداقت اور معیار الصادقین کو دیکھ لیتے تو ان کو مسیح کی خدمات کی ایک فہرست مل جاتی اور پھر سیدی و مولائی کی کتابوں سے ان کے متعلقات کو پیش کر سکتے۔

اس کے بعد امام زادہ سید محمود اٹھا اور اپنا مضمون پڑھا۔ اصل میں حضور علیہ السلام کے بعد مشتاقان احمدؐ کے لئے کوئی چیز تسلی بخش ہو سکتی ہے تو آپ ہی کی تقریر ہے ؎

کیونکہ ہے کچھ کچھ نشان اس میں جمال یار کا

آپنے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کو اشاعت دین میں کیا کیا تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ طائف کا واقعہ یاد دلایا اور سمجھایا کہ یہ سب کچھ وما نقموا منہم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید کی بناء پر تھا۔ پھر آپنے ان واقعات کے سلسلہ میں اپنے حضور مسیح کی مشکلات کا ذکر کیا اور ان ایذاؤں کا ذکر کیا جو مخالفین نے دیں۔ اخیر میں اپنی جماعت کو متوجہ کیا کہ وہ بار گران جو پہلے صرف ایک جان پر تھا۔ اب ہم سب پر تقسیم ہو گیا ہے۔ خدا کا منشاء ہے کہ تمام سعید روحوں کو توحید پر جمع کرے اب ہمارا فرض ہے کہ یہ پیغام تمام دنیا کے رہنے والوں کے کانوں میں پہنچائیں۔ اس بات سے ہمت نہیں ہارنی چاہئے کہ ہم لڑکے ہیں کیونکہ اس سے پہلے بھی یوسفؑ۔ اسمٰعیلؑ داودؑ جیسے ۔ علیؓ نے لڑکپن کی حالت ہی میں وہ کام کئے۔ جن کی امید بڑوں سے کی جاتی ہوگی۔

اس کے بعد آپنے عام مفاسد زمانہ بیان کئے اس کے ضمن میں وہ فقرہ بھی کیا پر اثر تھا۔ جو کسی خاص جوش اخلاص سے نکلا۔ کہ دنیا کے زر و مال کا ایک بڑا حصہ خدا پرستوں کو انسان پرست بنانے اور مریم کے بیٹے کی خدائی منوانے کے لئے خرچ ہو رہا ہے۔ پھر نبی کریم کے اوصاف بیان فرمائے اور دردمند دل سے کہا کہ اب اس اعلیٰ انسان کو جس سے بڑھکر کوئی اعلیٰ انسان تصور نہیں ہو سکتا۔ ایک ادنےٰ انسان کہا جاتا ہے بلکہ ہر ایک عیب اس کی ذات بابرکات سے منسوب کیا جاتا ہے اس کے بعد آپنے فرمایا کہ اشاعت اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ دعا۔ ہمدردی (جو کامل احساس سے پیدا ہوتی ہے) جوش استقلال کی قرآن، حدیث سے واقفیت کی حضرت اقدس کی کتابوں کے مطالعہ کی حلم، خوش اخلاقی۔ صبر تحریر و تقریر میں مشاق پیدا کرنے کی اور رسالہ تشحیذ کی اور جلسہ پندرہ روزہ کے انعقاد کی۔ پھر اتفاق و اتحاد کی اور سب سے بڑھکر جو لطیف بات کہی وہ یہ کہ شیطانی چیزوں کے بائیکاٹ کی۔ چونکہ آجکل بائیکاٹ پر زور دیا جا رہا ہے ہم کو کس سے تعلق نہیں ہمارا ملک یہ ملک نہیں۔ مومن کا اصل ملک آخرت ہے۔ بس خدا کی سلطنت میں جن شیطانی اشیاء کا زور ہو ہمیں اس کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ لوگ دنیا کے لئے جان و مال کی پروا نہیں کرتے افسوس ہو اگر ہم دین کے لئے صرف مال سے بھی دریغ کریں۔ تقریر ایک دعا پر ختم ہوئی بہتر تھا کہ آپ مضمون نہ پڑھتے بلکہ تقریر فرماتے جسمیں اس سے زیادہ جوش اور اثر ہم پایا کرتے ہیں۔

اللّٰھم ایّد امامنا مصرہ العزیز

(اکمل)

شیخ غلام احمدؐ صاحب نومسلم

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سر دست ۔ ہوشیار پور۔ کانگڑہ۔ جالندہر اور راہوں حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام کے ارشاد کے موافق دورہ کرنے کو عنقریب قادیان دار الامان سے روانہ ہوں گے۔ ان کو بموجب قواعد واعظین منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے ۔ جہاں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ نہ ہو۔ وہاں احمدی احباب کی فہرست مکمل کرکے باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم کرنے کی اجازت ہے۔ جہاں وہ پہونچیں وہاں کے احباب شیخ صاحب موصوف کے اغراض مذکورہ بالا کے پورا کرنے میں ہر طرح سے مدد دیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

والسلام

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری

صدر انجمن احمدیہ قادیان

۱۰؍ اگست ۱۹۰۸ء

بقایا داران

کی خدمت میں خطوط ارسال کئے گئے ہیں جن کے حساب میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ وہ فوراً مطلع کریں اور مورخہ ۲۴؍ اگست کا پرچہ ان کی خدمت میں وی پی کیا جائیگا مہربانی فرما کر وصول فرما لیں۔ کیونکہ کارخانہ میں روپیہ کی اشد ضرورت ہے ورنہ اخبار بند کیا جاویگا۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

مورخہ ۲۲ ۔ رجب ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ۔ اگست ۱۹۰۸ء عیسوی

نمبر ۳۲ | جلد ۷

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

تین ہزار دو سو ستائیس روپے

دو آنہ ۷ پائی

یہ کیا ہے؟

حضرات! یہ اخبار بدر کا بقایا ہے ۔ جو آپ صاحبان کے ذمہ پر ہے ۔

(اگر محرر کی غلطی سے بعض صاحبان کے حساب میں غلطی ہی فرض کرلی جاوے تب بھی بقایا تین ہزار کے قریب ہوگا)

پس

۲۷ اگست ۱۹۰۸ء

یاد رکھئے گا

اگلا پرچہ
وی پی
ہوگا

کوئی صاحب وی پی واپس نہ فرماویں

اگر حساب میں غلطی ہو تو وی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں ہمارے سادہ کارڈوں کے جواب جلد دیں (۲) بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجدیں تو عنایت

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر طبع ہو کر اخبار چھاپا گیا)

بھیرہ میں غریب احمدیوں کے ساتھ تعصب

ہمارے آریہ بھائی تو انگریز افسروں کی شکائتیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا تجربہ ہے۔ کہ دیسیوں کو جو دکھ پہنچتا ہے۔ وہ اون کے بھائی ہندون دیسی حکام سے ہی اکثر ہوتا ہے۔ غور کا مقام ہے۔ کہ گذشتہ شورش کے وقت لائل پور لاہور۔ راولپنڈی وغیرہ ہر جگہ حکام اس بات کے قائل ہو گئے تھے۔ کہ احمدی لوگوں نے کسی جگہ فساد میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ ہر جگہ سرکار کی خیرخواہی کی اور امن کو قائم کیا۔ بھیرہ کے احمدی خود ہی غریب جماعت ہے اور ان کے امن پسند ہونے کی بڑی دلیل ہے کہ جب سے وہ احمدی ہوئے۔ کوئی الزام آج تک کسی قسم کے شر اور فساد کا ان پر نہیں لگا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ باوجود شرعی اجازت کے وہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جاتے اور نہ شہر کی جمعہ مسجد میں جو سب کے لئے عام ہے جاتے ہیں اور نہ عیدگاہ میں جاتے ہیں۔ بلکہ اپنی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ جس کے متولی اور امام احمدی ہیں۔ غیر احمدی بھی کبھی اس مسجد میں مداخلت نہ کرتے تھے۔ مگر ایک متعصب غیر احمدی تھانیدار کے شہر میں آنے کے سبب چند لوگوں کو یہ حوصلہ ہوا کہ احمدی لوگ کسی اور کی مسجد میں تو جاتے نہیں جو ان کے ساتھ فساد کیا جاوے۔ چلو ان کی مسجد میں ہی جا کر ان کو تنگ کریں۔ گذشتہ چند ماہ کے تھوڑے عرصہ میں مجھے دو بار بھیرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر دو دفعہ میں نے تھانیدار صاحب کے تعصب کو محسوس کیا۔ پہلی دفعہ ہم نے اپنے ہی مکان یعنی مولوی حکیم نور الدین صاحب کی کوٹھی زمین اندرون دروازہ پر وعظ کرنا چاہا۔ تو اوس نے بلا وجہ روک دیا اور دوسری دفعہ ہم نے گنج میں وہ مضمون پڑھنا چاہا جس کے پڑھنے کے واسطے لاہور میں ہم کو یونیورسٹی ہال سرکاری ملا تھا اور جس کے سننے کیوقت جناب رائے بہادر جج صاحب پرتول چند جج چیفکورٹ پریزیڈنٹ ہوئے تھے تو تھانیدار نے صرف اس تعصب کے سبب روکدیا کہ ہم احمدی ہیں۔ خیر ہم دو بار ہی نے صبر کیا اور میں نہ چاہا کہ اخبار میں ان باتوں کو کچھ نوٹس لیا جاوے کیونکہ وہ ایک سرکاری ملازم ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ان باتوں کے درگذر سے دلیر ہو کر میاں محمد دین صاحب کو بہت کچھ جرأت ہوئی ہے۔ جس کا ہمیں افسوس ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ میاں محمد دین کے برخلاف بھیرہ کے غریب احمدیوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست دی ہے۔ کہ تھانیدار نے ہمیں چند گھنٹے اپنے پاس جبراً بٹھا رکھا اور گندی گالیاں دیں اور دھمکا کر اقرارنامہ پر دستخط کرنے کے واسطے ان کو راضی کیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے وہ مقدمہ جناب دیوان بہادر جوالا مل صاحب کے پاس تفتیش کے واسطے ارسال کیا ہے۔

مگر ہماری رائے میں جب تک کہ ایسے متعصب تھانیدار کو جو مذہبی عناد کے سبب ایک قوم کو تکلیف دیتا ہے بھیرہ سے تبدیل نہ کر دیا جاوے۔ یہ مقدمہ از روئے انصاف چل نہ سکیگا۔ حق کی گواہی ایک بہت مشکل امر ہے۔ جب تک کہ میاں محمد دین وہاں موجود ہے۔ بھیرہ کے لوگ ایک غریب جماعت کے حق میں کب گواہی دینے لگے ہر ایک شخص تھانیدار سے ڈریگا۔ امید ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی اس عرضداشت پر پوری توجہ کریں گے۔ ہماری عادت نہیں۔ کہ ہم کبھی سرکاری حکام کے برخلاف کچھ لکھیں۔ مگر سخت مجبوری کے سبب اب کے ایسا کرنا پڑا ہے۔

ہم نے مانا کہ میاں محمد دین صاحب اس فرقہ کے آدمی ہیں۔ جو اس امر پر عقیدہ رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب مہدی نہ تھے بلکہ ایسا مہدی آنے والا ہے۔ جو تمام غیر مسلم لوگوں کو قتل کر ڈالیگا اور ہم نے مانا۔ کہ میاں محمد دین صاحب اس فرقہ کے پیرو ہیں جن کا عقیدہ یہ ہو کہ اس زمانہ میں جہاد جائز ہے۔ لیکن ان اختلافات کی وجہ سے غریب احمدیوں کو تکلیف پہنچانا مناسب نہیں ضرورت سمجھی گئی تو مفصل آئندہ لکھا جائیگا۔

مدرسہ دینیہ

میں نے جولائی میں احباب کی خدمت میں چند امور پیش کئے تھے۔ اور اخیر جولائی تک ان کا جواب چاہا تھا تاکہ مدرسہ دینیہ کے متعلق کوئی سکیم تجویز کی جائے۔ مگر اب تک صرف ذیل کے احباب کی طرف سے اطلاع آئی۔

(۱) جماعت شملہ ۔۔ ۱۱۵ یکمشت چندہ مدرسہ دینیہ کے لئے دیں گے اور للعہ ماہوار مستقل مدد۔

(۲) جماعت کرنال ۔ ۱۵ یکمشت چندہ اس کے علاوہ کل ممبران اپنے موجودہ چندہ کو ڈیوڑھا کر دیں گے زائد رقم دینی مدرسہ کے لئے مستقل مدد ہو گی۔

(۳) میرزا محمد شفیع از ڈیرہ اسمٰعیل خان عا روپیہ ماہوار مدد دیں گے۔ پٹیالہ سے بھی جواب آیا ہے مگر ہنوز تعیین چندہ نہیں ہوئی اور جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور و شیخ رحمت اللہ صاحب نے معقول اعانت کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو اس کام کو شروع بھی کر دیا اور اس طرح اس کار خیر میں ہر طرح سے سبقت کا فخر ان کو حاصل ہے۔ میں نے ۳۱ جولائی کے بعد ۱۶ دن تک اور انتظار کیا ہے مگر اور کہیں سے جواب نہیں آیا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ اس کی وجہ زیادہ تر جماعت پر پہلے سے چندہ تعمیر کالج اور دیگر مدات کے چندوں کا بوجھ ہے۔ مگر تاہم میں یہ خیال نہیں کرتا کہ ان تین جماعتوں اور ان تین احباب کے علاوہ باقی بڑی بڑی جماعتوں اور ذی وسعت احباب میں سے کوئی اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوگا۔ سرگودہ سے کسی قدر رقم آچکی ہے۔ اور قادیان میں بھی ایک معقول رقم جمع ہوئی تھی۔ مگر جماعت کے ایک کثیر حصہ کی طرف سے ہنوز ہم جواب کے منتظر ہیں۔ اس لئے ابھی تک سب کمیٹی کوئی کام شروع نہیں کر سکی۔ بعض احباب نے یہ دریافت کیا ہے۔ کہ یہ چندہ کب سے دینا ہوگا۔ سو جملہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ جسقدر جلدی اسے شروع کر سکیں اچھا ہوگا۔ مدرسہ غالباً نومبر سے جاری ہوگا۔ مگر ابتدائی اخراجات لائبریری اور مکان کے کثیر رقم کو چاہتے ہیں۔ اور جس قدر رقم سرمایہ کے رنگ میں جمع ہوگی وہ آئندہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جہاں جہاں جو جو کچھ احباب کرنا چاہتے ہیں اس کی اطلاع ۱۲ اگست سے پہلے پہلے کر دیں ورنہ مجبوراً جو اطلاع آچکی ہے۔ اس پر تخمینہ اور تجاویز کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ والسلام۔

خاکسار محمد علی ۔ ۱۶ اگست ۰۹ء۔

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرقی [illegible] ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اس کے قرب وجوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

بدورانش رسالت نازکرده عیسیٰ را انجیل بخشنده

الحق الصریح فی تصدیق المسیح

گرچہ ہر کس زرہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

ایک صادق کا انجام ۔ وفات مسیح موعود علیہ السلام
حضرت امام الزمان کی صداقت پر تازہ دلائل

(۱) موافق اور مخالف اخبارات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو دستوں کی بیماری میں مبتلا ہوئے اور اسی بیماری سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ نے بمقام لاہور انتقال فرمایا۔ آپ کا جنازہ بذریعہ ریلوے گاڑی بٹالہ تک اور وہاں سے معمولی طور پر قادیان لایا گیا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ مقبرہ بہشتی واقع قادیان میں دفن کئے گئے اور حضرت حکیم الامت بالاتفاق خلیفۃ المسیح والمہدی قرار پائے۔

حضرت مرزا صاحب قبلہ کی کتاب براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں چھپی۔ اس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات کے متعلق یہ الہام لکھا ہے۔ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ المبطون شہید یعنی جو دستوں کی بیماری میں مرتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔

اب الہام مندرجہ براہین احمدیہ و حدیث صحیحہ کو واقعات صحیحہ مسلمہ متذکرہ بالا کے ساتھ مقابلہ کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی متعلق وفات ایسی قطعی اور صاف و صریح طور پر پوری ہوئی کہ اس کی صداقت میں کسی اشد مخالف کو انصافاً بھی مجال دم زدن نہیں۔ ظاہر ہے کہ علم غیب خداتعالیٰ کا خاصہ ہے پس حضرت مرزا صاحب نے جو یہ غیبی خبر اپنی وفات کے متعلق مدت دراز پیشتر پبلک میں شائع کی وہ بلاشبہ خداتعالیٰ کی طرف سے تھی اور قرآن کریم فرماتا ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر اسی کو جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ہو لہذا ان واقعات سے قرآن کریم کی شہادت کے مطابق یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسولوں میں سے تھے۔ اللہ کا رسول صادق ہوتا ہے پس حضرت مرزا صاحب مغفور کا انجام ایک صادق کا انجام ہے

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مقام پر افادۃً للناظرین ولطیفہ غیبی بھی درج کردوں۔ جو اخویم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل اتونہ گولیکی ضلع گجرات پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سنہ وفات ۱۳۲۶ھ برآمد ہوتا ہے۔

(۲) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رسالہ الوصیۃ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء مطبوعہ ریویو آف ریلیجنز کے بابت ماہ جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ تحریر فرمایا تھا۔

"چونکہ خدائے عزّ وجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کیلئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو زبان عربی میں ہوئی اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائیگی۔ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قلّ میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔ واما نرینک بعض الذی نعدہم او نتوفینک۔ تموت وانا راض منک۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات باہرات۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات۔ قرب ما توعدون۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آ گئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کردیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیوں میں ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دیدیں تو اس حالت میں فوت ہوگا جو میں تجھ سے راضی ہونگا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی۔ لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اس جگہ یاد رہے۔ کہ خداتعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑینگے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے دو معنی ہیں (۱) اوّل یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کردیں گے اور ان اعتراضات کا نام ونشان نہ رہیگا (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بد ذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اٹھالیں گے اور صفحۂ ہستی سے معدوم کردینگے تب ان کے نابود ہوجانے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر بعد اس کے خداتعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ ہوگا۔ حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ وبالا کردیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کریں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں انکو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ میں تجھے اس قدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" اسلئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنیوالے بچائے جائیں گے خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے

ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سُنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسُولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی" یعنے خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسُولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں انکو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھلاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں۔ فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک اُن میں سے مُرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنۃ اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جاویں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں[*]۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے .... اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اب ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی وفات کے متعلق عبارت مندرجہ بالا میں جو کچھ تحریر فرمایا۔ وہی ظہور میں آیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت پر یہ دوسری دلیل ہے۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر آپ کی وفات سے پہلے جو تفصیلات اس واقعہ کے متعلق وحی الٰہی کے ذریعہ کھولی گئیں ان پر نظر ڈالنے سے خدا کی قدرت نظر آتی اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور من حیث المجموع عقل اس بات پر قطع واجب کرتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب مغفور قطعاً اور یقیناً مُرسل و مامور من اللہ تھے اور وہ تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

اخبار بدر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء خدا کی تازہ وحی ۴ مارچ ۱۹۰۷ء روز شنبہ۔ الہام

(۱) انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اس سے تمہیں پاک کرے جیسا کہ وہ پاک کریگا اور پھر انہیں کہ یہ اشارہ کہ کے الہام ہوا[۲]۔ مرزا تو بیماری مگر خدا کی امتحان قبول کر اور پھر الہام ہوا۔ (۳) یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم اے لوگو! تم اپنے رب کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں

---

[*] ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس

بقیہ حاشیہ کالم نمبر ۲۔ جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کرینگے سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

ان میں شماتت اعداء ہے۔"

غرض اس رؤیا میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دی گئی۔ کہ آپکو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شماتت اعدا ہو۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رہے۔

رحلت سے پہلے کوچ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدسؑ کو پہنچا۔ اور قبل از وقوعہ مومنوں کو تسلی دی گئی اور ... چنانچہ یہ الہامات اخبار بدر نمبر ۲۱ جلد ۵ صفحہ ۳ ... ۱۹۰۶ء میں اس طرح درج ہیں۔

خدا کی باتیں ۹۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ ڈر مت مومنو!

اب ان تمام الہامات و واقعات و دلائل پر غور کرنے سے بعد کسی منصف مزاج خداترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ ... خبر علیم و خبیر و عالم الغیب خدا وند تعالیٰ ہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم کے نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہجاتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ربانی ملہم یزدانی مؤید من السماء اور مامور من اللہ تھے۔ پس جو لوگ ... شوخی و استہزاء سے پیش آتے اور تکفیر و تذلیل پر کمر بستہ ہو کر ... اور ... زبان پر لاتے ہیں وہ سچائی اور انسانیت کا خون ... کرتے ہیں مگر وہ خوب یاد رکھیں کہ اُن کی ایسی ... کارروائیاں ... خدا کے اس پاک ... کو ... نہیں لگ سکتا۔ بلکہ وہ حضرت اقدس کے اس الہام کو کہ "خوشیاں منائیں گے" اپنے ہاتھوں آپ پورا کرتے ہیں:۔

قیل ان ... یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔

(۴) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹاوہ۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اپنے پرچہ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات" تحریر فرماتے ہیں اس آرٹیکل میں ایڈیٹر صاحب موصوف براہین احمدیہ کو ایک قابل قدر کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اسی براہین احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے یہ دو الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماماً یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی جماعت اسلام کی دوں گا۔ یہ الہامات بھی جس طرح پورے ہوئے اس کا فوٹو بھی ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں اس طرح کھینچتے ہیں:۔

"تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت اقدسؑ اس زمانہ کے ... سے تھے۔ اس ترقی علوم و فنون کے زمانہ میں ... یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ اُن کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے اور باچون وچرا اُس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب امیر عالم و فاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو درجہ کہ حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدسؑ کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم فاضل کو اپنے مریدوں معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے معتقدین پر چونکہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر کے پیشوا اور امام برحق تھے لہذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم اُن کی عزت کریں اور اُن کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں"

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے اقرارات پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدسؑ کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں ایڈیٹر البشیر کے اس اقرار کو پڑھکر ہماری زبان سے تو بے ساختہ یہ مصرعہ نکل جاتا ہے۔ ع

والفضل ما شھدت بہ الاعداء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و اخبار بدر وغیرہ سے نقل کئے ہیں ان میں ایک صریح پیشگوئی یہ بھی موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ اُن اعتراضات کو نیست و نابود کر کے حضرت مسیح موعود کا پاک و صاف و بری الذمہ ہونا ثابت کر دیگا۔ اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوگا۔ کہ یہ پیشگوئی بھی کس صفائی سے پوری ہوئی۔

وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے چند اعتراضات مع جوابات

اعتراض نمبر ۱

ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب نے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیش گوئی کی تھی سو مرزا صاحب مرگئے اور ڈاکٹر صاحب زندہ ہے پس ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی۔

جواب ... ڈاکٹر عبدالحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب کی وفات کی بابت تین برس کی پیشگوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیشگوئی ... چودہ مہینے ... ہو جائینگے۔ ان دونوں پیشگوئیوں کو ڈاکٹر نے خود منسوخ کر دیا اور تیسری پیشگوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب ۲۱ ساون مطابق ۴ راگست کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تاریخ معینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو مہینہ پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے روزانہ پیسہ اخبار اور ۱۲ جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیشگوئی کی نسبت یہی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجاویگا۔ مگر مرزا صاحب مرگئے اور ڈاکٹر صاحب ابتک زندہ ہیں اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی تھی جس میں یہ لکھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی زندگی میں نہیں مروں گا اور ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجائیگا پس یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی ضرور کی تھی کہ خدا مجھے ذلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبدالحکیم عذاب اور ذلت کی موت مریگا۔ سو اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ یعنی حضرت اقدسؑ نے ذلت کی موت نہیں پائی بلکہ مطابق حدیث نبوی شہادت کی موت پائی۔ رہا دوسرا حصہ اس پیشگوئی کا جو عبدالحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ العزیز پورا ہوگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ مگر ایک پہلو سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا کیونکہ ڈاکٹر کا ... جھوٹا ثابت ہو جانا بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان کے لئے حضرت اقدسؑ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی اس مقام پر لفظ بلفظ نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی

خدا کے مقبولوں ... اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں + ۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے ...

+ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے ... شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ گویا میں کاذب ... اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر ہوں اور خدا تعالیٰ اسکے رد میں فرماتا ہے ... کہ خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ذلت کا عذاب یا ذلت کی موت اُن کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔

ان پر شماتت اعدا ہے۔"

غرض اس رؤیا میں حضرت اقدس مسیح موعود ؑ کو یہ بشارت دی گئی۔ کہ آپکو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شماتت اعدا ہو چنانچہ بفضلہ تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رہے۔

رحلت سے پہلے بھی کوچ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس کی پاس پہونچا۔ اور قبل از واقعہ مومنوں کو تسلی دی گئی اور [illegible] چنانچہ یہ الہامات اخبار بدر نمبر ۱۲ جلد ۷ صفحہ ۳ ۔ [illegible] ۱۹۰۸ء میں اس طرح درج ہیں۔

[illegible] ۹ مئی ۱۹۰۸ء۔ الرحیل ثم الرحیل

۱۵ مئی ۱۹۰۸ء۔ ڈرومت مومنو!

اب ان تمام الہامات و واقعات و دلائل پر غور کرنے سے بعد کسی منصف مزاج خدا ترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ [illegible] خبریں علیم و خبیر و عالم الغیب خداوند تعالیٰ ہی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم کے نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہجاتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام ربانی ملہم یزدانی مؤید من السماء اور مامور من اللہ تھے پس جو لوگ [illegible] استہزا سے پیش آتے اور تکفیر و تذلیل پر کمر بستہ ہو گئے [illegible] زبان پر لاتے ہیں وہ سچائی اور انسانیت کا خون [illegible] گروہ خوب یاد رکھیں کہ ان کی ایسی بیہودہ [illegible] حضرت اقدس پر کوئی دھبہ نہیں لگ سکتا بلکہ وہ حضرت اقدس کے اس الہام کو کہ "[illegible] گے" اپنے ہاتھوں آپ پیدا کرتے ہیں:—

فویل لسکنہ بیت۔ یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔

(۴) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹاوہ۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اپنے پرچہ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء میں ایک آرٹیکل بعنوان "حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات" تحریر فرماتے ہیں اس آرٹیکل میں ایڈیٹر صاحب موصوف براہین احمدیہ کو ایک قابل قدر کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اسی براہین احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے یہ دو الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماما۔ یعنی خداتعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی جماعت اسلام کی دوں گا۔ یہ الہامات کس طرح پورے ہوئے اس کا فوٹو بھی ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں اس طرح کھینچتے ہیں:—

"تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت اقدس کے پاس نہ [illegible] [illegible] تھے۔ اس ترقی علوم و فنون کے زمانہ [illegible]

یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ اُن کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیشگوئی کو وحی خیال کرتے اور بلا چون و چرا اُس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب امیر عالم و فاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو درجہ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدس کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ عالم و فاضل کو اپنے مریدوں معتقدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدین پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے مقلدین پر چونکہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر کے پیشوا اور امام برحق تھے لہذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم اُن کی عزت کریں اور اُن کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں"

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے اقرارات پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدس کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں ایڈیٹر البشیر کے اس اقرار کو پڑھکر ہماری زبان سے تو بے ساختہ یہ مصرعہ نکل جاتا ہے۔ سہ

والفضل ما شھدت بہ الاعداء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و اخبار بدر وغیرہ سے نقل کئے ہیں ان میں ایک صریح پیشگوئی یہ بھی موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خداتعالیٰ اُن اعتراضات کو نیست و نابود کر کے حضرت مسیح موعود کا پاک و صاف و بری الذمہ ہونا ثابت کر دیگا۔ اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوگا۔ کہ یہ پیشگوئی بھی کس صفائی سے پوری ہوئی۔

وفات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مخالفین کے چند اعتراضات مع جوابات

اعتراض نمبر ۱

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیش گوئی کی تھی سو مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب زندہ ہے پس ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی۔

جواب ڈاکٹر عبدالحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب کی وفات [illegible] تین برس کی پیشگوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیشگوئی [illegible] مر جائینگے۔ ان دونوں پیشگوئیوں کو ڈاکٹر نے خود منسوخ کر دیا اور تیسری پیشگوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب ۲۱ ساون مطابق ۴ اگست کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تاریخ معینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو مہینہ پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے روزانہ پیسہ اخبار اور ۵ جون ۱۹۰۸ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیشگوئی کی نسبت یہی رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراض نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مر جائیگا۔ مگر مرزا صاحب مر گئے اور ڈاکٹر صاحب ابتک زندہ ہیں اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی تھی جس میں یہ لکھا تھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی زندگی میں نہیں مروں گا اور ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مر جائیگا پس یہ اعتراض سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی ضرور کی تھی کہ خدا مجھے ذلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبدالحکیم عذاب اور ذلت کی موت مریگا۔ سو اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ یعنی حضرت اقدس ؑ نے ذلت کی موت نہیں پائی۔ بلکہ مطابق حدیث نبوی شہادت کی موت پائی۔ رہا دوسرا حصہ اس پیشگوئی کا جو عبدالحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ العزیز پورا ہوگا۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ مگر ایک پہلو سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا کیونکہ ڈاکٹر کا [illegible] جھوٹا ثابت ہو جانا بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان کے لئے حضرت اقدس مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی اس مقام پر لفظ بلفظ نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی

خدا کے مقبولوں میں [illegible] اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے [illegible] ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے

+ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کی اس فقرہ کا رد ہے [illegible] پر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر ہوں اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ذلت کا عذاب اور ذلت کی موت اُن کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔

ہے۔ پر تُو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق ✣

اب اگر ناظرین اس وحی الٰہی اور تشریحات حضرت اقدس علیہ السلام پر ایک گہری نظر ڈالیں گے۔ تو انہیں یہ بات صاف دکھائی دے جائیگی۔ کہ اس پیشگوئی میں تو یہ اشارۃً بھی بیان نہیں کیا گیا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں فوت ہو جائیگا پس معترض کی سمجھ پر افسوس جس نے صرف اپنے دل سے ایک بات تراش کر اُسی کو اعتراض کی بنیاد ٹھہرایا۔

حیرت خیز اور تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں یہ تو بیان کیا گیا۔ کہ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب خدا کے مقبول یعنی حضرت مرزا صاحب کو نہیں ہوگا۔ مگر عبد الحکیم نے جو یہ کہا تھا کہ مرزا صاحب میری زندگی میں مر جائیں گے۔ اس کی تردید نہیں کی گئی۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب . . . .

کی پیشگوئی کا ماحصل یہ نکلا کہ حضرت مرزا صاحب عبد الحکیم کی زندگی میں فوت ہو جائیں گے اور آپکے اس طرح فوت ہو جانے پر عبد الحکیم یہ کہیگا کہ مرزا صاحب چونکہ میری زندگی میں فوت ہو گئے اس لئے وہ کاذب تھے اور میں صادق ہوں اور وہ شریر تھے اور میں صالح ہوں۔ سو خداوند عالم الغیب فرماتا ہے۔ کہ اے ڈاکٹر تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤنگا۔ میرے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے۔ کہ وہ عذاب کی موت اور ذلت کی موت نہیں مرتے مگر تو ذلت کی موت مریگا اور اس طرح صادق اور کاذب میں کھلا کھلا فرق دنیا کو نظر آ جائیگا۔ چنانچہ واقعات پیش آمدہ سے یہ بات اہل نظر کے نزدیک ثابت ہو گئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے مقبول اور صادق بندے تھے اور مرتد ڈاکٹر جیتک کاذب ہے۔ آئندہ زمانہ کے واقعات ڈاکٹر کے کذب و فساد کی قلعی اور بھی کھول دیں گے اور دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگی۔ کہ فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار ڈاکٹر کا کام کس طرح تمام کرتی ہے۔

اعتراض نمبر ۳ مرزا صاحب نے ایک عورت سے نیا نکاح ہونے کی پیشگوئی کی تھی مگر اس عورت سے نکاح نہ ہوا اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب حضرت اقدس (مرزا صاحب) اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس اعتراض کا جواب خود ہی لکھ چکے ہیں اس لئے اس اعتراض کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ناظرین حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲-۱۳۳ میں یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا۔ کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اُسیوقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیئے۔ کیا یونس علیہ السلام کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا۔ حالانکہ اس میں کچھ شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا۔ کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ٹال دے۔"

پس جب حضرت اقدس علیہ السلام خود ہی تحریر فرما چکے تھے کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ اور واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا اور آخری الہامات حضرت اقدس نے بھی یہی شہادت دی کہ وہ مشروط نکاح اذا فات الشرط فات المشروط کے مطابق منسوخ ہو گیا۔ تو اب اس پیشگوئی پر مخالفین کا اعتراض قابل التفات نہیں ہو سکتا۔

اعتراض نمبر ۴ مرزا صاحب نے ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں جو اخبار بدر مورخہ ۱۵- اپریل میں شائع ہوا ہے اور جس کا عنوان ہے۔

"مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں ہی طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماری سے ہلاک ہو جائیگا۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ مفسد و کذاب ہونگا۔ اب چونکہ مولوی ثناء اللہ زندہ بھلا چنگا موجود ہے اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے خود مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ثابت ہو گیا کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں تھے بلکہ مفسد و کذاب تھے۔

جواب - اسی اشتہار میں جس کا حوالہ معترض نے دیا ہے حضرت اقدس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔" اور اس عبارت سے پہلے اسی اشتہار میں حضرت اقدس نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے۔ "اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ سنۃ اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے"

اب حضرت مرزا صاحب کی عبارات منقولہ بالا سے روز کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ کی موت کے بارہ میں الہام یا وحی کی بنا پر کوئی پیشگوئی نہیں کی تھی ہاں آپ نے دعا ضرور کی تھی۔ پس آپ کے الہام یا وحی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو یہ بات اگر صحیح بھی مان لیجائے۔ تاہم حضرت اقدس پر شرعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ کسی کا عقیدہ نہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی سب دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ بلکہ تمام اہل اسلام کا متفق علیہ عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی اکثر دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ اور بعض دعائیں جو حکمت الٰہیہ کے مغائر اور تقدیر مبرم کے خلاف واقع ہوتی ہیں۔ وہ قبول نہیں ہوتیں۔ دیکھئے! حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لئے طوفان سے بچ جانیکی دعا کی۔ مگر وہ قبول نہیں ہوئی۔ پس اگر مرزا صاحب کی بھی یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو اعتراض کا موقعہ کیا ہے باایں ہمہ ہم دکھلائیں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ دعا بھی جس رنگ میں خدا نے چاہا۔ سنۃ اللہ کے مطابق قبول ہو گئی۔

ناظرین - ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کے دعائیہ اشتہار کو پڑھ کر بآسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی اس دعا کا لب لباب یہ تھا کہ آپ کا مامور من اللہ اور مسیح موعود ہونا دنیا پر ظاہر ہو جائے اور مولوی ثناء اللہ جو سچائی کا دشمن اور حق کا اشد مخالف ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بشرطیکہ

✣ اس فقرہ میں عبد الحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے۔ کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

✣ یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانہ میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کیلئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

✣ یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے اس فقرہ الہامیہ میں عبد الحکیم خان کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤنگا۔ منہ

المشتہر - میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی ۱۶- اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

وہ توبہ نہ کرے۔ مخالفت کی سزا ہے۔ سو یہ اصلی دعا آپ کی قبول ہو گئی۔ جیساکہ آگے چل کر ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ مگر یہ زائد شرط جو دعا کا کوئی اصل جزو نہیں یعنے یہ بات کہ مولوی ثناء اللہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ زائد شرط مصلحت الٰہیہ کے خلاف تھی جیساکہ الہامات حضرت اقدس اور واقعات مابعد سے ظاہر ہے۔

اب حکیم و حمید و قادر مطلق خداوند خدا کی قدرت قابل دید ہے۔ کہ اس نے اپنے برگزیدہ رسول کی عزت قائم رکھنے و صداقت ظاہر کرنے کے لئے ایک طرف تو ثناء اللہ کے دل میں یہ بات ڈالدی کہ اس نے ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہلحدیث میں بجواب اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یہ لکھدیا کہ: "یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی ۲۔ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔"

اور ثناء اللہ کے نائب نے اس جواب کے نیچے ایک نوٹ لکھوادیا۔ جسپر ثناء اللہ نے کوئی جرح نہیں کی۔ وہ نوٹ یہ ہے "آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہتے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سو من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا (پ۱۶ ع۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما (پ۴ ع۹) اور ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ۱ ع۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو بل متعنا ھؤلاء وآباءھم حتی طال علیھم العمر (پ۱۷ ع۴) جن کے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں۔ پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو۔ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوے تو مسیح کرشن اور محمد اور احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت! ذالک مبلغھم من العلم۔"

اب ثناء اللہ کے جواب اور اسکے نائب کے اس نوٹ سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ثناء اللہ نے اس طریق فیصلہ کو جو دعائیہ اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس نے پیش کیا تھا۔ منظور نہیں کیا۔ بلکہ بزعم خود قرآنی معیار کے مطابق اس کو نشکوک بتایا اور پبلک کو یہ جتایا۔ کہ اگر ثناء اللہ مرزا صاحب کی زندگی میں مرجائے۔ تو اس کا اس طرح مرجانا مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔

جب ثناء اللہ اور اس کے نائب نے مرزا صاحب کے جلد اور ثناء اللہ کی زندگی میں فوت ہوجانے کو ان کی سچائی کی دلیل ٹھہرایا اور لمبی عمر پانے کی صورت میں انکو جھوٹا دغاباز مفسد۔ نافرمان بتایا تو خدا تعالیٰ نے اسی رنگ میں ثناء اللہ اور اس کے ہم صفیروں کو ذلیل کرنا پسند فرمایا۔ ثبوت اس کا یہ ہے۔ دوسری طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد بتاریخ ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء یہ وحی نازل فرمائی۔ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون (ترجمہ) قریب ہے۔ میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤنگا پس تم جلدی نہ کرو۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء۔ اس وحی میں نشانات دکھلانے کا تو وعدہ کیا گیا ہے مگر جلدی کی ممانعت کی گئی ہے۔ پس یہ صاف اشارہ اس بات پر کہ ثناء اللہ کیلئے جو عذاب کی موت کی دعا کی گئی ہے وہ میں پوری کردکھلا دونگا مگر ایسی جلدی نہیں جیسی تم نے دعا میں چاہی ہے یعنی تمہاری زندگی میں نہیں۔ اس کی وجہ بھی دوسرے الہام میں بتائی گئی اور وہ یہ ہے۔ کل یوم ھو فی شان۔ (یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں ابتلا بھی درمیان میں ہیں) دیکھو اخبار بدر مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء مگر اس دعا سے جو آپ کی اصل غرض تھی اس کے پورا کرنے کی دوسرے الہامات میں آپ کو بشارت دیگئی اور وہ یہ ہیں۔ لا یھدء بناءک وتقی من ربک کریم۔ تیری بنا توڑی نہ جائے گی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء پھر مخالفوں کے انجام کی نسبت حسب ذیل الہام میں توجہ دلائی۔ ۳۱ اگست ۱۹۰۶ء۔ ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ سینالھم غضب من ربھم۔ ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہنچیگا۔

غرض ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء والے دعائیہ اشتہار کے بعد جب آپکو یہ الہام ہوا۔ کہ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون۔ تو اس الہام سے متنبہ ہوکر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے مقابلہ میں ایک اعلان شائع کیا۔ جو اخبار بدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلان

بار دوم

(من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بآیٰتہ)۔

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کا کلام ان کو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے۔ انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کریں گے۔ آخر ہر ایک فیصلہ کیلئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء و قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے اس وقت میں نمونہ کے طور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں **اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری** اور مولوی عبدالجبار اور عبدالواحد اور عبدالحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار واحافظک خاصۃ۔ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے۔ کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیساکہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنۃ اللہ علی من کذب وحی اللہ جیساکہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ ولعنۃ اللہ علی من افتریٰ علی اللہ۔

اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے۔ کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہیگا بلکہ یہ ذکر ہے۔ کہ والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون۔ پس کامل پیروی کرنیوالے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جن کا علم محض خدا کو ہے بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاوینگے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ہو گی

اب میں دیکھوں گا۔ کہ اس میری تحریر کے مقابل

بغرض تکذیب کہیں قسم کھاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ ہی دعوے کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہونگا اور مجھے بھی خداتعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھے کہ افترا کی کیا جزا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم خاکسار مرزا غلام احمدؑ

اس اعلان کے مضمون سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء پر حسب ایمائے الٰہی قائم نہیں رہے اور اسی لئے آپنے اس اعلان میں تحریر فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے پس اب انصافاً کسی معترض کو یہ حق حاصل نہیں ہو سکتا کہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کی بناء پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعتراض کا نشانہ بنائے ظاہر ہے کہ اگر حضرت اقدس اوسی طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ پر قائم رہتے تو پھر اوس کے چند روز بعد ہی دوسرا طریق فیصلہ جس میں مولوی ثناء اللہ کو بالخصوص اور سب سے پہلے مخاطب کیا ہے کیوں پیش کرتے۔

پھر ایک اور لطیف و نازک بات جو اس دوسرے طریق فیصلہ مندرجہ اعلان مطبوعہ ۲۶؍جون ۱۹۰۷ء سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپنے اس اعلان میں یہ تو تحریر فرمایا کہ میں وحی الٰہی کے مطابق طاعون سے محفوظ رکھا گیا ہوں۔ ثناء اللہ وغیرہ جو اسکو وحی الٰہی نہیں سمجھتے اگر قسم کھا کر یہ کہیں کہ یہ انسانی افترا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے گا اس اعلان میں یہ نہیں لکھا کہ ثناء اللہ وغیرہ اگر قسم کھا کر یہ کہیں کہ یہ وحی الٰہی نہیں انسانی افترا ہے تو وہ میری زندگی میں ہی طاعون کی موت سے مر جائیں گے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آپنے شرط مندرجہ اشتہار ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء یعنی اس امر سے کہ ثناء اللہ میری زندگی میں ہی عذاب کی موت سے ہلاک ہو جائیگا رجوع کر لیا تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ اس نوٹ کے مضمون پر جو ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث میں چھپا تھا یعنی اس بات پر کہ خداتعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ قائم رہا۔ ... حضرت اقدس مرزا صاحب کی موت اور ثناء اللہ کے زندہ رہنے سے ثابت ہوگیا کہ ثناء اللہ اپنے اقرار کے مطابق آپ ہی جھوٹا۔ دغاباز مفسد اور نافرمان ہے اب ثناء اللہ کو چاہیئے کہ اس مصرعہ کو ورد زبان کرے ؎

میں الزام اونکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

اس مضمون کے ختم ہونے سے پیشتر اخبار بدر ۱۱ جون ۱۹۰۸ء بھی میرے پاس پہنچ گیا۔ اخبار مذکور میں اخویم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر نے بھی معترضین کے اعتراضات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں لہٰذا مناسب مقام سمجھ کر بقیہ اعتراضات اور اون کے جوابات اخبار مذکور سے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں

اعتراض نمبر ۵ مرزا صاحب کی پیشگوئی حقیقۃ الوحی میں لکھی ہے کہ میری عمر اسی سال سے چار پانچ برس کم یا چار پانچ برس زیادہ ہوگی مگر مرزا صاحب نے صرف ۶۹ برس کی عمر پائی اس لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

جواب۔ حضرت اقدسؑ کی عمر وحی الٰہی کے مطابق ۷۵ سال کی ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں انہوں نے غلطی ہوئی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تھے خود میں نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس وقت بچوں کی عمریں لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ کبھی آپنے اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جاویں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں آپنے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بھی لکھا ہے جسکی رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جو دعوے کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۸۹۲ء میں شائع ہوا تھا اس میں آپنے اپنی عمر چھپن سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۰ سال ہوتی ہے لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ اونہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹ اور ۴۰ یہ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں سے اور آٹھ سال اس صدی کے کل ۵+۶۰+۸ = ۷۳ سال ہوئے۔ اس میں دو سال قمری حساب کے بڑھائے جائیں تو ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ۷۵ یا ۷۴ سال بہرحال اسی کے قریب اور مطابق وحی الٰہی ہے لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسی کے قریب ہی ہوئی ہوتی تب بھی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیت اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا سمجھا جاتا۔ یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت۔

اعتراض نمبر ۶ مرزا صاحب نے اپنی وفات سے چند مہینے پہلے پیشگوئی کی تھی۔ کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ یہ پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی۔

جواب۔ حضرت اقدس اس کی بابت خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ مدت ہوئی کہ آپ کو ایک الہام ہوا تھا کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا۔ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے ایسا ہی اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

اب ناظرین باتمکین خود بنظر انصاف ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق مخالفین نے جو چند اعتراضات حضور کو رسوا کرنیکی نیت سے شائع کئے تھے وہ تحقیق کے بعد بالکل غلط اور بے بنیاد ثابت ہوئے پس ان اعتراضات سے حضرت اقدسؑ کی ذات ملکی صفات پر کوئی نقص عائد نہ ہو سکا۔ ہاں آپکے الہامات مطہرک من الذین کفروا اور لا یبقی لک من المخزیات شیئاً وغیرہ اور پورے ہوگئے۔ سچ ہے ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است

اب مخالفین کو چاہیئے۔ کہ ذرا دل میں شرمائیں اور انصاف سے کام لیں کہ علیم و خبیر خداوند تعالیٰ نے اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کو قبل از وقت کس قدر و صریح غیبی باتوں سے اطلاع بخشی تھی اور آیۃ کریمہ فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول پر نظر ڈال کر مسیح موعودؑ کو رسول اللہ و نبی اللہ مان لیں ورنہ تعجب یاد رکھیں۔ کہ وہ اپنی مونہہ کی پھونکوں سے الٰہی نور کو بجھا نہیں سکتے اور اون کے تعصب و عناد کے گرد سچائی کے چمکتے ہوئے سورج پر خاک نہیں ڈال سکتی۔ ؎

صادقان را نور حق تابد مدام
کاذبان مُردند و شد ترکی تمام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اپنے دل سے یہ خیال وسوسے نکال ڈالیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات سے یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جائیگا۔ وہ خوب سمجھ لیں کہ یہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے اس لئے کسی کی وفات سے اس سلسلہ کا کچھ نہیں بگڑتا وہی حی و قیوم خدا جس نے مسیح موعود کو یہ سلسلہ قائم کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا اسی نے حضرت مسیح موعودؑ سے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور جو یہ ہے۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔

پس وہی سچا اور قادر توانا حی و قیوم خدا اس سلسلہ کا محافظ ہے اور اسی کی نصرت و تائید سے اندھی دنیا بھی دیکھ لیگی کہ احمدی لوگ بفضلہ تعالیٰ منکرین و مخالفین سلسلہ احمدیہ پر کس قدر جلد اور پھر قیامت تک کے لئے حیرت انگیز و معجزانہ طریق پر دائمی غلبہ حاصل کرتے ہیں جسکی ابتدا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تاریخ خلافت راشدہ سے ہو چکی ہے۔ اے خدا تو ہماری عاجزانہ دعائیں سن لے اور ہم پر رحمت کی نظر ڈال اور ہمیں وہ کرشمہ قدرت دکھلا جس کے دکھلانے کا تو نے اپنے مقدس رسول سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللّٰھم آمین۔

القمر

خاکسار سید صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

المجدد کی نسبت ہم نے ۹ جولائی کے پرچہ میں ایک نوٹ لکھا تھا۔ وہ تلخ گھونٹ شیر مادر کی طرح ہضم ہو گیا۔ اب کے المجدد نے پھر ہمیں کچھ لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ المجدد کا نام ہی ہماری مخالفت میں اس کی تردید کے لئے کافی ہے کیونکہ اس کی بنار اس بات پر ہے کہ ایک مجدد تیرہویں صدی میں ہوا پس ہمارا سوال یہ ہے کہ جب حسب پیشگوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے اور اسی بنار پر حضرت شیخ احمد سرہندی کا دعوےٰ تجدید تھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ چودہویں صدی خالی جائے۔ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب ہم کسی شریف و متین نقشبندی سے چاہتے ہیں۔

اس المجدد میں کچھ تو حضرت شیخ احمد کی سوانح عمری ہے۔ مجدد صاحب کے مناسب فضائل سے ایک منا .... تک تو اصولاً ہمیں اتفاق ہے مگر جس طرز میں یہ حالات لکھے جا رہے ہیں وہ نہایت قابل اعتراض ہے۔ ابوالفضل کے ساتھ مناظرہ جو دکھایا گیا۔ اس میں مجدد صاحب کا ضعف ثابت ہے۔ حدیث مصافحہ بھی عجیب ہے۔ جس کا واسطہ جنّوں کے ذریعہ ملایا گیا ہے، پھر صداقت اسلام پر ایک مضمون ہے جس میں بعض احادیث کو حضرت امام ابو حنیفہ پر منطبق کرنے کی بے سُود کوشش کی گئی ہے۔ نعمان بن ثابت کا زمانہ ایسا نہ تھا جب ایمان ثریا پر چلا گیا۔ پس لنالہ رجل من ابناء فارس کی حدیث خواہ مخواہ ان پر چسپاں کرنا ٹھیک نہیں اگر نعمان بن ثابت کے بارہ حروف ان کے امام اعظم ہونے کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔ مرزا غلام احمد کے مسیح۔ مہدی۔ کرشن ہونے کے ثبوت میں ان کے بارہ حروف تسلیم نہ کئے جاویں۔ میرے دوستو! یہ شاعرانہ تخیلات مذہبی امور میں قابل استدلال نہیں۔

جب ایڈیٹر المجدد نے چشتیوں کی ایک کتاب پر اعتراض کیا کہ اس میں تصویریں ہیں تو ہم نے ایک چھوٹا سا نوٹ لکھا تھا کہ پہلے اپنے دلوں کے بتوں کو نکالو۔ جو تصور شیخ کے ذریعہ مشرب فی قلوبھم کے مصداق بن رہے ہیں ایڈیٹر ایک لمبا چوڑا بے سر و پا مضمون چھپا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس شخص کو کیا ہو گیا کہ از راہ ناشناسی ہمیں بار بار تصویر پرست کہتے ہو مگر کیا اس کا ثبوت دے سکتے ہو؟ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تصویر محض لیے کہ قیافہ شناسوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ حلیہ ان لوگوں پر جو یہاں آنے میں موانع رکھتے ہیں ظاہر کرنے کے لئے کھچوائی گئی تھی۔ ہر شخص کے دل میں اپنے محسن کے دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے یہ بات خود تمہاری فطرت سے ثابت ہے۔ کہ کئی مسلمان زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشتاق ہیں پس جب ایک سامان موجود تھا اور اس سے ہم نے ایک دینی خدمت لے لی خصوصاً اس صورت میں کہ تصویر کی حرمت لذاتہ نہیں بلکہ لغیرہ ہے تو اس میں کیا قیامت آگئی۔ ہر ایک احمدی کے پاس میرے آقا کی تصویر ہرگز نہیں اس کی کوئی تعظیم نہیں کرتا۔ کوئی اُسے سجدہ نہیں کرتا۔ کوئی اُس کا تصور تم لوگوں کی طرح اپنے دل میں نہیں لٹکاتا۔ یہ بیان سچا بیان ہے ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

میں تمہیں ایک واقعہ سناؤں۔ ایک دفعہ کارڈوں پر کسی نے حضور کی تصویر چھپوا دی آپ نے سُنا کہ بعض احمدیوں نے ایسے کارڈ منگوائے ہیں۔ آپ نے اُن کے جلانے کا ارشاد دیا جس کی فوراً تعمیل ہوئی۔ روپیہ پر تصویر کا ہونا اور کل نقشبندیوں کا اسے اپنے پاس رکھنا روز روشن کی طرح ظاہر ہے اس کے ڈیفنس میں یہ دلیل کہ ضرورت ہے ہمارے طرز عمل کے لئے بھی دلیل بن سکتی ہے کیونکہ ہم میں سے اگر کسی کے پاس تصویر ہے تو ضرورت کے لئے ہے تم روپیہ پیسہ کے لئے ضرورت بیان کرتے ہو اور ایک دفعہ بھی یہ نہیں بتلا سکتے کہ کسی نے تم میں سے گورنمنٹ میں عرضی دی ہو کہ یہ ہمارے مذہب کے خلاف بات ہے ہمارے لئے اور قسم کا سکہ ہو۔ تاکہ کم از کم یہ تو ثابت ہو جاتا۔ کہ تم لوگ مجبوری سے اسے رکھتے ہو۔

ایک طرف تو واذکروا اسم ربک اور ہر قسم آیات سے ذکر اللہ کا ثبوت دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے

کہ صوفیائے کرام کے نزدیک ذکر تنہا بے واسطہ اور فنا فی الشیخ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ گویا اللہ تعالیٰ کا حکم لعداس کی تعمیل بالکل عبث ہے جب تک اس میں تصور و فنا فی الشیخ کا عمل نہ ہو۔ ...... پھر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ذکر اللہ کی تمہارے دلوں میں بھی وقعت نہیں کیونکہ وہ تو بغیر تصور شیخ عبث محض ہے یعنی جو کچھ ہے وہ واسطہ اور تصور ہے۔

نقشبندیو! اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں فہم سلیم دے تاکم از کم قرآن کی صریح مخالفت سے بچ جاؤ۔ کاش! تم لا الہ الا اللہ کے معنے سمجھتے اور یہ خیال کرتے۔ کہ صوفیاء کے نزدیک تو غیر اللہ کا خیال بھی ایک بُت ہے اور اس لا الہ میں اس کی نفی ہی مقصود ہے مگر تم ہو کہ زبان پر لا الہ الا اللہ ہے اور دل میں اپنے پیر کا بُت۔ بُت پرستوں سے جا کر پوچھو وہ ہرگز نہیں کہتے کہ یہ جدبے روح ہمیں کچھ نفع ضرر پہنچا سکتا ہے بلکہ وہ بھی تمہاری طرح یہی کہتے ہیں۔ کہ ابتدا میں سالک کی نظر مرئیات اور محسوسات پر منحصر ہوتی ہے اور مولیٰ کریم کی ذات سے بُعد ہوتا ہے اس لئے پہلے محبت شیخ سے پیدا ہوتی ہے من حیث انہ مظھر لفیوضاتہ سبحانہ محسوس بالحواس الظاھرۃ واللہ سبحانہ غیر محسوس۔ بڑے بڑے برہمنوں سے پوچھو یہی کہتے ہیں کہ یہ کل مبتدی لوگوں کے لئے ...... صرف تصور کو جمانے خیال کو یکسو کرنے کے لئے ہے اس کے بعد یہ پردہ اُٹھ جاتا ہے اور اس مورتی میں محبوب لم یزلی کی مورتی نظر آتی ہے بنی اسرائیل نے بھی اسی خیال باطل کی

بلد پر اجل لنا الہا کہا تھا۔ ہاں میں بڑے دعویٰ سے کہتا ہوں کہ شیخ کا تصور بڑے جد و جہد سے پکایا جاتا ہے اور اکثر تمہارے سلسلہ کے یہی تعلیم دیتے ہیں اب اگر تکلیف کے ساتھ صورت حاضر کرنے کی تعلیم دینی ناقص شیخوں کا کام ہے تو اس کا الزام تمہارے سر پر ہی ہے۔ وہ جو بقول تمہارے تصرف کا منصب رکھتے ہیں وہ زیادہ ملزم ہیں کہ بجائے الٰہی محبت کے اپنی محبت میں ڈالتے ہیں اور اپنا تصور یا تصویر اس دل میں جو اللہ کا گھر ہے رکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ میں تو ایسے لوگوں کو والذین امنوا اشد حباً للہ کا مخالف سمجھتا ہوں۔ اگر کسی کا تصور اور اس کی تصویر کا پکانا روحانیات کی پہلی منزل میں ضروری ہوتا تو قرآن مجید میں بھی یہ حکم ہوتا کہ اے لوگو! رسول کی تصویر دل میں پکاؤ مگر وہاں تو لکھا ہے۔ فاتبعونی۔ یعنے میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ یہ نہیں کہ میری تصویر پکاؤ۔ الحمد للہ کہ صحابہ کرام اس غلطی میں نہیں پڑے ورنہ وہ بھی اگر یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا کے یہی معنے سمجھتے کہ اے مومنو! شیخ کا تصور پکاؤ تو پھر جہاد فی سبیل اللہ کوئی نہ کرتا سب مسجدوں میں گھونگٹ ڈال کر بیٹھ جاتے اور الا اللہ الا اللہ کرتے۔ استلاج قلب کے مرض میں گرفتار ہو کر دائم المریض بن جاتے دماغ میں خلل آ جاتا اور اس استلاج کو قلب کا جاری ہونا تصور کرنے لگ جاتے تو پھر اسلام کا خاتمہ تھا۔

بندۂ خدا یہ رابطوا کے معنے رابطہ (تصور شیخ) کہاں سے نکالے۔ لا تبطوا اور رابطوا میں فرق نہیں کر سکتے اور پھر اس رابطہ کے لئے شیخ کہاں سے نکالا۔ جلالین ہی دیکھ لیتے اس میں بھی اس کے معنے اقیموا علی الجہاد لکھے ہیں بارہ تیرہ سو برس تک تو یہی معنے ہوتے چلے آئے ہیں مگر اب ایک شخص چودہویں صدی میں پیدا ہوا جو اس آیت میں رابطوا کے معنے تصور شیخ کرتا ہے۔ کسی تفسیر سلف میں خواجہ نقشبند سے پہلے یہ معنے دکھائے ہوتے۔ رابطوا کی تفسیر خود قرآن مجید کرتا ہے۔ من رباط الخیل ترہبون بہ۔ الایۃ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تصور شیخ کو تم خود بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ اس لئے اس تصور کو تم محبت راسخہ اور دوسرے الفاظ میں چھپانا چاہتے ہو اور چونکہ اصل مقصود تصور ہے اس لئے وہ چھپ نہیں سکا۔ ایک جگہ لکھا ہے کیا رابطہ اور تصور شیخ اور کیا بت پرستی اس سے ظاہر ہے کہ رابطہ و تصور شیخ آپ کے نزدیک ایک ہی ہے یا کم از کم لازم ملزوم۔ پھر خود تمہارے طرز عمل سے ثابت ہے کہ ذکر کے ساتھ تصور شیخ ضرور رکھتے ہو۔ محمد عظیم ہمیں بار بار لکھتے ہیں کہ ان باتوں کی کیفیت کرشن کے سیوکوں کے فہم سے بالاتر ہے۔ شاید اسے معلوم نہیں کہ ہم تو تمہارے گھر کے بھیدی ہیں نقشبندیت نے ہمارے گھر میں پرورش پائی ہے۔ میرے اباؤں نے خود اس مسمریزی فن کو سیکھا بھی لوگوں کو نقشبندیہ خاندان کی من گھڑت انتہائی منازل پر پہنچایا۔ اور ان کو وہ سب طلسمات دکھائے جو دکھائے جاتے ہیں اور اس بات کے گواہ موجود ہیں۔ جو اس فیضان کے قائل ہیں مگر آخر جا کر الحمد للہ کہ ان پر بھی کھل گیا کہ یہ طریقہ سنت نبویہ سے بعید ہے۔ اثر ہوتا ہے کچھ نظر بھی آتا ہے۔ مگر اس تمام کرشمے کا راز قلب کی یکسوی اور تخیلات میں۔ اعاذنا اللہ منہا۔

اس سے آگے جماعت علی شاہ کی شان میں ایک قصیدہ ہے۔ جس کے دو شعر علماء کرام کے ملاحظہ طلب ہیں ؎

ہوا پابند شریعت وہ تری بیعت میں
دیکھ کر تجھ کو انا الحق نہ کہتا منصور
رب ارنی کی نہ موسیٰ کو بھی ہوتی خواہش
دیکھ لیتا وہ اگر سرمۂ چشم مسرور

ایک اُمتی کی شان کو بڑھا اس سے کہ اللہ اس کی نسبت شہادت دے منظور ہے۔ بڑھاتے بڑھاتے حضرت موسیٰ سے بھی آگے لے گیا اگر کفر نہیں تو پھر جہان میں کوئی کفر نہیں وہ موسیٰ جس کے ذکر سے قرآن مجید کا اکثر حصہ پر ہے۔ جو صاحب شریعت ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ قربنٰہ نجیا فرماتا ہے وہ اگر جماعت علی کی آنکھ کا سرمہ دیکھ لیتا تو رب ارنی نہ کہتا گویا سرمہ۔ کالا سرمہ۔ اس نور السموات والارض رب العالمین سے جس نے جماعت علی کی آنکھ پیدا کی۔ زیادہ اچھا ہے تعالیٰ شانہ عن ذلک۔ استغفر اللہ۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اے اسلام کیا تو جہان سے رخصت ہو گیا۔ اے علماء کرام کیا تم سب ہی مر گئے۔ کوئی تم میں سے نہیں جس کے پہلو میں دل۔ اور دل میں نور ایمان اور اس نور میں غیرت کی چمک ہو۔ اے آسمان تو کیوں ٹوٹ نہیں پڑتا اور اے زمین تو کیوں نہیں پھٹ جاتی کہ تیرے منہ پر احسن الخالقین کے حضور میں ایسے کفر بکے جا رہے ہیں

تازیانہ نقشبندی کے نام سے ایک اور مضمون شروع ہوتا ہے۔ جس میں اس شخص کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ جس کا نام تین چار سطروں میں گھرا ہوا ہے المحدیث نے سچ لکھا ہے۔ کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبد القادر جیلانی اور حضرت نقشبند صاحب [illegible] رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے لئے بھی کوئی [illegible] نہیں چھوڑتا۔ [illegible] کی مثال یہاں پر صادق آتی ہے ہم اس شخص سے جس کی طرف یہ پیشگوئی منسوب کی جاتی ہے پوچھتے ہیں کہ وہ خود مرد میدان بن کر نکلے اور حلفیہ بیان دے۔

(۱) کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس بارہ میں کوئی اطلاع ملی تھی۔ (۲) کیا آپ نے بادشاہی مسجد میں کہا کہ مرزا ہلاک ہو جائیگا اور کیا کسی الہام یا وحی کی بنا پر تھا یا نہیں تُک چلائی تھی (۳) کیا ۲۵-۲۶ کی درمیانی رات کو واقعی آپ نے صبح مرزا صاحب کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا یہ جو اس المحدیث میں اور شگوفہ چھوڑا گیا ہے کہ ۲۵ و ۲۶ مئی کی درمیانی رات میں کہا کہ ۲۴ گھنٹے میں کیا ہوتا ہے۔ یہ فقرہ ایک معمولی فقرہ ہے۔

تاہم میں خود بنفسہ شہادت دیتا ہوں کہ یہ ہرگز نہیں کہا گیا تھا۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی ہمارے مخالف بھی یہی کہتے ہیں کہ جماعت علی نے کہا کہ ۲۴ گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ اسے برخلاف اس کے ۲۴ گھنٹے تک زندہ رہنے کا یقین تھا۔

چونکہ حریت میری فطرت میں داخل ہے اس لئے ہر [illegible] بات کے سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہوں۔ میں اس اکھاڑے میں جو مسیح منزل کے سامنے ہر شام کو لگتا تھا۔ قریباً روز جاتا رہا اور میں نے اول سے آخر تک ان سب کی تقریروں کو سنا ہے جماعت علی شاہ کے کلام سننے کا میں مشتاق تھا۔ میرا اس پر حسن ظن تھا وہ اٹھا اور اٹھتے ہی حضرت صاحب کو گالی دی۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ اس شخص میں روحانیت ہرگز نہیں کہ وہ کسی کو برا کہیں۔ انہی صوفیا میں سے وہ گندے ہیں جو اپنے تئیں کتے سے بدتر کہتے۔ مگر ایک صوفی ہونے کا دم بھرنے والا ہے جو ایک جماعت کو اپنی آنکھوں کے سامنے حسب سنت نبویہ شام کے وقت سربسجود دیکھتا ہے اور پھر انہیں ملعون کہتا ہے کیا یہ طریق۔ طریق صلحاء تھا شیوہ اتقیا تھا۔ کاش اسے معلوم ہوتا کہ جس پر لعنت ڈالی جائے اگر وہ اس کا مستحق نہیں تو وہ لعنت خود لعنت بھیجنے والے پر عود کرتی ہے اس شخص کو ملعون کہنا جس نے اپنی زندگی خاتم النبیین سید المعصومین کے نام پر قربان کر دی جس نے مسلمانوں کی ایک عظیم الشان کثیر التعداد جماعت اس مبارک نام پر درود بھیجنے والی چھوڑ گیا ہو اس کی نسبت یہ کفر کا لفظ بولنا۔ تکاد السموات یتفطرن

منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا۔ اگر پیشگوئی ہونی پیشگوئی ہوتی تو اس کے دوسرے روز شائع کرتے نہ یہ کہ ... کے المبتدئین۔ تین ماہ بعد جنگ کے بعد یاد آئیں۔ پیغام صلح کی نسبت بھی کچھ لکھا ہے۔ مگر وہ ایسا مواد از ... ذیلات سے لبریز ہے۔ کہ اس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ جس پولیٹیکل شورش کی طرف تم اشارہ کر رہے ہو اس کی تردید بھی لیکچر میں موجود ہے۔ مضمون ختم ہونے پر انشاء اللہ مفصل لکھا جائیگا۔ فی الحال تم جو زہر اگلنا چاہتے ہو۔ اگل لو۔ محمد ظہور الدین اکمل۔

پیغام صلح بار ثانی اور اسکی اشاعت

پیغام صلح پہلی دفعہ دو ہزار چھپ کر ہفتہ عشرہ میں ختم ہو گیا۔ اب دوسری دفعہ اس کی دس ہزار اردو اور تین ہزار انگریزی کاپی چھاپی گئی ہے۔ ایسا ہی اس کا بنگالی اور ہندی ترجمہ صوبہ بہار میں کرایا جا رہا ہے۔ جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا میں ان احباب کا دل سے مشکور ہوں۔ جنہوں نے فرداً فرداً پیغام صلح کی متعدد کاپیاں اس کی اصلی لاگت پر مجھ سے روپیہ روپیہ دو دو روپیہ کی منگوا کر اپنے اپنے سرکل میں اسے تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ مجھے یہ طریق نہایت ہی مفید اور کارآمد نظر آتا ہے۔ ایک تو بہت تھوڑی سی رقم سے کثیر التعداد کتاب چھپ جاتی ہے پھر اگر یہاں سے بلا قیمت اسے بھیجا جاوے تو ایک تو ہم کو پورا پورا علم اس بات کا ہونا مشکل ہے کہ کس دوسرے شہر میں اس قیمتی تصنیف کے دیکھنے کا اہل کون ہے دوسرے اگر اسے یہاں سے بلا طلب بھیجا جاوے تو بسا اوقات جس کو یہ کتاب بلا قیمت بھیجی جاتی ہے اس کی نگاہ میں اس کی وقعت بہت ہی کم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری خرچ محصولڈاک کا ہے جس سے ہم بہت ہی آسانی سے طریق مجوزہ کے ذریعہ سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ ایک دوست ایک دو روپیہ کی لاگت کی کتابیں بلا تکلیف منگوا کر بطور تحفہ اپنے شہر کے ان ہندو احباب کو تقسیم کر سکتا ہے جو اس کے علم میں اس کے اہل ہوں گے اس طرح نہ صرف محصولڈاک سے ہی نجات ہو گی بلکہ یہ کتاب اس کے مستحق اور اہل کو بھی پہونچیگی۔ وہ اس کو بطور تحفہ قبول کر کے نہ صرف مشکور ہی ہوگا۔ بلکہ اس کو اس توجہ اور شوق سے پڑھیگا جو بصورت دیگر بذریعہ ڈاک مفت کتاب مل جانے میں ممکن نہیں۔

ہمارے احباب نے پورے طور پر ابھی اس طریق پر توجہ نہیں کی کل جماعت احمدیہ میں سے صرف ایک صد خط بمشکل آیا ہوگا جس میں میرے دوستوں نے اس طریق کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ ورنہ وہ اس قدر لاپرواہی نہ دکھلاتے۔ گویا دس ہزار کتاب میں سے قریباً ڈیڑھ ہزار کاپی کی خریداری یا اشاعت کا سامان قوم نے مہیا کیا ہے۔ چونکہ اب اس کی اشاعت کا وقت بہت ہی قریب آگیا ہے اس لئے میں اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو اگر وہ اپنی ضروریات زندگی اور قومی چندوں کے دینے کے بعد ایک آدھ روپیہ بچا سکیں۔ تو ضرور ایک آدھ یا زیادہ روپیہ کی اس کتاب کو مجھ سے منگوا کر اپنے اپنے ہندو احباب میں تقسیم کریں۔ کیونکہ یہ کسی صورت میں منظور نہیں کہ قومی چندہ میں کسی طرح کمی واقعہ ہو۔ اور اگر وہ یہ نہیں کر سکتے تو پھر اس قدر تکلیف تو ضرور گوارا کریں کہ مجھ سے وہ متعدد کاپیاں مفت ہی منگوا کر اپنے شہر کے ہندو اہل الرائے میں تقسیم کر دیں اور محصولڈاک کی خفیف رقم اپنے ذمہ ڈال لیں۔ اور جب وہ مجھ سے کتابیں طلب کریں تو محصولڈاک کے لئے ٹکٹ ضرور ہی بند کر دیں۔

اس وقت انگریزی پیغام صلح چھپکر تقسیم ہو رہا ہے اردو کے شائع ہونے میں ابھی ہفتہ عشرہ باقی ہے۔ پیغام صلح تو چھپ چکا ہے لیکن اس کے ہمراہ جو کتاب شائع ہونے کو ہے۔ وہ ابھی زیر طبع ہے۔ اس دوسری کتاب کا نام کرشن اوتار ہے جس کا پہلا حصہ اب شائع کیا جاویگا اس میں علاوہ اور امور کے ایک لطیف اور حکیمانہ بحث مسئلہ تناسخ پر کی گئی ہے اور اس اعتراض کا جواب فلسفیانہ طور پر دیا گیا ہے جو آریہ لوگوں نے حضرت اقدس کے دعوی کرشن پر کیا ہے کہ آپ اس دعوے کے کرنے میں تناسخ کے قائل ہیں۔ کرشن اوتار پیغام صلح کے بعد اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے۔ جس نے ہندو مسلمانوں کی مذہبی اختلاف مٹا کر ملک کو حقیقی چشمہ روحانی پلانے کی کوشش کی ہے اس کے حصہ اول میں جواب زیر طبع ہے اوس حقیقت کو شری مید بھگوت گیتا کے حوالجات سے کھولا گیا ہے جس کے ماتحت سری مہاراج کرشن جی علیہ الصلوۃ والسلام وقتاً فوقتاً زمانہ میں ظہور فرماتے ہیں یہ کتاب نہایت ہی محبت اور پریم سے لکھی گئی اور امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالی اس ملک اور قوم کیلئے مفید ثابت کریگا۔ اس کے ابتدائی حصہ میں وید اور اوس کے مختص بہ زمان و مکان الہامی ہونے پر بحث کی گئی ہے اور ملک کو دکھلایا گیا ہے کہ کیوں قرآن کریم کل دنیا کے لئے ہے۔ اور وید کے ساتھ کیوں اس ملک کو قبول کر لینا چاہیئے۔ اگرچہ اس کا حجم پیغام صلح سے تین ڈھائی گنا ہوگا اور اس کے لکھنے میں بہت ہی محنت برداشت کرنی پڑی ہے لیکن یہ بھی ہے

سر بسر منت نذر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا

جن احمدی احباب نے مذکورہ بالا طریق اشاعت کی طرف توجہ نہ کی امید ہے کہ کرشن اوتار کو دیکھ کر بہت جلد اس طرف توجہ کریں گے۔

خواجہ کمال الدین وکیل بی۔اے چیفکورٹ پنجاب
احمدیہ بلڈنگ عزیز منزل نولکھا لاہور۔ ۱۳ اگست ۱۹۱۰ء

نوٹ۔ جو ہندو صاحبان نصف آنہ کا ٹکٹ مجھے بھیجینگے اون کو مفت پیغام صلح اردو یا انگریزی گھر میں پہونچ جائیگا

تاریخہائے وفات

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چند تاریخہائے وفات جناب حضرت اقدس ؑ ارسال خدمت ہیں جو کسی دیگر متوفی پر ہرگز چسپاں نہیں ہو سکتی ہیں درج اخبار فرماویں شاید کسی طالب حق کیلئے مفید ہو سکیں۔ والسلام

(۱) عیسی محمدی بموجب وعدہ حق از زمین متوفی و مرفوع الی اللہ شد ۱۹۰۸ء

(۲) میرزا غلام احمد قادیانی (عیسی محمدی) زندہ جاوید ہیں ۱۹۰۸ء

(۳) عیسی متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است ۱۹۰۸ء

(۴) عیسی زمان حسب وعدہ الہی متوفی و مرفوع الی اللہ شد ۱۹۰۸ء

(۵) مرزا غلام احمد فردوس مکانی ہیں ۱۹۰۸ء

راقم غلام حسین پٹواری حضرت کیلیانوالہ (گجرانوالہ)

ضرورت ناطہ

مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے۔ جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔

جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از مڈل پاس۔ برسر روزگار۔ قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان اور غازیخان خاص کر تھل۔ ذیل۔ ڈیرہ ہر دو۔ سنگھڑ۔ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر۔ مظفرگڑھ ضلع خاص اور ساوان۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ع۔ معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

"میرا بھائی غور سے سنے"

(کیونکہ وہ پڑھ نہیں سکتا)

واضح ہو کہ میرے حقیقی بھائی محمد رمضان نے ایک کتاب شائع کی جس کا نام زمانہ مہدی رکھا۔ اس کتاب میں مصنف نے بد تہذیب اور ہتک آمیز اور توہین وہ کلمات حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں استعمال کئے ہیں اور چند حدیثیں بھی لکھی ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ میرا بھائی محض جاہل ہے۔ اردو بھی پڑھ نہیں سکتا۔ عربی فارسی تو الگ رہی۔ اس کی کتاب کے نکلنے پر میں نے مورکھ سیدھ رسالہ میں اس کو یک صد روپیہ کا انعامی اشتہار دیا تا کہ جو جو حدیثیں اس نے لکھی ہیں۔ ان کے معنے تو بجائے خود رہے عبارت ہی صاف پڑھ سکتا ہے۔ اگر نہیں پڑھ سکتا ہے تو انہی حدیثوں میں سے ایک حدیث ہی جو لنبی ہم کہیں گے۔ دو منصف عالموں کے روبرو صاف اور صحیح پڑھ سکے اور وہ دونوں منصف عالم اس کی صحت خوانی کی شہادت دے دیں تو ہم ایک سو روپیہ انعام منصفان مذکور کو دینے کے لئے تیار ہیں اور ایک مہینہ تک اس کو مہلت ہے۔ بعد ایک ماہ کے بصورت عدم جواب دہی اس سوال یا شہرا لٹ کے ہم اس سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدی میں سچے دل سے داخل ہو کر بیعت خلیفۃ المسیح کی اختیار کرے ورنہ ایک سو روپیہ بیت المال سلسلہ احمدیہ میں داخل کرے۔ اب ایک ماہ بیتنے کو ہے ... [illegible] سے اس جوائی بیتنے کو گئیت تک گذر لیا۔ اور اس نے اتنا بھی کسی آدمی کو نہیں کہا کہ لو میں ایک حدیث پڑھتا ہوں یا کوئی تحریر میرے لئے روانہ کرتا جس پر صرف یہ لکھا ہوا ہوتا۔ کہ میں ایک حدیث جو تم کہو پڑھنے کو تیار ہوں۔ تم یک صد روپیہ سیدان میں لے آؤ۔ اس کا میدان میں آنا تو درکنار بلکہ اس بیچارے نے یہاں تک بھی کی۔ وہ جانتا تھا۔ کہ میں محض جاہل ہوں۔ اب اس کو چاہیئے کہ یکصد روپیہ بیت المال احمدیہ میں داخل کر دے یا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی بیعت اختیار کرے اور اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی بھی پوری نہ کریگا۔ تو یاد رکھے کہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے بہتر تو یہ ہے کہ توبہ کرے اب بھی وقت ہے ورنہ وہ وقت آتا ہے کہ جو حال حق کے مخالفوں کا ہوتا ہے اس کا بھی ہو۔

والسلام

خاکسار مستری احمد دین از بھیرہ

"زہرہ" سے دو چار باتیں

چار بجے سے کچھ پہلے میری آنکھ کھلی تو یکدم میری نظر اس روشن ستارے کی طرف پڑی جو آجکل افق مشرق پر عروس فلک کی زینت بن رہا ہے بارش ہو چکی تھی مطلع صاف تھا اس لئے اس کا نکھرا ہوا رنگ کچھ عجیب دلآویز تھا۔ آشفتہ مزاج اکمل کا دل بے اختیار ہو گیا اس وقت شاعرانہ ترنگ میں جو کچھ کہہ گیا وہ یہ ہے۔ ایسی حالتیں جو کچھ میں کہہ جاؤں اس کی اصلاح نہیں کیا کرتا۔

الماس کا یہ ٹکڑا۔ کیسا چمک رہا ہے
ماتھے پہ آسمان کے جھومر لٹک رہا ہے

آنکھوں میں میری آ جا او دور رہنے والے
کیا سن رہا ہے جو کچھ کہتے ہیں کہنے والے

کیوں دور دور ہم سے پھرتا ہے نور والے
ہم تو ہی میں ترے مشتاق طرز والے

اے صبح کے ستارے پیارا روشنی ہے تیری
کیا شکل پیاری پیاری [illegible]

یہ صبح صبح [illegible] میں [illegible]
یہ دوڑ دھوپ تیری ہے اس فضا میں [illegible]

[illegible] تو جو [illegible] ہے
کس کا پیام لایا [illegible] خبر رساں ہے

میں خوب جانتا ہوں جس کا پیام بر ہے
جس مہربان کی خاطر بیداری [illegible]

اس [illegible] اب وہ [illegible] ظہور ہمارا [illegible]
پھیلیگا کوئی دم میں دنیا پہ نور صادق

ہو جائیگا اُجالا نکلیگا شاہ خاور
پہونچیگا فیض اس کا افلاک سے زمیں پر

میرا ہی ایک صادق رہتا ہے آسماں پر
قربان میری جاں ہو اس پیارے دلستاں پر

وہ نیر رسالت وہ آفتاب قدرت
پھیلی ہے اک جہاں میں جس کی ضیا و شہرت

جو نور ہے خدا کا جو طور ہے خدا کا
فرزند مصطفیٰ کا ہادی رہ ہدیٰ کا

خاک قدم سے جسکی انوار حق ہویدا
اک اک ادا سے جس کی شان خدا ہویدا

میرے عزیز تارے اس کی خبر سنانا
اس نیر جہاں کے حالات کچھ بتانا

کب پھر طلوع ہوگا الہام کے افق پر
کب پھر رجوع ہوگا اسلام کے افق پر

کب آئینگی بہاریں۔ اصحاب کے چمن میں
کب گائینگے ملاریں۔ احباب پھر وطن میں

کب وہ کلام عزت آویز گوش ہوگا
ہاں کب وہ جام وصلت دلبر کا نوش ہوگا

کب پیارا پیارا چہرہ مشتاق دید دیکھیں
کب صائمین فرقت۔ وصلت کی عید دیکھیں

زہرہ! او پیاری زہرہ!! یہ لمبی داستان ہے
اور اس طرف کو لے وہ ہو رہی اذان ہے

تیرا سفر ہے لمبا اب جاؤ تم خوشی سے
اکمل بھی جا رہا ہے مسجد نماز پڑھنے

محمد ظہور الدین۔ (اکمل) آف گولیکی

درخواست دعا — میں اپنی قوم سے ملتمس ہوں کہ للہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرے تبادلہ کے کام کو سرانجام پہونچا دے اور افسران بالا دست اس کو منظور فرما کر حکم جاری کریں۔ عاجز بشارت علی خان احمدی سگنیلر ریواڑی

رعایتی اعلان مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کا

اسلامی احکام کی صحیح تعمیل صحیح علم سے ہو سکتی ہے اس غرض کیلئے یہ کتاب پانچسو مسائل فقہ کا مجموعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلا ہوا معہ ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح چھاپا گیا ہے کہ احمدی احباب حضرت مسیح موعودؑ کی منشاء کے مطابق اسلامی احکام کی تعمیل کریں یہ کتاب مسائل شرعیہ میں [illegible] اختلافات کو رفع کرنیں یادگار زمانہ ہے ہر احمدی کے پاس اس کا ہونا لازمی ہے قیمت ایک روپیہ دس آنہ مقرر ہے اگر کوئی احباب [illegible] جلدیں خریدیں تو محصول معاف ہوگا خریداری کی درخواستیں بنام مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابلِ تقلید نمونہ

یہ اقرار جو احمدیوں سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کمال شکر کا مقام ہے کہ یہ اقرار احمدیوں کی طرف سے صرف زبانی ہی نہیں ہے بلکہ عملی حالت میں ہے جو ویسا ہی ہونا چاہیئے پہلے شہداء مولوی عبد الرحمن صاحب اور صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کا عملی نمونہ تو روز روشن کی طرح عوام پر ظاہر ہے۔ حال میں ایک تازہ مثال گوش گذار احباب کرتا ہوں۔ عزیزم بھائی غلام [illegible] خان راجپوت احمدی سکنہ لسنگڑہ ضلع جالندھر جو عمر میں بیس سال ہیں اور جوانی کے عین کمال پر ہیں۔ خدا ہزاروں رحمتیں ان [illegible] کرے کہ انہوں نے اپنی شادی کے موقعہ پر پاک نمونہ دکھایا جو درج ذیل ہے۔ عزیز موصوف کے ایک بڑے بھائی چودہری امیر خان صاحب ہیں جو انگریزی [illegible] اور سخت طبعی میں کمایت مشہور ہیں اور گھر کے کاروبار کے وہی مختار ہیں۔ عزیز موصوف کی تاریخ شادی قرار پائی ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء بروز جمعہ مقرر تھی برات موضع بڑودہ میں جانی تھی شادی سے پہلے عزیز نے بارہا اپنے بھائی امیر خان صاحب کارمختار کی خدمت میں بذریعہ تحریر (بوجہ خوف زبردستی طبیعت) پورے پورے طور پر عرض کیا کہ میں خلاف سنت رسول اکرم ہرگز شادی نہیں کرونگا اگر بد رسومات کروگے تو پچھتاؤ گے مگر چودہری امیر خان صاحب نے جن کا دل کہ سنت رسول سے بیزار تھا اور جن بد رسومات کو ترک کرنے کی عوض ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ تکالیف کفار وطن چھوڑنا پڑا تھا۔ ایسا ہی امیر خان صاحب نے اسی بنا پر اپنے عزیز بھائی سے وطن چھڑانا چاہا اور چاہا۔ کہ اسلامی رسوم کی بجائے رسومات کفار جاری ہوں تاکہ راجپوتی جو کہ آجکل کفر کے جامہ سے مزین ہے اس کی بے حرمتی نہ ہو (خدا رحمت نہ بھیجے ایسی راجپوتی پر جو اسلام سے دور ہو) چنانچہ بموقعہ شادی نقال اور باجا وغیرہ منگوالیا۔ اور عزیز موصوف نے بھی جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد مسیح موعود کے ہاتھ پر کر چکا تھا اسلامی جوش کی چمکار دکھائی۔ اور رسول فرمان کی بجاآوری میں شادی ہی سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر چودہری صاحب نے ایک اور منافقانہ چال چلی کہ باجے والوں کو کہا کہ تم بڑودہ میں ہم سے آگے آگے پہنچ جاؤ اور موقعہ پر اپنا کام شروع کر دینا اور عزیز موصوف سے کہا۔ اچھا آپ ہمیں تنگ کرتے ہیں آپ کا اختیار ہے تمہارے اصرار پر ہمنے جبراً قہراً آپ کا کہا کر دیا ہے لیکن تم تو ہمیں دین و دنیا میں روسیاہ کرنا چاہتے ہو۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور خواہ نخواہ اسلامی احکام کی پابندی کراتے ہو اور سنت رسول سنت رسول لئے پھرتے ہو۔ کیا راجپوتی کچھ بھی چیز نہیں۔ ہم ایسے اسلام کو سو سلام کرتے ہیں جو ایسی من مانی خوشیوں کو پورا ہونے دے اور تماشا دیکھنے سے باز رکھے ہمیں تو اسلام نہایت شعاری کی قید میں ڈالتا ہے ہم تو کسی اور مذہب میں ہوتے تو بہتر تھا۔ عجب ہیں دولت اور ثروت [illegible] ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم ایسے موقعہ سے [illegible] خیر بیچارہ ناچار چودہری امیر خان صاحب [illegible] چال کے کمرے سے اپنے بھائی کو ہمراہ لیکر بعد برات [illegible] دفع الوقتی سمجھ کر بڑودہ کو اسلامی رسوم سے چلے۔ ادھر بڑودہ سے چودہری صاحب کو بھی تاکید ہو گئی کہ [illegible] سنسان نہ آئیں اس سے ایک تو ہماری راجپوتی کو داغ لگیگا (چنانچہ لگا) اور [illegible] کا کہنا کرنا پڑیگا۔ نیز ناچ تماشہ کے بغیر شادی کیا ہوتی ہے۔ جب اس کا نام ہی شادی ہے تو اگر ناچ رنگ نہ ہوں تو شادی کیا ہوئی خاک۔ یہ تو ماتم ہوا۔ لڑکا کہاں تک انکار کریگا آخر جوانی کی حالت ہے۔ اس عمر میں شادی کی امنگ تو سب کچھ کرالیتی ہے لوگ تو ہزار ہزار روپیہ دیکر بیاہ کراتے ہیں کیا اسے مفت کی کھیر بھی ہضم نہ ہوگی۔ غرضکہ برات موضع بڑودہ بلا شیطانی کارخانہ کے پہنچ گئی اور کفر کا اسلام کے آگے کچھ چارہ نہ گیا جب برات بیٹھ گئی اور شربت وغیرہ مہمانوں کو پلایا گیا تو پھر شیطان کا آخری دور حسب ارشاد چودہری امیر خان صاحب شروع ہوا۔ تب عاشق عزیز اسلام نے مصلحت وقت دیکھ کر ایسے کفرستان سے جہاں کہ اسلامی مخالفت بڑے شوق سے ہو رہی تھی محض اکیلے رات رات اپنے اسلامی نور کے چاند سے مدد لیکر نہ جان کا خوف کیا نہ بیوی کی خواہش کی۔ نہ کسی رشتہ دار کا ناجائز لحاظ کیا اور نہ ہی اپنے ظالم بھائی کی پرواہ کی شیطانی محفل کو چھوڑ اور دل میں یہ کہہ کر کہ لو تماشہ والے موجود ہیں آپ شادی کریں دوسرے روز کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور میں جماعت احمدیوں میں آ داخل ہوئے۔ اے عزیز آپ کو یہ ہجرت مبارک ہو

غور کا مقام ہے کہ عزیز کا یہ عالم جوانی سسرال کا چاؤ رشتہ داروں کا سمجھاؤ۔ بڑے بھائی کا دباؤ۔ جان کا بچاؤ۔ اتنی باتوں کے ہوتے ہوئے پھر ایسا حوصلہ جو محض خوشنودی خدا و رسول و مسیح موعودؑ کے لئے تھا۔ اس سے زیادہ اور کیا پاک نمونہ ہو سکتا ہے جبکہ اونے اونے بد عادات کے رفع کرنے کے لئے خدا نے احمدیوں میں یہ پاک جوش دیا ہے تو پھر کیونکر یہ سلسلہ اپنے کمال کو نہ پہنچیگا۔ خدا ہزار ہزار برکتیں ہمیشہ اپنے بندہ مسیح موعود کے شامل حال کرے جس نے کہ دوبارہ اسلام کی روح ہم میں پھونکی دوسری طرف مخالفان احمدیہ کا نمونہ بھی قابل غور ہے کہ باوجود رسول کے خادم کہلانے [illegible] عزیز موصوف نے اتنے اصرار [illegible] طرح طرح سے سمجھانے کے پھر بھی آنکھیں بند کر کے اپنے کیفر کردار کو پہنچے اور نہ دین کے رہے اور نہ دنیا کے۔ اب انہیں غور کرنا چاہیئے کہ اس امر میں ان کی دین و دنیا قائم رہتی جو انہوں نے کیا یا اس میں قائم رہتی تھی جس پر عزیز موصوف عمل کرانا چاہتا تھا۔ عقلمند کو اشارہ کے لئے [illegible] عبرت پکڑنی چاہیئے۔ خصوصاً راجپوت قوم کو۔ کیونکہ ایسی بدعات میں یہ قوم زیادہ گرفتار ہے۔

اب میں مختصراً احباب احمدیہ کاٹھ گڑھ کی مہمان نوازی کا حال بھی لکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان صاحبان نے عزیز موصوف کو اپنے عزیزان سے واقعی عزیز سمجھا اور اپنے سایہ الطاف میں اپنے مہمان کر لیا۔ بلکہ میں نے چودہری سوہنے خان و چودہری حسین خان پنشنر و بھائی عبد السلام و جمال الدین وغیرہ کی زبانی یہاں تک بھی سنا کہ ہم اپنے مہمان کی شادی کریں گے اور ہم پر نہ صرف جب بلکہ فرض ہے کہ ان کی شادی کریں۔ صرف اس کی اجازت درکار ہے اور ہم ان کو اس وقت تک یہاں رکھینگے جب تک کہ اس کے بھائی چودہری امیر خان صاحب خود یہاں آکر ان سے اپنی ناشائستہ حرکات کا اقرار کر کے ان سے معافی طلب نہ کریں گے۔ ہم کو یہ ہماری جان سے زیادہ عزیز ہے ایسے مومن کم ملتے ہیں اوروں نے تو اب ہی اقرار کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ انہوں نے دین دنیا پر مقدم کر دکھایا کر خدا انہیں جزا اسے خیر دے۔

الراقم خاکسار امیر محمد خان احمدی راجپوت پٹواری سکنہ ہریانہ۔ ضلع ہوشیارپور

ضرورتِ نکاح

میری ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چھ سال و تین سال۔ خط و کتابت بنام۔ م۔ س۔ معرفت ایڈیٹر بدر ہو

ہم نے سنا ہے کہ بعض نادان لوگون نے لاہور مین یہ خبر اڑائی ہے کہ جماعت احمدیہ مین تفرقہ ہو کر دو گروہ ہو گئے ہین بداندیش ہمیشہ یہ ظن کرتے رہتے۔ کہ حضرت کی وفات پر یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا۔ اور اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو آپ کی وفات کے بعد کیا پہلے ہی تباہ ہو جاتا۔ مگر جس کا محافظ خدا ہو۔ اسے کون تباہ کر سکتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد کوئی اختلاف رائے دربارۂ خلافت جماعت مین ہو ہی جاتا۔ تب بھی سلسلہ کی صداقت پر اس کے سبب سے کوئی شبہ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی سے تمام جماعت کو اس معاملہ مین ایسا اتفاق عطا کیا ہے۔ کہ تمام مرد و زن چھوٹے بڑے مہاجرین انصار سابقین و متاخرین ممبران صدر انجمن۔ اہل بیت اولاد و اقربا ر مسیح موعود و مہدی مسعود سب نے بہ الاتفاق حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور سب دلی خلوص کے ساتھ ہر وقت آپ کی اطاعت اور آپکی فرمانبرداری کو اپنی سعادت سمجھ رکھا ہے۔ اور خدا کے فضل پر ہم امید کرتے ہین۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ ایسا ہی ہوتا رہیگا۔

ہندوستان سے باہر کے خریدارون کو

اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریدار صاحبان کے نام وی پی نہین بھا سکتا۔ اس واسطے آیندہ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہان جہان ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت مین بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔ ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہئے موجودہ سال کی قیمتین جن کے ذمہ ہین وہ خود بھیجدین۔ مینجر

---

۲۷ اگست ۱۹۰۸ء کے پرچے کے مضامین

منشی ظہیر الدین صاحب مصنف رسالہ تذکرہ اروپی نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو اعتراضات ہوئے ہین ان کے جوابات مین ایک لطیف مضمون لکھ کر بھیجا ہے جو کہ انشاء اللہ تعالےٰ ۲۷ اگست کے پرچہ مین درج ہوگا۔ کیونکہ موجودہ پرچے مین اس کے واسطے گنجائش نہ تھی۔

ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے ایک لطیف نظم پوربی زبان مین لکھی ہے وہ بھی انشاء اللہ اگلے اخبار مین درج ہوگی

ایک بے نظیر رسالہ

اپنے سلسلہ کے رسالہ جات تعلیم الاسلام۔ ریویو۔ الحکم و بدر جو کچھ خدمات دینی کر رہے ہین۔ وہ ظاہر ہے لیکن رسالہ تشحیذ الاذہان بعض اپنے اندر ایسی خوبیان رکھتا ہے۔ جو کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کو نہ حاصل ہین اور نہ ہو سکتی ہین جس کی وجہ یہ ہے کہ اس رسالہ کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس کا بانی اور ایڈیٹر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا فرزند ارجمند الوالعزم صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب ہے۔ جس کے پاس حضرت مرحوم کی بعض پرائی یادداشتون کے علاوہ آپ کی اس حصہ زندگی کے احوال و اقوال کی تفصیل کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو کہ آپ اندرون خانہ گذارتے رہتے ان وجوہات نے اس رسالہ کو ایسا قیمتی بنا دیا ہے کہ وہ نہ صرف بچون اور نوجوانون کے واسطے تشحیذ الاذہان کا موجب ہے بلکہ بڑون اور بوڑھون کے واسطے بھی اسم بامسمےٰ دماغ اور دل کے لئے ایک ضروری مطالعہ ہے۔ قیمت سالیانہ عوام سے ۱۲ اور طلباء سے ۱۲ ہے۔ ہر قمری مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو عمدہ کاغذ پر بہت اہتمام سے چھاپا جاتا ہے۔ اور دفتر مینجر رسالہ مذکور واقع قادیان سے مل سکتا ہے۔

ضرورت نکاح

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی مین سب پوسٹماسٹر ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان مین رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ضرورت ملازمت

میان عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہین۔ محکمۂ ڈاکخانہ مین ملازم رہ چکے ہین۔ انگریزی حروف شناسی رکھتے ہین۔ ہندوستان کے کسی حصہ مین ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانیکو طیار ہین۔ اُمید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھین گے اور جہان موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دین گے۔

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بیوی سے اولاد نہین ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہین ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہین۔ لڑکی حجام ہو۔ عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس سے کسی صورت مین کم نہین۔ درخواستین اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

ممیرا کی رعایتی قیمت فی تولہ صہ روپیہ ہے

مگر اخبار بدر و الحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریدارون سے للعہ روپیہ لئے جاوین گے بعد ثبوت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا دس تولہ کے خریدار کیلئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی نامی حکمار کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر۔ محمد یٰسین احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ مینجر بدر

کتب حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا تھا ان کے متعلق جو درخواستین آئی تھین وہ بہ سبب کتابون کے تا حال مکمل نہ ہو سکنے کے تعمیل نہین ہو سکین بعض اوراق جو باقی تھے ان کے چھپنے کا انتظام مہتمم صاحب کر رہے ہین جب چھپ جائین گی۔ ارسال خدمت ہونگی۔ ناظرین صبر سے انتظار کرین۔

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے۔ کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا ما بہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرضکہ آج کل کے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہوگا۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح | یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثلاً سیف چشتیائی درہ درانی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیۃ "وعد اللہ الذین آمنوا منکم" (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ "

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶/ رکھ دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور عمدہ چھپی کتاب رعایتی بے جلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۲/ میں دی جاتی ہے۔

دُرِّ ثمین | حضرت اقدس ؑ کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ ۔ مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸/ جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا | ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ وعجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲/)

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے لئے ایک روپیہ کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب بشیر ہیڈ نقشہ نویس پٹواریان نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲/ عصمت انبیاء ۲/

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸/

فتح الدین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ قیمت ۴/

حیرت کی حیرانی | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹/

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴/

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱/

کاسر احمدی | (اللہ داد) قیمت ۱/

آنند ڈکشنری | طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱/

عجیب وغریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپکو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ کو مد نظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط وکتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیاں یہ گولی قبض کیواسطے ایک گولی یا شدید قبض کی حالت میں دو اور دستوں کیواسطے چار تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۴/

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہیں ہے۔ تین ہفتہ کیواسطے (۸/)

تریاق الخنازیر خنازیر کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جسکو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۴۰ یوم کیواسطے عہ/

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۲۴ یوم کیواسطے (عہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت عزیزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کمزوریوں کیواسطے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ عہ

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور رینہ صبح کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲/ ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید وکہنہ ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت عہ/

سوزاک قدیم وجدید ۔ خوراک ایک ہفتہ قیمت ۸/

حب صرع ۔ مرگی اور ہسٹریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں فی درجن عہ

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے عہ/

نوٹ ۔ ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب وملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

Badr

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی للعہ

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | رجسٹرڈ ایل نمبر | ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

۲ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ اگست ۱۹۰۸ء

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

جلد ۷

حضرات!

خدا کے لئے وی پی واپس نہ کریں!

اگر آپ کو حساب میں کچھ تامل ہو۔ تو وی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ہم نے یہ وی پی بڑے غور و تامل کے بعد صحیح حساب کر کے کیا ہے!

ہم ایک ماہ قبل اطلاع دے چکے ہیں پس آپ کا فرض تھا۔ کہ ہمیں اپنے عندیہ سے اطلاع دیتے۔ اب آپ واپس کریں گے تو ہمارا سخت نقصان ہوگا۔

آپ خود ہی خیال کر سکتے ہیں کہ جس اخبار کا صد ہا روپیہ خریداروں کے ذمہ ہو وہ بغیر خدا کے فضل کے کس طرح چل سکتا ہے؟

وی پی دس دن تک امانت میں رہ سکتا ہے جس کے پاس روپیہ نہ ہو۔ وہ امانت میں رکھائے!

خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں!

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے بہ اہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

استفسارات معہ جوابات

(ایڈیٹر نامہ نگار کی کسی رائے کا ذمہ وار نہیں ۔)

اُن تمام بزرگ صاحبان کیخدمتین جنہون نے مجھے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر مضمون لکھنے کے لئے تحریک کی ہے میری یہ عرض ہے۔ کہ حضرت المسیح اللہ حضرت مسیح احمد خلف الصدق حضرت خاتم المصلحین (اللہ تعالی کی بیشمار رحمتین اور نصرتین اون کے شامل حال ہون) کے مضامین کے بعد اس بارہ مین کچھ لکھنا میرے خیال مین پسے ہوئے کو پیسنا تھا اور یہی وجہ ہے۔ کہ مین آپ صاحبان کے ارشاد کی تعمیل سے قاصر رہا۔ اب چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے مضمون وفات مسیح پر بعض شخصون نے اپنی ناواقفیت کی وجہ سے چند اعتراض کئے ہین اور مجھ سے ان سوالات کے جوابات طلب کئے گئے ہین ۔ ان تمام سوالات کو صرف تین سوالون پر تقسیم کر کے معہ جوابات کے ذیل مین درج کرتا ہون اور خدا تعالی سے دعا کرتا ہون کہ وہ اپنے فضل سے روح القدس سے مدد کرے اور اپنے وعدہ کے مطابق قدرت ثانی کا جلوہ دکھاوے

آمین ثم آمین

سوال اوّل ۔ مولوی نورالدین صاحب نے دیکھا کہ اب تو آتھم مر گیا اور کئی پیشگوئیان مریدون کا منہہ کالا کرنے کو پیچھے چھوڑ گیا ہے تو اعتراضون کی بوچھاڑ سے بچنے کے لئے یہ تاویل کی کہ الہامی کتابون کا یہ ایک محاورہ ہے۔ کہ یہ مخاطب کوئی ہوتا ہے اور مُراد کوئی اور ہوتا ہے اس کی مثل ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ بات مرزا صاحب کے وہم و گمان مین بھی نہ تھی ۔ آپکا یہ فرض ہے کہ مولوی نورالدین صاحب سے ہمارے اس سوال کا جواب پوچھو۔ کہ تبصرہ مین تو لکھا تھا۔ کہ وہ دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے سامنے اصحاب الفیل کی طرح نابود ہوگا اور تباہ ہو جائیگا ۔کیا اس سے مرزا صاحب کا یہ مطلب تھا کہ میرے سامنے تو نہین بلکہ میری جماعت کے روبرو تباہ ہوگا۔

جواب ۔ تبصرہ کے جس فقرہ پر آپنے اعتراض کیا ہے اس کے الفاظ تو اب بھی وہی ہین جو آج سے سینکڑون برس پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کے الفاظ تھے اور وہ یہ ہے ۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ۔ بہتر ہوتا اگر آپ اپنے اندرونی غیر کو ظاہر کرنے کے لئے اس طرح سے اعتراض کرتے ۔ کہ یہ مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے ۔ الم تر الخ جس کا ترجمہ وہ خود ہی تبصرہ مین یہ لکھتے ہین کہ تو نے دیکھ لیا اور یہ کیسا صریح جھوٹ ہے کہ اصحاب الفیل کو دیکھا تو نہین اور الہام ہوتا ہے دیکھ لیا اگر آپ ایسا سوال کرتے جو کہ آپکے سوال کا خلاصہ ہے تو تب مجھے بھی جواب دینے مین اختصار سے کام لینا پڑتا اور صرف اسی قدر کہنے سے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی وحی آئی ہوئی تھی اور انہون نے بھی اُن اصلی اصحاب الفیل کو نہ دیکھا تھا ۔ مین جواب دینے سے سبکدوش ہو جاتا لیکن افسوس کہ آپنے سوال مین کچھ ایسا ٹیڑہا پن اختیار کیا ہے کہ جس کے سیدہا ہوتے ہی ٹوٹ جانیکا خطرہ ہے ۔آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام جو پیشگوئیان پیچھے چھوڑ گئے وہ صرف اس واسطے ہین تاکہ ان کے اشد مخالفون کا مونہہ اچھی طرح سے کالا ہو سکے اور یہ ہمارے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کا ایک بہاری ثبوت ہے ۔ اب دیکھ لو کہ اس آیۃ قرآنی مین جو دوبارہ حضرت مسیح موعود ؑ کو بھی ہو چکی ہے مخاطب تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین لیکن حقیقی طور پر دیکھنے والے کوئی اور تھے اور جو تباہی اور بربادی حضرت ابوبکر رضؓ صدیق اور حضرت عمر فاروق کے زمانہ مین مخالفون پر پڑی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھون سے تو نہین دیکھی جن کی نسبت آپکا اعتراض ہے اور یہی وہ بات ہے جو اسی الہام ہی مین موجود ہے اور جسکو خلیفۃ المسیح نے بیان کیا ہے یاد رکھو کہ ہم لوگ حضرت مرزا صاحب امام علیہ کو عالم الغیب نہین مانتے تھے اور نہ ہی یہ مانتے ہین اور نہ ہی خدا کے سوائے کوئی عالم الغیب ہے اللہ تعالی جس قدر علم اون کو دیتا تھا اُسی قدر وہ بتا دیتے تھے اپنی طرف سے ایک لفظ بھی کم یا زیادہ نہین کرتے تھے آپ کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب کو اس قرآنی محاورہ کی خبر نہ تھی اور یہ تاویل جو مولوی نورالدین صاحب نے کی ہے اون کے وہم و گمان مین بھی نہ تھی اصل مضمون سے کوئی تعلق نہین رکھتا۔ کیونکہ دیکھنا تو یہ ہے کہ آیا یہ قرآنی محاورہ ہے یا نہین اور ہمارے پاس اس کی سچائی کے ثبوت کے لئے کوئی دلیل ہے یا کہ نہین یونہی اناپ شناپ بولتے جانا بے سمجھی پر دلالت کرتا ہے اور اس سے حضرت مرزا صاحب کی عزت اور عظمت مین ایک ذرہ بھر بھی فرق نہین آسکتا بھلا سوچو تو سہی کہ وہ سب سوالات جو موجودہ زمانہ کے سائنس دان اور فلاسفر قرآن مجید پر کرتے ہین کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان سوالات کو سنا تھا ؟ یا کہ وہ ان سوالات سے محض ناواقف ہی رہے تھے اور جب اون کا زمانہ یہ زمانہ ہی نہ تھا اور سائنس دان اور یہ سوالات ہی نہ تھے تو پھر کس طرح یہ ہو سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین ایسے سوالات کے جوابات کے لئے کبھی خیال بھی آیا ہو ؟ ایسی باتون کے بیان کرنے سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوٹوگراف فونوگراف وغیرہ مشینون کا علم نہین رکھتے تھے اور وہ نہین جانتے تھے کہ کن کن اقسام کے آوازون سے سائنس دان تجربے کرتے ہین اور کن کن علوم اور تجارب کی بنا پر وہ قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہین اور قرآن کریم کی کن کن آیات مین اون کے جواب موجود ہین ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا اور نہ ہی ایسی باتون سے ان کے افضل الرسل خاتم النبیین اور رحمت للعالمین ہونے پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے ۔ اگر بالفرض مان لیا جاوے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ جوابات یاد نہین تھے ۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے مخالفون کو دیے ہین ۔ تو اس سے حضرت اقدس کی شان مین کوئی کمی نہین آسکتی اور نہ ہی ان کے دعوے مسیحیت و مہدویت کو کوئی ضعف پہنچ سکتا ہے اور اسی معیار پر ہم کہ سکتے ہین کہ نہ ہی خلیفۃ المسیح اس بات کا علم رکھتے ہین کہ آج سے چند گھنٹے چند دن چند ماہ یا چند سال بعد کیا کیا سوالات ہون گے اور ان کے کیا کیا جوابات ہون گے اور کون کون جواب دینے والے ہونگے اور پھر آپنے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام پر سراسر بہتان باندھا ہے اور آئندہ کا لفقہ ما لیس لک بہ علم کے صریح خلاف عقل کیا ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ آپنے باوجود حضرت اقدس ؑ کی کتابون کے مطالعہ نہ کرنے کے محض اٹکل سے کام لے کر ایک پاک اور مطہر وجود پر ناجائز حملہ کی کوشش کی ہے ۔ دیکھو ہمارے امام علیہ السلام نے مخالفون کا مونہہ کالا کرنے کے لئے اس قرآنی محاورہ کو اپنی کتاب شہادت القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان کے صفحہ ۳۰ و ۳۱ مین آج سے تقریباً پندرہ برس پیشتر کس خوبی سے بیان کیا ہے اور وہ یہ لکھتے ہین " پس اس سے ظاہر ہے کہ کسی قوم موجودہ کو مخاطب کرنے سے ہرگز یہ لازم نہین آتا کہ وہ خطاب قوم موجودہ تک ہی محدود رہے ۔ بلکہ قرآن کریم کا تو یہی محاورہ پایا جاتا ہے۔ کہ بسا اوقات ایک قوم کو مخاطب کرتا ہے مگر اصل مخاطب کوئی اور لوگ ہوتے ہین جو گذرگئے یا آئندہ آنیوالے ہین مثلاً اللہ جلشانہ سورۃ البقرہ مین

یہود موجودہ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعہدی اوف بعہدکم وایای فارھبون۔ یعنے اے بنی اسرائیل اس نعمت کو یاد کرو جو ہم نے تم پر انعام کی اور میرے عہد کو پورا کرو تا میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں اور مجھ سے ڈرو۔ اب ظاہر ہے کہ یہود موجودہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ضربت علیہم الذلۃ کے مصداق تھے انپر تو کوئی انعام بھی نہیں ہوا تھا اور نہ ان سے یہ عہد ہوا تھا کہ تم نے خاتم الانبیاء پر ایمان لانا۔ پھر بعد اس کے فرمایا۔ واذ نجیناکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم وفی ذالکم بلاء من ربکم عظیم۔ واذ فرقنا بکم البحر فانجیناکم واغرقنا آل فرعون وانتم تنظرون یعنے وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو آل فرعون سے نجات دی وہ تم کو طرح طرح کے دکھ دیتے تھے تمہارے لڑکوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں خداتعالیٰ کی طرف سے تمہارا بڑا امتحان تھا اور وہ وقت یاد کرو جبکہ ہم نے تمہارے پہونچنے کے ساتھ ہی دریا کو پھاڑ دیا پھر ہم نے تم کو نجات دیدی اور فرعون کے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ اور تم دیکھتے تھے۔

اب سوچنا چاہیئے کہ ان واقعات میں سے کوئی واقعہ بھی ان یہودیوں کو پیش نہیں آیا تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے نہ وہ فرعون کے ہاتھ سے دکھ دئے گئے نہ ان کے بیٹوں کو کسی نے قتل کیا نہ وہ کسی دریا سے پار کئے گئے۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ واذ قلتم یموسی لن نومن لک حتی نری اللہ جہرۃ فاخذتکم الصاعقۃ وانتم تنظرون۔ ثم بعثناکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی۔ یعنی وہ وقت یاد کرو جب تم نے موسیٰ کو کہا کہ ہم تیرے کہے پر تو ایمان نہیں لائیں گے جب تک خدا کو چشم خود نہ دیکھ لیں۔ تب تم پر صاعقہ پڑی اور تم دیکھتے تھے اور پھر تم کو زندہ کیا گیا تاکہ تم شکر کرو اور ہم نے بادلوں کو تم پر سائبان کیا اور ہم نے تم پر من وسلویٰ اتارا۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ تو ان یہودیوں سے جو قرآن مجید میں مخاطب کئے گئے دو ہزار برس پہلے فوت ہو چکے تھے اور ان کا حضرت موسیٰ کے زمانہ میں نام ونشان بھی نہ تھا پھر وہ حضرت موسیٰ سے ایسا سوال کیونکر کر سکتے تھے کہ ان پر بجلی گرتی۔ کہاں انہوں نے من وسلویٰ کھایا کیا وہ پہلے حضرت موسیٰ کے زمانہ میں اور قالبوں میں موجود تھے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بطور تناسخ آموجود ہوئے اور اگر یہ نہیں تو بجز اس تاویل کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ مخاطب کے وقت ضروری نہیں کہ وہی لوگ حقیقی طور پر واقعات منسوبہ کے مصداق ہوں جو مخاطب ہوں۔ کلام الٰہی اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ ایک قاعدہ ٹہر گیا ہے کہ بسا اوقات ایک واقعہ ایک شخص یا ایک قوم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور دراصل وہ واقعہ کسی دوسری قوم یا دوسرے شخص سے تعلق رکھتا ہے"

اب میں اس جواب کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا میرے خیال میں ایک شریف انسان کیلئے یہ جواب کافی ہے جو میں نے اوپر درج کر دیا ہے۔

سوال دوم ۔ مولوی نورالدین صاحب کو چاہئے تھا کہ جب اعتراضوں کی بوچھاڑ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر تھی نہ کسی اور بات پر تو اس کے جواب میں وہ قرآن سے کوئی ایسی نظیر پیش کرتے جس سے ثابت ہوتا کہ فلاں پیشگوئی خداتعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے کی اور یہ وعدہ کیا کہ میں تیری زندگی میں یہ کام کروں گا پھر وہ کام تو نہ کیا ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہوں۔

جواب ۔ پہلے سوال کا جواب تو آپ سن چکے اب دوسرے کا بھی ذرا سن لو۔ اعتراضوں کی بوچھاڑ اگر آج مرزا صاحب (علیہ الصلوۃ والسلام) کی پیشگوئیوں پر ہوتی ہے تو یقیناً یاد کرو کہ کل انہیں معترضوں کی اولاد ہمارے امام ہمام پر انشاء اللہ تعالیٰ رحمت کی بوچھاڑ کرے گی میرے خیال میں اتنا تو آپ ضرور جانتے ہیں کہ خداتعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت بہت سے وعدے قرآن مجید میں کئے ہیں مثلاً لکھا ہے کہ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ۲۴ ۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ۲۸ فان حزب اللہ ہم الغالبون ۶ ۔ الا ان حزب الشیطن ہم الخاسرون۔ اور مطلب ان آیات کا یہ ہے کہ یہ کافر لوگ جو کہتے ہیں کہ اے محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا رسول نہیں اور باوجود اس کے کہ ان کو اس بات کا علم بھی ہے کہ تو بڑا راستباز اور پاک باطن آدمی ہے۔ پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ لست مرسلا ۱۳ تو اس کے جواب میں تو ان کو ہماری طرف سے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہدے کہ تحقیق ہم تو اپنے رسولوں اور ان لوگوں کی جو ان پر ایمان لے آتے ہیں اسی دنیا میں ہی مدد کیا کرتے ہیں اور یہ پکی اور سچی بات ہے کہ ہم اور ہمارے رسول ہی آخر کار غلبہ پا جایا کرتے ہیں یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو ہمارا رسول ہے اور یہ اور اس پر ایمان لانے والوں کا جو گروہ ہے اللہ کے نزدیک ان کا نام حزب اللہ ہے اور یہ اٹل بات ہے کہ یہ لوگ ہی آخر غالب ہو جائیں گے اور تم لوگ جو ان کی مخالفت کرتے ہو تم حزب الشیطان ہو اور یہ اٹل بات ہے کہ آخر تم خائب اور خاسر ہو جاؤ گے۔ اب دیکھو کہ یہ کس قدر اقتداری پیشگوئیوں کا مجموعہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کے لئے یہ کیسا عظیم الشان ثبوت ہے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ قرآن شریف ایسی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے اور اس کے بعد مخالفوں کو پورے یقین اور وثوق سے سنایا گیا ہے کہ ان عذاب ربک لواقع ما لہ من دافع ۲۷ انما توعدون لواقع ۲۹ یعنے ان لوگوں کی سرکشیوں شرارتوں اور بے وجہ نکتہ چینیوں کے سبب سے جو عذاب کے وعدے دئے گئے ہیں بالضرور تیرے رب کا عذاب ان پر واقع ہوگا اور کسی کی یہ طاقت میں نہیں جو اس عذاب کو روک سکے وہ تو یقیناً آئے گا۔ اب آپ خود سوچ لیں۔ کہ یہ پیشگوئیاں کس طرح سے پوری ہوئیں اور کس طرح سے تدریجاً اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کیا اور کر دیا ہے اس سوال کے جواب میں کہ یہ سب پیشگوئیاں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی پوری ہوگئی تھیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک اصول بتا دیا ہے مبارک وہ جو اس پر غور کریں۔ چنانچہ لکھا ہے وان ما نرینک بعض الذی نعدہم او نتوفینک فانما علیک البلغ وعلینا الحساب۔ ۱۳ یعنے ہم صاحب اختیار اور ذرہ ذرہ کے مالک اور خالق ہیں جن باتوں کو محو اور نیست کرنا چاہتے ہیں ان کو محو کر دیتے ہیں۔ اور جن کو ثابت اور ہست کرنا چاہتے ہیں انکو قائم رکھتے ہیں اور جس قدر پیشگوئیاں اور وعدے ہم نے تیرے ذریعہ سے کر رکھے ہیں۔ وہ سب کے سب تو نہیں لیکن ان یا تو بعض ان میں سے تیری زندگی میں ہی پورے کر کے تجھے دکھا دیں گے یا تجھے وفات دیدینگے۔ اور اس کے بعد پورے کر کے دکھا دیں گے تیرا کام تو صرف یہی ہے کہ جو وعدے ہم تجھ کو دیتے ہیں وہ تو ان لوگوں تک پہونچا دے باقی رہا ان سے حساب لینا وہ تیرا کام نہیں ہم خود ان سے ان باتوں کا حساب لیں گے اب دیکھو اس آیۃ میں جو پیشگوئیاں بعد از وفات پوری ہونی تھیں ان کی نسبت

ہی نبری کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے دکھانے کے ہیں اور جس طرح یہ لفظ قبل از وفات پورا ہونے والی پیشگوئیوں پر بولا گیا ہے ویسے ہی یہ ان پیشگوئیوں پر بھی بولا گیا ہے جو بعد از وفات پوری ہونے والی پیشگوئیاں ہیں اور پھر دیکھو۔ کہ کل کا لفظ نہیں بولا گیا بلکہ بعض کا بولا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وعید کی پیشگوئیاں بعض وجوہات کے سبب سے محو بھی ہو جایا کرتی ہیں اور اس بات کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مضمون میں اشارہ کر دیا ہے اگر آپ نہ سمجھ سکیں تو اس میں ان کا کیا قصور۔ انہوں نے تو میرے خیال میں ضروری اصولوں کو واضح کر دیا ہے اور چونکہ وہ یہ ہی جانتے ہیں کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب حضرت محمود احمد صاحب اور حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب اور ایسا ہی دیگر بزرگان ملت بھی وفات مسیح پر مضمون لکھ رہے ہیں اور یہ سب لوگ مختصر نویس بھی نہیں ہیں اس لئے انہوں نے مصلحت وقت کے لحاظ سے چند ضروری قواعد بتلا دئے اب میں قرآن کریم کی چند ایک اور پیشگوئیاں لکھ کر اس جواب کو ختم کرتا ہوں۔ فرمایا اللہ تعالے نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ۱۴ یعنی ہم نے ہی اس نصیحت (قرآن کریم) کو نازل کیا ہے اور تحقیق ہم ہی اس کی محافظت کریں گے اب دیکھو اس پیشگوئی کا دامن کس قدر وسیع ہے اور کس قدر بھاری دعویٰ ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی متبرک اور مقدس کتابوں میں تو تحریف و تبدیل ہو گئی لیکن اس کتاب مقدس کی ہم حفاظت کریں گے اور تناقض اور تخالف وغیرہ امور سے بچائے رکھیں گے۔ اور یہ بھی کہ دنیا کی ان کتب مقدسہ کی تعلیم پر جو اس سے پہلے تھیں عمل کرنیوالا کوئی نہ رہا لیکن اس کی تعلیم عالمگیر ہو گی اور وہ سب باتیں جو اس میں درج ہیں ان کے ثبوت اور صداقت کے لئے ہم ایسے لوگ پیدا کرتے رہیں گے جو اس کی تعلیم کی مخالفوں کے اعتراضوں سے حفاظت کر سکیں مثلاً ایسی تعلیم کہ خدا تعالے کی ایک ایسی مخلوق بھی ہے جو انسانوں سے الگ ملائکہ کے نام سے موسوم کی جاتی ہے یا یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی دعاؤں کو قبول کر کے ان کا جواب دیا کرتا ہے اور یہ کہ وہ عالم الغیب ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے ایسے ہی قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ

قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً ۹

یعنے اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو اعلان کر دے کہ اے تمام جہان کے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ اب دیکھو دعوے تو یہ ہے کہ میں تمام دنیا کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں لیکن جہان والوں کو خبر تک نہیں آپکی وفات کے صدیوں بعد تک بھی امریکہ اور آسٹریلیا والے کیا جانتے تھے کہ تمام دنیا کا مرکز کوئی خطۂ عرب ہے جہاں سے ایک ایسا رسول پیدا ہوا ہے۔ جو تمام جہان کے لئے رسول ہے اور جس کی بولی ام الالسنہ ہے۔ غرض یہ پیشگوئی اپنا دامن بہت وسیع رکھتی ہے اور ہمارے زمانہ سے ایک خاص تعلق رکھتی ہے ایسے ہی قرآن مجید میں لکھا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علے الدین کلہ ۲۸ ر ۴

اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی بھی ایک ایسے زمانہ کی طرف اشارہ کر رہی ہے جس میں ہر طرح کا امن اور چین ہوگا اور ہر ایک شخص آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکے گا اور جس قدر مذاہب خیال میں آ سکتے ہیں کہ ہر ایک انسان کا ایک الگ مذہب ہو گا بیسیوں مذہب ایسے ہوں گے جو بظاہر نظر قرآن کریم کو ہی اپنا امام اور پیشوا سمجھتے ہوں گے غرض ایسے زمانہ میں اللہ کا رسول جو مہدی بھی ہو گا اور سچی باتیں ہی رکھتا ہو گا جس سے وہ جھوٹے مذاہب کے بیماروں کو عیسیٰ کی طرح شفا دے سکیگا مبعوث ہو گا۔ جو دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھا دیگا۔ لیظہرہ سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اس زمانہ میں ایسے سامان [illegible] پیدا ہو جائیں گے جن سے اشاعت دین اسلام ہو سکے اور دین اسلام کے مسائل باطل مذاہب کے مقابلہ پر عام طور پر شائع ہو سکیں اور پھر دور دراز ملکوں میں وہ علوم پہنچائے جا سکیں۔ غرض قرآن کریم میں اس قسم کی بہت سی پیشگوئیاں ہیں۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری نہیں ہوئیں اور اگر ان پر صاف دل لیکر غور کیا جاوے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لانا ایک سہل کام معلوم ہوتا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

وترکنا بعضہم یومئذ یموج فی بعض و نفخ فی الصور فجمعناہم جمعاً ۱۶ اور پھر لکھا ہے اذا زلزلت الارض زلزالہا واخرجت الارض اثقالہا وقال الانسان مالہا یومئذ تحدث اخبارہا بان ربک اوحیٰ لہا ۳۰ اور پھر لکھا ہے۔ واذا النفوس زوجت و اذا الموءدۃ سئلت بای ذنب قتلت واذا الصحف نشرت ۳۰۔ اب اگر کوئی مندرجہ بالا پیش گوئیوں پر غور کرے تو کچھ بھی مشکل نہیں۔ کچھ زیادہ عرصہ ۵ [illegible] کا کام ہو۔ میرے خیال میں اب میں کافی طور پر جواب دے چکا ہوں اس لئے اس جواب کو یہیں ختم کرتا ہوں۔

سوال سوم۔ مولوی صاحب نے جب دیکھا کہ عمر والا الہام تو ایسے صحیح طور پر غلط نکلا ہے جس کا کوئی جواب ہی نہیں تو لگے تاویلیں کرنے۔ پہلی تمہید تو یہ باندھی کہ حضرت آدم کی عمر سے بھی چالیس برس کم ہو گئے تھے لیکن قرآن شریف سے کوئی ثبوت نہ دیا (ہاں البتہ عربی عبارت لکھدی مگر عربی زبان بولی جان لینے سے خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی متقی اور مومن نہیں ٹھہر سکتا۔ اور نہ ہی ہمارا یہ فرض ہے کہ جو مسئلہ عربی عبارت میں لکھا ہوا ہو وہ صحیح تسلیم کیا جائے کیونکہ عربی ایک ملک کی بولی ہے۔ بہتیرے اہل عرب جو بڑے بڑے عالم تھے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے) آخر جب یہاں بھی چین نہ آیا۔ تو پھر مرزا سلطان احمد صاحب کے قول کی بناء پر مرزا صاحب کی عمر ۷۴ و ۷۵ برس مقرر کی اور خود ہی لکھدیا کہ اس طرح سے کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اور اس کی تائید میں یہ بھی لکھ لیا۔ کہ اصل الہام یہ تھا۔ کہ تیری عمر اسی برس کی ہو گی یا پانچ کم یا پانچ زیادہ۔ حالانکہ جب تک تقریباً کا لفظ محذوف نہ کیا جائے۔ تب تک اس الہام کے معنے ہی نہیں کھلتے۔ آخر کار جب مولوی صاحب نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد صاحب کا قول ہی سند چاہتا ہے تو پھر اخیر پر یہ لکھ دیا کہ کم عمری کا اعتراض ہمارے نقطہ نظر سے ہماری طرف سے مولوی نور الدین صاحب کو کہدو کہ اس الہام پر اب حاشیئے چڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اصلی الہام تو یہ تھا کہ تیری عمر اسی برس کے قریب قریب ہو گی۔ اب اگر بموجب تحریر مرزا صاحب اور نیز بموجب تحریر آپ کی ۸۴ یا ۸۵ برس ۸۰ برس کے قریب قریب سمجھے جا سکتے ہیں اور صحیح بات بھی یہی ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسی اصول کی بناء پر (اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۴ یا ۷۵ برس ہوئی) یہ نہ کہا جاوے کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۰ برس کے قریب قریب ہوئی اور پھر ہمارے نزدیک تو ۷۵ یا ۸۵ کا عدد فیصلہ کن عدد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جیسے ۷۵۔ ۸۰ کے قریب ہے ویسے ہی ۷۰ کے قریب بھی ہے اور جیسے ۸۵۔ ۸۰ کے قریب ہے ویسے ہی ۹۰ کے قریب بھی ہے۔ ہاں اگر ثابت ہو جاتا جو بالکل ناممکن تھا کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۶ یا ۷۷ برس کی ہوئی۔ تو البتہ ایک زبردست بات تھی۔

جواب۔ دیکھو میں ثابت کرتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب کی عمر ۷۶ برس سے اوپر تھی۔ لیکن قبل اس کے کہ میں اس بات کو ثابت کروں۔ آپ سے یہ پوچھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اگر آپ

دو حرفی جواب سے خاموش ہو سنے والے ہوتے تو پھر اتنا شور وشر اس سوال سے ظاہر ہو رہا ہے - ظاہر نہ کرتے - سو حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش کے متعلق بعض لوگوں نے عجیب عجیب تاریخیں بحساب جمل نکالی ہیں - لیکن شائد آپ ان کی چنداں پرواہ نہیں کرتے اس لئے جو تاریخ میں نے بھی نکالی ہے اس کو میں فرعی طور پر پیش کرونگا - نہ اصولی طور پر - اور آپ غالباً یہ بھی جانتے ہوں گے - کہ مرزا صاحب کا سن وفات بھی بہت سے لوگوں نے بحساب اعداد جمل نکالا ہے لیکن میرے نزدیک سب سے اول نمبر پر "مغفور" ۱۳۲۶ھ کا لفظ ہے - جس سے سن وفات نکلتا ہے اور یہ لفظ مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اسی کو اپنے مضمون میں بار بار استعمال کیا ہے لیکن اس لفظ کے ساتھ میری محبت اور بھی بڑھ جاتی ہے - جب میں دیکھتا ہوں کہ آج سے تقریباً تیس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کو کہا تھا کہ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے - اب میں اصلی جواب لکھنے سے پیشتر وحی الٰہی کے چند آیات معہ حوالجات و معہ ترجمہ حضرت اقدس ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ اصلیت معلوم کرنے میں آسانی ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے -

سیقول العدو لست مرسلا - سناخذہ من مارن او خرطوم - وانا من الظالمین منتقمون انی مع الافواج اتیک بغتۃ - یوم یعض الظالم علی یدیہ یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا - وقالوا سیقلب الامر وما کانوا علی الغیب مطلعین (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲)

یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ - اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۰)

وانا نرینک بعض الذی نعدہم او نتوفینک (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۶)

ثمانین حولا او قریباً من ذالک او تزید علیہ سنینا وتری نسلا بعیدا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

ترجمہ - دشمن کہیگا کہ تو خدا کی طرف سے نہیں ہے ہم اس کو ناک پر سے پکڑ ینگے - یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے اور ہم اس دن ظالموں سے بدلہ لیں گے - میں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آؤنگا - یعنی جس گھڑی نیز تو مدد کی جائے گی اس گھڑی کا تجھے علم نہیں اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ کاش! میں اس خدا کے بھیجے ہوئے سے مخالفت نہ کرتا اور اوس کے ساتھ رہتا اور کہتے ہیں کہ یہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور بات بگڑ جائیگی حالانکہ ان کو غیب کا علم نہیں دیا گیا - (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲)

اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مخالف کوشش کریں گے کہ کسی طرح کوئی ایسے امور پیدا ہو جائیں کہ لوگ خیال کریں کہ یہ شخص ایماندار اور راستباز نہیں تھا سو وعدہ دیا کہ میں علامات بینہ سے ظاہر کر دونگا - کہ وہ میرا مقرب ہے اور میری طرف اس کا رفع ہوا ہے اور بد اندیش نامراد رہیں گے اور پھر فرمایا - کہ میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دونگا - جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے - (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۰ و ۲۱)

اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ انکو اپنا کرشمہ قدرت دکھاویں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دیدیں (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۴)

تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائیگا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لیگا اور یہ الہام پینتیس برس سے ہو چکا ہے - اور لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

اب دیکھو کہ جس وقت ہمارے امام ہمام خیر الانام حضرت مسیح الزمان و مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر میں سے تقریباً تیس برس گذر چکے تھے اور چالیس برس کے قریب قریب عمر ہونیوالی تھی یعنے قریباً تینتیس ۳۳ یا چونتیس ۳۴ برس کی عمر جس وقت حضرت مغفور کی تھی اوس وقت یہ الہام ہوا تھا کہ تیری عمر اسی برس کے قریب ہوگی - اور مومنین کے لئے اس میں ایک بڑا بھاری معرفت کا نکتہ ہے لیکن سچ ہے -

وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا ؁

آپ جانتے ہیں کہ کوئی انسان یقینی طور پر یہ نہیں جانتا کہ اس وقت جہان میں کیا ہو رہا ہے اور اس کے بعد کیا ہوگا یا ہونیوالا ہے - بھلا یہ تو درکنار کون جانتا ہے کہ کل تک اس کے ساتھ کیا حادثہ گذر لیگا اور وہ زندہ رہیگا یا مریگا؟ یہاں ہوگا یا وہاں ہوگا؟ خود ہر ایک انسان اپنے اندر غور کر کے دیکھ لے اسے کیا خبر ہے کہ موجودہ وقت کے بعد کیا ہونیوالا ہے؟ آیا وہ زندہ رہیگا یا مر جائیگا - تندرست ہی رہیگا یا بیمار - سکھی ہوگا یا دکھی - بوڑھا ہوگا یا کہ جوانی میں ہی راہی ملک بقا ہوگا؟ اب سوچ کر بتلاؤ کہ ایک راستباز شخص کا تینتیس ۳۳ برس کی عمر میں یہ دعوے کرنا کہ میرا خدا جو ذرہ ذرہ کا مالک اور زمین و آسان و مافیہا کا خالق اور حاکم ہے - مجھے حکم دیتا ہے کہ آج سے بعد میں تجھے ترتالیس ۴۳ برس تک اور زندہ رکھونگا اور تیری عمر اسی برس کے قریب ہوگی اور یہ ایسا دعویٰ ہے - جو عقلمند انسان کی ہستی کو جڑ سے ہلا دیتا ہے اور ایک غبی سے غبی انسان بھی سمجھ سکتا ہے - کہ جب تک کسی کے ساتھ وہ قادر توانا تمام جہانوں کے پیدا کرنیوالا خدا ہمکلام نہ ہوتا ہو اور وہ قادر ہستی جس کے ہاتھ میں دنیا کی حیاتی اور مماتی ہے وعدہ نہ دیتی ہو - تب تک کسی انسان کا یہ حوصلہ ہی نہیں پڑ سکتا - کہ وہ ایسا دعوے کرے - کتنے افسوس کی بات ہے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس دعوے سے ہی آپ لوگ سمجھ لیتے کہ یہ کسی دو اونے کی بڑ نہیں - بلکہ کسی زندہ حی و قیوم مالک الکل ہستی کا کلام ہے - لیکن یہ رونا ہم کس کے آگے روئیں کہ آپ لوگوں نے اتنے بڑے عظیم الشان نشان سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا - میرے خیال میں یہ ایک ہی ایسا نشان ہے جس کی تمام دنیا میں کوئی نظیر نہیں اگر کوئی ہے تو پیش کرو - کوئی بیوقوف جس طرح پہلے انبیاء کے تمام معجزات کو جھٹلانا چاہے تو نا سمجھی سے جھٹلا سکتا ہے لیکن میرا امام والے نشان کا انکار کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر یہ ایک ایسا زبردست نشان ہے جس نے آپ لوگوں کی گردنوں کو توڑ دیا ہے اور ممکن نہیں کہ اب آپ سر اٹھا سکیں - سوچو تو سہی کہ اگر آپ کی بے سمجھی سے ایک دو برس کی آپ کو کمی معلوم ہوتی ہے تو کیا اس سے نشان میں فرق آ سکتا ہے؟ دیکھنا تو یہ ہے کہ ایک تینتیس ۳۳ برس کا نوجوان دعویٰ کرتا ہے کہ میرا خدا مجھے فرماتا ہے کہ تیری عمر چالیس برس سے بھی اوپر ہوگی پچاس برس سے بھی اوپر ہوگی ساٹھ برس سے بھی اوپر ہوگی ستر برس سے بھی اوپر ہوگی اور اسی برس کے قریب ہوگی - آیا ان سب دہائیوں ۴۰، ۵۰، ۶۰، ۷۰ سے اس کی عمر تجاوز کر گئی ہے یا نہیں - بدقسمتی سے یہ کہہ دینا کہ ۷۵ برس کی کیوں عمر ہوئی ہے چاہیئے تھا کہ ۷۶ برس کی ہوتی - آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ ایسی بیہودہ نکتہ چینیوں سے آپ خدا کے نزدیک بھی بری الذمہ ٹھہر سکتے ہیں؟ جواب تو میں کافی دے چکا ہوں اب میں اس بات کو ثابت کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر ۷۶ برس سے اوپر تھی - میرے خیال میں خاتم الخلفاء کاسر الصلیب المہدی ۱۲۴۳ھ ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے تھے اور میرے پاس اس کا ایک بڑا بھاری ثبوت بھی ہے -

اور دوسرا رسالہ جس نے عبد اللہ آتھم سے قسم دلوانے کے لئے چار اشتہارات شائع کئے تھے۔ پس اشتہار انعامی ایکہزار اشتہار انعامی دو ہزار روپیہ اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ اور اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ۔ ان میں سے اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ ۲ ورق اور بیس صفحہ پر شائع ہوا تھا اور مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو اسکو مطبع گلزار محمدی لاہور میں منشی گلزار محمد کے اہتمام سے دس ہزار کی تعداد میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔ اس اشتہار کے صفحہ ۲ سطر ۲ و ۳ میں عبد اللہ آتھم کے جواب میں عمر کی کمی بیشی کے سوال پر ہمارے امام نے یہ عبارت لکھی ہے " اگر آپ چونسٹھ برس کے ہیں تو میری عمر بھی قریباً ۶۰ برس کے ہو چکی۔ دو خداؤں کی لڑائی ہے ایک اسلام کا اور ایک عیسائیوں کا۔ پس جو سچا اور قادر خدا ہوگا وہ ضرور اپنے بندہ کو بچا لیگا " اب دیکھو۔ کہ اس جگہ بعد از تحقیقات حضرت مغفور نے یہ لکھا ہے کہ میری عمر بھی قریباً ساٹھ کے ہو چکی یہ نہیں لکھا کہ قریباً ساٹھ کے ہے یا ہوگی یا ہونیوالی ہے بلکہ یہ لکھا ہے کہ ہو چکی۔ اب بموجب اصول آپکے جیسا کہ آپنے اپنے سوال میں مان لیا اور نیز بموجب اصول تمام دنیا کے میں یہ حق رکھتا ہوں کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی سے یہ استدلال کروں کہ حضرت مغفور کی عمر مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو ۶۱ یا ۶۲ برس بلکہ بموجب اصول آپکے اس سے اوپر بھی ممکن ہے کہ آپ ماضی کی بجائے مستقبل کا استعمال کر کے یہ کہدیں کہ مرزا صاحب کو (معاذ اللہ) غلطی لگی۔ اصل میں ان کی عمر اس وقت ۵۸ یا ۵۹ برس کی تھی اور اس وقت لکھنا تو وہ یہ چاہتے تھے۔ کہ میری عمر قریباً ساٹھ کے ہے مگر غلطی سے یہ لکھا گیا کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی ہے اس لئے یہاں میں مختصر طور پر کچھ اور بھی لکھنا چاہتا ہوں اول تو آپ اس سوال کو ایک دو دفعہ غور سے پڑھیں امید ہے۔ کہ آپ کو خود ہی شرم آجائے گی۔ دوسرے یہ کہ یہاں عمر کی بحث ہے جو کچھ یہاں لکھا گیا ہے وہ ایک حد تک بعد از تحقیقات لکھا گیا ہے۔ تیسرے عبد اللہ آتھم کو حضرت مغفور یہ نہیں کہنا چاہتے تھے۔ کہ تیری عمر اگر ساٹھ سے اوپر ہو گئی ہے تو میری بھی پچاس سے اوپر ہو گئی ہے۔ بلکہ یہی لکھا تھا کہ ساٹھ کے عدد سے تو دونوں گذر چکے ہیں۔ ہاں اتنا فرق ہو گا کہ تمہاری عمر اگر ۴ برس اوپر ساٹھ برس ہے۔ تو میری دو تین برس اوپر ساٹھ ہو گی یا یوں کہہ لو۔ کہ حضرت مغفور نے اس کو یہ لکھا تھا کہ تیری اور میری عمر میں کوئی آٹھ برس دس برس کا فرق نہیں بلکہ صرف دو تین برس کا فرق ہے اس لئے یہ بات ایسی نہیں جس سے تجھے قسم کھانے سے روک سکے۔ اگرچہ میں نے بین دلائل سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۴ کو حضرت مغفور کی عمر ۶۲ برس کے قریب تھی۔ مگر مجھ اپنے کام سے کام اس لئے میں آپ کو تھوڑی دیر کے لئے خوش کرنے کے واسطے تقریباً ڈیڑھ برس سے زیادہ کی رعایت کرتا ہوں اور مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو حضرت مغفور کی عمر ساٹھ برس اور چھ ماہ بھی نہیں۔ بلکہ ساٹھ برس اور ساڑھے چار ماہ سمجھتا ہوں۔ اب اگر ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء سے لیکر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک حساب لگایا جاوے تو یہ غالباً ۱۳ برس سات ماہ اور بیس دن ہوتے ہیں اور اگر اس میں ساٹھ برس چار ماہ اور پندرہ دن جمع کر دیئے جاویں۔ تو یہ کل ۷۴ برس اور کچھ دن اوپر ہوتے ہیں مگر یہ حساب شمسی ہے اور مسلمانوں کے ہاں قمری حساب رائج ہے اس لئے قمری حساب سے حضرت مغفور کی عمر ۷۶ برس سے اوپر ہوئی اور اب میں حق رکھتا ہوں جو کہدوں کہ خدا کا بھیجا رسول المہدی ۱۲۴۹ یا ۱۲۵۰ ہجری میں پیدا ہوا اور ۱۳۲۶ ہجری میں

۱۳۲۶ھ

ذو البروزین محمد مہدی ہادی دانا موا

باقی رہا حضرت آدم کی عمر سے چالیس برس کم ہونیوالا اعتراض۔ سو یاد رہے کہ جو انسان خدا کا قائل ہے اور مانتا ہے کہ وہ ایک ایسا حاکم ہے جسپر اور کوئی حاکم نہیں تو اس کے لئے یہ اعتراض اعتراض ہی نہیں رہتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح خدا عمر میں کو بڑھا سکتا ہے اسی طرح گھٹا بھی سکتا ہے۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب ۳۵/۱۲ اور یہ آیت حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی لکھی ہے اور پھر لکھا ہے۔ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ۱۳/۳ اور پھر لکھا ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت ۱۳/۶ اور پھر لکھا ہے۔ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ ۱۲/۱۲ آپکا یہ کہنا کہ خلیفۃ المسیح نے آیت کوئی نہیں لکھی۔ عربی عبارت لکھدی ہے۔ سمجھی یہ دلالت کرتا ہے کہ وہ جواب خلیفۃ المسیح نے اہل حدیث والوں کو دیا تھا۔ اسی لئے حدیث پیش کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اطاعت الرسول کے قائل نہیں۔ تبھی تو صحیح حدیث کو عربی عبارت کہدیا۔ اس لئے اس کے جواب میں میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ آپ میرا رسالہ رد چکڑالوی بغور پڑھیں ہاں اس رسالہ کے متعلق اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ اگر مولوی عبد اللہ صاحب نے اس کا جواب لکھا تو پھر جواب الجواب میں انہیں مسائل کو نسبتاً تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا جاویگا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ ان کا سلسلہ ہی برباد ہو گیا۔ مثلاً صفحہ ۱۸ پر میں نے یہ لکھا تھا " اور دین اسلام کا ضابطہ تعامل اسلام ہے۔ جو قرآن مجید کے ساتھ ساتھ چلا آیا اور جن جن ممالک میں قرآن مجید پہنچتا گیا وہ بھی رواج پکڑتا گیا اور پھر وہ پاک کتب جن میں تعامل اسلام قلمبند کیا گیا اور جو احادیث صحیحہ سے نامزد ہیں " پھر صفحہ چالیس پر لکھا تھا " کہ اس خدا کے آپ واقف کس طرح سے بن گئے ہیں آیا آپنے اپنے علم اور لیاقت سے اس کو معلوم کیا ہے یا اس نے خود آپ کو بتلایا ہے اور یہ جو جزا سزا کا مسئلہ ہے یہ بھی آپنے خود ہی اپنے گلے مڑھ لیا ہے۔ یا اس نے خود آپ کو بتایا ہے کہ میری ان باتوں پر عمل کرو ورنہ سزا پاؤ گے اور وہ آسمان پر پھر فرتوت کی طرح بیٹھ رہا ہے پہلے ہی بولا کرتا تھا یا اب بھی اس میں یہ طاقت ہے اور جب وہ محدود ہے تو تمام جہان کا علم اس کو کس طرح سے حاصل ہوتا ہے " اور پھر صفحہ ۹۴ پر لکھا تھا۔ بلکہ نبأنی العلیم الخبیر ۶۶/۴ اور فبأی حدیث بعدہ ۷۷/۵۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی خدا کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض باتوں کی خبر دیجاتی تھی الغرض ایسے فقرات کو اردو کی آسان عبارت سمجھ کر بغیر تدبر تفکر کے نہ پڑھ جانا کیونکہ ان مسائل کو آسان عبارت میں لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو یہ باتیں عام فہم ہو جاتی۔ دوسرے مجھ پر اتنا علم بھی نہ تھا جو ایسے دقیق مسائل کو ضرور پر تکلف اور دقیق عبارت میں لکھتا میں آپکے ساتھ اس بارہ میں متفق ہوں کہ عربی بولی بول لینا یا عربی عبارت لکھ لینا جزو ایمان نہیں۔ ہاں یہ بات آپ کو بھی ماننی پڑیگی کہ عربی بولی سیکھے ہوئے عالموں کا ہی یہ ہمپر احسان ہے کہ آج ہم بھی دین کی باتوں کو ایک حد تک سمجھ سکتے ہیں اور اگر لوگ عربی بولی کو پڑھنا اور سیکھنا چھوڑ دیں۔ تو آخر یہاں تک نوبت پہنچ جائیگی کہ دین ہی ہاتھ سے جائیگا کیونکہ قرآن شریف عربی بولی میں ہے ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ اصلیت اور حقیقت جو ہو وہ ایک ہی ہے خواہ اس کو کسی بولی میں بیان کیا جاوے۔ اب میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم میں سے نفاق کو دور کر دے اور اس کی بجائے اتفاق کو پیدا کر دے۔

آمین یارب العالمین

راقم خاکسار محمد ظہیر الدین عفی اللہ عنہ از اروپ

مخالفین کے اعتراضات

اور ان کے جوابات

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر ۱۴ اگست [illegible]

سوال نمبر ۱۲: مرزا صاحب کا الہام اخطی و اصیب جس کا مطلب [illegible] آپ نے خدا کی طرف منسوب کر کے یہ بیان کیا ہے [illegible] جواب [illegible] واللہ یہ ہو سکتا ہے کہ خدا [illegible] میں کہ مرزا صاحب نے اپنی خطا کاری کو خدا کی طرف [illegible]

جواب نمبر ۱۲: [illegible] آپ استعارہ کے لفظوں کی حقیقت [illegible] ایسی باتوں کے [illegible] اعتراضوں [illegible] ہتک اسلام ہے۔ استعارہ تو عام [illegible] میں ایک قسم ہے جس [illegible] ہی اعتراض ہیں۔ تو ان سے تو قرآن بھی [illegible] اصیب تو اتنا [illegible] استعارہ بھی نہیں [illegible] وقت ہو۔ اس کے معنے تو قرآن خود حل [illegible] یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت تو اس کے معنے صاف ہو گئے۔ کہ میں اپنے ارادہ کو ترک بھی کر دوں گا اور اس کو پورا بھی کروں گا۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرماتا ہے یصیبکم بعض الذی یعدکم۔ اور یہی معنے نزد حضرت مرزا صاحب کے بھی ہیں [illegible] صاحب نے اعتراض کے شوق میں اگر اتنی جلد بازی دکھائی [illegible] الہام [illegible] آپ معنے الہام کے محل [illegible] سمجھے۔ پورا الہام یہ ہے انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب اور یہ الہام ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد کے بالمقابل اس کی پیشگوئیوں کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں بیان ہوا ہے۔ اور اس کا بالتفصیل مطلب یہ ہے۔ کہ جب مرزا صاحب نے بھی اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی کی۔ اور آپ کے مقابل آپ کے دشمن عبد الحکیم نے بھی۔ اور مرزا صاحب نے تو رسولانہ دعویٰ کے رنگ میں خدا تعالیٰ سے خبر پاکر اپنی وفات کی پیشگوئی شائع کی۔ لیکن عبد الحکیم نے محض شرارت کی راہ سے اس لئے اپنی پیشگوئی کو شائع کیا (پھر پیشگوئی بھی ایک نہیں دو نہیں تین تک شائع کیں) یہ اس لئے کہ مرزا صاحب میری کسی پیشگوئی کا ہی شکار ہو کر ذلت اور اہانت کے نیچے آ جائیں تو عبد الحکیم کے اس ارادۂ اہانت کے مقابل میں خدا نے عبد الحکیم کی اس ذلت اور ناکامی کے متعلق جو اسے اس کی پیشگوئیوں کے جھوٹا نکلنے کی صورت میں نصیب ہوئی۔ پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا کہ انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب یعنے میں اس مقابلہ میں اپنے رسول کے ساتھ ہوں۔ اور اسی کے ساتھ اسی کی معیت میں ہو کر میں اس کے دشمن کو جواب دوں گا۔ اس طرح پر کہ اس کے دشمن کی ساری پیشگوئیوں کو خطا اور غلط کر دوں گا۔ جس سے بجائے اس کے کہ وہ میرے رسول کی ذلت دیکھے۔ خود اس کی ذلت ظاہر ہو گی۔ اور میرا رسول جس کی وہ ذلت دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کروں گا جس سے اس کی عزت ظاہر ہو گی۔ اور اس کے دشمن کی ذلت۔ جیسا کہ ظہور میں آیا کہ حضرت اقدس اپنی پیشگوئیوں میں سچے نکلے اور عبد الحکیم خان کا ناد جال اور مسیلمہ ثانی اپنی ساری پیشگوئیوں میں جھوٹا۔ اور حضرت کی پیشگوئیاں اصیب کے نیچے ظاہر ہوئیں اور عبد الحکیم کی اخطی کے نیچے۔ [illegible] الہام کے [illegible] مصداق ہو گئے۔ اور اس کی ان تین جھوٹی پیشگوئیوں [illegible] حضرت اقدس کی ایک اور پیشگوئی بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر تیرا واقع ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ جو تین دفعہ فرمایا ہے۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ دشمن جب تک تین جھوٹی پیشگوئیاں نہ کر لیگا [illegible] تیری وفات نہیں ہو گی۔ اور یہ ہوگا۔ تو پھر اس کے بعد تیری وفات کا واقع ہوگا۔ یہ پیشگوئی عبد الحکیم کی پیشگوئیوں سے پہلے کی ہے۔ جس کے مطابق عبد الحکیم نے تین جھوٹی پیشگوئیاں کیں۔ اور دشمن نے اس پیشگوئی کو اپنے ہاتھ سے پورا کر دکھایا۔ اور یہ تینوں پیشگوئیاں کلمہ الہام اخطی کی مصداق ہوئیں۔ اور حضرت اقدس کی اپنی پیشگوئی کلمہ الہام اصیب کی مصداق۔ والحمد للہ علی ذالک ثم ثم للہ۔

سوال نمبر ۱۳: مرزا صاحب کا ایک الہام الم تر کیف فعل ربک باصحب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ہے۔ جو آپ نے اپنے اشتہار تبصرہ میں لکھا ہے۔ اور یہ ایک قرآنی صورت ہے۔ جو آپ کو الہام ہوئی۔ مگر افسوس ہے کہ اس کا نتیجہ برعکس ظہور میں آیا۔ آپ نے تو اس الہام سے اپنے تئیں ایک طور سے مثیل کعبہ قرار دیا تھا۔ مگر کعبہ کے دشمن اصحاب الفیل تو کعصف ماکول ہو گئے۔ مگر تعجب کہ اس جگہ خود کعبہ ہی مسمار ہو گیا اور اصحاب الفیل صحیح و سلامت باقی رہے۔

جواب نمبر ۱۳: اگر باوجود مثیل کعبہ ہونے کے آپ کا مسمار ہونا اس طرح ہے کہ آپ وفات پا گئے۔ تو اس طرح تو تمام نبی اور رسول بھی وفات پا گئے۔ اس پر تو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اور اگر اعتراض اس بات پر ہے کہ آپ مثیل کعبہ ہو کر کعبہ کی طرح ہمیشہ کے لئے کیوں نہ رہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کعبہ کی مماثلت جسمانی پہلو سے نہیں بلکہ روحانی پہلو سے ہے۔ اور کعبہ کی دیواریں تو جسم کا قبلہ ہے۔ نہ روح کا۔ لیکن رسول اس جسمانی قبلہ کی روح اور جان ہوتی ہے جس کی ذریعہ انسانی روح کو اس حقیقی قبلہ کی شناخت حاصل ہوتی ہے۔ جس کی شناخت بغیر رسول کی راہنمائی کے روح کو کسی طرح سے میسر نہیں ہو سکتی۔ نہ کعبہ کی چھت سے۔ نہ دیواروں سے۔ اور کعبہ تو ایک جسمانی طور سے وحدت کو قائم کرتا ہے لیکن رسول جسمانی اور روحانی دونوں طور سے۔ اور اگر سمجھا جائے۔ تو کعبہ کی رونق کا وہ گرم بازار جو اس کی طرف منہ کرنے والوں سے شب و روز ظہور میں آ رہا ہے۔ یہ بھی تو رسولوں کے طفیل سے [illegible] ہے۔ اور رسولوں کا زندہ رہنا اس کے نمونہ کے باقی رہنے سے ہے جب تک اس کا سلسلہ دنیا میں قائم رہیگا۔ تب رسول بھی زندہ ہے۔ اور یہ ظاہری موت تو کچھ چیز بھی نہیں۔ یہ تو ایک دوسرے عالم کی طرف انتقال کرنے کے لئے تغیر ہے۔ موت تو دراصل یہی ہے [illegible] روح مر جائے۔ نہ کہ جسم۔ اور یہ سوال کہ اصحاب الفیل کیوں نہیں مرے اس کا جواب یہ ہے کہ اصحاب الفیل بھی مر جائیں گے اور عنقریب ہی مر جائیں گے۔ مرزا صاحب کا نام تو آپ کے نام لیوا پرستاروں سے قیامت تک زندہ رہے گا مگر اُن کا تو آجکل تک ہی قصہ ختم ہو جائیگا۔ اور اگر الہام کعصف ماکول تک ہی ہوتا۔ تو آپ دیکھ لیتے۔ کہ میاں عبد الحکیم اور ثناء اللہ وغیرہ صاحبان کس طرح حضرت مرزا صاحب کے سامنے ہی کعصف ماکول ہو جاتے۔ مگر الہام تو صرف اتنا ہے کہ الم تر کیف فعل ربک باصحب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ اور یہ الہام بھی عبد الحکیم کے اس مکر و فریب کے متعلق ہے۔ جو اس نے اپنی پیشگوئیوں کے رنگ میں دکھایا اور بالآخر ناکام ثابت ہوا۔ جیسا کہ قبل از وقت اس الہام کے ذریعہ

لہ اس الہام سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا اپنے جواب [illegible] رسول کے لئے اپنی معیت کو بیان فرمایا [illegible] اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک تو جواب دینے سے پہلے خدا کا رسول رحلت فرما چکا ہوگا [illegible] قائم مقام ہو کر خدا مجیب ہوگا۔ دوسرا یہ کہ جواب ایسا ہوگا [illegible] ثابت ہو جائیگا کہ خدا ایسے شان سے اپنے رسول کے ساتھ ہے۔ اور اسی کی حمایت میں کام کر رہا ہے [illegible] اس الہام کے اور بھی پہلو ہوں۔ عبد الحکیم کا مقابلہ بھی اسی کے نیچے ہے۔

پیشگوئی کی صورت میں خبر دی تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اصحاب الفیل کی طرح بڑے حملہ آور ہو کر اس مثیل کعبہ پر اس لئے پیشگوئی کے حملے کرتے ہیں کہ تا کسی طرح ان کی پیشگوئی کے نیچے آکر وہ ذلیل ہو۔ اور لوگ اس سے منحرف ہو جائیں جیسے کہ اصحاب الفیل کا خیال تھا اور جیسا کہ انہوں نے کعبہ پر اس نیت اور ارادہ سے حملہ کیا تھا کہ اس کو تباہ اور ذلیل کر دیں۔ تا لوگ اس سے پھر جائیں۔ مگر آخر وہ خود تباہ ہو گئے اور ان کے دل کے ارادے دل میں رہ گئے۔ اسی طرح یہ الہام بھی جسقدر کہ تھا۔ اسقدر ٹھیک وقوع میں آیا۔ اس طرح کہ عبدالحکیم کا وہ مکر اور فریب اور اس کی وہ جنگ اور لڑائی جو اس نے مقابلے کے طور حضرت مرزا صاحب کی وفات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں دکھائی۔ کیسی ناکامی کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ کہ تین پیشگوئیوں میں ایک پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور یہی معنے ہیں الم یجعل کیدھم فی تضلیل کے۔ اور اس کی پیشگوئیوں کو جھوٹا کر دینا۔ یہ چونکہ خدا کا فعل تھا۔ اس لئے اس فقرہ سے پہلے فرمایا الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ یعنی باوجود اس کے کہ یہ لوگ اپنے حملہ میں اصحاب الفیل سمجھے۔ مگر دیکھا کہ تیرے رب نے تیری عزت اور ان کی ذلت کے لئے کس راہ اور راز کس طرح سے اپنے فعل کو ظاہر کیا۔ جس سے وہ اپنے اس جنگ اور اپنے اس مکر اور فریب کی لڑائی میں ناکام کے ناکام رہ گئے اور میرے خیال میں یہ الہام پہلے سوال کے الہام سے بالکل مطابق معلوم ہوتا ہے اور اس کا پہلا ... [illegible] ... الہام کے ... [illegible] ... اصحاب الفیل کے نیچے ہے اور اس کا فقرہ ... [illegible] ... نقرہ الم یجعل کیدھم فی تضلیل کے نیچے

سوال نمبر ۱۴ ۔ مرزا صاحب کا الہام تھا کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ اس الہام کے آپ کس طرح مصداق ہوئے۔ کیا آپ کی رفع ہوئی اور لاکھوں علماء تو ابھی تک آپ کو کافر کہتے ہیں ✣۔ پھر مطہرک من الذین کفروا کے معنے اور مرزائیوں کو تو جب بدلوں ہی سے نکالا گیا۔ اور ان پر بھی ان کے مرزا کے فتوے کفر کے بھی لگ گئے۔ تو اب جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا بھی ٹھیک پورا الہام ہوا۔ اور پیشگوئی بھی خوب ظاہر ہوئی۔ اور اس کا پورا ہونا بھی اسی کا نام ہے۔

جواب نمبر ۱۴ ۔ آپ کے اس الہام میں چار پیشگوئیاں ہیں۔ جو ٹھیک طور سے وقوع میں آئیں اور اپنی عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور آئندہ بھی اپنی عظمت کو دنیا پر ظاہر کرتی رہیں گی۔ آپ پہلی پیشگوئی کو دیکھئے جو الہام کے فقرہ انی متوفیک میں پائی جاتی ہے۔ کیسی زور شور کے ساتھ اور کتنی طاقت اور عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ دنیا کی تمام قوموں اور تمام فرقوں نے آپ کے استیصال اور آپ کے قتل کے لئے منصوبے باندھے۔ مالی۔ جانی اور قلمی۔ لسانی وغیرہ وغیرہ طاقتوں کو سالہا سال اس راہ میں صرف کر دیا اس ارادہ پر کہ آپ کی وفات پر کسی طرح سے تسلط پالیں۔ مگر الٰہی طاقت لسان الغیب کے ساتھ ان کے مقابل پر آپ کو یہ الہام کرتی ہے کہ انی متوفیک یعنی تیری وفات میرے ارادہ سے ہو گی۔ جو اسّی برس کے قریب بتلایا گیا اور کوئی نہیں جو میرے اس ارادہ کو روک سکے اور یہ الہام براہین میں قبل از دعوے ہی بطور پیشگوئی کے فرما دیا تھا۔ جیسا کہ بالآخر اسی طرح پورا ہوا۔ جس طرح کہ فرمایا تھا۔ تو اب بتلاؤ۔ کہ باوجود مخالفین کی اتنی کوششوں کے اس الہام سے تیس سال بعد تک اور اسّی برس کے قریب کہ الہام پیدا ہونے تک آپ کو کس طاقت نے زندہ رکھا۔ اور دشمنوں کی شر سے محفوظ کس کے سہارے رہے۔ پھر اس کے بعد دوسری پیشگوئی کا فقرہ ہے۔ ورافعک الی۔ اور یہ بھی بطور رفع کے قبل از وقت پیشگوئی کی صورت میں فرمایا گیا کہ لوگ تجھے ... خدا کے مقرب سمجھنے کے کافر اور ملعون سمجھیں گے اور تجھ پر فتوے کفر کے لگائیں گے جس سے ثابت ہو کہ گویا تو خدا کا مقرب نہیں ہے۔ لیکن میں تجھے ان کے بالمقابل رفعت دینے والا ہوں اور تیری مقبولیت تمام دنیا پر ظاہر کرنے والا ہوں جس سے ثابت ہو کہ تو ملعون نہیں ہے۔ بلکہ میرا مقرب بندہ ہے۔ جیسا کہ ظہور میں آیا کہ لاکھوں انسان ہاں شریف اور لائق انسان آپ کے تابع ہو گئے۔ جس سے آپ کی مقبولیت اظہر من الشمس ثابت ہو گئی اور رافعک الی کا فقرہ اس واقعہ کے ذریعہ سے لئے زیادہ تر مناسب ہے۔ جو یہود سیرت مسلمانوں نے آپ کی وفات کے موقعہ پر بطور سوانگ کے دکھلایا۔ اور میرے خیال میں ولکن شبہ سے جو شبیہ عیسیٰ کا مسئلہ نکالتے ہیں۔ وہ اسی طرح کا ہو گا۔ کہ حضرت عیسیٰ کے سوانگ بھرنے میں یہودیوں نے شرارت سے کسی یہودی کو اس طرح بنا کر نقل کی ہو گی۔ جیسے حضرت مسیح الاسلام کی وفات کے موقعہ پر ان یہود سیرتوں نے سوانگ بھرنے کے لئے ایک بدبخت کو جو روحانی مردہ تھا۔ جسمانی مردہ قرار دیکر آپ کے مقام وفات کے اردگرد ایک چارپائی پر لٹا کر پھرایا۔ اسی لئے خدا نے پہلے مسیح کی نسبت ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم فرمایا کہ عیسیٰ کو انہوں نے مقتول اور مصلوب تو نہیں کیا۔ ہاں سوانگ بھرنے کی صورت میں ان کے لئے ایک اس کی شبیہ بنائی گئی۔ اور گو شبہ لھم کے معنے دراصل مشابہ بالمصلوب ہی ہونگے۔ مگر ان معنوں کا پہلو بھی ہمارے مسیح موعود کی وفات سے خوب کھل گیا اور اس آخری مسیح کے شبہ نے پہلے مسیح کے شبہ کو خوب طرح سے حل کر دیا۔

پھر تیسری پیشگوئی کا فقرہ ومطہرک من الذین کفروا ہے۔ یہ ان الزاموں سے جو تیرے پر کافر لگاتے ہیں بار بار تیری تطہیر کروں گا۔ پھر یہ تطہیر کئی طرح سے ہے۔ نشانات کے ظہور سے بھی تطہیر رفع الزامات کے اسباب سے بھی تطہیر آپ کے سلسلہ برکات اور ترقیات سے بھی تطہیر علمی اور عملی کمالات سے بھی تطہیر مستجاب الدعوات ہونے اور ان کے نتائج اور ثمرات سے بھی تطہیر میدان مقابلہ میں فتوحات کے پانے سے بھی تطہیر غرض تطہیر کئی پہلو سے ہے جو ظہور میں آئی اور آئندہ بھی روز بروز ظہور میں آتی رہیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر یہ تطہیر خاص کر ڈاکٹر عبدالحکیم کی ان تین پیشگوئیوں کو جھوٹا کر کے دکھلانے سے بھی ظاہر کی۔ جو تمام دنیا نے دیکھی۔ پھر چوتھی پیشگوئی کا فقرہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ ہے۔ یہ علمی اور روحانی پہلو سے تو اس وقت بھی پیشگوئی کا ظہور ہو رہا ہے۔ کہ اسی روحانی جنگ میں تمام مذہبی دنیا سے کوئی نہیں جو کسی احمدی پر غالب آ سکے۔ اسی لئے مخالف باوجود زیادہ ہونے کے ایک احمدی سے بھی ڈرتے ہیں۔ اور یہ تو روحانی طور پر بھی غلبہ ہے۔ جو اس وقت بفضلہ تعالیٰ ہم لوگوں کو میسر ہے اور وہ وقت بھی آتا ہے کہ جسمانی طور سے بھی خدا ہمیں غالب کر دکھائے۔ دیکھو عیسیٰ نبی کی پہلی حالت کہ آپ کو سر رکھنے کی جگہ بھی نہ ملتی تھی۔ مگر اس وقت دیکھو کہ عالمگیر اور فاتح قوم آپ کی ہی ہے اسی طرح ہمیں امید غالب ہے۔ کہ حضرت مسیح الاسلام کے پیرو بھی کسی وقت ایسا ہی غلبہ پائینگے۔ حدیث میں آپ کا نام حارث یا حراث بھی آیا ہے۔ یعنی کھیتی کرنے والا اور

✣ کیا یہود کے علماء مسیح ناصری کو ابھی تک کافر نہیں کہتے پس ان کا رفع و تطہر کس طرح ہوا؟ (اکمل)

قرآن میں آپ کی تعریف کزرع اخرج شطأہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ ان لفظوں سے ہوئی ہے۔ اس وقت تک جو آپ دُنیا میں اپنے پیرو چار لاکھ کے قریب چھوڑ گئے ہیں۔ یہ ابھی بطور بیج بونے کے ہے۔ پھر جب عیسیٰ نبی کے بارہ حواریوں سے اس کی اتنی کھیتی بڑھی۔ تو اب سمجھ لو۔ کہ چار لاکھ سے مسیح الاسلام کی قوم اور اور آپ کی کھیتی کو کسقدر ترقی کے لئے امید ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر ۱۵:۔ مرزا صاحب نے پیغام صلح لکھا۔ مگر باوجود ملہم ہونے کے آپ کو اتنا بھی معلوم نہ ہوا۔ کہ یہ لکچر سنانا بھی نہ ملیگا۔ اور آپ پہلے سے ہی چل دینگے۔

جواب نمبر ۱۵:۔ خدارا انصاف۔ ذرا آپ ہی غور فرمائیے کہ جو آپ سُنانا ہو۔ وہ پیغام کیسا؟ لفظ پیغام میں تو صریح اس بات کی طرف بطور پیشگوئی کے اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ آپ اس پیغام کے سنائے جانے سے پہلے ہی رخصت ہو جائینگے۔ اور آپکے اس لکچر کو پھر آپ کے بعد بطور پیغام کے پبلک کے سامنے پڑھکر سُنایا جائے گا۔ اور آپ اس وقت نہیں ہوں گے۔ تب ہی تو یہ پیغام اُس وقت پیغام کے معنے پر صادق آئے گا۔ دیکھا! آپ کیسے ملہم ثابت ہوئے۔ کہ آپ کو قبل از وقت بتلایا گیا۔ تب ہی تو اس لیکچر کا نام پیغام صلح رکھا۔ فاعتبروا وتدبروا

الراقــــم

عاجز خاکپائے حضرت مسیح موعود غلام رسول احمدی۔
ساکن راجیکے ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاکٹر مرتد کے پہلے خیالات

جناب مجتبیٰ و مکرمی مفتی صاحب دام ظلکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آنکہ ذیل کا مضمون ارسال خدمت ہے اپنے اخبار گوہربار میں درج فرما کر بندہ کو مشکور فرما دیں۔

میں نے رسالہ الذکر الحکیم علہ مصنفہ مرتد ڈاکٹر عبدالحکیم دیکھا اور اس کا کچھ حصّہ پڑھا۔ جوں جوں میں اس کو پڑھتا گیا۔ میں حیران اور ششدر ہوتا گیا۔ میرا دل یقین نہیں کرتا تھا۔ کہ یہ رسالہ جس میں حضرت اقدس علیہ السلام کی سچائی خوابوں۔ الہاموں اور استخاروں سے بڑے زور شور کے ساتھ کی گئی ہے اسی شخص کا لکھا ہوا ہے۔ جو آج حضرت صاحب کی شان پاک میں اس قدر گندے اور تہذیب سے کوسوں دور الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ کہ الامان۔ یہ رسالہ شروع سے لیکر آخر تک حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں لکھا ہوا ہے۔ اور مرتد ڈاکٹر حضرت صاحب کا مسیح موعود ہونا بڑے دعوے سے ثابت کرتا ہے۔ لیکن دو جگہیں خاص کر قابل غور ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱) صفحہ ۳۳ میں لکھتا ہے " میں تمہیں بہ تقاضائے ہمدردی کہے دیتا ہوں کہ میں اپنی ذاتی سمجھ پر کچھ بھروسہ نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ تمام روشنی اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے بذریعہ خوابات عطا کی۔ اور یہ تمام فیض اطاعت محمدؐ و قرآن و مسیح الزمان ہے۔ یہ الٰہی انوار ہیں۔ جو ان ذاتوں میں سے ہوکر مجھ تک پہنچے ہیں۔ میں اس قابل نہیں ہوں۔ کہ جو کچھ جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ مجھکو ملتا ہے وہ بلا واسطہ آنجناب مجھ کو مل سکتا" اور پھر صفحہ ۳۶ و ۳۷ میں یوں تحریر کرتا ہے " کل بتاریخ ۳۱ مئی ۱۸۹۱ء بوقت دوپہر میں خواب میں ایک شخص سے ملا۔ اس نے کہا کہ مرزا بڑے کمال کے آدمی ہیں۔ پھر میں نے اپنی زبان سے کہا مرزا صاحب اپنے واسطے آپ ہی ایک ایسی صریح دلیل ہیں جیسے کہ حضرت ختم المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے لئے تھے۔ جو طبیعتیں کہ آج مرزا صاحب کو نہیں مان سکتیں۔ وہ اسی قسم کی طبیعتیں ہیں۔ جو حضرت سیدالرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتی تھیں۔ جو لوگ کہ آج حضرت مرزا صاحب کو جھٹلا رہے ہیں۔ اگر حضرت احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتے۔ تو ضرور ان کو بھی جھٹلاتے۔ یہ تقریر اس شخص نے سُن کر کہا کہ اگر تم ایسا عام طور سے ظاہر کروگے۔ تو اکثر مولوی تمہیں کافر کہیں گے میں نے جواب دیا کہ مجھے اس بات کی کیا پرواہ ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھُل گئی۔ میں نے اُٹھ کر یہ خواب جلدی سے ایک کاغذ پر لکھ لیا۔ اور اپنے دوستوں میں محمد امین اور سراج الدین احمد کو سُنا بھی دیا" اور پھر اس کے آگے لکھتا ہے " اے مولوی صاحبان! جو مرزا صاحب کو دیوانہ یا مرتد یا کافر بتلا رہے ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کی وجہ سے قرآن کو آسمانی کتاب اور جناب سیدالمرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول مانتے ہو۔ ورنہ تمہارے مادے ایسے نہیں ہیں کہ تم خدائی روحوں کو پہچان سکو۔ آپ لوگوں نے قرآن کو آسمانی کتاب مان کر بھی کوئی زندگی حاصل نہیں کی۔ آپ لوگوں میں اپنی سمجھ پر غرور اور خدا سے دوری اور خود نمائی دُنیا داری۔ تکلف۔ رسم پرستی۔ کینہ جوئی حسد اور رشک اسی درجہ کی ہے۔ جیسے کہ عوام غیر اسلام میں پایا جاتا ہے میں پوچھتا ہوں کہ اے خدا کے بندو! تم اپنے ربّ رحیم سے فیصلہ کے لئے کیوں استدعا نہیں کرتے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ استخارہ فضول اور بیفائدہ شے ہے اور خواب بے معنی اور باطل شے ہے۔ اور خواب میں ہمیں کچھ خبر نہیں مل سکتی۔ اگر آپ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ تو میرا قول کہ آپ نے مسلمان ہوکر بھی کوئی نئی بات حاصل نہیں کی سچ ہے پس میری تیسری دلیل کے موافق تم خدا سے دور رہو۔ خدا تمہارے ساتھ نہیں۔ تمہیں اُس سے جواب ملنے کی امید نہیں تمہیں اس بات پر ایمان نہیں کہ خدا قریب ہے اور بیقرار کی پکار کو سنتا ہے اور وہ اپنے بندے کو خواب میں یا پس پردہ جواب دے سکتا ہے۔ یہ ایمان تمہیں بھلا تمہیں خدا کی ذات پر کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبکہ تمہارے دلوں میں۔ غرور علم۔ خودنمائی ریاکاری۔ بیجا غصہ۔ دُنیا داری اور خود پرستی بھری ہوئی ہے۔ اپنے آقا سے انعام کی امید اُسی نوکر کو ہوتی ہے۔ جو اخلاص اور ادب کے ساتھ خدمت کرتا ہو۔ تمہارا تو یہ حال ہے۔ کہ میں اگر آپ کی نسبت آپ کے سامنے کچھ بے ادبانہ کلام کروں۔ تو آپ فوراً طیش میں آجائیں اور سبحان ربی الاعلیٰ اور سبحان ربی العظیم سب بھُلا دیں۔ اور کچھ خبر نہ رہے کہ اپنے بادشاہ کے حضور میں جوش مارنا کس جگہ جائز ہے" اس جگہ پر میں اپنی چند خواب جن سے جناب مسیح الزمان مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ عرض کرتا ہوں۔ جو لوگ عجائبات الٰہی پر ہنسنے والے اور خدا سے دور اور شیطان کے نزدیک ہیں۔ وہ بیشک ہنسینگے۔ اور وہ بچارے کریں بھی تو کیا کریں۔ اگر کسی اندھے کو کہا جائے کہ دیکھ یہ چراغ کیسا روشن ہے۔ بھلا وہ کیا سمجھیگا۔ مگر جو اہل دانش ہیں۔ وہ بہت کچھ سیکھ لیں گے۔ مغروروں کے واسطے کہیں خدا نہیں مگر مسکینوں کے لئے ہر جگہ ہے۔ اندھوں کے واسطے کہیں روشنی نہیں۔ مگر سجانکھوں کے واسطے بہت کچھ روشنی ہے"

پس اے ناظرین آپ خود ہی اس کی مذکورہ بالا باتوں سے نتیجہ نکالیں اور فیصلہ کریں۔ اور اب میں مرتد ڈاکٹر سے صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ جب تو خود ہی اس بات کا اقراری ہے۔ کہ وہ تمام روشنی جو تجھکو بذریعہ خوابوں الہاموں اور استخاروں کے حاصل ہوئی۔ محض محمد صلعم و قرآن و مسیح الزمان

BADR – QADIAN

آنانکہ گشت کوچۂ [illegible] نام نشان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۹ | ثبت است برجریدۂ عالم دوام شان

مورخہ ۴ شعبان ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ ستمبر ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر

ذوق کی باتیں

۱۔ یہ باتیں اس سلسلہ میں ہیں جو کبھی کبھی ناچیز ایڈیٹر اخبار میں درج کیا کرتا ہے۔ مکھی بظاہر ایک حقیر چیز ہے۔ شہد کی مکھی میں زہر بھی ہوتا ہے مگر جب یہ مکھیاں مل کر کام کرتی ہیں تو ان کی محنت کا نتیجہ شہد ہوتا ہے جسے رب العالمین نے شفاءٌ للناس فرمایا ہے۔ جب زہریلے جانوروں کے مل کر کام کرنے سے شہد بنتا ہے تو کیا اشرف المخلوقات بنی آدم کے مل کر کام کرنے کا نتیجہ برا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

۲۔ ایک رات کو پونے بارہ بجے کے قریب تقاطر ہوا لوگ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے اور میں نے دیکھا کہ بڑی جلدی سب اپنے اپنے بستر لپیٹ اندر جانے لگے اس وقت مجھے خیال آیا کہ یہ سرعت محض اس لئے ہے کہ دامن تر نہ ہو جائے۔ مگر آہ انسان کو تردامنی کا مطلق خیال نہیں ہوتا اور اس سے ایسا بچنے کی کوشش نہیں کرتا۔

۳۔ علامہ نورالدین کو اللہ نے اپنے مسیح کی خلافت کے لئے چن لیا اس میں سر کیا ہے۔ وہی جو ایک دفعہ خطبہ جمعہ میں مولوی صاحب نے خود بیان کیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے الذین آمنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض فرمایا ہے۔ عمل صالح کئی قسم ہے۔ بعض کا تعلق خود اس کی ذات سے ہے اس کا نفع و نقصان بھی اسی تک محدود ہے۔ بعض کا تعلق اپنی اہل بیت سے ہے۔ سو اس کا اثر بھی چند اشخاص تک محدود رہتا ہے

بعض کا تعلق اپنی قوم سے ہے اور بعض کا غیر اقوام سے بھی اور تو مجھ میں کچھ نہیں۔ مگر یہ ضرور تھا کہ میں نے بلا کسی بخل کے تمام جہان کے لوگوں سے ہمدردی کی ہے اور ان کی نفع رسانی اور بہتری و بہبودی میں کبھی کسی قسم کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا سو اس کا اجر مجھے یہ ملا۔ میں نے قرآن مجید کی اشاعت کے لئے کئی لوگوں کو بڑے بڑے خرچ دیکر پڑھایا مگر وہ پڑھکر میرے مطلب کے ثابت نہ ہوئے آخر خدا نے میری محنت کو ضائع نہ کیا اور کئی انگریزی و عربی و سنسکرت و عبرانی دانوں کو میرے تابع کر دیا۔

۴۔ وحدہٗ لاشریک خدا کی شان ہے جو اپنی ذات و صفات و افعال میں بے مثل ہے ان صفات کا پرتو کسی کسی جزوی امر میں اس کے خاص بندوں پر پڑتا ہے۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام صفات الٰہی کے مظہر تھے۔ یعنے خدا کا چہرہ اور اس کی سب صفتوں کا جلوہ اس پیارے نبی کے وجود کے آئینہ میں نظر آتا تھا۔ پھر جس نے نبی کریم کو دیکھنا تھا اس نے اسے مسیح موعود کے مبارک وجود میں دیکھا

(ب) مولوی نورالدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے خانہ کعبہ کا طواف ایک دفعہ ایسے وقت میں کیا جب کہ کوئی اور طواف نہیں کر رہا تھا۔ گویا مولوی صاحب کہہ سکتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کی عبادت ایسے وقت میں کی جبکہ اس میں کوئی شریک نہ تھا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور کسی عبادت کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ممکن بلکہ ضرور ہے کہ

اس وقت کوئی اور بھی صدقہ۔ صلوٰۃ۔ صوم وغیرہ ایک سیکنڈ میں شامل ہو۔

۵۔ اللہ نے عربی میں قرآن شریف کیوں [illegible] پیشتر ذکر بنا بر رسالت اب سے پہلے [illegible] کسی خاص قوم سے ہوا کرتا تھا لیکن حضرت نبی العالمین کا تعلق سارے جہان کی مختلف زبان والی قوموں سے تھا اس لئے اللہ نے ام الالسنہ میں کلام نازل کیا جو با اعتبار اپنی وسعت و فصاحت کے تمام جہان کی زبانوں کے اصلی [illegible]

۶۔ خلیفۃ الامام نے الم تعالیٰ الذین [illegible] کی تفسیر فرماتے ہوئے بیان کیا کہ [illegible] والے کبھی کامیاب نہیں ہوئے پھر اسی [illegible] فرمایا کہ میں اتنے سال حضرت کی صحبت میں رہا ہوں [illegible] میں نے کبھی ایک سیکنڈ کے لئے بھی تخلیہ نہیں کیا [illegible] کے بیٹے اور دوسرے گھر والے مرد۔ اور تم سب بیٹھے [illegible] میں نہیں کہہ سکتا کہ کبھی ایسا اتفاق ہوا ہو۔ بلکہ آپ کی عادت تھی کہ اگر کوئی الگ بات کہتا تو آپ اس کے [illegible] باتیں کہتے اتنی بلند آواز سے بولنے لگے [illegible] بیٹھنے والے بھی سن لیتے۔ یہ ان کے کمال [illegible] ہونے کا ثبوت ہے۔

اطلاع

[illegible]

(بدر پریس قادیان میں [illegible] سراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر [illegible] اخبار چھاپا گیا۔)

دار الامان

حضرت امیر المومنین نے بعد جمعہ کو رکوع یا رکوع کا حصہ ابتدا سے سنانا شروع کیا ہے آپ نے ایک دفعہ لاہور میں فرمایا تھا کہ اگر مسلمان ہر جمعہ کو بھی ایک رکوع سنیں تو تھوڑی مدت میں تمام قرآن مجید سن سکتے ہیں۔

۲۔ قادیان آجکل جزیرہ نہیں تو جزیرہ نما ضرور بنی ہوئی ہے خدا تعالیٰ نے یہاں کے رہنے والوں کو بری و بحری انعام سے ممتاز کیا ہے۔

۳۔ سیدی و مولائی حضرت مسیح کا ایک پرانا بستہ ملا ہے جسمیں جناب کی وہ نظمیں درج ہیں جو آپ نے بد شباب میں لکھیں کوئی تین ہزار کے قریب شعر ہوگا ان کے پڑھنے سے عجیب لذت حاصل ہوتا ہے اور ایمان از سر نو تازہ کہ آپ کا دل ابتدا ہی سے دین کے لئے دردمند بنا یا گیا تھا۔ سب باتوں کا اصل ان شعروں میں موجود ہے۔

افسوس

باوجود اس کے کہ ایک بار قبل اطلاع دی گئی ہے اور بار بار عرض کیا گیا کہ جس مہربان نے وی پی وصول نہ کرنا ہو۔ وہ اطلاع دے۔ اور باوجود اس احتیاط کے کہ جنہوں نے اجازت دی اُنہی کو وی۔ پی بھیجا گیا۔ اور باوجود اس کے کہ جو بقایا قابل الوصول تھا اکثر اس کے نصف کے وی پی بھیجے گئے۔ پھر بھی وی پی واپس آ رہے ہیں۔ انصاف !!!

نکاح چاہنے والوں کو اطلاع

نکاح کے متعلق صرف اُس خط کی تعمیل ہو سکیگی۔ جس کے ساتھ ۲ کے ٹکٹ برائے جواب ہوں۔ مینجر

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کو اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کے نام وی۔ پی نہیں کیا جا سکتا اس واسطے آیندہ افریقہ۔ آسٹریلیا انگلینڈ چین وغیرہ دیگر ممالک غیر سے جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے

ان کی صورت میں بغیر پیشگی قیمت وصول ہونے اخبار جاری نہ کیا جاویگا ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہیئے سو جو گذشتہ سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ ضرور بھیجدیں۔ مینجر

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاک میں ملازم رہ چکے ہیں انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے جانیکو تیار ہیں امید ہے کہ دوست اون کا خیال رکھیں گے۔ اور جہاں موقع ہو عاجز کو اطلاع دیں گے۔

ضرورتِ نکاح

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کیلئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور تقریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنیوالے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آج کل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی مجبوریات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا ہو۔ جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ بر سر روزگار قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور علاقہ خاص کرتھل ذیل۔ ڈہرہ ہر دو۔ سنگڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بھکر مظفر گڑھ اور سارا ان۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ر ع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چہار و تین سال۔ خط و کتابت بنام م۔ س معرفت ایڈیٹر ہو۔

۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار او

صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژن راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

ممیرا کی رعائتی قیمت فی تولہ ۵ روپیہ

مگر اخبار بدر والحکم و ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ روپیہ لئے جاویں گے بصورت ناپسند ہونے کے پورا ممیرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ دس تولہ کے خریدار کے لئے خاص رعائت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوگی۔ ناممکن کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت۔

المشتہر

محمد امین احمدی از مقام داتہ۔ مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے

مینجر بدر

رسید زر

۱۳ اگست ۰۸ء	۱۷ اگست ۰۸ء
عبد الحکیم صاحب ۳۰۲ للعہ	شاہ محمد صاحب ۲۱۳ عار
دولت علی صاحب ۲ ۱۲	دولت خان صاحب ۱۹۹ عار
طالب علی خان صاحب ۲۰۷۷ عہ	عبد المطلب صاحب ۱۹۱۴ للعہ
مددعلی صاحب ۱۱۳۰ صہ	جیا غدین صاحب ۱۹۲ عار
مراد علی صاحب ۱۰۵۶ عہ	سر بلند صاحب ۸۱۷ للعہ
عبد الکریم صاحب ۱۱۲۴ عار	غلام محمد صاحب ۹۲۹ عہ
نظام الدین صاحب ۱۸۳ للعہ	محمد بخش صاحب ۷۴۷ عہ
عبد الرحمن صاحب ۱۱۲ للعہ	مرزا عبد الکریم صاحب ۳۲۵ عار
محمد شریف صاحب ۶۸۳ عہ	محمد عثمان صاحب ۹۰۵ عہ
نور الدین صاحب ۱۱ عار	شیخ غلام قادر صاحب ۲۰۴ عار
امام الدین صاحب عہ	احمد خان صاحب ۹۷ ۱۴ عہ
محمد فضل صاحب ہریان عہ	سید صادق حسین صاحب ۳۲۲ سے
غلام حیدر صاحب ۱۱۲ عہ	عبد الحکیم صاحب ۱۸۱ ۱۴ عار
سید محمد شاہ صاحب ۱۸۱ عار	محمد فاضل صاحب ۱۰۲ سے
فضل کریم صاحب ۲۵۹ للعہ	ثناء اللہ صاحب ۱۸۴ عار

منہ نور می فشاند و سگ بانگ مے زند

مخالفین سلسلہ احمدیہ ہمیشہ سے اپنی نت نئی رذالتوں کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن آجکل ان ناخدا ترس حضرات نے ایک ایسی شرارت اور کمینگی اختراع کی ہے کہ جس سے سخت حیرت ہے اور ان معاندین کی پست فطرتی پر نہایت تعجب! ناظرین اخبار کی ضیافت طبع اور ممبران سلسلہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے بطور نمونہ کچھ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

کئی روز ہوئے مظفر نگر سے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ایک جوابی کارڈ آیا۔ جس کا بھیجنے والا کوئی شخص رستم علی ہے۔ اوس نے اپنے کارڈ میں لکھا کہ میں حضرت مرزا صاحب کا مرید تھا۔ لیکن اب حضرت مرزا صاحب کی وفات کے بعد میرا اعتقاد باطل ہوگیا۔ اور مجھ کو اس طریقہ پر رہنا منظور نہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وہ کارڈ میرے پاس بھیجدیا۔ میں نے بذریعہ خط اخویم مولوی عبد الخالق صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ مظفر نگر سے اصلیت دریافت کی۔ اونہوں نے جو کچھ جواباً ارقام فرمایا ہے اوس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کارڈ رستم علی کا لکھا ہوا معلوم نہیں ہوتا یہ کارروائی ایک ذات شریف کی معلوم ہوتی ہے جس کے قرائن قویہ موجود ہیں رستم علی وہ شخص ہے جو پہلے کسی زمانہ میں برادرم سید منشی ولایت حسین صاحب احمدی کے ہمراہ کبھی کبھی مطالعہ کتب میں شریک ہوجاتا تھا اور ایک گونہ حسن ظن سلسلہ سے رکھتا تھا لیکن کبھی اوس نے نہ تو احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھی نہ اپنے آپ کو احمدی مشہور کیا۔ نہ یہاں شہر میں کوئی شخص اوس کو احمدی کہتا ہے نہ در حقیقت وہ احمدی ہے نہ اوس نے کبھی شرائط بیعت پر عمل کیا خط کا جواب منگانے کے لئے اوس نے عبد القیوم کا ذریعہ پتہ میں لکھا ہے جو نواب بیگ کا ملازم ہے۔ اور نواب بیگ سلسلہ کا مخالف ہے۔ رستم علی کو ہرگز ضرورت نہ تھی کہ وہ عبد القیوم کے پتہ سے (جو ایک دور دراز محلہ کا باشندہ ہے) خط کا جواب منگاتے۔"

اس مظفر نگر کے رستم علی والے خط کے علاوہ میں بخش وکیسی میٹر کا وہ خط جو اوس نے اپنے ایک احمدی رشتہ دار کو لکھا تھا میں نے دیکھا اور ساتھ ہی اوس کی وہ تحریر بھی میں نے دیکھی جو اوس نے اخبار میں درج کرانے کے لئے یہاں بھیجی تھی اپنی ایک تحریر میں تو میں بخش ہم کو اور ہمارے امام کو پیٹ بھر کر گالیاں دیتا ہے اور دوسری تحریر میں جو اوس نے شرارت سے یہاں بھیجی تھی مخلصانہ اور ہمدردانہ عبارت لکھتا اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے میں بخش کا مدعا اس پر تزویر تحریر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کا مضمون جو اوس نے حضرت اقدس کی وفات پر لکھا تھا یہاں کسی احمدی اخبار میں شائع ہوجاوے اور لوگوں کو اوس کے احمدی ہونے کا یقین آجائے اور پھر اسکے بعد وہ کسی اخبار کے ذریعہ سے سلسلہ کی مخالفت کا اظہار کرے جس سے لوگوں کو اوس کے مرتد ہونے کا گمان ہو حالانکہ یہ کوئی پوشیدہ امر نہیں کہ میں بخش کبھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوا اوس کی دونوں تحریریں میرے پاس موجود ہیں اگر ضرورت ہوئی تو میں اون کو شائع کرکے ناظرین کو لطف اوٹھانے کا موقع دونگا۔

عجیب اتفاق ہے کہ اس قسم کی شرارت سے مملو خطوط میں سے کوئی خط بھی اس وقت تک کسی حقیقت و اصلیت سے قریب ثابت نہیں ہوا۔ ہمارے مخالفین ہماری تباہی کے لئے ہر ایک رذیل سے رذیل تدبیر کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور مطلق نہیں شرماتے۔ ہماری طرف سے سوائے صبر اور ان کی شرارتوں کو حوالہ بخدا کرنے کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ ہم تو اپنے مخالفوں کے لئے بھی دعا ہی مانگتے ہیں کہ خدا اون کو چشم بصیرت عطا کرے تاکہ وہ نور و نار میں تمیز کرسکیں۔

اے ظالمو ذرا اتنا ہی سمجھو کہ اگر واقعی یہ سلسلہ کسی فریب و چالاکی پر مبنی ہے تو خدا تعالےٰ خود ہی اس کو تباہ کردیگا اور حق و باطل کو ملتبس نہ ہونے دیگا۔ لیکن اگر یہ خود خدا تعالےٰ کا قایم کیا ہوا سلسلہ ہے (اور بلاشک خدا تعالےٰ ہی کا قایم کردہ ہے) تو تمہاری چالاکیوں اور شرارتوں سے کیا ہوسکتا ہے۔ تعجب ہے کہ جبکہ تم ہم کو جھوٹا سمجھ کر ہماری مخالفت کرتے ہو۔ تو پھر خود کیوں جھوٹ کا ارتکاب کرتے ہو؟ اگر تمہارا خدا تعالےٰ کے اوپر ایمان ہے۔ اور تم معہ اس کی صفات کاملہ کے خدا تعالےٰ کو مانتے ہو۔ تو پھر کیوں اسی سے دعائیں نہیں مانگتے۔ اور کیوں خدا تعالےٰ ہی پر بھروسہ نہیں کرتے۔ خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر دغا۔ فریب۔ چالاکیوں اور شرارتوں کا دامن پکڑنا سراسر شرک بے ایمانی اور جہالت کی بات ہے۔ ہم تو تم سے اعراض کرتے اور سلام کہتے ہیں۔

راقم
اکبر شاہ خان نجیب آبادی ثم قادیانی

مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی

جو بزبان پنجابی شاعر بھی ہیں

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سردست جموں۔ پونچھ۔ وزیر آباد اور گوجرانوالہ کے شہروں اور دیہات میں بغرض تبلیغ جائیں گے۔ ان کو بموجب قواعد منظور شدہ جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے اور جہاں انجمن باقاعدہ نہ ہو۔ وہاں انجمن قائم کرنے کی اجازت ہے جہاں مولوی صاحب موصوف جاویں۔ وہاں کے تمام احمدی احباب مولوی صاحب موصوف کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مناجات محمود

اے مرے مولیٰ مرے مالک مری جاں کی سپر
مبتلائے رنج و غم ہوں جلد لے میری خبر
دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ دشمن ہوگئے
اب کسی پر تیرے بن پڑتی نہیں میری نظر
امن کی کوئی نہیں جا خوف دامن گیر ہے
سانپ کی مانند مجھ کو کاٹتے ہیں بحر و بر
ہاتھ جوڑوں یا پڑوں پاؤں بتاؤ کیا کروں
دل میں بیٹھا ہے مگر آتا نہیں مجھ کو نظر
جبکہ ہر شے ملک ہے تیری مرے مولیٰ تو پھر
جس سے تو جاتا رہے بتلا کہ وہ جائے کدھر
کام دیتی ہے عصا کا آیت لَا تَقْنَطُوْا
ورنہ عصیاں نے تو میری توڑ ڈالی ہے کمر
بیکسی میں رہزن رنج و مصیبت ہے پڑا
سب متاع صبر و طاقت ہوگیا زیر و زبر

رسید زر ۲ر اگست

بکم اگست ۱۹۱۹ء
دلاور خان ۲۰۴۳ عالہ
محمد عمر خان ۱۵۷ عالہ
۲ر اگست
سید احمد ۱۱۷۵ عالہ
اسمٰعیل گرداور ۱۶۶۷ للعہ
فرزند علی شاہ ۱۷۰۹ ے
۳ر اگست
سید محمد شاہ نواز ۱۵۹۶ عالہ
الٰہی بخش فیروز دین ۹۶۵ عالہ

کمیاب ڈائری

(منقول از تشحیذ الاذہان)

صبر فرمایا کہ وہ ایمان کیا ہے اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی انسان کو خدا پر مقدم کرے جب تک ہر ایک چیز پر خدا کو مقدم نہ کیا جائے تو وہ شرک کہلاتا ہے دیکھو ہمیں دو دفعہ موقعہ پیش آیا ہے ایک دفعہ تو مولوی عبد الکریم صاحب کی وفات پر جبکہ نہایت زور سے دعا مانگنے کے بعد الہام ہوا۔ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر بھی دعاؤں کا مقابلہ جاری رہا تو الہام ہوا کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنے اے لوگو۔ اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ پھر مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا کہ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر الہام ہوا کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنے اس شخص سے مرا مزور ہے اور عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے جو زندہ رہنے والا وہی ہے۔ اسی سے دل لگاؤ۔ پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اوس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جاوے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے۔ بت پرستی کے یہی تو معنے ہیں کہ ہندوؤں کی طرح بت لیکر بیٹھ جائے اور اس کے آگے سجدہ کرے۔ خدا سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔ ہمیں تو بچپن سے اس بات کی سمجھ آگئی تھی اور اب بھی ہمارا لڑکا مبارک احمد فوت ہو گیا ہے اور اگر ایک مبارک کی جگہ لاکھ مبارک احمد بھی آجائے اور خدا تعالے فرمائے کہ یا انکی طرف جاؤ یا ہماری طرف تو قسم بخدا ایک منٹ کے لئے یا ایک سیکنڈ کے لئے بلکہ اس کے ہزارویں حصہ کے لئے کبھی دل میں یہ خیال نہ پیدا ہو کہ اس کی طرف نہ جائیں اور مبارک احمد کی طرف چلے جاویں۔ اولاد چیز کیا ہے بچپن سے ماں اس پر جان فدا کرتی ہے مگر بڑے ہو کر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اوس سے گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ پھر اگر فرمانبردار ہوں بھی تو دکھ درد اور تکلیف کے وقت وہ اس کو ہٹا نہیں سکتے۔ ذرا سا پیٹ میں درد ہو۔ تو تمام [illegible] آجاتے ہیں نہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ نہ ماں نہ کوئی اور عزیز۔ اگر کام آتا ہے تو صرف خدا۔ پس ان کی اس قدر محبت اور پیار سے فائدہ کیا جس سے شرم لازم آئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو مر چکی ہے زندہ کر دیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانیکا خیال بھی کریگا؟

پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے۔ جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر برا مناتا ہے۔ وہ بخیل ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا نے اوس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے اور بخیل کی نسبت حدیث میں آیا ہے کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنت میں نہیں جائیگا پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے اس کی عبادت نماز۔ روزہ بھی کسی کے کام کے نہیں حضرت ایوب کیطرف دیکھو کہ وہ کیسے صابر تھے خدا تعالیٰ نے اون کا ذکر قرآن شریف میں بھی کیا ہے۔ کہ وہ میرا ایک صابر بندہ ہے پہلی کتابوں میں اون کا ذکر بالتفصیل لکھا ہے کہ شیطان نے خدا تعالے سے کہا کہ ایوب کیوں صبر نہ کرے اوس کو تو نے مال دیا ہے۔ دولت دی ہے غلام دئے ہیں۔ نوکر چاکر دئے ہیں۔ اولاد دی ہے۔ بیوی دی ہے۔ صحت دی ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تو اس کو آزما اس پر پہلے تو اونکی بھیڑ بکریاں ماری گئیں۔ پھر اور بڑے بڑے جانور مارے گئے مگر پھر بھی حضرت ایوب نے صبر سے کام لیا۔ اس پر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے پاس دولت اور غلام اور اولاد ہے وہ صبر کیوں نہ کرے اسپر اس کے غلام بھی مر گئے پھر اونہوں نے صبر کیا یہاں تک ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہو گیا ایک وہ اور ایک ان کی بیوی رہ گئی۔ پھر بھی شیطان نے کہا کہ ابھی ان کی صحت درست ہے اس پر اونکو جذام ہو گیا یعنے کوڑھ ہو گیا پھر بھی اونہوں نے صبر سے کام لیا۔ پس جب وہ اس طرح صابر اور صادق ثابت ہوئے تو خدا تعالے نے اون کو آگے سے بھی زیادہ مال و دولت و غلام لونڈیاں اور اولاد عطا فرمائی اور صحت بھی عطا فرمائی پس جب انسان صبر سے کام لے۔ تو اوس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے انسان کو چاہیئے کہ جو کام کرے خدا کی رضا کے مطابق کرے۔ شیخ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہیں کہ ؎

کہ بے حکم شرع آب خوردن خطاست
اگر خون بفتوے بریزی رواست

یعنے اگر تم خدا کے منشا کے برخلاف پانی پیو۔ تو وہ گناہ ہے لیکن اگر اوس کے حکم کے مطابق خون کر دو۔ تو وہ جائز ہے پس میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان خواہش کرتا ہے نہ وہ اوس کو ملتی ہے نہ خدا کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے لیکن جو شخص خدا کو پسند کرتا ہے اوس کو خدا بھی ملتا ہے اور دوسری چیزیں بھی ملتی ہیں اور اوس کی جو خواہش ہوتی ہے۔ وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔

اب میں جو کچھ خدا کیلئے کہنا تھا وہ کہہ چکا تم کو چاہیئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر خواتین

رسالہ عصمت رسالہ مذکور نمبر ۲ میرے پاس پہونچا شاید میری بعض احمدی بہنیں ابھی اس نئے رسالہ کے نام سے ناآشنا ہوں سو اون کو رسالہ مذکور سے واقفیت کرانے کیواسطے ان چند سطور کو معزز بدر اپنے زرّین کالموں میں شائع فرما کر مجھے مشکوری کا موقع دیگا۔ سب سے اول تو یہ بتلاتی ہوں کہ رسالہ عصمت عمدہ ولایتی کاغذ پر باہتمام شیخ محمد اکرام مخزن پریس دہلی میں شائع ہوتا ہے لکھائی چھپائی بھی اعلیٰ ہے۔ مگر چند ایک مضامین ایسے ہیں جن پر ریمارک کرنا اپنا فرض منصبی جانتی ہوں اگرچہ میری معزز بہنوں کو ناگوار گذرے مگر میں اون کی ناراضگی سے نہیں ڈرتی۔ کیونکہ جس نے مسیح الزمان کے مبارک ہاتھوں پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بیعت کی ہے وہ کسی حالت میں اظہار حق سے رک نہیں سکتا۔ آمدم بر سر مطلب۔ سب سے اول بیگم صاحبہ جنجیرہ و جشان کا مضمون سیر یوروپ کا ملاحظہ کیجئے جس کو رسالہ مذکور نے بڑے فخر سے شائع کیا ہے۔ بیگم صاحبہ کے چند ایک خیالات ایسے ہیں جنہوں نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے اور اگر رسالہ عصمت نے بھی آزادی کی ترغیب مستورات میں پھیلائی تو خبر نہیں کیا انجام ہوگا۔ وہ اپنے قیمتی سفرنامہ میں لکھتی ہیں کہ جہاز پر مسٹر گھوکھلے سے بھی پہچان ہوگئی اونہوں مجھ سے

پوچھا۔ کہ پردہ سے نکل کر ایسا سفر کرنے سے آپ پر کیا گذرتی ہوگی۔ میں نے کہا بیشک گران گذرتا ہے مگر اتنا نہیں جتنا آپ کا خیال ہے کیونکہ میری ایسی عادت ہے۔ جیسے وقت آئے گذار لیتی ہوں۔ مسٹر گوکھلے نے مسٹر رومیش چندر دت سے بھی ملاقات کرائی۔ بڑے حلیم الطبع اور معقول آدمی ہیں یہ ہیں مسلمان مستورات کے خیالات ہائے انگریزیت تیرا ستیاناس کیا مسلمانوں سے قومی غیرت بالکل مفقود ہوگئی بیگم صاحبہ کی اسلامی حمیت نے غیر آدمیوں کے ساتھ اس طرح بے حجابانہ باتیں کرنے کی کیونکر اجازت دی۔ ؎

سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

اے عقل کے اندھو کیا یہ وقت مہدی کے آنے کا نہیں تھا۔ تو اور کون سے وقت کا انتظار ہے افسوس [illegible] بیگم صاحبہ نے اسلام کے اس زرین اصول [illegible] اور لغو ٹھیرایا جسکی غیر مذہب والے مسٹر گوکھلے کے الفاظ سے بھی وقعت ٹپکتی تھی۔ کیا لوگو [illegible] مسلمانی [illegible] ؎

وائے بر من وائے بر انجام من
عار دارد کفر از اسلام من

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے واہیات سفر [illegible] عصمت کے ذرہ ذرہ آثار کو کیا فائدہ پہونچا سکتا۔ پھر آگے [illegible] ہیں۔ کہ انگلینڈ کی زندگی نرالی ہے۔ کھانا کھا کر [illegible] لگے تھک گئے تو آرام کرسی پر بیٹھے کر خوش گپیاں اڑائیں۔ پادری صاحب نے [illegible] انجیل کی [illegible] سے مسلمانوں کی حالت زار پر کہاں [illegible] افسوس [illegible] رہا دین باقی نہ اسلام باقی۔ فقط رہ گیا دین کا نام باقی۔ یہ مردہ مذہب والے پادری جہاندان میں بھی اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو برعکس اس کے جب [illegible] پابندی مذہب سے غافل ہو کر خوش گپیوں میں مستغرق ہوگئے آگے ایک مضمون [illegible] یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ قرآن کریم کو صرف اردو کیا جاوے اور اس کو متن سے صاف رکھا جاوے جو کہ زبان عربی سے ناہموار اور نفرت کا اظہار ہے اور [illegible] ناگہ [illegible] قدرت پر غور اور تدبر کرنے سے احتراز کرنا ہے۔ میرے خیال میں یہ وہی شہر پٹنہ ہے۔ جو کہ ندوۃ العلماء کا مرکز ہے۔ جنہوں نے عربی کو از سر نو زندہ کرنے کا وعدہ کیا ہے اگر اون کے مبارک خیالات کو کاہی اثر شہر پٹنہ پر پڑ رہا ہے جیسا کہ معزز خاتون کے مضمون سے ظاہر ہے۔ تو عنقریب بجائے زندہ اور شاداب کرنے کے اوس کے مٹانے اور برباد کرنے میں بھی شہر پٹنہ اول نمبر پر رہیگا۔ مجھ کو غیرت اسلامی اور محبت کلام مجید نے سخت مجبور کیا ہے کہ میں اس مضمون کی صدقدل اور سچی تڑپ سے تردید کروں۔ جو کہ انشاء اللہ علیحدہ مضمون کی صورت میں ارسال خدمت ہوگی۔

پھر آگے مسز محمد اکرام (جو کہ اس رسالہ کی معاون ہے) کا مضمون ذیل کے عنوان پر ہے۔ لاہور اور دہلی کے زنانہ جلسے۔ فاضل ایڈیٹرہ یوں دُر فشانی کرتی ہیں۔ کہ لاہور کے جلسے بڑے شاندار ہوتے تھے۔ بہنیں شالامار باغ میں آکر ٹہلتی تھیں۔ بیبیوں کو چلنے پھرنے کا موقع مل جاتا تھا۔ باغ کی روشوں پر بہنوں کا مل مل کر ٹہلنا ایک دوسری سے خیالات کا تبادلہ کرنا ایک خاص لطف رکھتا ہے۔

میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان جلسوں سے فائدہ کیا نکلا کونسی رسومات بدعات کا قلع قمع کیا کونسے عمدہ لکچر اور وعظ ہوئیں۔ کونسی غیر مذاہب پر اتمام حجت کی کونسی مستورات کی اصلاح ہوئی۔ اگر باغ کی روشوں پر ٹہلنے کو ہی کیا گیا۔ اے برگزیدہ خدا تیرا سچے اوپر سے لیکر اعلیٰ اور جاہل سے لیکر عالم کے دل میں سچی تڑپ ڈال گیا ہے۔ کہ بغیر ذکر الٰہی کے آرام نہیں ملتا۔

آگے پھر آگے لکھا ہے کہ جیسے دلی آئی ہوں ان جلسوں کا نام و نشان نہیں مگر اب بس [illegible] کی بدولت [illegible] کھل گیا ہے اور کچھ عورتیں اس کی ممبر بھی بن گئی ہیں۔ بھلا ان کلبوں سے مسلمان خواتین کو کیا فائدہ پہونچے گا۔ یہی کہ وہ بھی مسوں میموں کی طرح آزادی پسند ہو جائیں گی۔ اور پردہ کو قید خیال کرنے لگیں گی۔ کاش کہ یہ لوگ خدا کے سچے مسیح سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سبق سیکھتے تو ان کے سب کام سنور جاتے۔ بھلا یہ کلب اور انجمنیں کیا فائدہ دے سکتی ہیں۔ جب خدا کی مرضی کے مطابق نہ ہوں۔ البتہ ان سے اُلٹے نقصان پہونچیں گے۔ یہ کوئی گرتے اسلام کو ہوش دلانے کی دوائیں نہیں بلکہ زیادہ بے ہوش کرنے اور غیرت اسلامی کو جلانے کے نسخے ہیں۔ دوا الٰہی وہی کارآمد ہے۔ جو خدا کا برگزیدہ مسیح بتلا گیا ہے یہ ہیں۔ اسلامی پرچوں کے حال ؎

گرہمیں مکتب است ہمیں ملاں ۔ کار طفلاں تمام خواہد شد

ایسے رسالوں پر نظر ڈالنے سے میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی ہے کہ ان کی زہریلی ہواؤں سے محفوظ رہنے کیلئے ایک عاجزانہ تجویز ناظرین الحکم و بدر اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی جاوے احمدی مستورات میں ذوق علم اور عظمت کلام مجید جاگزین کرنے اور ان کی اخلاقی حالت کی اصلاح کرنے کے لئے ایک ماہواری رسالہ نکالا جاوے جو کسی لائق احمدی خاتون کی زیر ایڈیٹری شائع ہو اور احمدی جماعت میں جو مستورات کے رسالہ نہ ہونے کی کمی ہے اوسے پورا کیا جاوے۔ امید ہے کہ سب احمدی برادران جلدی اپنی اپنی مبارک رائے کا اظہار کرکے مجھے مشکوری کا موقع دیں گے۔ والسلام

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیروی مقیم حال جہلم

ایہا الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر ونیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہیں حضور کے اون خطوط کو جو آپنے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہیں چھپوا کر بھائیوں کیخدمت میں تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اون کے اخیر میں وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیماریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور جو مجھے مل سکے ہیں بنظر فائدہ عام لکھدئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہوں ارسال فرماویں۔ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جاویں۔ تو مہربانی کرکے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لیے بھیجدیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے اون کے پاس بھیجدینے کا ذمہ وار ہوں۔ لیکن اس میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ کار ثواب ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیں کہ کن شکایات کے لیے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئیں۔

حکیم محمد حسین قریشی۔ حویلی کابلی مل لاہور

نوٹ۔ یہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا آپنے اس کو پسند فرمایا۔ کہ میرے نام جو خطوط حضرت اقدس کے آیا کرتے تھے وہ سب میں نے جمع کئے ہوئے ہیں اور شیخ یعقوب علی صاحب کے پاس ہیں۔ قریشی صاحب چاہیں تو اون سے بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مردہ بدست زندہ

جب سے احمدی جماعت کے آقائے نامدار کا لکھا ہوا پیغام صلح اون کے وصال کے بعد لاہور میں پڑھا گیا ہوا ہے احمدیوں کی طرف سے آریوں کے برخلاف کوئی مضمون نہیں نکلا اور اس انتظار میں رہے کہ شاید آخر کوئی فیصلہ ہو نہ معلوم پیغام صلح کے مضمون کی طرف آریہ صاحبان کیسا غور فرمائیں گے مگر مجھے افسوس ہے کہ اس دوران میں جبکہ احمدیوں نے آریوں کے برخلاف لکھنے سے اپنی قلم کو روکے رکھا آریوں نے احمدیوں کی خاموشی سے فائدہ اٹھایا ہے اگرچہ سمجھدار آریہ ابھی ایسے معاملات میں نہیں پڑے۔ مگر آریوں کا ایک پرچہ جو کسی مردہ آریہ کی یادگار میں جالندھر سے شائع ہوتا ہے کمینہ پن زنیوں سے باز نہیں آیا۔ اب کی دفعہ کے پرچہ میں جو اگست ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا ہے ایک مضمون، مردہ بدست زندہ شائع ہوا ہے اگرچہ اس مضمون کی بدزبانی کسی سمجھدار آدمیوں کو اجازت نہ دیگی کہ اس کو پڑھ سکیں لیکن چونکہ وہ تو صرف جہلاء کے لئے لکھا گیا ہے اس لئے میں کم از کم ان جہلاء سے یہ دریافت کرونگا۔ کہ میرے اس عریضہ کا جواب ضرور دیں۔ اگر ان کی عقل کچھ باقی ہے اور وہ گدھوں کی طرح بیوقوف نہیں ہوگئے تو وہ ضرور ایڈیٹر صاحب کو مجبور کریں گے کہ وہ اس تحریر کا جواب دیکر ممنون فرماویں۔ ایڈیٹر صاحب کو یاد رہے کہ مرزا صاحب اور اون کی جماعت پر یہ مثال صادق نہیں آتی جو انہوں نے سرخی پر لکھی ہے بلکہ ان کے دہرم ویر پنڈت لیکھرام اور اون کے ناظرین پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ ایک مردہ کی یادگار میں ہے۔

ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اور اون کا بطلان روز روشن کی طرح جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہوگیا۔ مگر مرزائی ملّا ہیں سے اون کی صحت کو ثابت کرنے پر دلائل رکیکہ سے رسالے کے ذریعہ سے آمادہ ہیں۔

ناظرین غور فرماویں کہ ایڈیٹر صاحب نے کہاں تک جھوٹ سے کام لیا ہے اول تو وہ تحریر فرماتے ہیں کہ جملہ خاص و عام پر بخوبی ثابت ہوگیا اور پھر مرزائیوں کو جملہ خاص و عام سے علیحدہ کرتے ہیں۔ کیا احمدی لوگ جملہ خاص و عام میں داخل نہیں ہیں تعجب ہے کہ اس خاص و عام کے کیا معنے ہیں جس میں تین لاکھ کی جماعت شامل نہ ہو۔ پھر ایڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ مرزائی رکیک تاویلیں پیش کرتے ہیں یہ ایک لفظ ہے جس سے بڑے بڑے قوی دلائل کو انسان رکیک بتا سکتا ہے جب تک ایک انسان مفصل دلائل بیان کرکے اون کی تردید نہ کرے تو کون سمجھ سکتا ہے کہ آیا واقعی رکیک دلائل ہیں یا قوی میں نے رسالہ تشحیذ الاذہان ایڈیٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئے بھیجا تھا اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی اون کے پاس جاتا ہے کیا وجہ ہے کہ انہوں نے ان سب دلائل کو جو اون میں درج ہیں رکیک کہہ کر ٹالدیا جہاں تک میں سوچتا ہوں۔ یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے اس لئے رکیک تاویلات کہہ کر اونہوں نے اپنا پیچھا چھوڑا لیا ہے۔ میں ان دلائل کو جو پہلے بذریعہ تشحیذ الاذہان و میگزین ایڈیٹر صاحب کے پیش ہو چکے ہیں اس جگہ دوہرانا تحصیل لاحاصل سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں اون کو دوبارہ پیش نہیں کرتا۔ چونکہ ہر دو رسالہ مذکور ایڈیٹر صاحب کو بھیجے جا چکے ہیں اس لئے اس بات کا امیدوار ہوتا ہوں کہ باقاعدہ ان دلائل کا جواب عنایت فرماویں گے تاکہ میں پھر کچھ عرض کرسکوں۔ پھر ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جن کو خدا نے آنکھیں دی ہیں وہ پیشگوئیوں کو صحیح و مستند نہیں سمجھ سکتے۔ جن کا خدا گونگا ہے نہ کسی کی آواز سن سکتا ہے اور نہ کسی کو جواب دے سکتا ہے خواہ کوئی گدھے کی طرح شور ڈالے وہ کیوں کر مان سکتے ہیں کہ خدا بھی کبھی کسی کی آواز کو سنکر کوئی جواب دیا کرتا ہے اور اپنے پیارے بندوں سے ہمکلام ہوجاتا ہے۔

پھر ایڈیٹر صاحب نے حضرت اقدس کی پیشگوئیوں کو کسی رمّال کی پیشگوئیوں سے نسبت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ زمانہ ماضی و حال کے واقعات سے آئندہ کا استدلال کیا جاسکتا ہے۔ میں ایڈیٹر صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ پیشگوئیاں کن واقعات کو مدنظر رکھکر کی گئی تھیں۔

الیوم یوم العید والعید اقرب۔ اور یہ کیوں کہا گیا تھا۔

الا اے دشمن نادان و بیراہ
بترس از تیغ برّان محمد

کیا وہ نادان دشمن جس کا نام لیکھو تھا اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے ذریعہ واصل جہنم ہوا جسکی یادگار میں تیرا پرچہ نکلتا ہے میرے سید و مولا حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ عمر والا تھا یا کسی مہلک مرض میں گرفتار تھا۔ کاش نادان کچھ غور کرتے یہ خدا کی باتیں ہیں ان کی تکفیر اچھی نہیں۔ کیا فرشتے نے محمد صلعم کی تلوار سے اس کمفر کو تباہ نہ کیا اور اوس کو یونہی چھوڑ دیا جس نے خدا کی باتوں کی سخت توہین کی تھی پھر تو کیوں گستاخی کرتا ہے۔ عقلمند وہ ہوتا ہے جو کسی کو دیکھ کر عبرت پکڑتا ہے پھر ایڈیٹر لکھتا ہے کہ ظاہرا احمدیوں کو اس کی چنداں ضرورت نہ ہوگی کہ مرزا صاحب کی روح بہشت میں جائے گی یا دوزخ میں مگر ان کو سلسلہ پیری مریدی کی دکان کی جاری رکھنے کا فکر پڑا ہوا ہے۔ اے احمق نادان تو نہیں سمجھا کہ بہشت اس [illegible] [illegible] کی جاری [illegible] نہیں کسی کو اختلاف [illegible] دوزخ بہشت قائل ہیں وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ احق بالجنتہ خدا کے مامور و مرسل اور نبی ہوتے ہیں تو جب ہم سب آپکو خدا تعالیٰ کا مامور جری اللہ فی حلل الانبیاء تسلیم کرتے ہیں تو پھر اس فضول بحث کے کیا معنے کیا یہ بھی نعوذ باللہ لیکھرام کی طرح یا باوا دیانند کی طرح ایسے خدا کے قائل تھے جو ہمیشہ کے لئے نجات نہیں دیسکتا۔ نہیں وہ خدا کا برگزیدہ اس خدا کا قائل تھا جو قادر مطلق اور مالک الکل ہے اور اس کی منشا کے مطابق ۷۰ سال تک تبلیغ کرکے اسی مالک کو جا ملا جس شخص نے خدا کی راہ میں جان دیدی اس کے متعلق یہ جھگڑا کب ہوسکتا ہے کہ وہ جنت میں جائیں گے یا کہاں۔ یہ تیری نادانی ہے کہ اس فضول فقرہ کو درج مضمون کردیا ہے۔ پھر آپ سلسلہ پیری مریدی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ کاش کہ تو باوا صاحب کی ایک بڑی اصلاح کو جس کا نام اوس نے نیوگ رکھا ہے یاد رکھتا یہ ایسی عظیم الشان اصلاح ہے جسکی بدولت ہر ایک ایسا آریہ مرد جس کو شادی نصیب نہیں ہوتی یا جس کا کسی وجہ سے اپنی بیوی سے تعلق نہ رہا ہو فائدہ اٹھا سکتا ہے اور ایسے ہی ہر ایک عورت جو اپنے خاوند سے تسلی نہیں پا سکتی اس پاک اصلاح کے ذریعہ تسلی حاصل کرسکتی ہے۔

اس مختصر مضمون کے جواب ملنے پر انشاء اللہ تعالیٰ پھر جواب کے لئے حاضر ہونگا۔

نوٹ۔ کوئی آئندہ شخص یہ نہ خیال کرے کہ اس مضمون میں کچھ سختی کی گئی ہے کیونکہ اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو اصل مضمون سے سخت ہو اگر کوئی لفظ سخت بھی لکھا گیا ہے تو چونکہ دفعیہ کیلئے ضروری تھا۔ اس لئے میں نے لکھدیا ہے۔ والسلام

عبد الرحیم از قادیان

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

پہلے مین اپنی وہ تحریر صحیح نقل کرتا ہون جو البدر مین غلط بلکہ پر اغلاط لکھی گئی۔ مناسب سمجھو تو معہ ترجمہ شائع کردین ورنہ اہل علم کے فہم پر چھوڑ دین (ا) و اذکر اسم ربک و اذکروا اللہ کثیرا اطلق فی حق ذکر اللہ تعالیٰ او مجمل فان کان مطلقاً فلم لا یجوز الذکر بخدا خدا ایزد یزدان۔ گاڈ گاڈ۔ پرمیشر۔ اوم۔ ایشور۔ اعنی بالالسنۃ العجمیۃ والیضاً بالصفات التی ما جار فی کلام الوحی۔

(ب) ولم قال العطار رح۔ ذکر بے تعظیم گفتن بدعت ست فعلم انہ لیس المراد ذکراً مطلقاً۔ وان کان مجملاً وہو الحق فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ۔ فبیانہ فی کلام اللہ وکلام رسولہ صلعم وسنتہ بالحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرہا من الاذکار المسنونۃ۔

(ج) واما ذکر اسم الذات (اللہ) علی حرکۃ مضغۃ القلب او علے نبض فی مقامات اخر کما تعلمونہ لیس فی السنۃ النبویۃ۔ فہذا تفسیر بالرائی او بدعۃ بلا شبہۃ۔ وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو رد۔ ۱۲ مشکوٰۃ

(د) والذکر بالتنفس او الحرکۃ النبضیۃ او النقش او مع تصور الشیخ او حبس النفس عمل ما امر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہذا ردٌ۔

(ہ) وقال السید الجیلی رض فی فتوح الغیب مقالہ ۳۶۔ ولا تخترعوا لانفسکم عملا وعبادۃ کما قال اللہ ورہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم وقال والسلامۃ مع الکتاب والسنۃ والہلاک مع غیرہما وبہما یرتقی العبد الی حالۃ الولایۃ والبدلیۃ والغوثیۃ۔ ثم قال۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ فبین ان طریق المحبۃ اتباعہ قولاً وفعلاً ۱۲

فاعتبروا ایہا النقشبندیۃ فان البدعات کثرت فیکم مثل وظیفۃ یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ ط والکلمات الغیر المسنونۃ من الصلوٰۃ والاذکار والوظائف والذکر المسنون ہو الذی جار فی الاحادیث الصحیحۃ والقرآن الکریم فہذا الذکر جری فیکم لیس سنۃ فی شیٔ والا فاروناہ۔

(و) واما جاء فی الحدیث۔ حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ فلیس فیہ ان یحمل علی حرکۃ القلب والنبض اللہ اللہ وتکرارہ بمعنے التحذیر فتذکروا او ذکر المحذر منہ مکرراً او ہو عبارۃ نداء الصلی المصائب بحذف حرف المنادی او علی حذف خبرہ خالق مثلاً کما یدل علیہ اعراب رفعہ کما فی الآیۃ الکریمۃ۔ قل اللہ ثم ذرہم ولا یعلم النقشبندیۃ بہذہ المعانی والا فاین تفسیرکم وعلی التعاویر

فذکرکم بہذہ والکوائف بدعۃ لا شک فیہما وقد قال النبی صلعم فی حقہما فہو رد فاین القیل۔ (۱) والاحمدیون لا ینکرون ذکر اللہ بل علمہم المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الذکر فی کل عمل وفی کل حال۔ علی ما جار فی السنۃ وامرہم بالاستغفار والدعوات والقرآن والصلوٰۃ علی رسول اللہ صلعم۔

(ب) فدعوی ان الذکر علی مضغۃ القلب امر اللہ وحکمہ دعوے نبوۃ ولا نبی بعدہ ۱۲

(ج) والمسیح لا یدعی النبوۃ التشریعیۃ اما النبوۃ بمعنی الوحی والالہام فقد ثبت بالکتب والسنۃ واقوال المشائخ علیہم الرحمۃ۔

(د) فالمسیح الموعود نبی اللہ (ہ) واما جواب رسالتکم فغیر ضروری لان اجوبۃ ہذہ الرسالۃ قد کتبت فی رسائلنا اخبارنا الا النادر فعوا بہ یکتب فی البدر احیاناً ۱۲۔

اب مین عبد الرسول مجیب کا جواب لکھتا ہون وباللہ التعمیز

(ق) مطلق اور مجمل مین ذکر منحصر نہین اور نہ ان مین انفصال ہے (ج) انحصار مقصود نہین مطلق او مجمل مین او تفصیل کے لئے ہے اور فی الجز شک او ابہام او تفصیل مترتین۔ جیسے آیۃ وامسحوا برؤسکم مین شافعی مسح بعض سر کو مطلق کہتے ہین اور راس بنا پر مسح ایک شعر کا بھی کافی کہتے ہین اور حنفی اسکو مجمل بتاتے ہین اور سنت النبی کو جو بیع بالراس مین وارد ہے اسکا بیان او تفسیر ٹھیراتے ہین ویسے ہی ہم نے دونو احتمال جن کا انفصال ظاہر ہے واذکروا اللہ کے بابت بیان کرکے ذکر ماموربہ کے مطلق ہونے کو رد کردیا اور ذکر اللہ کو مثل اقیموا الصلوٰۃ کے مجمل ثابت کیا۔

مجیب نے آمر و مامور کے عربی ہونے سے ذکر اللہ کی تخصیص عربی سے ثابت کی گویا عجمی اسماء ہندی وغیرہ زبانون مین حمد خدا تعالیٰ ہی جو یقیناً ذکر اللہ ہے ان حضرات کے نزدیک ممنوع ہے اور ذکر نہین ایسا ہی امر معروف نہی عن المنکر وغیرہ مامورات لسانی بھی بدون عربی ناجائز ہونے کیونکہ ان کے نزدیک۔ الفاظ السنہ عجمیہ کا بوجہ امر و مامور عربی ہونے کے احتمال ہی نہین۔

(ق) وان کان مجملا وہو الحق فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ فبیانہ فی کلام اللہ وکلام رسولہ وسنتہ بیت تفریع بے تعلق ہے الخ

(ج) ظاہر ہے کہ ان کان مجملا کی جزاء فبیانہ فی کلام اللہ ہے اور وہو الحق مع اپنی دلیل فانہ مثل واقیموا الصلوٰۃ کے جملہ معترضہ ہے اقیموا الصلوٰۃ مثال ہے۔ واذکروا اللہ کے اجمال

مین اور واذکر اسم ربک کی۔ تفصیل کلام اللہ کلام رسول اذکار مسنونہ سے آفرین ہے آپکے فہم اور علم ادب پر میری تحریر پر اخذ کئے دونو ہی علم اصول اور علم ادب سے ناواقفیت پر دلالت بینہ کرتے ہین۔

(ق) (۱) ہم محمدیون کو انہی اسماء حسنیٰ کا ذکر چاہیئے۔ اسماء حسنیٰ کتب حدیث مین مفصل مروی ہین

(ج) پھر تم کیون ایسا ذکر اللہ کرتے ہو جس کا بیان احادیث نبویہ مین نہین یعنی تحریک مضغہ قلب مثل لفظ اللہ حضور عم نے تو زبان سے ذکر اللہ فرمایا اور وہ بھی بالتحمید یا تکبیر یا تہلیل اور تکلیف صفات اللہ کا امر کیا نہ یہ جو گیانہ طریقہ کا

(ق) ذکر بے تعظیم بدعت ہے بغیر وضو ناپاک جگہ چلاکر منع ہے

(ج) ذکر اللہ مین یہ قیدین کہان سے لگالین۔ وکان رسول اللہ یذکر اللہ علی کل حال بخاری شریف مین عائشہ صدیقہ سے مروی ہے مجیب علم حدیث سے خوب واقف ہے۔ حضرت تعظیم تو ذکر صفات الٰہیہ تحمید تسبیح تکبیر وغیرہ مین ہے۔ جیسے سبحان اللہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہین۔

(ق) ج الا فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ...... صقالۃ القلب ذکر اللہ اور افضل الذکر لا الہ الا اللہ الخ

(ج) حضرت اپنی ہی کتابین دیکھو قلب کے لطیفہ ربانی لکھا ہے یا یہ مضغہ جسمانی صقالہ اس لطیفہ کے مراد ہے نہ تحریک اس مضغہ کی جو کہ اکثر مرض خفقان پیدا کردیتی ہے اور جو اطمینان کی دشمن ہے پس ذکر اللہ سے مراد توجہ قلبی اندرونی ہے جو مطالعہ افعال الٰہیہ و صفات رحمانیہ ہے اور اسی ہی سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے یعنی نفس مطمئنہ اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ کونوا مع الصادقین پر عمل کرکے خوارق اور کرامات اولیاء الرحمان کا مشاہدہ باتکرار اور کئی بار کیا جاوے تاکہ مرتبہ علم الیقین اور عین الیقین سے گذر کر حق الیقین پر رسائی ہو الا بذکر اللہ تطمئن القلوب مین ذکر اللہ کو لفظ اللہ سے مخصوص کرنا آپکے نحوی مرز پر حجب روشنی ڈالتا ہے کیا سبحان ربی العظیم وغیرہ اوصاف الٰہیہ اور اذکار مسنونہ جنمین اسماء حسنیٰ اور صفات علیا مذکور ہین یہ ذکر اللہ نہین ہے؟ کیا واذکر اسم ربک پر عمل اوراد تسبیحات سے نہین ہوتا؟ تلفظ باسم اللہ بلا صفات یا تحریک اجزاء جسمیہ مشابہ بامن لفظ کو ذکر اللہ کہنا ایک سخت بدعت مردودہ ہے جو کہ وہ تحریک قلب کے برخلاف اور اذکار مسنونہ سے بااختلاف ہے۔ واذکر اسم ربک کی تفسیر ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرہ من الاذکار التی جار

چہ گویم باتو گر آئی بجاد قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲ اسوج

بروز جمعرات

رسا ہے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۱ر

ممالک غیر

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے موںہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیاتش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

والیان ریاست ۳۰ صہ
عام قیمت پیشگی للعہ
اور سالکو کی حساب نہیں
فی پرچہ ۱ر

اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اون کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

مینیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تہے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اوس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تہے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑہنے سننے اور اوس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان میں رشتہ ...

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

"مدینۃ المسیح"

ظاہری بارشون کے علاوہ خداتعالیٰ کے فضل وکرم کی بارشین مسیح موعود کے مبارک مدینہ پر ہو تی ہین اور ہورہی ہین۔ یہان رہنے والے مہاجرین ان انعامات آلہیہ کے مورد ہو رہے ہین اور پھر یہ فیض بحصۂ رسدی باہر کے لوگون مین بھی پہونچ رہاہے۔ روزانہ درس قرآن مجید ایک نعمت ہے جو خاص مدینۃ المہدی کے رہنے والون کے حصّہ مین آئی ہے۔ اس کے علاوہ احباب فرداً فرداً اور پھر بذریعہ انعقاد مجالس اپنی ذہنی استعدادون کے بڑہانے مین مشغول ہین۔

نواب محمدعلی خان صاحب باہر شملہ کی طرف بغرض تبدیل آب وہوا گئے ہین۔ پچھلے دنون اخبار عام کو ایک غلط فہمی ہوئی تھی جسکی اس نے تردید کردی۔

اِس ہفتہ پشاور سے سید مدثر شاہ اور چودہری نصراللہ خان صاحب سیالکوٹی سید لعل شاہ صاحب تشریف لائے تھے۔ اور بھی کئی جگہ سے احباب تشریف لائے۔

حضرت فاضل امروہوی بفضل آلہی بخیریت اور خدمات دینی مین مصروف ہین۔

احوال احباب احمدیّہ

اخویم چودہری مولابخش صاحب سیالکوٹ سے اپنے احباب کو اطلاع دیتے ہین کہ وہ سفر کشمیر سے بخیریت واپس وطن مین آگئے ہین۔

علاقہ لودیانہ وجالندہر مین مولوی عبدالقادر صاحب وعظ کا دورہ کر رہے ہین۔

ہمارے دوست غازی الدین محمد یوسف صاحب جو علاقہ ایران مین بڑے جوش سے تبلیغ کرتے رہتے ہین رخصت پر اپنے وطن پونا مین آئے ہوئے ہین اور عنقریب قادیان آئین گے۔

شیخ غلام احمد صاحب کا خط نادون سے آیا ہے وہ علاقہ کانگڑہ مین کامیابی کے ساتھہ وعظ کر رہے ہین اللہ تعالےٰ اون کی حفاظت کرے اور اون کے وعظ مین برکت ڈالے

پٹیالہ مین انجمن احمدیّہ کا جلسہ ۲۳ اگست کو ہُوا۔

(انجمن ہائے احمدیّہ کی خدمت مین التماس ہے کہ اپنے ان کے جلسون کی مختصر رپورٹین اخبار مین چھاپنے کے واسطے بھیجا کرین تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ باہر احمدیّہ جماعت کیا کچھہ کام کر رہی ہے)

احباب بھیرہ ظالم طبع لوگون کے شر سے تا حال محفوظ نہین ہین۔ وہ لوگ جنھون نے کبھی مسجد مین آنا چھوڑ نماز کا نام بھی نہین لیا تہا۔ وہ صرف ضد کے سبب مسجد مین داخل ہوتے ہین۔ اچھا اس بہانہ سے نماز تو پڑھ لیتے ہین۔ اگر ان مخالفون مین کچھہ غیرت ہوتی تو اپنا روپیہ خرچ کرکے اپنی مسجد الگ بنوا لیتے۔ خوامخواہ دوسرون کی تولیت اور امامت کے حقوق مین بے جا دخل دینا کسی مسلمان کا کام نہین ہوسکتا۔

لطیفہ

کیا سماعی بات قابل ماننے کے نہین ہوتی

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے پاس ایک دہریہ قادیان مین آیا آتے ہی کہنے لگا کہ مین آپکے ساتھ مباحثہ کرنے کیواسطے آیا ہون مگر مین کوئی سماعی یا منقولی بات نہ مانونگا۔ ہر ایک امر پر عقلی دلائل سے گفتگو ہوگی آپنے فرمایا۔ بہت خوب ایسا ہی ہوگا۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ کہان سے آتے ہین۔ اور آپ کو کس طرح معلوم ہُوا کہ مین یہان ہون۔ کہنے لگا کہ مین لاہور سے آتا ہون مین نے سنا تہا۔ کہ آپ قادیان مین رہتے ہین۔ مولوی صاحب نے فرمایا خوب۔ مگر قادیان ریل کا سٹیشن نہین ہو آپ کو کس طرح راستہ کا پتہ لگا۔ کہنے لگا کہ ہان مین نے سنا تہا۔ کہ بٹالہ سٹیشن پر سے اُترکر یکہ پر قادیان جاتے ہین۔ مولوی صاحب نے فرمایا آپنے سنا تہا کہ یکہ پر قادیان آسکتے ہین لیکن آپ پہلے کبھی یہان نہین آئے آپ میرے مکان تک کس طرح پہونچ گئے کہنے لگا مین نے ایک آدمی سے سنا تہا۔ تب وہ چونکا اور اسے خیال آیا کہ مین نے تین دفعہ سننے کا لفظ بولا ہے اور اس پر اپنا یقین ظاہر کیا ہے۔ فبھت الّذی کفر۔ حیران سا رہ گیا اور کہنے لگا کہ مین ابھی سفر سے آیا ہون اور گھبرایا ہوا ہون آپ سے پھر گفتگو کرونگا مولوی صاحب نے فرمایا۔ اچھا ہم بھی نماز (ظہر) کیواسطے جاتے ہین

خطبہ جمعہ

(کا خلاصہ اپنے الفاظ مین)

۷ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۶ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام

حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح نے اس جمعہ مین پارہ اول رکوع ۳ کی آخری دو آیت پڑھ کر وعظ فرمایا۔ جو یہ ہین۔ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان آیات مین اپنے احسانات یاد دلاتا ہے کیونکہ انسان کی فطرت ہے کہ اپنے احسان کرنیوالے کا شکرگذار رہتا ہے اور اس کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کو خوش رکھنا اپنا فرض جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ انسان کو کہتا ہے کہ تم خدا کے ناشکرے کس طرح بنتے ہو اپنا حال تو دیکھو تم مردہ تھے۔ یعنی ذرات تھے تمہارا نام ونشان نہ تہا خدا نے تمہین زندہ جاندار بنایا پھر تم مرجاؤگے پھر زندہ کئے جاؤگے اور خدا کی طرف پھیرے جاؤگے پھر احسان آلہی کو یاد کرو کہ اوس نے زمین کی تمام اشیاء تمہارے فایدہ کیواسطے بنائین۔ پھر تم زمین سے لے کر آسمان تک بلکہ عرش تک نگاہ ڈالو ہر امر مین خدا تعالیٰ کے تمام کامون کو حق وحکمت سے پُر پاؤگے کوئی بات ایسی نہین ہے جس مین کوئی کمزوری یا خرابی نگاہ مین آسکے اور خدا سب باتون کا علیم ہے وہ تمہارے افعال کو دیکھہ رہا ہے اور اون سے باخبر ہے۔

اس خطبہ مین حضرت موصوف نے بالخصوص طلباء مدرسہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ خدا نے ان کو نیکی کے حاصل کرنے مین اور تقوی کی راہون پر اپنے آپ کو مستقل کرنے کے لئے عمدہ موقع عطا کیا ہے آگے چل کر کالجون مین اون کے واسطے بہت مشکلات ہون گے کیونکہ وہان ایسی نیک صحبت اور دیندار اوستادون کا ملنا مشکل ہوگا۔ جس نے ایسے وقت مین اصلاح نہ کرلی وہ آگے کیا کریگا۔

فرمایا۔ استادون کو بھی چاہیئے کہ ان بچون کے واسطے دردمند دل کے ساتھہ دعائین مانگین کہ خداتعالیٰ اون کی اصلاح کرے اگر ایک آدمی بھی تمہارے ذریعہ سے ہدائت پاجائے تو تمہارے واسطے ایک بڑی نعمت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف

سے نوٹ

تمہید سب حمد و ثنا اس پاک ذات کے لئے ہے جو ہر ایک چیز کا خالق اور مالک اور پالنے والا ہے۔ اوسی کے ہاتھ مین تمام نظام عالم کی چابی ہے۔ وہ تمام نظام کا ناظم اور اس کا مالک اور اوس پر قادر مطلق حکمران ہے اوس نے قانون بنایا پر وہ قانون کے ماتحت نہین بلکہ اوس پر حکمران ہے۔ وہ سب ہونے کا موں کی بازپرس کرتا ہے پر کوئی نہین جو اوس سے بازپرس کر سکے

وہ قدیم ہے

جو ہر حال مین ہر کیفیت مین ہر زمانہ مین رہتے آ گئے ہے۔ کوئی نہین جو اس پر سبقت لیجائے۔ کچھ نہ تھا پر وہ تھا کچھ نہ ہوگا پر وہ ہوگا۔ اس نے یہ زمین بنائی۔ اور اس پر ہم کو پیدا کیا۔ اور سورج بنایا۔ اور اس سورج کیواسطے اس زمین جیسے چھوٹے بڑے ہزاروں سیارے بنائے اور پھر اس سورج کو اس کے نظام کے ساتھ کسی مرکز کے گرد چلایا اور ایسے ہزاروں سورج پیدا کئے کوئی نہین جو اس کی مخلوق کی عظمت کے انتہا کو پا سکے یا اپنے خیال مین اس کی وسعت کا اندازہ لگا سکے انسان کیا چیز ہے جو اس کی حمد کا حق ادا کر سکے یہ اوسی کی رحمت اور فضل ہے کہ اوس نے انسان کو عقل و فہم بخشا اور پھر اوسے خیالات کے اظہار کے واسطے زبان عطا کی اور اس کو بھلے بُرے کی شناخت کے لئے ایک ہدایت نامہ مرحمت فرمایا۔ اے محسن حقیقی تیرا شکر کیون کر ادا ہو کہ تو نے انسانون کے درمیان اپنے رسول پیدا کئے۔ آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ داودؑ۔ عیسیٰؑ کو پیدا کیا۔ خدا کی برکت اور رحمتین ہون اون سب پر اور ان سب کے سردار

محمدؐ

پر (صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وخلفائہ وبارک وسلم) اے ہمارے مالک حقیقی تیرا شکر کیون کر ادا ہو کہ تو نے انسانون مین محمدؐ جیسا انسان بنایا جو انسانون کی ہمدردی کے لئے تیرے دربار تک پہنچا اور قرآن جیسی کتاب ہمارے واسطے لایا۔ اے خدا تو اپنی رحمتین اور برکتین اُس پر نازل کر جو اس فخر بنی آدمؐ پر اور اس کے نائب اور بروز ہمارا امام اور سردار

احمدؐ

پر کہ جس نے اس تاریکی کے زمانہ مین ہدایت کا چاند چڑھا دیا۔ اور قرآن پاک کا فہم عملی رنگ مین دنیا کو دکھا دیا اے پیارے خدا اے حقیقی محبوب اور سچے معبود تیرا شکر ہم کیونکر ادا کر سکین کہ اس پاک کلام کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے مین امداد حاصل کرنے کیواسطے تو نے ہمین ہمارے مسیح و مہدی کے بعد اس کا ایک ایسا خلیفہ عطا کیا جسکی عمر ساری اس "نور نامہ" کے پڑھنے اور پڑھانے اور سمجھنے اور سمجھانے اور سننے اور سنانے مین ایسی صرف ہوئی ہے کہ اس کا نام

نور الدین

کسی انسانی خیال سے نہین بلکہ ملائکہ کی تحریک سے رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آسمان پر پہلے سے یہ مقدر تھا کہ یہ وجود دین محمدی کیواسطے ایک نور ہو کر چمکے اور روئے زمین کو اپنی روشنی سے منور کر کے مخلوق الٰہی کو ہدایت کی طرف لائے پھر کس زبان سے تیرا شکر ہو۔ اے پروردگار حقیقی تیرے احسانات کا جو تو نے اس ناچیز راقم پر کئے۔ کہ جب یہ تھا۔ جب مین تیرے حضور مین ہدایت کے لئے چلایا۔ اور تو نے جلد میری آواز کو سنا اور اپنے ملائکہ بھیجے۔ جو مجھ کو ان کے ہاتھ سے چھین کر مجھے نور کی حفاظت مین پہونچا گئے۔ اور آج تین سال کا عرصہ گذرتا ہے جو مجھے اس درس مبارک کے سننے کا موقعہ عطا کیا گیا۔ اے رحمٰن رب تو مجھ پر رحم فرما کہ تجھ سے بڑھ کر کوئی رحم کرنیوالا نہین۔ اللھم انفعنا ماعلمتنا وعلمنا ماینفعنا وزدنا علماً۔ اے خدا جتنا علم تو نے ہمین عطا کیا ہے اوس سے ہمین نفع بخش اور آیندہ ہمین وہ باتین سکھا۔ جو ہمین نفع دین اور ہمارا علم بڑھا۔ حضرت ال المکرم واستاذی المعظم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المہدی والمسیح کو ہمیشہ سے یہ تڑپ رہی ہے۔ کہ ایک جماعت قرآن شریف کو پڑھنے پڑھانے والی ہو۔ یہ خواہش آپ کی خداتعالےٰ نے بہت وسیع پیمانے مین پوری کر دی ہے۔ کشمیر کے پہاڑون مین جب مین آپکے پاس ترجمہ قرآن شریف کا پڑھتا تھا تو میرے ساتھ معدود چندتین چار آدمی ہوتے تھے۔ لیکن اب مسجد اقصےٰ مین درس کیوقت روزانہ اوسط ڈیڑھ دو سو کی ہوتی ہے اور بعض دفعہ حاضرین کی کئی سو تک تعداد پہونچتی ہے اور پھر اون کے ذریعہ سے اور رسالون اور اخبارون کے

...احمدیہ سے بیسی ہزار ادمی اس درس مین ہمیشہ شامل ہوتے رہتے ہین جب سے اخبار بدر شائع ہوا ہے درس قرآن شریف کا پہونچانا تھوڑا بہت ہمیشہ اس کے حصہ مین رہا ہے لیکن اس ہفتہ مین جو نمونہ درس قرآن شریف کا ہم پیش کرتے ہین وہ اُمید ہے کہ پہلون سے زیادہ مفید اور مقبول ہوگا اور وجہ یہ ہے کہ درس مین صرف وہ باتین لکھی جایا کرین جو کہ عام تراجم اور تفاسیر مین نہ پائی جاتی ہون یا جہان عام تراجم اور تفاسیر مین ایسی عبارت ہو۔ جس سے مخالفین اور معترضین کو اعتراض کرنے کا موقعہ مل جائے۔ غرضکہ وہ خاص نکات اور لطائف بیان کئے جائین جو حضرت موصوف فرماوین اس سے یہ فایدہ ہے کہ ہفتہ بھر کا درس ایک یا دو ہفتون کے اخبار مین ختم ہو سکتا ہے اور ناظرین ایک ترجمہ والا قرآن شریف سامنے رکھکر اور ان نوٹون کو دیکھکر قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر بآسانی سمجھ سکتے ہین اس جگہ اس بات کا ذکر فایدہ سے خالی نہو گا۔ کہ قرآن شریف کے موجودہ ترجمون مین سے شاہ رفیع الدین صاحب کا لفظی ترجمہ مبتدی کے واسطے بہت مفید ہے کیونکہ اس مین ہر لفظ کے نیچے اس کا ترجمہ دیا ہوا ہے جب ہر لفظ کا ترجمہ معلوم ہوا۔ تو محاورہ کی عبارت ایک اُردو خوان خود بنا سکتا ہے ضروری بات تو یہ ہے کہ قرآن شریف کے لفظون کے معانی آجاوین اس سے رفتہ رفتہ طالب کو خود بخود ترجمہ کرنے کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے۔ القصہ جو ترجمہ یا تفسیر حضرت خلیفہ صاحب ایسے طور پر بیان فرماتے ہین جو معمولی تراجم مین موجود ہے اوس کو نہ دُہرا کر باقی الفاظ کا ترجمہ اور تفسیر لکھی گئی ہے۔ اس طرح انشاء اللہ تعالیٰ درس کا بہت سا حصہ اخبار مین آسکتا ہے[1]۔ اب مین اس کو سورہ احقاف سے شروع کرتا ہون۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

سورۂ احقاف

رکوع اوّل

آیت ۱۔ حٰم۔ حمید۔ مجید۔ خدا تعالیٰ کے دو صفاتی نام کو بطور اختصار لکھا گیا ہے جیسا کہ نئی زمانہ بی۔ اے۔ ایم۔ اے وغیرہ حروف الفاظ کی طرف اشارہ کرتے ہین۔

آیت ۲۔ عزیز الحکیم۔ یہ کتاب اوس خدا کی طرف سے ہے جو عزت والا ہے اور حکمت والا ہے اس واسطے اس کتاب کے لانے والا رسول اور اوس کے متبعین ضرور عزت پائین گے اور مخالفون پر فتحمند ہون گے (یہ ایک پیشگوئی ہے)

آیت ۳۔ الا بالحق۔ ان کی پیدائش مین حق و حکمت ہے ہر ایک شے کسی دوسری شے کے واسطے سبب بنتی ہے آج کی بارش کل کے فصل کے لئے سبب ہے۔ ایسا ہی سب اشیاء ایک دوسرے کے واسطے سبب اور نتیجہ ہین ان کے جائز استعمال سے انسان فایدہ حاصل کرتا ہے اور ناجائز سے ضرر پاتا ہے۔ اجل مسمی۔ اس نفع یا ضرر کے پہونچنے کا ایک وقت مقرر ہے جو ضرور آئیگا۔

آیت ۴۔ کتب من قبل ھذا۔ غیر اللہ کی پرستش کے واسطے کوئی نقلی دلیل لاؤ۔ اثرۃ من علم۔ کوئی عقلی دلیل بتلاؤ۔ سائنس کے رو سے ثابت کرو۔

آیت ۵۔ لا یستجیب۔ جو دعا کا جواب نہین دیتا۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ مین نہ صرف غیر مسلم ہی مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کے منکر ہین۔ بلکہ مسلمان بھی اکثر یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ اب الہام کا دروازہ قطعاً بند ہے اگر یہ بات ہے تو پھر سچے اور جھوٹے معبودون مین مابہ الامتیاز جو اس آیت مین بیان کیا گیا ہے وہ کہان رہا۔

آیت ۷۔ سحر مبین۔ باتین تو دلربا ہین مگر ان کے ماننے سے اپنی قوم سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ مبین کے معنے کاٹنے والی۔ قطع تعلق کرا دینے والی۔

آیت ۸۔ لا تملکون۔ تم تو خود ہی میرے دشمن ہو۔ مجھے مارنا چاہتے ہو اور اگر مین مفتری ہوتا تو خدا ہی مجھے ہلاک کرتا۔ پھر کیا سبب ہے کہ مین اب تک بچا چلا آتا ہون۔

تفیضون۔ ایک دوسرے کے پاس پہنچتے ہو اور مشورے کرتے ہو۔

کفی بہٖ شہیداً۔ خدا ہی کافی گواہ ہے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ خدا کی گواہی یہ ہوئی کہ اوس نے صادق کو کامیاب کر دکھایا اور جھوٹون کو نامراد کیا۔

آیت ۹۔ بدعا۔ رسول پہلے بھی گذر چکے ہین جن دلائل سے تم نے ان کا رسول ہونا مانا ہے اوسی منہاج پر اس رسول کو بھی دیکھ لو۔

ما ادری۔ مجھے کیا خبر تھی کہ مین نبی بنایا جاؤنگا اور تم پر بسبب انکار کے عذاب آئیگا۔ یہ وحی الٰہی کی بات ہے۔ ورنہ مین بھی نہ جانتا کہ کچھ ہونیوالا ہے۔

شاھد من بنی اسرائیل۔ بنی اسرائیل کا گواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہین دیکھو توریت کتاب استثنا باب ۱۸ آیت ۱۸ جس مین حضرت موسیٰ نے گواہی دی ہے کہ ایک نبی میری مانند بنی اسرائیل کے بھائیون (بنی اسمٰعیل) مین سے پیدا ہوگا۔

رکوع ۲

آیت ۱

ماسبقونا۔ اگر دین اسلام کوئی بھلی بات ہوتی تو یہ کمزور اور غریب اور بے علم لوگ (اصحاب رسول) اس معاملہ مین ہم سے سبقت نہ لیجاتے۔ افک قدیم۔ پُرانے ڈھکوسلے۔

آیت ۲۔ عربیاً۔ کھول کر بیان کرنیوالی زبان۔ دوسری کوئی زبان ایسی نہین جسمین انسانی خیالات جذبات کے واسطے کافی الفاظ ہون۔ الذین ظلموا۔ مشرک بُت پرست۔

آیت ۳۔ استقاموا۔ ربنا اللہ مین چاہے نیک کامون مین جن سے خدا راضی ہو نہ کہ بُرے کامون مین۔

آیت ۵۔ اشدہ۔ اعلیٰ مضبوطی پر

آیت ۶۔ وعد الصدق۔ پکّے وعدے۔

آیت ۸۔ حق علیھم القول۔ وہ ملزم ہو گئے اُن پر فرد جرم لگ گئی۔

جن۔ اللہ تعالیٰ جیسا کہ خالق نور ہے ویسا ہی خالق ظلمت ہے اس کی صفات مین رحیم و کریم ہونا ہے مگر ساتھ ہی وہ شدید البطش بھی ہے کہ نافرمان کو سزا دیتا ہے۔ خلق نور کے نیچے فرشتے۔ انبیاء۔ مخلص مومن ہین یہ سب نور کے فرزند ہین۔ خلق ظلمت کے نیچے۔ ابلیس شریر۔

---

[1] اس مضمون کے لکھتے لکھتے مجھ کو خیال آیا ہے کہ احباب پھر ہم سے ہی دریافت کرین گے کہ ایسا ترجمہ کہان سے مل سکتا ہے اور ممکن ہے کہ بعض دوست خط لکھین کہ ایسے ترجمہ والا قرآن شریف ہم کو بھیجدو۔ یا منگوا دو۔ جیسا کہ پہلے بھی جب کبھی مین نے کسی دوست کو لکھا کہ یہ ترجمہ اچھا ہے تو اس نے کہا کہ منگوا دو اس واسطے بہتر ہوگا کہ اس ترجمہ والے قرآن شریف کا کچھ ذخیرہ یہان ہم پہونچایا جائے چنانچہ اس کے واسطے مین انشاء اللہ تجویز کرتا ہون۔ ابھی سے یہ نہین کہا جا سکتا کہ ان کی قیمت کیا ہوگی۔ اس سے اگلے اخبار مین اطلاع دی جائیگی۔ لیکن چونکہ بہت تھوڑی تعداد منگوائی جاویگی اس واسطے جو صاحب خرید نا چاہین ابھی سے مطلع کرین

محمد صادق عفی اللہ عنہ

امر دوم

آپ کی رائے کیا ہے؟

مین یہ بھی چاہتا ہون کہ ناظرین اس قسم کے درس کے درج اخبار ہونے کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمادین۔

کلامِ امیر المومنین

رسالہ البیان کے ایڈیٹر نے ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ کے رسالہ مین پیغمبرون کی موت کی سرخی کی ذیل پر حضرت اقدس کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمارا یہ زمانہ نبوت کا زمانہ نہین۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کو ایک خط لکھا ہے۔ جو فائدہ عام کیواسطے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ایڈیٹر صاحب البیان کے نام ایک خط

جناب من!

ہمارا مذہب کیا ہے؟

مختصراً عرض ہے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔

۱ ۔ اللہ تعالیٰ تمام صفات کاملہ سے موصوف اور ہر قسم کے عیب نقص سے منزہ ہے۔ اپنی ذات مین یکتا اور صفات مین لاہمتا اپنے افعال مین لیس کمثلہ۔ اور اپنے تمام عبادات مین وحدہ لا شریک۔

۲ ۔ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اون پر ایمان لانا لابد ہے

۳ ۔ تمام کتب الٰہیہ

۴ ۔ تمام رسولون اور نبیون۔

۵ ۔ حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم المکی والمدنی محمد بن عبد اللہ ابن آمنہ۔ خاتم النبیین رسول رب العالمین ہین۔ اور آپ پر جو کتاب نازل ہوئی کیا معنے ان پر اور ان تمام چیزون پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن کریم بلا تحریف و تبدیل وکمی و زیادتی کے اسی ترتیب موجودہ پر ہمکو حضرت نبی کریم سے پہونچا۔

۶ ۔ تقدیر کا مسئلہ حق ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام اشیاء جو ہین اور جو ہونگی۔ اور جو ہوچکین سب کا اللہ تعالیٰ کو اتم و اکمل طور پر علم ہے۔ جزئیات کا بھی وہ عالم ہے۔ اور نیکی کا ثمرہ نیک اور بدی کا نتیجہ بد ہوتا ہے۔ جیسی کرنی کرتا ہے ویسا ہی پاتا ہے ویعفو عن کثیر۔

۷ ۔ بعد الموت نفس کو بقا ہے۔ قبر سے لیکر حشر و نشر صراط۔ جہنم و بہشت کے واقعات جو کچھ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہین سب صحیح ہین۔

۸ ۔ صحابہ کرام کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ سے معاویہ ومغیرہ رضی اللہ عنہم تک۔ کسی کو برا نہین کہتے اور نہ دل مین اون کی نسبت بداعتقاد ہین۔ اہل بیت کو بدل اپنا محبوب و پیارا یقین کرتے ہین۔ تمام اہل بیان حضرت نبی کریم کی حضرت خدیجہ و عائشہ سے لے کر اور تمام خاندان نبوت۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسن سبط اکبر اور امام حسین سبط اصغر شہید کربلا اور اون کی والدہ بتول زہرا سیدۃ نساء اہل الجنۃ سب کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ گروہ بدل یقین کرتے ہین۔ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین۔

اولاد مولیٰ مرتضیٰ علیہ السلام کو علی بن حسین زین العابدین اور محمد باقر العلوم اور جعفر الصادق سے لیکر زید بن علی اور اولاد صادق علیہ السلام مین ... حسن عسکری تک سب کو علماء باعمل اور آئمہ دین مانتے ہین۔

امام ابو حنیفہ۔ مالک۔ شافعی اور احمد کو ائمہ فقہا سے۔ بخاری و مسلم۔ ابو داؤد اور نسائی کو آئمہ محدثین سے۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ اور الشیخ عبد القادر جیلانی خواجہ نقشبند۔ و شیخ احمد سرہندی۔ شیخ شہاب الدین سہروردی۔ ابو الحسن الشاذلی کو ائمہ تصوف اس لئے ان کو مکرم معظم واجب التعظیم اعتقاد کرتے ہین کتاب و سنت پر ان کا عمل ہے۔ اگر بتصریح وہان مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر اس ملک مین عمل کر لیتے ہین۔ اور اس لئے ہی سفر مین گیارہ رکعت فرض اور حضر مین سترہ رکعت فرض۔ اور تین رکعت وتر کے علاوہ۔ بیس رکعت رواتب اور بعض چالیس رکعت تک پڑھتے ہین۔ ہر رکعت مین الحمد اور کچھ حصہ قرآن کریم کا۔ اور رکوع و سجود مین تسبیح و تحمید اور تشہد مین التحیات وصلوٰۃ وسلام و دعا پڑھتے ہین تمام رمضان شریف کے روزے رکھتے ہین۔ چاندی مین ۵۲ تولہ چاندی پر چالیسوان حصہ۔ اور ۷ تولہ سونے پر ۲ ماشہ زکوٰۃ اور بارانی زمین پر عشر اور نہری و چاہی زمین پر بیسوان حصہ زکوٰۃ دیتے ہین اور حج بیت اللہ کرتے ہین۔ فضائل مین ترقی اور رذائل سے بچنے مین لگے رہتے ہین

مرزا سے

درین رہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوان محمدؐ

پر ہر ایک کا عمل ہے با این ہمہ

لوگ اور آپ ہم پر کیون خفا ہین۔

۱ ۔ اس لئے کہ مرزا نے دعوے مکالمہ الٰہیہ کا کیا مگر اس دعویٰ کی بنا اس پر تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے صفات مین الآن کما کان ہے۔ پس اگر وہ پہلے کسو سے بولتا اور کلام کرتا تھا۔ تو اب وہ کیون نہین بولتا۔

اور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم مین دعا ہے۔ کہ الٰہی انبیاء۔ صدیقون شہداء اور صلحاء کی راہ عطا فرما۔ اور ان راہون مین ایک راہ مکالمہ کی بھی ہے۔ پس اگر ہم مکالمہ کے مدعی ہین تو کیا کفر کیا؟ بنی اسرائیل کو اس لئے عبادت عجل پر ملامت ہوئی۔ أولم یروا انہ لا یکلمھم ولا یھدیھم سبیلا۔ کہ اون کا معبود اون سے بات نہین کرتا اور اون کو ہدائت نہین فرماتا۔

پس اس وقت مسلمان کیون مکالمات الٰہیہ سے انکار کرتے ہین۔

۲ ۔ دعوے امامت و تجدید دین۔ اس کی بناء مکالمات اور حدیث علے راس مأتہ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ اور سورۂ نور کی آیت استخلاف پر تھی اور ہمیشہ مجدد گذرتے رہے۔ پس اس صدی کو کیون خالی چھوڑتے ہین

۳ ۔ دعوے مہدویت جس کا مدار وہی مکالمات تھے اور حدیث لا مھدی الا عیسیٰ یہ صحیح حدیث اسفار حدیث مین موجود ہے منجملہ ان کے ابن ماجہ مین بھی ہے۔ مگر جناب نے بہت حقارت و بری نگاہ سے اس کا نام روائت اور مرزا صاحب کی توہین کے لئے فرمادیا۔ کہ حدیث کرکے مرزا نے اس روائت کو پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث ہے اور پھر کیا مجدد مہدی نہین ہوتا۔ انصاف! انصاف!!

۴ ۔ دعوے عیسیٰ ابن مریم ہونے کا۔ اس کا مدار بھی مکالمہ الٰہیہ تھا۔ اور قرآن کریم کی آیۃ ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیھا من روحنا وصدقت بکلمات ربھا وکتبہ وکانت من القانتین پر تھی۔ اس آیت کریمہ سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن جس سے خطا ہو جاوے وہ امرأۃ فرعون کی مثل ہے کہ شیطان کے ماتحت ہے۔ وہ تو دعا کین کرے۔

یخنی من فیہ من روحہ الخ۔ اور اس آیت میں ذکر ہے دوسری قسم کے مومن کا۔ دوسرا مومن وہ ہے جو محصن ہے وہ مریم ہوتا ہے اور جب اس پر کلام الٰہی کا نفخ ہوتا ہے۔ تو مریم سے ابن مریم ہو جاتا ہے۔

اور تیسری وجہ

چون مرا نور سے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

چوتھی وجہ حدیث صحیح ینزل فیکم ابن مریم

۵۔ آپ کا دعوےٰ کہ ابن مریم مر گئے۔ اس کے دلائل کے لئے آپنے اسی رسالے لکھے

۶۔ جو طبعی موت سے مر گئے وہ دنیا میں بایں جسم عنصری واپس نہیں آتے۔ دمت ورا ثم بعد ذ خالی یوم یبعثون۔

۷۔ آپنے ہزاروں پیشگوئیاں کیں جو صحیح ہوئیں۔ جو بظاہر کسی کو نظر آتا ہے کہ صحیح نہیں۔ ان پر مرزا صاحبنے بہت کچھ لکھا ہے۔

آپنے باوجودیکہ محمد رسول اللہ کو خاتم النبیین مانا اور اون کے عشق و محبت میں ہزاروں صفحہ لکھا ہے لیکن یہ لکھا ہے کہ میں نبی بمعنے پیشگوئی کرنے والا ہوں مجھے احادیث اور کلام الٰہی میں نبی کہا گیا۔ مگر نہ نبی تشریع۔ اور یہی مذہب تمام صوفیاء کرام کا ہے۔ فتوحات مکیہ باب   پر آپ غور کریں۔

آپ کی سرخی اور آپ کا مضمون کم سے کم چار لاکھ مسلمان احمدیوں کو دکھ دینے والا ہے۔ اگرچہ آپکے ساتھ بھی بہت سے اخبار اور رسائل ہیں۔ مولوی صاحب آپکا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں اس پر دریافت طلب امر ہے کہ آپ کو اس بارے میں وحی نبوت ہوئی ہے کہ آپکا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں یا آپ کی دہریت کا فتویٰ ہے۔ نور الدین۔

بدر کے خط کا قلم | بعض دوستوں کی تحریک پر قلم پہلے کی نسبت کسی قدر جلی کر دیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ دوست اس کو پسند کریں گے اور اس کے متعلق کوئی صاحب اور مشورہ دینا چاہیں تو وہ بھی ہم سننے کیواسطے طیار ہیں۔

فروخت کتب بند | چونکہ پچھلی فروخت اور سٹاک کا حساب ہو رہا ہے اسواسطے چند روز تک بدر کا بک ڈپو بند رہے گا۔

المفتی

(۱۲۹) سماع | ایک شخص نے ایک عریضہ کے ذریعہ حضرت صاحب سے پوچھا تھا۔ کہ بعض صوفی جو سماع کے قائل ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ خیرہ خیر، وشرہ شر اور فرمایا کہ گانا مزامیر کے ساتھ حرام ہے۔

(۱۳۰) حضرت مسیح موعود پر درود | ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ نماز میں حضرت مسیح موعود پر درود پڑھنا جائز ہے

آپنے فرمایا۔

"لفظ آل محمد میں امام کا خیال کرلو۔ اور نماز میں کچھ تغیر وتبدل ہرگز مت کرو۔ تاکید ہے۔ ہاں آخر نماز میں سلام سے پہلے جس قدر چاہو دعائیں مانگ لو جس زبان میں چاہو مانگو مگر نماز میں قطع و برید ہرگز نہ کرنا

نور الدین
۹ اگست ۱۹۰۸ء

اطلاع

بسبب سا نقصان اٹھا کر کارخانہ بدر میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ صرف ان اصحاب کی خدمت میں اخبار بھیجا جایا کرے گا جن کی طرف سے قیمتیں پیشگی وصول ہونگی۔ اکتوبر سنہ ۸ سے وہ تمام اخبار بند کر دئے جائیں گے جن کی طرف کچھ بقایا ہے تین ہفتہ پہلے سے اس واسطے اطلاع کی جاتی ہے مینیجر

مقدس شاعری

پریتم پیارا | زمانہ ترقی پر ہے ہر چیز کی ترمیم ہو رہی ہے، ہندی زبان اردو کا نقش اولین ہے ہر ایک شئے جب اپنے اعلےٰ معراج کو پہونچتی ہے۔ تو وہی پسندیدہ ہوتی ہے مگر ہندی زبان باوجود پیچھے رہ جانے کے اپنے اندر ایک لذت رکھتی ہے۔ اس ذوق سے مجبور ہو کر اکمل صاحب نے ماسٹر عبد الرحیم صاحب سابق اکونوی سے ایک ہندی نظم کی فرمائش کی تھی جو ہدیہ ناظرین ہے۔

چلو چلو ری سکھی درشن کو پیا کے آج جیا گھبراوت ہے،
بتیہ سوں بچھڑے پریتم پیارے من ملنے چین نہ آوت ہے،
۲۔ تکت ہوں میں ترس ترس یہ دن گھیرتے موہے برہن سا
گھونگھٹ کو اٹھاؤ کھلاؤ مدن، نین بیراں مورا کھیاوت ہے
۳۔ ساون کی گھٹا گھٹ اوٹ ہیں سمجھ نہیں جھول جلاوت ہیں
رل مل ملہار گاوت ہیں۔ موہے تورا پریم رلاوت ہے،
۴۔ کدیاں سے دھنی بیتو موری کھبر۔ مولا کے لئے کر تہہ یہ نجر
ہیں تورے پر استھان نگر۔ مورا نام ہیں جیا بلاگت ہے۔
۵۔ سندر مکھ یاد پرت موہے جبہ یہاں کی اگن بھڑکت ہے تبہ
تن من دھن تجھ پر واروں سبھ۔ آنچل کا ہتر ساوت ہے،
۶۔ کاری کاری ساون کی آئی بدریا پیا پیارے کر دتی مرمیہ بجریا
موری نیا پری منجدھار سنوریا توری دعا سے پار لگاوت ہے،
۷۔ احمد جی کے راج دولارے۔ مہندی مسیحا کرشن ہمارے
ترے لوگ کے تارن ہارے سگل جگت گن گاوت ہے
۸۔ سپنے میں دکھا دو درس پیا پت تورے نہیں مورا لاگے جیا
نا میں ملنے سکھی پھٹا جات ہیا۔ اسے لاکھ کو سمجھاوت ہے،

ڈاک ولایت

ویب صاحب۔ مسٹر ویب صاحب کا خط آیا ہے۔ کہ امریکہ میں ایک مذہبی پارلیمنٹ ہوئی ہے۔ جس میں اونہوں نے اسلام کی طرف سے تقریر کی ہے۔ ویب صاحب کی خدمت میں لکھا گیا ہے۔ کہ اپنی تقریر کا خلاصہ ارسال فرماویں
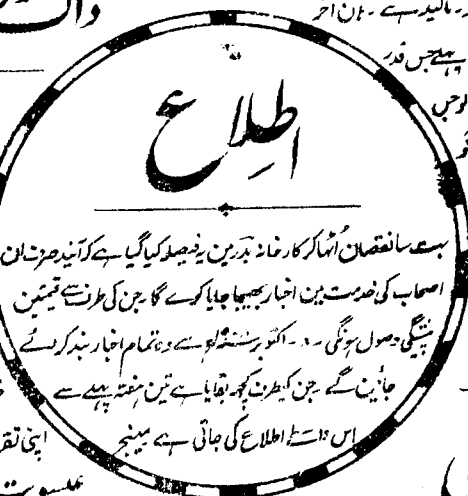
عیسویت کو نقصان۔ مسز اکین مشہور سیاح امریکہ جنوبی امریکہ سے لکھتی ہیں کہ اس ملک میں لوگوں کے خیالات بدلتے جاتے ہیں اور وہ عیسائیت کو بالکل چھوڑ رہے ہیں۔ ایتوار کا دن گرجا جانے کی بجائے کھیل کود اور دیگر سیر گاہوں میں گذارا جاتا ہے (اخبار فری تھنکر مطبوعہ لنڈن مورخہ ۹ اگست سنہ ۸ء۔

اب خدا نہیں بولتا۔ پادری ہس صاحبنے لنڈن میں ایک لیکچر دیا ہے۔ جس میں اونہوں نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ لوگ خدا کے کلام کی پرواہ نہیں کرتے خدا ہمیشہ لوگوں سے بولتا آیا ہے مگر انہوں نے اس کی بات نہیں سنی۔ ہاں اب خدا انسان سے کلام نہیں کرتا اور مدتیں صدیوں سے یہ سلسلہ بند ہے (ایضاً)

رمضان شریف | چونکہ رمضان شریف قریب آرہا ہے اس واسطے احکام متعلق روزہ نیز سحری اور افطار کے اوقات انشاء اللہ تعالےٰ اگلے اخبار میں شائع کئے جائیں گے

البدر مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۸ء

بدر کا مکالمہ بدر کیساتھ

چودہوین کا چاند کیسا ہی پیارا چاند ہوتا ہے پہلی رات کا وقت ہو۔ مشرق کے سبزہ زار سے ذرا اونچا سر نکالے ہوئے مہتاب اپنے دلربا حُسن کے ساتھ چمک رہا ہو اور نظارہ کن ایک وسیع قطعہ آب کے کنارے بیٹھا قدرت کی خوبصورتی کا ملاحظہ کر رہا ہو اور پانی کا شفاف آئینہ صوفی کے قلب صافی کی طرح نظارہ کن کے سامنے دوسرا چاند لئے کھڑا ہو۔ تو ایسا وقت ایک سیر مین نگاہ کو کیا ہی لُطف دیگا۔ ناظرین خود ہی غور فرمائین اور میرے ساتھ اپنے آپ کو اس دلکش نظارہ سے حظ اٹھانے کے واسطے اپنے خیالات کو ایک مرکز پر جمع کرین اور پھر سُنین کہ میرے ساتھ بدر نے زبان حال سے کیا گفتگو کی۔

مین نے کہا **اے چاند**۔ زمین کے ساتھ تیرے تعلقات خاص ہین کیونکہ تو اس زمین کا چاند ہے۔ زمین سورج کے گرد پھرتی ہے پر تو خود اس زمین کے گرد طواف کرتا رہتا ہے اور اس کے چارون طرف چکر لگاتا ہوا پہرہ دیتا ہے نہ صرف رات کو بلکہ دن کو بھی تیرے پہرے کا وقت آتا ہے۔ تیرا خدا داد حُسن خدا یاد دلا دیتا ہے۔ یہان تک کہ خدا کا نبی بھی تجھے دیکھ کر پکار اوٹھا کہ ؎

چاند کو کل دیکھ کر مین سخت بیکل ہو گیا

کیونکہ کچھ کچھ تھا نشان اس مین جمال یار کا

زمین کے ساتھ تیرے تعلقات ایسے گہرے ہین کہ زمین کی روئیدگی پر تیرا اثر نمایان ہستے مانا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر زمین پر جو بعض انقلابات آتے ہین اون کو اہل نجوم نے تیری طرف منسوب کیا ہے شیراز کا فلاسفر شاعر زمینی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ ؎

این چہ شور یست کہ در دور قمر مے بینم

ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شر مے بینم

اچھا۔ مین بھی انہین انقلابات کے متعلق (شاید کہ آج کل کی ایرانی کش مکش اور کشت و خون کی حالت اس کے سامنے منکشف ہوئی تھی جو اوس کے موںہ سے ایسے پُر درد اشعار نکلے) آج تجھ سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہون۔ تو ہنوز جاپان مین سے ہوتا ہُوا ہند مین داخل ہُوا ہے بعد تھوڑی دیر مین افغانستان ایران سے ہوتا ہُوا ٹرکی مین پہونچ جائیگا اور پھر یورپ امریکہ کا سیر کرتا ہُوا واپس ایشیا مین آئیگا۔ تجھے صبر نہین جب تک کہ ان شہرون کو دن رات مین ایک بار دیکھ نہ لے۔ خیر۔ تو تُو نے جاپان کا حال دیکھا ہو گا کہ چھوٹے سے جزیرے کے رہنے والون نے روس جیسی وسیع سلطنت کا بیڑا کس بہادری سے غرق کر دیا۔ وہ جو سب سے چھوٹا شمار کیا جاتا تھا بلکہ اس قابل نہ تھا کہ کسی شمار مین آئے اس نے سب کو دہشت مین ڈالدیا اور بڑے بڑے لوگون کو زرد خطرے کے مراق سے زرد رنگ کر دیا۔ اس سے آگے چینی لوگ ہین جنھون نے ہزار ہا سال کی افیونی پینک سے ایسی انگڑائی لی ہے کہ افیون کے تمام ڈبے سمندر کے اس پار پھینک کر بیدار ہو بیٹھے ہین آگے ہندوستان ہے اس کا حال تو عجیب ہی ہے۔ امن و امان کی حکومت ہی لوگون کو پسند نہین آتی۔ سرکار انگریزی نے امن کو ایسا بڑھا دیا ہے کہ وہ امن کی حد سے گذر کر ڈھیل تک پہونچ گیا ہے۔ رعایا ہے جو سرکار پر نالشین کرتی پھرتی ہے۔ اور سرکار ہے جس نے رعایا کے برخلاف مقدمات کرتے ہوئے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر دیا ہے۔ بھلا کبھی کسی نے زمانہ مین ایسا بھی سُنا یا دیکھا تھا کہ رعایا اپنی سرکار پر مقدمات چلائے اور سرکار اپنی رعایا پر عدالتون مین نالشین کرتی پھرے۔ آگے افغانستان ہے۔ جہان کہ امیر صاحب ہند کی سیر کے بعد آنکھین کھول بیٹھے ہین یا تو ذرا سے اختلاف کے سبب آدمی ذبح ہوتے تھے یا عید کی قربانی مین گائے کو چھوڑا جاتا ہے کیونکہ وہ ہندو رعایا کی گئو ماتا ہے پھر ایران کو دیکھو رعایا شاہ کو مارنا چاہتی ہے۔ شاہ رعایا کو قتل کر رہا ہے ہزارون کے کشت و خون ہو گئے آگے ٹرکی ہے جہان ٹرکش پارٹی نے پارلیمنٹ قائم کرا لی ہے۔ بادشاہ سلامت خود مختار نہین رہے۔ پُرانے وزیر قید کئے گئے۔ مارے گئے۔ یورپ مین خود ایک افرا تفری پڑی ہے ایک بادشاہ دوسرے سے ملنے جاتا ہے تیسرا اس ملاقات کو اپنے واسطے جنگ کا الٹی میٹم سمجھتا ہے پوپ صاحب یا تو ساری دنیا کے بادشاہ تھے یا اٹلی کی چار دیواری مین پناہ لینی مشکل نظر آتی ہے۔ مراکش کا بادشاہ مولائی عبدالعزیز شکست پر شکست کھا کر بیت اللہ کو بھاگ آئے اور اون کا بھائی بادشاہ بن بیٹھا ہے۔ یہ اس زمین کو ہُوا کیا کہ چارون طرف ہل چل مچ گئی ہے کوئی ملک نہین جہان پہلے کا سا امن باقی رہا ہو۔ اے پیارے بدر کیا تو اس کا سبب بتلا سکتا ہے؟

اِس سوال کے جواب مین بدر زبان حال سے کیا کہتا ہے۔ ناظرین ذرا غور سے سُنین۔ وہ کہتا ہے۔ اے بدر مین تیرے سوال کا جواب ضرور دُونگا اور تیری معرفت ناظرین بدر کو میرا پیغام پہونچے گا۔ کیونکہ تو میرا ہم نام ہے کیا ہُوا تیرا نام البدر سے بدل کر بدر رکھا گیا ہے۔ خدا کے مسیح نے جو تیرا نام ابتدا مین رکھا تھا وہ البدر ہی تھا اور میرے ہی نام کی طرف تو منسوب ہوتا تھا۔ لیکن میری طرح جب تیری حالت گھٹنے بڑھنے لگی۔ تب تجھے فتح بدر کی طرف منسوب کرنے کے واسطے تیرا نام بدر رکھا گیا۔ لیکن وہ فتح بدر بھی دراصل کسی چودہوین عدد کی طرف اشارہ کرتی تھی اور اس لحاظ سے پھر بھی تو میرا ہم نام ہے اور تیرے ٹائیٹل پر میدان بدر اور مسجد اقصیٰ کے نقشون کے درمیان گول دائرون مین میری تصویر اس بات کا بین ثبوت ہے کہ تجھے میرے ساتھ اُنس ہے۔ تو نے سچ کہا زمین کے انقلابات کے ساتھ میرا بہت کچھ تعلق ہے اور مین زمین کے حالات سے بہت کچھ آگاہ رہتا ہون بلکہ زمین کی نسبت آسمان کے قریب ہونے کے سبب زمین کے متعلق آسمان پر جو کچھ مقدر ہوتا ہے اس سے بھی نسبتاً آپ سے پہلے باخبر ہو جاتا ہون یہی سبب ہُوا تھا کہ آج سے کوئی تیرہ سال پہلے زمین کے متعلق ہولناک حوادث کی خبر پا کر مین نے اور سورج نے مل کر ماتم کیا اور سیاہ لباس پہنا اور اسی سیاہ لباس کے ساتھ ہم ایک دفعہ مشرق مین اور پھر دوسری بار مغرب مین نمودار ہوئے تھے۔ تا کہ شاید زمین والے ہمارے اس رنگ کو دیکھ کر کچھ ہوشیار ہو جاوین اور اپنی حالت کو درست کر کے مصائب سے بچ جائین پر انہون نے پرواہ نہ کی اور اپنے کئے کا بدلہ پایا۔

سو سُن لو تم اے اہل بدر اور لوگون کو سنا دو کہ زمین پر کچھ نہین ہوتا جب تک کہ پہلے آسمان پر مقدر نہ ہولے اور جب کبھی زمین کے لوگ اپنی غفلت اور سستی سے خدا کو بھلا بیٹھتے ہین۔ تو خدا تعالیٰ پھر بھی اون پر رحم کرنا چاہتا ہے اور وہ ہمیشہ ایسے وقت مین اپنا رسول اون کے درمیان بھیجتا ہے تا ان کو آگاہ کرے کہ وہ ایمان لائین اور خدا کے عذابون سے بچ جاوین۔ ایسے وقت مین زمین پر جو کچھ ہوتا ہے۔ اگرچہ ظاہر مین اس کے اسباب کہین اور تلاش کرین مگر باطن مین ان تمام انقلابات کا مرکز وہی خدا کا فرستادہ اور اس کے پیغام کی اشاعت اور اس کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے مثال کے طور پر دیکھو۔ یورپ مین کتنی مدت سے ریل جاری

ہے۔ ٹرکی خود ایک یورپ مین سلطنت ہے اور مہذب قومون مین داخل ہے جس قدر آمد و رفت دنیا کی حرمین شریفین کی طرف ہے اس قدر کسی شہر کی طرف نہین۔ سلطان ٹرکی خود خادم حرمین کہلاتے مین لیکن کبھی کسی کو خیال نہ آیا۔ کہ حرمین تک ریل بن جائے۔ لیکن اب جب منشائے الٰہی ہوا کہ وہ پیشگوئی پوری ہو۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ مین اونٹ بیکار ہو جائین گے۔ تو لگے سب ریل بنانے کی فکر مین۔ ترکون کو بھی جوش آیا اہل ہند نے بھی چندہ جمع کرنا شروع کیا پنجاب کے وہ اخبار جو ہمیشہ حضرت مہدی معہود کے برخلاف زہر اگلتے رہتا جہاں کہ وہ میان اپنے اخبار کے اجراء کا ایک ذریعہ خیال کرتے ہین وہ بھی اس پیش گوئی کے پورا کرنے کے تمغہ کو زیب تن کرنے کی کوشش مین سرگردان ہو رہے ہین۔ غرض اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی تائید اور امداد و نصرت کے واسطے ہو رہا ہے۔ تمہارا نبی احمدؑ جلالی رنگ مین نہین آیا بلکہ وہ جمالی رنگ کے ساتھ آیا ہے۔ جن ممالک کے درمیان مذہبی آزادی حاصل نہین ہے۔ وہان احمدؑ کا پیغام کیون کر پہنچتا۔ ٹرکی کے دروازے احمدؑ کے پیغام رسان کے واسطے چار ون طرف سے بند تھے۔ احمدؑ کا ایک ادنیٰ غلام "صادق" نام یورپ امریکہ کے ہر ایک شہر کو بے دھڑک تبلیغ کے خطوط لکھتا تھا اور کتابین بھیجتا تھا مگر جب اوسے ٹرکی کا خیال آتا تو وہ آہ بھر کر رہ جاتا کیونکہ ٹرکی کے ڈاکخانہ سے کوئی کتاب یا خط اس مضمون کا گذر نہ سکتا تھا۔ پر خدا کو یہ منظور نہ تھا کہ ایسا ہو اس واسطے اس نے ٹرکی مین ایک ایسا انقلاب پیدا کیا کہ تبلیغ کے واسطے تمام راہ کشادہ ہو گئے۔ ینگ ٹرکش پارٹی تو مدت سے دنیا مین چلی آتی تھی پر اس کو توفیق نہ تھی کہ اپنے مقاصد مین کامیاب ہو جائے اور اس کے ممبر یورپ کے مختلف شہرون مین مارے مارے پھرتے تھے۔ اب اسی پارٹی کو خدا تعالیٰ نے یہ اقتدار دیدیا۔ کہ وہ ٹرکی پر حکمران ہو رہی ہے۔

ایسا ہی ایران مین پہلے کہاں ممکن تھا کہ کوئی اہل سنت والجماعت ملک کے اندر پھر جائے اور زندہ واپس نکل آئے بلکہ بعض علاقون مین تو جب تک حضرت علیؓ کو خدا نہ کہا جاوے۔ قتل کئے جانیکا خوف تھا۔ خدا تعالیٰ اس علاقہ کو اب صاف کر رہا ہے تاکہ اس مین دین احمدی کو آسانی سے پھیلایا جا سکے۔

پس اے احمدؑ کے خادمو! تم کسی بات سے گھبراؤ مت۔ جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ سب تمہاری بہتری اور بھلائی کے واسطے ہے خلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ ہان تم بھی اپنی اصلاح کرو۔ اپنے دلون کو پاک بناؤ۔ تقویٰ کی راہون پر چلو۔ کیونکہ خدا کو متقی پیارے ہین خدا کسی خاص قوم کا خدا نہین وہ سب کا خدا ہے جو بدی کرتا ہے۔ وہ ذلیل ہوگا خواہ نبی کا بیٹا ہو۔ یہود کی طرح ایسا نہ سمجھو کہ خدا تمہارا ہو گیا۔ ہان خدا نیکو کارون کا ہے۔ نیکو کاری اختیار کرو۔ اپنے امام کے احکام کی پیروی کرو۔ دعامین مصروف رہو یہی تمہارا بڑا ہتھیار ہے اس سے تم ساری دنیا کو فتح کر لوگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ فقط

چاند کا یہ بیان انقلاب زمانہ کے متعلق بہت تشفی بخش ہے اور اس کی آخری نصیحت قابل عمل ہے ہان اس کا پہلا شکوہ متعلق نام کے جو ہے اس کے جواب مین اب اخبار کا نام تو بدلنا ٹھیک نہین۔ البتہ چاند کی اس ہمدردی کے عوض مین جو اس کو ہمارے ساتھ ہے آئندہ اخبار کے ایڈیٹوریل مضامین اور نوٹس کا ہیڈنگ بجائے بدر کے البدر ہوا کریگا۔ آل خصوصیت کا فائدہ بھی دیتا ہے۔

مین آخر مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اس تمام ہل چل کو جو زمانہ مین ہو رہی ہے ہمارے واسطے موجب خیر کرے اور اس کے شر سے ہمین بچائے رکھے اور خلقت کو راہ ہدایت پر لاوے۔ آمین ثم آمین

یہودی سے تو ہندو ہی اچھا رہا

اس جگہ ہماری مراد یہودی سے وہ لوگ نہین جنہون نے مسیح ناصری کا انکار کیا تھا۔ بلکہ وہ ہین جن کے متعلق حضرت خاتم النبیین نے پیشگوئی کی تھی کہ یہ لوگ آخر زمانہ مین یہود کے ساتھ کمال مشابہت پیدا کرین گے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مرقع مین نوٹ دیتے ہین کہ **قادیانی مشن دن بدن کمزور ہو رہا ہے ڈاک ہی کم آتی ہے** گویا کہ آپ محکمہ ڈاک کے افسر ہین اور آپکے پاس باقاعدہ رپورٹ ہو چکی ہے کہ اب یہان ڈاک پہلے کی طرح نہین آتی۔ کیون نہ ہو جب مولویصاحب موصوف انگریزی عدالت مین شہادت دے چکے ہین کہ مسلمان جتنا چاہے جھوٹ بول لے اس سے اس کے تقویٰ مین کوئی فرق نہین آتا۔ تو پھر جی مین آیا کہ گذرا مسلمانی مین کوئی ہرج نہین کاش کہ مولویصاحب یہ بھی فرما دیتے کہ کمزوری سے اون کی کیا مراد ہے کیونکہ یہان رہنے والون کو تو کوئی تغیر معلوم نہین ہوا سوائے اس کے چند محکمون مین کثرت کار و بار کے سبب بعض نئے عہدے بڑھانے پڑے ہین چونکہ موجودہ مہاجرین ان کامون کو سر انجام نہ دے سکتے تھے اس واسطے ان خدمات پر بعض لائق احمدی برادران باہر سے بلانے پڑے ہین یا بعض کام جو بعض دوست فرداً فرداً اپنے طور پر کر لیا کرتے تھے اون کیواسطے انجمنین اور مجلسین بن گئی ہین تاکہ وہ کام زیادہ وسعت اور عمدگی سے سر انجام دئے جا سکین تعجب ہے کہ احمدیہ جماعت کی استقامت اور ترقی کو ایک ہندو نے محسوس کر کے ایسا نوٹ لکھا ہے مگر مولویصاحب موصوف اسے کمزور فرماتے ہین۔ وجہ یہ ہے کہ ہندو صاحب نے بے تعصبی سے کام لیا۔ اور مولوی صاحب کو ضد اور عداوت انصاف کی طرف نہین آنے دیتی۔ وہ جان کے دلون کی خواہشین تھین۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا وصال اس سلسلہ کو ہلاک کر دیگا ان خوابون مین اپنے آپکو نامراد پاکر کھسیانے ہوتے ہوئے ایسے الفاظ لکھ دیتے ہین تاکہ اور نہین تو اسی طرح دل بہلے۔ اب ہم مذکورہ بالا ہندو صاحب کی رائے کا اخبار عام مورخہ ۵ ستمبر سے اقتباس درج کرتے ہین۔

"جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ تقدس مآب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات کے بعد اس جدید فرقہ احمدیہ کو سخت نقصان پہنچیگا اور اس کا شیرازہ منتشر ہوگا ان کو ضرور بار حیرت کے اپنا خیال واپس لینا پڑیگا۔ جہان تک اس نمایان فرقہ اسلامی کے اخبارات اور دیگر اشاعتون پر نظر کی جاتی ہے اون کی چمک دمک سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ کا اشباب نمایان ہونا شروع ہوا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ فرقہ احمدیہ کے اخبارات اور دیگر ارگنون مین بلبل خوش الحان کی وہ نوا سنجیان مفقود ہین جو فرقہ احمدیہ کی بنیاد کی جان اور ایمانداری کا عطر مجموعی سمجھی جاتی تھین مرزا صاحب کے اچھوتے اور فصیح اور دل بھانیوالے خیالات اور نئی روشنی کی جھلک دکھانیوالی دلکش اور پُر اثر باتین انہین کے وجود جسمانی کے ساتھ ختم ہو گئی ہین اون کے فی البدیہ کلام کی نازک خیالیان اور تشریحات دقیق کی بلند پروازیان اب کہان ہین لیکن اون کے انتقال کے بعد ان کی پھونکی ہوئی نئی روح کی نشو و نما اس سرگرمی سے ظاہر ہو رہی ہے کہ دیکھنے سے تعجب ہوتا ہے مرزا صاحب کے زمانے مین ان کے پیروان اور مریدان کی آواز بند تھی کسی مرید کا مقدور نہین تھا کہ اون کے مقابلہ مین اپنی جولانی طبع آشکارا کرنے کی جرات کرتا لیکن اب دیکھنے مین آ رہا ہے کہ ان کے پیروان فلسفے کے کیسے پکے اور

مراسلات

تفسیر آیت قرآنی وَاِذْ قَتَلْتُم

از حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی

سوال حل طلب

کیا آیت ذیل میں قتل نفس سے مراد نفس مطمئنہ کا حاصل کرنا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے۔

واذ قتلتم نفسا فادّرءتم فیہا واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون فقلنا اضربوہ ببعضہا کذلک یحیی اللّٰہ الموتی ویریکم اٰیاتہ لعلکم تعقلون۔

اس میں اول تو سوال یہ ہے (۱) کہ اس آیت کو ذبح بقرہ کے قصہ کے ساتھ کیوں متعلق کیا جاتا ہے اس کو اس کے ساتھ کیا مناسبت ہے۔ (۲) کذلک یحیی اللّٰہ الموتی ویریکم اٰیاتہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخاطبین پر اتمام حجت کیا جاتا ہے۔ یہ کس طرح پر ہے۔ (۳) اور آیا یہ نفس کوئی مشہور نفس تھا یا کیا (۴) منکرین قیامت کے لئے جو اتنا بڑا اہتمام ہوا۔ اُمت محمدیہ میں بھی کیا اس کا کوئی نمونہ پایا جاتا ہے۔ اگر نہیں پایا جاتا تو کیوں نہیں پس یہ قصہ کیوں مذکور فرمایا گیا۔

الجواب

اس جواب ذیل میں غور کرنے سے چاروں اُمور مندرجہ سوال انشاء اللہ حل ہو جاویں گے اور ان دونوں آیتوں کا برہان عظیم ہونا واسطے ثبوت حقیت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ کے بھی واضح ہو جاویگا۔

اوّلاً تنقیح اس امر کی ضروری ہے کہ معنی نفس کے اس آیۃ میں کیا ہیں واضح ہو کہ کتب لغات میں معنی نفس کے متعدد لکھی ہیں۔ اوّل معنے جو بکثرت آتے ہیں جسد بشری اور شخص انسانی کے اکثر آتے ہیں۔ اور قرآن مجید میں بھی بکثرت آئے ہیں فرمایا اللہ تعالےٰ نے وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل تو ظاہر ہے کہ اس آیۃ میں معنی نفس کے سوائے شخص انسانی کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔ ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے ونقص من الاموال والانفس والثمرات یہاں پر بھی مراد نفس سے شخص انسانی ہی ہو سکتا ہے۔ لاغیر ایضاً فرمایا اللہ تعالےٰ نے وتحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس ایضاً فرمایا لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعہا ایضاً والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء ایضاً یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا ایضاً فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسہن من معروف۔

غرض کہ قرآن مجید میں معنی نفس کے کثرت کے ساتھ شخص انسانی کے استعمال میں آئے ہیں ان البتہ معنی نفس کے رُوح اور خون اور عین شئے کے بھی آتے ہیں جیسا کہ خرجت نفسہ ای خرجت روحہ وسالت نفسہ ای سالت دمہ اور رأیت فلانا نفسہ ای عینہ۔ اندریں صورت اگر نفس انسانی یعنی رُوح کے تین مدارج مانے جاویں یعنے امارہ۔ لوامہ۔ مطمئنہ۔ تو نفس کے معنی روح انسانی کے بھی آسکتے ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان النفس لامارۃ بالسوء ولا اقسم بالنفس اللوامۃ اور یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ مگر اس آیۃ زیر تفسیر میں معنے نفس کے وہی معنے اول ہیں۔ لاغیر۔ کیونکہ سیاق و سباق اس آیۃ میں اللہ تعالیٰ تبارک یہود کو مغضوب علیہم قرار دیکر اون کی شرارتوں اور گستاخیوں کا بیان فرما رہا ہے۔ اور یہ سلسلہ مذمت جو سیاق اور سباق اس آیۃ میں ہی دُور تک مفصل بیان ہوتا ہوا چلا گیا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ واذ قال موسی لقومہ یقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم الآیۃ ایضاً واذ قلتم یا موسی لن نصبر علی طعام واحد الی قولہ تعالیٰ۔ وضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللّٰہ الآیہ ایضاً ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت ایضاً واذ قال موسی لقومہ ان اللّٰہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ اور سباق اس آیۃ میں بھی اون کے خصائل ذمیمہ کا ہی بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔ ثم قست قلوبکم الآیہ ایضاً افتطمعون ان یؤمنوا لکم ایضاً فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللّٰہ الآیہ ایضاً وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ الآیہ ایضاً اولئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ الآیہ ایضاً وقالوا قلوبنا غلف بل لعنہم اللّٰہ بکفرہم الآیہ۔ ایضاً۔ وبئس ما اشتروا بہ انفسہم الآیہ ایضاً فباؤ بغضب علی غضب۔ پس اس آیۃ زیر تفسیر میں بھی اہل کتاب کی شرارت ہی کا ذکر ہے۔ نہ کوئی ایسا مضمون جس میں اون کی مدح اور ثنا مفہوم ہوتی ہو۔ یا اونہوں نے اپنے نفس امارہ کو قتل کرکے کسی قسم کا تزکیہ اور تنویر قلب حاصل کیا ہو۔ نظم عبارت قرآنی ایسے معنے لینے سے اِبا کرتی ہے بلکہ بالکل آبی ہے اور یہ تزکیہ اور تنویر قلب کوئی ایسا فعل نہیں کہ ایک آن میں حاصل ہو جاتا ہو۔ کہ معاً قتل نفس کرتے ہی اون کے قلب منور ہوگئے ہوں ؎

عـ باید کہ یار آید بکنار ۔۔ این دولت سرمد ہمہ کس را نہ دہند

اگر تزکیہ اور تنویر قلب کا بیان منظور ہوتا۔ جو بتدریج حاصل ہوتا ہے تو اوس کو یا یہ اسلوب بیان فرمایا جاتا کہ وکنتم تقتلون انفسکم وتداراؤن فیہا اور یہی اس صورت میں بیان فرمایا جاتا کہ تدارؤ یا ادارءتم کے معنے محلہ جاریہ جد وجہد کی حاصل کرنے کے آئے ہوتے مگر یہ معنے کہیں نہیں معلوم ہوتے اور اگر کہا جاوے کہ یہ معنے بطور بطن قرآن مجید کے لئے گئے ہیں۔ تو کہا جاویگا کہ قبل استحکام ظہر کے بطن کا مراد ہونا کیونکر ہو سکتا ہے یہ قضیہ تو مسلم جملہ علوم کا ہے کہ التسارع الی الباطن قبل احکام الظاہر کالبلوغ الی صدر البیت قبل مجاوزۃ الباب۔ پس واضح ہو۔ کہ آیات زیر تفسیر میں بطور نص کے یہ تو بالضرور ثابت ہوتا ہے کہ مخاطبین کے اجداد سے قتل کسی نفس یعنی شخص انسانی کا واقع ہوا تہا۔ اور پہر اوس میں تدافع اور اختلاف بھی ہوا جیسا کہ ہمیشہ ایسے واقعات کے صدور پر تدارؤ ہوا ہی کرتا ہے اور گاؤ بھی ذبح کی گئی تہی۔ دیکھو فصل واکتاب اعداوہم۔ قصہ ذبح گاؤ۔ اور اس جرم قتل اور تدارا کی اسناد جو یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی باوجودیکہ یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت موسیٰ کے وقت میں موجود نہیں تہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہود معاصرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اونہیں کے اجداد کے جرم صادر ہوتے رہتے یعنے اخفاء او کتمان اون بشارات محمدیہ کا جو کتب مقدسہ میں مندرج تہیں۔ اور اخفاء آیات ونشانات الٰہیہ کا عظمت جنایت میں مثل قتل نفس کی ہی ہے اور بلحاظ اخفاء جرم قتل کے اللہ تعالے کے نزدیک ہے کہ اس سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہیں اس لئے اون کی نسبت اولئک ہم شر البریہ بھی فرمایا گیا ہے اجس طرح سے کہ حضرت موسیٰ نے بہ الہام الٰہی مرتکب اس جرم کو ظاہر فرما دیا تہا۔ اوسی طرح پر مثیل موسے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اون بشارات مخفیات کو ظاہر فرما رہا ہے۔ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

---

[۱] بیشتر مضبوط کرنے ظاہر کے معنی باطنی کیطرف دوڑ جانا ایسا ہی ہے جیسا کہ بغیر دروازہ میں گذرنے کے شہ نشین پر جا بیٹھیں ۱۲

حضرت خلیفۃ المسیح کا فرمان

تمام احمدیہ جماعت کے نام

(اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم)[1]

اِس وقت مین اپنی تمام جماعت کو ایک نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلاتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ اِس سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کا ایک ضروری جزو گورنمنٹ کی وفاداری تہی یہان تک کہ کوئی کتاب آپکی ایسی نہین جس مین اِس بات پر زور نہین دیا گیا آپنے نہ صرف اپنی جماعت کو عام طور پر گورنمنٹ کے احسان اور اس کے برکات یاد دلاکر ہی یہ نصیحت کی تہی کہ وہ اس گورنمنٹ کے دل و جان سے وفادار اور ہر حال مین فدمات کے لئے تیار رہین۔ جیسا کہ تعلیم قرآنی ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کا منشاء ہے بلکہ اپنی اس تعلیم سے کہ جہاد اور غازی مہدی کے آنے کا عقیدہ جو ایک دوسرے کے موید مین دونون سراسر تعلیم الاسلام کے خلاف ہین اِس سلسلہ مین شامل ہونیوالونکے دلون کو ہر ایک قسم کی بغاوت اور فساد اور شر کے خیالات سے پاک کر دیا تہا۔ ایسا ہی سال گذشتہ مین جب اس ملک ہند کے بعض اطراف مین بعض لوگون نے فساد اور بغاوت کے خیالات پھیلانے شروع کئے۔ تو اوس وقت بھی ہمارے امام نے پُر زور الفاظ مین ساری جماعت کو یہ نصیحت کی کہ وہ گورنمنٹ کی وفاداری مین ثابت قدم رہین اور نہ صرف ایسے لوگون کے ساتھ جو گورنمنٹ کے خلاف لوگون کو اُکساتے ہین شامل نہ ہون بلکہ حتی الوسع اپنے دوسرے وطنی بھائیون کے اون غلط اور مفسدانہ خیالات کی اصلاح کی کوشش کرین۔ چنانچہ ۷ مئی ۱۹۰۷ء کے اشتہار مین جو بعنوان "اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت" آپنے شائع فرمایا تہا آپنے یہ تحریر فرمایا تہا۔ کہ چونکہ مین دیکھتا ہون۔ کہ ان دنون مین بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندؤن مین سے اور کچھہ مسلمانون مین سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتین ظاہر کرتے ہین جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ اون کی طبائع مین پیدا ہو جائیگا۔ اس لئے مین اپنی تمام جماعت کے لوگون کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان مین موجود ہین۔ جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہونچ گیا ہے نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہون کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھین۔ جو قریباً چھبیس برس سے تقریری اور تحریری طور پر اون کے ذہن نشین کرتا آیا ہون یعنے یہ کہ اِس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کرین۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے اور پہر اسی اشتہار مین آگے چل کر یون تحریر فرمایا تہا۔ "سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت مین داخل نہین رہ سکتا۔ جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل مین رکھے اور میرے نزدیک یہ سخت بد ذاتی ہے کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالمون کے پنجہ سے بچائے جاتے ہین اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اوس کے احسان کے ہم شکر گذار ہون"

اِس تعلیم کے ہوتے ہوئے مجھے ضرورت نہ تہی کہ مین کچھہ لکھتا مگر اس وقت بعض اور واقعات ایسے پیش آگئے ہین۔ کہ حضرت امام کی ہی تعلیم کی یاد دہانی مین ضروری سمجھتا ہون۔ اِس وقت بنگال مین اس بغاوت نے جس کے متعلق حضرت امام ؑ نے فکر ظاہر کیا تہا۔ بمب سازی کا خطرناک رنگ اختیار کیا ہے۔ اور بعض شریر اور مفسد لوگون نے بعض جوشیلے مگر کم عقل نوجوانون کو ساتھہ ملا کر ملک مین بد امنی اور بدعملی پھیلانی چاہی ہے۔ مگر خوش قسمتی سے اس باخبر گورنمنٹ نے وقت پر اطلاع پاکر مفسدون کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان مفسد لوگون کی کارروائیون کو ہم سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور ہمین یقین ہے کہ یہ جماعت جس کے امام ؑ نے گورنمنٹ کے مقابلہ پر کسی باغیانہ رنگ خیال کے دل مین جگہ دینے کو سخت ترین بد ذاتی قرار دیا ہے بلکہ ایسے شخص کو جماعت سے خارج کیا ہے تمام مفسدین کی کارروائیون کو اِسی طرح نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ پھر بھی مین اپنی تمام جماعت کو جس نے میرے ہاتھہ پر بیعت کی ہے یہ تاکید اور نصیحت کرتا ہون اور خصوصاً جماعت کے اوس حصہ کو جو بنگال مین رہتے ہین۔ کہ وہ ایسے تمام مفسد لوگون کی صحبت سے اجتناب کرین۔ بلکہ جس شخص کے خیالات مین کچھہ بھی بغاوت اور فساد کی بُو آتی ہو اوس سے قطع تعلق کرین اور حتی الوسع ایسے مفسد لوگون کے حالات کو گورنمنٹ کے نوٹس مین لانے کی کوشش کرین اور جہان تک ہو اِس گورنمنٹ کی خدمت کو عین اپنی سعادت سمجھین۔

ایک اور امر بھی اِس جگہ ذکر کرنے کے قابل ہے آج کل بہت سے اخبارات نے یہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ وہ باغیانہ اور مفسدانہ خیالات کو پھیلاتے اور پبلک کو گورنمنٹ یا اس کے یوروپین افسرون کے خلاف اُکساتے رہتے ہین۔ مین اپنی جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہون کہ وہ ایسی اخبارون کو ہرگز نہ خریدین اور نہ پڑہین اور نہ ہی ایسے لوگون کے ساتھہ جو اس قسم کے جرائم بدکے سزایاب ہوتے ہین۔ کسی قسم کی کوئی ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی ہمدردی دراصل ایک قسم کا ظلم ہے۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ مفسدانہ خیالات کے پھیلانے کا جرم کوئی بُرا جرم نہین۔ وہ سخت غلطی کرتے ہین۔ گورنمنٹ کے خلاف لوگون کو اُکسانے اور مفسدانہ خیالات کی اشاعت کرنا نہ صرف گورنمنٹ کے خلاف ہی کارروائی ہے بلکہ اوس کا بُرا اثر عام طور پر ملک کے امن پر پڑتا ہے اور جو لوگ ایسے مفسدانہ خیالات کو پھیلاتے ہین وہ ملک کے ساتھہ بھلائی نہین کرتے بلکہ وہ دراصل اپنے ہموطنون سے دشمنی کرتے ہین۔

پھر یاد رکھو کہ مخفی سوسائٹیان قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہین۔ قرآن مجید مین ہے۔

انما النجوی من الشیطان[2] - اور فرمایا ہے

یاایھا الذین امنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیۃ الرسول وتناجوا بالبر والتقوی[3]۔

یہ صریح احکام قرآن کریم مین پس ہر ایک مسلمان کو اِن صریح احکام کا پابند ہونا چاہیئے۔ نیز یاد رکھو کہ ہمارے نبی کریم جو ہمارے حقیقی مطاع و مقتدا ہین۔ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے عملی طور پر مختلف گورنمنٹون مین رہ کر اور صحابہ کرام مکہ معظمہ کے بے قانون شہر و ملک مین کیسے تیرہ برس بسر کئے کہ عقل حیران ہوتی ہے۔

اور جب دیکھا کہ صحابہ کرام پر طاقت سے زیادہ تکالیف پڑتی اور بڑہتی جاتی ہین۔ اور ایذائین ناقابل برداشت ہین۔ تو آپنے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا۔ کہ ملک حبشہ مین جہان کا بادشاہ مسیحی تہا ہجرت کر دو۔ اس مین ایک مخفی راز

یہی تہا کہ میری قوم کو کسی نہ کسی وقت عیسائی سلاطین کے ماتحت رہنا پڑیگا۔ اوس وقت مسیحی سلطنت کے ماتحت رہین جس طرح صحابہ کرام حبش کے مسیحی بادشاہ کے ماتحت رہے۔

پس ہماری اس سلطنت کے ماتحت رہنے کا نمونہ صحابہ کرام موجود ہین جس طرح وہ حبشہ مین رہے اسی طرح تم ہندوستان مین رہو۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکہو۔ کہ ہمارے امام صاحب کس طرح بلا طمع اور غرض کے اپنی ۸۰ کتابون مین ہمکو تعلیم کر گئے ہین۔ اس کی خلاف ورزی ہرگز مت کرو۔ اتباع قرآن و اتباع نبی کریم و صحابہ کرام کو نہ چہوڑو۔

الخطبہ

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی رکہتے ہین۔ ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہین اور اسی جگہ بود و باش رکہین گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۳۔ مجہہ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر خواندہ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور غازیخان خاص کر تہل ذیل۔ ڈیرہ ہرو۔ سنگڑ ضلع میانوالی۔ لیہ۔ بہکر۔ مظفر گڑہ اور ساوان سگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام ع معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چہہ و تین سال۔ خط و کتابت بنام م۔ س معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۱۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راول پنڈی مین سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان مین رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

بدر خواتین

مرتبہ

ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۱۶ء)

نمبر ۳

اُم المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

آپکے باپ کا نام زمعہ اور والدہ کا نام شموس بنت قیس تہا آپکا پہلا نکاح سکران بن عمرو سے ہوا تہا جس سے ایک لڑکا عبد الرحمن پیدا ہوا حضرت سودہ اور اون کا شوہر سکران بن عمرو ہر دو مسلمان ہو گئے تہے اور جب دوسری دفعہ مسلمان ہجرت کر کے حبش کو چلے گئے تہے تو حضرت سودہ بہی اپنے خاوند کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر گئی تہین جب وہ حبش سے واپس آئین۔ تو مکہ مین اون کے خاوند کا انتقال ہو گیا ۱۰ ہجری مین بعد وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ آپ بمشورہ خولہ زوجہ عثمان امہات المومنین مین شامل ہوئین آنحضرت کی عمر مبارک اسوقت ۵۰ سال کی تہی آپ کا مہر چار سو درم یعنے اندازاً ایک سو روپیہ قرار پایا تہا۔ آپنے بباعث کبرسنی اپنا تمام نوبت حضرت عائشہ صدیقہ کو دیدیا تہا۔ آپ نہایت خوش طبع اور عالی فہم تہین۔ آپسے ایک حدیث صحیح بخاری مین اور ۱۴ احادیث سنن مین مروی ہین آپنے آنحضرت کی وفات کے دس سال بعد شوال ۲۲ ہجری مین وفات پائی آپکا سلسلہ نسب نوین پشت مین آنحضرت سے ملتا ہے سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حنبل بن عامر بن لوی۔

اُم المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت عمر خلیفہ دوم کی بیٹی زینب بنت مظعون کے بطن سے ہین۔ آپکی پیدائش ۱۸ ہجری قبل مین ہوئی تہی آپکے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ تہا جس نے بعد اسلام لانے کے حضرت حفصہ رض کے ساتہ ہجرت حبش کی تہی بعد ازان مدینہ منورہ کو ہجرت کی۔ غزوۂ بدر کے بعد آپکے خاوند نے وفات پائی تو ۳ ہجری مین آپ زمرۂ امہات المومنین مین جبکہ آپ کی عمر ۱۲ سال اور آنحضرت کی عمر ۵۶ سال تہی داخل ہوئین آپ سے کم و بیش ۶۰ احادیث مروی ہین آپ بہت سلیقہ شعار۔ زاہدہ اور متقیہ تہین اور بہت روزہ رکہنے والی اور نوافل بکثرت پڑہنے والی تہین قرآن شریف کا وہ نسخہ جو اسلام مین اول ہی اول مرتب ہوا تہا آپ ہی کے پاس سپرد تہا جس کی نقول بعہد حضرت عثمان رض کروا کر ممالک اسلامیہ مین تقسیم کی گئین۔

غرض آنحضرت صلعم کا حضرت حفصہ رض کو طلاق دینا ہرگز کہین سے ثابت نہین ہوتا جو روایت بیان کی جاتی ہے اس مین راوی کو شبہ ہوا ہے حضرت حفصہ رض نے ۶۳ سال کی عمر مین ۴۵ ہجری مین مدینہ منورہ مین انتقال فرمایا۔ اور وہین دفن ہوئین۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک بیعت کرنیوالون کی جو فہرست اخبار مین درج ہوا کرتی تہی اوس مین سے بہت سے نام ہنوز باقی ہین جو درج اخبار نہین ہو سکے اور اب درج کیا جاتا ہے اور اون کے بعد وہ نام درج کئے جائینگے جنہون نے پہلے حضرت امام مغفور کی بیعت نہ کی ہوئی تہی اور آپکے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتہ پر بیعت کی ہے۔

شمس الدین سیرہ ضلع شاہپور
کمال الدین " " "
کرم دین " " "
والدہ کمال الدین " "
فتح دین۔ کوٹ کریم بخش سیالکوٹ
سردار علی خان۔ بہرال شیرپور پٹیالہ
اہلیہ " " " "
دختر " " " "
دختر " " " "
اہلیہ کریم بخش کشمیری شادیوال گجرات
فتح اللہ جتون
حاکم "
نانک سوضع اود یپور تحصیل اونہ ضلع ہوشیارپور
نظام الدین ہیڈ کنشبل پولیس فیروزپور
ایوب علی نردوانہ ضلع کرم گڈھ پٹیالہ
والدہ ایوب علی " " "
الٰہی بخش باغبان دود المیال
شمس الدین
مقصود خان مار جنشن نیروا نپور
احمد دین کمپونڈر شملہ
بیگما معہ اہلیہ دہند و انبالہ
علی پور ستان۔
نظام الدین بور ٹو وال کٹک
چک نمبر ۵۰ لائل پور
احمد دین " " "
محمد دین " " "
مسماۃ سلطان بی بی " "
تاج الدین صوابی پشاور
عبد الصمد خان دہمان ڈنگر ٹک۔
الٰہی بخش کنشبل لنڈہور بازار منصوری۔
حافظ رحمت اللہ صاحب طالب علم شادیوال ضلع گجرات
فرزند محمد اسعد اللہ تیجہ کلان بٹالہ

آزادی

نمبر ۱

آزادی کیا چیز ہے۔ اس زمانہ میں یہ لفظ ہر چھوٹے بڑے کے مونہہ پر جاری ہے ہر ایک شخص آزادی آزادی پکار رہا ہے لیکن اگر ان آزادی کی مالا جپنے والوں سے پوچھا جائے کہ آزادی کسے کہتے ہیں تو امید نہیں کہ ہزاروں میں سے ایک ایسا نکلے جو اس کے صحیح مفہوم اور مطلب کو پانے والا نکلے۔ سکول کے بچے تو اس [illegible] سمجھتے ہیں کہ سبق یاد کریں یا نہ کریں۔ استاد کا حق نہیں کہ ان سے [illegible] کہتے ہیں استاد کا فرض تھا کہ سبق پڑھا دے اور بس۔ [illegible] بات کا ذکر [illegible] واسطے فیس دیتے ہیں اس سے زیادہ اوس کا ہمارے ساتھ تعلق [illegible] آزادی سمجھتے ہیں کہ بچوں کے ماں باپ ان کو عام اجازت دیں کہ بچوں کو [illegible] گالیاں دیں۔ پرائیویٹ کام کرائیں ان کو سب طرح ہو سکول کے وقت میں [illegible] [illegible] نہیں۔ دو چار مدرس مل کر باتیں [illegible] سال کے بعد امتحان سے تو کوئی پاس ہو یا فیل ہو اون کا [illegible] کافی ہو [illegible] سبق پڑھا دیا ہے اور بس۔ حکام اس بات میں آزادی سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی [illegible] سے جو کام چاہیں لیں۔ کوئی چون وچرا نہ کر سکے۔ رعایا اس بات میں آزادی خیال کرتی ہے کہ بادشاہ سلامت کو کوئی اختیارات حاصل نہ ہوں [illegible] نہ کسی سے [illegible] کرنے کا نہ خزانہ سے روپیہ حاصل کرنے کا۔ جس وقت چاہے اور جو جی چاہے بادشاہ کے حق میں اور حکام کے حق میں بکتی چلی جائے۔ کوئی [illegible] کہنے والا نہ ہو۔ اخباروں کے ایڈیٹر اس بات میں آزادی جانتے ہیں کہ حکام اور رعایا کی کارروائیوں پر رات دن نکتہ چینیاں کرتے رہیں کسی کو بے وقت بنائیں کسی کو ظالم کا خطاب عطا کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ اخباروں کے خریدار اس بات میں آزادی تصور کرتے ہیں کہ سال بھر اخبار پڑھا کریں اور کوئی اون سے قیمت مانگنے والا نہ ہو۔ ہمیشہ اخبار جیسی رسالہ سے ہاتھ بڑھا کر لیتے رہیں مگر جب وی پی آئے تو اوسے واپسی کا حکم دے دیں۔ انارکسٹ کہتے ہیں کہ آزادی کا مفہوم یہ ہے کہ کسی قسم کی حکومت یا سلطنت کا انتظام نہ ہو۔ نہ جمہوری نہ پنچایت۔ نہ پولیس نہ عدالت۔ ہر ایک شخص اپنا آپ مالک ہو۔ جو چاہے سو کرے۔ آریہ کہتا ہے آزادی اس میں ہے کہ تمام مذاہب کے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ دہریہ کہتا ہے۔ آزادی اس میں ہے کہ خدا کو بھی گالیاں دیں اور گالیوں کا ایک اخبار نکالیں یورپ کا سفر کہتا ہے آزادی اس میں ہے کہ تمام مذاہب کی اصل بت پرستی اور توہمات میں ثابت کی [illegible]۔ امریکہ کا فری تھنکر کہتا ہے کہ آزادی اس میں ہے کہ یسوع مسیح کی پیدائش کو نعوذ باللہ .... ثابت کیا جائے اور کھلے رنگ اخباروں میں لکھا جائے۔ غرض ہر شخص کے نزدیک آزادی ایک جدا معنے رکھتی ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر جگہ ہر شخص انہیں خیالات کا پیرو ہے۔ نہیں بلکہ شریف اور پاک دل لوگ ان خیالات سے [illegible] میں اور وہ سب میں پائے جاتے ہیں۔ [illegible] ہوں یا استاد۔ حاکم ہو یا رعایا۔ نوکر ہو یا آقا۔ ایڈیٹر ہو یا خریدار اخبار [illegible] ان میں ہیں۔

اب [illegible] آزادی کیا شے ہے۔ اس کو ہم اگلے اخبار میں انشاء اللہ بتلائیں گے۔

[illegible] ڈاک کے متعلق

[illegible] میں سانپ بڑا ہوا اگر کوئی محکمہ ہے۔ تو [illegible] ڈاک کا ہے۔ سبحان اللہ گھر بیٹھے ایک پیسہ میں [illegible] عزیز [illegible] سیلاب ہو آندھی کوئی غریب ہو یا امیر سب [illegible] ہو رہے ہیں جوں جوں اس کی قدر بڑھتی جاتی ہے [illegible] ہوتی جاتی ہے [illegible] رجسٹری کی فیس کچھ ایسی بڑھی ہوئی ہے کہ واقعی وہ بہت معلوم ہوتی ہے [illegible] خیال میں اگر بجائے دو آنے کے ایک آنہ کر دیا جائے تو محکمہ ڈاک کو نقصان [illegible] نہیں رہے گا۔

[illegible] کو ایڈونس دینا ضروری ہے

موسم برسات میں یہ بیچارے ہرکارے ڈاک لاتے ہیں خصوصاً ان علاقوں میں جہاں سیلاب وغیرہ آتے ہیں اون کے لئے یہ دن [illegible] مشقت افزا ہو جاتے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ایسے موسم میں ان کو علاوہ تنخواہ کے کچھ ایڈونس دیا جایا کرے

وی پی سسٹم

موجودہ وی پی سسٹم تجربہ سے جس قدر تکلیف دہ ثابت ہوا ہے وہ اخباروں [illegible] اور دیگر تجارتی کارخانوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔ جب وی پی وصول ہو کر آتا ہے تو نام کی تلاش میں اتنا وقت [illegible] ہوتا ہے اور اتنی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے کہ [illegible] پناہ۔ دوسری طرف ڈاک خانہ کے کلرک ہیں کہ وہ بھی کثرت کار سے نالاں ہیں جب فریقین کو سوائے تکلیف کے اور کچھ فائدہ نہیں۔ تو پھر کیوں خواہ مخواہ [illegible] جاری کر رکھا ہے بہتر ہے کہ [illegible] جاری کر دیا جاوے۔ اور اگر فی الحال غیر ممکن ہو تو ڈاک کے کلرکوں کو [illegible] چاہیئے کہ وہ پتہ صحیح لکھا کریں اور اگر [illegible] کارڈ [illegible] پہلے لکھا ہوتا ہے تو پھر اتنی ضرورت نہیں [illegible] صاف اور مکمل لکھا جاوے۔

قادیان میں ڈاک دو دفعہ

خدا کے فضل سے قادیان کے وفاتر [illegible] دن ترقی کر رہے ہیں اور کام کی کثرت اس بات کی اپیل کر رہی ہے کہ ڈاک خانہ کے سب پوسٹماسٹر صاحب کو [illegible] اور کلرک دیا جاوے اور ساتھ ہی اس کے ڈاک کی آمد و رفت دو دفعہ کر دی جائے۔ یہ تجویز جناب پوسٹماسٹر جنرل ڈاک خانہ جات

اخبارون کی رائے

پانیر الٰہ آباد ۔ ۷ ستمبر سلطنت برطانیہ کو چاہیئے کہ اس وقت سلطنت ترکی کی امداد ان کے نئے انتظام مین کرے اور اپنے تعلقات کو اس کے ساتھ بڑھائے کیونکہ سلطنت برطانیہ کے ماتحت ایک کثیر تعداد مسلمانون کی ہے اور ان کے واسطے اسلامی سلطنت کے ساتھ انگریزون کو گہرے تعلقات محبت قائم کرنے چاہئین۔

پارر ۔ بہت معقول رائے ہے گذشتہ سالون مین برطانیہ کی غفلت سے جو موقعہ جرمن کو مل گیا تہا کہ ان تعلقات مین برطانیہ سے بڑھ جائے اب اس کی تلافی ضروری ہے

بھارت مترا ... ستمبر تمام ملکون مین یا تو سوراجیہ قائم ہے یا سوراجیہ کی آواز بلند ہو رہی ہے ...... سوراجیہ کی آواز کو دبانا خطرناک ہے۔ جو لوگ راج کی آواز کو دبانا چاہتے ہین وہ (گورنمنٹ کے) خطرناک دشمن ہین کیا وہ ہمارے آریہ ورت مین فرانس ۔ روس اور فارس اور ترکی سی شرمناک حالت پیدا کرنا چاہتے ہین۔

پیدر ۔ یہ نمونہ ہے پرکاش جی کے خوفناک خیالات کا اور ناپاک خواہشون کے اظہار کا۔ گورنمنٹ کو فرانس روس فارس اور ترکی کا نام لیکر دہمکی دیجاتی ہے کیا ان ملکون کی حالت ہندوستان کے ساتھ ایک سان ہے۔ اون تمام ممالک مین پارلیمنٹ مانگنے والے اور دینے والے ایک ہی قوم کے لوگ ہین اور بادشاہ کے مطلق العنان ہونے کی صورت مین بہی حکام وقت اور وزرا اس قوم اور قبیلہ سے ہین اس واسطے پارلیمنٹ مل جانے کی صورت مین بہی وہ حکومت کو قائم رکہنے کی قابلیت رکہتے ہین برخلاف اس کے ہندوستان مین حاکم اور رعایا فاتح اور مفتوح کا تعلق رکہتے ہین مفتوح بہی وہ جن کو فاتح نے رفتہ رفتہ مغربی تہذیب اور حکمرانی کے طریق سے آگاہ کیا ہے۔ ہمارے ہندو مہاشے باوجود کسی اختیار نہ پا سکنے کے ایسے جوش دکہاتے ہین کہ اپنی سرکار کو روس اور فرانس کا نمونہ دکہانے کی صریح دہمکیان دیتے ہین تو سوراجیہ پا کر معلوم نہین کیا کرین۔ اخیر مین پرکاش صاحب لکہتے ہین کہ مطلق پرواہ نہ ہونی چاہیئے۔ کہ ایسے پاک فرائض کی ادائگی مین کیا تکلیف پہونچتی ہے۔ ہمارے نزدیک آریہ مہاشون کو چاہیئے کہ اپنے اخبارات کی ایڈیٹری پر ایسے صاحبان کو متعین نہ کیا کرین۔ جن کی کہوپری فرانس اور روس کی حالت بیان کر کے اور پہر اپنے خیالات کو پاک فرائض بتلا کر ...... ہوا کہانے کی خواہشمند رہے۔

نسیم آگرہ ۷ ستمبر ۱۹۰۸ء ۔ عدالتون کا وقت ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک مقرر ہے مگر بعض انگریز حکام اول تو گہر پر ہی کچہریون کا کام کرتے ہین یا بعد دوپہر کے اپنے آرام گاہون سے نکلکر کچہریون مین آتے ہین اور بسا اوقات بہت دیر سے آکر رات ۸ یا ۹ بجے تک لیمپ جلا کر کام کرتے رہتے ہین اس طریقہ سے ...... رعایا کے لوگون کا سخت حرج ہوتا ہے خاص کر بعض اوقات یا لیمپ جلنے کے لوگون کو اپنے گہرون مین آنا دشوار ہو جاتا ہے ...... رعایا کے لوگون کے آرام پر بہی توجہ دالنی ضروری ہے

پیدر ۔ حکام بالا دست کو اس کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔

بے باکی

افسوس ہے کہ سرکار جس قدر رعایا پر نرمی کرتی ہے اوسی قدر مفسد لوگون کو زیادہ جرأت ہوتی چلی جاتی ہے۔ باہر تو باہر قید خانہ مین بہی جا کر شریر لوگ اپنی شرارتون سے باز نہین آتے۔ دو بنگالی قیدیون نے ایک تیسرے بنگالی قیدی کو ریلوالور کے ساتہ اس واسطے قتل کر دیا کہ وہ سرکاری گواہ بن گیا تہا۔ تعجب ہے کہ پولیس اور جیل کے اس قدر انتظام کے ساتہ بہی قید خانون مین قتل کے سامان پہونچ جاتے ہین اور مفسدون کے قبضہ مین رہتے ہین بمبئی ہند سوراجیہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب کا مقدمہ فیصل ہوا بجرم سڈیشن تین سال کیواسطے جیل خانہ کو جاتے ہین ۔ دو ہزار روپیہ جرمانہ بہی دینا پڑیگا۔ سرکار کے برخلاف بغاوت پہیلانے سے کیا ہاتہ آیا۔ نرمی اور اعتدال کا طریق اختیار کر کے ملک کی جو خدمت کر سکتے تہے اوس سے بہی رہے۔ خواہ مخواہ بے چینی پہیلانے سے کیا حاصل ہوا۔ کہتے ہین کہ ایک انارکسٹ کوئیٹہ مین پکڑا گیا ہے انارکسٹ وہ فرقہ ہے جو حکومت وقت کے برخلاف سازش کرتا ہے۔ انارکسٹون کی ابتدا یوروپ سے ہے۔ ہند کے انارکسٹ بہی انہین کے شاگرد ہین ۔ یورپین لوگون کے واسطے این ہمہ آورده تست والا معاملہ ہے ورنہ ہندوستان کی پہلی سلطنتون کیوقت مین ایسی باتین کون جانتا تہا۔ مدراس کے اخبار انڈیا نام کے برخلاف بہی مقدمہ چل رہا ہے ملزم کی ضمانت نامنظور ہوئی ہے اور ۱۸ ستمبر کو مقدمہ پیش ہوگا ۔ بادہ تناولی کے مقدمہ مین ایک شخص کو پانچسال کی قید ہوئی اور دو ہزار روپیہ جرمانہ بہی ہوا ۔ اور چہبیس ۲۶ ملزمون کو پانچ پانچ سال کی قید ہوئی ۔ خفیہ انجمنون مین شمولیت سے پرہیز کے متعلق اور ان باغی طبع لوگون سے الگ رہنے کے واسطے احمدی برادران کو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو پیغام حضرت خلیفۃ المسیح نے یاد دلایا ہے اور اسی اخبار مین درج ہے اوس کو بغور پڑہنا چاہیئے۔

حوادث سماوی

کثرت باران کے سبب چارون طرف دہائی مچ گئی ہے۔ امرتسر مین ہزار بارہ سو مکان گر گیا ہے ۔ لاہور مین بہی بہت سے مکان گر گئے ۔ ایسی ہی خبرین سیالکوٹ ۔ شاہ پور ۔ جہلم ۔ بغیرہ مقامات سے آرہی ہین ۔ ... ریل کی آمدورفت بارش کی وجہ سے زحمت ہو جاتی ہے ۔ ریلین جا بجا ٹوٹ گئی ہین ڈیرہ غازی خان تو بالکل غرق آب ہوتا جاتا ہے ۔ دریائے جہلم کے کنارے بہیرہ کے مقابلہ پر دوسری طرف ایک گاؤن احمد آباد نام تہا ۔ وہ بالکل پانی سے مسمار ہو گیا ہے ایک گہر باقی نہین رہا ایسا ہی فاضلکا ضلع فیروزپور بالکل تباہ ہو گیا ہے ۔

طغیانی سے حیدرآباد مین ۱۴ جانین ضائع ہوئین اور قریباً چالیس لاکہ روپے کا مال برباد ہوا اور شمالی اور جنوبی کیرولین مین ۱۲ جانین ضائع ہوئین اور بارہ لاکہ روپے کا مال نقصان ہوا۔

گلمرگ کشمیر مین بارانی پہسلن سے چار حادثے ہوئے۔

ہند ۔ مین قحط زدون کی تعداد پانچ لاکہ سات ہزار ہے۔

جاپان کے شہر نوگاٹہ مین آتش زدگی سے چار ہزار مکانات راکہ ہو گئے ۔

انگلستان کے ضلع کنٹ مین میوہ ہاپ جس سے شراب بنتی ہے اوس کے تمام باغات تباہ ہو گئے ہین اس پر کام کرنے والے ہزارون آدمی بے کار اور مایوس پہرتے ہین۔

مضمون حضرت مولوی محمد احسن صاحب

سید صاحب کا مضمون لکھا جا رہا تہا کہ حضرت خلیفہ صاحب کا ایک ضروری مضمون آگیا اس واسطے اس کا ایک حصہ اگلے اخبار کیواسطے رکہا گیا سید صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس قسم کے لطیف......

[illegible]

متفرق خبرین

آریون نے لاہور مین ہی ایک برہمچاری مدرسہ بنایا ہے ۸ سے ۱۲ سال کے لڑکے داخل کئے جاوینگے جو زمانہ تعلیم ختم کرنے تک اسی جگہ رہینگے فیس پرائمری کیواسطے ۳ اور سیکنڈری ڈیپارٹمنٹ کے واسطے ۵ ماہوار ہوگی اور یہ بہی سندین دیکر قوم کیواسطے آرین سپاہی طیار کرینگے۔

مسٹر پال قید ہونے کے بعد کچھ ہوش مین آئے ہین انگلستان کے گرم نرم سے علیحدہ رہنے کے واسطے سرد ست ولائت کی سیر کو چلدئے ہین۔

میسور کا رسالہ میسور سٹینڈرڈ نے قوانین مطابع کا شکار ہو کر بند ہوگیا۔

دہلی کا پنکھا قلی جو ایک صاحب کی ٹہوکر دو دن مر گیا تہا اور اس پر صاحب بہادر کو ایک ماہ قید اور ایک سو روپیہ جرمانہ ہوا تہا اس سزا کو ناکافی سمجھ کر گورنمنٹ پنجاب نے تحریک کی ہے کہ چیفکورٹ اس پر غور کرکے سزا بڑہا دے۔

لندن مین ہندوستانی طلبار کی نگرانی کے واسطے نیا انتظام ہو رہا ہے ضروری تہا۔

افغانستان مین کسی قسم کا لبس مثلاً کلاہ یا لنگیان یا کلاہ دار جوتے باہر سے نہ جاسکینگے۔ امیر صاحب کا حکم ہے۔ سودیشی کی تحریک کی ہمسائیگی کا اثر معلوم ہوتا ہے۔

مسز اینی بسنٹ ہندوستانیون کی خیرخواہی مین اسٹریلیا مین لیکچر دیتی ہین۔

نیشنل کانگریس کا آئندہ اجلاس مدراس مین ہوگا۔

مدراس مین ہند اور لنکا کی جائے پر محصول نہین ہے ایسا ہی ہندمین روئی شکر پر محصول نہین ہے۔

صوبجات متحدہ آگرہ مین تجربہ ہوا ہے کہ جس جگہ سانپ کاٹ کھائے۔ اس زخم کو نشتر سے شگاف دیکر پرمیگنیٹ آف پوٹاس ڈالدینا چاہیئے۔ یہ مارگزیدہ کا علاج ہے۔

نیگچر مین عیسائیون کا قدیم تاریخی گرجا دفعۃً مسمار ہوگیا۔

پٹنہ مین پردہ نشین مستورات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک کالج قائم کرنے کی تجویز قرار پائی ہے۔

پونا مین بم کے گولہ کے متعلق تین برہمن پکڑے گئے۔

علوم سنسکرت اور عربی کی اعلیٰ تعلیم کے واسطے گورنمنٹ نے چار وظائف فی ڈیڑہ سو پونڈ سالانہ کا منظور کئے ہین تین سنسکرت کے لئے ایک عربی کیواسطے ان لائق طلبار کو دئے جاوینگے جو ان زبانون مین خاص مہارت اور شہرت رکہتے ہون

سررشتہ ڈاک مین پہلے دو ہزار تولہ وزنی پارسل جاسکتا تہا اب یکم اکتوبر سے صرف ۸۰۰ تولہ ہوگا۔

حاجی شاہ بیگ خان نے سفیر صاحب امیر کابل شملہ مین اپنے کرنیل محمد اسمٰعیل خان کو سبکدوش کیا۔

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ۷ نومبر کو لدھیانہ مین واٹر ورکس فرمائینگے۔

وادی ستلج کی جدید ریلوے کی بابت منظوری آگئی قصور کو دہرا لنگ ہو جائیگی

رامپور (کشمیر) مین برقی طاقت کے ذخیرے کا افتتاح ۱۳ ستمبر کو کیا جاویگا۔

دہلی کے سید حیدر رضا پونا مین وارد ہوئے تہے کلکٹر صاحب کے حکم سے وہان سے نکل جانا پڑا۔

ہندوستان و انگلستان کے درمیان ویلیو پی ایبل جاری کرنیکی بابت لوکل گورنمنٹون سے پوچھا گیا۔

پچھلے ہفتہ ہند مین طاعون سے ۱۵۰۳ مرے پنجاب مین ۱۴ صوبجات متحدہ مین ۲۶ مرے ہین

پونا مین دو شتر فاکر میوہ کے پارسل بذریعہ ڈاک پہنچے ان مین بم کے گولے بند پائے گئے۔

کردستان مین بغاوت ترقی پر ہے۔ ابراہیم پاشا لیڈر ہے اس کا بیٹا اور ۲۰ کرد قتل ہوگئے۔

ٹرنسوال مین چار معزز ہندیون کو ۳-۳ ماہ قید سخت بامشقت ہوئی گیارہ کو کمتر قید کی گئی۔ قصور یہ ہے کہ انکو ملک بدر کیا تہا پہر بہی ملک مین داخل ہوئے۔

گلاسگو مین ہجوم بیکاران نے جمعرات نصف شب کو اپنا معہود جلوس نکالا۔

چرچ مین ۵۰۰ بیکار جمع ہو کر فساد کی اشتعالک سخت تقریرین کین۔

پولیس نے ہجوم کو منتشر کیا لیکن وہ پہر جمع ہوکر شور مچاتے اور باغیانہ گیت بہی گاتے تہے۔

رسالہ پولیس بہی کمین گاہ مین موجود تہی اسنے باہر آکر ڈنڈون کی بہت سخت بوچہاڑ کی۔

بہت لوگ مجروح ہوکے ہسپتال مین پڑے ہین۔ تمام پولیس منگوائی گئی۔

لندن کیتہلک پادریون کی عظیم کمیٹی کے ممبرون نے دور دور سے ڈیلی گیٹون کے مضامین سنے۔

حالت مراکو۔ جرمن قنصل ڈاکٹر ویسل فیض جانے کے لئے القضا پہنچگیا ہے اس نے عمائد کو مطلع کیا ہے کہ مولے حفیظ جرمنی کی کامل امداد پر بہروسہ کرسکتا ہے۔

قنصل مذکور فیض اس غرض سے جار ہا ہے کہ مولے حفیظ کو یقین دلائے کہ جرمنی کو یہ منظور ہے کہ ملک کی خودمختاری قائم رہے۔ اور سلطان کو مشکلات سے نجات ہو جائے۔

آتش زدگی۔ منیسوٹا کے جنگل مین آگ لگی ہوئی ہے جس کا رقبہ سو میل مربع ہے ہزارہا آباد کارون کی جان خطرہ مین ہے ۵ کروڑ ڈالر کے نقصان کا اندازہ ہے۔

جدید گورنر جنرل اسٹریلیا۔ لارڈ ڈڈلے آج سرکاری طور پر سڈنی مین داخل ہوئے ۲۰ ہزار تماشائی موجود تہے۔ مسٹر ڈیکن اور دیگر وزراء نے ان کا خیر مقدم کیا۔

ظروف گلی۔ امپیریل انسٹیٹیوٹ لندن مین منجملہ دیگر تحقیقاتون کے اس بات کی بہی تحقیقات ہو رہی ہے۔ کہ ہندوستان کے برتن بنانے کی مٹی کس طرح اور زیادہ عمدہ بنایا جاسکتا ہے۔

طوفان باران۔ منچن آباد (بہاول پور) مین حال مین تین دن کے اندر تقریباً ۲۳ انچ بارش ہوئی اس موقع کی آبادی ۴ ہزار کی ہے ۷۰ فیصدی مکانات بالکل منہدم ہوگئے اور جو باقی ہین ان کی حالت بہی خطرناک ہے کئی جانون کا نقصان ہو چکا ہے۔

شکستگی۔ للا مدینڈہ دادنخان کے مابین تین سو فٹ لائن ٹوٹ گئی ہے اور بیس بیس فٹ گہرے غار ہوگئے ہین پل مین شگاف آگیا ہے کو لیور اور پنڈدادنخان کے مابین بہی سڑک ٹوٹ گئی ہے۔ ایک ہفتہ مین مرمت ہوسکیگی۔

مردم شماری۔ کوئٹہ میونسپلٹی کی مردم شماری ۲۶ اگست کی شب کو ہوئی تہی اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت کوئٹہ کی آبادی ۴ ہزار ہے بحالیکہ گذشتہ عام مردم شماری کے وقت صرف ۱۱ ہزار تہی۔

ترک عورتون نے بہی آئین کی کوشش کی اور مسرت مین مردون سے کم حصہ نہین لیا ایک نوجوان ترک بیگم نے پردہ و نقاب جلوس کا علم لیکر نکلی اور دیگر آزاد ترکان کی بیویان پردہ توڑکر یورپین لیڈیون کی طرح غیر مردون سے ملاقات کرتی ہین بہت سی عورتین انجمن اتحاد و ترقی کی پیام رسانی کی خدمات ادا کر رہی ہین۔

اصلی ممیرا اور اصلی ممیرہ کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و

خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح نے شاہی نسخون کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرا فی تولہ ۸ عہ قسم دوم سرمہ قسم اول عہ ہر سرمہ کی شیشیان مدنی ٹنگی اور کلاہ بہی موجود ہے

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۴ - اگست ۱۹۰۸ء

امیر احمد صاحب نمبر ۹۰۲ عہ ر
کرم الدین صاحب نمبر ۱۵۱۱ ۶ ر
جان محمد صاحب ۸۵۴ ۶ ر
عبد الکریم صاحب ۱۶۵۴ عہ ر
محمد صدیق صاحب ۷۸۱ للعہ ر
رحیم بخش صاحب ۱۶۲۰ ۸ ر
محمد حسین صاحب ۸۳۲ ۶ ر
عنایت اللہ صاحب ۱۸۸ للعہ ر
عنایت اللہ صاحب ۲۵۷ ۶ ر

۲۷ اگست ۱۹۰۸ء

شادی ۱۲۱۳ ۶ ر
خادم الاسلام ۸۵۹ ۶ ر
مرزا خدا بخش صاحب ۲۶ للعہ ر
مرزا غلام رسول ۲۴۳ للعہ ر
دولت علی صاحب ۲۰۶ ۶ ر
چراغ دین صاحب ۳۲۵ ۸ ر
خورشید علی صاحب پٹواری ۱۸۵۹ ۶ ر
سعد دین صاحب ۱۸۴۳ ۸ ر
مولوی غلام اکبر خان ۲۰۸۴ للعہ ر
غلام حسین صاحب ۱۷۷۱ ۱۲ ر

۲۹ اگست ۱۹۰۸ء

عبد الرشید صاحب ۱۵۶ للعہ ر
سید الماجد صاحب ۲۰۸۱ ۶ ر
وزیر الدین صاحب ۱۳۶۶ للعہ ر
برکت علی صاحب ۱۸۹۱ عہ ر
علم الدین صاحب ۸۳۲ ۔ ر
شمس الدین صاحب ۱۶۳ ۶ ر
علی بخش صاحب ۱۷۱۳ ۸ ر
فیض الرحمن صاحب ۱۸۱۱ ۶ ر

۳۰ و ۳۱ اگست ۱۹۰۸ء

نور الدین صاحب ۳۰۵ للعہ ر
نور الدین احمد صاحب ۱۸۲۳ ۶ ر
حافظ احمد الدین صاحب ۱۸۶ ۶ ر
امیر حسین صاحب ۱۷۶ عہ ر
رحمت علی صاحب ۱۳۴۰ عہ ر
نور الدین صاحب ۱۸۱ ۸ ر
نور الحسن صاحب ۷۰ ۶ ر
چاند خان صاحب ۱۷۵ عہ ر
عبد الرحمن صاحب ۱۶۸ ۶ ر
رحیم بخش صاحب ۹۹ عہ ر
غلام مصطفےٰ صاحب ۸۹۲ ۶ ر
چراغ دین صاحب ۹۹ ۶ ر
مراد بخش صاحب ۱۴۱۸ ۶ ر
غلام محمد صاحب ۱۰۳۱ للعہ ر
عبد الحی صاحب ۱۱۴۶ ۶ ر
ڈاکٹر مراد بخش صاحب ۱۹۸۵ ۶ ر
رحمت علی صاحب ۱۸۴ ۶ ر
گلاب الدین صاحب ۳۵ ۵ ر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء

سلطان جہان بیگم ۱۹۴۴ ۶ ر
محمد علی شاہ صاحب ۱۹۹۸ ۶ ر
عبد اللہ صاحب ۱۹۶۷ ۸ ر
راجن شاہ صاحب ۱۹۴ ۶ ر
امام الدین صاحب ۱۶۴۶ ۸ ر
عبد الرشید صاحب ۱۹۷۳ ۶ ر
فضل کریم صاحب ۱۹۴۶ ۶ ر
نظام الدین صاحب ۱۶۸۵ ۶ ر
سید احمد حسن صاحب ۲۳۹ ۶ ر
فیض محمد صاحب ۱۶۹ ۔ ر
چودہری عنایت ۱۶۱۰ ۶ ر
محمد اشرف ۱۰۶۹ للعہ ر
جلال الدین صاحب ۲۱۲ عہ ر
ماسٹر قادر بخش صاحب ۱۴۷۲ ۸ ر
اکبر علی صاحب ۱۴۴۵ ۶ ر
مرزا عباس بیگ صاحب ۶ ر
مرزا محمد علی صاحب ۱۲۳۶ ۶ ر
محمد فضل صاحب ۳۴۳ للعہ ر
عبد العلی صاحب ۳۷۳ ۶ ر
احمد الدین صاحب ۹۲۶ ۶ ر

اخبار کی قیمت کب ادا کرنی چاہیئے

یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک خریدار سال بسال ماہ جنوری میں ہی اپنی قیمت ادا کرے ہر ایک صاحب کا اختیار ہے کہ سال کا کوئی ایک مہینہ اور تاریخ ادائگی قیمت اخبار کیواسطے مقرر کر سکتا ہے زمینداروں کے واسطے آسانی ہوتی ہے اگر وہ ادائگی قیمت کے واسطے ماہ جون کا مہینہ مقرر کریں۔ کیونکہ وہ ایام فصل کے برداشت کے ہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ اس تاریخ کی قیمت ایک دفعہ پہلے وصول ہو جاوے۔ مثلاً جو صاحب چاہتے ہیں کہ اس دفعہ جنوری میں ان کو وی پی نہ کیا جائے اون کے واسطے ضروری ہوگا کہ جون تک کی قیمت اب ادا کریں کیونکہ آئندہ کسی نام بغیر وصولی قیمت پیشگی کے اخبار جاری نہ رہ سکیگا۔

مینیجر۔

کار خیر

میرے پاس مفصلہ ذیل کتابیں سلسلہ حقہ کی تائید میں ہیں اور بسبب مکان بنوانے کے میں مبلغ چار سو روپیہ کا مقروض ہوں اگر اس وقت احباب ایک ایک روپیہ فی کس کی کتب منگوائیں تو میری امداد ہو جائیگی اور کتابیں اون کے کام آ جائیں گی ایک روپیہ سے کم کی کتب ارسال نہ ہوں گی۔ خرچ ڈاک سب کے ذمہ ہوگا

سلاسل الفضائل	۶ ر	سلاسل التعلیم	۲ ر
تعلیم القرآن	ا ر	رسالہ فدک	۲ ر
النظر	ا ر	چٹھی مسیح	ا ر
کامن احمدی	ا ر	احمدی کامن	ر
مسیح کی آمد	۔ ر	گلدستہ احمدی	۔ ر

الملتمس

عبد المحی عرب۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

بک ڈپو بند۔ چونکہ کتابوں کا حساب ہو رہا ہے اس واسطے بدر کا بک ڈپو چندروز کیواسطے بند رہیگا۔ کوئی کتاب فروخت نہ ہوگی۔ اس واسطے اس ہفتہ کتابوں کا اشتہار اخبار میں نہیں دیا گیا۔

اخبار بدر کا نیا سال یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے شروع ہوگا

مینیجر

عجیب وغریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ کو مدنظر رکھا جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط وکتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی محفوظ رکھکے واپس کر دیں تاکہ اوس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔

مصری گولیاں یہ گولی قبض کے واسطے ایک گولی یا شدید قبض کیحالت میں دو اور دستوں کے واسطے چار تمام انگریزی اور یونانی ادویات سے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۴ ر

تریاق البواسیر خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھکر کوئی نہیں۔ تین ہفتہ کیواسطے (۶ ر)

تریاق الخنازیر خنازیر کا داخلی وخارجی نہائیت عمدہ علاج ہے جس کو باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۲ یوم کیواسطے صہ

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۴ یوم کیواسطے (صہ)

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت عزیزی کو بڑہانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوریوں کیواسطے بہت مفید ہے قیمت فی تولہ عہ

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور سرعت کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ ر ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید وکہنہ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت (صہ)

سوزاک قدیم وجدید۔ خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت (۸ ر)

حب صرع مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن ۸ ر

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے ۶ ر

نوٹ۔ ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب وملت کے لوگ فایدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعائیت رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان۔ گورداسپور

بدر — BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

جلد ۷ — نمبر ۳۶

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیاں بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

مورخہ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۹ اسوج ۱۹۶۲ بکرمی

ہمارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

قیمت [illegible] فی پرچہ [illegible] — گورنمنٹ [illegible] سے عہ — غیر ممالک [illegible]

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

ستمبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ منٹ)	اکتوبر	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر (گھنٹہ منٹ)	وقت افطار (گھنٹہ منٹ)
۲۸	۱	۵ — ۲	۶ — ۲۵	۱۳	۱۶	۵ — ۱۱	۶ — ۱۰
۲۹	۲	۵ — ۲	۶ — ۲۴	۱۴	۱۷	۵ — ۱۱	۶ — ۹
۳۰	۳	۵ — ۳	۶ — ۲۳	۱۵	۱۸	۵ — ۱۲	۶ — ۸
یکم اکتوبر	۴	۵ — ۳	۶ — ۲۲	۱۶	۱۹	۵ — ۱۲	۶ — ۷
۲	۵	۵ — ۴	۶ — ۲۱	۱۷	۲۰	۵ — ۱۳	۶ — ۶
۳	۶	۵ — ۵	۶ — ۲۰	۱۸	۲۱	۵ — ۱۴	۶ — ۵
۴	۷	۵ — ۵	۶ — ۱۹	۱۹	۲۲	۵ — ۱۴	۶ — ۴
۵	۸	۵ — ۶	۶ — ۱۸	۲۰	۲۳	۵ — ۱۵	۶ — ۳
۶	۹	۵ — ۷	۶ — ۱۷	۲۱	۲۴	۵ — ۱۵	۶ — ۲
۷	۱۰	۵ — ۷	۶ — ۱۶	۲۲	۲۵	۵ — ۱۶	۶ — ۱
۸	۱۱	۵ ۸	۶ — ۱۵	۲۳	۲۶	۵ — ۱۷	۶ — ۰
۹	۱۲	۵ ۸	۶ — ۱۴	۲۴	۲۷	۵ — ۱۷	۵ — ۵۹
۱۰	۱۳	۵ ۹	۶ — ۱۳	۲۵	۲۸	۵ — ۱۸	۵ — ۵۸
۱۱	۱۴	۵ ۹	۶ — ۱۲	۲۶	۲۹	۵ — ۱۸	۵ — ۵۷
۱۲	۱۵	۵ ۱۰	۶ — ۱۱	۲۷	۳۰	۵ — ۱۹	۵ — ۵۶

یہہ اوقات ریلوے سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں اور لاہور کے مطلع و مغرب کے مطابق ہیں۔ اگلے ہفتے زیادہ صحت کے ساتھ لکھے جا سکیں گے۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ بمبئی کے احباب اس فرق کا اندازہ بھی کر لیں جو مختلف شہروں کے اوقات میں سورج چڑھنے اور ڈوبنے کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک صاحب اپنی گھڑی کی چال کے مطابق روزانہ کمی بیشی کر لیا کریں۔

دستور العمل۔ والیان ریاست [illegible] ۔ عام قیمت پیشگی للعہ ۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں فی پرچہ ۱ ؎ اخبار وقت پر نہ پہنچے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید بذریعہ اخبار دیجاویگی۔ تمام ترسیل [illegible]

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح و فاضل احسن امروہی و دیگر بزرگان ملت کی صحت قوم کے لیئے مژدۂ جاں فزا، ہے۔

۲۔ حافظ ابیعید صاحب عرب رنگون سے تشریف لے آئے ہیں، آپ رمضان کا مبارک مہینہ دارالامان میں اقامت پذیر رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۳۔ اخبار ایک روز لیٹ شائع ہوتا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ کاتب سات روز سے مفقودالخبر ہے۔ محرر بھی یہاں نہیں پریمین کر چیا ہے۔ اور مفتی صاحب سفر پر ہیں اور نا چیز بخار میں مبتلا۔ ایسی مجبوری کی حالت میں بھی اخبار تیار کروا دیا گیا۔

اطلاع

ترجمہ شاہ رفیع الدین والا قرآن شریف جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جسکو مدنظر رکھ کر دس قرآن مجید کے نوٹ لکھے جاتے ہیں مجلد ہے پر مجھے ملسکتا ہے قیمت سارے یا کچھ حصہ پیشگی آنی چاہئے ورنہ وی پی نہ ہوگا۔ (محمد صادق ایڈیٹر)

اقوال احباب احمدیہ

مفصلہ ذیل رباعیات عزیز بھائی محمد مرتضیٰ خاں پٹیالہ نے اپنی انجمن کے جلسہ میں پڑھیں۔

(۱) [illegible] کر گیا
کسر صلیب و قتل خنازیر کر گیا
[illegible] اس کے کیسے مناتے ہو تم خوشی
[illegible] کو بھی تمہارے وہ تکبیر کر گیا

۲۔ [illegible] روز حشر جب حاضر سبھی اہل جہاں ہونگے
[illegible] واں پر شفیع عاصیاں ہونگے
خلیفہ سب چلینگے جماعت اپنی اپنی کو
غلام احمد کے پیچھے ہم بھی آخر کو رواں ہونگے

۳۔ اپنی دوری سے نیلوں مجھ کو رکا یا ہوتا
اس سے بہتر تھا کہ پاس اپنے بلا یا ہوتا
گر جدا ہی تھا قسمت میں پیارے احمد
اپنے روضہ کی مجھے شمع بنایا ہوتا
محمد مرتضیٰ خاں احمدی از پٹیالہ۔

خطبۂ جمعہ

امیر المومنین نے ۱۱ ستمبر جمعہ کو واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ پر خطبہ پڑھا۔

پہلے آپ نے پچھلے رکوعوں سے ربط کے سلسلہ میں فرمایا۔

سورۃ الحمد میں دو گروہوں کا ذکر ہے منعم علیہم مغضوب علیہم منعم علیہم کو متقین فرمایا اور بتایا کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں نماز پڑھتے۔ اپنے مال و جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ وحی کا سلسلہ ابتداء خلق آدم سے تا قیامت قیامت جاری ہے یہ لوگ ہدایت کے گھوڑوں پر سوار ہیں اور مظفر و منصور ہوں گے۔ دوم وہ لوگ ہیں جن کے نزدیک سنانا نہ سنانا برابر ہے اور جو شرارت سے انکار کرتے ہیں مغضوب علیہم ہیں ایسے ہی منافق۔

سوم وہ جو غلطی سے گمراہ ہیں یا بے عملیوں کی وجہ سے یہ ضال ہیں

اب ایک منعم علیہ کی مثال دیکر سمجھاتا ہے۔ اللہ نے فرشتوں سے مشورہ نہیں کیا بلکہ انہیں اطلاع دی یہ اطلاع دینا خدا کا خاص فضل ہے جو بعض خواص پر ہوتا ہے کہ میں ایک خلیفہ بنانیوالا ہوں۔ خلیفہ کہتے ہیں گذشتہ قوم کے جانشین کو جو اپنے پیچھے کسی کو چھوڑے بادشاہ کو (ظاہری باطنی سلطنت کو شامل ہے)

یہ ملائکہ وہ تھے جن کے متعلق عناصر کی زمینی خدمات ہوتی ہیں اور یہ ثابت ہے اس آیت سے آ استکبرت ام کنت من العالین جس سے معلوم ہوا کہ عالین اس حکم کے مکلف نہیں تھے۔ صوفیوں نے لکھا ہے تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے۔ ہر عنصر پر ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ اپنے اپنے متعلقہ شے کی ماہیت کو جانتے تھے وہ سمجھے کہ یہ تمام عناصر ملینگے ضرور ان میں اختلاف ہوگا مگر انہیں معلوم نہ تھا خدا انسان کو مجموعہ کمالات بنانا چاہتا ہے واقعی ہماری غذا بھی عجیب ہے کچھ اس میں پتھر (نمک) ہے کچھ نباتات

کچھ حیوانات پس وہ بول اٹھے کہ وہ فساد کریگا اور خونریزی مگر ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں تیری ذات کو اسبات سے منزہ سمجھتے ہیں کہ تیرا کوئی کام حکمت اور نیک نتیجہ سے خالی ہو۔ فرشتے جو اعتراض کر رہے تھے دراصل وہی ان پر وارد ہوتا تھا کہ وہ بنی آدم کی پیدائش اور اس کی نسل کی نسبت چاہتے تھے کہ نہ ہو گویا سفک دماء کرتے تھے اور یہی فساد تھا۔ ایک دفعہ کسی شخص نے مجھے کہا بہت علماء تمہارے مرزا صاحب کو خلیفۃ اللہ نہیں مانتے میں نے کہا یہ تعجب نہیں خلفاء پر فرشتوں نے اعتراض کئے ہیں۔ یہ علماء فرشتوں سے بڑھکر نہیں مگر فرشتوں اور دوسرے لوگوں کے اعتراض میں فرق تھا فرشتوں [illegible] الا علم لنا الا ما [illegible] اپنے اعتراض واپس لے لیا حضرت صاحب کی خدمت میں کسی نے خط لکھا کہ اب تو خدا بھی آسکے تو میں یہ بات نہ مانوں۔ فرمایا دیکھو یہ کیسے متکبر اور بے پرواہ لوگ ہیں شعیب نبی کو جب لوگوں نے اولتعودن فی ملتنا تو انہوں نے جواب دیا کیونکر ہو سکتا ہے ان نعود فی ملتکم الا ان یشاء اللہ یعنی ہم تو کبھی تمہارے مذہب میں نہ آئینگے پھر فرمایا ہاں اگر خدا چاہے تو اس کا ارادہ زبردست ہے یہ پاس ادب جو آجکل کے گستاخوں سے جا چکا ہے دیکھو ایک ناممکن بات پر پیغمبر نے خدا کے عظمت اور جبروت و جلال کا ادب کیا ہے تو افسوس اس انسان پر جو بلا سوچے سمجھے کہتا ہے کہ یہ کام یوں ہو جائیگا اور میں یوں نہ کروں گا۔

نبی کریم جب کوئی بادل آتا تو مضطربانہ اندر باہر پھرنے لگتے حضرت عائشہ نے عرض کی عرب کا ملک تو ابر دیکھ کر خوش ہوتا ہے آپنے فرمایا عائشہ کیا معلوم کہ اس بادل میں کوئی خدا کا عذاب ہو بدر کے جنگ میں باوجود وعدہ نصرت الٰہی کے آپنے ایک جھونپڑی ڈال لی اور اسقدر عاجزی سے دعا کی کہ آپ چادر گر گئی اسپر ابوبکر بول اٹھے کہ بس کیجئے خدا کا وعدہ ہے کہ میں فتح دونگا۔ اسپر صوفیوں نے لکھا ہے کہ ابوبکر کو خدا کی نسبت اتنا علم نہ تھا جتنا نبی کریم کو تھا وہ خدا کی غنا ذاتی کو جانتے تھے فرشتوں کے سوال سے انسان کو عبرت پکڑنی چاہیئے جسے نہ تو خدا کی صفات کا علم ہے نہ صفات سے پیدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورہ احقاف

گذشتہ سے پیوستہ

رکوع ۳

آیت ۱ - عاد - عادیون کا ملک لبغداد اور نینوا سے شروع ہوکر مسقط اور عدن تک پھیلا ہوا تھا۔

اخا عاد - عادیون کا بھائی - پیغمبر جو عادیوں کی قوم کی طرف اونہیں میں سے مامور ہوا تھا۔

احقاف - ریت کے ٹیلے - جو اس ملک میں ہیں

خلت النذر - اس قوم اور ملک پر اس سے پہلے ہود نبی گذر چکے تھے۔

الا تعبدوا الا اللہ - اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نکرو یہ اصل اصول تمام انبیاء کی عبادت کا ہے کہ نفس و ہوا کی پیروی کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اوسی کی عبادت کرو۔

اودیۃ - وادیاں - وادی کی جمع ہے۔

آیت ۴ - عارضاً مستقبلاً - سامنے آنیوالا بادل - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادل کو دیکھ کر گھبرا جاتے تھے اور کبھی اندر جاتے اور کبھی باہر آتے - حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بادل کو دیکھ کر سارا جہان خوش ہوتا ہے آپ کیوں گھبراتے ہیں - فرمایا اے عائشہ تو نہیں جانتی - عاد کی قوم بادل کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی کہ یہ برسے گا مگر اوس میں اون کے واسطے عذاب تھا۔

آیت ۶ - کلنکم - خطاب اہل مکہ کو ہے کہ تم بھی خوشیاں کر رہے ہو اور اپنے نبی کو جھٹلاتے ہو تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔

یجحدون - انکار کرتے تھے۔

حاق بہم - ان پر الٹ پڑا۔

وجعلنا لہم سمعاً وابصاراً وافئدۃ - ہم نے اونہیں جو کس - دور اندیش اور سمجھدار بنایا تھا۔

یستہزؤن - خفیف سمجھتے تھے جس چیز کو وہ خفیف سمجھتے تھے - وہی اون کیواسطے موجب ہلاکت ہوئی۔

رکوع ۴

آیت ۱ - لعلہم یرجعون - تاکہ وہ بدیوں سے ہٹ جاویں

آیت ۲ - قرباناً - قرب کا ذریعہ

ضلوا - گم ہو گئے۔

آیت ۳ - نفراً من الجن - نصیبین کے یہودی تھے۔

آیت ۴ - مصدقاً لما بین یدیہ - توریت میں جو پیشگوئیاں ایک نبی کے آنے کے متعلق ہیں وہ اس نبی اور قرآن سے پوری ہوتی ہیں - اور جو پیشگوئی یہ نبی خود کرتا ہے وہ بھی پوری ہوتی ہے۔

آیت ۹ - لا تستعجل لہم - بد دعا کرنے میں جلدی نکر

(سورہ احقاف ختم ہوئی)

سورہ محمدؐ

رکوع اول

آیت ۱ - صدوا - روکا

اضل - نابود کر دیگا - ایک دوسرے موقعہ پر ہے - واذا ضللنا فی الارض - وہاں یہی معنے ہیں - ان کے عمل بیکار ہو جائیں گے - کفار نے تین بار اتفاق کر کے آنحضرت صلعم کے برخلاف جتھا کیا اور لشکر لے کر آئے مگر تینوں بار نامراد واپس ہوئے پہلی دفعہ بدر میں وہاں کفار کا جو قافلہ جارہا تھا - وہ محض تجارت کے لئے نہ تھا بلکہ اصلی غرض ریشہ دوانی اور جاسوسی تھی - وہاں منہ کی کھائی پھر وہ غزوہ جسمیں تمام احزاب جمع ہوئے پھر جنگ احد۔

آیت ۲ - وامنوا بما نزل - یہ واؤ تفسیری ہے۔

آیت ۳ - واتبعوا الباطل - جھوٹے ڈھکوسلے - چونکہ مدلل نہیں ہوتے اس لئے اونہیں سینہ بسینہ رکھتے ہیں۔

آیت ۴ - حتی تضع الحرب اوزارھا - یہ سب کچھ اس لئے کہ جنگوں کا بوجھ دنیا سے اٹھ جائے - یہاں تک کہ لڑائی ختم ہو جائے۔

لقیتم - مڈ بھیڑ ہو جائے جنگ شروع۔

لانتصر منہم - ان سے انتقام لیکر چھوڑ دیگا - بیچ میں مشکلات صرف اس لئے ہیں تاکہ تم روز آزمائی کرو خدا کے لئے محنت اور مشقت برداشت کر سکو۔

آیت ۵ - یصلح بالہم - ان کے قلب کی اصلاح بغیر کسی اضطراب کے کر دیگا۔

آیت ۷ - ان تنصروا اللہ - شریر آدمی سے بدلہ لوگے خدا کیلئے

آیت ۱۰ - وللکفرین امثالہا - جیسے موسیٰ کے مقابلہ میں فرعون سے ہوا ایسے ہی ان کا فرون سے ہوگا (پیشگوئی)

آیت ۱۱ - مولیٰ - لفظ مولیٰ کے کئی معنے ہیں - چچا زاد بھائی قریبی رشتہ دار - آزاد کرنے والا - آزاد کیا گیا - ناصر مددگار پیارا - جو کسی کے کاموں میں متصرف ہو - اس جگہ مولیٰ سے مراد معین و مددگار کے ہیں - مومنوں کا معین اور مددگار خدا تعالیٰ ہے مگر کفار کا کوئی نہیں۔

رکوع دوم

جنت تجری من تحتہا الانہار - وہ درخت ایسے ہوں گے کہ آبپاشی اون کی جڑوں سے اوروں کو ہوگی بجائے اسکے کہ وہ خود پانی کے محتاج ہوں۔

کما تاکل الانعام - جانور موٹا ہوتا ہے ذبح کے لئے دودھ کے لئے - سواری کے لئے - ایسے ہی یہ کافر ہیں ہلاکت کے لئے۔

آیت ۳ - لمن زین لہ سوء عملہ - وہ شخص اپنے برے فعل کو عمدہ معلوم کرتا ہے۔

واتبعوا اھواءھم اور گری ہوئی خواہشوں کے نیچے دب جاتا ہے - جوں جوں گرتا ہے بدی کی کشش بڑھتی جاتی ہے جیسے کوئی ثقیل جسم زمین کی طرف گرے تو جوں جوں نزدیک ہو کشش بڑھتی جاتی ہے۔

آیت ۴ - مثل الجنۃ - پہلے جنات فرما چکا ہے اب ان میں سے ایک کی مثال دیتا ہے یہ دنیا میں موجود ہے اور صحابہ کو ملا - عراق عرب - عراق عجم - شام - مصر - وغیرہ ممالک۔

غیر آسن - عرب میں ٹھہرے ہوئے پانی پر کائی جم جاتی ہے یہ ایسا نہ ہوگا۔

انہار من لبن - کثرت سے دودھ۔

انہار من خمر - انگوروں کا تازہ نچوڑ۔

مغفرۃ من ربہم - معلوم ہوا کہ فاتحین مصر و شام و عراق سب مغفور ہیں - شیعہ کے لئے کاری حربہ۔

آخرت کے جنتوں کا نمونہ اس جنت سے دیا کہ جب پیشگوئی کا ایک حصہ دنیا میں جنت ملنے ... کا پورا ہو گیا تو آخرۃ میں بقاعدہ اربعہ تناسب ضرور ملیگا۔

آیت ۵۔ ماذا قال آنفاً۔ بطور تمسخر کہتے کہ دیکھو یہ کیا باتیں کرتا ہے۔

آیت ۶۔ الا الساعۃ۔ اہل مکہ کے زوال کی گھڑی

اشراطھا۔ اس کے آثار تو ظاہر ہو رہے ہیں۔

رکوع سوم

آیت ۱۔ محکمۃ۔ صاف حکم

نظر المغشی۔ گویا موت آ ہی گئی۔

آیت ۲۔ اولیٰ لھم۔ دہتکار

طاعۃ۔ فرمانبرداری بڑی چیز ہے نفس کے خلاف ہو پھر بھی اسے یہی طاعت ہے۔

قول معروف۔ نبی کریم نے فرمایا ہے ھل یکب الناس الا حصائد السنتھم۔ یہی زبان ہی دوزخ میں ڈلوائیگی۔

صدقوا اللہ۔ خدا کے سامنے راستباز ہوتے۔

آیت ۳۔ تولیتم۔ حاکم بنائے جاؤ۔

تفسدوا۔ یہ پیشگوئی ہے جب حکومت ہاتھ میں تو ہے تو ناواجب قطع رحمی کرتے ہیں۔

آیت ۴۔ افلا یتدبرون القرآن۔ بی۔ اے تک کر محنت سے پڑھتے ہیں نہیں آتی تو قرآن کی زبان۔ ہر ایک مومن سوچے کہ وہ دوسرے معاملوں کے مقابلہ میں تدبر فی القرآن کتنا کرتا ہے۔

رکوع چہارم

لن یخرج اللہ اضغانھم۔ کوئی انسان نہیں چاہتا کہ اس کی کوئی بدی یا کمزوری کسی پر ظاہر ہو۔ کمزوری پر اظہار بڑا مشکل ہے دل برداشت نہیں کرتا۔ کہ اپنے ہم چشموں میں ذلیل ہوں۔ پس ایسے مریض اپنے مرض کی فکر کریں

واللہ مخرج ماکنتم تکتمون۔ اس آیۃ نے مجھے بہت برائیوں اور تکبروں اور غلطیوں سے روکا ہے۔

آیت ۵۔ اطیعوا الرسول۔ اپنی طرف سے ڈھکوسلے بنا کر نئی نئی عبادتیں نہ نکالو جن پر اللہ اور اس کے رسول کی مُہر نہ ہو۔

آیت ۱۰۔ ان تتولوا۔ خدا کے کام تو آخر ہو کر رہیں گے۔ افسوس تو یہ کہ وہ اپنا کام کسی دوسری قوم سے

سورۃ الفتح

رکوع اوّل

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک خواب کی بناء پر مکہ تشریف لے گئے ۹ میل کے فاصلہ پر حدیبیہ نام ایک مقام ہے جب وہاں پہونچے تو مکہ والے مزاحم ہوئے آخر بڑی لمبی چوڑی گفتگو کے بعد صلح نامہ لکھا گیا جس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ آپ اس سال واپس چلے جاویں (۲) آئندہ سال آئیں۔ تو ہتھیار بند ہوں۔ یعنی تلواریں غلافوں میں تیر ترکشوں میں (۳) مکہ والوں کا کوئی آدمی جائے تو واپس دیدیا جائے مسلمانوں کا مکہ آئے تو ہم نہ دیں گے۔ سورہ نحل میں یہ سب بطور پیشگوئی موجود ہے۔ کہ ایک عہد ہوگا پھر ساتھ ہی بتا دیا کہ یہ توڑ دیں گے چنانچہ فرمایا۔ واوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ مکہ والوں نے عہد شکنی کی۔

آیت ۱۔ انا فتحنا۔ اس میں مقام حدیبیہ کا ذکر ہے کیونکہ یہ صلح فتح مکہ کی پیش خیمہ تھی۔ بعض کہتے ہیں آپ نے جاتے ہوئے خیبر فتح کیا۔ یہ اس کی طرف اشارہ ہے۔

لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک۔ تا معاف کردے تیرے سبب سے وہ قصور جو انہوں نے تیرے کئے ہجرت سے پہلے جب تو مکہ میں تھا۔

وماتاخر۔ اور تیرے وہ قصور جو انہوں نے اس وقت کئے جب کہ تو وہاں سے چلا آیا۔

دوسرے معنے امام نے کئے ہیں۔

انسان جب کوئی کام کرتا ہے اور اس کا نتیجہ پورا پورا نہیں نکلتا۔ تو لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور طرح طرح کے عیوب اس کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ سو اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ جب ہم اسے فتح دینگے۔ تو یہ تمام الزامات اور عیوب اور نقائص جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ یہ سب ڈھانپ دئے جاوینگے اور مٹائے جاوینگے۔ پھر کوئی ان عیوب کو تیری طرف منسوب کرنے کی جرأت نہ کریگا۔ جو پہلے ہوئے اور نہ آئندہ کوئی الزام تجھ پر لگا سکیں گے تیسرے معنے جو بعض صوفیاء نے کئے ہیں۔ ذنب چھوٹی چھوٹی فروگذاشتوں کو کہتے ہیں۔

آیت ۴۔ انزل السکینۃ۔ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں کے وقت مومن کے دل پر ایک خاص اطمینان و تسلی نازل

کرتا ہے۔ حدیبیہ میں بظاہر صلح دب کر کی گئی تھی صحابہ قائم رہے جیسے ہمارے مسیح کی وفات پر ہماری جماعت۔

آیت ۵۔ یعذب المنافقین۔ ایک عذاب تو یہ ہے کہ ان کی امیدوں کے خلاف ہوگا۔

آیت ۸۔ شاھداً۔ اپنے اصحاب کا نگہبان۔

آیت ۹۔ تسبحوہ۔ ۃ ضمیر میں اختلاف ہے بعض اللہ کی طرف پھیرتے ہیں۔ بعض رسول کریم کی طرف اس صورت میں یہ مراد ہے کہ رسول کریم پر کوئی الزام ہے تو ان کی تنزیہ کرے۔

آیت ۱۰۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یہ جو تیرے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ وہ بھی تیری مدد کرتے ہیں۔ مگر اللہ کا ہاتھ ان سب سے بڑھکر تیرے ساتھ ہے۔

رکوع دوم

المخلفون۔ جب نبی کریم حدیبیہ کے مقام پر گئے تو کچھ لوگ نواح مدینہ کے پیچھے رہ گئے تھے یہ ان کا ذکر ہے انسان سے اعمال سرزد ہوتے ہیں بُرے بھی بھلے بھی کبھی کسی چھوٹے سے عمل کا مدار بڑے اخلاص پر ہوتا ہے وہ بڑے بڑے مفید نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً ایک نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اور وہ بخشا گیا۔ اسی طرح بدیوں کی حالت ہے بعض اوقات آدمی کسی بدی کو خفیف خیال کرتا ہے مگر دراصل نتیجہ اس کا بہت برا ہوتا ہے۔ حضرت امیر حمزہ نے اپنی ایک حالت میں اونٹنی کو کاٹا اور اس کا کلیجہ نکالا۔ آخر ان کا بھی کلیجہ نکالا گیا۔ پس یاد رکھو کہ ایمان بین الخوف والرجاء ہے ہر ایک شخص کو زبان و قلم کے چلانے میں احتیاط لازم ہے۔

آیت ۲۔ ظن السوء۔ میں غور کرکے دیکھا ہے جتنے بیٹے جتنے مذہب ہیں سب بدظنی سے نکلے ہیں بعض کو خدا کی نسبت بدظنی ہے۔ تو اس کے صفات کے منکر ہو گئے۔ نبوت کا انکار بھی اسی بدظنی سے ناشی ہوتا ہے آریہ دعا سے منکر ہیں اس کی جڑ بھی یہی ہے۔

بوراً۔ بور کا لفظ بڑا خطرناک ہے۔ حسن ظن سے نقصان اٹھا لینا بدظنی کی ہلاکت سے بہتر ہے

آیت ۱۴۔ یغفر لمن یشاء۔ ایک خاص گروہ مراد ہے یہ نہیں کہ اندھا دھند جسے چاہے بخشدے۔

قل للمخلفین من الاعراب۔ یہ بڑی عجیب پیشگوئی ہے اس سے حضرت صدیق و فاروق کی عظمت بھی ثابت ہوتی ہے۔ فرمایا اے نبی کریم تیرے ساتھ نہ جائیں گے مگر ایک اور قوم ہے جو عرب کے سوا ہے (فارس۔ روم۔ مصر) ان سے لڑائی ہوگی۔ ان کی طرف تم کو بلایا جاویگا اگر ان خلفاء راشدین کی اطاعت

کلام امیر المومنین

عورتوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے

ایک صاحب کا اپنی زوجہ کی نسبت شکوہ تھا۔ فرمایا۔ یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ جب کسی عورت کے واسطے بہت استغفار اللہ کے حضور میں کی جاوے تو اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ عورتوں کی کمزوریوں میں رحم کرنا چاہیئے کیونکہ اونکو حصول علم اور وعظ کے سننے اور تعلیم پانے کے واسطے وہ موقعہ نہیں۔ جو مردوں کیواسطے ہو سکتا ہے پس وہ کس طرح اپنے علم و عقل میں مردوں کے برابر ہو جاویں۔ مردوں کو پہلے ہی سے یہ امید نہیں باندھ لینی چاہیئے۔ کہ عورت ہر امر میں اس کی ہمخیال اور مرضی کے موافق ضرور ہو گی۔

قابل قدر دلی ایمان ہے

ملک عادل شاہ صاحب نے ترنگ زئی سے مجھے خط لکھا کہ حضرت خلیفہ صاحب اپنے نام کے ساتھ لفظ احمدؐ لکھا کریں تو خوب ہو۔ (یعنی نور الدین احمدؐ) فرمایا۔ آجکل یہ رواج ہے کہ لوگ... اس طرح کے ناموں کے ساتھ لفظ احمدؐ بڑھا دیتے ہیں یعنے سراج الدین احمدؐ وغیرہ اور کوئی لکھدے تو میں اسکو بُرا نہیں مانتا۔ لیکن میرے نزدیک یہ صرف ظاہری باتیں ہیں ان کی ضرورت نہیں میرے لئے وہ ایمان کافی ہے جو میرے دل میں ہے اور خود لفظ نور الدین اپنے معنوں میں بہت بڑا لفظ ہے۔

دھوکے سے نکاح ناجائز ہے

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھا کہ میری ایک جگہ نسبت ہو چکی ہے مگر میں اوسے پسند نہیں کرتا ہوں چاہتا ہوں کہ اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ اس لڑکی کی شادی کرا دوں کیا یہ جائز ہوگا کہ نکاح تو میں کرلاؤں اور پھر طلاق دیکر اپنے بھائی کے ساتھ اس کا نکاح کرا دوں۔

فرمایا اس کو لکھا جاوے کہ یہ دھوکہا ہے اور ہرگز جائز نہیں۔ مومن کو چاہیئے کہ صاف بات کرے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ دنیا میں عورتوں کی کمی نہیں متقی کے واسطے خدا تعالیٰ سارے سامان خود مہیا کر دیتا ہے لڑکی والوں کو صاف کہدینا چاہیئے کہ ہم اس لڑکے کے واسطے نہیں بلکہ چھوٹے کے واسطے درخواست کرتے ہیں اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ وہ کام ہونے دے جو احسن ہو۔

مولوی فضل دین صاحب مرحوم خوشاب

مولوی صاحب مرحوم کی وفات کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پہونچی۔ فرمایا کہ ان کا جنازہ جمعہ کے دن پڑھا جاوے بڑے مخلص آدمی تھے اور دیر مخلص تھے اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

فرمایا (۱۲ ستمبر ات) بورڈنگ کے بعض طلبا کو مخاطب فرما کر۔ کہ دنیا میں اختلاف ہے ہر ایک کا مذاق جدا جدا ہے۔ مگر باوجود اس قدر اختلاف کے پھر بھی ان میں ایک وحدت ہے۔ خدا تعالیٰ واحد ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ وحدت پیدا ہو۔ فرماتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ یعنے تم سب کے سب ملکر اللہ کے رسّہ کو مضبوط پکڑ لو۔ تمہاری کھیل جو رسّہ کھینچنے کی ہے اس سے مجھے یہ نکتہ سوجھا ہے کہ جیسے دہان فریق مقابل کو زک دینے کے لئے ضروری ہے کہ سب کے سب یکدل ہو کر باوجود اختلاف قومی و خیالات زور لگاتے رہیں۔ اسی طرح اللہ کے رسّے کو جس سے مراد قرآن مجید ہے۔ دوسری قوموں کی زد سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ تم ملکر کام کرو۔

قرآن مجید پر تمام قومیں۔ تمدنی۔ تاریخی۔ طبعی۔ علمی۔ عقلی۔ غرض کہ ہر طرح کے اعتراض کر رہی ہیں اور چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کی تعلیم کو نہ پھیلنے دیں۔ پس تمہیں چاہیئے کہ ان کا زور توڑنے کے لئے اپنے میں علمی قوت پیدا کرو۔ اور اتفاق سے رہو۔

وحدت کے لئے ایک اختلاف کی بھی ضرورت ہے، دیکھو اگر رسّے کے کہیل میں دوسری طرف مخالف زور لگانے والا کوئی نہ ہو۔ تو یہ کہیل ہو ہی نہیں سکتا اسی طرح (حبل اللہ) قرآن مجید کے مقابل میں زور لگانیوالے لوگ بھی ضرور ہونے چاہئیں تھے۔ پس اب ضرور ہے کہ تم اتفاق سے یکدل اور یکجان ہو کر زور لگاؤ تا ایسا نہ ہو کہ فریق مخالف فتح پالے۔

ایک پرانی نظم

(جو سخت بخار کی حالت میں گھڑی گئی تھی)

تیرہ صدیوں سے تھی امید ترے آنے کی
جلوۂ روئے جہاں تاب کے دکھلانے کی

منزلت عرش معلیٰ کی عطا ہو جاتے
کس کو امید تھی یہ پایہ یہاں پانے کی

کس جوان مردی کی کسر صلیب اعداء
میں بتاؤں تمہے بادیٔ مرزا نے کی

چشم حق بین جو نہ رکھتے تھے تو ان اندھوں پر
منکشف کچھ بھی حقیقت نہ ہوئی کانے کی

خدمت دین میں جاں اپنی فدا کر دیا
حق کے نزدیک ہے لوگو! یہی اعلیٰ نیکی

جس قدر چاہتا ہے زور لگالے دشمن
آرزو تیری نہیں ایک بھی بر آنے کی

ہوا منصور و مظفر یہ خدا کا مرسل
پیش کچھ بھی نہ گئی یاں کسی ملّانے کی

چل رہی سر پہ ہے تلوار مرے مہدی کی
جو صدا نکلے وہ ہے چیخنے چلانے کی

دوڑتی آئی قدم لینے اجابت اس کے
جو دعا اس مرے مرشد مرے آقا نے کی

ناخدا ہے مری کشتی کا یہی مرد خدا
پختہ امید ہے ساحل پہ پہنچ جانے کی

حکمت آموز فلاطوں ہو ترا ہر خادم
عقل سقراط سے بڑھ کر ترے دیوانے کی

چیر کر سینہ دکھاؤں دل بریاں اپنا
تاب ہے کس کو مگر دیکھنے دکھلانے کی

کھانے پینے سے تو نفرت ہی مگر عادت ہے
خون دل خون جگر پینے کی غم کھانے کی

قیس مجنوں تھا جو جنگل میں رہا سرگرداں
سیکھتا مجھ سے ادا یار پہ مرجانے کی

آرزو ہے کہ یہیں مسکن و مدفن ہو مرا۔
تیرے مخلص ترے شیدا ترے دیوانے کی

ایک جلوہ ہی میں گھربار بھلایا ہمکو
خوب نے ہے مرے ساقی ترے پیمانے کی

آنکھ طوطے کی نہیں ہوں کہ بدل جاؤں میں
آستاں چھوڑنے کا میں نہیں خم خانے کی

معنی پر درجہ میں آواز سے اون کو کیا کام
باطنی لوگوں کو لت ہوتی نہیں گانے کی

قلزم عشق سے نکلے ہیں یہ سچے موتی
ہر کو جیسے طرز نہ آئی ہو پرو لانے کی

البدر مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۶

"ماہِ صیام"

تمہید نماز کے بعد دوسری عبادت جو مسلمانوں کو دوسری قوموں سے ممتاز کرتی ہے وہ "صوم" ہے۔

افسوس کہ عام مسلمانوں نے اس مبارک مہینے کی عزت و حرمت کا کچھ پاس نہیں کیا یاد وہ زمانہ تھا کہ تمام بالغ مرد بلکہ شوق سے بعض نابالغ بھی بجز اس صورت کے کہ کوئی عذر شرعی ہو۔ روزہ رکھتے تھے۔ دیہات میں اگر کوئی تنور گرم ہوتا۔ تو مولوی صاحب اوس میں پانی ڈلوا دیتے اور لوگ اوس پر ناراض ہونے کی بجائے نادم ہوتے یا اب یہ زمانہ ہے کہ کھلے بندوں لوگ باہر کھاتے پھرتے ہیں اب بعض دیہات میں دیکھا گیا ہے کہ ۵ فیصدی مرد بھی روزہ دار نہیں ملتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت دلوں میں کچھ نہیں رہی۔ اور دوم لوگ اِس بات کو نہیں جانتے۔ کہ روزہ رکھنے کے کیا فائدے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی اس جہالت سے فائدہ اٹھا کر کئی عیسائی مرد اور عورتیں ادہر ادہر دیہات میں گھومتے پھرتے ہیں اور بڑی نرمی سے پوچھتے ہیں آپ کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ۔ خدا کسی کو بھوکوں مار کر خوش نہیں ہوتا۔ یہ بات عام سادہ لوحوں پر بہت اثر کرتی ہے

روزہ رکھنے کا مقصد روزہ ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ روزے کا مقصود خداوند کریم نے بتلایا ہے کہ لعلکم تتقون یعنے یہ حکم اِس لئے ہے کہ تا تم متقی بن جاؤ۔ اور یہ تقویٰ مدارِ نجات ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ثم ننجی الذین اتقوا۔ پہر ہم متقیوں کو نجات دیں گے۔ یہ تقویٰ وہ نعمت ہے جسے یہ حاصل ہو خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا اور اوس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اوسے بھی معلوم نہیں ہوتا تقویٰ حاصل ہونے کا ایک طریق یہ ہے کہ جب انسان حلال اشیاء سے بحکم الٰہی رک سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ حلال اشیاء سے نہ رُکے۔

دوسرے فوائد پھر روزوں سے مفصلہ ذیل فوائد ہیں (۱) مسکینوں کی حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے جب اپنے تئیں بھوک پیاس لگتی ہے۔ تو اس وقت اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ان غریب مسکین لوگوں کو بھی ایسی ہی تکلیف ہوتی ہوگی (۲) پھر کسی مصیبت کے وقت صبر و قناعت سے کام لے سکتا ہے اور برداشت کا مادہ پیدا ہو سکتا ہے (۳) اس میں یہ تعلیم ہے کہ تم گناہوں سے اگر چاہو تو بچ سکتے ہو (۴) یہ تکلیف گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (۵) سچی بھوک کے بعد کھانا کھانے سے صحت اچھی رہتی ہے (۶) شکر کی توفیق ہوتی ہے کیونکہ جو چیز عین ضرورت کے وقت ملے اس پر بے اختیار الحمد للّٰہ نکلتا ہے کئی مسلمان روز کھانا کھاتے ہیں مگر کتنے ہیں جو کھا کر الحمد للّٰہ پڑھتے ہیں (۷) تنزلی اور بُردباری کا سبق حاصل ہوتا ہے (۸) دعا قبول ہوتی ہے (۹) فرشتوں میں ہماری تعریف کی جاتی ہے۔ (۱۰) شب بیداری کی مشق کرائی جاتی ہے اور یہ سکھایا جاتا ہے کہ دیکھو تم جسمانی غذا کے لئے کیا شوق سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہو پس روحانی غذا (تہجد) کیواسطے کیوں نہیں اٹھ سکتے (۱۱) قرآن مجید پڑھنے سننے کا موقع ملتا ہے۔ (۱۲) یہ وہ عبادت ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس کا اجر میں آپ ہوں۔ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی (ترجمہ۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلا ہونگا انسان اپنی خواہش اور طعام کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے)

ماہِ رمضان کے تقرر کی حکمت انسان میں دو قوتیں ہیں۔ ملکی اور بہیمی تمام اعمالِ صالحہ کی جڑ ملکی قوت کا غلبہ ہے۔ بہیمی قوت کو گھٹانے کے لئے ضروری ہے کہ کھانا کم کیا جائے اب اگر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تھوڑا کھاؤ۔ تو بعض کو بے ایمانی کا موقعہ ملتا۔ جو پرہیزگار ہوتے وہ تو اتنا تھوڑا کھاتے کہ بیمار ہو جاتے اور بعض وہ بھی کہ دو تین سیر دودھ پی اور پندرہ سولہ پراٹھے کھا کر بھی کہتے کہ ہم نے تھوڑا کھایا ہے اور یوں بھی کوئی خاص اندازہ مقرر نہ ہو سکتا تھا اس لئے کھانا تو وہی رکھا مگر فاصلہ دو کھانوں کے درمیان زیادہ رکھدیا اور پھر اسے متواتر ایک ماہ تک کیا کیونکہ ایک دو روز تو ہندو بھی برت رکھ لیتے ہیں ماہ کامل اس لئے فرمایا کہ روحانی حالت بھی رفتہ رفتہ ترقی کرے جیسے ہلال سے بدر ہوتا ہے اور بہیمی قوت گھٹے جیسے پندرہ روز کے بعد اخیر رات تک چاند گھٹتا ہے۔ مہینہ مقرر اِس لئے کیا کہ آدمی سُست ہے وہ کسی پابندی و ضابطہ کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔ اس طرح تو دیکھا دیکھی شرما شرمی سب کچھ ہو جاتا ہے اور اگر مقرر مہینہ نہ ہو تو کئی لوگ ہیں جو کہیں کہ اچھا اس مہینہ کام ہے اگلے کرینگے اور پھر اسی طرح سستی کرتے کرتے سارا سال ہی گذر جائے۔ پھر چاند کا حساب اس لئے رکھا کہ موسم میں تکلیف برداشت کرنے کا تجربہ ہو جائے۔

روزہ کب رکھنا چاہیئے لا تصوموا حتی تروا الھلال۔ جب تک ہلال کی رویت نہ ہو روزہ رمضان نہ رکھو اور فرمایا لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین پس بعض لوگ جو پرہیزگار کہلانے کے لئے شک کے دن روزہ رکھ لیتے ہیں وہ جائز نہیں ایک معتبر گواہ کی شہادت ہلالِ رمضان کے بارے میں بحالت ابر مقبول ہے۔

رمضان کیسا مبارک مہینہ ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ جس کے متعلق قرآن مجید میں ہے کہ نازل ہوا یا جس میں قرآن نازل ہوا یہ وہ مہینہ ہے اور حدیث میں ہے کہ رمضان کے مہینے میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں۔ اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیاطین (البخاری)

یہ بالکل صحیح بات ہے کسی شخص نے کہا تھا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ شیطان برابر اپنا کام کئے جاتا ہے ایک بزرگ نے جواب دیا کہ :-

اوّل ابلیسے مرا استاد بوَد
بعد ازآں ابلیس پیشم باد بوُد

شیطان تو قید ہے۔ مگر شیطان کی صحبت میں رہنے والے لوگ تو زندہ ہیں۔

روزہ رکھنے والا کا درجہ والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری سے زیادہ خوشبو ہے۔ اور فرمایا کہ روزہ ڈہال ہے

روزہ کے لئے نیت ضروری من لم یجمع الصوم

لی اللہ کا تحفہ

قبل الفجر فلا صیام له جو صبح سے پہلے نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں کہ آدمی زبان سے ساکہے کہ مین روزہ رکھتا ہوں مطلب یہ ہے ارادہ ہو کہ مین روزہ رکھونگا۔

روزہ کی حالتمین کن باتون کا لحاظ ضروری ہے

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس للہ حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه - جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل نہین چھوڑتا تو وہ سن لے کہ اللہ کو اس بات کی ضرورت نہین کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑے - پھر فرمایا - الصیام جنة فلا یرفث ولا یجھل فان امرء قاتله او شاتمه فلیقل انی صائم مرتین - روزے سپر ہین - پس کوئی روزہ دار نہ فحش بکے نہ جہگڑا کرے اگر کوئی اوس سے لڑے یا گالی دے تو اوسے کہدے بھائی صاحب مین روزہ دار ہون مجھے معاف رکھئے - لیس الصیام من الطعام والشراب وحدہ ولکن من الکذب والباطل واللغو والحلف - یعنے روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہین بلکہ جھوٹ بولنے ـ جملہ خلاف حق امور .. .. .. اور لغو کامون اور جھوٹی قسمون سے رکنا بھی ضروری ہے۔

روزہ رکھنے کا وقت

فرمایا تسحروا فان فی السحور برکة - فصل ما بین صیامنا وصیام اهل الکتاب اکلة السحر - سحری کھاو - کہ سحری مین برکت ہے حاصل کتاب کے روزون اور ہمارے روزون مین یہی فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہین - بس آٹھ پہر روزہ رکھکر اسپر ناز کرنیوالے یاد رکھین اکثر مسلمان بھائی تو ایسے ہین کہ جب ان کی آنکھ کھلتی ہو خواہ بارہ ہی بجے ہون اٹھکر کھانا کھاکر پھر سو جاتے ہین - اور ٹھیک اوس وقت اُٹھتے ہین کہ جب سورج کی روشنی ان کی آنکھون پر اپنا تیز اثر ڈالتی ہے پھر ایک اور نقص ہے کہ کھانا کھاکر بعض زمیندار حقہ پیتے رہتے ہین (جیسے ہندوستانی پان چباتے رہتے ہین) اور مسئلہ یہ بنا رکھا ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی دکھائی نہ دے جائز ہے - ادھر ملان بھی چونکہ کھانا کھاکر سو جاتا ہے - اس لئے اس وقت بیدار ہوتا ہے جب دن چڑھنے کے قریب ہو - ۹۰ فیصدی روزہ دارون کے روزے .. .. .. تباہ ہوتے ہین اور اکثر مسلمانون کی نماز صرف اس وقت سونے کی بد عادت کی وجہ سے جاتی رہتی ہے - بس ضرور ہے کہ سنت نبویہ اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کرین - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنے کھاؤ پیو جب تک فجر کی سفید دہاری سیاہ دہاری سے الگ ہو جائے - صبح کاذب کے وقت کھانا پینا درست ہے کھانا ایسے وقت کھانا چاہئے کہ اوس کے بعد نماز صبح کو آدمی چلا جائے - یہ تجربہ کی بات ہے کہ چالیس منٹ قبل از صبح کھانا کھانا ایسا ہے کہ ضعف معدہ والون کو بھی اس مین کوئی دقت نہین ہوتی صحابہ کرام اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق عمل تھا - تسحرنا ثم قمنا الی الصلوة ہمنے سحری کھائی اور پھر نماز کو کھڑے ہو گئے - پوچھا گیا کتنا فرق تھا - فرمایا خمسین آیت - یعنے پچاس آیة کا قدر یعنی تقریباً دس منٹ - دوسری حدیث - کنت اتسحر فی اهلی ثم یکون لی سرعة ان ادرك صلوٰة الفجر مع رسول اللہ - مین اپنے گھر سحری کھالیتا پھر مجھے جلدی ہوتی کہ فجر کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پاؤن - چونکہ چاندنی اور ابر کی وجہ سے اکثر اوقات صبح کا صحیح علم نہین ہوتا اس لئے گھڑی سے کام لینا چاہئیے[1] - اور ہر روز طلوع آفتاب کا نظارہ کر لیا جائے پس طلوع سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے صبح صادق سمجھین اور احتیاطاً یہ وقت ڈیڑھ گھنٹہ سمجھ لین اپنی گھڑی کی نسبت تجربہ کرلے کہ ہر روز اوس مین کتنا فرق پڑتا ہے پس اوسی کے مطابق روز حساب کر لیا کرے اکثر مسلمان بھائی گھڑی جیبون مین رکھتے ہین مگر اوس سے دینی کام نہین لیتے انہین پوچھا جائے - تو وہ نہین بتا سکتے کہ دن کس وقت غروب ہوتا اور کس وقت چڑھتا ہے حالانکہ صرف اوقات طلوع و غروب جاننے سے تمام نمازون کے وقتون کا صحیح علم ہو سکتا ہے۔

کن حالتون مین روزہ نہین رکھنا چاہئیے

قرآن مجید مین صریحاً آتا ہے - فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر - یعنے تم مین سے اگر کوئی مریض ہو یا سفر پر تو وہ اور دنون مین روزے رکھے اس بات مین بہت بحث ہے کہ سفر کی حد کیا ہے اور پھر یہ کہ روزہ رکھنا مطلق منع ہے یا کہ نہ رکھنا افضل ہے - شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دیکھنا یہ ہے کہ عرف عام مین سفر کس کو کہتے ہین - اور وہ سیر تمام کاروبار سے کن باتون مین الگ ہو سکتا ہے - اخیر یہ فیصلہ ہوا کہ اگر انسان رات کو واپس چل کر گھر نہ آسکے تو یہ سفر ہے اور سفر مین روزہ بعض صحابہ رکھتے بعض نہ رکھتے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایسے روزہ دارون کو اولئك العصاة فرمایا یہ خطاکار ہین - میرے آقا مسیح الثانی فرماتے تھے خدا نے یہ نہین فرمایا کہ مرض تھوڑا ہو یا بہت سفر چھوٹا ہو یا لمبا - پس بالعموم اگر تین چار کوس بھی جائین تو یہ سفر ہے - بشرطیکہ روزمرہ کا معمول بطور گشت و دورہ وغیرہ نہ ہو - اور ایک دفعہ کسی آدمی کو بٹالہ بھیجا تھا - تو اوسے فرمایا تھا کہ روزہ نہ رکھنا اور خود امرتسر مین سر اجلاس اس مسئلہ کے اظہار کے لئے بحالت مسافرت چائے نوش فرمائی تھی آپ فرماتے تھے کہ حالت سفر و مرض مین روزہ رکھنا خدا کے حکم کی صریح نافرمانی ہے - حاملہ اور مرضعہ کے لئے اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھین - اور اگر کمزوری ہے اور بعد وضع حمل بھی قضاء نہین کرسکتی تو وہ فدیہ دے سکتی ہے ایسا ہی وہ مریض جو دائم المریض ہے اور شیخ فانی جنہین امید نہین کہ ہم روزے قضاء کرسکین گے - وہ بھی فدیہ دے سکتے ہین - عورت کو بحالت حیض روزہ نہین رکھنا چاہئیے - والذین یطیقونه فدیة طعام مسکین - کے کئی معانی ہین بعض کہتے ہین - جو طاقت نہین رکھتے - مثلاً شیخ فانی - بعض یہ کہ جو مشکل رکھ سکتے ہین - مثلاً جن کے معدے خراب ہین یا جو مزدوری پیشہ ایسے سخت کام کرتے ہین - جو بحالت بھوک و پیاس ہو ہی نہین سکتے نہ کرین تو رات کو بال بچہ بھوکون مرے - بعض اوقات ہل چلانے والے کاشتکار - بعض یہ معنے کرتے ہین کہ جو فدیہ کی طاقت رکھتے ہین - وہ دین - بہر حال معمولی کاروبار کی وجہ سے کسی کو معاف نہین ہوسکتا - یہ کہا جا سکتا ہے - کہ سفر کی حالت مین تو معاف ہو - جس مین آج کل چندان مشقت بھی نہین اور بعض جفاکشی کے کامون مین کیون نہین تو اس کا جواب یہ ہے - کہ وہ کاروبار معمولی ہے اور سفر تو گاہے ماہے کا معاملہ ہے اور پھر ان کی قضاء تو بہر حال لازم ہے بعض کا خیال ہے کہ پہلا حکم نفلی روزون کے متعلق ہے اور فرضی روزون کا حکم فمن شهد منکم الشهر مین ہے - اس صورت مین یطیقونه کے معنے مین کہ اگر نفلی روزہ باوجود طاقت نہ رکھے - تو فدیہ دے۔

روزہ کے نواقض

عمداً کھانے پینے اور جماع سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے - اگر کنکر یا گٹھلی یا لوہے کا ٹکڑا نگل جائے - تو بھی روزہ قضاء کرے

اِن باتون سے روزہ نہین ٹوٹتا

بلا اختیار حلق مین دھوان گرد و غبار مکھی مچھر

[1] خدا نے جو آجکل گھڑیاں بنا دی ہین یہ بھی مومن کی خدمت کے واسطے ہین

آنا پیستے ہوئے آٹا یا تمباکو کوٹتے ہوئے غبار چلا جائے (۲) کان میں پانی چلا جائے یا قصداً پانی ڈالے (۳) خواب میں غسل کی حاجت ہوجائے (۴) خود بخود قے آجائے یا عمداً قے کرے مگر منہ بھر کر نہ ہو (۵) آنکھ میں دوائی ڈلوائے (۶) خوشبو سونگھے بلغم نگل جائے۔ (۷) غسل کی حالت میں دن چڑھ جائے (۸) دانتوں سے خون جاری ہوجائے۔ (۹) پچھنے لگوائے (۱۰) مسواک کرے۔ (۱۱) سرمہ ڈالے (۱۲) اپنی بی بی کا بوسہ لے۔

کس وقت روزہ کھولنا چاہیئے

فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تزال هذه الامة بخير ما عجلوا الفطر۔ یعنی امت بھلائی میں رہیگی۔ جب تک روزہ کھولنے میں غیر معمولی دیر نہ کریگی۔ پھر وقت فرمایا۔ اذا اقبل الليل من ههنا وادبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد افطر۔ جب مشرق کی طرف سے رات چڑھ آئے اور ادھر مغرب کی طرف دن غروب ہوجائے۔ تو روزہ کھولنا چاہیئے۔ ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ جہاں سورج ڈوبتا ہے وہ جگہ دوسری شفق کے ساتھ ملنے اور ادھر مشرق کی طرف رات چڑھنے میں قرص خورشید کے غروب ہونے کے بعد پانچ منٹ خرچ ہوتے ہیں۔

روزہ کھولتے وقت کیا کہنا چاہیئے

اوس وقت پڑھنا چاہیئے اللهم انی لك صمت وعلى رزقك افطرت۔ ورنہ کہ ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فعلى ماء فانه طهور۔ جب کسی نے روزہ افطار کرنا ہو تو چاہیئے کھجور یا چھوہارے سے کھولے کیونکہ اس میں برکت ہے نہیں تو پانی کیونکہ یہ بہت پاکیزہ چیز ہے۔ ہمارے زمیندار مسلمان بھائی اکثر حقہ کے ساتھ افطار کرتے ہیں میرے خیال میں ایسی مکروہ چیز سے روزہ کھولنا ٹھیک نہیں۔ بلکہ روزوں سے تو اسکو چھوڑنے کا سبق سیکھنا چاہیئے۔ افطار کیوقت یکدم غذا ہرگز نہیں کھانی چاہیئے بلکہ چاہیئے کہ کھجور۔ دودھ وغیرہ سے روزہ کھول کر سکون واطمینان سے نماز پڑھیں تاکہ اتنے میں معدہ از سر نو اپنے فرض کو انجام کرنے کے لئے تیار ہوجاوے۔ کوئی ثقیل غذا جس میں مٹھاس اور چکنائی ہو کھانی نہیں چاہیئے۔ اور کسی روزہ دار کا روزہ کھلانے کا اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔ جتنا روزہ دار کو۔

قیام رمضان

تہجد کی نمازیں ہی مومن کو باستقلال پڑھنی چاہیئے۔ مگر ماہ رمضان میں اس کا اہتمام ہے حدیث میں یا مرہم بغیر عزیمة آیا ہے سید المعصومین احکم الحاکمین من رب العالمین سے بار ہا سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ نماز دراصل تہجد ہی کی نماز ہے کوئی الگ نماز نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سہ روز اسے اول رات ہی پڑھا ہے مگر اکثر آپ کا معمول یہی تھا کہ پچھلی رات گھر میں اکیلے پڑھتے چنانچہ جب صحابہ نے شامل ہوکر جماعت کی صورت بنا لی تو فرمایا۔ فصلوا ايها الناس في بيوتكم فان افضل صلوة المرء في بيته الا الصلوة المكتوبة (یعنے اے لوگو! تم اپنے گھروں میں پڑھو کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ دوسری نمازیں گھر ہی میں بہتر ہیں۔ امیر المومنین مولوی نورالدین صاحب سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس بارے میں عبد الرحمن بن عبد القاری کے اثر سے کوئی صحیح نہیں یہ وہی روایت ہے جسمیں حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ والتی تنامون عنها افضل من التی تقومون۔ یعنے اس نماز کا پچھلی رات پڑھنا افضل ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے پوچھا گیا تھا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی ہے تو وہی آٹھ رکعات ہے اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی۔ جو پہلے بیان ہوئی۔

چنانچہ اسی لئے فتح القدیر میں امام ابن ہمام نے تسلیم کیا کہ پچھلی آٹھ سنت ہے دوسری بارہ مستحب۔ خصوصاً معمولی طریقہ جو مسجد کے ملاں معمول بناتے ہیں سخت قابل اعتراض ہے۔

قادیان میں عموماً حضرت مولوی نورالدین صاحب کی فرمائش سے بعض احباب اول شب میں مسجد اقصیٰ میں جمع ہوکر کسی حافظ صاحب سے قرآن شریف آٹھ رکعت نماز میں روزانہ سنا کرتے ہیں۔

اعتکاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ پچھلے دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے تھے جس مسلمان بھائی کو موقعہ ملے ضرور اس سنت کو زندہ کرے آخر سال بھر کام کرتے ہیں دس دن خدا کے لئے وقف کردے تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔

معتکف کے لئے مسجد میں رہنا ضروری ہے ایک الگ پردہ ڈال لے باہر ضروری حاجات (کھانا۔ پینا قضاء حاجت۔ نماز جمعہ) کے لئے جا سکتا ہے مگر کلام نہ کرے مسجد میں چپ نہ رہے بلکہ نیک باتوں میں مشغول رہے۔ اپنی بی بی کے پاس جانا منع ہے۔ باقی رہے عید اور صدقہ فطر کے احکام وہ انشاء اللہ پھر بیان کریں گے۔

الخطبۃ

اس کے متعلق جو صاحب خط لکھیں وہ ہر خط کے ساتھ جواب کے لئے ٹکٹ ارسال فرمادیں ورنہ تعمیل نہ ہوسکیگی اور خط میں جس خطبہ کا ذکر کریں اس کا نمبر بھی لکھدیا کریں۔

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو ماہوار کی آمدنی رکھتے ہیں ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب میں آنے والے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرد ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اوس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۳۔ مجھ کو ایک ناطہ کی ضرورت ہے حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو جوان عمر۔ خواندہ۔ انٹرنس کم از کم مڈل پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ ضلع اسمعیل خان اور غازیخان خاص کر تحصیل ذیل۔ ڈیرہ ہر دو شا۔ ضلع میانوالی تحصیل بھکر۔ مظفر گڑھ اور سنانواں مگر احمدی جماعت کا ہو۔ خط و کتابت بنام ح معرفت ایڈیٹر ہو۔

۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کیواسطے نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی۔ عمر چھ و تین سال۔ خط و کتابت بنام م س معرفت ایڈیٹر ہو

۱۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ فوج نیز فل پاول پینڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بنام امیر احمد۔ احمدی قریشی از قادیان۔

مراسلات

تفسیر آیت قرآنی از قلم از حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی (گذشتہ اشاعت سے آگے)

ظاہر ہے کہ ایسا ہی اکثر ہوا کرتا ہے کہ قاتل یا مجرم ہرچند تدابیر اپنے جرم کے اخفا کے لئے کرتا ہے مگر کسی نہ کسی طرح سے اللہ تعالیٰ اوس کے جرم کو علانیہ ظاہر فرما دیتا ہے۔ اور یہ اظہار جانب اللہ خصوصیت کسی زمانہ کے ساتھ ہی نہیں رکھتا اس لئے جملہ استمراریہ کے ساتھ یہ مقصود بیان فرمایا گیا ہے اور ہم نے اپنی عمر میں کثرت سے ایسے واقعات قتل وغیرہ کے دیکھے ہیں کہ قاتل اور اوس کے معاونوں نے ہرچند جان توڑ کوششیں کیں ہیں کہ یہ جرم کسی طرح پر مخفی رہے مگر حسب الحکم واللہ مخرج ما کنتم تکتمون کے وہ قاتل مخفی نہیں رہ سکا اور اظہار ایسے مخفی واقعہ کا جس کے اخفا میں جان توڑ کوششیں کی جاویں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک بڑا عظیم الشان نشان ہے جس سے ہر زمانہ میں نظارہ دیدیکم ایاتہ کا اہل ہر زمانہ اور اہل عقل کو نظر آتا رہتا ہے۔ فی الحدیث۔ قال علیہ السلام ان عبدا لو اطاع اللہ من وراء سبعین حجابا لاظہرہ اللہ ذالک علی السنۃ الناس وکذلک المعصیۃ۔ ایضاً ای ان اللہ تعالیٰ اوحی الی موسیٰ قل لبنی اسرائیل یخفون لی اعمالہم وعلی ان اظہرہا لہم۔ تفسیر کبیر۔ اور چونکہ اخفاء آیات آلہیہ کا جرم بمنزلہ قتل نفس کے ہے لہٰذا سزا بھی اوس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک علاوہ عذاب اخروی کے عذاب دنیوی بھی ہے دیکھو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی یہ عذاب اوس وقت واقع ہوا جبکہ یہ جرم مخالفین کا اوس حد تک پہونچ گیا کہ باوجود جرم ہونے کے اون کے ظلم سے اہل حق مظلوم و مقتول ہونے لگے اور زمانہ مسیح موعود میں بھی جبکہ مخالفین کا یہ جرم حد سے بڑھ گیا اور نشانات آلہیہ کا اخفا کر کر ٹھٹھا اوڑایا گیا۔ تو منجانب اللہ امراض وبائی مثل طاعون وغیرہ وغیرہ کے عذاب نازل ہونے اور ولا یحمل لکافران یجدد یح نفس۔ الامات کا نظارہ دکھلا دیا کیونکہ اوس زمانہ میں مسیح موعود میں بھی یہود مخالفین کی طرف سے بشارات احمدیہ اور آیات آلہیہ کا انکار اور اخفا بڑی کوشش کے ساتھ کیا جارہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اون کا اظہار بڑے زور اور حملوں کے ساتھ بھی کیا جارہا ہے کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون ۔ ہ

نکتہا ہست بسے محرم اسرار کجاست

ہاں اہل عقل ایسے واقعات مخفی و علنی کے ظہور پذیر ہونے سے عبرت ہی حاصل کرتے ہیں جس سے اون کی عقل کی ترقی بسبب کثرت تجربوں کے حاصل ہوتی رہتی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ لعلکم تعقلون ۵ تحقیق ادارأتم واضح ہو کہ ادارأتم باب تفاعل سے ہے جس کی اصل تدارأتم تھی۔ باب تفاعل سے اور اصل مادہ اس کا درأ ہے بمعنی دفع کرنے کے اور باب تفاعل کی خاصیت یہ ہے کہ جو اوس کا فاعل واقع ہوتا ہے وہی اوس فعل کا مفعول بھی ہوا کرتا ہے پس معنے ادارأتم کے یہ ہوئے کہ تم میں سے ہر ایک نے الزام قتل کا اپنے نفس سے دفع کر کر دوسرے شخص پر لگایا اور اس طرح پر باہم اختلاف کیا تفسیر کبیر میں ہے احدہا اختلفتم واختصمتم فی شانہا لان التخاصمین یدرء بعضہم بعضا ای یدافعہ ویزاحمہ وثانیہما ادارأتم ای ینفی کل واحد منکم القتل عن نفسہ ویضیفہ الی غیرہ وحجۃ صاحبہ فی براءتہ عنہ۔ اور مختار الصحاح میں لکھا ہے الدرأ الدفع وبابہ قطع ودرأ طلع مفاجأۃ۔ اور معنی ثلاثی مزید ادارأتم کے جو معنی تدارأتم کے ہے کہیں روشن ہونے کی نہیں آئے۔ اور مسلمنا کہ معنی ادارأتم کے مجازاً روشنی پانے کے یا روشنی ملنے کے آئے ہوں تو اصلی معنے جو دفع کرنے کے ہیں وہ بھی اوس میں ضرور ملحوظ رہیں گے۔ تو ان معنی کے لینے سے معنے آیتہ کے فاسد ہوئے جاتے ہیں کیونکہ اندریں تقدیر یہ معنے ہو جاویں گے کہ تم میں سے ہر ایک نے اس روشنی کو اپنے نفس سے دفع کر کر دوسروں کی طرف ڈال دیا کیونکہ باب تفاعل میں مشارکت کا ہونا ضروری ہے اور باب تفاعل کے فاعلوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہوتا ہے اور ہر ایک مفعول بھی ہوتا ہے پس جبکہ اصلی معنے دفع کے بھی اوس میں موجود ہیں کیونکہ اصلی معنے موجود نہ رہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس روشنی کے ملنے میں ہر ایک طرف سے تدافع بھی واقع ہوا اس لئے حسب الحکم اذا تدافعا تساقطا کے وہ روشنی کسی کو بھی حاصل نہ ہوئی پس اس سے ان معنوں سے آیت آئندہ کا مضمون بالکل بے ربط اور بے جوڑ ہو جاویگا۔ بیان احیا کا جو آیت کذلک یحیی الموتیٰ میں مذکور ہے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قول نقل کر دینا کافی ہے جو الحکم نے تفسیر القرآن میں نقل کیا ہے۔ وہو ہذا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ مردہ کوئی بے ہوشی اور غشی کی حالت میں ہو اور گاؤ کا گرم گوشت اس پر باندھا گیا ہو اور اوسے ہوش آگیا ہو یہ بات چونکہ اپنے اندر علمی پہلو رکھتی ہے اس لئے اوس کے ماننے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بعض اوقات سرسام کے مریضوں کے لئے یہ علاج لکھا ہے کہ ایک جوان تندرست مرغ کو خوب دوڑایا جاوے۔ اور جب تیز دوڑ کر اوس کے خون میں حرکت زور سے پیدا ہو اس وقت اوسے ذبح کر کے سرسام والے کے سر پر دو ٹکڑے کر کے باندھ دیویں تو آرام ہو جاتا ہے اسی طرح پر اس کی تہ میں اگر ایسا ہی علمی نکتہ ہو تو تعجب کی بات نہیں ہے۔ انتہیٰ۔ اور نیز امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام نے اسی مفہوم کو حمامۃ البشریٰ میں فرمایا ہے۔ واما احیاء الموتیٰ من دون ہذہ اللوازم التی ذکرناہا واماتۃ الاحیاء لساعۃ واحدۃ ثم احیاءہم من غیر توقف کما یجد بیانہ فی قصص القرآن الکریم فہو امر اخر ومن اسرار اللہ تعالیٰ ولا توجد فیہ آثار الحیات الحقیقی ولا علامات الموت الحقیقی بل ہو من آیات اللہ تعالیٰ ومعجزات بعض انبیائہ نؤمن بہ واللہ تعلم حقیقتہ ولکنا لا نسمیہ احیاء حقیقیا ولا اماتۃ حقیقۃ الی آخرہ۔

توضیح اس کی یہ ہے کہ وہ رگیں جو قلب انسان سے زبان تک جاری ہوتی ہیں جن سے نطق انسانی متعلق ہے اور دار و مدار نطق انسانی کا اونہیں عروق پر ہے پس ہو سکتا ہے کہ کوئی قتیل ایسا ہو کہ ابھی تک موت حقیقی اوس پر وارد نہیں ہوئی ہو اور فیمسک التی قضیٰ علیہا الموت کا مصداق نہ ہوا ہو اور انہیں عروق مذکورہ میں سے کوئی رگ قطع ہو گئی ہو اور یا بسبب ضرب شدید کے کسی ایک رگ میں یا زیادہ میں تشنج واقع ہو گیا ہو یا حرارت غریزی زائل ہو کر ایسی برودت عارض ہو گئی ہو جس کے سبب سے زبان قتیل بند ہو گئی ہو۔ اندریں صورت اوس قتیل پر کوئی ایسا عمل کیا جاوے یا کسی ایسی دوائی سے اون عروق بارده میں حرارت پہونچائی جاوے کہ وہ قتیل بولنے لگے۔ تو اس میں قواعد طبی اور ڈاکٹری سے کیا استبعاد ہے خصوصاً جبکہ ایسا عمل اور خلاف الہامی ہو اور الہام بھی وہ جو حضرت موسیٰ جیسے نبی جلیل القدر پر نازل ہوا ہو۔ جو کلم اللہ موسیٰ تکلیما کے مصداق ہیں۔ پھر معہذا ظاہر اس قصہ مندرجہ قرآن مجید کے انکار کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور ایسے واقعات ہم بڑے شفاخانوں سرکاری میں بھی مشاہدہ

کرتے رہتے ہین۔ آگے رہی یہ بات کہ جس پر موت حقیقی ابہی تک وارد نہین ہوئی اوس کو قتیل کس لئے کہا جاوے سو ایسا استعمال ہر ایک زبان مین موجود ہے خصوصاً زبان عرب مین المجاز مایؤل الیہ کے ایسا استعمال بکثرت آتا ہے من قتل قتیلا فلہ سلبہ کلام نبوت مین وارد ہوا ہے۔ پس اسی لحاظ سے واذ قتلتم نفساً ہی فرمایا گیا ہے اور سکتہ وغیرہ کے امراض مین ہی ہر کرو مہ کا مشاہدہ ہے کہ بعد لاحق ہونے مرض سکتہ کے مسکوت مردہ سمجھ لیتے ہین معہذا اکثر دیکھا گیا ہے کہ مسکوت زندہ ہی ہو جاتا ہے اس لئے کہ اوس پر موت حقیقی وارد نہین ہوئی۔

الحاصل اس قسم کا احیاء ہر زمانہ مین واقع ہوتا رہتا ہے صدق اللہ تعالی۔ کذالک یحیي اللّٰہ الموتی اور چونکہ اس قسم کے احیاء مین اللہ تعالی کی قدرتون کا ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ لہذا اس طرح کا احیاء آیات اللہ مین داخل ہے صدق اللہ تعالی ویریکم آیاتہ۔ اور چونکہ ایسے احیاء مین نکات علمیہ اہل عقل کو حاصل ہوتے ہین اس لئے فرمایا گیا۔ لعلکم تعقلون۔ خلاصہ المقال یہ ہے کہ جس قدر قصہ بقرہ صریح طور پر قرآن مجید مین مذکور ہوا ہے یعنے کہ بنی اسرائیل مین ایک نفس کا قتل واقع ہوا تہا اور پہر اسمین حسب عادت جاریہ کے باہم تدافع اور تدارؤ بہی واقع ہوا۔ اور عمل موسوی مندرجہ قرآن مجید سے اوس قتیل کو ایک قسم کی حیات ہی حاصل ہوگئی اور اس کی زبان کھل گئی۔ اور اس نے اپنے قاتل کو بتلا دیا اور اس طرح سے حضرت موسیٰ کی رو بکاری مین یہ مقدمہ قتل کا اپنے ثبوت کو پہونچگیا جیسا کہ فرمایا گیا۔ کہ واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ تو اس مین کوئی استبعاد نہین ہے اور نیز وقوع اس قصہ کا حرف اذ مندرجہ آیت سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حرف اذ سے پہلے اذکر مقدر مانا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کو یہ قصہ یاد دلایا گیا اور پہر انہون نے اس قصہ کی تکذیب نہین کی پس اب کیونکر اوس کی تکذیب ہوسکتی ہے ہان جو مقدرات بموجب محاورات زبان عرب کے کلام بلیغ مین ہوا کرتے ہین اون کا ماننا ہی ضروری ہے۔ قرآن مجید مین ہی بسم اللہ سے لے کر اخیر قرآن مجید تک صدہا مقدرات مانے گئے ہین اور ان مقدرات کی تخصیص کچہ زبان عرب سے ہی نہین ہے ہر زبان مین مقدرات ہوتے ہین چنانچہ وہ مقدرات ان آیات مین حسب ذیل ہین فقلنا اضربوہ ببعضہا کے بعد فضربوہ ببعضہا فحیي مقدر ہے اور قرینہ اس پر یہ ہے

کہ اگر اضربوہ کی تعمیل مخاطبین سے واقع نہ ہوتی۔ تو حضرت موسےٰ عدم تعمیل امر الٰہی کی شکایت ضرور کرتے اور پہر کذلک یحیي اللّٰہ الموتی کیونکر فرمایا جاتا اس لئے کہ درصورت نہ مقدر ماننے الفاظ مذکورہ کے مشار الیہ کا وجود ثابت نہین ہوسکتا اس لئے اس مقدر ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہین اور اسی طرح دوسری جگہ اضرب بعصاک الحجر کے بعد فضرب مقدر ہے یعنی فضرب فانفجرت اور واضح ہو کہ قصہ مذکورہ سابقہ جو ابتداء آیت ان اللّٰہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ سے وما کادوا یفعلون تک ہے اور یہ قصہ جو واذ قتلتم نفساً فادّارأتم مین مذکور ہے۔ یہ دونون امر متحد القصہ ہین۔ دو قصہ علیحدہ علیحدہ نہین ہین دونون امرون کو جو علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امر اول مین ہدایت کی ہے کہ اُمت کو چاہیئے کہ نبی جس کام کے لئے بامر اللہ حکم فرماوے اوس کو بلا تامل عمل مین لاوے نکتہ چینیان کر کر طرح طرح کی موشگافیان اوس مین نہ کرے ورنہ جس قدر موشگافیان کی جاوین گی اللہ تعالی کی طرف سے قیود ایزاد ہوتی ہوئی چلی جاوینگی اسی لئے نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ جو صحیح مسلم وغیرہ مین مذکور ہے کہ بنی اسرائیل جب بیل کو ذبح کر دیتے کافی ہو جاتا۔ مگر انہون نے خواہ مخواہ کو تشدد کیا تو ادہر سے بہی تشدد ہوتا چلا گیا اس لئے اس اُمت کو تعلیم فرمائی گئی کہ احکام الٰہی مین زیادہ تر استفسار کرنا بُرا ہے کیونکہ سوالات کرنے پر جو حکم کہ مطلق ہے وہ مقید بہ قیود ہوتا چلا جاویگا۔ اور پہر دشواری لاحق ہوگی۔ کما قال اللہ تعالی ام تریدون ان تسئلوا رسولکم کما سئل موسیٰ من قبل۔ دیکہو حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام نے صرف ایک ہی رویا دیکہا تہا کہ انی اریٰ فی المنام انی اذبحک۔ اس رویا پر حضرت ابراہیم جناب باری مین طرح طرح سے موشگافیان کرسکتی تہی۔ مگر کوئی موشگافی نہین کی اور آمادہ واسطے ذبح فرزند ارجمند کے ہوگئے۔ اللہ تعالی کو یہ مستعدی حضرۃ خلیل اللہ کی ایسی پسند آئی۔ کہ انی جاعلک للناس اماما کے مراتب عالیہ پر سرفراز فرمائے گئے اور حاصل اس قصہ کا یہ ہے کہ امر حق کا اخفاء کرنا کسی کو نہین چاہیئے اور اخفاء کرنے سے کوئی نتیجہ حاصل نہین ہوسکتا وہ امر ظاہر ہو کر رہیگا واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ پس یہود جو آنحضرت صلعم کی بشارات مندرجہ تورات وغیرہ کو اخفاء کرتے ہین۔ اللہ تعالی اوس کو ظاہر فرما کر رہیگا۔ اور اگر ان تذبحوا بقرۃ کو اولاً بیان نہ فرماتے۔ تو پہر فقلنا اضربوہ ببعضہا

کی ضمیر بقرہ کی طرف کیونکر رجوع ہوتی۔ جو ببعضہا کا مرجع ہے اور اس قصہ سے ثبوت حقیقت وحی اور الہام کا بہی بخوبی ہوتا ہے کیونکہ یہ قوم بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے اس امر کی تعمیل مین کٹ حجتیان کرنے والے الہام الٰہی کو جس سے اطلاع علی الغیب ہوتی ہے بعید سمجہتی تہی اور اگر اون کو استبعاد نہ ہوتا تو ایسا لیت ولعل کیون کرتے جس کی سبب ما کادوا یفعلون ارشاد فرمایا گیا۔ لہذا اس مقصود کے اثبات کے لئے اس امر کو بحرف اذ یاد دلا کر اون پر اتمام حجت اس طرح پر کیا گیا کہ اونہین بنی اسرائیل کے ہاتہون سے ایک ایسا عمل کرایا گیا۔ جس سے اوس قتیل مین جو حضرت موسیٰ کے علم الہامی مین میت حقیقی نہین ہوا تہا ایک قسم کی حیات پیدا ہو گئی اور قاتل کا نشان دیکر پہر وہ میت حقیقی ہوگیا اور یہی سر تہا اس مین کہ یہ عمل انہی کے ہاتہون سے کرایا گیا کیونکہ اگر حضرۃ موسیٰ خود قاتل کا نام لیتے تو پہر بہی اون کو تردد ہی رہتا۔ لہذا اس قصہ کے یاد دلانے سے یہ ثابت کیا گیا کہ انبیاء اور مامورین کو جو احکام یعنے اوامر ونواہی الٰہی پر اطلاع دیجاتی ہے اوس کے ثبوت کے لئے یہ قصہ موجود ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک امر مخفی اور سر مکتوم کو حضرت موسیٰ کے ذریعہ الہام ظاہر کرا دیا۔ اور مقصود اصل اس قصہ کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ جو پیشگوئیان حضرت موسیٰ نے دربارہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمائے ہین اور تم اوس کو چھپاتے ہو یہ اخفاء بمنزلہ قتل نفس کے ہے ہم اون کو ظاہر کر دینگے اور یہ قصہ مجمل طور پر مفصل نصل واکتاب اعداء مین مذکور ہے جس کو مفصل قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی عادت ہے کہ کسی جگہ مفصل کو حسب مقتضائے حال مجمل بیان فرماتا ہے اور کسی جگہ مجمل کو مفصل۔ اور کذالک یحیي اللّٰہ الموتی سے مراد خواہ وہ موتی روحانی ہون یا وہ موتے مراد ہون جو بروز حشر زندہ کئے جاوین گے اور خواہ وہ موتے مراد ہون جو امراض سکتہ وغیرہ سے ایک قسم کی موت اون پر وارد ہو جاتی ہے یہ تینون مرادین آیت مین ہو سکتی ہین۔ دوسری مراد اس لئے صحیح ہے کہ قیامت کے حشر کے لئے بہی اس قصہ سے اتمام حجت ہوگیا کیونکہ جب ایک شخص کی روح اپنے افعال سے بالکل معطل ہوگئی تہی۔ اور بظاہر مردہ ہوگیا تہا معہذا باذن اللہ اس مین حیات پیدا ہوگئی۔ تو نفخ صور کے وقت حیات کا پیدا کیا جانا قادر مطلق پر کیا دشوار ہے علاوہ اولی اس لئے کہ اس قسم کا احیاء تم ہر ایک مامور کے وقت مین ہمیشہ دیکہتے رہتے ہو۔ اور تیسری قسم کے موتے کا احیاء ہی

ہر ایک زمانہ میں مشاہدہ ہوتا رہتا ہے اور چونکہ نفساً مین تنوین تعظیم کے لئے ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نفس ضرور کوئی عظیم الشان شخص تھا بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل نے جو اس شخص کو قتل کیا تھا بطمع وارث ہونے اوس کے مال کے قتل کیا تھا۔ پس عظمت اوس کی ظاہر ہے اور حضرت موسیٰ ہی کے وقت سے یہ مسئلہ مقرر ہوا ہے کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم کیا جاوے۔ چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے۔ روی عن عبیدۃ السلمانی ان الرجل الذی کان قاتلا فی ھذہ الواقعۃ حرم من المیراث لاجل کونہ قاتلا اور اس کا نمونہ امت محمدیہ مین بھی پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت عثمان ذی النورین کے قتل نفس کا واقعہ اس کے قریب قریب ہے اور اس مین تدارء اور تدافع بھی عظیم الشان واقع ہوا تھا اور پھر قاتلوں کا حال بھی معلوم ہو گیا کہ بلوائیان مصر تھے اور جن پر الزام قتل کا لگایا جاتا تھا۔ من عند اللہ اون کی برات ظاہر ہو گئی کیونکہ وہ وارث خلافت موعودہ کے ٹھیرے ... اور اگر وہ قاتل ہوتے۔ تو منصب خلافت نبوت کے کیونکر وارث ہو سکتے تھے۔ کیونکہ زمانہ حضرت موسیٰ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک قاتل کا وارث نہ ہونا۔ ایک مسئلہ مقررہ تھا۔ پس وراثت خلافت نبوۃ کی خلیفہ چہارم کو کیونکر پہونچ سکتی تھی اور جس طرح پر کہ نبوت سے احیاء روحانی ہوتا ہے۔ اوسی طرح خلافت نبوت سے بھی احیائے روحانی حاصل ہوا کرتا ہے۔ حدیث صحیح نسائی کی بھی اسی طرف ناظر ہے کہ یا علی تقاتل الناس علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ و ذالک الاحیاء الثانی۔ اور احیائے نبوت کا اس آیت مین ارشاد فرمایا گیا ہے۔ کہ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور جبکہ خلیفہ چہارم کی خلافت کا موعودہ خلافت ہونا ثابت ہے تو اون کا داعی ہونا اس حیات روحانی کی طرف بھی ثابت ہے اسی لئے اکابر صحابہ مہاجرین و انصار نے بذریعہ بیعت علی مرتضیٰ کے اس حیات روحانی کو حاصل کیا اور منجانب اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تمام سلاسل اولیاء اللہ روحانیین کے مرجع امت قرار دی گئی۔ تاکہ آپ کی طرف احتمال قتل ہونے کا پیدا نہ ہونے پاوے اور حضرت علی سے لیکر آج تک جو اولیاء اللہ ہوئے اون مین نشانات آسمانی کا ہونا بھی ظاہر ہے۔ دیکھو الہامات مسیح موعود کو کتاب البلاغ ذوالفقار علی اور یا علی دعھم و انصارھم و ذراعتھم وغیرہ۔ پس آیت کا مضمون بطور استعارہ کے بھی ثابت کہ

کذلک یحیی اللہ الموتی و یریکم آیاتہ لعلکم تعقلون۔ اور چونکہ یہ معانی بطور بطن کے ظہر قرآن مجید کے لئے ہیں اس لئے ان مین یہ ضروری نہیں کہ تمام جزئیات قصہ کے پائے جاوین۔ چند مناسبات کا پایا جانا کافی ہو جاتا ہے ورنہ پھر ظہر اور بطن مین فرق کیا ہو گا اور مقصود بالذات اس قصہ سے مضمون اس آیت کا ہے کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ چونکہ اہل کتاب نے ہر چند جان توڑ کوششین کین۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتین مندرجہ بائبل کا کتمان اور اخفا کرین۔ جو بمنزلہ قتل نفس کے ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً اون بشارتوں کا اظہار بھی ہوتا رہا ہے کہ زمانہ مسیح موعود کا آگیا۔ جسمین تمام و کمال کشف حقائق اون بشارات اور پیشینگوئیوں کا تمام دنیا مین شائع ہو گیا۔ جو آپ کے نبوت کے بارہ مین تھین۔ جن سے ہزاروں موتی کا احیاء ہوا اور ہو رہا ہے اب ناظرین پر واضح ہوا ہو گا۔ کہ دونون آیتین ایک بڑی برہان مین حقیقت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ پر کہ اس پیشینگوئی مندرجہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون کا ظہور عالمگیر ہو گیا۔ جس کو یہود اخفا کرنا چاہتے تھے دیگر واضح ہو کہ ان دونون آیتوں مین قوانین فوجداری کی طرف بھی اشارات لطیفہ پائے جاتے ہین اور وہ یہ کہ جب اس قسم کے جرائم سنگین قتل نفس وغیرہ کے واقع ہوں تو بالضرور اون مین تدافع اور تدارء بھی واقع ہو گا مگر حکام فوجداری کو چاہیئے کہ ایسے مقدمات کی تحقیقات مین نہ گھبراوین اور بخوبی تحقیقات کرتے رہین اور نفس الامری مقدمہ کی تحقیق مین لگے رہین۔ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ مخفیہ کو ظاہر فرما دیگا کہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون اور جبکہ اصل حال مقدمہ کا معلوم ہو جاوے۔ تو حدود الٰہیہ کے جاری کرنے مین کوتاہی نہ کرین۔ کیونکہ حدود الٰہیہ قصاص وغیرہ کے اجراء مین بھی ایک قسم کی حیات حاصل ہوتی ہے۔ و فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب۔ اور درصورتیکہ حکام کی طرف سے ایسے صدق و اخلاص سے کارروائی تحقیقات عمل مین آوے گی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اون کے ہاتھوں سے آیات الٰہی بھی ظاہر ہونے لگین گے۔ اور اون کی عقول بھی تیز ہو جاوین گی۔ اور اگرچہ اس آیت مین قانون وراثت کا کچھ ذکر موجود نہیں ہے۔ مگر چونکہ ائمہ متقدمین تفسیر کے اس آیت کی تفسیر مین قاتل کا محروم الارث ہونا حضرت موسیٰ کے وقت سے لیکر شریعت محمدیہ تک بیان کرتے ہین کیونکہ حضرت موسیٰ نے اوس قاتل کو محروم الارث کر دیا … اس آیۃ مین ایک اشارہ لطیفہ قانون وراثت کی طرف بھی موجود ہے کہ اذا ثبت الشئ ثبت بلوازمہ قضیہ مسلمہ ہے اور نیز اس آیۃ مین جماعت احمدیہ کے لئے بڑی تسلی موجود ہے اور وہ یوں ہے۔ کہ اگرچہ مخالفین بشارات مسیح موعود کے اخفا مین کوششیں کرتے ہین مگر وہ سب ناکام رہینگے کیونکہ واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ اور اس قصہ سے ایک استنباط لطیف یہ … بھی حاصل ہوتا ہے کہ جب کوئی امر دشوار و مشکل پیش آ جاوے۔ تو واسطے تقرب الٰہی کے قربانی گاؤ وغیرہ کی کرنی چاہیئے تاکہ بواسطہ اس قربانی تقرب کے وہ امر مشکل حل ہو جاوے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے وقت مین ایک مقدمہ مخفی در مخفی صحیح طور پر حل ہو کر فیصل ہو گیا۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

محمد احسن امروہوی احسن البیان

المفتی

(از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی)

مدار رسول کیواسطے استغفار | ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضرت مرزا صاحب تو رسول خدا تھے آیا آپ کے جنازہ مین مغفرت والی دعائین پڑھی جاوین یا نہ کیونکہ استغفار کے معنے ہین گذشتہ غلطیوں کے بد نتائج حفاظت اور آئندہ ان کے وقوع و ارتکاب سے حفاظت اور یہان دونون مفقود۔

اس کے جواب مین حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ جنازہ مین مغفرت کی دعائین پڑہنی چاہئین کیونکہ کہ استغفار بہت سے پہلوؤں سے ہوتا ہے کچھ اس کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور کچھ اہل و عیال اور متعلقین اور متبعین کے متعلق ہوتا ہے علاوہ اس کے ہر حصہ مین کامل ہونا تو عبودیت کی شان کے برخلاف ہے کامل طور پر سبوح و قدوس تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے باقی سب کو استغفار کی ضرورت ہے

بزم عالم

زمینداروں کا افلاس کس طرح دور ہوسکتا ہے

لارڈ کرزن نے زمینداروں کو سلطنت کے جسم میں ریڑھ کی ہڈی کہا تھا۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے مگر ضروری ہے کہ ایسی قیمتی عضو کی قدر کی جائے اور اگر ہم اسمیں کسی قسم کا نقص دیکھیں تو فوراً اسکا علاج کریں۔ زمیندار آجکل خصوصیت سے مفلس ہو رہے ہیں اور چونکہ دوسروں کو خوراک بہم پہنچانا انکے ذمے ہے اس لئے لازمی طور سے اس کا اثر دیگر غیر کاشتکاروں پر بھی پڑتا ہے۔ ہر ایک چیز پہلے سے بہت گراں ہو چکی ہے اور جو لوگ پانچ روپیہ ماہوار میں گزارہ کر سکتے تھے اب بیس پچیس میں وہ اپنی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس وقت بھی خواہان ملک کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے کہ وہ انکے افلاس کی وجوہات دریافت کریں اور پھر سب ملکر ان اسباب کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں جو اس ذلیل حالت سے انہیں باعزت حالت میں پہنچا سکیں۔ دو باتوں کی طرف ہمیں توجہ دلانا ہے اول ایک تو یہ کہ زمین تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس خاندان کے قبضہ میں سو بیگھہ زمین تھی۔ اب اس کے افراد میں تقسیم ہو کر ہر ایک کے حصہ میں پانچ بیگھہ رہ گئی ہے۔ اس پر آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ کیونکر گزارہ ہو سکتا ہے۔ پھر اس پر مصیبت یہ کہ وہی فرسودہ طریقے رائج ہیں جو کسی پرانے زمانے میں کارآمد کہے جا سکتے ہیں۔ کھیتی موجودہ سائنٹیفک اصولوں پر نہیں کی جاتی۔ بس مقرر کر رکھا ہے کہ اس زمین میں یہی بونا ہے۔ حالانکہ اگر یز کاشتکار اپنا ملک کی ضروریات کو دیکھتے ہیں اور سوچ لیتے ہیں کہ اس جنس کی کاشت میں فایدہ ہوگا۔ پھر وہی بو دیتے ہیں۔ ہمارے ملک کے کاشتکاروں نے تو دو جنسیں مقرر کر رکھی ہیں اور پھر ان کی کاشت کا بھی ایک ہی طریقہ مقرر کر رکھا ہے۔ زمانہ خواہ کتنی ہی ترقی کر گیا ہے۔ آلات تمام پرانی ہیں خواہ کیا کچھ تغیر ہو گیا ہے۔ مگر ہمارے کاشتکار بھائی کے گھر میں وہی ہل ہے۔ اور وہی درانتی اور وہی کھرپہ ہے۔ ہاں! اگر کچھ تبدیلی ہوئی ہے تو یہ کہ آگے بیل طاقتور ہوتے تھے۔ اب ایک دو مریل بیل باندھ چھوڑے ہیں۔ جن کی کچھ غور پرداخت نہیں کی جاتی۔ یا یہ کہیں کہ پرورش کے لئے کچھ نہیں ملتا۔ دوئم یہ کہ **قرض** اور سود در سود کا بھوت کچھ ایسا چمٹ گیا ہے۔ کہ اس نے زمینداروں کو نہایت ہی کمزور کر دیا ہے۔ ان کی تقریباً تمام زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ قانون انتقال اراضی نے اگرچہ بہت کچھ فائدہ پہنچایا ہے۔ مگر جب تک پہلے قرضوں اور رہنوں کا کچھ خاص بندوبست نہ ہوگا۔ ان کے پنپنے کی کچھ امید نہیں ہو سکتی۔ کاشتکاروں کی زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ وہ بیچارے تمام برس محنت کرتے رہتے ہیں۔ نصف حصہ تو مرتہن بٹائی میں لے جائیگا اور باقی نصف اپنے قرضہ کی وصولی میں۔ کاشتکار کے ہاتھ کیا آیا خاک؟ اسی طرح سود در سود اصل سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ سالانہ پیداوار سے مشکل سود اتر سکتی ہے پھر قرض ویسے کا ویسا سر پر سوار رہتا ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے گورنمنٹ کی امداد کی بہت کچھ ضرورت ہے۔ جن مرتہنوں کے پاس اتنے سالوں سے زمینیں رہن چلی آتی ہیں۔ کہ وہ اصل زر قرضہ کو بخوبی وصول کر کے نفع بھی اٹھا چکے ہیں۔ وہ یکقلم فک ہو جانی چاہئیں۔ جب تک یہ نہ ہوگا میں کبھی یقین نہیں کہہ سکتا۔ کہ زمینداروں کی حالت بہتر ہو۔ پھر سود کی ایک حد مقرر ہونی چاہئے۔ اور اصل سے کسی صورت میں بھی نہیں بڑھنا چاہئے۔ یہ ہماری رائے ہے تمام قوموں کی مشترک حالت پر ہے۔ ورنہ مسلمانوں کے لئے تو قطعی اجازت نہیں۔ کہ وہ کسی قسم کا لین دین سود کے ساتھ کریں۔

پھر زمین کو تقسیم در تقسیم سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو مختلف کاموں میں لگایا جائے۔ ہمارے ملک میں یہ جو دستور ہے۔ کہ کاشتکار کا بیٹا کاشتکاری ہی کرے۔ اور لوہار کا بیٹا لوہاری۔ یہ نہایت ہی اصلاح طلب ہے۔ بلکہ ہر ایک بچے کے مذاق کو دیکھنا چاہئے۔ اور پھر اسے بلا تامل اور بلا خیال اس بات کے کہ اس طرح کرنے سے اس کی ذات کو بٹہ لگیگا۔ اس کام میں لگا دینا چاہئے۔ جس کی وہ قابلیت رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں قوموں کے افلاس کی وجہ لکھی ہے ومن یعش عن ذکر الرحمن نجعل له معیشة ضنکا کہ جو ذکر الرحمن (قرآن) سے منہ پھیرتا ہے۔ اس کی معیشت تنگ کر دی جاتی ہے۔ پس اس کا علاج بھی وہی ہے۔ جو فرمایا ولو انهم اقاموا التوراة والانجیل لاكلوا من فوقهم ومن تحت ارجلهم یعنی کلام اللہ پر قائم ہونے سے سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ میں اس پر زیادہ لکھتا۔ مگر مضمون مذہبی رنگ اختیار کرتا جاتا ہے۔ اور اس وقت میرا یہ مقصود نہیں۔

اس دھوکے سے بچو!

بعض لوگ بات کا ایسا طرز اختیار کرتے ہیں۔ جس سے بظاہر یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ حالانکہ وہ دراصل کچھ بھی نہیں ہوتے۔ ان کا مقصد ایسا کرنے سے صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ہماری ایک خاص وقعت قائم ہو جائے۔ اور ہم سے ملنے والوں پر ہمارا ایک خاص رعب رہے۔ اور وقت بے وقت کسی اپنی غرض کے پورا ہونے میں مدد ملے۔ بعض مسافر مسجد میں ایک خاص صورت بنائے ہوئے آجاتے ہیں۔ رات کو آرام سے بسر کرنے اور کچھ دن گزارنے کے لئے یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ کہ کسی سادہ لوح بھلے مانس سے دو چار باتیں ایسی کہہ دیں۔ کہ جس سے وہ سمجھے کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ اس طرح انہیں اپنی خاطر تواضع کرانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ پبلک کو ایسے لوگوں کی نسبت کامل احتیاط اور پوری ہوشیاری سے کام لینا چاہئے۔

مذاق

کچھ نہ کچھ ظرافت سوائے چند مستثنیات کے ہر ایک طبیعت میں ہوتی ہے۔ ظرافت اپنے صحیح معنوں میں ایک اچھی چیز ہے۔ بشرطیکہ حد اعتدال سے نہ بڑھے۔ بعض اوقات ظرافت کا ایک فقرہ وہ کام کر جاتا ہے۔ جو لمبے سے لمبا مضمون بھی نہیں کرتا۔ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ الوان یلدیز میں ایک روز ایک شعبدہ گر تماشا کر رہا تھا۔ ایک تلوار پڑی تھی۔ جسے وہ اٹھا کر نگل گیا۔ سلطان روم نے حیرت کے ساتھ فواد پاشا کی طرف دیکھا۔ پاشائے مذکور نے حسن پاشا کی طرف وزیر بحریہ کی جانب دیکھا۔ جو خورد برد میں بدنام تھا۔ اور گزارش کی یا امیر المومنین! تلوار کا نگل جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہمارے یہاں ایسے ایسے لوگ ہیں۔ جو پورا جہاز ہضم کر جاتے ہیں ذرا دیکھئے! یہ بات کیسی عظیم بات تھی۔ مگر ظرافت کے ایک فقرہ میں کہہ دی گئی۔

اخباروں کی رائے

آریہ گزٹ لکھتا ہے "اسلام کو اگر آپ غور سے مطالعہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو پتہ لگیگا کہ محمدیوں کا بہشت جس کیلئے سر توڑ کوششیں کرتے ہیں۔ شراب خانہ خرابات سے کم نہیں اس میں شراب کی ندیاں بہ رہی ہیں اور ساقی اور ساقنیں نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے شراب پلا رہی ہیں یہ بہشت کا نمونہ ہے جس پر محمدی بھائی لٹو ہیں" مذہب اسلام سے ناواقفیت کا تو یہ حال ہے اس پر فدا ہماشے صاحب کی تقریر ملاحظہ فرمائیے۔

بندۂ خدا! تم اعتراض کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لیتے۔ کہ عربی میں "شراب" کسے کہتے ہیں۔ شراب کے معنے ہیں پینے کی چیز۔ کیا وہ شربت اور پانی نہیں ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوم رس کے تخیلات آڑے آ گئے ہیں سنو! اول تو تم شراب کے معنے نہیں سمجھے۔ دوم بانی اسلام نے فرما دیا کہ بہشت کی نعمتیں وہ ہونگی جو نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں نہ دل میں کبھی گذریں پس اس دنیا پر اس کا قیاس غلط ہے۔

آگرہ اخبار۔ بڑے بڑے مستند ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ہوران انہضام میں سونے سے دماغ کا فعل سست ہو جاتا ہے اور اس سے سکتہ اور بے عقلی پیدا ہوتی ہے لیک بہت بڑے ماہر سائنس نے تمام عمر تجربہ کرکے یہ رائے قائم کی ہے کہ نیند سے ہاضمہ کو ذرا بھی مدد نہیں البتہ آرام سے ساتھ بیٹھنے یا لیٹنے سے ہاضمہ کے فعل کو قوت پہنچتی ہے۔

بدر۔ اس لئے نبی کریم نے فرمایا۔ اذا تغدیتم فتمددوا واذا تعشیتم فتمشوا۔ صبح کا کھانا کھا کر تھوڑا لیٹ جائے اور شام کا کھا کر کچھ ٹہلے۔

جیون تت میں بار بار یہ اعتراض چھپا ہے کہ اگر کوئی خدا ہے اور وہ رحیم و کریم ہے تو خلقت کو کیوں ہلاک کر رہا ہے۔ اصل میں اس لامحدود ذات کی لامحدود حکمتوں کے سمندر کو یہ شخص اپنے دو ہاتھ کے انچوں سے ماپنا چاہتا ہے حالانکہ یہ اپنے وجود کے تمام حالات اور کیفیات سے کامل طور پر آگاہ نہیں جس کو اپنی خبر نہیں وہ کسی دوسرے کی نسبت رائے دینے کا کیا حق رکھتا ہے۔

ایک جراح جب کسی بیمار کا خون لیتا ہے یا کسی عضو کو چیرتا پھاڑتا ہے تو بیسے نادانوں کا اعتراض خود ان کی جہالت پر گواہ ہو جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پہلے کوئی بارش نہ ہوئی اور اب کے اتنی بارشیں ہوئیں کہ الامان۔ مگر وہ خبریں اس کے نادم کرنے کے لئے کافی ہیں جن میں لکھا ہے کہ بعض مقامات میں ابھی تک بارشیں نہیں ہوئیں۔

کسی بات پر رائے دینے کے لئے تمام جہان کے حالات کو بہیئت مجموعی دیکھنا ہے پھر وہ بھی اس خیال کو مدنظر رکھ کر کہ خدا تعالیٰ جیون تت کے ایڈیٹر کا ماتحت نہیں بلکہ ؏

رموز مملکت خویش خسروان دانند

زلزلہ بلا شبہ ایک خوفناک چیز ہے اگر اسی سے کسی مفید چشمے میں کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی قہری تجلیوں سے آپ ایسے منکروں کو اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

سراج الاخبار ضلع جہلم کی نسبت لکھتا ہے بارش نے نمونہ حشر بپا کر دیا۔ صدہا مکان پختہ و خام گر گئے یہ کیوں ہے؟ وہاں تو نقشبندیوں کے سجادہ نشین رہتے ہیں۔ سنو! سنو!! میرے آقا کی زبان سے نقشبند قدرت نے فرمایا تمہارے کھیتوں میں ندیاں چلینگی لا تبدیل لکلمات اللہ۔

پیسہ اخبار کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ایک ریلوے عہدہ دار کی دختر غازی آباد سے ملتان جا رہی تھی اس کی ... شادی ہونے والی تھی شادی کا کیک کاٹنے والی چھری سے کسی قاتل نے ہلاک کر دیا

بدر۔ امید ہے کہ ریلوے افسر ایسی واردات کے انسداد کے لئے کافی انتظام فرمائیں گے ہر گاڑی کے ساتھ چند کنسٹبل ہونے چاہئیں۔ جو گاڑی کے پائدان پر گشت کرتے رہیں اور گارڈ کے کمرہ کے ساتھ تمام مسافروں کا ایسا کنیکشن ہو کہ وہ اس کو اطلاع دے سکیں۔ وہ سیٹی جو بعض گاڑیوں میں لگا رہتا ہے ایسے موقعہ پر چنداں کام نہیں آسکتا۔

اخبار وکیل نے اپنے بعض مضمون نویسوں کو اطلاع دی ہے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے خلاف ... یہ شریفانہ خیال ہے مگر ایسی مخالفت کرنیوالوں نے نہ اس سے پہلے اس سلسلہ کا کچھ نقصان کیا نہ اب نقصان کر سکیں گے۔

بدر کلب

خط و کتابت۔ کے وقت خریداروں کو اپنا نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے اور جواب کے واسطے جوابی کارڈ ساتھ بھیجنا چاہیئے۔

منیجر۔ کے واسطے جو خط آوے اس کے ساتھ چار آنہ کا ٹکٹ ہونے چاہئیں۔ ورنہ نہ خط کا جواب دیا جائیگا اور نہ اس خط پر کوئی کارروائی ہوگی۔

نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ مضمون مختصر لکھا کریں۔ لمبے مضامین کے اندراج کی گنجائش نہیں ہوتی اور نیز ہر ایک مضمون صفحہ کے دو کالم کر کے ایک پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے اور دوسرا کالم خالی چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اتنی فرصت کہاں کہ نامہ نگاروں کو مضامین کی رسید دے۔ یا ناپسند مضمون کو واپس کرے۔

ثاقب صاحب اپنی نظم مندرجہ کی نسبت اطلاع دیتے ہیں کہ پہلی چار رباعیاں اشرف لاہوری کی ہیں۔ صفحہ ۹ سطر ۴ کبھی کی جگہ کہیں چاہیئے مقطع میں جوری کا لفظ رہ گیا۔

منشی ظہیر الدین اروپی کے مضمون سے ایک نکتہ رہ گیا۔ خاتم المصلحین حضرت اقدس نے اربعین میں اپنا نام رکھا ہے اس کے اعداد ۱۳۰۰ ۱۳۲۱ آپ کے خاتم الخلفاء اور چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا ثبوت ہے۔

بعض صاحب اپنے مقام سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اور اطلاع نہیں دیتے۔ دو تین ماہ بعد شکایت کرتے ہیں ہمیں دو ماہ کا اخبار نہیں آیا۔ بھیجدو آئندہ نئے پتہ پر بھیجا جائیگا۔ جسکی نسبت اسی ہفتہ اطلاع دیجاوے

اگر کسی صاحب کو دو اخبار جاتے ہوں۔ تو براہ مہربانی فوراً اطلاع دیویں اور اس کا نمبر بھی لکھ بھیجیں ورنہ دو پرچوں کی قیمت دینی ہوگی۔

اگر کسی صاحب کا ایڈریس غلط ہو تو وہ بذریعہ خط صحیح کرالیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ نہ لکھا کریں بلکہ وہ نمبر جو نام کے پہلے ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی اپنی عمارت جدید کا تاریخی نام چاہتے ہیں کوئی صاحب فرما دیویں۔

اخبار بدر کی قیمت جن صاحبان کے ذمہ ہے وہ خود ہی ادا کر دیں گے۔ بعض احباب کے نام ذکی بقایا سے نصف کا وی پی ہوا تھا وہ بھی باقی قیمت کر ادا کرنے کیطرف توجہ فرماویں۔

متفرق خبریں

مسٹر جسٹس چیٹرجی بالفابہ جج چیف کورٹ پنجاب ۱۵ اکتوبر سے ریٹائر ہو گئے۔

ملتان لائن پر ایک پارسی مسافر کے قتل کے متعلق پولیس نے ایک یورپین گرفتار کیا ہے۔ دیکھا چاہئے۔

۱۸ اکتوبر کو قریب ۲/۱ ۱۱ بجے قبل دوپہر پشاور میں ایک زلزلہ محسوس ہوا۔ نقصان نہیں ہوا۔

بریچہ سے ۲۰ میل مغرب کو لڑائی ہوئی۔ لفٹنٹ روز اور ایک دیسی عہدہ دار زخمی ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن میں اورائیل کے ہوائی جہاز کے تجربہ میں سخت ناکامی ہوئی نتیجہ ہلاک نکلا۔ دونو سوار ۵۰ فٹ بلندی سے گر پڑے ہوائی جہاز کے پرخچے اڑ گئے۔ رابیٹ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور آنکھ کی جگہ بھی پھٹ گئی۔ لفٹنٹ سیفرج کی ہڈی پسلی چور چور تھی۔ بیہوش پڑے تھے۔ ہسپتال پہنچتے ہی مر گئے۔

حضور گورنر جنرل نے مسٹر تلک کی سزائے جرمانہ کا ایک ہزار روپیہ معاف کر دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ حضور نے مسٹر تلک کی سزائے سخت کو قید محض میں تبدیل فرمایا ہے۔

ہندوستان میں ڈاک کے پارسلوں کی اصلاح کے قانون پر یکم اکتوبر سے عمل کرینگے۔ ۱۰ تو ٹانک نیویارک اور ریاستہائے نیسلونیا کے جنگلات کے وسیع رقبہ میں سخت نقصان ہوا ہے۔ وسکونسن میں دو موضع تباہ ہو گئے اور چار ہزار آدمی خانمان برباد ہو گئے۔

حالات ایران۔ ٹائمز کو طہران سے جو تار موصول ہوا ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ شاہ نے برٹش اور روسی نوٹ کا جواب دیدیا ہے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ جواب ناقابل اطمینان ہے۔ جو دستور کی تجدید کے بارہ میں علما بمنزلہ انکار کے ہے تاوقتیکہ صوبہ آذربائیجان مطیع نہ ہو جاوے۔

حالات مراکو۔ جولائی سے ۳ ہزار فرنچ سپاہ دار البضا سے روانہ ہو چکی ہے۔ ۳ ہزار مزید سپاہ اکتوبر میں روانہ ہوگی۔ اور جوں جوں پولس کا نظام درست ہوتا جائیگا۔ باقی ۸ ہزار فوج بھی رفتہ رفتہ ہٹالی جاویگی۔

ٹرام وے ریلوے ہڑتال قسطنطنیہ کی خبریں مظہر ہیں کہ چونکہ ہڑتال والوں نے اورنیٹل ریلوے سے غیر واجب مطالبات کئے ہیں۔ اس لئے وزیر پولیس نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ ہڑتال کرنیوالے یا تو کام پر آجاویں ورنہ ان کو برخاست کر دیا جاوے گا اور آئندہ ملازم نہیں رکھے جاویں گے۔

اسٹیمر ابیان جو سان فرانسکو سے سڈنی کو جا رہا تھا ۱۸ ۵ جون گذشتہ آئیلینڈ میں تباہ ہو گیا جہاز والوں میں سے پانچ آدمی لائف بوٹوں میں سوار ہو کر فیننگ آئیلینڈ پہونچے ہیں۔ جو وسط بحر الکاہل کا تار اسٹیشن ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ دار السلطنت روس کے عربی اخبار التلمیذ کی اتنی کافی اشاعت ہے کہ بجز ان لوگوں کے جو ابتدا یا وسط سال میں خریداری کی درخواست کریں اور کسی خریدار کی درخواست منظور نہیں کرتا مساوات کا پہلا نمبر ۳۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا جس میں کچھ کم ۲۲ ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت ہوئے۔ سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جدا ہے بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سمجھی جاتی ہو۔ اور ہر حصہ کے مسلمانوں کیلئے باہم مبادلہ خیالات و تعارف کا ذریعہ ہو۔

اخبار طان کا نامہ نگار دیانا لکھتا ہے کہ آزادگان ترک عثمانی پارلیمنٹ میں سب سے پہلے بوسینیہ و ہرزیگونیا کے صوبجات کو آسٹریا سے واپس لینے کا مسئلہ زیر بحث لائینگے ان کی حجت یہ ہوگی کہ جن اسباب سے یہ ملک آسٹریا کے حوالے کیا گیا تھا وہ اب خود بخود محو گئے لہذا ملک کا اصلی مالک کو ملنا ضروری ہے۔

امیر المومنین نے اپنے قصر کے مصارف کم کر دئے ہیں۔ پانچسو بازیگر اور ارباب نشاط موقوف ہوئے ان میں ۵۰ ایطالین تھے۔ اور مطبخ سلطانی میں بھی کمی ہوئی ہے۔ جہاں روزانہ ایک ہزار اقہ گھی خرچ ہوتا تھا۔ اب صرف ۱۲۵ اقہ رہ گیا (اقہ ۱۲۰ روپیہ کے لیے یعنی ۱/۲ ۱ سیر انگریزی)

حکومت عثمانیہ ایک ہزار طالب علموں کو یورپ کے دار العلوموں میں تکمیل تعلیم کیلئے ارسال کرنے پر غور کر رہی ہے۔

راتب پاشا حدیدہ کو بھاگ گیا ہے۔ شریف کے معزول ہونیکی بھی افواہ ہے۔ عثمان پاشا محافظ مدینہ بھی تبدیل کر دیا گیا یہ بھی راتب پاشا کا ہم خیال اور سخت ظالم تھا۔ شرفائے مدینہ اس کے مظالم سے تنگ آکر مصر و شام میں غربت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور تھے۔ موصل اور دیار بکر میں بھی آئین کو عام مسرت سے خوش آمدید کہا گیا ہے۔

متواتر بارش اور طوفان کیوجہ سے کینٹ کی فصلیں برباد ہو گئیں کھیتوں کے مزدور بیکار ہو گئے۔

۵ ہزار سپاہیوں کا ایک فرانسیسی دستہ کل مع معطل کے کمپ پر حملہ کرنے کیلئے بدشت سے روانہ ہوا۔ غنیم نے دستہ پر سامنے سے اور پہلوؤں پر حملہ کیا۔ اور دستہ کے بازو کو کمزور کرنے کی کوشش کی مگر چار گھنٹہ کی جنگ کے بعد وہ پسپا ہوئے۔ توپ خانہ نے مدافعو کے حملے کو روکے رکھا اس لئے وہ پیدل سپاہ تک نہ پہنچ سکے فرانسیسیوں کی جانب ۲۲ آدمی زخمی ہوئے مدرول کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

ریوٹر عدن سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ سومالی ملاحلہ کر کے ۶ آدمیوں کو مار گیا اور ۱۶۰ اونٹ لے گیا۔ اس نے برٹش علاقہ میں بھی دو گھوڑ چڑھے سپاہیوں کو قتل کر دیا ہے۔

بدوؤں نے جدہ کے قریب ایک جاوہ کا ایک قافلہ لوٹ لیا چار پانچ لاکھ روپیہ کا مال و اسباب لے گئے۔ کرد باغی ابراہیم پاشا کو ترکی سپاہ نے کامل ہزیمت دی

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

(مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کی مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرانی تولہ عہ قسم دوم ہے سرمہ قسم اول عہ۔ دوم عہ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

براہین احمدیہ

یہ حضرت مہدی اسلام علل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنار کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی دھاک کل عالم پر بٹھادی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور منافقین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحہ کی دُمبی کاغذ پر نہایت خوش خط اور اعلیٰ چھپی ہے۔ رعایتی ہے۔ جلد چار روپے مجلد چار روپے بارہ آنے (للعہ) میں دیجاتی ہے۔

درثمین — حضرت اقدس کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے بہتر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ مجلد ۸ / غیر مجلد ۶ /

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحہ۔ قیمت ۸ / جلد منگوائیں

کرشن لیلا — سندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کے کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۲ /)

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ /

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس بدر خانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ / عصمت انبیاء ۲ /

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ /

فتح الدین — یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان ہے بہت عمدہ۔ قیمت ۴ /

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اسے ساکت کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ /

اسلام کی پہلی کتاب — احمدی بچوں کیلئے (اردو میں) مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ /

نظم مستورات — مستورات کے لئے۔ قیمت ۱ /

کاسر احمدی — (ڈالڈا واد والے) قیمت ۱ /

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کیلئے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ /

کاسر احمدی — حافظ غلام رسول وزیر آبادی کی۔ قیمت ۱ /

معیار الصادقین — یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے۔ اس میں ایسے [illegible] گئے ہیں جن کے زیر رہنے سے بامور من اللہ کی [illegible] میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۲ /

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ کی قاضی اکمل آف گولیکی کی تصنیف ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ عصا درانی۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ / کر دیگئی ہے)

عجیب و غریب مجربات ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپکو یا آپکے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز دوائیں یا تشخیص ادویہ کو درنا نہ کیا جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض اپنی مرضی کی دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا حصہ [illegible] خرید لیا ہے۔

مصفیٰ گولیاں — یہ گولیاں قبض کو ہٹاتی ہیں ایک شدید قبض کی حالت میں دو یا دو دستوں کیواسطے بیار تمام انگریزی اور یونانی تجویز اشیا کی بیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت [illegible]

تریاق الہوا — [illegible] ایک ایسا مفید تریاق ہے [illegible] تین ہفتہ کیواسطے (ع)

تریاق الشفا — پھیپھڑوں کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے۔ باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر وغیرہ کا مادہ جاتا رہتا ہے اور درم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ قیمت کیواسطے (عہ)

ذیابیطس — ذیابیطس و کثرت بول میں بہت بلکہ کل دوائیوں سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۴۲ یوم کیواسطے (عہ)

مقوی گولیاں — یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تپ خصوصاً ہر روز کا تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ نکالنے کے واسطے اور عام کمزوریوں کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۸

اکسیر جریان — جریان اور رقت جو ہرمنی اور نیند میں کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ / ۱۴ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کہنہ — خوراک دو ہفتہ۔ قیمت عہ /

سوزاک قدیم و جدید — خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت ۱۲ /

حب صرع — مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفردات سے مرکب ہیں۔ فی شیشی ۸ /

اکسیر ضیق النفس — کھانسی، دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے ۱۲

نوٹ — ہماری ادویات سے بلا استثنا ہر ایک نصیب و قسمت کے لوگ فائدہ اوٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب

(رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان گورداسپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

BADR — QADIAN

دوا مینی شفا مینی غرض دار الامان مینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | ہر چہ گوئیم باشد گرانی چہار قادیان مینی

مورخہ ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۲۴ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء

نمبر ۲۷ | جلد ۲

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۱ آنہ | ممالک غیر سے

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائے گا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جا ئے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق المہدا است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

والیان ریاست ۔۔۔
عام قیمت پیشگی ۔۔۔
مابعد کا کوئی حساب نہیں
فی پرچہ ۔۔۔۔۔۔ ۱ آنہ

جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اوسے ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین دیجاویگی البتہ جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دین اونکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔ منیجر بدر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے ہوئے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنہین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مینے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے تھے۔ حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہین کہ مین آج نور دین کے ہاتھ پر ان تمام ۔۔ شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہون جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہون کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل ۔۔۔

پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا و شائع کیا گیا۔

رمضان المبارک کی سحری و افطار کے

اوقات ۲۴ ستمبر کے اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھے جاچکے ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ فرما کر فائدہ اُٹھائیں

اطلاع یہ اخبار صرف اون صاحبان کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے جن کی قیمت وصول ہے باقی تمام صاحبان کے نام کے اخبار بند کئے گئے کیونکہ مابعد کا سلسلہ بہت ہی نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ بمجبوراً ایسا کرنا پڑا ہے۔

براہین احمدیہ (ہر چہار جلد) کی قیمت نصف سے بھی کم کردیگئی ہے۔ یہ رعائت ماہ رمضان المبارک کے آخر تک قائم رہے گی۔ ممالک غیر کے واسطے دو ماہ تک۔ مفصل اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

کرشن اوتار برادر مکرم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ عزیز منزل نولکھا لاہور نے دس ہزار پیغام صلح کے ساتھ کرشن اوتار نام ایک رسالہ ۵۰ صفحہ کا نہائت عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپا ہوا تقسیم کیا ہے۔ اس میں چونبیادین سنبعت گرد ہے۔ تناسخ خود رلا بہ تشکل کسے (الہام کرشن مہاراج علیہ السلام) کی بنا پر ہندؤں کو پیغام دیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے۔ اور سیدنا میرزا علیہ السلام اس کے برحق خلیفہ۔ آپ نے عام نظارۂ قدرت سے استدلال کیا ہے کہ ہر زمانے میں جیسے جسمانی بارش کی ضرورت ہے ایسے ہی روحانی بارش کی۔ اور بتایا ہے۔ کہ وید کا بار بار اُترنا تو تم بھی مانتے ہو صرف غلط فہمی یہ ہے کہ وید سے مراد خاص کتاب نہیں بلکہ اس کے لغوی معنے کے لحاظ سے یہی مطلب ہے۔ کہ کلام الٰہی کا نزول ہر زمانے میں ضرور ہے اور اس کلام میں فسادات زمانہ کے لحاظ سے ہدائیت ہوتی ہے پھر آپنے ثابت کیا ہے۔ کہ ساتویں صدی عیسوی میں ظہر الفساد فی البر والبحر کی حالت ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان تھی۔ پھر تناسخ خود را بہ تشکل کسے کی تشریح میں تناسخ کا رد کیا ہے اور بتایا۔ کہ جو نقص کسی پچھلے مرحلۂ زندگانی میں رہگیا ہو اوس کو دور کرنے کے لئے نیچر کا یہ دستور نہیں کہ پھر اسی مرحلہ میں گرایا جائے بلکہ آئیندہ اسے مرحلہ میں اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کی اصلاح کے لئے تناسخ کے چکر کی ضرورت نہیں۔ پھر دوزخ کو ایک اصلاح خانہ ثابت کرکے قرآن کے معارف حقائق پر روشنی ڈالی ہے۔ یکتا تحفہ ہے۔ رسالہ کا پڑھنا مستحق ہے

نمک سلیمانی معدہ پر تمام بدن کی تندرستی کا دار و مدار ہے اس کے فعل کو ٹھیک رکھنے کے لئے سردار نونہال سنگہ بہار گو۔ بنارس کا تیار کردہ نمک تجربہ سے مفید ثابت ہوا ہے۔ فی شیشی ۸ر زیادہ قیمت نہیں (الحکم)

انجمن ضعفاء حضرت میر ناصر نواب صاحب کی تحریک اور سعی سے بعض احباب قوت ثانیہ کے ظہور کے لئے دعا کے واسطے ہر روز دو وقت جمع ہوتے ہیں۔ اور خلوص دل کے ساتھ ملکر اللہ تعالےٰ کے حضور میں الحاح کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ اس انجمن کے ممبر باہم ایک دوسرے کی خدمت بالخصوص بیماری کے وقت یا دوسری تکالیف کے وقت کرنے کے علاوہ باہمی اخوت اور محبت کو بڑھانے کے لئے ہفتہ میں کسی ایک دن ملکر کھانا کھاتے ہیں سب اپنا کھانا گھر سے لاتے ہیں اور بے تکلف ملکر ایک جگہ کھاتے ہیں۔ اس کی ممبری ضعفاء اور غرباء سے شروع کی گئی ہے اور منشاء یہی ہے کہ دلوں میں علم اور غربت اور خاکساری پیدا ہو۔ سب ایک دوسرے کی خدمت کرنے میں مشق کریں اس واسطے اس کا نام حضرت میر صاحب نے انجمن ضعفاء تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے۔

خط و کتابت کیوقت نمبر خریداری کا ضرور دینا چاہیئے جس خط کا جواب مطلوب ہو اوس کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ لفافہ کے ساتھ جب تک مہر کے ٹکٹ خط کے ساتھ نہونگے کوئی تعمیل نہ ہوگی۔ سب صاحبان اپنا لفافہ صاف کریں مہربانی ہوگی

خطبۂ جمعہ

وعلم ادم الاسماء کلہا پر امیر المؤمنین نے ۴ ستمبر کو خطبہ پڑہا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شئی ہے اس کی ذات وصفات کی ماہیت کی دریافت انسان نہیں کرسکتا۔ صفات سے جو افعال پیدا ہوتے ہیں اون کا بھی حقیقی علم نہیں ان افعال کا نتیجہ ہم نے دیکھا۔ ما اشہدتہم خلق السموات والارض ولا [illegible]۔ اس صورت میں اشیاء کے ذوات کا علم بھی بغیر تعلیم الٰہی نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو مختلف کاموں کے لئے بنایا ہے اور ہر ایک کو ایک خدمت سپرد کی ہے بس اسی کی نسبت اوس کو علم ہے چنانچہ مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم کو جب آگ میں ڈالا گیا تو فرشتے نے کہا کہ میں امداد کروں فرمایا اما الیک فلا۔ یہ توحید کا اعلیٰ درجہ ہے ایسا ہی جب ہماری سرکار نبی کریم طائف گئے تو وہاں کے بدمعاشوں نے مخالفت کی اور شرارت سے پتھر پھینکے۔ جن سے آپکے جسم مبارک کو لہولہان کردیا۔ ۲ میل آپ دوڑتے آئے انگور کا ایک باغیچہ تھا وہاں ٹھہر گئے۔ مالک نے نوکر کے ہاتھ چند انگور بھیجدئے اور اوسے کہا دیکھو تم اس کی باتیں سننا آپنے انگور کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی وہ متعجب ہوا۔ کہ بت پرستوں کے شہر کا رہنے والے توحید کے اس درجہ پر ہو۔ ملک الجبال آپکے پاس آیا۔ عرض کیا کہ اگر آپ فرمادیں تو پہاڑ انپر گرا دوں فرمایا نہیں میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی اولاد سے صالح پیدا کرے۔ غرض ہر کام کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے چنانچہ جہنم کے لئے الگ فرشتے ہیں علیہا تسعۃ عشر۔ جنت کے لئے رضوان۔ ایک ہاروت ماروت جو بابل کے نبیوں پر کلام لاتے ان تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے گویا انسان ان تمام علوم کا جامع ہے اور اسی حقیقت کو اس آیۃ میں بتایا گیا ہے اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب آدم کو پہلے تعلیم دیگئی تو پھر فرشتوں پر فوقیت کیا ہوئی نادانوں نے یہ نہیں سمجھا کہ ثابت صرف یہ کرنا تھا کہ اللہ جسے علم دیتا ہے اس کو آتا ہے چنانچہ اس نے آدم کو پڑھا دیا اسے جامع علوم (ذوات الاشیاء) بنادیا۔ اور فرشتوں کو اس ڈہب کا نہ بنایا۔ دوسرے خطبہ کی نسبت فرمایا۔ عباد اللہ رحمکم اللہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان تا لعلکم تذکرون تعالیٰ۔ یہ عمر عبد العزیز نے ذاتی معاملات کی بجائے پڑہا جسکی مقبولیت ہوگئی۔ مجھے بھی پسند ہے ایک تو اللہ کا کلام ہے دوم صالح آدمی نے قائم کیا اچھے لوگ ہمیشہ بدی کو دور کرنے کے لئے ایسی پاک تدبیریں کیا کرتے ہیں جھگڑوں میں نہیں پڑتے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے درزانہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ گذشتہ دو اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین کو مد نظر رکھ کر (جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہو اور وہ تحت لفظ ترجمہ ہے) حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اس کا یہ فائدہ ہو کہ گذشتہ دو اخباروں میں سورۃ احقاف۔ سورۃ محمد اور ایک حصہ سورۃ الفتح کا درج ہو چکا ہے اس طرح بہت جلد ایک بڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں دوستوں کو پہنچتا رہیگا امید ہے کہ احباب کو یہ طرز پسند خاطر ہو گا لیکن اگر کوئی صاحب اس میں کچھ تغیر یا اصلاح چاہتے ہوں تو مطلع فرما دیں تاکہ مزید غور کیا جائے۔ ایڈیٹر

رکوع ۲

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

آیت ۷۔ لیس علی الاعمیٰ ..... الخ جہاد میں جانے کے واسطے جو حکم تاکیدی ہے اس سے اندھے اور لنگڑے اور بیمار معاف رکھے گئے ہیں۔ شریعت حقہ خواہ مخواہ کسی کے واسطے تنگی اور تکلیف کا حکم نہیں دیتی یہ حکم ان لوگوں کے واسطے ہے۔ جو اس کی برداشت کر سکتے ہیں۔

رکوع ۳

آیت ۱۔ لقد رضی اللہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جنھوں نے اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ لقد کے لفظی معنے مجھے قسم ہے اپنی ذات کی۔ اس میں رافضیوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ صحابہ منافق تھے اور صرف دو تین مومن تھے اس جگہ خدا تعالیٰ قسم کھاتا ہے کہ وہ ۱۴۰۰ مسلمان جو اس وقت بیعت میں شامل ہوئے تھے سب سچے مومن اور رضائے الٰہی کے حاصل کرنے والے تھے۔ یہ آیت اہل تشیع کے عقائد کی خوب تردید کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت علی اور ایک دو ان کے ساتھیوں کے سوائے باقی سب منافقوں کا گروہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع تھا اگر وہ لوگ منافق ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کا سارٹیفکٹ ان کو کیوں عطا کرتا اس جگہ چودہ سو اصحاب کے سچے مومن ہونے اور ان پر انعامات نازل ہونے کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے اور ان کے مومن ہونے کے چار دلائل بیان کئے گئے ہیں

۱۔ ان پر سکینت نازل ہوئی۔ صلح حدیبیہ پر جو شرائط مقرر ہوئے وہ اگرچہ بظاہر مومنوں کے واسطے خوش کن نہ تھے تاہم ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک انشراح ان کی مقبولیت کے واسطے پیدا کیا۔

۲۔ وہ فتح قریب کے وارث ہوئے بہت جلد ان کو ایک بڑی فتح کا وعدہ دیا گیا اور وہ وعدہ ان کیلئے پورا ہوا۔

۳۔ مغانم کثیرہ کے وہ مالک ہوئے۔ حسب وعدہ خداوندی بہت سا مال غنیمت ان کے ہاتھ لگا۔

۴۔ آیندہ بھی۔ .. مغانم کثیرہ کا ان کو وعدہ دیا گیا۔ جیسا کہ اگلی آیت وعدکم اللہ مغانم کثیرہ سے ظاہر ہے

فتح قریب سے مراد فتح مکہ ہے اور اس سے بھی پہلے ایک فتح خیبر کی بھی ہوئی تھی۔ غزوہ خیبر سنہ ہجری میں ہوا جس کے متعلق آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا۔ اللہ اکبر خربت خیبر۔ اور انہیں ایام میں فدک والوں نے نصف الید دیکر صلح کر لی تھی۔

آیت ۳۔ کف ایدی الناس عنکم۔ اہل مکہ کو اس بات سے روکے رکھا کہ تمہیں ایذا پہونچا سکیں۔

آیت ۴۔ واخریٰ۔ یہ ایک وعدہ اور پیشگوئی ہے کہ جن دشمنوں پر تم ہنوز غالب نہیں ہو سکے ان پر بھی تم بالآخر غالب ہو جاؤ گے۔

آیت ۵۔ ولو قاتلکم۔ یہ جنگ کا زمانہ ہے اگر کفار تمہارے ساتھ جنگ کے واسطے آویں گے تو خدا تعالیٰ تمہیں فتح دیگا اور کافر جو بزدل ہوتا ہے وہ ضرور شکست کھا کر بھاگ جائیگا۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ کفار جب مغلوب ہو جائیں گے تو کوئی ان کا یار اور مددگار نہ ہو گا اور وہ ذلیل ہو کر رہ جاوینگے۔

آیت ۶۔ سنۃ اللہ۔ یہ قانون الٰہی جو پہلے سے اسی طرح چلا آتا ہے اور قانون الٰہی کو تو کبھی بدلا ہوا نہ پائے گا یعنے خدا تعالیٰ نے جو پیشگوئی کی ہے وہ پوری ہو کر رہیگی ہمیشہ سے خدا کے نبی فتحیاب اور کامیاب ہوتے چلے آئے ہیں اور ان کے مخالف اور دشمن ہلاک اور مغلوب ہوتے رہے ہیں اب بھی ایسا ہی ہو گا بعض لوگ نادانی سے اس آیۃ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ معجزات کا ہونا ممکن نہیں کیونکہ کوئی امر خلاف قانون قدرت نہیں ہو سکتا سو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ معجزات قانون الٰہی کے برخلاف نہیں ہوتے بلکہ وہ بھی عین قانون الٰہی ہوتا ہے۔ جس سے انسان ناواقف ہے۔

آیت ۷۔ وھو الذی کف ایدیھم عنکم ..... الخ۔ جبکہ مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے اس وقت کفار کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر خفیہ طور پر آپڑا مگر وہ گروہ گرفتار ہو گیا اور مسلمان ان کے ہاتھوں اذیت اٹھانے سے بچ رہے اور کوئی کشت و خون آپس میں نہ ہوا۔

آیت ۸۔ ھم الذین کفروا ..... الخ اس آیت شریف میں صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدہ کو بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس وقت مکہ میں بہت سے مسلمان مرد اور عورت مخفی تھے۔ جنہیں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہو چکے تھے اور بعض ہنوز مخفی تھے بلکہ بعض ایسی استعداد کے لوگ تھے کہ وہ عنقریب مسلمان ہو جانے والے تھے مگر ایسے وقت میں جنگ چھڑ جاتی تو بلا امتیاز وہ سب کے سب تہ تیغ ہو جاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا تو ایک بڑے رنج کا موجب ہوتا اس واسطے حکمت الٰہی نے پہلے سے اس قسم کے سامان مہیا کر دیئے کہ صلح ہو گئی اور جنگ نہ ہونے پائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے وقت پر مسلمانوں میں شامل ہو گئے اور بعد میں جب کفار نے جنگ کا سلسلہ چھیڑا تو وہ مقدس روحیں سب ان سے الگ ہو چکی تھیں۔

آیت ۹۔ اذ جعل الذین کفروا ..... الخ۔ کفار نے اس موقعہ پر بڑی ضد کی اور ایسے شرائط پیش کئے جو بظاہر مسلمانوں پر بہت سخت تھیں اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عمرہ نہ کرنے دینگے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں میں ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم

ہے اور یقین کر لیا کہ ہمین ہمارے واسطے بہتری ہے اور اللہ تعالیٰ بالاخر ضرور ہمکو ہی فتح دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

رکوع ۴

آیت ۱۔ الرءیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خواب دیکھا تھا اور جس کی بنا پر آپنے حج کا ارادہ کیا تھا وہ خواب سچا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے سچا ثابت کر کے دکھایا۔ سچے خوابوں کا نمونہ خدا تعالیٰ نے دنیا مین بہت قائم کیا ہے تاکہ صداقت نبوت کا نمونہ مخلوق مین پایا جاوے اور رویا کم وبیش سب کو ہوتے ہین تاکہ انبیاء کا انکار نہ ہو۔ لیکن اس معاملہ مین عام خواب بینون اور انبیاء کی مثال اس طرح سے ہے جیسا کہ ایک شخص کے پاس صرف ایک روپیہ ہے اور دوسرے کے پاس کروڑ ہا روپیہ ہین۔ ہر ایک شخص کم وبیش کوئی نہ کوئی نسخہ کسی بیماری کا جانتا ہے۔ مگر وہ اتنے سے طبیب نہین کہلا سکتا کئی بدبخت لوگون کو اس سے ٹھوکر لگتی ہے خدا ہمین بچائے۔

انشاء اللہ۔ یہ مثل ایک شاہی محاورہ کے ہے سلاطین کے فرامین مین اس قسم کے محاورات استعمال ہوتے ہین

آیت ۲۔ لیظہرہ۔ تاکہ تمام ادیان کی بدیان دنیا پر ظاہر ہو جاوین اور پاک دین کا تقدس نمایان ہو جائے۔

تمام ادیان دنیا پر اسلام غالب آیا۔ دنیا مین دین کے بڑے مرکز دو تھے ایک ایران اور دوسرا شام۔ آریہ لوگ بھی ایران سے ہند کو آئے اور ہند سے بدھ مذہب چین کو گیا اوس طرف یورپ اور افریقہ کا مذہب شام کے ماتحت تھا ہر دو مرکزون کو اسلام نے فتح کیا اور سب پر غالب آیا اور پھر اس آخری زمانہ مین اسلام کی فتح تمام ادیان پر ہو رہی ہے جبکہ ایک شخص یہ دعوے کرتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کی تائید مین خوارق اور کرامات دکھلائے جارہے ہین۔ اگر کوئی دوسرا مذہب بھی دنیا مین زندہ ہے تو وہ مقابلہ مین آوے۔ اور اپنی زندگی کا ثبوت دکھلائے۔

محمد۔ محمد رسول اللہ۔ محمد ہی اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور محمد ہی ہو سکتا ہے۔ دوسرا نہین ہو سکتا، محمد کے معنے ہین وہ شخص جس مین خوبیان ہی خوبیان ہون ایسا ہی آدمی اللہ تعالیٰ کا رسول ہو سکتا ہے۔

معہ۔ جتنے آدمی آپکے ساتھ تھے اس مین اصحاب کی تعریف ہے۔ اور روافض کا رد ہے جو کہتے ہین کہ سوائے ایک دو شخصون کے باقی سب آپکے ساتھ کافر اور منافق ہی جمع تھے۔

اشداء۔ شدید وہ لوگ ہوتے ہین جن پر دوسرے کا اثر نہ ہو۔ مسلمان اپنے اسلام مین ایسے پختہ تھے۔ کہ کفار کا کوئی اون پر اثر نہین پڑ سکتا تھا۔

اثر السجود۔ اون کے چہرون پر ایک نور نظر آتا تھا

مثلہم فی التوراۃ۔ توریت مین صحابہ کا ذکر ہے اور اون کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دس ہزار قدوسی ہین۔

فی الانجیل۔ متی مین خدا کی نسبت کرائی کے دانے کے ساتھ تشبیہ دیگئی ہے۔

لیغیظ۔ کافر کو نبی کی ترقی پر غضب آیا کرتا ہے۔ جیسا کہ آجکل آرہا ہے۔

اس جگہ سورۃ الفتح کے نوٹ ختم ہوئے لیکن سورہ فتح کی تفسیر کے متعلق چند مفید باتون کا ذکر کرنا ضروری ہے ہجرت کے چھٹے سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین ایک رویاء دیکھا۔ کہ آپ اور آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہین اور وہان مسجد حرام مین امن کے ساتھ داخل ہوئے ہین اور سر منڈاتے ہین اور بال کترواتے ہین جیسا کہ مکہ معظمہ مین سے احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھون سے بہت تکلیف اٹھارہے تھے اور مکہ مین کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانون کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول مین بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس مبشر کا کشف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدون پر پورا ایمان لاکر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتون کے ہو جانے پر پورا یقین کرکے اون کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہین اسی طرح حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رویا کی سچائی پر یقین کرکے سفر مکہ کی طیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہین کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کوشش کیون کی جاتی ہے وہ تو خدا کا وعدہ ہے اور ہر حال پورا ہو گا ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگون نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے۔ کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپنے پلیڈر کیون کھڑا کیا اور شادی کے موقعہ پر آپنے خط وکتابت وغیرہ کوششون مین کیون حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہین جن کی کتب مین انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیرین موجود ہین مسلمانون کے واسطے تو خود یہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورہ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے۔ اور عیسائیون کے واسطے خود یسوع کی لائف مین بہت سے ایسے واقعات موجود ہین یسوع بچہ ہی تھا۔ کہ اس کی جان بچانے کے واسطے اُسے خفیہ طور پر ملک مصر مین لے گئے اور پھر عین نبوت کے زمانہ مین جب دشمنون سے خوف بڑھا تو اپنے شاگردون کو حکم کیا کہ کسو سے نہ کہنا کہ مین یسوع مسیح ہون۔ پھر بزعم متی توریت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے خود گدہی کا بچہ منگوایا تاکہ اس پر سوار ہو۔ غرض ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہین کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے طیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل مین دل وجان سے مصروف ہو جاتے ہین اور وہ محل طیار ہو جاتا ہے۔ گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل فلان معمار یا فلان مزدور نے بنوایا ہے تاہم دانا لوگ جانتے ہین کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ کے مونہہ کا حکم ہے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی کہ کوئی ایسا محل طیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنےٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک فہیم سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح انجنیر بادشاہ کا حکم پاکر یقین کر لیتا ہے۔ کہ اب مجھے اس محل کے طیار کرنے کے تمام سامان مہیا ہو جائینگے اور کوئی روکاوٹ باقی نہ رہے گی اور مین کامیاب ہو جاؤنگا اور اس یقین کو ساتھ لے کر وہ کام شروع کر دیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہونے کے بنتے چلے جاتے ہین اسی طرح ایک مامور من اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھ کر اس کو پورا کرنے کے درپے ہو جاتا ہے اس کا خود پیشگوئی کے پورا کرنے مین مصروف ہو جانا۔ اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور صداقت کی ایک بین دلیل ہوتی ہے اگر اسے اس الہام کی سچائی پر یقین نہ ہوتا اور اس مین کچھ وہم یا وسوسہ ہوتا تو وہ ہرگز اس کی طرف متوجہ نہ ہوتا کسی کو اللہ تعالیٰ فرماوے کہ تجھے بچہ دیوینگے اور تیری نسل سے ہوگا۔ تو کیا وہ شکر نہ کرے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

کلام امیر المومنین

۲۳ ستمبر کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح نے طلبا مدرسہ کو مخاطب کرکے فرمایا۔

ہر ایک لچکدار اور نرم شے کے لیے بہت سے عجائبات ہوتے ہیں نرم چیز کو جس طرف چاہو پھیر دو وہ پھر جاتی ہے اور جس شکل میں اوسے بنانا چاہو اوسی شکل کو بہ آسانی اختیار کر لیتی ہے لیکن اس خوبی کے ساتھ اس میں ایک دقت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اوس کو جلد کرم کھا جاتا ہے اور اس طرح وہ ایک خطرہ میں ہے۔ بچپن کے عالم کی مشابہت اسی نرم لکڑی کے ساتھ ہے۔ بچہ کیسا ہی با اخلاق نیک لائق معلوم دے پھر بھی اس کی عمر ایک ناواقف ناتجربہ کار ناسمجھ اور ناعاقبت اندیش کی عمر ہے۔ جب بڑا ہوگا تب ہی اوس کو تجربہ حاصل ہوگا۔ مدرسہ کے چھوٹے بچوں میں بعض دفعہ ایک خفیف سی چوری کی عادت ہو جاتی ہے۔ کسی کا نب اٹھا لیا کسی کا قلم لے لیا یہ اگرچہ بہت چھوٹی سی بات ہے مگر اس کا نتیجہ دور تک پہونچتا ہے کیونکہ انسان جبکہ ایک چھوٹی سی بدکاری کو اختیار کرتا ہے تو پھر اس میں بڑہتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے مصائب میں گرفتار ہوتا ہے ایسا ہی ایک عیب تکبر کا ہے پہلے بچہ دوسرے بچوں سے اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر تکبر کرتا ہے رفتہ رفتہ یہ تکبر کی عادت اوس کے اندر راسخ ہو جاتی ہے اور بڑا ہوکر بھی وہ متکبر ہی رہتا ہے یہاں تک کہ کسی کو سلام بھی نہیں کہ سکتا جسکی سزا میں اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھی لوگوں سے ایسا معاملہ کرا دیتا ہے کہ پھر اسکو بھی کوئی سلام کرنا پسند نہیں کر سکتا اسی طرح ایک عیب کاہلی اور سستی کا ہے چھوٹے بچے اونکے کاموں میں سستی کرتے ہیں تو رفتہ رفتہ سستی ان کی عادت میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر دینی کاموں سے بے پرواہی کرتے ہیں تو آہستہ آہستہ دین سے بے تعلق ہوتے جاتے ہیں۔ میں دیکھو ایک ہندو بچہ اگرچہ اوس کو ہندو دہرم کے عقاید سے ہزار اختلاف ہو جب کوئی کتاب یا مضمون وغیرہ لکھتا ہے تو سرے پر لفظ اوم ضرور لکھدیتا ہے مگر دین کی طرف سے بے توجہی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان بچوں نے اپنے مضامین کے سرے پر بسم اللہ کا لکھنا ترک کر دیا ہے بعض بچے آسودہ حال ہوتے ہیں اور ان کی طرف دیکھ کر دوسرے فضول خرچ بننا چاہتے ہیں یہ بھی ایک نقص ہے قدرت نے سب کو یکسان نہیں بنایا۔ کوئی گورا ہے کوئی کالا ہے کوئی لمبا ہے کوئی چھوٹا ہے کوئی موٹا ہے کوئی دبلا ہے غرض سب باتوں میں اختلاف اور فرق ہے ایسا ہی مال و دولت کے لحاظ سے بھی لوگ یکسان نہیں ہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے اس کے متعلق قرآن شریف میں ہے کہ لا تمدن عینیك الیٰ ما متعنا بہ ...... الخ قسما قسم کے کفار کو جو کچھ دیا گیا تو ان کی طرف نظر اوٹھا کر بھی نہ دیکھ یعنی ان کی کچھ پرواہ نہ کر۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بڑے احسان ہیں۔ میں طالب علمی کے زمانہ میں بڑے بڑے وسیع الخیال لوگوں کی مجلس میں رہا۔ ایک دفعہ مجھے خیال ہوا کہ بادشاہ بننا چاہیئے پس میں بیٹھ کر سوچنے لگا کہ میں بادشاہ کس طرح بن سکتا ہوں۔ لمبے منصوبوں کا ایک بڑا سلسلہ میرے دل میں سے گذرا۔ لڑائیوں کے مصائب۔ دریاؤں میں گرنا۔ قلعوں سے کودنا۔ جنگلوں میں سے گذرنا۔ غرض تمام منازل طے ہوکر میں نے جاپان سے امریکہ تک فتوحات کیں اور تخت پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیئے تب میں نے دیکھا کہ بادشاہ کے واسطے چاروں طرف سے خطرات اور تفکرات ہیں اس کے واسطے کوئی آرام کی زندگی نہیں اس قدر مصائب جس چیز کے واسطے اوٹھائے گئے وہ اتنی قیمت نہیں رکھتی۔ تب میں نے اپنے شاہ بننے پر افسوس کیا اور شاہی کو چھوڑ دیا۔ اور ایسے خیالات کو ہمیشہ کے واسطے ترک کر دیا۔ یہ جنون نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ کا ایک فضل تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میں آج تک کبھی کسی پولیٹیکل سوسائٹی میں شامل نہیں ہوا جس سے حکومت کے خیالات پیدا ہوں اور دنیوی عیش و آرام اور شان و شوکت کی اشیاء کبھی میری نگاہ میں کوئی عزت نہیں پائیں طالب علمی کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے میرے واسطے بڑے بڑے سامان مہیا کر دیئے تھے میں شاہی ہاتھیوں اور گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا۔ مگر انہیں راستوں میں پاپیادہ بھی چلتا تھا۔ ہر دو امور میرے واسطے یکسان تھے۔ خدا کے فضل نے میری دستگیری کی۔ بچپن کے عالم میں انسان کیواسطے بڑے بڑے مشکلات ہیں۔ ان کے دو علاج ہیں۔ ایک دعا دوسرے صحبت صالحین۔ بچپن میں جو لوگ اپنے آپ کی حفاظت کرتے ہیں وہ بڑے ہوکر آرام میں رہتے ہیں۔ دیکھو ہم اس بڑہاپے میں ایسے عمدہ قویٰ رکھتے ہیں یہ اسی بچپن کی حفاظت کا نتیجہ ہے۔ بچوں کیواسطے تنہائی اچھی نہیں۔ تنہائی میں بہت سے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں اس سے بچنا چاہیئے۔ اب میں تمہیں ایک چھوٹی سی سورت سناتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔ قسم ہے زمانہ کی انسان گھاٹے میں ہے بہت لوگ زمانہ کو کوستے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں مگر یہ ان کی غلطی ہے خدا تعالیٰ زمانہ کی قسم کھاتا ہے۔ دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ کیسا مبارک زمانہ تھا کیسی تعلیم دنیا کے واسطے لایا۔ مگر انسان کی عمر اس زمانہ میں گھٹ رہی ہے لوگ کہتے ہیں عمر بڑہتی ہے مگر دراصل گھٹتی ہے برف کے پگھلنے کی طرح انسان کی عمر گھٹ رہی ہے ہمارا خدا خوبیوں والا ہے اوس کو پانے کیواسطے انسان کو چاہیئے اپنے میں خوبیاں پیدا کرے پنجابی میں ایک مثل ہے۔ جس کو حضرت امام مسیح موعود بھی فرمایا کرتے تھے۔

بے مثل پانا چاہیں خود بے مثل ہو

مومن کو خیال کرنا چاہیئے کہ میرا مولا بدیوں سے پاک ہے وہ بدکار کے ساتھ کس طرح تعلق رکھے گا ایمان کا یہ نتیجہ ہے کہ انسان نیک عملوں کی طرف جھکتا ہے جب انسان خود نیک بنتا عمل صالح کرتا تو پھر دوسرے کو نیک بناتا حق سکھاتا اور صبر کی تعلیم دیتا ہے آجکل لوگوں میں صبر نہیں ایک گالی سن کر پچاس دیتے ہیں ایسا نہیں چاہیئے غضب شہوات اور حرص کیوقت صبر سے کام لینا چاہیئے اللہ تعالیٰ تم سب کو ایمان عطا کرے۔ عمل صالح کی توفیق دے حق پر چلائے اور دوسروں کو حق دکھلانے والا اور صبر سکھلانے والا بنائے

لہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپکو روحانی شاہ بنا دیا جہان چاہ لاکھ انسان کے دل آپکے واسطے سچی ارادت کے ساتھ مسخر ہیں۔ ایڈیٹر

موش محفل

میرے عزیز بھائیو! ان چوہوں سے بچو۔ جو تمہاری محفلوں میں بڑی پھرتی سے خفیہ خفیہ آتے اور کچھ نہ کچھ اچک کرے جاتے ہیں۔ نفرت کے سنکھیا کی گولیاں ان کے لیے تمام مکان میں بچھا دو۔ اور احتیاط و بیدار مغزی کی بلیاں ان کے دفع کرنے کے واسطے پال رکھو۔ پھر تھوڑے دنوں میں تم دیکھو گے کہ ان کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (اکمل)

البدر ۔ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء

سفر کپورتھلہ

نمبر ۱

گذشتہ اخبار میں احباب نے پڑھا ہوگا کہ میں [illegible] سفر کپورتھلہ یہ ایک نہایت ہی مختصر سفر تھا۔ مطبع کی بعض ضروریات کے واسطے مجھے لاہور و امرتسر جانا پڑا تھا اور اس کے متعلق کوئی اخبار میں ذکر نہ تھا جس کے واسطے سفر کی سرخی جمائی جاتی لیکن امرتسر میں ایک روز کے واسطے کپورتھلہ چلا گیا۔ وہاں جو حالات معلوم ہوئے اس خط میں مذکور ہوتے ہیں جو کہ نیچے درج کئے جاتے ہیں

کپورتھلہ

ایک ریاست کا نام ہے اور اوس کے صدر مقام کا نام بھی کپورتھلہ ہی ہے جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے پنجاب کی مین لائن کے اسٹیشن کرتارپور سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کرتارپور کا اسٹیشن امرتسر سے جالندھر کی طرف جاتے ہوئے کوئی ڈیڑھ گھنٹہ کا راستہ ہے۔ کرتارپور سے کپورتھلہ تک پختہ سڑک بنی ہوئی ہے اور ایک گھنٹہ میں ٹمٹم پہونچ جاتی ہے کپورتھلہ کے شہر کا جو حصہ میں نے دیکھا ہے وہ اوس کا صدر یا چھاونی کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ اس حصہ میں ہی تمام سرکاری مکانات اور باغات اور کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں۔ سڑکیں وسیع ہیں۔ صفائی بہت عمدہ ہے مکانات یورپین طرز پر بنے ہوئے ہیں کچہریوں کی بناوٹ اور سجاوٹ سب انگریزی طرز پر ہے اور خاص مہاراجہ صاحب کے مکانات تو اس قدر یورپین طرز میں ڈھلے ہوئے ہیں اور اون کے اندر کا ساز و سامان اور وضع ایسی ہے کہ اگر اونہیں یورپین طرز رہائش اور سامان عشرت کی نمائش کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ بعض دوست تعجب کرتے ہوں گے کہ

میں کپورتھلہ کا ذکر کیوں چھیڑ بیٹھا ہوں

اور اوس کے گلی کوچے کیوں پیمائش کرنے لگا ہوں۔ میرے عزیزو! یہ بلا وجہ نہیں۔ آپ جانتے ہیں انسان کو اپنے محبوب کا ہر ایک فعل پیارا لگتا ہے کپورتھلہ کی سڑکوں اور گلیوں اور مکانوں کو یہ فخر حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود دو دفعہ وہاں صرف اپنے مخلص دوستوں کی ملاقات کے واسطے تشریف لیگئے تھے اور آپ نے ان تمام مکانات اور باغات کی سیر کی تھی جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ اگرچہ میری رہائش کا وقت وہاں بہت تھوڑا تھا اور مجھے اس امر کا شوق دامنگیر تھا کہ مکانوں اور باغوں کی سیر کروں اور [illegible]

[illegible]

[illegible] وہاں کوئی کتاب اردو یا انگریزی میں ریاست کپورتھلہ کے تواریخی اور جغرافیائی حالات کے متعلق نہ تھی۔ حالانکہ اس کتب خانہ کو [illegible] اس قسم کی کتابیں مہیا کرے [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک سپانیہ کی رہنے والی لیڈی ہے اور آجکل مہاراجہ صاحب کے ساتھ یورپ میں ہے۔ اس محل میں فرنگی عیش و آرام کے تمام سامان نہایت فراخدلی سے مہیا کئے گئے ہیں ریاست اور اوس کے مکانات کے متعلق اتنے ہی ذکر پر کفایت کر کے میں جلد ان باتوں کی طرف آتا ہوں۔ جو ناظرین بدر کے واسطے خاص دلچسپی کا موجب ہیں یعنی کپورتھلہ کے احمدی برادران

حضرت اقدس کے پرانے دوستوں

میں سے ہیں جبکہ حضور علیہ السلام نے کوئی دعوی مسیحیت یا مہدویت کے متعلق نہ کیا تھا اوس وقت سے یہ صاحبان حضرت کے ملنے والے ہیں۔ ریاست میں ایک وزیر حاجی صاحب کے نام سے مشہور گذرے ہیں اونہوں نے کتاب براہین احمدیہ منگوائی تھی جس کو برادرم مکرم منشی ظفر احمد صاحب منشی محمد اروڑا صاحب خانصاحب محمد خان مرحوم (والد خان صاحب عبد المجید خان) منشی عبد الرحمن صاحب نے دیکھا اور حضرت کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے۔ تب سے یہ دوست حضرت اقدس کے ساتھ ایک ایسا دلی تعلق محبت اور اخلاص کا رکھتے ہیں کہ کوئی امر کبھی ان کے واسطے ابتلا کا موجب نہیں ہو سکا حضرت اقدس کو اس جماعت کے ساتھ کیسی محبت تھی اس کے واسطے میں

حضور علیہ السلام کا ایک خط

[illegible] خان صاحب [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی مخلصی اخویم محمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ زبانی اخویم منشی محمد اروڑا صاحب معلوم ہوا کہ آں محب نے اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب کی تحریر کو اپنی نسبت خیال کیا ہے مگر حاشا و کلا ایسا نہیں ہے آپ دلی دوست اور مخلص ہیں اور میں آپکو اور اپنی اس تمام مخلص جماعت کو ایک وفادار اور صادق گروہ یقین رکھتا ہوں اور مجھے آپ سے اور منشی محمد اروڑا صاحب اور دوسرے کپورتھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے۔ پھر کیونکر ہو کہ ایسی جماعت کی نسبت کوئی ناگوار کلمہ مونہہ سے نکلے میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اس دنیا اور آخرت میں خدا تعالی کے فضل و کرم سے میرے ساتھ ہوں گے اور آپ اون دوستوں میں سے ہیں جو بہت ہی کم ہیں آپنے دلی محبت سے ساتھ دیا اور ہر ایک موقعہ پر صدق دکھلایا۔ پھر کیونکر فراموش ہو سکتے ہیں چاہیئے کہ فرصت کے وقتوں میں ہمیشہ ملتے رہیں۔ باقی تمام احباب کو السلام علیکم

خاکسار میرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۷ جنوری ۱۸۹۲ء

حضرت اقدس کی تحریریں

جو کہ آپنے احباب کپورتھلہ کے متعلق کیں ان کا اس جگہ کتاب ازالہ اوہام سے نقل کر دینا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں:-

حبی فی اللہ منشی محمد اروڑا نقشہ نویس مجسٹریٹی منشی صاحب محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں سچائی

کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔ خدمات کو نہایت نشاط سے بجا لاتے ہیں بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے۔ عجیب منشرح الصدر اور جان نثار آدمی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے شاید ان کو اس سے بڑھکر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر ایک توفیق سے کوئی خدمت بجا لاویں اور دل و زبان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔ آمین

جبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ میں نوکر ہیں۔ نہایت درجہ کے غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند ہیں اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت اور ارادت و محبت و نیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا مجھے ان کی نسبت یہ تردد نہیں کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ خلل پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جاوے۔ وہ سچے وفادار اور جان نثار اور مستقیم الاحوال ہیں خدا ان کے ساتھ ہو۔ ان کا نوجوان بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے خدا تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔

جبی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے استقامت کے آثار و انوار اس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کے علامات و امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے۔ اور ان سے لذت اٹھاتا ہے اللہ اور رسول سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جس پر مدار حصول فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مرکب ہے، یہ دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

پرانی باتوں

کو یاد کرتے ہوئے احباب کپورتھلہ نے فرمایا۔ کہ پہلی دفعہ جب حضرت اقدس کپورتھلہ میں تشریف لائے تو جوان آپکے آنے کا مقرر تھا اور اس دن تمام سامان مہیا کرنے کے علاوہ آپکے استقبال کیواسطے سٹیشن پر اور راستہ میں آدمی کھڑے ہوئے تھے اوس دن آپ نہ آئے بلکہ دو دن بعد اچانک تشریف لائے اور ایک مسجد میں آکر ٹھہرے۔ ساتھ صرف ایک خادم شیخ حامد علی تھا۔ مسجد کی چٹائی پر بے تکلف لیٹے رہے اور بازار دودھ روٹی منگوا کر کھایا۔ یہاں تک کہ ہم کو خبر ملی تب ہم جا کر آپ کو لے آئے اور ایک بہت بڑا مجمع ہو گیا۔ جب کہ ہم آپ کو جشن ہال دکھانے کے واسطے لے گئے۔ تو وہاں مہاراجہ صاحب اور انگریز اور میمیں کھیلنے میں مصروف تھیں اور کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ جب مہاراجہ صاحب کو حضرت کے جانے کی خبر ملی تو اونھوں نے اجازت دی کہ مرزا صاحب آ جاویں چنانچہ آپ گئے مگر ایک طرف کھڑے رہے اور کسی چیز کی طرف چنداں توجہ نہ کی۔ مہاراجہ صاحب نے دور سے مرزا صاحب کو دیکھکر اپنا وزیر بھیجا کہ ان سے ملاقات کریں۔ وزیر نے تین دفعہ آپ کو سلام کیا مگر آپ کی توجہ اوس کی طرف نہ ہوئی۔

منشی محمد اروڑا صاحب

اپنی اس محبت کا ذکر کرتے ہوئے جو ان کو حضرت کے ساتھ تھی اور ان مہربانیوں اور شفقتوں کی یاد میں جو حضرت ان پر اور دیگر احباب کپورتھلہ پر کرتے تھے چشم پر آب ہوتے رہے اور ہم لوگ بھی رلا یا منشی صاحب فرمانے لگے پہلے کبھی اپنے پاس کوئی چیز رہنے نہیں دی اپنی ضروریات کو بہت تنگ کر کے جو کچھ بھی ہو حضرت کی خدمت میں پہنچاتا ہر ایک عمدہ شے جو مجھے ملی اور میری مقدرت میں ہوتی آپکے واسطے حاضر کرتا آپ کی جدائی کا مجھے صدمہ ہے پر شکر ہے کہ میرے پاس کوئی شے یا روپیہ اب ایسا نہیں ہے جس کو دیکھ کر میں یہ حسرت کر سکوں کہ یہ میں نے حضرت کو کیوں نہ دیدیا۔ میں نے کوڑی اپنے پاس نہ رکھی جب کبھی میں جاتا اور آپکو اطلاع ہوتی تو آپ فوراً مجھے بلا لیتے یا خود باہر تشریف لاتے میں صرف آپکے دیدار کا عاشق تھا۔ مجھے اب موت کا بھی ڈر نہیں رہا بلکہ مجھے موت کے خیال سے خوشی ہے کہ جب مرونگا تو حضرت سے تو ملاقات ہو جائے گی۔ میں نے کبھی حضرت کی خدمت میں اپنے لئے کسی امر کیواسطے دعا کے لئے نہ کہا آپکے طفیل خود ہی خدا سے دعا مانگتا اور خدا میری امید بر لاتا۔ ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں اس کا ذکر آیا۔ تو فرمایا کہ یہ عقیدہ کی بات ہے ایک دفعہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک امیر کا ذکر کیا کہ وہ عیش و آرام میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ فرمایا۔ اس عیش و آرام کا انجام اچھا نہیں دیکھو ہوا جب تھوڑی تھوڑی چلتی ہے تو کیسی اچھی لگتی ہے مگر جب تیز ہو کر آندھی اور طوفان کا رنگ اختیار کرتی ہے تو پھر کیسا نقصان پہنچتا ہے۔

برادرم منشی ظفر احمد صاحب

فرمانے لگے کہ ایک دفعہ ہم جالندھر میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ قریب ایک ماہ کے وہاں ٹھہرے وہ شہر ایسا خوفناک اور لامذہب کا مذہب رہنے سے تنگ آ گئے سب رفتہ رفتہ پیچھے رہ گئے ایک دن میں نے بھی ارادہ کیا کہ اجازت چاہیں اسی خیال میں تھے جو حضرت اقدس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اکثر لوگ تو چلے گئے اب آپ ہی رہ گئے ہیں پنجابی میں مثل مشہور ہے۔

لواں نوں پراں اسوں

اپنے نیاویں بہت لواں رہندا ہے اور پراں اسوں رہندا ہے اس بات کو سن کر ہم نادم ہو گئے اور رخصت لینے کے ارادے کو چھوڑ دیا۔

ایک دفعہ ہم حضرت کیساتھ ایک باغ میں گئے جہاں گیندا کے پھول کھلے ہوئے تھے اور نہایت خوشبو دے رہے تھے۔ حضرت نے فرمایا

کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے

(گیندا ایک خاردار پودا ہوتا ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی)

خانصاحب عبد المجید خان

جناب خانصاحب محمد خان کے فرزند ارجمند ہیں باوجود کمسنی کے ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے باپ کا عہدہ افسری بگھی خانہ ریاست کا عطا کیا ہے خانصاحب ریاست میں بہت ہر دلعزیز ہیں ہر طرف نہایت عزت کیساتھ دیکھے جاتے ہیں حضرت اقدس کے ساتھ آپ کو اپنے باپ کی طرح دلی اخلاص ہے خان صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے کہ حضرت اقدس ان کے خطوں کا جواب اپنے دست مبارک سے لکھیں اگرچہ ایک لفظ ہی ہو بعض دفعہ حضرت صاحب خود ان کو جواب لکھتے تھے اور بعض دفعہ مجھے حکم دیتے تھے۔ کہ میں جواب دوں اکثر یہ حکم خان صاحب کے خط پر تحریر ہوتا کہ "جواب لکھا جائے"۔ اس صورت میں خانصاحب کی دلی حالت کا اندازہ کر کے میں وہی خط جس پر حضرت کے تین لفظ میری طرف لکھے ہوتے کہ "جواب لکھا جائے" بھیج دیا کرتا تھا اور یہ امر خان صاحب کے واسطے اس قدر خوشی کا موجب ہوتا۔ کہ میں اگر دو صفحہ کا لمبا خط بھی لکھتا تو نہ ہو سکتا۔ میں کپورتھلہ میں خان صاحب موصوف کے ہی مکان پر ٹھہرا تھا اس سفر میں

میاں محمد یوسف صاحب

سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ میاں صاحب کے سپرد سرکاری کوٹھیوں کا انتظام ہے اور کام بہت اور اہم ذمہ داری کا ہے۔ جس کو وہ نہایت خوبی سے سر انجام دے رہے

ہین۔ آپ کو سلسلے کے ساتھ بہت محبت ہے باوجود کم فرصتی کے اخبارین پڑھتے اور دوسرون کو سناتے ہین اور خدمات دینی ہین دل کھول کر حصہ لیتے ہین میان صاحب موصوف مہاراجہ صاحب کے ساتھ یورپ امریکہ کے سفر مین بھی ہو آئے ہین۔ آپنے مجھے روس کی بُت پرستی کا کچھ ذکر سنایا کہ وہان بازارون مین اور گلی کوچون مین مریم اور یسوع کے بُت نصب ہین جیساکہ ہندو لوگون کے بُت ہوتے ہین جو گذرتا ہے ٹوپی اُتار کر سر جھکاتا ہے عورتین سجدہ کرتی ہین نہایت کثرت سے بُت پرستی پھیلی ہوئی ہے افسوس ہے کہ میان صاحب کو بسبب کاروبار سرکاری اور علالت طبع فرصت بہت کم ملی اور مین دل کھول کر نہ ان کی باتین سن سکا اور نہ اپنی سنا سکا [illegible] صحبت باقی۔ اللہ تعالیٰ اونکو استقامت اور نیکی کے کامون مین توفیق عطا کرے خدا نے چاہا تو پھر کبھی ملاقات ہو رہے گی۔ حضرت کے پرانے خادم

منشی عبد الرحمٰن صاحب

اور اون کے فرزند رشید میان عبد السمیع اور سلطان پور کے ایک رشید نوجوان میان احمد دین اور خان صاحب کے بھائی بشیر احمد صاحب سے بھی ملاقات ہوئی منشی فیاض علی صاحب ڈاکٹر فیض قادر صاحب سردار خان صاحب۔ منشی عزیز الرحمٰن صاحب اور منشی حبیب الرحمٰن صاحب وہان نہ تھے اس واسطے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔

جالندھر کپور تھلہ مین ۲۱ر تاریخ کو ایک بجے پہنچا تھا۔ اور ۲۳ر تاریخ کو صبح ۲ بجے وہان سے رخصت ہوا۔ ۲۲ر کی شام کو [illegible] احباب کپور تھلہ کو خطاب کرتے ہوئے ایک تقریر کی جو اگلے البدر مین درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بدر کے خط کا قلم | بعض دوستون کی تحریک پر قلم پہلے کی نسبت کسی قدر جلی کر دیا گیا ہے

امید ہے کہ دوست اس کو پسند کرین گے اور اس کے متعلق کوئی صاحب اور مشورہ دینا چاہین تو وہ بھی ہم سننے کے [illegible] طیار ہین۔

فروخت کتب بند | چونکہ پچھلی فروخت اور سٹاک کا حساب ہو رہا ہے اس واسطے چند روز تک بدر کا بک ڈپو بند رہیگا۔

المفتی

(از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی)

۳۷۔ مقتولین جنگ کا معاملہ خدا پر چھوڑو | ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ اس وقت جو مسلمان جنگ مین مرتے ہین اون کا کیا حال ہے آیا وہ شہید ہین یا حرام موت۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا جب حضرت امیر تیمور حلب مین گئے تھے تو آپنے علماء سے سوال کیا کہ حضرت علی و معاویہ کے مابین جو جنگ ہوئی تھی اس مین طرفین کے مقتولین کے متعلق کیا فتویٰ ہے علماء خوف زدہ تھے خاموش رہے کسی کو جواب دینے کی جرأت نہ ہوئی آخر ایک محدث آیا اور اس نے کہا کہ مجھے امیر صاحب کے پیش کرو مین اون کے سوال کا جواب دونگا۔ چنانچہ وہ پیش ہوئے اور انہون نے امیر صاحب کی خدمت مین کہا کہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص جنگ ریا کیواسطے کرتا ہے اور کوئی اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے ایسا کرتا ہے کوئی شخص قومی محبت کے لئے لڑائی مین جاتا ہے اور کوئی صرف تعصب کے سبب اس مین شامل ہوتا ہے کسی کو سوائے اس کے غرض نہین ہوتی کہ مخالف کے ساتھ اس کو کوئی ذاتی عداوت ہوتی ہے لیکن کوئی ایسا ہوتا ہے کہ صرف اعلائے کلمۃ اللہ کیواسطے جنگ مین جاتا ہے۔ غرض الاعمال بالنیات ہے جناب امیر ان لوگون کے دل کی حالت اور نیت کو ہمارے سامنے پیش کر دین۔ پھر ہم اوس پر فتوے لگا دین گے یہی جواب اب بھی ہمارا ہے۔

۳۸۔ بے وضو اذان و قرآن | ایک شخص کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین پیش ہوا کہ بے وضو قرآن شریف پڑھنا یا اذان دینا جائز ہے۔ فرمایا جائز ہے۔

معذرت آجکل ہر طرف بخار کا موسم ہے مطبع کے بعض ملازمین کی بیماری کے سبب اخبار کی طیاری اور چھپائی مین بہت دقت ہوئی ہے اس واسطے یہ اخبار صرف دس صفحہ پر شائع ہوتا ہے تاہم کوشش کیگئی ہے کہ تمام ضروری باتین درج اخبار ہو جائین

جلسہ سالانہ قادیان | جو عموماً دسمبر کے آخری ہفتہ مین ہوا کرتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی انہین تاریخون مین ہوگا۔ جو صاحب اس موقع پر کوئی نظم پڑھنا چاہتے ہون یا کوئی لیکچر دینا چاہتے ہون اس کی نسبت مفصلہ ذیل اطلاع خاکسار کو دین۔

(۱) کس زبان مین ایسی نظم یا نثر ہوگی (۲) مضمون کیا ہوگا۔ (۳) کتنا وقت تخمیناً اس کے سننے پر خرچ ہوگا (۴) خود مصنف پڑھین گے یا کسی دوسرے صاحب سے پڑھانے کا انتظام کیا جائے (۵) کونسا دن آخری ہفتہ دسمبر مین ایسے ناظم یا لیکچرار صاحب کے لئے زیادہ سہولت یا آرام کا باعث ہوگا۔ یہ اطلاع بہت جلد دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان مین پہنچنی چاہیئے۔ کیونکہ پروگرام کے بننے کے لئے اس اطلاع کا آنا ضروری ہے یہ بھی یاد رہے کہ یہ بالکل بے انتظامی کا طریق ہے کہ پہلے تو اطلاع نہ دیجاوے اور وقت پر کسی خاص نظم یا لیکچر کے سنانے کیواسطے زور دیا جاوے یا حضرت امام صاحب سے خاص اجازت لی جائے۔ مینے حضرت امام صاحب خلیفۃ المسیح ع کی خدمت مین اس رائے کو عرض کر دیا ہے۔ اور اغلباً وہ مقررہ پروگرام کے خلاف کسی صاحب کو جن کا نام اس مین درج نہ ہوگا اپنی نظم یا نثر کو سنانے کی اجازت نہ دین گے پس براہِ مہربانی فرماکر آخر ماہ اکتوبر تک مجھے اطلاع دین۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۲۴ ستمبر سنہ ۶ء

نیک نمونہ | جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم کی اس تحریک پر کہ خاص قومی سرمایہ کے لئے ایک ہزار آدمی جلسہ دسمبر پر خود یا دیگر احباب سے بھی جمع کر کے پچیس پچیس روپے لاوے۔ مندرجہ ذیل احباب نے پچیس پچیس روپے دینے کا وعدہ فرمایا ہے دیگر احباب کی تحریص کیلئے درج اخبار فرما کر مشکور فرماوین۔

۱۔ خواجہ احمد صاحب چک نمبر ۴ ڈاکخانہ بھلوال۔ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور

۲۔ منشی محمد دین صاحب گرداور قانونگوئی محکمہ حصول اراضی جہلم کنال۔ جزاہم اللہ خیرا۔

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری ۲۴ ستمبر سنہ ۶ء

نامہ نگارون کو چاہیئے کہ مضمون مختصر لکھا کرین لمبے مضامین کے اندراج کی گنجائش نہین ہوتی اور نیز ہر ایک مضمون صفحہ کے دو کالم کر کے ایک کالم پر لکھا ہوا ہونا چاہیئے اور دوسرا کالم خالی چاہیئے ایڈیٹر کو اتنی فرصت کہان کہ نامہ نگارون کو مضامین کی رسید دے یا ناپسند مضامین کو واپس کرے

متفرق خبریں

میونسپل کمیٹی لاہور مزدوری ترقی کے کاموں کے لئے ۲۰ لاکھ روپیہ بطور قرض حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اسلامیہ کالج لاہور کی اراضی کا سالانہ محصول (۱۰۰۰ روپیہ) میونسپل کمیٹی نے معاف کر دیا۔

بنوں کی خبر کہ وہاں پچھلے ہفتے افق شمالی پر ایک بڑا روشن دُمدار ستارہ دیکھا گیا۔ خیر باشد۔

ہندوستان اور لاسہ (تبت) کے درمیان انگریزی جیبی ڈاک کا باضابطہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔

مسٹر کمسویل صاحب نے سررشتہ ڈاک کے سپرنٹنڈنٹان کی دس نئی اسامیاں منظور کی ہیں۔ مبارک ہے۔

ماہ جولائی میں سرحدی صوبہ میں ۴ ہزار ۶۰ بچے پیدا ہوئے اور تین ہزار ۱۹۱ بچے مرے۔

آگرہ کالج سے ایک ہندو طالب علم خارج کیا گیا اس لئے کہ مفسدانہ لٹریچر پڑھنے سے باز نہ آتا تھا۔

جمعرات گذشتہ کو بوقت ۳ بجے صبح دارجیلنگ میں ایک زلزلہ محسوس ہوا۔ زور سخت تھا سب چونک اٹھے۔

شاہ ایران نے تبریز کے سردار کو قطعی احکام بھیجے کہ ہم ہفتہ کی مہلت دیکر تمام شہر کو گولوں سے اڑا دیں۔

سرکش فریق کو نوٹس دیجئے کہ تمام ہتھیار ڈال دیں سرغنوں کو حوالہ کریں ورنہ بلا تحاشا شہر کو اجاڑ دیں گے۔

ہمارے حضور شاہ و قیصر نے بھی سلطان روم کو دوستانہ مبارکباد کا پیغام بھیجا اس کو نیک فال سمجھتے ہیں۔

شاہ ایران تیار ہیں کہ انتخاب و اجلاس پارلیمنٹ کی تاریخیں مقرر کریں لیکن دھمکی ہرگز نہیں مانیں گے۔

سب سے پہلے مقدم و ضروری ہے کہ صوبہ آذربائیجان میں شورش بند کی جائے اور بدامنی کی بیخکنی کی جاوے۔

اس کے بعد وہ خود دیکھیں گے کہ انقلاب پسند بخوبی سیدھے ہو گئے اس وقت پارلیمنٹ کی اجازت منظور کریں گے۔

شاہ کجکلاہ ایران کے اس جواب سے ظاہر ہے کہ وہ کسی غیر ملاقت کا دباؤ گوارا نہیں کریں گے یہ قطعی ہے۔

ٹولون میں لاٹوشی ٹریویلی نام جنگی جہاز میں ایک عظیم توپ کے دفعتاً پھٹ جانے کا سخت حادثہ ہوا ہے۔

اس حادثہ سے توپ کے ٹکڑوں سے ہی اڑ گئے چند و سپاہی ہلاک ہو گئے۔ ۵۰ کی لاشیں آسمان میں اڑ گئیں

مساچوسٹ کی خلیج بزارڈ میں باکی نام امریکن جنگی جہاز تربیت کرتا ہوا چٹان پر چڑھ کر شکست ہو گیا ہے۔

شنڈ آف بنگال نام ایک جہاز ساحل الاسکا پر ٹوٹ گیا و گرہ اور ۱۰۰ چینی و جاپانی جوان غرق ہو گئے۔

تبت کے دلائی لامہ سنگچان میں پہونچے وہاں سے ٹرین پر سوار ہو کر پایہ تخت پیکن (چین) کو چلدئے ہیں۔

برٹش پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش کریں گے اس میں لاٹری کے اشتہاروں کی اشاعت جرم سمجھی جائیگی۔

فلپائن میں طوفان۔ وسطی فلپائن میں سخت طوفان آیا جس سے کثیر اتلاف نفوس ہوا چونکہ تار ٹوٹا ہوا ہے اس لئے کوئی مزید تفصیل موصول نہیں ہوئی۔

کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ آج شام کو کلکتہ کے شمالی میں ہندو مسلمانوں کے درمیان سخت جنگ ہوئی۔ آدھ گھنٹہ تک لاٹھیاں اور اینٹیں چلتی رہیں۔ پولیس کے آنے تک کئی آدمی سخت زخمی ہو چکے تھے جو ہسپتال پہنچائے گئے۔

گذشتہ موسم سرما میں ہندوستان انگلستان کے فوجی اخراجات کی تقسیم اور انگلستان میں ہندوستان کی گورہ فوج کی بھرتی کرنے اور وہاں کی فوجی تربیت کے خرچ کے تناسب وغیرہ پر غور و خوض و نظر ثانی کرنے کی غرض سے لندن میں منعقد رہی تھی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان پر پینتالیس لاکھ روپیہ سالانہ کا مزید فوج کا خرچ ڈالا گیا۔

مس نیلیریج لاہور و ملتان کے مابین ریلوے سفر کے دوران میں کمال سفاکی سے قتل کی گئی تھی۔ دو پٹھانوں مولانا اور شواللہ نام نامی اس کے ہلاک کرنے کے شبہ میں گرفتار ہوئے اول الذکر نے اپنے بیانات میں دوسرے کو بھی شریک جرم قرار دیا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ہفتہ مختتمہ ۱۱ ستمبر کے اندر نارتھ ویسٹرن کی کل آمدنی ۹,۰۰۰ روپے کی بمقابلہ ۹۱۳ ۱۱۴۷ اسی ہفتہ سال ماسبق کے ہوئی۔ کمی کی وجہ نمونوں کا ٹوٹنا اور غلہ کا کم روانہ ہونا ہے۔

۱۲ ماہ حال کو پشاور میں آنریبل سر جارج روس کیپل چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے وکٹوریہ میموریل ہال میں دربار منعقد کرکے مہمند قوم کے جرگوں سے ملاقات کی۔ اس دربار میں برہان خیل، تارک زئی، حلیم زئی، عیسے خیل، داویزئی، بائی زئی اور خویزی تنڈل کے جرگے موجود تھے صرف خداخیل فرقہ کا جرگہ موجود نہ تھا۔ چیف کمشنر بہادر نے ان جرگوں کو مطلع کر دیا کہ اگر برٹش علاقہ پر مہمند اقوام نے اور زیادہ چھاپے مارے۔ تو اس کا نتیجہ خراب ہوگا ان کے علاقہ میں برٹش فوج سخت سزا دینے کے لئے بھیجدی جائیگی آخرکار حلیم زئی اور تارک زئی فرقوں نے اس بات کا اقرار کر لیا کہ اگر مہمند کے بدمعاش لوگوں کی چھاپہ مارنے کے لئے جانے کا قصد کریں گی۔ تو ہم ان کو اپنے علاقہ میں سے گذرنے نہیں دیں گے۔ اس شرط پر ان دونوں فرقوں کے آدمیوں کو ان کے معمولی وظیفہ دئے جایا کریں گے غرضیکہ مہمند قوم کے جرگوں کے ساتھ اب بہت قابل اطمینان معاہدہ ہو گیا ہے امید واثق ہے کہ آئندہ ان کی لوٹ مار سے برٹش علاقہ کے سرحدی دیہات محفوظ رہیں گے۔

نواب عظمت علی خان صاحب رئیس و جاگیردار کرنال نے اپنی تمام جائیداد اسلامی تعلیم پر وقف کی تین لاکھ۔ انجمن حمایت اسلام کو بھی قریب ۱۹ ہزار حصہ آویگا۔ علی گڈھ کالج وغیرہ کو بھی۔

سرحدی وادی کاغان میں فرقہ جاکوٹی کے لوگ بر سر فساد ہیں وہ چار پانچ چھاپے مار چکے ہیں۔

ندیا میں بم کا پارسل بھیجنے والے نوجوان بنگالی کو پانچ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

مسٹر تلک منڈالے کے سنٹرل جیل میں رکھا گیا۔

تذکرہ قلعہ میں۔ یہاں آنے پر کسی نے پروانہ کی۔ خاتمہ!

کلکتہ میں پانچ کیس تجارتی مال کے جرمنی سے آئے ان میں قلمیں اور سامان کارتوس کا ذخیرہ نکلا۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے سٹیشن پوکر پر ایک ٹیلیگراف کا نیچے گر کر بیٹھا۔ انجن معہ ۵ گاڑیاں الٹ گئیں۔

کمبر دور (مدراس) میں ایک شخص کو مفسدانہ لکچر دینے کی پاداش میں پانچسال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

مشرقی بنگال ریلوے کے بدیسی فائرمین بجرم چوری پکڑے گئے چلتی گاڑی میں مال گاڑی لوٹی۔

دربھنگہ میں خشک سالی کے باعث فصلیں تباہ ہوئیں اور یہاں خیرات کے آزمائشی کام جاری کریں گے۔

انگریز کروڑپتی مسٹر کارنیگی نے ایک رفاہ عام فنڈ کو سے ۱۲ لاکھ ڈالر دئے۔ نمایاں فیاضی ہے۔

اس کا مستقل سود ۱۲ ہزار پونڈ یا ایک لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ یہ عام امداد پر خرچ کیا جاویگا۔

ٹرکی کی اور ینٹل ریلوے کی شاخ رومیلیہ پر بلغاریہ قابض ہو بیٹھا۔ اس پر عثمانیہ سے جھگڑا پیدا ہو گیا ہے۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خرید و

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجلد ۸ر غیر مجلد ۴ر

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸ر جلد منگوائیں۔ بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۱ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائیت لطیف کتاب ہے۔ اس کے ٹکٹ روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سید نقشہ نویس پشاور سے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ پیپر اگر اس کا رخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۷ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ ورود مدانی غائیت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورۃ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کر دی گئی ہے۔

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان۔ بہت عمدہ۔ قیمت ۴ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہائیت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لئے پر قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کے واسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱ر

کامن احمدی (الاواد وا ے) قیمت ۱ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنی

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے دمی کاغذ پر نہائیت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد صمہ ر رعائتی ۶ر ❊ مجلد اصلی قیمت صمہ رعائتی ۱۲ر

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور دین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول میرا فی تولہ عہ۔ قسم دوم سے سرمہ قسم اول عہ قسم دوم عہ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہیں) مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۲۰ صفحے۔ قیمت ۴ر جلد منگوائیں۔ بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ وعجیب۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمت صرف ۱ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائیت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سید نقشہ نویس پشاور سے بااجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ جمع کر کے اس کا رسالہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۰ر

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی وغیرہ وغیرہ کی نہائیت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ:۔

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۸ر کر دی گئی ہے۔

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان۔ بہت عمدہ۔ قیمت ۴ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہائیت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اوسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد ملسکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے۔ جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لیے بہتر۔ قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیواسطے بہت عمدہ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی (الاداد والے) قیمت ۱ر

اصلی مسیر اور مسیری کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور دین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول میری فی تولہ ۵ر قسم دوم ۳ر سرمہ قسم اعلیٰ ۱۲ر قسم دوم ۸ر ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنے براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھوم کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ولایتی کاغذ پر نہائیت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد صمہ ؎ مجلد اصلی قیمت صمہ
رعائتی ۱۲ر ؎ رعائتی ۱۳ر

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہو گا

یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا۔

دوا بینی شفا بینی غرض دارا | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | چہ گویم با تو گر آئی چہا دست قادیان بینی

مورخہ ۱۱ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ راکتوبر سنہ ۶ مط

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد ۷ — نمبر ۳۸ — فی پرچہ ۴ر — قادیاں میں چھپتا ہے

معذرت

الحمد للہ کہ قادیان میں اسقدر بیماری کا زور نہیں ہے جس قدر کہ باہر سے خبریں آرہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں اللہ کے فضل و کرم میں اپنا ظہور کر رہی ہیں۔ تاہم موسمی بخار پھیلا ہوا ہے۔ عملہ بدر میں کاتب اور پریس مین ہر دو بیمار ہیں انہوں نے ہی اخبار لکھنا اور چھاپنا ہوتا ہے۔ پھر بھی بہت کوشش کے ساتھ پورا نہیں تو کچھ کم اوراق پر اخبار نکالا ہی گیا ہے تاکہ احباب کو انتظار نہ رہے۔

پیشگی قیمت

اخبار صرف اُن دوستوں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے جنکی قیمت وصول ہو چکی ہے۔ بقایا داروں کے نام اخبار بند کیا گیا ہے۔ بہ سبب سخت مالی مشکلات کے ایسا کیا گیا ہے۔ امر مجبوری ہے۔

ضرورت

عمارات صدر انجمن احمدیہ کے لئے ایک لائق تجربہ کار معمار مستری کی ضرورت ہے۔ جو نقشہ کو بخوبی سمجھ سکتا ہو اور کام تعمیر کرانے کے علاوہ اپنے ہاتھ سے بھی کام کر سکتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

المشتہر
خلیفہ رشید الدین صاحب سکرٹری سب کمیٹی تعمیر

انجمن احمدیہ ہوشیارپور

شیخ سلطان محمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ شیخ غلام احمد صاحب کی سعی سے ہوشیارپور میں انجمن احمدیہ قائم ہوئی۔ پیر حاجی احمد صاحب میر مجلس۔ شیخ سلطان احمد صاحب سکرٹری۔ ماسٹر شیخ غلام مصطفیٰ صاحب۔ امین و محاسب ماسٹر شیخ محمد عظیم صاحب ناظر مقرر ہوئے۔ قصبجات۔ ہریانہ۔ بنداچور۔ حزب دیال۔ پنڈوری بھگوریاں۔ اچھر وغیرہ گاؤں اس انجمن کے متعلق رہیں گے۔

دعا مدد

بابو محمد یوسف صاحب احمدی انبالہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

نماز جنازہ

چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکے خسر چوہدری نہالے خانصاحب احمدی اعلیٰ نمبردار موضع ملا ایکسو سات سال کی عمر میں بعارضہ بخار فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم نے جب حضرت اقدس کی بیعت کی تو اسوقت انکی عمر ایکسو سال تھی اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت میں بھی داخل ہو چکے تھے۔

انجمن احمدیہ ہیلاں

مکرم جناب اڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بموجب آپکی اس تحریک کے کہ جملہ انجمنہائے احمدیہ اپنی ماہی جلسوں کی رپورٹ کے ہمراہ دفتر ہذا میں بھیجا کریں۔ مفصلہ ذیل سطور پیش کرتا ہوں۔ ماہ گذشتہ میں ہمنے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ کوئی واعظ یہاں بھیجا جاوے جس پر حضرت موصوف نے حافظ روشن علی کو دارالامان سے روانہ فرمایا۔ اور وزیرآباد سے حافظ غلام رسول صاحب کو اور لالہ موسیٰ سے میاں مہرالدین صاحب اور موضع سعد اللہ پور سے مولوی محمد غوث صاحب بھی بموجب ہماری درخواست کے یہاں رونق افروز ہوئے ان دنوں میں چونکہ بارش بکثرت ہو رہی تھی اسواسطے تمام بستی کیچڑ پانی سے رُکی ہوئی تھی مگر احباب مذکور کی انجمن تہ دل سے شکر گذار ہے کہ انہوں نے محض للہ اس جماعت کی بہتری کے لئے ان رکاوٹوں کو طے کرکے اپنے آپ کو یہاں پہنچایا ۱۰ اگست جمعہ کے دن حافظ روشن علی صاحب نے اصلاح عقائد اور باہمی اتفاق اور صحبت بد سے اجتناب کرنے پر خطبہ پڑھا جو نہایت ہی موثر ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد عام اجازت دی گئی کہ جن جن احباب کو کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہو یا کسی شک کا ازالہ کرنا ہو تو کریں۔ نماز عصر سے تھوڑی دیر پہلے میاں مہرالدین صاحب نے بڑے جوش سے صحابہ کرام کا نمونہ پیش کرکے حاضرین کو پیروی کی ترغیب دلائی

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر پروپرائٹر کے حکم سے باہتمام شیخ محمد صادق ایڈیٹر مطبوع و اخبار چھاپا گیا

نماز عصر کے بعد مولوی محمد غوث صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو غلط شبہات تھے مدلل طور پر انکا ازالہ فرمایا۔ اسکے بعد حافظ غلام رسول صاحب نے حسب درخواست مخالفین وعظ فرمایا جسمیں مخالفین بھی شریک ہوئے۔ اور بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ آپکا وعظ عام اصلاح اور حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے ثبوت پر تھا۔ نماز عشا کے بعد گاؤں کے اندر ایک اونچے مکان پر آپنے دو گھنٹہ تک وعظ فرمایا۔ جو تمام اہل دہ نے بڑے شوق سے سنا۔ اور تین رات تک دو دو گھنٹہ ہر رات وعظ فرماتے رہے اور مقدور بھر حق ملائمت ادا کیا۔

اس موقع پر متفرق مقامات سے احمدی احباب آئے کار و بار دنیوی چھوڑ کر محض دین کی خاطر سفر خرچ اور مصائب راہ کے بوجھ اٹھا کر جمع ہوئے تھے

جماعت ہیلان باوجودیکہ تعداد میں بہت کم ہے اور مالی حالت میں بھی کمزور ہے۔ مگر تاہم جو احباب اس موقع پر جمع ہوئے تھے جو تیس سے زیادہ تھے سب کے ساتھ خندہ پیشانی سے اور مہمان داری کے حقوق جملہ ادا کئے۔

حاضرین جماعت احمدیہ نے اس موقع پر عام چندہ بھی صدر انجمن احمدیہ کیواسطے جمع کئے جو دارالامان بھیجا گیا۔ خاکسار پیر برکت علی از رتمل ۲۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

گجرات ایک صاحب گجرات سے لکھتے ہیں کہ مرزا قاسم بیگ گجراتی سب انسپکٹر پولیس تھانہ جہانیاں ضلع شاہ پور کے درجہ میں ترقی ہوئی - اور مرزا صاحب بدستور ضلع شاہ پور میں تعینات رہے۔ اہل گجرات کے لئے باعث فخر ہے۔

گلدستۂ آیات

برادر میر عبد الصمد صاحب پارسل کلرک دہلی نے اللہ تعالی کے احسانات کے شکریہ میں ایک مضمون لکھکر ہمکو بھیجا ہے جس میں اُنہوں نے یہ دکھایا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کے سبب جس کسی نے انکے ساتھ از حد عداوت کی اُسیکو خدا تعالی نے غارت کیا۔ ایک ہندو سنار نے غیر احمدیوں کے بہکانے سے نالش کرنی چاہی وہ طاعون سے ہلاک ہوا۔ اُسکے جانشین نے نالش کر ہی دی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ ایک قریبی رشتہ دار قطب دین نام سخت دشمنی کرتا تھا وہ مرض جذام میں گرفتار ہو کر مرگیا۔ ایک شخص کالے خاں نامی رات کو اُٹھکر مسجد احمدیہ کی اینٹیں اکھاڑ جاتا تھا وہ مرض سل میں گرفتار ہو کر ایک ہی ماہ میں مرگیا اور ہلاکت کی پہلے مجھے خبر ہو گئی تھی جو ظاہر کر دی گئی تھی۔ ایک شخص عظمت خان نامی ہمارے گھر کو دیکھ نہیں سکتا تھا وہ بھی ہلاک ہوا۔ اخیر بابو وزیر خانصاحب کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے اُسکے وقت میں امداد کی۔

دیسی سیاہی

دہلی کی الف خانی روشنائی پہلے اپنی عمدگی کیوجہ سے شہرۂ آفاق تھی - مگر اب نہ معلوم کیا وجہ ایسی خراب کر دی ہے کہ اسنے اصلی الف خانی کا نام بدنام کر دیا ہے۔ ہر ایک پڑیہ دیسے ہی سربمہر ہے اور تعریفی الفاظ لکھے ہیں مگر سیاہی بالکل ناقص - امید کہ کارخانہ اسکی اصلاح کر کے پھر اپنی پہلی نیک نامی کریگا - ایک پبلک کا خیر خواہ از گجرات

ہمنے اسی خرابی کی وجہ سے الف خانی سیاہی کا استعمال ہی چھوڑ دیا ہے - اگر اسکا کوئی علاج اہل دہلی میں سے کوئی صاحب بتلا سکیں گے تو ہم انکا خط درج اخبار کر دینگے - اڈیٹر۔

مدینۃ المسیح

بفضلہ تعالی

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں اور خدام کے واسطے شب و روز دعا میں مصروف ہیں - آپ درس قرآن حسب معمول مسجد اقصی میں بعد نماز عصر دیا کرتے ہیں ۔ اور فجر کیوقت بیماروں کو دیکھتے ہیں اور بعد نماز ظہر درس حدیث

۲- حضرت فاضل امروہی صاحب کی طبیعت میں کچھ ضعف رہتا ہے مگر پھر بھی خدمت دین میں بڑے جوش کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ قرآن شریف کے سننے کے واسطے

۳- جمعہ مبارک میں پچھلی رات کو آٹھ رکعت میں

خطبۃ الجمعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۵ ستمبر ایک بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ خود شروع کیا۔ فرمایا۔ یا ادم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ تا آخر رکوع۔ خدا تعالی آدم علیہ السلام کا ذکر کر کے اُنکی اولاد کو سناتا ہے۔ کہ اے آدم تو اور تیری عورت اس جگہ رہو اور اس درخت سے کچھ نہ کھانا۔ درخت کے معنوں میں بڑا اختلاف کیا ہے۔ چونکہ خدا تعالے نے اسکا نام نہیں لیا اسواسطے میں اسکی تشریح غیر ضروری خیال کرتا ہوں۔ صرف حکم ہے کہ اسکا پھل نہ کھاؤ۔ میں طبیب ہوں بعض لوگوں کو آم کھانے سے روکتا ہوں بعض کو امرود بعض کو دوسری پھلوں سے خدا تعالی نے ایسے ہی آدم کو منع کیا کہ اس پھل کو نہ کھاؤ یہ دُکھ دینے والی چیز ہے کیونکہ وہ علیم و حکیم خدا اسکے مضرات کو جانتا ہے۔

خدا تعالی کے احکام کی خلاف ورزی کرنا اپنے آپکو تکلیف اور دُکھ میں ڈالنا ہے تکالیف کے اسباب میں سے گناہ بھی ایک سبب ہے۔ تم اس سے بچو گو خدا تعالی نے ویعفوا عن کثیر کہا ہے مگر نبلوھم باکانوا یعملون اور بلونہم بالحسنات والسیات اور ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں لکھا ہے واذ ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمھن۔ ابراہیم علیہ السلام نے نہایت اعلی نمونہ دکھایا۔ ہمکو بھی حکم ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ۔ آدم علیہ السلام کو بتایا یہ احکام ہیں اور یہ نواہی اوامر کو بجالاؤ اور نواہی سے باز آؤ۔

فازلھما الشیطن عنھا۔ شیطان نے انکو پھسلانے کی کوشش کی۔ اھبطوا بعضکم لبعض عدو بعض لوگ آپس میں لڑا دینے کیلئے مختلف راہیں اختیار کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہ تو آپ ہی تھے جو ایسی باتیں سنتے رہے ہمسے تو برداشت نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں کہ آپنے اتنی باتیں سنکر ہمکو بےعزت کر دیا کیونکہ آپکے دوست تھے۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات۔ خدا تعالی نے آدم کو کچھ کلمات دعائیں سکھلائیں۔ فاما یاتینکم منی ھدی۔ جو لوگ ہدایت پانیکی کوشش کرتے ہیں خدا انکا معاون ہوتا ہے۔

ہمارے آدم سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کو بعض درختوں سے منع کیا۔ مثلاً شراب۔ عرب میں مشرکوں کا مذہب یہود و مجوس۔ نصاریٰ کا مذہب یہ مذاہب خطرہ میں ہیں۔ سوائی صحابہ کے مذہب کے مسلمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے

فرمائے ہوئے معز لنہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گزشتہ تین اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ اسمیں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مدنظر رکھکر حضرت کے فرمائی ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں۔ یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہوجاتا ہے اور اسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے۔ لیکن بعض دوستوں نے یہ رائے دی ہے

کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے۔ نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو۔ اُسکے بعد تقریری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں۔ یہ بھی ہم کرسکتے ہیں۔ لیکن اخبار میں بمشکل دو صفحات درج ہوسکیں گے اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا۔ ناظرین اپنی قیمتی رائوں سے مطلع فرماویں۔ اڈیٹر۔

ترجمہ مجلد ہمارے پاس ایک روپیہ دس آنہ میں مل سکتا ہے خرچ ڈاک پہلا آنا چاہئے درخواست ... ہو گا محمد صادق

العرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے تو آپ کو معلوم ہوا۔ کہ کفار مکہ جنگ کے لئے آمادہ ہیں اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپکی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ ان کے ساتھ نرمی کرتے تھے اور کبھی کسی معاملہ میں جس میں کسی کو ضرر ہو سختی نہ فرماتے تھے آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معہ چند اور اصحاب کے اہل مکہ کی طرف بھیجا کہ میں جنگ کے واسطے نہیں آیا صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤں گا۔ حضرت عثمانؓ جب کفار کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کرلو اور واپس چلے جاؤ اُنہوں نے جواب دیا۔ میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریمؐ کریں گے۔ تو میں بھی کرونگا۔ اس قسم کی گفتگو میں قریش نے انکو روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار مکہ نے قتل کردیا اور ممکن ہے کہ انکی نیت قتل کردینے کی ہو کیونکہ اسی وقت اسی کفار مسلمانوں پر آکر شبخون کرنے لگے۔ مگر گرفتار ہوگئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی اس شرارت اور فساد کی خبر ملی تو آپنے اپنے صحابہ کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے انسے بیعت لی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنیکا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمانؓ چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے۔ پہنچ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیت کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے اُنہیں کی پیش کردہ سب باتیں مانکر صلح کرلی۔ جو اسی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دئے۔ اور ایسی شرطیں مان لیں۔ جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اُس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔

پھر یہ کہ دوسری سال آویں۔ دو تین دن سے زیادہ نہ ٹھیریں۔ اور مسلمانوں کے ہتیار بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ اگر مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ چلا جائے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں آجائے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو اُسوقت مسلمانوں کی طرف ہوجائے اور جسکی مرضی ہو اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ اسکے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے۔ چنانچہ ایک قبیلہ جس کا نام دائل تھا قریش کے عقد عہد میں ہوا اور خزاعہ اسلامیوں کی طرف دار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدون ادائی رسم عمرہ مدینہ کو واپس چلے گئے اور اس مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کردی اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی جسمیں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا کیونکہ یہ صلح عنقریب ایک عظیم الشان فتح کی بنیاد تھی۔ شرائط صلح کے مطابق دوسری سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کعبہ کے واسطے آئے اور صرف تین دن قیام کرکے واپس چلے گئے۔

اس واپسی پر بعض کمزوروں کو ابتلا ہوا اور ان کے دل میں وسوسہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا، سچا ثابت نہیں ہوا۔ اور ایک منافق نے کہا کہ واللہ ما حلقنا ولا قصرنا ولا رائینا المسجد الحرام۔ قسم ہے خدا کی ہمنے نہ سر منڈایا نہ بال کترائے نہ مسجد حرام کی زیارت ہوئی پیشگوئی والی بات کوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور ہم ویسے کے ویسے ہی واپس جاتے ہیں یہ اعتراض اس قسم کا تھا۔ جیسا کہ آجکل بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور لڑکی پیدا ہوئی جاہل جلد بازیہ نہیں سوچتا کہ اس پیشگوئی میں کیا سال کی شرط تھی۔ کہ اسی سال حج ہوگا یا اسی سال اسی حمل میں لڑکا پیدا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا تھا کہ اسی سال تم زیارت کعبہ کروگے چنانچہ اگلی سال زیارت کعبہ ہوگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویا کو اللہ تعالیٰ نے سچا کرکے دکھا دیا۔ اور یہ پہلی دفعہ آپکا عازم مکہ ہونا ایک بڑی بھاری فتح کی بنیاد ہوا۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اس صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہوکر

کفار کے پاس واپس آجائے۔ تو کفار واپس نہ دینگے اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آجائیے تو مسلمان اسے واپس دیدیں گے یہ شرط بعض دلوںنیں بہت مشکل گذری کیونکہ اسمیں مسلمانوںکے واسطے ایک تکلیف نظر آتی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں حرج نہیں اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفار کے پاس جاتا ہے تو ہمیں ضرورت ہی کیا ہے۔ کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس رکھیں۔ اور اگر کوئی مسلمان کفار کے درمیان رہیگا تو وہ دوسروں کیواسطے اسلام میں داخل ہونیکا موجب ہوگا۔ چنانچہ یہ شرط بھی مسلمانوں کو بہت مفید پڑی اور کفار نے اسمیں سراسر اپنا نقصان دیکھ کر بالآخر اس شرط کو درمیان میں سے کاٹ دینے کی درخواست دی اور کہا کہ جو شخص مسلمان ہو کر آپکے پاس چلا جائیگا اُسکو ہم واپس نہ لیں گے۔

اور اس شرط کو بیچ میں سے نکالنے کی وجہ یہ ہوئی کہ قریش میں سے ایک شخص ابو بصیر نام مسلمان ہو کر حضرت کے پاس مدینہ میں آگیا۔ کفار میں سے دو شخص اسکے پیچھے پیچھے آنحضرت کے پاس پہنچے اور ابو بصیر کو واپس مانگا آنحضرت نے معاہدہ کے مطابق ابو بصیر کو واپس کر دیا ابو بصیر چار و ناچار واپس ہوئے مگر کفار مسلمانوں کو سخت دکھ دیتے تھے اور بڑی عذاب کے ساتھ مار ڈالتے تھے۔ یہ سارا نقشہ ابو بصیر کے سامنے تھا۔ راستہ میں ایک مقام ذو الحلیفہ نام پر جب وہ پہنچے تو وہاں قیام کرنے کے واسطے ٹھہر گئے۔ ابو بصیر نے ان میں سے ایک کی تلوار کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ تلوار بہت عمدہ ہے ذرا مجھے دکھا تو سہی۔ اس کافر کے سر پر موت سوار تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو انکے سر سے بچانا تھا۔ اسنے اپنی تلوار کی تعریف سنکر اور تکبر میں آکر تلوار ابو بصیر کے ہاتھ میں دیدی ابو بصیر نے تلوار کی جو تعریف کی تھی اسکو سچا کر دکھایا اور ایک ہی وار میں اس دشمن کا سر الگ کر دیا دوسرا شخص ایسا بزدل تھا کہ وہ مارے خوف کے بھاگ نکلا۔ اور ابو بصیر واپس مدینہ میں پہنچ گیا۔ آنحضرتؐ کو خبر ہوئی۔ تو آپنے ایسے الفاظ فرمائے جن سے ابو بصیر کو یقین ہو گیا کہ آنحضرتؐ مجھے پھر گرفتار کرا دیں گے

اسواسطے وہ مدینہ سے چلدیا۔ مکہ تو نہ جاسکتا تھا کیونکہ وہاں مسلمانوں کے واسطے امن نہ تھا اُسنے راستہ میں ایک جگہ دریا کے کنارہ ڈیرہ ڈالدیا دوسرے مسلمان بھی مکہ سے بھاگ کر اسکے ساتھ شامل ہونے لگے۔ پہلے ابو جندل بن سہیل آئے پھر اور آئے رفتہ رفتہ وہاں ایک خاصی جماعت ہو گئی۔ جو کافر تاجر شام کو جاتا راستہ میں اُسکی خبر لیتے۔ کفار نے تنگ آکر حضرتؐ کو کہلا بھیجا کہ ہم مسلمانوں کو واپس لینے کی شرط کرنے سے پشیمان ہیں ہم مسلمانوں کو لینے سے باز آئے آپ ابو بصیر اور اُسکے ساتھ والوں کو حکم دیں کہ وہ ہمارے قافلوں کیساتھ تعرض نکریں اور انکو واپس بلا لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو منظور فرمایا اور ابو بصیر کو کہلا بھیجا کہ تم قریش کے قافلوں کی ساتھ تعرض نہ کرو اور واپس میرے پاس چلے آؤ۔ چنانچہ وہ واپس آگئے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے واپسی کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ مراجعت کیوقت راستہ میں یہ سورہ نازل ہوئی صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ سورۃ سنائی اور فرمایا کہ آجکی رات مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے جسے میں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ دوست رکھتا ہوں جب اصحاب نے سنا تو اُنہوں نے ایک دوسرے کو اسپر مبارکباد دی اور خوش ہوئے اس صلح کا نام فتح اسواسطے رکھا گیا کہ اس میں فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اس صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے اسکی تفصیل یوں ہے کہ مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے

مقابلہ کے نئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا تھا۔ اب جبکہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہو گیا۔ لگے کوئی بہانہ لڑائی کا تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا اسنے خزاعہ قوم پر شبخون مارا خزاعہ کے لوگ اسوقت بیخوف و خطر و تیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملہ سے چونکے اُٹھے اور لڑائی شروع ہو گئی۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے تو انکی امداد و ہتھیار دینے کی اور جب اندھیرا ہو گیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر پناہ گزیں ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھکر وہ بھاگ گئے اور انہوں نے اپنے امن کو پہنچکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیخدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسطرح عرض کیا۔

يَا رَبِّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدَا

اے میرے خدا میں محمدؐ کو قسم دیتا ہوں

حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا

قسم اپنے اجداد اور اُسکے آباء قدیم کی

إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا

ہر آئینہ قریش نے تجھسے وعدہ خلافی کی

وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا

اور توڑ دیا ان لوگوں نے تیری وعدہ مضبوط کو

وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتَ تَدْعُو أَحَدَا

اور ان لوگوں نے یقین کر لیا کہ تو کسی کو نہیں بلا پاتا

فَانْصُرْ هَدَاكَ اللَّهُ نَصْرًا أَبَدَا

تو مدد کر اللہ تجھکو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائے

وَادْعُ عِبَادَ اللَّهِ يَأْتُوا مَدَدَا

خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئیں گے

فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ تَجَرَّدَا

باقی آیندہ انشاء اللہ

سفر کپورتھلہ

نمبر ۲

گذشتہ اخبار میں عاجز اپنے کپورتھلہ جانے اور وہان کے دوستون کے اخلاص اور ان کے متعلق حضرت کی تحریرین اور حضرت اقدس کا ایک خط درج کر چکا ہے اس اخبار مین دو دوستون کا نام لکھنا رہ گیا تہا یعنے میان وزیر خان صاحب اور منشی اللہ دتا صاحب محرر دفتر بگی خانہ کا۔ اب اس اخبار مین وہ تحریر درج کی جاتی ہے جو وہان لکھ کر مین نے احباب کے سامنے پڑہی اور اس کا نام رکھا۔

احباب کپورتھلہ کو خطاب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا اعطینٰک الکوثر۔ فصل لربک وانحر
ان شانئک ھو الابتر

پیارے بھائیو اور معزز دوستو! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کا فضل کہ تم میرے پیارے کے پرانے رفیق اور عاشق مزاج خادم اور دلدادہ مرید ہو۔ اسی محبت کے تقاضا سے جو تم کو اللہ کے رسول کے ساتھ تہی اور رہے تم نے بارہا چاہا کہ تمہارے پیارے مسیح کا یہ

خادم تمہارے شہر مین آوے

اور ایک دو روز تمہارے ہان مہمان رہے۔ مین یہ بہی چاہتا رہا کہ آپ لوگون کی اس خواہش کو پورا کرون۔ مگر حضرت مرحوم کی زندگی مین آپکے قدمون سے جدائی کچہ ایسی ناگوار خاطر ہوتی تہی کہ بغیر سخت مجبوری کے دارالامان سے نکلنا ایک مصیبت معلوم دیتی تہی اور آپکے بعد بہی فرائض منصبی اور دیگر خدمات کی مصروفیتون نے اجازت نہ دی کہ مین کبہی کپورتہلہ مین آسکتا۔ جب صدر انجمن کا ڈیپوٹیشن یہان آیا تہا تو اس وقت بہی آپ لوگون نے لکھا تہا کہ مین ڈیپوٹیشن کے ساتہ آؤن اور مجھے فرمایا گیا کہ مین ایسا کرون۔ لیکن اون برگزیدہ آدمیون مین خواہ مخواہ شامل ہو کر ڈیپوٹیشن کا ممبر بننے کے لائق اپنے آپ کو نہ سمجھ کر مین نے یہی مناسب جانا کہ اس کام کو کسی دوسرے وقت کے واسطے اٹھا رکہون اب بہی مین قادیان سے روانہ ہوا تو میرے ارادے مین یہان کا آنا نہ تہا۔ مین نے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ سے صرف لاہور امرتسر تک آنے کی اجازت حاصل کی تہی لیکن بعض وجوہات سے مجھے زیادہ دن باہر ٹھہرنا پڑا اور مجھے خیال آیا کہ ان ایام مین سے ایک دن کیواسطے کپورتہلہ ہو آؤن اور میرا دل خوف مین ہے کہ میرا یہان آنا حضرت امیر المومنین کی پیشگی اجازت کے بغیر ہے گو مینے راستہ سے خط لکھدیا تہا اور امید ہے کہ وہ میرے یہان آنے کو ناپسند نفرماوین گے اور میرے واسطے دعا کرین گے کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیون کو معاف کرے اور میرے گناہون کو بخشے اور تقویٰ کی راہون پر چلائے۔

الغرض یہی مقدر تہا کہ مین ایسے وقت مین آپ لوگون کی ملاقات کے واسطے آؤن جبکہ ہمارا پیارا امام اس دنیا سے چلا گیا ہے گویا مین تمہارے محبوب اور معشوق کی

ماتم پرسی کیواسطے آیا ہون

کیونکہ تم اس امر کے حقدار ہو کہ تمہارے ساتہ یہ ہمدردی کی جائے تمہارے تعلقات اس پیارے کے ساتہ بہت پرانے تہے تم اوس کے پرانے یار اور وفادار دوست اور غمگسار رفیق اس کی آخری عمر تک رہے تم سب سے پہلے آئے اور آخر دم تک رہے۔ تمہارے دلون کو جو صدمہ اس کی جدائی سے پہنچا ہے وہ تمہارے ہی دل جانتے ہین۔ مین اس کا کیا اندازہ کرون۔ مگر میرے دوستو! صبر سے کام لو۔ دیکھو تم اس کے عاشق تہے تو وہ بہی آگے کسی کا عاشق تہا۔ تمہارا عشق بہت بڑا تہا مگر اوس کے عشق کا درجہ نہایت اعلیٰ تہا تم اس کے دیدار کے خواہشمند تہے تو وہ بہی اپنے محبوب کے وصال کا آرزومند تہا اس نے بہت صبر کیا جو اتنے سال تمہارے درمیان رہا مگر کب تک۔ آخر وہ اپنے پیارے کے پاس چلا ہی گیا اور اس کی آخری کلام یہی تہی کہ "اے میرے پیارے اللہ اے میرے پیارے اللہ" اور

اوس کا آخری فعل

اس دنیا مین اس اپنے پیارے اللہ کے حضور مین نماز پڑہنا تہا۔ یہ خادم اس آخری وقت کے چہ سات گھنٹہ برابر اوس کے قدمون مین حاضر تہا اور اس نظارے کو دیکھ رہا تہا۔ کہ کس طرح وہ دنیا و مافیہا سے لاپرواہ ہو کر اپنے محبوب حقیقی کی طرف چلا گیا اوس نے دنیا کی کسی چیز کو یاد نہ کیا اور نہ کسی کی طرف توجہ کی بس اپنے مولا کا دہیان رکہا اور اوسی مین فنا ہو گیا۔ وہ نماز پڑہتا تہا اور اسی نماز مین وہ اللہ کے حضور پہنچ گیا۔ ہمارے سامنے نماز کا بہانہ کیا اپنے پیارے کے پاس جا بیٹھا اور ہمین یتیم چھوڑ گیا اس بات کا تو غم نہیں کہ دنیا مین ہمارا کیا حال ہوگا۔ خدا صالح کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا وہ کسی نفس کی صلاحیت کا ہی نتیجہ تہا کہ خضر اور موسیٰ جیسے بزرگ ایک دیوار کے بنانے کی راجگیری اور مزدوری پر لگائے گئے۔ یہ پودا خدا کا لگایا ہوا ہے یہ پہلیگا اور پہولیگا اور بڑا درخت بنے گا اور لاکہون فوجین اس کے سایہ تلے آرام کرین گی۔ ہان غم ہے تو ان ذاتی تعلقات کے لحاظ سے ہے جو ہم کو اس پیارے کے ساتہ تہے اوس نے اپنے حسن و احسان سے ہمارے دلون کو لبھا لیا تہا اور تم تو اے اہل کپورتہلہ ان تعلقات کو بہت زیادہ محسوس کرنے والے ہو۔ مین دیکہتا تہا کہ حضرت اقدس تم لوگون پر کس قدر شفقت کرتے تہے وہ اپنے قدیم دوستون کو خصوصیت سے یاد کرتے تہے۔ تمہاری ملاقات کے وقت ان کا انداز گفتگو نرالا ہوتا تہا۔ وہ تمہارے ساتہ بے تکلف تہے اور وہ تمہاری نازبرداری کرتے تہے اچہا وہ پیارا چلا گیا اور **تمہین بہی اشارہ کر گیا بلکہ بتلا گیا کہ تمہین کس کے ساتہ دل لگانا چاہیئے**

جا اے پیارے خوش رہو۔ تیرے محبوب کا وصال تجھے مبارک ہو اور مبارک ہو تجھے جنت کی آرامگاہ کہ تو نے اپنا حبیب کا نام دنیا مین چمکانے کے واسطے بہت محنت کی اور بہت مشقت اٹہائی۔ اور تو اتہاہ معلوم ہوتا تہا۔ اس محنت شاقہ مین تو بہت گداز ہو چکا تہا اور ضرور تہا کہ اب تجھے آرام دیا جاوے تو نے دنیا سے دل توڑا اور خدا سے دل لگایا پس خدا نے تجھے گلے لگایا۔ تجھے مبارک ہو اس نبیون کے سردار افضل الرسل لولاک کا خطاب پانے والے کی ملاقات جس کی دوستی کے جوش مین تو نے ہر ایک دکھ اٹہایا اور اس کے ہر ایک بدگو دشمن کا سر توڑا اور اپنے یار کی یاری مین ایسا پکا نکلا کہ تو بہی لولاک کا خطاب پانیوالا ہو گیا۔ صلوٰۃ ہو تجھ پر اور سلام ہو اور خدا کی رحمتین ہون۔ آج تک منشی صاحب موصوف مجھ پر نظر عنایت رکہتے ہین اسی سفر مین سب سے پہلے مجھے مجی اخویم خان صاحب محمد خان مرحوم اللہم اغفر وارحمہ کا نیاز حاصل ہوا تہا اور اسی سفر مین اپنے بے تکلف دوست منشی محمد اروڑا صاحب سے اول ملنے کا موقعہ ملا تہا۔ یہ کپورتہلہ کی جماعت کے ہی ایک معزز دوست یعنی منشی عزیز الدین صاحب

میرے لئے کوچۂ یار میں ایک جھونپڑا بنانے کے واسطے فراخدلی سے مددگار ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی زرخریدہ زمین کا ایک بڑا ٹکڑا صرف اصل لاگت پر اس امر کے واسطے مجھے دینے میں اپنی ضرورتوں کی پرواہ نہ کی۔ میں ان کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیوے اور اس کے عوض میں انہیں اور ان کی اولاد کو بہشت میں بہتر جگہ عطا کرے۔ آمین

غرض اے پیارے احباب کپورتھلہ میرے دل میں آپ لوگوں کے لئے محبت کی خاص یادگاریں ہیں اور خدا نے مجھے توفیق دی ہے کہ میں آپکے واسطے دعا کروں وہو السمیع العلیم۔

میرے عزیزو! میں نے اپنی اس تقریر کے شروع میں

سورۂ کوثر

پڑھی تھی اور تم خیال کرتے ہو گے۔ کہ یہ دیوانوں کی طرح کیا پڑھ کر کیا کہنے لگ گیا۔ میں اس امر سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ میں دیوانہ ہوں پر مطلب کا سیانا ہوں اور میں نے جو کچھ کہا ہے وہ ضروری ہے آپ صاحبان حضرت مرحوم سے اس وقت کے ملنے والے ہیں۔ جب کہ حضرت نے دعویٰ مسیحیت یا مہدویت نہ کیا تھا اور آپ کسی سے بیعت نہ لیتے تھے اس واسطے آپ خدا تعالیٰ کے بڑے عظیم الشان نشانات کے شاہد ہیں۔ اور اس کوثر والے نشان کے بھی آپ شاہد ہیں۔ سورہ کوثر ہمارے حضرت امام علیہ السلام پر بھی نازل ہوئی تھی۔ چنانچہ آپکے الہامات میں یہ درج ہے اس واسطے سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وخلفائہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ انا اعطیناک الکوثر اے محمد ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ پھر تیرہ سو سال کے بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اور خلیفہ کو بھی یہی وحی ہوئی۔ کہ انا اعطیناک الکوثر۔ اچھا اب دیکھنا چاہیئے کہ

کوثر کیا چیز ہے

تفسیروں میں لکھا ہے کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت میں جس کے آب حیات کی تقسیم کا اختیار حضرت نبی رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جائیگا۔ وہ حوض کیسا ہو گا اور اس کا پانی کس لطافت والا ہو گا۔ اس کی کیفیت کو ہم ابھی نہیں پا سکتے۔ عالم آخرت کی تمام چیزیں جن کا نام ہمارے سامنے لیا جاتا ہے۔ وہ نام یا بیان فقط ایک ادنیٰ مشابہت کے واسطے ہے ورنہ یہ نام ان اشیاء کی اصل حقیقت کو ظاہر نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہماری استعدادیں عقلیں اور افہام ایسے ہیں کہ ان اشیاء کی حقیقت کو پا سکیں اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیئے۔ کہ ایک پرائمری کے طالب علم کے سامنے اگر ٹرگنومیٹری یا کانک سیکشن کی کتاب ہو اور وہ پوچھے کہ یہ کیا ہے تو اسے یہی کہنا پڑے گا۔ کہ یہ حساب کی کتاب ہے۔ کیونکہ اسی نام سے اس کا ذہن اس کتاب کی ایک نہائت ادنیٰ مشابہت تک پہونچ سکتا ہے۔ ایک اور مثال اس امر کے سمجھانے کے واسطے یہ کافی ہو گی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکاشفہ میں دجال کی سواری ریل کو دیکھا مگر چونکہ اس زمانہ میں ریل کا کوئی نشان نہ تھا نہ اس کا کوئی نام تھا اس واسطے اس کو ایک سواری کہا گیا اور چونکہ عرب میں عام سواری گدھے کی ہوتی ہے۔ اس واسطے آپنے فرمایا۔ کہ دجال کا گدھا اتنا لمبا ہو گا۔ اور ایسا سریع الرفتار ہو گا۔ غرض جب کہ ہزار بارہ سو سال کے بعد آنے والی چیز کی کیفیت کا پانا ایسا مشکل ہو گیا کہ ریل کو گدھا کہا گیا۔ تو پھر آپ خیال کر سکتے ہیں حوض کوثر یا نہر کوثر ہمارے ان حوضوں یا نہروں کے بالمقابل کیا شان رکھنے والی چیزیں ہوں گی۔

القصہ ہم اس کیفیت سے آگاہ نہیں کہ وہ کوثر کیسی ہو گی۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی جاوے گی۔ لیکن

اس دنیا میں بھی آنحضرتؐ کو کوثر عطا کی گئی۔

نبی وہ ہے۔ جو آئندہ کی خبریں دے اور اس کی نبوت کا اصلی منشاء یہ ہوتا ہے کہ دوسرے جہان کے راحت و آرام کے واسطے اس جہان کے لوگوں کو طیار کرے لیکن اگر اوس کی پیشگوئیاں صرف دوسرے جہان کے متعلق ہوتیں۔ تو کمزور انسان شبہ میں پڑتا کہ شاید یہ سچ کہتا ہے یا کیا۔ کیونکہ عالم آئندہ تو غیب میں ہے اس واسطے نبی کو بہت سی پیشگوئیاں اس جہان کے متعلق بھی دی جاتی ہیں تاکہ اس کی صداقت کا بین ثبوت دست بدست ظاہر ہو جائے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس جہان میں بھی کوثر عطا کیا گیا۔ کوثر کے معنے ہیں بہتات اور کثرت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے سب خیر اور بھلائی کی چیزیں کثرت سے عطا فرمائی ہیں۔ یہ کثرت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اشیاء میں ملی ہے اول تو یہ ہے کہ پہلے جس قدر نبی ہوتے تھے کسی خاص قوم کے واسطے ہوتے تھے۔ مگر آنحضرتؐ تمام جہان کے لوگوں کی طرف نبی ہو کر آئے۔ پھر پہلے انبیاء ایک خاص زمانہ محدود کے واسطے نبی ہوتے تھے۔ مگر آنحضرتؐ قیامت تک کے واسطے نبی ہوئے۔ قیامت تک جو ہو گا آپکا متبع ہو گا۔ پھر قرآن شریف جیسی عظیم الشان کتاب آپ کو ملی۔ آپ کی سلطنت نہ صرف روحانی ہوئی بلکہ ظاہری سلطنت بھی پھیل گئی۔ آپ پر امت درود شریف پڑھتی ہے جس سے ہر دم آپکے درجات بڑھتے ہیں۔ دوسری امتوں کے نبیوں کو یہ بات حاصل نہیں۔ آپکے دین کو زندہ اور قائم رکھنے کے واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا جاتا ہے۔ غرض میں کہاں تک گنوں۔ آپ ہی کی یہ شان ہے کہ آپ کی امت میں مسیح موعود جیسا نبی پیدا ہوا ہے

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے

جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

پھر آپ کی شان تو جہ ہے اس سے آپکے غلام احمدؐ نام پر بھی کوثر عطا کی گئی آپ لوگ ان دنوں کے نظارہ کو یاد کریں جبکہ آپ اول اول حضرت کی خدمت میں جایا کرتے تھے۔ مہینوں آپ رہتے تھے اور آپکے سوائے کوئی مہمان نہ ہوتا تھا مگر آج مہمانوں کے واسطے ایک خاص لنگر خانہ ہے جس کے صرف ملازمین ہی اسّی نوّے روپے ماہوار کی تنخواہ لے جاتے ہیں۔ مسافروں اور روٹی کھانے والوں کے خرچ کا اس سے اندازہ کر لیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ اپنا نبی غریب اور نادار لوگوں میں سے چنتا ہے۔ جس کے پاس کوئی دولت نہ ہو اور کوئی اس کا ساتھی نہ ہو۔ پھر اوس کو سب کچھ عطا کرتا ہے تاکہ اس کا جلال اور قدرت ظاہر ہو اگر خدا تعالیٰ کسی بادشاہ کو نبی بناتا۔ تو وہ تو پہلے ہی سے بادشاہ ہے ہزاروں اوس کے مطیع اور کروڑوں روپے موجود۔ خدا تعالےٰ کی زبردست طاقت کا اظہار کیونکر ہو اس واسطے

خدا تعالےٰ غرباء کو لیتا ہے

جن کو دنیا حقیر اور کم پایہ خیال کرتی ہے۔ اس زمانہ میں بھی

خداتعالےٰ نے ایک گوشہ نشین غریب آدمی کو رسالت کے واسطے منتخب کیا۔ اور ایسے وقت مین جب کوئی اس کو نہ جانتا تہا اوسے فرمایا کہ تو دنیا کو خبر کر دے کہ لوگ دور دور سے چل کر تیرے پاس آوین گے اور تیرے واسطے تحائف لائین گے۔ اس وقت یہ پیشگوئی دنیا کو سنائی گئی مگر دنیا کے کوتاہ اندیش اس کو سمجھ نہ سکے اور انہون نے خیال کیا کہ یہ ایک غریب نادار آدمی ہے۔ بھلا اس کے پاس کون آوے گا۔ مگر خدا کے فرشتون نے اپنا کام کیا۔ اور ہزارون ہزار آدمی آنے شروع ہوئے۔ یہان تک کہ وہ جو دنیا مین اکیلا آیا تہا اسکی وفات پر چار لاکھہ انسان چشم پرآب ہوئے۔ یہ ایک کوثر تہا جو آپ کو اسی دنیا مین عطا ہوا۔ پھر ایک کوثر یہ تہا کہ جب آپنے دعوے کیا۔ تو متکبر فقیہون نے کہا کہ یہ ایک جاہل شخص ہے اس نے کسی مدرسہ مین تعلیم نہین پائی دستار فضیلت نہین باندہی۔ اس کے پاس تحصیل کی سند نہین ہے۔ تب خدا نے اسے علم و معرفت کا کوثر عطا کیا۔ اور اوس نے ستر کے قریب کتابین لکہین جن مین قریباً بیس عربی مین۔ اور ہر ایک کتاب پر مخالفین کو للکارا گیا۔ بلکہ حریص بطمع لوگون کو روپے کے انعام کا لالچ دیا گیا۔ تاکہ کسی طرح مقابلہ مین کچھ لکھہ سکین۔ مگر سب کی قلمین ٹوٹ گئین اور وہ چھپ کر اپنے گہرون مین بیٹھ گئے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ کچھ لکھہ سکے۔ غرض اس طرح ہر بات مین اللہ تعالےٰ نے اسے کوثر عطا کیا۔ ہر ایک قسم کی شے افراط کے ساتھہ اوس کیواسطے مہیا کی گئی۔ قادیان کے گاؤن مین جو ریل کا اسٹیشن بہی نہین ہر قسم کا میوہ اس کے کہانے کے واسطے ہر قسم کا کپڑا اس کے پہننے کے واسطے ہر قسم کا سامان اوس کے استعمال کرنے کے واسطے ہر قسم کا ہنرمند انسان اس کی خدمت کے واسطے خداتعالےٰ نے مہیا کر دیا۔ مخالفین کفر کے فتوے لگاتے اور گالیان بکتے۔ روتے پیٹتے چلاتے رہ گئے اور وہ دن بدن کامیاب ہوتا چلا گیا۔ یہ مین خدا کے ہاتھہ جس کی آنکھہ دیکہنے کی ہو وہ دیکہے اور جس کے کان سننے کے ہون وہ سنے۔

غرض ہر بات مین ہمارے مسیح کو کوثر عطا ہوا اور یہ خوشی کی بات ہے۔ پر آہ میرے دوستو ابہی وقت ہم پر ایک بڑے ابتلا اور صدمہ کا بہی ہوا جب وہ مراتب کمال کو پہنچ چکا جب دنیوی نگرو شراس کو مل چکے تو

اس کا کام جو اس دنیا مین تہا وہ ختم ہو گیا

اس واسطے وہ اپنے محبوب حقیقی کے پاس چلا گیا۔ کیونکہ پہلے سے خدا نے فرمایا تہا کہ انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر۔ جب وہ وقت آئے کہ سبھی کوثر مل چکے۔ تو فصل لربک۔ اپنے رب کی عبادت مین لگ جا۔ دنیا سے قطع تعلق کر۔ خدا کی طرف جہک جا اور ایسا جہک کہ وانحر۔ اپنی جان قربان کر دے اور اپنے محبوب سے جا مل۔ جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون۔ ہمارے مسیح کا آخری فعل اس دنیا مین نماز تہا اور وہ نماز مین ایسا محو ہوا۔ کہ ساتھہ ہی وانحر پر بہی عمل کر گیا اور اپنی جان قربان کر گیا۔ اوس نے سب کچھ خدا کی راہ مین دے رکہا تہا۔ اور بالآخر اپنی جان بہی دیدی۔ آپ صاحبان جانتے ہین کہ حضرت مرحوم کو دوران سر۔ اسہال۔ اور کثرت پیشاب ہمیشہ لاحق حال رہتی تہی اور اس بیماری کا باعث دینی دماغی محنت تہی جو کہ آپ کو دینی خدمات کے سبب کثرت مطالعہ اور سلسلہ تصانیف تالیف مین کرنی پڑتی تہی۔ جب کبہی آپ کوئی کتاب یا مضمون لکہتے تہے اور اس مین زیادہ دیر تک مصروف ہو جاتے تہے تو اس مرض کا دورہ پڑا کرتا تہا۔ یہی دورہ آخر وقت مین پیغام صلح لکہنے کیوقت بہی نہایت شدت سے پڑا۔ کیونکہ اس مضمون کے لکہنے مین آپنے بہت سخت محنت کی تہی اور سارا سارا دن لکہتے تہے اس واسطے دورہ بہی ایسا شدید ہوا کہ آپنے اپنی جان خدا کو سونپ دی خدا کی رحمتین ہون اس پر اور برکتین اور مقام محمود جس کا وعدہ دیا گیا تہا وہ اسے عطا ہو۔ آمین ثم آمین

اس کے بعد خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تو نماز پڑہتا ہوا اپنی قربانی کر دیگا۔ تو اوس وقت نادان دشمن سمجھے گا۔ کہ اب احمدیون کا سردار مر گیا ہے اور یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن ہرگز ایسا نہو گا تیرا سلسلہ بڑہیگا اور ترقی کرے گا۔ اور خداتعالےٰ کے تمام وعدے پورے ہون گے۔

تو ابتر نہ ہو گا

بلکہ ان شانئک ھو الابتر۔ تیرا دشمن ابتر ہو گا اور جس قدر تیرے بدخواہ ہین وہ نامراد مر جائین گے اور ان کا کوئی نام لیتے والا باقی نہ رہے گا۔ تیری عزت تیرے جو رسالے اور کتابین نکلتی ہین۔ وہ دنیا سے مٹ جائین گی۔ اون کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہو گا اور تلاش کرنے سے بہی وہ دنیا مین نہ ملین گے لیکن تیرا کلام قیامت تک زندہ رہے گا اور لاکہون لاکہہ انسان اس سے فائدہ اٹہائین گے اور آئندہ قیامت تک ہدایت کا دروازہ بند ہو گا اور کوئی ولی نہ ہو سکے گا سوائے اس کے جو تیری اطاعت کا جوا اپنی گردن مین ڈال لیگا۔

خدا نے اب بہی چاہا ہے کہ وہ اس مقدس نسل کے ذریعہ سے ایک پاک جماعت بنا دے۔ وہ آپ اس جماعت کا حامی ہو گا اور جو کوئی اس کی نصرت کریگا وہ خود اس کا ناصر ہو گا۔ ہان وہ قادر توانا قدیم رحیم کریم خدا اپنے وعدون کو سچا کرے گا۔ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کے ایک زبردست ہاتہ کو ہم نے دیکھہ لیا ہے کہ تمام جماعت کے دلون کو اوس نے حضرت امیر المومنین

نور الدین

کی اطاعت کے واسطے ایک دل بنا دیا۔ اوس کی قدرتون پر قدرتین ظاہر ہونگی اور یہ سلسلہ تمام ادیان باطلہ پر غالب ہو گا اور وہ شاندار محل جس کی بنیادین ہمارے امام نے کہڑی کر دی ہین۔ وہ تمام آباد ہو گا اور دنیا تعجب کی نگاہ سے اس کو دیکہے گی۔

سو میرے عزیز دوستو! تم اس وقت کی برکت شاخین ہو۔ خدا تم کو سر سبز رکہے۔ تم ہمت اور استقلال سے کام لو۔ سب سے اول اپنے دلون کو پاکیزہ بناؤ۔ اپنی اصلاح کرو۔ تقوے کی راہون پر چلو اور اپنے پاک نمونہ سے دوسرون کی اصلاح کرو۔ حسن اخلاق بہی ایک کرامت ہے بحث مباحثہ سے تم لوگون کو اس قدر کہینچ نہین سکتے۔ جس قدر کہ حسن اخلاق سے۔ اپنے کمزور بہائیون کی اعانت کرو۔ ہر ایک کی کمزوری پر رحم کرو۔ سختی نہ کرو۔ اگر اپنے بہائی مین عیب دیکہو تو چشم پوشی سے کام لو۔ اس کے حق مین دعا کرو۔ سچی خیرخواہی اس مین نہین کہ اپنے بہائی کی عیب گیری کرو بلکہ اس مین ہے کہ نرمی کے ساتھہ اسے سمجہا دو۔ بلکہ سمجہانے سے بہی پہلے اس کے حق مین دعا کرو۔ انجمن احمدیہ کو باقاعدہ بناؤ۔ اس کے واسطے ہفتہ وار یا ماہوار

جلسہ مقرر کرو۔ اور اگر ہو سکے تو ایک سالانہ جلسہ کیا کرو
اور اس میں باہر کے معزز دوستوں کو مدعو کیا کرو تاکہ تبادلہ
خیالات سے فائدہ ہو۔ باقی مجھے اس امر کے کہنے کی ضرورت
نہیں کہ قادیان حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور جلد جلد
پہونچا کرو۔ کیونکہ تم خود اس میں کمی کرنے والے نہیں۔
بالآخر میں آپ صاحبان کا تشکریہ ادا کرتا ہون
محبت کے اظہار کے لئے جو آپنے میرے ساتھ
کی اور بالخصوص خان صاحب

عبدالمجید صاحب

کی مہمان نوازی اور خاطر داری کا مشکور ہون اور اللہ تعالے کے
حضور میں آپ سب کے واسطے دعا کرتا ہون۔ کہ وہ آپ
لوگون کے اخلاص اور محبت میں ترقی دے۔ اور آپکو
استقامت عطا فرما دے اور نیکیون کی راہ پر چلنے کی
توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

ٹریکٹ سیریز

(از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے)

چند روز ہوئے کہ مین نے ایک تحریک میگزین
کی توسیع اشاعت کے لئے کی تہی جس پر مین سمجھتا ہون بہت
کم احباب نے توجہ کی ہے۔ خدا تعالی اون چند احباب کو جزائے
خیر دے جنہون نے اپنے بیش قیمت وقت کو اور
خداداد ہمت کو اس طرف لگایا اور میگزین کی اشاعت مین
قریب پچاس کے اون کی توجہ سے ترقی ہوئی۔ ان
مین خصوصیت سے قابل ذکر میر قاسم علی صاحب کا اسم گرامی
ہے جنہون نے گیارہ خریدار کل کے کل اس سلسلہ سے
تعلق بیعت نہ رکھنے والے پیدا کئے اور قیمتین بھی پیشگی
وصول کر کے بھیجدین۔ اس وقت میرے سامنے ایک
عیسائی مذہبی رسالہ "دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ" ہے
اس میں ایک چھوٹا سا نوٹ ہے جسکا ذکر شائد بعض
دلون کے لئے فائدہ کا موجب ہو۔ ایک دوسرے اخبار
ڈیلی ٹیلیگراف نے ایک نوٹ مین یہ ذکر کیا تھا کہ
دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ کے خریدار چار ملین
یعنے چالیس لاکھ ہین۔ جسپر رسالہ مذکورہ لکھتا ہے۔ کہ
صاحب اخبار کو غلطی لگی ہے اور یہ بیان نیل از حقیقت ہے
اور کہ اس رسالہ کی اشاعت ابہی دس لاکہ سے بہی کچھہ
کم ہے اور پہر لکھتا ہے۔ کہ شاید اخبار نے غلطی سے
اس رسالہ کا نام بجائے چرچ ابراڈ کے لکھدیا ہے۔
(یہ دوسرا رسالہ بہی اسی سوسائٹی کی طرف سے جاری ہے)
جس کی اشاعت پینتیس لاکہ ہے۔ اور جو ماہوار نکلتا
ہے ایک ملک مین تو مذہبی رسالون کی اشاعت کا یہ
حال ہے اور ادہر ہم ہین کہ دس ہزار تک رسالہ کے پہنچنے
کے لئے پانچسال سے تحریک کر رہے ہین مگر اس کے
بھی بمشکل پانچوین حصہ تک پہونچے ہین اور ہمارے
دوست اسی اشاعت پر ایسے مطمئن ہین۔ کہ آگے
بڑہنے کی شائد خواہش بہی اون کے دلون مین پیدا
نہ ہوتی ہو۔
اس وقت میری غرض اس ذکر سے اور ہے۔ ہمارا
رسالہ دو اور تین سو کے درمیان مختلف مقامات پر
جاتا ہے اور اس کے بالمقابل ہزارون رسالے ہین
جن مین سے اکثر لاکھون کی تعداد مین شائع ہوتے
ہین اور پھر ہزارہا سال کے دلون مین جمے ہوئے عقائد
جو فطرت کا جزو ہو گئے ہین۔ اب ہمارے احباب غور
فرما سکتے ہین۔ کہ اس قدر طاقتون کے بالمقابل دو تین سو
رسالہ سے کیا کام ہو سکتا ہے۔ بے شک سچائی اپنے
ساتھ ایک طاقت رکھتی ہے مگر اس سچائی کا کانون تک
پہنچانا بھی ضروری ہے۔ ابتدا مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ
ہزارون بلکہ لاکھون انسانون مین سے کوئی ایسا جری طالب
حق نکلا کرتا ہے جو کسی بات کی پرواہ نہ کر کے سچائی کو قبول
کرے مگر اس رفتار کے ساتھ جس سے ہم اس وقت
چل رہے ہین لاکھون انسانون تک پہنچنا ایک امر محال
ہو رہا ہے اس ضرورت کو ہمارے ایک مکرم دوست
نے جنھون نے پہلے ہی اشاعت اسلام مین باقی سب
دوستون سے بڑھکر مالی اعانت کا حصہ لیا ہے محسوس کیا
(مجھے افسوس ہے کہ وہ اپنے نام کے اظہار کی اجازت
نہین دیتے اور پہلے بہی اکثر دفعہ انہون نے اپنا نام مخفی ہی
رکھا ہے) اور حضرت صاحب کی وفات کے بعد اس امر کی
تحریک کی کہ ریویو مین جو بڑے بڑے اور مسلسل مضامین
نکل چکے ہین۔ اون کو ٹریکٹون یعنی چھوٹے چھوٹے رسالون
کی صورت مین ہزارہا کی تعداد مین شائع کر کے مفت
تقسیم کیا جائے۔ مگر چونکہ اکثر چندون کی تحریک کرنی
پڑتی ہے اور مین اس بار گران کو خوب محسوس کرتا ہون جو اس
چھوٹی سی احمدی قوم نے اس وقت اٹھایا ہوا ہے (چھوٹی
سی قوم مین اس لئے کہتا ہون کہ واقعی وہ لوگ جو امانت سلسلہ
مین حصہ لینے والے ہین ان کی تعداد چند ہزار سے زیادہ
نہین ہے) اس لئے مین نے ان کی خدمت مین لکھا کہ اگرچہ یہ
ضرورت جو آپنے محسوس کی ہے۔ واقعی بڑی بھاری ضرورة
ہے اور اس سلسلہ کے اہم اغراض مین سے ہے بلکہ اہم ترین
غرض ہے مگر ابہی کئی قسم کے اور غیر معمولی چندون کی تحریکین
ہوئی ہوئی ہین۔ جیسے چندہ تعمیر مدرسہ و چندہ مدرسہ دینیہ بیادگار
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور علاوہ ان کے معمولی
چندون کا بہی بہت بوجہہ ہے۔ اس لئے سر دست اس
تحریک کو کچھہ عرصہ کے لئے توقف مین رکہا جاوے۔ تو
شائد بہتر ہو۔ مگر جس کام کو اللہ تعالی چاہتا ہے اوس کے
اسباب بہی وہ خود ہی پیدا کر دیتا ہے۔ میرا یہ جواب میرے
اس دوست کے لئے کافی نہ ہوا۔ اور انہون نے لکھا کہ ایکہزار
روپیہ اس غرض کے لئے مین دیتا ہون آپ اس کی
تحریک ضرور کرین۔ چنانچہ اس خط کو صدر انجمن احمدیہ مین
پیش کیا گیا۔ جس پر انجمن نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ انجمن اس
تجویز کو شکریہ کے ساتھ قبول کرتی ہے اور کہ جماعت مین
اس کے متعلق عام تحریک کی جاوے۔ بعض واقعات کے
پیش آجانے سے جو اس تحریک کے شائع ہونے مین
مانع رہے ایک مہینہ گذر گیا اور آج مجھے یہ توفیق ملی۔
کہ یہ چند سطرین لکھ کر احباب کی خدمت مین پیش کروں
اسی اثنا مین تین سو روپیہ سیدنا و امامنا حضرت مولوی
نورالدین صاحب نے اسی غرض کے لئے دیا ہے اور آپنے
فرمایا کہ اس روپیہ سے تقریر جلسہ مذاہب کا انگریزی
ترجمہ چھپوا کر مفت تقسیم کیا جاوے۔ اور نیز مولوی ابوالحمید
صاحب نے حیدر آباد دکن سے بہی خود ایسے ٹریکٹ چھپوا
کر شائع کرنے کی اجازت انجمن سے چاہی تہی۔ اون کی
خدمت مین بہی یہی تحریر کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ ٹریکٹ
چھپوانے کی تجویز انجمن نے خود منظور کر لی ہے آپ
بہی جس قدر روپیہ اس کار خیر مین خرچ کرنا چاہتے ہین
اس جگہ بھیجدین تاکہ کام اکٹھا اور بابرکت ہو اس
کے متعلق مین بابو محمد منظور الٰہی صاحب کو بہی توجہ
دلاتا ہون۔ جنہون نے ایک دفعہ اس سے پہلے ہی
خود اردو ریویو مین سے بعض ایسے ٹریکٹون کا انجمن
کی معرفت چھپکر مفت شائع ہونا اپنے خرچ پر پسند کیا تھا۔

مراسوقت شاید بعض مشکلات پیش آمدہ کی وجہ سے اس کارخیر میں انکو کچھ رکاوٹ پیدا ہوگئی تھی۔

اس تحریک میں میرا خطاب انجمنوں سے نہیں بلکہ ہر ایک دوست سے الگ الگ ہے بالفاظ دیگر میرا یہ منشا نہیں کہ ہر جگہ انجمنیں اس کام کے لئے چندہ کی فہرستیں کھولیں اگرچہ ایسا کرنیسے انکو روکنا بھی میرے وہم میں نہیں مگر یہ بات مینے اسلئے لکھی ہے کہ تاکسی دوست پر کوئی بوجھ نہ پڑے۔ انشراح صدر سے جو کچھ کوئی چاہے اور جسقدر توفیق ہو دیدے۔ یہ کام سینکڑوں روپیونکا نہیں ہزارونکا ہے۔ اسلئے میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ جو احباب دلمیں خواہش رکھتے ہوں مگر سردست نہ دے سکتے ہوں وہ اخیر دسمبر تک یعنی جلسہ سالانہ کے موقعہ تک۔ روپیہ دے سکتے ہوں تو اپنی ارادہ سے مطلع فرمائیں اس تجویز میں صرف انگریزی ٹریکٹونکا چھپوانا ہی مدنظر نہیں بلکہ کسیقدر اردو ٹریکٹ بھی اس ملک میں اشاعت کے لئے چھپوائے جائیں گے ٹھیک ٹھیک اندازہ اس بات کا کہ کون کون مضامین پر ٹریکٹ چھپوائے جائیں گے۔ اور کسقدر تعداد میں اسوقت ہوسکتا ہے۔ جب چندہ کی مقدار کی کچھ تعیین ہو جائے۔ البتہ عام اطلاع کیلئے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل مضامین کی اشاعت اسوقت مدنظر ہے۔

(۱) فلسفۂ اسلام۔ یعنی تقریر جلسہ مذاہب (۲) توحید اور تثلیث کا مقابلہ (۳) فارقلیط۔ عصمت و شفاعت۔ تناسخ۔ قرآن کریم اور انجیل کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ۔ عیسائیت آریہ سماج اور اسلام کا مقابلہ۔ اسلام کی برکات۔ برکات دعا۔ ضرورت وحی۔ کیا اصول اسلام حقیقی تہذیب کے موافق نہیں۔ پردہ۔ تعدد ازدواج طلاق۔ غلامی۔ سود۔ قرآن کریم کی حفاظت۔ احادیث کی صحت۔ اسلام بجواب سیل صاحب۔ اسلامی اور مسیحی جنگونکا مقابلہ۔ اسلام کی بہشت اور دوزخ۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور جسقدر حصہ لینا چاہتے ہیں وہ جلدی مطلع فرما دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ میں اس کارروائی کا اعلان ہوکر مکمل تجویز پیش ہوسکے۔

دو ٹریکٹ سردست دفتر ہذا سے ملسکتے ہیں

ٹریکٹ سیریز کیلئے ہمارے مخدوم مکرم مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کی تجویز ایسی زبردست اور ضروری ہے کہ اسکی طرف قوم کی فوری توجہ درکار ہے۔ واقعی دین کی اشاعت و حفاظت کیلئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے۔ ہمارے بالمقابل جسقدر کوششیں ہورہی ہیں اُنکو دبانیکے لئے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ ضرور چاہئے جو اُن اہم مسائل اسلام پر مشتمل ہو جنپر آجکل اعتراض کئے جاتے ہیں۔ عصمت انبیا کی متعلق ایک بسیط اور فیصلہ کن مضمون رسالہ کی صورت میں چھپا ہوا ۱۲۳ صفحے کے حجم پر ہمارے پاس موجود ہے۔ ایسا ہی غلامی کے متعلق مخالفین کی نادانی نے ہم پر بہت اعتراض کئے ہیں ان سب کا کافی و شافی جواب ایک رسالہ میں دیا گیا ہے۔ جسکا نام غلامی ہے۔ اسوقت اگر احباب ان دونوں رسالون۔ عصمت۔ غلامی۔ کی حسب توفیق جلدیں خرید کر غیر مذاہب میں مفت تقسیم کریں تو رمضان المبارک میں اجر جزیل کے مستحق ہوں۔ ہمنے محض اس کارخیر میں دوستونکے لئے یسر پیدا کرنیکے واسطے رسالہ عصمت کی قیمت بجای ۱۰؍ کے ۵؍ اور غلامی کی قیمت بجائے ۴؍ کے ۲؍ کردی ہے یہ رعایت صرف اس مبارک مہینے کے لئے ہے یہ موقعہ آپ لوگ ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ متعدد جلدیں منگوا کر مفت تقسیم کریں رسول کریم صلعم رمضان کے مہینہ میں باد بہاری سے بڑھکر خیرات کرنے والے ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں اس سے بڑھکر کوئی خیرات نہیں ہوسکتی کہ دین کی حفاظت کے لئے اپنا مال و جان خرچ کرلیا جای۔ احمدی قوم سے بڑھکر دین کیلئے کون دردمند ہوسکتا ہے۔ میرے دوستو! تمہیں مژدہ ہو کہ سب قومیں دنیا کے لئے جھکی ہوئی ہیں۔ یہ میدان تمہارے لئے خالی ہے پس تم بڑھو۔ اور مال و جان کو اشاعت دین میں خرچ کردو۔ کہ یہ ایسی تجارت ہے جو تمہیں ہر قسم کے دکھوں سے بچائیگی۔

متفرق خبریں

باربرٹن کی خبر مظہر ہیں کہ ۷ ۶ ہندوستانی جو ڈیلاگوا سے آئے تھے۔ سرحد پر گرفتار ہوگئے ہیں۔

ساموس کے تین باغیونکو حبس دوام بامشقت کی سزا ملی۔ ۱۱۔ کو اس سے ہلکی سزا ملی ہے اور ۹۔ جولا پتہ ہیں۔ ان پر موت کا فتوی صادر ہوا ہے۔

حیدرآباد کی تباہی

حضور نظام کے قلمرو میں صدر مقام اور اُسکے ملحقات میں جو عظیم مصیبت آئی ہوئی ہے اسپر حضور ملک معظم نے ہز ہائنس کو ہمدردی کا تار روانہ کیا ہے یکایک مصیبت کے آجانے سے جو اضطراب پھیل گیا تھا وہ کچھ کچھ ہنوز باقی ہے ہر طرح کی امداد بہم پہونچائی جارہی ہے بہرنوع حالت نہایت قابل رحم ہے۔

ضلع کابل مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے

خود کابل میں اس مرض سے ۵۰-۶۰۔ موتیں روزانہ ہوتی ہیں کابل جانیوالوں پر قرنطینہ لگ گیا ہے۔

البیان

دفتر البیان نے رمضان المبارک کی خوشی میں اعلان کیا ہے کہ جو حضرات البیان کو ماہ رمضان میں خریدینگے انکو بجای تین روپئے عام قیمت سالانہ کے صرف دو روپئے قیمت میں البیان دیا جائیگا۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ ماہواری رسالہ عربی ہے جو مع ترجمہ اردو شائع ہوتا ہے عبارت نہایت ادیبانہ اور عام فہم ہوتی ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کی مہینے بھر کی اہم خبریں درج ہوا کرتی ہیں۔ علمی تاریخی مضامین محققانہ ہوتے ہیں۔ عظمت اسلام و فلسفہ اسلام کی بحث خاص طور پر دلچسپ ہوتی ہے۔ قیمت پیشگی ہماری حجم تین جزو ہے۔ دو جز اصل رسالہ اور نصف جز علامہ ابن قتیبہ کی مشہور مستند تاریخ المعارف کا اردو ترجمہ ہوا کرتا ہے اور آٹھ صفحے آزاد بلگرامی کے دیوان کے جو رمضان المبارک سے شائع ہوگا۔ درخواستیں بدفتر البیان لکھنو" کے عنوان سے آئیں۔

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہیں۔

مجلد ۸/ بیجلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب سنور ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۰۲ صفحے۔ قیمت ۸/ جلد منگوائی بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ عجیب رنگین

لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف قیمت ۰/

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی فاضل سورہ یٰسین پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادۃ واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ا/

غلامی اور عصمت انبیاء

ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر پشاور رہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائی فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے۔ قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۷/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ

اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قیمت صرف ۸/

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۳۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل

آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اُسے لکھتے مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے آیۃ وعد اللہ الذین امنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت ۶/

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح بیان بہت عمدہ۔ قیمت ۲/

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اسکے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا ہے قیمت ۹/

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جنکے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے قیمت ۳/

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اُردو میں مدلل کتاب ہے جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب قیمت ۴/

نظم مستورات مستورات کے لئے قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری طالب علموں کے واسطے بہت عمدہ ہے قیمت ا/

کامن احمدی الہداد والے۔ قیمت ۰/

ست سلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہماری ایک دوست تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی مومیائی سفر کی سخت محنتیں اور مشقتیں اُٹھا کر لائی ہیں یہ ایک مشہور دوائی ہے۔ جو کہ تمام بدنی قوت کو بڑھاتی۔ جریان کو دفع کرتی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے ہاضمہ درست رکھتی ہے۔ دماغی قوت کو بڑھاتی ہے قیمت ۶ ماشہ ۹/- ۹ ماشہ ۱۲/- ایکتولہ ۱۵/ ۲ تولہ عہ/ ۔ پانچتولہ للعہ/ محصول ذمہ خریدار

(محمد صادق عفا اللہ عنہ)

اصلی ممیرا اور میرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ممیرا فی تولہ ... قسم دوم ... سرمہ قسم اول ... قسم دوم ... ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔

المشتہر - احمد نور کابلی مہاجر ... قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنی

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ درثمین مجلد منگوائیں گے انکو بجائے ۸/ کے ۶/ میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھادی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہے۔ اصلی قیمت بے جلد صہ/ رعایتی ۱۲/ ؛ مجلد اصلی قیمت ۱۳/ رعایتی ۱۲/

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہئے ورنہ وی پی نہوگا

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء سے بدر بک ڈپو واسطے فروخت کتب کھولا گیا ہے

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم با تو از آں جہاد رقادیاں بینی

مورخہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء

نمبر ۳۹

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا

ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ

دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دو عظیم الشان نشان

مبارک تھا وہ ہیجان وہ میرا آقا مسیح موعود جس کی زندگی کا ایک ایک دن بلکہ ایک ایک دن بلکہ ایک ایک گھنٹہ اور مجھ سے پوچھو تو ایک ایک منٹ خدا تعالےٰ کے نشانوں سے معمور تھا۔ اس کا وصال بھی ہمارے لئے ایک نشان ہے۔ ایک نہیں بلکہ کئی نشانوں کا مجموعہ۔ چنانچہ اس وقت دو سخت مخالفوں پر کاری حربہ چلا تھا۔ ایک تو اپنے منہ مفسد و کذاب بنا اور دوسرے نے اپنی پیشگوئی کے چہرے پر اپنے ہی ہاتھوں سے سیاہ پوڈر مل لیا۔ صدق اللہ ما قال۔ یخربون بیوتھم بایدیھم و یوم یعض الظالم علی یدیہ۔ مگر سخت جانی یا عبارت دیگر بے شرمی کی بلا دور۔ ابھی کچھ حرکت مذبوحی باقی تھی اس لئے خدا تعالےٰ نے ایک نہیں ناکامی کے زہر میں بجھے ہوئے دو خنجر چلائے تا پھر باطل ہمیشہ کے لئے سر نہ اٹھا سکے اللھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل ان میں سے ایک تو اس پیشگوئی کا ایک خوفناک رنگ میں پورا ہونا ہے جو ۱۶ اگست ۱۹۰۷ء کے بدر میں درج ہے۔ دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائینگے۔ (۲) صحن میں ندیاں چلینگی اور سخت زلزلے آئینگے پھر دیکھو الندار کا تا ٹیل ہیچ

الندامن وحی السمار

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلے سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

خدا تعالےٰ کے ان الفاظ کو مدنظر رکھ کر **حیدر آباد۔ دکن** کی تباہی کی مفصل کیفیت پڑھئے جو اخباروں میں چھپی ہے۔ اور جس کا مختصر اقتباس یہاں دیا جاتا ہے۔

حیدر آباد دکن کی تباہی:۔ اللہ اکبر! حیدر آباد دکن میں موسی ندی ایک مختصر سی ندی جس کو برساتی نالہ سے بڑھ کر نہ کہنا چاہئے۔ اس کی طغیانی سے کیسی محشر خیز تباہی پھیلی۔ جو غضب الٰہی کا ایک نمونہ معلوم ہوتا ہے۔ دس بارہ دن مسلسل بارش ہونے سے ندی کا بند ٹوٹ گیا اور پل بہ گئے۔ محلہ افضل گنج اور ریزیڈنسی بازار بالکل مسمار ہو گئے۔ سر سالار جنگ مرحوم کا نصف محل منہدم ہو گیا ریزیڈنسی کی پختہ دیواریں سیلاب کے رو میں خس و خاشاک کی طرح بہ گئیں۔ اور یہ سب ہنگامہ محشر ایک ہی دن میں برپا ہوا۔ کیونکہ دوشنبہ کو ۳۶ گھنٹہ کے اندر پورے پندرہ انچ بارش ہو چکی تھی۔ ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں ایک ہسپتال مع مریضوں کے بہ گیا پولیس کے ایک ہزار آدمیوں کا پتہ نہیں حیدر آباد سکندر آباد ریلوے کا سلسلہ اور شہر کا ٹیلیفون ٹوٹ گیا۔ نواب افسر الدولہ ڈوبنے سے بال بال بچے ہم کا تو اب تک جس قدر خبریں آئیں ان سے دس ہزار جانوں کے نقصان کا اندازہ ظاہر ہوا ہے۔ لیکن حقیقت حال خدا ہی کو معلوم ہے ۱۹۰۵ء کا خوفناک زلزلہ کانگڑہ ابھی لوگوں کو بھولا نہ ہوگا جہاں چشم زدن میں چالیس ہزار جانیں تلف ہوئیں تھیں مگر بہ اندازہ عرصہ کے بعد محقق ہو سکا تھا ویسے ہی حیدر آباد کی افسوسناک تباہی بھی معلوم نہیں اپنی تہ میں کیسی المناک حقیقت مخفی رکھتی ہو۔ خداوند کریم اپنا فضل و کرم ہی رکھے۔ (وطن)

اور پھر دوسرے اکناف عالم میں ڈیرہ غازیخان۔ ضلع لائل پور۔ شورکوٹ وغیرہ کی تباہی بلکہ ہندوستان کے باہر کی خبریں ملاحظہ ہوں، تو اس وقت ایک مومن پر جو حالت طاری ہوتی ہے وہ یوں بیان کی گئی ہے

باقی رہے کافر سو وہ ابتدا ہی سے قدس آبائنا القمر و السماء کہتے چلے آئے ہیں مگر وہ دیکھیں کہ یہ تباہی معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہے۔

دوم پیر منظور محمد صاحب کی بیوی محمدی بیگم غفر اللہ لہا کا انتقال ہے جو ۹ اکتوبر صبح کے وقت ہوا۔ آپ نے ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء کا بدر دیکھئے ختم تلک آیات الکتاب المبین کی نسبت فرمایا۔ کہ بیمار کا نام بطور اختصار ہے (محمدی بیگم) اور پھر فرمایا کہ بیمار بہت چیخیں مارتا ہے یہ بھی ہم نے سنا کہ بعینہ یہی حالت تھی آخر وہی ہوا جو میرے سید و مولےٰ مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجنے والا مولیٰ فرما چکا ہے وہ یہ کہ (۳۰) ماتم کدہ۔

پیسہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے اہتمام سے باہتمام مفتی محمد صادق ایڈیٹر چھپ کر شائع ہوا

رض ہے اس لیے بشارت نے فرمایا کہ انی احافظ
کل من فی الدار من ھذہ المرض الذی ھو سار می۔ پھر کچھ دوائیں بتائی گئیں۔ تا کہ زندگی کے باقی ماندہ دن زیادہ تکلیف میں نہ گزریں۔ اور حسب الہام "امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا"۔ بلکہ "دوبارہ زندگی" عطا ہوئی۔ گو "زندگی منسوخ شدہ" تھی۔

کون ہے سوائے اُس عالم الغیب ذات کے جو آئندہ پیش آنے والے واقعات کو اس صفائی سے چھ ماہ قبل بتا سکے اور حق کے دشمن کے سوا کون ایسا ہو سکتا ہے۔ جو اس پیشگوئی کو جو اپنے اقتداری دعاوی کے ساتھ پوری ہوئی۔ جھٹلائے

ہاں اس کے متعلق ایک اور بات بھی ہے۔ وہ یہ کہ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ منظور محمدؐ کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام "عالم کباب" ہوگا۔ اور اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک دُنیا پر ایک سخت تباہی آئیگی"۔ اب جب کہ منظور محمدؐ کی بیوی مر چکی ہے تو یہ پیشگوئی کہاں گئی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس تحریر کی بنا ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء کے مکاشفہ پر ہے جہاں یہ لکھ کر "دیکھا منظور محمدؐ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے"۔ نیچے فرمایا کہ کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ معلوم نہیں کہ منظور محمدؐ کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔

پس دراصل یہ یقینی بات نہ تھی۔ کہ وہ منظور محمدؐ کون ہے۔ اگر خدا کے علم میں زلزلہ مقدر ہے۔ تو جو محمدؐ کا منظور ہوگا۔ اُس کے گھر میں جو محمدی بیگم ہوگی۔ اُس کے بطن سے یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ اور یہ لڑکا بھی کوئی معمولی لڑکا نہیں اس کے دس نام ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہی موعود لڑکا ہو۔ جو قدرت ثانی ہو کر ظاہر ہونے والا ہے۔ پیشگوئی جب تک پوری نہ ہو۔ اس کا حال حاملہ کے بطن کی طرح ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ اس میں کیا ہے۔ اور اگر یہی منظور محمدؐ مراد ہے۔ تو چہ رب ہے نہ خدا کے علم میں بھی۔ تو پورب پچھم کے رہنے والے سُن رکھیں۔ تمہارا خدا قادر خدا ہے۔ اور اُس کی

پس اس کی حکمت بالغہ نے جب زلزلہ کو ملتوی کر دیا۔ تو زلزلہ کی شرائط کو بھی محو کر دیا۔ اور اس تنسیخ کا علم ہمیں الہام ماتم کدہ سے ہوتا ہے۔ فالحمد للّٰہ رب العالمین۔

اے منکرو! تم خدا کا شکر کرو۔ کہ عذاب الٰہی تم سے ٹل گیا۔ کیا تم اپنی تباہی ہی چاہتے تھے۔ افسوس ہے تمہاری عقلوں پر۔ تمہیں تو چاہیئے کہ اس رحمۃ للعالمین مسیح موعود کے خلیفے کے قدموں کو بوسہ دو جس کی دعائیں ابر رحمت بن کر تم پر برسیں۔ توبہ کرو۔ اور یہ شوخیاں چھوڑ دو۔ ابھی خدا کا غضب کُلی طور سے دُنیا پر سے نہیں اُٹھا۔

"طاعون چلا گیا (یا کم ہو گیا) پر بخار باقی ہے"

کیسا بخار عالمگیر تھا جس سے ایک دُنیا بول اٹھی۔ "ایک اور قیامت بپا ہوئی"

طاعون کے عذاب میں یکدم تغیر ضروری تھا۔ تا معلوم ہو۔ کہ ان اجرام کی فوجوں کا تعلق اسی جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء سے تھا۔ اور پھر آئے دن کوئی نہ کوئی نشان ظاہر ہو کر باطل کے سر پر چرکے چلتے رہنا بھی ضرور تھا۔ تا ثابت ہوا۔ کہ غلام احمدؐ کو بروز **محمدؐ و احمدؐ** بنا کر بھیجنے والا خدا اُس کے متبعین کے ساتھ ہے۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ ایسی چند ایک پیشگوئیاں اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اس سے مامور من اللّٰہ کی صداقت پر کچھ اثر نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ آیات میں متشابہات کا ہونا ضروری ہے۔ تا حد عبودیت قائم رہے اور ایمان بالغیب کا اجر ضائع نہ ہو۔ اور دین نااہلوں کے پاس نہ چلا جائے بلکہ ایسی باتوں سے تمحیص ہو جاتی ہے۔ یہ بھی مخفی نہ رہے۔ کہ بعض وقت مخاطب سے اس کا مثیل مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ ممکن ہے کہ محمدی بیگم کی اولاد کی اولاد سے یہ پیشگوئی پوری ہو۔ اور اس کی مثالیں منہاج نبوت میں موجود ہیں۔ اور عبدالحکیم کی پیشگوئی اگر اس کے متعلق کوئی ہے۔ تو اس کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ وہ مسیح کی پیشگوئی "ماتم کدہ" کے بعد شائع کی گئی۔

اور پھر ایک دو روپیوں کا ثابت ہو کر کوئی اس سے مقابلہ میں دولتمند نہیں کہلا سکتا۔ جیسے ہزاروں نشان دیئے گئے ہیں +

"کچھ اور دیکھ لیتے"

(ٹوٹے ہوئے دل کی ٹوٹی ہوئی نظم)

۱۔ وہ چہرۂ منور کچھ اور دیکھ لیتے
وہ شان و دلبر کچھ اور دیکھ لیتے
۲۔ ہوا اصل جس کی ثابت اور فرع آسمان پر
اس نخل کا گلِ تر کچھ اور دیکھ لیتے
۳۔ کیا کاٹ تھی غضب کی۔ دشمن کی صف اُلٹ دی
تیغِ نبیؐ کے جوہر کچھ اور دیکھ لیتے
۴۔ وہ ظہر و عصر آکر کچھ دیر بیٹھ جانا
وہ جلوۂ مکرر کچھ اور دیکھ لیتے
۵۔ ہر روز ہو میسر دیدار روئے انور
یہ خوبیٔ مقدر کچھ اور دیکھ لیتے
۶۔ خوشبو پہنچتی جن کی ہے بیت شام جاں تک
وہ گیسوئے معنبر کچھ اور دیکھ لیتے
۷۔ وہ حسنِ مجتبائی۔ وہ خُلقِ مصطفائی
وہ شانِ ربِ اکبر کچھ اور دیکھ لیتے
۸۔ وہ لطف و مہربانی۔ وہ ذوق زندگانی
وہ دلدہیٔ مضطر کچھ اور دیکھ لیتے
۹۔ جسنے پلائے اکمل بھر بھر کے جام وحدت
وہ معرفت کا کوثر کچھ اور دیکھ لیتے

اکمل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمھدی مولوی حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گذشتہ اخبار میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں - اسمیں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مدنظر رکھکر حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں - یا اُن تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہو جاتا ہے اور اُسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے لیکن بعض دوستوں نے

یہ رائے دی ہے

کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو - اُسکے بعد تقریری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں - یہ بھی ہم کر سکتے ہیں لیکن اخبار میں بمشکل دو صفحات درج ہو سکیں گے - اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا ناظرین اپنی قیمتی رائوں سے مطلع فرماویں

اڈیٹر

اِنْ سِیْمَ خَسْفًا وَجْھُہٗ تَرَبَّدَا
اگر زمین کے درج نیچے دہ لوگ مغلوب ہوں تو انکا چہرہ
ھُمْ بَیَّتُوْنَا بِالْوَتِیْرِ ھُجَّدًا
انہوں نے ہم لوگوں پر سوتے ہوئے تیر پر شبخون مارا
وَاقْتُلُوْنَا رُکَّعًا وَّسُجَّدًا
اور ان لوگوں نے ہمکو رکوع اور سجدہ میں مار ڈالا
وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتُ اَدْعُوْا اَحَدًا
اور انہوں نے جانا کہ ہم کسیکو نہیں نا سنتے

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیوں کے طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف سازش کرنا اور انکو اسطرح قتل کرنا دراصل اسی سبب تھا - ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -

نُصِرْتَ یَا عَمْرُو بْنَ سَالِمٍ

اُدہر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے - افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے اور ابو سفیان نے اپنے رئیس کو اس بد افعالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کیواسطے مدینہ روانہ کیا - ابو سفیان کو یقین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی خبر ابتک نہیں ہوئی - اس خیال پر اسنے اپنے دل میں ایک چالاکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود تھا اسلئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں - اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑہادی جاوے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بد عہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے - اور خزاعہ کے مقابلے میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی آپنے ابو سفیان کو جواب دیا کہ کیا تمنے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو - ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہیں ہوا - کیا ہم ایسے ہیں کہ عہد توڑ ڈالینگے - تب آپنے فرمایا الحال سابق عہد و پیمان ہی کو رہنے دو - آخر ابو سفیان واپس مکہ کو چلا گیا ابو سفیان کے جانیکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو - یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ - یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے اسے پھیر دو - اہل مکہ نے خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا کر سکتے ہیں - اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام اور سچے اسلام کی ہمیشہ حامی اور مددگار ہے - انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا - قطع عہد آخر انکی بلا ایمانی - اور خزاعہ قوم کا بدلہ لینے کے لئے آپنے مکہ پر چڑہائی کی - چنانچہ مکہ فتح ہوا اور اس حملہ میں وہ اخلاق اور نرمی شریعت کی آپنے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے فرمایا - جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان - جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان - غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا - اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی - اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا -

سورۃ الحجرات

رکوع .... اول

ترتیب - اوپر کی سورہ میں مومنوں اور منافقوں کے نشانات بتلائے گئے ہیں - اور اس سورہ میں رسول کے آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے -

آیت ۱ اَیُّھَا تنبیہ کا لفظ ہے جسکے معنی ہیں سنو جی - لَا تُقَدِّمُوْا - مقابلہ کرو اللہ اور رسول کے حکم کو بلا حجت اور حیلہ مان لو اُسکے بالمقابل کسی دوسری شے کی پرواہ نہ کرو - مومن کو چاہئے کہ کسی کام میں حد سے نہ بڑہے مثلاً آج کل لوگ انگریزی لباس میں ایسا بڑہے ہیں کہ انمیں اور ایک یورپین عیسائی میں کوئی فرق نہ رہکر مسلمانوں کے سلام علیکم سے بھی محروم ہو جاتے ہیں - ایسا ہی شریعت کے کاموں میں بھی اسقدر تحقیق اور چھان بین کے پیچھے نہیں پڑنا چاہئے کہ توہمات تک بات پہنچ جائے اور جس حد کو اللہ اور اُسکے رسول نے قائم کیا ہے اُس سے انسان آگے نکل جائے

آیت ۲ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ - اپنی تحقیقات کو رسول کی تحقیقات پر ترجیح نہ دو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال کھوئے جائیں -

آیت ۳ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ امتحان کا لفظ اصل میں محنت سے نکلا ہے یعنی محنت کا جانچنا کہ کسقدر محنت کسی نے کی ہے -

آیت ۸ لَعَنِتُّمْ - تمہیں تکلیف ہو - تمہاری رائی ہمیشہ صائب نہیں ہوتی - نبی جو کام کرتا ہے وہ منشائے ایزدی کے مطابق ہوتا ہے اگر نبی تمہارے کہنے پر ہمیشہ چلنے لگے تو خود تمہارے واسطے اسکا نتیجہ اچھا نہ ہو -

آیت ۹ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰہِ -

یہانتک کہ رجوع کرے طرف امر اللہ کے۔ باغی اگر رجوع کرے اور بغاوت سے باز آجائے تو اُسے معاف کردینا چاہئے۔

رکوع دوم

آیت ع۱ لَا یَسْخَرْ - کسی کی تحقیر نہیں کرنا چاہئے کافر کو بھی نظر حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئے۔ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کسی وقت اُسے مومن بن جانیکی توفیق عطا فرما دے۔ غریب کی بھی حقارت نہیں چاہئے بہت سے غریب امیر بھی ہو جاتے ہیں۔ صوفیاء نے سالک کو نوجوانوں کی مجلس سے اسی واسطے ڈرایا ہے۔ کہ ان مجالس میں دوسروں کی تحقیر کی بہت مشق کیجاتی ہے۔ بعض بزرگ صحابی مثلاً زبیر۔ صہیب سب غلام تھے عبدالملک کے زمانہ میں جتنے فقیہ ہوئے سب غلام تھے۔ بخاری علیہ الرحمۃ کے والد بھی غلام تھے۔ حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ٭ ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است۔ ٹھٹھا کرنا ایک روحانی بیماری ہے جس میں ہو اُسے چاہئے کہ جلد اسکے علاج کیطرف متوجہ ہو جائے۔ لَا تَلْمِزُوْا - مت طعنہ دو۔ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ - بُرا نام رکھنے والا فاسق ہوتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بُرے نام رکھنے کے تم بھی فاسقوں میں داخل ہو جاؤ۔

ع۲ اِجْتَنِبُوْا - پرہیز کرو۔ ظن سے مراد بدظنی ہے بہت سی بدظنیاں انسان کو گناہ گار کر دیتی ہیں۔ پہلے انسان کسی کے حق میں بدگمانی کرتا ہے۔ پھر اُسکی بدیاں تلاش کرنے لگتا ہے۔ ہر ایک مذہب سوءظن سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ روافض نے تمام صحابہ پر بدظنی کی۔ خارجیوں نے حضرت علی پر بدظنی کی آریوں اور عیسائیوں نے خدا پر بدظنی کہ وہ کسی کے گناہ نہیں بخش سکتا۔

ع۴ اَسْلَمْنَا - فرمانبردار ہو گئے۔

لات - یلوت
لات یلیت } نقص کرنا

ع۵ جَاهَدُوْا - اپنے اعمال سے اپنا ایمان دکھاتے ہیں۔ نہ کہ صرف اقوال سے۔

ع۶ اَتُعَلِّمُوْنَ - کیا تم جتلاتے ہو۔ احسان ظاہر کرتے ہو۔

سورہ قٓ
رکوع اول

آیت ع۱ قٓ - قف۔ ٹھیرو۔ غور کرو قٓ - قادر خدا - قیامت کے ثبوت کیواسطے۔ قادر خدا اور قرآن شریف دو چیزیں بطور دلیل کے پیش کی گئی ہیں۔

وَالْقُرْاٰنِ - قرآن کی قسم ہے۔ خود اس قرآن کو پڑھکر دیکھو۔ خود یہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے۔

آیت ع۴

قَدْ عَلِمْنَا - تمہارے جو اجزا کم ہو جاتے ہیں وہ سب ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

آیت ع۵

اَمْرٍ مَّرِيْجٍ - جس بات پر کسیکو قرار نہو مضطرب - دبے قرار - یہی حال غیر مسلمین کا ہے - وہ اپنے پاس حق الیقین نہیں رکھتے فقط قیاسات ہیں۔

آیت ع۶

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْا - آسمان کیطرف اشارہ کرکے فرماتا ہے کہ اسطرف دیکھو کیسا عظیم الشان کارخانہ ہے۔ کیا اس نظام کا مالک قادر نہیں کہ تمکو پھر پیدا کرے۔ اچھا اگر وہ نہیں دیکھ سکتے تو ع۷ وَالْاَرْضَ زمین کو دیکھو جو اجرام فلکی کے مقابلہ میں ذرا سی ہے پھر بھی اسکے عجائبات پر تم احاطہ نہیں کر سکتے۔ فُرُوْجٍ - نقص کمزوری

ع۷

زَوْجٍ - نر اور مادہ

ع۹

تَبْصِرَةً - دائمی نشان - بھولی بات کو یاد دلانیوالی - بینائی دینے والی شے۔

ع۱۰

نَضِيْدٌ - پکے ہوئے۔

ع۱۲

اَصْحٰبُ الرَّسِّ - کنوئیں والے۔ زمین میں ایک لمبا گڑھا کھود کر اس میں آگ جلا کر مومنوں کو اسکے اندر گاڑ دیتے تھے

رکوع دوم

آیت ع۱

خَلَقْنَا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان - پیدا کنندہ جب میں ہوں تو اسکے ذرہ ذرہ کا مالک اور اسکے ارادوں کا اور خیالوں کا واقف بھی میں ہوں نحن - ہم جانتے ہیں - جہاں اللہ تعالیٰ جمع کا صیغہ بولتا ہے کہ ہم جانتے ہیں۔ وہاں مراد اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملائک اور عباد مکرمون ہوتے ہیں۔ حَبْلِ الْوَرِيْدِ - خون - کیونکہ رگوں میں رسی کیطرح پھرتا ہے۔

ع۲ مُتَلَقِّيَانِ - دو ملنے والے دو محرک ایک نیکی کا ایک بدی کا۔

ع۳ رَقِيْبٌ - نگراں - بات کو لینے کے لئے منتظر بیٹھا ہوا ہے۔

ع۴ تَحِيْدُ - الگ ہوتا تھا۔

ع۶ سَآئِقٌ - چلانے والا۔

ع۸ قَرِيْنُهٗ - وہ فرشتہ جو اعمال کو لکھتا تھا

ع۹ اَلْقِيَا - تاکید کیواسطے دو دفعہ - ڈالدے ڈالدے۔

ع۱۰ مُرِيْبٍ - شک شبہ کرنے والا

ع۱۲ مَآ اَطْغَيْتُهٗ - یعنی اُسکو حد بندی سے باہر نہیں نکالا۔

رکوع سوم

آیت ع۱ جَهَنَّمَ - نبی کریمؐ نے تپ کو بھی جہنم کا ایک شعلہ قرار دیا ہے۔ آتشک اور سوزاک کے لفظ ہی خود ظاہر کرتے ہیں کہ یہ جہنم کا نمونہ ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ غضب بھی جہنم کی آگ کا ایک شعلہ ہے۔

ع۳ اَوَّابٍ - کا لفظ اوب سے نکلا ہے۔ اسمیں سے توبہ کا لفظ نکلا ہے۔ جسکے معنی ہیں رجوع الی اللہ کرنا۔ حَفِيْظٍ - استقلال کرنیوالا

ع۴ مُنِيْبٍ - جھکنے والا عجز کیساتھ توجہ کرنے والا۔

ع۶ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ - دیدار الٰہی۔

ع۷ قَرْنٍ - قومیں - نَقَّبُوْا - ۱ پہاڑوں کو کھود کر گھر بناتے تھے ۲ سرد ملکوں میں موسم گرما گذارتے تھے ۳ دور دراز ملکوں میں چلے جاتے تھے ۴ امیر ہو گئے - نقاب پہن لیا - ہر شخص اسکی ملاقات نہیں ہو سکتی تھی م

ع۹ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ - چھ وقتوں میں ہر چیز اپنے کمال کو چھ درجات طے کرنیکے بعد پہنچتی ہے ع۱۰ فسبح بحمد ربك - جو شخص خدا تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کرتا ہے خدا تعالیٰ بھی اُسکو عیوب سے پاک کر دیتا ہے ع۱۵ سِرَاعًا - ایک دم -

کلام امیر المومنین

(مرتبہ جناب عربی صاحب)

میں نے اور سید طفیل حسین و بابو غلام محمد اسسٹنٹ سرجن کلاس میڈیکل کالج لاہور نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی بیعت کے پہلے آپ نے یوں خطاب کیا کہ بیعت کے معنے ہیں غلام ہو جانے کے اور یورپ والے کہتے ہیں کہ غلامی بری چیز ہے۔ اور انسان آزاد پیدا ہوا ہے میرے ایک پیر عبد الغنی صاحب مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں دور دور کے لوگ آپ کے مرید ہوتے ہیں مصر کے شام کے مغرب کے روس کے میں بھی انکے ہاں جایا کرتا تھا مگر میں خیال کرتا تھا کہ بیعت سے کیا فائدہ نیکی بدی سب کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں اور میں فارغ التحصیل ہو چکا تھا۔

اس لئے مبایعین کی کثرت دیکھ کر تعجب کیا کرتا تھا آخر ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ چلو بیعت کر لو اگر فائدہ نہ دیکھا تو انکار کر دینگے میں ان کے مکان پر گیا مگر میری شرافت نے اجازت نہ دی کہ میں اقرار کر کے پھر جاؤں۔ آخر میں یوں ہی واپس آ گیا۔

کچھ عرصہ کے بعد میرے دل نے فتویٰ دیا کہ بیعت کر لو جب میں شاہ صاحب کے مکان پر گیا تو میں نے کہا کہ اگر میں نے آپ کی بیعت کر لی تو مجھے کیا فائدہ ہوگا آپ نے فرمایا شنیدہ کے بود مانند دیدہ مبدل شود و کشفی گردد اور آپ نے فرمایا کہ بیعت کے وقت کوئی شرط بھی کرنی جائز ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اسئلک موافقتک فی الجنۃ - واعینونی بکثرۃ السجود بھی آیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اگر اصول اسلام سیکھنے ہوں تو چھ مہینہ رہنا ہوگا اگر فروعات سیکھنے ہوں تو ایک سال۔ آخر میں رہا۔ خدا تعالے نے مجھ پر بڑے انعامات کئے۔

میں نے چار وظیفے تجربہ کئے ہیں استغفار جس کے معنے ہیں پچھلی غلطیوں کے بد نتائج سے اور آئندہ غلطیوں سے لاحول (خدا کی پناہ میں آنا)۔

الحمد شریف پڑھنا رب العالمین بتدریج ترقی دینے والا رحمان کہتے ہیں بلا مبادلہ فضل کرنے والے کو۔ رحیم بالمبادلہ رحم کرنے والے کو جزا۔ سزا بھی بعض وقت دیتا ہے مگر یعفو عن کثیر بھی آیا تم ڈاکٹری میں پڑھتے ہو دیکھو سفلس۔ گنوریا اکثر بدکاری سے ہو جاتا ہے فرمانبرداری بڑی عمدہ چیز ہے یہی انبیاء شہداء صالحین کی ہے علم پڑھ کر عمل نہ کرنے اور بے وجہ بغض رکھنے سے انسان مغضوب ہو جاتا ہے۔ جیسے یہود۔

ضالین بے جا محبت سے انسان ضالین میں سے ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ ایک بزرگ نے لکھا دع ما ادعتہ نصاری نبیہم ضالین سے مراد عیسائی ہیں انہوں نے بے جا محبت سے مسیح علیہ السلام کو خدا بنا دیا اور تراجم کرنیوالوں کے خیالات کو کلام خدا۔ اس لئے سچے علوم ان کے پاس نہیں رہے ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا۔ ایک عیسائی مسلمان کے کالج میں مدتوں تک رہا۔

ایک شخص نے اس سے دریافت کیا کہ آپ تو بڑے عالم ہیں بھلا یہ بتائیں کہ تین خدا ایک کیسے ہو سکتے ہیں اور ایک تین کیسے۔ اس نے کہا کہ ایشیائی دماغ تثلیث کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اس نے کہا کہ مسیح یورپین تو نہ تھا بلکہ وہ تو ایشیائی تھا۔ لاجواب ہو کر بس کے ٹال دیا قالوا اتخذ اللہ ولدا ما لہم بہ من علم ولا لآبائہم۔ الحمد کثرت سے پڑھنی چاہئے اس سے مذاہب باطلہ کا ابطال ہوتا ہے۔

چوتھا وظیفہ درود شریف ہے

دیکھو نبی کریم نے ہمارے لئے کیسی مشکلات اٹھائیں ان کے کس قدر احسانات ہیں ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ان کے احسانوں کو یاد کر کے درود شریف پڑھا کرو۔ درود درو سے نکلا ہے ان وظائف کے لئے وقت کا معین کرنا میرے نزدیک بدعت ہے جب موقع ملے پڑھے

ایک دفعہ مجھے بھانڈوں کا تماشہ دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے دیکھا کہ بیٹا باپ کو جوتے مارتا ہے میں نے اسی وقت نبی کریم پر درود پڑھنا شروع کر دیا کہ اگر آپ کی تعلیم پاک کا اثر ہم پر نہ ہوتا تو ہماری بھی ایسی کیفیت ہوتی۔ میں نے عیسائیوں وغیرہ سے مباحثات کئے ہیں کفارہ کے مسئلہ میں ان کا دل ملامت کرتا ہے۔

خدا کا فضل ہے مسلمان کبھی شرمندہ نہیں ہوتا۔ ایک پادری گارڈن نام میرے مکان پر آیا کرتا تھا ایک دن انجیل کی تعلیم کی خوبیاں بیان کرنے لگا میں نے کہا تمہارا مذہب ایسا نہیں ہے کہ بلند میناروں پر چڑھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں۔ تمہارے ہاں تو صرف گھنٹہ بجتا ہے۔

کیا تم بآواز بلند کہہ سکتے ہو کہ خدا تین ہیں اور تین ایک ہوتا ہے اور خدا پھانسی پر لٹکایا گیا۔ یا اور کوئی مذہب اپنے اصولوں کو بآواز بلند دنیا کو سنا سکتا ہے۔ کیا آریہ کہہ سکتے ہیں نیوگ بڑی عمدہ چیز ہے۔ ایک راجہ نے مجھے کہا مولوی صاحب مذہب کا بڑا جھگڑا ہے میں نے کہا کہ حضور بڑے بڑے مقدمات کے فیصلے کرتے ہیں مذہب کا بھی فیصلہ کر لیں۔ اس نے کہا کہ مولوی صاحب مذہب وہ سچا جو پرانا ہو مذہب اسلام تو تیرہ سو برس سے ہے میں نے کہا کہ ہمارے نبی کا حکم ہے فبہداہم اقتدہ میں نے کہا رام چندر جی کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ رودر کی میں نے کہا رودر کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ برہما کی میں نے کہا کہ برہما کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ ایشور کی میں نے کہا کہ بس حضور توحید ہوئی نا اور توحید کا مذہب اسلام . . . کہلاتا ہے جو جو الٰہی ہیں خدا کی عبادت کرتا ہے خدا اس کو عرش عظیم کے نیچے جگہ دیگا۔

مسئلہ دعا فرمایا کہ قرآن کریم کی ابتدا بھی دعا سے ہوئی اور انتہا بھی دعا پر تمام انبیاء کا مسئلہ دعا پر اتفاق ہے۔ اول آدم نے بھی دعا کی تھی ربنا ظلمنا انفسنا۔ اور آخر آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی . . امتی امتی . . . ہی کی دعا کی نماز میں ایک بزرگ کے نزدیک اللہم انی اعوذ بک من العجز والکسل کی دعا بھی واجب ہے اور بعض کے نزدیک مستحب۔

عجز کے معنی ہیں سامان کا بہم نہ پہنچانا اور کسل کے معنے ہیں مہیا شدہ اسباب سے فائدہ نہ لیں ایک علی گڑھ کالج کا طالب علم بیٹھا ہوا تھا اس کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ کی طرف غفلت کی بہت تیز ہوا چل رہی ہے اس کے بعد ہم نے بیعت کی جس میں پچھلے گناہوں سے توبہ اور آئندہ بہتان بدنظری سے بچنے اور آپس میں محبت ہمدردی پھیلانے اور شرع کے مطابق چلنے کا عہد لیا۔

ایک معزز دوست کی شکایت کا جواب

اس قاعدہ کے سبب کہ آیندہ صرف ان احباب کی خدمت میں اخبار جایا کرے گا جن کی قیمت پیشگی وصول ہوگی ایک بزرگ دوست نے جنکی طرف قیمت قریب دو سال کی بقایا ہے شکایت کرتے ہوئے لکھا کہ دل تو چاہتا تھا کہ جواب لکھدوں دو ہزار دفعہ بند کر دیجئے مگر احترام اور ادب ایسا لکھنے نہیں دیتا میں بدر کا عاشق ہوں۔ آپ نہ دینگے تو خود ہی میرے پاس آجائیگا۔ اس پر جو معذرت نامہ ان کی خدمت میں لکھا گیا ہے اُس کا اقتباس میں درج اخبار کر دیتا ہوں کیونکہ ممکن ہے کہ کسی اور مکرم دوست کو بھی ایسی ہی شکایت پیدا ہوئی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم منشی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپکا عنایت نامہ ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ قیمتوں کی نہ وصولی کے سبب دفتر سے جو کارڈ روانہ ہوئے ہیں ان میں سے ایک آپکی خدمت میں بھی گیا ہے جس پر ناراض ہو کر آپ نے یہ خط لکھا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آپ کا کوئی حکم نامہ اس قسم کا نہیں آیا کہ ستمبر میں آپ کے نام وی پی نہ کیا جاوے۔ ورنہ اُس کی تعمیل ضرور ہوتی۔ اللہ تعالےٰ آپ کی بیماری تندرستی سے بدل دے . . . .

. . . . آپ دانا آدمی ہیں . . . . بدر کے حالات اور اُس کے فنڈ سے بھی ایک حد تک آگاہ ہیں۔ اگر قیمتیں وصول نہ ہوں تو اخبار کیوں کر چل سکتا ہے بدر کے پاس کوئی فنڈ ریزرو یعنی جمع نہیں کہ اس میں تین چار سو روپے ماہوار کا خرچ چلایا جاوے۔ اگر ایسا ہوتا تو خواہ کوئی دوست چار سال تک قیمت نہ دیتا حرج نہ تھا۔ کیونکہ آپ جیسے بزرگ دوست مدہ تو ہو نہیں سکتے۔ اگر ہوں گے تو دیر میں دینے والے ہوں گے۔ لیکن یہاں مشکل تو یہ ہے کہ انہیں قیمتوں کے ذریعے سے اخبار چلتا ہے جب باہر سے روپیہ آتا ہے تو وہی ملازموں کو تنخواہ میں تقسیم ہوتا ہے۔ اُس سے کاغذ خرید کیا جاتا ہے۔ اُسی سے ہفتہ وار عنہ روپے کے ٹکٹ خرید کئے جاتے ہیں۔ . . .

. . . آپ خود قانون دان ہیں۔ قانون کے محرک اول تو ہمیشہ مجرم ہوتے ہیں مگر جب قانون بن جاتا ہے تو اُس کا اثر سب پر پڑتا ہے۔ دنیا میں ایسی دیانتدار اور شریف طبیعتیں موجود ہیں کہ وہ کبھی سرکار کی ریل پر بغیر کرایہ ادا کئے سوار نہ ہونگی لیکن بڑے سے بڑا معتبر آدمی بھی بغیر ٹکٹ دکھلائے ریل پر چڑھ نہیں سکتا۔ جب قانون بن گیا تو سب کے لئے عام ہو گیا۔ نادہندگان قیمت کے واسطے کم از کم بھی ایک ہزار کا نقصان ہم اٹھا چکے ہیں لاچار ہمیں قاعدہ بنانا پڑا کہ آئندہ قیمت پیشگی لے کر اخبار جاری رہیگا۔ میں جانتا ہوں کہ ایسے بہت سے شریف دوست ہیں جنسے کئی سال قیمت نہ آوے تو کوئی خطرے کی بات نہیں اور انہیں میں آپ بھی ہیں لیکن جب کسی قاعدہ کو بنا کر اُس میں ڈھیل دی جاوے تو ہر ایک کو موقع ملتا ہے . . . . کہ اُس سے فایدہ اٹھائے۔ اور پھر اس طرح وہی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اب تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے . . . جیسے بزرگ اور معزز دوست سے بھی قیمت پیشگی وصول کئے بغیر اخبار جاری نہیں کیا۔ تو دوسروں کو جرأت نہ ہوگی کہ اخبار بغیر قیمت دئے جاری کرائیں

مجھے آپ کے محبت نامہ میں دو باتیں سمجھ نہیں آئیں۔ **اول**۔ آپ کہتا نہیں چاہتے کہ اخبار بند کیا جائے۔ اور پھر کہہ بھی دیا۔

دوم۔ آپ اخبار بدر کے عاشق ہیں اور پھر ہزار دو ہزار دفعہ بند ہو جائے۔ آپ کو پرواہ نہیں۔ کہہ بھی نہیں اور پھر محبت جتلانا کہ ہم کہہ نہیں سکتے۔ عاشق اور ہزار دو ہزار دفعہ بند کرنے کو طیار۔ العجب ثم العجب ✦

عاشق تو وہ ہے جو جان دیدے۔ یہ تو خدمت مالی ہے۔ وہ بھی قیمت۔ بلکہ حق الخدمت۔ بلکہ بقایا۔ پھر اس پر دریغ کیوں۔ ہم تو یہ امید رکھتے تھے کہ آپ بند کا نام سن کر نہ صرف بقایا اور سال حال کی قیمت بلکہ اگلے سال کی قیمت بھی پیشگی ارسال فرمادیں گے مگر یہاں تو عشق کے معنے ہی کچھ اور نکلے۔

سچ یہ ہے کہ اس معاملہ میں قصور آپ کا نہیں بلکہ ہمارا ہے۔ ہم نے بھی ایک بدر کی عاشقی کا دعوےٰ کیا تھا۔ جیسے ہم اپنے عشق میں ناقص نکلے ویسے ہی تم کو ہم کو عاشق ملے۔ پر ہمارا بدر تھا بڑا عیار وہ ایسا بھولا نہ تھا کہ خالی وعدہ پر ادہار دے دیتا۔ اور سال دو سال گذرنے کے بعد دو ہزار دفعہ کی بندی کے کلمے سنتا۔ اس نے تو پہلے ہی بندی چاہی بلکہ بندگی مانگی۔ تو اپنا سب کچھ بیچ اور فقیروں کو دے اور میرے پیچھے چل۔ بعض تو بڑی ہمتوں والے تھے۔ انہوں نے سنا اور مانا اور کر دکھایا۔ اور یار کے پیچھے ہولئے۔ یار بھی ایسا باوفا نکلا کہ جو سب سے بڑھ کر پیچھے چلنے والا تھا اُسی کو اپنے پیچھے اپنی جگہ پر بٹھا گیا۔ اور حسب مراتب باقیوں کو بھی جگہ دے گیا۔ مگر جو ہم جیسے لہو لگا شہیدوں میں داخل ہونا چاہتے تھے ویسے ہی رہ گئے بلکہ دو ہزار اور سننے کے لائق بن گئے۔ لہو کے ساتھ لعب میں پڑ گئے۔ عشق کو بچوں کی کھیل سمجھا تھا سو کھلونا مل گیا چلو کھیلتے رہو۔ اچھا اے پیارے ہمیں خبر نہ تھی کہ تو اتنی جلد ہمیں چھوڑ جائیگا۔ ورنہ ہم بھی اپنا کام بنا لیتے۔ ہم تو بے فکروں کی طرح پھرتے تھے اور رات دن تیرے چہرے کے دیکھ لینے کی خوشی میں مست رہتے تھے ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ چاند کبھی چھپ جائیگا۔ ورنہ زمین پر کیوں پڑے رہتے۔ اُڑ کر آسمان کے ستارے جا بنتے۔ بلکہ سیارے ہو کر تیرے ساتھ آسمانوں میں گردش لگاتے۔ اور کبھی تیرا پیچھا نہ چھوڑتے۔ مگر تقدیر کے لکھے کو کون مٹائے۔ قسمت میں یونہی تھا۔ کہ تو چلا جائے۔ اور ہم تیمم ہی جا دیں اچھا! پیارے جا۔ تجھے جنت کی روشیں مبارک ہوں کہ تو اپنے یار کے پاس جا پہنچا۔ تو اُس کا وفادار دوست تھا سو اُس نے وصال کا مزہ لو دینے پایا۔ خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں تجھ پر ہزار در ہزار۔

بات کیا تھی اور یہ کہاں چلا گیا! افسوس جیسے ہم عاشق تھے ویسے ہی ہم کو لوگ عاشق ملے۔ از ماست کہ بر ماست

امید ہے کہ آپ اس خط کی لمبائی کو معاف فرمائینگے میری عادت نہیں کہ اخباری کاروبار میں ایسے لمبے خط لکھوں بلکہ مختصر بھی نہیں لکھتا اتنی فرصت کہاں۔ تمام کام محرر یا اکمل صاحب کرتے ہیں میں خالی دستخط کرتا ہوں۔ وہ بھی کبھی پڑھ کر کبھی بغیر پڑھے۔ آپ کا کارڈ میں نے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ محرر کے سپرد نہیں کیا۔ اس واسطے یہ بھی میرا ہی قصور ہے کہ آپ کو اتنا لمبا خط لکھنا پڑا . . . .

خادم محمد صادق۔ قادیان
۱۰ اکتوبر ۱۹۰۸ء

بیعت اور اُس کی ضرورت

(ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب)

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ۔ آپ نے بیعت کے متعلق چند سوال کئے ہیں۔ اور جواب بحوالۂ قرآن مجید و حدیث طلب کئے ہیں۔

۱۔ بیعت فرض ہے یا نہیں۔ جو بیعت قرآن مجید میں مذکور ہے وہ ایک خاص موقع اور غرض کیلئے تھی تو کیا اس کے بعد بھی فرضیت باقی رہتی ہے؟

۲۔ چونکہ بعض صحابہؓ نے واقعہ مذکورہ کے بعد بھی بیعت کی تھی لہذا اسکو مسنون تو کہا جا سکتا ہے لیکن رسول اللہ صلعم کے بعد ایسے کون بزرگ ہیں جنکی بیعت کیجائے۔ اور اُس کو قابل سمجھنے کی کیا دلیل ہے؟

۳۔ جب بیعت اوامر و نواہی کی نسبت ایک اقرار ہے تو اگر کوئی اپنے دل یا کسی دوست سے یہ اقرار کرلے تو کیا اس سے یہ ضرورت پوری نہیں ہوسکتی۔

۴۔ پیری مریدی کے جو مشہور سلسلے چلے آتے ہیں کیا ان کے سوا کوئی اور سلسلہ شروع نہیں ہوسکتا؟

۵۔ کیا بیعت کا کوئی خاص روحانی اثر بھی پڑتا ہے۔ یا مرید کی اپنی کوشش ہی سے کامیابی ہوسکتی ہے۔ اگر اپنی ہی کوشش درکار ہے تو قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہی کیوں نہ کافی سمجھا جاوے۔ بیعت کی پھر ضرورت ہی کیا ہے؟

الجواب

نمبروار جواب شروع کرنے سے پہلے میں بیعت کے متعلق چند ضروری باتیں لکھتا ہوں۔ جن سے سوالات کے حل میں مدد ملتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے صحابہؓ سے بیعت لی تھی۔ اور آپ کو حکم تھا کہ مومن عورتوں سے بھی بیعت لیں۔ پھر جن خلفاء راشدین کی نسبت آنحضرتؐ نے فرمایا ہوا ہے کہ علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین۔ نبی کریمؐ کے بعد انہوں نے بیعت لی اور جنہوں نے بیعت سے انکار کیا ان کو باوجود کلمہ گو اور قرآن مجید اور نبی کریمؐ پر ایمان رکھنے اور نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے والا ہونے کے واجب القتل سمجھا اور اور جنکی نسبت خداوند کریم نے والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم و رضوا عنه واعد لهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ابدًا ذالك الفوز العظیم فرمایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم کے بعد اُن خلفاء کی بیعت کی ہے۔ پھر جن مومنین کی نسبت نبی کریم نے انتم شهداء الله فی الارض فرمایا ہے (اور فرمایا ہر کہ جس کے لئے وہ بہتری کی شہادت دیں وہ ضرور جنتی ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے) انکی متفقہ شہادت سے جو لوگ صلحاء امت تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور خداوند کریم جس طرح اپنے انبیاء کے منجانب اللہ ہونیکی شہادت اپنی تائیدات اور آیات (نشانات) کے ساتھ دیتا ہے (جسکو قرآن مجید میں وکفی باللہ شهیدا کیساتھ بیان فرمایا ہے) اسی طرح اس خدائے ذوالجلال نے تائیدات و آیات (کرامات) کے ساتھ انکی صلاحیت اور امتیازی کی شہادت دی ہے ان کی نسبت تواتر کی گواہی موجود ہے کہ وہ بھی بیعت کرتے اور لیتے رہتے ہیں۔

پھر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور عمل درآمد اور واقعات صحیحہ سے ثابت ہے کہ بیعت کے اغراض جن کے لئے بیعت لی جاتی رہی ہے یہ ہیں۔ اوّل اس لئے تاکہ قوم میں وہ سچی وحدت پیدا ہو جائے جس پر سعادت دارین کا دارومدار ہے۔ انسان جب باتیں بنانے لگتا تو ہزاروں فرضی احتمالات پیش کر دیتا ہے لیکن یہ ناکام بدنصیبوں کی راہ ہے پر جو سعید کامیاب ہونے والے ہوتے ہیں وہ صراط الذین انعمت علیهم کے مطابق اپنے کاموں کی بنا ان صحیح ثابت واقعات پر رکھتے ہیں کہ جنکے ثبوت اور ترتب نتائج مطلوبہ میں کسی طرح کا تذبذب اور تزلزل واقع نہیں ہوتا۔ انسانی نسل کی بہت سی قومیں ہیں اور وہ دینی اور دنیوی سعادت کے مختلف مدارج پر نظر آرہی ہیں لیکن تاریخی نظر سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر سب کی سب نہیں تو اکثر ان میں سے اپنے اپنے وقت میں دینی یا دنیوی سعادت کے بلند مینار پر کھڑے ہوئے ہیں جیسا کہ تلك الایام نداولها بین الناس وغیرہ آیات بینات سے بھی اسکا پتہ چلتا ہے۔ پر ان میں سے جسکی... سعادت کی بنا دریافت کرو تو بجز سچی وحدت کے اور کچھ نہ ہوگی اور پھر اس وحدت کی کامیابی پر مفید ترین اکسیر کا نسخہ دریافت کرو تو بجز اُس کے اور کچھ نہ پاؤ گے کہ اس قوم نے شہادت الٰہیہ اور تجارب صادقہ اور واقعات صحیحہ کی شہادت سے ایک شخص کو ایسا یقین کیا کہ یہ دینی یا دنیوی سعادت تک اپنے متبعین کو پہنچا سکتا ہے اور اس کے سچے اتباع سے قوم کی مشترکہ غرض حاصل ہوسکتی ہے تب انہوں نے سچی نیت سے اسکے ساتھ کو اختیار کیا اور اس سے۔ خلوص نیت سے یہ عہد کیا کہ ہم تمہارے ہر ایک حکم کی سچی اتباع کرینگے اور اپنے ارادوں کو بالکل تمہارے ارادے کے تابع کر دینگے اور مال و جان تک تیرے حکم پر صرف کرنے سے دریغ نہ کرینگے تب وہ کثیر التعداد لوگ باوجود ہزاروں اختلافوں کے اس امر میں بمنزلہ شخص واحد کے ہوجاتے ہیں کیونکہ سب کے سب اپنے مذاہب اور طرز عمل اور رائے کو ترک کر کے اس شخص کے مذہب اور رائے کے مظہر ہوجاتے ہیں جسکی نسبت اعتقاد مذکور کی بنا پر سچی اتباع کا عزم اور وعدہ کر چکے ہیں اور پھر اسکی اتباع میں متفقہ کوششوں سے قومی سعادت دینی اور دنیوی حاصل ہوتی رہی ہے۔ ہاں یہ فرق ہوتا ہے کہ کبھی دونوں سعادتوں کا ذریعہ ایک شخص ہوتا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ اور ہمارے سید و مولیٰ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کبھی خالص دینی سعادت کا ذریعہ مستقل طور پر ہوتا ہے جیسے حضرت مسیحؑ اور کبھی خالص دنیوی سعادت کا ذریعہ ہوتا ہے جیسے وہ لوگ جنہوں نے قومی سلطنتیں قائم کیں

باقائم رکھتی ہیں۔ اور سنۃ اللہ پر نظر کرنے سے یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قومی سعادت نور کا مدار اس وحدت پر ہے اور اس وحدت کی بالی ہیت سے اگر قوموں کے عمل درآمد کے لحاظ سے انکی بیعتوں کے طریق اور کلمات جدا جدا بھی ہوں۔ دوم اس لئے کہ مذہبی اختلاف اور ایمانی کمزوری دینی کوشش کے قدم کو سب سے زیادہ کمزور کرنیوالی چیزیں ہیں پر جب ایک انسان کی نسبت الٰہی شہادت اس امر کو ثابت کر دیتی ہے کہ خدا اس سے راضی ہے تو ایک نادان سے نادان آدمی بھی اس سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ خدا کو اس کا ایمان اس کا عمل اس کا کلام بلکہ اس کی ہر ایک ادا اور ہر ایک حالت پسند ہے تب ہی تو وہ اس سے راضی ہے اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کو اپنے بعض غیبوں پر مطلع کرتا ہے اور تائید و نصرت کرتا ہے تو جب اس کو یہ یقین حاصل ہو جاتا ہے اور مذہب نام ہی ایسے ایمان اور اعمال و اخلاق کا ہے جنکو خدا پسند کرے تو وہ علے البصیرۃ اور یقین کامل کے ساتھ اس ایمان اور طرز عمل کو اپنے لئے چاہتا ہے اور وہ سب اختلافات کہ جنمیں سے ایک کا بھی ہزاروں استدلالوں اور سیکڑوں تحقیقوں اور مباحثوں سے فیصلہ نہ ہوتا تھا اب سوائے کسی طرح کے تذبذب کے سب کے سب یک قلم رفع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایمان جو ہزاروں طرح کے وسواسوں اور شکوں سے تزلزل میں تھا۔ اب ایک مشہود و محسوس کی مانند راسخ اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور کونوا مع الصادقین۔ میں بھی اسی طرف اشارہ ہے سوئم اس لئے کہ تا اس وعدہ کی اس قدر عظمت اس کے دل پر ہو کہ اس سے بڑھ کر اور متصور نہ ہوتا ہو کہ یہ عظمت اس کے پورا کرنے اور اس پر قائم رہنے کی موجب اور اس کے نقض سے مانع ہو۔ اور یہ اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ امام بخاریؒ نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان اللہ تعالیٰ قال من عادیٰ لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشی احب

الی مما افترضتہ علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ۔ یعنی خداوند کریم فرماتا ہے کہ میرا بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو پھر میں اسکے وہ کان ہو جاتا ہوں جنکے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اسکا وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جسکے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں ضرور اسکو دیتا ہوں اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں۔ تو جب شہادت اللہ کے ساتھ کسی کو کوئی خدا کا راستباز اور مقرب بندہ یقین کر لیتا ہے تو اس قدسی حدیث صحیح کے مطابق اسکے ہاتھ کو وہ اللہ کا ہاتھ یقین کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ زیر بار کرم ہاتھ اور وہ ہاتھ جو کہ گویا خدائے ذوالجلال کا ہاتھ ہے برابر نہیں ہو سکتے پس جب ایسے معظم مکرم ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو اس سے بڑھ کر کسی دوسرے عہد کی عظمت اس کے نزدیک کیا بلکہ اس کے قریب قریب بھی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اسی بات کی طرف خداوند کریم نے اس آیت کریمہ میں اشارہ فرمایا ہے کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علیٰ نفسہ ومن اوفیٰ بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیما (بے شک جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں (لہذا تیرے ہاتھ کے بجائے) اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے۔ پس جو اس کو توڑیگا اس کا ضرر اس کی جان پر ہے۔ اور جو اسکو پورا کریگا جو کہ اس نے (گویا) اللہ کے ساتھ عہد کیا ہے تو ضرور ہی اللہ اسکو عظیم الشان اجر دیگا) چہارم اس

لئے کہ اس بیعت میں ایک خاص برکت اور اثر ہوتا ہے جیسا کہ بیانا اللہ سے اور دیگر واقعات سے ثابت ہے) پنجم اس لئے کہ سورۃ ممتحنہ میں بیعت کی نسبت آیا ہے۔ فبایعہن واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم (ان عورتوں کی بیعت لو۔ اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے) اور دوسرے مقام پر خداوند کریم اس استغفار کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے جہاں پر فرمایا ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما (جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر وہ تیرے پاس آجاتے پھر اللہ سے مغفرت چاہتے اور رسول بھی انکے لئے مغفرت کی دعا کرتا تو ضرور ہی اللہ کو (بخشنے والا کیا بلکہ) رحمت کے ساتھ توجہ کرنیوالا اور مہربان پاتے) اور یہ خیال کرنا (کہ رسول ہی کی ایسی استغفار قبولیت رکھتی ہے پس یہ رسول کے ساتھ خاص ہے) بعینہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ان لوگوں کا خیال ہو کہ نبی کریم کی وفات پر یہ خیال کر کے زکوٰۃ روک بیٹھے تھے کہ زکوٰۃ کے بارہ میں خداوند کریم نے فرمایا ہوا ہے خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم وصل علیہم ان صلوٰتک سکن لہم (تو ان کے مالوں سے صدقہ لے کر ان کو پاک اور مزکی بنا اور انکے لئے رحمت کی دعا کر کیونکہ تیری دعا انکے لئے تسلی بخش ہے) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ دعاء رسول اللہ کے لئے دی جاتی تھی اب چونکہ نہ رسول ہے اور نہ دعاء رسول لہذا زکوٰۃ بھی اب نہیں۔ اور اس خیال کے باعث پہلے حضرت ابوبکر نے ان کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا اور پھر تحقیق کے بعد سب صحابہ اور سابقون الاولون من المہاجرین والانصار نے اس فتوے پر اتفاق اور اجماع کیا پس جس طرح ان مانعین کا تخصیص دعاء رسول کا خیال غلط تھا اسی طرح یہ خیال بھی غلط ہے کہ دعاء استغفار عند البیعت اور اس کی قبولیت کا وعدہ رسول سے مخصوص ہے بلکہ جس طرح پہلی دعاء رسول کے ان جانشینوں کے لئے شامل اور عام ہے جنکو شہادت اللہ رسولؐ کا جانشین اور خلیفہ قرار دے اسی طرح

دعاء استغفار عند البیعت بھی رسولؐ اور اس کے سچے جانشین اور خلفاء کو بھی شامل ہے جن کے لئے شہادت اللہ یہ منصب ثابت کرے۔ تتمہ۔ یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ سارے انبیاء ایسے نہیں کہ دنیوی سلطنت بھی ان کو ملی ہو۔ پر ہمارے سید الرسل دینی اور دنیوی سلطنت کے جامع تھے لیکن آپ چونکہ مثیل موسیٰ اور جامع کمالات سب انبیاء تھے لہذا ضروری تھا کہ جس طرح پہلے انبیاء اور خلفاء موسیٰ میں دونوں قسم کے ہوئے ہیں حضورؐ کے خلفاء بھی دونوں قسم کے ہوں چنانچہ بعض خلفاء دینی اور دنیوی دونوں خلافتیں رکھتے تھے اور بعض خالی دینی اور بعض خالی دنیوی خلافت رکھتے تھے چنانچہ احادیث میں کثرت کے ساتھ آیا ہے کہ بارہ ۱۲ امام ہونگے اور بعض میں آیا ہے کہ قریش میں سے بارہ خلیفے ہونگے۔ پس شیعوں کی چالاکی نے بارہ امام تو سب قریش کو محروم کر کے خاص بنی فاطمہ ہی میں سے مقرر کر لئے۔ اور باوجودیکہ قریشی بادشاہ بہت کثرت سے ہوئے پر ان کی ظاہری حکومت کے باعث یہ نہ مانا کہ بارہ ۱۲ خلفا کے مصداق خلفاء عباسیہ وغیرہم ہوئے ہیں اور بارہ ۱۲ کے عدد کا بعض کو تو خیال ہی نہیں آیا پر جنکو آیا انہوں نے نہایت ضعیف اور دور از قیاس تاویلوں سے کام لیا حالانکہ اگر وہ سوچتے حقیقت کچھ اور ہی تھی اور وہ یہ ہے کہ جب نبی کریمؐ مثیل موسیٰؑ تھے اور حضرت کے بعد چودھویں صدی میں . . . آخری خلیفہ حضرت مسیحؑ آئے تھے جنہوں نے اسرائیلی خلافت کو ختم کیا تھا اور چونکہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے لہذا وہ خود بھی اسرائیلی نہ تھے تو پھر اسی طرح لازم تھا کہ نبی کریمؐ نے جس اپنے خلیفہ مسیح کی خبر دی ہے وہ بھی چودھویں صدی کا امام ہو اور خود قریشی نہ ہو اور قریشی خلافت کا ختم کرنے والا ہو۔ اور نبی کریمؐ کی حدیث میں آیا ہے کہ اللہ ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک مجدد بھیجیگا جو دین کی تجدید کریگا۔ اب اگر نبی کریمؐ کی صدی اور مسیح موعود کی چودھویں صدی کو چودہ صدیوں سے نکال لیویں تو باقی ۱۲ صدیاں رہتی ہیں . . . جنکے بارہ مجدد ۱۲ امام اور بارہ خلیفے قریش سے ہوئے۔ اور جس طرح یہ تعداد اسکی شاہد ہے اسی طرح یہ بات بھی اس کے حق ہونے کی شاہد ہے اسی طرح یہ بات بھی اسکے حق ہونیکی شاہد ہے کہ قدرت نے ایسا ہی کیا ہے کہ درمیانی بارہ صدیوں کے جو مجدد تسلیم ہوئے ہیں وہ سب قریشی النسب ہیں اس تمہید میں آپکے سب سوالوں کے جواب پورے پورے آ چکے ہیں لیکن ان کے چسپاں کرنیکے خیال سے مختصر اور حوالہ کے طور پر کچھ لکھ دیتا ہوں۔

سوال ۱ کا جواب یہ ہے کہ جب قرآن مجید واحادیث سے ثابت ہے کہ سید الرسل نے مردوں اور عورتوں سے بیعت لی اور بعض وقت مکرر بھی لی اور ولا یعصینک فی معروف بھی لی جنکی سنت کا اتباع لازم ہے پھر انہوں نے بالاتفاق السابقون الاولون من المہاجرین والانصار نے لی اور بعض نے لی جن سے خدا راضی ہے جن کے عقائد اور اعمال اور اخلاق اور اقوال خدا کی مرضی کا مظہر ہیں پھر خیر القرون کے سب مومنین نے لی پھر ان سلف صالحین نے لی اور کی جو کہ مشہود علیہم بالخیر ہیں پھر ای پر بس نہیں بلکہ باتفاق صحابہؓ والتابعین منکر بیعت کا قتل قتال جائز رکھا گیا اور پھر اس کے فوائد اور اغراض بھی وہ ہیں جو اوپر مذکور ہیں اور جن کے ضروری ہونے میں کس طرح شک ہو سکتا ہے اور باوجود ان سب امور کے کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ بیعت آنحضرتؐ سے مخصوص تھی اور کہ آنحضرت کا بیعت لینا ایک غرض کے لئے تھا۔

سوال ۲ کا جواب یہ ہے بیعت کرنی چاہیئے رسول اور مامور من اللہ کی یا ان کے ان خلفاء کی جنکی نسبت خداوند کریم نے سورۂ نور کے اندر خود فرمایا ہے کہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم الخ اور جس طرح رسول اور اس کے خلفاء کی شناخت شہادت اللہ سے ہوتی ہے جیسا فرمایا۔ وارسلناک للناس رسولا وکفی باللہ شہیدا اسی طرح اسکے سب ماموروں اور ان کے خلفاء کی شناخت بھی شہادت اللہ ہی سے ہوتی ہے

سوال ۳ کا جواب یہ ہے کہ اپنے دل یا کسی دوست سے اقرار کرنے میں وہ اغراض وفوائد ضروریہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے جو کہ بیعت سے حاصل ہوتے ہیں اسی وجہ سے نہ قرآن مجید نے ان کو کافی قرار دیا بلکہ فرمایا یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادہن ولا یأتین ببہتان یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن ولا یعصینک فی معروف فبایعہن واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم ۝ اور نہ آنحضرتؐ اور نہ خلفاء راشدین اور سابقون اولون مہاجرین والانصار نے اور نہ اُن کے متبعین باحسان نے اور خیر القرون والوں نے اور نہ سلف صالحین نے ان کو کافی سمجھا۔ پس جس طرح اس کے مختص بالرسول ہونے یا کسی خاص واقعہ یا ضرورت پر اس کو محصور کرنے کا خیال غلط اور دینی ناواقفی اور فوائد بیعت کے نہ جاننے پر مبنی تھا۔ اسی طرح دل یا دوست کے ساتھ اقرار کرنے کو کافی اور بیعت کو غیر ضروری خیال کرنا بھی صریح غلط اور دینی جہالت پر مبنی ہے۔

سوال ۴ کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ محض جاہلانہ بلکہ یہودیانہ خیال ہے۔ کہ جس کا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں کوئی ثبوت نہیں۔ یہود کہتے تھے کہ نبی ہمیشہ ہم میں سے ہی ہوگا۔ اور کسی دوسری قوم سے ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت صلعم کی نبوت سے اُن کے انکار کرنے کا بڑا باعث یہی تھا۔ جس کو قرآن مجید نے بغیا ان ینزل اللہ من فضلہ علی من یشاء من عبادہ وغیرہ آیات بینات کے ساتھ رد کیا ہے اور خیال مذکور والے لوگ بھی ٹھیک ٹھیک ایسی ہی آیتوں کے مصداق ہیں۔ جو کہ خدا کی رحمت اور فضل کو خدائی وعدہ کے سواء محض امانی کے طور پر کسی خاص گروہ پر بند کرتے ہیں۔ جس کا ان کو حق حاصل نہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت مسیحؑ کے آنے پر یہودیوں کی سب گدیاں بجائے قابل بیعت اور موجب فیض مفید ہونے کے مورد عتاب اور غضب الٰہی ہو گئیں تھیں۔ کیونکہ انہوں نے نہ خود ہی خدا کے مسیح کا انکار اور خلاف کیا تھا۔ بلکہ دوسری مخلوق کے انکار اور خلاف وشقاق کا بڑا بھاری ذریعہ بھی وہ یا اُن کے علماء ہی تھے۔ اسی طرح جب سیدنا موعود محمدی مسیحؑ خدا کے بتلائے ہوئے وقت پر خدا کی ہزاروں

شہادتوں کے ساتھ آگیا اور خداوند کریم نے علاوہ مسیح موعودؑ کی متعلقہ سب سچی پیشگوئیوں کو اس پر صادق کرنے کے وہ سب ثبوت کیفیت کمیت۔ نوعیت کے لحاظ سے اس کے لئے دیئے۔ جو کہ الوالعزم رسولوں کے لئے اس نے دیئے۔ اور پھر بھی ان سجادہ نشینوں نے خدا کے مسیح کا دامن نہ پکڑا۔ بلکہ انکار اور شقاق پر تلے رہے اور دوسری مخلوق کے لئے انکار و خلاف کا موجب ہوئے تو یہ بھی مورد غضب الٰہی ہو گئے اور یقیناً اور قطعاً بیعت کے قابل نہیں رہے۔ اور اس حالت میں کبھی بھی ممکن نہیں کہ شہادت ان کے شامل حال ہو۔ بلکہ ضرور ان کے برخلاف ہو گی۔

سوال ۵ کا جواب یہ ہے۔ میں نے پہلے قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کر دیا ہے کہ اس کا روحانی اثر بھی ہوتا ہے اور روحانی اثر کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے اہم اور ضروری امر اس پر مترتب ہوتے ہیں جن میں سے چار تو میں نے پہلے بیان کر دیئے ہیں۔ اور کسی کو اس کے فوائد سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اجمالی رنگ سے اس قدر تو سوچ سکتا ہے۔ کہ اگر یہ بالکل بے فائدہ چیز تھی۔ تو خداوند کریم نے **فبایعهن** کا حکم کیوں فرمایا۔ اور **ید اللہ فوق ایدیهم** کا اظہار کیوں کیا۔ اور پھر باوجود **والذین هم عن اللغو معرضون** کے ہوتے ہوئے خود آنحضرت صلعم نے اور خلفاء راشدین اور سابقون اولون اور قرون ثلثہ والوں اور سلف صالحین نے ایک لغو اور بے فائدہ فعل بالاتفاق کیوں کیا۔ اور باوجود اس کے پھر بھی اگر کسی کے خیال میں یہ لغو حرکت ہے۔ تو پھر ایسے لغو اور سوفسطائی دماغ کے لئے کوئی چیز بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ لیکن باوجود ان فوائد کے پھر بھی عملی کوشش کی ضرورت باقی رہتی ہے جس طرح کہ نبی رسول ولی کے لئے باوجود نبی، رسول، ولی ہو جانے کے پھر بھی عمل کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

فقط والسلام۔

(بحکم حضرت سیدنا و مولانا خلیفۃ المسیح علیہما السلام)
(حررہ محمد سرور عفی اللہ عنہ)

امتحان

خط جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب متعلق امتحانات دینیات

اخبار میں شائع کر دیں۔ تا اس کے متعلق دیگر احباب بھی اپنی رائے سے مشکور فرما دیں حضرت سیدی و مولائی حجۃ اللہ خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس وقت اخبار الحکم میرے سامنے ہے۔ میں نے جناب کی خواہش کے متعلقہ اشتہار مفید الاخبار حضرت اقدسؑ کو بڑی مسرت سے پڑھا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ عاجز تو امتحان دینے کے لئے جب یہ اشتہار نکلا تھا اس وقت بھی تیار تھا۔ اور آرزو تھی کہ اس قسم کا امتحان ہو مگر اس وقت امتحان کا اعلان نہ ہوا۔ غالباً اس میں یہ سر تھا کہ اس مبارک کام کی تکمیل حضور کے ہاتھ سے ہو اس کے متعلق چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔ اگر جناب کو پسند نہ ہو تو ان کے مطابق یا کچھ ترمیم کر کے امتحان لیا جاوے۔

۱۔ سلسلہ حقہ کے متعلق دلائل اور براہین اور سلسلہ پر اعتراضات کا جواب اور دوسرے مذاہب کے متعلق صرف چند ماہ کے بعد یا سال میں ایک دفعہ امتحان لینا موزون نہ ہوگا۔ بلکہ تین چار سال میں اس امتحانوں کے سلسلے کو ختم کرنا چاہیئے۔

۲۔ امتحان سال میں ایک دفعہ ہونا چاہیئے۔ اور ہر امتحان کے لئے کتب نامزد ہو لی چاہئیں۔ جن میں سے سوال دیئے جاویں گے۔

۳۔ امتحان اس ترتیب سے لئے جاویں جیسے کہ حضرت اقدسؑ کے دعوے کے متعلق دلائل اور براہین قویہ قطعیہ جو اللہ تعالے نے ظاہر فرمائے ہیں۔ جس میں مسائل مفصلہ ذیل ہوں۔

۱۔ مسئلہ وفات مسیح۔ ب۔ آیات و علامات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود۔ ج۔ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے متعلق آیات و نشانات۔ د۔ مرزا صاحب کی تعلیم۔ ہ۔ مرزا صاحب کی کرامات و معجزات وغیرہ۔ و۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب۔ میرے خیال میں مذکورہ بالا امور کے متعلق مفصلہ ذیل کتب کافی ہونگی۔

ازالہ اوہام۔ آئینہ کمالات اسلام۔ حقیقۃ الوحی
عسل مصفےٰ۔ کشتی نوح۔ الوصیت۔ تقریر خلیفۃ المسیح

متعلقہ اعتراضات بر وفات مسیح موعود۔

۲۔ دسمبر ۱۹۰۹ء رد مذہب نصاریٰ و آریہ کے متعلق امتحان ہو۔ جس میں مسائل مفصلہ ذیل ہیں۔ رد الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ تثلیث۔ تحریف انجیل۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ تناسخ۔ مسئلہ صفات باری تعالیٰ۔ نیوگ۔ وید اور قرآن کا مقابلہ۔ قدامت وید۔ مفصلہ ذیل کتب اس کے لئے کافی ہوں گی:۔

جنگ مقدس۔ آریہ دھرم۔ سرمہ چشم آریہ۔ شحنۂ حق۔ نور الدین چشمۂ معرفت۔ رد تناسخ مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح۔

۳۔ دسمبر ۱۹۱۰ء۔ دین اسلام کی حقانیت پر دلائل اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب۔ اس میں مفصلہ ذیل مسائل ہوں:۔

الف۔ ثبوت نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
ب۔ مختصر سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
ج۔ پنج ارکان اسلام اور ان کی فلاسفی۔
د۔ قرآن مجید کی کتاب منجانب اللہ ہونے کا ثبوت۔
ہ۔ الہام اور وحی کی کتاب۔
و۔ اسلام کے امتیازی نشان۔
ز۔ اسلام و بانئے اسلام پر اعتراضات کا جواب۔ اس کے متعلق مفصلہ ذیل کتب ضروری ہوں گی۔

براہین احمدیہ۔ فصل الخطاب۔ نور الدین۔ تصدیق براہین احمدیہ۔ جنگ مقدس۔ چشمہ معرفت۔ حقیقۃ الوحی۔

۴۔ دسمبر ۱۹۱۱ء میں تمام قرآن مجید کا امتحان ہو۔
۵۔ دسمبر ۱۹۱۲ء میں تمام صحیح بخاری میں امتحان ہو۔

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اکثر مقامات میں قرآن مجید اور صحیح بخاری کا درس شروع ہو گیا ہے۔ چوتھے سال میں قرآن مجید اور پانچویں سال میں صحیح بخاری مرور ہے کہ خدا کے فضل سے ختم کر لیں۔ اور اگر امتحان کی تیاری کا خیال ہوگا۔ تو محنت اور غور سے پڑھیں گے۔ اس کے علاوہ جن مقامات میں درس جاری نہیں ہوا انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی جاری ہو جاویں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بذریعہ اخبار اعلان کر دیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب بہت جلد اس کے متعلق اپنی رائے سے مشکور فرماویں گے۔ والسلام۔

خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری
۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء

[illegible] بیرت

پنڈت دولت رام نام ایک اریہ اُپدیشک جہانسی میں گرفتار ہوا - الزام مفسدانہ وعظ کا ہے -

مسٹر تلک کیلئے جیلخانہ پونا سے ایک برہمن باورچی منڈالے جیل کو بھیجا گیا ہے - بحکم سرکار ہندو کالج تناولی کے ٹیچر لوکناتھ آئر کو ۵ سال قید ۲۰۰ جرمانہ ہوا - اپیل کی گئی ہے -

علیگڈھ کے کالج کے طلبہ کو پولٹیکل امور پر بحث کرنیکی اجازت دی گئی تھی - وہ فسخ کردی گئی ہے -

متصل سکندرآباد ایک مسافر ٹرین پٹری سے اتر گئی دونوں گارڈ مع ڈرائیور سخت مجروح

بمبئی کے مقدمہ دیوالہ میں ٹن جی سہراب جی ٹالالی کو دو جرموں کے لئے ۹ - ۹ ماہ قید ہوئی ہے ۳½ لاکھ کی رقم غبن کی - کاغذات تلف کئے ۲۲½ لاکھ روپیہ کا دیوالہ تھا -

ٹرکی جزیرہ کریٹ کے باشندے بھی سرکش ہوگئے وہ یونان کے ماتحتی پر آمادہ ہوگئے

صوبجات بوسینہ وہرزیگوینہ کے الحاق کے باضابطہ اعلان شہنشاہ آسٹریا نے نافذ کئے دونوں صوبوں کو پارلیمنٹ (ڈائٹ) کی رعایت دیجائیگی - حکومت خود اختیاری سپرد کرینگے - بعوض اُن دونوں صوبوں کے صوبہ نوڈی بازار بحق ٹرکی کے خالی اور واپس کیا جاویگا -

آسٹریا نے دونوں صوبوں کے باشندوں کے نام اعلان نافذ کیا جسمیں اُنکی دلجوئی کی گئی ہے - ٹرکی بالفعل خاموش ہے - دونوں صوبوں کو تاکید ہے - کہ گھبرائیں نہیں انتظار کریں - ٹرکی کی رعایا امید کرتے ہیں - کہ انگلستان کی حمایت اس موقعہ پر آسٹریا کو بخوبی باز رکھیگی

ممانعت:

کلکتہ گزٹ میں پولس کمشنر کی جانب سے اعلان ہوا ہے - کہ ۱۶ - اکتوبر سے کوئی شخص شاہراہ عام یا دیگر پبلک مقامات پر لاٹھی یا کوئی دوسرا آلہ ضرب نہ لے جائے

مقدمہ جعل سازی

اٹاوہ کے مشہور مقدمہ جعل سازی کا ملزم خلیل اللہ جو عرصہ سے روپوش تھا وہ اپنے وطن دیگول متصل اٹاوہ میں گرفتار ہوگیا ہے - اور اسکا مقدمہ ۱۵ - اکتوبر کو پیش ہونے والا ہے -

طوفان

حیدرآباد دکن میں طغیانی سے اتلاف جان کا تخمینہ ایک لاکھ اور ۵۰ ہزار کے درمیان ہے اور ۲ کروڑ کی مالیت کی جائداد کا نقصان -

مس ٹیلر کے قتل کا مقدمہ

لاہور اور ملتان کے درمیان جو ایک یورپین لڑکی ریل میں قتل ہوئی اس کے متعلق دو یوریشین ملزم گرفتار ہوئے ہیں اور جو اشیاء مقتولہ کی مثل زیورات وغیرہ کے چوری گئی تھیں وہ بھی ایک ملزم کی تحویل سے برآمد ہوئی - ۱۶ - اکتوبر کو ہر دو ملزمان مسمیان مونسز اور شرائیم بعدالت مسٹر سینر ڈسٹرکٹ جج ملتان حاضر کئے گئے -

چیف کورٹ پنجاب

آنریبل رائی بہادر مسٹر پرتول چندر چٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب ۱۷ سال تک ججی کے فرائض نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے ادا کرنیکے بعد ۸ اکتوبر سے پنشن یاب ہوئے - بجائے انکے مسٹر جانسٹن جج مقرر ہوئے ہیں - مگر وہ آجکل رخصت پر ہیں مسٹر جانسٹن کے رخصت سے واپس آنے تک مسٹر ریٹیگن قائمقام جج مقرر ہوئے چیف کورٹ میں ایک آسامی چھٹی عارضی جج کی بھی منظور کی گئی ہے - اس پر آنریبل خان بہادر مسٹر شاہدین بیرسٹرایٹ لا مقرر کئے گئے ہیں -

شورش بلقان

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں مجلس وزراء کا اجلاس بڑی دیر سے ہو رہا ہے -

بلغیریا نے علاوہ دو میل ریلوے لائن پر قبضہ کرنیکے اپنی خودمختاری کا اعلان کرنیکا ارادہ کیا ہے - اس پر یا بعالی بلگیریا سے اور طاقتوں سے اعتراض کریگی - کہ یہ امر عہدنامہ برلن کے خلاف ہے - پرنس فرڈی ننینڈ نے سلطان المعظم کو تار دیا ہے کہ میں اپنی قوم کی خواہش سے مجبور ہوں مگر امید ہے کہ ہمارے اور آپکے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہیں گے - ٹرکی کونسل وزراء اس تار کا جواب سوچ رہی ہے - جو غالباً یہ ہوگا کہ بلگیریا خودمختار نہیں ہوسکتا - قسطنطنیہ میں عام لوگ ابھی خاموش ہیں -

صوفیہ سے خبر آئی کہ پندرہ اکتوبر کو ایک اعلان شائع ہوا کہ خودمختاری بلگیریا کا اعلان باشندوں کے دلی منشا کے موافق ہے امید ہے کہ طاقتیں اسکو منظور کرلینگی - مسٹر فرڈی ننینڈ اور ان کے وزراء فلیپوپولی کو گئے ہیں اور ایک لاکھ فوج کے لام باندھنے کا حکم دیا ہے -

اورینٹل ریلوی کے قائمقام نے گورنمنٹ بلگیریا کو نوٹس دیا ہے کہ لائن اگر دن کے اندر ہمارے حوالہ نہ کی گئی تو ۱۵ ہزار فرانک کا روزانہ کا مطالبہ کیا جائیگا -

سرویہ اور آسٹریا

بلگریڈ میں آسٹریا کے اس ارادہ پر کہ وہ بوسنیا اور ہرزی گوینا کو الحاق کرنا چاہتا ہے اظہار ناراضی کا عام جلسہ منعقد ہوا - آسٹریا پر "پل پڑو" نعرے بلند ہوئے اور بہت کچھ جوش ظاہر کیا گیا -

شرقی بنگال ریلوے پر متصل جلپائیگوڑی - مسافر ٹرین ٹکرا کر رک گئی - سڑک پر عظیم پتھر پڑے تھے -

موٹر کار کے حادثہ سے لارڈ کرزن کو ابتک آرام نہیں ہے اُنکی صحت کی ترقی بہت ہی سست ہے

تجویز ہے کہ ضلع منٹگمری کو قسمت لاہور سے نکالکر قسمت ملتان میں شامل کیا جائے -

ایسے ہی ضلع میانوالی کو قسمت ملتان سے نکالکر قسمت راولپنڈی میں شامل کرینگے -

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

ممیرا مصدقہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح۔ قسم اوّل فی تولہ عـہ قسم دوم ۶ ــــ اور سرمہ ممیرا جو خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے مرہ قسم اوّل عما قسم دوم عـہ قسم سوم عـہ ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ موجود ہے (المشتہر احمد نور کابلی از قادیان)

مفصلہ ذیل کتب دفتر اخبار بدر سے خریدو

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر پشاور ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۵ر

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ۔ جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہے۔ مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب سنور ریاست پٹیالہ نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۷۶ صفحہ قیمت ۸ر جلد منگوائیے بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف قیمت ۱ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی فاضل سورہ دلیین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات

ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپیہ کو بھی گراں نہیں قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

ظہور المسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اسکے لکھنے مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی۔ غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

دلچسپ خود غیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا ہے۔ قیمت ۹ر

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں سات ایسے اصول بتلائے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

لیکچر مہر سنگھ ماسٹر عبدالرحمن کا یہ لیکچر قابل دید ہے۔ جس میں باوا نانک کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

عیسائی مذہب یہ عیسائیوں کی تردید میں بہت عمدہ رسالہ ہے۔ مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ ۱ر

لیکچر لاہور حضرت مسیح موعود کا لیکچر جو لاہور میں پہلی دفعہ بارہ ہزار آدمیوں کے مجمع میں ہوا تھا۔

سیر سرہند پیروں کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے گئے ہیں۔ قریباً پانسو صفحے کی کتاب۔ قیمت بجائے ۲ر کے عـہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعائت

براہین احمدیہ یعنی نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ درثمین مجلد منگوائینگے انکو بجائے ۸ر کے ۶ر میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے تمام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈیمی کاغذ پر نہایت اعلے چھپی ہے۔

اصلی قیمت بے جلد صمہ مجلد اصلی قیمت صمہ ۱۲ر

رعائتی قیمت عـہ ۱ر + رعائتی قیمت ۱۲ر

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہ ہوگا

منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ وصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت ۱ر

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح بیان بہت عمدہ ہے قیمت رعائتی ۳ر

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت

رسید زر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء

- ۱۲۲۲ ابو یوسف صاحب عـہ
- ۸۲۱ مولوی فضل ... صاحب عـہ
- ۱۶۲ ابو ... خان صاحب للعہ
- ۱۵۵۹ ... احمد صاحب عـہ
- ۹۶۸ ... عبید صاحب عـہ
- ۱۶۱۶ عبد الغنی صاحب عـہ
- ۱۳۶۱ ... صاحب عـہ
- ۱۰۱۵ ... صاحب صمہ
- ۲۰۲۱ حفیظ اللہ صاحب عـہ
- ۱۸۶۳ محبوب عالم صاحب عـہ
- ۱۷۷۰ محمد علی صاحب ۸ر
- ۱۴۵۸ احمد نور کابلی صاحب صمہ
- دوم نمبر غلام حسین صاحب عـہ
- ۱۸۸۵ محمد سراج الدین صاحب للعہ
- ۴۲۶ عبد الغنی صاحب للعہ
- ۶۶ سردار خان صاحب عـہ
- ۱۲۰ مستری احمد دین عـہ

عام قیمت پیشگی للعہ
چہ گوئم باتو گرائی چاہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۵ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی
قادیان میں ہے
جلد ۷
مورخہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء
نمبر ۴۱
گورنمنٹ ... روپے
سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا
فی پرچہ ۲ / ممالک غیر

صدقۃ الفطر

میرا ارادہ تھا کہ جیسے میں نے رمضان کے متعلق تمام مسائل ۲۴ ستمبر کے اخبار میں مفصل لکھے تھے ایسے ہی صدقۃ الفطر و عید الفطر کے متعلق بھی ایک بسیط مضمون لکھ دیتا مگر افسوس کہ گنجائش نہیں۔ ناچار بعض ضروری باتیں بطور اختصار لکھتا ہوں

قرآن مجید بقرہ ع ۲۳ میں ہے۔ لعلکم تشکرون۔ تاکہ تم شکر ادا کرو۔ بدنی صدقہ روزے سے ادا ہو چکا۔ اب مالی صدقہ دے کر بھی اظہار شکر کرو۔ حدیث میں اس کی حکمت بھی لکھی ہے۔ طھرۃ للصائم من اللغو و طعمۃ للمساکین۔ ایک تو یہ کہ روزہ دار سے اگر کوئی لغو حرکت ہو گئی ہے۔ تو اس کے لئے کفارہ ہو۔ دوم۔ عید کے دن مساکین بھی اپنے متمول بھائیوں کے ساتھ عید کر سکیں۔

یہ صدقہ نماز عید سے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ تبھی فطرہ سمجھا جائے گا۔ ورنہ ایک معمولی صدقہ ہوگا غلام۔ آزاد۔ مرد۔ عورت۔ چھوٹا بڑا۔ گھر کا کوئی آدمی مستثنیٰ نہیں۔ غنی کو تو دینا واجب ہے اور فقیر بھی دے۔ واما فقیرکم فیرد علیہ اکثر مما اعطاہ۔ کھجور یا جو سے ایک صاع اور گندم سے نصف صاع میرا خیال ہے کہ امراء کو ان جنسوں میں سے جو جنس گراں ہو اس سے صدقہ دینا چاہیئے۔ مثلاً منقہ ایک صاع۔ اگر یہی فطرہ قادیان مسکین فنڈ میں بھیجدیا جائے تو بہتر ہے۔

صاع کے متعلق بہت اختلاف ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صاع عراقی ہے جو آٹھ رطل کا ہوگا اور بحساب ۷½ چھٹانک فی رطل تقریباً چار سیر ہوگا مگر محقق حنفیہ کے حساب سے نصف صاع گندم ایک سیر ۳ چھٹانک بنتی ہے۔ دوسرے اکثر علماء صاع حجازی مراد لیتے ہیں یہ پانچ اور ایک تہائی رطل ہوتا ہے یہ موٹے اور مشہور حساب سے سوا سیر ڈیڑھ چھٹانک نصف صاع بنتا ہے مگر محقق حسابوں سے ایک سیر کے قریب اصل بات جو میرے نزدیک ہمارے سلسلہ کے مطابق مفتی بہ ہے وہ یہ ہے کہ صاع ہوتا ہے چار مد کا اور مد برابر ہے دو لپ یا ایک بک کے۔ گویا صاع اور گجرات کا ٹوپہ ہے۔ جس میں ایک سیر ۱۵ چھٹانک گندم آتی ہے نصف صاع گندم ایک سیر ہوگی۔ اس بات کو لمبا میں نے صرف اس لئے کیا ہے تا آپ کو معلوم ہو کہ علم فقہ کی تحصیل بہت ضروری ہے اور بعض روایتوں کے اختلاف سے کس قدر مشکلات پڑتی ہیں۔

عید الفطر

یہ نماز سنت مؤکدہ ہے۔ اس روز اپنی آرائش کرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سرخ جبہ پہنتے تھے (۲) غسل (۳) مسواک (۴) عمدہ کپڑے (۵) خوشبو (۶) سویرے اٹھنا (۷) عیدگاہ میں جلد پہونچے (۸) صدقہ فطر قبل صلوٰۃ ادا کرے (۹) نماز باہر پڑھنا (۱۰) کوئی میٹھی چیز کھا کر جانا مثلاً چھوہارے (۱۱) جس رستے جانا اس سے دوسرے رستے آنا (۱۲) تکبیر کہتے آنا جانا۔

(۱) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے میدان میں پڑھاتے (۲) سترہ کھڑا کر لیتے (۳) نماز کے بعد (۴) خطبہ ٹیک لگا کر پڑھتے (۵) عورتوں کو علیحدہ وعظ فرماتے عورتوں کا عیدگاہ میں جانا مسنون ہے (۶) دو رکعت نماز کے پہلے پیچھے کوئی نفل نہ پڑھے۔ بعض حنفی پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں (۷) پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ سات بار اللہ اکبر کہے اور دوسری میں سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کے سوا پانچ بار اللہ اکبر کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے۔ حنفیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں قبل از قرأت پانچ تکبیریں ہیں۔ اور دوسری میں قرأت کے بعد قبل از رکوع چار۔ یہ جس روایت کی بناء پر ہے وہ موقوف ہے۔ ہمارا عمل پہلی حدیث پر ہے۔ میں اس کے متعلق بھی فریقین کے دلائل آپ کو سناتا۔ مگر گنجائش نہیں۔ (اکمل)

دستور العمل والیان ریاست سے ۳۰ عام قیمت پیشگی للعہ مابعد کا کوئی حساب نہیں فی پرچہ ۴ر اخبار وقت پر نہ پہونچے تو ایک ہفتہ کے اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں ملیگا رسید اخبار میں دیجاویگی تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور۔۔۔ ہونی چاہیئے۔

(ہر ۶۰ اس سے زکوٰۃ کا نصاب ہی ۳۶ روپے ہے)

(ایڈیٹر قادیان میں میاں معراج الدین عمر ... پریس میں باہتمام مفتی محمد صادق ... چھپ کر شائع کیا گیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

"کچھ نقشبندیوں کے متعلق"

(از اکمل آف گولیکی)

باطل کے سر پر ایک ایسا حربہ چل چکا ہے کہ اب کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہ تھی مگر حرکت مذبوحی سے خون کے چھینٹے ہوتے کے دامن پر پڑنے کا خوف ہے اس لئے ایک اور چرکہ لگا دیا جاتا ہے تاکہ پھر ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جاوے۔

اصل میں نقشبندیوں نے خواہ مخواہ اس بحث کو طول دے رکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اصل سوال کے جواب کی طرف نہیں آتے۔ ادھر اُدھر کی باتیں کرتے ہیں اس طرح تو قیامت تک یہ سلسلہ ختم نہیں ہو سکتا۔

سوال صرف یہ ہے کہ نقشبندی جس طرح بشرط تصور شیخ۔ حرکت نبضیہ حبس تنفس وغیرہ ذالک۔ ذکر کرتے ہیں۔ اور وصل الی اللہ کا جو طریق اونہوں نے مقرر کر رکھا ہے آیا اس کی سند کتاب و سنت سے بھی مل سکتی ہے یا نہیں سنت کی تعریف کیا ہے۔ الطریقۃ الحسنۃ التی سلکھا النبی صلعم او الصحابۃ (نور الانوار قمر الاقمار) یا ما واظب علیہ النبی صلعم مع ترکہ مرۃ او مرتین (خلاصۃ الفقہ) پس آیا اس سے تمہارا طرز عمل ثابت ہو سکتا ہے میں کہتا ہوں ہرگز نہیں۔

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ نقشبندیوں میں اگر کچھ نہ تھا تو کفار ان کے مرید کیوں بنے؟ ہر ایک کا فرسمرائزر نہیں کہ وہ اس کی حقیقت کو پہونچے۔ پھر جو ایک بے جان پتھر کو بھی خدا سمجھتے ہیں اور جو انسان کے ہر ایک عضو کی پوجا کر لیتے ہیں اون کے لئے ایک بزرگ انسان کی مریدی بعید نہیں۔ سوم جن کا تم ذکر کرتے ہو ہمارا ان پر اعتراض نہیں۔

(۲) ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون میں یعلمکم کا تکرار تاکید کے لئے ہے اور یہ اطناب انسان [illegible] کے لئے ہے اور کیا واو تفسیری نہیں ہوتی۔ جو آپ [illegible] اسے مغایرت کے لئے ثابت کرتے ہیں۔ پھر کیا کتاب و حکمۃ مالم تکونوا تعلمون کے نیچے نہیں آسکتی جو [illegible] ہم کسی اور بات کو تلاش کریں۔ پھر مراد اس سے علم وحی و لدنی تسلیم کی جا سکتی ہے مگر اس سے آپ کا طرز ذکر و مراقبہ و حبس تنفس وغیرہ کس طرح ثابت ہو جائیگا۔ وہ تو پھر بھی اسی طرح ثبوت کا محتاج رہیگا۔ آپ اصول حدیث کے مطابق روایت کے سلسلے کے اظہار سے یہ ثابت کریں۔ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم صحابہ کو دی۔ میں حیران ہوں۔ کہ پھر یہ طریق کتب حدیث سے کیوں مخفی رہا اور کیوں اونہوں نے بیان نہ کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح ذکر کی ہدائت فرمایا کرتے تھے اور یوں مجلس میں بٹھا کر پھونکیں مارتے تھے اور حبس نفس و حرکت نبضی اور اختلاج قلب کا مرض پیدا کرنے کی ہدائت دیتے تھے۔ آخر یہ طریق کوئی ایسا تو نہیں جو ملفوظات میں نہ آسکے وہ کیفیت تو ہم نے مانا کہ الفاظ میں نہ آسکے۔ مگر ذکر کا یہ طریق بھی کیا ایسا امر ہے جو علم حصولی و حضوری دونوں سے برتر ہے؟ اگر یہی بات تھی۔ تو تمہاری کئی کتابیں میں دکھا سکتا ہوں جن میں یہ مذکور ہے ایک کتاب اردو کی تو مجھے خوب یاد ہے جو کسی مرادآباد کے نقشبندی نے لکھی تھی اس میں عجیب عجیب فسانے میں چنانچہ ایک پیر صاحب کی کرامت لکھی ہے۔ کہ آپ تہجد پڑھ رہے تھے ایک برات گذری جس میں باجہ تھا۔ آپ کو غصہ آگیا اور انہیں ایک پیالہ کے نیچے قید کر دیا۔ آپ اپنے پیر کے پاس چلے گئے۔ چھ ماہ تک وہ سب برات کے آدمی اسی میں قید رہے بھلا ان مزخرفات پر ایمان لانیوالی قوم سے یہ بعید ہے کہ وہ خیالی باتوں پر خوش نہ ہوتے رہیں ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو آنکھیں بند کر کے گھر بیٹھا بیٹھا یہ سمجھے کہ میں لنڈن پہونچ گیا ہوں اور وہ اس عالم خیال میں اس کے تمام بازار اور مکانات میں گھوم آئے۔ مگر جب آنکھیں کھولے پھر وہیں کا وہیں ہو۔ اسی طرح بعض لوگ آنکھیں بند کر کے کمالات نبوت و رسالت سے حب صرفہ تک کی منزلوں کو طے کر جاتے ہیں مگر جب آنکھیں کھولتے ہیں۔ تو پھر کولھو کے بیل کی طرح وہیں کے وہیں۔ پھر میرے آقا پر اعتراض کرتے ہیں کہ اوس نے نبوت کا دعوے کیوں کیا۔ اے حضرات تم بھی ان منزلوں سے گذرتے ہو مگر خیالی طور سے۔ جیسے کوئی اپنے تصورات کے میدان میں کئی شہر دیکھتا ہے اور حقیقت میں وہ وہاں نہیں ہوتا لیکن وہ جو میرا مسیح تھا۔ وہ ان نبوت کے شہروں کا مالک کیا گیا۔ اس سلئے اوس نے جو کچھ پایا وہ خیالی طور سے نہیں بلکہ حقیقی طور سے پایا اور یہی وہ علم لدنی اور علم وحی ہے جس کی وراثت مسیح موعود تک پہونچی۔

باقی رہیں یہ احادیث اذا ذکرنی فی نفسہ اور الذاکرون اللہ کثیرا۔ میں نہیں سمجھتا ان کے پیش کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ اللہ کا ذکر ایک مجمل بات ہے ہم تو یہ پوچھتے ہیں کہ اس اجمال کی تفصیل میں آپ کا طریق ذکر کیوں کر آسکتا ہے۔ مسلم تو وہ امر ہو سکتا ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عمل میں آیا۔ دیکھو اسی کی تفصیل میں مسلم میں ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ۔ یعنے سب سے فضیلت والا ذکر توحید کا ہے۔ یعنے اللہ کی توحید مختلف پیرائوں میں بیان کرتا ہے نہ صرف زبان سے بلکہ اس کے ہر ایک عضو اس کی ہر ایک حرکت و سکون سے ثابت ہو کہ خدا تعالیٰ واحد ہے۔ فی نفسہ سے تو مراد یہ ہے کہ انسان دل ہی دل میں خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضل اور احسان اور اوس کی قدرتوں کو یاد کرے اس سے مراد دل دھڑکانا نہیں۔ کیا آپ حدیث پڑھتے اس لئے پیش کئے جاتے ہیں کہ آپ کا مخاطب رعب میں آجائے۔ میرے نزدیک اس کثرت کی کیا وقعت ہو سکتی ہے جبکہ اصل مقصد پر کچھ روشنی نہیں پڑتی۔ اگر حنظلہ نے کہا کہ ہم جنت و دوزخ کے ذکر سے ایسے متاثر ہوتے ہیں کہ گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں اور باہر آکر یہ حالت نہیں رہتی تو اس سے ذکر بہ حبس نفس و حرکت نبضیہ و تصور شیخ کس طرح ثابت ہو گیا۔ یہ ایک واقعہ ہے جس کے تجربہ کار ہم سے بڑھ کر آپ نہیں ہو سکتے۔ ہمارے درمیان بھی خدا کا ایک برگزیدہ رسول رہا ہے۔ اس کا وجود آئینہ حق نما تھا ہم اس کے حضور خدا کو ان آنکھوں سے دیکھ لیتے مگر جب وہ دور میں ہماری آنکھوں سے ہٹ جاتی۔ تو پھر وہ کمزوری نظر آنے لگ جاتی۔ اچھا میں یہ پوچھتا ہوں۔ کہ جب صحابہ ایسے پاک باطن اس اثر کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ تو تم تیرہ سو برس کے بعد اس کے محفوظ رکھنے والے بلکہ اسے تقسیم کرنے والے کون ہوتے ہو۔

چوتھی حدیث میں ابوہریرہ سے روائیت کی ہے کہ اما الآخر فلو بثثتہ لقطع ھذا البلعوم۔ اب علماء نے اس کے جو معنے کئے ہیں اس کا تو قرینہ موجود ہے

نعوذ باللہ من راس الستین و امارۃ الصبیان

خدا وسی راوی کا کلام۔ اب تم لوگ جو معنے لیتے ہو۔ اس کا قرینہ کیا ہے۔ اور کیا قطعہ بلعوم انا قطع کہنے پر ہی منحصر ہے اور کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوہریرہ ہی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ کہ انسے اس راز سے آگاہ کر دیا۔ پھر نہین معلوم وہ آپ لوگون تک کیون کر پہونچگیا۔ اور ابوہریرہ مین دوسرے صحابہ سے کیا خصوصیت تھی کہ اسے قابل رازداری سمجھا۔ پھر اگر کوئی علم لدنی تھا۔ تو یہی ضرور تھا کہ نقشبندیون کا سلسلہ نسبت ابوہریرہ تک پہونچتا۔ نہ کہ بقول ان کے حضرت ابوبکر و علی رضے اللہ عنہما تک جس کی کوئی سند ان کے پاس اصول حدیث کے مطابق نہین کسی قلمی کتاب مین یہ لکھا ہوا کافی نہین کہ فلان نے فلان سے سیکھا۔ اور فلان نے فلان سے۔ سید عبد القادر جیلانی فتوح الغیب مین تو کچھ اور لکھتے ہین اور سینہ بسینہ یہ بتا گئے۔ کہ میرے بعد یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھا کرنا خیال کرو۔ یہ ان بزرگون کی نیت پر کیسا حملہ ہے۔ حدیث مین ہے۔ نور اللہ امرءً سمع منی مقالتہ فبلغہا کما سمعہا۔ مگر آپ ابوہریرہ رض کو اس حکم کی تعمیل سے رکا لیتے ہین۔ یہ صحابہ کی عظمت ہے آپکے دلون مین۔

مضغہ قلب مین ذکر جاری کرنے کا ثبوت آپنے اذا صلحت صلح الجسد کلہ سے دیا۔ مگر یہ کہان فرمایا کہ صلاح قلب اس مین لا الہ الا اللہ کی ضربین لگا کر اختلاج پیدا کرنے سے ہوتی ہے۔ صلاح کا ثبوت بھی چاہیئے یعنے اس پر وہ انعامات بھی مرتب ہون جو اگلے صالح القلوب پر ہوئے جنمین سے ایک وحی والہام ہے اور اس سے نقشبندی محروم۔ صقالۃ القلوب ذکر اللہ ہے تو یہ بھی فرما دیا کہ انا نحن نزلنا الذکر۔ یعنے ذکر سے مراد قرآن مجید ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب حدیث مین اس کی تشریح موجود ہے۔ ما جلس قوم یتلون کتاب اللہ الا نزلت علیہم السکینۃ۔ اب آپ سمجھئے اطمینان قلب کونسے ذکر سے ہوتا ہے۔ پھر خود متفق علیہ حدیث مین موجود ہے۔ فما جلاء ھا قال تلاوۃ کتاب اللہ۔ یعنے قلب کی جلا کتاب اللہ کی تلاوت سے ہوتی ہے۔ کثرت ذکرہ بھی ساتھ ہے مگر اس کی تفصیل نہین۔ جو آپکے لئے موجب استدلال ہو سکے۔ ہم جسے ذکر اللہ سمجھتے ہین اس کا ثبوت احادیث صحیحہ سے دیتے ہین مگر تم اپنے طریق کا ثبوت کوئی نہین دے سکتے۔ صرف یہ کہتے ہو۔ کہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے واذکر اسم ربک بالقلب تو ایک معمولی نقرہ ہے کہ ذکر باللسان تو ایک منافق بھی کرتا اور کر سکتا ہے۔ فرماتے دل و جان سے کرو۔ اس مین اختلاج پیدا کرنے اور سرخ و سبز لطائف کی سیر کہان ہے اور دوزانو وغیرہ ہو کر آنکھین بند کرنے کا ثبوت آپ وتبتل الیہ تبتیلا سے دیتے ہین یہ عجیب شخص ہے جو کسی آیت کی تفسیر لکھتے وقت نہ اپنے مسلمہ اصول کے مطابق کسی صحابی سے یہ بات مروی کرتا ہے نہ سلف صالحین مین سے کسی کا حوالہ دیتا ہے بلکہ اپنی رائے چلائے جاتا ہے حضرت اس کی تفسیر تو آگے موجود ہے۔ چنانچہ فرمایا رب المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا۔ یعنے ہر بات ہر کام مین ہر مشکل مین اپنے رب کو کارساز یقین کرنا یہ تو نہین کہ ادھر سے اللہ اللہ ہو رہا ہے اور ساتھ ہی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھے جاتے ہین اور ادھر پیر صاحب کی قبر پر مراقبے ہو رہے ہین اور ان سے مرادین طلب ہو رہی ہین۔ بہت ہی افسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس شخص کے حال پر جو ایسی کلام سے استدلال کرے جس مین اس کا رد موجود ہو۔ آپ مار یا من الجنۃ و قال حلق الذکر سے اپنے مزعومہ صورت کا حلقہ ثابت کر رہے ہین اور نہین سوچتے۔ کہ اس سے تو وعظ کی مجالس مراد ہین مگر وعظ وہ نہین جو عرس کے موقعہ پر ختم پڑھے جاتے ہین۔ بلکہ وہ وعظ جن مین قرآن کریم کا بیان ہوتا ہے۔ دوسری حدیث مسلم کی وہ تو خود ایسی ظاہر ہے کہ عقلمند انسان کو پیش کرتے بھی شرم آنی چاہیئے تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک حلقہ پر تشریف لائے۔ فرمایا۔ ما اجلسکم ھھنا۔ یہان کیسے بیٹھے ہو۔ عرض کیا۔ نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ھدانا للاسلام ومن بہ علینا۔ کہ ہم اللہ کا ذکر کرتے ہین یعنے اس کی حمد کر رہے ہین۔ اس پر کہ ہمین اسلام کی ہدایت دی۔ اور ہم پر احسان کیا۔ صحابہ کا بیان صاف ہے کہ ہم اللہ کے احسانات کو یاد کر کر کے اس کا شکر کر رہے ہین۔ کہ ہم ایسی گمراہی کے گڑھے مین پڑے تھے۔ اب ہدایت کی مضبوط چٹان پر آ گئے۔ پھر جب انسان اپنے حقیقی محسن کو پہچان لیتا ہے تو بات بات مین اوس کا فضل و احسان سمجھتا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ منکرین پر عذاب نازل ہے اور ہم محفوظ ہین تو بے اختیار اس کی زبان پر الحمد للہ جاری ہوتی ہے۔ صحابہ کی اس حالت کو ہم خوب سمجھتے ہین کیونکہ خود ہم پر یہ انعامات ہوئے پس اسے کھینچ تان کر اپنے طریق کی توجہ مراقبہ پر لے جانا سخت بے شرمی ہے۔ مضمون نگار کے خیال مین شاید یہ ہے۔ کہ آدمی جب کبھی بیٹھتے ہین۔ تو گپین ہی ہانکا کرتے ہین۔ یا کسی کا گلہ ہی کیا کرتے ہین۔ میرے دوست صحابہ چشتی نہ تھے۔ کہ سارنگی طنبورہ سے راگ سنتے۔ وہ تو مے حب الٰہی مین سرشار تھے۔ اون کا ذرہ ذرہ رونگٹا رونگٹا زبان بن کر حمد الٰہی کرتا تھا۔

باقی رہی یہ بات کہ رسول کریم نے کیون پوچھا۔ وہ ایک معمولی بات ہے بلکہ آپ کا پوچھنا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ تمہارا مزعومہ حلقہ ذکر نہ تھا۔ کیونکہ جس بات کی آپ خود تعلیم دیتے تھے اس کی ہیئت نشست کو خوب جانتے تھے۔ اسے دیکھ کر ہی آپ پہچان سکتے تھے کہ صحابہ ایک دوسرے کو پھونکین مار کر توجہ دے رہے ہین۔ پھر تم کہتے ہو ذکر جلی ہوتا۔ تو رسول کریم خود معلوم کر لیتے۔ اے بندہ خدا۔ رسول خدا۔ خدا کے رسول تھے عالم الغیب نہ تھے۔ اور نہ صحابہ بے ادب تھے۔ ایک بڑے آدمی کے آنے پر طرز محفل بدل جاتا ہے آپ اتفاقیہ یکایک آ گئے۔ آدمی دیکھ کر از راہ محبت پوچھا۔ کیا ہو رہا ہے اونہون نے کہا کہ خدا کے حمد و شکر کی باتین ہو رہی ہین۔ فرمایا۔ یباھی بکم الملائکۃ۔ اس سے آگے ذرا ناظرین اپنی قوت نظریہ کو تیز کر لین۔ نقشبندی ذرا سنکے جو مرشد کہتے ہین۔ آپ تصور شیخ کو اس آیۃ سے ثابت کرتے ہین۔ یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ۔ بندۂ خدا ذرا ہوش کرو صلوا علیہ کے یہ معنے کہان ہین کہ اپنے پیر کا تصور باندہو جس کی محبت غالب ہو۔ اوس کا تصور ہر وقت لازم حال ہوگا۔ مگر کیسا تصور اس کی تشریح بھی خود تم نے وہ مان لی جو ہمارے مطابق ہے۔ یعنے تصویر کا دیکھنا مفید نہین پس صلوا علیہ کے یہ معنے نہین کہ نبی کریم یا اپنے شیخ کی تصویر کو ذہن مین حاضر رکھو۔ بلکہ اس سے مراد تو یہ ہے کہ خدا کی رحمت کاملہ کا نزول ہو اس سید الرسل پر ہو درود صرف زبان سے مفید نہین بلکہ اس کے ساتھ دل مین ایک جوش ہونا چاہیئے۔ کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت

بہتر ہے اور اداان سے درجات میں ترقی ہو۔ اگر ایک شخص کی زبان پر اللھم صل ہے مگر اس کے اعمال ایسے ہیں جن سے نبی کریم کے جادہ حق کی ہتک ہوتی ہے۔ تو یہ درود نہیں۔ بلکہ درود تو اس کا نام ہے کہ وسلموا تسلیماً یعنے اپنے تیئں فرمان برداری میں فنا کر دے۔ اور اپنا مال و جان اس علی سرکار کو سونپ دے۔ یہ نہیں کہ اس کی شریعت کے خلاف طریقے نکالکر زبان سے نہیں تو عمل سے نبوت کا ادعا کرے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

آگے تم لکھتے ہو۔ اہد کلام مفید ہے شکر ہے اتنا تو مانا کہ ندا یہاں حذف ہے۔ اور پھر مقصود بالندا ہر پچیس بار کے بعد ظاہر کیا جاتا ہے۔ حضور! یہ تو فرمائیے۔ کہ یہ پچیس کی قید جناب نے کہاں سے لگائی۔ کیا یہ بھی قرآن مجید میں آئی۔ یا نبی اکرمؐ نے فرمائی یا کسی صحابی نے بتائی۔ یا لکم انفسکم امراً۔ اور کیا تعداد کا مقرر کرنا قیاس پر ہو سکتا ہے اور یہ دعوے شریعت جدیدہ نہیں؟ قل اللہ ثم ذرہم میں یہ حکم تو نہیں۔ کہ اللہ اللہ رٹتے رہو۔ حضرت یہ مرفوع ہے۔ اس کا عامل رافع ہی کوئی چاہیئے۔ اس سے پہلے ہے۔ قل من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسیٰ اس کا جواب اللہ اور لاتقوم الساعۃ علےٰ احد حتی یقول اللہ اللہ میں بھی یہ مراد نہیں۔ جو تم سمجھے۔

قال کا مقولہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے پس اللہ کے ساتھ کچھ ضرور محذوف ہے۔ مثلاً اللہ موجودٌ

میں سچ کہتا ہوں کہ تم اس اعتراض کا جواب نہیں دے سکے کہ لا الہ الا اللہ ایک دفعہ کہکر لا الہ الا اللہ بار بار کیوں کرتے ہو۔ یہ تاکید کے لئے ہے۔ ذرا اپنے قلب کی نیت پر نگاہ کر کے جھینپ جاؤ۔ اور پھر یہ کہنا

کہ اخلاق عادات اطوار میں وہ تبدیلی ہوگی۔ جو صحابہ کرام میں تھی۔ (صلا) منہ کی باتیں ہیں۔ ایک معمولی اخلاق کا شخص بھی کسی کی ذات پر پھر اس سے گذر کر ایسی عصمت مآب پر جس کا کوئی حال معلوم نہیں اور نہ کسی شریف باطن سے جو اس گروہ میں سے ہونے کا دعوے کرے جنہوں نے کہا از سگ کمترم یہ گندی مثل نکلتی ہے جو تم نے صفحہ ۲۷ کی آخری سطر پر لکھی ہے اور جسے دہرا کر میں بدر کی وقعت کم نہیں کرنا چاہتا۔

آپ سمرا اُنزرا اور ایسے طریقے کے صوفیوں میں یہ مذہب الامتیاز بیان کرتے ہیں کہ ان کی قبر دل پر ردلق ہوتی ہے۔ حضرت یہ پرچھائیں کی برکت کی نشانی نہیں

بلکہ تعلیم کے نقص پر دال ہے یوں تو ہر دوار اور جگنا تھ جی پر بھی بہت سی مخلوقات جاتی ہے۔ پھر جن بزرگوں کا ذکر کرتے ہو۔ ان کی بزرگی ہمیں مسلم ہے ان کے مرجع خلائق ہونے کا راز اختلاج قلب اور تخیلات نہ تھے۔

تم اعتراض کرتے ہو کہ مسیح موعود کے مرید ایک کامل صاحب ارشاد نقشبندی کے مریدوں کے برابر نہیں اگر یہ کسی سلسلہ کے کذب کا نشان ہو سکتا ہے تو سب سے پہلے اس اعتراض کا ہدف وہ ہوتا ہے جس کی نسبت قرآن مجید میں آیا۔ ما اٰمن معہ الا قلیل۔ نوح کی کشتی میں ۹۵۰ برس کے بعد کتنے آدمی تھے۔ ما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین کے کیا معنے ہوتے امید ہے یہ پڑھ کر تھوڑی شرم آگئی ہوگی۔

تم اس فقرے کے معنے نہیں سمجھے کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے باندھے ہوئے قانون سے باہر نکلنا موجب عار جانتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ دل میں تو چنداں وقعت نہیں مگر بظاہر شرما شرمی لوگوں کے طعنوں سے ڈر کر نماز بھی پڑھ لیتے ہیں ورنہ اصل راز سلوک تو وہی ہو ہو کرنا سمجھتے ہیں۔ اسی لئے یہ فقرہ اس سے آگے لکھا گیا۔ اعمال مسنونہ کو وصل بالحد یا لقاء اللہ کا موصل ہرگز نہیں جانتے اور یہ صحیح ہے کیونکہ اگر نماز کو معراج تک کے کمالات کے حصول کا ذریعہ سمجھیں تو یہ نئی نئی پچیسی عبادتیں کیوں نکالیں۔ قرآن تدبر سے نہیں پڑھتے اس کا ثبوت ان کے پڑھنے سے ملتا ہے اس سے آگے اب ہم پر اعتراضوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ کہ تم ایسے تم ایسے۔ چونکہ یہ بحث اس وقت غیر مقصود ہونے کے لحاظ سے غیر متعلق ہے اس لئے ہم اس بارے میں زیادہ نہیں لکھنا چاہتے صرف مختصراً عرض کرتے ہیں۔

(۱) قرآن میں فوت و موت کا فرق تم نے نہیں سمجھا۔ موت کے تو جو وہ معنے ہیں مگر توفی جب اللہ فاعل انسان مفعول ہو تو یقیناً قبض روح کے معنوں میں آتا ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ ایک وعدہ کا ایفا ہے۔ جو انی متوفیک ورافعک میں مذکور ہے۔ توفی کے بعد رفع کا ذکر قرینہ ہے اس بات کا کہ یہاں رفع سے وہ رفع روحانی مراد ہے۔ جو موت کے بعد اولیاء اللہ کا ہوا کرتا

ہے۔ پھر اذ قتلتم نفساً فادّٰرءتم فیہا میں اس واقعہ صلیب کی طرف اشارہ ہے۔ کہ تم نے ایک عظیم الشان نفس (مسیح) کو قتل کرنا چاہا اور اپنی طرف سے مار ہی ڈالا۔ مگر پھر خود ہی اختلاف کیا۔ لیکن اگر ان واقعات کو ایک دوسرے کے مقابل کیا جائے۔ تو خود ہی یہ امر کھل جاتا ہے۔ کہ اللہ نے اس غش خوردہ کو زندہ کر لیا۔ یہ ایک افترا ہے کہ ہمارے امام کا یہ مذہب تھا۔ کہ عیسیٰ کا باپ یوسف نجار تھا آپ نے چشمہ معرفت میں جو آخری کتاب ہے۔ آریہ کے رد میں صراحت سے لکھا ہے کہ وہ بے باپ پیدا ہوئے

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ میں معراج سماوی کا ثبوت کہاں ہے۔ وہاں تو انتہا کا ہی ذکر ہے یعنے الی المسجد الاقصیٰ۔ پھر تم اس آیت کے معنے ہی نہیں سمجھتے۔ تمہارے نزدیک مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المقدس ہے۔ مگر اسے توطیطس رومی نے ۷۰ء میں جلا کر خاک کر ڈالا تھا۔ اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہاں موجود تھی۔ جہاں تک جناب سالتمآب نے سیر کیا۔ اگر اس واقعہ کو کشف بحالت بیداری مانا جائے تو پھر کوئی اعتراض نہیں رہتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یہ سب مقامات دکھا کر یہ بتایا۔ ایک وقت سب کچھ تیری تحت میں آتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا لیکن اگر تم ایسے کشف کو نہیں مانتے تو میں ظاہری معنے مراد لیتا ہوں سنو! وہ مسجد اقصےٰ جو تم مراد لیتے ہو وہ تو اس وقت موجود ہی نہ تھی اور نہ اصطلاحی معنوں کے لحاظ سے وہ مسجد تھی۔ مسجد دور کی مسجد جو بیت الحرام سے دوسرے موقعہ پر تھی وہ تو مدینہ نبوی کی مسجد ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ آپ راتوں رات المسجد الحرام سے نکلے اور پھر اس مسجد اقصیٰ تک پہونچے۔ جس کے لئے حدیث میں بھی آیا ہے کم بینہما۔ اربعین سنۃ۔ کسی مسلمان کو بت پرست ہونے کا الزام دیا گیا۔ تو یہ غلط نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔ تعجب کہ تم دلوں میں پیر کا بت محفوظ رکھنے سے مؤمن کے مومن رہتے ہو۔ مگر کسی احمدی کے پاس مسیح کی تصویر ہے تو وہ بت پرست ہو گیا۔ اے افترا کرنے والے خدا سے ڈر۔ دیکھو تم خود مان گئے۔ جن میں پوری اخلاق محمدی ہوں۔ محبوبیت الٰہی کے درجہ پر پہونچ چکے ہوں۔ وہ بلا ریب مظہر محمد بوجہ اتم کہلانے کے لائق ہوتے ہیں۔ پس ہمارے امام کے محمدؐ و احمدؐ کہلانے

پر کیوں معترض ہو حالانکہ خدا احمدی شان نے اس بات کو ثابت کر دیا۔ جو کسی نقشبندی میں نہیں پائی گئی یعنے نزول وحی۔ مقابلہ اعداء اللہ۔ پیشگوئیاں۔

باقی فنا فی اللہ اور وجودیوں وغیرہ کا ذکر جو کیا گیا۔ اس کا اصل آپ ہی مانتے ہیں۔ اگر آپ ان کے لئے تاویلیں کرتے ہیں تو ہمارے اقوال میں بھی کیجئے۔ لیکن آپنے تو جہاں انت منی بمنزلۃ توحیدی اور انت منی بمنزلۃ اولادی لکھا۔ وہاں اس کی تشریح بھی فرما دی ہے۔ مسمریزم اور یوگی آجکل کے نام نہاد صوفیوں سے زیادہ عجوبے دکھا سکتے ہیں۔ اس سے آگے آپ حضرت مسیح پر کسی جرمانے وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں۔ شاید اپنے امام شیخ احمد سرہندی کا جیل میں جانا بھول گئے باقی رہا حکم دینے والوں کو تکالیف کا پہنچنا سو یہ سب کچھ ہو چکا۔ مگر جو باوجود کئی معجزات دیکھنے کے پھر بھی لولا انزل علیہ اٰیۃ ہی پکارے جاویں اون کا کیا علاج کیا جائے۔ وکیل وغیرہ کرنا قابل اعتراض ٹھہراتے ہو۔ اور نہیں خیال کرتے۔ کہ انبیاء باوجود نزول وحی پھر بھی اسباب سے کام لیتے رہے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے سیھزم الجمع ویولون الدبر کا اعلان کر دیا تھا۔ مگر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ نہیں رہے بلکہ جنگ کئے۔ دو دو زرہیں پہنیں۔ جاسوسوں کے ذریعے خبریں منگوائیں۔ وہ اعتراض کرو۔ جو کسی دوسرے نبی پر نہ ہو۔

میں تازیانہ نقشبندیہ کے متعلق بھی کچھ لکھنا چاہتا ہوں جو میرے ایک مضمون کے جواب میں ہے۔ جو الحکم میں چھپا تھا۔ اس کے دو حصے ہیں ایک میں تو ذکر اللہ کی نسبت لکھا ہے اس میں کوئی ایسی نئی بات نہیں جس کا جواب میں اس یا اس سے پہلے مضامین نہ دیچکا ہوں۔ مشکل یہ ہے کہ جواب دینے والا ایسی حدیثیں یا آیات پیش کرتا ہے جنہیں ذکر اللہ مجمل آیا ہے جہاں تفصیل دی ہے وہاں بھی فرمایا۔ بالتسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید۔ پس میں یہ پوچھتا ہوں کہ تمہارے تصوف کے تمام طریقوں کا ذکر کیوں صحاح ستہ میں نہیں۔ جبکہ تمہارے اعتقاد کے موافق وصول الی اللہ کے لئے یہی ضرور ہے دین مخفی نہیں رہنا چاہیئے صحابہ نے استنجے وغیرہ کرنے کے قواعد تو بتا دئے مگر نہ ظاہر کیا تو ذکر کا طریقہ۔ وہ سینہ بسینہ چلا آیا۔ کیونکہ آئمہ حدیث سب نا اہل تھے۔ ان سے یہ راز مخفی رکھا گیا۔

دوئم وہ حصہ ہے جس میں میں نے ان اعتراضات کا جواب جو سید الاولیاء۔ بروز الانبیاء پہ کئے جاتے ہیں خود نقشبندیوں کے پیران طریقت کے کلام سے دیا ہے۔ وہ باتیں یہ تھیں۔ (۱) ہر صدی کے سر پر مجدد ہوتا ہے (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بشارت کا سلسلہ جاری رہے گا (۳) کمالات نبوت متبعین سلسلہ محمدیہ میں ہی آتے ہیں (۴) غیر نبی کو نبی پر جزئی فضیلت بلکہ بعض باتوں میں اولوالعزم انبیاء میں جا ملنا۔ حضرت شیخ احمد سرہندی کے دعوے اور ان کے بعض خطاب مثل قیوم وغیرہ۔ (۵) غیر نبی پر صلوۃ (۶) خضر و الیاس و مسیح کا وفات یافتہ ہونا (۷) طلب معجزہ طریق اہل حق نہیں (۸) کرامت وخوارق شرط ولایت نہیں۔ (۹) احیاء موتی سے روحانی احیاء مراد ہے (۱۰) قرآن شریف کی آیتوں کا الہام ہونا (۱۱) جناب رسول اللہ کو لئے کے علاوہ بعض اولیاء کا انکار بھی مردود جناب الٰہی کر دیتا ہے (۱۲) یا شیخ عبد القادر پڑھنا جائز نہیں (۱۳) کوئی ریاضت ومجاہدہ خلاف سنت نبوی جائز نہیں (۱۴) یہ رسم کیفیات واذکار نماز ہے (۱۵) مخالف طریقے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ (۱۶) مجدد آخر سب مجددوں سے افضل ہے (۱۷) کرشن وغیرہ ہندمیں نبی تھے۔ (۱۸) مسیح موعود کی تمام پیشگوئیاں اسلام کی حقیت ثابت کرنے کے لئے ہیں۔

ان باتوں کے ثبوت کے لئے میں نے حضرت شیخ احمد سرہندی و دیگر پیران طریقت نقشبندیہ کا کلام نقل کیا تھا جسمیں تاویل کی گنجائش نہیں۔ میرے مخالف نے ان سب جوابوں کو تسلیم کر لیا ہے۔ وہ صرف یہ کہتا ہے۔ کہ مرزا صاحب میں یہ کمالات نہیں تھے اور باتیں ہیں۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

میرا مطلب صرف اتمام حجت تھا اور یہ کہنا۔ کہ شیخ احمد سرہندی وغیرہ جب ان باتوں کے مدعی ہیں۔ تو تم لوگ انہیں کافر نہیں کہتے۔ تو کیا وجہ ہے کہ حضرت سید المعصومین خاتم الخلفاء کو ان اقوال وعقائد کی وجہ سے کافر کہتے ہو پھر بعض باتوں میں بذلی سے کام لیا ہے مثلاً جہاں میں نے حوالہ دیا ہے کہ حقیقت محمدی میں ایک مقام آتا ہے جب کہ تابع عین متبوع ہو جاتا ہے تو اس کے جواب میں لکھتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے تابع محمد ہو کے مدعی ہیں۔ یہاں افترا ہے وہ تو بار بار لکھتے ہیں کہ مجھ میں جو کچھ ہے وہ کمالات محمدیہ کا عکس ہے اور میں تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا طفیلی ہوں ذاتی طور سے مجھے کسی خوبی کا دعوے نہیں۔

پس اس پر مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی نقشبندیوں کے لئے یہ میری آخری تحریر ہے اب میں اتمام حجت کر چکا۔ جب تک کوئی نئی بات نہ ہوگی جواب نہ دونگا۔

تحدیث بالنعمت

جب میرے شیخ کی کشش نے کشش کی تو فوراً ہی میں نے اپنے کاروبار کو حوالہ بخدا کر کے نگون سے کوچ کیا۔ اگرچہ میری طبیعت علیل تھی اور کچھ تلاطم بھی سمندر تھا۔ مگر مجھے شوق زیارت نے کچھ بھی محسوس نہ ہونے دیا۔ چوتھے روز کنارہ نظر آیا اور بے تابانہ طور سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کلکتہ کی طرف دیکھنے لگا۔ آخر خدا خدا کر کے ہم کنارہ پر پہونچ گئے ہر ایک امنگوں اور خواہشوں سے بھرا ہوا دل سے گر جلد اترنے میں بازی لے جانی چاہتا تھا اور ہر ایک کی آرزوئیں جداگانہ تھیں۔ مگر میری تمنا دربار اپنے شیخ کے درشن کی تھی۔

کلکتہ اعلیٰ تعلیم اور سلطنت انگریزی کا مرکز ہونے کے سبب ہر گذرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے اور ایسا نظارہ دکھاتا ہے کہ دل اس کی طرف راغب ہو جاتا ہے اور شاید انہیں باتوں کے سبب بنگال کا جادو مشہور ہو گیا ہوگا۔ مگر باین ہمہ ایک شب سے زیادہ مجبوراً ٹھہر نہ سکا کیونکہ مجھے اپنے پیا کا نام زبان پر اس کی یاد دل میں اور اس کے لقا کا تصور دماغ میں تھا۔ راستہ میں اسلامی شاہنشاہوں کی قابل فخر آثار نظر آتے تھے اور خاص کر جب میں الہ آباد پہونچا اور اس کا نام سنا اور اس کے اندر توحید کٹی پائی گئی اور اس کے بانی حضرت جلال الدین اکبر علیہ الرحمۃ پر ہزار ہزار رحمتیں ہوں دل سے دعا نکلی۔

غازی آباد سے ہوتے ہوئے جب میں دہلی پہنچا جو ہندوستان کا کسی وقت دل تھا۔ اوس کے قلعہ معلی نے خشکی میں برسات کا عالم بنا دیا۔ یعنے میرے آنسو جاری ہو گئے اور بے ساختہ مونہہ سے نکل گیا۔ ؎

پردہ داری مے کند بر قصر قیصر عنکبوت
چغد نوبت میزند بر گنبد افراسیاب

اور پھر شاہی مسجد کے بلند میناروں نے اسلامی شان و شوکت کا منظر آنکھوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ مگر مین وہان بھی نہ اترا۔ کیونکہ وعدہ وصل چون شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد کا عالم تہا پس سیدہا امرتسر اور پھر بٹالہ اور وہان سے قادیان چلا آیا۔ دل کی ٹھنڈک آنکھون کے نور نور الدین کے نور سے دل کو مسرور کیا۔ ایک عشرہ بعد ہلال رمضان شریف نے اپنا مبارک مکھڑا دکھایا میرے پیر نے حکم دیا۔ کہ ابو سعید ہمین نماز تہجد مین قرآن شریف سنا دے۔ مجھے بڑا تردد ہوا۔ کیونکہ مدت کی علالت و کثرت مشاغل و تغافل کے سبب کئی سالون سے مینے قرآن شریف نہ سنایا تہا۔ اور مین خیال کرتا تہا کہ مجھے قرآن شریف نے بھلا دیا۔ چونکہ میرا اعتقاد تہا۔ اور ہے۔ کہ اولیاء الرحمان کے احکام کی بجا آوری مین بڑے بڑے فوائد دنیوی و اخروی ہوتے ہین اس لئے تعمیل حکم مین مین نے لبیک کہا۔ چونکہ مینے ایک بزرگ علیہ الرحمۃ کا قصہ سنا ہوا تہا۔ کہ اونہون نے ایک شخص کو کہا کہ تو حافظ ہے اور وہ حافظ ہو گیا۔ مین نے خیال کیا کہ جب میرے پیر کہتے ہین۔ کہ تو قرآن شریف سنا۔ تو مین ضرور سنا سکونگا۔ اس کے بعد مین نے الحمد للہ کہہ کر قرآن شریف شروع کر دیا۔ اور خدا نے اپنا کلام مجھ پر آسان کر دیا۔ وھذا من فضل ربی۔

قرآن شریف سنانے کی حالت مین خدا نے مجھ پر خاص فضل کیا جسکو بطور معجزہ کے پیش کرتا ہون۔ وہو ہذا۔ مین کئی سالون سے فکر کیا کرتا تہا۔ کہ قرآن کریم نے بار بار زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے مگر اس کیلئے کوئی وقت مقرر نہین کیا۔ قرآن تمام جہان کے لئے ہے اور احکام کلیہ بیان کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کے لئے کوئی وقت مقرر نہین کرتا۔ دنیاوی سلطنتین بھی سالانہ انکم ٹیکس رعایا سے وصول کرتی ہین اور نبی اکرم منبع الخلائق نے بھی زکوٰۃ کا حکم سال مین دیا ہے اور وہ ہمارے لئے حجت ہے۔ مگر آن سرور کائنات نے بھی تو قرآن کی کسی آیت سے استنباط کیا ہوگا۔ اگر اس کا ماخذ قرآن کریم سے مل جاوے۔ تو نہائیت خوشی کا مقام ہے۔ جب مین سورہ نور پڑھ رہا تہا۔ اور اس جگہ پہونچا۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمی علیہا فی نار جھنم فتکوی بہا جباھھم وظہورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہراً۔ یعنے جو لوگ دولت جمع کرتے ہین اور خرچ اوس مین سے خدا کی راہ مین نہین کرتے اونکو دردناک عذاب ہوگا اور اوس دن سونا اور چاندی سرخ کر کے جہنم کی آگ مین ان کے ماتہے اور پیٹھون پر نشان کئے جاوینگے یعنے اوس وقت وہ مال اون کو کچھ نفع نہ دیگا جیسا کہ قومی و ملکی نمکحرام عبد الکریم پاشا کو نہ دیا اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا)

پس کہا جائیگا چکھو مزا مال جمع کر کے خرچ نہ کرنے کا تحقیق گنتی مہینون کی خدا کے نزدیک۔ بارہ مہینے ایک سال کے ہوتے ہین۔ انفاق یعنے زکوۃ کے ساتھ سال کے دورے کا ذکر کرنا صریح دلالت کر رہا ہے کہ زکوۃ سال مین ایک دفعہ دینی چاہیئے۔ ورنہ کلام بے ربط ہوتا ہے اور خدا کا کلام بے ربطی کے نقائص سے منزہ ہے۔ اس کے سوا ۔ ۔ ۔ اس آیت کے اور معنے نہین ہو سکتے۔ یہ پنجاب ہندوستان بنگال عرب وغیرہ کے علماء سے دریافت کیا مگر کسی نے اس کا شافی جواب نہ دیا۔ اس آیۃ کے حل ہو جانے کے بعد مینے اس کو قریشی نسباً حضرت امیر المومنین قبلہ مولوی نور الدین اللہم اجعلہ کاسمہ آمین بحق طٰہٰ و یٰسین اور مخدومی حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مدرس اول عربی قادیان کے روبرو پیش کیا۔ آپنے بہت پسند کیا۔ اور پھر مجھے اس شعر کی تصدیق ہوئی۔

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

اور بے اختیار دنیا کو ذلت کے گڑھے سے نکالکر عزت کے اعلےٰ مقام پر پہونچا کر مسلط کرا دینے والے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا۔

اللہم صل علیٰ سیدنا محمد و بارک وسلم۔

عاجز ابو سعید عرب (حاجی الحرمین)

نظم

(طبعزاد حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب)

نوجوان سید کے قابل قدر خیالات اور عالیہ اشعار قابل داد ہین

کوئی گیسو مرے دل سے پریشان ہو نہین سکتا
کوئی آئینہ مجھ سے بڑھ کے حیران ہو نہین سکتا
کوئی یاد خدا سے بڑھ کے مہمان ہو نہین سکتا
وہ ہو جس خانۂ دل مین وہ ویران ہو نہین سکتا
الٰہی پھر سبب کیا ہے کہ درمان ہو نہین سکتا
ہمارا درد دل جب تجھ سے پنہان ہو نہین سکتا
کوئی مجھ سا گنہ گار ہو پشیمان ہو نہین سکتا
کوئی یون غفلتون پر اپنی گریان ہو نہین سکتا
چھپا ہے ابر کے پیچھے نظر آتا نہین مجھ کو
مین اوس کے چاند سے چہرہ پہ قربان ہو نہین سکتا
خدارا خواب مین ہی آکر اپنی شکل دکھلا دے
بس اب تو صبر مجھ سے او مری جان ہو نہین سکتا
وہان ہم جا نہین سکتے یہان وہ آ نہین سکتے
ہمارے درد کا کوئی بھی درمان ہو نہین سکتا
چھپین وہ لاکھ پردون مین ہم اون کو دیکھ لیتے ہین
خیال روئے جانان ہم سے پنہان ہو نہین سکتا
زر خالص سے بڑھ کر صاف ہونا چاہیئے دل کا
ذرا بھی کھوٹ ہو جسمین مسلمان ہو نہین سکتا
ہوا آخر نکل جاتی ہے آزار محبت کی
چھپاؤ لاکھ تم اوس کو وہ پنہان ہو نہین سکتا
نظر آتے تھے اپنے حال پر وہ بھی پریشان سے
ہمارا خواب یہ خواب پریشان ہو نہین سکتا
خدایا مدتین گذرین تڑپتے تیری فرقت مین
ترے ملنے کا کیا کوئی بھی سامان ہو نہین سکتا
بھلاؤن یاد سے کیونکر کلام پاک دلبر کو
جدا مجھ سے تو اک دم کو بھی قرآن ہو نہین سکتا
مکان دل مین لاکر مین غم دلبر کو رکھونگا
مبارک اس سے بڑھ کر کوئی مہمان ہو نہین سکتا
وہ مین فردوس مین شادان گرفتار بلا ہون مین
وہ غمگین ہو نہین سکتے مین خندان ہو نہین سکتا
معافی دے نہ جب تک وہ مرے سارے گناہون کی
جدا ہاتھون سے میرے اس کا دامان ہو نہین سکتا
ہر اک دم اپنی قدرت کے انہین جلوہ دکھاتا ہے
جو اوس کے ہو رہین پھر اون سے پنہان ہو نہین سکتا
ہزارون حسرتون کا روز دل مین خون ہوتا ہے
کبھی ویران یہ گنج شہیدان ہو نہین سکتا
مثال کوہ آتشبار کرتا ہون فغان ہردم
کسی کا مجھ سے بڑھکر سینہ بریان ہو نہین سکتا
ہون اتنا منفعل اس سے کہ بولا تک نہین جاتا
مین اس سے مغفرت کا بھی تو خواہان ہو نہین سکتا

قرآن شریف کا ایک نیا ترجمہ

قرآن شریف کا جو ترجمہ مولوی فتح محمد صاحب نے حال میں کیا ہے اس پر قاضی اکمل [illegible] گڑنگی نے ایک ریویو لکھا ہے قاضی صاحب موصوف نے عالمانہ نظر سے اس ترجمہ کے الفاظ اور محاورہ پر نگاہ کی ہے جو کہ صاحب مترجم اور آئندہ ترجمہ کرنے کا ارادہ رکھنے والوں کے واسطے ایک مفید مشورہ کا کام دے سکتا ہے اس واسطے میں اُکو درج اخبار کرتا ہوں۔ میں خود یہ ترجمہ نہیں پڑھا لیکن میں قاضی صاحب کی اس رجحان طبیعت کے ساتھ متفق نہیں کہ ہماری جماعت کے آدمی اسے بالکل نہ خریدیں اس میں شک نہیں کہ ہمارے لئے قابل قدر ترجمہ تو وہی ہوگا جو اپنی جماعت کے کسی متقی عالم کی قلم سے نکلے لیکن جب تک ہمیں ایسا ترجمہ نہیں ملتا۔ اس بات کی بھی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ہم دوسروں کی محنت اور خدمت کو بالکل ناقابل [illegible] خیال فرمادیں ترجموں کے متعلق میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ سب سے عمدہ ترجمہ وہ ہے جو لفظی ہو ہر لفظ کے معنے ہمکو معلوم ہو جاویں اس پر انسان خود تدبر کرے تو خدا تعالیٰ راہ نمائی کر دیتا ہے بامحاورہ ترجمہ اصل میں ایک قسم کی مختصر تفسیر ہوتی ہے اسی لئے تمام موجودہ تراجم میں سے حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ کو پسند فرمایا ہے کیونکہ وہ ایک متقی صالح آدمی کا لکھا ہوا لفظی ترجمہ ہے لیکن قرآن شریف کی خدمت ایک ایسی پیاری شے ہے کہ کوئی کسی رنگ میں کرے اس کا دل بڑھانا ہماری خوشی میں داخل ہے اور اس کا جماعت کو خیال رکھنا چاہیئے ہاں ایسی نکتہ چینی مترجم کو زیادہ ہوشیار اور متوجہ کرنے کیواسطے مفید ہے۔ ایڈیٹر

فتح الحمید

کچھ عرصہ سے ایک ترجمہ کا ذکر اخبارات میں ہو رہا ہے جس کا نام فتح الحمید ہے۔ میں بھی اس کے دیکھنے کا مشتاق تھا۔ اتفاقاً مجھے مل گیا۔ میں اس کے جستہ جستہ مقامات کو دیکھ گیا۔ پڑھ کر میں انگشت بدندان ہوا۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

جب ہم کسی ترجمہ کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ نہیں کہ متن سے الگ کر کے اس کی عبارت کی سلاست کو دیکھتے جائیں بلکہ دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ جس مفہوم کے ادا کرنے کے لئے وہ الفاظ عربی اختیار کئے گئے تھے۔ آیا اسی مفہوم کو عربی اُردو کے الفاظ ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ یہ بات تو عام ترجموں کے لئے بھی قابل لحاظ ہے۔ چہ جائیکہ قرآن مجید ہو جس کا لفظ لفظ بلکہ حرف حرف کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہے۔

دوم۔ قرآن مجید کے ترجمہ میں ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ ایک آیت کا ترجمہ دوسری آیات کے خلاف تو نہیں کسی لفظ کے ایسے معنے تو نہیں کئے گئے جن سے عصمت انبیاء پر اعتراض آئے۔ فی الحال انہی دو باتوں کو پیش نظر رکھ کر میں نے ترجمہ کو دیکھا اور دل ہی دل میں خوش تھا کہ اچھا ایک ترجمہ تو شائع ہوا۔ لیکن جب غور کیا تو مجھے افسوس سے آہ بھرنی پڑی۔ کہ ابھی تک قرآن مجید کا کوئی ترجمہ شائع نہیں ہو سکا۔ میں دوسروں کا کیا شکوہ کروں وہ باوجود اہل نہ ہونے کے کچھ نہ کچھ کر رہے ہیں اور ہماری جماعت کے برگزیدہ ممبر اہل ہو کر ابھی تک تمہید [illegible] میں مصروف ہیں۔ شائد یہ جلد بازی ہو جو اس شوق کی وجہ سے [illegible] دل میں ترجمہ قرآن کے [illegible] ہیں [illegible]۔

سب سے پہلے میں نے الحمد کو دیکھا۔ اللہ کا ترجمہ خدا کر دیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ ایک اعلیٰ لفظ کو چھوڑ کر ادنے اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے اور اللہ جس مفہوم کو ظاہر کرتا ہے اوس کو لفظ خدا ہرگز ظاہر نہیں کر سکتا دوم الدین کا ترجمہ انصاف کا دن کر کے پھر اسے روز قیامت سے مخصوص کر دیا ہے ایک عام کو بلا وجہ خاص کر دینا قرآنی بلاغت سے نافہمی یا بے پروائی کی دلیل ہے۔ اھدنا کا ترجمہ چلا کرکے "ہدایت" کے عام لفظ کو خاص کر دیا ہے جو شامل ہے راہ دکھانے۔ راہ پر چلانے منزل مقصود پر پہنچانے کو۔ پھر آپ غیر المغضوب علیہم کا ترجمہ فرماتے ہیں [illegible] ہیں پڑتے [illegible] الکثر مترجموں نے ٹھوکر کھائی ہے کیونکہ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ وہ ایسے منعم علیہم جو مغضوب علیہم نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ اس سے آگے فرماتا ہے کہ منعم علیہم (یہود) کس طرح مغضوب علیہم بن گئے یہاں دعا کی گئی ہے کہ ہم انعام دیکر پھر الیسا نہ بنائیو کہ پھر مغضوب ہو جائیں لیکن مترجم ایسی [illegible] باریکیوں پر خیال نہ کرتے۔ مگر غضب تو یہ ہے۔ کہ مغضوب علیہم کا ترجمہ فرمایا جن پر غصہ ہوتا رہا۔ قرآنی معنے کا کچھ لحاظ نہیں غضب اور غصہ میں کوئی فرق نہیں کیا۔ [illegible]

صفت رہے اللہ تعالیٰ میں ثابت کرنا اللہ تعالیٰ سے [illegible] ہے۔ ذلک کا ترجمہ "یہ" "گویا ایک علم سے بعید ہے قرآن کا لفظ ہے انگریزی دش [illegible] کا ترجمہ نہیں۔ مما رزقنٰھم کو مال سے خاص کر دیا ہے میں کہتا ہوں کیوں قرآن مجید کی مراد کو خواہ مخواہ بگاڑا جاتا ہے کیا یہ مما رزقنٰھم مال کے علاوہ اور انعام الٰہی کو شامل نہیں۔ بالآخرۃ ھم یوقنون کا ترجمہ اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں کیا ہے۔ اس "ہم" کا کچھ خیال نہیں کیا ھدًی من ربہم کا ترجمہ پروردگار کی ہدایت پر ہیں۔ اول تو پروردگار اس مفہوم کو ظاہر نہیں کرتا جو رب کر سکتا ہے دوم جب لفظ رب سب لوگ جانتے ہیں تو خواہ مخواہ اسے چھوڑ کر ایک ایسا لفظ اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی جو اس کو اصل معنوں سے بھی گرا دے۔ ان الذین کفروا سواء اس آیت کا ترجمہ فرماتے ہیں جو لوگ کافر ہیں انہیں تم ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ان کے لئے برابر ہے میں پوچھتا ہوں۔ جب یہ حال تھا۔ تو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ان کفار کو انذار ایک لغو فعل تھا؟ ہرگز نہیں پس اس کا صحیح مطلب یہ ہے۔ کہ ان کو تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے یعنی وہ تیرے ڈرانے کو نہ ڈرانے کے برابر سمجھ رہے ہیں یہ معنے نہیں کہ اے نبی تم خواہ ڈراؤ خواہ نہ ڈراؤ برابر ہے کیونکہ اگر یہ ارشاد ہوتا تو آپ اس کے بعد سلسلہ تبلیغ بند فرما دیتے یخادعون اللہ کے معنے فرمائے ہیں اللہ کو چکمے دیتے ہیں۔ لاحول ولا۔ کیا اللہ بھی کسی کے چکمے میں آسکتا ہے۔ جب لغت وسیع ہے اور اس کے معنے چھوڑنے کے بھی ہیں تو وہ کیوں نہ اختیار کئے جائیں خیر میں کوئی اس ترجمہ کی اصلاح کرنے نہیں بیٹھا میرا مطلب صرف یہ بتانا ہے کہ یہ ترجمہ بھی ان نقصوں سے خالی نہیں جو دوسرے ترجموں میں ہیں ذرا سورہ یوسف دیکھئے۔ فصبر جمیل کا ترجمہ کرتے ہیں تو صبر ہی بہتر ہے ایک عالم آدمی سے یہ ترجمہ نہایت بعید معلوم ہوتا ہے۔ یا تو اس کے معنے ہوں گے۔ صبر جمیل یعنے ایسا صبر جس میں تسلیم و رضا کے خلاف کوئی بات نہ ہو ہی بہتر ہے۔ دوسرے معنے یہ کہ فامری صبر جمیل یعنے میرا کام صبر جمیل ہے۔ ولقد راودتہ عن نفسہ کا ترجمہ [illegible] کام براری کی خواہشمند ہوئی عجیب ترجمہ ہے اول تو کام براری۔ دوم عن نفسہ۔ میں عن جو فائدہ دے رہا ہے اس کا مطلق خیال نہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے اسے خوب سمجھا ہے کہ بگذرد از حفاظت نفس خود فاستعصم کا ترجمہ بھی بچا رہا۔ صحیح نہیں کیونکہ یہ باب استفعال سے ہے اس کا بھی لحاظ چاہیئے۔ مطلب تو یہ ہے کہ جوں جوں میں نے اسے اپنے نفس کی حفاظت سے ڈگمگانے کی کوشش کی وہ پاکدامنی

میں تیرا ہو گیا - ولقد ھمت بہ وھم بہا کا ترجمہ فرماتے ہیں - اور اس عورت نے اون سے قصد کیا اور انہوں نے اس سے - لاحول ولا قوۃ - یہ ایک خدا کے نبی کی ہتک ہے ایک معمول مومن بھی ایسا نہیں کرسکتا - حضرت یوسف کی کوشش تو اوس عورت کی کوشش کے خلاف تھی -

ھیت لک کا ترجمہ صرف آؤ کرنا بھی قرآن کے الفاظ کے نہ سمجھنے کی دلیل ہے - اس کا صحیح مفہوم ان الفاظ میں ادا ہوگا - آپ تم آجاؤ - اور یہ ساری تیاری تیرے لئے ہے - یا یہ کہ لو آؤ کہتی ہوں تجھے - یہ اخبار والے جو ریویو کرتے ہیں - تو وہ صرف ترجمہ کی عبارت پڑھ لیتے جانے میں - یہ نہیں دیکھتے کہ قرآن کے الفاظ کیا ہیں جن کا یہ ترجمہ ہے -

عقائد کے لحاظ سے بھی ہمارے لئے یہ ترجمہ کوئی مفید نہیں ہوسکتا بلکہ مضر ہے - جعل السقایۃ فی رحل اخیہ کا ترجمہ فرماتے ہیں - اپنے بھائی کے تھیلے میں گلاس رکھوا دیا - لاحول ولا قوۃ - گویا یوسف علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) فریب کیا - یہ ایک نبی کی شان سے سخت بعید ہے - پھر غضب یہ ہے کہ خواہ مخواہ کسی کے اسباب میں چیز رکھ کر انہیں انکم سارقون کہا جائے فبدء باوعیتھم میں تلاشی یوسف سے منسوب کردی ہے حالانکہ ذکر موذن کا ہے - اصل میں ان مفسرین کے دلوں میں انبیاء کی عظمت نہیں رہی ورنہ وہ ایسے معنے نہ کریں جن سے ایک نبی پر گناہ کا الزام آئے مگر یہاں کچھ ایسی حالت ہو رہی ہے - کہ بلا تامل ترجمہ کئے جاتے ہیں - انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی کا ترجمہ پروردگار کی یاد سے غافل ہوکر مال کی محبت اختیار کی گئی ایک سخت غلطی ہے - ایک نبی اور مال کی محبت کو خدا پر اختیار کرے - استغفر اللہ - ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا - فازلھما الشیطن کا ترجمہ شیطان نے پھسلا دیا - کرنا بھی غلط ہے - شیطان ہرگز نبی پر غلبہ نہیں پاسکتے - اس کا صحیح ترجمہ ہے - پھسلانا چاہا اور یہ اس باب کا خاصہ ہے اگر تسلیم نہ ہو تو حوالہ دینگے -

ترجمہ کے ساتھ کوئی نوٹ نہ دینا بعض لوگ اس بات کو بہت اچھا سمجھتے ہیں - مگر میں کہتا ہوں - کہ یہ کن لوگوں کے فائدے کے لئے ہے اگر مبتدیوں کے لئے تو ترجمہ لفظی چاہیئے تھا اور یہاں ایسا پیچیدہ ترجمہ ہے کہ ایک مبتدی نہیں سمجھ سکتا کس لفظ کا ترجمہ ہو باقی رہا وہ طبقہ جو یہ سمجھ سکتا ہے کہ فلاں لفظ کا ترجمہ ہو گیا اوس کو یہ ضرورت نہیں کہ وہ مطلب کو سمجھنے کے لئے یا کسی مشکل مسئلے کے حل کے لئے کسی نہ کسی قدر تفسیر کا محتاج ہو پس میں ترجمہ کے ساتھ کم نوٹ ہیں وہ کسی کے لئے مفید نہیں ہوسکتا - ایک غیر مذہب کے آدمی کے ہاتھ میں بھی ایسا ترجمہ دینا گویا اوسے اعتراض کرنے کا موقع دینا ہے - خیر اگر کلام الٰہی کی تفصیل کرنا مناسب نہ سمجھا تو کم ازکم اس میں ایزادی تو نہ کرتے - جو مترجم کا اپنا خیال ہے مثلاً دیکھئے وانظر الی حمارک کا ترجمہ فرمایا ہے اپنے گدھے کو بھی دیکھو جو مرا پڑا ہے - یہ مرا پڑا ہے حضور نے کہاں سے سمجھ لیا اور جب طعام کے ساتھ لم یتسنہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ گدھے کو بھی زندہ نہ سمجھا جائے - بلکہ یہی تو دلیل ہے اس نظارہ و واقعہ کے کشفی ہونے کی - والعلم تو اس کے اپنے بھی ہوسکتے ہیں کشفی نظارے میں ہی دکھائی دے سکتے ہیں اس سے آگے عظام کا ترجمہ ٹکڑے ٹکڑے کرلئے گئے ہیں حالانکہ اس کے معنے ہلا دینے کے ایسے تھے - جو سب تسلیم کرتے ہیں -

ان باتوں پر نظر کرکے میں اپنی جماعت کے بھائیوں کو ہرگز یہ مشورہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس ترجمہ کو کوئی نیا مفید ترجمہ سمجھ کر خریدیں وہ ہمارے سلسلے کے لئے مطلق فائدہ رسان نہیں - اور یوں بھی اوس کے ترجمہ میں مجھے کوئی خاص خوبی نظر نہیں آتی جو کچھ میں نے لکھا ہے محض نیک نیتی سے لکھا میں اتنا بھی نہیں جانتا - کہ مولوی فتح محمد خان کون ہیں -

ست سلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہمارے ایک دوست تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی مومیائی سفر کی سخت محنتیں اور مشقتیں اٹھا کر لائے ہیں یہ ایک قدرتی مشہور دوائی ہے جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑھاتی ہے - جریان کو دفع کرتی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بار بار پیشاب آنے کو روکتی ہے - دماغی قوت کو بڑھاتی ہے قیمت ۶ ماشہ ۹ ر ۹ ماشہ ۱۲ - ایک تولہ ۱۵ ار - ۲ تولہ عہ ۱۲ ر پانچ تولہ للعہ ر - محصول بذمہ خریدار - محمد صادق عفی اللہ عنہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرا فی تولہ عہ قسم ثانی ۲ سرمہ قسم اول عہ دوم عہر قسم کی ٹکی پشاوری و کلاہ بھی موجود ہے

المشتھر - احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین مولوی نور الدین ایدہ اللہ رب العالمین بیسوین تاریخ ماہ رمضان سے مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھ گئے ہیں - آپ کے ساتھ کان رسالت کا چمکتا ہوا ہیرا سید محمود بھی معتکف ہے - مولانا کی فیض رسان طبیعت اس خلوت میں بھی جلوت کا رنگ دکھا رہی ہے - قرآن مجید سنانا شروع کیا ہے - صبح سے ظہر کی اذان تک اور پھر بعد از ظہر عصر تک اور عصر سے شام اور پھر عشاء کی نماز کے بعد تک تین پارے ختم کرتے ہیں مشکل مقامات کی تفسیر فرماتے ہیں سوالوں کے جواب بھی دیتے جاتے ہیں یہ نہ تھکنے والا دماغ خاص موہبت الٰہی ہے -

مسجد اقصےٰ میں ایک دفعہ قرآن مجید قیام رمضان میں سنایا جاچکا ہے - اب دوسری بار شروع کیا گیا ہے - دو راتوں میں دس پارے نوجوان حافظ جمال احمد صاحب پڑھتے ہیں - مسجد مبارک میں بھی غیر معمولی طور پر جو اس دفعہ پہلی رات قرآن سنایا جاتا تھا وہ بیسوین رات کو ختم ہوگیا ہے - ۲۰ ہ اکتوبر حاجی ابو سعید عرب کو امیر المومنین نے حیدرآباد دکن وغیرہ احباب کی خبر خیریت دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے - بسلامت روی و بازآئی -

والعذر عند کرام الناس مقبول

اب کے موسمی بخار کچھ ایسا عالمگیر ہوا ہے کہ جس طرف سے سنو یہی آواز آتی ہے کہ گھر میں ایک دوسرے کو کوئی پانی دینے والا نہیں - امرتسر کی حالت خصوصیت سے قابل دید ہے جہاں تعداد اموات دو سو روزانہ تک پہنچ چکی ہے چنانچہ اہل حدیث کے الفاظ اس کے متعلق یہ ہیں - "امرتسر میں تعداد اموات اکثر زیادہ سے زیادہ بیس پچیس تک ہوا کرتی تھی - لیکن ان دنوں موسمی بخار نے ایسی مہلک صورت اختیار کرلی ہے کہ تعداد اموات قریباً دو سو تک پہونچ چکی ہے - جن میں دو ثلث سے زیادہ مسلمان ہوتے ہیں اور ابھی کمی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی - جس کو دیکھو وہی بخار میں مبتلا ہے اور موئے پر سو درے والی مشہور مثل آجکل امرتسر پر خوب صادق آتی ہے" - غالباً یہ وہی امرتسر ہے جس کے مسلمانوں نے خدا کے نبی پر طائف کے رہنے والوں کی طرح پتھر مارے الحمد للہ کہ دار الامان میں نسبتاً بہت آرام ہے ناظرین کو ایک دو ہفتہ کے اخبار سے معلوم ہوچکا ہوگا کہ کاتب سخت بیمار ہے اب بمشکل اس نے چار کا پیان لکھ کردی ہیں دوسری طرف پریس میں جو باہر کا رہنے والا ہے بہت بیمار ہوگیا ہے

(بدر پریس قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور | قیمت پیشگی عہ

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۴۴ | تو و اپنی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۱۷ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲۸ کتک ۱۹۶۵ سمت

سارے جہان اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد ۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۸ اخبار بدر کی جلد ۷ ماہ رمضان کے آخری پرچے پر ختم ہو گئی۔ اور ماہ شوال سے جلد ۸ شروع ہوئی ابتدا میں بھی اخبار بدر انہیں مہینوں سے شروع ہوا تھا۔ اس واسطے مناسب سمجھا گیا۔ کہ آئندہ بھی ایسا ہو۔

حساب اخبار آئندہ اخبار کا حساب قمری مہینوں کے رو سے ہوا کریگا کیونکہ یہ اسلامی مہینے ہیں اور ان کا رواج دینا ایک کار ثواب ہے۔

معذرت بسبب بعض مشکلات کے جن کا ذکر کچھ گذشتہ اخبارات میں کیا جا چکا ہے۔ ۲۹ اکتوبر اور ۵ نومبر کو اخبار نہیں جا سکا۔ امید ہے۔ کہ آئندہ انشاء اللہ ٹھیک نکلتا رہیگا۔

ضمیمہ تفسیر بعض دوستوں کے مشورہ سے اخبار کے ساتھ تفسیر کو الگ بطور ضمیمہ کے لگایا جائیگا اور اس میں انشاء اللہ ہفتہ بھر کے نوٹ درج ہو جایا کریں گے۔

جلسہ سالانہ جلسہ سالانہ غالباً ۲۸-۲۹- دسمبر کو ہوگا۔ جس کے واسطے انجمن کیطرف سے عنقریب اعلان ہوگا ایک دن حضرت امیر المومنین کی تقریر ہوگی اور ایک دن انجمن کی رپورٹ اور بجٹ برائے سال آئندہ پیش ہوں گے۔

پچیس روپیہ فنڈ پچیس روپیہ فنڈ کے واسطے کئی ایک خطوط آ چکے ہیں۔ مگر ہنوز بہت کم آئے ہیں۔ یہ رقم تمام مدات سے الگ رکھی جاوے گی۔ جب تک ایک معقول مقدار تک پہنچکر کسی خاص اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لائق نہ ہو جائے۔ جو صاحب خود نہ آ سکیں وہ اس رقم کو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ ڈاک ارسال فرما سکتے ہیں شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی اور چودہری حاکم علی صاحب چک پنیار کے خطوط بھی ہمارے پاس آئے ہیں کہ وہ پچیس پچیس روپے دیں گے۔

ایک روپیہ فنڈ اکثر دوست جلسہ سالانہ پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کے وقت کم از کم ایک روپیہ پیش کرتے تھے۔ اس کی ابتداء سیالکوٹ کے معزز دوست چودہری مولا بخش کی تحریک سے غالباً ہوئی تھی کیونکہ ایسی نیک تحریکوں کا کرنا اسی جماعت کے حصہ میں آیا۔ اب بھی بعض دوستوں نے تحریک کی ہے کہ تمام دوست کم از کم ایک روپیہ پیش کریں اور یہ سب روپیہ ضروریات لنگر میں خرچ ہوگا جو صاحب کسی سبب سے خود نہ آ سکیں۔ وہ ایک روپیہ کسی کے ہاتھ بھیجکر اس ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔

جلسہ امرتسر امرتسر میں اس سال دسمبر کے آخر میں تعلیمی کانفرنس مسلمانان کا جلسہ ہے اس کیواسطے نصف کرایہ ریل منظور ہو چکا ہے۔ جو صاحب اس جلسہ پر دور دراز جگہوں سے تشریف لاویں گے اون کیواسطے آسان موقعہ ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے صدر مقام کو بھی دیکھتے جاویں۔ کیونکہ امرتسر سے بٹالہ ڈیڑھ گھنٹہ کا راستہ ہے اور آگے قادیان بارہ میل ہے۔ جو یکہ پر ڈیڑھ دو گھنٹہ کا راستہ ہے۔

اخبار قادیان حضرت امیر المومنین و اہل بیت حضرت اقدس سب بخیر و عافیت ہیں۔ قادیان اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر کی دعاؤں کے طفیل بخار اور ہیضہ کے ان سخت حملوں سے بچا ہوا ہے جن کی خبریں باہر سے آ رہی ہیں۔

حضرت سید مولوی محمد احسن صاحب چند روز کے واسطے وطن تشریف لے گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ انسپکٹر صاحب مدارس کر چکے ہیں اور رائے بہت اچھی لکھی ہے۔ مقام امتحان ہیڈ ماسٹر صاحب لے چکے ہیں۔ پنجم پرائمری کا امتحان ہنوز اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب لینے والے ہیں جو دو چار روز تک تشریف لائیں گے۔

مفت مولوی محمد یمین صاحب داتہ ضلع ہزارہ لکھتے ہیں کہ میرے پاس الحکم بدر ریویو تعلیم الاسلام کے مختلف نمبر آئینہ صداقت پیغام صلح۔ کرشن اوتار کے چند کاپیاں ہیں جو صاحب چاہیں محصولڈاک بھیجکر مفت منگوا لیں۔

قرآن شریف مترجم ترجمہ لفظی شاہ رفیع الدین صاحب جسکو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جو مد نظر رکھکر درس قرآن شریف اخبار بدر میں لکھا جاتا ہے نو مجلد بقیمت عہ ملسکتا ہے محصولڈاک الگ خرچ ہوگا قیمت کا حصہ خواہ ٹکٹوں میں درخواست کے ساتھ آنا چاہئیے۔
محمد صادق ایڈیٹر بدر

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا۔)

البدر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء

امریکہ سے ایک آواز

امریکہ کے مشہور نومسلم آنریبل شیخ محمد الیگزینڈر رسل ویب صاحب نے حضرت کی وفات پر جو خط لکھا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اس خط میں ویب صاحب نے حضرت صاحب کے ساتھ اپنی بیس سالہ واقفیت کا ذکر کرتے ہوئے اقرار کیا ہے کہ بے شک

مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے انبیاء میں سے تھے

لیکن اس خط کو درج کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ویب صاحب کے مسلمان ہونے، ملازمت چھوڑنے، ہندوستان میں آنے اور ان کے ذریعے سے ایک عرب صاحب اور مولوی حسن علی صاحب کے حضرت صاحب کی طرف توجہ کرنے اور ایک پیر صاحب کے حضرت کے بارے میں استخارہ کرنے کا تمام ذکر مولوی حسن علی صاحب مرحوم کے الفاظ میں درج کر دیا جائے بہت سے دوست ان واقعات سے بیخبر ہوں گے اور اون کیواسطے ان سے اطلاع امید ہے کہ موجب ازدیاد ایمان ہو۔ مولوی حسن علی صاحب فرماتے ہیں۔

ملک امریکہ میں اسلام کیونکر پہنچا ہے

اس قصہ سے بہت حضرات پورے واقف نہیں ہوں گے ملک امریکہ کے شہر ہڈسن علاقہ نیویارک میں ۱۸۴۶ء میں ایک شخص پیدا ہوا۔ جس کا نام الگزینڈر رسل ویب رکھا گیا اس شخص کا باپ ایک نامی و مشہور اخبار کا ایڈیٹر مالک تھا۔ ویب صاحب نے کالج میں پوری تعلیم پائی اور باپ کے نقش قدم پر چل کر ایک ہفتہ واری اخبار جاری کی ویب صاحب کی لیاقت علمی طرز و تحریر کا شہرہ دور دور ہوا۔ ایک روزانہ اخبار سینٹ جوزف مسوری ڈیلی گزٹ کے ایڈیٹری کے معزز عہدہ پر ویب صاحب کی دعوت کی گئی۔ پھر اس کے بعد اور کئی اخباروں کی ایڈیٹری کا کام ویب صاحب کے سپرد ہوتا رہا کوئی صاحب لفظ اخبار کے گھمنڈ سے کہیں اخبارات ہند کی ایڈیٹری نہ سمجھ لیں۔ ہندوستان کے دیسی اخباروں کو امریکہ کے اخباروں سے وہی نسبت ہے جو ایک تین چار برس کے لڑکے کو ایک چالیس پچاس برس کے ذی علم و تجربہ کار شخص کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے اخباروں کی تعداد کا حساب ہزار سے نہیں ہوتا بلکہ لاکھ سے۔ پھر ایڈیٹر بھی ادنیٰ لیاقت نہ دماغ کا آدمی ہوتا ہے جو اگر ضرورت ہو تو وزارت کے کام کو بھی انجام دے سکے جس اخبار کے ویب صاحب ایڈیٹر تھے وہ امریکہ میں دوسرے نمبر کا اخبار گنا جاتا تھا یعنے ایک ہی اخبار ساری قلمرو میں ایسا تھا جو ویب صاحب کے اخبار سے زیادہ درجہ اور رتبہ کا تھا۔ ویب صاحب کی قابلیت اور لیاقت کا ایسا شہرہ ہوا کہ پریزیڈنٹ سلطنت امریکہ نے اون کو سفارت کے معزز عہدہ پر مقرر کر کے جزیرہ فلپائن کے پایہ تخت منیلا کو روانہ کیا۔ سفیر سلطنت کو بڑا کام سپرد ہوتا ہے۔

[illegible]

مسٹر ویب نے دین عیسوی کو ترک کر دیا

انہوں نے دیکھا کہ عیسائی مذہب سراسر خلاف عقل و عدل ہے کئی برس تک ویب صاحب کا کوئی دین نہ تھا لیکن اون کو ایک قسم کی بے چینی تھی۔ دل میں خیال کیا کہ اس جہان کے سارے ادیان پر غور کروں۔ شاید ان میں سے کوئی سچا مذہب ہو پہلے پہل بدھ مذہب کی تحقیقات شروع کی کامل تحقیقات کے بعد اس مذہب کو تشفی بخش نہ پایا اسی زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد زمان کے انگریزی اشتہارات کی یورپ و امریکہ میں خوب اشاعت ہو رہی تھی۔ ویب صاحب نے اس اشتہار کو دیکھا اور مرزا صاحب سے خط و کتابت شروع کی جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ ویب صاحب نے دین اسلام قبول کر لیا۔

حاجی عبداللہ عرب

ایک میمن تاجر ہیں جو کلکتہ میں تجارت کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے لاکھ دو لاکھ کی پونجی کا اون کو سامان کر دیا تو ہجرت کر کے مدینہ میں جا بسے۔ وہاں باغوں کے بنانے میں بہت کچھ صرف کیا بہت عمدہ عمدہ باغ تیار تو ہو گئے لیکن عرب کے بدوؤں کے ہاتھوں پھل لینا مشکل۔ آخر بیچارے پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ جدہ میں آ کر ایک مختصر پونجی سے تجارت شروع کر دی۔ بمبئی سے تجارتی تعلق ہونے کی وجہ سے ہندوستان میں کبھی کبھی آ ہی جاتے ہیں یہ بزرگ ایک نہائت اعلیٰ درجہ کا مومن ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو بادشاہ دل بنایا ہے اس کمال و خوبی کا مسلمان میری نظروں سے بہت ہی کم گذرا۔ مثل بچوں کے دل گناہوں سے پاک و صاف خدا پر بہت ہی بڑا توکل ہمت نہائت بلند مسلمانوں کی خیرخواہی کا وہ جوش کہ صحابہ یاد پڑ جائیں۔ اے خدا اگر عبداللہ عرب کے ایسے پانچسو مسلمانوں کی جماعت بھی تو قائم کر دے تو ابھی مسلمانوں کی دنیا ہی بدل جائے۔ خدا نے اپنے فضل و کرم سے مجھ کو بھی کچھ تھوڑا سا جوش اہل اسلام کی خیرخواہی کا عنائت فرمایا ہے لیکن جب میں عبداللہ عرب کے جوش پر نظر کرتا ہوں تو سر نیچا کر لیتا ہوں۔ مجھ کو عبداللہ عرب کے ساتھ بہت بڑا حسن ظن ہے اور وہ بھی مجھ سے محبت سے ملتے ہیں۔ مجھ کو عبداللہ عرب کے ساتھ رہنے کا عرصہ تک موقعہ ملا ہے۔ اگر میں اون کی روحانی خوبیوں کو لکھوں تو بہت طول ہو جائیگا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس آخری زمانہ میں بھی اس قسم کے مسلمان موجود ہیں۔ کہ جنہوں نے [illegible] کی اصلاح کے واسطے [illegible] چار لاکھ روپیہ چندہ ایک عبداللہ عرب صاحب کی کوشش سے جمع ہوا تھا۔ بمبئی میں عبداللہ عرب صاحب نے الگزنڈر رسل ویب سفیر امریکہ کے مسلمان ہونے کا حال سنا فوراً انگریزی میں خط لکھوا کر ویب صاحب کے پاس روانہ کیا۔ ویب صاحب نے بھی ویسی ہی گرم جوشی کے ساتھ جواب دیا اور خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ کسی طرح منیلا آ سکیں۔ تو امریکہ میں اشاعت اسلام کے کام میں کچھ صلاح و مشورہ کیا جاتا حاجی عبداللہ عرب صاحب کو حضرت پیر سید اشہد الدین جھنڈے والے سے بیعت ہے شاہ صاحب کی بڑی عظمت عبداللہ عرب کے دل میں ہے۔ مجھ سے اس قدر تعریف ان کی بیان کی ہے کہ مجھ کو مشتاق بنا دیا ہے کہ ایک بار حضرت پیر سید اشہد الدین صاحب کی ملاقات ضرور کروں۔ جب کوئی اہم کام پیش ہوتا ہے۔ تو حاجی عبداللہ عرب صاحب اپنے پیر و مرشد سے ضرور ہی صلاح و مشورہ لے لیتے ہیں۔ چنانچہ اونہوں نے اپنے مرشد سے منیلا جانے کے بارے میں استفسار کیا استخارہ کیا گیا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ ضرور جاؤ۔ اس سفر میں کچھ خیر ہے۔ عبداللہ عرب نے مجھ کو خط لکھا کہ تو بھی منیلا چل۔ میں انگریزی نہیں جانتا اور ویب صاحب اردو نہیں جانتے۔ ایک مترجم ضروری ہے اور ایک نومسلم سے ملنا ہے نہ معلوم اس بیچارہ کو دین اسلام کے بارہ میں کیا کچھ پوچھنے کی حاجت ہو۔ میں ان دنوں میں کٹک میں تھا۔ کلکتہ میں حاجی صاحب میرا بہت انتظار کرتے رہے۔ مسلمانان کٹک نے مجھ کو بہت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدکم اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نعذانہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورۂ ذریت

(رکوع اول)

آیت ۱تا۴۔ ذریت کے معنے ہین پھیلانے والی۔ ان آیات مین ہواؤن کے کام کا ذکر ہے۔ جو ہر موسم مین چلتی ہین۔ جس طرح کسی دارالخلافہ سے ایک بڑا ذخیرہ ڈاک کا روانہ ہوتا ہے اور سب خطوط اکٹھے ملے ہوئے ہوتے ہین پھر ہر ایک اسٹیشن پر آگے چلتی ہے سارٹ ہوتی چلی جاتی ہے یہان تک کہ ہر ایک شہر مین پھر جس جس شخص کی چٹھی ہوتی ہے اوسی کو مل جاتی ہے اسی طرح ہوائین آسمانی ڈاک کا کام دیتی ہین تمام مختلف ممالک کے مختلف شہرون مین جو قسما قسم کے درخت ہوتے ہین سب کو اون کے مناسب حال ذخیرہ ہواؤن کے ذریعہ سے ملتا ہے۔ تو وہ تمام پودے اور درخت پرورش پاتے ہین۔ خداتعالے کے کام ملائکہ کے ذریعہ سے ظہور مین آتے ہین جبکہ ظاہری جسم کے اس قدر سامان ہین تو کیا روحانی تربیت کے واسطے سلسلہ تبلیغ نہین ہے۔

آیت ۶۔ لواقع۔ ضرور ہونیوالی ہے۔

آیت ۷۔ ذات الحبک۔ جس طرح ہوائین ستارون کے اثر سے چلتی ہین اسی طرح خداتعالے کے دوسرے کام ملائکہ کے ذریعہ سے انجام پذیر ہورہے ہین۔

آیت ۱۰۔ خراصون۔ جو لوگ اٹکل بازیون سے کام لیتے ہین وہ اصل حقیقت سے دور چلے جاتے ہین۔ انبیاء کے محافظ خداتعالیٰ کا علم اور قدرت ہین۔ اس واسطے ان کی بات درست ہوتی ہے

آیت ۱۱۔ فی غمرۃ۔ گھمبر گھیر مین ہین۔

آیت ۱۳۔ علے النار یفتنون۔ ان کی بربان ایسی سخت ہین کہ اون کو جب تک آگ مین نہ ڈالا جاوے وہ دور نہین ہوسکتین۔ جیساکہ جو برتن بہت میلا ہو اوس کو صاف کرنے کے واسطے آگ مین ڈالتے ہین سونے کا میل بھی آگ مین ڈالنے سے الگ ہوتا ہے۔

آیت ۱۴۔ ذوقوا فتنتکم۔ اب تم تمیز سیکھو۔

آیت ۱۷۔ یھجع۔ نیند۔ سونا

آیت ۱۹۔ محروم۔ وہ ہے جو مانگتا نہین سائل وہ ہے جو مانگ لیتا ہے۔

آیت ۲۱۔ فی انفسکم۔ تمہارے اندر نشانیان ہین بعض لوگون نے غلطی سے اس کے یہ معنے کئے ہین کہ رب تمہارے اندر ہے۔ یہ معنے درست نہین ہین

آیت ۲۲۔ فی السماء۔ یہ اٹل بات ہے۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ حضرت ابراہیم کے پاس جو مہمان آئے تھے ان کے متعلق قرآن شریف یا حدیث مین کہین نہین لکھا کہ وہ انسان تھے یا فرشتے تھے اس واسطے ہم بھی کچھ کہہ نہین سکتے۔

آیت ۲۔ منکر۔ ناپسند۔ جو اچھا نہ معلوم ہو اچانک گئے اور عذاب کی خبر لائے تھے۔

سلماً۔ ہم آپ پر سلام کرچکے۔

سلٰم۔ ہماری طرف سے ہمیشہ ہر زمانہ مین تم پر سلام ہو۔

سلام اللہ تعالیٰ کا نام۔

آیت ۴۔ فراغ۔ چپکے سے۔ لپک کر۔

عجل سمین۔ موٹا بچھڑو۔

مہمان کی خاطر کے واسطے حضرت ابراہیم کا طریق سب سے عمدہ ہے کہ کھانا لاکر مہمان کے آگے رکھدیا جاوے پہلے پوچھتے نہین رہنا چاہیئے۔

آیت ۶۔ صرۃ۔ جماعت۔ آواز۔ خود جماعت مین آئی یا آواز جماعت تک پہونچی۔

آیت ۷۔ کذالک۔ یہی لفظ حضرت مریم کو بھی کہا گیا اور یہی حضرت ذکریا کو کہا گیا اور یہی حضرت ابراہیم کو بھی کہا گیا تھا۔

الحکیم العلیم۔ حضرت ابراہیم علیہ البرکات ایک کم سو سال کی عمر کے تھے۔ اور اون کی بیوی نوّے سال کی عمر کی تھین۔ ایسی حالت مین اولاد کا ہونا مشکل امر ہے خداتعالیٰ تمام حکمت اور علم کا مالک ہے اوس نے ایسے سامان مہیا فرمائے کہ یہ بات حاصل ہوگئی۔

آیت ۸۔ خطب۔ بڑا کام۔ اہم امر۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ تمہارے آنے سے میرے دل کو دھڑکا سا معلوم ہوتا ہے۔ صرف میری اولاد کیواسطے پیشگوئی کرنا تو کوئی ایسا بڑا کام نہ تھا۔ تم ضرور کسی اور کام کو مدنظر رکھتے ہو۔

آیت ۱۰۔ طین۔ ڈھیمان۔ (ڈھیلے)

آیت ۱۲۔ اخرجنا۔ ہم نکال دین گے۔

یہ عذاب سدوم اور گمارا کی بستیون پر بسبب کثرت لواطت کے آیا تھا۔

آیت ۱۶۔ رکن۔ لشکر۔ طاقت۔

آیت ۱۷۔ ملیم۔ ملامت شدہ۔

آیت ۱۸۔ وہ ہوا ان کے واسطے کوئی بہتر نتیجہ نہ لائی بلکہ موجب عذاب ہوئی۔

آیت ۱۹۔ رمیم۔ کھوکھلی ہڈی۔

آیت ۲۳۔ فاسق۔ بدعہد۔ یہ تمام عذاب اون پر بسبب بدعہدی کے پڑا۔

رکوع سوم

آیت ۱۔ السماء۔ آجکل کے محققین کہتے ہین کہ اس نظام شمسی جیسے کئی اور نظام ہین آسمان کے نظامون کی کوئی حدبندی انسان کر نہین سکتا۔ پھر

آیت ۲۔ الارض۔ زمین کا بھی یہی حال ہے پہاڑ ہین تو ان کی حد نہین۔ درخت بوٹیون مین تو ان کا شمار نہین۔

آیت ۳۔ زوجین۔ ہر چیز کا نر و مادہ ہے اور نر و مادہ کے ملنے کا نتیجہ بھی ضرور ہے پس۔

آیت ۴۔ ففروا الی اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو تاکہ تم شر سے بچو۔ اور سکھ پاؤ۔ انبیاء ہر ایک قدرت کے نظارہ کی طرف توجہ دلاکر انسان کو کھینچ کر خدا کی طرف لے جانا چاہتے ہین۔

آیت ۵۔ اتواصوا۔ کیا یہ لوگ اپنی پچھلی قوم کو نصیحت کر جاتے ہین کہ نبیون کو ساحر و مجنون کہنا

آیت ۹۔ ذکر۔ نصیحت کرتے رہنا چاہیئے اس سے آخر فائدہ ہوتا ہے۔

آیت ۱۳۔ ظلموا۔ ظالم مشرک کو کہتے ہین۔

ذنوب۔ کے معنے ڈول جب بھر جاتا ہے۔ تو وہ غرق ہو جاتا ہے۔

سورۃ الطور

رکوع اوّل

آیت ۱۔ والطور۔ طور (جس کا دوسرا نام کوہ سینا بھی ہے) پہاڑ پر اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک بندے (حضرت موسیٰ علیہ السلام) سے مکالمہ کیا تھا۔ اس کا اور اوس کے مخالفین کا انجام تم دیکھ چکے ہو ویسا ہی معاملہ اب بھی درپیش ہے۔ خدا سے مکالمہ کرنے والا ایک تمہارے درمیان بھی ہے اوس کے مخالفون کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا۔

آیت ۲۔ مسطور۔ سطرون مین لکھی گئی۔ لکھی لکھائی کتاب تمہارے پاس موجود ہے

آیت ۳۔ رق۔ کل ما یکتب فیہ۔ ہر ایک چیز جس پر لکھا جائے اس کو رق کہتے ہین اور خصوصیت سے ہرنی کی کھال کو بھی کہتے ہین کیونکہ وہ بڑی مضبوط ہوتی ہے جن کتابون کی حفاظت مقصود ہوتی ہے وہ کھال پر لکھی جاتی ہین۔

منشور۔ کھولکر سنائی جاتی ہے۔

آیت ۴۔ بیت المعمور۔ آباد گھر۔ مراد مکہ معظمہ ہے

آیت ۵۔ سقف المرفوع۔ بلند چھت۔ مراد آسمان ہے جہان سے یہ سب عذاب آتے ہین۔

آیت ۶۔ البحر المسجور۔ مکہ معظمہ کے فتح ہوجانے پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے دشمن بھاگ گئے تھے انہون نے ایک جہاز کرایہ کیا اس مین سوار ہوئے۔ لیکن وہ جہاز بھی غرق ہوگیا۔

اس جگہ پانچ چیزون کا ذکر خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے اور ان کی قسم کھائی ہے۔ یہ سب وہ پانچون رسالت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت مین بطور گواہ کے پیش کی ہین۔ واقع شدہ اور نظری باتون کو ملا کر بتلایا گیا ہے کہ ان واقع شدہ باتون کی مانند نظری باتون کو بھی ہونے والی سمجھ لو۔ طور کی قسم بطور شاہد ہے اس کے ساتھ دوسری چیزین نظری ہین توریت مین بھی لکھا ہے کہ خدا کا ظہور سمندر کے پاس ہے ان تمام باتون کو پیش کرکے اللہ تعالیٰ اگلی آیت مین فرماتا ہے۔ کہ عذاب ضرور آئیگا۔

آیت ۹۔ تمور۔ آسمان ایک عجیب چکر کھانیوالا ہے

آیت ۱۰۔ جبال۔ بڑے بڑے امرا اور کبرا کو بھی جبل کہتے ہین۔ یسعیا باب ۲ اور ۳۵ مین بھی یہ لفظ ان معنون مین استعمال کیا گیا ہے۔

آیت ۱۲۔ خوض۔ پنجابی مین جس کو گپ مارنا کہتے ہین

آیت ۱۹۔ ھنیاً۔ مامون العاقبت۔

آیت ۲۰۔ حور۔ اعلےٰ درجہ کی بیبیان۔

آیت ۲۱۔ ذریتھم۔ جن لوگون کے اجداد بزرگ صلحا ہوئے اون کے واسطے اس مین بشارت ہے کیونکہ وہ اپنے بزرگون سے ملینگے اور اون کے مدارج بھی بلند ہون گے

آیت ۲۴۔ غلمان۔ خدمت کے لیے لڑکے پھرتے ہون گے۔ صحابہ کرام کی بادشاہون کے لڑکون نے خدمتین کین۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ کاھن۔ آیندہ کی خبرین بتانے والا کنجیان والے سپرچولزم والے جوامریکہ مین ہین۔ فال لینا تو جائز ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تفاول کیا ہے لیکن ان چیزون کو غیب بینی کا ذریعہ بنانا بالکل غلط ہے بعض لوگ لاف زنی کے طور پر کہتے ہین کہ آج رات مین تمہارے واسطے استخارہ کرونگا اور جواب لا دونگا یہ بھی ایک غیب دانی کا دعوےٰ ہے استخارہ طلب خیر کو کہتے ہین۔ استخارہ اور شے ہے۔

رمال۔ نجومی اور جوتشی سب جھوٹے اور فریب دہندہ اشخاص ہین۔ ان کیطرف توجہ نہین کرنی چاہیئے۔

مومن کو دعا کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ دعا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ تیر انداز کے ہاتھ مین تیر یا ملیب کے ہاتھ مین دعا یا بہادر کے ہاتھ مین تلوار۔ صرف الفاظ مفید نہین۔ بلکہ اس کے ساتھ درد اور اضطراب چاہیئے جیسا کہ صرف ہتھیار کام نہین آسکتا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ عمدہ ہاتھ اور دل نہ ہو۔

مجنون۔ کو اپنے اعمال کا کوئی نتیجہ نہین ملتا اس کی باتین اور کام سب اکارت جاتے ہین لیکن آنحضرت کے تمام کام نتیجہ آور ہوئے اس واسطے ثابت ہوا کہ آپ مجنون نہ تھے اور نہ کاہن تھے کیونکہ کاہن نامراد رہتا ہے۔ آپ کامیاب ہوئے۔

آیت ۲۔ شاعر وہ ہے جو شعر کہنے کو اپنا پیشہ بنالے یہان ان لوگون کا ذکر نہین جو موزونی طبع کے سبب کاہ گاہے شعر کہہ لیا کرتے ہین۔ شاعر بہادری کا بڑا ذکر کرتے ہین مگر خود بہادر نہین ہوتے۔ سخاوت کی بہت تعریف کرتے ہین مگر خود سخی نہین ہوتے ایک شخص کی تعریف مین بڑے بڑے قصائد لکھتے ہین مگر ذرا سی ناراضگی ہو جائے تو پھر ہجو کہنے بیٹھ جاتے ہین ان کے دل مین کچھ نہین ہوتا صرف زبانی باتین بناتے ہین۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مین یہ باتین نہ تھین۔ آپ سب سے بڑھکر سخی۔ سب سے زیادہ بہادر۔ ہمیشہ سچ کہنے والے سنجیدگی سے تبلیغ کرنے والے تھے اس واسطے آپ شاعر نہ تھے۔

ریب۔ گردش۔

آیت ۱۳۔ یکتبون۔ جن کو الہام ہوتے ہین وہ اپنے الہامات کو لکھ کر شائع کر دیتے ہین

آیت ۱۴۔ کیداً۔ جنگ۔

مکیدون۔ جو لوگ جنگ کا خمیازہ بھگتین گے۔

سورۃ النجم

رکوع اوّل

آیت ۱۔ اس مین نبوت کے متعلق بحث کی گئی ہے اور نبوت کی ضرورت کو ثابت کیا گیا ہے۔ نجم۔ گچھون کو کہتے ہین جن کو جھمکا بھی کہتے ہین۔ یہ سات ستارے ہین ان کے نزول کے وقت عرب سفر کرتے تھے سفر مین مسافرون کیواسطے یہ ستارے راستہ کے لئے راہنمائی کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب دنیا مین معمولی منازل کے طے کرنے کے لئے راہنمائی کرنیوالے موجود ہین تو کیا حقیقی منازل کے طے کرنے کے واسطے کسی راہنما کی ضرورت نہین۔

آیت ۲۔ واعظ وہ ہوسکتا ہے جس مین تین صفات ہون

۱۔ ماضل۔ جاہل نہ ہو۔ جو خود ہی کچھ نہین جانتا وہ دوسرے کو کیا سکھائیگا۔

۲۔ صاحبکم۔ تمہارے ساتھیون مین سے ہو تمہارا دیکھا بھالا ہو۔ کوئی اجنبی آدمی نہ ہو۔ کیونکہ اجنبی آدمی تو اپنے گذشتہ حالات کا اخفا کر کے چند روز کیواسطے نیک بن سکتا ہے مگر جو شخص ہمیشہ ہمارے درمیان رہا اس کے حال سے ہم اچھی طرح واقف ہین۔ کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے۔

۳۔ ماغوی۔ باعمل آدمی ہو ایسا نہ ہو کہ وہ دوسرون کو سکھائے اور خود عمل نہ کرے۔

یہ تینون صفات حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مین پائی

جابر رخصت نہ دی آخر وہ ایک یورپشین نو مسلم کو لیکر مینلا چلے گئے اس سفر میں حاجی صاحب کا ہزار روپیہ سے بالا صرف ہوا۔ وب صاحب سے ملاقات ہوئی یہ بات طے پائی کہ وب صاحب سفارت کے عہدہ سے استعفا داخل کریں اور اشاعت اسلام کے لئے حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ جمع کریں۔ حاجی صاحب نے ہندوستان واپس آکر مجھ سے ملاقات کی اور میرے ذریعہ سے ایک جلسہ حیدر آباد میں قائم ہوا۔ جسمیں چھ ہزار چندہ بھی جمع ہوا لیکن میں نے حاجی صاحب سے کہدیا کہ ابھی وب صاحب کو عہدہ سے استعفا دینے کو نہ لکھو۔ جب تک چندہ پورا جمع نہ ہو لے۔ حاجی صاحب نے اپنے جوش میں میری نہ سنی اور کبھی تار دیا کہ سب ٹھیک ہے تم نوکری سے استعفا داخل کر دو۔ چنانچہ

وب صاحب ہندوستان آئے

میں بمبئی سے ساتھ ہوا۔ بمبئی۔ پونہ۔ حیدر آباد۔ مدراس میں ساتھ رہا۔ حیدر آباد میں وب صاحب نے مجھ سے کہا کہ

جناب مرزا غلام احمد صاحب کا مجھ پر بڑا احسان ہے

انہیں کیوجہ سے میں مشرف بہ اسلام ہوا

میں اون سے ملنا چاہتا ہوں۔ مرزا صاحب کی بدنامی وغیرہ کا جو قصہ میں نے سنا تھا اون کو سنایا۔ وب صاحب نے حضرت مرزا صاحب کو ایک خط لکھوایا۔ جس کا جواب آٹھ صفحہ کا حضرت نے لکھ کر بھیجا اور مجھ کو لکھا کہ لفظ بہ لفظ ترجمہ کر کے وب صاحب کو سنا دینا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ وب صاحب نہایت شوق و ادب کے ساتھ حضرت اقدس کا خط سنتے رہے۔ خط میں حضرت نے اپنے اس دعویٰ کو معہ دلیل کے لکھا تھا۔ پنجاب کے علمار کی مخالفت اور عوام میں شورش کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے یہ بھی لکھا تھا کہ مجھ کو بھی تم سے (یعنی وب صاحب سے) ملنے کی بڑی خواہش ہے وب صاحب حاجی عبد اللہ عرب اور میری ایک کمیٹی ہوئی کہ کیا کرنا چاہیئے۔ رائے یہ ہوئی کہ مصلحت نہیں ہے کہ ایسے وقت میں کہ ہندوستان میں چندہ جمع کرنا ہے ایک ایسے بدنام شخص سے ملاقات کر کے اشاعت اسلام کے کام میں نقصان پہونچایا جائے اب اس بدفیصلہ پر افسوس آتا ہے۔ وب صاحب لاہور گئے تو اسی خیال سے قادیان نہ گئے لیکن بہت بڑے افسوس کی بات

یہ ہوئی۔ کہ ایک شخص نے وب صاحب سے پوچھا کہ آپ قادیان حضرت مرزا صاحب کے پاس کیوں نہیں جاتے تو اونہوں نے یہ گستاخانہ جواب دیا کہ قادیان میں کیا رکھا ہوا ہے لوگوں نے وب صاحب کے اس نامعقول جواب کو حضرت اقدس تک بھی پہونچا دیا۔

غرض ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیر کر کے وب صاحب تو امریکہ جا کر اشاعت اسلام کے کام میں سرگرم ہو گئے۔ دو ماہ تک میں وب صاحب کے ساتھ رہا۔ وب صاحب حقیقت میں آدمی معقول ہے اور اسلام کی سچی محبت اس کے دل میں پیدا ہو گئی ہے مجھ سے جہاں تک ہو سکا۔ اون کے معلومات بڑھانے خیالات کج کو درست کرنے اور مسائل ضروری کی تعلیم میں کوشش کی اور شیخ محمد ابراہیم رکھا ہوا نام ہے۔

جیسا میں نے کہا تھا ویسا ہوا۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے چندہ کا وعدہ تو کیا تھا لیکن ادا ہوتا ہوا کہیں سے نظر نہیں آتا تھا۔ حاجی عبد اللہ عرب صاحب نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارا۔ لیکن نمد و میخ آہنی در سنگ

جب حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ کے فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی میں مبتلا ہوئے تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت سید شہید الدین صاحب کی خدمت میں جا کر عرض کیا۔

حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا

معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ اشاعت ہو رہی ہے اون سے دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہوگا۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی اس پر حاجی صاحب نے بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علمائے پنجاب و ہند نے تکفیر کی ہے ان سے کیونکر اس بارہ میں کہا جائے اس بات کو سن کر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا اور دوبارہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور استخارہ کیا۔

خواب میں جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ میں میرا نائب ہے، وہ جو کہے وہ کرو

صبح کو اٹھ کر شاہ صاحب نے کہا کہ اب میری حالت یہ ہے کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلونگا اور اگر وہ امریکہ جانے کو کہیں تو میں جاؤنگا۔ جب کہ حاجی عبد اللہ عرب صاحب نے اور دوسرے صاحبوں نے خواب کا حال سنا اور پیر صاحب کے ارادہ سے واقف ہوئے۔ تو مناسب نہ سمجھا کہ پیر صاحب خود قادیان جائیں سب نے عرض کیا کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں آپ کی طرف سے کوئی دوسرے صاحب حضرت مرزا صاحب کے پاس جا سکتے ہیں چنانچہ پیر صاحب کے خلیفہ عبد اللطیف صاحب اور حاجی عبد اللہ عرب صاحب قادیان گئے اور سارا قصہ بیان کر کے خواستگار ہوئے کہ حضرت اقدس اس طرف متوجہ ہوں تاکہ اشاعت اسلام کا کام امریکہ میں عمدگی سے چلنے لگے۔

حاجی عبد اللہ عرب صاحب سے مجھ کو ایک اور عجیب بات معلوم ہوئی۔ کہ قسطنطنیہ میں سید فضل صاحب ایک باکمال بزرگ رہتے ہیں۔ جن کو سلطان روم بہت پیار کرتے ہیں۔ سید فضل صاحب کے بزرگوں میں ایک شیخ گذرے ہیں (میں اون کا نام وغیرہ آئندہ دریافت کر کے کسی دوسرے رسالہ میں درج کرونگا) جو صاحب کشف و کرامات تھے وہ اپنے ملفوظات میں لکھ گئے ہیں کہ آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ تو مغربی ملکوں میں ایک بہت بڑی قوم گورے رنگ والی حضرت مہدی علیہ السلام کی بڑی معین و مددگار ہوگی اور وہ سب داخل اسلام ہوگی۔

واللہ اعلم بالصواب

خط آمدہ از وب صاحب

از ۱۲۹ ایجنٹ نمبر ۳۰ ...
رورفورڈ۔ نیوجرسی۔ یو ایس

لے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ قادیان

۳۰۔ اگست ۱۹۰۸ء

میرے پیارے بھائی۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکا خط معرفہ ۱۰ جولائی بھی بروقت مل گیا۔ ریویو آف ریلیجنز میں ہمارے معزز بھائی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر پڑھ چکا ہوں اس خبر کے پڑھنے سے سخت غم اور رنج کا احساس میرے اندر جوش زن ہوا۔ مرزا صاحب نے ایک بڑا کام پورا کیا اور سینکڑوں اون کے دلوں میں نور صداقت پھیلایا۔ جن تک غالباً صداقت کسی اور طرح نہ پہونچ سکتی تھی۔ بیس سال سے زائد عرصہ گذرتا ہے جبکہ میری پہلے پہل آپ سے خط و کتابت ہوئی اور تب ہی سے میرے دل پر اس امر کا پرزور اثر ہے کہ مرزا صاحب بخوف سنجیدگی کے ساتھ حق کی تعلیم پھیلانے کیواسطے اپنے مقصد میں لگے

رہے ہیں۔ لاریب اس شخص کو خدا تعالیٰ نے اس بڑے کام کے واسطے برگزیدہ کیا تھا۔ جو اوس نے پورا کیا ہے اور مجھے اس میں شک نہیں کہ وہ فردوس برین کے اندر اولیاء اور انبیاء کی رفاقت کا لطف اٹھائے گا۔

پس اگرچہ ہمارے درمیان سے آپ کا چلا جانا ہمارے واسطے بڑے غم کا موجب ہے تاہم اس بات پر خوش ہیں کہ آپ کی جسمانی محنت کے ایام ختم ہوئے اور آپ اس سے اعلےٰ اور پاک ترین زندگی میں داخل ہو گئے۔

آپ کی سلامتی اور راحت کے واسطے دعا کرتا ہوں میں ہوں آپ کا بھائی

محمد الیگزینڈر رسل وب۔

اس کے بعد شیخ محمد ویب صاحب کا دوسرا خط ۳۰ ستمبر کا لکھا ہوا ہمیں ۲۔ نومبر کو ملا ہے۔ جس میں شیخ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ امریکہ میں اس سال ایک مذہبی کانفرنس ہوئی تھی جس میں شیخ صاحب موصوف نے اسلام کی طرف سے لیکچر دیا تھا۔ اس میں پھر شیخ صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے عظیم الشان اور نیک انسان کی وفات غمگین کرنے والی ہے۔ لیکن چونکہ وہ اپنا کام ختم کر چکے تھے قادر مطلق کی مرضی یہی تھی۔ کہ ان کی دنیوی زندگی ختم ہو۔ اونہوں نے ایک عظیم الشان کام کیا ہے اور اس واسطے ان کا اجر بھی عظیم الشان ہوگا۔ آپ براہ مہربانی حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں میرا باادب سلام پہونچائیں اور عرض کر دیں کہ میں یقین کے ساتھ امید اور بھروسہ رکھتا ہوں کہ سچے اسلام کی ترقی کے واسطے جو کوششیں آپ کر رہے ہیں۔ ان میں آپ کو ضرور کامیابی کا تاج پہنایا جائے گا۔

دعا ضائع نہیں ہوتی مخدومی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب نے باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ میرے دادا جو بہت ہی پرہیزگار آدمی تھے اور اکثر قرآن خوانی میں مصروف رہتے تھے۔ رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کیا کرتے تھے۔ کہ امام مہدی کی زیارت ہو۔ وہ تو فوت ہو گئے۔ مگر قدرت الٰہی نے ان کی دعاؤں کو اس طرح سے قبول کیا کہ مجھے امام مہدی کا وقت عطا کیا اور اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کی حالانکہ میرے تمام خاندان پٹھانوں میں ہم دو بھائیوں کے سوائے اور کوئی احمدی نہیں ہوا۔ اس واسطے میں ان مرحوم دادا کے واسطے بہت دعا کیا کرتا ہوں۔

دعا مدد منشی محمد بخش صاحب ڈرائیور امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ چودہری کرم الٰہی صاحب مرحوم ساکن بدوملی فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم ایک نیک دل اور مخلص دوست تھے احباب سے ان کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست ہے۔ قادیان میں اون کا جنازہ پڑھا گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور اون کے بھائی چودہری محمد سرفراز حسین و دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۲۔ حیدرآباد سندھ سے میاں محمد اسمٰعیل صاحب درخواست کرتے ہیں کہ بھائی میاں فیروز الدین صاحب مرحوم کے واسطے احباب نماز جنازہ ادا کریں۔

جماعت وانو برادر محمد افضل صاحب اطلاع کرتے ہیں کہ گذشتہ عید پر وانو میں برادران احمدیہ کی ایک مختصر جماعت نماز علیحدہ ہوئی اور عید فنڈ کے واسطے مبلغ للعہ ۴۰ روپیہ جمع ہو گئے۔ اللّٰھم زد فزد برادر موصوف یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ ۲۵ر اکتوبر کو وہاں بھی زلزلہ محسوس ہوا جس سے اون کے ایمان تازہ ہوئے آجکل ہمارے قدیمی دوست ڈاکٹر علم الدین صاحب بھی وانو میں ہیں۔

نومسلم مولوی مظفر اللہ صاحب و مولوی رحمت اللہ صاحب پسران مولوی قدرت اللہ صاحب ملتان سے اطلاع کرتے ہیں کہ ہم ہر دو بھائی بمعہ خاندان ملتان میں مشرف بہ اسلام ہو گئے ہیں۔ ہم انجیل کی (ظاہرداری کی اخلاقی) تعلیم دیکھ کر عیسائی بن گئے تھے اور عیسائیوں کے درمیان رہ کر اور اون کے بد نمونے اور عیاشی کو دیکھ کر تائب ہوئے۔ چونکہ کسی لالچ کیواسطے عیسائی نہ ہوئے تھے اس واسطے وہاں نہ ٹھہر سکے۔

جواب خطوط ۱۔ محمد فقیر اللہ خان صاحب۔ آپکا مضمون پہونچ گیا ہے۔ پسندیدہ ہے انشاءاللہ بشرط گنجائش شائع ہوگا۔

۲۔ حامد حسین خان صاحب۔ آپکا خط ملا۔ جواب اس اخبار سے ظاہر ہے بدر کے ساتھ آپکی ہمدردی کا شکریہ ہے

۳۔ میاں قمر الدین صاحب لکلوہ۔ اخبار کی قیمت ۱۹۰۸ء میں للعہ رسالانہ ہے آیندہ عہ؍ کر دیگئی ہے۔

روپیہ کس کے نام آنا چاہیئے بعض وقت صدر انجمن احمدیہ کے مختلف افسران کی طرف سے جماعت احمدیہ میں چندوں کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور احباب انہیں افسران کے نام منی آرڈر ارسال کر دیتے ہیں۔ لہذا تمام احمدی احباب کی خدمت میں اطلاعاً و دوبارہ لکھا جاتا ہے کہ مہربانی فرما کر ہر ایک قسم کا روپیہ جو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف مدات کے لئے یا افسران انجمن کی تحریک پر بھیجیں۔ وہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجا کریں۔ والسلام۔

براہین احمدیہ براہین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی میعاد ختم ہو گئی ہے اب براہین احمدیہ اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوگی۔ مجلد صہ؍ بے جلد صمہ؍ لیکن خریداران بدر کیواسطے ایک روپیہ کی رعایت ہوگی یعنے اونکو براہین احمدیہ مجلد للعہ؍ اور بے جلد صرف للعہ میں دیجائیگی۔

مینیجر بدر

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق سیحجت فسا و بلغم و خون۔ و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی۔ یبوست۔ اوجاع مفاصل وغیرہ۔ بلکہ یہاں تک محیط اعظم میں لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے تو کبھی بڈھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں ہے کہ بہت ہی مفید شے ہے۔ قیمت ایکتولہ ۱۵؍ ہے

محمد صادق ایڈیٹر بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸ — مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۵ مگہر سمت ۱۹۶۵ بروز جمعرات — نمبر ۲

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر مفتی محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا ء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض بہ اقرار طاعت در معروف باندہکر اوسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکرانش مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ۳ روپیہ
بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔
خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور فرماویں۔
رسید زر الگ نہ دی جاویگی اخبار میں چھاپی جاویگی اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے
تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔ منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تہے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تہے اور طالب تکرار کرتا جاتا تہا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اون تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہتا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تہے اور اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑہنے اور سننے اور اوسپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا۔ اور انتظام زکوۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر بدر و مطبع چھاپکر شائع کیا گیا)

اخبار قادیان

حضرت امیر المومنین و اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنے اہل بیت کے معالجہ کے واسطے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب واپس دار الامان میں پہونچ گئے ہیں۔

تخفیف کرایہ منظور

جلسہ سالانہ کے واسطے کرایہ ریل میں تخفیف منظور ہو گئی ہے ایک طرف کا کرایہ ادا کرنے سے آمد و رفت کا ٹکٹ مل جائیگا۔ سارٹیفکیٹ کے فارم چھاپنے کا انتظام ہو رہا ہے۔

ایک نیک ارادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

محب صادق جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس سال میں ایک ایسی آسامی پر تبدیل کیا گیا ہوں جس جگہ ماہ دسمبر کی تعطیلات میں ہی اس قدر کام کرنا پڑتا ہے۔ کہ دن رات میں بمشکل چند گھنٹے نیند کو پورا کرنے کے لئے ملتے ہیں اس لئے اس سال میری حاضری جلسہ پر ظاہرا مشکل بلکہ ناممکن نظر آتی ہے۔ میں دعا میں لگا ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شمولیت جلسہ کے لئے کوئی راہ نکال دے آپ بھی دعا فرماویں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے عرض کریں کیونکہ حضرت اقدس کے وصال مبارک کے بعد یہ پہلا جلسہ ہے جس میں حاضر ہونا ضروری تھا۔ اور جب سے مینے بیعت کی ہے یہ پہلا سال ہے کہ شمولیت جلسہ سے مجھ کو غیر حاضری نظر آتی ہے۔ جس کا مجھ کو رنج تمام عمر رہے گا اب مینے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا نخواستہ میں شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاؤں۔ تو میری غیر حاضری بھی میرے احمدی احباب کے لئے قابل تقلید ہو جاوے۔ سو میں آپکے اخبار کے ذریعہ اس عرض کو مشتہر کرتا ہوں کہ میرے دار الامان حاضر ہونے پر جو خرچ ہوا کرتا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ کرایہ آمد و رفت از سیالکوٹ تا قادیان دار الامان ۵؎۔ خرچ متفرق دار الامان ۳؎ اور نذرانہ حضرت اقدس ایک روپیہ۔ کل ۹؎ روپیہ ہوتے ہیں۔ میں یہ مبلغ ۹؎ روپیہ کی رقم ... سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی معرفت بخدمت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجدونگا۔ جس فنڈ میں مناسب ہو شامل کر لئے جاویں یمکن ہے۔ کہ میری اس تحریر سے بعض وہ احباب جو میری طرح کسی باعث سے حاضری اور شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاویں۔ وہ اسی طرح وہ رقم جو کہ اون کی جلسہ میں شامل ہونے کے باعث خرچ ہوتی ہو۔ دار الامان بھیجکر مستحق ثواب ہو جاویں۔ اور اس نیک تحریک سے اللہ تعالیٰ میرے لئے کوئی راہ شمولیت جلسہ کی کھولدیوے۔ آمین۔

دوسری عرض میری اون احباب کی خدمت میں جو کہ میرے ساتھ دلی تعلق رکھتے ہیں اور جو ضلع سیالکوٹ کے بیرونجات کے احباب ہیں اور جو میری تحریک پر ہر سال فی کس ایک روپیہ نذرانہ حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں پیش کیا کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ احباب میری غیر حاضری کی مجبوری سے مطلع ہو جاویں اور بدستور سابق ایک ایک روپیہ نذرانہ حضرت خلیفۃ المومنین کی خدمت بابرکت میں پیش کریں تاکہ اون کے نیک نمونہ سے دیگر احباب میں تحریک پیدا ہو اور وہ دوست ثواب کے مستحق ٹھیریں۔ والسلام

آپکا نیازمند اور حضرۃ خلیفۃ المومنین کا خادم

عاجز بندہ مولابخش بھٹی احمدی سیالکوٹی

۱۵ نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشتاقِ دیدارِ توام

اے مہدئ آخر زمان مشتاقِ دیدارِ توام ॥ اے رہبرِ گمرہان مشتاقِ دیدارِ توام

بودی مسیحِ جانِ ما درد و غمِ مارا دوا ॥ اے مرہمِ خستہ دلان مشتاقِ دیدارِ توام

اے مظہرِ حق شانِ تو پاک و مطہر جانِ تو ॥ صلواۃ بر تو ہر زمان مشتاقِ دیدارِ توام

اے حجت و برہانِ حق ای لطفِ بے پایانِ حق ॥ اے رحمتِ ربِ جہان مشتاقِ دیدارِ توام

اے مسلمانرا قبلہ گہ اسلام را پشت و پناہ ॥ ہم غیرِ حق را خصمِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

آن صورتِ یزدان نما صد حیف از ما شد جدا ॥ جان از غمش آمد بجان مشتاقِ دیدارِ توام

از فرقتِ تو نیم جان ہستند جملہ بندگان ॥ گشتی ز چشمِ ما نہان مشتاقِ دیدارِ توام

آن روئے تو بدر الدجیٰ بینم کجا یابم کجا ॥ ہستم بسے جویان دوان مشتاقِ دیدارِ توام

آن صحبت و دیدارِ تو بہائے گوہر بارِ تو ॥ خواہم بدل کوشم بجان مشتاقِ دیدارِ توام

آن روزہا یاد آورم بر ما چو میکردی کرم ॥ بودی پناہِ بیکسان مشتاقِ دیدارِ توام

گردت ہمہ پروانہ سان بودیم ما اے شمعِ جان ॥ بود از تو جانِ نو بجان مشتاقِ دیدارِ توام

از ما چہ دیدستی خطا گشتی ز چشمِ ما جدا ॥ نالی بچشم اے نورِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

جان در فراقت ناتوان سوزان جگر ہم دل تپان ॥ چشمم ہمہ شد خون چکان مشتاقِ دیدارِ توام

آن بزمِ خوش با موہبت آن مجلسِ پر شوکت ॥ یادش کند مغموم جان مشتاقِ دیدارِ توام

آن خندہ ات چون گلستان وقتِ سخن اندر بیان ॥ بودے نمک بر ریشِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

آن جلسہ و عظ و بیان بر کرسی و بر منبران ॥ یادم شود ہیچم بجان مشتاقِ دیدارِ توام

آن سیرِ تو با بندگان در ہر درسے بحث و بیان ॥ خوش خوش بطرزِ خوش روان مشتاقِ دیدارِ توام

ہر صبحدم پروانہ سان بر در ہجومِ عاشقان ॥ کاید برون آن نورِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

وقتِ تو بُود آن وقتِ خوش از غم نہ کس بودے تپان ॥ عشاق ہست شادمان مشتاقِ دیدارِ توام

اکنون حضورت شد رہا شاہا کجا جوئیم ترا ॥ دل میکند آہ و فغان مشتاقِ دیدارِ توام

دلہا الم اندوختہ ہجرِ تو جانہا سوختہ ॥ چشمانِ ما زاری کنان مشتاقِ دیدارِ توام

شاہا بہ بین رنجوریم کن مُدّ این مہجوریم ॥ اندر حضورِ خودنشان مشتاقِ دیدارِ توام

کن یک نظر سویم روا ہستم اُویس بینوا

اے مہربان اے مہربان مشتاقِ دیدارِ توام

صوفی تصور حسین مہاجر قادیان

قاضی اکمل صاحب

قاضی اکمل صاحب کے احباب کو اطلاع ہو کہ قاضی صاحب موصوف وطن گئے ہوئے ہیں اون کے تمام خطوط براہ راست گولیکی جانے چاہئیں اور نہائت رنج کے ساتھ اس خبر کو ظاہر کیا جاتا ہے کہ قاضی صاحب کا بیٹا خورشید عاقل فوت ہو گیا ہے اور وہ خود دانت کے درد کے سبب چند دنوں سے بہت تکلیف میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو شفا دے اور نعم البدل عطا کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لنگرخانہ

احباب احمدی سے یہ امر پوشیدہ نہین ہے کہ لنگرخانہ کے انتظام مین حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیسی تکلیف ہوتی تہی۔ اور آنجناب کس طور سے اس معاملہ کو ہر وقت قوم کے سامنے پیش کرتے رہتے تھے اسی سنت پر عمل کرکے یہ خاکسار پھر آپ صاحبان کی خدمت مین یاددہانی کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ فذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین۔ سو واضح ہو کہ لنگرخانہ کا خرچ بعد وصال حضرت اقدس کچہہ کم نہین ہوا۔ کیونکہ اس سے اہل بیت حضرۃ مسیح موعود کی خدمت کی جاتی ہے اور اسی سے سب احباب احمدی جو باہر سے درس قرآن شریف سننے یا زیارت کرنے یا دعا کرانے یا دوا کے واسطے آتے ہین ان کی ساری ضروریات پوری کی جاتی ہین۔ لنگرخانہ کا خرچ معمولی ایک ہزار ماہوار کے قریب ہے، اور حضرت خلیفۃ المسیح موعود اس کی نگرانی کرتے رہتے ہین اور جناب چودہری رستم علی صاحب جیسے مخلص اور متقی انسان اس صیغہ کے افسر ہین اور بہت محنت اور کوشش سے کام کرتے ہین۔ لنگرخانہ کا چندہ حضرت اقدس نے ہر ایک مرید کے لئے ضروری کیا ہے بلکہ مجہے یاد پڑتا ہے کہ یہ لکہا ہے۔ کہ جو شخص لنگرخانہ کا چندہ نہین دیتا وہ کس طرح احمدی رہ سکتا ہے کیونکہ اگر یہ سلسلہ زائرین کا جاری نہ رہے۔ تو لوگ قرآن شریف کے حقائق اور معارف حضرت مولانا و مرشدنا جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کی زبان مبارک سے کس طرح سن سکتے ہین اس لئے ہر ایک احمدی کو ضروری ہے کہ جیسے وہ اور چندے باقاعدہ طور سے ادا کرتے ہین۔ اسی طرح اس مین بہی باقاعدگی اور پورا اہتمام کرین اور کچہہ نہ کچہہ چندہ خواہ اس کی مقدار کم ہی کیون نہ ہو مثلاً ایک پیسہ ہی ہو۔ ضرور بہیجین اور ماہوار محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بہیجا کرین۔ جماعت سیالکوٹ چندہ بہجوانے مین اول نمبر پر ہے۔ اور مجہے یاد ہے۔ کہ ایک مجلس مین جناب قبلہ و کعبہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعودؑ نے اونکو انصار کے لقب سے یاد فرمایا تہا۔ جماعت سیالکوٹ ہر موقعہ پر ہر مہینہ مین سینکڑون نہین ہزارون سے سلسلہ کی مدد کرتی ہے۔ مگر ان ایام مین موسم قحط اور وبا کی سختیون نے کچہہ ایسے مشکلات پیدا کر دئے ہین کہ چندون کی وصولی کرنے مین بہت سی دقتین واقع ہوگئی ہین۔ خداتعالےٰ ہمارے بیمار بہائیون کو جلدتر صحت یاب کرے۔ اور اون کو دینی کامون مین بڑہہ بڑہہ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے۔

صدقہ ردّ بلا۔ کا مشہور اور مسلّمہ مقولہ اس حدیث الصدقۃ تطفی غضب الرب کا ترجمہ ہے لہذا احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور اس گُر سے فائدہ اٹہانے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ دن تہوڑے ہین۔ ان کو غنیمت جان کر موقع فرصت کو سستی اور غفلت مین نہ کہونا چاہئیے۔ فلینظر نفس ما قدمت لغد۔ والسلام

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری
۷ نومبر ۰۸ء

حیدرآباد کی تباہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حیدرآباد کی طغیانی و تباہی کے روز اور دوسرے دن جب مین خاص طور پر تمامی عبرتناک نظارون کا معائنہ کیا تو اسی وقت جناب کے نام ایک تفصیلی خط لکہہ کر امپریل پوسٹ آفس افضل گنج مین جب گیا تو معلوم ہوا۔ ... ... کہ وہ بہی آب برد ہو گیا۔ ریل تار ٹپہ بند تھے پس ناامیدی کے ساتہہ وہ خط معرض التوا مین ہی رہا۔

کئی دنون کے بعد ٹپہ وغیرہ کی آمد و رفت شروع ہوگئی۔ بعد مین سنا گیا کہ کسی احمدی نے یہان سے مفصل رپورٹ لکہہ کر قادیان روانہ فرمادی ہے۔

پس مین اخبارات کا منتظر رہا۔ کہ کوئی مفصل آرٹیکل اس تباہی کے متعلق ضرور دیکہون گا لیکن ہر طرح سے مایوسی ہوئی۔ چونکہ یہ تباہی کوئی معمولی تباہی نہین ہوئی بلکہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد سے ہندوستان پر ایسا انقلاب نہین آیا۔ ایک لاکہہ پچاسی ہزار (۱۸۵۰۰۰) جانون کی بربادی ایک لاکہہ مکانات کی تباہی۔ قریباً تین کروڑ کا سرکار و رعایا کے مال کا نقصان اس سے بڑھ کر اور کونسا سانحہ ہو سکتا ہے؟

ان تباہیون اور غیر معمولی حوادثات سے ہماری جماعت احمدیہ کو ایک خاص تعلق ہے۔ پس کیا ہی اچہا ہوتا۔ اگر کوئی مفصل مضمون اس تباہی کے متعلق شائع ہوتا۔ اور پبلک کو اس طرف متوجہ کیا جاتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زلزلہ کی پیشگوئی کے مطابق جب ضلع کانگڑہ کی تباہی ہوئی۔ تو رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین اس کے متعلق خاص طور پر ایک مضمون بعنوان "زلزلہ کا دھکہ" شائع ہوا تہا۔ اب بہی اگر رسالہ مذکورہ کے ایڈیٹر اس تباہی کے متعلق مفصل آرٹیکل تحریر کرنے کا ارادہ فرمادین تو اس طغیانی کی مفصل رپورٹ سرکاری محکمہ جات سے دریافت کرکے اور صحیح صحیح حالات لکہہ کر ارسال خدمت کرتا ہون۔ یون تو اس تباہی کے متعلق آپ کے اخبارات مین خبرین وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہین۔ لیکن اگر خاص طور پر اس واقعہ کو تحریر کیا جاوے تو یقین ہے۔ کہ تمام دنیا کے سعید دلون پر اور پھر خصوصاً حیدرآباد کے مخالفین وغیر مخالفین پر نہایت مفید و موثر ثابت ہوگا۔

رود موسیٰ کی طغیانی کا ایک نقشہ جناب کے ملاحظہ کے لئے مرسل ہے۔ آپ اس سے خود اندازہ فرمالین گے۔ کہ کیا طوفان عظیم تہا۔ غالباً یہ خبر جناب کے اور نیز تمام اراکین سلسلہ احمدیہ کے خوشی کا باعث ہوگا کہ جہان تک تحقیق کی گئی۔ اس طوفان عظیم سے ایک احمدی بہی بلکہ اون کے متعلقین مین سے ایک شخص بہی ضائع نہین ہوا۔ تمام ہر طرح خیر و عافیت سے ہین۔ حالانکہ بعض کے مکانات ایسے خطرناک مقامات پر واقع تہے۔ کہ جس کا کچہہ بیان نہین کیا جا سکتا۔ گو۔ خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس سلسلہ پر رحم فرماکر اوس کے تمام متعلقین کو بال بال بچالیا۔ البتہ کئی احمدی بہائیون کے مکانات و سامان کا کچہہ نقصان ہوا۔

میر بشارت علی

معلومات مفیدہ

ذیل کا خط جو حضرت امیرالمومنین نے ایک شخص کے بعض سوالات کے جواب میں لکھا تھا۔ فائدہ عام کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر۔

ذرہ ذرہ باتوں میں ایمان کو مذبذب کرنا مناسب نہیں۔ یہ کیسے مسائل ہیں کہ جن پر آپ گھبرا گئے کوئی ان میں توحید یا اسلام کا مسئلہ ہے۔ توحید۔ نبوت اور عدل کا ذکر ہے۔ الحمد شریف نماز میں ضروری ہے اور میں خود الحمد پڑھتا ہوں۔ اور سبحانک اللّٰھم فرض و واجب یا ضروری نہیں ہاں بعد اللہ اکبر قبل الحمد شریف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ دعائیں یا تسبیحیں پڑھ لیتے تھے۔ ان میں بعض صحابہ سبحانک اللّٰھم پڑھا ہے۔ سبحانک اللّٰھم خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

رمضان شریف میں تہجد۔ قیام رمضان کی تاکید ہے اور خود نبی کریم نے تین روز جماعت سے پڑھے اسکی نام تراویح ہے۔ صحابہ کرام نے لوگوں کو سست ہوتے دیکھا۔ تو ابی بن کعب نے جماعت کے ساتھ اول وقت جماعت کرائی۔ مگر صحابہ کرام آخر وقت کو پسند کرتے تھے۔ میں خود آخری وقت میں سحری کی روٹی سے پہلے گیارہ رکعت پڑھتا ہوں۔ اور اوس میں قرآن مجید سنایا جاتا ہے اور ہماری جامع مسجد میں بعد العشاء گیارہ رکعت پڑھ لیتے ہیں۔ یہ قیام رمضان ہے۔ جس کا دوسرا نام تراویح پڑ گیا۔

نجاسات سے بچنا اور اوس سے حفاظت ضرور ہے ڈھیلا لینا کوئی فرض واجب اور سنت نہیں۔ ہم لوگ تو پانی بہا لیتے ہیں۔ مگر جن کو تھوڑی دیر تقطیر البول ہو وہ غریب کیا کرے۔ ہاں ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ ہاتھ میں شرمگاہ کو پکڑ کر انسان گلیوں میں کھڑا ہو۔ یہ امر ناپسند ہے۔ کئی ایک لوگ صحابہ سے بعد آپ کے مرتد ہوئے۔ جن سے حضرت ابوبکر نے حسب وعدہ قرآن کریم جنگ کی۔ بے ریب وہ حوض کوثر کیا ایمان سے بھی ہٹائے گئے اور اسی طرح آخر میں بھی ہٹائے جاوینگے۔ اونہوں نے خلافت کے خلاف ہتھیار اوٹھائے۔

ہاں یہ مسئلہ آپ کا بڑا سچا اور ضروری اور قابل قدر ہے۔ کہ الیوم اکملت کے بعد کوئی شخص نیا طریقہ اور نئی شریعت قائم کرے تو وہ مرتد ہے اور کذاب اور مفتری ہے ہرگز اس قابل نہیں کہ لوگ اوس کی طرف متوجہ ہوں۔ وہ مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔

ہجرت کے وقت مولیٰ علی مرتضیٰ کو اپنے بستر پر سلایا یا نہیں سلایا۔ اس کا ذکر صحیح احادیث میں تو نہیں۔ البتہ تواریخ میں ہے۔ سو یہ مولیٰ علی مرتضیٰ کی بڑائی ہے اگر آپ نے سلایا یا آپ سوئے۔ صحابہ کرام ایسی جانبازیاں بہت کرتے تھے اور مولیٰ مرتضیٰ تو خاص آپ کے پیارے بھائی اور داماد تھے کیوں نہ کرتے۔

حضرت عمرؓ تو مدینہ منورہ میں حسب الارشاد پہلے ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور حضرت عثمان رضی حسب الحکم حبشہ کو ہجرت کر کے گئے ہوئے تھے۔

اگر تقیہ کا حکم ہوتا۔ تو تمام انبیاء و رسل کیوں دکھوں میں مبتلا ہوتے۔ حضرت سبط صغرا مظلوم شہید کربلا کیوں کربلا میں مبتلا ہوتے۔ یہ روافض کی کمزوری کا عقیدہ ہے۔

یہ مختصر جواب ہیں جو ایسے خط کے مناسب ہیں اگر تم یہاں آجاؤ۔ تو ہم اور عام فہم جواب آپکو بتا دیں۔ والسلام

نورالدین ۲۹ ستمبر ۱۹۰۸ء

مکتوب المسیح

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ایک مکتوب ہمیں اتفاقاً مل گیا جو ناظرین بدر کے فائدہ کے لئے اخبار میں دیا جاتا ہے اس خط کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جناب رسالتمآب کا مقصد اس مدرسہ تعلیم الاسلام کو جاری کرنے سے کیا تھا اور آپ کا اپنے مولیٰ کریم پر کیسا بھروسہ تھا۔

یہ ایک مدرس کے جواب میں ہے جس نے کسی وجہ سے استعفا دینا چاہا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے بھیک مانگنی منظور ہے پر اس درسے نہ ٹلوں گا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے نزدیک ارادہ ہرگز مناسب نہیں اس سے خود غرضی اور دنیا طلبی سمجھی جاتی ہے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ مدرسہ محض دینی اغراض کی وجہ سے ہے اور صبر سے اس میں کام کرنے والے خداتعالیٰ کی رحمت سے نزدیک ہوتے جاتے ہیں چونکہ یہ مدرسہ نیک نیتی سے محض دینی تخم ریزی کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس لئے میرے خیال میں استعفاء دینے والوں کے استعفاء سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا۔ خداتعالیٰ اس کے لئے اور خدمت کرنے والا پیدا کر دے گا۔ لیکن اگر کوئی اس مدرسہ سے الگ ہو کر اپنی دنیا طلبی میں ادھر ادھر خراب ہوگا تو وہ رفتہ رفتہ دین سے دور ہو جاویگا۔

چاہیئے کہ صبر کے ساتھ گذارہ کریں اگر خداتعالیٰ اس قدر لیاقت نہ دیتا۔ تب بھی تو پانچ سات روپے میں گذارہ کرنا ہوتا۔ بلکہ میں نے آپکے امتحان کی ناکامیابی کے وقت سوچا تھا۔ کہ اس میں کیا حکمت ہے تو میرے دل میں یہی حکمت خیال آئی تھی۔ کہ تا دنیوی طمع کا دامن کم کر کے دین پیش کیا جاوے۔ پس امتحان میں پاس نہ ہونا ایسا ہی تھا جیسا کہ خضر نے کشتی کا تختہ توڑ دیا تھا۔ تا عمدہ حالت میں ہو کر غیروں کے ہاتھ میں نہ جا پڑیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر آپ اس جگہ سے استعفاء دو گے تو عیالداری کے لحاظ سے قادیان کو چھوڑنا ہی پڑے گا اور یہی صورت دینی تعلقات سے دور ہونے کے لئے ممد ہو جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت سب خدا کے لئے ہو گئی تھی مگر اس زمانہ میں اس قدر غنیمت ہے کہ اس جماعت کی ایسی حالت ہو جائے کہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے ہوں۔ .. ..

.. ..

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

شاہراہ کونسی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک شخص کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک راہ ہے مجاہدات وریاضات کی۔ اور اوس کے ماتحت ہے مطالعہ ملفوظات کاملین کی۔ اور سماع کلمات موزونہ کی۔ ایک راہ ہے ذکر جہر اور ترک لذائذ کی اور اس کے ساتھ ذکر خفی واخفی ہی یا کی۔ سمجھ لو۔ ان سب کے اصول گو تعلیم انبیاء میں کسی نہ کسی موجود ہیں۔ مگر ایک شاہراہ ہے۔ اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ یہاں اصوم وافطر۔ واصلی واناصم واتزوج النساء اور ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ موجود ہے۔

شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ کی عوارف جس کو حضرت مزید الحق والملۃ والدین اپنے ورس میں رکھتے تھے اور سلطان جی نے اس کو سبقاً پڑھا اور اس سے بھی اعلے رنگ میں حضرت السید الجیلی کی فتوح الغیب ہے۔ اور ادنے رنگ میں تعرف اور رسالہ قشیریہ۔ ہاں مفید احیاء العلوم یا قوت القلوب ابوطالب المکی ہے رحمہ اللہ علیہم۔ اور جامع کتاب حجۃ اللہ البالغہ جس کو شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا۔ یہ راہ ہے جس کو خاتم الانبیاء لایا۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

ایڈیٹر صاحبان کی خدمت مین عرض ہے کہ اس درخواست کو اپنی رائے اور مزید مشورہ کے ساتھ اپنے اخبار مین درج کرکے مشتہر فرما دین۔ ایڈیٹر بدر۔

بخدمت صاحب ڈائرکٹر جنرل بہادر ڈاکخانجات ہند

ایک درخواست

وی پی کی رسید ملنی چاہیئے

[illegible] پبلک کے فائدے کے واسطے اس اخبار کے [illegible] مین ایک تجویز پیش کرتا ہون۔ [illegible] امید کہ [illegible] وی پی کا [illegible] سسٹم جاری [illegible] ہندوستان کے تاجر اور مالکان کارخانجات [illegible] مشکلات [illegible] سسٹم کے مطابق فرستندہ اپنے ہاتھ سے ایک فارم کی خانہ پری کرکے ڈاکخانہ مین [illegible] فارم کا ایک ٹکڑا روپیہ [illegible] دیا جاتا تھا جس سے فرستندہ کو [illegible] اپنے رجسٹر کے اندراج [illegible] آسانی ہوتی تھی۔ لیکن نئے سسٹم کے مطابق فرستندہ کو اس منی آرڈر فارم کا حصہ کاٹ کر دیا جاتا ہے جو کہ وی پی وصول کرنے والے ڈاک خانہ مین طیار ہوتا ہے اور جس پر وصول کنندہ وی پی کا نام اور مقام اور نمبر وی پی درج کرنا اسی ڈاک منشی کا فرض ہوتا ہے جو منی آرڈر بناتا ہے۔ اب تجربہ سے یہ امر ثابت ہوا ہے کہ ڈاک منشی صاحبان اوس فارم کو پر کرنے کے وقت اکثر ضرورت سے زیادہ پھرتی سے کام لیتے ہین اس سے ہمارا یہ منشاء نہین کہ ہم ان کو کوئی الزام دین۔ ممکن ہے ان کے پاس کام زیادہ ہوتا ہو اور ممکن ہے اسی طرح کی خانہ پری اون کے دیگر کاروبار اور ضروریات کے لحاظ سے اون کے واسطے کافی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض جگہ غفلت سے کام لیا جاتا ہو۔ اس جگہ ہم اس بحث مین نہین پڑنا چاہتے۔ کہ وہ ایسا کیون کرتے ہین یا ایسا کرنا اون کے واسطے جائز ہے یا نہین۔ اور نہ ہم یہ درخواست کرنا چاہتے ہین کہ ڈاک منشی صاحبان کو سرکار کی طرف سے سخت تاکید اور ضروری حکم دیا جاوے کہ وہ نام اور پتہ وصول کنندہ کا بہرحال خوش خط اور صاف لکھا کرین کیونکہ ڈاکخانہ کے روز افزون کام کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسی درخواست کرنا منشی صاحبان کیواسطے ایک تکلیف مالا یطاق کی خواہش کرنا ہے۔

اس وقت ہم یہ بھی نہین کہتے کہ پرانے سسٹم ہی کو دوبارہ جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ اوس مین بھی ایک بڑا نقص یہ تھا۔ کہ فارم راستہ مین گم ہو جاتے تھین یا زیادہ وی پی جاری ہونے کی صورت مین کسی کا فارم کسی کو چلا جاتا تھا۔ بعض دفعہ خود ہمارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا تھا۔ کہ یہان سے دو شخصون کے نام اخبار وی پی کیا گیا۔ چونکہ فارم اخبار کے پرچے کے ساتھ ہی وسپیچ ہو جاتے تھے اور اخبار متعلقہ کے ساتھ گوند وغیرہ سے چسپان نہین ہوتے تھے۔ اسواسطے راستہ مین سارٹر صاحبان نے اس وی پی کا فارم اوس کے ساتھ لگا دیئے اور اوس کا اس کے ساتھ جس سے دس روپے وصول ہونے ضروری تھے اوس کو پانچ روپیہ کا فارم مل گیا اور اوس نے بخوشی تمام لے لیا۔ اور جسکو پانچ روپے کا وی پی جانا تھا اوس کو مبلغ دس روپیہ کا چلا گیا اور اوس نے واپس کر دیا۔ اور ساتھ ہی ایک لمبا چوڑا خط کارخانہ کو شکایت کا لکھ مارا۔ اس کے علاوہ اور بھی نقص ہونگے جنکو دیکھ کر افسران ڈاک خانہ نے اس سسٹم کو بدل [illegible]

غرض اس درخواست سے ہمارا مقصد کسی تبدیلی کے لئے نہین ہے۔ سرکار نے اسکو جاری کیا ہے تو دو چار برس آزمالے لیکن ہم چاہتے ہین۔ اور اس اخبار کے ذریعہ سے آج با ادب تمام سرکار کی خدمت مین پیش کرتے ہین وہ یہ ہے کہ جب ایک وی پی ڈاکخانہ مین پیش کیا جائے تو اوس کیواسطے ڈاک خانہ سے اوسوقت

ایک رسید ملنی چاہیئے

رسید پر مکتوب الیہ کے نام اور پتہ کے ساتھ ڈاک منشی صاحب اپنے رجسٹر کا نمبر وی پی لگا دیا کرین اور ڈاکخانہ کی مُہر لگا دین۔ چونکہ جو منی آرڈر فارم کا ٹکڑہ فرستندہ کو واپس ملتا ہے۔ اس پر بھی وی پی کا نمبر دیا ہوا ہوتا ہے اس واسطے اگر اس فارم پر نام اور پتہ درست نہ ہو گا۔ تب بھی فرستندہ کو اس رقم کے کھاتہ کرنے مین کوئی دقت نہ ہو گی کیونکہ وہ اپنے ہی دفتر مین رسید کو دیکھ کر اپنے مشکلات کو حل کر سکیگا۔ اور اوس کے واسطے ضروری نہ ہو گا کہ اپنے حساب کتاب کو درست رکھنے کی خاطر بار بار ڈاک خانہ سے خط و کتابت کرکے وصول کنندہ وی پی کے نام اور پتہ دریافت کرے۔

اس پر ایک سوال ہو سکتا ہے کہ اس طرح ڈاک منشی کا کام بڑھ جائے گا۔ سو اس کا علاج یہ ہو سکتا ہے کہ موجودہ فارم ڈپلیکیٹ بنایا جاوے یعنی فارم دوہرا ہو۔ مکتوب الیہ کا نام پتہ رقم اس پر دو جگہ درج ہو۔ یہ سارا کام فرستندہ کرے ڈاک منشی صاحب ایک ٹکڑے پر صرف نمبر وی پی لکھ کر اور ڈاک خانہ کی مہر لگا کر فرستندہ کو دے دیا کرین۔ اس سے ڈاک منشی کے کام مین کچھ ایزادی نہ ہو گی۔ کیونکہ اس کو صرف نمبر کا اندراج کرنا ہو گا اور بس۔

بالآخر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہین کہ اگرچہ حق تو سب سرکار کے ہین۔ جسکو خدا نے حکومت دی اور رعایا کا کام صرف تابعداری ہے۔ لیکن چونکہ ڈاک خانہ سرکار کا ایک نیم تجارتی محکمہ ہے اور اس مین پبلک کے حقوق کی نگہداشت کا ہمیشہ از حد خیال رکھا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم با ادب عرض کرنا چاہتے ہین کہ وی پی کیواسطے رسید کا حاصل کرنا دراصل

پبلک کا حق ہے

کیونکہ منی آرڈر کیواسطے ڈاک خانہ رسید [illegible] دیتا ہے کہ کچھ نقدی ڈاک خانہ کے سپرد کرکے اس نقدی کی فیس پہلے ادا کر دی جاتی ہے وی پی کی صورت مین فرستندہ ایک نقدی کی مالیت کی چیز ڈاک خانہ مین دیکر اس کی فیس بھی پہلے سے ادا کر دیتا ہے۔ جبکہ ڈاک خانہ فیس منی آرڈر بھی ہم سے پہلے وصول کر لیتا ہے۔ تو پھر وی پی اور منی آرڈر ایک ہی صورت رکھتے ہین۔ جیسا کہ منی آرڈر کی رسید ملتی ہے ویسا ہی وی پی رسید ملنی چاہیئے۔ نقدی یا اس کے برابر کی قیمت کی شے ایک ہی بات ہے۔ موجودہ صورت مین اگر کسی کا وی پی خدانخواستہ راستہ مین گم ہو جائے تو وی پی کرنیوالے کے پاس کوئی ثبوت اثبات کا نہین کہ اوس نے ضرور وی پی کیا تھا۔ حالانکہ وہ اس وی پی کیواسطے زائد فیس بھی دیتا ہے اگر یہ فیس نہ لی جائے تو پھر وی پی اور معمولی پارسل مین [illegible] سے بڑھ کر فیس وصول کر لیجاتی ہے۔ تو معمولی پارسل اور وی پی مین کوئی فرق بین فرستندہ کے ہاتھ مین ضرور ہونا چاہیئے۔ اُمید ہے کہ حضور ڈائرکٹر صاحب و پوسٹ ماسٹر جنرل صاحبان اس درخواست پر پوری توجہ فرما کر پبلک پر ایک احسان کرین گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امرتسری شیطان

دشمنِ حق کوئی گر دیکھنا ہو اے ناظرین ✦ بوالوفا کو تم دیکھ لو تم مت دور جاؤ کہیں
دیکھ کر صدہا دلائل جو سمجھتا ہی نہیں ✦ آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہورِ وعدہ ہائے انبیاء و مرسلین
حق کی ذرا نیوں سے بیوفا تو باز آ ✦ افترا و کذب و ظلم و جور کیوں شیوہ کیا
ناصحِ مشفق کا قائل مان لے اپنا کہا ✦ تا بہ کے جنگ و نبرد و کارزار باخدا
اے سیہ باطن بترس از خشمِ رب العالمین

کیا سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے قرآن مجید و فرقان حمید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ وکذالک جعلنا لکل نبی عدواً شیاطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً ط ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرہم وما یفترون۔ الانعام۔ یعنے تو مخالفوں کی مخالفت سے گھبرا نہیں اسی طرح قدیم سے چلی آئی ہے۔ ہم نے شریر انسانوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔ ان کی طبائع ہی اس مخالفت کی مقتضی ہیں۔ ایک شریر دوسرے شریر کو دھوکہ بازی کی بیہودہ اور لغو باتیں سکھاتے رہتے ہیں ...... پس تو ان کی پرواہ نہ کر اور نہ ان کی افترا پردازیوں کی طرف پرواہ کر خدا کی طرف ہمہ تن مصروف ہو اور اس پاجیانہ حرکت سے انکو کئی ایک غرضیں ملحوظ ہیں۔ ایک اپنے واہیات خیال لوگوں میں پھیلانے۔ تفسیر ثنائی جلد سوم صـ۹

اسی سنۃ اللہ کے مطابق ثناء اللہ امرتسری اور حشمت علی اور ان کے دوستوں نے حضرت اقدس سیدنا و امامنا خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی سے یہ آسمانی خطاب شیاطین الانس کا حاصل کرکے یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً کی ڈیوٹی کو پورا کیا ہے۔ اور اس پاجیانہ حرکت سے حسب مقتضاء طبیعت یہ امر ملحوظ رکھا ہے کہ یصدون عن سبیل اللہ کے ارتکاب جرم سے سادہ لوح انسانوں کی ضلالت کا ثواب حاصل کریں۔ اور ان پاجیانہ حرکات کو فخریہ ظاہر کرکے یحسبون انہم علیٰ شئی خیال کرتے ہیں کہ وہ کچھ اچھا عمل کر رہے ہیں مگر نہیں جانتے کہ انہم ساء ما کانوا یعملون۔ وہ برے کام ہیں جو کر رہے ہیں جن کے حق میں خدائی فتوے یہ ہو کہ الا انہم ہم الکذبون۔ استحوذ علیہم الشیاطین۔ فانسٰہم ذکر اللہ۔ اولئک حزب الشیطن۔ الا ان حزب الشیطن ہم الخاسرون۔ ان الذین یحادون اللہ و رسولہ اولئک فی الاذلین کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ ان اللہ قوی عزیز۔ المجادلہ

وہی ہیں اصل جھوٹے شیطان نے ان پر قابو پالیا ہے پس اللہ کی یاد ان کو بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں خبردار یہ شیطان کا گروہ ہی گھاٹے میں ہے۔ جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں وہ بڑے ذلیل کمینے اور بدذات ہیں۔ (وہ نہیں جانتے) کہ خدا لکھ چکا ہو کہ میں اور میرے رسول بے شک غالب رہیں گے کیونکہ اللہ بڑی طاقتوں والا اور زبردست ہے۔ انہیں وجوہات سے واقعات نے ہمکو مجبور کیا کہ امرتسری کے لئے بربناء آیات قرآنی آسمانی خطاب کا اظہار کیا جاوے۔ اس لئے بجائے "امرتسری منکر" انسانی لقب کے "امرتسری شیطان" آسمانی خطاب سر رساد عنوان ہوا۔

بعد اس مختصر تمہید کے ہم اپنے اس دعوے کہ امرتسری اور اس کے دوستوں نے شیاطین الانس والے کام کرکے یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غروراً کے عامل بن کر پاجیانہ حرکت کی ہے ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ؎

جنابِ سرورِ عالم کے صدقے اے مرے مولا
میری یہ آرزو ہووے قبول درگہ والا
عدو بحرِ خجالت میں سدا کھاتا رہے غوطہ
روانِ طبعِ رواں کو دیکھ میری صورت دریا
میں نکلوں اس سے لیکر گوہر مقصد خداوندا
درین دریائے بے پایاں درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

ناظرین! دہلی میں ایک صاحب مولوی حشمت علی مسلمان نامی ضلع گورداسپور کے رہنے والے چرم فروشی کا کام کرتے ہیں ان سے انٹروڈیوس کرنے کے لئے اس وقت اتنا ہی کافی ہو کہ آپ کا لخت جگر محمد یحییٰ قریباً چھ ماہ تک دارالامان میں تعلیم پاتا رہا ہے جس کو مسلمان موصوف نے خود حاضر ہو کر داخل کرایا تھا اور آپ دو تین مرتبہ قادیان میں رونق افروز بھی ہو چکے ہیں۔ ہو سمکم المسلمین۔ ایک رسالہ آپ نے تالیف فرمایا ہے۔ جو قریباً دو جزو کا ہے۔ اوس میں آپ نے مامورین اللہ ایک خاص اصطلاح میں بنا کر اس امر کا بیڑا اوٹھایا تھا۔ کہ سوائے "مسلمان" نام کے کوئی دوسرا نام۔ حنفی۔ اہل حدیث۔ احمدی۔ اہل قرآن وغیرہ رکھنا قرآن شریف کے خلاف اور گناہ عظیم ہے قبل از طبع رسالہ مذکور اس کا جواب منجانب سلسلہ احمدیہ احسن المناظرین سلسلہ الرحمن نے تحریر فرما کر جماعت احمدیہ میرٹھ کو دیدیا ہے جو بہ مجموعہ ازالۃ الوسواس" کے نام سے مطبع الندیر میرٹھ میں طبع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکا۔ اور "مسلمان" صاحب کو بھی اس راقم نیازمند نے پہونچا دیا جس کا آج تک جواب الجواب الصاحب سے نہیں آیا۔ مختصراً مسلمان صاحب کی یہ تعریف ہے۔ مفصل بشرط ضرورت جیسی عجیب و غریب ہیں گے پھر کسی معرض تحریر میں لاؤنگا اس قدر اور عرض کر دیتا ہوں۔ کہ "مسلمان" مذکور بوجوہات خاص جن کا اظہار دوسرے موقعہ کے لئے محفوظ رکھتا ہوں، سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک بے جا بغض و عناد کچھ عرصہ سے رکھتے ہیں جس کا اظہار گاہ و بیگاہ زبانی طور پر جماعت احمدیہ دہلی سے کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنکی تعریف یہ ہے کہ ؎

"او خویشتن گم است کرا رہبری کند"

اور شومی بخت سے نہ قوت فیصلہ رکھتے ہیں اور نہ تاب مقابلہ۔ اس لئے انکی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بعد ازیں آمدم بر سر مطلب۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر آپکا دماغ جو پھرا۔ تو برائے معالجہ مرتد ڈاکٹر کے نسخے پینے شروع کئے اور لگے بھیجا پھڑانے۔ ان نسخہ جات کے استعمال سے بخارات جو دماغ میں چڑھے۔ تو بازار میں بیٹھ کر اول فول بکنے لگے۔ انکی دماغی حالت بگڑتی دیکھ کر ایک روز اس غلام مسیح نے ان کا تنقیہ مناسب جان کر عجیب نسخہ سریع التاثیر لکھدیا جس سے خلل دماغ تو جاتا رہا مگر مذبوحی حرکات کا دورہ شروع ہو گیا۔ ایکبار عمل جراحی سے اگر پورا اپریشن کر دیا گیا تو انشاء اللہ یہ مرض بھی دور ہو جاوے گا۔ لہذا اب میں اون پر جراحی عمل کرونگا جس کے لئے کلوروفارم سونگھایا جانا قبل از عمل جراحی ضروری ہے۔ سو کلوروفارم سونگھاتا ہوں۔ دیکھتے جلیئے کہ کیسا عمدہ اپریشن ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے آپکو بازار میں اپنے ہم جنسوں میں بیٹھ کر یہ ڈینگ ماردی کہ مرزا صاحب کی وفات بربناء مباہلہ ثناء اللہ ہوئی ہے۔ جیسے مندرجہ ذیل بات چیت ہو کر تنقیہ دماغ کا نسخہ لکھدیا۔

مولوی! مرزا صاحب نے ثناء اللہ سے مباہلہ کیا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ صادق کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے ہلاک ہو جاوے۔ پس مرزا صاحب ہیضہ سے ہلاک ہو گئے جس سے اون کا کذب ثابت ہو چکا۔

عاجز! ثناء اللہ سے کوئی مباہلہ حضرت اقدس علیہ السلام

سے نہین کیا- البتہ دعوت مباہلہ ثناء اللہ کو دی تہی جسکو اوسنے منظور نہین کیا- اور ڈر گیا-

مولوی! ثناء اللہ نے ہرگز دعوت مباہلہ کو رد نہین کیا بلکہ قبول کرکے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا-

عاجز! مباہلہ آپ کس کو کہتے ہین اوس کی تعریف فرمادین-

مولوی! فریقین کا باہم مل کر ایک دوسرے کے خلاف بددُعا کرنا کیونکہ مباہلہ بر وزن مقاتلہ ہے اور مقاتلہ مین مشارکت فریقین ضروری ہے اس لئے مباہلہ مین بھی مشارکت باہمی لازمی ہے-

عاجز! کیا آپ دکھلا سکتے ہین کہ اس تعریف کا مصداق کوئی مباہلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ثناء اللہ کا ہُوا ہے- یا کم ازکم حضرت اقدسؑ کی دعوت مباہلہ کو ہی ثناء اللہ نے منظور کرکر مدار فیصلہ ٹہرایا ہو-؟

مولوی! بے شک مین دکھلا سکتا ہون کہ ایسا ہی ہُوا ہے-

عاجز! آپ ہرگز ہرگز نہین دکھلا سکین گے خواہ تمام شیاطین الانس والجن کو بھی امداد کے لئے پکارین- پس اگر آپ اس بے ہودہ دعوے مین سچے ہین- تو یہی تحریر کر دیجئے اور عاجز بھی اپنا انکار لکھ دیتا ہے- پھر ایک جلسہ مین آپ اپنے دعوی کے ثبوت مین حضرت مرزا صاحب کا وہ دعوت مباہلہ پیش کرین- جو ثناء اللہ کے مقابلہ مین ہے اور ثناء اللہ کا وہ قبولیت نامہ دکھلادین جس سے اس دعوت کو منظور کرکے اوس نے مدار فیصلہ ٹہرایا ہو- اگر آپ ایسا دکھلا دین گے تو فوراً آپ کو ایک اشرفی قیمتی [illegible] روپیہ کی انعام دونگا-

بہت قیل وقال کے بعد مولویصاحب نے مندرجہ ذیل معاہدہ تحریر کر دیا-

نقل معاہدہ مولوی حشمت علی

"مولوی ثناء اللہ سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا اور مولوی ثناء اللہ نے اوسکو مان کر مدار فیصلہ مان لیا- اگر مولوی ثناء اللہ نے اسکو نہ قبول کیا ہو اور اوس نے مباہلہ کرنے سے انکار کیا ہو- تو فقیر اس معاملہ مین مرزا صاحب کو صادق تسلیم کریگا-

دستخط حشمت علی مسلمان یکم جون ۱۹۰۸ء

نقل معاہدہ عاجز راقم احمدی

ثناء اللہ نے آجتک کبھی مرزا صاحب سے مباہلہ نہین کیا اور نہ حضرت مرزا صاحبؑ کی دعوت مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹہرایا- اگر مولوی حشمت علی صاحب یہ ثابت کردین کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو قبول کرکے مدار فیصلہ ٹہرایا ہے- تو مبلغ [illegible] انعام مولوی صاحب کو دونگا- دستخط قاسم علی"

یہ ہے فریقین کا معاہدہ جس مین کسی وضاحت کی حاجت نہین- صاف طور پر مولوی صاحب کا یہ دعوی ہے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹہرایا تھا- اور عاجز راقم کو اس سے انکار ہے اس لئے مولوی صاحب مدعی کے ذمے اس کا بار ثبوت تھا- اور ثبوت مین اجتہادی اور قیاسی استنباط یا بے معنے تحریر و تقریر کی ضرورت نہین- مولویصاحب کا فرض یہ تہا کہ اول وہ دعوت مباہلہ جو منجانب مسیح موعود علیہ السلام بمقابلہ ثناء اللہ شائع ہوئی تہی- پیش کردین- دوم ثناء اللہ کا وہ تحریری قبولیت نامہ جس مین اس دعوت کو منظور کرکے مدار فیصلہ ٹہرایا تہا- دکھلا دین- مگر وہ ایسا ثبوت لاتے کہان سے- حسب قرارداد مولویصاحب اتوار کے دن پانچ بجے شام کے برف خانہ کوڑیال مین بمعہ اپنے نونہال اور دو تین دیگر متعلقین کے تشریف لائے اور یون گویا ہوئے-

مولوی! مین ثبوت دعوے مین ایک تحریر لکھ لایا اوس کو سُن لو-

عاجز! قبل از گفتگو یہ دو چار انسان جو موجود ہین انکو سمجھا دیا جائے کہ ہمارا اور آپکا کیا تنازعہ ہے تاکہ فیصلہ کے سمجھنے مین انکو کوئی دقت نہ رہے-

مولوی! ان سب کو امر متنازعہ معلوم ہے-

عاجز! آپکا بتایا ہُوا امر انکو معلوم ہے لیکن بالمواجہ میرے اور آپکے ذریعہ سے جو معلوم ہوگا وہ نہایت ضروری ہے-

مولوی! اچھا آپ انکو سمجھا دین-

عاجز! سُنئے صاحبان- یہ معاہدہ (جیب سے نکالکر پڑہا گیا) مولویصاحب نے مجھے لکھدیا تہا اور اس کے مقابل میرا انکار تحریری (جس کی نقل اونکو سُنا دی) یہ ہے- اب غرض سے مولویصاحب آج تشریف لائے ہین کہ آپکے سامنے وہ سب سے پہلے حضرت مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ والا مضمون شائع شدہ پیش کرکے بعد ازان ثناء اللہ کا قبولیت نامہ اوس کے متعلق دکھلا کر [illegible] انعام حاصل کرین- اس کام کے واسطے کسی تحریر شدہ مضمون کے پڑہنے اور سننے کی ضرورت نہین-

حاضرین! بے شک معاملہ صاف ہے- صرف دعوت مباہلہ اور قبولیت نامہ کا پیش کرنا ہی اس فیصلہ کے لئے ضروری ہے-

مولوی! ہرگز نہین- مقدم میری تحریر کو سننا ہے جس مین استنباط کرکے فریقین کی تحریرون سے اپنے دعوے کو ثابت کیا ہے-

عاجز! اس دعوے کے لئے استنباط کی ضرورت نہین بلکہ صراحۃ النص سے ثابت کرنا ہوگا- کہ یہ مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ ہے اور یہ ثناء اللہ اسکی بابت قبولیت نامہ

مولوی! مین ایسا نہین کرونگا- میری تحریر مین سب کچھ آ جائیگا-

عاجز! اچھا تو سنائیے-

مولوی! (حاضرین کو مخاطب کرکے) مباہلہ کے لئے ضروری نہین کہ فریق ثانی بھی قبول کرے تو مباہلہ ہو ورنہ نہین)-

(یہ دعوے اور ہے اور تعریف مباہلہ کے خلاف)

۲- نوح علیہ السلام نے اپنے دشمنون کے لئے بددُعا کی وہ سب نوحؑ کی زندگی مین ہلاک ہوگئے- (نوح کا مباہلہ نہین ہُوا)

۳- موسے علیہ السلام نے اپنے دشمنون کے لئے بد دعا کی وہ سب اون کی زندگی مین تباہ ہوئے- وغیرہ وغیرہ (اس کو بھی مباہلہ متنازعہ سے کچھ تعلق نہین-)

۴- مرزا صاحب نے ثناء اللہ اور عبدالحکیم وغیرہ دشمنون کو کے واسطے بد دعا کی اور ان کی ہلاکت کی پیشگوئی کردی مگر وہ زندہ ہین اور مرزا صاحب اپنی دعا کے مطابق ہلاک ہوگئے (یہ جدید دعوے ہے اور بالکل جھوٹ)

۵- مبارک احمدؑ مرحوم کی وفات پر ثناء اللہ نے شائع کیا کہ میرے مباہلہ کا اثر ہُوا- کہ مبارک احمدؑ فوت ہوگیا- (یہ ثناء اللہ کا مشت بعد از جنگ ہے جو بر کلہ او باید زد)

۶- مرزا صاحب کی زندگی مین یہ مضمون شائع ہُوا تہا مگر مرزا صاحب نے تبصرہ جواب مین شائع کیا- اس مین کیون نہ انکار کر دیا- ثناء اللہ نے مباہلہ تو کیا ہی نہین- پہر اس کو کیا حق ہے کہ اس وفات کو اپنے مباہلہ کا اثر قرار دے بلکہ مرزا صاحب نے تبصرہ مین لکھا ہے کہ میرا ایسا مباہلہ نہین

یہ خلاصہ ہے کہ مولویصاحب کے دلایل اثبات دعوے کا جس کا جواب معقول و منقول سے مناسب وقت زبانی دیکر مولویصاحب کو ناکام و نامراد واپس کیا کیونکہ اصل دعوے سے ان باتون کا کچھ تعلق نہ تہا- مفصل جوابات انشاء اللہ ہم رسالہ[1] مین شائع کرین گے- بوجہ طوالت یہان لکھنے کی

[1] اس رسالہ کا نام منتہی الکلام علی وفات المسیح علیہ السلام ہے جو انشاء اللہ تیار ہو رہا ہے-

ضرورت نہین۔ فانتظر!

اب صہ روپیہ نہ ملنے کا مولوی صاحب کو افسوس رہا جس کی شکایت اپنے ہمجنسون سے کرنے لگے کسی دوست نما دشمن نے انکو یہ صلاح دی کہ حضرت! آپ نالش کرکے یہ روپیہ وصول کر سکتے ہین۔ آپنے فرمایا کہ نالش پر روپیہ خرچ ہو گا وہ کہان سے لاؤن۔ یارون نے اس پر سکوت کرکے اون کو اون کے حال پر چھوڑ دیا مگر آپنے اس کو لقمہ تر سمجھا تہا۔ حسب ذیل دوسرا پرچہ مجھکو لکھدیا جسکی نقل یہ ہے۔

نقل درخواست مولوی صاحب

میر قاسم علی صاحب۔ آپکا مجھہ فقیر سے معاہدہ تھا کہ اگر مباہلہ مولوی ثناء اللہ کا مرزا صاحب سے ثابت کر دون تو آپ صہ مجکو دین گے۔ چونکہ فقیر نے مباہلہ ثابت کر دیا ہے اور وہ روپیہ حسب معاہدہ آپ نہین دیتے۔ اب اگر آپ مجکو خرچہ نالش دیدیوین تو مین بذریعہ نالش عدالت مین آپسے وصول کرلونگا۔ اور ایک ہفتہ کے اندر نالش کر دونگا۔

دستخط۔ فقیر حشمت العلی مسلمان۔

لیجئے حضرات! یہ لوگ ہین جو حضرت مرزا صاحبؑ کے مقابلہ مین اڈ سکتے ہین۔ تعجب تو یہ ہے کہ مولوی صاحب نے اپنا دعوے بہی ثابت کر دیا۔ یاسعان نے انکو تقریر بہی دلا دیا کہ نالش سے روپیہ فوراً وصول ہو جاویگا اور اجراء نالش پر کوئی کثیر رقم بہی نہین صرف ہوتی تہی۔ آپ چرم فروشی کا بہی گھنٹہ دو گھنٹہ بازار مین رات کو کہتے ہین جس سے ضرور دو چار آنہ یومیہ تو کما لاتے ہون گے۔ علاوہ برین اپنے ہم جنسون سے یہ قابل شرم درخواست کرنی واجب تہی نہ کہ حریف مقابل سے باوجود ان سب باتون کے انکو ذلت آسمانی نے مجبور کرکے حریف سے ہی ایسی ناواجب عرض کرنے پر آمادہ کر دیا۔ اور یہ نہ سوچے کہ اس سے بڑہکر اور رسوائی کیا ہو سکتی ہے کہ جس کے خلاف پر مین شاجا رہا ہون۔ اوس کے برخلاف تو نالش کرنی چاہتا ہون مگر خرچہ نالش کرنے واسطے اوس کے آگے ہی دست سوال دراز کرون۔ شیم شرم شیم۔ خدا امرتسری شیطان اپنے گریبان مین منہ ڈال کر اس کا جواب دے کہ اس "مصلح قوم" کی یہ نالائق حرکت اوس کے نزدیک باعث از دیاد عزت ہے یا موجب ذلت و مسکنت۔ سہ

منگوائیے لبتہ و قلم۔ لیجے حضرت۔ ان جلد جلد اس کا رقم کیجئے۔ حضرت ہم نے آپ کی بے کسی پر رحم کرکے ایک خاص مصلحت سے ایکروپیہ چھ آنہ خرچہ برائے اجراء نالش ما عدد رسید دیکر نہایت فراخ حوصلگی کا ثبوت دیدیا اور یہ سمجہ لیا کہ بذریعہ عدالت ہی آپکا مسہل کرایا جاوے تو مناسب ہے تاکہ آپ کی ذلت مین معہ آپکے موکل امرتسری کے بہر کثر ہے۔ ۱۰ جون ۱۹۰۸ء کو ایک ہفتہ کے اندر نالش دائر کر دینے کے اقرار پر خرچہ دیدیا۔ اور ہم دار الامان مین بحضور خلیفۃ المسیح علیہ السلام بغرض تجدید بیعت روانہ ہو گئے۔ بعد مین نالش ذیل دائر ہوئی۔

نقل عرضی دعوی مدعی

مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی حویلی کلو خواص مدعی بنام میر قاسم علی ساکن تراہا بیرم خان دعویدار پانے مبلغ صہ روپیہ مدعا علیہ بردی گواہان۔

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔ (۱) یہ کہ تاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو یا قریب اس کے مدعا علیہ نے مدعی کو ایک رقعہ تعدادی مبلغ صہ کا اس اقرار سے لکھدیا تہا کہ اگر مدعی یہ ثابت کر دے کہ مولوی ثناء اللہ نے مرزا غلام احمدؐ قادیانی سے مباہلہ کیا ہے یا مولوی ثناء اللہ نے اس مباہلہ کو مدار فیصلہ ٹہرایا ہے۔ تو مین مدعا علیہ مبلغ صہ مدعی کو دونگا۔

(۲) یہ کہ مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے مباہلہ کرنا اور اس کو مدار فیصلہ قرار دینا مرزا غلام احمدؐ قادیانی اور مولوی ثناء اللہ کا ثابت کر دیا۔ لیکن مدعا علیہ نے مبلغ صہ حسب وعدہ خود مدعی کو ادا نہین کئے اور بنا مخاصمت ۱۰ جون ۱۹۰۸ء کو آخر انکار سے بمقام دہلی پیدا ہوئی۔

(۳) یہ کہ مدعی نے وہ رقعہ ۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو منشی احمد میرز اپلیڈیس کو واسطے تحریر کرنے عرضی دعوے کے دیا اور وہ رقعہ بوجہ ہونے بخار کے عرضی نویس کو رنے کہین رکھ دیا جو اوس کو نہین ملا۔ لہذا شامل دعوی ہذا نہین کیا گیا

(۴) یہ کہ مدعی مستدعی ہے کہ ڈگری مبلغ صہ کی برخلاف مدعا علیہ معہ خرچہ عدالت بحق مدعی صادر فرمائی جاوے۔

عرضی فدوی مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی۔ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۰۸ء

اس عرضی دعوی مین آپنے چار باتین بیان کی ہین

ا۔ مولوی کو مدعا علیہ نے یہ معاہدہ تحریری دیا تہا کہ مدعی ثابت کر دے۔ کہ :-

(۱) مولوی ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے

(۲) یا ثناء اللہ نے اس مباہلہ (مرزا صاحب) کو مدار فیصلہ ٹہرایا ہے تو مین صہ روپیہ مدعی کو دونگا۔

ب۔ مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کر دیا کہ

(۳) ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے۔

(۴) اور ثناء اللہ نے (مرزا صاحب کے دعوت مباہلہ کو) مدار فیصلہ ٹہرایا ہے۔ آگے دیکھئے کس ذلت کے گڑہے مین مدعی صاحب گرتے ہین۔ ۹ جون ۱۹۰۸ء تاریخ پیشی مقدمہ بعدالت خواجہ محمود حسین صاحب رجسٹرار بہادر مطالبہ حقیقہ قرار پائی جس پر فریقین حاضر ہوئے۔ اور مندرجہ ذیل سوال وجواب پیش آئے۔

عدالت! (مدعا علیہ سے مخاطب ہوکر) یہ مقدمہ باہمی مسلمانوں کا مناسب نہین آپ صہ روپیہ کسی انجمن کو دیدین۔ مولوی صاحب راضی ہو جاوین گے۔

مدعا علیہ! مجھے نہ تو مولوی صاحب کو خوش کرنا ہے نہ کوئی وجہ ہے کہ مین صہ مدعی کی خاطر کسی انجمن کو دیدون۔

عدالت! اچہا آپ مدعی کو خوش نہ کرین نہ مدعی کی خاطر خیرات کرین۔ بطور خود ہی ثواب کے لئے کسی انجمن مین دیدین۔

مدعا علیہ! ایسا ثواب کمانے کے لئے نہ نالش کو ذریعہ بنانا ضروری ہے نہ مدعی کا غرض حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نہ یہ ثواب کیمہ تے ہے۔

عدالت! (فریقین سے مخاطب ہوکر) اچہا تو آپ ثالث مقرر کرلین وہ فیصلہ مقرر کر دین گے۔

مدعی! منظور ہے۔

مدعا علیہ! فریقین اپنا اپنا منصف مقرر کرلین جن کا فیصلہ متفقہ قابل تسلیم ہو۔ بصورت اختلاف رائے ثالثان عدالت کسی کو سرپنچ مقرر کر دے۔

عدالت! درست ہے۔ جاؤ ثالث نامہ لکہلاؤ۔

مدعی کیلئے دوسری ذلت

عدالت سے باہر آکے بغلین جہانکنے مولوی صاحب۔ کہ اب ثالث نامہ کس سے لکھواؤن۔ خود جانتا تہا نہین۔ عرضی نویس لکہائی مانگیگا۔ بڑی مشکل ہے اس ستر دو حالت کو ان کی عاجزی نے محسوس کرکے کہا کہ مولوی صاحب لائیے مین ثالث نامہ لکہدیتا ہون چنانچہ مینے ثالث نامہ لکہدیا جس مین حضرت احسن الناظرین مسلمہ کو اپنا ثالث اور مدعی نے مولوی محمد بشیر بہوپالی مقیم دہلی کو اپنا ثالث قرار دیا

مدعی کی نحوست یا تیسری ذلت

عدالت نے حکم دیا کہ اس پر ارکا ٹکٹ لگاؤ۔ مولویصاحب کو پہلے سے بھی زیادہ مشکل پڑی۔ کہ اب ارکہاں سے لاؤں۔ مجبور ہو کر خاکسار سے ہی ملتجی ہوئے۔ کہ ٹکٹ کے واسطے ار دو۔ مینے کہا کہ کیوں فرمایا اس لئے کہ تمہارے پر مین نے حسب خواہش تمہاری نالش کی ہے۔ سبحان اللہ۔ کیا حواس باختہ ہوئے۔

خاکسار! مولوی صاحب ابھی کیا ار پر ہی آپ کی نجات ملیگی۔ ہنوز نالشان کا طلبانہ بہ رفی خوراک حسب تجویز عدالت فریقین نے داخل کرنا ہے گھبراتے کیوں ہو۔ اس وقت تین چار آدمی آپکے ساتھ ہیں۔ پیسہ پیسہ فی آدمی چندہ کر لو۔ باقی کے واسطے اپنے موکل امرتسری کو لکھنا وہ آپ کی دستگیری اس درماندگی مین کریگا۔

مولوی! خرچہ نالش تو تا فیصلہ مقدمہ آپ کو ہی دینا چاہیئے۔ کیونکہ آپ کا وعدہ ہے۔

خاکسار! پہلے آپکو خرچہ نالش کے وصول کرنے کی نالش کرنی واجب تھی۔ جب حسب تخیل سابق ڈگری ہو کر خرچہ وصول ہو جاتا۔ پھر یہ نالش کر دیتے۔ شرم کرو۔ آخر شرمندہ ہو کر مولوی صاحب نے ارکا ٹکٹ اس پر لگا دیا۔ مگر عدالت نے بوجہ حضرۃ احسن الناظرین کے قادیان مین ہونے کے عذر کیا کہ مقدمہ مین بہت دیر اور طول ہو جاویگا۔ آپ بطور خود ان کو طلب کر لین۔ راقم نے جواب دیا۔ کہ یہ صعہ کا مقدمہ نہیں بلکہ ایک زبردست مقدمہ ہے۔ جسپر کئی صعہ صرف ہو جائینگے اس لئے مین اپنے ثالث کا تمام خرچہ آمد و رفت وغیرہ حسب تجویز عدالت داخل کرتا ہوں۔ عدالت طلب کر لے۔ وہ ضرور تشریف لاوین گے۔ یہ میرا فرض ہوگا کہ مین انکو تحریک کر کے تاریخ مقررہ پر آنے کے تکلیف دون۔ عدالت نے اس کو ایک امر عظیم جان کر مدعی کو پوچھا۔ کہ آپ نے ایسا لغو دعوی کیوں کیا؟

مدعی! مدعا علیہ کے مجبور کرنے سے۔ کیونکہ مدعا علیہ نے کہا تھا کہ تم پر ہزار لعنت ہو کہ اگر تم بذریعہ نالش صعہ وصول نہ کرو۔

عدالت! آپ پر تو کوئی لعنت پڑی دکھائی نہیں دیتی آپنے مولوی ہو کر یہ بے جا حرکت کیوں کی؟

مدعی! مین لعنت سے ڈر کر مجبور رہا۔ ورنہ مین تو مقدمہ نہ کرتا۔

عدالت! یہ مجبوری تو اب بھی دور ہو سکتی ہے۔ آپ اپنا دعوے چھوڑ دین۔

مدعی۔ جزاک اللہ۔ مین بھی یہی چاہتا ہوں اور مدعا علیہ کو معاف کرتا ہوں۔

مدعا علیہ۔ (مدعی سے مخاطب ہو کر) معافی کی درخواست کس کی طرف سے ہے۔ مین معافی چاہتا ہوں یا عدالت پر آپکا دعوے ثابت ہو چکا ہے اور عدالت درخواست کرتی ہے کہ آپ معاف کر دین۔ پھر آپ

اگلا فقرہ ابھی مینے کہا نہیں تھا۔ کہ عدالت نے مجھے فرمایا۔ آپ چپ رہین ہم فیصلہ کئے دیتے ہین۔

عدالت! (مدعی سے خطاب کر کے) اچھا تو آپ بھی یہی چاہتے ہین کہ دعوے سے دست بردار ہو جاوین۔ تو بیان لکھا دیجئے۔

مدعی! بہت اچھا۔ مین طیار ہون۔

مندرجہ ذیل بیان مدعی لکھ کر عدالت نے دستخط کرا کر مقدمہ داخل دفتر کرا دیا۔

نقل بیان مدعی باقرار صالح

مین اپنے دعوے سے دستبردار ہوتا ہوں مقدمہ خارج کیا جاوے۔ ۲۹ جون ۔ دستخط میر حشمت علی عفی عنہ

دستخط عدالت

نقل حکم عدالت

حسب بیان مدعی مقدمہ خارج ہو کر داخل دفتر ہووے۔

۲۹ جون ۔ دستخط عدالت

یہ ہین ناظرین اصل واقعات اس مقدمہ کے جسمین مدعی کی ذلت پر ذلت کے علاوہ شناء زر دبیرا و شغال کی دروغ بیانی ملاحظہ کر کے آپ ان شیاطین الانس کے زخرف القول سنکر حیران ہون گے۔ امرتسری شیطان اپنے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۵ جولائے سنہ ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۵ کالم ۲ مین زیر سرخی "دہلی مین عجیب مقدمہ" مندرجہ ذیل فقرات مین ۔ برکٹ ہماری جانب سے ہین۔

"دہلی مین ہمارے دوست (الکفر ملۃ واحدۃ کے باعث حشمت علی کو امرتسری شیطان نے اپنا دوست کیا ہے ورنہ وہ اہلحدیث کو مخالف اسلام و قرآن جانتا ہے۔ دیکھو اس کا رسالہ ہدیۃ المسلمین) مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزائی کی تکرار ہوئی کہ مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کا مباہلہ ہوا تھا۔ آخر ہوتے ہوتے یہان تک بات پہونچی کہ منشی مذکور نے تحریری معاہدہ لکھدیا کہ مولوی ثناء اللہ نے اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہو یا اوس مباہلہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو تو مین مبلغ صعہ روپیہ مولوی حشمت علی صاحب کو دونگا (اس اقرار کو امرتسری شیطان خوب یاد رکھے کہ اوس کے دوست کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا تھا۔ کہ اگر وہ یہ ثابت کرے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کے مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ قرار دیا ہے۔ تو انعام کا مستحق ہوگا) مولوی صاحب نے دلائل سے اپنا مدعا کو ثابت کیا (ان دلائل کا خلاصہ اوپر لکھدیا ہے۔ مولویصاحب تو کیا ثابت کر سکتے تھے۔ خود سگ زردہی ہم کو اپنا مباہلہ کرنا یا حضرت اقدس کی درخواست مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ قرار دینا ثابت کر دین گے۔ تو ہم مبلغ ماۓ انعام اس کو دین گے۔ چاہے تو اپنے برادر شغال کو بھی ساتھ ملاوے اور اوس کے دلائل مثبت مدعا بھی نقل کر کے پبلک کو دکھا وے مگر یاد رکھے کہ وہ اور اس کا کوئی دوست اس سے عہدہ بر آ نہین ہو سکیگا کیونکہ ؎

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہین

مگر فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا آخر نوبت عدالت تک پہنچی (عدالت تک نوبت کس نے پہنچائی۔ ذرا اس کو بھی اپنے دوست سے پوچھ کر بیان کرو) منصف صاحب نے جو ایک گریجوایٹ مسلمان ہین۔ اس تکا بوٹی کو اسلامی قوم کیلئے فضیحت جانکر فریقین کو صلح کے لئے سمجھایا۔ منشی صاحب سے کہا کہ آپ مبلغ صعہ کسی اسلامی انجمن مین دیدین دونون کو ثواب ہوگا اونہون نے نہ مانا۔ پھر کہا کہ دونون صاحب کسی کو ثالث مان لو۔ اسپر مولویصاحب نے جناب مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا جو دہلی مین مقیم تھے۔ مگر مرزائی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب مرزائی مقیم قادیان کو اپنا ثالث بنایا۔ عدالت نے کہا اتنی دور سے ثالث کا بلانا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر ہے مرزائی فریق چونکہ اس پر مصر رہا۔ آخر کار یہ بات بھی قرار نہ پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ آپ لوگ مسلمان ہو تم مین آپ ہی معاف فرماوین (لعنۃ اللہ علے الکاذبین ناظرین سب کہو آمین) مولوی صاحب نے بڑی فراخدلی سے معافی نامہ لکھدیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا" (نتیجہ یہ ہوا مولوی صاحب کی نہائت سخت ذلت ہوئی۔ کہ منہہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہے کیونکہ فریق مخالف سے خرچہ لیکر نالش کی تھی۔ اور یہ اقرار کیا تھا کہ بذریعہ عدالت صعہ وصول کرونگا عدالت کی آنکھین دیکھ کر ایسے دُم دبا کر بھاگے کہ دعوے سے ہی دست بردار ہو گئے اگر یہی فراخ دلی کا ثبوت دینا

تھا۔ تو جھک مار کر نالش ہی کیون کی تھی۔ جبکہ اوس کو اپنے دعوے کا حال پورا معلوم تھا۔ دیکھئے اس مین امرتسری شیطان نے یا اوس کے دوست حشمت علی نے جھوٹ کی نجاست پر موُنہ مار کر کس قدر اپنی گندہ خوری کا ثبوت دیا ہے۔ کہا تو یہ بیان عدالت مین یہ اقرار صالح دیا جاتا ہے کہ مین اپنے دعوے سے دست بردار ہوتا ہون مقدمہ خارج کیا جاوے۔ اور کہان یہ نجاست خوری کہ بڑی فراخ دل سے معافی نامہ لکھدیا۔ نادان فاضل نے یہ بھی نہین سوچا کہ مین جو یہ اقرار کرتا ہون۔ کہ معافی نامہ لکھدیا۔ اگر کسی نے کہدیا کہ اے شیطان یہ تیرا یا تیرے ہمزاد کا سُرخ جھوٹ ہے ورنہ وہ معافی دکھا جو لکھدیا تھا تو کیا بتاوُنگا خیر کوئی پوچھے یا نہ پوچھے۔ مگر ہم اس بدنصیب اہلخبیث امرتسری سے پوچھتے ہین۔ کہ اگر وہ اپنا اہلحدیث ہونا ثابت کر سکتا ہے تو اس وقت ثابت کر کے دکھلا دے اور اس کا ثبوت سوائے اس کے اور کوئی نہین کہ وہ اس معافی کو جسکی نسبت معافی نامہ لکھکر خود ہی اوس کے تحریر شدہ ہونے کا قائل ہے۔ اور پھر اوس کو لکھدیا بھی تاکیداً لکھدیا ہے۔ اپنے پرچہ اہلحدیث مین نقل کر کے شائع کرے تو ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دینگے اور کوئی شرط سوائے اس کے نہین کہ وہ صرف معافی نامہ کی نقل شائع کر دے۔ اگر وہ چاہے۔ تو اشاعت سے اول ہم انعامی رقم بنک مین جمع کر دیتے ہین اور بعد اشاعت نقل معافی نامہ وہ اوس رقم کو خود وصول کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے اور ہرگز نہ کر سکیگا۔ تو اپنے لئے یا اپنے دوست کے لئے وہ خود انصافاً کوئی سزا تجویز کر کے ہم کو اطلاع دے۔ سوا اس کے اگر وہ حوصلہ رکھتا ہے تو خود اس دعوے کو رہنے دے جاوے جو دوست کیا تھا جسکو تعلم جلی نقل عبارت اہلحدیث مورخہ ۲۱ جولائی مندرجہ بالا مین تم نے لکھدیا ہے۔ یعنے اپنا مباہلہ کرنا یا حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوت مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرانا اور اوس کو تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کر دے تو بھی ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دینگے اور اوس کو صادق مان لین گے ورنہ یاد رکھے کہ بصورت ناکامیابی علاوہ ذلت و رسوائی کے تمام مخلوق کی لعنتون کا مصداق ہوگا۔ ؎

نازل در منکرین پہ لعنت خدا کی ہر
باور نہ ہو وہی جسکو وہ قرآن دیکھلے

راقم آثم عاجز قاسم علی احمدی تیراہا بیرم خان دہلی۔

انتخاب الاخبار

ایرانی پارلیمنٹ۔ طہران کی خبرون مین بیان ہے کہ ایک اینٹی کانسٹیٹیوشنل جلسہ کے خلاف روس اور برطانیہ عظمی کے سفیرون سے آئینی حکومت کے لئے پھر درخواست کی ہے۔ شاہ نے مخالفین آئینی حکومت کی درخواست قبول کرتے وقت بیان کیا کہ بہت سے نیک مسلمان پارلیمنٹ پر اعتقاد رکھتے ہین۔ لیکن اونہون نے وعدہ کیا ہے کہ یہ عرضی وزیر اعظم کے پاس بھیجی جاویگی۔

مچھلیون کی بارش۔ گزشتہ ہفتہ کو مدراس کلکٹ کے احاطہ مین ایک عجیب و غریب کیفیت دیکھنے مین آئی ایک دن پانی زور سے برسا تو معلوم ہوا کہ زمین پر چھوٹی چھوٹی مچھلیون کا گویا فرش بچھا ہوا ہے اور یہ سب مچھلیان چارون طرف دوڑتی پھرتی تھین۔ کتے اون کے کھانے اور قلی لوگ اون کے پکڑنے کے لئے زیادہ مصروف رہے اور افسوس ہے کہ تشنگی کے لئے اون کا کوئی نمونہ باقی نہین رہگیا۔ بھید کچھ نہ کھلا کہ یہ مچھلیان کہان سے آئین عجب نہین کہ یہ آب باران کے ساتھ گری ہون۔ لیکن اس صورت مین دشوار معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیونکر زندہ رہین۔ یہ بھی ممکن نہین ہے کہ کسی ندی یا تالاب کی طغیانی سے نکل پڑی ہون لیکن کلکٹ کے قریب کوئی دریا نہین ہے اور ایک تالاب جو یہان پایا جاتا ہے اوس کا پانی باہر نہین نکلا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کیچڑ کی مچھلیان ہون گی اگر ایسا ہے تو مدراس مین پہلے بھی دکھائی دی ہین غالباً بنگال ایسے واقعات اکثر پیش آیا کرتے ہین لیکن بات مین ہندی نالے تالاب اور بڑے بڑے دریاؤن اور اون کی معاون شاخون مین کثرت سے مچھلیان بھری رہتی ہین۔

مکہ معظمہ۔ مسافران حجاز خوش قسمت ہین کہ وہان اس بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ چند سال سے اونٹون کا جس قدر کرایہ رہتا آیا تھا اوس مین ایک ثلث کی تخفیف ہوگئی ہے۔ مکہ معظمہ سے جو پرائیویٹ خطوط آئے اون سے معلوم ہوا کہ فی الحال وہان کھانے پینے کی چیزون کا نرخ بہت ارزان ہوگیا ہے حتے کہ ہندوستان سے زیادہ ارزان ہے۔ تمام اطراف سے عید کے بعد بے شمار حاجی روانہ ہونگے پہلے جو لوگ حج کرنے جاتے تھے وہ بڑی مصیبت مین مبتلا ہوتے تھے۔ اب کی مرتبہ پہلے پہل یہ خوشخبریان سننے مین آئی ہین۔

عدن سے خبر آئی ہے کہ مُلّا نے میجرٹن کے گروہ پر حملہ کیا ہے۔ تین آدمی قتل ہوئے اور چودہ ہزار اونٹ گرفتار کر لئے ہین بہت سامان جنگ بھی ہاتھ آیا ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور نے صاحب اکونٹنٹ جنرل بہادر پنجاب کی خدمت مین گذارش کی تھی کہ ابتدائے قیام انجمن سے سنہ رواں تک انجمن کے حساب کتاب کی جانچ کے لئے کسی قابل محاسب کو اوسط درجہ کی اُجرت پر مقرر فرما دیا جاوے صاحب موصوف نے ایک چارٹرڈ اکونٹنٹ کو انجمن کے حساب کی پڑتال کے لئے مقرر کر دیا ہے چنانچہ آجکل انجمن کے حساب کتاب کی جانچ ہورہی ہے انجمن مذکور نے اپنا سرمایہ ایک بنک مین رکھکر روزانہ لین دین کا باقاعدہ حساب کتاب رکھنے کا طریقہ جاری کر دیا ہے۔

لارڈ لینسڈون کے پسر دوم لارڈ چارلس فٹز ماریس کی شادی ماہ جنوری مین لارڈ منٹو وائسرائے کشور ہند کی دختر خورد لیڈی وائیلٹ ایلیٹ سے کلکتہ مین ہوگی۔ یہ شادی کئی وجوہات سے بے نظیر ہوگی۔ ملک معظم قیصر ہند کی خواہش کے مطابق ہندوستان مین اس شادی کے موقعہ پر بڑی دھوم دھام کی جائے گی۔ دربار دہلی کی بہت سی باتون کا اعادہ اس موقع پر ہوگا۔ لارڈ و لیڈی منٹو فیاضانہ طور سے اپنے مہمانون کی خاطر و تواضع کرین گے۔ تمام والیان ریاست اور دیسی فرمانروا اور اعلےٰ حکام انگلشیہ و دیسی فوج کے افسر مدعو کئے جائنگے حضور وائسرائے کی کونسل کے تمام ممبر معہ اپنی لیڈیون کے موجود ہون گے۔ لارڈ لینسڈون سابق وائسرائے ہند معہ لیڈی لینسڈون کے اپنے لڑکے کی شادی مین اپنے احباب ڈیوک اور ڈچز آف ڈیونشائر۔ لارڈ و لیڈی کرزی۔ لارڈ اور لیڈی واٹر فورڈ کے شریک ہونے کے لئے انگلستان سے ہندوستان آوین گے۔

ہز مجسٹی امیر صاحب کابل کو بھی جلسہ شادی مین شریک ہونے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ اغلب ہے کہ امیر صاحب کابل بھی دس بارہ روز کے لئے جریدہ طور پر مختصر خدم و حشم کے ساتھ تشریف لاکر جلسہ شادی مین شامل ہوکر شادی کی رونق کو دوبالا کر دین۔ مگر ابھی تک اس بارہ مین یقین کے ساتھ کچھ نہین کہا جاسکتا۔

گھوڑون مین بخار۔ شمالی ہند کے اکثر فوجی اصطبلون مین گھوڑون کے انفلوئنزا بخار کی وبا نمودار ہوگئی ہے۔ متھرا۔ دہلی۔ اور میرٹھ کی چھاؤنیون کے گھوڑے کثرت سے اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین

رپورٹ جلسہ انجمن احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چھاونی انبالہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۸ء

درد تھا اک دل بیمار کا غمخوار قدیم
اب یہ حالت ہے کہ وہ بھی نہیں بیمار پرسان تو

ایک زمانہ تھا کہ یہ انبالہ کسی درخشندہ گوہر کی موجودگی سے احمدی برادران کے لئے ایک خوش نما گلزار نظر آتا تھا۔ اوس کے مبارک وجود کی برکتیں ہماری ہر حالت زندگی میں شریک حال تھیں اوس کی محبت آمیز گفتگو اور تسلی بخش کلام سے ہمارے سالوں اور مہینوں کے رنج دور ہو جایا کرتے تھے۔ اب وہ پیارا اور فرشتہ خصلت انسان ہم کو یہاں تنہا چھوڑ کر اپنے امام کے در دولت پر خدمت دین کے واسطے جا پہونچا۔ میری مراد اس وقت چودہری رستم علی صاحب سے ہے۔ جن کی عنایات کو انبالہ کے احمدی برادران ایک عرصہ تک یاد رکھیں گے۔ ہمیں اون کی جدائی کا صدمہ اصتعلق ضرور ہے مگر اوس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ہمارے لئے موجب فرحت اور انبساط ہے کہ احمدی جماعت انبالہ کو اب آپنے خلیفۃ المسیح علیہ السلام تک عرض معروض کیلئے ایک ریپریزنٹیٹو مل گیا۔ خدائے کریم سے یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ اون کو خدمت دین کی اس سے بھی زیادہ توفیق دے اور ہم کو بھی ہمت عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ان کے جانے کے بعد یکم ماہ حال کو انجمن ہذا کا جلسہ منعقد ہوا۔ اور شیخ محمد یوسف صاحب جملہ برادران کی پسندیدگی سے چودہری صاحب کی جگہ پر پریزیڈنٹ مقرر ہوئے۔ سچ تو یہ ہے کہ جملہ برادران کی درخواست شیخ صاحب موصوف نے اس بوجھ کو اوٹھانا منظور کیا۔ اللہ کریم اونکو موجودہ ہمت و مستعدی سے بھی سوا خدمت دین کا جوش اور سوز عطا کرے اور بقایا چندہ عمارت اشاعت الاسلام کی ادائیگی کیواسطے زور دیا گیا ہے دوسرے جلسہ کی تاریخ ۱۵ ماہ حال کو مقرر کی گئی جسکی رپورٹ انعقاد جلسہ کے بعد ارسال ہو گی۔

فضل احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاونی

جواب خطوط

غلام حمید صاحب گجو چک۔ اچھا سر دست آپ سے یہی قیمت منظور ہے۔ پہلے روپے ارسال ہو چکے لیکن سال جدید کی وصول قیمت پیشگی کیواسطے ۱۰۔ دسمبر کا پرچہ وی پی ہوگا۔

محمد بقا اللہ صاحب۔ روز جمعہ انشاء اللہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں عرض کر کے جنازہ پڑہا جاویگا۔ اللہ تعالی مغفرت کرے (اشتہار اجرا جمع ہوتا ہے۔ مبلغ صمہ روپیہ ارسال فرماوین)

نذیر محمد صاحب خریدار نمبر ۱۱۸۳۔ آپکی پہلی قیمت رعایتی وصول ہے آیندہ کے واسطے آپکو اگلے ماہ میں وی پی کیا جائیگا یا نومبر میں قیمت مبلغ للعہ ارسال فرما دیں۔

نور محمد صاحب چکوال۔ آپکے نام اخبار یہاں سے برابر روانہ کیا جاتا ہے اگر آپکو نہیں ملتا۔ تو ڈاک خانہ سے دریافت کریں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

دسوندی۔ قادر آباد سیالکوٹ	فتح محمد صاحب والنو
غلام مرتضی " " "	غلام محی الدین خان چک نمبر ۲۰ لائلپور
عمردراز خان صاحب سٹرینہ	غلام نبی " " "
گڑھ شنکر۔ ہوشیار پور	سلطان احمد " " "
محمد نواب خان صاحب مدرس	فضلا " " "
سکھانہ۔ ضلع لودیانہ	محمد حسین " " "
رحمت خان ہیڈ کنسٹبل ہریم پور	غلام حیدر " " "
ہوشیار پور	خدا یار " " "
بست۔ جنید کے (گجرانوالہ)	کالو " " "
وادر " " "	سموں مصلی " " "
نور محمد " " "	سموں بافندہ " " "
حیات محمد " " "	مریم اول " " "
غلام محمد صاحب مدرس مگھیانہ	مریم ثانی " " "
عبد الرحمن صاحب لالہ موسی	حاکم بی بی
مسمات عائشہ اہلیہ محمد دین	فتح الدین ٹھیکیدار موضع ملا
مقام گجو چک	سید عتیق اللہ ولد سعید
عبد ل۔ سورج گڑھ۔ محلہ	خصلت شاہ مرحوم فرخ آباد
جلال الدین صاحب چک ملوار	امام الدین صاحب شادیوال گجرات
ضلع لودیانہ	احمد الدین سلطان پور
سرفراز خان صاحب " "	عیدا " "
غلام احمد صاحب چک ۱۲۴	غلام حیدر " "
حیدر آباد سندھ	محمد بخش " "
منشی محمد ابراہیم صاحب	جیوا " "
یادگیر برڑی	قادر بخش " "
محمد اسمعیل صاحب چرچید	نور محمد " "
ضلع محبوب نگر نظام	محمد اسحق " "
اہلیہ عبد الرحمن نوشہرہ	عائشہ " "
مہر خان صاحب ماتیجا تحصیل	محمد جان معہ اہلیہ " "
فتح جنگ	مسمات عزیز بی بی " "
محمد حسن صاحب ٹیوارسی	مسمات ماسون " "
بجھر۔ ضلع شاہ پور	مسمات جلتے " "

رسید زر

محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۴۱ ع	میاں محمد دین صاحب ۱۲۵۰ ع
محمد حیات صاحب ۹۲۳ ع	طفیل احمد صاحب ۱۰۹ ع
محمد بخش صاحب ۲۰۴۸ ع	بابو احمد بخش صاحب ۱۷۴ ع
رحمت ۵۱۴ ع	احمد علی صاحب ۱۹۲۷ ع
غلام احمد صاحب ۲۳۲ ع	میاں فتح محمد صاحب ۲۰۷۴ ع
فیاض الدین صاحب ۱۲۹ ع	محمد بیگ صاحب ۱۵۸۸ ع
خدا بخش صاحب ۹۱۲ للعہ	جیون علی صاحب ۱۶۴۷ ۱۰ر
امیر الدین صاحب ۱۶۶۴ عہ	محمد شفیع صاحب ۱۳۰۰ ع ۱۲ر
رحیم بخش صاحب ۵۵ عہ	رمضان علی صاحب ۱۱۲۷ سے
جیوے خان صاحب ۵۸۷ سے	عبد العزیز صاحب ۱۰۷۹ للعہ
فضل کریم صاحب ۱۴۸۰ ع	حیدر شاہ صاحب ۵۴۰ للعہ
اقبال علی صاحب ۱۴۸۳ ع	نور حسن صاحب ۱۸۰۰ عہ
غلام محی الدین صاحب ۱۹۷۶ ع	صاحب دین صاحب ۷۱۵ عہ
فیض محمد صاحب ۱۱۹۲ ع	محمد حسن صاحب ۱۸۱۶ عہ
محمد اسمعیل صاحب ۱۸۲۴ عہ	مولا بخش صاحب ۱۷۰۸ ع

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ممیرانی تولہ عـہ۔ قسم ثانی ہے۔ سرمہ قسم اول ع اور دوم عہ سوم عہ اور ہر قسم کی تنگی اور سلائی بھی موجود ہے۔ المشتہر۔ احمد نور کابلی۔ مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی میعاد ختم ہو گئی ہے اب براہین احمدیہ اصلی قیمت پر فروخت ہو گی۔ مجلد صہ بے جلد عہ لیکن خریداران بدر کیواسطے ایک روپیہ کی رعایت ہوگی۔ یعنے اون کو براہین احمدیہ مجلد چار روپیہ (للعہ) اور بے جلد صرف چار روپے میں دی جاوے گی۔

مینیجر بدر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

عام قیمت سالانہ

چہ گویم باتو گرامی جہاد در قادیان ... دوا بہی شفا مبنی غرض دارالامان ...

مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۳۲۶ مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۲ ماگھر ۱۹۶۵

جلد ۴ — نمبر ۳

سارے جہان سے اچھا دارالامان ... ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ — بروز جمعرات — دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اوس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارش کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ... بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور رسید زر الگ نہ دی جاویگی اخبار میں چھاپی جاوے گی اگر رسید دو ہفتہ تک نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے

تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

منیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تہے اور ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا تہا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اون تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اون تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اوس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام اون شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے ہیں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑہنے اور سننے اور اوسپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا۔ اور باہمی اخوان ...

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر اور پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپکر شائع کیا)

مکتوبات مسیح موعودؑ

جن احباب کے پاس حضرت اقدس کے خطوط ہوں۔ اگر وہ اصل یا نقل ہم کو بھیجدیں۔ تو ہم اون کو فائدہ عام کیواسطے وقتاً فوقتاً درج اخبار کرتے رہینگے۔ اس وقت ہمارے پاس دو خط حضرت اقدس کے خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام ہیں۔ اگرچہ وہ زیادہ تر پرائیویٹ ہیں تاہم ان میں سے ہم تھوڑا سا اقتباس درج ذیل کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس اپنے خدام پر کس قدر لطف مرحمت فرماتے تھے اور اون کی خدمات کی قدر کرتے تھے۔

خط نمبر ۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہر قسم عطر مرسلہ آن محبّ ...... مجکو ملا۔ جزاکم اللہ خیرا لجزاء۔ اور نیز ایک اشرفی بھی ساتھ اس کے پہونچی۔ خدا تعالیٰ بہت بہت جزائے خیر دے۔ مین زیادہ تکلیف دینا آن محب کو پسند نہین کرتا۔ اور مینے عطر مشک وعنبر اس ارادہ سے لکہا تہا۔ کہ اس کی قیمت مین ادا کرونگا مگر آپنے مجھے اطلاع نہین دی۔ کہ اس کی کیا قیمت ہے بلکہ برعکس اس کے ...... اور اپنی طرف سے بھیجدیے ہین آپکی خدمات سے بہت شرمندہ ہون ...... زیادہ خیریت والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۴ جولائی ۱۹۰۰ء

خط نمبر ۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا مین ہمیشہ آپ کو دعا سے یاد رکہتا ہون۔ اور آپ سے مجھے محبت ہے۔ مگر بباعث کثرت کاروبار تالیف جواب لکھنے مین کوتاہی ہوتی ہے۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء

مکرمی حضرت صادق الامانۃ مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چودہری اللہ داد خانصاحب کے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خط آیا ہے۔ امید کہ آپ درج فرما کر حضرت اور اون کے فدائی کی یاد کو تازہ کرین گے۔

عاجز ابوسعید عرب از قادیان

تیسرا خط محبی اخویم منشی اللہ داد صاحب کلرک سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا عنایت نامہ پہونچا۔ یاد رہے کہ ہر ایک مومن کے لئے کسی حد تک تکالیف اور ابتلاء کا ہونا ضروری ہے۔ اس کو صدق دل سے برداشت کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیئے جو شخص اس بات پر یقین ایمان لاتا ہے کہ میرا خدا ایسے جو قادر کریم اور رحیم اور علیم ہے اوس کو اپنے ایمان کے موافق استقامت اور استقلال دکھلانا چاہیئے وہ خدا قادر ہے کہ ایک دم مین مشکلات پیش آمدہ حل کر دے۔ مگر بندہ کی تربیت کے لئے جو دوسرے مصالح کی بناء پر کسی حد تک اس کا ابتلا چاہتے ہین ان مصالح کو ترک کرنا حقیقی رحمت کے برخلاف ہے۔ سو یقین رکہو کہ وہ خدا موجود ہے۔ جو ہر ایک مصیبت کو ایک دم مین دور کر سکتا ہے اور وہ اس سے بے خبر نہین ہے مگر اوس کی مصلحت اور حقیقی رحمت یہ کام کر رہی ہے۔ اپنی نمازون مین اپنی ہی زبان مین ایسے مشکلات کے لئے دعا کرتے رہو۔ قیام مین رکوع مین سجود مین۔ التحیات مین ہر ایک موقع مین دعا کرو۔ کوئی نیا امر نہین ہے سنت اللہ ہے۔ جس مومن سے خدا پیار کرتا ہے اوس کو کسی قدر ابتلا کا مزہ چکھاتا ہے تاکہ اوس کی آنکھ کھلے اور سمجھے۔ کہ دنیا کیا چیز ہے اور کس قدر تلخیون کی جگہ ہے سو ضرور ہے کہ کسی قدر یہ دکھ بہی چیز اور وہ درحقیقت کوئی دکھ نہین ہے صرف ایمان کا قصور دکھ ہے۔ صدق دل سے اپنے تئین خدا کے حوالہ کرو اور یقین سے سمجھو۔ کہ وہ اون لوگون کو ضائع نہین کرتا۔ جو اس کے ہو جاتے ہین سچی توبہ کرو اور گناہون سے اپنی ہی زبان مین خدا سے معافی چاہو۔ تا وہ رحم کرے یہ کوئی نئی بات نہین۔ کوئی اس دروازہ کی راہ سے نہین آتا جسکو یہ سب کچھ دیکھنا نہین پڑتا۔ بلکہ اس سے زیادہ خدا تعالیٰ طاقت بخشے چند روز دنیا ہے۔ مخلوق طاعون سے مر رہی ہے ہمت مین اپنا صدق دکھلاؤ۔ امتحان کیوقت اس بات مین خوبی نہین کہ بہت جزع فزع کرکے مخلصی چاہین۔ بلکہ اس مین خوبی ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر استقلال دکھلایا جاوے۔

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۲۰ جنوری ۱۹۰۲ء

امتحان حضرت خلیفۃ المسیح نے دسمبر ۱۹۰۸ء کے امتحان کے لئے جسکی نسبت اس سے قبل اخبارون مین اعلان ہو چکا ہے مندرجہ ذیل کتب تجویز فرمائی ہین پس جو صاحب اس امتحان مین شامل ہونا چاہین وہ امتحان دینے کی طیاری کر لین (۱) آئینہ کمالات اسلام (۲) سرمہ چشم آریہ (۳) چشمہ معرفت (۴) جنگ مقدس۔ یہ امتحان غالباً آخر ہفتہ دسمبر ۱۹۰۸ء مین قادیان مین ہو گا تاریخ کے متعلق بعد مین احباب کو اطلاع

خطبہ جمعہ

یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعہدی اوف بعہدکم وایای فارہبون۔

فرمایا۔ قرآن سنانے والون کو ان دنون مین قرآن سنانے کا کم موقعہ ملتا ہے۔ پس جہان یہ ذکر ہے۔ وہان مسلمانون کو تنبیہ کرنا مقصود ہے۔ پس مسلمان کو چاہیئے کہ جن ناپسند کامون کی وجہ سے یہودی عیسائی عذاب کا نمونہ بنے ان سے بچے اور جن پسندیدہ کامون کے سبب انعام پائے وہ کرے۔

اس قوم کے درجۂ اعلیٰ کا نام نہین لیا بلکہ لقب بیان کیا ہے۔ اس سے اونکو شرم اور جوش دلانا مقصود تہا عربی زبان مین اسرائیل کے معنے ہین خدا کا پہلوان سپاہی اس نام سے یہ غیرت دلائی کہ تم بہی اللہ کے بہادر بنو۔ ہماری سرکار سید الابرار سے بڑھ کر اور کون اللہ کا پہلوان ہے بس اتنے بڑے انسان کی امت اور اولاد ہو کر ہم نفس وشیطان کے مقابلہ مین بزدلی دکھائین تو پہر افسوس ہے مگر افسوس کہ بعض مسلمانون کی بہادری اسی پر رکھی ہے کہ جب کسی عورت سے زنا کر لیا تو پہر اپنے ہم جولیون مین لگے شیخیان بگہارنے کہ دیکھو ہم نے فلان قلعہ مار لیا ہے۔ لعنت ہے ایسی شجاعت پر۔

نعمتی التی انعمت علیکم۔ وہ نعمت کیا تہی دوسری جگہ فرمایا۔ کہ تم مین سے انبیاء وملوک بنائے اور وہ کچھ دیا۔ جو دوسرون کو نہ دیا گیا۔

اب اے مسلمانو! تم اپنی حالت پر غور کرو۔ کہ تم پر بہی یہ انعام ہو چکے ہین۔

اس کتاب پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ تمام نصائح کی جامع ہے اگر کسی اگلی کتاب مین تحریف ہو چکی ہے۔ تو یہ اسے صاف کرتی ہے۔

اول منکر کے کافر نہ ہو یا پہلا برا نمونہ نہ ہو۔ کہ دوسرے اس سے متاثر ہون گے اور سب کا گناہ تمہارے ذمہ پر ہوگا کلام الٰہی کی بے ادبی نہ کرو۔ جس شخص نے بہار دانش لکھی ہے اوس نے کسی سے پوچھا کہ کیا کر رہے ہو۔ جواب دیا۔ ان کیدکن عظیم کی تفسیر کر رہا ہون۔ راگ والی کتاب کسی نے بنائی اور اوپر لکھدیا۔ یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔ یہ سب لاتشتروا بآیاتی ثمنا قلیلاً۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

راستی موجب رضائے خداست

رسالہ ۲ ہمت نمبر ۲ میں مکرمہ بہن سیدہ سکینہ ٹپنہ کا مضمون ہم خرما و ہم ثواب کے عنوان پر دیکھا۔ جس میں انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ عربی سے علیحدہ شائع کیا جاوے اور اس کے تین فائدے بتلائے ہیں (۱) ایک یہ کہ ہم بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی (۲) دوسرا غور اور سوچنے کا موقع ملیگا (۳) ہندو بہنیں بھی اس سے مستفید ہو سکیں گی۔ اب میں بہن صاحبہ کو بتلاتی ہوں۔ کہ ان تین فوائد کے علاوہ نقائص کس قدر ہیں۔ اوّل تو خدانہ کرے۔ کہ قرآن کریم کا صرف اردو ترجمہ ہو کر انجیلوں کی طرح گی کو جن میں رسے اور مخالفان دین احمد کے ہاتھوں بے عزتی اور بے توقیری کرداسے۔ اور جیسا کہ توریت انجیل کی تمام عمدگیاں ان کے ترجمہ در ترجمہ ہو کر اور مترجموں کے خیالات ملکر مفقود ہو گئی ہیں اور غلطیوں کی اس قدر بھرمار ہو گئی ہے۔ کہ انکو الہامی کتاب کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے ان کی سب خوبیاں صرف اسیواسطے زائل ہوئی ہیں۔ کہ اون کے ترجمے کے ساتھ ان کی اصلی عبارت نہیں۔ انہیں خالی خولی ترجموں کی برکت سے ہوں کے اصلی اور حقیقی منصور کو کھودیا۔ خدا پرستی کی بجائے بت پرستی اور انسان پرستی ہو گئی ہے اور اب جس غرض کے لئے یہ کتابیں اتاری گئی تھیں اس کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ اون کی تعلیم محبوب ازلی سے حاصل ہونے کی بجائے انسان کو اس سے سینکڑوں کوسوں دور اور مہجور کردیتی ہے۔ خداوند دو عالم اپنے عزیز اور پاک کلام کو اس روز بد سے بچاوے کہ وہ بھی توریت انجیل کی طرح بودی کمزور نشانہ طعن و ملامت ہو جاوے۔ کیا بہن کو پتہ نہیں کہ قرآن کریم کی عمدگیاں نکات اور خوبیاں اسیواسطے قائم اور برقرار رہی ہیں۔ کہ عربی عبارت اس کے ساتھ ہے۔ "ہم اردو ترجمہ کو بغیر وضو تلاوت کر سکیں گی" کیا صاحب جب اردو ترجمہ ہو جاویگا۔ تو خدا کا کلام نہیں رہیگا اگر آپ آگے خدا کی کلام کی عزت کیواسطے وضو کرتی تھیں۔ تو پھر بھی کرنا پڑیگا۔ اور اگر محض عربی زبان کی خاطر وضو کیا جاتا تھا۔ تو پھر قید ٹوٹی۔ شاید بہن صاحبہ کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جلشانہٗ نے ہمیں بڑی معافیاں دے رکھی ہیں اوس نے فرمایا ہے کہ اگر وضو کرنے میں تمہیں کسی نوع کی تکلیف ہو۔ تو بلا تامل تیمم کر لیا کرو۔ اگر بہن صاحبہ کو وضو کرنا ایسا ہی ناگوار گزرتا ہے تو بے شک تیمم کر کے تلاوت کر لیا کریں۔ کوئی حرج نہیں بلکہ بغیر تیمم کے بھی جائز ہے۔ حیران ہوں کہ مکرمہ بہن کو کیوں عربی زبان سے اس قدر نفرت ہے۔ جو اوس کے دیکھنے کو بھی بوجھ خیال کرتی ہیں۔ وہ عربی زبان ہے کہ ام الالسنہ ہے یعنی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ وہ عربی زبان جو ہر ملک اور ہر قوم کی ہدایت کے لئے اتری۔ وہ عربی زبان جو اپنی فصاحت اور بلاغت میں بے نظیر ہے۔ وہ عربی زبان جو شافع محشر حبیب کبریا کی مادری زبان تھی۔ وہ عربی زبان جو کہ خداوند دو عالم کو بھی نہایت عزیز ہے۔ وہ عربی زبان جسکو دیکھنے سے اسلام کے گذشتہ کارنامے آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں وہ عربی زبان جس میں فرقان حمید نازل ہوا جسکا محافظ خود خدا ہے۔ جو کبھی منسوخ ہونیوالا نہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ہم احمدی عربی زبان پر دل و جان سے شیدا اور فدا ہیں کیونکہ ہمارے ہادی مہدی مسیح کا حکم ہے۔ جو رسول عربی کے جانثار عاشق تھے۔ ہم عربی کو کیسے چھوڑیں انہیں ہمیں آپ پیارے نبی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ سنا ہے کہ مجنوں لیلیٰ کے گلی کے کتوں کو چوما کرتا تھا تو کیا باعث ہے کہ ہم اپنے شافع نبی ہمدرد نبی رحمۃ للعالمین نبی کی نہایت پیاری اور عزیز زبان کو دیکھنے سے بھی گریز کریں۔ جب تک رسول کی عزت اور محبت دلوں میں برقرار اور قائم ہے اس پاک زبان کی عزت اور عظمت اور محبت بھی رہے گی میں تو اپنی دینی بہنوں کو بارہا یہی نصیحت کرتی ہوں کہ حتی الامکان عربی زبان سیکھنے کی سعی کریں (۲) فائدہ یہ کہ اردو ترجمہ ہو گا تو سوچنے اور غور کرنے کا موقعہ ملیگا۔ کیوں جی عربی سوچنے اور غور کرنے سے روکتی ہے بلکہ قرآن کریم خود فرماتا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علیٰ ... ... یعنے جو لوگ تدبر نہیں کرتے کیا انکے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ ہاں جب صرف اردو ترجمہ ہو گیا اور وہ قرآنی نکات اور معارف جاتے رہے تو غور تدبر کاہے پر ہو گا۔ غور تدبر تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب اصلی عبارت ساتھ ہو۔ ورنہ صرف اردو ترجمہ تو معمولی اردو کتابوں کی طرح پڑھا جائیگا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مکرمہ بہن نے قرآن کریم تلاوت کرتے ہوئے کبھی غور اور خوض نہیں کیا تبھی اون کے دل میں یہ بات آئی۔ کاش کہ وہ مسیح الزمان مہدی دوران کی پاک تعلیم پر چلیں تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ قرآن کریم حقائق و معارف کا لا انتہا بیش بہا خزانہ ہے۔

(۳) تیسرا ہندو بہنیں بھی مستفید ہو سکیں گی جبکہ کلام اللہ کا اردو ترجمہ شائع ہوا تو ہندو بہنوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ اوسے خرید کر پڑھیں جس مذہب سے انہیں اس قدر نفرت ہے کہ اگر کسی بیرونی کا کپڑا چھو جائے سے انکا جسم اور کھانا بھرشٹ ہو جاتا ہے اسکی مقدس کتاب پڑھیں جو اون کی مذہب کی سخت مخالف ہے اور جسکا اون کے مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں ہاں وہ ایسا ہی قرآن کریم کا ترجمہ پڑھیں گی جیسا کہ ہم توریت انجیل وغیرہ پڑھا کرتی ہیں۔ البتہ جس کو تحقیق حق اور کیضرورت اور شوق ہو وہ معہ عربی کے بھی دیکھ سکتی ہے عربی کوئی سد راہ نہیں۔ اب آپ خود ہی انصاف کر سکتے ہیں کہ جب مسلمان مستورات کے خیالات قرآن کریم اور مذہبی تعلیم سے اس قدر دور ہیں اور انگریزیت نے یہاں تک اثر کیا ہے کہ وہ ہمیں مسیحوں کی طرح چاہتی ہیں کہ ہمارا قرآن پاک بھی بائبل کی صورت اختیار کرے اور صرف اردو ہی اردو رہ جاوے جب کلام الٰہی سے اس درجہ تک نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا گیا تو مسیح کے آنے کی ضرورت نہ تھی؟ مسیح آیا اور بر وقت آیا اور اس کلام محبت اور الفت اپنے خادموں کے دلوں میں ویسی ہی ڈال گیا؟ جیسے چودہ برس پیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی تھی آپ پر ہزارہا برکتیں اور رحمتیں اور درود اور سلام ہوں۔ میں آگے بھی ایڈیٹر صاحبہ تہذیب اور ناظرین تہذیب اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اخبار عرض کی تھی کہ احمدی مستورات میں ایک رسالہ شائع ہونا چاہیئے جس میں ذیل کے مضمون درج ہوں۔ چیدہ چیدہ مشاہیر اسلام کی سوانحعمریاں خاصکر قرآنی واقعات جنکہ سچے بیانات ادب اخلاق سے پر عبرت انگیز اور نتیجہ خیز ہیں اچھے دلچسپ پیرائے میں لکھے جایا کریں۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدا پرستی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی فرمانبرداری۔ حضرت یعقوبؑ اور حضرت ایوبؑ کا صبر۔ حضرت یوسفؑ کی بیمثیل پاکدامنی اور تبلیغ حق حضرت علیہ السلام کی رحم دلی اور ہر دلعزیزی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی خلائق کریم النفسی سخاوت حلیمی بردباری انکساری۔ حضرت مسیح مہدی کی زندگی کے چیدہ چیدہ حالات اونکی کتابوں سے نقل کر کے لکھے جاویں۔ عورتوں میں حضرت بیوی مریم بیوی آسیہ حضرت خدیجہ رضؓ۔ حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ۔ خاتون جنت بیوی فاطمہ حضرت رابعہ بصری کے حالات لکھ کر ہدیہ ناظرین کئے جاویں جو کہ متبرک بھی ہیں اور دین پھیلانے کا بھی عمدہ ذریعہ ہیں اور اتمام حجت بھی ہے ہاں اگر ہمارے دلوں میں ہندو بہنوں کیطرف سے کچھ ہمدردی ہے تو اس بات پر مضمون لکھے جانے چاہئیں کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا نہ عرب میں نہ ہند میں بلکہ اس کو بانی اسلام کی قوت قدسی نے پھیلایا ہے۔ کہ ان کے دل سے یہ خیالات واہیات دور ہو جاویں کہ اسلام جبراً قبول کرایا گیا جو کہ ان کا ہم سے متنفر ہونے کا بڑا بھاری سبب ہے نیز ہندو مسلمان بہنوں میں صلح یکجہتی کے مضمون ہوں جیسا کہ ہمارے آقا مسیح کا پیغام صلح لکھا ہے۔ اخیر میں اس بات پر زور دینا چاہیئے کہ ہندو بہنیں مسلمانوں سے دلی بغض اور کینہ چھوڑ دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء صدر انجمن قادیان دار الامان

بمقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

۲۵۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز جمعہ
اجلاس مجلس معتمدین

۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز ہفتہ
صبح سے دوپہر تک اجلاس مجلس معتمدین۔ کھانا

نماز ظہر

بعد از ظہر ½۲ بجے سے ½۳ بجے تک
تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم۔
بعد از دوپہر ½۳ بجے سے ½۴ بجے تک جناب صاحبزادہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہٗ ایڈیٹر تشحیذ الاذہان کی تقریر۔

نماز عصر

بعد از نماز عصر تا ½۵ ۔ متفرق تقریریں۔
کھانا و نماز مغرب و عشاء
شب کے ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک انجمنہائے احمدیہ متعلقات کے ڈیلیگیٹوں کا کانفرنس

۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز اتوار
کھانا صبح

½۱۰ بجے صبح سے ¾۱۰ بجے تک قرآن شریف۔
¾۱۰ بجے سے ¾۱۱ بجے تک لکچر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بی۔اے۔ ایل۔ایم۔ ایس۔ سول اسسٹنٹ سرجن لیکچرار میڈیکل کالج لاہور۔
(مضمون۔ ہم کس طرح سے ترقی کر سکتے ہیں؟)
¾۱۱ بجے سے ½۱۲ بجے تک تقریر جناب سید حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت سیالکوٹ

½۱۲ بجے سے ¾۱۲ بجے تک۔ نظم جناب میر قاسم علی صاحب دہلی۔
¾۱۲ بجے سے ½۱ بجے تک۔ لکچر جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ایم۔ایس۔ سول اسسٹنٹ سرجن اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب لاہور
½۱ بجے سے ½۱ بجے تک نظم۔ من تصنیف حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنکو جناب حکیم احمد حسین صاحب لائل پوری پڑھیں گے۔

نماز ظہر

½۲ بجے سے ½۳ بجے تک۔ لیکچر جناب مولوی صدر الدین صاحب بی۔اے۔ بی ٹی پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور
½۳ بجے سے ½۴ بجے تک خطبہ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی
½۴ بجے سے ½۵ بجے شام تک۔ متفرق تقریریں
کھانا و نماز مغرب و عشاء
۸ بجے شام سے ½۸ بجے تک
نظم مختلف احباب
½۸ بجے سے ۱۰ بجے تک
لکچر انگریزی جناب ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب ایل۔ایم۔ایس سول اسسٹنٹ سرجن سابق لکچرار میڈیکل سکول آگرہ و اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان
مضمون۔ تبلیغ اسلام۔ انگریزی بولنے والے ملکوں میں

Propagation of Islam in English speaking countries

۲۸۔ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز پیر
کھانا صبح

½۱۰ بجے سے ¾۱۰ بجے تک۔ قرأت قرآن مجید۔
¾۱۰ بجے سے ¾۱۱ بجے تک۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جنکو جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے۔ ایل۔ایل۔بی۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز و محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان پڑھیں گے۔
¾۱۱ بجے سے ½۱۱ بجے تک
نظم از جناب منشی ذو الفقار علی خان صاحب اہلکار ریاست رام پور۔ اضلاع متحدہ۔
½۱۱ بجے سے ½۱ بجے تک
جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی پلیڈر چیفکورٹ پنجاب و سکرٹری صدر انجمن قادیان
مضمون۔ اپیل بہ برادران سلسلہ عالیہ احمدیہ

نماز ظہر

½۲ بجے سے ½۴ بجے تک۔
تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت مولانا مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب ادام اللہ برکاتہم۔
½۴ بجے سے ۵ بجے تک
تقریر جناب مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور
کھانا و نماز مغرب و عشاء
½۷ بجے سے ½۸ بجے تک۔ نظم
½۸ بجے سے ½۹ بجے تک۔ لیکچر جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم۔
½۹ بجے سے ۱۰ بجے تک خاتمہ بر دعا۔

خاکسار خلیفہ رشید الدین

نصف کرایہ

جملہ برادران احمدیہ کو واضح ہو۔ کہ خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے حکام ریلوے نے بہت مہربانی کی ہے کہ میانہ اور تیسرے درجہ کی گاڑیوں کا کرایہ نصف ہو گیا ہے لہٰذا جو صاحب جلسہ پر تشریف لانا چاہیں۔ اونکو واجب ہے کہ وہ یا تو خاکسار سے خود سارٹیفکیٹ جلسہ دسمبر ۱۹۰۸ء میں شریک ہونے کا منگا لیں۔ یا اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب سے حاصل کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام صاحبان جن کا آنا یہاں ہو سکتا ہے۔ حتی الوسع تشریف لانے کی کوشش ہو فرمائیں گے۔

نوٹ۔ اول اور دوم درجہ کا کرایہ بڑے دن کی تعطیلات پر ہمیشہ نصف ہوا کرتا ہے۔

والسلام۔ خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری ۲۰۔ نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

سونیوالو جلد جاگو اب وقت خواب نہیں ہے

جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرنیوالے آج شرمندہ ہیں۔ آسمان زمین سورج چاند ستارے رجر شجر دریا نالے سب نے یہی شہادت دی۔ کہ احمد قادیانی اللہ تعالیٰ کا مرسل اور اس کے پیارے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے میں کسی غیر ملک اور گذشتہ زمانہ کا ذکر نہیں کرتا۔ بلکہ یہی چھوٹی سی عمر میں اپنے علاقہ میں جو کچھ دیکھا اور سنا اوس کا بیان کرتا ہون حدیث کے مطابق رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف کا نشان دیکھا۔ پھر طاعون کی نسبت حضرت اقدس کا جو اشتہار تھا۔ جس میں یہ شعر درج ہے ؎

گران چیزے کہ مے بینم عزیزان نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کر دندے بچشم زار و خونبارے

اسکو پڑھا اور اپنے اہل وطن کو پڑھکر سنایا جسکی سچائی کو سنہ ۱۹۰۱ء میں اپنی آنکھون سے روز روشن کی طرح دیکھ لیا ہر طرف سے رونے اور پیٹنے کی آواز آتی تہی۔ رات کے اندہیرون اور مینہ جھکڑون مین بس تکلیف کے ساتھ لاشون کو مٹی مین چھپایا اوس کا نقشہ اب تک آنکھون کے سامنے ہے۔ ایسے ہی ثلج والے الہام کی صداقت پر سینکڑون درخت سوکہے۔ اور خشک شہادت دے رہے ہین۔ اور الہام ۲۵ پچیس دن کے بعد ایک واقعہ ہے جو آسمان سے انگارے برسائے دشمن بھی اس سے انکار نہین کر سکتے۔ خیر یہ تو پچھلے دنون کی باتین ہین۔ جو کچھ آجکل ہوا اور ہو رہا ہے اوس کو دیکھ کر بڑے بڑے معمر اور سن رسیدہ آدمی حیران ہین۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات تھے۔ (۱) آسمان ٹوٹ پڑا سارا (۲) واستوت علے الجودی۔ (۳) صحن مین ندیان چلین گی اور سخت زلزلے آئین گے (۴) ایک وبا پڑے گی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کی وحی کے مطابق ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء کو جمعہ کے دن آسمان ٹوٹ پڑا۔ اور اس زور سے پانی برسا۔ کہ گلی کوچون سے گزرنا مشکل ہوگیا۔ اور مکانات کی مٹی وغیرہ روئی کی طرح اڑنے لگی۔ لوگ گہرون کو چہوڑ کر بہاگ نکلے۔ پانی کی آواز سے بات بھی سنائی نہین دیتی تہی۔ کبھی اس طرف سے زیادہ نکلتی۔ کہ فلان آدمی مکان کے نیچے دب گیا۔ کبھی اس طرف سے دوڑیو دوڑیو کی آواز آتی۔ الغرض ۲۸ ستمبر کا دن ہمارے لئے قیامت کا نمونہ تہا۔ ہم نے تو یہی سمجھا کہ آج جمعہ کا دن ہے۔ ضرور قیامت آگئی۔ ہمارے نزدیک کٹاس اور چوہا سیدن شاہ دو مشہور مقام ہین۔ پہاڑی پانی یہان سے گذرتا ہے۔ اوس روز یہان سے اس قدر پانی گذرا۔ کہ مدت سے جو اوس کے اڑگرد دکانات اور مکانات وغیرہ تہے سب کو بہا لے گیا۔ بعض آدمیون کو مکانون کی چہتین اور پکی دیوارین پہاڑ کر نکالا گیا۔ کٹاس مین ایک عمدہ قابل دید تالاب ہے۔ جس مین دور دور سے ہندو لوگ آکر غسل کرتے ہین اوس کے کنارے پر بڑے بڑے پختہ مکانات تھے اور پچھلے سال ہزارون روپیہ کی لاگت سے ایک پُل بھی بنوایا گیا تہا۔ پانی نے ایک دہکہ سے مکان اور درخت تالاب مین گرپڑے اور پُل کا نام ونشان نہ رہا۔ وہی تالاب جو سکہون کے زمانہ سے آجتک اپنے دلربا نظارہ سے خوش کرتا رہا۔ آج اجڑا نظر آتا ہے۔ کٹاس اور چوہا سیدن شاہ کے درمیان جس قدر پُل تہے سب ٹوٹ گئے جو سڑک تہی اب تک اس پر چلا نہین جاتا۔ ہر طرف سے پانی جاری ہے اس علاقہ مین جسقدر گاؤن ہین سب کے سب ویران اور غیر آباد نظر آتے ہین۔ جدہر دیکہین پتہرون کے ڈہیر اور مکانون کے ملبے دکہائی دیتے ہین۔ اول تو غریب آدمی مین اتنی طاقت کہان کہ کہان کوئی روپیہ یا سیر اجرت دیسکے دوم بخار کی وہ کثرت ہے کہ کوئی گہر خالی نہین۔ علاوہ بخار کے بعض بعض گاؤن مین وبائے ہیضہ بھی پہوٹ رہی ہے اسپر زلزلون کے دہکے خطرہ اور خوف کو اور بھی بڑہا رہے ہین چنانچہ ۲۷۔ رمضان کی راتکو زلزلہ آیا۔ اور آج ۲۸ رمضان کو پہر اوسی وقت پر خوب جھٹکے دیکر غافلون کو بیدار کیا حالانکہ اس علاقہ مین پے درپے دو روز زلزلہ کا آنا بہی ایک نیا واقعہ ہے۔ پس جو لوگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرتے تہے اونکو چاہیئے کہ وہ ایک طرف ان الہامون کو پڑہین اور دوسری طرف ان واقعات پر نظر ڈالین۔ کہ آسمان اور زمین نے آپکے حق مین گواہی دی ہے یا نہین۔ پہر اے منکرو! تم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوگے آؤ اس ضد کو چہوڑو ورنہ تباہ ہو جاؤگے۔ ہماری تو یہی دُعا ہے کہ خداوند کریم تمکو ہدایت کرے اور ہمین اپنے عذابون سے بچاوے۔ آمین۔

کرم داد احمدی از دو المیال

سلسلہ عالیہ کے نئے ممبر

ذیل کا خط اگرچہ دیر کا ہے تاہم اس کی اشاعت دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم۔ عالی جناب حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب دام برکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم ملازمان بندہ دست آج سے پہلے حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے دعوے مہدویت ومسیحیت سے منکر تھے اور جب تک آنحضرت زندہ رہے ہم اون کے دعوے مہدویت ومسیحیت کی تکذیب کی اور بدقسمتی سے آنحضرت کے مصدق نہ ہوسکے۔

اب منشی محمد ظہیرالدین صاحب احمدی کی موثر اور مدلل تقریرون سے ہمارے تمام شکوک وشبہات بفضل خدا بکلی دور ہوگئے۔ اس لئے اب ہم صدق دل سے جناب امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے مہدویت ومسیحیت کے قائل ہوگئے ہین اور اون کا منجانب اللہ ہونا صدق دل سے مانتے ہین اور اون کے دعوے پر ہر طرح سے ایمان لاتے ہین لیکن چونکہ آنحضرت وفات پاچکے ہین اور جناب والا اون کے خلیفہ اول مقرر ہوئے ہین اسلئے باادب آپ کی خدمت بابرکت مین بیعت کے واسطے درخواست کی جاتی ہے امید ہے کہ جناب ازراہ کرم ہماری اس عاجزانہ درخواست کو منظور فرمائینگے اور خداوند کریم سے ہماری فلاح دارین کے لئے دُعا فرمائینگے

خاکساران گل محمد۔ ملک مظفر خان۔ شیخ نعمت اللہ خان
از بہوانی ضلع حصار

المفتی

۱۴۱ عیسائیون کے ہان کھانا ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ کیا موجودہ عیسائیون کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ فرمایا۔ عیسائی کیا اگر مسلمان بھی بلا تکبیر ذبح کرے یا ایسی طرح جانور کو مارے جو ذبح کا طریق نہین جیسا کہ آجکل یورپ مین بعض جگہ کرتے ہین تو وہ کہانا مسلمان کیواسطے جائز نہین۔ ہان عیسائیون کی طیب چیز جو پکی ہو وہ جائز ہے کہ مسلمان کہالے۔

۱۴۲ عیسائی عورت سے شادی اوسی شخص نے سوال کیا کہ کیا موجودہ عیسائیون کے ہان شادی جائز ہے۔ فرمایا مسلمان کیواسطے عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کرلینا جائز ہے

۱۴۳ عیسائی مرد سے نکاح لیکن مسلمان عورت کے واسطے جائز نہین۔۔۔۔

مسیح صلیب پر نہیں مرا

لاہور کے اخبار ہندوستان مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۰۸ء میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت عیسے علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ یہ مضمون کسی انگریزی کتاب سے اقتباس ہے۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ اس مضمون کا ماخذ معلوم کریں۔ اخبار ہندوستان کے ایڈیٹر کو خط لکھے۔ خود جب لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ تو ایڈیٹر صاحب سے ملاقات کرنی چاہی۔ مگر معلوم ہوا کہ گذشتہ مہینوں میں اخبار ہندوستان کے ایڈیٹوریل اسٹاف میں ایسا جلد جلد تغیر و تبدل ہوتا رہا کہ اس مضمون کے متعلق اب کوئی امر دریافت نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ناچار اس کتاب کا پتہ لگانے کے واسطے امریکہ خط لکھا گیا ہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ اصل کتاب دیکھنے کے بعد اس کے متعلق کچھ لکھیں۔ چونکہ امریکہ سے خط دیر میں آتا ہے۔ اس واسطے سر دست وہی مضمون ناظرین کی خاطر نقل کرتے ہیں۔

امریکہ کے شہر شکاگو میں انڈو امریکن ایک کمپنی ہے اوس نے حال ہی میں ایک نہایت دلچسپ کتاب چھاپی ہے اور اس کتاب میں مسیح کے مصلوب ہونے کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے اس کتاب میں ایک ایسینی شخص کا خط درج ہے جو مسیح کا ایک ساتھی تھا اوس نے اپنے ایک دوست کو اس وقت جبکہ مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا لکھا تھا۔ یہ شخص دوسری سوسائیٹی اسکندریہ نامی کا ایک ممبر تھا اور راقم خط مسیح کی سوسائیٹی کا ممبر تھا۔

ہم اس وقت یہ بحث نہیں کرنا چاہتے کہ یہ خط اصلی ہے یا جعلی۔ کیونکہ یہ فیصلہ وہ لوگ کر سکتے ہیں لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ جو کچھ اس عجیب و غریب خط میں لکھا گیا ہے وہ بالکل قرین قیاس ہے اور کوئی بات ایسی نہیں جس پر اعتبار نہ ہو سکے کیونکہ جو کچھ بائبل میں درج ہے اوس سے بیان برابر ٹکر کھاتا ہے اور کسی طرح مسیح کی تعلیم اور اثر کو کمزور نہیں کرتا۔

اس خط میں لکھا ہے کہ مسیح بچپن سے ہی ایسینی لوگوں کی برادرہڈ (جماعت) کے لئے ہی پرورش کئے گئے تھے اور وہ فرشتہ جس نے مسیح کی پیدائش کی پیشگوئی کی تھی وہ بھی ایک ایسینی شخص تھا۔ مسیح کے فرضی باپ یوسف کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بھی برادرہڈ کا ایک معمولی نوآموز ممبر تھا اور اس پر سوسائیٹی کے دیگر شرکار کی ہر وقت نگرانی رہتی تھی اور اس حفاظت و نگرانی میں مسیح کو پالا گیا تھا چھوٹی سی عمر میں ہی مسیح اور ان کے چچازاد بھائی یوحنا کو سوسائیٹی میں شریک کر لیا گیا تھا۔ ایسینی لوگ بڑے شریف ہوتے تھے اور انمیں تمام نیک صفات موجود ہوتی تھیں۔ وہ گوشہ نشین رہتے تھے اور نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور تمام جذبات پر قبضہ رکھتے۔ چونکہ اس فرقہ میں ہی خفیہ اشارے اور علامات شناخت ہوتی تھیں اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ موجودہ فرقہ فری میسن کا پیش خیمہ تھا زمانہ قدیم کے تمام فرقوں میں ایسینی فرقہ سب سے زیادہ پاک خیال کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مسیح کا اس فرقہ سے تعلق تھا۔

بائبل میں ایک بات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مسیح طفل نے فلاسفروں سے مباحثہ کیا تھا اوس وقت سے لیکر تیس سال کی عمر تک اس کا کچھ حال نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں رہا۔ یہ وثوق سے کہا جاتا ہے۔ یہ زمانہ مسیح نے اپنے فرقہ کے اصول و فلسفہ سیکھنے میں صرف کیا جس سے کہ وہ متعلق تھا اور آخر اس ہی فرقہ کا اوستاد بن گیا۔ خط زیر بحث کے آغاز میں مسیح کا حلیہ درج ہے۔ جو بحوالہ پبلی اس لین ٹیولس گورنر یہوداہ لکھا گیا ہے۔ یہ شخص پلاطس کے جس نے مسیح پر حکم سزا صادر کیا تھا۔ پیشتر حاکم تھا اس میں لکھا ہے کہ:

ایک دراز قد اور شکیل جوان چہرہ پر ایسا رعب ہے کہ جو دیکھتا مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لب اور ناک کے نقشے بھی بے عیب۔

ریش گھنی نہ بہت لمبی نہ بہت چھوٹی اور بیچ سے جدا شدہ۔ آنکھیں نہایت خوفناک۔ سورج کی شعاعوں کی طرح تیز۔ اور کوئی شخص اس روشنی کے سبب آنکھ ملا کر دیکھ نہیں سکتا۔

علم کے سبب تمام شہر یروشلم حیران ہے۔ گو کبھی ایک حرف نہیں پڑھا مگر سب علوم سے واقف ہے۔ وہ صندل پیروں میں (اس قسم کی جوتی جس کو پشتو میں چپلی کہتے ہیں) پہنتا ہے اور سر ننگا رکھتا ہے۔ اکثر لوگ اس کو دیکھ کر ہنستے ہیں لیکن اوس کے روبرو جب بات کرتے ہیں تو اوس سے ڈرتے ہیں اور کانپتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایسا شخص اس ملک میں نہ دیکھا گیا نہ سنا۔ درحقیقت عبرانی لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ ایسی تمیز کسی کو کبھی نہیں سنا اور جو تعلیم مسیح کرتا ہے نہایت شاندار ہے بہت سے یہودی اس کو بزرگ مانتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہ حکومت کے خلاف ہے۔

یہ سب قبول کرتے ہیں کہ آج تک کبھی کسی کو نہیں ستایا بلکہ سب کے لئے یکساں ہے اور جو اوس سے واقف ہیں اور اوس سے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کو اس کی ملاقات سے بڑا نفع اور تندرستی ملتی ہے۔

مذکورہ بالا رپورٹ گورنر لین ٹیولس نے شہنشاہ روم ٹیبریس کو جو اس وقت حکمران تھا سترہ سن جلوس میں کی تھی۔

اس بیان کے بعد خط مذکور میں مسیح کے فتوے موت کا حال درج ہے۔ جو گورنر پلاطوس نے صادر کیا تھا اسمیں جرائم کی ایک لمبی فہرست دی گئی ہے اور جس کی شہادت دانیال ربانی۔ یوحنا ربانی۔ رافیل ربانی اور کیپٹ شہری نے دی۔ آخر حکم میں یہ درج ہے کہ مسیح کو صلیب گاہ تک مصلوب کرنے کے لئے سٹروفیس دروازہ سے باہر لے جائیں۔ یہ حکم سزا تانبے کے پتھر پر عبرانی زبان میں کندہ تھا اور سنہ ۱۸۱۰ء میں جبکہ قدیم شہر اکیولا کھودا گیا تھا ملا تھا۔ اس کا ترجمہ فرانسیسی کمشنروں نے کیا تھا۔ اور پھر یہ اصل چارٹرم کے گرجا میں ایک لکڑی کے صندوق میں بند کرکے دفن کر دیا گیا تھا۔ یہ خط ایسینی خط جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ایک یونانی فقرا کے رہنے کی قدیم عمارت میں ابی سینیا مرکنٹائل کمپنی کے ایک ممبر کو دستیاب ہوا تھا پر یہ ایک فرانسیسی کے ہاتھ میں پڑا اور اس نے اسکو پڑھکر معلوم کیا کہ کیا مضمون ہے یہ پارچمنٹ (چمڑہ کا کاغذ) لکھا ہوا تھا۔ یہ مکان جس میں سے یہ خط ملا تھا۔ ایسینی لوگوں کا مکان تھا اور یہاں ان کی لائبریری تھی اتفاق سے یہ خط پڑا رہ گیا تھا۔

اس میں مسیح کا حلیہ اون کی تعلیم اور جو کچھ تکالیف صلیب پر ہوئیں سب مفصل درج ہیں یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح صلیب پر مرے نہیں بلکہ دونوں چور جو ان کے ادھر اودھر لٹکائے گئے تھے مر گئے تھے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ صرف ہاتھوں میں میخیں ٹھونکی گئی تھیں۔ پیروں میں لگانے کا دستور نہ تھا۔

مسیح نے شراب اور مرہ جو کہ مجرم کو بے ہوش کر دینے کے لئے دیا جاتا کرتا تھا نہ پیا کیونکہ چکھ کر معلوم

گریا تہا۔ کہ یہ ذرا ورسے بیہوشی ہے اور وہ بے ہوشی میں نہ تہا چاہتا تہا۔

چونکہ مسیح اپنی صلیب اپنے کندھے پر خود مقام گلوری تک لے گیا تہا۔ اس لئے وہ پیشتر سے ہی بہت تھک گیا تہا اور جب اوس کو صلیب پر چڑہایا گیا تو جتنے عرصہ میں کسی شخص کو مرجانا چاہیئے وہ پیشتر سے ہی بیہوش ہوگیا۔

یوسف اور نیز لاش لے جانے کی اجازت لے لی تھی اور سپاہیون نے اوس کو مردہ سمجھ کر اوس کی پیرون کی ہڈیان نہین توڑی تہین۔ بلکہ جب پہلو مین زخم لگایا گیا تہا تو اس سے کوئی خطرناک مقام زخمی نہ ہوا تہا بلکہ زخم سے پتلا لہو نکلا تہا اور چونکہ السینی جانتا تہا کہ مردہ جسم سے لگاتار بہتے خون کے دو چار قطرے نکلا کرتے ہین وہ سمجھ گیا۔ کہ مسیح مرا نہین ہے۔ چنانچہ خط مین آگے لکہا ہے کہ :۔

"نکوڈیمس یوسف کو کہنے لگا کر وہان لایا جہان مین کہڑا تہا۔ گھبرائے ہوئے لہجہ مین جلدی سے کہا پیارے دوست خوش ہو اور جلدی کام کرو مسیح مرا نہین ہے اس کو ضعف کے سبب غش ہوگیا ہے۔

اس کے بعد نکوڈیمس نے کپڑے کی بڑی بڑی پٹیون پر اور مرہم پھیلایا جو وہ اپنے ساتہ لایا تہا اور جس کا استعمال سوسائٹی والون کو معلوم تہا۔ یہ پٹیان مسیح کے بدن پر اس بہانے سے لپیٹ دین کہ ضیافت کے بعد لاش کو مصالحہ لگایا جائے گا۔ تب تک سڑنے نہ پائے علاوہ ازین جب یوسف اور نکوڈیمس اوس کے اوپر جھکے ہوئے تہے اون کے آنسو اون کے چہرہ پر گرے اور اون کی کنپٹیان گرم معلوم دین اس کے بعد جسم کو قبر مین رکہدیا جو یوسف کی ملکیت تہی۔

اس کے بعد تہ خانہ مین عود اور دیگر سوختنی ملائیوں کا دہوان دیا گیا اور لاش کو بے حس و حرکت چٹائی پر پڑا رہنے دیا گیا اور قبر کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند کر دیا تاکہ وہ دہوان قبر مین بہر جائے۔

اس عرصہ مین کیافس کو شک ہوگیا (یہ ہائی پریسٹ تہا) اور اوس نے خفیہ جاسوس بہیجے مگر السینی بہی خوب خبردار تہے وہ بہی تاڑ گئے۔ چنانچہ خط مین لکہا ہے کہ :۔

ہمارے ممبرون مین سے ہی ایک شخص سوسائٹی کے حکم کے بموجب درجہ چہارم کی سفید عبا پہن کر قبر کے پاس گیا وہ ایک خفیہ پگڈنڈی سے گیا جو پہاڑون مین سے ہو کر جاتی ہے اور سوسائٹی والون کو معلوم تہی۔ جب ہائی پریسٹ کے سپاہیون نے پہاڑ پر سے آہستہ آہستہ ہمارے ممبر کو سفید کپڑے پہنے اترتے دیکہا جو صبح کی اندہیری کے سبب صاف نظر نہ آتا تہا تو یہ بزدل ڈر گئے اور سمجہا کہ پہاڑ پر سے فرشتہ اتر رہا ہے۔ جب ہمارا بہائی (یعنے ممبر قبر کے قریب پہونچا جس کی اس کو حفاظت کرنی تہی۔ تو اوس نے ہدایت کے بموجب اوس کے دہانہ پر سے پتھر ہٹا دیا اور اس پر خود بیٹھ گیا۔ تو یہ دیکھ کر یہ سپاہی بہاگ گئے اور انہون نے شہر مین مشہور کر دیا۔ کہ ہم کو فرشتہ نے وہان سے بہگا دیا

اس وقت مسیح کی فرضی موت کو تیس ۳۰ گھنٹے گذر چکے تہے اس کے بعد ممبر نے قبر کے اندر کچھ آواز سنی۔ تو وہ یہ سننے کیلئے کہ کیا معاملہ ہے اندر اترا۔ وہان اوس کو عجیب بو آئی وہ کہ جیسی زمین سے آگ نکلتے وقت آیا کرتی ہے۔

تب اس نوجوان نے دیکہا کہ جسم کے ہونٹ ہلتے ہین اور سانس چلتا ہے تو وہ مسیح کی مدد کو دوڑا اور سانس کی آہستہ آواز سنی۔ تب مسیح کا چہرہ زندون کا سا ہوگیا۔ اور اوس نے آنکھین کھولدین اور شاگرد کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا۔

نکوڈیمس جو تجربہ کار طبیب تہا اوس نے کہا کہ دوائیوں کا دہوان مفید ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح مرا نہین اوس نے یہ بہی کہا کہ جو خون زخمون سے نکلتا تہا اس سے بہی پایا جاتا تہا کہ ابہی جان باقی ہے۔

یہ باتین کرتے ہوئے ہم قبر کے پاس کو بڑہے یوسف اور نکوڈیمس آگے گئے۔ قبر مین جا کر دیکہا تو شاگرد مسیح کو گود مین لئے بیٹھا تہا اور مسیح کا سر اس کے سینہ پر تہا۔ جب مسیح نے اپنے دوستون کو دیکہا تو خوشی سے اوس کی آنکھین چمکنے لگین اور رخسار پر سرخی آگئی وہ بیٹھ گیا اور دریافت کرنے لگا کہ مین کہان ہون؟

اس کے بعد اس خط مین تمام وہ واقعات درج ہین جو انجیل مین مذکور ہین اوس کا اپنے شاگردون مین ہی اس ہی طرح آنا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ انجیل مین لکہا ہے۔

اس کے بعد یہ مناسب سمجہا گیا کہ وہ ان کی نظر سے غائب ہو جائے کیونکہ عبرانی لوگون کا یہ عقیدہ تہا کہ اولعزم پیغمبر معہ جسم خاکی کے آسمان پر چلے جاتے تہے۔ مگر السینی لوگون کا بیان ہے کہ مسیح کو عرصہ تک شاگردون مین رہا۔ مگر جو صدمہ اس کی صحت کو صلیب پانے سے ہوا تہا۔ وہ اس سے جانبر نہ ہوسکا۔ اس چہوٹی سی کتاب کے شروع مین مسیح کی وہ تصویر جو کیفا کو سپ کی قبر سے برآمد ہوئی تہی۔ موجود ہے اور یہ تصویر سب سے پرانی خیال کی جاتی ہے۔

آخر کتاب مین السینی برادری کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ کہ عبرانی لوگ اونکو کیسا جانتے تہے اس کی قیمت سو سینٹ ہے۔"

طوفان حیدرآباد

حضرت امیر المؤمنین نے احباب حیدرآباد کا حال احوال دریافت کرنے کے واسطے جناب ابو سعید عرب صاحب کو بالخصوص یہان سے روانہ کیا تہا۔ عرب صاحب کا جو خط وہان سے آیا ہے درج ذیل ہے۔

اہل حیدرآباد کا واقعہ بڑا رنجدہ ہے چند جانین نہین بلکہ بقول بعض اہل حیدرآباد ڈیڑہ لاکھ سے بہی زیادہ جانین ضائع ہوئین اور یہ بیچارے کچھ کرنے ہی نہ پائے تہے۔ کہ غرق آب ہو گئے اور ہزارون مائین سوئی ہوئی تہین اور شیر خوار بچے انکی چہاتی کے ساتہ لپٹے ہوئے تہے۔ کہ موسی ندی نے اون کو ایسا سلایا کہ کوئی اونکو جگانے والا نہ رہا۔ اس جانگداز واقعہ کے وقوع پر بہت سی ہمدردی کی تارون کو جنبش دیگئی اور وہان سے (تہینکس) شکریہ کا جواب دیا گیا۔ مگر ہمارے امیر المومنین نے نہ صرف جوابی تارون اور رجسٹری خطوط پر اکتفا کیا بلکہ مجہے حکم دیا کہ تو خود وہان جا اور اپنی جماعت کی حالت کو دیکہہ اور ہمین اطلاع دے۔ اگر ان کی حالت قابل امداد ہو تو ہم ہر طرح سے اُن کی اور اون کے بال بچون کی کفالت کرین گے۔ مینے بمبئی سے ایک خط سید محمد رضوی صاحب کے نام لکہدیا تہا کہ مین آتا ہون اور مختلف خیالات آتے رہتے۔ خیر جب مین حیدرآباد سٹیشن پر پہونچا۔ تو ایک صاحب مجہسے دریافت کرنے لگے کہ آپنے کہان جانا ہے۔ مین نے کہا کہ سید محمد رضوی صاحب کے۔ وہ کہنے لگے۔ چلئے۔ مین اون کے ساتہ ہوگیا معلوم ہوا کہ وہ صاحب مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل درجہ اول ہائیکورٹ تہے جو مجہے اپنا مہمان بنانے کے لئے آئے ہوئے تہے۔ خیر دوسرے دن اور بعض احباب سے ملاقات کا موقع ملا۔ اور اون کی حالت دریافت کی۔ سو الحمدللہ سب کو صحیح و سالم موجود پایا۔ فالحمدللہ علے ذلک۔ اور یہ خاص خدا کا فضل تہا۔ کہ باوجود ہماری جماعت کے بعض لوگ ان خطرناک مقامات

ضمیمہ تشحیذ الاذہان ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء - ضمیمہ بدر مورخہ ۱۹ - نومبر ۱۹۰۶ء - ضمیمہ ریویو بابت ماہ نومبر ۱۹۰۶ء

ست سلاجیت گلگتی - یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جسکے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و نفث الدم و خون و قاتل کرم شکم منفت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی یبوست - اوجاع مفاصل وغیرہ بلکہ محیط میں یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر بوڑہا نوازمات کے ساتھ انسان کہائے تو کبھی بوڑہا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے - قیمت ایک تولہ کی ۱۵ر ہے دو تولہ ۱؎ اور پانچ تولہ چار روپیہ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے -

کتاب الصرف - مصنفہ حضرۃ خلیفۃ المسیح والمہدی حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے جسمیں حضرت موصوف نے عربی زبان کے سیکھنے کے شائقین کیواسطے تمام ضروری مسائل صرفی و نحوی کو آسان اور مختصر عبارت میں بڑی خوبی کے ساتھ جمع کر دیا ہے ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اس کتاب کو پڑہے اور بچوں کو پڑہائے تاکہ مقدس زبان عربی کی اشاعت میں امداد ہو - قیمت ۲ر - **الاستخلاف** شیعوں کے رد میں - قرآن شریف سے استدلال کر کے جناب اکمل صاحب نے ایک جواب کتاب لکھی ہے کثرت سے خرید کر کے اہل تشیع کے درمیان تقسیم کرنی چاہیئے - شاید خدا کسی کو ہدایت دے قیمت بھی تھوڑی ہے صرف ۳ر **قرآن کریم کی دعائیں** - قرآن شریف کی تمام دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر کے اکمل صاحب نے نظم میں ترجمہ کیا ہے دعائیں عربی عبارت بھی ساتھ ہے - اکیلے بیٹھ کر پڑہنے کے لائق کتاب ہے جس سے دل خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے قیمت ۲ر **چشمہ مسیحی** - مصنفہ حضرت مسیح موعود - عیسائیوں کے رد میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر ان کے دجل کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے اسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ دین عیسوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذہب نہیں بلکہ دوسروں کے بنائے ہوئے ڈھکوسلے ہیں - قیمت ۳ر - **آئینہ صداقت** - مولفہ راقم مشتہر - اس کتاب میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کے رسالت الٰہی کا بیان اور آپکی بے نظیر کامیابی پر مختصر دلائل لکھے گئے ہیں اور آپکی وفات پر جو مخالفین نے اعتراض کئے ہیں انکے جواب دئے گئے ہیں اخیر میں آپکی تعلیم کا مختصر نمونہ درج ہے - قیمت ۲ر

ضمیمہ اخبار بدر مورخہ نومبر ۱۹۰۸ء

اعلان

نئے سال کی قیمت کے ایک حصہ کی پیشگی کی وصولی کے واسطے ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء کا پرچہ اخبار بدر تمام دوستون کی خدمت مین (جن کے اخبار مین یہ پرچہ ڈالا گیا ہے) بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ اب کون کون اصحاب اس سال کے واسطے اخبار کی خریداری کو منظور فرماتے ہین اور اوسی کے مطابق تعداد اخبار کی آیندہ چھاپی جاوے جن صاحبون سے ایک حصہ قیمت وصول نہ ہوگی اون کے نام اخبار جاری رہ سکیگا۔ البتہ جو دوست دسمبر کے جلسہ مین قیمت اخبار دستی دینا چاہین۔ اونکی اطلاع اس امر کیواسطے اگر ۵ دسمبر تک دفتر مین وصول ہو جائے گی۔ تو اون کے نام وی پی نہ کیا جاوے گا۔ یہ وی پی صرف ؏ کا ہو گا۔ جو اخبار بمعہ ضمیمہ کیواسطے نصف سال کی قیمت ہے اور جو صاحبان ضمیمہ تفسیر لینا چاہین اونکو صرف ؏ ادا کرنے سے سال بھر اخبار دیا جاوے گا۔ لیکن جو صاحب چاہین کہ ابھی سے اونکو پورے سال کی قیمت کا مبلغ چار روپے (للعمر) کا وی پی کیا جاوے۔ اون کی اطلاع بھی اگر ۵ دسمبر تک دفتر مین پہونچ جائے گی۔ تو اوس کے مطابق تعمیل کی جائے گی۔ جو صاحب بروقت اطلاع نہ دین گے اور پھر وی پی واپس کردین گے وہ نقصان وی پی ؏ فی پرچہ کے ذمہ وار ہون گے۔

محمد صادق

مینجر

مین رہتے تھے۔ جہان پر سخت عذاب آلہی آیا۔ مگر خدا تعالے نے اونکو بچا لیا۔ ایک ملازم تک بہی اون کا ضائع نہین ہوا ہماری حیدر آبادی جماعت جس قدر اس فضل خدا پر ناز کرین زیبا ہے۔

یہ موسی ایک معمولی نالہ ہے۔ جو سردیون مین ہی خشک ہو جایا کرتا تہا۔ جس طرح موسی فرعونیون کے نزدیک انما کنت فینا ولیدا تہا۔ یہ نالہ جو موسے کے ہمنام تہا فلان حیدر آباد کے نزدیک محض ناسمن تہا۔ مگر جب اوس نے تدریجی ترقی کا رنگ اختیار کیا۔ تو بعض لوگون نے کہا کہ یہ عذاب آلہی کا رنگ ہو رہا ہے۔ وقت اور مہلت دیگئی ہے۔ اس سے فائدہ اوٹہاؤ اور نکلو چلو۔ مگر اس کے جواب مین یہ کہا گیا۔ کہ ساوی الی جبل یعصمنی من الماء۔ آخر جب اون کی چہتون پر پانی آگیا۔ جیسا کہ حکم آلہی تہا۔ لا عاصم الیوم من امر الله الا من رحم ربك۔ اور سننے مین آیا ہے۔ کہ بعض جگہ زمین سے پانی اُبلنے لگا۔ آسمان سے بہی پانی پڑتا تہا۔ ادہر موسی نے اپنا جلال دکہایا۔ بس چشم زدن مین دہڑا دہڑ سنگین و پختہ مکانات گرنے لگے اور بے حساب مخلوق وب گئی۔ اور لاشین اس طرح بہی جاتی تہین۔ جس طرح پنجاب مین دریائے جہلم مین چہوٹی چہوٹی لکڑیان۔ اور سنا ہے کہ گورنمنٹ نظام کا ایک علی مدد نام بہی بہ گیا اور مر گیا۔ بعض عمارتون کے سنگین پتہرون کے اور لوہے کی گاڈرین اور آہنی صندوق مہاجنون کے بڑی دور تک پانی بہا لے گیا۔ اور تمام لوگ اس کو مانتے ہین۔ کہ یہ عذاب آلہی تہا۔ مگر یہ کیون آیا۔ اس کی طرف خیال نہین کرتے۔ جب خدا کے مُرسل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے لوگون کو کہا۔ کہ اے لوگو! اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو۔ کیونکہ دنیا مین فسق و فجور بہت بڑہ گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ اوسکی آواز پر کان دہرتے والنواقیہ کر دیا اور بعض نے نہایت گندی گالیان دین اور بعض ناپاک فطرتون نے جو اون کے شہر مین بطور مہمان کے تہے اون پر پتہر برسائے۔ اور اسی حیدر آباد مین ایک راس المنکرین الوار اللہ نے کتاب لکہہ ماری۔ اور وہ کوئی معقول دلیل اپنے اندر نہ رکہتی ہتی بلکہ اکثر جگہ مدرسکی کاسہ لیسی کی ہے۔ باقی آئندہ

محمد ابو سعید عربی از حیدر آباد

منکران حدیث جو اہل قرآن کہلاتے ہین توجہ فرماوین

خدا کی شان آجکل مسلمانون مین بہت سے مذہبی فرقے پیدا ہو گئے ہین۔ جو نسی نہ کسی بہاری عقائد کی غلطی مین مبتلا ہو کر صراط مستقیم سے بہٹک گئے ہین اور یہ ہونا ہی تہا۔ کیونکہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا۔ کہ میری اُمت ۷۳ فرقے ہو جاوین گے اور ان مین ناجی صرف ایک فرقہ ہوگا۔ سو ناجی فرقہ وہی ہے۔ جو سُنت نبوی پر قائم ہے۔ افراط تفریط کی راہون سے بکلی بچا ہوا۔ اور عقائد شرکیہ سے پاک اور خالص توحید پر قائم ہے جو یہ اعتقاد نہین رکہتا۔ کہ کوئی مخلوق ان صفات مین جو صرف باری تعالی کا خاصہ ہین شریک باری ہے۔ مثلاً مارنا جلانا۔ روزی دینا۔ عالم الغیب ہونا اور بلا توسط کسی شے سمیع۔ بصیر۔ علیم وغیرہ ہونا۔ یہ سب صفات اللہ تعالی سے مخصوص ہین۔ وہ اپنی ذات۔ صفات افعال مین واحد لاشریک اور لیس کمثلہ شئ ہے۔ اور انبیاء مین وہ کوئی ایسی صفت تسلیم نہین کرتا جس سے باریتعالی کے ساتہہ اون کی شرکت لازم آوے۔ وہ یہ اعتقاد نہین رکہتا۔ کہ وحی نبوت کچہہ چیز نہین صرف ملکہ طبیعت ہے اور دُعا کے اثر اور ہر ملک کے لئے اوس کی ضرورت کا قایل ہے۔ وہ خدا تعالی کی ذات کو الآن کما کان مانتا ہے اور یہ اعتقاد نہین رکہتا کہ اللہ تعالی پہلے زمانون مین تو اپنے بندون سے کلام کرتا تہا۔ مگر اب ہمیشہ کے لئے اوس نے کلام کرنا چہوڑ دیا بلکہ اوس کا اعتقاد ہے کہ تا قیامت سلسلہ نبوت جاری رہیگا اور اون کو اپنی ہمکلامی کا اعزاز بخشتا رہیگا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ جو نبی مبعوث ہو وہ تابعداران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہو۔ کیونکہ حضور کی اطاعت سے باہر ہو کر کسی کو اب کوئی روحانی درجہ نہین ملسکتا۔ وجہ یہ کہ اللہ تعالے نے رسالت کے تمام کمالات آپکی ذات بابرکات پر ختم کر دئے (صلے اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کریم کو خاتم الکتب کر دیا۔ اسی کتاب پاک کا دور دورہ تا قیامت رہیگا اور اوس کے منکر سب جہنمی ہون گے۔ منجملہ ان فرقون کے جو افراط تفریط مین پڑ کر صراط مستقیم سے دُور چلے گئے

ایک فرقہ وہ ہے۔ جو اپنے آپکو اہل قرآن کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ یہ لوگ حدیث نبوی سے ایسی دلی نفرت رکھتے ہین کہ اوس کا نام تک لینا پسند نہین کرتے بلکہ بعض تو یہان تک بیباکانہ کہدیتے ہین کہ حدیث نے اندہیر ڈال رکہا ہے اگر یہ نہ ہوتی تو کوئی اختلاف نہ ہوتے اور نہ جہگڑے برپا ہوتے۔ ان لوگون کی حالت پر بڑا رحم آتا ہے کہ ان کی عقلون کو کیا ہو گیا اور کیون وہ جادہ اعتدال سے منحرف ہو کر ٹیڑہی راہ چل رہے ہین جس کا انجام سوائے حسرت اور دردناک عذاب کے اور کچہہ نہین۔ اونکو خیال کرنا چاہیئے۔ کہ حدیث خادم قرآن ہے اور خادم کا وجود مخدوم کے لئے ازبس ضروری ہوتا ہے کیا عقل سلیم تسلیم کر سکتی ہے کہ جو چیز کسی دوسری چیز کی خدمت کرتی ہے اور اوس کے مطالب کے حصول کو سہل کرتی ہے وہ وجود نافع نہ سمجہا جاوے۔ اور اوس کو ردی کی طرح پہینک دیا جاوے اور اوس کو برا کہا جاوے۔ افسوس ایسی سمجہہ پر چونکہ یہ لوگ حدیث کو ترک کر کے ایک بڑی مہلک غلطی مین پڑ گئے ہین۔ لہذا محض اون کی ہمدردی کیوجہ سے اون کی خدمت مین عرض کیا جاتا ہے۔ کہ احادیث کے بارہ مین مفصلہ ذیل مضامین ریویو آف ریلیجنز ماہ اگست۔ ستمبر و اکتوبر مین شائع ہو چکے ہین۔ حدیث کی صداقت پر ایک بے نظیر شہادت۔ احادیث کی صداقت پر تاریخی شہادۃ جمع حدیث۔ براہ مہربانی ان مضامین کو غائر نظر سے اور دل کو تعصب سے پاک کر کے مطالعہ فرماوین۔ اُمید کہ ان کی غلطی اون پر انشاء اللہ منکشف ہو جائے گی اور وہ اس عقیدہ کی مہلک غلطی سے بچ جاوین گے۔ اور اگر بغور دیکھنے کے بعد بہی وہ اپنے ہی عقیدہ کو صحیح سمجہین تو پہر اون پر لازم ہوگا۔ کہ دلائل شافی کے ساتہہ ان مضامین کی تردید کرین اور اوس کو شائع کرین۔ تاکہ دنیا کو موازنہ کرنے کا موقع ملے۔ اور اگر وہ تردید نہ کر سکین۔ اور انشاء اللہ وہ نہ کر سکین گے۔ تو پہر اللہ تعالے سے ڈر کر خود روی سے باز آوین اور اپنے عقیدہ سے باز و توبہ کرین تاکہ خود بہی انجام بد سے بچین۔ اور اون لوگون کو بہی بچائین جن کو وہ موقع پاکر اپنے غلط عقیدہ کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہین۔

والسلام

خاکسار ہدایت اللہ احمدی از گجرات

قصیدہ

بمناقب اعلیٰحضرت امیر المومنین خاتم الخلفاء سیدنا مرزا غلام احمد

(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(از قاضی محمد یوسف احمدی پشاور)

سیدی مرزا غلام احمد امیر المومنین
آدم و نوح و خلیل و یوسف و موسیٰ کرشن
گوتم و رام و عیسیٰ بل ز عیسیٰ خوب تر
اصدق از صدیق اکبر اعمل از عادل عمر
کاسر صلیب چیپا نا رسنا دین مسیح
ماحی جنگ ... بماند و حامی امن امان
داعی حق بر زمین و تاثیر قرآن پاک
عارف اسرار عرفان عالم علم الہدیٰ
منبع انوار فرقان مصدر عرفان حق
مخزن خلق عظیم و معدن فیض اتم
شمس گردون ہدیٰ و بدر چرخ معرفت
اوفتادند از حقیقت دور جملہ اہل دین
لیک زیشان بود بدتر حالت اسلامیان
اہل ملک و مال در شغل اباحت منہمک
عالمان مصروف باہم در فساد از جوش نفس
جاہلان غافل ز راہ دین و در دنیا اسیر
عامیان مرہون در شرک و توہم روز و شب
در لباس گوسپندان گرگ ہر یک جبہ پوش
آہ! یارب خیر امت بدترین خلق شد
دین ہر فت از دست شان دنیای دون نامد بدست
دین احمد را بچہ دیدند اہل باطل بیکسی
حملہ آوردند اعدا بیکس دافع شاند
ہر طرف شد کفر جوشان ہمچو افواج یزید
بحر اضلال و جہالت در جہان شد موجزن
آمد آفتے کہ سازد کشتی اسلام را
این بر وقت ضرورت رحم حق شد مقتضی
پس ز احسان و عنایتہائے آن دادار پاک
بود ہجری یکہزار و دو صد و پنجاہ و یک ۱۲۵۱
شمس چرخ معرفت شد طالع از ہندوستان
از فیوض مقدمش شد قادیان دار الامان

مظہر رب الجلال و شان ختم المرسلین
زردشت و دانیال و ایلیا گردون نشین
احمد آخر زمان مہدی بروز المرسلین
در حیا بہتر ز عثمان از علی اشجع ترین
قاتل دجال اعور کوست شیطان لعین
بانی پیغام صلح و تارک ہر مات دین
ناصر دین محمد رحمۃ للعالمین
مہبط وحی الٰہی مہبط روح الامین
آیۃ اللہ بر سما و حجۃ اللہ بر زمین
مظہر احسان عام و مرجع عین الیقین
نائب دین محمد در گروہ آخرین
آریہ شد یا کہ ترسا گبر و ہندو صابئین
چون یہودان گشتہ غافل از رہ دین متین
ساغر و مینا بدست و در بغل ماہ جبین
زاہدان از حرص دنیا مبتلا در بغض و کین
عابدان گشتند در تحصیل زر اندوہگین
سیدان خندان نشستہ با بتان نازنین
جلوتش با ہود یا حق خلوتش با مہ جبین
ہر کجا از فسق و عصیان حلقہ ایشان نگین
شامت اعمال شان آورد ایام چنین
بہر تخریبش برآوردند سرہا از کمین
آن چنان در دو عالم گشت قحط المسلمین
دین حق بے یار و یاور ہمچو زین العابدین
کشتی اسلام شد در ورطۂ طغیان رہین
غرق گرداب فنا و اہل کشتی تہ نشین
تا فرستد نوح ثانی بہر قوم ہالکین
شد تولد عیسیٰ موعود امام آخرین
چون بروز خیر امت شد پے اصلاح دین
پرتو نورش رسید از مصر تا جاپان و چین
شد رہا از مکر شیطان ہر کہ شد انجا مکین

از بلوغت تا چہل شد روز در تحصیل علم
این ہمہ فکر دین احمد مغز خالش را گداخت
آخر از عجز و مناجات و تضرع کردنش
شد چراغ دین ضیاپاش درس شیزد بلوغ ۱۲۹۰
کشتی اسلام را چون دید طوفان جہل
از پے امداد کشتی اہل کشتی چون سگان
قوم تکذیبش نمودند از پے تائید او
قحط و طاعون و زلزل جنگ اقوام و وبا
بہر تصدیقش ... شد قرص خورشید و قمر
از پے تکذیب ... ہر جہودی مکر کرد
ایذ ... اگر کشت ... ہم از اعدا کشی
لیکہرام و جمونی ... سعدی و دوئی بگیت
ہر کہ آمد در مقابل شد دچار عاقبت
مجلس از ادیان عالم منعقد شد بہر حق
مائل دین محمد مجلس ... شد
آسیا گشتہ نہ تنہا روشن از انوار حق
شمس توحید الٰہی بدر دین مصطفیٰ
ریچ پا قوسہ بیخبر ہرگز نماند از نور حق
آفتاب دین حق شد باز بر اوج کمال
اولین تصنیف راشد سال طبعش یا غفور ۱۲۹۷
دین حق را آنچنان آراست از حسن بیان
زان ہمہ باشد یکے عبد اللطیف پاک او
فخر امت شد خطابش زانکہ با صدق و صفا
کامیاب او تا بہ این حد شد چو بد ابلاغ حق
تخم ایمان کاشت اندر سینۂ اہل صفا
امر تبلیغ ہدیٰ کامل بسی و پنج شد
خدمت او شد تمام و وحی حق آمد فرود
بود در سن چہل چون گشت مبعوث از خدا
ناگہان شد دورۂ اسہال مزمن موجزن
پس مثیل ابن مریم واصل محبوب شد
شور و شر بر فلک اہل زمین گفتند
حق از و راضی شد و از امر حق مغفور شد
قادیان دار الامان شد مدفن پاکیزہ اش ۱۳۲۶
قادر انا نزلنا بقدر قدرت ثانی خویش
تا شود دین محمد سایہ افگن بر جہان
یا الٰہ العالمین بیخ خیمہ را برآر

شب بشب بیداری و عجز و دعا سر بر زمین
کثرت اعدائے ملت قلت انصار دین
منعطف شد بر جہان الطاف خیر الراحمین
در دعا نعیفر رسیدش وحی رب العالمین
نوح حق شد نا خدا بہر نجات راکبین
در قفائش اوفتادند تا گزند او را ز کین
چرخ باد پرستہ نشان الوقت میگوید زمین
از پے انذار آمد بر گروہ حاسدین
در رمضان ماتمی بر سر چرخ برین ۱۳۱۱
گرد حق غالب شد و مغلوب جملہ منکرین
خود بدید ... شد انجام ہر مرد مہین
سوم راہ قادیان نعمتی و زین العابدین
عبرۃ للناظرین و آیۃ للسائلین
نور حق از دست ... گشتہ بر آن جمع مبین
نعرہ ہا آمد ز ہر سو مرحبا صد آفرین
بلکہ امریکہ و یورپ شد ز فیضش خوشہ چین
نور افشان شد ایام کو شد تا یک بین
قاصد تبلیغ حق شد سوئے عالم میگزین
گمرہان را چشم روشن شد بہ آیات مبین
از پے تائید حق شد ... بر منکرین
کز ہمہ ادیان ... گروہ مومنین
کز پے تصدیق او جان داد با صدق و یقین
سر فدائے حق نمود و شد بجنت جا گزین
باز آورد از ثریا نور ایمان بر زمین
باغبان دین حق مہدی امام المتقین
روشن از انوار حق شد چشم ہر باریک بین
رحلت است ... باز رحلت وقت مرگ آمد قرین
در سن ہفتاد و پنجش آمد انفاس پسین
شب درین بگذشت و آمد روز دیگر بعد ازین
بود صبح بست و چارم از ربیع آخرین ۲۴
آلا - مہدی اسلام شد وارد بفردوس برین ۱۳۲۶
باب رحمت وا شد و بر صدر لعلیٰ جا گزین
سید ما نور دین شد بعد او مسند نشین
در غلامان مسیح و خادمان نور دین
باز تا بینم آن فرخندہ ایام و سنین
آنکہ در شان امام دین حق شد نکتہ چین

بد سیر کن دشمنان را سرخ رو انصار حق
خرم و فرخندہ روان قلب محزون حزین

عام اخبار

آسٹریا نے ترکی کو مطلع کیا ہے کہ جب تک بائیکاٹ موقوف نہ ہوگی۔ کوئی مزید گفتگو نہ ہوگی۔

پوپ روم کو زکام ہوگیا ہے۔ ملاقاتین بند ہین۔ مگر ہز ہولی نس کی صحت کے متعلق زیادہ خطرہ نہین ہے۔

شاہ ایران نے تین سو کاسک اور ۲ توپین۔ جو کرنل لیاکوف کے ماتحت تبریز بھیجی ہین اون کی نسبت ۹ نومبر کا تار مظہر ہے۔ کہ کاسکان مذکورہ انقلاب پسندون سے جا ملے۔ غالباً یہ توپین بھی ہمراہ لیتے گئے ہون گے۔ شاہ کا نیلا ہتر آخری وار بھی خالی گیا۔ معلوم نہین کہ حقوق و مطالبات رعایا کی مخالفت مین یہ نادانی کب تک چلی جائیگی۔ ؎

الٹی ہوگئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا
آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا

برٹش قنصل تہران نے ہندوستان کے زائرین مشہد مقدس کی اطلاع کے لئے لکھا ہے۔ کہ آجکل یہان تکلیف سخت [illegible] ہو رہی ہین اور بہت سے قافلے والے لوگون کا نشکار ہو گئے ہین۔ اس لئے ہندوستانی سردست اس طرف کا قصد نہ کرین۔

سر برآوردہ مسلمانان مدراس کے گشتی مراسلہ کے ذریعہ ہمارا ظاہر ہوا ہے۔ کہ احاطہ مدراس کے مختلف حصون مین اسلامی پولیٹیکل ایسوسی ایشنین قائم ہو رہی ہین۔

سینٹرل ندوہ کمیٹی حیدرآباد کے امدادی فنڈ کی مقدار ۱۱۴۷ ۵ روپیے تک پہونچ گئی ہے۔ راجہ صاحب راج گڑھ (وسط ہند) نے بھی اس مین ایک ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔

ترکون کی پارلیمینٹ مین ممبرون کی کل تعداد ۲۴۰ ہوگی منجملہ اون کے ۲۲۹ ممبر منتخب ہو چکے ہین امید ہے کہ ماہ رواں کے آخر مین پارلیمنٹ کھل جائیگی۔

گورنمنٹ ہند نے اخبارات کو مطلع کیا ہے کہ ضابطہ جیل کا قاعدہ نمبر ۴۰۸ منسوخ کیا گیا ہے اور بجائے اس کے ذیل کا قاعدہ جاری کیا گیا ہے۔

مجرم کی نعش ایک گھنٹہ تک پھانسی پر لٹکائی جائیگی اور جب تک میڈیکل آفیسر تصدیق نہ کرے کہ جان نکل گئی ہے نہین اوتاری جاوے گی۔

بعد ازان نعش یا تو مجرم کے دوستون کو دیجاویگی یا اوس کے مذہب اور ذات کی رسم کے موافق دفن کی جائیگی یا جلادیجاوے گی۔ اگر سپرنٹنڈنٹ کی رائے مین یہ اندیشہ ہو کہ ملزم کی نعش کو جلوس کے ساتھ نکالا جائے گا۔ یا نامناسب سلوک کیا جاویگا۔ تو مجرم کے دوستون یا رشتہ دارون کو نعش نہین دی جاویگی۔ پوسٹ مارٹم کیا جاویگا۔ پھانسی کا وارنٹ جج کے پاس واپس بھیجا جائیگا جس نے جاری کیا تھا جس پر سپرنٹنڈنٹ یہ اندراج کریگا۔ کہ حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔

حضور وائسرائے نے لکھنؤ میونسپلٹی کے ایڈریس کے جواب مین صوبجات متحدہ کے قحط پر اظہار تاسف کیا۔ اور اس کے متعلق گورنمنٹ کے انتظام کی تعریف کی۔ اور صوبجات متحدہ مین حرفتی و صنعتی تعلیم کی ترقی پر اظہار خوشنودی کیا۔ تعلقداران اودھ کے ایڈریس کے جواب مین ہز اکسلنسی نے کہا کہ مین خود زمیندار ہون اور جانتا ہون کہ کسی بے جا قانون سے زمیندار کاشتکار کے مابین کس قدر پیچیدگیان پیدا ہو جاتی ہین۔ اس لئے آپ یقین رکھین۔ کہ مین قانون ۱۸۶۹ء کی خرابیون کو جن کا آپنے اپنے ایڈریس مین ذکر کیا ہے دور کرنے کے لئے ضرور سعی کرون گا۔ اس کے بعد برٹش گورنمنٹ کی برکات کا ذکر کر کے تعلقداران اودھ کی خیر خواہی کا اعتراف کیا۔ کہ اونہون نے مغویانہ خیالات کی بیخکنی کی کامل کوشش کی ہے۔

عربی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبد الحفیظ جدید سلطان مراکو بڑے عالم فاضل ہین۔ چنانچہ حال مین اونہون نے عربی نحو کی مشہور کتاب (مغنی اللبیب) کو نہایت عمدگی سے نظم عربی کے قالب مین ڈھالا ہے۔ کتاب مصر مین چھپ گئی ہے۔ اور کئی نامور علماء نے اس کی منظوم کتاب کی شرحین لکھی ہین۔

مسلمانان بلغاریہ۔ پرنس فرڈننڈ والئ بلغاریہ نے حال مین ایک بلغاری مسلمان مفتی سے ملاقات کر کے اسے یقین دلایا۔ کہ مین اپنی مسلمان رعایا کی آزادی کو نہ صرف بحال رکھونگا۔ بلکہ اسے ترقی دونگا۔ اور تکمیل کو پہونچا دونگا۔ اثنائے ملاقات مین پرنس نے مفتی مذکور کے ہاتھ تین مرتبہ اپنے ہاتھ مین لیکر دبایا۔

بقول اخبار لندن خبر دیتا ہے کہ تمام عثمانی قلمرو مین آسٹریا کے اسباب کی بائیکاٹ کی تحریک سے آسٹریا مین ہل چل مچگئی ہے اور بلاد عثمانیہ مین آسٹریا کے تاجر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہین اور ترک

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مساۃ عائشہ شادیوال گجرات	مستری بڈھا۔ ضلع سیالکوٹ
مساۃ خدیجہ " "	مستری سائین لدھا " "
مستری عبد الرحمن سیالکوٹ	مستری عزیز " "
مستری عبد الواحد " "	محمد عبد العزیز نمبر ۹۴ الف سنجرا
منشی مطیع فیض ریاست خیرپور	شرٹ کولمبو ملک سیلون
منشی مردان علی خان منصوری	جھنڈور۔ موضع چہور
ابراہیم۔ شادیوال خورد گجرات	شیر محمد خان۔ بھوراں پٹیالہ
جان محمد " " "	مسمات عصمت بی بی اور جہ شاہپور
مسمات مغلانی " " "	میاں اسمٰعیل۔ رعیۃ۔ امرتسر
اللہ دتا۔ دھاروال گجرات	عبد المجید مدرس۔ مین پوری
حسن محمد صاحب گجرانوالہ	اہلیہ ثانی محمد اسمٰعیل جلال پور شاہپور
شاہان۔ چیچانہ منجن آباد بہاولپور	سید حبیب الرحمن داؤد پور پٹنہ
نذیر " " "	سید محمود عالم۔ موضع لدھما
محمد " " "	ضلع گیا
میمان " " "	اہلیہ مولوی سید عبد الوہاب
قادر بخش " " "	ہریال ضلع بلہاری
الٰہی بخش صاحب موسیٰ ڈاڈو سکہ	حسام الدین " " "
نانک " " "	قاضی شیخ ناٹھین " " "
اللہ دین " " "	نور محمد چک نمبر ۳ حیدرآباد
عبد الصمد " " "	محمد حیات پنڈا نوالہ۔ گجرات
خواجہ بشیر الدین حیدرآباد سندھ	غلام حسین " " "
راجولی۔ بشارت جہلم	رحمت " " "
نتھو خان۔ وڈھا	فضل الدین " " "
نور حسن۔ موضع مردان ضلع منٹگمری	کھیڑا خان رجیو وال تحصیل پونچھ کشمیر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ممیرا خالص روپیہ فی تولہ دوم ... ہے۔ سرمہ قسم اول ۲ قسم ثانی ۱ قسم سوم ۸ ... اور علاوہ اس کے ہر قسم کی لنگی پٹہ اور ی اور کلاہ بھی موجود ہے

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان گورداسپور

رسید زر

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء

حمزہ اللہ صاحب ۵۰۷ عا | محمد بن فضل صاحب ۱۰۳۵ ع
عبد اللہ خان صاحب ۸۸۲ عا | عمر الدین صاحب ۹۶۴ سے
نبی بخش صاحب ۵۷۰ للعہ | خدا بخش صاحب ۹۲۷ ع
امیر اللہ صاحب ۱۹۱۳ ع | محمد عبد اللہ صاحب ۱۲۵۳ عا
ہاشم علی صاحب ۹۴۰ للعہ | الٰہی بخش صاحب ۱۱۱۸ ع
میاں منگو ۲۱۰ سے | محمد علی صاحب ۴۰۴ سے
سرفراز خان ۱۹۵۲ ع | مولوی غلام رسول ۱۳۲ للعہ
عبد الحمید ۱۸۲۵ عہ | غلام حیدر صاحب للعہ
حافظ عبد الرحیم صاحب ۱۳۵۶ عہ

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۸ء

داد بخش صاحب ۱۸۵۹ عا | میر عابد علی صاحب ۱۷۵ للعہ
نظام الدین صاحب ۱۷۸۷ سے | نظام شاہ صاحب ۱۲۲۰ عہ
عبد الرحمن صاحب ۱۳۹۶ عہ | احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ع
محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ ع | شاہ دین صاحب ۱۲۲۳ عا
محمد اکبر صاحب ۱۷۴ ع | اللہ دتا صاحب ۱۷۸۴ ع
نیاز محمد صاحب ۱۰۷۴ ع | نور محمد صاحب ۱۹۴۷ ع
سکرٹری انجمن احمدیہ ۲۰۰ ع | محمد حیات صاحب ۱۵۳۹ ع
عنوان الدین صاحب ۱۶۷۴ ع | محمد یوسف صاحب ۷۱۹ عہ
مستری دین محمد صاحب ۸۵۲ عہ | سکندر علی صاحب ۱۲۷۰ عہ

مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۸ء

عبد الرحمن صاحب ۱۴۸۷ ع | محمد دین و عمر دین ۶۴۵ ع
محمد سعید الدین صاحب ۹۶۸ عا | محمد سعید صاحب ۶۰۲ للعہ
غلام حیدر صاحب ۲۵۱ عہ | کرم رسول صاحب ۱۲۶۴ عہ
میاں الٰہی بخش صاحب ۵۰۴ عہ | سید یوسف صاحب ۱۱۷ ع

مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۸ء

حافظ محمد صاحب ۳۴ ع | خلیل الرحمن صاحب ۱۶۳۶ للعہ
جیا غدین صاحب ۱۷۳۷ عہ | چودہری عبد المنان ۶۰۳ للعہ
حیات محمد صاحب ۲۶۴ للعہ | قطب الدین صاحب ۲۰۳۷ عہ
امام علی صاحب ۲۴۳۳ عا | حسین بخش صاحب ۵۲۳ ع
سید محمد صاحب ۱۷۳۸ ع | سراج الدین صاحب ۱۰۶۴ ع
علی احمد صاحب ۱۶۶۴ ع | سید احمد حسین صاحب ۱۱۷۵ ع
محمد علی صاحب ۱۲۵۴ ع | عبد الرحمن صاحب ۱۶۵ ع
محمد دین صاحب ۱۰ ع | قاضی الٰہی بخش صاحب ۴

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

چودہری اللہ دتا صاحب ۵۹۸ ع | غلام محمد صاحب ۹۴۵ عہ
قاسم علی صاحب ۱۷۹۶ عہ | عبد اللہ بیگ صاحب ۱۰۷ ۸

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۸ء

محمد علی صاحب ۶۹۸ عہ | غلام قادر صاحب ۲۰۲۵ عہ
نواب علی صاحب ۱۸۵۲ عہ | عبد الحکیم صاحب ۸۹۰ ع
میاں عبد اللہ صاحب ۱۳۳۷ عہ

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء

محمد علی صاحب ۱۰۱ ع | محمد جان صاحب ۱۳۴۸ ع
عمر الدین صاحب ۳۶۸ ع | بشارت علی خان ۱۴۶ ع

مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۸ء

راولپنڈی عـــہ | محمد اللہ صاحب ۱۹۹۳ سے
سلطان خان صاحب ۷۷ للعہ | شمس الدین ۱۹۵۹ للعہ
محمد اسمٰعیل صاحب ۸۲۹ ع | ناظم حسین صاحب ۱۱۶۰ ع
سید عبد الستار صاحب ۹۳۱ ع | فضل الرحمن صاحب ع
فتح دین صاحب ۱۳۶۸ عہ

مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۸ء

اللہ دتا صاحب ۱۹۵۲ عہ | فیض محمد صاحب ۱۲۳۹ عہ
غلام رسول صاحب ۱۸۹۰ للعہ | زمان شاہ صاحب ۱۴۶۵ ع
پیر محمد صاحب ۱۳۹۹ عہ

مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۰۸ء

سید محمد مسعود صاحب ۱۰۸۶ عہ | میاں عبد الحی صاحب ۱۸۰۱ ع
غلام حیدر صاحب ۱۷۹۷ للعہ

مورخہ ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء

عبد العزیز صاحب ۱۹۳۹ ع | حاجی محمد صوفی ۲۰۱۱ سے
نور علی صاحب ۱۶۶۵ عہ | عبد الحق صاحب ۱۳۵۴ ع
عبد العزیز صاحب ۱۷۱۳ ع

مورخہ ۲۵ و ۲۶ ستمبر ۱۹۰۸ء

چراغ الدین صاحب ۲۱۶ ع | ڈاکٹر ممتاز علی صاحب عہ
محمد یوسف پشاوری ۱۷۰۰ سے | ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۳ ع

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۸ء

معراج الدین صاحب ۷۵۴ سے | شیخ امیر اللہ صاحب ۳۵۴ للعہ
احمد حسن صاحب ۵۸۰ عہ

مورخہ ۲۹ و ۳۰ ستمبر ۱۹۰۸ء

حافظ شیر محمد صاحب ۱۱۳۰ عہ | عبد اللہ صاحب ۶۰۴ عہ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء

حیدر علی صاحب ۱۲۸۸ ۱۲ | محمد حسین ۱۳۹۶ للعہ

مورخہ ۲ و ۳ اکتوبر ۱۹۰۸ء

غلام دستگیر صاحب ۱۱۰ للعہ | خیر الدین صاحب ۱۷۸ عا
عظیم اللہ صاحب ۱۸۳۷ ع | گلاب الدین صاحب ۵۰۲۵ عہ

مورخہ ۴ - ۵ - ۷ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

کریم بخش صاحب ۲۰۹۱ للعہ | فیض احمد ۱۲۹ عہ
سید جلال صاحب ۷۲ ع | عبد العزیز صاحب ۱۱۵۲ ۸
عبد الحمید صاحب عہ | کمال الدین صاحب ۱۰۹ سے
آغا محمد صاحب ۲۰۸۶ عہ

مورخہ ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

شاہزادہ عبد الجبار صاحب ۱۲۱۳ عا | محمد اکرم بیگ صاحب ۶۵ سے
میر قاسم علی صاحب ۱۱۴ للعہ | حکیم نور محمد صاحب ۱۴ عہ
الٰہ داد صاحب ۱۷۵ ع | تاج محمود صاحب ۳۷۸ عہ
محمد یار صاحب ۱۱۲۲ عہ | محمد یوسف صاحب ۷۱۹ ۸
نبی بخش صاحب ۹۱۳ عہ | عمر الدین صاحب ۹۱۴ عہ
حبیب اللہ صاحب ۷۵ للعہ | فضل الٰہی صاحب ۸۴۲ عہ
سید نادر علی صاحب ۱۲۵۰ للعہ | چاند خان صاحب ۵۷۹ عہ
قاضی نظیر حسین صاحب ۱۱۵ سے | محمد دین صاحب ۲۰۹۵ ع

مورخہ ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

غلام مصطفٰے صاحب ۸۹۲ عا | عبد الرحیم صاحب ۱۰۰۸ للعہ
اللہ دتا صاحب ۶۰۷ ع | عطا محمد صاحب ۱۳۹۷ ع
چراغ الدین صاحب ۹۸۰ ع | نور الدین صاحب ۵۸۹ ع
مولا بخش صاحب ۷۲۴ للعہ | شمس الدین صاحب ۲۱۹۲ ع
سردار خان صاحب ۱۷۰ ع | نور الحسن صاحب ۷۰۸ ع
نصرت اللہ خان صاحب ۱۲۱۷ عا | سید حیات علی صاحب ۱۹۲ ع
محمد اکرم بیگ صاحب ۹۲۲ للعہ | حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ ع
محمد اورنگزیب صاحب ۴۴۰ عہ | رسول بخش صاحب ۲۰۲۲ عا
خیر الدین صاحب ۷۴۳ عا | نور محمد صاحب ۱۰۱۵ عہ
سردار محمد عجب خان ۹۳۶ سے | ضیاء الحق صاحب ۱۸۱۲ للعہ
فتح محمد صاحب ۷۸۵ ع | غلام محمد صاحب ۱۲۲۱ ع

مورخہ ۱۷ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

الطاف حسین صاحب ۱۲۰۳ ع | فضل حق صاحب ۲۰۴ عہ
غلام نبی صاحب ۳۷۷ عہ | محمد بخش صاحب ۲۰۸۶ عہ
میاں غلام رسول ۶۲۶ ع | ملک محمد صاحب ۸۵۸ ع
محمد صدیق صاحب ۸۳۸ سے | مرزا عزیز بیگ صاحب ۱۷۹۸ عا
شمس الدین صاحب ۱۲۶۴ عہ | بابو محمد دین صاحب ۶۲ عہ
محمد سعید صاحب ۲۰۹۶ للعہ | نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ سے
خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب ۵۵۵ عا | محمد عمر صاحب ۱۵۰ ع
محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۲۵ للعہ | نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ ع
کرم الٰہی صاحب ۱۹۳۵ سے | الٰہی بخش صاحب ۱۰۶۵ سے
تاج شاہ صاحب ۱۷۸۱ سے | محمد صاحب ۱۶۵۸ ع
سید محمد شاہ صاحب ۱۷۳۰ ع | غلام رسول صاحب ۱۶۹۹ ع
معراج الدین صاحب ۱۹۹۹ ع | پیر محمد صاحب ۱۵۸۵ عہ
غلام رسول صاحب ۱۴۰۴ عہ

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

بدر
BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی للعہ

چہ گویم با تو گر آئی بدار قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۷ | مورخہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ دسمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۹ اگہن سمت ۱۹۶۵ | نمبر ۴۸

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارش کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ [illegible]

بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔ رسید زر اخبار میں دی جائے گی الگ رسید نہ دیجاوے گی۔ البتہ جو صاحب دستی قیمت دیں ان کو بہرحال رسید لینی چاہیئے۔ اگر دو ہفتہ تک رسید اخبار میں نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔

مینجر بدر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے اور ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی تمام عمر گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین آمین۔ [illegible] بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوت میں [illegible]

(بدر قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع اخبار چھپ کر شائع کیا گیا)

گواہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

کلام امیر المومنین

۱۵ - اکتوبر ۱۹۰۸ء - فرمایا - مین نے قرآن شریف مین تدبر کیا ہے اور ایسی آیات کو جمع کیا ہے - جن مین زراعت یا تجارت کا ذکر ہو - ہر دو کو بالمقابل دیکھنے سے مجھ پر ثابت ہوا ہے - کہ قرآن شریف نے تجارت کے پیشہ کو زراعت پر ترجیح دی ہے -

تکالیف کا باعث کیا ہوتا ہے

ایک عورت نے اپنے خاوند سے تکالیف کی شکایت لکھی - حضرت نے اس کو جواب مین لکھا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - .. .. اب مین تم کو قرآن شریف کی بات سناتا ہون اور وہ یہ ہے -

کذالک نولی بعض الظالمین بعضا

اس کا ترجمہ یہ ہے - اسی طرح ہم ظالمون والی ظالمون کو بناتے ہین پس جو شخص اپنی اصلاح کرے اس پر ظالم حکومت اور تصرف نہین کر سکتا - مگر آدمی دوسرے کو ملامت کرنے مین دلیری کرتا ہے اور اپنے آپ مین انصاف نہین کرتا کہ اوس کے اندر کیا کیا نقص ہے یاد رکھو - قطعاً تم آرام نہ پاسکوگی - جب تک اللہ تعالے تمہارا اصل مطلوب ومحبوب اور مقصود نہ ہو - اس کو یاد رکھو پھر یاد رکھو پھر یاد رکھو - اللہ تعالے مدد دے - یہ تمہارے خط کا اصل جواب ہے اس پر غور کرو - دنیا گزشتنی گذاشتنی چھوڑ دینے کی جگہ ہے اور آلہی احکامات امانت ہین - اگر ان پر عمل درآمد کر لیا - تو اس جہان اور اس جہان مین سرخروی ہوگی - والا غضب آلہی سامنے ہے - اے اللہ تو ہی رحم فرما - اور ہدایت کر - آمین یارب العالمین

.. .. .. مین تاکید کرتا ہون اور تمام انبیاء نے تاکید کی ہے کہ استغفار اور حالت کی تبدیلی کرو جس کو توبہ کہتے ہین - بس استغفار - توبہ - صدقہ اور خیرات سے کام لو -

نور الدین - ۲۲ - اگست ۱۹۰۸ء

نفوس انسانی و ملائکہ

ایک شخص کے سوال کے جواب مین حضرت امیر المومنین نے لکھا - نفس انسانی اور نفوس ملائکہ کو واللہ العظیم مین مخلوق یقین کرتا ہون اور مخلوق بھی ایسا کہ فلاسفرون کی طرح نہین بلکہ جیسے آپ اور مین خود مخلوق ہین - آنی فنا بقا کے خلاف نہین -

بعد الموت

بعد الموت نفس کو بقا ہے کیا آپ نفس انسانی یا نفوس ملائکہ کو حادث نہین جانتے اور قدیم مانتے ہین اور ان کیواسطے آنی فنا کے بھی قائل نہین - اور عوام کل من علیہا فان کو ظاہر پر محمول وغیر مخصوص نہین جانتے - جواب مختصر دین -

ڈاکٹر عبد الحکیم خان

اسسٹنٹ سرجن ڈیرہ دون اول طالب علم مدرسہ ایس آئی کا ایک خط حضرت امیر المومنین کی خدمت مین آیا تھا - جس کا جواب آپنے مفصلہ ذیل لکھا -

جو خواب آپنے ۱۰ - اکتوبر کو دیکھا ہے وہ یقیناً جھوٹا ہے - مین نے ہرگز ہرگز تمہارے لئے کوئی بددعا نہین کی اور پھر وہ شائع ہوئی ہو - قطعاً غلط ہے - اور مین مردم پرست بحمد اللہ نہین یہ بھی غلط ہے - پھر کیا تو خدا پرست ہے اگر ہے تو کیون؟ نجات کی راہین تیرے لئے بے انت ہین - خدا پرستی کی تجھے کیا ضرورت - مین اتنک حیران ہون - کہ تجھے دنیا مین سوائے مرزا کے اور میرے کوئی کافر نظر نہ آیا -

نور الدین - ۱۹ - رمضان

طب کی عمدہ کتابین

ایک انگریز نے پشاور سے دریافت کر بھیجا - کہ طب یونانی و ہندی کی عمدہ کتابین کونسی ہین - حضرت نے مفصلہ ذیل کتب لکھوائین -

اکسیر اعظم - رموز اعظم - نیر اعظم - رکن اعظم - قرابادین اعظم قرابادین اعظم و اکمل - ترجمہ قانون بوعلی سینا - قانون بوعلی سینا - کامل الصناعۃ - تذکرہ داؤد انطاکی - مجموعہ بقائے جمع الجوامع - مخزن الادویہ - یہ کتابین یونانی طب مین عمدہ ہین

طب ہندی مین - چرک - سسرت - بھاگ بھٹ مہا ہنکٹو عمدہ کتابین ہین -

ایک عزیز کے نام خط

عزیز من - دعوات - دنیا مین مصائب کا سلسلہ بڑھ گیا ہے - لوگ سخت غافل ہو گئے ہین - گویا عملی طور پر دنیا خدا سے بے خبر ہے - حیدرآباد کا حال آپنے سنا ہوگا اللہ تعالی آپ کو اس آتش خیز پہاڑ اور اس سمندر سے بچاوے - آپ ضرور کامیاب ہون گے - آپ شرک کو چھوڑ کر خدا سے جو وحدہ لا شریک ہے - دعائین کرین اور مخلوق سے کسی قسم کی بدی کا ارتکاب نہ کرین اور پھر مجھے کا ہے گا ہے خط لکھین -

نور الدین - ۴ - نومبر ۱۹۰۸ء

رسید زر

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۲۳ عہ	سعید احمد صاحب ۱۲۰۵ سے
قاضی عبد الرحیم صاحب ۹۹۵ عہ	عبد الرزاق صاحب ۱۴۱ عہ
ابراہیم صاحب ۱۹۱۲ ۱۲ ار	فیض محمد ۱۲۳۹ ۱۲ ار
محمد شفیع صاحب ۷۶۲ سے	فضل الہی صاحب ۹۴۹ معہ
سرفراز حسین صاحب ۱۷۹ للعہ	امیر حسین صاحب گزچین عہ
شفیق الدین صاحب ۱۵۷ عہ	بابو نظام الدین صاحب ۱۵۵۲ سے
ڈاکٹر محمد بخش صاحب ۱۹۸ ۱۲ ار	۱۹۴۷ - فضل کریم صاحب عہ

مورخہ ۲۹ و ۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

۱۱۷۴ - کریم اللہ صاحب عہ	۲۰۹۳ - شرف الدین صاحب للعہ
۱۸۱ - علی بخش صاحب للعہ	۱۸۲۳ - محبوب عالم عہ
۹۹۶ - نور الدین صاحب سے	۱۲۱۴ - علی احمد صاحب عہ

سنت سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل قدر اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین - بدن کی تمام قوتون کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہین جس کے اجزا مخفی ہون - بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین - محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہین - مقوی جمیع اعضاء - نافع و مشہی طعام - قاطع بلغم ورياح - دافع بواسیر بادی و جذام واستسقاء وزردی رنگ وتنگی نفس ودق و شیخوخیت وفساد بلغم وخون وقاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل البول - سیلان منی - یبوست اوجاع مفاصل وغیرہ - بلکہ محیط اعظم مین یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے - تو کبھی بوڑھا نہ ہو یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہین کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایکتولہ کی ۱۵ ہے دو تولہ ۱۲ ار

المفتی

طریق طلاق ۱۴۴
ایک صاحب کے سوال کے جواب میں امیر المومنین نے تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ زمانہ نبوی میں لوگ تین طلاقیں ایک دم نہیں دیا کرتے تھے کیونکہ قرآن کریم میں یکدم تین طلاق دینا ثابت نہیں۔ اور اگر کوئی تین طلاق یکدم دیدیتا۔ تو ایک طلاق سمجھی جاتی تھی پس اگر وہ آدمی بادی چاہتا ہے تو یہ اس کی ایک طلاق سمجھی جاتی ہے کوئی کفارہ نہیں۔

اکیلا احمدی جمعہ عید کس طرح پڑھے
ایک شخص نے عرض کی۔ میں اکیلا ہوں باقی سب مخالف نماز جمعہ اور عید میں کیا کروں

مومن کو ضرور ہے کہ اپنے ساتھ کسی کو ملا لے۔ تنہا رہنا اچھا نہیں اور نماز ظہر بدلہ جمعہ کے پڑھ لیں۔ عید اکیلے پڑھ لیں جو ہمیشہ سفر میں ہے وہ مقیم ہے۔

مردہ کو ثواب ۱۴۶
مردہ کو ثواب دعا۔ اور نقد وکپڑے کا پہونچتا ہے۔ تاریخ کا مقرر کرنا ضروری نہیں ہے

ہندو کے گھر کا کھانا ۱۴۷
ہندوؤں کے گھر کی مٹھائی دودھ کھانا جائز ہے

نماز کے بعد دعا ۱۴۸
نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔

نوافل ۱۴۹
نوافل بعد سنت کے پڑھنا موجب ثواب ہے۔ بیٹھ کے یا کھڑے ہو کر پڑھیں۔ ہاں جو دو نفل بعد وتر کے ہیں وہ مسنون یہی ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔ حضرت نبی کریم بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ عشار کے پہلے چار رکعت سنت کسی صحیح حدیث میں نہیں آئی۔

لطیفہ۔ ایک شخص شیعہ ہوا کرتا تھا کہ سوائے حضرت علی اور دو تین اور آدمیوں کے باقی سب ... منافق تھے اور اس امر پر بحث کیا کرتا تھا ایک ... کسی شخص کو ... رہا تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب سنتے تھے آپ نے اسکو فرمایا کہ تو کیوں نصیحت کرتا ہے جب خدا تعالیٰ کے رسول نے ۲۳ سال تک ہزاروں کی نصیحت کرنے میں لگائے اور نتیجہ یہ ہوا کہ چار پانچ کم ایک لاکھ منافق آپ کے گرد جمع ہوگئی تو آپ نصیحت کرکے کیا فائدہ اٹھائینگے شیعہ شرمندہ ہو کر خاموش ہوگیا۔

مقدس شاعری
نقش نگار

(سید لعل شاہ صاحب برق پشاوری)

درفراقت بزم عیشم خاطر غمناک شد
سنگ خارا گشت مینا بادہ اش درتاک شد

(قد) رشک طوبائے ریاض قدس بالائیت نمود
(زلف) راست از دست خدادین شہ لولاک شد

شب بیاد عقد زلفت شد بلیۂ را ہجوم
نافۂ آہوئے تاتاری پراز تریاک شد

(گیسو) آنچنان پیچید یاد حلقۂ گیسوے تو
(جبین) نافۂ آہو بیابان چون دل من چاک شد

اے فروغ نور ہستی از جبین ... یات
شد دل مہر فلک از دست و صد رش چاک شد

(آبرو) اے ہلال چرخ قدس از صیقل تیغ ابروت
(چشم) سرکشی فتنۂ دجال زیر خاک شد

عشق چشم سرگینت تازہ تر آورد رنگ
زین جہان عنقا صفت ہر شوخئ بیباک شد

(مژہ) یاد برہان مژہ ہائے تو اے روحی فداک
(بینی) راستی بخش کجئ قامت ادراک شد

کیمیائے عشق بینی بین کہ خود مینی فخر
قلب ماہیت بعجز از قلب ہر ناپاک شد

(عارض) از براہین ضیائے عارض پر نور تو
(گوش) درک لایدرک کن این تیرہ بصر ادراک شد

از نواسنجئ مرغ عشق گوش حق نیوش
فیض دان گلشن سر و علن ادراک شد

(نرمۂ گوش) کوکب دری یاد نرمہائے گوش تو
(لب) خیرگی بخش نگاہ دیدۂ بے باک شد

از دلائل ہائے توصیف لب اعجاز تو
مردگان را نوزدہ صد سالہ حی وپاک شد

(دہن) پیش ہر ... دہان تنگ تو
(دندان) تکمیل از زندگی الباطل ... پاک شد

حجت لمع دُرِ دندانت الدجال را
ریزۂ الماس و تیغ برق از افلاک شد

(زبان) از کلمہ معرفت بخش زبان اطہرت
واز قفل بابہائے گلشن افلاک شد

(زنخدان)
بسکہ در چاہ زنخدان دلیلت غوطہ زد
غیرت صد یوسف مصر زنج ادراک شد

(رخ) خاکدان تیرہ عالم را پر از انوار ساز
نور خورشید رخت ظل شہ لولاک باشد

مرأت حسن خرد بر دستۂ الماس عقل
در کف مدحت گر رو و گلوی پاک شد

ڈاک ولائت

احمد اینڈرسن
تازہ ڈاک ولائت میں ایک خط حسن اینڈرسن صاحب امریکہ کے احمدی بھائی کا میرے نام آیا ہے اور گذشتہ ڈاک میں ایک خط بخدمت حضرت امیر المومنین آیا تھا۔ ان ہر دو خطوط میں اس امریکن بھائی نے اپنے عقائد متعلق صداقت دعوے مسیح موعود و مہدی مسعود بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس کی وفات پر صدمہ کا اظہار کیا ہے یہ صاحب سچے مسلمان اور سچے احمدی ہیں۔ اور انہوں نے حضرت امیر المومنین سے درخواست کی ہے۔ کہ ان کا نام آئندہ احمد اینڈرسن ہو۔ نیز انہوں نے لکھا ہے کہ میرا السلام علیکم **تمام احمدی برادران کی خدمت میں پہنچایا جاوے۔**

احمد اینڈرسن صاحب یہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ملک امریکہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کی خدمات تمام دینے کیواسطے دل وجان سے طیار ہیں۔

امریکہ میں دو خراب کن چیزیں
ڈاکٹر پیٹرسن صاحب اخبار ثمر تھ سیکر مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء

میں لکھتے ہیں۔ کہ اہل امریکہ کو خراب کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ شراب خانے اور گرجے۔ پہلا سلطنت کے واسطے کم از کم ایک آمد کا ذریعہ ہے۔ مگر دوسرا سلطنت سے بھی یہاں موقع سے ٹیکس وصول کر لیتا ہے۔ شراب خانے میں لوگوں کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ یہی حال گرجوں میں ہوتا ہے۔ ... بیہودہ باتیں سن سنکر اور ان پر یقین لانے کی کوشش کرکے وہاں بھی انسان پاگل ہو جاتا ہے۔

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو نمبر ۳۵ جلد ۔ ۱۱ ستمبر)

نمبر ۵

اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپکا اصلی نام رملہ تھا۔ اور ابوسفیان کی بیٹی صفیہ کے بطن سے تھیں والدین کی طرف سے خاندان بنی امیہ سے تھیں آپ کی پیدائش ۱۷ سنہ قبل ہجرت ہے۔

آپ ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہوگئی تھیں اور ایسے وقت میں جبکہ آپکا باپ بھائی کل خاندان آنحضرت صلعم کے ساتھ معروف جنگ تھا۔ اسلام کے لئے آپنے بہت [illegible] اذیتیں برداشت کیں۔ آخر اپنے شوہر عبیداللہ [illegible] کے ہمراہ جو مسلمان ہوگیا ہوا تھا حبش کی طرف ہجرت کی۔ اسی شوہر سے وہاں آپ کے ایک لڑکی ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا جس پر آپ کا نام ام حبیبہ مشہور ہوگیا۔ حبش جاکر آپ کا شوہر تو مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا۔ مگر آپ برابر اسلام پر قائم رہیں۔ آپ جیسی با صداقت کامل الایمان کے لئے یہ کیسی اندوہناک مصیبت تھی۔ کہ اسلام کے لئے باپ بھائی خاندان قبیلہ وطن عزیز ترک کیا غربت میں خاوند کا سہارا تھا۔ ارتداد نے وہ بھی کھو دیا اس وقت آپ کی عمر ۳۰ سال کی تھی۔ آنحضرت صلعم نے ایسی صابرہ کے ساتھ [illegible] کرانا تجویز کیا۔ یہ نکاح حبش میں ہی ۶ سنہ ہجری میں بقولے حضرت عثمان یا بقول بعض خالد بن سعید بن العاص نے نجاشی شاہ حبش نے آنحضرت کی طرف سے چار سو اشرفی مہر ادا کیا۔ آنحضرت صلعم نے آپکے لانے کو عمرو بن امیہ الضمری کو روانہ کیا تھا اس نکاح کیوقت آنحضرت صلعم کی عمر ۶۰ سال کی تھی۔ آپ کئی غزوات میں آنحضرت کے شریک رہیں اور ۷۴ سال کی عمر میں بعد وفات آنحضرت صلعم ۴۴ سنہ میں بمقام مدینہ وفات پائی

۶۔ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

آپکا اصلی نام ہند تھا اور قبیلہ کنانہ سے تھیں آپکے باپ ابو امیہ تھے جن کا نام حذیفہ تھا۔ جو عرب کے مشہور فیاض شہسوار لوگوں میں گنے جاتے تھے ماں کا نام عاتکہ بنت عامر تھا۔ آپ کی پیدائش ۲۲ سنہ قبل ہجری میں ہوئی تھی آپکا پہلا نکاح ابوسلمہ بن عبد الاسد مخزومی آنحضرت صلعم کی پھوپھی زاد بھائی سے ہوا تھا جن کے ساتھ آپ مسلمان ہوکر ملک حبش کو ہجرت کر گئیں وہاں آپکے بطن سے ابوسلمہ جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جب اونہوں نے ۴ سنہ ھ میں وفات پائی۔ تو آنحضرت صلعم کے ساتھ آپکا نکاح ہوگیا اوس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال اور آنحضرت صلعم کی عمر ۵۷ سال کی تھی آپ سے ۳۷۸ احادیث مروی ہیں آپ نہایت دانشمند اور فصیح گفتار تھیں۔ حضرت عثمان رض کے عہد میں جب فتنہ و فساد برپا ہوا تو آپنے بھی حضرت عثمان رض کو معقول پند و نصائح سے متنبہ کیا تھا آپ اشعار بھی کہتی تھیں چنانچہ آپکا ایک مرثیہ اپنے چچیرے بھائی ولید بن ولید کی وفات کا مشہور ہے۔ آپنے ۸۴ سال کی عمر میں ۶۳ سنہ ھ میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئیں

۷۔ اُمّ المساکین حضرت زینب رضی اللہ عنہا

ہجرت کے ۲۶ سال پہلے مکہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ اپنی فیاضی اور دریا دلی کے زمانہ جاہلیت سے ہی آپکا نام اُمّ المساکین پڑ گیا۔ آپ قبیلہ ہلال سے ہیں آپکے باپ کا نام خزیمہ بن حرث اور والدہ کا نام ہند بن عوف تھا۔ آپ کا پہلا نکاح طفیل بن حارث سے پھر عبیدہ بن حارث سے ہوا۔ یہ دونو آنحضرت کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے۔ ان کے بعد تیسرا نکاح آپکا عبداللہ بن جحش سے ہوا۔ اون کے فوت ہو جانے کے بعد ۳ سنہ ھ میں آپ کا نکاح آنحضرت صلعم سے ہوا جبکہ آپ کی عمر ۳۰ سال کی تھی مگر صرف ۸ ماہ زندہ رہ کر ۴ سنہ ھ میں آنحضرت کی زندگی میں ہی آپ فوت ہو گئیں۔ آپ علاوہ فیاض و سخی ہونے کے نہایت دانشمند اور فصیحہ تھیں

۸۔ اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپ ۳۳ سنہ ھ قبل ہجری میں پیدا ہوئیں آپکے والد کا نام جحش تھا اور والدہ کا نام امیمہ تھا۔ جو عبدالمطلب کی بیٹی اور آنحضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھیں ان کا پہلا نکاح ۳ سنہ ھ کے آخر یا ۴ سنہ ھ کے اوائل میں زید بن حارث سے ہوا تھا جب زید نے انکو طلاق دیدی۔ تو آنحضرت صلعم نے ۵ سنہ ھ میں آپسے نکاح کر لیا جبکہ آپکی عمر ۳۵ سال کی تھی اور آنحضرت صلعم کی عمر ۵۸ سال کی تھی ۵۰ سال کی عمر میں ۲۰ سنہ ھ میں آپنے وفات پائی۔ اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام حسین مہاراجکو سیالکوٹ
مسمات کرامت شہزادی بیگم
سعید الدین صاحب کوہسی کٹک۔
فتح الدین صاحب خواجہ مہت
کریالیوالہ ساکن جکوال
الٰہ دین سپاہی ۔ کمپنی نمبر ۳
ہانگ کانگ سنگا پور
لیس محمد خان " " "
مسماۃ محمودہ اہلیہ مولوی
علی احمد صاحب ایم ۔ اے
جگاؤں ضلع بھاگلپور
عطاء اللہ پشاور
اہلیہ محمد عالمگیر "
مسمات جنت بی بی بنت محمد
ساکن خوشاب ۔ شاہ پور
محمد عالم ۔ ڈہمک جہلم
سرفراز خان ۔ ہلوارہ لودیانہ
عمر الدین صاحب حویلی صوفیاں
شہر جالندھر
عبداللہ خان وکیسی نیٹر
وکٹوریہ انسٹیٹیوٹ لاہور
علی محمد ۔ پیرکوٹ گجرانوالہ
فتح الدین " "
قطب الدین " " "
عطاء اللہ ۔ اسمٰعیلیہ ۔ پشاور
ملک مبارک علی تاجر چوب لاہور
مستری محمد اسمٰعیل ۔ جالندھر
محمد قمر علی ۔ پنکالو ضلع کٹک
احسان علی محلہ کوڈ سونگھرہ ضلع کٹک۔
نور محمد ۔ کسومو افریقہ
داؤد حسن " " "
نور محمد ۔ ساکن گشیانہ علاقہ
کاٹھیاواڑ حال وارد افریقہ
علی محمد عثمان " " "
علی محمد ابوبکر " "
فتح الدین ۔ بٹری شاہ رحمان گجرات
چودہری مبارک علی زراعتی
کالج کانپور
مسماۃ کرم بی بی بنت کرم بخش
فتو کے
والدہ میاں الٰہی بخش صاحب
بدوملہی ۔ ضلع سیالکوٹ
جیوان اہلیہ الٰہی بخش " "
امام الدین ۔ بہلس ہری سنگھ
اجنالہ ۔ امرتسر
محمد الطاف موضع ترناب پشاور
کریم بخش صاحب دہرم کوٹ
اللہ توک ۔ شیخپور ۔ گجرات
چودہری محمد خان " "
محمد دین ۔ قریشی گوجہ چک
غلام حسن سیالکوٹی
غلام حسین حصاری

مراسلات

روزہ و حج پر ایک باریک نظر

عبادت دو قسم کی ہوتی ہے ایک غلامانہ دوسری عاشقانہ۔ روزہ عبادت غلامانہ ہے۔ غلام کا کام فرمانبرداری ہے۔ رنج ہو یا راحت۔ دکھ ہو یا سکھ ہر حالت میں آقا کے حکم کی بسر و چشم اطاعت کرتا ہے کوئی چیز حکم کی بجاآوری میں سدراہ نہیں ہو سکتی۔ تمام خواہشات تمام ارادہ آقا کے فرمان پر قربان کر دیتا ہے حقیقی اور نمک حلال غلام کے واسطے آقا کے حکم پر چون و چرا کی ہرگز ہرگز گنجائش نہیں ہوتی۔ مومن بھی ایک حقیقی اور نمکخوار حلقہ بگوش کی طرح روزہ سے اپنے حقیقی آقا کی فرمانبرداری کا ثبوت دیتا ہے بھوک سے مر رہا ہے۔ اور تمام نعمائے گھر میں موجود ہیں۔ مگر ایک لقمہ تک نہیں اٹھاتا۔ پیاس سے نیم بسمل ہو رہا ہے۔ صاف و شفاف آب سرد کی صراحی پاس رکھی ہے۔ مگر کیا مجال کہ ایک قطرہ بھی حلق کے نیچے جائے۔ شہوت سے بے قرار ہے۔ اور دلربا (بیوی) پہلو میں بیٹھی ہے۔ مگر جرأت نہیں کہ جماع کا خیال بھی آوے۔ کیوں نہ ہو آقا کا حکم ہے۔ کہ غروب آفتاب تک یہ تمام باتیں حرام ہیں۔ وہ وجود جو اپنے آقا کے حکم پر جائز لذات کو بھی اپنے نفس پر حرام کرنے کے لئے دم نقد تیار ہے نہ صرف تیار بلکہ فی الواقع حرام کر ہی دیتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ محرمات کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی توجہ کرے پس روزہ مومن کی کامل اطاعت کا عملی ثبوت ہے۔ حرام تو آگے ہی حرام ہے۔ خدائے پاک کے حکم پر مومن حلال کو بھی حرام کر دیتا ہے یہی تابعداری کا انتہائی نکتہ ہے یہی راضیۃً مرضیۃً کا مقام محمود ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تمام نبیوں اور مرسلوں نے اپنی بعثت سے پہلے حصول درجات کے واسطے روزے رکھے ہیں اور عبودیت کے معراج پر پہنچنے کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ مسیح موعود کو بھی عہدہ مسیحیت پر مامور ہونے سے پہلے روزوں کا حکم ہوا۔ اور آپ نے چھ ماہ کے روزے رکھ کر سنت انبیاء کو پورا کیا۔

دوسری عبادت عاشقانہ حج ہے اگر عاشق سن پاوے کہ فلاں جگہ معشوق آیا۔ بھوک پیاس غائب ہو جاتی ہے نیند کافور ہو جاتی ہے۔ تن بدن میں ہوش نہیں رہتی۔ دیوانہ وار ادھر بھاگتا ہے کوئی چیز نہیں جو رہ کے محبت کا سیل تمام روکاوٹوں کو بہائے جاتا ہے۔ مومن خدا کے احسانات۔ اس کے رحم بلا مبادلہ اور اس کی محبت لاانتہا کو یاد کر کے جذبہ عشق میں محو اور از خود رفتہ ہو جاتا ہے۔ خدا کا حسن اس کے دل پر ایسا گہرا اثر پیدا کرتا ہے کہ کوئی دنیوی اثر اس کی نظر میں نہیں جچتا۔ اس فرط محبت اور جوش عشق میں جب مومن کو یاد پڑتا ہے۔ کہ اس نگار حقیقی نے ایک وقت مکہ نزول کیا اور وہاں مدت تک اپنے ایک مخلص سے محبت بھرے اور شاندار الفاظ میں ہمکلام ہوا۔ اور نیز صفا مروا اور دیگر مضافات مکہ میں اپنے خاص فضل و عنائیت کا اثر دکھایا تھا اور پھر اس جگہ کی حفاظت کا خاص وعدہ فرمایا ہے۔ تو عاشق صادق کا دل بیساختہ باتوں سے ہو کر اس طرف نکلتا ہے۔ سمندر کو چیر کر پہاڑ کو کاٹ کر غرض ہر طرح جان جوکھوں میں ڈال کر بھی اس سرزمین میں بوسہ دینا چاہتا ہے پرواز کر کے ایک طرفۃ العین میں ان در و دیوار پر ایک نگاہ شوق ڈالنے کو دل تڑپتا ہے۔ اور ان حرکات پاک کی ظاہری و باطنی نقل کرنا چاہتا ہے۔ جو کہ عاشقان پیشین کے واسطے وصل کا موجب ہوئیں۔

قاضی عبد الحق از قادیان

طوفان حیدرآباد

کے دنوں کا لکھا ہوا ایک شخص کا کارڈ ہمکو ملا ہے جس کا اندراج خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت حضرت صاحب امامنا امیر المومنین سلمہ الرحمٰن

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج حیدرآباد دکن سے غلام رسول کا اس کے بھائی غلام محی الدین جو بابو شادین مرحوم کا رشتہ دار ہے۔ خط آیا ہے جس کا مضمون یہ ہے۔

۳۰ شعبان اور یکم رمضان المبارک کو حیدرآباد دکن میں ناگہاں جو بلاخیز طوفان آیا اور اوس سے دو ثلث شہر ندی میں بہ گیا۔ اور تیس چالیس ہزار جانیں تلف ہوئیں اس کا حال تاروں اور اخباروں کے ذریعہ سے سنکر تم ضرور گھبراؤ گے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم اور برخوردار غلام نبی تاحال زندہ ہیں۔ جو جو واقعات ہم پر گذرے وہ کل یا پرسوں راستہ کھلنے پر لکھے جاویں گے۔ فقط ایک ایک کپڑا ہمارے بدن پر ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ جس پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں اور درود اور سلام ہو کا یہ الہام۔ "صحنوں میں ندیاں چلینگی" کس صفائی سے پورا ہوا جو مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے اور مومنوں کیواسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔

عاجز حسن محمد احمدی

مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبار کو انعام تقسیم ہونا چاہیئے

جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مندرجہ ذیل مختصری درخواست درج اخبار ہونے کے لئے دیتا ہوں تاکہ شائع کر کے ممنون ہونے کا موقعہ دیں چند سطور میں اپنے کسی ذاتی نفع کے لئے نہیں لکھیں بلکہ سلسلہ احمدیہ کے ان نوجوانوں کے لئے ہیں۔ جو اس وقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ کریں۔ سخاوت ایک نہائیت عمدہ چیز ہے اسکی مثال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں ہر بصیرت والے کو مل سکتی ہے۔ آپکے حالات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خیرات سے ایک خاص انس رکھتے تھے مسکین یتیمی اور فقرار خیرات کے حقدار ہیں۔ لیکن ان نوجوانوں کو دینا بھی جو اشاعت دین کے لئے تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا کرنیکا ارادہ رکھتے ہوں عین ثواب ہے چنانچہ خلیفۃ المسیح بھی اس قسم کے اکثر انعامات عمدہ مضمون کے مستحق لڑکوں کو دیا کرتے ہیں۔ اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ اون کا شوق تعلیم میں زیادہ ہو۔ اور وہ اس سے بڑھکر اپنی کوشش کو دین کے کاموں میں لگا دیں۔ اس نیک نمونے کو مدنظر رکھ کر میں احمدی قوم کے چیدہ چیدہ اور گذارے والے بھائیوں کو ایکطرف توجہ دلاتا ہوں۔ اگر وہ میری ناقص اور قابل جرح عبارت پر نظر نہ کر کے اسکو غور سے پڑھیں گے اور وہ غرض یہ ہے کہ صرف ہمارے سکول میں ہی سالانہ امتحانوں پر انعامات بالکل تقسیم نہیں کئے جاتے حالانکہ دوسرے سکولوں میں دس یا بارہ برس سے یہ رواج چلا آتا ہے اور ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے بڑے بڑے رؤسار اور قابل اسسٹنٹ سرجن بی۔ اے۔ ایم۔ اے اور ہر فن کے لوگ شامل ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے سکول میں ابتک قاعدہ جاری نہ ہو۔ فوائد سے یہ قاعدہ خالی نہیں۔ مثلاً اول تو ثواب ہے۔ دوم طالب علموں کی حوصلہ افزائی کا اعلیٰ ذریعہ ہے سوم سکول کی نیکنامی بھی ہو۔ ان فائدوں کو مدنظر رکھکر اگر ہماری جماعت کے لاکھ پتی رؤسار بطور خیرات اپنی جیب سے کچھ روپیہ انعامات کے لئے دیدیا کریں۔ تو کیا ہی اچھی بات ہو جسقدر آپ صاحبان دو گے۔ خدا آپکو اس سے دوگنا دیگا اس وقت

حضرت ناموس مولوی حکیم نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ النجم

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر جلد ۷ نمبر ۴۴۔ ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء)

رکوع اول

آیت ۴۔ ھوی۔ گری ہوئی باتین۔ نفسانی خواہشین

آیت ۴۔ ان ھو۔ یہ ساری باتین وحی الٰہی سے ہین

آیت ۵ علمہ۔ اسکا استاد اللہ تعالیٰ ہے۔

آیت ۶۔ ذو مرۃ۔ مضبوطی والا۔

آیت ۷۔ ھو۔ ضمیر وحی الٰہی کی طرف۔ افق الاعلیٰ۔ بلند مقام پر ہے۔ کوئی اس کا مقابلہ نہین کرسکتا۔ یہ اس وحی کی صداقت کا ثبوت ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہین کرسکتا۔

آیت ۸۔ دنٰی۔ قریب ہو قریب ہوا۔ تدلّٰی۔ خدا ہی اس کے قریب ہوتا گیا دلو۔ ڈول۔ کہتے ہین اس سے شفاعت نکلتی ہے۔

تدلّٰی۔ نیچے اترا۔ اور خلقت کو کھینچ کر خدا کیطرف لایا۔

آیت ۹۔ قوسین۔ عرب مین رسم تہی۔ کہ جب دو شخص آپس مین دوستی کا عہد پیمان کرتے۔ تو وہ ایک مجمع کے سامنے میدان مین اپنی کمانون کو ملاتے ایسی طرح کہ دونون کمانون پر ایک ہی تیر رکھہ کر چلایا جاسکے۔ اس مین یہ اشارہ ہوتا تہا کہ اب باہم دونون کا تیر کمان ایک ہے۔ جو ایک کا دشمن ہوگا۔ وہ دوسرے کا بھی دشمن ہوگا۔ اور جو ایک کا دوست ہوگا وہ دوسرے کا بھی دوست ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسی طرح محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اور میری دوستی ہوگئی ہے اور اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ جو اوس کا دشمن ہوگا وہ میرا دشمن ہوگا۔ جو اوس کا دوست ہوگا وہ میرا دوست ہوگا۔

آیت ۱۰۔ فاوحی۔ جبکہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محبت مین ایسا کمال کیا کہ گویا اوس کی اور اس کی کمان ایک ہوگئی تو پہر خدا تعالیٰ نے اوس کو آدحی یعنی قرآن شریف جیسا مقدس کلام عطا فرمایا۔

آیت ۱۱۔ ما رای۔ اللہ تعالیٰ انسان کو پانچ طریقون سے علم عطا فرماتا ہے۔ ۱ القاء فی الروع۔ ۲ رویا صادقہ۔ ۳ کشف۔ ۴ وہ وحی جس کے ساتھ ہزارون ہزار ملائکہ ہوتے ہین۔ ۵ وہ وحی جس کے ساتھ شوکت و سرور ہوتا ہے

فرمایا۔ ایک قوم رجبی کہلاتی ہے اونکو ماہ رجب مین کثرت سے کشف ہوتا ہے۔

شیخ محی الدین ابن العربی صاحب اپنی فتوحات مکیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ مین ایک دفعہ ایک رجبی کے پاس بیٹھا ہوا تہا۔ کہ اوس کے پاس ایک شخص آیا جس نے اپنے آپ کو دمشق کی جامع مسجد کا امام ظاہر کیا مگر رجبی نے اوسے کہا تو شیعہ ہے اور جھوٹھ بولتا ہے اس شخص نے پہلے تو انکار کیا۔ مگر آخر مان لیا۔ اور توبہ کی۔

ماکذب الفؤاد۔ کسی سلیم دل نے اس وحی کو نہین جھٹلایا۔ کوئی سلیم الفطرت انسان اس کتاب کی تکذیب نہین کرسکتا۔ کیونکہ اس کی سب باتین فطرت انسانی کے مطابق ہین۔

آیت ۱۲۔ مری۔ ۱ جھگڑا۔ ۲ شک

آیت ۱۳۔ نزلۃ اخری۔ کئی بار دیکھا۔ وحی متواتر ہوئی۔ کوئی شک باقی نہ رہا

آیت ۱۴۔ سدرۃ۔ بیری۔

عرب مین تین جلسے ہوا کرتے تہے۔ ایک دارالندوہ۔ جس مین چالیس سال سے کم عمر کا آدمی شامل نہین کیا جاتا تہا۔ دوم۔ ایک نمائش گاہ الطبع مین ہوتی تہی۔ جسمین بڑے بہادر شہسوار سخی سب سے زیادہ جسمین اعلیٰ درجہ کے شاعر وغیرہ ہر قسم کا باکمال انسان جمع ہوتا تہا۔ گاہے یہ جلسہ عکاظ مین ہوا کرتا تہا۔ تیسرا جلسہ عام ہوتا تہا۔ جو کہ ایک بیری کے نیچے ہوا کرتا تہا۔ اس جلسہ مین جو کچہ طے ہو سب کا فرض ہوتا تہا کہ بلا چون و چرا مان لین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نبی کی کامیابی اور اس کتاب کا سب پر غالب آنا ہی ایک ایسا امر ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور سے طے پا چکا ہے اور سب کا فرض ہے کہ اس کو مان لین ورنہ جو انکار کریگا وہ یقینی طور پر تکلیف اٹھائے گا۔ یہ منتہیٰ بیری کے نیچے کا فیصلہ ہے جس کے اوپر کوئی فیصلہ کی کورٹ نہین۔

آیت ۱۷۔ مازاغ البصر۔ عجائبات قدرت کے دیکھنے مین یہ شخص اس مبارک شخص (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) نے ادہر ادہر توجہ نہین کی۔ آپکی آنکھہ نے قدرت کے نظارون کے دیکھنے مین نہ کمی کی اور نہ کجی کی۔

آیت ۱۹۔ افرأیتم۔ اب عرب کے بت پرستون کی تعلیم کا ذکر کرکے مقابلہ شروع کیا جاتا ہے۔ اور مشرکین عرب کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ کہ تم اس نبی سے جھگڑتے ہو اور اس کی مخالفت کرتے ہو۔ بھلا اپنی سمجھ اور عقل کیطرف

تو دہیان کرو۔ کہ بتون کے آگے سر جہکاتے ہو۔ جن کو اپنے ہاتھ سے بناتے ہو۔ انہین کو اپنا خدا سمجھتے ہو۔

آئت ۲۰ ۔ مشرکین کی زیادہ تحقیر کے واسطے فرمایا کہ ان ایک تیسرا ہی تمہارا معبود ہے۔ جس کا نام مناۃ ہے۔

آئت ۲۱ ۔ اور پہر تمہاری یہ سمجھ ہے کہ اپنے لئے تو لڑکون کا ہونا پسند کرتے ہو اور خدا کیواسطے لڑکیان ۔ (دیویان)

آئت ۲۳ ۔ ظن ۔ یہ سب خیالی ڈھکوسلے مین۔ جن کی کوئی حقیقت نہین کچھ تم نے بنائے۔ کچھ تمہارے بزرگون نے بنائے توہمی باتین ہین۔

سلطن ۔ ایسی دلیل جو کہ دل پر تسلط کرلے۔

آئت ۲۴ ۔ انسان جو کچھ چاہتا ہے وہ ہمیشہ پورا نہین ہوتا۔ اور انسان کی ہستی کیا ہے۔ کہ اوس کی خواہشین ہمیشہ پوری ہوتی رہین۔

رکوع دوم

آئت ۱ ۔ ملٰئکۃ ۔ فرشتون کے متعلق بہت قومون نے غلطی کہائی ہے۔ برہمو لوگ تو فرشتون کے بالکل ہی منکر ہین۔ نیچریون اور آریون نے بہی انکار ہی کیا ہے فلاسفر اون سے نسبتاً اچھے ہین کیونکہ وہ بالکل انکار نہین کرتے بلکہ یہ کہتے ہین۔ کہ ابہی تک ہماری تحقیقات اوس حد تک نہین پہونچی کہ ہم فرشتون کا اقرار کرین۔

انجیل ۔ توریت ۔ ژند۔ استا۔ سفرنگ ۔ وید ۔ وغیرہ تمام قومون کی کتب مقدسہ سے فرشتون کا پتہ لگتا ہے۔ گو نام مختلف ہون جیسا کہ ہندوؤن مین دیوتا ہوتے ہین۔ مگر مانتے سب ہین۔

رکوع سوم

اس رکوع مین فرمایا ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کے تعلیم یافتہ نے وہ شاندار کام کر دکہائے ہین کہ تمام مخلوق اس کا مقابلہ نہین کر سکتی مگر تم نے کیا تو یہ کیا کہ لات اور عزیٰ کی پوجا کرنے لگ گئے۔ مخلوق کے ساتہ تعلقات کی یہ حالت ہے کہ تم اوس کے برابر سخاوت نہین کر سکتے اور اخلاق حمیدہ مین ہرگز اوس کا مقابلہ نہین کر سکتے۔

آئت ۲ ۔ اعطیٰ قلیلاً ۔ جو لوگ بخل کرتے ہین وہ نجات اور کامیابی حاصل نہین کر سکتے۔ سخاوت کرنے اور ضرورت مند لوگون کو کچھ دینے سے انسان ایسے شخص سے دعا کراتا ہے جو بے گناہ ہے۔ کیونکہ اوس نے اس کے حق مین تو کوئی گناہ نہین کیا۔

کدٰی ۔ سخت پتھر۔ اکدیٰ ۔ بہت سختی کی ۔ اصلب ۔

آئت ۶ ۔ لاتزرُ ۔ اس مین تمام ادیان باطلہ کی تردید ہے۔ عیسائی خود گناہ کرتے سزا مسیح کے سر تہوپتے ہین۔ مشرک بت کو سمجہتا ہے کہ وہ گناہ دور کر دیگا۔

آئت ۷ ۔ لیس للانسان الا ماسعیٰ ۔ غلطی سے بعض لوگون نے اس آیت کے یہ معنے سمجھے ہین۔ کہ مردے کو دوسرون کے پہونچانے سے فائدہ حاصل نہین ہوتا۔ یہ بات ٹہیک نہیں۔ اسلام کے تمام فرقون مین بالاتفاق نماز جنازہ پڑھ

جو ایک بدنی عبادت ہے۔ ایسا ہی مالی عبادت صدقہ۔ خیرات اور حج کرانے کا ثواب مردے کو پہونچ جاتا ہے۔ پہر جو شخص تڑپ تڑپ کر اپنے والدین اور محسنون کے واسطے دعا مانگ رہا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ اور جن کے حق مین دعا مانگی گئی ہے۔ اوس کو راحت پہونچاتا ہے۔

آئت ۱۰ ۔ المنتہیٰ ۔ منطقیون نے بہی ایک دور تسلسل بنایا ہوا ہے مگر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کا سلسلہ اللہ تعالےٰ پر ختم ہوتا ہے۔

آئت ۱۴ ۔ نطفہ ۔ تہوڑی سی چیز۔

آئت ۱۵ ۔ نشاۃ الاخریٰ ۔ نفخ روح۔

آئت ۱۶ ۔ اغنیٰ ۔ بے پرواہ کر دیتا ہے

اقنیٰ ۔ بہت مال و دولت والا کر دیتا ہے۔

آئت ۱۷ ۔ شعریٰ ۔ یہ ایک ستارے کا نام ہے۔ جسکی بعض مشرکین پرستش کیا کرتے تہے۔ اس مین اشارہ فرمایا ہے۔ کہ قابل پرستش تو اللہ ہی ہے۔ جو کہ شعریٰ کا بہی رب ہے۔

آئت ۱۸ و ۱۹ ۔ ثمود اور عاد ہر دو قومین علاقہ یمن کی طرف کی رہنے والی تہی ۔ ہر دو تیز ہواؤن سے ہلاک ہوئی تہین عاد اولیٰ کا تو نام ونشان دنیا مین نہین رہا ۔ مگر عاد آخری آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک موجود تہی ۔ ان کے دوادین اور اشعار بہی موجود ہین۔

آئت ۲۰ ۔ اظلم ۔ بڑے مشرک۔

آئت ۲۳ ۔ تتماریٰ ۔ شک کرسکتا ہے۔

آئت ۲۵ ۔ ازفۃ ۔ تیری صداقتون کے ظہور کا وقت آگیا ہے

آئت ۲۸ ۔ اب تو تم ہنستے ہو۔ مگر تمہارے لئے رونے کا وقت بہی آجائے گا۔

سامدون ۔ کسی جانور کے مردے بچے کی کہال مین بہوسا بہر کر کھڑا کر دینے کو کہتے ہین ۔ جس کو نورا کہتے ہین ۔ اسی طرح بدمعاش کا عرف ظاہر ہوتا ہے ۔ اصل مین کچھ نہین ہوتا ۔

(سورۃ النجم کے نوٹ ختم ہوئے)

اب اس سے آگے اگلے اخبار مین انشاء اللہ سورۃ القمر لکہی جائیگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدیون کے نام ایک عام چٹھی

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہے کہ سالانہ جلسہ بہت ہی قریب ہے۔ اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعودؑ کے وصال اور رفع کے بعد یہ پہلا جلسہ ہے۔ ہم مین سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ اس جلسہ کو حتی الوسع کامیاب کرنے کے لئے سعی کرین اور جو کچھ ہوگا۔ وہ تو اللہ ہی کے فضل اور دستگیری سے ہوگا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ حق آفاق مین پہیلے اور یہ پہیل کر رہے گا۔ اس کے مقاصد پورے ہون گے لیکن مبارک ہون گے۔ وہ سعادتمند جو اس کی اعانت اور نصرۃ مین حصہ لیکر خدا تعالےٰ کے منشاء کو پورا کرنے والے ٹھہرین گے۔

تمہارے منتشر ہو جانے کے آرزومند تاریکی کے فرزند حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال اور رفع پر مایوس ہو چکے ہین اونہون نے اور خود تم نے دیکھ لیا ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح تمہارا ہاتھ پکڑا۔ اب دوسرا موقع آیا ہے اور یہ وقت ہے۔ کہ تم اپنے **قومی وقار اور حمیت** کا ایک پورا نمونہ دکھاؤ۔ سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے **دو ہزار روپیہ** کی ضرورت ہے، اور وقت تہوڑا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ کہ تم پر چندون کا بوجھ بہت ہے اور آئے دن نئی تحریکین تمہاری جیبون پر ہاتھ مارتی ہین۔ مگر مین یقین کرتا ہون کہ تم اپنے آپکو خوش نصیب یقین کرتے ہو۔ کہ تمہارا مال ایسی جگہ پر خرچ ہوتا ہے۔ جو اللہ اور اوس کے رسول کی پسندیدہ جگہ ہو کچھ ضرورت نہین۔ کہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کی ضرورت پر مین لمبی چوڑی اپیل کرون۔ یہ روپیہ بہت جلد محاسب صدر انجمن احمدیہ کے پاس دسمبر کے پہلے ہفتہ تک آجانا چاہیئے۔ تاکہ .. .. اجناس اور دیگر ضروریات مہمانداری کے لئے قبل از وقت انتظام کیا جاوے لنگرخانہ مین عام ضروریات کے لئے روپیہ کی یہان تک ضرورت ہے، کہ گذشتہ ماہ کے اخراجات بذریعہ قرض پورے کئے گئے۔ کیا حقائق پسند مخلص قوم گوارہ کرے گی کہ وہ شاخ جو حضرت حجۃ اللہ کے اپنے ہاتھ سے نشوونما پائی ہتی۔ اوس کیطرف سے غفلت کی جاوے۔ ہرگز نہین۔

اس رقم قرضہ کے لئے بعد مین لکھا جاوےگا۔ فی الحال اخراجات جلسہ کے لئے دو ہزار روپیہ جمع کردو آپ صاحبان کو یہ تو معلوم ہوگیا ہے۔ کہ لنگرخانہ مین روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے اور لنگرخانہ ایک ایسی ضروری شاخ ہے۔ کہ جس کو قائم رکھنا طالبانِ حق اور دین سیکھنے والون کے آرام کے لئے حضور اقدس نے بڑا ضروری سمجھا تہا۔ اور دوسری تمام مدات کا انتظام تو صدر انجمن احمدیہ کے سپرد تہا۔ مگر اس مد کا انتظام خاص اپنے ہی دست مبارک مین رکہا۔ پس بہت ہی ضروری ہوگا۔ کہ آپ کی روح مبارک کو خوش کرنے کے لئے لنگرخانہ کی طرف ہر احمدی خاص توجہ سے کام لے اور ہر ایک قسم کی اعانت مین حتے الوسع مشغول ہو اور ہر ایک سالانہ جلسہ پر حسب استطاعت امداد دے۔ تا خیر وخوبی کے ساتھ جلسہ ختم ہو۔ لیکن ضروریات سالانہ جلسہ کے پورا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی ہین۔ لہذا ان پر عملدرآمد کی کوشش کیجاوے

۱۔ ہر آنے والا صاحب سالانہ جلسہ کی ضروریات کے لئے کم از کم عہ ساتھ لاوے یا جو دوست نہ آسکین۔ وہ بذریعہ دوسرے آنے والے احباب کے یا بذریعہ منی آرڈر بھیجدین۔

۲۔ بیرونی انجمنین مقامی اغراض کے فنڈ سے کچھ روپیہ ارسال فرمادین۔ مگر روپیہ بھیجتے وقت سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے دو ہزار روپے کا اندازہ کرلیا جاوے۔

۳۔ خاص معاونین مخلصین خاص عطیات سے مدد دین

نوٹ۔ چونکہ دن بہت تہوڑے باقی ہین اور کام زیادہ ہے اس واسطے سکرٹری صاحبان انجمنہاء احمدیہ کے کی خدمت مین پرائیویٹ چٹھیان ارسال نہین ہو سکین تمام احباب اس چٹھی سے فائدہ اٹھادین اور توجہ سے کام لین۔

نوٹ ۲۔ چودہری مولابخش صاحب نے سیالکوٹ سے جو نیک نظیر پیدا کی ہے اگر بعض اشد وجوہات کی بناء پر نہ آسکنے والے احباب اس پر عمل کرین گے تو وہ بہی مفید امر ہے کہ وہ آنے جانے کے اخراجات یہان بہیجدین لیکن ضروری اور اشد ضروری یہی ہے، کہ ہر شخص آنے کی کوشش کرے اور ضرور ہی آوے۔

نوٹ ۳۔ اگر مندرجہ ذیل انجمنین اس قدر رقم اخراجات جلسہ کے لئے جو اون کے نام کے نیچے درج ہے جمع کردین یہ ضرورت جلد تر پوری ہو جاوے۔

لاہور ۔ سیالکوٹ ۔ امرتسر ۔ کپورتہلہ ۔ لودیانہ
عہ صہ مار مار للعہ

بہیرہ ۔ ننگہ ۔ کریام ۔ راہون ۔ کاٹھگڈھ ۔ گجرات
صہ عسہ صہ عسہ عسہ عسہ

جہلم ۔ پشاور ۔ مردان ۔ راولپنڈی ۔ فیروزپور
عسہ صہ صہ عسہ عسہ

انبالہ ۔ شملہ ۔ کرنال ۔ دہلی ۔ گوجرانوالہ ۔ ملتان ۔ ناسنور کشمیر
مار مار عسہ صہ عسہ صہ صہ

سرگودہ ۔ مانسہرہ وداتہ ۔ حیدرآباد دکن ۔ لائل پور
عسہ عسہ مار مار

ٹبالہ ۔ مالیرکوٹلہ ۔ چہاونی لاہور ۔ کوئٹہ ۔ کہیوہ باجوہ
عسہ مار عسہ عسہ عسہ

سنور ۔ بہٹنڈہ ۔ چندوسی ۔ کریم پور ۔ پٹیالہ
عسہ عسہ عسہ عہ عسہ

فیض اللہ چک ۔ سیکہوان ۔ تلونڈی ۔ لکہنؤ
عسہ صہ

مظفرنگر ۔ کراچی ۔ برما ۔ قتال پور ضلع ملتان
عسہ عسہ صہ عہ

بستی وریام کملانہ ڈبکلان ضلع ملتان ۔ سہارنپور
عسہ عہ

قصور ۔ الہ آباد ۔ میرٹھ ۔ صریح ۔ کہاریان ۔ شاہدرہ
عہ عسہ عسہ عہ عہ عسہ

ڈیرہ غازیخان ۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان ۔ والسلام
صہ عسہ

یعقوب علی قائمقام اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان ۱۱-۲۵

عام اطلاع

نارتھ ویسٹرن ریلوے اتھارٹیز کا شکریہ ہے کہ انہون نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے لئے کرایہ کی رعایتی شرح منظور کرلی ہے یعنی نصف کرایہ منظور فرمایا ہے احباب کو چاہیئے کہ وہ بہت جلد سارٹیفکیٹ منگوائین ہر انجمن کے سکرٹری کو چاہیئے۔ کہ وہ آنیوالے احباب کی تعداد کے موافق سارٹیفکیٹ منگوائے۔ والسلام۔ یعقوب علی اسسٹنٹ سکرٹری

متفرق ریمارکس

ایک مخالف کی شہادت

پرکاش لکھتا ہے یہ تحریر کے میدان میں پنجاب کے مسلمانوں کے اندر سب سے پہلے آریہ سماج کی مخالفت کا جھنڈا مرزا غلام احمد قادیانی نے بلند کیا تھا۔ اگرچہ اس جھنڈے کے کھڑا کرانے کی ... خود آریوں کے بانی مہاشی دیانند کی سخت کلامی ہی تھی تاہم اس تحریر سے کم از کم یہ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی حمایت اور اس کے مخالفوں کی سرکوبی کا جوش جس دل وحی منزل میں اٹھا وہ کون تھا صرف اتنی سی بات سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مبارک وجود اسلام کے لئے فطرتاً اپنے اندر ایک غیر معمولی جوش رکھتا تھا۔ اور آخری دم تک اسی خدمت پر ایک بہادر کمانڈر کی طرح قائم رہا۔

عالمگیر وبا

ملیریا فیور نے جو خوفناک تباہی ڈالی ہے اوس کے لئے مجھے کچھ واقعات پیش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ساری خلقت بلا اختیار چلا اٹھی ہے۔ کہ یہ وبا عالمگیر وبا ہے۔ طاعون میں جو لوگ بیمار ہوتے وہ تو خیر بیمار رہتے تھے باقی تندرست رہتے لیکن یہ ایسا عذاب ہے۔ کہ اس سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہ سکا جن علاقوں میں یہ وبا ہے وہاں جا کر دیکھو لوگوں کے چہروں پر مردنی چھائی ہوتی ہے اور وہ زندہ درگور ہیں۔ اگر اتفاق سے کسی کو بخار نہیں ہوا تو اوس کا تیمارداری میں بیماروں سے بھی بدتر حال ہے خدا نے ان تمام شہروں میں سے امرتسر کو۔ خصوصیت سے چنا ہے۔ چنانچہ اہل حدیث باوجود کافی احتیاط کے جو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خوف کی وجہ سے اپنے جذبات کو اندر ہی اندر رکھتا ہے ایک مضمون لکھنے پر مجبور ہوا۔ جس کے مفصلہ ذیل فقرے قابل غور ہیں۔ دیکھو آخر .. ..

.. .. ایک قسی القلب اہل حق کا عدو مبین بھی چلا اٹھا اور اپنے بھائیوں کو ملامت کرنے لگا۔

سبحٰن ربنا انا کنا ظالمین۔ فاقبل بعضہم علی بعض یتلاومون قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین

آپ اپنی حالت لکھتے ہیں "ہمارے بہت سے مُردے بے گور و کفن رہے۔ ہم میں سے بہت سے بے دوا اور بے غذا بھی جان بحق تسلیم ہوئے اس کے علاوہ بہت سے واقعات ایسے بھی ہیں جن کے بیان کرنے سے کلیجا کانپتا ہے" آگے چل کر رقمطراز ہے۔ "تیز تو ایک جملہ معترضہ تھا مطلب کی بات یہ ہے۔ کہ امرتسر کے مسن مسن بزرگ کہتے ہیں کہ ایسی سخت اور ممتد بیماری ہم نے اپنی عمر میں نہیں دیکھی"

ہم ثناء اللہ کو خصوصیت سے مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ وہ اپنے لکھے ہوئے پر ایک خدا ترس دل لیکر غور کر کر کہ آخر ان غیر معمولی عذابوں کی وجہ کیا ہے کہ ہر سال ایک دو بار ضرور کوئی نہ کوئی بلا پڑتی ہے۔ میں دو آیتیں تمہارے لئے پیش کرتا ہوں۔ وماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ اور دوم اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ہم یذکرون لوگو! تم مرسل یزدان کی تکذیب سے توبہ کرو اور نصیحت پکڑو تا تم پر رحم کیا جائے۔

حیدرآباد دکن

کی طغیانی نے جو تباہی ڈال ہے اسکی تلافی کے لئے متفرق تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ انہیں سے بعض یہ ہیں جو ہمارے خیال میں بھی مفید ہیں

(۱) سب سے پہلے اس طغیانی کو آئندہ روکنے کی تدابیر کی جاویں اور اب آبادی ان نشیبی محلوں سے منتقل کر دی جاوے۔

(۲) مصیبت زدوں کی امداد کیلئے حیدرآباد کے جاگیردار اور علاقہ دار اپنی سالانہ آمدنی کا چوتھا حصہ داخل کریں۔ بلکہ ملازم اپنی تنخواہ سے چہارم حصہ عام فنڈ میں ڈالیں شہر میں جسقدر لوگ نذر و نیاز دیتے ہیں۔ عرس کرتے ہیں ان کے اخراجات اسی فنڈ میں ڈالے جائیں۔ غرق شدہ اسباب میں جو مال لاوارث ہو وہ نیلام کر کے اسی فنڈ میں ڈالا جائے۔ ملکی کارخانہ داروں سے ان کی ایک ماہ کی آمدنی کا ثلث لیا جائے۔

ہمارے نزدیک نظام دکن کے خزانوں کا بہت سا حصہ بھی رعایا کی بہتری میں صرف ہونا چاہیئے۔

(۳) مگر سب سے ضروری امر تو یہ ہے۔ کہ اپنی حالت میں پوری تبدیلی کی جائے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ وماکنا مہلکی القریٰ الا واہلہا ظالمون۔

کانگریس

کے اجلاس کی پھر تیاریاں ہو رہی ہیں اور اس بات کی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ انتہا پسند اور اعتدال پسند فریق پھر مل بیٹھیں ایسے لوگوں کو سلف گورنمنٹ کا مطالبہ کرتے وقت شرم کرنی چاہیئے۔ جو خود ایک معمولی مجلس میں مل کر نہیں بیٹھ سکتے۔ ہماری موجودہ حالت خود اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم پر حکومت کرنے والی گورنمنٹ برطانیہ جیسی عادل اور نیک نیت گورنمنٹ ہو۔

نیا قانون

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی جلد ترمیم کی جائے گی۔ لوگ کہتے ہیں کہ قانون سلطنت بناتی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ دراصل کسی نئے قانون یا کسی نئی پابندی کی اصل محرک وہ رعایا ہوتی ہے .. .. یہ بات رعایا کے اپنے بس میں ہے۔ کہ اپنے حق میں کوئی نرم قانون پاس کرائے یا سخت۔ جیسا طرز عمل ہوگا اسی کے مطابق قانون بنے گا۔ ابتدا میں معمولی ایک دو قانون تھے۔ جوں جوں لوگوں نے اپنے خیالات و حالات کو بدلا۔ قانون بھی نئے نئے بنتے گئے۔ ضابطہ فوجداری میں ترمیم کی کیا حاجت تھی۔ اگر لوگ موجودہ فوجداری قوانین کی ماتحت امن و اطاعت سے بسر کرتے۔

جیل کا قاعدہ

نمبر ۸۴۰ جو منسوخ کر کے اب یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ہر لاش پھانسی پر ایک گھنٹہ تک لٹکی رہا کرے گی تا وقتیکہ طبی ملاحظہ ہو کر اتاری نہ جائے۔ اور لاش اس حالت میں وارثوں کے حوالے نہ کی جائے گی۔ جب صاحب سپرنٹنڈنٹ کی یہ رائے ہو کہ قیاس اغلب ہے، لاش سے جا کر عام جلوس نکالا جائیگا۔ یہ بھی اسی واسطے ہے کہ لوگوں نے مجرموں کی طرفداری کر کے ان کے ساتھ صرف ہمدردی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ اون کو ملکی شہیدوں کا لقب دیکر اون کو وہ عزت دی۔ جو کسی قوم کے لیڈر کو دیجاتی ہے۔ امن پسند رعایا کا ہرگز یہ طریق نہیں ہونا چاہیئے۔

مسز ممتاز علی

تہذیب النسوان کی ایڈیٹرہ کی وفات کی خبر علمی حلقہ میں افسوس کے ساتھ پڑھی جائیگی مسز ممتاز علی ایک لائق مصنفہ کتب متعددہ شریف بی بی تھیں ان کی مساعی نے مستورات میں ایک خاص علمی ذوق پیدا کر دیا تھا اور اکثر گھروں میں تعلیم نسوان کا چرچا ہو گیا۔ جسے کہ اس کی دیکھا دیکھی کئی اور رسالے اور اخبار بھی جاری ہو گئے مگر جس تہذیب کے ساتھ مستورات کی حالت کے مناسب مضمون اون کے اخبار میں چھپتے رہتے وہ بات کسی میں پیدا نہ ہوئی علاوہ ازیں تہذیب نسوان میں یہ بھی خوبی ہے کہ اس میں ایسے مضامین چھپتے تھے جو صرف ابتدائی تعلیم اور تربیت کے لئے مفید ہو سکتے ہیں کیونکہ قوم اور ملک کی حالت اسکی متقاضی ہیں۔ گو ملک میں بعض عورتیں (مثلاً مسز اکمل) اعلیٰ لیاقت

جلسہ کے متعلق ضروری امور

۲۴ دسمبر ۱۹۰۸ء کا اخبار بدر شائع نہیں ہوگا بلکہ اوس کو ۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار کے ساتھ ملا کر ۲۹ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ڈبل نمبر شائع کر دیا جائیگا اور اس میں جلسہ کی رپورٹ بھی مختصر طور پر شائع ہو جائیگی

قادیان میں اخبار لینیوالے اصحاب کو خیال رکھنا چاہئیے کہ جو صاحب اپنا اخبار اس جگہ قادیان میں لینا چاہیں اون کیواسطے ضروری ہوگا کہ وہ اس مطلب کے واسطے دفتر بدر میں آکر اپنا نام اور پتہ لکھا جاویں تاکہ اون کا اخبار باہر نہ بھیجا جاوے۔ جو صاحب پہلے سے اپنا نام اور نمبر نہ لکھائیں گے ان کو اخبار یہاں نہ مل سکے گا۔ دفتر بدر مدرسہ تعلیم الاسلام کے متصل ہے

قیمت اخبار ان تمام خریداران بدر سے جو جلسہ پر تشریف لاویں گے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ قیمت اخبار یہاں ادا کر جاویں گے۔ جو صاحب ایسا نہ کریں گے اون کی خدمت میں جنوری ۱۹۰۹ء کا پہلا پرچہ انشاء اللہ تعالیٰ وی پی کیا جائیگا

تعداد آنیوالوں کی ہر شہر کی جماعت کے واسطے ضروری ہے کہ آنیوالے احباب کی صحیح تعداد سے سکرٹری صدر انجمن کو جلد اطلاع دیں تاکہ مکانات کا مناسب انتظام کیا جا

استقبالی کمیٹی ۲۵-۲۶ اور ۲۷ دسمبر قادیان کی ایک استقبالی [illegible] کردگی ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب بٹالہ [illegible] رہیگی۔ وہاں احباب کے بستروں اور [illegible] کے واسطے بیل گاڑیاں موجود ہوں [illegible] ہوپنچنے سے پہلے ہر ایک جماعت [illegible] اور اون کے اسباب کی فہرست [illegible] اسباب مع فہرست ڈاکٹر صاحب کے [illegible] ہر ایک دوست کو ایک ٹکٹ دیں۔ [illegible] کے احاطہ میں داخلہ کا ٹکٹ ہوگا، [illegible] کیا گیا ہے کہ یہاں بعض دفعہ [illegible] آدمی یہ دیکھ کر کہ لنگر عام ہے [illegible] شامل ہوتے ہیں اور بے فائدہ [illegible]

بٹالہ کے سٹیشن پر اسباب حوالہ ڈاکٹر صاحب کرنے سے پہلے سب دوست اپنے اسباب پر چٹیں لگا دیں۔ اور اپنا نام لکھدیں۔

یکوں کا انتظام جن دوستوں کا خط ۲۳ دسمبر تک دفتر سکرٹری قادیان میں ہیں مضمون پہونچ جائیگا۔ کہ ان کو یکہ درکار ہے اون کے لئے خط میں دی ہوئی تاریخ اور وقت کے مطابق یکہ اسٹیشن پر موجود رہے گا جس کا کرایہ مقررہ ان کو بہر حال دینا ہوگا۔ خواہ وہ اوس گاڑی پر پہونچ سکیں یا نہ پہونچ سکیں۔ عام طور پر پسندیدہ امر یہی ہوگا۔ کہ جو دوست چل سکتے ہیں۔ وہ اپنا اسباب ڈاکٹر صاحب کے سپرد کر کے چل پڑیں۔ سردی کا موسم ہے اور سفر کوئی لمبا نہیں۔ یکہ کی نسبت عموماً پیدل آنے میں آرام ہے۔ البتہ جو دوست معذور ہیں اور چلنے کے بالکل عادی نہیں وہ یکے لے سکتے ہیں۔ جو صاحب رات بٹالہ میں رہنا چاہیں گے۔ اون کے واسطے سرائے میں جو اسٹیشن کے قریب ہے، انتظام مناسب ہوگا۔

انتظام مکانات قادیان میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب اور حافظ عبد الرحیم صاحب کی سرکردگی کے ساتھ ایک جماعت کے سپرد ہے۔ جو سب دوستوں [illegible] میں اُتارے گی جو اون کیواسطے پہلے سے [illegible] ہوں گے۔ مکانوں میں روشنی کا انتظام [illegible] کریں گے اور کھانا کھلانے [illegible] شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم [illegible] سرساوی کے سپرد رہیگا۔ [illegible] کے متعلق مفصل ہدایات میگزین [illegible] میں شائع ہو چکی ہیں۔ [illegible] اسباب کی باربرداری کا انتظام [illegible] کے سپرد ہے۔ [illegible] ریل کے اسٹیشن بٹالہ سے [illegible] میل کے فاصلہ پر ہے یکہ [illegible] ہے پیدل آدمی ۳ گھنٹہ [illegible] کے اسٹیشن پر ریل تین دفعہ [illegible] اوس شاخ پر ہے [illegible] آتی ہے دہلی یا پشاور [illegible] کو عموماً امرتسر میں [illegible] تک اور بعض

سیالکوٹ تک ٹھہرے بغیر بدلنے ریلوں کے اوقات مفصلہ ذیل ہیں۔

دہلی کی طرف سے قادیان آنیو

	وقت	گھنٹہ	منٹ	وقت	گھنٹہ	منٹ
دہلی	رات	۱۰	۵۵	دن	۱	۵۴
غازی آباد	″	۱۱	۲۸	″	۲	۴۲
میرٹھ چھاونی	″	۱۲	۲۸	شام	۴	۲۱
مظفرنگر	″	۱	۲۱	″	۵	۵۵
سہارنپور پہنچا	″	۲	۱۴	″	۸	۱۷
روانگی	″	۴	۱۰			
انبالہ چھاونی	فجر	۷	۲۰	رات	۱۱	۹
راجپورہ	صبح	۷	۲۸	″	۱۲	۱۵
جالندھر شہر	دن	۱۰	۸		۱۷	۱۳
امرتسر		۱۱	۵۰		۱۹	۴۳
بٹالہ		۱۲	۵۶		۲۱	۴۷

ان کے علاوہ اندگاڑیاں بھی ہیں۔ اسٹیشنوں پر زیادہ دیر ٹھہرنا پڑیگا۔

پشاور کی طرف سے

پشاور سے جو کلکتہ میل [illegible] راولپنڈی ۶ بجے ۳ منٹ، جہلم ۹ - ۲۲ - لا[illegible] وزیر آباد ۱۰ بجے - ۹ منٹ۔ لاہور ایک بجے ۲۰ منٹ [illegible] بجے ۴ منٹ شام پہنچتی ہے جہاں ۵ گھنٹہ انتظار [illegible] پہر ۸ بجے ۴ منٹ روانہ ہو کر رات کے ۹ بجے پر ۴ منٹ گذ[illegible] جاتی ہے۔

اس کے سوائے اور کوئی گاڑی [illegible] لائلپور رات کو جو گاڑی ۱۲ بجے ۴۰ [illegible] سے جو گاڑی رات کو ۱۱ بجکر ۳۵ [illegible] میں جمع ہو کر وہاں سے رات کو ۱ بجے ۸ [illegible] ۲۲ منٹ اور لاہور ۷ بجے ۲ منٹ [illegible] اور بٹالہ ۱۰ بجے صبح پہونچ جاتی ہے [illegible] جو گاڑی چلتی ہے وہ سیدھی بٹالہ ایک بجے دن۔

رسید قادیان میں جو صاحب اخبار کی قیمت دیں وہ ضرور رسید تحریری حاصل کریں۔ مح[illegible] درخواست [illegible]

کلام امیر المومنین

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب کی خدمت مین لکہا۔ کہ مین اپنی بیوی سے نفرت کرکے اوس کو اپنے پاس نہ رکہتا تہا اب ڈرتا ہون کہ مین نے گناہ کیا۔ مجہے کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا۔

تمہارا خط پڑہ کر مجہہ کو سخت رنج و تکلیف پہونچی معلوم ہوا کہ مسلمان کیون دکہون اور دردون اور رنجون مین مبتلا ہین۔ آہ !! آہ !! آہ !!!

تم نے بہت بڑا گناہ اور ظلم کیا کہ پندرہ سالہ ایک عورت کو بے وجہ محض غلطی سے قید کیا اور اوس کی جوانی کو تباہ کر دیا۔ اگر اللہ کا خوف ہے۔ کہ آخر مرنا ہے۔ تو اس کو ساتہہ رکہو جہان رہو وہان ساتہہ رکہو۔ جو آپ کہاؤ اوسے کہلاؤ۔ اگر نہ کر سکو۔ تو اوسے قید سے رہا کردو۔ اللہ سے ڈر کر اس کو دکہہ سے نجات دو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم پہر اس وبال مین پکڑے جاؤ۔ مین نے بہت غور کیا اور یہ جواب لکہا ہے۔

عہد و نیت

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین کی خدمت مین لکہا۔ کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کی رضامندی سے مولا کریم سے سچے دل سے عہد کر لیا ہے کہ مین انشاء اللہ مرتے وقت یہ وصیت کر جاؤن گی۔ کہ میرے پہننے کا جس قدر زیور ہو اور جس قدر آیندہ حسب توفیق بنا سکون گی۔ دارالامان بہیجدیا جاوے اس معاملہ کا جب تذکرہ ہوا۔ تو ایک بزرگ نے فرمایا۔ کہ اس طرح کا عہد کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ وارثون کی حق تلفی ہوتی ہے پس حضور دست بستہ عرض ہے۔ کہ شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے (۲) اوس زیور پر جو خدا کے نام پر وقف کر دیا اپنے استعمال مین لاوے زکوٰۃ کا کیا حکم ہے۔

حضرت امیر المومنین نے جواب مین تحریر فرمایا جائز ہے اگر کسی سخت بیماری مین جس کا نتیجہ موت ہے جاوے۔ خود نبی کریم نے ایسا کیا ہے۔ زکوٰۃ پر ضرور ہے مگر یاد رہے کہ علماء کا زیور کی زکوٰۃ مین اختلاف ہے۔ بعض زیور پر زکوٰۃ فرض فرماتے ہین۔ بعض بالکل زیور پر زکوٰۃ نہین۔ بعض کہتے ہین پہننے پر زکوٰۃ نہین۔ باقی زکوٰۃ ہے۔ اس اختلاف سے اختیار ہے۔ کہ عمل کرے۔ مین خود زکوٰۃ دلاتا ہون

کتاب انساب سادات

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین سے دریافت کیا۔ کہ موجودہ سادات کے انساب کی کتاب کون سی ہے۔ حسب الحکم امیر ایدہ اللہ جواب لکہا گیا۔

حضرت فرماتے ہین۔ کہ موجودہ زمانہ کے سادات کے انساب کی کتاب کس طرح ہو سکتی ہے کون ہے۔ جو اتنی محنت کرے۔ کہ تمام جہان مین پہر کر اس کی تحقیقات کرے۔ جب تک سیدون کو خمس ملتا تہا اون کے متعلق رجسٹر رکہے جاتے تہے۔ خاندان عباسیہ تک کی کتاب اسنی المطالب فی انساب ابی طالب موجود ہے۔ بعد مین ممکن ہے کہ ترکون اور ایرانیون کے دفاتر مین ایسے رجسٹر ہون

سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد معروض آنکہ۔ خاکسار کی اہلیہ کے پاس قریباً ایک ہزار کا زیور ہے اور شادی ہوئے قریباً دو سال ہوگئے ہین۔ مگر تا حال زیور کی زکوٰۃ ادا نہین ہوئی باین وجہ کہ نہ تو مین ہی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہون اور نہ ہی میری اہلیہ کے پاس نقد مالیت ہے اب بذریعہ عریضہ ہذا حضور سے دریافت کرتا ہے کہ اس حالت مین آیا زکوٰۃ دینی فرض ہے فرض ہو تو آیا زیور فروخت کرکے زکوٰۃ ادا کی جاوے یا کوئی اور صورت کی جاوے۔ کچہہ زیور ... مین آتا ہے اور کچہہ کا ہے تو آیا ہر وقت کے مستعمل زیور

... نا یا پانی ستارہ ات

السلام علیکم و

بخدمت پہنچا جاوے

... ں مین نہین اوس کی

... سونا مین سے

... یب چاندی

... اور شرع اسلام

... سی تردد کے

... اور کثرت التجہہ

سید کسے کہتے ہین

سوال۔ حضرت خلیفہ المسیح صاحب دام اقبالہ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے یہ عرض ہے۔ کہ ایک شخص کا بیان ہے۔ کہ سید نسبی ہے یعنی بی بی صاحبہ فاطمہ کی اولاد سے جو شخص ہے وہ سید ہے اور ایک اور شخص کا بیان ہے۔ کہ عام لوگ سید ہو سکتے ہین۔ یعنی جو عمل نیک کرے وہ سید ہے براہ مہربانی اس کا فیصلہ فرمادین۔

اور ایک دوائی کا نام ہے وہ سمجہہ مین نہین آتا اس کی تشریح ضرور فرمادین اس کا نام بجورا ہے۔ اس کی تشریح کرکے تحریر فرمادین۔ کہ کیا شے ہے۔

جواب۔ سید کے معنے عربی زبان مین سردار ہین۔ عرب لوگ ہر ایک بڑے آدمی کو سردار کی بجائے سید کہتے ہین۔ ایسا ہی مصر شام واستنبول مین۔

اس ملک مین اولاد جناب بتول زہرا کو سید کہتے ہین یہ صرف رواج کا معاملہ ہے۔ عرب مین اولاد جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا کو اشراف کہتے ہین اور ایک ایک کو شریف بولتے ہین۔ یہ صرف ملکی رواج ہے۔ کوئی شرعی احکام نہین۔

بجورا ایک پہل ہے اس کو ہمارے ملک مین چکوترہ کہتے ہین۔ کہیرے کی شکل مین بہت بڑا ہوتا ہے۔ چاولون کی طرح اس کے اندر گودا ہوتا ہے۔

غیر مطلقہ کو متروکہ کیا کرے

ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو شخص اپنی عورتون کو نہ بساتے ہین نہ طلاق دیتے ہین۔ وہ بیچاری عورتین کیا کرین۔ حضرت امیر نے جواب دیا۔

قرآن شریف مین فرمایا ہے۔ زانی زانیہ کو نکاح کرتا ہے۔ سورۂ نور مین ہے۔ الزانی لا ینکح الا زانیۃ جو لوگ عورتون کو دکہہ دیتے ہین اور دکہہ کے اغراض پر طلاق نہین دیتے۔ اون کے نکاح میرے نزدیک بحکم لا تضاروھن اور ولا تمسکوھن ضرارا ولا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ باقی نہین رہتے ایسے شریر اگر فی الواقع موذی اور شریر ہین تو اون کی بی بیان اور جگہ نکاح کرسکتی ہین بے تردد نکاح اور جگہ کرلین۔ کیا وجہ کہ نکاح نہ کرلین۔ وہ شخص بلا تکلف نکاح کرے۔

کیا ہمارا نام مرزائی ہے؟

نام کا اختیار انسانی تمدن کے ابتدائی اسٹیج میں صرف شناخت ہے۔ مگر انبیاء کی مہذب ترین قوم نے جہاں ہر ایک امر کی اصلاح کی ہے۔ وہاں نام جیسی ضروری چیز کو نہ صرف بامعنی اور حقیقت شے کو ظاہر کرنے والا بنا دیا بلکہ اس کو انسان کے واسطے ایک تفاؤل نیک اور دعا خیر کا ذریعہ کر دیا ہے۔ ہر ایک قسم کے نمونے کے نام اب تک دنیا میں موجود ہیں۔ ایسے نام بھی ہیں جو بالکل بے معنی نظر آتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جن کا رکھنا اپنے واسطے اس زمانہ میں بطور ابتداء کے کوئی پسند نہیں کرتا۔ اور ایسے بھی ہیں جو فال نیک اور دعا پر مشتمل ہیں۔ الغرض نام کی فلاسفی ایک دلچسپ مضمون ہے لیکن اس وقت میرا یہ منشاء نہیں کہ میں اس پر بحث کروں بلکہ میرا مطلب صرف اس امر سے ہے۔ کہ دنیا میں شرعاً و عرفاً نام رکھنے کا حق کس کو حاصل ہے۔

جب ہم گذشتہ اور موجودہ تاریخ پر غور کرتے ہیں تو یہ صاف نظر آتا ہے کہ نام رکھنے کا حق ہر کسی کو خود حاصل ہے کہ وہ اپنا نام آپ رکھے یا اوس کے دوست بھی خواہ عزیز و اقرباء اوس کا کوئی نام رکھیں اور تمام دنیا میں کسی کو حق نہیں۔ کہ اوس کے نام پر اعتراض کرے بلکہ تمدنی تعلقات کے سبب کا فرض ہے کہ اوسے اسی نام سے پکاریں۔ جو نام اوس نے اپنے واسطے پسند کیا ہے اور کوئی دوسرا نام اپنی طرف سے اوس کے واسطے تجویز نہ کریں۔ خواہ موجودہ نام اپنے معانی کے لحاظ سے اس شخص یا چیز کے مناسب حال ہو یا نہ ہو بلحاظ شرافت کے سب کا فرض یہی ہے۔ کہ اسی نام سے اسے پکاریں۔ اگر ایک بچے کا نام محمد فاضل رکھا گیا تھا اور اب اوس نے علم حاصل نہیں کیا۔ تو کوئی قانون شرع یا عرف یہ حکم نہیں لگاتا کہ اوس کا نام تبدیل کر دیا جائے۔

اس امر کو زیادہ تر وضاحت کے ساتھ کھولنے کے واسطے ہم بطور مثال کے بیان کرتے ہیں۔ کہ اگر ایک اخبار کا نام پیسہ اخبار رکھا گیا ہو مگر وہ فروخت دو پیسہ کو ہوتا ہو تو پھر بھی اسے پیسہ ہی کہا جاویگا۔ اور ہمیں ضرورت نہ ہوگی کہ ادھنی کے نام سے پکارا کریں اور اگر ہم ایسا کریں۔ تو ضرور ہے کہ مالک اخبار کو رنجش پیدا ہوگی۔ اگرچہ ادھنی پیسے سے مقدار اور مالیت میں بڑی ہوتی ہے مگر وہ کبھی پسند نہ کرے گا کہ ہم اوس کا نام ادھنی رکھدیں۔ ایسا ہی اگر ایک اخبار ہند میں شائع ہو۔ اور ہند کی زبان میں چھپے اور اہل ہند کا وطن ہونے کا دعوے کرتا ہو مگر اوس کے مضامین زیادہ تر کسی غیر ملک اور غیر حکومت کے ذکر حمایت اور تائید پر مشتمل رہتے ہوں۔ تو بھی ہمیں مناسب نہیں۔ کہ ہم اُسے اس کے پسند کردہ نام کے سوائے کسی اور نام سے پکاریں۔

الغرض نام رکھنے کا حق کسی شخص یا قوم کو خود اپنے واسطے حاصل ہے اور دنیا میں کوئی شخص پسند نہیں کرتا۔ کہ اوس کو اس کے اپنے رکھے ہوئے نام کے سوائے کسی دوسرے نام سے پکارا جاوے۔ پس جبکہ ہماری قوم نے اپنے واسطے ایک نام پسند کیا ہے اور وہ ہے **احمدی**۔ تو کسی شریف انسان کا کام نہیں ہو سکتا کہ وہ ہم کو اس نام کے سوائے اپنے بنائے ہوئے ناموں سے پکارا کرے۔

مرزائی وہ شخص ہے۔ جو مرزا کی طرف کسی تعلق کے سبب سے منسوب ہو۔ دنیا میں ایک م ... ہوا
جناب امیر تیمور کی اولاد سب کی سب ... ہے
پر ہم نے تسلیم کیا کہ فی زمانہ مرزا ...
مسیحیت و مہدویت ...
کہ مرزائی کے لفظ میں ...
ہو سکتا اور یہ بھی ...
ساتھ تعلق ...
نجات یقد ...
اس کے ...
طیار ہیں کہ ...
نہیں کیونکہ یہ نا ...
نہ ہمارے ...
کیا ہے ...
اس فرقہ ...
اس ف ...
تو اس ...
حضرت ...
لوگ ...

رکھنے والے ہیں کہ ہمارے پیر کے نام کے سوائے دوسرے لفظ سے ہم کو پکار نہیں سکتے تو ہمارے مرشد کے نام کا وہ لفظ جو اس امر کے واسطے سب سے زیادہ موزون ہو سکتا ہے۔ وہ احمدی ہے۔ اور اس واسطے اس لحاظ سے بھی ہم کو احمدی کہنا چاہیئے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر کسی فرقہ کو اس کے بانی کے نام سے ہی پکارنا ضروری اور لابدی امر ہے تو کیوں عیسائیوں کو یسوعی نہ کہا جاوے کیونکہ ان کے مقتداء کا نام تو یسوع ہی تھا۔ جس کے معنے ہیں نجات یافتہ اور یہ نام اوس کا والدین نے اس واسطے رکھدیا تھا۔ کہ وہ دیر تک زندہ رہے جیسا کہ ہمارے ملک میں بعض لوگ جیون نام رکھتے ہیں تاکہ وہ جیتا رہے اور ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ یسوع کا یہ نام۔ رکھنے والے نیک لوگ تھے۔ اور ان کی دعا قبول ہوئی اور یسوع نے ایک سو بیس سال کی عمر حاصل کی۔ عیسائی لوگ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں۔ حالانکہ مسیح اون کے مقتداء کا نام نہ تھا۔ نہ اوس کے والدین نے کبھی اس کو اس نام سے پکارا تھا۔ بلکہ بعد میں بطور لقب کے یہ نام رکھا گیا تھا۔ پس اگر عیسائی لوگ اپنے آپ کو یسوعی کہلانا پسند نہیں کرتے۔ تو وہ کیوں ہم کو مرزائی کے نام سے پکارتے ہیں۔ ایسا ہی اس زمانہ کے نوجوان ہندو جنہوں نے اپنے خیالات میں تبدیلی کی ہے وہ اپنے آپ کو اپنے بانی فرقہ جدیدہ کی طرف منسوب کر کے **دیانندی** کیوں نہیں کہتے حالانکہ اون کو دیانند کے خیالات سے ہمہ تن اتفاق ہے اور اس کے مذہبی خیالات کی پیروی اپنا فرض عین خیال کرتے ہیں۔ پھر وہ کیوں آریہ بنتے ہیں اور دیانندی بننا نہیں چاہتے۔ ایسا ہی وہابی ایک بڑا عمدہ لفظ ہے۔ کیونکہ وہابی وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک وہاب کی طرف نسبت رکھتا ہے یا وہابی وہ شخص ہے۔ جو کسی شخص عبد الوہاب کے خیالات کے ساتھ اتفاق رکھتا ہو جس نے بدعات اور خراب رسومات کو اسلام میں سے خارج کرنے کی اول سعی کی۔ ہر دو صورتوں میں وہابی کا لفظ اچھے معنے رکھتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ایڈیٹر اہلحدیث کو استاد الاساتذہ اور فرقہ اہل حدیث کے ایڈوکیٹ صاحب نے سرکار تک اس امر کی لگائی۔ کہ لوگ ہمیں وہابی کہتے ہیں حالانکہ ہمارا نام اہلحدیث ہے۔
الغرض ہمارا نام مرزائی نہیں بلکہ احمدی ہے اور ہم اون تمام ... کو جو شرافت کے پاک صفات کی عزت کرتے ہیں مخاطب ... کہتے ہیں۔ کہ ہم اسی نام (احمدی) سے پکارا جانا ... تے ہیں۔

جلسہ سالانہ

جلسہ کے ایام بہت قریب آرہے ہیں اور چونکہ اگلے پرچہ کی تاریخ اشاعت اوس دن ہے جس دن کہ احباب راستہ میں ہوں گے اور اوس سے اگلا پرچہ یعنے ۳۱ دسمبر کا نکالنا بہ سبب اشغال جلسہ مشکل ہوگا۔ اس واسطے یہ تجویز ہوئی ہے کہ ۲۴ اور ۳۱ دسمبر ہر دو تاریخوں کے پرچوں کے عوض میں ایک ہی پرچہ زیادہ صفحات کا ۲۹ تاریخ کو نکال دیا جاوے۔ جس میں کسی قدر جلسہ کے حالات بھی مندرج ہوں۔ اس واسطے اگلی جمعرات کو اخبار شائع نہ ہوگا۔ اور یہ آخری پرچہ ہے۔ جو جلسہ سے پہلے شائع ہو سکتا ہے لہذا اس میں جلسہ کے متعلق چند مفید باتوں کا لکھ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے

جیسا کہ باہر کے آئے ہوئے خطوط سے ظاہر ہو رہا ہے۔ امسال جلسہ پر آنے والے دوستوں کی تعداد انشاء اللہ پہلے سے بہت ہی زیادہ ہوگی۔ احباب کا اس قدر کثرت سے جمع ہونا باہمی روحانی تعلقات کے بڑھنے اور ایمانی قوت میں زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ پروگرام شائع ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کس قدر برگزیدہ احباب اپنے پُر جوش اور پُر حکمت کلمات کے ساتھ سامعین کو فائدہ پہونچائیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے درمیان جسمانی طور پر موجود نہ ہوں گے۔ پر ان کی دعا جو ہمیشہ اپنی جماعت کے لئے کرتے تھے اور ان کا روحانی فیض اپنا کام انجام کرے گا۔ خدا تعالے نے اپنے محض فضل سے آپ کے بعد آپ کا ایک ایسا جانشین ہم کو دیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ مدت سے اس خیال کو ظاہر کر چکے تھے۔ کہ اگر نور الدین پیر بنتا تو ہم اوس کے ضرور مرید ہو جاتے۔ یہ تو اون کی قسمت میں نہ تھا۔ کہ وہ اس یقین سے فائدہ اٹھا سکتے۔ مگر اس سے کم از کم اوس کی قبولیت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو پہلے سے خدا تعالیٰ نے اس وجہ کے واسطے لوگوں کے دلوں میں رکھی تھی اور یہ خالی از حکمت نہ تھی۔ خدا جانتا تھا کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خلیفہ یہ ہے ان ایام میں حضرت مسیح موعود کی طرح امیر المومنین کے دل میں بھی ہمارے ...

کا خاص جوش ہوگا اور یہ آپ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال کا جلسہ ایک بڑی کامیابی کے علامات پہلے سے ظاہر کر رہا ہے۔

لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے مہتمم صاحبان منتظمین کے ساتھ احباب کے آرام کے واسطے ہر طرح کی تیاریاں پیش از وقت مصروف ہیں لیکن اتنے بڑے مجمع میں اگر کوئی فروگذاشت کسی عزیز دوست کی خاطرداری میں ہو جاوے۔ تو ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس پر چشم پوشی کریں گے

وہ تمام نذرانہ کا روپیہ جو قبل ازیں احباب حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے ظاہر ہے کہ اب وہ حضرت امیر کی خدمت میں پیش کریں گے اس کے علاوہ اخراجات لنگر کے واسطے جو ان ایام میں بہت بڑا ہوا خرچ ہوتا ہے اور ... روپیہ والے فنڈ کے واسطے امید ہے کہ دوست طیار ہو کر آوینگے

لیکن سب سے بڑی طیاری اپنے نفس کو پاکیزہ بنانے کے واسطے ضروری ہے۔ اگر ہم اتنا بڑا سفر کریں اور روپے بھی خرچ کریں اور سفر کی تکلیف بھی اٹھائیں اور لیکچر بھی سنیں۔ لیکن ہمارے دل ... ترقی نہ کریں اور ہم اپنی غفلت اور ... ہوکر اور سب جا دنیاداری کے ... کے اپنے معبود حقیقی کی طرف ... کے رسول کو کسی کی تھکاوٹ ... ے پیارے دوستو! ... ہے۔ کہ ایک ... تقویٰ کو اختیار ... تی پہونچیگی۔

... صاحب۔ ... ۃ اللہ و برکاتہ۔ جو ... والسلام کے ... لینے کی گئی ہے ... مقررہ وقت ... از کم ایک مہینہ ... یا کریں۔ ... کے لئے جو ... طالب علموں

میں اول۔ ۱۰ سے ایک ٹائم پیس انعام دینے کی تجویز کی ہو اور اس کے لئے اپنے مکرم دوست خواجہ غلام غوث سوداگر پشمینہ امرتسر کی خدمت میں لکھ دیا ہے کہ وہ امرتسر سے ایک ٹائم پیس خرید کر بہت جلدی قادیان بھجوا دیں۔ امید ہے کہ سوداگر صاحب بہت جلدی پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ والسلام

قاضی عبد المجید شاطر۔ سرویر۔ ... ورکس

ریویو

حیات انیس لکھنؤ کے مشہور اور اپنے فن کے استاد شاعر میر ببر علی انیس صاحب کی لائف لکھنے کے فرض کو جناب اشہری صاحب نے بہت محنت سے ادا کیا ہے آپ شاعر کے سوانح لکھنے کا جو طرز اس کتاب میں اختیار کیا ہے وہ اردو لٹریچر میں ایک ایجاد ہے کیونکہ اس میں میر صاحب کے خاندان تعلیم و تربیت وضع و قطع۔ مختلف مجالس میں شمولیت وغیرہ حالات کو ہی درج نہیں کیا گیا مگر میر صاحب کی شاعری کا مقابلہ یورپ کے نامور شعرا مثل شکسپیر کے ساتھ کر کے کتاب کو خصوصیت کے ساتھ دلچسپ بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب ۲۷۰ صفحے پر عمدہ سفید کاغذ پر چھپی ہے۔ اور چھپائی مطبع آگرہ کی عمدگی اور صفائی اخبار کے نام کو روشن کر رہی ہے قیمت ۱۲؎ ہے اور جناب خواجہ صدیق حسین صاحب مینیجر مطبع آگرہ اخبار آگرہ سے ملنے کا پتہ ہے۔

مورکھہ سیدھ پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعود جس میں حضرت کی وفات پر مخالفوں کے اعتراضات کے جواب دئے گئے بلحاظ نظم کے بھی قابل تعریف ہے اور مضمون حق اور صداقت سے لبریز ہے۔ قیمت صرف ۱؎۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔

وصیّت صادق

(جو ۲۰ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ایک کرحضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کی گئی تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ وخاتم النبیین واشہد ان مرزا غلام احمد المسیح الموعود والمہدی المعہود ونبی اللہ ورسولہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ

امّا بعد - چونکہ زندگی کا اعتبار نہیں کہ موت کس وقت آجاوے اس واسطے میں عاجز محمد صادق بن مفتی عنایت اللہ بر ضا و رغبت یہ وصیت کرتا ہوں اور خاص و عام کی اطلاع کے واسطے اس کو چھاپ کر شائع کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا تمام ترکہ یعنی میری وہ سب جائداد منقولہ و غیر منقولہ (جنمیں اس وقت علاوہ اسباب کے دو مکان سکونتی ہیں) اور آج کے بعد جو بھی جائداد میں پیدا کروں اور بوقت موت اپنے ملک میں چھوڑ مروں - وہ ساری کی ساری اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآنیہ وغیرہ کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ نے اپنے رسالہ الوصیۃ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء میں تحریر فرمایا ہے - حضرت مسیح و مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے جانشین اور انجمن کے سپرد کی جائے - جو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے مقرر ہو

میری دلی تمنا ہے کہ بعد الموت میری خوابگاہ خدا کے فرستادہ مسیح اور اس کے پاک نفس اصحاب کے ساتھ ہو اور قریباً نو سال کا ہوا ہے جب کہ مجھے ایک رؤیا میں بشارت دی گئی تھی کہ [illegible] مرزا صاحب کی قبر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] دفن کیا جاؤنگا پس اگر میری وفات کہیں باہر ہو تو میرے وارث اور میرے دوست [illegible] لیکن اگر [illegible] احمدیہ کی خدمتگذاری [illegible] ایسی جگہ جانے کا حکم ہو - جہاں [illegible] اور نہ میرا جنازہ آسکے - یا اگر میں قادیان میں ہی وفات پاؤں

لیکن مقبرہ کے ناظم مجھ میں تمام شرائط کامل مومن اور خدا کی راہ میں جانفشانی کرنے والا ہونے وغیرہ کے نہ سمجھیں - تو یاد رہے کہ مذکورہ بالا وصیت سارے ترکہ کے دینے کی اس شرط کے ساتھ میری طرف سے مشروط نہیں ہے - کہ میں اس مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں - بلکہ میرا ترکہ ہر حال میں اس راہ میں دیا جاوے خواہ میں کسی جگہ دفن کیا جاؤں - میں نہیں جانتا کہ میں کہاں فوت ہونگا اور کیسا موقعہ پیش آئے گا اور نیز اس مقبرہ میں دفن ہونے کی جو بڑی شرط ہے یعنی خدا کے ساتھ جانفشانی کا تعلق رکھنا - سو میں اپنے آپ کو ایک ناکارہ اور نابکار اور بے عمل اور بہت عاجز انسان پاتا ہوں - پس میں اس مقبرہ میں جگہ پانے کی بات کو اپنے رب کی ستاری اور غفاری اور اوس کے فضل و احسان پر چھوڑتا ہوں -

اور کوئی ایسا خیال نہ کرے کہ میں نے اپنے پسماندگان کے واسطے کچھ نہیں چھوڑا - بلکہ میرا ایمان اور یقین ہے کہ میں نے ایسا کرنے سے اون کے واسطے سب سے بہتر خبرگیر اور بہت اعلیٰ جائداد چھوڑی ہے - میں اپنے پس ماندگان کے متعلق کسی اور طریقہ [illegible] نہیں پاتا - اور میں اپنے غفور رحیم رب سے دعائیں مانگا کرتا ہوں لیکن سب سے [illegible] اس دعا میں ہے - کہ میری [illegible] جو میرے [illegible] ساتھ تعلق رکھتے [illegible] نیت سے ہیں [illegible] لفظ میں [illegible] بی اپنے [illegible] اللّٰہم [illegible] انک حمید مجید [illegible] سماً تنا [illegible] کی وصیت [illegible] اس کام [illegible] [illegible] [illegible] ابد

انجمن تشحیذ الاذہان کا تیسرا سالانہ جلسہ

احباب کو معلوم ہے - کہ صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ (وہ جلسہ جو ہمارے سید و مولیٰ مسیح موعود کی وفات کے بعد پہلا جلسہ ہے) ۲۶ دسمبر سے ۲۸ دسمبر تک - ہوگا اس کے ساتھ ۲۹ - دسمبر کو ۸ بجے سے ½ ۱ بجے تک ہماری انجمن تشحیذ الاذہان کا جلسہ ہوگا - امید ہے - کہ بزرگان قوم بالخصوص نوجوان احباب اس دفعہ نہ صرف خود شریک ہو کر موجب رونق جلسہ ہوں گے - بلکہ اپنے ساتھ دوسرے دوستوں کو بھی لائیں گے - پروگرام جلسہ یہ ہے -

نمبر شمار	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	افتتاح	قرآن شریف	۵ منٹ
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن	۲۰ منٹ
۳	منشی نعمت اللہ صاحب گوہر	نظم	۱۰ منٹ
۴	حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب	خطبہ	۴۵ منٹ
۵	" "	نظم[1]	۱۰ "
۶	اکبر شاہ خانصاحب اکبر نجیب آبادی	لیکچر (اہل خدمت قوم) - بکوشیدے جوانان تا بدین قوت شود پیدا	۱۵ "
۷	" "		
۸	منشی عبد الخالق صاحب محرر میگزین قادیان	پنجابی نظم	۱۰ "
۹	مینجر و مختلف احباب	رسالہ کیلئے تحریکیں	۲۰ "
۱۰	میر مجلس صاحب	آخری تقریر	۴۵ منٹ

[1] یہ نظم میاں صاحب تیار کریں گے مگر جلسہ میں غالباً حکیم محمد حسین صاحب لائل پوری پڑھیں گے -

قسطنطنیہ میں عربی انجمن

ٹرکی کا ایک مشہور اخبار لکھتا ہے کہ پانسو نوجوان عرب مختلف ملکوں کے باشندے ہیں اور آجکل قسطنطنیہ میں رہتے ہیں انہوں نے ایک عرب ایسوسی ایشن جاری کیا ہے جس کا نام اتحاد الاخوت العربیہ رکھا ہے اور یہ انجمن بیک او علی میں واقع ہے اس ایسوسی ایشن کے مقاصد یہ ہیں کہ اتفاق کی سوسائٹی کو بڑھایا جائے - اور بدوؤں کو تعلیم دیجائے اور کاشتکاری کے طریقہ میں ترقی کی جاوے اور لوکل کاشتکاری کی بھی ترقی کی جاوے - اور تین زبانوں میں اخبار جاری ہو یعنی عربی - ٹرکی اور فرانسیسی زبان میں یہ اخبار لسان العرب کے نام سے ہوگا اور اسمیں عربوں کے خیالات شائع ہوں گے اسکی تعداد [illegible] ہوگی ابتک ایکہزار پانسو پونڈ بذریعہ چندہ کے جمع ہو چکا ہے

ریل کا سفر

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بالا دست
حکام کی توجہ اس طرف مبذول کی
جانی ضروری ہے کہ وہ اپنے ماتحت
ملازمین کو یہ سمجھائیں۔ کہ اون کی ملازمت پبلک کے آرام کے
لئے ہے رسٹیشن کا ایک بھنگی بعض وقت اس قدر ناز و تجبر
سے چلتا ہے۔ کہ خدایا تیری پناہ۔ کوئی شریف آدمی اگر
بھولے سے بات پوچھ بیٹھے تو آپ ماشاءاللہ چشم بد دور
جواب تک دینا اپنی کسر شان کا موجب سمجھتے ہیں یا شائد
اوقات گرامی میں حرج واقعہ ہوتا ہو۔ پھر کنسٹبل کا ہنر ٹکٹ
گھر کی کھڑکی کے پاس یا پھاٹک سے گذارتے ہوئے اس
طرح چلتا ہے کہ جیسے حوالات کے قیدی ہیں اور سب
چالان کر کے لائے گئے ہیں وہ نہیں دیکھتا کہ اس مجمع
میں کئی شریف بھی ہیں بلکہ اپنی جائداد کی حیثیت سے اس کو
گھر بار کو مول لے سکتے ہیں یہ ہمارا چشم دید واقعہ ہے
کہ ایک چوکیدار نے ایک ہندو کو جو چکٹ دھوتی پہنے
تھا۔ طمانچہ مار دیا۔ اور دیر تک بم چخ ہوتی رہی آخر جب اس
نے ہتک عزت کے دعوے کا اعلان کیا اور بتایا کہ میں
فلان ساہوکار کا بیٹا ہون تو اوس کے حواس درست ہوئے
پھر چند شریفون نے بیچ میں پڑ کر اون کی صلح کرا دی۔
پانی پلانے والے جو ہیں وہ خدا جانے اپنے تئیں کیا
سمجھتے ہیں۔ اول تو آپ تشریف ہی کم لاتے ہیں اور جب
آ بھی گئے۔ تو بس ایک جگہ ڈٹ رہے اب ہزار دن
آوازیں دی جا رہی ہیں مگر آپ ہیں کہ خبر ہی نہیں ہوتے
وہان سے ہلنا ہی قسم ہو گیا۔ کسی نے زیادہ ستایا تو کہدیا
کہ اگر ضرورت ہے تو یہان آ کر پی جاؤ۔ اب گاڑی چلنے کو
تیار ہے ادہر مسافرون کی دھکا پیل ہو رہی ہے۔ اور جگہ
پر دھینگا مشتی سے ہنگامہ محشر برپا ہے۔ ادہر پیاس
لگ رہی ہے بس کوئی اترے تو کیون کر اترے۔ پھر اس
ڈول کو دیکھیے جس میں پانی ہے خصوصاً وہ ڈول جو میں
نے دیکھا ہے۔ وہ دو انچ میل جم رہا ہے۔ بہشتی صاحب
کے ہاتھ میں کہ ان پر دستانون کی بجائے میل کا غلاف چڑھ
رہا ہے اور ناخنون کو باقاعدہ بڑھنے دیا ہے۔ جن حضور
سے میری ملاقات ہوئی خدا جھوٹ نہ بلوائے پر کوئی سات
آٹھ روز سے آپ کے ہاتھ تو پانی کو متبرک کرتے رہے
ہون گے۔ یہ پانی کی کیا مجال تھی کہ ہاتھون کے واٹر پروف
کو دور کرتا۔
ایسے ایسے نقصون کی اصلاح کے لئے خاص توجہ درکار
ہے ملازمین ریلوے کو یہ ذہن نشین کیا جانا چاہیئے
کہ وہ مسافرون کے آرام کے لئے ہیں نہ اون پر حکومت
کرنے کے لئے۔ ریل کو جتنی آمدنی ہے اوس کا زیادہ
حصہ تھرڈ کلاس کے مسافرون سے ہے۔ پس ان
کے آرام کا زیادہ خیال چاہیئے۔

تاریخ ہند قابل اصلاح ہے

تاریخ ہند لیتھبرج صاحب میں
لکھا ہے کہ مسلمانون میں
سب سے اول ابو العاص عامل بین نے ۱۵ھ میں خلیفہ ثانی
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں سندھ پر حملہ کیا
جو خلاف واقعہ ہے۔ سندھ پر حملہ عرب دو راستون سے
کر سکتے تھے۔ ایک سمندر کے راستہ دوم براہ ایران و بلوچستان
مورخین اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ خلیفہ ثانی کے سبب اس کے
کہ ابھی مسلمان فن جہاز رانی میں مہارت اور بحری جنگ کا
کافی تجربہ نہ رکھتے تھے اپنے عہد میں بحری لڑائیون کے برخلاف
تھے چنانچہ جناب امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) گورنر شام نے
جب جزیرہ سائپرس واقعہ بحیرہ شام پر حملہ کرنا چاہا۔ تو
خلیفہ ثانی نے وجہ مذکورہ کے سبب فوج کشی کی اجازت نہ
دی پس جبکہ | شام کے متصلہ جزیرہ پر حملہ کا حکم نہ
دیا گیا جب | قسم کی سہولت تھی۔ تو عامل بین کو بحیرہ
ہند | بحری سفر اور حملہ کی کس طرح
اجازت | ی گورنر بحرین نے ۱۶ھ
میں | از دا ایران پر بلا
اجا | راس چھوٹی سی
بحری | ناعظم کی
رائے | تبارو
بن | طرح
در
یا
یران
رایانی
ن نے اپنے
رفیزران کی
لمانوز
من نے
ی کی
اور

ایران کی قومی طاقت موجود تھی ایران کے مشرقی اور جنوبی و
شمالی صوبے ۱۵ھ تک مسلمانون کے دست تصرف سے آزاد
تھے ۱۵ھ کے بعد ایرانیون سے کئی ایک جانگداز جنگ
مثل جلولا وغیرہ ہوئے۔ مشہور جنگ نہاوند ۱۸ھ
یا ۱۹ھ میں ہوا جس میں کہ یزدجرد شاہ فارس نے تمام حکام
شرقی اور شمالی جنوبی صوبجات ایران کو مسلمانون کو لڑنے
کے لئے روانہ کیا جس میں فوج سندھ کا نام بھی لکھا ہے
اس کو اسلامی اور سندھی فوج کا پہلا مقابلہ خیال کرنا چاہیئے
اور یہی امر عربون کے سندھ پر حملہ آور ہونے کا باعث ہوا
مگر معرکہ نہاوند حدود سندھ سے دور خاص ایران میں تھا
اوس کو حملہ یا فتح سندھ نہیں کہہ سکتے اور یہ واقعہ بھی
۱۸ھ یا ۱۹ھ کا ہے نہ کہ ۱۵ھ کا۔

جنگ نہاوند کے بعد ایران کے بڑے بڑے شہر
اصفہان و ہمدان وغیرہ فتح ہوئے اور مسلمانون کو مشرق
کیطرف بڑھنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ صوبہ خراسان ۲۳ھ
میں بہادر احنف بن قیس نے اور کرمان سہیل بن عدی
اور سیستان عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پر فتح
ہوئے اور سندھ کے راستہ میں یہ علاقے تھے جو ۱۵ھ
تک ابھی مسلمانون نے فتح نہیں کئے تھے اور پھر معلوم نہیں
کہ مسلمان کس راستے سے پندرہ ہجری میں سندھ پر حملہ آور
ہوئے مکران واقعہ بلوچستان ۲۳ھ میں حکم بن عمرو التغلبی
نے فتح کیا مکران سے آگے عہد فاروقی میں مسلمانون کا
بڑھنا ثابت نہیں یہ سچ مکران اب تک علاقہ سندھ سے باعتبار
نسل و زبان جدا ہے۔

عربی تاریخون میں صاف لکھا ہے کہ جب فتح مکران کا مال
خمس صحار العبدی لیکر مدینہ منورہ گئے اور حضرت عمر رضہ
نے حالات علاقہ مکران دریافت کئے تو جواب ملا۔ کہ
یا امیر المومنین ھی ارض سھلھا جبل ماؤھا وشل وتمرھا دقل
وعدوھا بطل وخیرھا قلیل وشرھا طویل والکثیر فیھا قلیل
والقلیل ضائع وما وراءھا شر۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
نے یہ جواب سنکر سرداران متعینہ مکران کو حکم لکھدیا کہ لا یجوزن
مکران احد من جنود ہما۔ یعنے مکران سے آگے کوئی فوج
نہ بڑھے خلیفہ ثانی کے اس حکم امتناعی کی موجودگی میں لیتھبرج
صاحب کا یہ قول کہ ابو العاص نے خلیفہ ثانی کے عہد ۱۵ھ میں
سندھ پر حملہ کیا قابل تسلیم نہیں اگر لیتھبرج صاحب عربی
تاریخون کو پڑھ سکتے تو یہ غلطی نہ کہتے یہ حال یہ وائٹ
واسا و ہے۔ انتخاب واقعات میں بھی راستی مالنصاف اللہ

مراسلات

ایک وصیت

منکہ محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ لودیانہ کا ہون۔ چونکہ من مظہر ضعیف اور عمر رسیدہ ہو گیا
ہون حیات مستعار کا کچھ اعتبار نہیں اس واسطے مین اپنی جائیداد
منقولہ وغیر منقولہ واقعہ محلہ شیخو پورہ عرف موچیپورہ جسپر مظہر بلاشراکت
غیری مالک اور قابض ہون اس وقت بصحت عقل و قائمیت حواس
خمسہ بلا جبر خود اپنے بیٹے مسمی قمر الدین احمدی کو مالک و مختار
اور قابض قرار دیدیا ہے اور مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مغفور
مرحوم مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام رئیس قادیان
ضلع گورداسپور کے جملہ دعوے کا بصدق اقرار ہون اور جناب
حکیم مولانا مولوی نور الدین صاحب کو بھی خلیفۃ المسیح الموعود تسلیم
کرتا ہون اور اخبار بدر مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء کے مطالعہ سے
معلوم ہوا پچیس روپیہ فنڈ جو ایک کار خیر مین خرچ کرنیکی قرار پائی
ہے کہ ہر ایک احمدی جماعت اس دسمبر کے جلسہ پر مبلغ ۲۵ روپیہ
داخل کرے سو اس وقت من مظہر نے جلسہ کے پہلے ہی اپنے
ہاتھ سے مبلغ ۲۵ خلیفۃ المسیح کو دیئے ہین اور علاوہ اسکے
مین اپنے بیٹے قمر الدین مذکور کو وصیت کرتا ہون کہ خواہ مین
زندہ رہون یا نہ رہون اس وصیت ذیل پر عمل کرے۔
سال آئندہ ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء مدرسہ دینیہ جو مسیح موعود کی یادگار مین جاری ہوگا یا فنڈ مذکور مین
یتیم فنڈ یا مد مذکور مین
خلیفۃ المسیح یا محاسب صدر انجمن قادیان ضلع گورداسپور
آئندہ ہر دو سالون کے جلسہ پر دیا کرے۔ اگر کسی باعث سے
نہ جا سکے تو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ منی آرڈر بھیجا کرے آئین
کی ہو۔ دوم جو چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کی مد مین دیا جاتا ہے
حتی المقدور میرے مرنے کے بعد بھی اسی طرح جاری رہے سوم
میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ شاہزادہ حاجی عبد المجید یا اور کوئی
احمدی پڑھے چہارم۔ اکثر قوم کے لوگ ایک عمر رسیدہ کے
مرجانے کے بعد رسماً برادری کو کھانا دیتے ہین ایسی روٹی
اپنی نام آوری کے لئے دینا جس کا عند الشرع شریف کار ثواب
مین داخل نہین۔ پنجم۔ محمد شریف نابالغ یتیم و مسکین پسر
چراغ الدین متوفی ذو القربا مین سے ہے میری طرف سے
اس کی تعلیم و پڑھائی مین مبلغ صہ تدریج خرچ کرے
اور جہان تک مقدور ہو اس کے ساتھ سلوک کرتے
رہنا ششم۔ میری تجہیز و تکفین وغیرہ ضروریات مین جو
مناسب سمجھے خرچ کرے۔ ہفتم اپنے بھائی شادی ولد
کریم بخش کو میرے مرنے کے بعد بجائے میرے سمجھے اور معاملات
نسبت ناطہ و کاروبار دنیاوی وغیرہ مین اس کے مشورہ اور
صلاح سے ہر ایک کام کرنا اور نیز اپنے غلام مصطفیٰ و دیگر اطفال
سے بھی مشورہ لے لیا کرنا۔ ہشتم آئندہ بشرط زندگی اس کے
علاوہ اور کوئی زبانی نصیحت کرون اُسپر بھی عمل کرنا ہوگا
لہذا یہ چند کلمہ بطریق وصیت نامہ کے اپنے بیٹے
قمر الدین کو لکھدئے کہ سند ہو۔ تحریر بتاریخ ۲ دسمبر ۱۹۰۸ء

العبد

محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکنہ لودیانہ بقلم خود

ہمارا مستقبل

از قاضی اکمل صاحب

یہ مضمون ایک ایسا نازک مضمون ہے کہ اس کے لئے بڑے غور اور تفکر و تدبر سے کام لینے کی ضرورت ہے اور یہ سوال کچھ ایسا نہین کہ اسے
ایک تنہا آدمی حل کر سکے اس لئے مین چاہتا ہون۔ کہ اس جلسہ مین
اسپر غور کیا جاوے ہمین اپنے مشن کی اشاعت کے لئے یہ دیکھنا
ہے کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کیا
کیا تھا کیا وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھے رہے تھے یا یہ کہ دور دراز
ملکون مین نکل گئے تھے اور وہان جا کر بود و باش اختیار کی
اور اپنے نیک نمونے سے ملکون کو نہین بلکہ دلون
کو فتح کر لیا اس زمانہ مین سفر کے لئے
یا امن ہی نہ تھا یا آزادی ہی نہ تھی ایک
جانا کچھ تعجب انگیز امر نہ تھا مگر
کشتیان پہن کر نکل پڑے
دکھایا جو کسی نبی کی جما
تھے کو اپنے آقا کو
چند درہم لیکر
مرید نہ تھے
سید و مولیٰ حضر
جو تلوارون کے
اور پیرا اس کے نام
مین جگر اکھاڑنے لگے
اور زمین سے اپنے
خدا اس سے آ
بھی تیرے حبیب
بھائیو! اسے
تم کوئی معمولی

خدا نے اپنے دین کے احیاء کے لئے وہی کلمہ کے اعلاء کے لئے چن لیا ہے
اب تمہارا فرض ہے کہ تم ثابت کرو وہ تم ہی وہ ہین جن کی نسبت قرآن کریم
مین بشارت دیگئی ہے واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم یاد رکھو
ہر چیز اپنے وصف سے پہچانی جاتی ہے اگر تم وہ خصوصیتین پیدا نہ کرو گے
جو صحابہ کرام مین تھین تو کس طرح اس پاک جماعت کے جانشین کہلاؤ گے
دیکھو دنیا تم پر ناراض ہے کہ تم دنیا پرستون کی اہواء کے تابع نہین
مگر میرے عزیزو! کتنے بڑے افسوس کی بات ہے جب دنیا کا پیدا
کرنیوالا بھی تم پر ناراض ہو کہ تم نے حق عبودیت ادا نہ کیا تم نے
عہد تو کر لیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھین گے مگر عملی رنگ مین
اس عہد کو نہ نبھایا اور تمہارے اعمال نے گواہی دی تو یہ ہر حرکت
ہر سکون مین دنیا کو دین کو دنیا پر مقدم کرتے رہے۔ عبد کہلانا
آسان ہے پر عبد بننا بہت ہی مشکل ہے عبودیت فنا ہو جانے
کو کہتے ہین اور بیعت کرنا بک جانے کو جب فنا ہو گئے جب کسی کے
ہاتھ بک گئے تو پھر اپنی اولاد کیسی اپنا مال کیا اور اپنی جان کیا
وہ تو سب کچھ اسی کا ہو چکا جس کے ہم ہو گئے اور سلف صالحین
کے سوانح ہمین بتلاتے ہین کہ یہ سودا نفع کا سودا ہے اسمین کوئی
نقصان نہین وہ کون ہے جس نے خدا کے لئے کچھ خرچ کیا اور
اسے دگنا چوگنا اسی دنیا مین نہ پایا۔ ابو الانبیا حضرت ابراہیمؑ
نے اپنے لڑکے کو خدا کے نام پر ذبح کرنیکا مصمم ارادہ کیا۔
خدا نے انہین اتنی اولاد دی کہ ریت کے ذرے گنے جا سکتے ہین
آسمان کے تارون کا شمار ہو سکتا ہے پر ابراہیمؑ کی اولاد
نہین گنا جا سکتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اس صدیق مرد نے دو چار مرتبہ
مین اپنے گھر کی جھاڑو دی خدا نے اُسے تمام عرب کا حاکم کیا
حاکم بھی ایسا کہ دلون پر حکومت تھی یہ درجہ دوسرے بادشاہون کو
نصیب نہین ہوتا وہ ملکون کو فتح کر کے انپر حکومت کر سکتے ہین پر
دلون پر حکمران نہین ہو سکتے لیکن وہ جنہون نے خدا کے لئے
محکومی اختیار کی خدا نے انہین ایسا حاکم بنایا کہ لوگون کے
دلون کے تخت گاہ ہو گئے پھر میرے مولا نے ان کو وہ درجے
عطا کئے کہ جن تختون پر بیٹھ کے کبر و رعونت سے خدائی کا دعوے
کیا گیا ان کے غلام ان تختون کے وارث ہوئے پس اگر ہم خدا
کے لئے کچھ چھوڑین گے تو ہرگز یہ نہ ہوگا کہ ہم سے سب کچھ چھوٹ
جائیگا بلکہ ہمین اس سے بڑھ کر دیا جاویگا آؤ اپنے مال کو اس کی
راہ مین فدا کر دین تا وہ مال پائین جو ہمیشہ ہمارے پاس رہے آؤ
اپنی جانین اس محبوب پر قربان کر دین تا وہ ابدی حیات پائین
جس کے لئے کوئی فنا نہین آؤ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف
کرین تا وہ اولاد پائین جو ابد الآباد تک آنکھون کا نور رہے
آؤ راتون کو بہت دیر سونا چھوڑ دین تا وہ نیند پائین

جو ہمیشہ سپرد رہے آؤ اس کی راہ مین سفر اختیار کرین تا وہ منزل مقصود

نہین کہ ... تنعم نہین۔ نقد مال نقد جان اور

مقدّس شاعری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

مُحبّ مخلص جناب قاضی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پرچہ بدر نمبر ۲۴ و ۲۵ رمضان المبارک کے صفحہ پر کلامِ محمود درج ہوا ہے جسکو آپنے دلکش نوٹ کے ساتھ آپنے پیش کیا ہے خدا جانے میرے دردمند دل کی اوسوقت کیا حالت تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم اتنا کام کر گئی۔ مجھے اوس وقت ایسا نور پیدا ہوا۔ کہ پڑھتے پڑھتے رقت طاری ہوگئی میں خود رو دیا اور جس جس کو میں نے سنایا اوس کو بھی رولایا۔ آخر میری طبیعت پر حضرت نوجوان سید کے اندرونی درد نے جو اُن شعروں میں بھرا ہوا تھا۔ ایسا اثر کیا کہ بیخودی کی حالت میں آپ کے ایک ایک شعر پر میں بھی اوسی رنگ میں شعر بول بول کر حوالہ قلم کرتا گیا خدا جانے حضرت میاں صاحب نے کیا [illegible] سامنے رکھ کر کیسے درد ناک دل سے [illegible] مجھ کو [illegible] جو کچھ نکلتا گیا وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور جسطرح حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم کو پیش کرنے کا آپ ذریعہ ہوئے ہیں۔ اسی طرح میرے درد دل کا اظہار بھی حضرت میاں صاحب کی خدمت میں ان ٹوٹے چھوٹے شعروں کو پیش کرنے سے کریں [illegible]
شعروں میں کسی کی یاد آگئی اور سب [illegible] ہوگیا۔ [illegible]

کوئی محمود احمدؐ سا بھی حیران ہو نہیں سکتا
غمِ دیں میں کوئی ایسا پریشان ہو نہیں سکتا

جنہیں یادِ خدا کی ہو ملی [illegible] میں ہے
سدا آباد گھر اون کا ہے ویران ہو نہیں سکتا

کریگا کیوں نہ درماں ان کے دردِ دل کا چارہ گر
نہاں جب وہ ہوئے اوس میں وہ پنہاں ہو نہیں سکتا

گنہ ہوں پر پشیمانی نصیبِ نیک بختاں ہے
جو غافل وہ ہرگز ان پہ گریاں ہو نہیں سکتا

کمالِ عشقِ احمدؐ میں محبت کا ہے کیا کہنا
کہ تو اوس چاند سے چہرہ پہ قرباں ہو نہیں سکتا

خدا جانے کہ کس کس رنگ میں وہ شکل آئیگی
کہ جس کے ہجر میں صبر آ میری جاں ہو نہیں سکتا

اُدھر آخر کو جانا ہے نہ آنے کی ہے سچی بات
مزا اس درد کا لے لیں جو درماں ہو نہیں سکتا

بھلا گم گشتگانِ عشق کو کیا روک پردوں کی
رُخِ جاناں ہے دل میں اون کے پنہاں ہو نہیں سکتا

یہ آبِ زر سے لکھنے کے ہو قابل مصرعہ محمود
ذرا بھی کھوٹ ہو جسمیں مسلماں ہو نہیں سکتا

ہوا آخر نکل آئے گی بیمارِ محبت کی
ہو جسکی عاقبت محمود پنہاں ہو نہیں سکتا

غمِ دیں کی پریشانی نے دکھلایا پریشاں حال
یہ سچا خواب ہے خواب پریشاں ہو نہیں سکتا

جنہیں فرقت میں .. تڑپاتا ہے پھر خود اُنکو ملتا ہے
یہی ساماں ہے ملنے کا کہ ساماں ہو نہیں سکتا

کلامِ پاک دلبر نے نہیں جو جذب بخشا ہو
جُدا اون سے تو اک دم کو بھی قرآں ہو نہیں سکتا

غمِ دلبر ہو جب دل میں تو دلبر ابھی جاتا ہے
بجز دل کے کہیں دلبر بھی مہماں ہو نہیں سکتا

وہ ہیں فرود [illegible] شاداں گرفتارِ بلا ہو کر
[illegible] خنداں ہو نہیں سکتا

[illegible] استقامت سے
[illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible] دکھاتا ہے

کس عمر میں روزہ لڑکے کے واسطے فرض ہو جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ بالغ ہو جانے پر روزہ فرض ہو جاتا ہے اور بلوغ کا نشان یہ ہے کہ زیرِ ناف بال پیدا ہو جاویں۔ یا نیند میں جماع کرے۔ فرمایا صحابہ بچوں کو کبھی روزہ رکھوا لیتے تھے۔

فرمایا۔ غالباً پندرہ برس کے لڑکے [illegible] تے ہیں۔

۱۵۶ غیر ذبیحہ ہرن کی کھال

ایک صاحب نے لکھا ایک امر دریافت طلب ہے۔ کہ غیر ذبیحہ ہرن کی کھال بعد لگانے مصالحہ کے قابل جانماز بنانے کے ہو سکتی ہے یا نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جائز ہے۔

۱۵۷ باجا یا دف

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین سے مسئلہ دریافت کیا کہ بیاہ شادی میں باجا بجانا جائز ہے یا نہیں اور یہ بھی لکھا کہ بازی گردن کا تماشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عائشہ کو دکھایا تھا اسواسطے وہ بھی جائز ہونا چاہیئے۔

حضرت نے جواب میں فرمایا۔ باجا یا دف اعلان کے لئے جائز ہے۔ بے ریب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد مبارک میں دف بجی۔ مگر بات کو لوگوں نے حد سے [illegible] اور حد سے بڑھنا بھی [illegible]
یہ بالکل سیاہ جھوٹ ہے اور [illegible] کا افترا ہو کہ عائشہ صدیقہ کو اپنے کندھے پر چڑھایا اور بازی گردن کا تماشہ دکھایا یہ بالکل غلط ہے۔ [illegible] نہیں۔

ڈاک ولائت

ہندمیں مسیح کے حواری کی قبر

ذیل کا خط اگرچہ [illegible] سے آیا ہے مگر چونکہ اس کا مضمون متعلق مذہب عیسوی ہے جسپر عموماً بدر کی ڈاک ولائت مشتمل ہوتی ہے اس واسطے اس کو یہیں درج کیا جاتا ہے
اخویم صادق الامۃ مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں تھوما حواری کی قبر کو دیکھ ہوگیا تھا وہ اگرچہ ہے اس کا [illegible] آنا تو ثابت ہوا کیا تعجب کہ وہ بعد وفات عیسٰی صاحب کشمیر سے ہندوستان کے راستے سے یہاں آگیا ہو ایک اور مقام تھوما مونٹ یعنی پہاڑی ہے جو مدراس سے چودہ میل کے فاصلہ پر ہے میں وہاں بھی گیا تھا اور ایک بار

بدرِ خواتین

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر انچارج بھٹنڈہ

امّ المومنین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

آن حضرتؐ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے ۱۶ سنہ قبل ہجری مین پیدا ہوئین آنحضرتؐ آپ سے بہت پیار کیا کرتے تہے۔ رجب ۲ سنہ ھ مین جبکہ آپکی عمر ۱۸ سال کی تہی آپکا نکاح حضرت علیؓ سے جن کی عمر اوس وقت ۲۱ سال کی تہی ہو گیا۔ آن حضرتؐ نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عثمانؓ طلحہؓ و زبیرؓ اور مہاجرو انصار کی جماعت کو بلا کر خطبہ نکاح پڑھ دیا جس مین مہر کی تعداد چار سو مثقال مقرر کی گئی تہی۔ اختتام خطبہ پر چھوہاروں کا ایک بڑا طشت منگوا کر سب مین لٹوا دیا۔ اور جناب سیدہ کو ام سلیم کے ساتھ حضرت علیؓ کے گہر بھجوا دیا آپکے بطن سے حضرت علیؓ کے چھ بچے یعنی حسینؓ حسنؓ۔ زینب۔ ام کلثوم۔ محسن اور رقیہ پیدا ہوئے بوجہ نہائت درجہ خدا پرستی آپکا لقب بتول پڑ گیا تہا حسن و جمال کے باعث زہرہ اور دانائی کے باعث زاکیہ اور درگاہ خداوندی سے سیدہ النساء کے القاب ملے۔ آپنے اپنے والد رسولؐ خدا سے ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت پائی تہی کہ بڑے بڑے جید صحابہ کے برابر قابلیت رکہتی تہین۔ اکثر صحن خانہ اور کبہی کبہی مسجد نبوی مین وعظ فرماتی تہین آپکے خطبات اب بہی کتب سیر مین موجود ہین اور نہائت مدلل اور پر جوش ہین۔ ۱۱ سنہ ھ مین آنحضرتؐ کے وفات پانے پر آپ یہ صدمہ جانکاہ برداشت نہ کر سکین اور اسی سال آپنے بہی وفات پائی۔

حضرت امّ ہانیؓ

آپ ابو طالب بن عبدالمطلب کی صاحبزادی اور آنحضرتؐ کی چچازاد ہمشیرہ تہین اور بڑی پارسا اور نیک بخت صحابیہ تہین ۴۶ احادیث ان سے مروی ہین اور اشعار کا بہی آپ کو بہت شوق تہا۔

ریویو

پردہ سسٹم پر مسدس لٹریری کلب امرتسر نے پردہ سسٹم پر ایک مسدس نتیجہ طبع شیخ عبدالرحمان صاحب شمس عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپی ہوئی بقیمت ایک آنہ شائع کی ہے نظم کیا بلحاظ خوبی عروض و قافیہ اور کیا بلحاظ مضمون قابل تعریف ہے اوس مین سے چند اشعار ہم بطور نمونہ درج ذیل کرتے ہین باقی کو شائقین خود منگوا کر پڑھ سکتے ہین۔

نہ سیکہین علم و صنعت عورتین مذہب نہین اپنا
رہین محروم اِس چشمہ سے یہ مشرب نہین اپنا
تجارت سے نہ ہون آگاہ یہ مطلب نہین اپنا
ترقی کچھ کرین وہ مدعا یہ کب نہین اپنا
کرین تحصیل لیکن انقیاد پردہ داری مین
نہ آئے داغ جس سے دامن پرہیزگاری مین

جوان عورت کھلے منہہ جب
رگ صبر و شکیبائی یہ اک تا

نکلنا عورتون کا اب وہ تا
روان ہر کوچہ و
نکلی
یہ
چھ
یہ وہ

رائل ڈائری ۱۹۰۹ء

یہ ڈائری جیبی تقطیع
رکہا گیا ہے جس
تاریخ وگینی ہے
و عدالت و
متفرق یا
ڈائری کو
ہے جس پر ڈائری اور مولف کا نام موٹے روپہلی حروف مین لکہا گیا ہے۔ قیمت ۵ر اور صاحب موصوف سے ملسکتی ہے۔

پارہ اوّل قرآن مجید نہائت خوش خط عمدہ موٹے کاغذ پر پارہ الم مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب حنفی القادری حال منیجنگ ڈائرکٹر ضلع دارین کمپنی لاہور نے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ قلم موٹا ہے روشنائی خوب روشن ہے صحت کی طرف بہت توجہ کی گئی ہے جو ایک غلطی نکالے اوس کو ایک پارہ انعام۔ قیمت فی پارہ ۳ر۔ تجار کو خاص رعائت

الخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکہتے ہین ناطہ کی ضرورت ہے ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہین اور اسی جگہ بود و باش رکہین گے فی الحال بالکل مجرد ہین خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آج کل لاہور مین کاروبار کرتے ہین بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اوس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

- صاحب داد۔ شیخپور۔ گجرات
- عیدا۔ موضع سنگہ سرود۔ گڑہ
- یاست پٹیالہ
- ت خانیہ۔ کوٹ جھونگرہ
- ش صاحب شیخپور گوجرات
- ن شاہ صاحب لالہ موسیٰ
- صاحب شادیوال گجرات
- م محمد صاحب گوریا نوالہ گجرات
- بدالرحمٰن۔ لائل پور
- ن بتول و مرہم کوٹ بگہ
- ر نہباط شادیوال گجرات
- بہادر۔ صوابی
- ان " "
- احمد یار خان۔ صوابی
- عبدالغفور خان "
- اہلیہ سردار بہادر "
- صاحب دین گوڑیالہ گجرات
- تجمل حسین۔ ہنڈ۔ بجنور
- میر بشارت علی خان " "
- ہمشیرہ " " " "
- غلام حیدر صاحب " "
- علی اکبر صاحب دہوبیاں۔ پشاور
- محمد مقبول سلاہیکے۔ سیالکوٹ
- حافظ مولوی محمد عالم صاحب جنگا بنگیال متصل گوجر خان
- نورالدین وثیقہ نویس لوہیان

انتخاب الاخبار

لندن کی عدالت پریوی کونسل مین مسٹر تلک کی اپیل کل ۱۵ دسمبر کو سماعت کی جاوے گی۔

وکٹوریہ جوبلی ہندو ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ لاہور کو ماہ نومبر مین ۵۳۸ روپیہ چندون سے ملا۔

ملک سندھ کے دونون اسلامی اخبار متنبہ کئے گئے کہ شورش افزا تحریرون سے باز آئین

بصرہ (عراستان) سے ۱۱ سالہ لڑکا تعلیم انگریزی کے لئے علی گڈھ کالج مین داخل ہوا۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے ۱۶۲۱ مرے صوبجات متحدہ مین ۹۴۳ پنجاب مین ۱۶۰۳۔

علی پور کے مقدمہ بم کا ایک گواہ مفسدانہ کاغذات کی اشاعت کے لئے پکڑا گیا ہے۔

بیتیہ کے ساہوکار و زمیندار را دہا مل کو بجرم مفسدہ پردازی ۳۰۰۰ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

آئینہ کو مشور کے تینون قیدیون کو بجرم ہنگامہ شدید ۱ سال قید کی سزا ملی۔

حیدرآباد دکن کے طوفان زدگان کی امداد کا چندہ قریب تک پہونچا یعنے ۹۸ ہزار۔

ملتان ٹرین کی چلتی ریل گاڑی مین ایک یورپین لیڈی مسافر کے قتل وغیرہ کا مقدمہ چیفکورٹ لاہور مین بمد جیوری کے چلتا تہا اس کا فیصلہ دیا گیا۔ جیوری نے ملزمون پر جرم ثابت پایا۔ اور مسٹر جسٹس ریڈ صاحب بہادر نے شولڈم کو پہانسی اور اس کے ساتہی سولنس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی شولڈم کی طرف سے بہت چالاکی کی گئی تہی لیکن چلنے نہ پائی۔

آسٹریا کے وزیر اعظم کو تاکید کی ہے کہ ٹرکی کے ساتہ جلدی مصالحت کرین ورنہ بہت مشکل ہوگی۔ یہ بہی سمجہایا ہے کہ ٹرکی کو ناراض کرنے کا نتیجہ ایسا سنجیدہ ہوگا کہ بعد مین پچہتانا پڑیگا

بدھ وار گذشتہ کو پیکن مین متوفی شہنشاہ چین کے جنازہ کی دہوم دہامی رسم ادا کی گئی۔

شاہی لاش گورستان کو اہل کو لیگئے وہان محفوظ رہیگی تا وقتیکہ قبر کہود کر تیار کی جائے۔

لاش کے جلوس کے ہمراہ چہ ہزار ماتمی لوگ جمع تہے چار ہزار سپاہ رستون مین دو رویہ ایستادہ تہی۔

چین کے ریجنٹ کو شہنشاہ کے پورے اختیارات عطا کئے گئے جب تک شہنشاہ بلوغ حاصل کرین گے۔

امریکن بجٹ مین دو کروڑ ۹۰ لاکہ پونڈ کا خسارہ ہے۔

تہیلسون مین عظیم ترقی ارزانی ہوگی۔

تبریز کا ایک واقعہ عبرت انگیز

تبریز کی آخری جنگ جو اہل ملت اور عین الدولہ کے درمیان ہوئی تہی اور مشروطین نے بعد فتح کئی کوس تک عین الدولہ کا تعاقب کیا اور سپاہ دار اور بہت سی سپہ قید اور بہت سے سرکاری سپاہی مقتول ہوئے مشروطین مین سے بہی ایک جماعت شہید ہوئی جب شہدا کی لاشون کو غسل دینے لگے تو معلوم ہوا کہ شہیدون مین ۲۲ عورتین تہین جنہون نے مردانہ لباس پہنکر لڑائی مین حصہ لیا اور شربت شہادت خوشی سے نوش کیا۔ اخبار حبل المتین رقمطراز ہے کہ یہ واقعہ عبرت انگیز اس زمانہ کے ان تاریخی واقعات سے جسکی نظیر گذشتہ قرون مین بہی کم ملے گی۔

دولت علیہ مشیر کاظم پاشا کے والی حجاز مقرر ہونے سے وہان بہت اصلاحین عمل مین آرہی ہین پاشا نے موصوف نے دستوری حکومت کا اعلان کیا ہے مکہ معظمہ اور جدہ کے درمیانی راہ ... ت کا بند وبست ہوا ہے۔

امریکن قدرت

امریکن پریزیڈنٹ روزویلٹ صاحب کی جگہ اب مسٹر ٹافٹ ... ہر تو سکو معلوم ہو لیکن یہ خبر خا... حب عہدہ جلیلہ سے سبک... ئے مین وہ امریکن ... آپ کو ۲ ہزار ... گ حالانکہ ...

(باقی آیندہ)

جنگ سمالی لینڈ

پایہ تخت اٹلی مین سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ اٹلی کی فوج نے مقام بلاد واقع سمالی لینڈ مین ملا سے کے دو ہزار درویشون کی جماعت کو شکست دی بہت درویش مارے گئے ان کی ۸۰ نعشین مین اٹالین فوج کا کچہ نقصان نہین ہوا۔

۵ دسمبر کو بمبئی مین ایک گودام مین آگ لگ گئی جسمین ۵۰ ہزار بورے شکر کے تہے۔

افواہ گرم ہے کہ صوبہ سرحدی پہر پنجاب مین شامل کر دیا جائیگا

جرمنی اور امریکہ کے درمیان یکم جنوری سے چٹھیون کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ جاری ہو جائیگا جیسا کہ انگلستان اور امریکہ کے مابین قرار پایا ہے۔

قسطنطنیہ کی سب سے آخری خبرون مین ذکر ہے کہ آستانہ کے آسٹروی سفیر مارکوئیس پیلاوسینی نے ۸ دسمبر کو وزیر اعظم دولت عثمانیہ سے ملاقات کر کے بیان کیا کہ جونہی آسٹروی مال کا بائیکاٹ ترکی سلطنت مین موقوف ہو جائیگا اسیوقت وہ بوسینیا و ہرزگوینا کے مسئلہ کے تصفیہ کی خاطر تجاویز پیش کریگا وزیر اعظم نے اس کا یہ جواب ترکی بہ ترکی دیا کہ جونہی مناسب تجاویز آسٹریا کیجانب سے پیش ہونگی بائیکاٹ فوراً دور ہو جائیگا

دجلہ اور فرات کے درمیان آبپاشی کی جو تدبیرین اختیار کی گئی ہین اُنپر پانچسال کے عرصہ مین ایک کروڑ پونڈ کی رقم صرف ہوگی مگر اس سے دولت عثمانیہ کی سالانہ آمدنی بہت بڑھ جاویگی اور دوآبہ مذکور نہایت سرسبز و شاداب ہو جائیگا۔

ضرورت عام

مندرجہ ذیل ادویہ ہمارے پاس رفاہ عام کیلئے موجود ہین اور نفع نے کا چندان خیال نہین کیا گیا۔

سفوف اعجاز۔ جریان منی اور تقطیر البول کیلئے قیمت فی تولہ ...

... فیجنوش۔ مقوی معدہ اسہال معدہ۔ رنگت کی خرابی بواسیر ... کثرت پیشاب مین مفید۔ قیمت پانچ تولہ ۴

سلیمانی۔ ہاضم طعام۔ مزید اشتہا۔ مقوی معدہ درد معدہ ونفاخ طعام آپا مفید قیمت نیم سیر ...

کشتہ سنگہیہ۔ مارگزیدہ سگ گزیدہ ... تمام شہرین سیلان قوق مزمن بخار وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ۹ ...

... تمام بیماریون مین مثلاً جالا۔ دُہند۔ سبل کیلئے مفید۔

... آتشک و سوزاک وغیرہ جس بیماری کیلئے دوائی ... ہو ارزان قیمت سے طیار ہو کر روانہ ہوسکتی ہے۔

طیاری جلسہ

چوہدری رستم علی صاحب مہتمم لنگر خانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہر مقام کے بھائی جو یہاں جلسہ پر آنا چاہتے ہیں۔ اپنی صحیح تعداد سے ضرور مطلع فرمادیں۔

سب صاحبان اپنے اپنے بستر لیتے آویں۔ بستروں کے لئے پچیس چھبیس چھکڑوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس سے پیدل آنیوالے احباب کو سہولت ہوگی۔ چھکڑے بٹالہ کے ریلوے سٹیشن پر موجود ہوں گے۔ اور ایک جماعت احباب کے استقبال کے واسطے بھی موجود ہوگی۔ وہ سب انتظام کردیں گے سارٹیفکیٹ اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام درخواست کرکے منگوالیا جاوے۔ جس کے دکھانے پر صرف ایک طرف کا کرایہ دینے پر آمد ورفت ہوسکیگی۔ ۲۵ دسمبر تک احباب کو آجانا چاہیئے سرٹیفکیٹ رعایت کرایہ کے واسطے سکرٹری صدر انجمن کے نام خط آنا چاہیئے۔ نہ کہ دفتر بدر میں جیسا کہ بعض صاحبان بھیجدیتے ہیں۔

اخبار جماعت احمدیہ

منی پور } نیاز اللہ صاحب اطلاع کرتے ہیں کہ مولوی غلام امام صاحب پر رات کے وقت ایک چور نے حملہ کیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے مولویصاحب موصوف بچگیا۔ اور چور گرفتار ہوکر دس سال کے واسطے کالے پانی بھیجا گیا۔

انجمن دہلی دہلی سے برادر احمد حسین صاحب نے ایک رپورٹ سالانہ متعلق انجمن احمدیہ دہلی ارسال فرمائی ہے۔ جو جب گنجائش پھر چھپ سکیگی کیونکہ بہت لمبی ہے مگر اس میں سے کچھ بطور اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

رپورٹ کے عنوان جہاں تک میں سمجھتا ہوں ایک مذہبی باقاعدہ انجمن یا مجلس منتظمہ کی رپورٹ سالانہ میں خاص کر جبکہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق رکھتی ہو امور ذیل کی تفصیل ہونا ضروری ہے۔

۱۔ نماز جمعہ (ب) درس قرآن کریم (ج) ہفتہ وار اور ماہوار جلسے (د) اتفاقی ضروری اجلاس (ہ) تبلیغ زبانی (و) کتابوں رسالوں اور اشتہارات کی اشاعت (ز) ماتحت انجمنہائے ضلع کی کیفیت (ح) مبائعین کی ترقی تعداد۔ (ط) سلسلہ عالیہ کی نسبت لوکل پبلک کے عام خیالات اور جماعت کے ساتھ اون کے برتاؤ میں تبدیلی یعنے احمدیوں کی ہر دلعزیزی۔ اون کے خلاف تعصب۔ ٹارلیشن میں کمی بیشی۔ (ی) صدر انجمن کے ساتھ تعلق اور اوس کے احکام و مقاصد و منشاء کی بجاآوری لوکل انجمن نے کیسی کچھ کی ہے؟ (ک) انجمن ہذا نے اپنی مقامی پوزیشن کو قائم رکھنے یا روز بروز اسکے ترقی پر پہنچانے کے لئے بحیثیت ایک آرگنیزیشن کے کیا کچھ کارگذاری کی۔ (ل) حساب آمد وخرچ جس میں دارالامان کی مقررہ امدادی مدات کے علاوہ مقامی مصارف و ضروریات اور مالی حالت کی بھی تفصیل ہو۔ (م) متفرق ضروری امور قابل ذکر

(ا) نماز جمعہ عموماً ہمیشہ مستری صاحب کے مکان پر ہوتی ہے جسمیں افسوس کہ اس قدر قلیل التعداد ممبران انجمن بھی سارے شریک نہیں ہوتے۔

(ب) درس قرآن کریم کا افسوس تاحال کوئی انتظام نہیں ہوا یہاں نہ کوئی آدمی اس قابل ہے نہ کوئی جگہ۔ اور نہ سننے والے۔ آٹھویں دن کی نماز جمعہ ہی میں نہیں ہوتے روزانہ درس ہو تو اوس میں کیا شریک ہوں گے۔

(ج) ہفتہ وار بلکہ ماہوار بھی باقاعدہ جلسہ کا اب تک کچھ بندوبست نہیں ہوسکا۔ اللہ رحم فرمائے اور ہمیں دینی کاموں میں سرگرمی کی توفیق بخشے۔ آمین

(د) اب تک کوئی ایسی خاص ضرورت پیش آئی نہیں اور ضرورت ہوئی تو عموماً نماز جمعہ کے پہلے اور بعد بھی تھوڑی دیر کے لئے مل بیٹھتے ہیں اور اسی میں امور پیش آمدہ طے ہوتے رہے۔

ہ۔ زبانی تبلیغ کی خدمت جہاں تک ناچیز راقم کو معلوم ہے۔ صرف ایک محب دین وملت سے بن پڑی جن کا ذکر اوپر آچکا۔

خطبہ جمعہ
۹۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء

ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون

پر خطبہ جمعہ پڑھا گیا۔ دنیا میں ایک فرقہ ایسا بھی ہے۔ کہ راستبازی ان کی فطرت میں داخل ہوتی ہے ایک فرقہ وہ ہے جو حق کو باطل کے ساتھ ملا دیتا ہے اور پھر اپنے تئیں سچا ثابت کرنے کے لئے حق کو چھپا دیتا ہے۔ نیکی کا مال بیج کی مانند ہے کہ تخم اچھا ہو۔ پر زمین اچھی نہ ہو۔ زمین اچھی ہو تو آبپاشی نہ ہو۔ آبپاشی ہو تو حفاظت نہ ہو۔ پس خوش قسمت انسان کو نیک ماں باپ نیک ہمنشین عمدہ تربیت ونگرانی حاصل ہوتی ہے

اقیموا الصلوٰۃ۔ نماز کو قائم کرو۔ بعض کام روز مرہ کی عادت بن جاتے ہیں۔ پھر اون کا لطف نہیں رہتا۔ دیکھا گیا۔ کہ زبان سے اللھم صل علیٰ ہورہا ہے مگر قلب کی توجہ کام کی طرف ہے۔

پس نماز کو سنوار کر پڑھو۔ اور جو معاہدہ نماز میں کرتے ہو۔ عملی زندگی میں اس کا اثر دکھاؤ زبان سے کہتے ہو۔ ایاک نعبد۔ ہم تیرے فرمانبردار ہیں مگر کیا فرمانبرداری پر ثابت قدم ہو۔ پھر واعظوں کو ڈانٹا ہے۔ کہ تم دوسروں کو نیکی کی نسبت کہتے ہو اور اپنے تئیں بھلاتے ہو۔ پس تم دونوں سنانے والے اور سننے والے ثابت قدمی سے کام لو اور دعا کرو۔ نماز پڑھو۔ کہ یہ دونوں کام خاشعین پر گراں نہیں۔ جب مذکر ومونث دونوں جمع ہوں۔ تو عربی قواعد کے لحاظ سے ضمیر مونث کی طرف جاتا ہے انگریزی میں بھی مرد وعورت میں سے عورت کو پہلے مخاطب کرتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے کا یقین ہو۔ وہی حقیقی خشوع کرسکتے ہیں۔

خط وکتابت } جو صاحب خط لکھیں۔ وہ اپنا نمبر خریداری ساتھ ضرور تحریر کریں ورنہ تعمیل میں بڑی مشکل ہوتی ہے اور بعض دفعہ خطوط کی تعمیل نہیں ہوسکتی۔

اور نیز جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

کلام امیر المومنین

ایک خط اور اوس کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وارث اخلاق احمدی اقدس

اسرار سرمدی جناب حضرت خلیفۃ المسیح صاحب مدظلہ۔
آداب نیاز مسنونہ کے بعد گذارش حال یہ ہے۔ کہ موضع ... کی قضا میرا بھائی کیا کرتا تھا اب عرصہ ایک سال کا ہوا۔ کہ میرا بھائی بقضاء الٰہی فوت ہو گیا۔ اب گاؤں کے لوگوں نے مجھے واسطے قضا کے مقرر کر لیا۔ کہ نکاح جنازہ تم ہی کرایا کرو۔ بندہ نے اس کام کو اس واسطے منظور کر لیا کہ اگر کوئی مخالف قاضی آگیا تو ہماری بات ان کو سننے نہ دیگا اب اون کے نکاح میں اور اون کی میت میں اور بروز جمعہ خطبہ میں حضرت اقدس کے مامور من اللہ ہونے کا ذکر کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے مخالف وموافق کل میرے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور تو کل بدعات موقوف کردیں۔ مگر ایک دسواں، بیسواں، چہلم یا کہیں گیارھویں کی روٹی آگے رکھ کر کچھ پڑھ کر ختم دینا پڑتا ہے۔ ہر وقت اس کے بدعت ہونے کا ذکر تو کیا جاتا ہے۔ مگر پرانی مدت کی عادت چھوڑنا مشکل ہے۔ مگر مجھے اس کام سے بہت کراہت آتی ہے۔ دل میں بہت جوش آتا ہے کہ اون کو کہا جاوے کہ اگر مجھ سے قضا کرانی ہے تو روٹی پر ختم کرانا اور یہ جو کچھ بدعات ہیں چھوڑ دو۔ تو میں قضا کرتا ہوں ورنہ تم جس کو چاہو مقرر کرلو۔ مجھ سے یہ کام نہیں ہوتا پھر سوچتا ہوں کہ کہیں یہ بات گناہ بھی نہ ہو کر تم ... آہستگی اون کو سمجھانا تو ماننا کرہ مان جاتے تھے۔ اب اس بات کو حضور کے حکم پر چھوڑتا ہوں جس طرح حضور حکم فرما دیں گے اوسی طرح عمل میں لاؤنگا اور بندہ کو کچھ پیدا ... کا خیال نہیں کیونکہ نفضل ... بڑے زمین من دانے ہوتے ہیں۔ اللہ ... روزی دینے والا ہے فقط حضور کے حکم آنے تک یہ کام کرتا ہوں پھر جیسا حکم ہو عمل میں لاؤں گا۔

دوسرے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تہجد کے نفل پڑھ کر سو جایا کرتے تھے۔ پھر اوٹھ کر نفل پڑھا کرتے تھے جب میں اپنی حالت دیکھتا ہوں۔ کہ سردی کے موسم میں فرض نماز کو صبح کیوقت وضو کرنا مشکل پڑتا ہے آپ کئی کئی دفعہ اوٹھ کر وضو کیا کرتے تھے یا تیمم کیا کرتے تھے مجھے نفلوں کو وضو کرنا بہت ہی مشکل ہے اگر حکم ہو تو تیمم کر لیا کروں۔ فرض نماز کو وضو کیا جاوے۔ اگر یہ بات درست ہو تو اس طرح کر لیا کروں یا نہ کیا کروں۔ مفصل حکم تحریر فرما دیں۔

اس خط کے جواب میں حضرت امیر المومنین نے رقم فرمایا۔ "سب سے مقدم ہے۔ کہ آپ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھا دیں۔ کہ مسلمان ہو جاویں۔ پھر نماز کی تعلیم دو۔ پھر زکوۃ کی۔ پھر روزہ وحج کی۔ اسی طرح آہستہ آہستہ سکھانے کا حکم ہے۔ آپ ضرور قضا کریں۔

سردی اور بڑھاپا۔ پھر تہجد میں آپ تیمم کر لیا کریں بہت کو ثواب پہنچتا ہے۔ باقی غلطیاں تدریج نکل جاوینگی۔

ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب

سلام و علیکم طبتم

حضرت اکثر کتب تفاسیر کی سیر کی ہیں اور چاہا کہ قصۂ آدم علیہ السلام کو مفسرین کے اقوال سے باہمی نقائش کو دور کر کے خوبی وحقیقت کو دل نشین کروں۔ مگر سادہ لوح مفسرین صاحبان اپنی اپنی تفاسیر میں وہ وہ قصص رطب ویابس بھر دئے ہیں۔ کہ جن کی سیر کے بعد ایک ذی ہوش آدمی اچھا خاصہ خبط الحواس ہو کر معترضان کے جواب میں لاٹھی اور گندے فتوؤں سے اسلام کو اسلام قبول کروانا چاہتا ہے۔

اور یہ ساری تاریکیاں الہامی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے ہوئیں۔ اس لئے آپ کی خدمت میں عریضہ ہذا پیش کر کے ملتجی ہوں کہ برائے خدا ورسول وبحق میرے مولا و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ نکات میری خاطر نشان فرمائیں۔

سوال نمبر ۱۔ احادیث صحیحہ اور آثار قویہ سے حضرۃ آدم علیہ السلام کا پیکر جسمانی خاکی تھا اور جمہور کے نزدیک جنت لطف روحانی کا مظہر ہے اور عالم سے الگ ہے پس قاعدہ یہ چاہتا ہے۔ کہ جنت میں جسم عنصری تو در کنار بلکہ جرم فلکی بھی نہ ہو۔ ایسی حجت پر حضرت عائشہ جسمی معراج سے منحرف و رنج ہوئیں۔ پہ نص قرآنی سے آدم کا معہ اپنی زوجہ کے جنت میں سکونت پذیر ہونا ثابت ہے۔

سوال نمبر ۲۔ جبکہ آدم کا جسم مٹیلا تھا اور مٹی ہی پر بنایا ہی گیا تھا۔ تو اھبطوا منہا جمیعًا سے کیا مراد ہے

سوال نمبر ۳۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن۔ اور اسی طرح انجیل متی باب ۴ میں ہے شیطان نے مسیح سے کہا کہ تو مجھے سجدہ کرے تو تجھے سب کچھ دوں۔ تب مسیح نے کہا کہ اے شیطان دور ہو۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ تو خداوند اپنے کو سجدہ کر اور اوس اکیلے کے لئے بندگی کر۔ لیکن قرآن پاک کی کیفیت ان سب سے جدا ہے۔ وہ آدم کو سجدہ جائز رکھتا ہے۔ اور اگر واسجدوا لآدم میں لام بمعنے الیٰ ہو تو اس تقدیر پر معنے یہ ہوئے۔ کہ آدم کو جہت قرار دیکر سجدہ اللہ نے اپنے ہی کو کروایا۔ تو ایسی تعلیم وساتیر ساسان پنجم کی تعلیم کے مطابق ہے دیکھو نامۂ وخشور کلکشاہ۔ پھر وہ لوگ کیوں گنہگار ہیں۔ جو آفتاب یا قبر وغیرہ کو سجدہ کرتے ہیں۔

جواب سوالات مذکورہ بالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

صید نزدیک است۔ دور انداختہ۔

۱۔ حضرت زمین پر پیدا ہوئے۔ زمین پر خلیفہ ہوئے زمین پر ہی مر گئے۔

ثبوت۔ ۱ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم
۲ ولکم فی الارض مستقر
۳ انی جاعل فی الارض خلیفہ

۲۔ اھبطوا منہا۔ ایسا ہے جیسے اھبطوا مصرًا اس میں ملک سے حکم ہوا کہ اتر جاؤ وہ ملک شمالی اونچا ہے۔
حسب الحکم آدم ہندوستان سرندیپ پہونچے

۳۔ آدم جیسے انسان کی پیدائش پر شکر الٰہی کا سجدہ کرو اسجدوا لآدم۔ سجدہ کرو آدم کے باعث۔ جنت آدم وہ تھا جس میں دجلہ فرات۔ سیحون جیحون ندیاں بہتی ہیں۔ توریت کے ابتدا میں اور صحیح مسلم کے ابتدا میں ایسا لکھا ہے۔

بد دعا نہ کرو

ایک شخص نے کمزوریوں سے تنگ آکر حضرت امیر کی خدمت میں خط لکھا اور موت کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ ہمیشہ ہر مجلس میں اکثر اوقات استغفار۔ لاحول۔ درود الحمد پڑھا کرو یہ مجرب علاج ہے آپ جب تک ملانہ کریں گے یہ کمزوری دور نہ ہوگی الا ان یشاء اللہ۔ کبھی اپنے حق میں بد دعا نہ کرو تاکید ہے اللہ تعالیٰ پر کسی کا احسان نہیں جب دعا کرو نیک کرو اگر وہ سنتا ہے۔ تو کیا بد دعا ہی سنتا ہے اور نیک دعا نہیں سنتا۔

البدر مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء

موجودہ انقلابات میں احمدیوں کا پارٹ

احمدیت کیا ہے؟ اس زمانہ میں اسلام کا سچا نمونہ اور اوسکی حقیقی شکل اور اسلام کیا ہے؟ انسانی فطرت کے مطابق عقائد اور اعمال کی سیدہی سڑک جسپر چل کر انسان اپنی ہستی کی منزل مقصود پر پہونچ سکتا ہے۔ جو لوگ دنیوی کدورتوں میں رات دن غرق رہنے کے سبب روحانی آنکھہ اگر کہو نہیں بیٹھے تو کم از کم دور بینی کی نگاہ سے محروم ہو چکے ہیں وہ اگر ایسا خیال کریں کہ یہ سلسلہ چند روزہ ہے اور تہوڑے عرصہ میں ختم ہو جائیگا۔ تو کچھہ تعجب کی بات نہیں لیکن حقیقت شناسی کی دوربین نظر انبیائے سابقین کے حالات پر جب غور کرتی ہے اور اس سلسلہ کو ان سے ساتھہ ملا کر دیکھتی ہے۔ تو وہ اس کی عظمت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ممکن ہے کہ مسیح ناصری کے حواریوں کو جس حقارت کی نگاہ سے لوگ دیکھتے تہے اور کسی کے وہم و گمان میں بہی نہ آسکتا تہا۔ کہ اس کانٹوں کا تاج پہننے والے کی عزت کا ستارہ کسی زمانہ میں اس قدر عروج پائیگا کہ بڑے بڑے سلاطین اوس کا نام سننے پر سر جھکا دینگے۔ وہ ہمارے مقدس مقتدا اور پاک امام پر نازل شدہ اس کلام الٰہی کو کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈہونڈیں گے" ایک وہم اور خیال یقین کرتے ہوں۔ مگر زمانے کا تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ یہ کلام خطا کرنیوالا کلام نہیں۔ اور ضرور ہے کہ خدا کی باتیں پوری ہو کر رہیں۔ ہمارا مسیح دنیا میں امن اور صلح کا پیغام لے کر آیا ہے نہ اوس نے تلوار کو ہاتھہ میں لیا۔ اور نہ اوس نے ہمکو حکم دیا۔ کہ ہم تلوار ہاتھہ میں لیں۔ بلکہ فروتنی اور مسکینی سے زندگی بسر کرنے کا ہم سے عہد لیا۔ اور ہم اس عہد پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحکم ہیں۔ آہنی تلوار کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ہمارے امام نے ہمیں اس امر کی بہی اجازت نہیں دی کہ ہم بعض شورہ پشت آریوں یا بدماغ بنگالیوں کی طرح زبان کی چہری کو چلائیں یا قلم کی سختی سے کام لیں ہم کو یہی حکم دیا گیا ہے اور ہمارے امام نے ایسا ہی کر کر ہم کو دکھلا دیا ہے۔ کہ ہم اپنی گورنمنٹ کے احسانات کے شکر گذار رہیں اور اس کی حکومت کے انتظام میں اوس کی حتی الوسع امداد کریں۔ غرض ہم وہ لوگ ہیں جو صرف امن و امان کا پیغام دنیا کیواسطے لائے ہیں ہماری طرف سے سب کو سلام ہے کیونکہ ہم سلامتی لیکر آئے ہیں اور سب کو سلامتی کے جہنڈے تلے جمع کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہی سلامتی کی حسن نیت ایک ایسی شے ہے۔ جو ہم کو ہمارے تمام مقاصد میں کامیاب کر کے دکہائے گی۔ کیونکہ خدا کی نگاہ انسان کے دل پر ہے نہ کہ اس کے ظاہری اقوال پر۔ پس دنیا میں جو کچھہ انقلابات کی تاریں متحرک ہو رہی ہیں ان سب کا مرکز اسی مقدس سلسلہ کے مفاد پر مشتمل ہے اس قدر بے امنی اور بے چینی کو دیکھہ کر دنیا گھبرائے اور حیران اور پریشان ہو تو ہو پر احمدی اطمینان کی نگاہ سے اپنے خدا کے عجائب کاموں کو دیکھہ رہا ہے شاہ کجکلاہ اور اوس کی پرجوش رعایا کے درمیان مطالبۂ پارلیمنٹ پر جنگ و جدال۔ ینگ ٹرکش پارٹی کا مملکت ترکی کے لئے اصلاح کے دروازوں کا کہول دینا۔ اس زمانہ کی عجیب سواری ریل کا مزار مبارک کا پابوس ہو جانا جاپان جیسی چہوٹی سی ایشیائی سلطنتوں کے ہاتہوں خرس کا بیڑا صحیح معنوں میں غرق ہو جانا۔ مصر میں شاہ برطانیہ کی امداد سے مسلمانوں کا زمانہ کی رفتار سے آگاہی حاصل کر لینا۔ یورپ کی سلطنتوں کے دیکہتے دیکہتے مولای حفیظ کا اپنے بہائی سے سلطنت چہین لینا۔ یورپین سلطنتوں کا باہم ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے تاڑنا اور جنگی سامان کے ذریعہ سے اپنی طاقت اور قوت کو بڑہاتے رہنے کی کوشش کرنا۔ ان سب امور کی تہ میں احمدی کی دور اندیش طبیعت اپنے قادر و توانا خدا کے عجائبات کو حمد و ثنا کے ساتھہ ملاحظہ کر رہی ہے۔

پس احمدی کا پارٹ اس زمانہ کی ہل چل میں کیا ہے؟ نہ تو وہ شکائتیں کرنے والوں میں سے ہے نہ اون میں سے ہے جن پر شکائت کی جاتی ہے نہ وہ سڈیشن کے مضامین لکہتا ہے نہ ایسے مضامین لکہنے والوں کا حامی ہے اور نہ ایسے مضامین نویسوں کو جہنم کی طرف جلد جانے میں پہانسی کے حکم سے امداد کرنیوالا ہے۔ نہ وہ کسی کو قتل کرتا ہے نہ قتل کیا جاتا ہے نہ وہ بمب چلاتا ہے اور نہ اُسے کسی کے بمب کا خطرہ ہے۔ نہ وہ حکومت کا خواہاں ہے اور نہ کسی کو حکومت لینے سے روک رہا ہے اور اس لحاظ سے تو بظاہر اس ساری ہل چل میں اس کا کوئی پارٹ نہیں لیکن خدا تعالیٰ کی باریک حکمتیں دراصل سب کچھہ اُسی کیواسطے تمام سامان بہتری کے مہیا کر رہی ہیں۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہنا چاہیئے۔ کہ آئندہ جو کچھہ زمانہ میں بہتری اور خوبی ہونے والی ہے اور جس امر میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور جس طرز پر خدا تعالیٰ کا منشا ہے کہ اس کے بندے اپنا چال چلن اختیار کریں اس طرز کو احمدیوں نے ابہی سے اختیار کر لیا ہے بیشک دنیا دار الاسباب ہے اور اوس کے تمام کام بہ آہستگی سرانجام پاتے ہیں۔ لیکن ایسے انقلاب عظیم جب کبہی دنیا میں آتے ہیں اون کا محرک روحانی ضرور کسی زبردست اور پرجوش دردمند دل کا آہ و فغاں ہوتا ہے یہ بہی اسباب حقیقی میں سے ایک سبب ہے۔ اس زمانہ میں بہی جب کہ دنیا مادیت کے ناپاک گڑہے میں گر کر بلند پروازی کے پر و بال توڑ چکی تہی۔ خدا تعالےٰ نے خلقت کی خیر خواہی کیواسطے ایک دل کو سچا جوش دیا۔ باتیں کرنی آسان ہیں اور لیکچروں کے اسٹیج پر کہڑے ہو کر خیر خواہی کا دم بہرنا کوئی مشکل امر نہیں فوری جوش کی حالت میں پہانسی تک قبول لینے کیواسطے طیار ہو جانا بہی سہل ہے۔ پر کیا کوئی دعوے کر سکتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کی جوانی اور بڑہاپا سب مخلوق الٰہی کیواسطے ابدی خوشی کے حصول کے لئے اپنے رب کے آگے گریہ زاری کرنے میں گذار دیا۔ دنیا میٹہی نیندیں سوتی ہو اور وہ آدہی رات کو بستر سے اٹہ کر کسی قادر مقتدر احاکم کے آگے ہاتہ جوڑے کہڑا ہو۔ کس کے لئے؟ کسی اپنی نفسانی خواہش کے لئے؟ نہیں بلکہ مخلوق الٰہی کی اصلاح کیواسطے۔ کونسی مخلوق۔ وہی جو اُسپر حقارت پہینکتی ہے۔ اس کے خون کی پیاسی ہو رہی ہو قومی جیبر زادہ شہروں کے درمیان جیل میں جانا تو بڑی راحت ہے پر وہ کون بہادر ہے جو تو ہین مار کہا رہا ہے اور قوم ہی کی سفارش کر رہا ہے۔ یہ مقدس وجود ہمارے درمیان احمد کا تہا۔ بہت ہی مشکل اور تنگ راہ تہی جو اوس نے اختیار کی سچ ہے کہ پل صراط تلوار کی دہار سے تیز اور باریک ہوگی۔ پر جو راہ مرزا احمد نے اختیار کی وہ تو شاید پل صراط سے بہی زیادہ تیز اور باریک تہی پر شاباش اُس مرد میدان پر کہ وہ اس پر سے گذرا۔ یہ اوسی کا رونا تہا۔ جس نے تمام جہان کو رُلا دیا ہے۔

یہ اوسی کا آہ و فغان ہے ۔ جس نے تمام کو شور و غل مین ڈالدیا ہے یہ اوسی کی پچھلی رات کی چیخین ہین جس نے سارے جہان کو چیخ و پکار مین ڈالدیا ہے ۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے ۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا مین ہوتی ہے ۔ اس کا محرک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے ۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے ۔ وہ احمدؑ ہوا ہے ۔ مبارک ہین ۔ وہ جو اوس کے پاک نمونہ کو اختیار کرین ۔ اپنی محسن گورنمنٹ کے شکرگزار رہین ۔ اور اوس کی حکومت مین اس کی امداد کرین ۔ ادب کے طریقہ کو ملحوظ رکھکر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہین اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہین اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہین ۔

اخبارات کے مضامین

جوتندرو ناتھ چودہری نے ہز آنر سر اینڈرو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال پر ریوالور سے حملہ کیا تھا اس ... تھا چلایا ۔ مگر ہز آنر کا اقبال بلند تھا وہ بچ گئے اور نوجوان نارائن صاحب بردوان نہایت جوانمردی سے ہز آنر اور حملہ آور کے درمیان حائل ہو گئے ۔ چنانچہ ملزم حوالات مین رکھا گیا اور مقدمہ ... پر چلایا گیا مہاراجہ صاحب بردوان اور کپتان کیرن وغیرہ شہادت مین پیش ہوئے ۔ ملزم مجرم قرار پایا ۔ جوتندرو ناتھ چودہری نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور وکیل ملزم عدالت کے رحم کا خواستگار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریرون کو ملزم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا ۔ ۸ دسمبر ۱۹۰۸ء کو ہز لارڈشپ نے فیصلہ سناتے ہوئے اس ... کے اس فعل قبیح پر سخت نفرت ظاہر کی ۔ لیکن اس کی جوانی پر رحم کر کے جلا وطنی کی سزا سے بچایا اور دس برس قید سخت کی سزا کا حکم دیا ۔

چودہری تو اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا ۔ لیکن اوس کا بیان صاف بتلاتا ہے ۔ کہ اوس کی اس ناجائز حرکت کے محرک اخبارون کے اشتعال انگیز مضامین ہین ۔ افسوس کہ ہندکے اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جوابدہی سے بے خبر ہین اور وہ ملک مین ایک برا بیج بو رہے ہین ۔ جس سے خوف ہے ۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی مین گرے ۔

پردہ نشین عورتین

ولایت کے بعض اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہند کی موجودہ بے چینی مین ہماری سب سے خطرناک دشمن پردہ نشین عورتین ہین ۔ یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی ۔ کہ بیچاری پردہ نشین عورتین انگریزون کی کس طرح دشمن ہوگئین ۔ دنیوی دہندون اور شور و غل سے بچنے کیواسطے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑ کر گھر کی چار دیواری مین محصور بیٹھین ۔ اب اس سے آگے وہ کہان جائین ۔ جو اس دشمنی کے الزام سے بری ہو سکین ۔

عربی تعلیم کیواسطے سرکار کی امداد

ندوۃ العلماء کے عربک کالج کے واسطے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانسو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے ۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا بھاری ثبوت ہے ۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہین ورنہ اگر وہ خود کوشش کرین ۔ تو سب سامان مہیا ہو ہی جاوین ۔

راجپوتون کی علمی معلومات کا نمونہ

راجپوت گزٹ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار مین رقمطراز ہے ۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان نوح سے ... کی آبادشدہ کہتے ہین ... ان کا مذہبی عقیدہ ہے ... عیسائیون کے عقائد تو عیسائی جانین ۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے فرمایا ۔ اگر اوس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا ہوتا تو بہتر تہا ۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھ کر یہ ... لکھنا اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب امر ہے ۔ قرآن و حدیث سے کہین ایسا ثابت نہین کہ طوفان نوح تمام جہان پر آیا تہا بلکہ وہان ایک زمین کا تذکرہ ہے ۔ جیسا کہ ان دنون حسینا باد پر واقع ہوا ۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی فیلنگ کو رنج دینے کا شوق نہین تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمین مشکور فرماوین گے ۔

سلطان المعظم کا جانشین

اخبار المؤید لکھتا ہے کہ پایہ تخت کی ینگ ٹرکش پارٹی کے بعض نوجوانون اور مصر کے نوجوان ترکون مین ایک مہینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ شاستر کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقا کے لئے سلطان کی معزولی نہایت ضروری سمجھتے ہین اور ان لوگون کا خیال ہے ۔ کہ جب تک سلطنت جاپان کے ہاتھ مین رہے گی ۔ اوس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہین ہو سکتا ۔ اخبار مذکور کا بیان ہے ۔ کہ پایہ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کردیا گیا ہے ۔ اس سے لوگون کا خیال ہے ۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشبندی کے لئے یہ تقرر عمل مین لایا گیا ہے ۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایہ تخت مین مقیم ہین اس خیال کو غلط سمجھتے ہین اور انہین دولت کے اس عمل مین کوئی خطرہ نہین معلوم ہوتا ۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بھی پایہ تخت کے ممبرون کے موافق ہین ۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہین کرتے ۔ لیکن اخبار ایجپشن نے لندن کی خبرین شائع کی ہین ۔ جن سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ پایہ تخت مین سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کر لیا گیا ہے ۔ اور ان کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہان الدین آفندی یا سلطان کے بہائی سلیمان آفندی خلیفہ مشتہر کئے جاوین گے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کے کپتان وغیرہ البانی ہین اور جو سلطان کے ساتھ نہایت ہمدردی رکھتے ہین ۔ قصر یلدز مین طلب کیا ہے ۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے ۔ کہ در پردہ بلغاریہ سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہین ۔ اخبار ایجپشن نے دوسری خبر لکھی ہے کہ انہی آدہ تارون سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ینگ ٹرکش پارٹی سلطان حال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے ۔ (المؤید)

ضروری گذارش

بخدمت جملہ خریداران گذارش ہے کہ براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کرین کیونکہ نام کی تلاش مین بڑی دقت ہوتی ہے اور جواب کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے

مراسلات

ایک اور نیک تحریک

خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے دلچسپی ہے۔ اور وہ آئے دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ لابتغاءِ مرضات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم مارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خاکسار کی تجویز متعلق ریویو فنڈ پر بھی بڑی دلچسپی اور حوصلہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی ریویو دئے ہیں یا جلسہ کے موقع پر ساتھ لانے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش سے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا ہو اور بعض نے کئی دیگر صاحبان سے ریویو ریویو بھجوانے کا وعدہ دلایا ہے۔ جزاہم اللہ خیراً۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا منشاء ہے۔ کہ اس ریویو فنڈ کو وسیع کیا جاوے تاکہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ پچیس ہزار پورا نہ ہو سکے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ بنک میں جمع رہے اور بعد ازاں کسی منفعت والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم رہے اس واسطے ریزولیوشن نمبر ۲۵ مجلس معتمدین مورخہ ۵ ار نومبر میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم از کم ریویو ۔ ۔ اور صرف ریویو تک بھی دے سکتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کرکے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔

حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مکرم بندہ مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابو سعید صاحب عرب کو بکمال عنایت و شفقت ہم دور افتادوں کی خیر و عافیت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اوس کے شکریہ کا عریضہ جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اوس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت ہے براہ کرم اپنے اخبار گہربار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعالیخدمت خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین حضرت علی نور الدین! ادام اللہ فیوضہ و برکاتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ اون ایام نمونہ حشر میں جبکہ آیۃ شریف

"یوم یفر المرء من اخیه و امه و ابیه و صاحبته و بنیه"

کا مضمون اہالیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بکمال شفقت و مرحمت کئی رجسٹر و خطوط و تار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہونچ نہ سکے اور نہ اون کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر یہ امیر المومنین کی خاص شفقت قلبی و ہمدردی آخر کار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابو سعید صاحب عرب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبرگیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی و تشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہونچایا۔ کہ اگر کسی احمدی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خانمان برباد ہو گیا ہو۔ تو اون کو اگر وہ چاہیں۔ تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم اون کی باربرداری کے ذمہ وار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی امید ہے اور یقیناً یہ خبر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عمائدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمدیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں اور اون محلوں کے تمام مکانات بیخ و بنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے مگر ایک احمدی بھی بلکہ اون کے متعلقین میں سے ایک بھی اوس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدرآباد بکمال ادب بارگاہِ خلافت میں گذارش پرداز ہے۔ کہ عالی جناب ہم مسکینوں اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسروں کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گذار اور مخلص تابعدار ہوں۔ آمین۔

مولوی ابو سعید صاحب عرب جن کی شفقت و مہر و دلعزیزی سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے تسکین و اطمینان کا باعث ہوتا تھا۔ مغتنم تھا لیکن اون کی رخصت کا خیال ہم پہ سخت ناگوارہ گذرتا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی و اراکین سلسلہ کی فکرمندی کا خیال اور نیز ایک حامل مکرم کے ذریعہ ہماری حالت کی اظہار کی تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عرب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ کہ اے خداوند کریم و رحیم اس وجود باجود کو جو تیرے پانچ لاکھ بندوں کے مجسم رحمت ہے۔ جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر و افتخار کا موجب ہے۔ اور وہ جو تیرے پاک اور سچے رسول اعلیحضرت مسیح موعود (اون پر خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں) علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے سالہا سال ساتھ صحت و تندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشو و نما دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معروضہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

اصلی ہیرا اور موتی کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سرمہ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت ہیرا قسم اول ۸؎ قسم دوم ۴؎ فی تولہ سرمہ قسم اول فی تولہ ۸؎۔ دوم ۴؎۔ سوم ۲؎۔ علاوہ ازیں کلاہ زری و لنگی و ہر قسم پشاوری بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ محمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

یہ اوسی کا آہ و فغان ہے۔ جس نے تمام کو شور و غل مین ڈالدیا ہے یہ اوسی کی پہلی رات کی چیخین ہین جس نے سارے جہان کو چیخ و پکار مین ڈالدیا ہے۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا مین ہوتی ہے۔ اس کا محرک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے۔ وہ احمدؐ ہوا ہے۔ مبارک ہین۔ وہ جو اوس کے پاک نمونہ کو اختیار کرین۔ اپنی محسن گورنمنٹ کے شکرگزار رہین۔ اور اوس کی حکومت مین اس کی امداد کرین۔ ادب کے طریقہ کو ملحوظ رکھکر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہین اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہین اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہین۔

اخبارات کے مضامین

جو تندر ونا تھ چودہری نے ہز آنر سر اینڈرو فریزر لفٹنٹ گورنر بنگال پر ریوالور سے حملہ کیا تھا اس ... نتیجہ چلایا۔ مگر ہز آنر کا اقبال بلند تھا۔ وہ بچ گئے اور نوجوان مہاراجہ صاحب بردوان نہایت جوانمردی سے ہز آنر اور حملہ آور کے درمیان حائل ہو گئے تھے چنانچہ ملزم حوالات مین رکھا گیا اور مقدمہ قانونی پر چلایا گیا مہاراجہ صاحب بردوان اور کپتان گیرن وغیرہ شہادت مین پیش ہوئے اور ملزم مجرم قرار پایا۔ جو تندر ونا تھ چودہری نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور وکیل ملزم عدالت سے رحم کا خواستگار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریرون کو ملزم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا ۵ نومبر ۱۹۰۸ء کو ہز لارڈ شپ نے فیصلہ سناتے ہوئے اس ... کے اس فعل قبیح پر سخت نفرت ظاہر کی۔ لیکن اس کی جوانی پر رحم کر کے جلاوطنی کی سزا سے بچایا اور دس برس قید سخت کی سزا کا حکم دیا۔

چودہری نے اپنے کیفر کردار کو پہونچگیا۔ لیکن اوس کا بیان صاف بتلاتا ہے۔ کہ اوس کی اس ناجائز حرکت کے محرک اخبارون کے اشتعال انگیز مضامین ہین۔ افسوس کہ ہندو اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جوابدہی سے بے خبر ہین اور وہ ملک مین ایک بُرا بیج بو رہے ہین۔ جس سے خوف ہے۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی مین گرے۔

پردہ نشین عورتین

ولایت کے بعض اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہند کی موجودہ بے چینی مین ”ہماری سب سے خطرناک دشمن پردہ نشین عورتین ہین۔“ یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی۔ کہ بیچاری پردہ نشین عورتین انگریزون کی کس طرح دشمن ہو گئین۔ دنیوی دہندون اور شور و غل سے بچنے کیواسطے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑ کر گھر کی چار دیواری مین محصور بیٹھین۔ اب اس سے آگے وہ کہان جائین۔ جو اس دشمنی کے الزام سے بری ہو سکین۔

عربی تعلیم کیواسطے سرکاری امداد

ندوۃ العلماء کے عربک کالج کے واسطے لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانسو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا بھاری ثبوت ہے۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہین ورنہ اگر وہ خود کوشش کرین۔ تو سب سامان مہیا ہو ہی جاوین۔

راجپوت کی علمی معلومات کا نمونہ

راجپوت گزٹ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کے اخبار مین رقمطراز ہے۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان نوح سے بعد کی آبادی شدہ کہتے ہین یہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔ عیسائیون کے عقائد تو عیسائی جانین۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے فرمایا۔ اگر اوس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب۔ مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا ہوتا تو بہتر تھا۔ ایڈیٹری کی کرسی پر بیٹھ کر یہ ہین لکھنا اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب ہے۔ قرآن و حدیث سے کہین ایسا ثابت نہین کہ طوفان نوح تمام جہان پر آیا تھا بلکہ وہان ایک زمین کا تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ان دنون حیدرآباد پر واقع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی فیلنگ کو رنج دینے کا شوق نہین تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمین مشکور فرماوین گے

سلطان المعظم کا جانشین

اخبار المؤید لکھتا ہے کہ پایہ تخت کی ینگ ٹرکش پارٹی کے بعض نوجوانون اور مصر کے نوجوان ترکون مین ایک مہینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سالونیکا کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقا کے لئے سلطان کی معزولی نہایت ضروری سمجھتے ہین اور ان لوگون کا خیال ہے۔ کہ جب تک سلطنت جاپان کے ہاتھ مین رہے گی۔ اوس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہین ہو سکتا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ پایہ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کر دیا گیا ہے۔ اس سے لوگون کا خیال ہے۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشبندی کے لئے یہ تقرر عمل مین لایا گیا ہے۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایہ تخت مین مقیم ہین اس خیال کو غلط سمجھتے ہین اور انہین دولت کے اس عمل مین کوئی خطرہ نہین معلوم ہوتا۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بھی پایۂ تخت کے ممبرون کے موافق ہین۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہین کرتے۔ لیکن اخبار ایجپشمن نے لندن کی خبرین شائع کی ہین۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پایۂ تخت مین سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کر لیا گیا ہے۔ اور اون کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہان الدین آفندی یا سلطان کے بھائی سلیمان آفندی خلیفہ مشتہر کئے جاوین گے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کے کپتان وغیرہ البانی ہین اور جو سلطان کے ساتھ نہایت ہمدردی رکھتے ہین۔ قصر یلدز مین طلب کیا ہے۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ در پردہ بلغاریہ سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہین۔ اخبار ایجپشن نے دوسری خبر لکھی ہے کہ ازمیر آدہ تارون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ینگ ٹرکش پارٹی سلطان حال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے۔ (المؤید)

ضروری گذارش

بخدمت جملہ خریداران گذارش ہو کہ براہ مہربانی خطوکتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریدار ضرور دیا کرین کیونکہ نام کی تلاش مین بڑی دقت ہوتی ہو اور جواب کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے

مراسلات

ایک اور نیک تحریک

خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانت سے دلچسپی ہے۔ اور وہ ہر دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ لابتغاء مرضات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم مارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خاکسار کی تجویز متعلق عہ فنڈ پر بھی بڑی دلچسپی اور حوصلہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی عہ دئے ہیں یا جلسہ کے موقع پر ساتھ لانے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش کے ساتھ دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا ہے اور بعض نے کئی دیگر صاحبان سے عہ عہ بھجوانے کا وعدہ دلایا ہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا منشاء ہے۔ کہ اس عہ فنڈ کو وسیع کیا جاوے تا کہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ پچیس ہزار پورا نہ ہو لے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ بنک میں جمع رہے اور بعد ازاں کسی منفعت والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم رہے اس واسطے ریزولیوشن نمبر ۲ مجلس معتمدین مورخہ ۵ از نومبر میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے ماتحت احباب کم از کم عہ عہ اور صد روپیہ تک بھی دے سکتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی وسعت کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرماویں۔

حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مکرم بندہ مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابوسعید صاحب عرب کو بکمال عنایت و شفقت ہم دور افتادوں کی خیر و عافیت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اوس کے شکریہ کا عریضہ جو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اوس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت ہے براہ کرم اسے اپنے اخبار گہربار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعالی خدمت خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین حضرت علی نور الدین! ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ ان ایام نمونہ حشر میں جبکہ آیۃ شریف

"یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ"

کا مضمون اہلیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بکمال شفقت و مرحمت کئی رجسٹر و خطوط و تار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہونچ نہ سکے اور نہ ان کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر امیر المومنین کی خاص شفقت قلبی و ہمدردی آخر کار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابوسعید صاحب عرب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبرگیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی و تشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہونچایا۔ کہ اگر کسی احمدی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خاندان برباد ہو گیا ہو۔ تو ان کو اگر وہ چاہیں۔ تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم ان کی باربرداری کے ذمہ دار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی امید ہے اور رہیگی مگر یہ خبر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عمائدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمدیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں اور ان محلوں کے تمام مکانات بیخ و بنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے مگر ایک احمدی بھی بلکہ ان کے متعلقین میں سے ایک بھی اس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدرآباد بکمال ادب بارگاہ خلافت میں گذارش پرداز ہے۔ کہ عالی جناب ہم بیکسوں اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسروں کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گذار اور مخلص تابعدار ہوں۔ آمین۔

مولوی ابوسعید صاحب عرب جن کی شفقت و ہر دلعزیزی سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے تسکین و اطمینان کا باعث ہوتا تھا۔ مغتنم تھا لیکن اون کی رخصت کا خیال ہم پر سخت ناگوار گذرتا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی و اراکین سلسلہ کی فکرمندی کا خیال اور نیز ایک عامل مکرم کے ذریعہ ہماری حالت کی اظہار تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عرب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے عریضہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔ کہ اے خداوند کریم و رحیم اس وجود باجود کو جو تیرے پانچ لاکھ بندوں کے مجسم رحمت ہے جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر و افتخار کا موجب ہے، اور وہ جو تیرے پاک اور سچے رسول اعلیحضرت مسیح موعود (اون پر خدا کی کروڑوں رحمتیں ہوں) علیہ الصلوۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے سالہا سال ساتھ صحت و تندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشو و نما دے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معروضہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

حضرت امیر المومنین مولوی نور الدین صاحب کے روزانہ فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ القمر

رکوع اوّل

ربط اس سے پہلی سورہ مین نبوت کا ذکر فرمایا گیا ہے فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ عمر بھر تمہارے درمیان رہا۔ صاحبکم۔ تمہارا ہی صاحب ہے۔ تم اوس کے حال سے بخوبی آگاہ ہو۔ کوئی اجنبی شخص نہین ہے۔ پہر فرمایا۔ یاد رکہو۔ کہ اوس کی کمان اللہ تعالیٰ کی کمان کے ساتھ وابستہ ہے اس کی دوستی۔ عداوت تمام سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے اوس کی دشمنی سے تم پر عذاب وارد ہوگا۔ اور اب اقتربت الساعۃ۔ اس عذاب کا وقت آگیا ہے۔ کہ تم ہلاک ہو۔ اور پہر تمام عرب اسلام سے پہر جاوے۔ اور اس کی دلیل یا علامت کیا ہے۔ شق القمر ہمارے امام علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب مین شق القمر پر بحث کی ہے ہمارے دوستون کو جو پڑھ سکتے ہین۔ چاہیئے کہ اس کو ضرور پڑھین۔

شق القمر کو بعض لوگ تو خلاف قانون قدرت کہتے ہین بعض کہتے ہین اگر ہوتا۔ تو تمام دنیا کے مورخین لکھتے۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ واقع اگر ہوا کرتا۔ تو نظام شمسی مین بڑا تغیر واقع ہو جاتا۔ مین تم کو مختصر رنگ مین یہان سناتا ہون۔ کہ اس زمانہ مین سائنس نے ثابت کیا ہے۔ کہ چاند کے بعض ٹکڑے زمین پر گرے ہین اور وہ عجائب خانون مین رکہے ہوئے ہین۔ پس ممکن ہے کہ انہین مین سے ایک ٹکڑا گرا ہو۔ اس سے بہی شق ثابت ہوتا ہے۔ اس کو نیچر کے خلاف کہنا غلطی ہے۔ پھر دوربینون کے ذریعہ سے چاند مین شق دیکھے بہی گئے ہین۔ پھر یہ بہی سوچنا چاہیئے۔ کہ یہ رات کا واقع ہے۔ کسی کی عادت ہے کہ رات کے وقت ٹکٹکی باندھ کر چاند کو دیکھتا رہے۔ اگر اس وقت کسی نے اتفاقاً دیکھا بہی تو پہلی نگاہ مین تو اپنی آنکھ کی ہی خطا سمجھا۔ پھر آنکھین مل کر جو نگاہ کی۔ تو اوس کو ثابت پایا۔ ایک یہ بات بہی ہے۔ کہ عرب کا نشان بہی چاند ہی تہا۔ ایرانیون اور ہندیون کا نشان سورج ہے۔ اب بہی ترک کی جھنڈے پر ہلال ہوتا ہے۔ سوموار کا نام چاند پر ہی ہے۔ سوم چاند کو کہتے ہین۔ حضرت نوح کی اولاد مین ایک قوم سام تہی۔ جس کی وجہ سے عربی لوگ سامی کہلاتے ہین۔ چاند عرب کا ایسا عجیب نشان ہے۔ کہ حضرت ام المومنین صفیہ کو ایک دفعہ رویا ہوا تہا۔ کہ چاند اون کی گود مین ہے۔ جب اونہون نے اپنے باپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ تو اوس نے ایک تھپڑ مار کر کہا۔ کیا تو چاہتی ہے۔ کہ عرب کے کسی امیر سے تیری شادی کی جاوے۔ جو ایسی خواہین سناتی ہے۔ عرب والون سے کبہی ثابت نہین کہ اونھون نے مذہب کی خاطر جنگ کی ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مذہبی تفرقہ پیدا ہوا۔ اس صورت مین قمر سے مراد قمر والے ہین۔ یہ تفرقہ ہمیشہ کیواسطے تو نہین ہے۔ صرف چندروزہ ہے۔ پہر تو صلح ہو جائیگی۔ شق قمر مین عرب کے تفرقہ کی طرف اشارہ ہے۔ زیادہ تفصیل کیواسطے حضرت امام کا مضمون پڑہنا چاہیئے۔ (چونکہ حضرت امیر المومنین نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ سب اس تحریر کو پڑھ لین۔ اس واسطے ہم اس مین سے کچہ بطور اقتباس اس جگہ نقل کر دیتے ہین۔ ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ماسٹر صاحب نے جو معجزہ شق القمر پر اعتراض کیا ہے۔ کہ شق قمر ہونا خلاف عقل ہے اور دوسرے یہ کہ آستین مین سے چاند کا دو ٹکڑے ہو کر نکل جانا صریح عقل کے برخلاف ہے اس کے جواب مین واضح ہو۔ کہ یہ اعتراض کہ کیونکر چاند دو ٹکڑے ہو کر آستین مین سے نکل گیا تہا۔ یہ سراسر بے بنیاد و باطل ہے کیونکہ ہم لوگون کا ہرگز یہ اعتقاد نہین ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آستین مین سے نکلا تہا۔ اور نہ یہ ذکر قرآن شریف مین یا حدیث صحیح مین ہے۔ اور اگر کسی جگہ قرآن یا حدیث مین ایسا ذکر آیا ہے تو وہ پیش کرنا چاہیئے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ جیسے کوئی آریہ صاحبون پر یہ اعتراض کرے۔ کہ آپ کے یہان لکھا ہے۔ کہ مہادیو جی کی لٹون سے گنگا نکلی ہے۔ پس جس اعتراض کی ہمارے قرآن یا حدیث مین کچہ بہی اصلیت نہین اوس سے اگر کچہ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ ماسٹر صاحب کو اصول اور کتب معتبرہ اسلام سے کچہ بہی واقفیت نہین۔ بہلا اگر یہ اعتراض ماسٹر صاحب کا کسی اصل صحیح پر مبنی ہے۔ تو لازم ہے کہ ماسٹر صاحب اسی جلسہ مین وہ آیت قرآن شریف پیش کرین۔ جس مین ایسا مضمون درج ہے یا اگر آیت قرآن نہ ہو تو کوئی حدیث صحیح ہی پیش کرین۔ جسمین ایسا کچہ بیان کیا گیا ہو اور اگر بیان نہ کر سکین۔ تو ماسٹر صاحب کو ایسا اعتراض کرنے سے نادم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ منصب بحث ایسے شخص کے لئے زیبا ہے۔ جو فریق ثانی کے مذہب سے کچہ واقفیت رکھتا ہو باقی رہا یہ سوال کہ شق قمر ماسٹر صاحب کے زعم مین خلاف عقل ہے۔ جس سے انتظام ملکی مین خلل پڑتا ہے۔ یہ [illegible]ب کا خیال سراسر قلت تدبر سے ناشی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جل شانہ جو [illegible]ت نمائی کے طور پر کرتا ہے وہ کام سراسر قدرت کاملہ کی ہی وجہ سے

سے ہوتا ہے نہ قدرت ناقصہ کی وجہ سے۔ یعنے جس ذات قادر مطلق کو یہ اختیار اور قدرت حاصل ہے کہ چاند کو دو ٹکڑہ کر سکے۔ اوس کو یہ بہی تو قدرۃ حاصل ہے کہ ایسے پُر حکمت طور سے یہ فعل ظہور مین لاوے کہ اس کے انتظام مین بہی کوئی خلل عائد نہ ہو اسیوجہ سے تو وہ سرب شکتی مان اور قادر مطلق کہلاتا ہے اور اگر وہ قادر مطلق نہ ہوتا تو اوس کا دنیا مین کوئی کام نہ چل سکتا۔ ہان یہ شناخت عقلی آریون سے اکثر عقائد مین جابجا پائی جاتی ہے۔ جس سے ایک طرف تو اون کے اعتقادات سراسر خلاف عقل معلوم ہوتے ہین اور دوسری طرف خلافِ قدرت و عظمت الٰہی ہی جیسے روحون اور اجزاء صغار عالم کا غیر مخلوق اور قدیم اور انادی ہونا اصول آریہ سماج کا ہے اور یہ اصول صریح خلافِ عقل ہے اگر ایسا ہو تو پرمیشر کی طرح ہر ایک چیز واجب الوجود ٹھہر جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود پر کوئی دلیل قائم نہین رہتی۔ بلکہ کاروبار دین کا سب کا سب ابتر اور خلل پذیر ہو جاتا ہے کیونکہ اگر ہم سب کے سب خدا تعالیٰ کی طرح غیر مخلوق اور انادی ہی ہین۔ تو پہر خدا تعالیٰ کا ہم پر کونسا حق ہے اور کیون وہ ہم سے اپنی عبادت اور پرستش اور شکر گذاری چاہتا ہے اور کیون گناہ کرنے سے ہم کو سزا دینے کو طیار ہوتا ہے جس حالتین ہماری روحانی بینائی اور روحانی تمام قوتین خود بخود قدیم سے ہین۔ تو پہر ہم کو فانی قوتون کے پیدا ہونے کے لئے کیون پرمیشر کی حاجت ٹھہری۔ غرض خلاف عقل بات اگر تلاش کرنی ہو تو اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہین۔ جو خدا تعالیٰ کو ادل اپنا خدا کہکر پہر اوس کو خدائی کے کامون سے الگ رکھا جاوے۔ لیکن جو کام خدا تعالیٰ کا صرف قدرت سے متعلق ہے اس پر وہ شخص اعتراض کر سکتا ہے کہ اول خدا تعالیٰ کی تمام قدرتون پر اوس نے احاطہ کر لیا ہو اور اس جگہ یہ بہی واضح رہے۔ کہ مسئلہ شق القمر ایک تاریخی واقعہ ہے۔ جو قرآن شریف مین درج ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے۔ جو آئت آئت اسکی بروقت نزول ہزارون مسلمانون اور منکرون کو سنائی جاتی تہی اور اوسی کی تبلیغ ہوتی تہی اور صدہا اوس کے حافظ تہے مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز مین اس کو پڑہتے تہے۔ پس جس حالتین صریح قرآن شریف مین وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافرون نے یہ نشان دیکہا تو کہا کہ جادو ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا و یقولوا سحر مستمر۔ تو اس صورت مین اوس وقت کے منکرین پر لازم تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپنے کب اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اوس کو ہم نے دیکہا۔ لیکن جس حالتین بعد مشہور اور شائع ہونے اس آئت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے دم بہی نہ مارا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ انہون نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکہا تہا۔ تب ہی تو اون کو چون و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہی۔ غرض یہ بات بہت صاف اور ایک راست طبع محقق کے لئے بہت زیادہ مند ہے

کہ قرآن شریف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جہوٹا معجزہ بحوالہ اپنے مخالفون کی گواہی کے لکھ نہین سکتے تہے اور اگر کچھ جہوٹ لکھتے تو اون کے مخالف ہمعصر اور ہم شہر اس زمانہ کے اوسے کب پیش جانے دیتے۔ علاوہ اس کے سوچنا چاہیئے کہ وہ مسلمان لوگ جنکو یہ آئت سنائی گئی اور سنائی جاتی تہی وہ بہی تو ہزارون آدمی تہے اور ہر ایک شخص اپنے دل سے یہ محکم گواہی پاتا ہے کہ اگر کسی پیر یا مرشد یا پیغمبر سے کوئی امر محض دروغ اور افتراء ظہور مین آوے۔ تو سارا اعتقاد ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا شخص ہر ایک شخص کی نظر مین برا معلوم ہونے لگتا ہے اسصورت مین صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر یہ معجزہ ظہور مین نہین آیا تہا۔ اور افترا محض تہا تو چاہیئے تہا کہ ہزارہا مسلمان جو آنحضرت پر ایمان لاتے تہے ایسے کذب صریح کو دیکہ کر یک لخت سارے کے سارے مرتد ہو جاتے۔ لیکن ظاہر ہے کہ ان باتون مین سے کوئی بات بہی ظہور مین نہ آئی۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ معجزہ شق القمر ضرور وقوع مین آیا تہا۔ ہر ایک منصف اپنے دل مین سوچ کر دیکہے کہ کیا تاریخی طور پر یہ ثبوت کافی نہین ہے۔ کہ معجزہ شق القمر اسی زمانہ مین بحوالہ شہادت مخالفین قرآن شریف مین لکہا گیا اور شائع کیا گیا اور پہر سب مخالف اس مضمون کو سُن کر چپ رہے۔ کسی نے تحریر یا تقریر سے اس کا رد نہ کیا اور ہزارون مسلمان اوس زمانہ کی رویت کی گواہی دیتے رہے اور یہ بات ہم مکرر لکھنا چاہتے ہین کہ قدرت الٰہی پر اعتراض کرنا خود ایک وجہ سے انکار خدا تعالیٰ سے ہے۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ کی قدرت مطلقہ کو نہ مانا جائے۔ اور حسب اصول تناسخ آریہ صاحبان یہ اعتقاد رکہا جاوے کہ جب تک زید نہ مرے بکر ہرگز پیدا نہین ہو سکتا اس صورت مین تمام خدائی اوس کی باطل ہو جاتی ہے۔ بلکہ اعتقاد صحیح اور حق یہی ہے۔ کہ پرمیشر کو سرب شکتیمان اور قادر مطلق تسلیم کیا جائے اور اپنے ناقص ذہن اور ناتمام تجربہ کو قدرت کے بے انتہا اسرار کا محک امتحان نہ بنایا جاوے۔ ورنہ ہمہ دانی کے دعوے پر اس قدر اعتراض وارد ہونگے اور ایسی خجالتین اُٹہانی پڑینگی کہ جن کا کچھ ٹہکانا نہین۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ جو بات اپنی عقل سے بلند تر دیکہتا ہے اوس کو خلاف عقل سمجھ لیتا ہے حالانکہ بلند تر از عقل ہونا شئے دیگر ہے اور خلافِ عقل ہونا شئے دیگر۔ بہلا مین ماسٹر صاحب سے پوچہتا ہون۔ کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر تہا یا نہین کہ جسقدر اب جرم قمری مشہود و محسوس ہے اس آدہے سے بہی کام لے سکتا ہو۔ اور اگر قادر نہین۔ تو اس پر عقلی دلیل جو عند العقل تسلیم ہو سکے کونسی ہے اور کس کتاب مین لکہی ہے۔ تو جس حالتین معجزہ شق القمر مین یہ بات ماخوذ ہے کہ ایک ٹکڑا اپنی حالت معہودہ پر رہا اور ایک اوس سے الگ ہو گیا۔ وہ بہی ایک یا آدہ منٹ یا اس سے بہی کم۔ تو اس مین کونسا استبعاد عقلی ہے اور بفرض محال اگر استبعاد عقلی بہی ہو تو ہم کہتے ہین کہ عقل ناقص انسان کی ہر ایک کام ربانی تک کب پہونچ سکتی ہے۔ بہلا آپ ہی تبلا دین۔ کہ یہ مسئلہ جو آپکے اصول کے رُو سے ستیارتھ پرکاش مین پنڈت دیانند صاحب نے لکہا ہے کہ رُوح انسانی اوس کی طرح کسی گہاس پات وغیرہ پر گرتی ہے پہر اس کو کوئی عورت کہا لیتی ہو اوس سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ کس قدر عقل کے برخلاف اور تمام اطبا اور فلاسفہ کی تحقیق کے مخالف ہے کیونکہ ظاہر ہے۔ کہ بچہ صرف عورت ہی کی منی سے پیدا نہین ہوتا بلکہ عورت

اور مرد دونوں کی منی سے پیدا ہوتا ہے اور اوس کے اخلاق روحانی بھی صرف ماں سے مشابہت نہین رکھتے بلکہ ماں اور باپ دونوں سے مشابہت رکھتے ہین۔ تو پھر یہ اعتقاد کس قدر نامعقول اور خلاف عقل ہے۔ کہ گویا ایک عورت کی غذا مین ہی وہ روح مخلوط ہو کر کھائی جاتی ہے اور مرد اوس سے محروم رہ جاتا ہے۔ پھر سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا روح کوئی جسم کی قسم ہے کہ جسم سے مخلوط ہو جاتی ہے دیکھو کس قدر یہ اصول بعید از عقل ہے۔ ماسوا اس کے زمین کے نیچے سے ہزارون جانور زندہ نکلتے ہین اور بہت سی چیزون مین سینکڑون برسون کے بعد کیڑے پڑ جاتے ہین ان چیزون مین کہان سے اور کس راہ سے روح آجاتی ہے۔ غرض اگر آپ دعویٰ نہ کرتے۔ کہ جو امر بظاہر برتر از عقل معلوم ہو وہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے بعید ہے۔ تو کچھ ضرور نہ تھا کہ آپ پر اعتراض کرتے لیکن اب تو ماسٹر صاحب آپ پر فرض ہو گیا کہ اول اپنے گھر کی باتون کو (جو صریح خلاف عقل معلوم ہوتی ہین) عقل کے رو سے ثابت کر لین۔ پھر کسی دوسرے پر اعتراض کرین۔ بھلا جس حالتین آپکے نزدیک روح بھی ایک باریک جسم ہے۔ جو اوس یعنے شبنم کی طرح ہو کر آسمان سے گرتی ہے۔ تو آپ پر یہ بھی سوال وارد ہو گا کہ انڈے مین جب بچہ مر جاتا ہے۔ تو وہ کس راہ سے نکل جاتی ہے۔ اور پھر جب اُس لاش یا میت مین اندر ہی اندر کیڑے پڑ جاتے ہین۔ تو وہ کس راستہ سے آتے ہین۔ پانی کے کیڑے اور ہوا کے کیڑے اور پھلون کے کیڑے کس اوس سے پیدا ہوتے ہین ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات لہذا کہ یہ امر خلاف عقل ہے۔ اوس شخص کے لئے حق پہونچتا ہے کہ جس نے اول اپنے گھر کی صفائی کر لی ہو۔ لیکن درحقیقت عقائد اسلام مین تو ایک بات بھی خلاف عقل پائی نہین جاتی۔ ہان بعض امور دقیقہ برتر از عقول ناقصہ ہین۔ جو کمال معرفت کی حالت مین منکشف ہو جاتے ہین۔ مگر آپکے مذہب مین تو ہزارون باتین خلاف عقل اور خلاف شان الوہیت پائی جاتی ہین۔ تو پھر آپ دوسرون پر کیون کر اعتراض کر سکتے ہین۔ پس اسی قدر کافی ہے۔

بے شک اس قدر حصہ آپکے سوال کا تو بہت صحیح اور درست ہے۔ کہ خلاف قانون قدرت ازلی و ابدی کوئی بات ظہور مین نہین آتی۔ لیکن ساتھ اس کے یہ دعویٰ آپکا کہ اوس قانون ازلی و ابدی پر انسانی عقل نے احاطہ تام کر لیا ہے اور پھر اس خیال باطل کے رو سے شق القمر پر اعتراض کرنا یہ بالکل غلط اور سراسر سمجھ کا پھیر ہے۔ عقلمندی یہ ہے کہ قانون قدرت جو ہنوز انسانی دفترون مین نیز کمل ہے اوس کو ہمیشہ عجائبات جدید الظہور کا تابع رکھنا چاہیئے نہ یہ کہ جو عجائبات خواص عالم سنے نئے کھلتے جائین اون کو باوجود ثبوت کے اس وجہ سے رد کر دین۔ کہ جو کچھ آج تک ہمین معلوم ہے یہ اوس سے زائد امر ہے اس سے زیادہ تر کونسی فضول گوئی اور بے سمجھی ہو گی کہ اپنے چند روزہ اور محدود اور مشتبہ تجربہ کو خدا تعالیٰ کا مکمل قانون قدرت خیال کر بیٹھین اور پھر آئندہ جو اسرار کھلتے جاوین اون کو اس بناء پر خلاف قانون قدرت سمجھین۔ کہ وہ ہمارے معلومات سابقہ سے زیادہ ہین۔ مجھے یقین ہے کہ آپنے اس رسالہ کے مقدمہ مذکورہ بالا کو پڑھ کر سمجھ لیا ہو گا۔ کہ قانون قدرت کیا چیز ہے اور کس حالت پر

کسی امر کو کہہ سکتے ہین کہ یہ خلاف قانون قدرت ہے اگر آپنے اب تک اس مقدمہ کو غور کر کے نہین دیکھا تو مین آپ کو توجہ دلاتا ہون کہ آپ غور سے اوس مفید مقام کو پڑھین کیونکہ اون علمی نکات کے جانے بغیر آپ قانون قدرت کی حقیقت نہین سمجھ سکتے۔

اور یہ سوال کہ شق القمر سے انتظام عالم مین فتور واقعہ ہو جاتا ہے۔ اسکے جواب مین اگر کسی کی خود اپنی ہی عقل مین فتور نہ ہو تو سمجھ سکتا ہے کہ کسی چیز کے ایک نئے خاصہ کا ظہور مین آنا اوس کے پہلے خاصہ کے ابطال کے لئے ایک لازمی امر نہیں ہے۔ سو اسی قاعدہ کی رو سے دانشمند لوگ جو خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتون سے ہمیشہ ہیبت زدہ رہتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ حکیم مطلق جس کی حکمتون کا انتہا نہین اوس کی طرف سے قمر و شمس مین ایسی خاصیت مخفی ہونا ممکن ہے کہ باوجود انشقاق کے اون کے فعل مین فرق نہ آوے اسی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ نزدیک آگئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اس آئتہ کا مطلب یہ ہے کہ روز اول سے حکیم مطلق نے ایک خاصہ مخفی چاند مین رکھا ہوا تھا۔ کہ ایک ساعت مقررہ پر اوس کا انشاق ہو گا اور یہ ظاہر ہے کہ نجوم اور شمس اور قمر کے خواص کا ظہور ساعات مقررہ سے وابستہ ہے اور ساعات کو حدوث عجائبات سماوی و ارضی مین بہت کچھ دخل ہے اور حقیقت مین قوانین قدرتیہ کا شیرازہ انہین ساعات سے باندھا گیا ہے۔ سو کیا عمدہ اور پر حکمت اور فلسفیانہ اشارہ ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ نے آئت مندرجہ بالا مین فرمایا۔ کہ چاند کے پھٹنے کی جو ساعت مقرر اور مقدر تھی وہ نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس آئت کے آگے ہی فرماتا ہے۔ وکذبوا واتبعوا اھوائھم وکل امر مستقر۔ یعنے کفار نے تو چاند پھٹنے کو سحر پر حمل کیا اور تکذیب کی مگر یہ سحر نہین ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے اون امور یعنے قوانین قدرتیہ مین سے ہے جو اپنے اپنے وقتون مین قرار پکڑنے والے ہین اور عقلمند انسان اس نشان قدرت سے کیون تعجب کرتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے کارخانہ قدرت مین یہی ایک بات بالاتر از عقل ہو جو حکیمون اور فلسفیون کی سمجھ مین نہین آتی اور باقی تمام اسرار قدرت اونہون نے سمجھ لئے ہین اور کیا یہ ایک ہی عقدہ لانیحل ہے اور باقی سب عقدون کے حل کرنے سے فراغت ہو چکی ہے اور کیا اللہ تعالیٰ کے عجائب کامون مین سے یہی ایک عجیب کام ہے اور کوئی نہین بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو اس قسم کے ہزارہا عجائب کام اللہ تعالیٰ کے دنیا مین پائے جاتے ہین زمین پر سخت سخت زلازل آتے رہتے ہین اور بسا اوقات کئی میل زمین تہ و بالا ہو گئی ہے مگر پھر بھی انتظام عالم مین فتور واقع نہین ہوا۔ حالانکہ جیسے چاند کو اس انتظام مین دخل ہے۔ ویسا ہی زمین کو۔ غرض یہ ملحدانہ شکوک انہین لوگون کے دلون مین اٹھتے ہین کہ جو خدا تعالیٰ کو اپنے جیسا ایک ضعیف اور کمزور اور محدود الطاقت خیال کر لیتے ہین اگر خدا تعالیٰ پر اس قسم کے اعتراض وارد ہو سکتے ہین تو پھر کسی طور سے عقل مین پکڑ سکتی کہ یہ بڑے بڑے اجرام علوی و سفلی کیونکر اور کن ہتھیارون سے اون نے

نہ ڈالے۔

باقی رہا یہ امر کہ ممالک غیر اور اقوام غیر کی تاریخ مین ایسی بڑی بات کا ذکر (یعنی شق القمر کا ذکر) ضرور چاہیئے۔ اس کے جواب مین ہم کہتا ہون۔ کہ آپ اپنے اسی قول سے ملزم ٹھہر سکتے ہین کیونکہ جس حالت مین چاند کے دو ٹکڑہ کرنے کا دعوی زور شور سے ہو چکا تہا۔ یہان تک کہ خاص قرآن شریف مین مخالفون کو الزام دیا گیا کہ انہون نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور اعراض کر کے کہا کہ یہ پکا جادو ہے اور پہر یہ دعوی نہ صرف عرب مین بلکہ اسی زمانہ مین تمام ممالک روم و شام و مصر و فارس وغیرہ دور دراز ممالک مین پہیل گیا تہا۔ تو اس صورت مین یہ بات کچہ تعجب کا محل نہ تہا۔ کہ مختلف قومین جو مخالف اسلام تہین۔ وہ دم بخود اور خاموش رہتین۔ اور بوجہ عناد و بغض و حسد شق القمر کی گواہی دینے سے زبان بند رکہتین۔ کیونکہ منکر اور مخالف کا دل اپنے کفر اور مخالفت کی حالت مین کب چاہتا ہے۔ کہ وہ مخالف مذہب کی تائید مین کتابین لکہے یا اوس کے معجزات کی گواہی دیوے۔ ابہی تازہ واقعہ ہے۔ کہ لالہ شرپت و ملاوامل آریہ سماجیان قادیان وچند دیگر آپ کے آریہ بہائیون نے قریب ۰ ۷ کے الہامی پیشگوئیان اس عاجز کی بچشم خود پوری ہوتی دیکہین۔ جنمین پنڈت دیانند کی وفات کی خبر بہی تہی چنانچہ اب تک چند تحریری اقرار بعضون کے ہمارے پاس موجود پڑے ہین لیکن آخر قوم کے طعن و ملامت سے اور نیز اون کی اس دہمکی سے کہ ان باتون . . . . کی شہادت سے اسلام کو تائید پہونچیگی۔ اور وہ امر ثابت ہوگا۔ کہ جس مین پہر وید کی خیر نہین ڈر کر منہہ بند کر لیا اور ناراستی سے پیار کر کے راستی کی شہادت سے کنارہ کش ہو گئے۔ سو مخالف ہونے کی حالت مین اگر کوئی ادائے شہادت سے خاموش رہے تو کچہ تعجب کی بات نہین بلکہ تعجب کی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر مخالف کی طرف سے ایک دعوے کا جہوٹا ہونا کہل جائے۔ تو یہ جہوٹ کی شہادت کے لئے قلم نہ اوٹہاوین اور ورد نگو کو اوس کے گہر تک نہ پہونچادین۔ سو مین پوچہتا ہون۔ کہ اگر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عام اور علانیہ طور پر یہ دعوے مشہور کر دیا تہا کہ میرے ہاتہ سے معجزہ شق القمر وقوع مین آگیا ہے اور کفار نے اوس کو بچشم خود دیکہ بہی لیا ہے۔ مگر اوس کو جادو قرار دیا اپنے اس دعوے مین سچے نہین تہے تو پہر کیون مخالفین آن حضرت جو اوسی زمانہ مین تہے جن کو یہ خبرین گویا نقارہ کی آواز سے پہونچ چکی ہتین چپ رہے اور کیون آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا۔ کہ آپنے کب چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکہایا اور کب ہم نے اوس کو جادو کہا اور اس کے قبول سے منہہ پہیرا اور کیون اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور منہہ بند رکہا یہان تک کہ اس عالم سے گذر گئے کیا اون کی یہ خاموشی جو اون کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل برخلاف تہی اس بات کا یقین نہین دلاتے کہ کوئی ایسی سخت روک تہی جس کی وجہ سے کچہ بول نہین سکتے تہے۔ مگر بجز ظہور سچائی کے اور کونسی روک تہی یہ معجزہ مکہ مین ظہور مین آیا تہا۔ اور مسلمان ابہی کمزور اور غریب اور عاجز تہے۔ پہر تعجب پر کہ اون کے بیٹون یا پوتون نے بہی انکار مین کچہ زبان کشائی نہ کی۔ حالانکہ انہ

واجب ولازم تہا کہ اگر اتنا بڑا دعوے افترا محض تہا اور صدہا کوسون مین مشہور ہو گیا تہا۔ اس کی رد مین کتابین لکہتے اور دنیا مین شائع و مشہور کرتے اور جبکہ ان لاکہون آدمیون عیسائیون۔ یہودیون۔ مجوسیون وغیرہ مین سے رد لکہنے کی کسی کو جرأت نہوئی اور جو لوگ مسلمان تہے۔ وہ علانیہ ہزارون آدمیون کے روبرو چشمدید گواہی دیتے تہے جن کی شہادتین آج تک اس زمانہ کی کتابون مین مندرج پائی جاتی ہین۔ تو یہ صریح دلیل اس بات پر ہے۔ کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ کر چکے تہے اور رد لکہنے کے لئے کوئی بہی گنجائش باقی نہین رہی تہی اور یہی بات تہی جس نے اون کو منکرانہ شور و غوغا سے چپ رکہا تہا سو جبکہ اوسی زمانہ مین کروڑہا مخلوقات مین شق القمر کا معجزہ شیوع پاگیا۔ مگر اون لوگون نے مجدت شدہ ہو کر اوس کے مقابلہ مین دم بہی نہ مارا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القمر کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اوس کے ابطال کی کیونکہ اس بات کا جواب مخالفین اسلام کے پاس کوئی نہین کہ جس دعوی کا رد انہین ضرور لکہنا چاہئے تہا اونہون نے کیون نہین لکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی گمنام درویش یا گوشہ نشین نہین تہے تا یہ عذر پیش کیا جائے کہ ایک فقیر صلح مشرب جس نے دوسرے مذاہب پر کچہ حملہ نہین کیا چشم پوشی کے لائق تہا بلکہ آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تہے اس صورت مین مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تہے۔ ماسوا اس کے یہ بہی کچہ ضروری معلوم نہین ہوتا۔ کہ واقعہ شق القمر جو چند سکنڈ سے زیادہ نہین تہا۔ ہر ایک ملک کے لوگ اطلاع پا جاوین کیونکہ مختلف ملکون مین دن رات کا قدرتی تفاوت اور کسی جگہ مطلع ناصاف اور پر غبار ہونا اور کسی جگہ ابر ہونا ایسا ہی کئی اور ایک [illegible] عدم رویت ہو جاتے ہین اور نیز بالطبع انسان کی طبیعت اور عادت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے کہ ہر وقت آسمان کی طرف نظر لگائے رکہے بالخصوص رات کے وقت جو سونے اور آرام کرنے کا اور بعض موسمون مین اندر بیٹہنے کا ہے ایسا التزام بہت بعید ہے

پہر ان سب باتون کے بعد ہم یہ بہی لکہتے ہین کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندون کی معتبر کتابون مین بہی شہادت پائی جاتی ہے۔ مہابہارتہ کے دہرم پرب مین بیاس جی صاحب لکہتے ہین کہ اون کے زمانہ مین چاند دو ٹکڑے ہو کر پہر مل گیا اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہین لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققون کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ مہابہارتہ وغیرہ پران کچہ قدیم اور پرانے نہین ہین بلکہ بعض پرانون کی تالیف کو تو صرف آٹہ سو یا نو برس ہوا ہے اب قرین قیاس ہے کہ مہابہارتہ یا اوس کا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت تہا لکہا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندون کے اپنے بزرگون کی نسبت عادت ہے درج کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندون مین مولف تاریخ فرشتہ کیوقتین ہی بہت کچہ پہیلی ہوئی تہی کیونکہ اوس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم مین ہندون سے یہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہار کہ جو متصل دریائے چنبل صوبہ مالوہ مین واقع ہے اب اس کو شاندہ دارانگری کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹہا تہا ایکبارگی کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پہر مل گیا اور بعد تفتیش اوسپر کہل گیا کہ یہ نبی عربی کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہو گیا اس ملک کے لوگ اس کے اسلام کی وجہ بیان کرتے ہین اور اوس کے گرد و نواح کے ہندون مین یہ ایک واقعہ مشہورہ تہا جس بنا پر ایک محقق مولف نے اپنی کتاب مین لکہا بہرحال جب آریہ ورش کے راجون تک یہ خبر شہرت پا چکی اور آریہ صاحبون کے مہابہارتہ مین درج بہی ہو گئی اور پنڈت دیانند صاحب پرانون کے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجہتے ہین اور قانون قدرت کی حقیقت بہی کہل چکی تو اگر اب بہی لالہ مرلی دہر صاحب کو شق القمر مین کچہ تامل باقی ہو تو اون کی سمجہ پر ہمین بڑی بڑی افسوس رہیگا +

چین

کی بیوہ ملکہ سب سے پہلے ۱۸۶۱ء مین فغفور "ہین فنگ" کے انتقال پر چمک دمک دکھلانے لگی جبکہ معمولی درباری سازشوں سے جانشینی کے مسئلہ کا فیصلہ ۴ سالہ بچے ٹنگچی کے انتخاب پر ہُوا۔ اِس کی والدہ اور فغفور کے باپ کی منظورِ نظر کنیز بیوہ ملکہ ٹسی ہسی دونون نائب السلطنت قرار پائین اوس وقت سے اب تک چالاک و فرزانہ ملکہ ٹسی ہسی نے سلطنت کی باگ اپنے ہاتھون مین رکھی ۱۸۷۵ء مین فغفور ٹنگچی جبکہ وہ بالغ ہوکر صاحب اختیار ہونیوالا تھا۔ دفعۃً انتقال کر گیا۔ اس ناگہانی وفات پر لوگون مین طرح طرح کی افواہین اڑین۔ بعض کا خیال تھا کہ اپنی حکومت مین فرق نہ آنے دینے کے خیال سے ٹسی ہسی نے اوسے روانہ عدم کر دیا۔ ابھی یہ شکوک و شبہات یکسو نہ ہوئے تھے۔ کہ فغفور ٹنگچی کی والدہ بھی جو نیابت سلطنت مین ٹسی ہسی کی شریک تہی دفعۃً مر گئی اندرون محل سرا کی سازشون اور اون کی صحیح وجوہات کا بیوہ ملکہ نے جو اَب بلا شرکت احدے چین کی فرمانفرما تھی کوئی سُراغ نہ لگنے دیا۔ ٹسی ہسی نے ٹنگچی کی بجائے کوانگسو کو جو صرف تین سال کا بچہ تھا۔ فغفور چین منتخب کیا۔ اور خود بدستور بے غل و غش حکمران رہی ۱۸۹۸ء مین جب کوانگسو کچھ ہاتھ پاؤن نکالنے لگا اور اوس نے اصلاحات کا اعلان مشتہر کیا۔ تو ٹسی ہسی نے اُسے معزول کر کے انتظام سلطنت اپنے متعلق کر لیا اور جن اصلاحات کا فغفور نے وعدہ کیا تھا بذریعہ اعلان اون کو منسوخ کر دیا۔ لیکن فغفور کو ہلاک نہ کیا کیونکہ ایسا کرنا اسے مقتضائے وقت معلوم نہ ہُوا۔ اگرچہ فغفور کے مارے جانے کی افواہین زور شور سے اُڑتی رہین مگر یہ صحیح نہ تھین۔ فغفور جب تک زندہ رہا مسلوب الاختیار رہا۔ بوکسرون کے ہنگامے مین اس مین کچھ شک نہین کہ ٹسی ہسی مفسدون اور انقلاب پسندون سے دلی ہمدردی رکھتی تہی اور اوس نے رعایا کے نام متواتر اس مضمون کے فرامین شائع کئے تہے۔ کہ جس طرح ممکن ہو اجنبیون کو ملک سے نکال دو۔ لیکن اس شورش کے فرو ہونے کے بعد جب وہ فغفور کے ساتھ پیکن واپس آئی۔ تو طاقتون کو ان کو فرمان روا تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ کیونکہ کوئی اور مدعی تخت و تاج موجود ہی نہ تہا اگرچہ اوڑہی ملکہ ابتدا مین اصلاحات کی مخالف تہی۔ مگر آخرش اوسے رفتار زمانہ کے ساتھ رنگ بدلنا اور اصلاحات جدید کا حامی ہونا پڑا۔ چنانچہ اوس نے مدبرین چین کا ایک مشن دنیا کی پارلیمنٹون کی کیفیت در وضع قطع کا معائنہ کرنے اور اون کے قواعد و ضوابط پر غور کرنے کی غرض سے بھیجا تاکہ وہ چین مین پارلیمنٹ قائم کئے جانے کی سکیم مرتب کر کے پیش کرین۔ مزید برآن بیوہ ملکہ نے بذریعہ فرمان چین کو پارلیمنٹ عطا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اوسے وجود مین لانے کے لئے سعی موفور کر رہی تہی کہ فغفور کے مرتے ہی دوسرے روز اُسے بہی پیام اجل آگیا

ذیل

مین ٹرکی کے اون ممالک کا نقشہ درج کیا جاتا ہے جو کبھی زمانہ ٹرکی کے باجگزار تہے مگر دول یوروپ کی ڈپلومٹیک چالون اور ٹرکی کمزوری سے آہستہ آہستہ آزاد ہوتے گئے۔ نقشہ مین اون ممالک کا رقبہ۔ آبادی۔ سالانہ آمدنی اخراجات۔ فوج بحالت امن۔ بحالت جنگ۔ اخراجات ریلوے اور قرضہ درج کر دیا گیا ہے اِس نقشہ مین مبالغہ و غلط بیانی سے کام نہین لیا گیا

	بلگیریا	یونان
رقبہ مربع میل۔	۳۸۰۸۰	۲۵۰۰۰
آبادی	۴۰۳۵۰۰۰	۲۶۳۱۰۰۰
آمدنی	۵۰۸۹۰۰۰	۵۳۱۲۰۰۰
اخراجات	۵۰۸۹۰۰۰	۵۳۱۲۰۰۰
فوج بحالت امن	۵۲۰۰۰	۱۵۰۰۰
فوج بحالت جنگ	۳۵۰۰۰۰	۸۵۰۰۰
اخراجات فوج	۱۱۵۲۰۰۰	۳۷۴۰۰۰
ریلوے	میل ۱۱۲۰	میل ۸۴۵
قرض	۱۵۰۰۰۰۰	۲۸۸۷۵۰۰۰

	رومانیا	سرویا
آبادی	۵۹۰۶۰۰۰	۲۴۹۲۰۰۰
رقبہ مربع میل	۵۰۷۰۰	۱۸۷۵۰
آمدنی	۱۰۱۰۹۸۰۰۰	۳۵۲۱۴۴۰
اخراجات	۱۰۰۷۸۰۰۰	۳۵۱۷۰۰۰
فوج بحالت امن	...	۲۵۰۰۰
" " جنگ	...	۱۱۰۰۰
اخراجات فوج	...	۱۲
ریلوے	میل ۱۹۷۴	میل ۱۳۹۸
قرض	۵۷۰۰۰۰۰۰	۱۸۴۳۹۰۰۰

بحساب پونڈ (پونڈ پندرہ روپیہ کا ہوتا ہے)

وقت اَب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

(یہ پیشگوئی پوری ہوئی)

پچھلے سوموار کو جو جلسہ آگاہی چندہ کے لئے کیا گیا تہا۔ اس مین بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس طوفان سے ۲۵ تعلقے برباد اور اُجاڑ ہو گئے ہین ۲۴ ہزار مکان منہدم ہو گئے ہین ڈیڑھ بلکہ دو کروڑ روپیہ کی غیر منقولہ جائداد تباہ ہو گئی اور ایسے ہی نقد اثاثہ یعنے منقولہ جائداد کا نقصان ایک اور دو کروڑ کے درمیان بیان کیا جاتا ہے اس روز کے جلسے مین ایک لاکھ ۱۹ ہزار چندہ جمع کیا گیا تہا۔ علاوہ ازین بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تین ہزار سے زیادہ انسانی جانین بھی ہلاک ہو گئی ہین۔

اخبار عام مین کسی صاحب نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ ریاست بہاولپور نے ۵۰ ہزار ندوہ اور ۵۰ ہزار انجمن حمایت اسلام کو خزانہ عامرہ سے عطا فرمایا۔ اور پچیس ہزار زمینداران ریاست سے وصول کر کے دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ دو ہزار کی سالانہ امداد بھی دی جایا کرے گی ان اقوام کے دیتے وقت ریاست کے لوگون کی مفلوک الحالی اور ان کی ضروریات کا اندازہ کر لیا گیا ہے۔ سوال واقعی غور طلب ہے دیکھئے ارکان ریاست اس کے متعلق کیا ارشاد کرتے ہین۔

جو لوگ سلف گورنمنٹ کے دعویدار ہین اون مین سے بعض کی اخلاقی حالت کیا ہے اس کا اندازہ مفصلہ ذیل واقعات سے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سریندر ریزجی نام چوک بیڈن (کلکتہ) کے میدان مین مفسدانہ لیکچر دیتا ہُوا گرفتار ہُوا جو انارکسٹون کی کارروائیون کی تعریف کرتا اور کہتا تہا کہ اسی طرح ان سب کو بے تحاشا قتل کرنا چاہیئے۔ جو سرکار کی خوشامد اور خیر خواہی کیلئے ملکی خادمون کو قتل کرتے ہین معلوم ہوا کہ گانجہ پینے کا عادی اور چنڈو خانہ کا آوارہ چلن ہے ہم نہین سمجھتا کہ ایسے شخصون کا دوسرے اہل ملک پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگون سے گورنمنٹ جب کچھ باز پرس

حضرت مسیح موعودؑ کی عمر کے متعلق ایک غیر احمدی کی شہادت

مخدوم مکرم مفتی محمد صادق صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۸ء مجھکو بہاولپور آنے کا اتفاق ہوا اور پھر ڈیرہ مبارک میں ملک محمد دین صاحب افسر انہار کے ساتھ رہا۔ رات کو حضور علیہ السلام کا تذکرہ ہوا مولوی محمد حسین کے بہاولپور آنے کا بھی ذکر ہوا وفات مسیح موعودؑ کا ذکر شروع ہوا۔ جب ثمانین حولا کا سلسلہ چلا تو باتوں باتوں میں مل کر ملک صاحب نے یہ ذکر جو لکھا ہوا ہے مجھ سے کیا اوسی وقت میں نے کہا کہ آپ اس سچی شہادت کا اظہار کریں۔ چنانچہ ملک صاحب نے اپنے قلم سے لکھدیا رجسٹری کر کے آپ کی خدمت میں لکھتا ہوں کہ آپ شائع فرما دیں۔ خاکسار غلام محی الدین از بہاولپور

جناب من ! تسلیم۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قدس سرہ سنہ ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ آپ کی عمر کی نسبت بلحاظ پیشگوئی ثمانین حولاً او قریباً من ذٰلک او نزید علیہ۔ مختلف اخبارات میں یہ درج ہوا ہے کہ وہ اس عمر تک نہیں پہونچے۔ کہ جس سے صداقت پیشگوئی مذکورہ بالا کی ہو سکے جہاں تک مجھے یاد ہے روزانہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے حضرت کی وفات کا نوٹ لکھتے ہوئے آپ کی عمر ۶۶ سال درج کی۔ مگر میں نے اس کی تصحیح پھر اوسی اخبار میں نہیں دیکھی علاوہ الناس عموماً آپ کی عمر ۶۶ یا ۷۰ سال ظاہر کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہ پیشگوئی غلط نکلی۔

۲۔ میں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی نہ میں اون احمدیوں میں سے ہوں۔ کہ جن کی شہادت کو مبنی بر حسن عقیدت خیال کیا جاوے۔ پس میں ایک شہادت دینا چاہتا ہوں۔ جس کو ایک ایسے شخص کی شہادت سمجھنا چاہئیے۔ جو کسی جنبہ داری سے متاثر نہیں۔

میں مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا شاگرد ہوں اور جس قدر تھوڑی بہت تحصیل علم دین میں نے کی اوس کا اکثر حصہ صاحب موصوف سے پایا۔ اور مولانا صاحب موصوف کے تلمیذ عزیز ہونے کی مجھے سعادت حاصل ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں جو مباحثہ مابین مولانا صاحب موصوف اور مولانا مولوی نور الدین صاحب بمقام لاہور ہوا جو مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی اور قاضی خلیفہ حمید الدین صاحب لاہوری جلسہ عام میں متعلق وفات مسیح علیہ السلام ہوا تھا۔ اس میں کاتب روئداد جلسہ میں تھا۔ اور مجھے خود مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس کام پر مامور فرمایا تھا اس روئداد کو اونہوں نے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کیا اور ایک نوٹ اس رسالہ میں میری نسبت دیا تھا۔ جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں۔

"یہ علی گڈھ کالج میں بی اے کلاس کے طالبعلم ہیں اور ہمارے تلمیذ عزیز ہیں۔ او علہ اللہ الی یا تمناہ"

اس سے میری مراد یہ ہے کہ میں شروع سے دعوے حضرت مرزا صاحب کی نسبت مخالفانہ دلچسپی لینے والا شخص ہوں۔ لیکن بایں ہمہ میں حق کو چھپانا نہیں چاہتا۔

۳۔ سنہ ۱۸۹۱ء کے حصہ اولین میں جب حضرت مرزا صاحب دہلی تشریف لے گئے اور اپنے دعوے کے متعلق اونہوں نے مباہلہ عام علماء دہلی سے کرنا چاہا تو وہ کسی نواب صاحب کے مکان پر فروکش تھے۔ میں بھی مجلس مباہلہ کی کارروائی کو دیکھنے کے لئے علی گڈھ کالج سے رخصت لیکر آیا۔ مباہلہ تو نہ ہوا۔ کیونکہ علماء نے جہاں تک مجھے یاد ہے۔ وہ شرط پوری نہ کی جس پر حضرت مرزا صاحب اصرار فرماتے تھے یعنے کہ قبل از ابتہال آپ کا دعوے اُن لیا جاوے۔

مگر میں اس مکان پر جہاں آپ فروکش تھے قریب شام کے گیا اور آپ سے ملاقی ہوا۔ میں نے آپ سے بہت سوالات کئے اور جوابات پائے میں تنہائی میں آپ سے ملا تھا۔ میں نے اوس وقت آپ سے یہ بھی دریافت کیا کہ آپ کی عمر اب کیا ہے تو مجھ کو بخوبی یاد ہے۔ کہ آپ نے ۵۴ یا ۵۵ سال بتائی تھی۔

اس حساب سے ۱۹۰۸ء ... جناب مرزا صاحب فوت ہوئے۔ تو آ... زار پائی پس ... ثابت ہوا

۴۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ستمبر ۱۹۰۸ء میں بہاولپور تشریف لائے تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میں ۷۰ سال کا ہوں۔ اور ابھی بفضلہ تعالیٰ مضبوط ہوں۔ پھر دوسرے موقعہ پر ان ایام میں میں نے پوچھا کہ جناب مرزا صاحب آپ سے کس قدر بڑے تھے۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ میں بالکل لڑکا تھا جب وہ طب پڑھا کرتے تھے اور جوان عمر تھے۔ مجھ سے ۸ یا ۹ سال بڑے ہوں گے۔ اس تخمینہ میں جہاں ۸۔ ۹ سال بتائے گئے ہیں وہاں ۹۔ ۱۰ بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن کچھ ہو۔ مولانا صاحب کے بیان کے موافق حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی

ثمانین حولاً او قریباً من ذٰلک

کی پوری صداقت ہوتی ہے۔

ھذا ما اقول صادقاً و علیمٌ بذات الصدور

والسلام۔ خاکسار ملک محمد دین۔ افسر انہار

(ریاست بہاولپور)

یسوع کی بعض حلیم بھیڑوں کی کارستانیاں

ایک شخص نے فورتنج

کی نسبت یہ رائے ظاہر کی کہ وہ کوئی جنگی لمبان شہداء ... نہیں ہے جس سے خدا اپنے بندوں سے انتقام لیتا ہو بلکہ وہ آفتاب کی روشنی پانی کے بخارات پر پڑنے سے پیدا ہوتی ہے اس پر وہ شخص روم میں قید کر دیا گیا اور اسی حالت قید میں مر گیا مرنے کے بعد پادریوں نے اسکی لاش قبر سے نکال کر آگ میں ڈالدی اور اس کی تمام کتابیں بھی پھونک دیں۔

ایک محکمہ اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ وہ اس علم اور فلسفہ کا مقابلہ کرے جو ابن رشد کے شاگردوں کے ذریعے جنوبی فرانس اور اٹلی میں پھیلتا جاتا تھا اس نے سنہ ۱۴۸۱ء اور سنہ ۱۴۹۹ء کے درمیان (۱۰۲۲۰) اشخاص کو اس محکمہ نے پھانسی دی اور (۹۷۰۳۲) اشخاص کیلئے مختلف سزائیں تجویز کیں سزا دینے کا قاعدہ یہ تھا کہ جن لوگوں پر تہمت لگائی جاتی تھی انکو خاص قسم کے آلات کے ذریعہ سے یہاں تک تکلیف دیجاتی تھی کہ وہ اپنے الزام کا اقرار کر دیتے تھے اقرار کے بعد انکی نسبت محکمہ سزا کا حکم صادر کرتا تھا سنہ ۱۵۱۳ء میں لاتران کے پادریوں نے بالاتفاق قرار دیا۔ کہ جو شخص ابن رشد کے فلسفہ کا مطالعہ کرے اُس پر لعنت کی جائے مگر رشدانیوں پر پادریوں کی لعنت کا کوئی اثر نہیں ہوا ابن رشد کی کتابیں کسی نہ کسی طرح اون لوگوں کے پاس پہنچ جاتی تھیں جو ابن رشد کے خیالات کے شیدا تھے محکمہ تفتیش نے رفتہ رفتہ ہر جگہ سے رشدانیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالا اور ان کو خوفناک سزائیں دیں پادریوں کے سامنے مغفرت کے

المفتی

زکوٰۃ ۱۵۰

دو ماہ بعد حساب کرکے سال کی زکوٰۃ دی جائے جائز ہے اور ان دو ماہ کا حساب پھر اگلے سال میں کر دے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے واسطے خاص کرکے کوئی مہینہ مقرر نہیں فرمایا۔

تصویر ۱۵۱

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تصویر مانگی۔ فرمایا۔ ہم لوگ تصویر کا رکھنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔ آپ دعا مانگتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کریگا

صدقہ فطر ۱۵۲

صدقہ فطر کن لوگوں پر دینا واجب ہے اور کیا مساکین گروہ پر بھی صدقہ فطر واجب الادا ہے۔ اور مساکین میں کون کون لوگ شامل ہیں۔

جواب میں حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ صدقہ فطر بموجب حدیث کے سب پر ہے۔ غنی ہو یا فقیر۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ جو ایسا نادار ہے۔ کہ اوس کو ممکن نہیں۔ تو لا یکلف اللہ نفساً کے ماتحت ہے۔ مسکین وہ ہے جو کام نہیں کر سکتا۔

قضاء شدہ روزے ساتھ ہی رکھنے ضروری ہیں یا بعد میں رکھے جا سکتے ہیں ۱۵۳

مریض اور مسافر کے لئے قضاء رمضان علی الاتصال ضروری نہیں جب چاہے بتدریج عدت کو پوری کرے۔ جولائی کے روزے دسمبر میں رکھ سکتا ہے یہی شرع اسلام کا حکم ہے۔ یہی معمول امام کا تھا۔

حضرت مسیح موعود پر کسطرح درود پڑھنا چاہئے

فرمایا۔ علیٰ آل محمد میں خلفاء محمد کا دھیان کریں اور مسیح و مہدی خلفاء میں ہیں۔

بچہ کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ دینا ۱۵۴

ایک شخص کا خط آیا کہ کیا یہ جائز ہے۔ کہ بچے کے بال اترواتے وقت اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر صدقہ دی جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے۔ کہ یہ جائز ہے اور سنت نبوی سے ثابت ہے۔

شعر و سخن

نظارہ بازی

(از جناب ثاقب صاحب)

اے نظر باز بد نظر صد آہ
تو ہے ہشیار اسپ سودائی
دل کے ہاتھوں جو پائمال ہے تو
تیرا دل ہے کہ رند ہرجائی
یہ تیرا دل تجھے ڈبوئے گا
یہ تیری آنکھ خوں رلائیگی
تو نے خلخال کی سنی جھنکار
دل پر اضطراب او چھلنے لگا
لڑ گئی آنکھ دل شکار ہوا
ہاتھ سے اپنے دل کو دے بیٹھا
یہ اثر ہے نگاہ نازی کا
وہ نہ تھا حسن ایک دھوکا تھا
آب سمجھا سراب کو تو نے
آگیا تو جو نفس کے دم میں
سوز فرقت میں جل رہا ہے تو
تیری ہوتیں جو نیم باز آنکھیں

کر لیا تو نے اپنا حال تباہ
خوبی و حسن کا ہے شیدائی
مردہ حسن خط و خال ہے تو
آنکھ ہے یا کہ مست خودرائی
دین و دنیا سے تجکو کھوئیگا
سینکڑوں ہی کنوئیں جھنکائیگی
بھاگئی تجکو خوبی رفتار
جانیوالے کیساتھ چلنے لگا
ناوک غم جگر کے پار ہوا
غم دل مفت میں تو لے بیٹھا
یہ ثمر ہے نظارہ بازی کا
ٹھوکریں جینے کے لئے تماشا تھا
آفتاب ایک تاب کو تو نے
پڑ گیا آتش جہنم میں
دل کے کہنے پہ چل رہا ہے تو
کرتیں گھائل نہ فتنہ ساز آنکھیں

بند کر آنکھ چشم دل وا کر
دیکھ کر جس کو نور ہو دل میں
حسن جس کا ہے چشمہ خوبی
وہ خدائے جہان سراسر حسن
حسن و احسان کی پناہ ہے وہ
اوس کو دیکھو تو ہر کہیں ہے وہ
حسن اور عشق کی بہار ہے وہ
جلوہ حسن آفتاب اوس سے
بات ثاقب کی مان او نادان

چشم دل سے تو اوس کو دیکھا کر
معرفت کا سرور ہو دل میں
جسمیں صدگونہ شان محبوبی
وہ شہ حسن جس کا چاکر حسن
مہ جبینوں کا سجدہ گاہ ہے وہ
جو نہ دیکھو کہیں نہیں ہے وہ
گل و بلبل میں آشکار ہے وہ
گوہر پر ضیا کی آب اوس سے
مر کے دیکھ اوس پہ جو ہے جان جہان

تندرستی ہزار نعمت ہے

تندرستی! تجھ پہ قربان ہے زر نقد جہان
تو نہیں حاصل تو گنج شائگان ہے رائگان
تو ہی تو جان ... ل سے ہے خلق کی روح و روان
تو نہیں ... نہ دن کا میہمان
تنگدستی گو ہے غا...
غم مٹانے کے ...
روٹھ جائے جس سے تو کون اس کی غمخواری کرے
چھوڑ بیٹھے جس کو تو کون اس کی دلداری کرے
چارہ غم یا دوا سے درد و بیماری کرے
اشک غم آکر بہائے نالہ و زاری کرے
دوست دشمن کی نہیں پروا اگر تو یار ہو
درد و غم کا کچھ نہیں غم تو اگر غمخوار ہو
تجھ سوا اے یار سیمیں سیم و زر کچھ بھی نہیں
تجھ سوا اے لب لعل لعل و گہر کچھ بھی نہیں
تجھ سوا اے پُر ہنر فضل و ہنر کچھ بھی نہیں
اے پری رفتار تجھ بن بال و پر کچھ بھی نہیں
کھو کے تجھ سا ناز نین انسان پا سکتا نہیں
اس جہاں میں پھر کسی کے ناز اٹھا سکتا نہیں
پیر و برنا کے بہت کچھ تجھ سے ہیں راز و نیاز
تیرے دم سے پُر اثر ہے ہر کہ و مہ کی نماز
ہے فقط تیری بدولت دیدہ نظارہ باز
قوت و طاقت سے تیری تیز ہیں دندان آز
تیرے جیسا ڈھونڈ کر دیکھیں کوئی ہمدم نہیں
تجھ سے ... ہمدم اگر دم بھر میں گویا ہم نہیں
تندرستی کو تو پہلو میں بٹھا دے اے خدا
مژدہ راحت ذرا مجھ کو سنا دے اے خدا
دل سے غم ناتندرستی کا مٹا دے اے خدا
بادہ صحت کا اک ساغر پلا دے اے خدا
قابل رحم اور مضطر ثاقب بیمار ہے
رحم کر اُس پر کہ وہ اک بندۂ ناچار ہے

ڈاک ولائت

تازہ ڈاک ولائت میں ہمارے پاس وہ کتاب پہونچگئی ہے جس کا ذکر ہم اخبار بدر مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۰۸ء میں کرچکے ہیں اور جس میں یسوع مسیح کے صلیب پر نہ فوت ہونے بلکہ صرف غش کھا کر بے ہوش ہونے کی خبر ایک پرانے کاغذ سے دستیاب شدہ درج ہے اس کا مفصل حال انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں درج کیا جاویگا۔ کتاب کی قیمت ... ہے۔ اگر کوئی صاحب منگوانا چاہیں تو ہماری معرفت منگوا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کے موہنہ سے جو بات نکلی تھی وہ کیسی سچی ثابت ہو رہی ہے اس کتاب کے چھاپنے والی کمپنی احمدی نہیں ہے بلکہ ممکن ہو کہ اوس کو یہ خبر بھی نہ ہو کہ اسکی تصدیق ایک ملہم ... الہام دینے ...

بدر خواتین

مرتبہ

ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر انچارج بھٹنڈہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپکے والد کا نام حارث ہلالیہ تھا آپ خالد بن ولید مشہور اسلامی جرنیل اور فاتح کی رشتہ مین پھوپھی اور حضرت عبداللہ بن عباس مفسر قرآن کی خالہ مین۔ سنہ ۸ھ مین جبکہ مکہ فتح ہوا تو آپ کا خاوند ابی الدہم بن عبد العزیٰ مرچکا تھا اور اس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال کی تھی۔ تو آپ کا نکاح آنحضرت سے ہوا۔ ابو رافع اس نکاح مین سفیر تھے اور یہ نکاح بمقام سرف مین جو کہ مکہ سے ۱۰ میل ہے ہوا۔ وہین حضرت میمونہ نے سنہ ۵۱ھ مین وفات پائی۔ چہ سال آنحضرت صلعم کی صحبت مین رہین۔ یہ آنحضرت کی سب سے آخری بیوی تہین جن کے بعد آپ نے پہر کسی سے نکاح نہین کیا۔

اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

آپکے باپ کا نام حارث بن ضرار تہا۔ جو قبیلہ بنی مصطلق کا سردار تہا۔ لڑائی مین اسیر ہو کر ثابت بن قیس صحابی کے حلقہ مین آئین۔ جنہون نے بباعث کبرسنی حضرت جویریہ کے اون کو مکاتب کر دیا۔ یعنے زرجرمانہ تجویز کر دیا جس کے ادا کرنے پر وہ آزاد ہو سکتی تہین آپ آنحضرت صلعم کے پاس زرچندہ حاصل کرنے کے لئے آئین اور اپنا مسلمان ہونا بھی ظاہر کر دیا۔ آنحضرت صلعم نے کل رقم جرمانہ اوسے دیدی۔ جس کے بعد آپ کا نکاح آنحضرت صلعم سے سنہ ۵ھ مین ہوگیا۔ جب صحابہ کو یہ معلوم ہوا تو اونہون نے اس سبب سے کہ اسیران جنگ اب آنحضرت کے سسرال بن گئے ہین سب اسیران جنگ کو جو سو سے زیادہ تھے آزاد کر دیا۔ اس طرح یہ نکاح بنی آدم کے لئے بڑا بابرکت ثابت ہوا۔ آپنے سنہ ۵۶ھ مین بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمایا۔ جب عمر آپکی ۶۵ سال کی تہی۔ مروان حاکم مدینہ نے جنازہ پڑہایا۔

اُمّ المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ سابایائے خیبر مین سے ہین اور حی بن اخطب سردار یہود خیبر کی بیٹی تہین اون کی پہلی شادی کنعانہ نام ایک رئیس یہود سے ہوئی تہی۔ جنگ خیبر مین اپنے باپ اور خاوند کے مرجانے کے بعد اسیران جنگ مین قید ہو کر آئین اور مدینہ پہونچکر مسلمان ہوگئین اس لیے ۷ھ مین آن حضرت نے انسے نکاح کر لیا۔ اور چہہ سال آنحضرت صلعم کی صحبت مین رہین اور آنحضرت کے انتقال کے بعد ۴۰ سال زندہ رہکر سنہ ۵۰ھ ہجری مین وفات پائی حضرت عمرؓ نے آپ کا جنازہ پڑہا آپسے دس حدیثین مروی ہین

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

مسماۃ جنت۔ سورج گڈھ
" لطولا۔ " " "
نورالدین۔ " " "
پیر محمد صاحب تمونڈی بہدان
ضلع سیالکوٹ
محمد ہاشم گوبیکے گجرات
نیدہ علی۔ چہاونی لاہور
مسمات رحم بی بی ڈسکہ
ضلع سیالکوٹ
یعقوب علی صاحب آگرہ
حمید الدین صاحب "
عمرالدین صاحب ملوجیت
ضلع سیالکوٹ
عبدالغفور صاحب سانجہر
محمد معظیم خان۔ محلہ ڈہولیوال
لودیانہ
پہریدہ۔ ڈیرہ ضلع ہزارہ
نور احمد صاحب اورحمہ شاہپور
فتحدین صاحب شیخپور گجرات
محمد ابراہیم صاحب شیخ
ضلع جالندہر
بہرام خان ترباب پشاور
مسماۃ رسول بی بی اورحمہ شاہپور مسماۃ بی بی اورحمہ شاہپور
مسماۃ زینب بی بی "
مسماۃ غلام "

اختر علی صاحب کمدث انسپکٹر بہاگلپور
عیسیٰ۔ " " "
اسمٰعیل صاحب " "
ایوب۔ بہاگل پور
میمونہ " "
بی بی حلیمان خاتون " "
بی بی احرج " "
نور الحسن " "
یوسف " "
بی بی خدیجہ " "
شیخ عبدل۔ بہاگل پور
محمد " "
معراج الدین سنٹری انسپکٹر شملہ
غلام محمد صاحب شیخپور گجرات
والدہ سرور شاہ داتہ مانسہرہ
ضلع ہزارہ
فضل احمد۔ پنڈی رام گجرات
نظام الدین۔ گجرات مال
ملاکنڈ بازار
حشمت علی سپاہی گجرات
محمد خان نمبردار۔ دوالمیال
خدابخش صاحب بہیرہ
صاحب سکینہ "
" "

میران بخش صاحب کہوکر
متصل کہوکر تہلہ
احمد دین صاحب سٹیشن ماسٹر
سرگودہ
غلام محمد صاحب پہلور ضلع جالندہر
ابوالاحد صاحب چمگاڑی
بہاگلپوری
عبدالرحیم ڈار۔ اسلام آباد کشمیر
عبدالظفر " " "
منشی محمد جو " " "
غلام حیدر نمبردار فتحپور سرگودہ
سندہی۔ ننداحید ضلع ہوشیارپور

غلام حبیب نڑہال سیال
ضلع ملتان
چراغدین صاحب جیئال ریاست جموں
نبی بخش " "
لال دین " " "
عمر حیات " " "
مسمات بیگم بی دیگیران ضلع ہزارہ
میر محمد صاحب رضلع شاہپور
مسماۃ راج بی بی " "
نور احمد صاحب مہلو ضلع ...
امام الدین۔ ڈہریوال ...

رسید زر

۱۱۶۶۔ مولوی محمد علی صاحب ۱۲؍
۱۷۰۹۔ سید غلام مصنف ۶؍
۱۰۱۔ نور احمد صاحب ۳؍
رسول بخش صاحب لاہور ۸؍
۱۵۴۴۔ میان عبد اللہ ۱۰؍
۱۸۶۹۔ غلام محمد صاحب ۱۰؍
۸۹۰۔ عبدالحکیم صاحب ۶؍
۱۱۸۳۔ نذیر محمد صاحب ۸؍
محمد علی صاحب ۱۷۵۴ ۸؍
۱۷۷۳۔ جلال الدین ۶؍

۱۵۶۶۔ محمد شاہنواز ۶؍
۲۱۰۲۔ جلال الدین صاحب بلو
محمد شفیع صاحب لودیانہ ۲؍
۱۳۳۴۔ عبدالرزاق صاحب ۶؍
۱۸۵۴۔ میان عبدالولی ۱۰؍
۱۸۰۱۔ عبدالحی صاحب ۶؍
۹۸۔ حاکم علی صاحب ۳؍
منشی اللہ دتا صاحب ۳؍
۱۵۱۱۔ رحیم بخش صاحب ۳؍

المخطبہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لیے جو آجکل رنگون مین کاروبار کرتے ہین اور قریب ایک سو ماہوار آمدنی رکھتے ہین ناطہ کی ضرورت ہے۔ ہمارے دوست عنقریب پنجاب مین آنیوالے ہین اور اس جگہ بود و باش رکھین گے۔ فی الحال بالکل مجرد ہین۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین۔ بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

[illegible] خبریں

[illegible] کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر بڈمتونی [illegible] نے ۱۲۰۰ روپیہ کی مدد دی ہے۔
[illegible] میں موجودہ ٹیکس مکانات کی جگہ ٹیکس [illegible] سرکار نے نہیں مانا ہے۔
[illegible] موضع ریلیۃ میں ۲۰ بنگالی ڈاکوؤں نے لوٹ مار [illegible] سے مسلح تھے شریف تعلیم یافتہ۔
[illegible] یتیموں کا داخلہ برطانیہ اعظم و کینیڈا میں بند کیا [illegible] صدر منہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔
[illegible] کے چار دانگ سے ہر روز ہزار ہا لوگوں [illegible] سے بیشمار ڈیپوٹیشن پیش ہو رہے ہیں۔
[illegible] پوسٹ آفس میں وی پی کا جدید انتظام [illegible] سے چلا آتا ہے ایسا ناقص اور گڑبڑ انگیز [illegible] پبلک کارخانہ دار اور تاجران ہی [illegible] بلکہ ڈاک کے ملازمان بھی بہت [illegible] ہیں اور ان کا کام بہ نسبت سابق کے [illegible] پیچیدگی کی ترقی نمایاں ہے۔ اس [illegible] وی پی بھیجنے والوں کو کچھ سر پیر نہیں [illegible] متواتر غلطیاں پیش آ رہی ہیں۔ حال [illegible] کے پوسٹ آفس میں اسی بدانتظامی [illegible] سے سولہ ہزار روپیہ کے [illegible] پتہ لگایا گیا ہے جو چٹھی رسان نے کیا ہے [illegible] اس بھاری غبن کا پتہ محض اتفاق سے ہوا [illegible] نہ تھی کہ یہ خرابی جلدی نوٹس میں آتی۔
[illegible] انگریزی تعلیم کے لئے جو گارڈن [illegible] صاحب کی قابل قدر کوشش سے [illegible] خاطر خواہ خوبی سے چل رہا ہے اور [illegible] رپورٹ کے اس کی مالی طمانیت [illegible]

[illegible] کی کل آمدنی بیس ہزار پونڈ یا تین لاکھ [illegible] منجملہ اس کے ساڑھے بارہ ہزار پونڈ [illegible] منٹ سے ہے۔ اور آٹھ ہزار [illegible] لاکھ بیس ہزار روپیہ) سرمایہ کے منافع [illegible] سے وصول ہوا۔ حضور لارڈ کچنر نے اس کالج کے لئے اپیل کر کے ایک لاکھ ۳۵ ہزار پونڈ کا سرمایہ بہم پہنچایا تھا۔ منجملہ اس کے ایک لاکھ پونڈ یا پندرہ لاکھ روپیہ بینک میں جمع ہے اور باقی ۳۵ ہزار پونڈ یا سوا پانچ لاکھ روپیہ عمارات کی تعمیر اور کالج کے سامان کی آراستگی پر خرچ کیا گیا ہے۔ یہ کالج لارڈ کچنر صاحب فاتح خرطوم کی مہربانی کی نشانی ہے اس میں عربی زبان کے ساتھ علوم انگریزی کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے اور اہل سوڈان میں اس کالج کی بڑی قدر کیجاتی ہے۔

حضور امیر کابل نے بتحریک سردار نصر اللہ خان ایک پوسٹ کارڈ نافذ کیا۔ قیمت ایک آنہ ڈبل ہے۔

حیدر آباد دکن میں جو مدراسی چلتی ٹرین میں [illegible] استعفاء سال کے لئے جلاوطن [illegible] کیا ہے۔

جمعرات صبح کو درمیان مصطفےٰ آباد و دبرارہ دو مسافر ٹرینوں میں تصادم کا حادثہ ہو گیا ہے۔

بمبئی میل کی آپ اور ڈاؤن ٹرینیں تھیں ڈاؤن ٹرین کا تمام انجن سٹاف ہلاک ہو گیا۔

ایک پنجابی قیدی جزائر انڈمان سے بھاگ گیا سمندر میں پکڑا گیا۔ تختہ پر سوار تھا۔

ٹرانسوال میں ہندی لوگ اب بلا چون و چرا اگر کے رجسٹری کراتے ہیں۔ ۸ ہزار رجسٹر ہو چکے۔

حکام ٹرانسوال نے ایکہزار ہندوستانیوں کی درخواستیں بابت رجسٹریشن خارج کیں ہیں۔

انڈو چاینا کے فرنچ علاقہ صنوی میں چھ دیسیوں کو بجرم نمک حرامی پھانسی ہوئی و دو کو لمبی قید۔

گورنمنٹ کی طرف سے یونیورسٹی کو اکیس ہزار [illegible] سالانہ امداد ملتی ہے اور پچھلے دنوں مجلس سنڈیکیٹ نے ایک جلسہ میں قرار دیا کہ لوکل گورنمنٹ سے مزید امداد کے لئے درخواست کیجائے۔ اس کہ علاوہ رقم مذکور کے گورنمنٹ کے لئے اوپر پچاس ہزار روپیہ فرمائے اور اس کے علاوہ جہلم یا چناب کی نوآبادیوں میں جس طرح اوروں کو نہری زمین کے مربعے دئے جاتے ہیں اُسی طرح کچھ مربعے اراضی کے یونیورسٹی پنجاب کو بھی عطا کئے جاویں جن کی آمدنی سے یونیورسٹی کی مالی ضروریات کا بڑا حصہ پورا ہو جاوے گا۔ اس عرضداشت میں گورنمنٹ عالیہ سے یہ بھی پوچھا گیا تھا جو ساڑھے اکیس ہزار روپیہ سالانہ سرکاری خزانہ سے پنجاب یونیورسٹی کو دیا جاتا ہے آیا وہ کسی خاص شرط پر دیا جاتا ہے یا کہ یونیورسٹی کو اختیار ہے کہ اس رقم کو جیسے مناسب سمجھے اپنی مرضی سے خرچ کرے۔ اس کے جواب میں جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر افسوس کرتے ہیں کہ خزانے کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ مزید امداد کی درخواست پر غور کیا جائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ فیسوں کی شرح اسی غرض سے بڑھائی گئی ہے۔ کہ یونیورسٹی کی آمدنی میں معقول ترقی ہو چنانچہ ترقی خاطر خواہ ہے۔ پھر حضور ممدوح نہیں سمجھ سکتے کہ مزید امداد کیوں چاہی جاتی ہے۔ درخواست میں چاہا گیا تھا کہ نوآبادی انہار میں زمین کے مربعے دئے جائیں۔ اس کو حضور لفٹنٹ گورنر اصول کے برخلاف سمجھ کر منظور نہیں کر سکتے ہیں۔ حضور لفٹنٹ گورنر صاحب فرماتے ہیں کہ یونیورسٹی ہرگز مجاز نہیں ہے کہ ۲۱½ ہزار روپیہ کی سالانہ امداد کو جس طرح چاہے خرچ کرے بلکہ یہ رقم خاص اس لئے منظور کی گئی اور دیجاتی ہے کہ مشرقی علوم کی تربیت اور ترقی پر خرچ کیجائے۔

امسال کالج پارٹی نے ۴۷ + ۴۰ ہزار اور چھوٹی سماج نے ۱۷ + ۲ ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

آسٹریا نے [illegible] ہٹ دھرمی اور خود غرضی سے ٹرکی کے صوبجات ہرزیگوینا اور بوسینیا کو اپنی قلمرو میں ملا لیا ہے۔ لیکن باشندگان ٹرکی نے اہل آسٹریا کو اس بے ایمانی کے عوض میں سبق دینے کا جو طریق اختیار کیا ہے اس کی قدر تعریف کیجائے کم ہے۔ تمام ترکوں نے [illegible] ہے کہ آسٹریا کا تیار شدہ مال بالکل خریدنہ

سٹرین جہازوں پر مال روانہ نہ کیا جائے۔ اور نہ ان پر کوئی ترک سوار ہو۔ اس بائیکاٹ